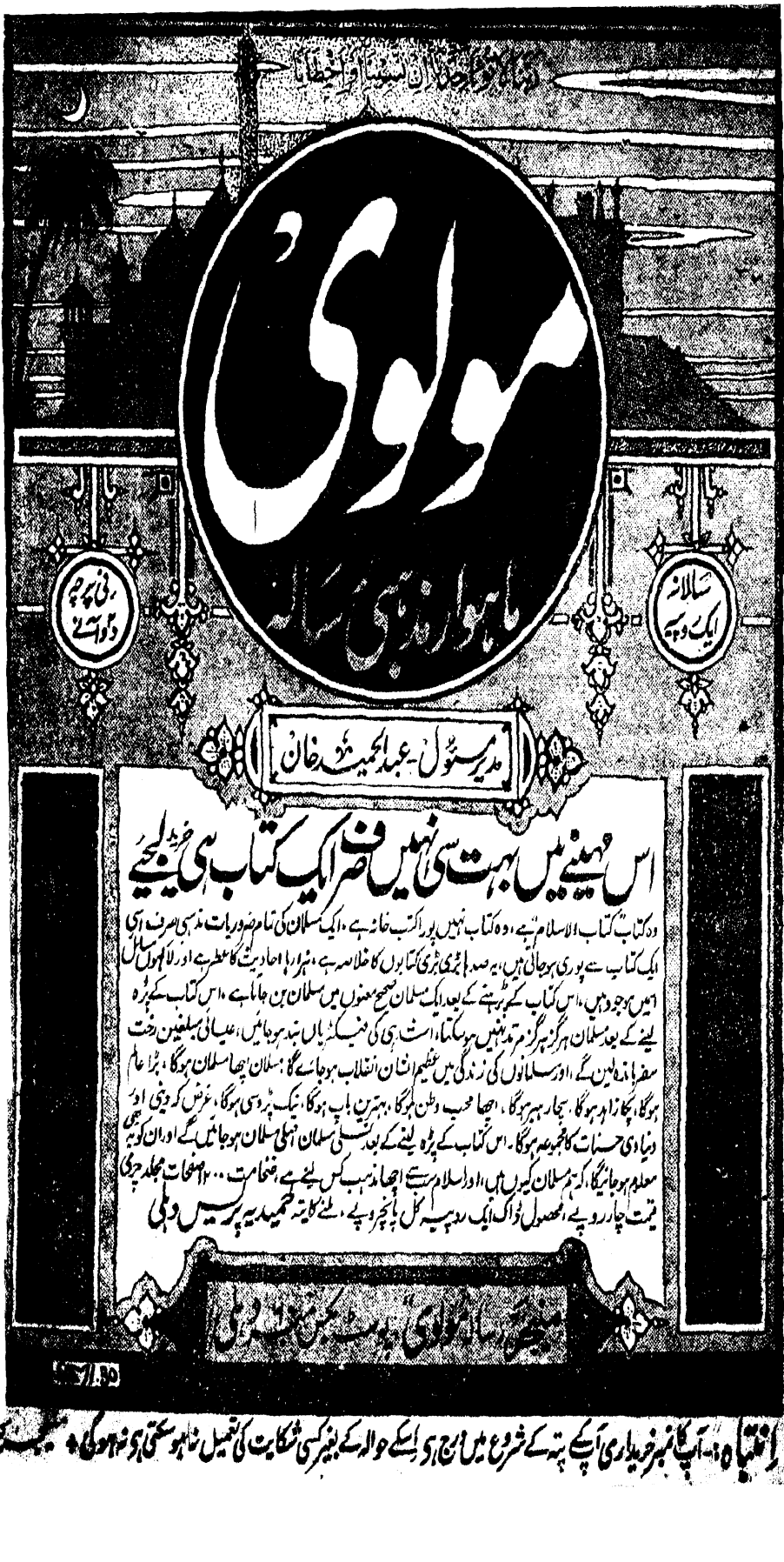
# DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226523
UNIVERSAL
LIBRARY




انتباہ:۔ آپ کا نمبر خریداری آپکے پتہ کے شروع میں درج ہے اسکے حوالہ کے بغیر کسی شکایت کی تعمیل نہ ہوسکتی ہے نہ ہوگی۔ منیجر

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي
میں سے تو قصہ ہے کہ تو سمجھی بن جاؤ۔ اور جب کہ آپ کے رب نے اولاد آدم علیہ السلام کی پیٹھ
آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ
سے اُن کی اولاد کو نکالا اور سب کو خود ان کے نفسوں سے اُن کے متعلق اقرار کرایا۔ کہ کیا میں تمہارا رب نہیں
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا
ہوں، سب نے جواب دیا کہ کیوں نہیں، ہم سب اس واقعہ کے گواہ بنتے ہیں تاکہ تم لوگ قیامت
أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا
کے روز یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے یا یوں کہنے لگو (اصل) شرک تو ہمارے بزرگوں
غَافِلِينَ ۝ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ
نے کیا تھا، اور ہم تو ان کے بعد اگلی نسل میں ہوئے سو کیا ان علط کار کرنے والوں کے
قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا
فعل پر آپ ہم کو ہلاک میں ڈالے دیتے ہیں ف ۲ اپنی ہم اسی طرح آیات کو
فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ
صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ اور اگر وہ باز آجائیں ف ۳ ان لوگوں کو اس شخص کا حال
وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي
پڑھ کر سنا دے۔ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں، پھر وہ ان آیتوں سے بالکل ہی کنارہ کر گیا
آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ
پس شیطان اس کے پیچھے لگ گیا، سو وہ گمراہ لوگوں میں داخل ہو گیا
فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا
اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی وجہ سے (دنیا میں) بلند مرتبہ دیتے لیکن وہ
وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ
تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا، اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا

## منزل ۲

ف ۱ یعنی جس طرح ان کو ہدایت کی گئی تھی اور ان پر حجت قائم کی گئی تھی اسی طرح ہر زمانہ میں ہر شخص کو ہدایت کی جاتی ہے اور حجت قائم کی جاتی ہے۔

ف ۲ یعنی ان کو ہلاک کرنا ہمارے ذمہ واجب تو نہیں ہے ہاں اگر ہم ان کو ہلاک کریں تو ان پر ظلم نہ ہوگا۔

ف ۳ یعنی ان کے ہلاک کرنے میں ہماری غرض ان کا باز آنا ہے سو اگر وہ باز آجائیں تو ہلاک کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔


# اعجاز محمدیہ

جس کا ایک صفحہ زیر مطالعہ ہے وہ حائل شریف ہے جس میں شروع ہی سے کساد بازاری نے اثر کیا، اور ابتدا ہی سے روپے آنے میں دیر ہوئی، حالانکہ اس کی لاگت بھی آنہ یا ڈیڑھ آنہ زائد ہی تھی، پہلے رمضان کی رعایت ہوئی پھر رسول نمبر کے قرض ادا کرنے کی ضرورت، اب جناب کتاب الاسلام کے ڈھائی معمولی ہزار روپے کے صرف نے اسٹرنٹ متوجہ کیا، کہ چھ سو یا آٹھ سو جلدیں وہ چھپی ہے اس کو بھی اٹھے چھ نے دیدہ کہ یہ سٹاک ختم کروں جگہ بھی نکلے اور طبع بھاری بوجھ میں سے بھی کچھ ہلکا ہو، اس لئے بدرجہ مجبوری اعلان کرتا ہوں، کہ اب ہدیہ

## بجائے ڈھائی روپے کے سوا دو روپے لونگا

جہاں اتنا نقصان ہوا اور مزید نقصان یہ بھی برداشت کرنے کو تیار ہوں کہ جو صاحب دس جلدیں ایک وقت میں لے لیں ان کو بیس روپے میں پیش کروں گا، رمضان شریف بھی کچھ دور نہیں، جھٹ پٹ منگا لیجے، انشاء اللہ رمضان پاک میں ایک ایسا قرآن پاک لے کر حاضر ہوگا کہ آپ حضرت میں وہ جائیں گے۔ آج کل روپے کی بہت ہی ضرورت ہے بھی حائل شروع میں چار روپے میں ہدیہ ہوئی تھی، اور اب سوا دو روپے میں مجلد جرمی اعلیٰ ہے یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا، اگر آپ حضرات

**بروئت مدد** فرماتے رہیں، تو میں مولوی کے لئے ایسے ایسے سامان اور ناظرین مولوی کے لئے ایسی ایسی کتب قرآن شریف جیسا وفراہم کر سکوں کہ باید و شاید آپ کے ذہن و وہم میں بھی وہ دور ہیں یا ہیچ ہیں ہوں۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے خدا علیہ ہے، کہ آپ دیا ہوا روپیہ آپ ہی پر لگا دیتا ہوں فقط خاکسار ۱۲ سو صفحات ہدیۃ صرف چار محصول ۱۲ ار کل


اسمیں ذیل کی خوبیاں اور کمی ہیں (۱) آیات ایک معتمد دہلی کی خاتون نے کی ہے جو اپنی شاگردوں کے ساتھ میں سرکار نظام دھوبال سے وظیفہ یاب ہیں (۲) ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب کا نظر ثانی شدہ ہے اور جگہ جگہ سے ترجمہ کی سرخی بڑی ہے، اس لئے ترجمہ صاف اور واضح ہے (۳) تفسیر موضح القرآن بیان القرآن، تفسیر حقانی اور فائدہ عثمانی کا خلاصہ ہے جو مستند مولوی ہیں (۴) ہر سورہ کے شروع میں اس کے نام کی وجہ تسمیہ اور تعداد آیات و رکوع اور زمانہ نزول کا بیان ہے (۵) ابتدا میں ایک بسیط مقدمہ ہے جو مولوی فاضل الٰہی بخش صاحب مدار المہام ریاست ڈھاوی کا لکھا ہوا ہے اور اس کے چند عنوان یہ ہیں، آغاز قرآن، کلام اللہ شریف ص ۲۵ اعتبار کا مدار صدق پر ہے، ان کا نام تمام حال (۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تبلیغی حیات (۷) ان تمام فرقوں کا حال جن کا قرآن میں ذکر ہے (۸) کفار جنکا قرآن میں ذکر ہے (۹) وہ چیزیں جنکا قرآن میں ذکر ہے، فروع فروع حال (۱۰) وہ قبائل جنکا قرآن میں ذکر ہے (۱۱) وہ مقامات جنکا قرآن میں ذکر ہے (۱۲) آخرت کے مکان جنکا قرآن میں ذکر ہے (۱۳) روزہ اوقات قرآن شریف، غرضکہ اس ہدیہ میں ایسے عمدہ کا مذاق ایسے ترجمہ اور ایسی تفسیر کی حامل نہ آج تک ملی، اور نہ آئندہ مل سکتی ہے اس کی خصوصیات بہت طویل ہو سکتی تھی لیکن جگہ میں کمی کی وجہ سے مجبوری ہے **سب سے بڑی خوبی** یہ ہے کہ اگر آپ پسند ہو تو واپس بھیجنے کے اور بغیر ایک پیسہ کی تاخیر کے پانچ روپیہ واپس لے لیجئے

**ہدیہ مجلد چرمی نفقری کار ۴ محصول ڈاک ۱۲ ار کل تین روپے** منیجر مولوی حمیدیہ پریس دہلی

ترجمان الحق ہو من ان نسینا او اخطانا

# مولوی کا مسلمان نمبر

جو ہر اسلامی مہینے کی بارہ تاریخ کو حمیدیہ پریس دہلی کوچہ چیلاں سے شایع ہوتا ہے

جلد ۱۶ | بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ | نمبر ۱

## خطبہ

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امابعد یا معشر المسلمین۔ اس خدائے رحمٰن و رحیم اور اس قادر ذوالجلال کی حمد و ثنا کرو جس نے دین حق و ایمان سے سرفراز کیا اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ سب آپس میں مل جل کر رہیں تاکہ مسلمانوں کے سب کام کامیابی سے چلیں اور شمنان اسلام کی رخنہ اندازی کچھ بگاڑ نہ سکے اور تعریف و توصیف کرو اس خدائے برتر کی جس نے مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف بدگمانی کرنے سے منع فرمایا تاکہ آپس کے تعلقات خراب نہ ہوں اور نااتفاقی پیدا نہ ہو کیونکہ خوشگوار تعلقات اور آپس کے میل ملاپ میں اکثر بدگمانی سے فرق پڑتا ہے ابتدا بدگمانی سے ہوتی ہے اور انتہا جنگ و جدال سے یہی آگے بڑھ جاتی ہے اس لئے بدگمانی کرنے سے تاکید کے ساتھ روکا گیا ہے۔

اور درود و سلام بھیجو اس ہادی برحق رسول مطلق نبی امی عربی محمد رسول اللہ صلعم پر جنہوں نے قدم قدم پر مسلمانوں کو اخوت و یگانگت کا سبق پڑھایا اور ان کو آپس میں ایک دوسرے پر بدگمانی کرنے سے روکا اور قیاس یا گمان کی بنا پر دوسرے مسلمان پر الزام لگانے اور بدنام کرنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اگر سینکڑوں پہلو بدگمانی کے ہوں اور صرف ایک پہلو نیک گمان کرنے کا تو اسی پہلو کو سامنے رکھکر بدگمانی سے بچکر نیک گمان قائم کرنا چاہیئے اور ساتھ ہی ہدایت فرمادی کہ ان بعض الظن اثم یعنی بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اس میں مطلق گمان کا لفظ ہے جب خالی گمان گناہ ہو سکتا ہے تو بدگمانی تو بدرجہ اولیٰ گناہ ہوگی اور گمان کو گناہ اسلئے فرمایا کہ بعض اوقات صرف ایک گمان ہی بہت بڑے فتنہ کا سبب بنجاتا ہے۔

برادران اسلام۔ آج ملک کی جو حالت ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے آپ دیکھئے کہ کل تک جو مسلمان آپس میں مل جل کر کام کر رہے تھے ان میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور وہ سب لوگ جو ایک ہی راستہ پر کل تک چل رہے تھے اور آپس میں کوئی اختلاف اور مخالفت نہ رکھتے تھے اب ان کے اندر سخت اختلاف ہے اور کوئی پورب کو جا رہا ہے تو کوئی پچھم کو، کوئی مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے ہے اور کوئی مغرب کی طرف منہ اٹھائے چلا جا رہا ہے اور یہ اختلاف اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ اچھے سے اچھے اور نیک سے نیک کام بھی اب مل جل کر نہیں ہوتے اس کی اصلی وجہ اور حقیقی سبب بدگمانی ہے کسی وجہ سے کوئی بادلفی کسی سے پیدا ہوگئی بس اس کی بنیاد پر ہمائی کا برتن پھوٹ

کر لیتے ہیں اور اس کو دنیا و مافیہا کے کسی کام کا نہیں رہنے دیتے اور سمجھ لیتے ہیں کہ اب اس میں کام کرنے کی رتی بھر صلاحیت باقی نہیں رہی اسی بدگمانی اور بدظنی کا نتیجہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ علماء الگ آپس میں جوتی پیزار کر رہے ہیں کوئی کسی کو بدعتی اور مشرک کہتا ہے کوئی کسی کو وہابی و بددین کا لقب دیتا ہے تکفیر کی وہ گرم بازاری ہے کہ الحفیظ توبہ ذرا ذرا سی بات پر کفر کا فتویٰ لگ جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے پھیلانے میں کتنی تکلیفیں اذیتیں برداشت کیں اور انہیں کیسے کیسے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا تب کہیں جاکر اسلام پھیلا ایک کافر کو مسلمان بنانے کے لئے ہمارے اسلاف جدوجہد سے ایڑی تک کا زور لگا دیتے تھے اور اگر سالہا سال کی محنت کے بعد بھی ایک کافر کو مسلمان بنانے میں کامیابی ہو جاتی تھی تو اسلام کی سب سے بڑی خدمت سمجھتے تھے مگر آجکل ہمارے علماء کا یہ حال ہے کہ ذرا کسی کو اپنے عقیدہ کے خلاف پایا اور جھٹ کفر کا فتویٰ لگا دیا ایک شخص کا اگر یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کو علم غیب تھا یعنی من کل الوجوہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور اس کے خلاف کسی کا یہ عقیدہ پایا کہ وہ رسول اللہ کو عالم الغیب سمجھتا ہے تو فوراً اس پر کفر کا فتویٰ لگ جائے گا اسی طرح اس کے برعکس ہوتا جب بھی دیکھا گیا گروہ کو کافر کہنے سے گریز نہیں کیا غرض یہ کفر سازی علماء کے بازار میں اور کوئی جنس سستی نہیں ہے بلکہ ان کی رات دن کی تکفیر اور کافر گری کا مشغلہ دیکھکر اگر یہ کہدیا جائے کہ ان کو اسلام سے زیادہ کفر سے محبت ہے اور مسلمان بنانے کی نسبت یہ کافر بنانا زیادہ پسند کرتے ہیں تو کوئی زیادہ قابل اعتراض بات نہ ہوگی کیونکہ درحقیقت ان علما کی ساری زندگی کا اگر جائزہ لیا جائے تو اکثر کی یہ حالت نکلے گی کہ اپنی ساری عمر میں ان کو ایک کافر کو بھی مسلمان بنا کے دائرہ اسلام میں داخل کرنے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا لیکن اب اس کے مقابلہ پر سینکڑوں مسلمانوں کو اپنی زبان اور قلم سے کافر بنایا ہوگا۔

برادران اسلام ہم آپ سے ہمجولیوں سے بہت ناراض ہیں اس لئے کہ انہوں نے شدھی کی ناپاک تحریک کو شروع کرکے مسلمانوں کو مرتد بنانا اور اسلام کے دائرہ سے نکالنا شروع کر دیا ہے مگر ان علماء کو دیکھو کہ صبح سے شام تک جاہا معلوم کیتنے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرکے کافر بنا دیتے ہیں ان کی کافر گری سے ایک فتنہ برپا ہے اور مسلمان جو اتحاد کی ایک رسی میں بندھے ہوئے تھے شیرازہ درگرد اور فرقہ در فرقہ ہو گئے

جو حال علماء کا ہے وہی حال آجکل مسلمان لیڈروں اور رہنماؤں کا ہو گیا ان کی کیفیت یہی ہو گئی ہے کہ ذرا سے اختلاف پر مخالفت باہمی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور مخالفت عناد و خصومت کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے اور بدگمانی و بدظنی ان سب کا

میں ہوتی ہے۔

برادران اسلام! وہ کونسا مسلمان ہے جس میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو اور یہ نہ چاہے کہ ارض مقدس حجاز مادی و روحانی ہر اعتبار سے ترقی کرے ہر ایک مسلمان جس کے دل میں نور ایمانی کی ہلکی سی جھلک ہوگی اس کی یہ خواہش ہوگی کہ سرچشمۂ ہدایت یعنی جہاں سے اسلام شروع ہوا پھیلا اور بڑھا وہ خطہ پاک انہا کے ہر ایک حصہ سے زیادہ ترقی یافتہ ہو جائے ایک طرف دین و دولت کی نہریں جاری ہو جائیں غربت و افلاس کا نام و نشان نہ رہے اور دوسری طرف ہدایت و رحمت الٰہی کا وہ روحانی چشمہ بھی بلکہ اور ابر رحمت کی گلیوں سے نکلے جس سے کہ مادی جہنم کو روحانی بہشت بنانا تھا اور گمراہی و ضلالت کی نجاستوں سے پاک کر دیا تھا۔

مگر برادران اسلام آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس سرزمین حجاز میں ہمارے رہنما کس طرح آپس میں دست و گریبان اور ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو کر باقاعدہ جنگ صفین قائم کر رہے ہیں اور زبان و قلم کے اسلحہ سے سب و شتم الزام و بہتان کے گولے اور گولیاں برس رہی ہیں اور اس زور شور کے ساتھ ایک دوسرے پر حملے ہو رہے تھے کہ گویا کوئی فریق اپنے مخالف و مقابل کے فریق کو مومن بھائی سمجھتا ہی نہیں بلکہ عدو سے اسلام اور دشمن دین سمجھ کر اس پر حملہ کر رہا تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہر ایک فریق کے نزدیک دوسرے فریق نے ترک اسلام ترک ایمان ترک قبلہ کا اعلان کر کے مرتد ہو گیا ہو۔

برادران اسلام! قبل اس وقت خدا اپنے عالم کے حضور میں حاضر ہو اور اس حاضر و غائب بزرگ کی بندگی و عبادت کے لئے حاضر ہوئے جو چہروں کے پوشیدہ بھیدوں کو جانتا اور دلوں کے مخفی خیالوں کو پہچانتا ہے ذرا صاف دلی سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سوچو کہ ہمارے رہنماؤں کی یہ حالت ہمارے اور شرعی و اخلاقی نقطۂ نظر کے علاوہ مصلحت اور اسلامی مفاد کے خیال سے کیسی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مسلمان جس کے دل میں ذرہ برابر اسلام کا درد ہوگا وہ اس افسوسناک حالت کو دیکھ کر رو دیگا اس لئے کہ اس خانہ جنگی سے ذرہ برابر نہ تو دین اسلام کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور نہ مسلمانوں کی قوم کو بلکہ دین میں بیرونی اور دنیا میں بیگانہ ہنسائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اگر کسی کی خانہ جنگی سے مسلمانوں کی طاقت خاک میں مل جائے گی اور وہ اس قدر ضعیف اور کمزور ہو جائینگے کہ دین و دنیا کا کوئی کام اور اسلام اور مسلمانوں کی کوئی خدمت انجام دینے کی اہلیت و صلاحیت باقی نہ رہے گی دعویٰ یہ ہے کہ ہم اسلام کی خدمت کرنی چاہتے ہیں اور عمل یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر اس طرح ہو کر عصا حامل ہو سکتا ہے ایک دوسرے کی علاوت ایک دوسرے کی دشمنی ایک دوسرے کے ساتھ بغض و حسد نے اس قدر گونگا بہرا کر دیا ہے کہ ایک مسلمان بھائی کے خلاف سخت سے سخت الزام لگانے اور کینہ سے کینہ بیان تراشنے میں ہمیں کچھ خوف پیدا نہیں ہوتا قطع نظر اس کے کہ عالم کا ارشاد تو یہ ہے کہ ظن المومنین خیرا یعنی مومنوں اور مسلمانوں کے ساتھ نیک گمان رکھو مگر ہماری یہ کیفیت ہے کہ ذرہ ذرہ سا شک کر عیب نکالنے اور اپنے بھائی مسلمان پر الزام کرنے کی ان تھک کوشش کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ منافقین کے ساتھ بھی وہ نہ ہوتا تھا جو آج ہم اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ محض بدگمانی و بدظنی کی بنا پر باکثر مسلم میں اختلاف رائے کی وجہ سے کرتے ہیں۔

برادران اسلام! خدا نے اسلام نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے بھائی بنیں اور ایک دوسرے کی عزت و آبرو اور جان و مال اسی طرح ان پر حرام ہے جس طرح ماہ مقدس حرام مسلمان کی عزت و آبرو خدا اور اس کے پیغمبر کے نزدیک اس قدر محبوب و عزیز ہے کہ جھوٹے بہتان باندھنے اور غلط الزام لگانے پر حد جاری ہو جاتی ہے یعنی جس طرح زنا اور شراب اور ارتداد کی سزا اسلام نے مقرر فرمائی ہے اسی طرح افک اور بہتان کی سزا بھی مقرر کی ہے اس سے ہم محض بدگمانی سے مسلمان پر بہتان باندھنے کی برائی سمجھ سکتے ہیں خدا اور اس کے رسول کا تو یہ حکم ہے اور ہمارا طرز عمل یہ ہے کہ آجکل شب و روز اسی عمل شر میں مصروف و منہمک ہیں اور نئے نئے بہتان اور نئے نئے الزام اپنے بھائیوں پر لگا رہے ہیں اور یہ حال کر رہے ہیں حالانکہ نیتوں کا جاننے والا صرف خدائے علیم و بصیر ہے کوئی انسان دوسرے انسان کے دل کا حال معلوم نہیں کر سکتا اور نہ نیت ملے واقف و آگاہ ہو سکتا ہے۔

برادران عزیز! یہ کیفیت حد درجہ افسوسناک اور ہولناک ہے مسلمان پہلے ہی سے آپس میں متحد و متفق نہ تھے اور بہت کم کسی اتحاد و اتفاق کے ساتھ کوئی کام کرتے تھے مگر خیر گزشتہ چند برسوں کے اندرونی اور بیرونی مصائب نے کسی قدر ان کی آنکھیں کھول دی تھیں اور غفلت کے پردے اٹھا رہے تھے اور مل جل کر کام کرنے کی ضرورت کا احساس پیدا ہو رہا تھا کہ یکایک یہ نئی مصیبت وارد ہو گئی جن لوگوں نے اتحاد و اتفاق کی رٹ لگائی تھی اور جو اتحاد و اتفاق کی پکار رات دن بلند کرتے رہتے تھے اب وہی آپس میں لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھال رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارے سوا کوئی دوسرا باقی نہ رہے اور صرف ہمارا ہی ایمان رہ جائے اور باقی سب کو بے ایمان خائن اور غدار تسلیم کر لیا جائے جب بھائیوں کی یہ حالت ہوگی اور وہ آپس اس طرح دست و گریباں ہوں گے تو عالم مسلمانوں کا خدا ہی حافظ ہے

برادران عزیز! آپ سے یہ راز پوشیدہ نہیں ہے کہ جس قدر آج مسلمان ہند کو متحد و متفق ہو کر زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے اور جس قدر اتحاد و اتفاق کی آج ان کو ضرورت ہے آج سے پہلے ان کو کبھی نہیں ہوئی تھی۔

خطرات سے اگر ہم بچ سکتے ہیں تو صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ جو پھلی یا بری حالت ہماری ہے اسی حال میں ہم سب ایک رشتۂ اتحاد و اخوت میں منسلک ہو جائیں اور اپنے بکھرے ہوئے شیرازے کو مضبوط کر لیں اور جس طرح شیر کے حملہ کے وقت گائیں متحد ہو کر ایک دائرہ سا بنا لیتی ہیں اور اس طرح باوجود متابلہ کی طاقت نہ رکھنے کے اپنی حفاظت کر لیتی ہیں اسی طرح ہم بھی متحد و متفق ہو کر اپنی دینی و دنیاوی اور مادی و روحانی حفاظت کا بندوبست کریں مگر افسوس کہ عناد و خصومت اور شک و وہم کے جذبات سے ہمارے رہنما اس قدر مغلوب ہو گئے ہیں کہ اس قدر موٹی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی اور بجائے متحد و متفق ہو کر کام کرنے کے ایک دوسرے پر بہتان باندھنے ایک دوسرے کو خواہ مخواہ ذلیل و رسوا کرنے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں اپنی طاقت برباد کر رہے ہیں اس طرح قوم و مذہب کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔

فرزندان اسلام و برادران دین اگر ہمارے رہنما اور لیڈر غلطی اور غلط کاری میں مصروف ہیں اور اسی کو صحیح راستہ سمجھتے ہیں تو اب نہاد اور ہمارا فرض ہے

کہ ان غلط کار رہنماؤں کو سپرد ہے راستہ بلائیں انسان کو بتلائیں کہ جدا راستہ تم نے اختیار کر لیا ہے اور جس خانہ جنگی میں تم معروف ہو یہ صحیح اور سیدھا راستہ نہیں ہے اور اس کو چھوڑ دو اور وہ راستہ اختیار کر دو جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ہو۔

بہر حال عام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ لیڈروں کو سمجھا کر دیں کہ وہ آپس کی جنگ کو ختم کر کے اتحاد و اتفاق کے ساتھ مسلمانوں کی بہتری اور برتری کے کاموں کو انجام دیں اور اس کی صورت بظاہر اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ وہ تمام لیڈر جو آپس میں لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کی تخریب و تذلیل کے درپے ہیں ان کے لڑائی جھگڑے کی باتیں سننے سے انکار کر دیں اور صاف کہدیں کہ جناب آپ اسی وقت تک ہمارے لیڈر ہیں جب تک آپ متحد و متفق تعمیر و کار کی کرتے ہیں اور جہاں لڑائی جھگڑے کی بات آپ نے شروع کی ایک دوسرے کی مخالفت پر کمر بستہ ہوئے پس ہم نہ آپ ہمارے لیڈر نہ ہم آپ کے تابع اور اطاعت گذار ہاں اس لڑائی جھگڑے سے الگ ہو کر کوئی بات آپ کہیں گے تو اس کو ہم سنیں گے اور اگر وہ مفید ہوگی تو اس پر عمل بھی کریں گے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ آپس میں لڑیں اور ہم آپ کی فوج میں شامل ہو کر آپس میں کٹ مریں اور باعث فتنہ و فساد ہوں

اگر ہم عام مسلمان اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ لڑاکا لیڈروں کو ہم ساتھ نہ دینگے خواہ وہ کتنے بڑے رہنما کیوں نہ ہوں تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان کی بھڑکاؤ ہوئی عادت درست ہو سکتی ہے یہ رہنما اور لیڈر لوگ اسی وقت تک لڑیں گے جب تک ان کو یقین ہوگا کہ عام مسلمان ان کی آپس کی جنگ زرگری میں دلچسپی لیتے ہیں اور جہاں ان کو اس امر کا یقین ہوا کہ اب مسلمان ہمارے اس طرز عمل سے اکتا گئے ہیں اور نفرت کرنے لگے ہیں تو مجبوراً ان کو اپنا سا منہ لیکر بیٹھنا پڑے گا مگر ہمارا ان اسلام مشکل تو یہ ہے کہ ہم خود ہی علما اور لیڈروں کی خانہ جنگی میں دلچسپی لینے لگتے ہیں اور ہم میں کچھ لوگ ایک طرف ہو جاتے ہیں اور کچھ دوسری طرف اور اس طرح ہم اس خانہ جنگی کی آگ میں ایندھن کا کام دیتے ہیں۔

پس اے برادران اسلام خلوص قلب کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں دعا کرو کہ الٰہ العالمین ہمارے رہنماؤں کے قلوب کو پھیر دے اور ان کے دلوں کو ایک دوسرے کی طرف سے صاف کر دے اور بغض و حسد کو نکال کر اس کی جگہ باہمی محبت و مودت اور الفت و اخوت سے معمور کر دے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم یا ایہا الذین اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم وفقنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالیٰ جواد کریم ملک بر و رحیم

## خطبہ ثانیہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اما بعد۔

برادران اسلام! اس آقائے نامدار سرکار مدینہ صاحب لولاک صفۃ الاعالمین محمد رسول اللہ پر درود و سلام بھیجو جس نے اپنی عملی زندگی سے ہم کو سبق دیا کہ ہم اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھائی سمجھیں ان کے ساتھ وہی سلوک کریں جو ایک حقیقی بھائی کے ساتھ کرنا چاہیئے اور جس نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جو بات اپنے لئے پسند نہ کرو وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرنی چاہیئے اور جس نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جو بات اپنے لئے پسند نہ کرو وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرنی چاہیئے اور جس نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور ان کو کوئی گزند و نقصان نہ پہنچے اور جس نے ہم کو حکم دیا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ نیک گمان رکھو اور جس نے بتلایا کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ان کو آپس میں بھائیوں بھائیوں کا سا سلوک کرنا چاہیئے پس ایسے رسول اکرم اور نبی محترم پر درود و سلام بھیجنا چاہیئے خصوصاً جبکہ خود اللہ تبارک تعالیٰ اپنے حبیب پاک پر درود و سلام بھیجتا ہے تو ہمیں اپنی زبانوں کو اپنے آقا و مولا و شافع محشر پر درود و سلام بھیجنے کے لئے وقف کر دینا چاہیئے اور درود و سلام ہو چہیتے آل و اصحاب خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت مولا علی پر جنہوں نے کبھی کسی مسلمان پر بہتان نہیں باندھا اور کبھی کسی مسلمان پر بلا وجہ اور بلا دلیل بدگمانی کی اور نہ محض ظن اور گمان کی بنا پر کسی مسلمان کو ملزم اور قصوروار ٹھیرایا اور درود و سلام ہو آنحضرت کے چہیتے نواسوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین پر جو اپنے نانا جان کے نقش قدم پر چلتے تھے اور اسے تمام مدینا کہ امیر غریب مسلمانوں کو تو فیق دے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث انما المؤمنون اخوۃ نعم المؤمن خیر ان بعض الظن اثم ایما المسلم سلم المسلم من یدہ ولسانہ پر سچے دل سے عمل کریں کسی کی برائی نہ چاہیں کسی سے بدگمانی نہ کریں اور کسی پر بہتان نہ باندھیں کیونکہ ان باتوں سے دلوں میں تفرقہ پڑ جاتا ہے اور آپس میں بغض و عداوت پیدا ہو جاتی ہے جو بالآخر مسلمانوں میں پھوٹ اور نفاق کی آگ لگا دیتی ہے اور جس قوم کے اندر اتفاق پہیلی نہ تباہ ہو جاتی ہے اور دوسری قومیں اس کو تباہ کر دیتی ہیں ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولکم


## بہترین استاد علم

اس میں موٹر کار انجن کے تمام پرزوں کی تصویریں دیکر سمجھایا ہے کہ معمولی سمجھ کے آدمی بلا استاد کی مدد کے غیر دشواری سے سمجھ جاتے ہیں اور موٹر مشین کی حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں۔ قیمت بجلد علاوہ محصول ڈاک۔

## اتالیق موٹر

اس کتاب میں موٹر مشین کے تمام نقائص بتلا کر ان کو درست کرنے کی آسان اور سہل ترکیب بتلائی گئی ہے جس سے ہر شخص مشین تمام پرزے اور ان کے نقائص کو سمجھ کر ان کے درست کرنے کی قابلیت آجاتی ہے قیمت ۵ رفی عدد علاوہ محصول ڈاک اگر دونوں ساتھ منگائیں تو ۸ رمحصول مفت

پتہ:- مینیجر حمیدیہ پریس۔ دہلی

# شذرات

## لکھنؤ کانفرنس کے نتائج حسنہ

افتراق و انتشار کی بلا فرزندان توحید پر کچھ اس طرح مسلط ہو گئی ہے کہ اس کے رد و دفع کی کوئی صورت ہی نظر نہ آتی تھی اور جسم ملت اس کے مہلک جراثیم کی نیش زنی سے برابر کٹتا چلا جاتا تھا ہماری آنکھوں کے دیکھتے دیکھتے ہمارا منظم ہونے والا سکہ ایک سلک اتحاد میں منسلک ہونے کے بجائے پرتو مہ بکھت اور گروہ گروہ ہو گیا مگر وہ قوس کے سینہ پر کبھی اور رجا رہنیم یہ کا تحفہ زرین عیدیوں جگمگاتا رہا وہ قوم جو "والف بین قلوبہم" کے فصائح بیکران سے نواز ی گئی اور جسے خیر امۃ کی طرف افتخار حاصل ہے وہی آج کا زمانہ میں سب سے مغلوب سب سے زیادہ منتشر اور سب سے زیادہ پھٹی ہوئی نظر آرہی ہے ہندو کے برہمن کانگریسی انڈی پنڈنٹ ہماسبھائی سنگھٹنی تو ایک طرف سماجی غیر سماجی سناتنی غیر سناتنی ہر ہندو ہندو سماج سب ایک ہو گئے اور مسلمانوں میں بھی کوئی سیاسی غیر سیاسی اختلاف باقی نہیں رہا لیکن مسلمانوں کی یہ حالت ہو گئی کہ قدم قدم پر اختلاف بات بات پر ابالی اور متفق ہونے سے نفور۔ آخر رحمت ایزدی جوش میں آئی اور مسلمانوں کے کچھ ہونے کے سامان اپنی قدرت سے فراہم کر دیئے اچھوتوں اور ہندوؤں کی مغالبت نے تازیانہ عبرت کا کام کیا اور کوئی نہیں بولا "انصاری" اور "خیر آبادی" کھڑے ہو گئے مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر محمود کو تار پہنچا انہوں نے فوراً اقدام کیا بنارت مالویہ اور دیگر زعمائے ہند سے گفت و شنید کی وہ بھی تیار تھے صورت حالات کو متغیر خوشگوار پا کر انہوں نے اپنی پہلی جلت میں مولانا شرکت علی اور شیخ عبدالمجید صدر خلافت سے گفتگو شروع کر دی یہ محض فضل ربانی تھا کہ ان کے قلوب ہی بدل گئے اور وہ بھی مصالحت کے لئے ہمہ تن آمادہ نظر آئے ان بزرگوں نے مژدہ سنایا کہ مبادیات بمبئی ہی میں طے کر لیں اور اس کے بعد لکھنؤ میں مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کو دعوت دیدی گو جمعیت پسند خاص کی طرف سے اس کانفرنس کی مخالفت شدت سے کی گئی ٹاکر سر اقبال اور مولانا شفیع داؤدی نے شرکت کی تاہم مسلم کانفرنس کے بہت سے ارکان و اکابر بھیج گئے اور جس جماعت کی طرف سے ظفر علی خاں کی طرف سے بھی اتنی تائید ہو گئی کہ اسے بھی مخالفت کی جرأت نہ رہی اور مطلع صاف ہو گیا فضا پر چھائی ہوئی تیرہ و تار گھٹائیں چھٹ گئیں اور فرزندان توحید کے مختلف اور متفاوت الخیال عناصر باہم شیر و شکر ہو گئے۔

لکھنؤ کا یہ اجتماع اتنا عظیم اتنا مہتم بالشان اور اتنا نمائندہ اجتماع تھا جس کی نظیر گزشتہ دو سالہ مدت میں کہیں ڈھونڈے بھی نہیں مل سکتی نیشنلسٹ احرار جمعیت اسرا غربا۔ مسلم کانفرنس مسلم لیگ اور خلافت تمام جماعتیں اور تمام افراد موجود تھے سب متفق ہو کر قرارداد منظور کی سب نے مل کر بحث و تمحیص میں حصہ لیا اور سب ایک فارمولا اور ایک اسکیم پر متفق ہو گئے۔

نیشنلسٹوں نے مسلم کانفرنس کے تیرہ مطالبات جوں کے توں تسلیم کر لئے اور اقرار کیا کہ وہ ہر حالت میں اس اسکیم کے پابند رہیں گے دوسری جماعت کے لوگوں نے مخلوط انتخاب منظور کر لیا اتنی ترمیم کے ساتھ کہ اس کی صورت بالکل غیر مشروط نہ رہے جیسے مولانا محمد علی مرحوم کا فارمولا اور کوئی صورت گو مشروط انتخاب کے ساتھ تیرہ مطالبات پر سب مسلمان اور ساری جماعتیں متفق ہو گئیں اور باہم کوئی نقیص اور اختلاف باقی نہیں رہا۔ بعض حضرات دنیا کو یہ فریب دے رہے ہیں کہ نیشنلسٹ تیرہ مطالبات پہلے ہی تسلیم کر چکے تھے حالانکہ یہ غلط ہے انہوں نے کبھی انھیں ان کی صورت میں تسلیم نہ کیا تھا یہ اسی اجتماع کی کامرانی ہے کہ نیشنلسٹوں نے تیرہ نکات تسلیم کئے ہیں اور مسلم کانفرنس اور مجلس خلافت کے ارکان نے مخلوط انتخاب کو مانا ہے اور سب ایک ہو کر آگے ہیں ہر اس اجتماع اور اتفاق پر مسلمانوں کو فائل تبریک و تہنیت تسلیم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدائے قدوس اس میں برکت عطا کرے اور یہ بدنصیب و بدبخت قوم ہی اتفاق سے جینا اور اتفاق سے مرنا سیکھے۔

## وزیر اعظم کے فیصلہ کی خامیاں

وزیر اعظم برطانیہ نے جو فیصلہ کیا تھا لکھنؤ کانفرنس کا فیصلہ اس سے بہر حال بہتر ہے اس فیصلہ میں سب سے بڑی خامی تو یہ ہے کہ اس میں جداگانہ انتخاب کے سوا کوئی ایک مطالبہ بھی تسلیم نہیں کیا گیا جہاں دیگر صوبجات میں ہندوؤں کی نرقہ فاراً بنی اکثریتیں تسلیم کی گئی ہیں بنگال میں پنجاب۔ بنگال میں مسلمانوں کو آبادی تحفظ اکثریت سے محروم کر دیا گیا کہا جاتا ہے کہ پنجاب میں مسلمانوں کے اکثریت حاصل کر لینے کا امکان ہے گو امکان ہی تو ہے وہ چیز تو نہ رہی جس کا مطالبہ بڑی شد و مد کے ساتھ کیا جا رہا تھا اور جو ملی ہستی کے تحفظ کے لئے نہایت ضروری اور لازمی تھا۔ رہا بنگال وہاں تو یہ امکان بھی غائب ہے اور علی اکثریت بھی وہاں قائم نہیں ہوتی یہ چیزیں اور یہ مطالبے مسلمانوں کے مرکزی مطالبے اور اہم ترین چیزیں تھیں یہی اس فیصلے میں غارت ہو گئیں لیکن اب جو فیصلہ ہوا ہے اس میں پنجاب و بنگال کی مسلم اکثریتوں کا آبادی تحفظ ہو گیا ہے اور بہر حال اہ فیصدی نشستیں تو مسلمانوں کے لئے دونوں صوبوں میں آبادی طریق پر محفوظ ہو ہی گئیں رہی صنعت و حرفت، تعلیم و تجارت اور یہ کے علاوہ اضلاع ان میں سے بھی مسلمان تین چار نشستیں بلجاز پنجاب میں اپنی اپنی خاصی قومی اکثریت قائم کر سکیں گے اور پنجاب میں نہیں بلکہ بنگال تک میں ان کی اکثریت ان کی آبادی کے قریب قریب ہو جائے گی۔ اب مخالفت کرنے والے خود ہی غور کریں کہ وہ چیز مدت کی جدوجہد سے ہمیں عطا ہوئی ہے وہ بہتر ہے یا وہ فیصلہ جو لکھنؤ کے نمائندہ اجتماع میں ہمارے اصل چیز انتخاب نہیں اکثریت کی حصول ہے۔

کہ میں اور کوتاہ نظر افراد انتخاب ہی کو لئے پھرتے ہیں اور جداگانہ انتخاب کو ہی ایک نعمت عظمیٰ سمجھ رہے تھے ہیں کہ اگر مخلوط انتخاب ہو گیا تو ہندو زر بیہ دیکر اپنے مطلب کا آدمی کونسلوں میں بھیجیں گے اور وہاں مسلم مفاد کا خیال۔ کہنے والوں کا نقصان ہو گا غور کیجئے یہ خیال کتنا اہم کتنا غلط اور گمراہ کن ہے بھلا انصاری شیروانی آزاد عالم کچلو کو روپیہ کی کیا کمی ہے اور اگر ملت کے اتنے اتنے بڑے وقیع اور اتنے نوشحال بزرگ روپیہ کے جال میں پھنس سکتے ہیں تو آخر مولانا شفیع داؤدی ڈاکٹر اقبال ڈاکٹر ضیاء الدین اور اسی قسم کے ہندوؤں کے متعلق کیا اطمینان ہے کہ سنہری سکوں کی چمک انھیں مسحور نہ کر سکے گی اور جب روپے ہی سے کام نکالنا ٹھہرا تو وہ اس قوت کی بے پناہی سے ہر جگہ کام لے سکتے ہیں گو ہمارے نزدیک تحفظ اکثریت ہر نوع ضروری ہو مگر مشروط انتخاب محفوظ کوئی ایسی چیز نہیں ہے مگر مشروط انتخاب میں تو یہ چیز ہی ناپید کر دی گئی اگر مولانا محمد علی مرحوم کا ہی فارمولا رہتا جب جس کے منظور ہونے کا گمان اغلب ہے تو یہ اختلاف

بھی فنا ہو جاتا ہے اس اسکیم میں لازمی ہے کہ وہی امیدوار کامیاب سمجھا جائیگا جسے اپنی قوم کے کم از کم چالیس فیصدی اور دوسری قوم کے کم از کم پانچ فیصدی ووٹ ملے ہوں اور اگر اس میں کوئی خاص ہی قوم امیدوار کامیاب ہو گا جسے اپنی قوم کے دو ثلث زیادہ سے ہوں کتنی بہتر صورت ہے اور سنئے حکومت نے بلوچستان کے متعلق کچھ ہی نہیں کیا حالانکہ یہاں ۹۹ فیصدی مسلمان آباد ہیں اور ان غریبوں کی حالت کسی مطلق العنان سے مطلق العنان ریاست کی رعایا سے کسی طرح کم نہیں لکھنؤ میں اس کی اصلاحات و علیحدگی ہی تسلیم ہوئی سندھ کا جدا گانہ صوبہ بننا بھی مسلم ہو گیا جسے کسی خبیث معصیۃ قلت کے لئے ٹالدیا گیا تھا۔ ملازمتوں اور تعلیمی اداروں کی امداد میں تناسب ہی تسلیم ہوا اور یہی مان لیا گیا کہ اگر کسی قوم کے ۳/۴ ممبر کسی تجویز کی مخالفت کریں تو وہ پاس ہی نہ ہو سکے گی۔

یہ کتنی شاندار اسکیم ہے اب جبکہ مسلمان اسے ہی منظور نہ کریں اور اس اجتماع اور اس اتحاد سے فائدہ نہ اٹھائیں وہ غدار ملت سمجھے جائینگے پورا سکیم مسلمانوں کے سامنے ہے وہ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ان کے لئے مفید کونسی صورت ہے اور اب انھیں کن لوگوں کے کہنے پر چلنا اور کن اصحاب کا کہنا ماننا چاہیئے برادران وطن کو انصاف جا غماض ہو سکتا تھا تو یہ انتخاب ہی پر ہو سکتا تھا اس کی مخلوط نوعیت تسلیم کر لی گئی مسلمانوں خوب سمجھ لو کہ خود اتحاد از کلمہ کا اتحاد ایک اتنی بڑی قوت اور اتنی عظیم طاقت ہے جس کا مقابلہ کوئی بڑی سے بڑی قوت ہی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی مسلمان جب اور جس زمانہ میں بھی متحد ہو کر کھڑے ہوئے ہیں انہوں نے اپنی جبرت انگیز قوت کا اظہار کیا ہے بھی کچھ کم کامیابی نہیں کہ اس وقت مسلمان ایک مرکز پر آ گئے ارمان کے باہمی افتراق و انتشار کا خاتمہ ہو گیا اس نا اتفاقی نے مسلمانوں کو جتنا نقصان پہنچایا اس کی تلافی برسوں تک ہونی مشکل ہے وہ برسوں سے اتفاق سے حاصل کیا اور ہم نے نا اتفاقی سے حاصل کیا ہوا ہی کہو یا اللہ تعالےٰ کا ظہار نہ احسان ہے کہ ایک عرصہ تک خراب اور رسوا ہونے کے بعد مسلمان ہی منزل پر پہنچ گئے ہیں جس سے ترقی کی راہیں نکلتی قومیں ترقی کرتیں اور اس دنیا میں فائز المرام ہوتی ہیں۔

## ہندو اور سکھوں کی مخالفت

جہاں ہمیں اس امر کی مسرت ہے کہ بنڈت مالویہ اپنی خاص صحت کے باوجود سعی مفاہمت کے لئے دور دراز سفر کر رہے ہیں اور ہندو اور سکھ فرقہ پرستوں کو راہ راست پر لانے کی امکانی کوشش سے گریز نہیں کر رہے ہیں یہ کتنے خلق و افسوس کا مقام ہے کہ برادران وطن کے فرقہ پرست اس مبارک سعی کو ملیت و نابود کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کرنے نہ آج حال ہی میں لاہور کے اندر سکھوں کے ایک عظیم الشان اجتماع میں صاف اور واضح لفظوں میں کہا گیا ہے کہ سکھ پنجاب میں مسلم اکثریت کو گوارا کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے ڈاکٹر مونجے اور ہندو مہاسبھا نے بھی گلا پھاڑ رکھے بغیر کہدیا کہ پنجاب و بنگال میں آبادی مسلم اکثریت قائم ہوتی ہے اور سندھ کی علیحدگی تسلیم کی جاتی ہے تو مفاہمت متعذر نہیں لیجئے پنجاب و بنگال کی ہندو مہاسبھا کے اعلانات بھی نہایت شرانگیز ہیں اس سے بھی زیادہ رنجدہ اور اشتعال انگیز ہو کہ ٹریبیون لیڈر لبرٹی ایڈوانس اور امرتا بازار پتر کا جیسے انگریزی جرائد اور پرتاپ ملاپ ویر بھارت جیسے اردو جرائد بھی مفاہمت و مصالحت میں سنگ راہ بن رہے ہیں ارمان کا زور بھی زیادہ تر پنجاب اور بنگال کی مسلم اکثریت کے قیام کے خلاف ہی صرف ہو رہا ہے اب بتائیے ہر کس سے تو قع ہو۔

ہم ان جرائد و عمائد سے گزارش کریں گے کہ خدا کے لئے آپ ملک کی فلاح و بہبود کا روڑا نہ بنیں اور خوب سمجھ لیں کہ جس وقت ہندوستان آزاد ہو گیا وہی وقت آفتاب آزادی کے طلوع کا وقت ہو گا آزادی اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی بھی کی جا سکتی ہے اور یہاں تو انھیں کچھ جھیلنا اور دینا ہی نہیں پڑ رہا اکثریت بروئے آئین قائم ہو یا قدرتی طور پر بہر کیف اکثریتی صوبہ متحدہ میں قدرتی اکثریت تو برادران وطن ہی ہیں بتائیں کہ ان دونوں اکثریتوں میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے اگر پنجاب کی آئینی اکثریت دائمی اور غیر مبدل ہے تو بتایا تو جائے کہ صوبہ متحدہ صوبہ متوسط بمبئی مدراس اور بہار کی ہندو اکثریتیں کیوں مبدل اور عارضی خیال کر لی جائیں جو چیز آئین پنجاب و بنگال مسلمانوں کو عطا کرے گا وہی چیز دیگر صوبوں میں قدرت نے فطری طور پر ہندو کو از خود دے رکھی ہے جب دوسرے صوبوں میں قدرتی طور پر اکثریتیں غیر مبدل صورت میں قائم ہو رہی ہیں تو اگر پنجاب و بنگال میں آئینی طور پر قائم ہو گئیں تو اس سے کونسا نقص پیدا ہو جائے گا علی الخصوص اس صورت میں کہ انتخاب مخلوط ہو۔ اس سے تو لامحالہ یہی شبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندو فرقہ پرست چونکہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان دونوں صوبوں کی اکثریتوں کو ٹھکرا ڈالنا کوئی بڑی اور دشوار بات نہیں اس لئے وہ ان کا آئینی تحفظ برداشت نہیں کر سکتے برادران وطن کو محض دو صوبوں میں اقلیت بنجانے کے امکان کے فائدہ کو جو درحقیقت جائز فائدہ ہی نہیں ملک کی بہتری کے لئے قربان کر دینا چاہیئے آزادی کے فوائد اس فائدہ سے بہت زیادہ شاندار ہوں گے گاندھی جی نے اسی دہلی میں ایک سبج کو اعلان کیا تھا کہ اگر مسلمان کوئی متحدہ مطالبہ میرے سامنے لائیں تو میں بلا تامل اسے تسلیم کر لوں گا اور تسلیم کرنا چاہیئے اس لئے کہ کسی ایک قوم کے متحدہ مطالبہ کو ٹھکرانا جمہوری اصول کے بھی خلاف ہے اب جو مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ متحدہ مطالبہ ہے اور اس کی منظوری میں اب کسی کو تامل نہ ہونا چاہیئے قوم پرست اور محب وطن برادران ملک کا فرض ہے کہ اب وہ میدان میں اتریں اور پوری قوت کے ساتھ اتریں اور جس طرح مسلمانوں نے اپنے رجعت پسند طبقہ کو مغلوب کر کے مخلوط انتخاب و مفاہمت پر آمادہ کر لیا اسی طرح وہ بھی اپنے فرقہ پرستوں کو مغلوب کریں اور مالویہ جی کی ہمت بڑھائیں ہمیں توقع ہے کہ ہمارے ہندو بھائی بھی اتحاد و مفاہمت کی ضرورت کا احساس کر کے فوراً اس طرف متوجہ ہوں گے کہ اسی میں ملک کی بہتری کا راز مضمر ہے۔

## جدید آرڈیننس کی خطرناک نوعیت

اس وقت جو آرڈیننس اسمبلی میں زیر تجویز ہے وہ اپنی خطرناک نوعیت کے اعتبار سے انتہائی مذموم اور نقصان رساں ہے پریس کی آزادی کا تو اس سے بالکل خاتمہ ہو جائیگا اور نتیجہ یہ ہو گا کہ جب زخمہ کے لئے کوئی منہ کی طرف سے ہنسنے کا راستہ نہ ملیگا تو وہ اپنے نکلنے کے لئے دوسرے راستے تلاش کر لیگا ہزار ہا بلیٹن خفیہ طور پر شائع ہونے لگیں گے اور حکومت کی کام بڑھ ہی جائے گا اور مطلوبہ مقاصد ہی حاصل نہ ہو سکیں گے اس کی دفعہ (۵) اتنی ہمہ گیر ہے کہ اس کے دائرے کوئی ایک اخبار ہی نہیں بچ سکتا حکومت کے جس شعبہ پر نکتہ چینی کرو انتظام پولیس فوج پولیس پر تو آرڈیننس گلا دبانے کے لئے تیار ہو گا لطف یہ ہے کہ معاملات ریاست کے متعلق ہی کوئی خاص نرالی اخبار کو اس کی زد میں لے آتی ہے ریاستوں کو ساتھ رکھنا اور انھیں ہمنوا بنا سرکاری ارکان کی جگہ دینا مقصود ہے اس لئے انہوں نے بھی دلیر ہو کر مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ہمارے اندرونی معاملات

میں مداخلت نہ کرے اور ہمیں آزاد چھوڑ دے اس طرح اب خواہ کشمیر میں مسلمانوں کے سر و سینہ کی فصیح گویوں سے کی جائے اور خواہ اندر میں ساری مسجدیں منہدم کر دی جائیں تو پر میں دانا صاحب پھانسی کے تختے پر لٹکا دیئے جائیں یا دیگر مسلمان ہندوستان اور اجھوتوں پر ظلم ہو کسی کی مجال نہ ہوگی جو اس پر تبصرہ کر سکے یا زبان تک ہلا سکے ہاں کوئی جرأت کرے اس آرڈیننس کے متعلق دنا فذ ہو جانے کے بعد: ایسا ان ریاست صحیح معنوں میں اپنی ریاست میں فرعون بن جائینگے اور ہندوستان کی اکثر ساٹھ کروڑ رعایا کی عزت و آبرو اور جان و مال ان کے رحم پر ہوں گے جب اخبار نویس نہ ریاستوں کے متعلق لکھ سکیں گے اور نہ حکومت کے شعبوں اور افسروں پر انہیں نکتہ چینی کی آزادی ہوگی تو کیا یہ زندہ رہیں گے اور کیا کریں گے ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جائز نکتہ چینی کو روکا نہیں گیا لیکن جب اتنا تیز اور اتنا ہمہ گیر ہتھیار حکام کے ہاتھ میں آجائیگا تو اس کی طبیعت کیا ہے کہ وہ اس کا استعمال جائز طریقوں سے کر سکیں گے شہر انگیزی کا انسداد ضرور ہونا چاہیئے لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جائے آج ہی حکومت کے اسلحہ خانہ میں کس ہتھیار کی کمی ہے جو اس جدید اور خوفناک ہتھیار کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔

ہمیں اس امر کی مسرت ہے کہ دہلی جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے اپنے جلسہ منعقدہ دفتر الامان میں اس کے خلاف مؤثر اور کارگر آواز بلند کی ہے اور تجویز کیا ہے کہ جرنلسٹوں کا ایک وفد اسمبلی کے ممبروں سے مل کر انھیں صورت حالات سمجھائے اور ان پر زور ڈالے کہ وہ اس آرڈیننس کو منظور نہ ہونے دیں واقعی اگر یہ آرڈیننس قانون کی صورت اختیار کر گیا تو اس سے ملکی آزادی کا رہی خاتمہ ہو جائے گا اور حکومت کے دامن پر ایک داغ رہ جائے گا دنیا یہی کہیگی کہ رعایا نے ہندوستانی حکومت سے اتنی بیزار ہو چکی ہے کہ وہ نہیں چاہتی کہ یہ نظام حکومت اس کے سر پر مسلط رہے اور اب اس کا گلا گھونٹنے کے لئے حکومت کو ایک ہنگامی قانون کی دوامی صورت اختیار کرنی پڑ رہی ہے ہر لارڈ ریڈنگ کی حکومت اور اس کے ارکان سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ وقت کی نزاکت اور حالات کے اقتضا کو دیکھ کر کوئی قدم اٹھائیں۔

## بیروزگاری کی وبائے

عالمگیر کساد بازاری تجارتی بدحالی اور عملہ کی ارزانی کے باعث دنیا میں تو بیروزگاری وبا کی ایک بیماری طرح پھیل رہی ہے مگر ہندوستان کی تو اس نے کچومر نکال رکھا ہے اور بلا مبالغہ بے شمار گریجویٹ دربدر ٹھوکریں کھاتے اور گالیاں اور شاباشیاں کی خاک چھانتے پھر رہے ہیں پہلے کالجوں سے وہ ہوجاتے تھے جو الف کے نام لکھنے سے بھی ناواقف نہ ہوتے تھے مگر اب وہ زمانہ ہے کہ ایسے گریجویٹ فضیلت سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی انھیں رات بھر بند دق کندھے پر رکھکر دیہات میں گھمائے اور ایک پٹواری اور چپراسی کی جگہ خالی ہوتی ہے اور پانچسو درخواستیں آموجود ہوتی ہیں نہ غریبوں کے رزق کا کوئی وسیلہ ہے اور نہ اوسط درجہ کے افراد کو کوئی پوچھتا ہے ایک اضطراب ہے جو ہر طرف پھیلا ہوا ہے ایک ہیجان ہے جس کی لہریں چاروں طرف دوڑ رہی ہیں نفسی نفسی کا زمانہ ہے سب کو اپنی اپنی پڑی ہے کسی کو کسی کے دکھ کی خبر نہ ہے نہ اپنے زمانہ میں حالت یہ تھی کہ ایک جماعت متوسط طبقہ ایسا تھا جس کی ذریعہ معاش ملازمت تھا۔

یہی لوگ نوکری کرتے تھے سرکاری دربار میں ہوتے تھے اور یہی ملازمتیں جن انہی کا کام اور انھیں کا پیشہ سمجھی جاتی تھیں صناعوں کے بیٹے صناعی اور تاجروں کے لڑکے تجارت ہی کرتے تھے اب حالت یہ ہے کہ ملازمت پیشہ متوسط طبقہ کے پہلے رزق پر چاروں طرف سے یلغار شروع ہو گئی ہے تیلی تنبولی اور جولاہوں اور سقوں کے بچے بڑھ گئے اور ملازمتوں کے لئے درخواستیں دے ماریں امیروں اور رئیسوں کے بچے ولایت ہو آئے اور ان کے دماغ میں سپر نٹنڈنٹی مجسٹریٹی ڈپٹی کلکٹری انسپکٹری وغیرہ کا سودا سمایا ہر طبقہ ملازمت کا خواہشمند ہر فرنے کے لوگ نوکری کے جویاں اب ملازمتیں اتنی کہاں سے آئیں جو انھیں دی جائیں یہ خود ہی مرے اور متوسط طبقہ کو بھی مارا کیا کریں موجودہ نظام تعلیم رجحان ہی ملازمت کا پیدا کرتا ہے اور پڑھ لکھکر رئیسوں امیروں تاجروں طالبوں تیلیوں اور سقوں سب کے بچوں کو ملازمت ہی کی سوجھتی ہے حالت پہلے ہی خراب تھی میدان پہلے ہی بھر چکا تھا اب جو کساد بازاری ہوئی تو اس نے صورت حالات کو اتنا نازک بنا دیا کہ کسی کو جین سے روٹی کا مل جانا بادشاہی خیال کیا جانے لگا اگر اس صورت حالات کے انسداد کی طرف جلد توجہ نہ کی گئی تو یہ سیلاب امنڈ کر ہر چیز کو اپنی رو میں بہا لیجائے گا اور کسی کے بچانے بچ نہ سکے گی۔

## نظام تعلیم میں انقلاب کی ضرورت

دیکھتے ہیں اور اکثر آنکھوں دیکھتے ہیں کہ موجودہ نظام تعلیم نہ ہمیں اخلاق حسنہ کا حامل بناتا ہے نہ انسان بناتا ہے اور نہ اس قابل بناتا ہے کہ ہم عزت کے ساتھ اپنے لئے وجہ معاش پیدا کر سکیں بلکہ وہ بڑھکر اور گئے گذرے ہی جاتے ہیں داخل کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا اور خرچ بڑھ جاتے ہیں اور کچھ کمانے ہی لگتے ہیں تو انہیں چار پیسے بچا لے آتے ہیں اور نہ کہنے پوری زندگی مصیبت اور پریشانیوں میں گذر جاتی ہے ہماری یونیورسٹیوں سے ہر سال ہزارہا طلبا فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں اور ان سے دربدر کی ٹھوکریں کھانے کے سوا اور کوئی کام بن نہیں آتا ہمارا جو نظام تعلیم قائم ہے وہ اس لئے بنکر آیا تھا کہ اس کے ذریعہ دفتروں کے لئے کلرک پیدا کئے جائیں وہ ہو گئے جو ضرورت تھی وہ پوری ہو چکی اب نہیں ملازمت کرنے والے بابوؤں اور سکلوں کی ضرورت نہیں ضرورت ہے اچھے تاجروں اچھے صناعوں اور اچھے اخلاق والوں کی اور ایسے افراد کی جو دنیا میں رہکر اپنا رزق تو آپ پیدا کر سکیں لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا ملک کا لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ سالانہ ایک ایسی تعلیم پر ضایع برباد کیا جا رہا ہے جو اتنے گراں خرچ پر طالب کو اپنے جسم و جان کی بھلائی کا سامان فراہم کرنے کے قابل ہی نہیں بناتی اور بقول حضرت اکبر الہ آبادی: وہ کھوئے گئے اور تعلیم پاکر کے صحیح معنوں میں تباہ ہو جاتے ہیں۔

ضرورت تھی اس امر کی کہ اس نظام میں مناسب وقت و حال اصلاح و ترمیم کیجاتی لیکن ملک جب بطئی حضرات سے بھرا پڑا ہے اسمبلی اور کونسلوں کے اجلاس میں بڑی بڑی ہنگامہ آرائیاں ہوتی ہیں پلٹنگ اور نانفرانی قوانین کے متعلق بڑے بڑے اعلان سنتے ہیں لیکن کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ ملک کے نوجوان جن پر آئندہ نسلوں کی بہتری و بہبود کا دارومدار ہے کس مصیبت میں مبتلا ہیں سیاسی غوغا آرائیوں میں وقت کی یہ اہم صدا کسی کو سنائی دیتی نہیں یہ کام تو آج سے بیس سال پیشتر کرنے کا تھا مگر جو تغافل برتا گیا اور بری طرح برتا گیا یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک میں بیروزگاروں کی ایک پوری کی پوری فوج ہیکانہ پریشان پھر رہی ہے اور صورت حالات نازک سے نازک صورت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے اگر اب

بھی زعمائے وطن نے اس طرف توجہ نہ کی تو دیکھتے دیکھتے حالات قابو سے باہر ہو جائینگے ضرورت ہے کہ اس سوال کو جلد از جلد ہاتھ میں لیا جائے اور نظام تعلیم میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے ایک جہاد شروع کر دیا جائے سر دست یہ سعی کی جائے کہ ہر اسکول اور کالج میں کسی ایک ایسی صنعت و حرفت کی تعلیم لازمی کر دی جائے جس کے ذریعہ طلبا فارغ التحصیل ہونے کے بعد عزت کے ساتھ اپنی معاش آپ پیدا کر سکیں اور انھیں کسی کا رخ اپنے رزق کے لئے پریشاں ہونا نہ پڑے اس کے بعد صنعتی مدارس کے قیام پر توجہ مبذول کی جائے جب تک یہ نہ ہوگا اس وقت تک ہماری مشکلات کا مداوا نہ ہو سکے گا۔

## سر علی امام کا انتقال پر ملال

یہ خبر طول و عرض ہند میں نہایت اندوہ و کرب کے ساتھ سنی جائیگی کہ ملک کی مایہ ناز ہستی سر علی امام کا اچانک انتقال ہو گیا مرحوم ایک کامیاب بیرسٹر اور بہار کے ایک معتمد خاندان کے چشم و چراغ تھے اور ابتدا ہی سے ملکی و ملی تحریکات میں نمایاں حصہ لینے لگے تھے احرار کی جماعت میں آپ کو بہت بڑا اقتدار حاصل تھا اپنی خداداد قابلیت اور عالمگیر شہرتوں کی بنا پر آپ وائسرائے کی وزارت عظمیٰ کے منصب جلیل پر فائز ہوئے اور جب ریٹائر ہوئے تو آپ کی صحت بہت بگڑ چکی تھی درد ملت آپ کو چین لینے نہ دیتا تھا ہیر سڑی بھی کرتے تھے اور ملک و ملت کے کام بھی صحت جو بگڑی تو بگڑتی ہی چلی گئی اور گول میز کانفرنس کی شرکت کے زمانہ میں تو اس پر اور زور پڑا آپ کا ارادہ تھا کہ دلی کی مراجعت کے سلسلہ میں ایک مختصر سی زیارت سے بھی مشرف اندوز ہو لیں اس کے لئے آپ نے ایک وسیع پروگرام بھی مرتب کر لیا تھا مگر ناسازی صحت نے آپ کی یہ آرزو پوری نہ ہونے دی اور آپ تکمیل تمنا سے پیشتر ہی کوئی ستر سال کی عمر میں رگڑائے عالم بقا ہو گئے مرحوم کی ناوقت موت سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کا پر ہونا بظاہر بہت مشکل نظر آتا ہے خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے آمین۔

## مولانا بہلول خاں صاحب کی گرفتاری

مولانا بہلول خاں صاحب کی گرفتاری سے مسلمانان ہند میں بالعموم اور مسلمانان راجپوتانہ میں بالخصوص ایک اضطراب عظیم پیدا ہو گیا ہے اخبار ہلال طبقہ آپ کے نام نامی سے سرگرمیوں اور آپ کی ملی و اسلامی خدمت سے اچھی طرح روشناس ہو چکا ہے آپ محض خدمت مسلمین کے جوش میں فقیر بن گئے اور اب آپ کا کام یہ رہ گیا تھا کہ آپ چوروں کے ایک جم غفیر میں بیٹھکر راجپوتانہ کے مسلمانوں میں حرکت حیات اور احساس عمل پیدا کریں اس اقدام نے جہاں آپ کو مسلمانان راجپوتانہ میں بیحد سرد لعزیز بنا دیا ہاں آپ فرقہ پرست ہندو دل کی نگاہوں میں کانٹا بنکر کھٹکنے لگے آپ مسلمانوں کے ساتھ کسی انصافی و زیادتی کو گوارا نہ کر سکتے تھے۔ مسلمانوں سے آپ کو محبت تھی یہی چیز آپکے مقدمہ حیات کی ڈیوڑھی بن گئی بچہ بچہ آپ کا دشمن ہو گیا آپ کو ایذا رسانی ہی نہیں بلکہ سرے سے ختم ہی کر دینے کی برابر دوست کوششیں کی گئیں اور محض اتفاق تھا کہ آپ دشمنوں کے جنگل سے بچ گئے جب کسی طرح کامیابی نہ ہوئی تو آپ کو مقدمہ میں پھنسانے کی سعی کی گئی اور ایک رات کے سناٹے میں ۳ بجے کے وقت اس وقت جبکہ آپ بستر علالت پر دراز تھے گرفتار کر لئے گئے آپ کی گرفتاری کی خبر نے تمام مسلمانوں کو مضطرب و پریشان بنا دیا ہے ہمارا ... ... ... خاندان کی روایات کے ... ... کے تعلقات خاندانی اسلام سے دوستانہ نہیں عزیزانہ رہے ہیں آپ کی ریاست میں مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بہت رنج ہوتا ہے آپ خود اٹھیں مسلمانوں کے معاملہ کو ہاتھ میں لیں اور ہمارے بھائیوں کو رہا کر دیں اس لئے کہ وہ بالکل بیقصور ہیں اور محض نام نہاد بیگاری کے سوا انہیں نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جو خطرناک سمجھا جائے اس سے آپ مسلمانوں کے قلوب ہاتھ میں لے لیں گے۔

## مسلمانوں کو ارسطالیسیت ہدایت

الہ آباد کی کانفرنس کے متعلق ہم کو کئی جنٹلمین لگ اور بھائی پرمانند نے ہندوؤں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے تمام کمال مطالبات ہرگز تسلیم نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا ان کی ہزیمت و شکست کے مترادف ہے ساتھ ہی آپ نے مسلمانوں کو بھی چلتے چلاتے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ وہ "کچھ لو اور کچھ دو" کے اصول پر عمل کریں۔ دیکھئے آپ نے مہاسبھائی گرامو فون کی صدا لگا دی "کچھ لو اور کچھ دو" کا مطلب یہی ہے کہ اقلیت کے صوبوں میں لے لو اور اکثریت کے صوبوں میں سب کچھ ہمارے حوالہ کر دو اور سندھ کی علیحدگی پر بھی اور نہ دو کوئی ان سے پوچھے کہ کیا صلح و مسازی واقعیتوں میں ہو رہی ہے جو اس اصول پر عمل پیرا ہو سکیں۔ اتحاد کی جا رہی ہیں یا تو اکثریت و اقلیت کا معاملہ ہے پھر مسلمانوں کے مطالبات تو اوائل زمین مطالبات ہیں اگر اکثریت اسی طرح سودا کرنے بیٹھ جایا کرے تو پھر اقلیتوں کا تو خدا حافظ ہے اکثریت کو سودا کرنا چاہیئے یا اقلیت کے ساتھ مراعات کرنی اس سے زیادہ اور کوئی لغو منطق اور کیا تصور میں آسکتی ہے۔

## فرانس و جرمنی کی رقابت

افق یورپ پر سرحد پر بیکار کی گڑبڑیں پھر سلسلہ وار چل رہی ہیں اور دیکھیے بعید نہیں کہ مستقبل قریب ہی میں ایک ہولناک جنگ کے وقوع کے خوفناک اسباب فراہم ہو جائیں تخفیف اسلحہ کا شور سننے میں تو بہت آرہا ہے مگر حالت یہ ہے کہ کوئی کسی کی نہیں مانتا اور سرحد ریب و اشتباہ کی نا قابل عبور دیواریں سر نکالے کھڑی نظر آرہی ہیں فرانس کی روش نے دنیا بھر کو حیران بنا رکھا ہے اس کی پالیسی یہ ہے کہ فوج تو صرف مسلح رہے بلکہ ترین اور خوفناک آلات حرب سے اپنی افواج کو برابر آراستہ کرتا چلا جائے مگر دوسری طرف اپنی زبان تخفیف اسلحہ کی سعی کی تائید کے لئے وقف رکھے اور دوسری ہمسایہ سلطنتوں کو نہ صرف یہ کہ پنپنے نہ دے بلکہ انھیں اور جرمنی کو بالخصوص بے دست و پا بنا دے۔

وہ اپنی پالیسی کو کچھ اس رنگ سے پیش کرتا ہے اور اپنی اس پالیسی کو اس انداز سے نبھانا چاہتا ہے کہ کسی کو شبہ ہی نہ ہو اور تنہا وہی میدان میں ہتھیاروں سے آراستہ کھڑا نظر آئے اس سے تمام دل مغرب میں بددلی سے بیٹھا جا رہا ہے اور جرمنی تو علانیہ اس پر برسر دست اعتراض کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر جرمنی خاموش رہے تو اس کی زندگی کے لئے خطرات پیدا ہو جائینگے فرانس نے جتنا ہی معاہدہ ورسیلز کی جکڑ بندیوں میں جکڑا اور کسنا چاہتا ہے اتنا ہی وہ زیادہ دلیر و بیباک ہوتا چلا جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اب بظاہر تخفیف اسلحہ نے برعکس نہی ہی دونوں سلطنتیں خارج دمانع کا رہی ہیں جرمنی فرانس کے اس طرز عمل سے بہت زیادہ برافروختہ ہو رہا ہے اور ہونا بھی چاہیئے کہ اس کے سامنے فرانس کی تیاریوں نے مرگ و زیست کا سوال پیدا کر دیا ہے اس سے یہی ہوا ہے کہ وہی تیاریں

جو بیس سال قبل سطلع یورپ کی سرخی بن گئی تھیں وہ پھر زندہ ہو گئی ہیں پھر چونکہ فرانس نے جرمنی ہی کو نہیں دیگر دول کو بھی اپنے رویہ سے بیزار کر دیا ہے اس لئے کہ انگلستان امریکہ اور اطالیہ سب طرف سے اس کی مخالفت ہو رہی ہے ظاہر ظاہر میں تعلقات گتنے ہی اچھی نظر آئیں لیکن اندر اندر سب پھٹے ہوئے ہیں اگر حالات کی رفتار یہی رہی تو میدانوں میں بارود کا اتنا ذخیرہ جمع ہو جائے گا جسے ایک چنگاری بھک سے اڑا کر رکھ دے گی خدائے قدوس اس بلائے عظیم سے دنیا کو محفوظ رکھے اگر یورپ میں جنگ ہوئی تو مشرق کا دامن اس کے شعلوں سے ہرگز مامون و محفوظ نہ رہ سکیگا۔

## مزارعین کی گرانباری

مسٹر بریلسفورڈ ہندوستان کے حالات کا مشاہدہ کر کے واپس چلے گئے تو آپ مزارعین کی حالت و کیفیت سے کچھ اس درجہ متاثر ہوئے کہ آخر آپ نے باغی ہندوستان نامی ایک کتاب لکھکر شائع کر دی اور اسمیں واضح کیا کہ مزارعین ہند اس وقت کس تکلیف دہ زندگی میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ساہوکار کی جونکیں کس بیدردی کے ساتھ ان کا خون چوس رہی ہیں آپ نے اپنے مشاہدہ کی بنا پر لکھا ہے کہ ہندوستان کا کاشتکار دنیا کی سب سے زیادہ مصیبت زدہ ہستی ہے ایک طرف ظالم زمیندار انھیں ستاتے ہیں تو دوسری طرف مہاجن کا خونی چوس لینے کے لئے ہر وقت ہمہ تن تیار رہتے ہیں آپ نے لکھا ہے کہ اس ملک میں کاشتکار مثل برقوض ہے اس کی تعداد ۷۳ فیصدی سے لیکر ۸۵ فیصدی تک ہے اور یہ ایک ایسا چکر ہے جسکے پنجے سے کاشتکار کو زندگی بھر رستگاری نصیب نہیں ہوتی۔

آپ تو یہی کہتے ہیں مگر ہمارے نزدیک تو آجکل ہندوستان میں راج ہی مہاجنوں اور ساہوکاروں کا ہے ہم اس موقع پر صرف ایک صوبہ پنجاب کے اعداد و شمار پیش کرتے ہیں یہاں حکومت کو مالیہ اراضی سے بمشکل پانچ کروڑ روپیہ آدنی ہوتی ہے اور اس کے تمام مداخل دس گیارہ کروڑ روپیہ سے کسی طرح زیادہ نہیں اس کے مقابلہ میں مہاجن تنہا ایک اسی صوبہ سے اٹھارہ کروڑ وصول کر لیتے ہیں اب بتائیے راج حکومت کا ہے یا ان مہاجنوں کا ہر غضب یہ ہے کہ بڑے بڑے حریت پسند اور محب وطن ان کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور ایک قدم ان کی مخالفت میں نہیں اٹھا سکتے دو تو حکومت نے ۱۹۱۹ء میں قانون انتقال اراضی منظور کر دیا مگر یہ تو اب تک ان زرخرید صوبے کے تمام مزارعین کو نگل گئے ہوتے اور چپہ برابر زمین بھی آج کسی کاشتکار کے پاس نظر نہ آتی تحدید سود کے لئے نہیں بلکہ صرف انھیں اپنے حسابات صاف رکھنے پر مجبور کرنے کے لئے بل میں جو موجودہ قانون پیش ہوا تھا ان کے اثر ہی سے اس کی مخالفت پر قوم پرست عناصر تک تیار ہو گئے مصیبت یہ ہو کہ حکومت خود بھی کسی نہ کسی مہاجن کی پروردہ ہے اور اس مرتبہ بھی اس نے بہت سا مالیہ معاف کیا مگر مہاجنوں کی بہبودی ایک پیسہ ہی معاف کرنے پر تیار نہ ہوئی ضرورت ہے کہ حکومت خود تحدید سود کے متعلق کوئی موثر قانون بنا کر یا فنڈ کرے ورنہ یہ خانوفی لوٹ ملک کو تباہ و برباد کر کے رکھدیگی۔

## الہ آباد کا اجتماع

اس وقت الہ آباد میں ہندو مسلم اور سکھ زعماء کا بہت بڑا مجمع ہے اور مظاہرہ گفت و شنید کا سلسلہ سرعت کے ساتھ شروع کر دیا ہے حالانکہ ابھی اس سرعت کے ساتھ کروٹ لے رہے ہیں کہ ابھی تک نتائج کے متعلق کوئی قطعی رائے پیش نہیں جا سکتی صبح کو اطلاع موصول ہوتی ہے کہ فلاں نکتہ کا فیصلہ ہو گیا اور فلاں فلاں معاملات طے کر لئے گئے اور شام کو اس کی تردید ہو جاتی ہے اس شذرہ کے سپرد قلم کرتے وقت کی آخری اطلاعات یہ ہیں کہ ہنوز سرحد بلوچستان کا مطالبہ پورا ہوا ہے پنجاب و بنگال کی اکثریت انتخاب مخلوط کی نوعیت اور سندھ کے مسائل میں شدید اختلاف ہے انتہا کہ خود زعماء قوم نتائج کی طرف سے مایوس و نومید معلوم ہوتے ہیں سب سے زیادہ مشکل یہ آن پڑی ہے کہ جو لوگ اکثریت تسلیم ہی کرتے ہیں وہ دس برس کے لئے کرتے ہیں اس کے بعد تخصیص خود بخود ختم ہو جائے گی سندھ میں بھی مالی برداشت کی بحث لگائی جا رہی ہے ہم واقعات کی اس رفتار کو دیکھکر خود پریشان ہو رہے ہیں ایک طرف مادر ہند ہم سے اتحاد و مفاہمت کا مطالبہ کر رہی ہے اور دوسری طرف ملی مقاصد ہمیں ہٹیا رہنے پر مجبور کرتے ہیں ہمارے نزدیک تو گو انتخاب مخلوط میں کوئی خطرہ نہیں اور ہم پہلے سے اسے مستحسن قرار دیتے چلے آ رہے ہیں مگر مسلم اکثریت کا قیام ہمارے نزدیک بہر صورت بہر نوع ضروری ہے اور سندھ کو بھی اب ہم زیادہ عرصہ تک بمبئی کا غلام نہ دیکھنا پسند نہیں کر سکتے پھر جب ایک دفعہ بین الملی اتحاد ہو کر ایک متفقہ جبر سامنے آگئی تو اس سے انحراف بھی معتوب ہے نیشنلسٹ ہی میدان میں نہیں ہیں بلکہ اب سکھ کانفرنس اور مسلم لیگ اور مجلس خلافت بھی ہمارے دوش بدوش مفاہمانہ جوش میں کھڑی ہوئی ہے جس کا ادعاء ہے کہ وزیر اعظم کے فیصلہ سے پنجاب میں ۵۲ اور بنگال میں ۵۱ فیصدی اکثریت کے جداگانہ انتخاب کے ساتھ قیام کا یقین ہے وہ یہ بھی کہتی ہے کہ جب اچھوتوں کو مخلوط انتخاب ترک کرنے کا بدلہ دگنی سے زیادہ نشستوں کی صورت میں عطا کیا گیا تو اگر مسلمانوں کو مزید کچھ نہ ملے تو یہ بھی تو نہ ہو کہ تیرہ نکات ہی اطمینانی طور پر طے نہ ہوں ان کا یہ دعوی بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں مشکلات پر مشکلات سامنے آ رہی ہیں کاش کہ مفاہمت ہو جائے اور برادران وطن اپنی بیجا ضد چھوڑ کر اور فرقہ وارانہ ذہنیت سے جدا ہو کر ہمارے تیرہ نکات منظور کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں کہ ایک کی بہتری کا راز اسی میں مضمر ہے گو ہمیں اب مصالحت کی توقعات باقی نہیں رہی ہیں اور حالات بھی بتا رہے ہیں مگر ہماری دعا اور آرزو یہی ہے کہ مصالحت ہو جائے اور مکمل دستور متفق ہو کر آزادی ہند کے لئے سعی و جہد کا راستہ سنبھالے


## کریم اللغات

آپ کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ آپ کی زبان اور روزمرہ بول چال میں کتنے فارسی کے الفاظ ایسے ہیں جو بار بار بولنے کے ہی ان کے صحیح معنوں سے آپ واقف نہیں اور بعض اوقات ان کا استعمال غلط ہوتا ہے اور پڑھے لکھے لوگوں میں جب اس کی وجہ سے شرمندگی ہوتی ہے تو بہت غصہ آتا ہے اتنی بڑی بات کے لئے ذرا سی تکلیف گوارا کیجئے جدید کریم اللغات منگا کر اپنے مطالعہ میں رکھئے دو چار مہینے آپ کی بول چال اور تقریر میں نہایت موزوں چستہ اور برمحل الفاظ آجائینگے آپ کی تحریر مستند اور بلیغ ہو جائیگی اس کتاب کی ضخامت ۲۰۰ صفحات ہیں جو بایں اطبع نہایت اور بہت سستی ہے قیمت فی جلد کامل مجلد صرف ایک روپیہ۔

پتہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# کتاب الاسلام

## باب الجنائز

(سلسلہ گذشتہ)

## گریہ وزاری آہ وبکا کی ممانعت

مرنے کے بعد یا موت کی خبر سنکر گریہ وزاری کرنا بیان کرکے رونا زمانہ جاہلیت کی رسم ہے حضور نے اسکی ممانعت فرمائی ہے جس قدر رنج حضور نے اپنی اولاد کے مرنے کے بعد کیا ہے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں چنانچہ حضور کے رنج کا حال آپ کو ذیل کی حدیث سے معلوم ہو جائے گا۔

عن انس قال دخلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی یوسف القین وکان ظئرا لابراھیم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراھیم فقبلہ وشمہ ثم دخلنا علیہ بعد ذالک وابراھیم یجود بنفسہ فجعلت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تذرفان فقال لہ عبد الرحمن بن عوف وانت یا رسول اللہ فقال یا ابن عوف انھا رحمۃ ثم اتبعھا باخری فقال ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون متفق علیہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور کے ساتھ ابی یوسف لوہار کے گھر اور وہ حضور کے صاحبزادے ابراہیم کا رضائی باپ تھا پس حضور نے ابراہیم کو لیا اور بوسہ دیا اور سونگھا آپ نے اور پھر ابراہیم کو واپس دیدیا پھر اس کے چند روز بعد ہم حضور کے ساتھ پھر ابو یوسف لوہار کے گھر گئے اور ہم نے دیکھا کہ ابراہیم جان توڑ رہے ہیں حضور ان کی یہ حالت دیکھکر رونے لگے حضور کی یہ حالت دیکھکر عبدالرحمن ابن عوف نے کہا کہ کیا آپ بھی روتے ہیں یا رسول اللہ حضور نے فرمایا کہ اے بیٹے عوف کے یہ رحمت ہے پھر حضور رونے لگے اور آپ نے ارشاد فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم سوا اس کے اور کچھ نہیں کہتے جو ہمارے رب ہمارے ہم راضی ہیں اگر تیری مفارقت میں اے ابراہیم ہم رنجیدہ ہیں۔

### تشریح

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاحبزادے کی وفات پر خود رو دے تو اس سے معلوم ہوا کہ عزیز یا دوست کی مفارقت میں اگر رویا جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ یہ اہل اللہ کے نزدیک کمال ہے لیکن جزع فزع اور گلہ شکوہ کرنا جائز نہیں اور نہ مرنے والے کی خوبیوں کو اظہار کرنا درست ہے حضور نے اس فرمان میں رونے کو رحمت کی نشانی قرار دیا اور دل کی یہ پہچان ہے کہ جب ان کے سامنے اس قسم کے واقعات پیش آتے ہیں وہ رونے لگتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے تری اعینھم تفیض من الدمع یعنی اے نبی تو ان کی آنکھوں کی طرف دیکھیگا کہ وہ آنسوؤں سے ڈبڈبا رہی ہیں۔

عن اسامۃ بن زید قال ارسلت ابنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہ ان ابنا لی قبض فائتنا فارسل یقری السلام ویقول ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی کل شی عندہ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فارسلت الیہ تقسم علیہ لیاتینھا فقام ومعہ سعد بن عبادہ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت ورجال فرفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبی ونفسہ تتقعقع ففاضت عیناہ فقال سعد یا رسول اللہ ما ھذا فقال ھذہ رحمۃ جعلھا اللہ فی قلوب عبادہ فانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء متفق علیہ۔

اسامہ ابن زید سے روایت ہے کہ بھیجا حضور کی صاحبزادی نے حضور کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکی صاحبزادی عرض کرتی ہیں کہ میرا بچہ مر گیا حضور نے جواب میں سلام کہلا کر بھیجا اور فرمایا کہ اس سے کہدینا کہ تحقیق اللہ ہی کے واسطے ہے جو کچھ کہ لیا اس نے اور جو کچھ کہ دیا اس نے یعنی اولاد اللہ ہی دیتا ہے اور اللہ ہی لیتا ہے ہم کو اس کے جدا ہونے پر رنج اور غم نہیں کرنا اور نہ جزع فزع کرنی چاہیئے اس واسطے کہ یہ امانت تھی اس کی جو اس نے لی اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر تھا جتنے دن جیادہ اور جب وہ وقت ختم ہو گیا مر گیا اس کے بعد آپ کی بیٹی نے آدمی کو حضرت کو قسم دیکر بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں پس کھڑے ہوئے حضرت اور اٹھے ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور زید بن ثابت اور آدمی بھی گئے جب حضور صاحبزادی کے گھر پہنچے تو بچہ اپنے آپ کا نواسہ آپ کی طرف اٹھایا گیا اور بچہ اس وقت دم توڑ رہا تھا حضور کی دونوں آنکھوں میں آنسو ڈب ڈبا آئے حضور کی یہ حالت دیکھکر سعد نے کہا کہ حضور یہ کیا ہے رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو پیدا کیا اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں اور اللہ نہیں رحمت فرماتا اپنے ان بندوں پر جو نہیں مہربانی کرتے اللہ کے بندوں پر۔

### تشریح

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور کو جتایا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور کے رونے پر انہوں نے خیال کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو حضور کو خیال نہ رہا ہو اور رونا ممنوع ہے حضور نے فرمایا رونا جائز ہے جزع اور نوح اور بیان کرکے رونے کی ممانعت ہے اور آنسوؤں سے رونا دل کے رقیق القلب ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور رقت قلب اور زیادہ ایمان کی علامت ہے۔

عن عبد اللہ بن عمر قال اشتکی سعد بن عبادۃ شکوی لہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود فلما دخل علیہ وجدہ فی غاشیۃ فقال قد قضی قالوا لا یا رسول اللہ فبکی النبی صلی

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیمار ہوئے سعد بن عبادہ نہ سلام کیا بیمار تھے حضور ان کی بیمار پرسی کے لئے آئے اور جناب کے ساتھ اس وقت عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص تھے اور عبداللہ ابن مسعود جب ان کے پاس آئے تو اس وقت عبادہ بیہوش ہو گئے تھے حضور نے فرمایا کیا مر چکے ہم نے کہا کہ نہیں حضور یہ سنکر رونے

جو میں سالی اللہ علیہ وسلم فلما رای القوم بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ متفق علیہ۔

گئے پھر حضور نے فرمایا کہ سنتے ہو تو یاد رکھو کہ اللہ نہیں عذاب کرتا آنسوؤں سے رونے پر اور نہ دل سے رنج کرنے پر لیکن عذاب کرتا ہے ساتھ اس کے اور ارشاد فرمایا طرف زبان کے یعنی زبان اس مصیبت کے بعد ایسے کلمات نکالے جو ناشکری کا سبب ہوں اور اگر مصیبت کی خبر سنکر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور مردہ پر نہیں عذاب کیا جاتا رونے سے عزیزوں کے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث سے صاف طور سے ثابت ہو گیا کہ اپنے کسی عزیز کے مرنے پر رنج کرنا اور آنسوؤں سے رونا جائز ہے لیکن بیان کر کے رونے کی اجازت نہیں ہے۔

عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ متفق علیہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخساروں کو پیٹے گریبانوں کو چاک کرے اور بیان کرے مرنے والے کی صفات کو جاہلیت کے زمانہ کی طرح یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عن ابی بردۃ قال اغمی علی ابی موسی فاقبلت امراتہ ام عبد اللہ تصیح برنیۃ ثم افاق فقال قال الم تعلمی وکان یحدثھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بری ممن حلق وصلق وخرق

ابی بردہ سے روایت ہے کہ بیہوش ہو گئے ابو موسیٰ پس ان کی بیوی حالت دیکھکر ان کی بیوی رونے لگی جب ان کو ہوش آیا تو فرمانے لگے کہ تو نہیں جانتی کہ حضور نے فرمایا کہ جس نے مرنے کے بعد سر کے بال نوچے اور کپڑے پھاڑے اور زور زور سے رویا میں اس سے بری ہوں۔

عن ابی مالک اشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکونھن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ وعلیھا سربال من قطران ودرع من جرب رواہ مسلم

مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار باتیں میری امت میں جاہلیت کے زمانہ کی ہیں جن کو میری امت ترک نہ کرے گی فخر اپنے حسب نسب پر (۲) طعن کرنا نسب میں اور پانی طلب کرنا ستاروں سے اور مردہ پر رونا اور آپ نے فرمایا کہ اگر رونے والی مرنے سے قبل توبہ نہ کی اور مر گئی تو قیامت والے دن جب وہ کھڑی کی جائے گی تو اس پر کرتا ہو گا قطران کا اور کرتا ہو گا خارش کا۔

## تشریح

فخر کرنے کے معنے ہیں کہ آدمی اپنی ذاتی صفات کا لوگوں پر اظہار کرے اپنی شجاعت اور طاقت کو لوگوں کے سامنے تعریف کرے اور نسب کے معنے یہ ہیں کہ اپنے باپ دادا پر فخر کرے یعنی بڑے سلطان بود یہ دونوں چیزیں بے کار ہیں بلکہ اس اپنی تعریف آپ کرنی ہے دوسری میں دوسروں کی صفات پر فخر کرنا ہے یہ بھی بیکار اس بات ہے کیونکہ باپ دادا کی صفات سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا تو فخر بھی ان پر بیکار ہے اور ستاروں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ اگر وہ طلوع کرے گا تو مینہ برسے گا یہ عقیدہ حرام ہے بلکہ اعتقاد یہ رکھنا چاہیئے کہ اللہ کا حکم ہو گا تو برسے گا اور نوحہ کرنے کے یہ معنے ہیں کہ میت کی صفات شمار کرے کہ ایسا تھا ویسا تھا۔ قطران ایک دوا کا نام ہے جس کو ہندی میں ہو بیر کہتے ہیں یہ نہایت بدبودار ہوتی ہے اور رنگ اس کا سیاہ ہوتا ہے جب اونٹوں کو خارش ہو جاتی ہے تو اس کو لگاتے ہیں اس میں آگ بہت جلد سرایت کرتی ہے اور جلد پھڑکتی ہے پس مراد یہ ہوئی کہ خارش کی حالت میں قطران کے کرتے ان کو پہنائے جائینگے تاکہ عذاب میں اور زیادہ اضافہ ہو العیاذ باللہ حفظنا۔

## قبر پر رونے کی ممانعت

عن انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامراۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لھا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور تشریف لا رہے تھے آپ نے ایک عورت کو ایک قبر پر روتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر اس عورت نے کہا کہ آپ جائیے آپ کو ایسی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہے بعد میں اس عورت سے کہا گیا جسکو تو نے جواب دیا ہے وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سنکر گئی اور معذرت کے لئے دولت کدہ پر حاضر ہوئی تو اس کو دربان کو نہیں پایا حضور سے عرض کرنے لگی کہ میں نے سرکار کو نہیں پہچانا تھا حضور نے فرمایا کہ صبر مصیبت اولی ابتدا میں بہتر ہے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔

## تشریح

یہ عورت اپنی مصیبت میں اندھی ہو رہی تھی اس نے حضور کو پہچانا نہیں تھا ورنہ ایسے کلمات جو آپ کی شان کے خلاف تھے۔ استعمال کرتی جب اس کو معلوم ہوا کہ مجھے منع کرنے والے آپ تھے تو توبہ کی اور معافی چاہنے آئی اس موقع پر حضور نے ایک جملہ ارشاد فرمایا جو بڑی گہری بات ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابتدا مصیبت میں صبر کرنا چاہیئے کیونکہ انتہا پر تو خود صبر آجاتا ہے۔


## شلجم ڈھائی مہینے میں انگریزی آجائیگی

اگر آپ مون صاحب کی انگلش ٹیچر کا ایک سبق روزانہ پڑھ لیں گے صرف روزانہ ایک گھنٹہ محنت کی ضرورت ہو گی اور کسی استاد کی حاجت نہیں یہی وہ کتاب ہے جو دو سال میں تین ہزار مرتبہ شائع ہو گئی اس سے بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔

ضخامت تقریباً ۳۰ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ محصول ۱۰ رکل پیہ

دفتر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی

# معارف القرآن

## بسلسلہ گذشتہ

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ۔

(ترجمہ) تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرجاوے اور جو کسی ضرب سے مرجاوے اور جو اونچے سے گر کر مرجاوے اور جو کسی ٹکر سے مرجاوے اور جس کو کوئی درندہ کھانے لگے سوا جس کو ذبح کر ڈالو اور جو جانور پرستش گاہوں پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ تقسیم کرو بذریعہ فرعہ کے تیروں سے یہ سب گناہ ہیں آج کے دن ناامید ہو گئے کافر لوگ تمہارے دین سے سو ان سے مت ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا۔

**تفسیر**: اس پہلی آیات میں بعض اشیاء کی حلت و حرمت کے متعلق بحث کی گئی تھی چنانچہ ارشاد ہوا تھا کہ چوپایوں کا گوشت حلال ہے بالں وہ چیزیں حرام ہیں جن کی تفصیل تم کو بتا دی گئی ہے اب یہاں محرمات کی تفصیل کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ گیارہ چیزیں حرام ہیں ہم ہر ایک کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

۱ مردار کا گوشت کہنا حرام ہے یعنی وہ جانور جو خود بخود اپنی موت سے بغیر ذبح کئے ہوئے اور بغیر شرعی شکار کے مرا ہو اس کا گوشت وغیرہ کہنا حرام ہے۔ مچھلی و ٹیڈی بحکم حدیث اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۲ خون کہنا حرام ہے یعنی جوش سے بہنے والا خون (جس کو دم مسفوح کہتے ہیں کہنا حرام ہے زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص بہت سے زیادہ تکلیف اٹھاتا تھا تو کسی دھار دار چیز سے اپنے اونٹ کو زخمی کر کے اس سے خون نکال لیتا تھا اور پھر اس کو پی جاتا تھا یا بھننے کے بعد کھا لیتا تھا اس خون کو اللہ نے حرام کر دیا۔ تلی اور کلیجی یہی اگرچہ منجمد خون ہیں مگر یہ دونوں حکم تحریم سے مستثنیٰ ہیں چنانچہ حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت ہے کہ دو مردہ جانور اور دو خون ہمارے واسطے حلال رکھے گئے ہیں دو مردہ جانور تو مچھلی و ٹیڈی ہی ہیں اور دو خون تلی و جگر ہیں (رواہ الشافعی و احمد و ابن ماجہ و الدارقطنی و البیہقی) حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس سے تلی کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم عرب کہتے ہو کہ تلی تو خون ہے فرمایا حرام تو بہنے والا خون (دم مسفوح) ہے

۳ سور کا گوشت کہنا حرام ہے یعنی سور کے تمام اجزاء سر سے پاؤں تک گوشت و پوست ہڈی وغیرہ بمعہ اور حرام ہیں (ابن کثیر) ہمیں میں ہے کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب مردار سور اور بتوں کی بیع حرام کی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ لوگ مردار کی چربی کام میں لاتے ہیں کشتیوں پر روغن کرتے ہیں چمڑے کو جلانے کرتے ہیں اور اس کی تیاں جلاتے ہیں کیا حضور اس کو جائز رکھتے ہیں فرمایا نہیں اس سے ثابت ہوا کہ سور کی بیع قطعاً حرام ہے لہٰذا اس کا گوشت و پوست وغیرہ سب کچھ حرام ہے۔

۴ اور وہ چیز حرام ہے جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو یعنی جانور وغیرہ اور یہ وہ جانور کو شامل ہے یہاں تک کہ شیطان اور بتوں کے نام کی رسمی بھی حرام ہے اور جو جانور کسی مخلوق کا نام لیکر ذبح کیا گیا ہو اس کا کھانا بھی حرام ہے شیخ سدو وغیرہ کا بکرا اسی ذیل میں داخل ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے واجب کر دیا ہے کہ اس کی مخلوق اسی کے پاک نام سے ذبح ہوں اسی وجہ سے حنفیہ کے نزدیک جو جانور کسی مخلوق کے نام سے تسمیہ ذبح کیا گیا ہو وہ مردار ہے اگر کوئی شخص بھول کر خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لے سکا تو حنفیہ کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے۔

۵ اس جانور کا کھانا حرام ہے جو گلا گھٹکر مرا ہو خواہ اس کا خود گلا گھٹ جائے یا کوئی شخص گلا گھونٹ کر مار ڈالے جس طرح کہ زمانہ جاہلیت میں کیا جاتا تھا اور اس زمانہ میں عیسائی مرغی کی گردن مروڑ کر مارتے ہیں۔

۶ وہ جانور حرام ہے جس کو چوٹ سے مارا ہو یعنی کسی ہتھیار چیز سے جو دھار دار نہ ہو مارا ہو (ابن کثیر) ابن عباس کا قول ہے کہ لکڑی کی چوٹ سے مرا ہوا جانور بھی مردار ہے حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جانور کو لاٹھی سے مروہ کر کے کھاتے تھے اسلام میں اس کو حرام کر دیا گیا صحیح بخاری میں عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بے بھل کے تیر سے شکار کرتا ہوں فرمایا کہ اگر بے بھل کا تیر شکار کو پھاڑ ڈالے تو کھا اور اگر اس کی چوڑائی سے مرجائے تو نہ کھا حاصل یہ ہے کہ لوگ کی تیز سے زخمی ہو کر مرنے والے جانور کو جائز فرمایا اور چوٹ کھائے ہوئے مردار کو حرام قرار دیا بندوق سے مرے ہوئے شکار کو جس کو ذبح نہ کیا ہو علماء نے جائز کہا ہے بشرطیکہ بسم اللہ پڑھ کر چلانے کے وقت خدا کا نام لے لیا ہو۔

۷ وہ جانور حرام ہے جو اوپر سے نیچے گر کر مر گیا ہو ابن عباس کہتے ہیں کہ جو جانور پہاڑ سے گر کر مرجائے وہ مترد یہ ہے قتادہ کہتے ہیں جو کنوئیں میں گر کر مرجائے مترد یہ ہے بہرحال اوپر سے گر کر مرجانے والا جانور حرام ہے۔

۸ وہ جانور حرام ہے جو سینگ لگنے سے مرا ہو مثلاً ایک بکری نے دوسری کے لڑتے میں سینگ مارا اور وہ مرگئی تو حرام ہے۔

۹ درندہ کا پس خوردہ حرام ہے یعنی وہ جانور جس کو درندے نے پھاڑ کر مار ڈالا ہو اور کچھ کھا لیا تو باقی ماندہ حرام ہے ہاں بجز الذکر سر چار جانور اگر زندہ رہ گئے ہوں ان کو ذبح کر لیا جائے تو حلال ہیں۔

۱۰ وہ جانور حرام ہیں جن کو بتوں پر ذبح کیا گیا ہو اگرچہ خدا کا نام لیکر ذبح کیا ہو (ابن کثیر) جیسے بیان کیا ہے کہ خانہ کعبہ کے گرداگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے جاہلیت کے زمانہ میں عرب ان بتوں کے پاس ذبح کرتے تھے اور ذبیحہ کے وقت خانہ کعبہ کے رخ کی طرف چہرہ کرتے اور گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر بتوں پر رکھتے تھے خدا تعالیٰ نے اس ذبیحہ کو حرام کر دیا۔ (ابن کثیر)

ہذا پانسے ڈال کر باہم تقسیم کرنا حرام ہے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ ہبل بت خانہ کعبہ کے اندر مشرکین نے لا رکھا تھا اس کے پاس سات تیر رکھے رہتے تھے جن میں نہ پر ہوتے تھے نہ پر یاں اور ان پر کچھ علامتیں بنی ہوتی تھیں اہل عرب جب کچھ کام کرنا چاہتے تو کعبہ کے دربان کے پاس آتے اور اس سے یہ تیر (ازلام) لیکر پانسہ کی طرح ڈالتے تھے اگر کام کرنے کا پانسہ نکلتا تو کام کرتے ورنہ کرتے تھے ابن کثیر کہتے ہیں کہ ازلام تین تیر ہوتے تھے ایک پر لکھا ہوتا تھا کہ دو سر سے پر ہوتا تھا نہ کر دار تیسرا خالی ہوتا تھا اگر کہ نا لیتر پانسہ میں نکلتا تو کام کرتے تھے اور اگر ما نعت والا نکلتا تو نہ کرتے تھے اور خالی تیر نکلتا تو پھر پانسہ ڈالتے تھے اور اس پر تمام عرب کا یقین تھا اور اسی فال کے بموجب عمل درآمد کرتے تھے اسلام میں اس کی بھی ما نعت کر دی گئی اور فرمایا کہ یہ پانسہ اندازی درحقیقت خدا کے حکم سے سرتابی ہے (کیونکہ غیب کا علم سوا خدا تعالیٰ کے اور کسی کو اپنے قصد سے معلوم نہیں ہو سکتا) جب محرمات اور ممانعات کا بیان ختم ہو چکا اور صحیح صحیح احکام بتا دئے گئے تو ارشاد ہوتا ہے کہ آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے یعنی کافروں کو اب امید نہ رہی کہ تم اسلام سے مرتد ہو جاؤ گے کیونکہ انہوں نے اب تمہارے دین کی شوکت دیکھی (ابن عباس)

بخاری کی ایک صحیح حدیث میں آتا ہے کہ شیطان اب ناامید ہو گیا کہ جزیرہ عرب میں نمازی اب اس کی پرستش کریں گے ہاں ان میں جھگڑے ڈلوانے کی امید رکھتا ہے یہ حکم ایک وقت خاص تک کے لئے تھا ورنہ دیگر حصہ شہر میں جزیرہ عرب میں بت پرستی رائج ہونے کی تصریح ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ جب کفار تمہارے دین کی شوکت دیکھکر تمہارے مرتد ہونے سے ناامید ہو گئے تو اب تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو (کیونکہ کفار تم پر غالب نہ ہو سکیں گے ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ میری امت سے ایک گروہ ہمیشہ کفار فرنگ پر غالب رہے گا وہ کبھی مغلوب نہ ہوں گے خواہ ان کی کوئی مدد کرے یا نہ کرے ان کو کچھ ضرر نہ ہوگا۔

**مقصود بیان**۔ اعتقادی اور عملی شرک سے ممانعت بعض معاملات کے متعلق احکام حضر کی تفصیل فال گیری اور دیوتا پرستی کی ممانعت اسلام کے جلال اور شوکت وغلبہ کی تصریح مسلمانوں کے غلبہ اور کامیابی کی پیشین گوئی (بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں) اسلام کی طرف سے ایک عجیب انداز سے ترغیب دینی جہاد وقتال کی وجہ سے مرعوب ہو جانے کی ممانعت۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(ترجمہ) آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا پس جو شخص شدت کی بھوک میں مبتلا ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں رحمت والے ہیں

**تفسیر**۔ جب تمام قوانین اسلام مکمل ہو چکے اور جمیع احتیاجات وامراض اور احکام ضروریہ نازل ہو چکے تو اس وقت الیوم یئس الذین کفروا سے فان اللہ غفور رحیم تک آیت نازل ہوئی یہ آیت حجۃ الوداع میں جمعہ کے روز جب حضور عضباء ناقہ پر سوار تھے نازل ہوئی اور حضور نے مجمع عام میں اس کو سنایا تو حضرت ابوبکر صدیق مطلب سمجھکر رونے لگے اور سمجھ گئے کہ اس میں حضرت کے وصال کی خبر ہے کیونکہ قانون اسلام کا مکمل ہو جانا وحی کے خاتمہ کی علامت ہے اور اسی غرض سے حضور کا الا کو دنیا میں بھیجا گیا تھا جب ضرورت پوری ہو چکی تو پھر حضور کو دنیا میں رہنے کی کیا ضرورت تھی چنانچہ اس آیت کے نزول کے اسی روز بعد حضور کی وفات ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ میں آج تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر چکا اور تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور تمہارا دین بننے کے لئے اسلام کو پسند کیا یعنی میں نے آج تمہارے لئے دین کے احکام اور فرائض کو پورا کر دیا اب کوئی حلال وحرام کا حکم نہ اترے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اس آیت کے بعد اگرچہ وحی آئی لیکن کوئی حکم حلت یا حرمت نہیں نازل ہوا ابن کثیر کہتے ہیں کہ امت اسلامیہ کے لئے تکمیل دین کرنا خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے اب یہ کسی دوسرے دین کے محتاج نہ ہوں گے اور نہ کسی دوسرے نبی کی ان کو ضرورت ہوگی اسی لئے حضور خاتم المرسلین ہیں لہذا جو مذہب اسلام میں حلال ہے اور جو حرام ہے وہی حلال وحرام قیامت تک باقی رہے گا اس میں کسی قسم کے تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا جو احکام وفرائض ہیں سب عدل پر مبنی ہیں۔ حضرت ابن عباس کی تفسیر اس طور پر بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کا دین کامل کر دیا اب اس پر زیادتی نہ ہوگی اور مسلمانوں پر اپنا احسان پورا کر دیا اب کبھی اس میں کمی نہیں (زاد المعاد) اور دین اسلام کو ان کے لئے پسند فرمایا کبھی اس مذہب سے ناخوش نہ ہوگا گذشتہ آیات میں محرمات کا بیان تھا اب اس سے آگے بعض حالات میں ممنوعات کے کھانے کی حلت کا حکم ہوتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر ان محرمات میں سے کچھ کھا لے بشرطیکہ اس حرام کی خواہش نہ کرے گناہ کی طرف مائل نہ ہو اور حد سے تجاوز نہ کرے تو جو کچھ اس نے کھا لیا اس کو خدا معاف کر دے گا اور خدا رحیم ہے کہ اس قدر مباح کر دیا مسند احمد میں ایک روایت ہے کہ جو شخص خدا کی رخصت (یعنی حکم میں سہولت) کو قبول نہ کرے گا اس پر جبال عرفہ کی برابر گناہ ہوگا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر جان جانے کا خوف ہو اور سوائے حرام چیز کے کوئی اور چیز نہ ہو تو اس وقت بقدر رمق حرام کھانا جائز ہے۔

حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ جو شخص خدا کی رخصت (یعنی حکم میں سہولت) کو قبول نہ کرے گا اس پر جبال عرفہ کی برابر گناہ ہوگا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم (کبھی) ایسی سرزمین میں اترتے ہیں کہ وہاں ہر کھانا کھانے اور پینے کی تکلیف اور فاقہ ہوتا ہے ہم کو مردار کھانا کس وقت حلال ہے فرمایا جب تم کو صبح اور شام کا کھانا میسر نہ آئے اور ساگ پات بھی نہ ملے (احمد)

**مقصود بیان**۔ اسلام تمام گذشتہ مذاہب کے لئے ناسخ ہے اسلام مکمل مذہب ہے اسلام کے قوانین ضروریات انسانیہ کے لئے کافی ہیں کسی مزید قانون کی ضرورت نہیں آئندہ جو جو امور پیش آئیں ان کا استخراج انہی قواعد سے کیا جا سکتا ہے انسان اور خدا کے درمیان رشتہ موصلت صرف مذہب اسلام ہے جو دین اسلام قوانین اسلام کا پابند نہیں خدا کو اس سے کوئی تعلق نہیں انسان کے لئے خدا کی ہر گز تین نعمت اسلام ہے مجبوری کی حالت میں قوانین اسلام کی عارضی اور ظاہری خلاف ورزی جائز ہے بشرطیکہ دل اس سے متنفر ہو۔ وغیرہ۔

**یہ بات** ضرور یاد رکھئے کہ جب آپ مولوی کے دفتر سے خط وکتابت کریں تو اپنے خریداری کے نمبر کا حوالہ **ضرور دیا کریں** جو آپکے پتہ کی پٹی پر درج ہوتا ہے۔ منیجر

# صحیح بخاری شریف اردو

بسلسلہ گذشتہ

(رسالہ مولوی کے لئے خاص طور سے ترجمہ کرایا جارہا ہے)

**باب** اذان کہنے کے ثواب کا بیان۔

**۵۶۹**۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز کے لئے اذان دیتا ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سنے لیکن جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر سامنے آجاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو پھر پشت پھیر کر بھاگتا ہے اور تکبیر کے ختم ہو جانے کے بعد پھر سامنے آجاتا ہے تاکہ آدمی کے اور اس کے ضمیر کے درمیان وسوسے پیدا کرے اور دل کے اندر گھسکر کہتا ہے فلاں بات کو یاد کر فلاں کام کو یاد کر حالانکہ اگر شیطان وسوسے نہ ڈالتا تو وہ آدمی کسی چیز کا خیال دل میں نہ لاتا بالآخر آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ میں نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

**باب**۔ اذان کو بلند آواز سے کہنے کا بیان۔

**۵۷۰**۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسعید خدریؓ نے (ایک روز) فرمایا کہ مجھے معلوم ہے تم کو بکریوں سے اور جنگل سے بہت محبت ہے (یعنی تم ہمیشہ جنگل میں بکریاں چرایا کرتے ہو اس لئے وہیں رہتے ہو) لہٰذا جب تم جنگل میں ہو کر نماز اور اذان دو تو بلند آواز سے دیا کرو کیونکہ جہاں تک اذان کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک جو جن یا انسان یا دیگر اشیا اس آواز کو سنتے ہیں قیامت کے دن وہ سب مؤذن کے لئے گواہی دیں گے ابوسعید کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضور اکرم صلعم سے سنی ہے۔

**باب** اذان دینے سے خون ریزی ممنوع ہو جاتی ہے (یعنی جہاں اذان ہوتی ہے وہاں کے لوگوں کو قتل کرنا ممنوع ہے۔

**۵۷۱**۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب حضورؐ ہمارے ساتھ جہاد میں تشریف لیجاتے تو صبح سے پہلے حملہ نہ کرتے تھے بلکہ انتظار کرتے تھے اگر اس جگہ پر اذان کی آواز سن لیتے تو لشکر کو روک لیتے تھے ان لوگوں سے نہ لڑتے تھے اور اگر اذان کی آواز وہاں نہ سنتے تھے تو حملہ کر دیتے تھے چنانچہ ایک بار ہم نے خیبر کے فتح کرنے کو چلے اور رات کو ان کے (یعنی کفار کے) قریب تک پہنچ گئے صبح کو جب حضورؐ نے وہاں اذان کی آواز سنی تو سوار ہو گئے میں ابوطلحہ کے نیچے سوار ہوا میرا پاؤں حضورؐ کے قدم مبارک سے چھو جاتا تھا (یعنی میں حضورؐ کے دائیں یا بائیں بہت برابر جارہا تھا) اہل خیبر (حسب معمول) کدالیں اور زنبیلیں لئے ہوئے ہماری طرف آرہے تھے (یعنی ان کو مسلمانوں کے پہنچنے کی اطلاع نہ تھی اس لئے وہ حسب معمول اپنے کاروبار کے لئے بیفکری کے ساتھ کدالیں اور زنبیلیں لے نکلے تھے) لیکن جب انہوں نے حضرتؐ کو دیکھا تو کہنے لگے خدا کی قسم محمد اور ان کا لشکر آپہنچا حضورؐ نے ان کو دیکھکر فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر خیبر کا قلعہ برباد ہو چکا اس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت تلاوت کی اذا نزل بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین (یعنی جب ہم کسی قوم کے ڈاڑے پر اترتے ہیں اور ان کو ڈراتے ہیں) تو پھر ان لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے جن کو ڈرایا جاتا ہے۔

**باب**۔ جب کوئی اذان سنے تو جواب میں کیا کہے۔

**۵۷۲**۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے جب تم کو اذان سنائی دے تو جیسے مؤذن کہے تم بھی ویسا ہی کہو۔

**۵۷۳**۔ عیسیٰ ابن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ سے کہا اشہد ان محمد الرسول اللہ تک ویسے ہی کہتے سنا جیسے مؤذن کہتا تھا۔

**۵۷۴**۔ یحییٰ کہتے ہیں مجھ سے میرے ایک دوست نے حدیث بیان کی کہ مؤذن نے ایک دن جب حی علی الصلوٰۃ کہا تو معاویہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور فرمایا کہ میں نے تمہارے نبی کریم صلعم کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

**باب** اذان کے بعد دعا مانگنے کا بیان۔

**۵۷۵**۔ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے جس وقت کوئی شخص اذان سنے اور اذان کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ تو قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔

**۵۷۶**۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اذان دینے میں اور جماعت کی اول صف میں شریک ہونے میں کس قدر ثواب ہے اور پہلے تکبیر احرام کہنے کی ان کا یہی جھگڑا فیصل نہ ہو سکے تو ضرور قرعہ ڈالیں گے جس کے نام قرعہ نکل آئے گا وہی اذان دے گا اور اول صف میں شریک ہو سکیگا اور اگر ان لوگوں کو اس کا علم ہو جائے کہ ظہر کی نماز اول وقت پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو جماعت کے لئے سبقت میں پہلے سے اگر موجود ہو جائینگے اسی طرح اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی جماعتوں میں کیا ثواب ہے تو ہر حالتوں میں کہ گھٹنے ہوئے اگر موجود ہو جانا چاہئے۔

**باب**۔ اذان کے اندر کلام کرنے کا بیان۔

**۵۷۷**۔ حضرت عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ ایک روز سخت بارش تھی اور ابن عباس نے ہم کو خطبہ سنایا تھا کہ اسی دوران میں مؤذن نے اذان دی جب مؤذن حی الصلوٰۃ پر پہنچا تو ابن عباس نے حکم دیا کہ بجائے حی علی الصلوٰۃ کے الصلوٰۃ فی الرحال کی ندا کرے یعنی آج نماز گھروں میں ہوگی لوگوں نے یہ سنکر تعجب کیا ایک دوسرے کی طرف دیکھا ابن عباس بولے یہ اس شخص کا قول ہے جو مجھ سے بہتر تھا (یعنی رسول اللہ کا) اور ایسے وقت میں گھروں میں نماز پڑھنی واجب ہے۔

**باب**۔ اذان کے آدمی کے لئے اذان کہنی جائز ہے جبکہ اس کو کوئی وقت بتلانے والا ہو۔

**۵۷۸**۔ حضرت عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بلال رات سے اذان کہا کرتا ہے تم اس وقت تک کھاؤ پیا کرو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ کہے ابن ام مکتوم نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہ کہتے تھے جب تک لوگ ان سے یہ نہ کہدیتے کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔

# مقالات غوث الاعظم

(بسلسلہ گذشتہ)

وکذلک ان قدر لجعلی زوجۃ حسنا جمیلۃ بکفیہا مہما وسائر موتہا حفظت من شرھا و تحمل اثقالہا وانابتہا فی اھلہا وصارت عند لکھ ھنیئا مکفاۃ مہمانا منقادۃ معنۃ من الغش والخبث والدغل ذا الحقد ذا الغضب والخیانۃ فی الغیب فتکون مستحرۃ لک حرھی واھلہا محمولۃ عنک عنک مئونتہا مامل فوعۃ عنک اذیتہا وان قدر لی ولدا کان صالحا ذریۃ طیبۃ قرۃ عین قال اللہ تعالی و اجعلہ اللہ رب وجعلہ رضیا وقال اللہ تعالی وھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما و قولہ تعالی واجعلہ رب رضیا فتکون دعاء الی الدعوات التی فی القرآن کالآیات معجلا برہا مستجابۃ فی حقک ان دعوت بہا او لم تدع اذھی فی مخلہا اولی من ان یعاجل بہا من کان اھلا لہذہ المنزلۃ واقتضی بہذا المقام وقال لہ من الفضل والقرب وکذلک ان خلہ یحی شیئی من الدنیا لا یض اذ ذاک شیا ھو شیئا منہا الا بان تناولہ ولقضیت لک لفعل اللہ والارادتہ و وجود الاھی بیتا ولہ فتناولہ وانت تمثل لا عمر منہ تناب علی تناولہ کما تناب علی

اور یہ دیکھتے ہوئے، وہ اپنے پروردگار کے قربات (ملاپ نزدیکی) میں اور اس کی طاعات و عبادات میں زیادہ مجاہدہ (ریاضہ) کوشش اور زیادہ محنت لانشیاں کریں تو اس وقت، تو ان سب کے ضرر سے اور لوگوں کے بکثرت اپنے پاس آنے اور ان میں اپنی مقبولیت کو پانے کے سبب تیرے نفس میں خود بینی اور فخر اور برائی پیدا ہونے کے خطرہ سے محفوظ رکھی جائیگا اس طرح اپنی حسین بیوی کا آنا تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے جو اپنی کمالات اور تمام بارعیشت کو خود اٹھائے تو اس (بیوی) کے شر سے اور اس کے اہل قرابت کا بار اٹھانے سے تو محفوظ رکھا جائے گی اور یہ زوجہ تیرے لئے عیش دنیا پروردگار کا اور لقاء کرنے کا حال اور مبارک اور پراخلاق اور مطیع ہوگی اور میل رغبت مودۃ اور کینہ اور غصہ اور خبیث میں تیرے حق کی خیانت کرنے سے پاک و صاف ہوگی اور اولاد تیرے لئے وہ اور اس کے رشتہ فرمانبردار ہوں گے اور یہ زوجہ تجھ سے اپنی محبت عیشت کو اٹھانے والی اور تجھ سے اذیت دور کرنے والی ہوگی اور اگر مقدر میں اس سے کوئی فرزند ہے تو وہ صالح اور پاک ذریت اور (تیری) آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا اور اللہ تعالے نے حضرت زکریا علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہم نے انکی زوجہ کو ان کے لئے نیک بنایا اور اللہ نے (اپنے) اہل صالحین کی دعا کا بیان فرمایا اور بخشش و عطا کر تو ہمکو اے اللہ ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں متقیوں کا امام بنا اور حضرت زکریا کی دعا کا بیان ہے کہ انہوں نے (فرمایا) اے پروردگار اس (میرے فرزند) کو اپنا پسندیدہ بنا تو میں ان آیات کی دعاؤں میں جو تیرا قول تمہارے لئے مقبول (مستجاب) یقیناً ہوگی خواہ ان آیات کے ساتھ تو دعا کرے خواہ نہ کرے کیونکہ یہ دعائیں اپنے محل پر ہیں اور اپنے اہل کے لئے ہیں اور نعمت کے سزاوار وہی لوگ ہیں جنہیں وہ دی گئی ہے اور اس نعمت کے قابل (حضرت انبیاء کے بعد) وہ ہی ہیں جو اس مرتبہ

فضل الصلوۃ الفرض والصیام الفرض و توھم فیما لیس لبعد منہا بعض نہا الی اریا بہا من الاصحاب والمحبین والاتباع والمستحقین الفقراء منہم و اصحاب الاستماع علی ما یقتضیہ الحال فالاحوال تکشتہا و تمیزہا ولیس الخبر کالمعاینۃ فتکون من امر الی علی بصیرۃ فیہ لا عتبار علیہا ولا ارتیاب فالصبر الصبر الرضا والرضاء حفظ الحال حفظ الحال الخمول الخمول الخمود الخمود السکون لسکوت الصموت الصموت الحزن الحزن الحی الحی الحی الوحا الوحا اللہ اللہ ثما للہ للہ الاخلاص الاخلاص الاخلاص الاخلاص احیاء احیاء حتی یبلغ الکتاب اجلہ فیوخذ بیدک فتقدم و یدفع عنک ما علیک ثم تفوض فی بحار الفناء والمن والراحۃ فیحلم علیک خلم الاخیار والاکیاس و العلوم الغرائب اللدنیۃ فتقرب و تجیب و تکلم و تعطی و تغنی و تشجع و ترفع و تخاطب بانک الیوم لدینا مکین امین فما عتبر حالۃ یوسف الصدیق حین خوطب بہذا الخطاب علی لسان ملک مصر و عظیمہا و فرعونہا کان لسان الملائکۃ قائلۃ معبرا لہذا الخطاب والمخاطب ھو اللہ علی لسان

کے اہل ہیں اور اس مقام میں قائم کئے گئے ہیں اور ان کے لئے فضل خدا وندی اور قرب الٰہی مقدر ہے اور اگر اسی طرح دنیا سے کسی چیز کے دنیا کی طرف آنے کی تقدیر کر دیگئی ہے تو اس حالت میں تا کسی آئی، تجھے نقصان نہ دے گا پھر جو چیز کہ دنیا سے تیرا حصہ ہے اس کا (تجھے) ملنا ضروری ہے اور اس کی تیرے لئے پاک ہونا اور پوری اللہ کے فضل اور ارادہ سے ہے اور ذرہ برابر کمی نہ ہوگی اگر تو اس حال میں کہ تو علم کی بجا آوری کرنے والا ہے اس چیز کے لینے پر پہنچے، اب دیا جائے گا جیسے کہ فرض نماز اور فرض صیام کو ادا کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے اور اس نعمت کا جو تیرے مقدر میں نہیں ہے (مگر) تیرے واسطے سے دوسروں کے لئے ہے، اہل حاجت پر دوستوں اور ہمارے بھائیوں پر اور محتاجوں اور مستحقین فقراء پر تو مقرب بنایا جائے گا اور تجھ سے زبان الہام بات کرے گی تجھ سے تکلم کیا جائے گا تجھے عطا کیا جائے گا اور تجھے بلایا جائے گا مستغنی نہج فرمایا

# مسلمان اور قرآن

## ایک مسلسل کتاب جو خاص مولوی کے لئے لکھی جا رہی ہے

(نوشتہ مراد صاحب مارہروی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

### قرآن حکیم کی ترتیب و تدوین

مسیلمہ کذاب جنگ یمامہ میں وحشی کے ہاتھ سے قتل ہوا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی لیکن اس جنگ میں بہت سے حفاظ اور قراء شہید ہو گئے اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ قرآن مجید کے محفوظ کرنے کے لئے خاص اہتمام کیا جائے ایسا نہ ہو کہ تمام قرآنی نوشتے جو جھلیوں، چمڑوں، تختیوں، پتھروں اور ہڈیوں پر مرقوم موجود ہیں حفاظ کی کمی سے وہ ہی تلف نہ ہو جائیں سورتوں کی تکمیل اور آیات کی ترتیب تو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زندگی ہی میں ہو چکی تھی اور پورا قرآن شانہ شتر کی ہڈیوں تختیوں اور درختوں کی چھال پر لکھا جا چکا تھا اب بھی حفاظ تو بکثرت موجود تھے مگر کتابت کی مشکلات کے باعث کتابی صورت میں قرآنی نسخے بہت ہی کم موجود تھے اور جو موجود تھے وہ بھی متفرق و منتشر تھے آخر حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر اور حضرت زید بن ثابت کی امداد سے کاغذوں پر ایک مکمل نسخہ تیار کرایا جو بی بی حفصہ کی امانت و حفاظت میں رکھا گیا اس نسخہ کی کامل اشاعت نہ ہو سکی تھی اس لئے مختلف مقامات و قبائل کے مسلمانوں کی قرأت میں اختلاف پیدا ہو گیا حضرت حذیفہ نے فتوحات شام سے واپس آکر حضرت عثمان سے اس اختلاف تلفظ کا حال بیان کیا اس پر آپ نے بی بی حفصہ سے مکمل نسخہ منگوا کر حضرت زید بن ثابت حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت سعید بن عاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث کو اس کی نقلیں تیار کرنے پر مامور فرمایا اور یہ ہدایت کی کہ جہاں کہیں تلفظ میں اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان کے مطابق درست کر لینا چاہیئے کیونکہ قرآن کا نزول اسی زبان میں ہوا ہے۔

جب نقلیں تیار ہو چکیں تو آپ نے ممالک اسلامیہ کے ہر گوشے میں بھجوا دیں ساتھ ہی یہ حکم بھی بھجوا دیا کہ جن صحیفوں کے تلفظ ان کے مطابق نہ ہوں وہ تلف کر دیئے جائیں اس کے بعد اصل صحف حفصہ کے پاس واپس کر دیا ایک ایک نقل حضرات علی، ابن عباس اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ نے بھی اپنے طور پر تیار کر لی حضرت علی نے مصحف عثمان کو پڑھ کر فرمایا کہ اگر میں خلیفہ ہوتا تو میں بھی یہی عمل کرتا جو حضرت عثمان نے کیا اسلام دنیا میں پھیلا اور بیشمار فرقوں میں تقسیم ہوا مگر ہر ملک اور ہر فرقہ کے پاس بلا کسی اختلاف کے ایک ہی قرآن چلا آتا ہے ہر جگہ حفاظ بھی بکثرت موجود ہیں اگر کہیں لیوز بر کی غلطی ہو جائے تو وہ درست کر لیتے ہیں یہ نتیجہ ہے اس اعلان ربی کا جو اس نے تحفظ قرآن کے متعلق خود قرآن کریم ہی میں فرمایا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہم ہی نے اس کتاب کو نازل کیا اور ہم ہی اسکی حفاظت کے ضامن ہیں انا علینا جمعہ وقرآنہ (اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے) یہ وعدہ ہائے ربانی جس شکوہ و عظمت کے ساتھ پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں اس کی ایک دنیا شاہد ہے کہیں زیر زبر کا فرق بھی نظر نہیں آتا اور اق پر بھی مرقوم موجود ہے اور سینوں میں بھی محفوظ ہے۔

### قرآن کے الفاظ خاص

لغت نبوی سے بیشمار عرب میں لٹریچر کیا تھا کچھ رجیہ، کچھ خزیہ، اور کچھ عشقیہ اشعار اسی کو لٹریچر کہہ لیجئے یا ان کا ادب! نہ تقریریں تھیں نہ تحریریں اور نہ کتابیں پھر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم محض امی تھے اور شعر بھی نہ کہہ سکتے تھے لیکن آپ کی زبان مبارک سے خدائے قدوس نے قرآن مجید اور احادیث شریف کا ایک ایسا ذخیرہ اور کامل لٹریچر عرب اور دنیا کے سامنے پیش کیا جس کی نظیر کسی ملک اور کسی زبان میں نہیں مل سکتی اور جسے دیکھ اور سُن کر بڑے بڑے شعرائے عرب انگشت بدنداں رہ گئے اور ان کی زبانیں گنگ ہو گئیں اسد، رحمٰن، اسلام، المہیمن، کاشف البلایا، علام الغیوب، ستار العیوب، العمید، التواب، المنزل، العزیز، تکبیر، تہلیل، اجأ العلیل، قبلہ، قعود و قیام، عقود قیام، تسبیح و تحمید، مراقبہ و ریاضت، خشوع و خضوع ایمان و ایقان، عرفان، بعثت، اعتصام بالکتاب، صلہ رحم، کظم الغیظ، ایثار و مواسات، تفاخر بالآبا، عصبیت، تقعر الفضاء، سوط، ظن، وحی، کشف، تنزیل لقا، بقا، ادام و دوام، صغائر و کبائر، قضاء و قدر، باقیات الصالحات، آفت اللسان، دجلہ و جدان، الہام، الخوض فی الباطل، تلبیس الحق اور اسی قسم کے صاف الفاظ تراکیب اور جملے الفاظ اور جملے مترادفات اور ہم معنی الفاظ کسی زبان میں نہیں مل سکتے ترجمہ کرتے وقت ہر مترجم اپنی عقل کے مطابق جو سمجھ میں آتا ہے لکھ دیتا ہے جس سے اصلی الفاظ کا قدرتی لطف و کمال زائل ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کی کوئی زبان قرآن کریم کا صحیح ترجمہ پیش نہیں کر سکی اور نہ کر سکتی ہو اور جو مطلب ان سے عربی میں لیا جا سکتا ہے وہ کسی دوسری زبان کا کوئی لفظ تو کیا کوئی جملہ بھی ادا نہیں کر سکتا مفہوم سب سمجھ لیتے ہیں لیکن اسے دوسری زبان کے الفاظ میں ادا کرنا محال ہے خود عرب میں اس وقت یہ الفاظ اور مصطلحات رائج نہیں تھیں اور نہ ایسے فصیح و لطیف الفاظ ان کے گوش زد ہوئے وہ پڑھتے سنتے اور سمجھتے۔ غور کیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امی ہوتے ہوئے کس طرح ایسے جملے اور الفاظ استعمال کر سکتے تھے جو کچھ تھا سب علم لدنی کا فیضان تھا اور آپ کے الفاظ میں خدا بول رہا تھا ان الفاظ اور جملوں کے پیش نظر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ کلام خدا کا نہیں محمد کا کلام ہے۔

### قرآن اور حقائق

قدیم حکماء کا خیال تھا کہ نطفہ پشت سے آتا ہے یہ خیال مسلمات کی صورت اختیار کر گیا تھا قرآن کریم نے اس غلطی کی اصلاح کی اور بتایا من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب ایک اچھلتے ہوئے پانی سے جو پشت اور پسلیوں کے درمیان سے خارج

ہوتا ہے (انسان پیدا ہوتا ہے)

زمین کو حکمائے قدیم ساکن مانتے تھے جب گیلی لیو نے زمین کو متحرک ثابت کیا تو اہل ذراۃ و انجیل نے اس کی یہ شدت مخالفت کی الٹا اسے سخت نقصانات پہنچائے مگر قرآن مجید نے اس طبعی اسرار کے چہرے کو بھی بے نقاب کیا اور صاف الفاظ میں فرمایا کل فی فلک یسبحون تمام اجرام سماوی آسمانی خلا میں گردش کرتے ہیں جس میں صاف اشارہ کہ یہ گہوارہ کی طرح ایک مرکز کے گرد گھومتی ہے والشمس تجری لمستقر لہا میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے

انسان کی پیدائش کے متعلق بہت سے اوہام رائج تھے قرآن کریم نے نازل ہو کر واضح کر دیا کہ انسان کی تخلیق ایک کیڑے سے ہے جسے "علق" کہتے ہیں زائد حال میں بھی سائنس دانوں نے یہی واضح کیا ہے کہ انسانی نطفہ میں بہت سے کیڑے ہوتے ہیں جو خوردبین سے صاف نظر آتے ہیں جو چیز سائنس نے آج ثابت کی قرآن کریم اسے تیرہ سو سال پیشتر ہی بتا چکا تھا اور اس وقت بتا چکا تھا جبکہ ہر چیز کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی عام مومنین سمجھا کہ یہ خیال تھا اور اب بھی بعض مولوی اس پر مصر ہیں کہ انسان کی ابتدا حضرت آدمؑ سے ہوئی قرآن کریم نے انہیں خلیفہ ضرور بنایا اور یہ نہ کہا کہ ابتدائے انسانی انہی کے وجود کی رہین منت ہے مگر کل ہے کہ آپ سے پہلے دو مخلوق بھی موجود ہو کیونکہ اس اسرار سے پردہ اٹھا سکتا ہے علم طبقات الارض کے ماہرین کا بھی یہی بیان ہے کہ آدم سے بہت پیشتر اس سرزمین پر انسانی موجود تھی اور یہ زمین ہزارہا سال سے اسی طرح آباد ہے اور اسی طرح پر رونق چلی آرہی ہے۔

**قرآن اور امل بان کا عجز** قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین ۰ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔ اگر تم کو اس کلام کے متعلق کوئی شک ہے تو کوئی ایک سورت ہی اسکی سورتوں جیسی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جنوں کو جو تم نے معبود بنا رکھا ہے انہیں پکار لو اگر تمہیں سچائی کا دعوٰی ہے اگر تم نے ایسا نہ کیا اور کیا کیا ہرگز بھی ایسا نہ کر سکو گے تو پھر جہنم کے عذاب اور آگ سے ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جو کافروں ہی کے لئے تیار کی گئی ہے" جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ہے اس وقت عرب میں بڑے بڑے فصحا اور شعراء موجود تھے جو اپنے سامنے کسی کی کوئی حقیقت ہی نہ سمجھتے تھے اور تمام دنیا کو گنگ اور بے زبان سمجھتے اور کہتے تھے لیکن ان میں سے کسی ایک کی بھی ہمت نہ پڑی جو قرآن کریم کے اس چیلنج کا حریف بنتا اور سامنے آتا۔

اس عہد میں یہ دستور تھا کہ لوگ اپنا کلام جا کر خانہ کعبہ کے دروازہ پر چسپاں کر آتے تھے اور اپنے وقت میں بڑے شیع اور مسلم استاد عرب ہو چکے ہیں ان میں سے ایک روز آکر ان کی اصلاح کر جاتا اسی زمانہ میں ایک مشہور عرب استاد پیدا ہوا جو بڑے بڑے شعراء کے کلام میں کوئی نہ کوئی غلطی نکال ہی دیتا تھا اور اسے دعوٰے تھا کہ وہ ہر کلام میں کوئی نہ کوئی نقص ضرور نکال ہی دیگا ایک صحابی کو جو ذرا شوخ تھا آپ قرآن کی ایک بہت ہی مختصر سورت سورہ انا اعطینا کو لیکر خانہ کعبہ کے دروازہ پر لٹکا آئے یا یان پختہ تھے سب کچھ جانتے تھے اور سمجھتے تھے سوچا کہ یہ عرب بہت بڑا استاد ہے پھر تا ہے لاؤ آج اس کی نکتہ چینی کر کے دیکھیں اپنے وقت پر وہ استاد آیا اور سب کلاموں میں مناسب اصلاحیں جب اس کی نظر سورہ انا اعطینا پر پڑی تو حیرت ہوئی کہ ایک سطر کی اس سورت کو کہاں کہاں سے کاٹا اور ہر جگہ کاٹا اور ہر جگہ سے کر دیا ایک لفظ کی بجائے دوسرا لفظ لکھا لیکن جب فصاحت جاتی اور بلاغت گرتی نظر آئی تو پھر اس پر صاد بنا دیا آخر اسے یہی ضد پیدا ہو گئی اور اس نے اس میں اصلاح کرنے اور کوئی نہ کوئی سقم نکالنے کا تہیہ کر لیا اور لیکر بیٹھ گیا لیکن جب عقل عاجز آگئی تو اس پر یہ لکھکر چلا گیا کہ ماھذا کلام البشر یہ کسی انسان کا کلام نہیں اگر انسان کا کلام ہوتا تو میں ضرور اس میں غلطی نکال سکتا اور کوئی نہ کوئی سقم تو پیدا کر ہی دیتا)

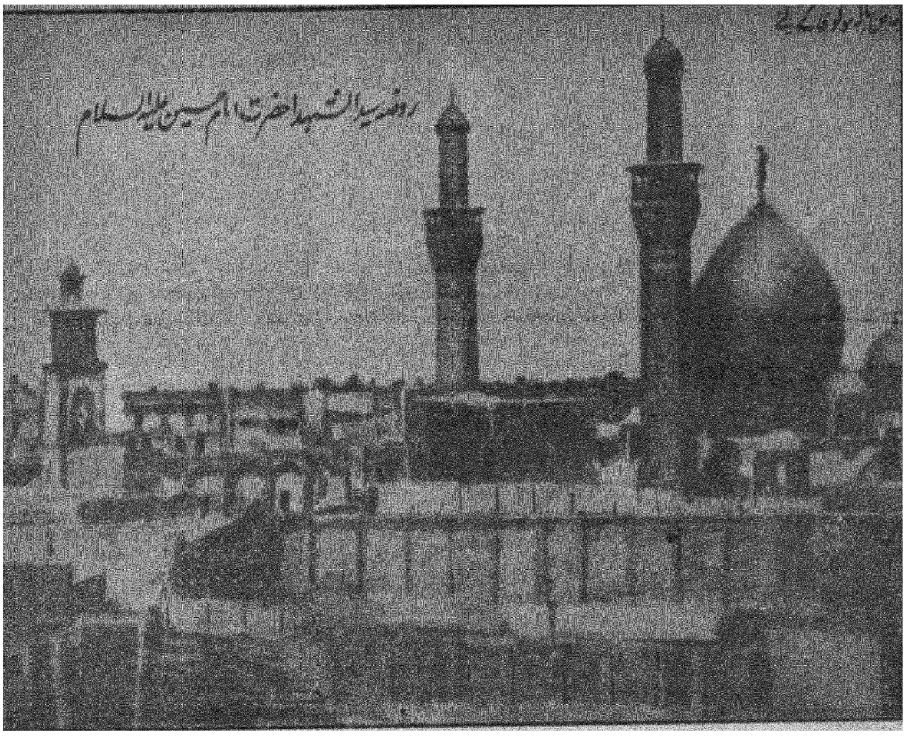
معاندت اسلام و قرآن اور سیاہ قلبی و سیاہ بختی شاہد ہو کہ اس اظہار عجز اور تسلیم صحت قرآنی کے باوجود قلم سے یہ تو نہ نکلا کہ واقعی یہ ربانی کلام ہے اور انسانی علم و دیانت اس کی تصحیح سے قاصر ہے کا صرف تو یہ لکھا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا حالانکہ معانی اس کے بھی وہی ہوئے ظاہر ہے کہ جب یہ کلام انسانی طاقت سے بلند و بالا ہے تو پھر ضدی اور ربانی ہی کلام ہو سکتا ہے کیا یہ واقعہ تاریخی قرآن شریف کی عظمت اور قرآن کے ربانی کلام ہونے کے ثبوت کے لئے برہان قاطع نہیں؟ یہ ہے عظمت قرآنی۔

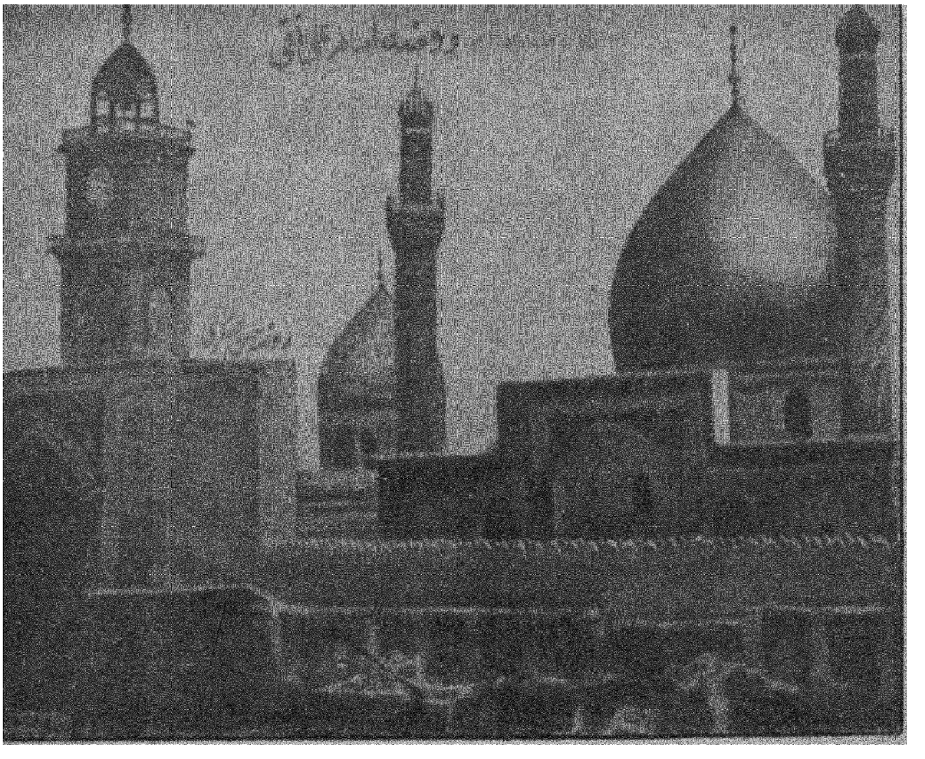

# تفسیر حقانی

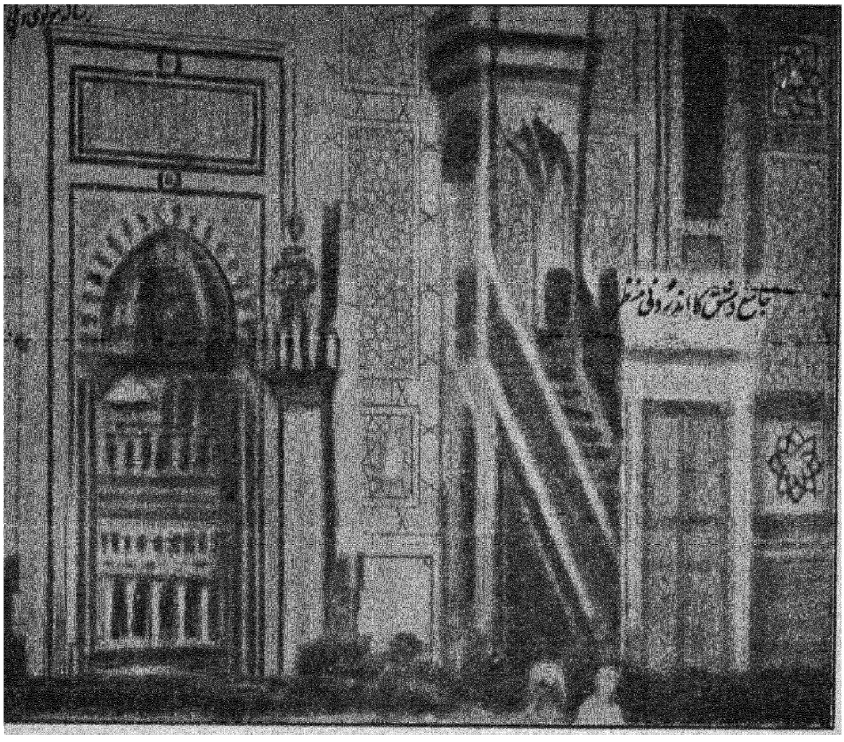
## آٹھ جلدوں میں کامل

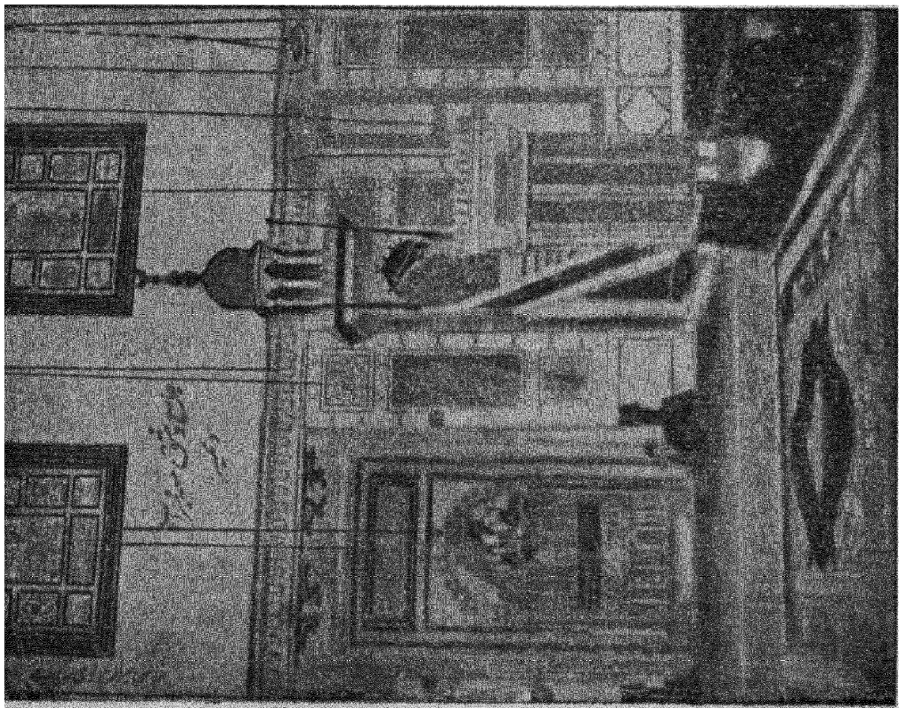
از شمس المفسرین والعلماء حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب محدث دہلوی یہ وہ تفسیر ہے قرآن شریف کی ہے جو صرف دو سال نہ چھپ سکنے کے باعث چالیس روپے اور پچاس روپے تک مہیا ہو گئی اب نیا اڈیشن چھپکر طیار ہوا ہے اس کا کاغذ بہت اعلےٰ ہے پہلی جلد میں صرف مقدمہ ہے اور یہ مقدمہ اتنا اہم ہے کہ اس کے پڑھ لینے کے بعد قرآن پاک کے عرفان سے قلوب منور ہو جاتے ہیں باقی سات جلدوں میں قرآن پاک کی تفسیر ہے جلد اول کی قیمت دو روپے اور باقی ساتوں کی فی جلد چار روپے ہے یا اس طرح کامل تیس روپے کی ہے محصول ڈاک چار روپے خرچ ہوتا ہے کامل تفسیر طلب کرنے والوں کے لئے باجزو پیے کی کفایت ہے یعنی صرف ۲۵ روپے میں مل سکتی ہے ریل کے ذریعہ منگانے میں فائدہ ہے ریل کے ذریعہ طلب کرنے والے لائن اور ریلوے اسٹیشن انگریزی میں لکھ دیں کہ اس تفسیر کو ضرور منگانا ہے یہ بہت نایاب ہے۔

منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے


روضہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام







# مسلمان بحیثیت مسلمان

ابن غوث الاعظم علامہ سید نذیر الحق صاحب قادری مدظلہ

بلی من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ہمسلمان وہ ہے جو اپنے کل وجود کو خدا کی راہ میں رکھدے اور پھر نیت و اعتقاد سے نہیں بلکہ اپنے صدق و اخلاص اور عمل سے بھی اس کا ثبوت دے ایسے شخص کا بدلہ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکا اور ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے" ؎

اسلمت پکاروں گا بانداز براہیمی — مسلم ہوں میرا شیوہ دیرینہ ہے تسلیم
کی ہے مرے ہادی نے مجھے صبر کی تلقین — دی ہے مرے آقا نے رضا کی مجھے تعلیم
جاہل ہو مخاطب تو میں کہتا ہوں "سلام" — بھولا نہیں میں اپنے پیغمبر کی یہ تعلیم
دل جوئی اغیار مجھے ناظر ہے — کرتا ہوں میں دنیا کے سب ادیان کی تکریم

## اسلام کی وجہ تسمیہ اور اس کی حقیقت

اسلام عربی زبان کا مصدر ہے جس کے معنے ہیں گردن نہادن یعنی کسی کو اپنا وجود سونپ دینا اور کامل اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔ نیز اس کے مفہوم میں چار باتیں داخل ہیں۔ اول بطور بنیاد ایک چیز کا مول دینا، کسی کو اپنا کام سونپنا طالب صلح ہونا اور کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دینا۔ اسلام کے معنے ہیں فرمانبرداری، اطاعت اور "الاسلام" کے معنے ہیں خاص طاعت الٰہیہ یعنی حکم کی پوری طرح کاربند ہونا۔ اس کی منع کردہ باتوں سے رک جانا اور اس میں کسی قسم کی چون و چرا نہ کرنا۔

مذہب اسلام جس طرح اپنی تعلیمات کے لحاظ سے تمام مذاہب عالم پر فوقیت و برتری رکھتا ہے اسی طرح اپنے نام کی وجہ سے بھی تمام مذاہب عالم پر فائق ہے۔ لفظ اسلام میں خدائے حکیم و علیم نے وہ خوبی اور کمال رکھا ہے کہ یہ تمام خوبیوں اور کمالات انسانی کا جامع ہے اس کا ہر لفظ اپنے اندر ایک شان اعجاز اور ایک ناممکن التسخیر قوت رکھتا ہے اس لفظ کو جس طرف سے الٹ پلٹ کر دیکھو نئے نئے معنے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ہر حرف ایک جہان معنے اپنے اندر لئے ہوئے نظر آتا ہے چنانچہ اسلام سے تین لفظ نکلتے ہیں سَلَمَ، سِلْمٌ اور سَلْمٌ اور یہ تینوں لفظ صلح و آشتی اور امن و سلامتی کو چاہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام سراسر امن و سلامتی کا مذہب ہے اس میں کوئی ہلاکت خرابی اور نقص نہیں اسلام کے بھیجنے والے کا نام السلام المؤمن ہے اس کا لانے والا دار السلام ہے اور اسلام کا نتیجہ بہشت ہے اور بہشت کا نام دار السلام ہے جیسا کہ ارشاد ہے لھم دار السلام عند ربھم یعنی مسلمانوں کے لئے خدا کے پاس سلامتی کا گھر ہے سَلَمَ اور سِلْمٌ دونوں لفظ صلح و آشتی کو چاہتے ہیں اور سَلْمٌ سیڑھی کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ بلندی کی طرف چڑھا جاتا ہے یعنی اسلام مسلمانوں کی دنیوی و اخروی اور مادی و روحانی ترقیات اور مدارج عالیہ پر پہنچانے کا ذریعہ ہے اگر اس کا نمونہ دیکھنا ہو تو اوج علی دنیا میں اس حقیقت کا پتہ لگانا ہو تو اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیجئے اور دیکھ لیجئے کہ کس طرح اسلام نے عرب کے وحشیوں اور ذلیل ترین انسانوں کو پستی و قعر گمنامی سے اٹھا کر زینۂ کمال اور عروج و ارتقا کی انتہائی بلندیوں تک پہنچایا ہے ؎

جن کو کل خود یہ ہوتا تھا نمک کا دھوکہ — بن گئے خاک کو اکسیر بنانے والے
امتیاز ابیض و اسود کا مٹانے والے — سبق انسان کو اخوت کا پڑھانے والے
بات کیا تھی کہ نہ رد ما سے نہ ایراں سے بے — چند بے تربیت اذہنوں کو چرانے والے
بھید کیا تھا کہ جو آپس میں ملے تھے نہ کبھی — ہو گئے مشرق و مغرب کے ملانے والے
پیشوائی کو کل آئی خدائی ساری — گھر سے نکلے جو محمد کے گھرانے والے

دیکھئے اسلام کے لفظوں میں کیا کمال ہے لفظ سَلَمَ کو اگر الٹا جائے تو لمس بنتا ہے اور لمس نرم چیز کو کہتے ہیں یعنی مسلمانوں کو بھی "رحماء بینھم" آپس میں نرم اور متحمل ہونا چاہیئے۔ لمس کو الٹنے سے لسم بنتا ہے جس کے معنے خاموشی اختیار کرنے کے ہیں یعنی بجائے اسکے کہ مسلمان فضول و لغو اور بیہودہ بکواس میں اپنا وقت ضائع کریں ان کو ایسے موقعوں پر خاموشی اختیار کرنی چاہیئے۔ مسلم بھی اس کا الٹ بنتا ہے جسکے معنے پانی کو دوسری جگہ پہنچا دینا ہے یعنی مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے کو نفع پہنچانا چاہیئے اور سلم بھی اس کا مشتق ہے جس کے معنے ہر وقت طالب جستجو میں لگے رہنے کے ہیں یعنی مسلمان ہی کا یہ کام ہے کہ وہ ہر وقت رضا الٰہی کی طلب میں لگا رہے۔

بعض کہتے ہیں کہ لفظ سلم کا مادہ السلامۃ اور السلامۃ ہے اور یہ کثیر المعنی مصدر ہے مثلاً عافیت کی زندگی بسر کرنا عبادت خداوندی میں کامل اخلاص و خلوص اختیار کرنا جناب الٰہی میں خشوع و خضوع اور انکسار سے جھکے رہنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ خدا کی طرف سے آسمانی ہدایات لائے ہیں ان پر کاربند ہونا ہر قسم کے عیبوں الزاموں اور برائیوں سے محفوظ اور بری رہنا اور عزت و ریا کے الفاظ سے ایک دوسرے کیساتھ پیش آنا

## مسلم کی ملاقاتی دعا اور ذریعہ شناخت

برادران ملت جب آپس میں ملتے ہیں تو بندگی اور بندے نواز دعوے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں جو شرک اور پست ذہنیت کا مظہر ہیں اور جن میں کوئی نمایاں خوبی اور جاذبیت نہیں نیز ان کی شناخت کا ذریعہ جیسا کہ اور چوٹی دعوے ہوتا ہے عیسائی جب آپس میں ملتے ہیں تو "گڈ مارننگ" اور "گڈ ایوننگ" وغیرہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں اور ذریعہ شناخت خاص ہیئت ہے اس میں کوئی خوبی اور جاذبیت نہیں علیٰ ہذا القیاس اسی طرح دیگر قوموں کے ملاقاتی الفاظ اور شناخت کے ذریعے ہیں اس کے مقابلہ میں غور کیجئے کہ اسلام کے دعائیہ الفاظ کتنے دلکش موثر اور جاذب توجہ ہیں جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو "السلام علیکم" کہا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تم پر سلامتی ہو یہ دعا تمام ادعیہ کی جامع ہے اس میں ایک قابل غور نکتہ یہ ہے کہ السلام علیک کی جگہ ہمیشہ "کم" الٰہی استعمال کیا جاتا ہے یعنی صرف ملاقاتی کو ہی دعا میں شامل نہیں کیا جاتا بلکہ تمام مسلم قوم کو مدنظر رکھا جاتا ہے نیز السلام علیکم کو ہی مسلمانوں کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے لمن القی الیکم السلام لست مومنا یعنی اگر کوئی تمہیں السلام علیکم کرے تو اس کی نسبت یہ گمان نہ کرو کہ وہ مومن نہیں جو اعتقادی اور عملی طور پر خدا کا مومن ہے

## کامل اور سچا مسلمان کون ہے؟

اپنے وجود کی تمام قلبی و عملی قوتیں خداشناسی کی راہ میں لگانے اپنے آپ کو خدائی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کرنے اور اس کے ارادوں اور احکام کی پیروی میں مرمٹنے اور اپنے اعمال و اخلاق اور مرضی سے

ہاتھ اٹھالے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت زیر عنوان سے ظاہر ہے ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا ترکِ رضائے خویش ہے مرضیِ خدا

اپنے وجود کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ درحقیقت ہمیں ہر وجود اس لئے ملا ہے اور ہماری پیدائش کا منشاء مدعا اصل یہ ہے کہ اس سے سر خدا کی شناخت، اس کی اطاعت اس کے عشق و محبت اور اسکی رضامندی حاصل کرنے کا کام لیں مگر صرف یہ اعتقاد ہی نہ رکھے بلکہ اس اعتقاد کا عمل سے بھی ثبوت دے یعنی امام الٰہی کے بجالانے پر ہر وقت کمربستہ رہے اور نواہی سے مجتنب رہے اور حقیقی نیکیاں و اعمال صالحہ اس ذوق و شوق اور اس حضور قلب سے بجالائے کہ گویا وہ اپنے معبود حقیقی کو دیکھ رہا ہے وہ حاضر و ناظر اور اعمال و افعال کا نگران ہے جتنی اعمال صالحہ مشقت اور بیگار سمجھکر نہیں بلکہ طبعی جوش اور تلذذ سے صادر ہوں پس اسلام کی حقیقت تب ہی شخص میں متحقق ہو سکتی ہے جبکہ مدعی اسلام کا وجود باطنی و ظاہری قوی کے ساتھ خدا کی راہ میں وقف ہو جائے اور یہ ثابت کر دیوے کہ اسکے ہاتھ پاؤں دل و دماغ عقل و فہم غضب و رحم علم و حلم عزت و آبرو، مال و متاع، راحت و آلام، رنج و غم غرض تمام روحانی و جسمانی قوتیں خدا کے تابع ہو گئی ہیں یہاں تک کہ اس کی بات دل کے خطرات اور نفس کے جذبات سب پر خدا کی حکومت اور قبضہ ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے

## مسلم کا قومی نصب العین

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ | اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے جنت کے عوض ان کی جانیں اور ان کا مال خرید لیا ہے" یعنی دعوی اسلام کرنے کے بعد مسلمان کا اس کی جان اور مال پر کوئی قبضہ نہیں رہتا بلکہ اس پر خدا کا قبضہ و تصرف ہو جاتا ہے الحمد اللہ اسلام کس قدر جامعیت اور گہرائی کے ساتھ اپنے متبعین کی زندگی پر قبضہ کرتا ہے اور ان کو جامہ انسانیت میں درستہ بناتا ہے۔

بظاہر تو یہ بہت ہی مشکل نظر آتا ہے اور سطح میں حضرات خیال کریں کہ یہ ناممکن ہے کہ اس طرح کوئی شخص اپنی جان و مال پر خدا کا قبضہ کرا دے الحمد للہ ہم بالا اسلام کی حقیقت کسی شخص میں متحقق ہو سکے لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام ایک نیا ہیتاسان مذہب ہے اور اسلام نے اپنے متبعین سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کیا جو ان کی طاقت سے باہر اور متکل ہو لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا اور پاک نے کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے الدین یسر دین آسان ہے بلکہ اسلام نے تو دنیا میں آکر خلاف فطرت مشقتوں اور بوجھوں کو اتار پھینکا۔

اسلام اپنے متبعین کے سامنے دو چیزیں پیش کرتا ہے عقائد اور عبادات عبادات میں تہذیب نفس، سیاست مدن، تدبیر منزل، معاملات اور دیگر امور شامل ہیں اور عقائد پانچ امور پر مشتمل ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات جو قرآن کریم پیش کرتا ہے وہ ایک خدا کا یقین التقاء ہے جو کہ ذاتی نام اللہ ہے اور صفاتی نام رب، خالق، رحیم، مالک، رازق، غفور ستار، عالم الغیب والشہادہ، سمیع، بصیر، متکلم، مدبر، اور قادر مطلق وغیرہ وغیرہ الفاظ میں پیش کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ خدا اپنی ذات اپنی شان اور اپنے تقدس و علو مرتبت میں جیسا مثیل اور لاشریک ہے۔

دوسرا باب انبیاء و رسل علیہم السلام پر ایمان لانا ہے یعنی وہ پاکیزہ نفوس جن کو خدا نے اپنے اور بندوں کے درمیان سفیر اور نزول ہدایت کے لئے منتخب فرمایا۔

تیسری بات فرشتوں کے وجود کا اقرار ہے جن کے مختلف نام اور مختلف کام ہیں اور جو نیکی کی تحریک کا باعث ہیں۔ چوتھی بات کتب سماوی پر ایمان لانا ہے یعنی وہ کتابیں اور صحیفے جو آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک وقتاً فوقتاً انسانی ہدایت اور اصلاح خلق کے لئے آتے رہے جن کی آخری کڑی قرآن کریم ہے۔

پانچویں بات اقرار قیامت یا یوم الدین ہے یعنی قیامت کے روز ہر انسان کو اس کے اعمال و کردار کی جزا و سزا یعنی ان حقائق ارضا نمبر ۲ صدق دل سے ایمان لانے والے اور ہر زبان سے ہمیشہ اقرار کرنے والے کو مومن یا مسلمان کہا جاتا ہے جن پر نجات منحصر ہے اور ایک کافر و مشرک قصر اسلام میں داخل ہوتا ہے اور اجمالی طور پر اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کا اصلی مفہوم اور حقیقی مقصد یہی ہے۔

عبادات میں کلمہ شہادت، نماز، روزہ رمضان کے روزے، زکوٰۃ اور حج کفریہ و شرکیہ اعمال و افعال سے بچنا شریعت کے اوامر پر کاربند ہونا اور نواہی سے مجتنب رہنا داخل ہے گویا تمام اسلام یہ ہے جس کا مختصر نقشہ میں نے پیش کیا بالفاظ دیگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مذہب اسلام علم و عمل سے مرکب ہے علم کا نام ایمان اور عمل کا نام اسلام ہے جس کا علم قرآن و حدیث کے مطابق ہے وہ مومن اور جس کا عمل ان دونوں کے موافق ہے وہ مسلمان ہے اب عقائد کے متعلق جس قدر یقین و اعتقاد مضبوط ہوگا اسی قدر اعمال صالحہ صادر ہوں گے اور جوں جوں اعمال صالحہ صادر ہوتے جائینگے حقائق ایمانیہ منکشف ہوتے جائینگے اور مراتب و درجات عالیہ ملتے جائینگے سابق میں بیان حقیقت اسلام کی نسبت جو کچھ لکھا ہے وہ کشف حقائق کی انتہائی حالت کے متعلق ہے جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے پس کسی شخص میں حقیقت اسلام متحقق ہونے کے لئے صرف دو اصول ہیں جن میں کوئی پیچ پیچ وقت اور مشقت نہیں اور جو بالکل آسان عادہ فہم سہل اور قابل ہیں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عقائد و اعمال کے متعلق اپنی امت کو جو تعلیم و تلقین فرما گئے اس پر ایک ذرہ کا اضافہ یا اس سے ایک ذرہ کی کمی نہیں ہو سکتی۔

(۲) خدا کی ذات و صفات اور دیگر عقائد کے متعلق قرآن نے جو کچھ بیان کیا ہے یا پیغمبر سے جو کچھ ثابت ہے اس کی نسبت اجمالاً یا تفصیلاً جو کچھ اور جس حد تک ائمہ نے تفسیر و تشریح کی ہے اسی پر ایمان لانا واجب ہے اپنی عقل و قیاس اور استنباط سے نئی تفسیر و تشریح کرنی حدود شرعیہ سے تجاوز کرنا ہے اس پر ایمان لانا ہمارے ایمان کا جزو نہیں۔

پس یہی مکمل اسلام ہے جو نہایت آسان ہے پس مذکورہ آیت ان اللہ اشتری میں درحقیقت اسلامی زندگی کا ایک ہمہ گیر اصول قرآن کریم نے پیش کیا ہے جو کہ دنیا کے تجربے نے بالآخر صحیح اور صحیح ثابت کر دیا ہے

## اسلامی زندگی اور کامیابی کی راہ

مذکورہ آیت قدسیہ میں جن اصول زندگی کو کامیابی پیش کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ہر کامیابی جانی اور مالی قربانی پر موقوف ہے گویا جان و مال کی اصل و مقصود قیمت وہ تو خدا ہی کو حاصل ہو مگر یہ خدائے کریم کی فدیہ نوازی اور بندہ پروری ہے کہ اس نے بظاہر انسان کو اپنی جان و مال کا مالک خود ہی رکھا اور یہ چیزیں اسے سپرد کر دیں اور کہدیا کہ ان دونوں چیزوں کے مالک تو ہیں ہیں مگر ہم تم کو ان کا امین و محافظ بناتے ہیں۔

اس میں عمل کا جو اصول پیش کیا گیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمانوں کو خود ان چیزوں کا مالک نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ ان کے متعلق یہ ذہنیت رکھنی چاہیئے کہ یہ چیزیں تو خدا ہی کی ہیں میں تو صرف امین ہوں اور اپنی جان و مال کو خدا کی چیزیں سمجھکر ان کو ہر وقت خدا کے

رستے میں قربان کرنے کو تیار اور مستعد رہے۔

قرآن کی رہنمائی کی داد دیجئے کہ اس نے مسلمانوں کو دنیا میں فائز المرام و شاد کام ہونے کا راز اور گر بتلایا ہے جسکے ذریعہ آج دنیا کی زندہ اور کامیاب قومیں ترقی و ترفع کی بلندیوں پر پہنچی ہوئی ہیں فی الحقیقت انسان کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک پوری توجہ پوری قوت اور پورے دل کے ساتھ اسے سرانجام نہ دے جدا ہو رہے دل کیساتھ اور ادھر بھاگے دے تو جی سے کوئی کام کرتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے کامیاب انسانوں اور کامیاب قوموں کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے تو آپ کو صاف طور پر عمل کا یہی اصول نظر آئے گا بس اپنی جان اور اپنے مال کو اپنی ملکیت نہ سمجھو بلکہ خدا کی امانت سمجھو اور ہر وقت مستعد اور منتظر رہو کہ جب وقت آئے تو اس امانت کو خدا ہی کی راہ میں لگا دو جو مسلمان ان چیزوں کو اپنی ملک سمجھتا ہے اور ان کو اس کی راہ میں لگانے سے جی چراتا ہے وہ ایک قسم کے شرک میں مبتلا ہے اور اسلام کی بربادی کا باعث ہو ہم صحابہ کرام کے حیات آفریں کارناموں اور جاں سپارانہ ایثار و فداکاری کے والہانہ ولولے سن سنکر حیران ہیں مگر حیرانی کی کوئی وجہ نہیں ان کی ذہنیت قرآنی سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی انہوں نے کامیابی کے اس راز کو سمجھ لیا تھا ایمان و ایقان کی پہلی ہی منزل میں خدا کی راہ میں سب کچھ نثار کر کے رضائے الٰہی کا پروانہ حاصل کر لیا تھا اور قرآن کر کے ان کی زبانوں سے کہلوایا تھا

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریك له وبذلك امرت وانا اول المسلمین ۵

اے پیغمبر تو ان لوگوں سے کہدے کہ بیشک میری نماز میری تمام عبادت میری زندگی اور میری موت سب اللہ ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے فرمانبرداروں میں پہلا فرمانبردار ہوں۔

اسلام کی اسی پاک اور سچی تعلیم کے برقی اثر اور جاں نثارانہ ایثار و فدائیت نے انکو تعزیت سے اٹھا کر اوج عزت پر پہنچایا تھا ؎

اس کی برکت تھی کہ صحرائے حجاز بن گئی دہر میں جا کر چمن آرائے بہار
یہ اسی کا تھا نتیجہ کہ عرب کے ذرے کھیلنے جاتے تھے ایوانِ کسریٰ میں شکار
یہ اسی کا تھا ثمرہ کہ عرب کے رہنوں فاش کرنے لگے جبریل امیں کے اسرار

## جانی اور مالی قربانی کی طاقت

اگر مسلمان اس اصول پر عمل پیرا ہو جائیں اور اپنی جان و مال کو خدا کے راستے میں بیچ دیں تو سارے کام آسان اور سہل ہو جائیں اور دینی و دنیوی ضروریات پوری ہو جائیں جب تک ہم خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں نذر نہیں کرتے نہ دین کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں نہ دنیا کی آج ہندوستان کے سامنے اتنی بڑی طاقت اور سلطنت جھک رہی ہے جس کے سامنے دنیا کی طاقتیں ہیچ ہیں یہ سب نتیجہ ہے جانی اور مالی قربانی کا نرے زبانی دعووں سے کامیابی حاصل کرنا ایک خیال خام ہے دعویٰ صرف وہی کامیاب ہوتا ہے جس کی پشت پر عمل کی قوت اور قربانی کی طاقت ہو آج حقوق حقوق پکارنے والے اور کاغذی گھوڑے دوڑانے والے ملکی حالات سے کیوں خس بدنداں ہیں اور کیوں حکومت نے ان کے حقوق کو سرے سے استخفار سے ٹھکرا دیا محض اسلئے کہ حقوقیوں کے دعووں کی پشت پر عمل اور قربانی کی طاقت نہ تھی صرف فریب کارانہ تعلقی بکار اور عیارانہ چالیں تھیں۔

قرآن کریم نے ہمیں کامیابی کے اسی اصول کی طرف توجہ دلائی ہے اسلام نے حقوق و فرائض کی تقسیم دو طرح پر کی ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد اگر ہم اپنی جان اور مال کو خدا کی چیز سمجھ لیں تو ان حقوق کی ادائیگی میں کوئی دقت اور تکلیف محسوس ہو اور ہم خدا کے سچے فرمانبردار بندے بنجائیں طبیعت میں کسی قسم کا انقباض نہ ہو اور شریعت کی پابندی میں تمام افعال بھی جوش سے صادر ہوں احکام الٰہی پر چلنا اور منع کردہ باتوں سے بچنا اس وقت تک دشوار ہے جب تک کہ سارا نقطۂ خیال نہیں بدلتا اور ہم حقیقت اسلام کو نہیں سمجھتے بس مسلمان کہلوئے کے اپنے آپکو اپنی جان و مال کا خدا کے حکم کے ماتحت اپنے آپ کو امین اور محافظ سمجھے تمام عبادات ناداء مجالائے بہلائے بھری بھری کا ہے دوسرا رشتہ داروں کا میرا محاورں کا اور چوتھا عام پڑوسیوں کا سلسلوں ایمان و ایقان کا معیار سمجھے مومن کی شناخت اسلامی ذہنیت اور عملی زندگی کا اصول اور حقیقی مسلمان کی پہچان آپکے سامنے ہے اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو اپنی اپنی حالت اور اسلام کی جانچ اور انصاف سے کلیجہ پر ہاتھ رکھکر بتلاؤ کہ کیا تم معیار اسلام پر پورے اترتے ہو کیا حقیقت اسلام تمہارے اندر متحقق ہے اور کیا تمہارے جان و مال پر اللہ تعالیٰ کا قبضہ و تصرف ہے؟ آہ ہمیں شرم و ندامت سے اپنی گردن جھکانی پڑتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہم نے اپنی جان و مال پر خاصانہ قبضہ و تصرف کر رکھا ہے اور خدا کو آنکھیں دکھا رہے ہیں عبدیت الٰہی سے سراسر آزاد ہیں محبت الٰہی سے قلوب خالی ہیں اور شریعت اسلامیہ کو اٹھا کر بالائے طاق رکھ دیا ہے ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی — اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ہماری پست اور غیر اسلامی زندگی اور ذلیل حالت کا نقشہ نبض شناس ملت حضرت علامہ سر اقبال نے کیسے موثر انداز میں کھینچا ہے ملاحظہ فرمائیے ؎

کیا تمہارا ہی نبی ہے وہی آقائے انام — تم مسلمان ہو؟ تمہارا بھی وہی ہے اسلام
اس کی امت کی علامت تو کوئی تم میں نہیں — مے جدا اسلام کی ہوتی ہے وہ اس خم میں نہیں
تربیت عام تو ہے جوہر قابل ہی نہیں — جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں
ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں — امتی باعث رسوائی پیغمبر ہیں
بت شکن اٹھ گئے باقی جو ہے بت گر ہیں — تھا براہیم پدر اور پسر آذر ہیں
کہیں تہذیب کی پوجا ہیں تنظیم کی کہیں — قوم یا من ہی احمد ہے یہ میم کی ہے
کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے — ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبع آزاد پہ قید رمضاں بھاری ہے — تمہیں کہدو یہی آئین وفاداری ہے
قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں — جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں
منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک — ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک — کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں — کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
کون ہے تارک آئین رسول مختار — مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعار اغیار — ہو گئی کس کی نگہ طرز سلف سے بیزار
قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں — کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں
جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا تو غریب — زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب — پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا تو غریب
امراء نشۂ دولت میں ہیں غافل ہم سے — زندہ ہے ملت بیضا غربا کے دم سے
نا خلف تم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی — برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی — فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے — یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے
شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود — ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلماں موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود — یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یونہی سید ہی ہو مرزا ہی ہو افغانی ہی ہو — تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

# مسلمان دیندار

از جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب سابق مدیر القمر بیتنہ

ہر مسلمان دیندار پر دو طرح کے حقوق شرعاً ثابت ہیں ایک اللہ تعالیٰ کے حقوق اور دوسرے بندوں کے حقوق ان دونوں قسم کے حقوق کو ادا کرنا اور حدود شرعیہ کی نگہداشت کرنا ہر مسلمان دیندار پر واجب ہے اللہ تعالیٰ کے حقوق کو حق اللہ اور بندوں کے حقوق کو حقوق العباد کہا جاتا ہے۔

انسان کے مختلف طبقات انسان سے جو تعلقات ہیں وہ انسان پر مختلف و متنوع حقوق کی صورت میں عائد ہوتے ہیں اور یہی حقوق علم الاخلاق اور اصول تمدن کی جان اور بنیاد ہیں دنیا میں جتنے مذاہب ہیں سب کے مرتبین اُن حقوق سے بحث کی ہے اور اپنی اپنی وسعت نظر کے مطابق ان کو اخلاق کے دائرے میں لیا ہے مگر چونکہ تمام مذاہب عالم مستقم نظر غیر مخدوش دماغ اور مقفل جہاں ہیں کے مالک تھے اور رقیق ہیں دلکشہ سیج تھے اس لئے ان حقوق کو بیان کرنے اور ان کے حدود قرار دینے میں اکثر غلطیاں واقع ہوئیں اور بعضوں نے تو ایسی ایسی فاش غلطیاں کیں جن کا انخطاں کے متبعین پر آج اس قدر فتنی کے زمانہ میں دشوار ہو رہا ہے اور وہ اسلام سے سرتہ کر کے اپنے اپنے مذاہب کے دامن میں پیوند لگا رہے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ مسلمان دیندار وہ ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو حتی الامکان ادا کرے اور دین و دنیا دونوں کا مالک ہونہ دین کے لئے دنیا کو جانے دے اور نہ دنیا کے لئے دین کو تباہ کرے دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھے اور شب و روز اپنی آخرت کو سنوارنے میں لگا رہے اور اس کا ظاہر و باطن اسلام کے مطابق ہو۔

مسلمان دیندار دنیا کی زندگی اسلئے اختیار کرتا ہے کہ دین پر عمل ہو اس کو سمجھنا چاہیئے کہ مادیات کی ضرورت روحانیات میں مدد ہونے کے لئے ہے فی نفسہ مادیت مقصود اصلی نہیں ہے غرض ایک دیندار کو عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ ہر وہ چیز جس کو قرآن مجید نے جائز قرار دیا ہے وہ دین ہے اور جس سے روکا ہے وہ دنیا ہے اس لئے قرآن مقدس نے جس چیز سے جہاں تک تعلق کیا ہے اُسے اسی حد تک متعلق رہنا چاہیئے اور جس چیز سے بس حد تک روکا ہے اسی حد تک اُسے باز رہنا چاہیئے اس لئے حدود شرعیہ سے تجاوز کرنا خطرناک اور دینداری کے خلاف ہے۔

**حقوق اللہ** وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمیوں کو مگر واسطے اس کے کہ ہماری عبادت کریں سے

الٰہی الفت میں محبت ہیں مزا ہے ۔۔۔ ہو عبد اگر تو عبادت میں مزا ہے
الفاظ کے پرتو میں خدا بول رہا ہے ۔۔۔ قرآن کے سینے میں تلاوت میں مزا ہے
مر کر بھی رستے میں ہے زندہ جاوید ۔۔۔ سر دینے میں ہے لطف شہادت میں مزا ہے

اور عبادت الٰہی کا مفہوم اکثر مذاہب نے اپنے متبعین کے ذہن میں غلط طور پر مرکوز کیا ہے اور بعض نے تو اس کا مکمل صورت میں پیش کیا ہے اور اس کی طرز وضع جو مقرر کی ہے وہ کچھ بھی نظر اور فطری نہیں ہے کسی نے عبادت میں اتنی سختی اور دقت رکھی ہو کہ شاید ہی کوئی اس کو کما حقہ پوری طور پر ادا کر سکے اور کسی نے اس کو اتنا آسان کر دیا ہے کہ اُسے طبیعت پر کوئی اثر اور نتیجہ نہیں مرتب ہو سکتا کہیں بہت مل کر ہونی رکا کر بیٹھ رہنا صبح و شام سر برت کی طرف آنکھیں بند کر کے بیٹھ جانا اور آگے میں بند تسبیح اشیاء بہ سمت دنیا سب سے بڑی عبادت سمجھا گیا ہے کہیں آٹھ دن کے بعد چند دعائیہ الفاظ کو رٹ لینا کافی ہے کافی عبادت قرار دیا گیا ہے اور کہیں گوشہ غربت میں بیٹھ کر بتصور آقا کو ہی عبودیت تصور کر لیا گیا ان مختلف عبادتوں میں کچھ نہ کچھ فائدے ضرور تھے مگر ان میں عبودیت کی وہ شان نہیں جو خود لفظ "عبادت" بتا رہا ہے۔

عبادت کے معنے ہیں انتہا بندگی اب انتہا بندگی کی طرز و وضع مکمل اور اعلیٰ درجہ کی ہوگی جس میں ہمارا دل زبان اور آنکھ کان وغیرہ تمام اعضاء اپنے اپنے طبعی فرائض کو پورے اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ بجا لائیں جو صانع حقیقی نے ان کو سپرد کئے ہیں جب تک عبادت الٰہی میں یہ بات اور یہ شان پیدا نہ ہو عبادت الٰہی کا منشاء عالیہ پورا نہیں ہو سکتا۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا کے کسی مذہب اور کسی قوم کی عبادت مذکورہ بالا شان عبودیت اپنے اندر نہیں رکھتی اور تمام مذاہب اپنے معتقدین کو حقوق عبودیت اور مراسم بندگی ادا کرانے سے قاصر ہیں۔

مسئلہ عبادت میں تمام مذاہب سے ایک سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ عبادت کو ایک مقصود بالذات سمجھ لیا جس سے لفظ اشتغال امر کے سوا اور کچھ مقصود نہیں اور غرض زندگی کو عبادت سے جدا کر دیا حالانکہ عبادت کا منشا بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر بجا لائے جائیں اور نواہی سے بچا جائے عبد کا ہر کام معبود کے حکم کے مطابق ہوتا ہے جو شخص اپنے کو عبد کہتا ہے وہ اچھا خلق خدا سے قائم کرتا ہے جس کا ثبوت عبادت سے دینا پڑتا ہے کوئی شخص خدائے بزرگ و برتر کو اپنا معبود اپنا مالک اور اپنا آقا کہنے کے بعد اپنی یا کسی اور کی خواہش کا پابند نہیں بنا سکتا اور عبد کامل کا کوئی کام خود اختیاری نہیں ہو سکتا اس کا چلنا پھرنا ہنسنا بولنا، سونا جاگنا، کھانا پینا تجارت، ملازمت اور کاشتکاری وغیرہ جمیع امور دنیاوی ہی خدا کے حکم کے مطابق ہوتے ہیں۔

## درجہ عبودیت اور عبد کامل

مراتب عالیہ اور کمالات انسانی کا آخری درجہ عبودیت ہے اس کے سامنے کوئی درجہ نہیں غوث قطب ابدال اوتاد اولیاء کرام ہی اگر حاجت اور ہوس ہے تو درجہ عبودیت اور شان عبدیت کی کیونکہ اس کے سامنے تمام مدارج ہیچ ہیں حتیٰ کہ پیغمبران اولوالعزم بھی اپنے مدارج علیا میں بغیر درجہ عبودیت کے کامل ہوئے پس انسان جب تک عبودیت کے درجہ میں کامل نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور شان کبریائی سے واقف نہیں ہو سکتا۔

درجہ عبودیت اور عبدیت یہ ہے کہ عبد اللہ جل جلالہ کی تحت تعظیم نہایت فکر اور نہایت درجہ عاجزی و انکساری اختیار کرے اپنی خود سری و خود نمائی شیخی بزرگی اور تکبر و بڑائی کے شیشہ کو اپنے ہاتھ سے چکنا چور کر دے کبر و غرور ریا و عجب اور تصنع و بناوٹ کے زہر ہلال سے اپنے آپ کو مصفا کرے سراسر خاکساری و عجز و انکسار بجائے اور صداقت و راست بازی ایثار و جان سپاری اور عبادت الٰہی کو غذا دے مدح بنا لے۔

یاد رہے کہ نفس کی مشاقت میں عبادت الٰہی کا یہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا اور عبودیت کے مزے بغیر عبد کامل بنے حاصل نہیں ہو سکتے پس عبد کامل وہ ہے جو صفات مذکورہ سے متصف ہو عبادت پر حریص ہو اپنے معبود حقیقی کی عبادت اور اپنے آقائی خدمت کرنے کی مزدوری طلب نہ کرے طلب اجرت کو بے ادبی اور گستاخی سمجھے اور عبادات و طاعات کو

بھی خوش اور نہایت لذت و شوق کے ساتھ عذاب و ثواب کے خیال سے علیحدہ ہو کر بجالائے اگر تعمیل حکم و اتباع امر میں جان ہی چلی جائے تو کیا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہ ہے عبد اور عبادت الٰہی کا صحیح مفہوم اور اسلامی عبادات و طاعات کا اثر و نتیجہ اب اس مفہوم عبادت اور حقیقی عبدیت و مراسم بندگی کو پیش نظر رکھ کر دیکھنا چاہیئے کہ اسلام نے عبادت کی کیا ہیئت کیا سکھائی ہے اور اسلامی عبادتیں کہاں تک فطرت کے مطالب اور نوع انسان کی جسمانی و روحانی ترقی میں ممد و معاون ہیں۔

## اسلامی عبادتیں

حدیث شریف میں ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے (۱) اس بات کی شہادت دینی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد الرسول اللہ اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) پنجوقتہ نماز کو پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا ان میں سے دو مالداروں سے مخصوص ہیں زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور تین فرائض ہر مسلمان بالغ پر واجب التعمیل ہیں جیسے عقائد میں توحید اور رسالت اصل الاصول ہیں اسی طرح عبادات سے زیادہ اہم نماز ہے اور میں صرف نماز کو ہی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔

## فرض نمازوں کی فضیلت

نماز دین کا ستون، عصام یقین، راس القربات درستگاری ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا بیشک نماز ایمان والوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد فمن جاء بھن ولم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عھد ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ

پنجوقتہ نمازیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جو ان کو پوری طرح ادا کرے اور اس کے فرائض و ارکان اور حقوق میں سے کچھ کمی نہ کرے اس کے لئے اللہ کا ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے اور جو ان کو ادا نہ کرے اس کے لئے اللہ کا کوئی عہد نہیں اگر چاہے تو عذاب دے اور چاہے جنت میں داخل کرے۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتلاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ شخص روزانہ دن میں پانچ مرتبہ اس نہر میں نہائے تو کیا اس کے بدن کے جسم پر کوئی میل رہے گا آپ کے اصحاب نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو بس پنجوقتہ نمازوں کی یہی مثال ہے۔

نیز حضور صلعم کا ارشاد ہے :- ان الصلوٰۃ کفارۃ لما بینھن ما اجتنب الکبائر اگر کبائر سے اجتناب کیا جائے تو نماز تمام گناہوں کی کفارہ بنجاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ اعمال میں افضل کونسا عمل ہے فرمایا پنجوقتہ نماز ما افترض اللہ علی خلقہ بعد التوحید احب الیہ من الصلوٰۃ اللہ تعالیٰ نے بعد توحید کے کوئی عبادت فرض نہیں جو زیادہ محبوب ہو اس کو نماز سے۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر نماز پڑھنے کے ارادہ سے نکلا تو اس کا یہ جانا بھی نماز ہی میں داخل ہے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے جب تک کہ یہ اتنا مسجد کا آواز نہ سنے۔

الصلوٰۃ معراج المومنین نماز مومنوں کی معراج ہے نماز سے بڑھکر کوئی کامل عبادت نہیں نماز بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا محکوم ہونے اور عبد ہونے کا ثبوت ہے اور سب سے زیادہ قربت الٰہی نماز میں ہوتی ہے۔

## تارک صلوٰۃ پر سخت وعید

جس طرح عبادات میں نماز اہم ہے اور اسکی فضیلت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے اسی طرح اسکے ترک کرنے والے پر سخت عذاب ہے چنانچہ چند حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

من حافظ علی الخمس بارکان ظھور ھا وموا قیتھا کانت لہ نورا وبرھانا یوم القیامۃ و من ضیعھا حشر مع فرعون وھامان

جس نے پانچ نمازوں کی حفاظت کی تو قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور اور محبت ہوگی اور جس نے اس کو ضائع کیا اس کا حشر فرعون اور ہامان کے ساتھ ہوگا۔

من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد برئی من ذمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے جان بوجھکر نماز کو ترک کیا وہ ذمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بری ہوگیا یعنی رسول کی شفاعت سے

الصلوٰۃ عماد الدین فمن ترکھا فقد ھدم الدین

نماز دین کا ستون ہے جس نے اس کو ترک کیا اس نے دین کی جہت گرادی۔

## نماز کے آداب و ارکان کی حفاظت اور اسکی فضیلت

مسلمانوں کی بدبختی اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ اول تو وہ نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں وہ اس کے ارکان و آداب کو کما حقہ پورا نہیں کرتے بلکہ ایک بیگار سمجھتے ہیں اور بے دلی سے نماز پڑھکر گویا اپنی غلامت کو پورا کرتے ہیں چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی العبد لا یقیم صلبہ بین رکوعہ وسجودہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس نمازی کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں گے جس کا پیٹ رکوع و سجود کی حالت میں قائم نہ ہو یعنی جو رکوع و سجود کو اطمینان کے ساتھ ادا نہ کرے نیز ارشاد ہے کہ جس نمازی نے اچھی طرح وضو کیا اور تعدیل ارکان کے ساتھ نماز کو ادا کیا تو قیامت کے روز نماز ایک اچھی اور روشن صورت میں نظر آئیگی اور اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارش کرے گی کہ اے اللہ جس طرح اس نے مجھے ادا کیا ہے اور میری حفاظت کی ہے اسی طرح تو اس کی حفاظت کر اور عذاب سے محفوظ رکھ اور جس نمازی نے نماز کو پوری طرح تعدیل ارکان کے ساتھ ادا نہیں کیا اور بیگار سمجھکر پڑھا تو نماز ایک کریہ صورت میں آئیگی اور کہیگی کہ اے اللہ جس طرح اس نے مجھے ضائع کیا اسی طرح اس کو بھی ضائع کر۔

## نماز کے صوری و فنی کمالات و محاسن

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ نماز صرف چند حرکتوں کو کہنے اور بعض معینہ حرکات کرنے کا نام ہے یہی غلط فہمی اور نادانی ہے جس کی وجہ سے اکثر نمازیوں کی نظر سے نماز کے صوری کمالات و محاسن اور فنی جمال میں اور ان میں صحیح معنوں میں دینداری پیدا نہیں ہوتی مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ نماز اسرار جلالہ کی بزرگی عظمت و کبریائی اور پاکی کا بیان اور اپنی بیچارگی درماندگی کا اقرار ہے خدائے بزرگ و برتر کے رحم کرم اور لطف و عطا کی التجائی ہے اور اپنے عجز و قصور اور

جرم و خطا کا استغفار ہے بندوں کی خلاق و بیہودگی کا باعث ہے اپنی عبودیت اور اس کی خالقیت کا علانیہ اعتراف اور خشوع و خضوع کے اظہار کا بہترین ذریعہ اور دینداری کی علامت و پہچان ہے

نماز میں جسمانی شرط طہارت ہے جس میں لباس، جسم اور دل کے صاف ہونے کی ضرورت ہے اور اسلام نے طہارت کو اتنی اہمیت دی ہے کہ جیسے اعتقادات میں توحید اصل اصول ہے اسی طرح عبادت کا دارومدار طہارت پر ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے الطھور نصف الایمان پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

طہارت کے معنے ہیں پاکی اور صفائی اس میں ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی صفائیاں داخل ہیں اسلام کا مقصد اصلی عبادت سے تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن ہے اور دل کی پاکیزگی کے لئے جو باتیں ضروری ہیں ان کو تو عبادت میں رکھا ہے مگر تصفیہ باطن کے لئے جو چیزیں ممد معاون ہو سکتی ہیں ان کو بھی نظر انداز نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ طہارت جسمانی کو بھی ساتھ ہی لازم کر دیا یعنی نماز سے پہلے وضو کو فرض کیا کیونکہ دل کی صفائی کیلئے جسم کی پاکیزگی بھی ضروری ہے اور یہ اسلام سے خاص ہے اور کسی مذہب نے بھی اس کا اہتمام نہیں کیا پھر دیکھئے وضو اگرچہ عبادت کا مقدمہ ہے مگر اس ظاہری شست و شو کے ساتھ ہی طہارت باطنی یعنی توبہ و استغفار کو بھی لازم کر دیا اور وضو کرتے وقت یہ دعا مانگنے کی ہدایت کی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکی چاہنے والوں میں شامل کر دے۔ یہی راز ہے کہ نماز کو جو عبادت ظاہری یعنی شرائط و آداب جسم و لباس کی صفائی اور حرکات جسمانی کی قیود سے رہائی نہیں کیونکہ دل و دماغ بھی آہستہ آہستہ حواس ظاہری اور حرکات جسمانی سے متاثر ہو کر انہی کے ہمرنگ ہو جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا اس کی عظمت و تقدیس بیان کرنا دل و دماغ حواس ظاہری اور حرکات جسمانی سے اپنی بندگی اور عبودیت کا اعتراف نا قرار کرنا اور معبود حقیقی کے سامنے ہر طرح تجرد و تصور اور تذلل و انکسار کا اظہار کرنا بندہ خاکی کا سب سے بڑا کمال اور دیندار کا پہلا فرض ہے اسلام نے جو عبادت کا طریقہ بتلایا ہے وہ جامع جمیع کمالات صوری و معنوی اور عقل و فطرت انسانی کے مطابق ہے اظہار تذلل اور عبودیت کی صرف چار ہی صورتیں ہو سکتی ہیں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر جھکنا، سجدہ میں سر رکھ دینا اور دونوں پاؤں کھڑا کر کے بیٹھنا عبادت و حضوری کی یہ تینوں ہی چار صورتیں ہیں اور یہی چاروں نماز کے ارکان اور ظاہری شان ہیں۔

نماز مختلف تلاوتوں کا مجموعہ ہے حقیقت قرآنی حقیقت کعبہ اور حقیقت صلوٰۃ یعنی تلاوت قرآن جہت کعبہ اور نماز کے ظاہری و باطنی اعمال حقیقت قرآنی اور حقیقت کعبہ دونوں جز صلوٰۃ ہیں جو بجائے خود اعلیٰ اور افضل ہیں خصوصاً تلاوت قرآن کے متعلق حضور علیہ السلام کا فرمان ہے من اراد ان یجالس ربہ فلیقرأ القرآن جو کوئی اپنے رب سے بات کرنا چاہے وہ قرآن پڑھے کعبہ اللہ خدا کا گھر خانۂ عجیب حقیقی ہے جو عالمیان الٰہی کا مرکز عشق ہے انوار السموات والارض کی تجلی گاہ ہے اب ہلا نماز کی شرف و فضیلت کی کیا انتہا ہے رسول خدا فرماتے ہیں اقرب ما یکون العبد من الرب فی الصلوٰۃ بندہ کو اپنے رب کا سب سے زیادہ تقرب نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے نماز کی حالت میں بندے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا یعنی مصلی کی چشم محجوب حقیقی کے جمال جہاں آرا کا بے حجاب مشاہدہ کرتی ہے

یعنی جب نمازی نماز کے انوار و تجلیات سے مستنیر اعداس کے اوصاف و خصائص کے زیر سے مزین ہو جاتا ہے تو وہ کو سراپا نور پاتا ہے بدقسمت ہے وہ مسلمان جو مسلمان ہو کر نماز کے فوائد و برکات حاصل نہیں کرتا بصارت و بصیرت سے بے بہرہ وہ کور باطن مسلمان جو نماز کے انوار و تجلیات سے اپنے کو مستنیر نہیں کرتا اور کثافت ناتراش ناعاقبت اندیش بندۂ نفس اور جہنم کا ایندھن ہے وہ نام نہاد مسلمان جو اس فرض اتم کی ادائیگی سے غافل اور بے پرواہ ہے اور فوز و فلاح سے شاد کام ہونے کا بہترین ذریعہ کھو تا ہے۔

کیا غضب ہے کہ مسلمان اپنی پستی و ذلت کا دن رات رونا روتے ہیں مگر جو اعمال و اخلاق ایمان صحیح کے مقتضا ہیں ان سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور احکام شرعیہ کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں ان کے انحطاط و زوال کا واحد سبب یہ ہے کہ وہ چون چوں اسلامی اوضاع و اطوار اور اعمال و اخلاق سے علیحدہ ہوتے گئے اور دینی احساس مردہ ہوتا گیا۔

اُن کے اعمال و اخلاق پست ہوتے گئے عزت و کامرانی ذلت و رسوائی میں تبدیل ہوتی گئی اور خدا کی تائید و نصرت منقطع ہوتی گئی مگر انھیں اپنی پامالی کا احساس کب نہیں۔

احکام الٰہی سے سرتابی اور خسران عظیم کا کیسا دلخراش واقعہ ہے کہ مؤذن دن میں پانچ وقت منبر پر کھڑا ہو کر خدا کی عظمت، کبریائی اور ہادی صادق محمد الرسول اللہ کی رسالت کی تصدیق کرتے ہوئے دائیں بائیں دونوں جانب رخ کر کے حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ کی صدائے عام دیتا ہے و ینادی اول اول مسلمانوں کو نماز جیسی پاک و بابرکت عبادت کے لئے بلاتا ہے اور اس کار خیر کی مزید ترغیب و تحریص دلانے کے لئے حی علی الفلاح کی منادی سے یاد دلاتا ہے کہ یہ نماز جس کے لئے اس کو بلایا جا رہا ہے انہی کی فلاح و بہبودی کا باعث ہے اور فوز و کامرانی کا بہترین ذریعہ ہے اس میں غفلت و تساہل نہ کرنا چاہیئے مگر حیف ہے کم بیں ایسے دیندار جو اس آواز خدا و ندی کو سنکر عبادت الٰہی کے لئے دوڑتے ہیں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو اس آواز کو نظر انداز کرتے ہوئے ٹیلیفون، ریڈیو، سینما، موٹروں اور لہو و لعب کی مجلسوں کی زینت و رونق بنتے ہیں اور اپنی اس بے دینی پر ذرا نہیں شرماتے۔

خوب یاد رکھئے دینداری کی علامت عقائد میں توحید عبادات میں نماز معاملات میں امانت اور عبروں سے اچھا برتاؤ اور اخلاق میں حسن خلق ہے اسلام اپنی کتابی صورت میں پوری آن بان اور شان کے ساتھ افق عالم پر ضیا ریز ہے اور کائنات انسانی کے قوائے فکریہ پر اپنی حکومت قائم کرتا جا رہا ہے مگر افسوس اگر کمی ہے تو دیندار مسلمانوں کی اور احکام اسلام پر چلنے والوں کی اس الحاد و دہریت اور منافقت کے زمانہ میں دینداری عنقا ہے شریعت اسلامیہ پر چلنا گویا ہے خدائے قدوس مسلمانوں کو توفیق دیں کہ وہ بدل و جان احکام شرعیہ پر عمل پیرا ہوں اور اپنے طرز عمل سے اقوام عالم کے ہادی اور رہبر ثابت ہوں۔ امین الی رب العالمین۔


## امام ابوحنیفہؒ

کے حالات پڑھنے چاہئیں حنفی مسلمان کے لئے ضروری ہیں کیونکہ جن کی نسبت پروہ فخر کرتے ہیں ان کے حالات سے بخبر رہنا بہت ہی ناموزوں ہے

**سیرۃ النعمان** علامہ شبلی مرحوم کی تصنیف ہے اور صاحب کے حالات علمی کارناموں مناظروں اور دقیقہ رس مسائل کو دقیقہ رس مسائل کے معلوم کرنے کیلئے سب سے بہتر کتاب ہے فقہ کی تدوین کے سلسلہ میں ایسے ایسے نکات علمی بیان ہوئے ہیں جس سے آدمی ششدر رہ جاتا ہے اور حقیقت میں امام موصوف کا مایہ الامتیاز فن یہی ہے

قیمت اصلی غیر رعایتی ۱۰ محصول ڈاک ۱۵

منیجر جمعیۃ پریس دہلی سے منگائیے۔

# مسلمان رہبر دین

از حضرت مولانا مولوی سید عبدالرؤف صاحب مہتمم کتب خانہ نذیریہ دہلی

آج ہر طرف چیخ و پکار مچا ہے کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے ان کے اخلاق بگڑ گئے ان کی ترقی و اقبال کا ستارہ غروب ہو گیا ان کی داستان ترقی ایک خواب پریشان بنکر رہ گئی ان سے دولت حکومت لے لئے گئے یا رہ ہر طرح ذلیل و خوار ہو گئے ان سے دینی و دنیاوی کامرانی چھین لیگئی وہ اپنی اس تباہی و بربادی کا رونا تو روتے ہیں مگر اس کے اسباب اور حقیقی علاج کا پتہ نہیں لگاتے۔

کسی قوم کا اوج کمال سے قعر ذلت میں جا گرنا چنداں تاسف انگیز اور حسرت خیز نہیں کیونکہ دنیا کا عروج و کمال اور دولت و حکومت ایک چلتی پھرتی چھاؤں ہے فلک کا یا ام ناالہ بھابین الناس زمانہ کبھی کسی کے مطابق ہتا ہے اور کبھی کسی کے ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہتا مسلمانوں سے پہلے بھی تہذیب و تمدن والی اور بڑی بڑی شان و شوکت والی قومیں گذری ہیں گردش زمانہ کی تباہ و برباد ہو کر رہ گئیں اسی طرح اگر مسلمانوں کی تہذیب و ترقی کی عظیم الشان خوشنمائیاں بھی گرد روزگار میں لپٹ کر رہ گئیں تو یہ کوئی تاسف انگیز امر نہیں البتہ اگر کوئی چیز قابل تاسف ہے تو یہ کہ وہ گرنے کے بعد اٹھنے اور سنبھلنے کی قابلیت کھو بیٹھے اور ان کے سامنے ان کی اصلاح و ترقی کا کوئی مجرب یقینی متحدہ اور جامع پروگرام نہیں۔

اگر زیادہ نہیں صرف سرسید مرحوم کے زمانہ سے مسلمانوں کی جد و جہد کو لیا جائے تو نظر آئیگا کہ ہزاروں قسم کی جد و جہد مسلمانوں کے ترقی پذیر مومنکی کی گئیں مگر ناکام بنکر رہ گئیں بیشمار انجمنیں قائم ہوئیں اور ٹوٹ گئیں لاتعداد تجویزیں اور پروگرام مرتب ہوئے مگر کاغذوں کی غذا بن گئے اور بے گنتی تحریکیں شروع ہوئیں اور ختم ہو گئیں مگر مسلمان جہاں تھے وہیں کے وہیں رہے اسکول و کالج کی پریذیڈنسیری کونسلوں کی ممبری اور اگر یزوں و ہندوؤں کی چاپلوسی سے کچھ نہ ملا نہ بی اے اور ایم اے ہونے سے اسلام کو ترقی ہوئی اور نہ عربی دانی بغیر خانوں اور مدرسوں سے مسلمانوں کی مصیبت کا خاتمہ ہوا اور کون نہیں جانتا کہ ہمارے درد کی دوا نہ کانگریس کے پاس ہے اور نہ مسلم کانفرنس کے پاس اور ہماری اصلاح و ترقی نہ مسلم لیگ اور ایجیٹیشنل کانفرنس سے ہوئی اور نہ جمعیۃ العلماء سے بلکہ مسلمان روز بروز اسلام سے دور تر ہوتے چلے گئے۔

اس سے یہ نہ سمجھئے کہ میں ان جماعتوں کی نیتوں پر حملہ کر رہا ہوں یا ان کی تنقیص کر رہا ہوں حاشا و کلا مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کی تمام کوششیں جد و جہد اور پروگرام اور تمام جماعتیں مخلصانہ طریقہ سے اپنی اپنی جگہ مفید ہیں مگر مسلمانوں کی تمام بیماریوں کا صحیح علاج نہیں تمام جماعتوں انجمنوں اور کوششوں کا نتیجہ اور فائدہ یہ ضرور ہوا کہ مسلمانوں نے صحیح طور پر اپنی حالت کا احساس کر لیا اور ان میں ترقی کا خیال پیدا ہو گیا مگر باوجود اس کے مسلمانوں کی حیثیت یا تو جوں کی توں ہے یا پسماندہ کر رہ گئی ہے کوئی مسلمان کسی ایک خیال پر متحد نہیں نہ ایک دستور العمل اور نصب العین پر پہنچتے ہیں اور نہ ایک کام کرنے کے لئے تیار ہیں نہ راستہ ایک ہے نہ منزل مقصود ایک ہے اور نہ دین ایک اور یہ تماشہ اور تعجب یہ ہے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے مسلمانوں کی بھلائی کے لئے اور اسلام کے نام پر یعنی کہتے سب ایک ہی بات ہیں مگر چلتے ہیں مختلف راہیں اور اسلام و مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا دعویٰ سب کو ہے مگر منزل اور طریق کا ایک نہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر وہ کونسی چیز کھو گئی ہے جسکے بغیر مسلمان آگے نہیں بڑھتے اور روز بروز اسلام سے دور تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور وہ کونسا منشور کی برزہ ہے جس کے بگڑنے سے گاڑی آگے نہیں بڑھتی۔

میرے خیال میں اس کا واحد سبب یہ ہے کہ تعلیمی جہاد رک گیا مسلمان اصلی سپاہی اور حقیقی توحید و رسالت کے پیرو نہ رہے اور مسلمانوں کا بگڑ جانا اور اسلامی زندگی کا مفقود ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہ تھا کیونکہ خدائے حکیم و علیم نے ان کی اصلاح و ترقی اور عزت و اقتدار کا یہ مضبوط دستور العمل اور مستحکم نظام رکھا تھا جس کی موجودگی میں مسلمانوں کا زوال پذیر ہونا قطعاً ناممکن تھا یعنی مسلمانوں پر یہ فرض قرار دیا تھا کہ ان میں ایک جماعت رہبران دین کی ہو جو قرآن مجید کے علم و عمل کو سامنے رکھکر مسلمانوں کو حقیقی معنوں میں مسلمان بناتے رہیں ان کو خدا کا پیام بار بار سناتے رہیں اور ان کے دل و دماغ کو اسلامی زندگی کے سانچے میں ڈھالتے رہیں مگر غضب یہ ہوا کہ کچھ عرصہ سے رہبران دین و پیشوایان مذہب نہیں ملے جو قرآنی علم و عمل سے مسلمانوں کی اصلاح و ترقی چاہتے اور خود علم و عمل کا نمونہ ہوتے بلکہ اسلام کی غلط تفسیر ہوتے بلکہ انہوں نے خود قرآن مجید سے منہ موڑا اس کی حقیقی تعلیم کو فراموش کیا مائشا کی ہر تجویز پر لبیک کہا ہر تقریر و تحریر پر واہ واہ کی صدا بلند کی اور اپنی اپنی اجتہادی رائے کو نجات کا ذریعہ سمجھا لیکن خدائے تجویز کردہ دستور العمل کو حقیر اور ناقابل عمل جانا اور علماء و مشائخ یہود و نصاریٰ کے علماء و مشائخ کی طرح ہو گئے۔

دینی رہبران قوم کو سمجھا جاتا ہے جو جامع از ہر یا دارالعلوم دیوبند یا مظاہر العلوم کی سند رکھتے ہوں اور نصاب تعلیم ختم کر چکے ہوں جبہ و دستار لیکر آراستہ و پیراستہ ہوں فتوی دیا کرتے ہوں امام مسجد ہوں تحریر و تقریر پر قادر ہوں وعظ کہتے ہوں اور مثنوی مولانا روم لیکر اور جھوم جھوم کر پڑھتے ہوں اپنے مدرسہ عقائد اور فرقہ کی حمایت میں سرگرم ہوں اور دوسرے دل کو کافر و منافق بنانے میں بڑے بیباک اور مشاق کسی مدرسہ کی چہار دیواری کے اندر قال اقول کی تکرار کرتے ہوں خالقا ہوں میں الصلوٰۃ کے نعرے لگاتے ہوں اور ہیری مریدی کا سلسلہ رکھتے ہوں۔

ایسے لوگ جو ان خصوصیات کے مالک ہیں تمام قوم پر چھا گئے شیر العلماء کا دور دورہ ہو گیا ریاکار مشائخ نے اپنا تسلط و اقتدار جمایا ہر شخص دینی رہبر اور واعظ بن بیٹھا بے دماغ متقی اور صلحاء کا بن گیا جتنی کہ سامعین سے زیادہ واعظ اور سلسلہ ہو گئے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان سراپا غافل بنکر رہ گئے جو نصوصات صحیح معنوں میں مبلغ و رہبر دین اور خیار العلماء تھے وہ یا تو زمانہ کی رفتار اور بے دماغوں کی چیخ و پکار و بیکدر گوشہ نشین ہو گئے یا ان کی آواز سیاسی لیڈروں کی ہنگامہ آرائی میں دب گئی اور اس طرح مسلمان مخلص اور قابل دینی رہبروں کی قیادت اور رہنمائی سے محروم ہو گئے۔

بس ضرورت ہے کہ نام نہاد ہمہ رہبروں اور دینی پیشواؤں کی پیشوائی کا انہدام کیا جائے اور مسلمانوں کے سامنے اسلامی تعلیم اور دینی رہبروں کی شناخت کا معیار

رکھا جائے تاکہ وہ مخلص اور قابل اور نااہل و خود پرست رہبروں میں تمیز کر سکیں اور ان قرآنی علیہ عمل کی طرف متوجہ ہو کر اپنا کیسا مرا وقار حاصل کریں۔

## مسلمانوں کی اصلاح کا سرا ان اظہام کر مسلمانوں پر چھایا ہوا

اور کمزوریاں پیدا ہی نہیں ہو سکتیں اور رکاوٹیں اسلام سے دور نہیں ہو سکتیں جب تک کہ ان کو ایسے دینی رہبر میسر نہیں جو قرآنی علم و عمل کے ماہر ہوں اور ان کے پیش نظر قرآنی دستور العمل ہو چنانچہ ارشاد ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون چاہیئے کہ تم میں ایک گروہ کہ وہ دوسروں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کی طرف ہدایت کرے اور برے کاموں سے روکیں اور یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

اس آیت میں جو لفظ من ہے اس کی تفسیر میں مفسرین کے درمیان اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک تو یہ تبعیض کے لئے آیا ہے جس کی رو سے یہ معنے ہوں گے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جس کا دستور العمل آیت مبارکہ میں بیان کیا گیا اور بعض لوگ اس کو "بیانیہ" قرار دیتے ہیں اس صورت میں معنے یہ ہوں گے کہ تم سب مسلمانوں میں صفت یہ ہونی چاہیئے کہ تمہارا ہر فرد اچھے کاموں کی دوسروں کو ترغیب دینے والا اور برائیوں سے روکنے والا ہو بہر حال اس آیت مبارکہ کی رو سے مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ ان میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہو خواہ اس تبعیضیہ قرار دیا جائے یا بیانیہ دونوں صورتوں میں دینی رہبروں اور مبلغوں کا ہونا لازمی ہے۔

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر واجب ہے بلکہ بعض تو کہتے ہیں کہ فرض کفایہ ہے اور ساتھ ہی اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو جماعت امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عامل ہو مسلمانوں کی فلاح و بہبود اسی کی ذات سے وابستہ ہو جیسا کہ اولئک ہم المفلحون میں فلاح کو ان پر حصر کر دیا گیا ہے۔

## مسلمانوں کو تین باتوں کا حکم اور نشر ہدایت کا مکمل نظام

مسلمان دنیا میں تمام قوموں کا ہادی خیمنہ اللہ کی سپاہی اور ہدایت کا پیامی بنکر آیا ہے اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ اس آیت میں مسلمانوں کو تین باتوں کا حکم دیتے ہیں اول دعوت الی الخیر یعنی لوگوں کو نیکی کی طرف بلانا دوم امر بالمعروف یعنی اچھے کاموں کی ہدایت کرنا سوم نہی عن المنکر یعنی برے کاموں سے روکنا دعوت الی الخیر بمنزلہ رکن کے ہے جس کی دو قسمیں ہیں اول ان کاموں کی ترغیب دینا جن کا کرنا مناسب ہے دوم ان کاموں کا کرنا مناسب نہیں پہلی نوع امر بالمعروف ہے اور دوسری نہی عن المنکر اول جس کو بیان فرما کر اس کے بعد اس کی دونوں نوعوں کو بیان فرمایا تاکہ سامعین کے دل پر گہرا اثر پڑے کہ اصل ہدایت تہذیب اخلاق کا کام پوری طرح سرانجام پائے اور مسلمانوں کا تعمیری و اصلاحی نظام ہر طرح تکمیل کو پہنچے۔

## امت محمدی کا طغرہ امتیاز

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ تم سب امتوں سے بہتر ہو کہ لوگوں کے نفع پہنچانے کے لئے پیدا کئے گئے ہو اچھے کاموں کی ہدایت کرتے ہو برے کاموں سے روکتے ہو

اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اس آیت سے بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی فضیلت و اہمیت ثابت ہوتی ہے اس سے زیادہ اس کی فضیلت اور اہمیت اور کیا ہو گی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ایمان باللہ پر مقدم کر دیا ایک دوسری جگہ بیان کیا لتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور آپس میں نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو دیگر خیال رہے کہ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار نہ بنو۔ معلوم ہوا کہ مسلمان کی امتیازی وصف یہی نہیں کہ وہ خود با اخلاق اور باعمل انسان ہو بلکہ اس کی عداوت اور للہیت میں اتنی وسعت ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ہر طرح نیکی جائز طریقہ سے بالاتر رکھے اور دنیا میں تعدی و بدی کی راہوں کا بند کرنا اپنا فرض منصبی سمجھے تاکہ دنیا امن و

## مسلمانوں کو متنبہ ہونا چاہیئے

نجائے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی ابن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون یعنی بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے آگے بڑھ گئے وہ لوگ ان برے کاموں کو جو وہ کیا کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بیشک وہ کام بہت ہی برا تھا جو وہ کرتے تھے۔

اس آیت میں فحش کے ساتھ مسلمانوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ کہیں ان گناہ کے تو وہ مرتکب نہیں ہو گئے جس کی وجہ سے بنی اسرائیل پر لعنت کی گئی یہ واقعہ مسلمانوں کی عبرت پذیری کے لئے بیان کیا جا رہا ہے کہ بنی اسرائیل پر لعنت کئے جانے کا سبب یہی تھا کہ انہوں نے نہی عن المنکر کو چھوڑ دیا تھا۔

## علماء اسلام کو خبردار ہونا چاہیئے

لولا ینھاھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا یصنعون یعنی علماء اور مشائخ گناہ کی بات کہنے سے کیوں نہیں ان کو منع کرتے اور حرام کھانے سے روکتے کیا برے عمل ہیں جو وہ کر رہے ہیں قرآن کریم ہمیں یہود و نصاریٰ کے علماء و مشائخ کی کہانیاں سنانے نہیں آیا بلکہ ہمارے علماء و مشائخ کو خبردار کرنے اور ان کو اپنے فرض منصبی پر قائم کرنے کے لئے آیا ہے ان کی خوشنودی کو توڑنے ان میں حق گوئی کا بے لاگ اور بے خوف مادہ پیدا کرنے ان کو بے راہ روی سے بچانے اور راہ راست پر قائم رکھنے کے لئے آیا ہے اور ان کے اعمال و اقوال کو پرکھنے اور اپنی اپنی حالت کا جائزہ لینے پر ان کو خبردار کرنے کے لئے

## امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ترک کرنا ہلاکت ہے

فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئس بما کانوا یفسقون پھر جب وہ بھول گئے اس کو جو یاد دلایا تھا ہم نے تو ہم نے ان کو بچا لیا جو برے کاموں سے منع کرتے تھے اور جنہوں نے ایسا نہیں کیا ان کو برے عذاب میں دھر پکڑا بسبب اس کے کہ وہ نافرمان تھے فلولا کان من القرون من قبلکم اولوا بقیۃ ینھون عن الفساد فی الارض تو کیوں نہ ایسے لوگ ہوئے جن میں اثر ہوتا اور زمین میں فساد کرنے سے منع کرتے۔

ان تمام آیتوں سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی فضیلت و اہمیت اور ان کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے اور ان کا ہی مفہوم نکلتا ہے کہ مسلمانوں میں ایک مخصوص طبقہ ہمیشہ

ایسا ضرور ہونا چاہیئے جس کا شب و روز وظیفہ حیات امر معروف و نہی عن المنکر کے سوا اور کوئی مشغل نہ ہو اور جن لوگ رہبر دین ہیں جنکی ضروریات کا پورا کرنا قوم کا فرض ہے تاکہ وہ بالطمینان خاطر اپنے کام میں لگے رہیں اور ان کو گداگری کی بری رسم اور اگر قوم کے پاس انکی امداد کا کوئی ایسا انتظام نہ ہو تو رہبر یہ کوئی ضرور نہیں کہ زبردستی قوم پر بار بنیں اور ان کی کمائی پر دوسرا دیکر بیٹھ رہیں ایسی حالت میں اگر علمائے رہبران دین قوم کو اپنی ضروریات کے بارے سے بیکدوش کر کے یہ کہدیں گے ان اجری الا علی اللہ تو انکی تبلیغ کفر و الحاد کے پہاڑ ڈھا دیجائیگی اور اس میں شان ثبوت کی جھلک آجائیگی بہتو سبحان اللہ کیا کہنا ہے نور علی نور اگر ایسے دس بیس مخلص عالم اور رہبر دین نکل آئیں تو قوم کی کایا پلٹ کر رکھدیں۔

یہ نہ ہو سکا مسلمان اللہ کا بیابی اور بجا دے لیکن چونکہ اس نے ضروریات زندگی اور اسباب معیشت کو بھی فراہم کرنا ہے تاکہ دین و دنیا میں فائز المرامی ہو اس لئے اللہ پاک نے ایک جماعت علما یا رہبران دین کو خصوصیت کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے منتخب کر لیا ہے گویا عوام وہ فوجی ہیں جن سے نفیر عام اور دشمن کی حملہ آوری کے وقت تحفظ ملت کا خاص طور پر کام لیا جائے گا لیکن علما ہر وقت عالم جہاد میں ہیں جو اصلاح امت کا ہی خیال رکھتے ہیں وہ سری اقوام کے سامنے بھی اسلام کو پیش کرتے ہیں یعنی اندرونی و بیرونی اصلاح تبلیغ و نصیحت اور تبلیغ و اشاعت علما کا فرض ہے نہ کہ غیر علما کا اگر کسی وقت خود علماء اسلام کی روح کو یہ بیماری خدانخواستہ مبتلا ہو اور مبلغ نہ رہیں اور خود قرآنی تعلیمات کو بھی بلا صرف تاویلات کے سمجھ نہ لیں جیسا کہ آج اکثر علما کا حال ہے تو پھر اگر ساری دنیا کے غیر عالم مل کر مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کرنا چاہیں تو ناممکن ہے۔

## امر معروف کے شرط و ارکان

چار ہیں محتسب، محتسب علیہ اور نفس احتساب محتسب کی شرطیں یہ ہیں اول مسلمان ہو مکلف ہو اور امر معروف و نہی عن المنکر پر قادر ہو دوئم خبیر اور نیک و بد کا عالم ہو تاکہ جہالت سے نیک کو بد اور بد کو نیک سمجھ لے اور سوئم جس کی نصیحت دوسروں کو کرے اس پر خود عامل ہو ورنہ اس کی وعظ بے تاثیر ہو گی۔

حسن بصری سے مروی ہے کہ میں نے مطرف بن عبداللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس کام کو میں خود نہیں کرتا اس کی ہدایت کسی اور کو بھی نہیں کرتا۔ نہی عن المنکر کے پانچ مراتب ہیں اول تعریف یعنی نیکیوں کی خوبیاں بیان کرنا دوسرے وعظ لطیف اور حکمت موعظت کے ہمراہ میں۔ تیسرے لعنت و ملامت کر کے اعتدال سے تجاوز نہ ہو مثلاً احمق اور جاہل کہنے پر اکتفا کرے چوتھے نہی اور سختی کے ساتھ برے کاموں سے روکے مثلاً لہو و لعب کی چیزوں کو توڑنے یا پانچویں تخویف یعنی اللہ کے عذاب سے ڈرائے اور اس میں مبالغہ کرے۔

جس کام سے منع کیا جائے وہ منکر یا معصیت ہو اور منکر حسیہ سے عام ہے کسی کے عیبوں کی تجسس اور تلاشی نہ کرے پس پھر کوئی معصیت کرتا ہے اس سے محتسب کو کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہیئے جن کا منکر ہونا قول اجتہاد میں ہو ان کا احتساب محتسب کے لئے واجب نہیں پس حنفی کو شافعی اور شافعی کو حنفی سے مسائل اجتہادیہ میں کوئی سروکار نہ رکھنا چاہیئے۔

اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ امر معروف و نہی عن المنکر اور چیز ہے اور سرزنش پر کھڑے ہو کر وعظ کرنا اور بات ہے امر معروف و نہی عن المنکر کرنا اگرچہ گناہگار اور فاسق کیلئے بھی جائز ہے لیکن جاہل اور نادان کا مسجد کے اندر میمبر پر کھڑے ہو کر وعظ کرنا قرآن و حدیث کی غلط سلط تفسیر کرنا اور وعظ کے مسائل بیان کرنا حرام ہے کیونکہ عوام الناس انہیں اپنا مقتدا اور دینی رہبر سمجھ لیتے ہیں اور ان کی غلط باتوں کی تقلید کرنے لگتے ہیں ایسے جاہل نااہلوں کی کثرت ہی نے دینی رہبروں کو بدنام اور ان کی رہنمائی سے مسلمانوں کو محروم کیا ہے۔

## دینی رہبر اور واعظ باعمل ہو

فرمایا انصاف حمدی ہے اسلام کے پرستار مسلمانوں کی بدحالی کو دیکھ کر خدا کے دین کی رسوائی کا ماتم کرتے ہیں لاکھوں انگیجل اسلام کے غم میں گھل رہے ہیں مگر یہ بات کہ بیشمار نالائق مسلمانوں کے لئے ہوئے اقبال کا مرثیہ پڑھ رہی ہیں مگر فتنہ عمال مسلمانوں کا ذرا بھلا نہیں ہوتا علما اور دینی رہبر جو اب بیٹھے ہیں کہ تو وہ علما سے بیزار اور کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اور وہ سننے سے عوام اور اٹھنے سے انکار کر رہی ہو اس میں پرانی تسلیم و رضا اور قدیم اطاعت کیشی و ارادتمندی باقی نہیں رہی اسلئے اصلاح حالات ناممکن ہے مگر یہ واقعات و حقائق کے خلاف ہے علماء کی اطاعت کیشی آج بھی اس قدر قوی ہے کہ ایک دینی رہبر کے اشارہ پر وہ سنے بنی بنائی سلطنت کا تختہ الٹ دیا اور علما کے احکام کے سامنے سر جھکا کر ہزاروں مسلمان جیلوں میں گئے ملازمتیں چھوڑیں گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی اور سولی کے تختے پر بھی لٹکنے تو یہ ہرگز کہنا صحیح ہے کہ چونکہ ان کے ہاتھوں سے رہبر کا بیڑا بیکار مرنے تک کیلئے تیار ہوں وہ علما کے ہاتھ سے آبحیات کی جگہ زہر بیکر دوبارہ جی اٹھنے پر تیار ہوں غرض مسلمان اسی پرانی اطاعت کیشی پر قائم ہیں۔

یہ کوئی ایسی معمہ اور باریک نکتہ نہیں بلکہ ایک بالکل صاف بات اور روشن حقیقت ہے کہ آج جو جماعت دینی رہبروں کی ہے جس کے ہاتھ میں ہماری زمام قیادت ہو اس کے پاس نیک نیتی اور عمل کی برکت نہیں وہ سارے دل و دماغ سے عمل کے ذریعہ سے رہبر دینا چاہتی ہو مگر خود جاہل ہے۔ خوب یاد رکھیئے صحیح اعتقاد اور صحیح عمل دونوں لازم و ملزوم ہیں اور آج انہی دونوں کا قحط ہے ارشاد باری ایسی ہی رہبروں اور واعظوں کو تنبیہ کرتا ہے اللہ تقولون مالا تفعلون تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم۔ وہ اپنی زبانوں سے ایسی بات کہتے ہیں جس کا انکے دلوں میں نہیں اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم کیا تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو یہی وہ بے عملی ہے جس نے یہود و نصاریٰ کے عالموں کو ہیرا غرق کیا اور امت محمدی کے علما کو رسوا کیا جگہ جگہ ان سے غیرت دلائی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ معراج کی رات ایک ایسی قوم پر گذر ہوا کہ انکے ہونٹ آگ کی قینچی سے کاٹے جاتے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو کہا کہ کنا نامر الناس بالبر و ننسی انفسنا و نتلو الکتاب افلا نعقلون ہم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے تھے مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور برائی سے روکتے تھے مگر خود اس سے نہیں بچتے تھے۔

## دینی رہبر کون ہے؟

پس دینی رہبر وہ ہے جو صحیح اعتقاد اور صحیح عمل رکھتا ہو قرآنی علوم پر عمل کرنا اور کرانا ہو خدا کی کتاب اور سنت رسول کے مطابق مسلمانوں کی اصلاح و ترقی پر کمر بستہ ہو اپنی تحریر و تقریر کے ساتھ نیک نیتی اور عمل کی قوت بھی رکھتا ہو اسلام کی عملی تفسیر ہو سچا مسلمان ہو عالم مجاہد ہو چاہے طوع ہو چاہے رہا ہو ہر ایک سے بے خوف ہو ہر ایک اثر سے آزاد ہو جس میں یہ اوصاف نہ ہوں وہ ہرگز ہرگز اس قابل نہیں کہ مسلمانوں کا دینی رہبر کہلائے۔

مسلمانوں اگر تم نے بے عمل نااہلوں اور مصنوعی رہبروں کے اقتدار کا تیا پانچہ نہ کیا اور ان کو اپنا رہنما سمجھتے رہے تو تمہارا دل و دماغ عمل سے اتنا خالی ہو جائے گا اور تمہاری قیامت تک بھی اصلاح و ترقی نہیں ہو سکتی دعا ہے کہ خدائے قدیر جل مجدہ تمہیں جھوٹے سچے اور کھوٹے کھرے رہنماؤں کی پہچان کی توفیق دے اور راستے اختیار پر چلنے کی ہمت و توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔

# مُسلمان عابد و زاہد

از جناب مولوی سید نذیر الحق صاحب رہوار آباد ضلع لائل پور

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش و سعی بجا لاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں۔

نجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے ایک طبعی حالت برتر ہستی اور محبوب حقیقی کی تلاش ہے جو انسانی فطرت کے لئے لازم ہے انسانی فطرت کی یہ تلاش اور اندرونی کشش قلوب انسانی میں عالم ازل ہی میں رکھدی گئی تھی اس فطری کشش کا اقرار اسی وقت سے محسوس ہونے لگتا ہے جبکہ بچہ رحم مادر سے باہر آتا ہے وہ پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے جو روحانی خاصیت دکھاتا ہے وہ ماں کی محبت ہے پھر جوں جوں اس کے حواس کھلتے جاتے ہیں اور شگوفۂ فطرت کھلتا جاتا ہے دوں دوں پرکشش محبت وسعت پذیر ہوتی جاتی ہے حتی کہ ہر شناسا انسان سے تعلق و محبت پیدا کر لیتا ہے درحقیقت یہ وہی کشش محبت ہے جو معبود حقیقی اور شاہد مقصود کے لئے بچہ کی فطرت میں رکھی گئی ہے یہ عاشقانہ جوش اور بیتابانہ تلاش اسی محبت الٰہی کا عکس ہوتی ہے جب وہ پھیل گیا ہے وہ اپنے اندر ایک خوش آیند آواز اور دلکش محبت پاتا ہے مگر نہیں جانتا کہ مجھے کس چیز کی تلاش ہے اور سبیل لیلائے مقصود کہاں ہے گویا وہ اپنا تعلق محبت ہر ایک سے قائم کرتا ہے مگر اطمینان و سکون کسی طرح نہیں پاتا اور دنیا کی ہر ایک چیز الٹا اُلٹا کر ایک گمشدہ چیز کو تلاش کرتا ہے مگر اس کو کہیں پتہ نہیں پاتا غرض انسان کا مال و اسباب بیوی اور خویش و اقارب سے محبت کرنا اس امر کی کھلا اور روشن حجت ہے کہ ایک برتر ہستی کی تلاش خدا طلبی کا جذبہ اور وصال حقیقی کی ہوس ایک فطری امر اور طبعی حالت ہے جس سے انسان کو کسی حالت میں بھی گزر نہیں ہو سکتا۔

چونکہ انسان ایک دقیق در دقیق ہستی اور اپنے گمشدہ محبوب کو ان جسمانی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا اور اپنی ناتمام عقل سے نہیں پا سکتا اس لئے خدا کی محبت و معرفت کے بارہ میں انسان نے بڑی بڑی ٹھوکریں کھائی ہیں اور فاش غلطیاں کیں اور اپنی سہو کاریوں ادراک و فہم کی پستیوں اور اندازہ سے چشم کی غلط کاریوں سے اپنے محبوب و معبود حقیقی کا حق دوسروں کو دیا اور اپنی عقل و فطرت کے خلاف کم شدہ محبوب سے تعلق منقطع کر کے اس کے غیروں سے تعلق قائم کر لیا کبھی چاند سورج اور سیارات کی جھلمیوں کو خدا کی تجلی سمجھا کبھی اپنے ہی جیسے انسانوں کو اپنا معبود تصور کیا کبھی حیوانوں اور درختوں کے سامنے اپنا سر جھکا اور کبھی اپنی بنائی ہوئی مورتوں اور پتھروں کے سامنے سربسجود ہوا۔

یہ قدیم زمانہ کا قصہ اور پرانے انسان کی گمراہیاں اور غلط کاریاں نہیں بلکہ موجودہ ترقی یافتہ اور مہذب دنیا کا انسان بھی آپ کو مورتیوں کو پوجتا ہوا گھنٹا بجاتا ہوا حیوان و مادہ کو خدا سمجھتا ہوا تثلیث کے جال میں پھنسا ہوا اور صلیب کے سامنے سربسجود نظر آئے گا اس سے بڑھکر ان کی بدمستی گمراہی اور کیا ہو گی کہ آج جبکہ آفتاب اسلام نے نقوش شرک کے بادلوں کو چیر کر محبوب حقیقی کا جلوہ دکھا دیا ہے اسلام کی عذاریٰ کی آواز صدائے حق اور صلائے عام قلوب و اذہان کو مسخر کر رہی ہے اور انسانی فطرت کی قوتیں بیدار اور خدا کے جلوے ایسے بےحجاب ہو چکے ہیں کہ فضائے بسیط سے دبے ہوئے آواز آ رہی ہے کہ بار سفر ان کے متوالو تمہیں جس تلاش جستجو ہے وہ میرے ہی پردہ غیر محجور میں پوشیدہ ہے وہ ہیں ہے میں ہیں ہوں اور میں تجھی میں ہوں فردوس کی ان روح پرور ہواؤں کی گدگدی کے باوجود بھی گمراہ انسانوں کی فطرت سرد ہی ہے وہ بدستور کفر و شرک کی کیچڑ میں دھنسے ہوئے ہیں اور یہ گم کردہ راہ مجنوں ابد بداوہ ہر بیٹھکے پھر رہے ہیں مگر آہ یہ ان بدقسمت انسانوں اور اسلام سے منہ موڑنے والوں کا قصور نہیں بلکہ ؎

ساربان ظالم نے ناحق کہہ دیا محمل میں ہے — آہتک مجنوں یہ سمجھا تھا کہ لیلےٰ دل میں ہے

در عجب گردش ایں دائرہ دارد — دلبتی است کہ گہ گردوں بگارد و دراں را

اکنوں اثر تربیت دہر برآن نیست — تا صورت خرہرہ دہد نطفۂ کاں را

بر خاستہ زیں شورزمیں چند نجائے — یکسر بکف غول ہوا دعنباں را

## عبادات کی غرض و غایت

جس طرح ورزش کا منشا یہ ہے کہ اعضائے جسمانی میں طاقت آئے اور تعلیم کا مدعا یہ ہے کہ دماغی قوتوں کی نشوونما ہو اسی طرح مذہب کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہماری اخلاقی اصلاح اور روحانی ترقی میں ممد معاون ہو اعمال و عبادات کی غرض و غایت بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ ہم کو علائق دنیوی سے یکسو کر کے ہمارے قوائے باطنی کو بیدار کریں اور عرفان نفس و تقرب الٰہی کی طرف مائل ہوں پس جو مذہب اس مدعائے عالی کو بدرجہ اتم اور اعتدال کے ساتھ پورا کرے وہی مذہب صحیح معنوں میں خدا تک پہنچا سکتا ہے ورنہ یوں دعوے کر دینا تو نہایت آسان ہے۔

دنیا میں جتنے مذاہب آئے تقریباً ان سبھوں نے اپنی اپنی بساط کے مطابق اس فرض منصبی کو پورا کرنے کی کوشش کی کہ اس کے متبعین خدا تک پہنچ جائیں اور اس غرض کے لئے کچھ اعمال و اشغال تعلیم و تلقین کئے اور تمام بڑے بڑے ادیان نے روحانی ترقی کو مدنظر رکھا ہے مگر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ انسان کو خدا تک نہ پہنچا سکے بلکہ الٹا عالم قدس میں لیجانے کے جاہ ضلالت میں جا گرایا دیکھئے ایک شاعر نے اس حقیقت کو کیسے عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے ؎

بعض کر گئے دعوے تو ہزاروں لاکھوں — لیکن ان دعووں کی تکمیل کسی سے نہ ہوئی

بدھ کا قائل بن کر آشنا ہے پر مودہرا — الیاشا بن کر تعمیل کسی سے نہ ہوئی

شنکر آچاریہ نے کہہ تو دیا تھا ہمہ اوست — پوچھا کیا معنی تو تفصیل کسی سے نہ ہوئی

پیرو باندھی ہوئے تو کہا "عین قدیم" — ان کی وحدت کی بھی تاویل کسی سے نہ ہوئی

ہے نصاریٰ کو بھی دعویٰ کہ خدا تین میں ایک — اس معمہ کی بھی تحلیل کسی سے نہ ہوئی

دیویاں تھے سب اور گیانی ہندلت — خالق خلق کی تشکیل کسی سے نہ ہوئی

کامیاب اپنے دعاوی میں اک امی ہی رہا — باقی سب دعوی تھے تکمیل کسی سے نہ ہوئی

دین فطرت ہی کا غلبہ تھا مسلم سو ہوا — فطرت انسان کی تبدیل کسی سے نہ ہوئی

دیگر مذاہب سے اس بارہ میں کوتاہی اور غلطی یہ ہوئی کہ وہ اپنے دامن کو افراط و تفریط سے نہ بچا سکے دین و دنیا کے تعلق باہمی کو نہ سمجھ سکے اور فطرت انسانی کو مکمل طور پر سمجھ نہ کر سکے گویا کہ وہ دانائی نہ تھے اور عروج دارتقا کی اعلیٰ منزل میں نہ تھے بلکہ نگہداشت اور تفتی قوانین تھے چنانچہ مذاہب سابقہ کے متعلق محققین یورپ کی تحقیق ملاحظہ ہو۔

## دین و دنیا کا باہمی تعلق اور تمام مذاہب اور تمام عالم

اسلام کے سوا تمام مذاہب اور تمام نوعوں کی عبادت ریاضت اور خدا طلبی کا محور و مرکز یہ خیال خام اور گمراہ کن تصور تھا کہ دنیا دی تعلق بیچ ہے جس قدر انسان دنیا کی علائق و تعلقات سے کنارہ کش رہے اسی نسبت سے وہ روحانی کمال کے مدارج طے کر سکتا ہے اسی ذہنیت نے تارک الدنیا اور رہبانیت پیدا کی جنہوں نے خدا طلبی اور خود کشی کو مترادف سمجھا۔ لارڈ رسل لکھتا ہے کہ:-

زاہدوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فطری خواہشوں کا جو اثر ان پر ہے اس کو بالکل مٹا دیں فویر باش لکھتا ہے:-

مذہب کی سب سے بڑی خصلت یہ ہے کہ ملکی اور سیاسی زندگی تباہ کر دی جائے دنیا کے تمام کاروبار اس غرض سے چھوڑ دیئے جائیں کہ نہایت خضوع کے ساتھ بہشت کے انتظار میں دین و دنیا کی اس کٹھن تعلق اور تقریب الٰہی کے اس ناممکن الحصول اور خلاف عقل و فطرت تخیل کو دیکھ کر ہنسی پر جبہ نہایت حسرت و یاس سے تمسخر کرتا ہے۔

وائے کاش کوئی بین شخص مذہبی اور علمی تعصب کے نقابوں کو ایک ساتھ چاک کر ڈالتا اور اس مضبوط تعلق کو جو مذہبی خیال اور علمی تفکر میں ہے کھول کر دکھا دیتا الیا کرنے سے جو رنجیدہ کشمکش دونوں میں ایک مدت سے چلی آتی ہے وہ مٹ جاتی۔

قلوب و ارواح کی اس تشنگی و حسرت و یاس اور فطرت کی اس آواز کی دست گیری کرنے اور بنی نوع انسان کو آب معرفت پلانے کے لئے اسلام دنیا میں آیا اور سب سے پہلے جگی پن اور ترک دنیا کے خیال کو مٹایا۔

وس هبانية ابتدعوها ما كتبنا ها عليهم

جو رہبانیت اور جوگی پن ہندوؤں اور عیسائیوں نے خدا کا بھیجا ہوا نہ تھا ان پر فرض نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنی ایجاد ہے۔

فلا تنس نصيبك من الدنيا

دنیا میں تمہارا حصہ ہے اسکو فراموش مت کرو جیسا کہ

## اسلامی عبادات کے اصول و فروع

اسلام سے پہلے عموماً لوگ سمجھتے تھے کہ عبادت ایک مقصود بالذات چیز ہے اس کا مقصد صرف خدا کی اطاعت کا اظہار ہے اور خدا ہماری عبادت شاقہ ہی سے راضی اور خوش ہوتا ہے جس طرح بادشاہ اظہار اطاعت سے خوش ہوتے ہیں اور جاں نثاری ادب عاجزی خشوع اور تعظیم کو پسند کرتے ہیں اسی طرح خدا بھی ان آداب و مراسم سے خوش نہیں ہوتا ہے لیکن قرآن مجید نے بتلایا ہے کہ خدا کو بندوں کی عبادت کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔

من جاهد فانما يجاهد لنفسه ان الله غني عن العالمين

جو شخص عبادت و ریاضت اور محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے خدا تو تمام عالم سے بے نیاز ہے۔

دوسرا اصول بتلایا کہ عبادت سے خود انسان ہی کو فائدہ پہنچتا ہے خدا نے جو عبادات و فرائض اپنے بندوں پر عائد کئے ہیں ان میں خود انسان ہی کی فلاح و بہبود ہے۔

من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعليها ما يريد الله ليجعل عليكم في الدين من حرج ولكن يريد ليطهركم وليتم نعمته عليكم

جو شخص اچھا عمل کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے اور جو برا کرتا ہے اپنے لئے ضایہ نہیں چاہتا کہ دین میں تمہارے اوپر کچھ دقت پیدا کرے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کرے۔

پھر تمام عبادت کے اسرار و فوائد الگ الگ بیان کئے نماز کی نسبت فرمایا ان الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر نماز فحش اور لغو باتوں سے روکتی ہے روزہ کی بابت فرمایا لعلكم تتقون تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ، حج کی نسبت فرمایا ليشهدوا منافع لهم تاکہ اپنے فائدہ کی جگہ آئیں۔

تیسرا اصول عبادت کا یہ قائم کیا کہ عبادت میں اعتدال کو ملحوظ رکھا تاکہ ان کی ادائیگی میں کسی قسم کی دقت اور دشواری پیش نہ آئے۔

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر خدا تم سے آسانی چاہتا ہے نہ کہ دشواری۔

ان سب باتوں سے بڑھکر یہ کہ ضروریات و فرائض زندگی میں شغلاً کسب معاش اور پرورش اولاد اور بیوی کے حقوق اور محبت و ملن وغیرہ کو بھی عبادت میں شمار کیا اور ان کے بجا لانے کی تاکید کی چنانچہ تجارت کے متعلق فرمایا فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله نماز سے فارغ ہونے کے بعد دنیا میں پھیل جاؤ اور صحابہ کرام علیہ الرضوان جو اسلام کی زندہ تصویر اور علی التفسیر تھے وہ فرائض زندگی کو بجا لانے اور امانتداری سے انجام دینے کو عبادت سمجھتے تھے اور واقعی ان کا چلنا پھرنا کھانا پینا نکاح داری کرنا اور خانہ داری کے کاموں کو انجام دینا سب عبادت میں داخل تھا حالانکہ بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بڑھکر عابد و زاہد کوئی نہیں گذرا اور نہ قیامت تک ہوگا۔

صحابہ کے بعد حضرات التابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ جیسا ایسے گذرے ہیں جو اگرچہ عابد و زاہد خدا رسیدہ اور برگزیدہ نفوس تھے مگر شریعت کے احکام و فرائض کی پوری تعمیل کرتے ہوئے دنیاوی تعلقات اور جائز لذات کو کسی نے بھی ترک نہیں کیا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ریشمی کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے اور تقریباً ڈیڑھ سو درس دیتے تھے جو کی آمدنی کے مالک تھے اور علی ہذا القیاس پیر پیر شگیر حضرت غوث الاعظم بھی کثیر الاولاد کثیر العیال اور دنیاوی تعلقات کو کما حقہ پورا کرتے تھے اور یہ تخصیص صرف صحابہ اور زمانہ مابعد کے اولیاء و صلحا کی نہیں بلکہ ہر مسلمان دیندار اور عابد و زاہد کے شاندار افعال بھی عبادت تھیں بشرطیکہ صحابہ کی طرح شریعت کے اوامر و نواہی کی پوری طرح نگہداشت کی جائے اور دنیا کو مقصود بالذات ہی نہ سمجھ لیا جائے۔

ممکن ہے کہ یہاں کسی کو یہ خیال گذرے کہ دنیا کی برائی اور ترک دنیا کے بعد سے قرآن و حدیث بھرے پڑے ہیں اور اس چیز سے مسلمانوں کا لٹریچر بھرا ہوا ہے ایسی حالت میں مذکورہ بالا تفصیلات قابل اعتنا نہیں اس لئے ضرورت ہوا کہ میں دنیا کی حقیقت و ماہیت بیان کر دوں تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔

## دنیا کی حقیقت و ماہیت

جاننا چاہیئے کہ بیشک دنیا کی برائی قرآن و حدیث میں نہایت شدت و تکرار سے بیان کی ہے جس کا ثبوت بزرگان دین کے اقوال سے بھی ملتا ہے مگر پہلے یہ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ کونسی دنیا مذموم ہے اس کی کونسی چیزیں اجتناب کے قابل ہیں اور کونسی دنیا خدا طلبی کے راستہ میں حجاب عظیم راہ الٰہی کی دشمن و قاطع اور قابل ترک ہے تو اس کے متعلق غزالی فرماتے ہیں:-

دنیا لسانا حرثك عباد الله ان تهارے دنیا اور آخرت تمہارے قلب کی دو حالتیں ہیں جب حالت ان دونوں میں سے نزدیک الدانی منها تسمى دنيا وهو كل ما قبل الموت والمتاخر الثانی اخرة وهو ما بعد الموت آنے والی ہو اور قریب ہو اس کو دنیا کہتے ہیں اور جو اس دنیا کی زندگی میں مرنے سے پہلے طاری ہو اور جو حالت متاخر ہے اس کو آخرت

فکل ما مالت فیہ حظ ونصیب یعرض ویشھوتہ ولذتہ فی عاجل الحال فھی الدنیا وما فی حظک منھا فانی الیہ میل وفیہ نصیب وحظ فلیس بذمیم بل ھو ثلاثۃ اقسام

(احیاء العلوم ج ۳ صفحہ ۱۱)

اور وہ موت کے بعد کی حالت ہے پس اس دنیا میں جو تمہارا حصہ غرض، شہوۃ اور لذۃ فی الحال دنیات سے پہلے ہے وہ دنیا ہے اور یہ تمام چیزیں جو نفس زندگی میں داخل ہیں اور جن کی طبعی طور پر انسان کو حاجت وضرورت ہے وہ مذموم اور قابل ترک نہیں بلکہ اس کی تین قسمیں ہیں

اول جو چیز اس دنیا اور آخرت میں سانجھے اور اس کا نتیجہ وثمرہ بعد موت کے بھی باقی رہے اور وہ دو چیزیں ہیں علم اور عمل۔ علم سے مراد اصلی کی ذات وصفات اور افعال ملائکہ کتب انبیاء ورسل علیہم السلام اور ملکوت السموات والارض کا علم ہے اور علم بشریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اول عمل سے عبارت خالص عبادت بے ریا ہے کیونکہ عالم کو علم سے اس قدر موانست ہوتی ہے کہ علم میں حد سے زیادہ لذۃ محسوس ہوتی ہے حتی کہ علم کے لئے وہ سونا کھانا پینا اور نکاح کرنا تک چھوڑ دیتا ہے اور تمام اشیا کو اس کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ جب ذمومہ دنیا کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس میں اس کو شامل نہیں کیا جاتا بلکہ کہا جاتا ہے کہ یہ آخرت ہی ہے اسی طرح عابد کو عبادت میں وہ لذت محسوس ہوتی ہے کہ وہ عبادت کی برابر کسی چیز کو نہیں سمجھتا اس کے فوت ہونے کو موت سے بدتر جانتا ہے اور اس کی محبت اس قدر دل پر غلبہ کرتی ہے کہ دنیا و ما فیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے سو یہ حالت بھی دنیا میں ہے۔

دوسری قسم ہے کہ انسان نفع عاجل کے لئے سرگرم رہے جس کا آخرت میں کوئی ثمرہ نہ ملے معاصی میں لذت پانے ضروریات زندگی کے علاوہ مال ودولت کو جمع کرنا چاندی سونا ہاتھی گھوڑا اور جاہ وخدم کی آرزو رکھنا اور ان چیزوں کے حصول میں اوامر خدا ہی کی بھی پرواہ نہ کرنے تو اس کا نام مذموم دنیا ہے جس کی برائی سے قرآن وحدیث بھرے پڑے ہیں اور یہ ہے مراد الخ یعنی دنیا جس کی دعوت دینا عابد کے لئے ایک مچھر کی برابر بھی نہیں۔

تیسری حالت ان دونوں حالتوں کے مابین ہے یعنی انسانی ضروریات زندگی کے حصول میں صرف تو سلا پر اکتفا کرے اور یہ بھی اس لئے تاکہ بقاء صحت قائم رہے اور وہ پوری مستعدی کے ساتھ اپنے مقصود اصلی علم وعمل کو حاصل کر سکے یہ حالت بھی دنیا نہیں بلکہ عین دین ہے۔

## حقیقت زہد

جاننا چاہئے کہ سالکین کے لئے مقام ہر ایک مقام شریف ہے اور یہ تین حالوں سے مرکب ہے علم حال اور عمل جیسا کہ باب ایمان میں ہیں ہیں قلب قول اور عمل قول باطن کے حال کا مظہر اور قائم مقام ہے اگر وہ باطن کے مطابق صادر نہ ہو تو اسلام ہے اس کو ایمان نہیں کہتے اور علم حال کا سبب اور ثمرہ ہے اور عمل سے مراد حال ہے علم وعمل کے لحاظ سے حال کی دو طرفیں ہیں رغبت اور زہد۔ زہد یہ ہے کہ کسی بہتر اور ہمیشہ رہنے والی چیز کے لئے ادنی اور فانی چیز کو چھوڑ دیا جائے بشرطیکہ اس ادنی اور محبوب چیز کی محبت بھی ہو پس کسی ایسی چیز کا چھوڑ دینا جس کی طرف النفس اور رغبت نہ ہو زہد نہیں کہلاتا پس زہد کی تعریف یہ ہوئی کہ سالک کی محبوب ومطلوب ذات باری ہے اس کی محبت کے لئے دنیا کی مرغوب ومحبوب اشیا کی ترک کر دینا زہد ہے۔

اب یہ بھی سن لیجئے کہ عابد زاہد کے اوصاف اور اس دنیا کی زندگی کے بعد باقی رہنے والی کونسی چیزیں ہیں سو یہ تین چیزیں ہیں صفاء قلب یعنی تزکیہ نفس اور قلبی طہارت یعنی دنیا کی آلودگیوں سے پاکی۔ دوسرے اللہ تعالے کیونکر کا انس اور تیسرے اللہ تعالی کی محبت طہارت قلب شہوات نفسانی کو قابو کرنے اور نفس سرکش کو مار کرنے سے حاصل ہوتی ہے ذکر الٰہی کی انسیت کثرت اذکار سے حاصل ہوتی ہے اور خدائے قدوس کی محبت معرفت الٰہی سے کمل پیدا ہوتی ہے بندہ کی یہی تین صفات بعد مرنے کے باقی رہتی ہیں اور نجات دلانے کا ذریعہ ہیں۔

حضرت امام غزالی زہد کی نسبت فرماتے ہیں:۔

کل من باع الدنیا بالاخرۃ فھو زاھد فی الدنیا

جو دنیا کو آخرت کے عوض بیچ دے وہ زاہد فی الدنیا ہے۔

یہ یاد رہے کہ مباحات اور غیر ضروری حاجات کا چھوڑنا زہد ہے نہ کہ طبعی فرمائشات اور فرائض زندگی چھوڑنا۔

## زہد کا فلسفہ

جو چیز انسان میں علوم وادراکات کے حاصل کرنے والی اور الکتاب سعادت ونضائل کرنے والی ہے وہ ایک لطیف چیز ہے جس کو روح سے تعبیر کیا جاتا ہے یعنی علوہدایت کا منبع روح ہے تو جس قدر جسم کی کثافت کو بذریعہ مجاہدات وریاضات کے زائل کیا جائے گا اسی قدر روح کی لطافت میں ترقی ہوگی اور لطافت کے بڑھنے سے علم وعمل میں وسعت پیدا ہوگی چنانچہ بوعلی سینا فرماتے ہیں:

"خدا کی معرفت رکھنے والے پاک بندے جس وقت ان سے جسمانی تعلق کا بالکل کر دیا جاتا ہے اور دنیاوی مشاغل سے وہ علیحدہ ہو جاتے ہیں تو ان کی توجہ خالص طور پر عالم قدس اور عالم سعادت کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اور بطور اعلی درجہ کے کمال کے ساتھ موصوف اور بڑی لذت اٹھانے والے ہوتے ہیں اور یہ نہیں کہ جب روح بدن میں ہو تو وہ اس لذت سے بالکل محروم رہیں بلکہ ایسے لوگ جو خدا کی عظمت وجبروت کی فکر میں پڑے ہوئے اور جسمی مشغلوں سے اعراض کرنے والے ہیں وہ ان اجسام میں رہکر بھی اس لذۃ سے اکثر بڑا حصہ پا لیتے ہیں جو ان پر غالب آکر تمام اشیاء سے ان کو فارغ کر دیتا ہے۔"

پس عبادت وریاضت اور زہد تقوی کا یہ نتیجہ ہے کہ نفوس بہیمیت کی ظلمات اور بشریت کی کدورت سے پاک وصاف ہو جاتے ہیں اور انسان سعادت وہدایت کے اس بلند درجہ پر پہنچ جاتا ہے جو اس کا مقصود بالذات ہے مگر اسلامی زہد اور رہبانیت میں جو بڑی فرق ہے کہ اسلامی زہد دنیا میں رہکر اور دنیاوی تعلقات قائم رکھکر مدارج علیا پر پہنچاتا ہے اور رہبانیت وجوگی پن تجرد اور ترک دنیا سے روح کو اپنے طبعی کمال تک نہیں پہنچنے دیتا۔

ریاضت اور نفس کشی سے غرض یہ ہے کہ اس سے روح قوی ہوتی ہے اور خواہشات مادی اور علائق دنیوی میں انہماک اور ان کو مقصود بالذات سمجھنے سے روح کمزور اور مردہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ الہامی مذہبوں میں عام عبادتوں کے علاوہ خواص کو سخت مجاہدہ سے اور نفس کشی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

## عابد وزاہد کا فرق

اسلام کی اخلاقی اور روحانی تعلیم کے دو پہلو ہیں ایک عام اور ایک خاص عام پہلو یہ ہے کہ اسلام نے جو عبادتیں نماز اور روزہ وغیرہ مقرر کیں ان کو بلا استثنا اپنے تمام پیروؤں پر فرض کر دیا اور سب کو ان کے بجا لانے کی تاکید کی تاکہ اپنے اپنے ظرف اور حوصلے کے مطابق

ہر شخص روحانی ترقی میں حصہ لے لیکن جیسے اور حیثیتیں تمام انسانوں میں یکساں نہیں ہیں اسی طرح روحانی ترقی کی قابلیتیں بھی متفاوت ہیں اس لئے اسلام نے اعلیٰ قابلیتیں رکھنے والوں اور عبادت اسلامی پر بس نہ کرنے والوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ ان کو علاوہ عام عبادات کے سخت مجاہدات اور زہد و اتقا کی ہدایت کی تاکہ ہر خاص و عام اور اعلیٰ و ادنیٰ اسلامی عبادات و ریاضات سے فائدہ اٹھائے۔ پس عابد وہ ہے جو تمام عبادات کو فدق و شوق اور خلوص کے ساتھ بجا لائے عابد و دیندار وہ ہے جو تمام عبادات و معاملات دونوں کو بوجہ احسن تمام پورا کرے اور زاہد وہ ہے جو علاوہ عبادات و معاملات کے دنیاوی تعلقات قائم رکھتے ہوئے سب سے بے تعلق رہے اور اس کے دل میں سوائے محبوب حقیقی کی محبت کے کسی دوسری محبت کی گنجائش نہ رہے غرض اخلاقی و روحانی ترقی و کمال کے تین درجے ہیں عابد، عابد و دیندار اور عابد و زاہد پس عابد و زاہد مسلمان وہ ہے جو گھر بار ہی رکھتا ہے اہل و عیال ہی ہیں دنیا میں کاروبار بھی کرتا ہے اور لوگوں سے لین دین بھی رکھتا ہے مگر پھر بھی وہ ان سب کاموں کو نہایت ہی اعتدال میانہ روی انصاف اور ایمانداری سے پورا کرتا ہے اس کا دل ان سب تعلقات اور جھگڑوں سے بے تعلق اور بے لگاؤ رہتا ہے وہ بظاہر مصیبتوں پر رنجیدہ اور مسرتوں پر خوش ہوتا ہے لیکن اس کا دل ان تمام اثرات سے بگانہ ہوتا ہے اس کے دل و دماغ میں سوائے اپنے معبود و خالق کے شکر اور تسلیم کے سوا کسی خیال کا گذر نہیں اپنے آقا و مولا کے دیکھنے میں آنا محو و مستغرق ہے کہ اپنے مالک کے عتاب انعام کسی کی پروا نہیں اور اس کی جزا سزا ترک کی خبر نہیں۔

افسوس کہ مسلمانوں میں جس طرح صحیح معنوں میں عابدوں اور دینداروں کی کمی ہے بلکہ عبادت و دینداری کے لباس اور ان کے نام پر گمراہی ہے بے راہ روی ہے اور بدعملی و دوسوائی ہے اسی طرح صحیح معنوں میں زاہدوں کی بھی افسوسناک کمی ہے رہبانیت اور جوگی پن کو اسلامی زہد سمجھا جاتا ہے اسلامی تصوف پر مہند فلسفہ غالب ہے اور نام نہاد زاہدوں اور صوفیوں پر راہبانہ رنگ چڑھا ہوا ہے اور زہد و تصوف کو حصول اعزاز و تمتع کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ حالانکہ ترک دنیا کے پردہ میں دنیا کمانا اور اپنا اقتدار قائم کرنا راہبوں اور جوگیوں کا شعار تھا نہ کہ مسلمان عابد و زاہد تو دین و دنیا دونوں کا مالک اور کائنات ارضی پر حکمران ہوتا ہے اسے تو شائبہ ریا و نمود سے بالکل پاک و صاف اور ایک بلند مقام پر رہنا چاہیے اس کی تو یہ شان ہونی چاہیے ؎

قدموں پہ ڈھیر اشرفیوں کا لگا ہوا — اور تین دن سے پیٹ پہ پتھر بندھا ہوا
ہیں دو درہموں کے دو سطے میسر و رگھر — اپنا یہ حال ہے کہ جو چاہا سو ہوا
کسری کا تاج روندنے کو پاؤں کے تلے — اور بوریا کھجور کا گھر میں بچھا ہوا
جن کے یہ سارے کام ہیں اللہ کیلئے — پھر کیوں نہ ہو ہر ایک رتبہ ہو ان کا بڑا ہوا
خورشید و ماہ انجم و لیل و نہار پر — ان کی بدا للہی کا علم ہے گڑا ہوا
تیور بدل گئے تو زمیں کانپنے لگی — ابھرے کہ اک اشارہ سے محشر بپا ہوا

شرب سے آج بھی یہ صدا گونجتی سنو
نہ جو خدا کے ہو گئے ان کا خدا ہوا


# نماز کے پورے مسائل

آپ کو اگر ایک ہی جگہ کسی کتاب میں مل سکتے ہیں تو صرف

## رکن دین مجلد

ہے جس کو پڑھنے سے نماز کی ذرہ ذرہ کیفیت معلوم ہو جاتی ہے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے جس کا حال اس کتاب میں نہ ہو فاضل مصنف نے ایک خوبی اس کتاب میں یہ رکھی ہے کہ تمام مسائل سوال و جواب کی صورت میں لکھے ہیں اس طرح ہر وہ سوال جو کسی انسان کے ذہن میں مشکل آسکتا ہے اس کتاب میں موجود ہے غرض یہ کہ نماز پڑھنی ہے تو یہ کتاب ہی ضرور منگائیے ایک تو یہ کتاب پڑھ لینے کے بعد نماز کے متعلق ایک بھی بات ایسی نہ ہوگی جو معلوم نہ ہو سکے کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ہر سال دس ہزار چھپتی ہے ضخامت تقریباً ڈیڑھ سو صفحات یہ کتاب عورتوں بچوں کم علموں بڑے پڑھوں سب کے لئے یکساں مفید ہے کیونکہ عام فہم عبارت ہے اور موٹے خط میں چھپی ہوئی قیمت اصلی بلا جلد ایک روپیہ رعایتی مجلد صرف دس آنے محصول ۵ رکھل عہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# بہشتی زیور کامل مجلد

یہ کتاب عورتوں کے لئے حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی نے لکھی ہے اور گویا فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اس کے چھ اجزاء ہیں جس کے حصے ہیں حصہ اول الف سے ظ تک پڑھنے تک اور کچھ عقائد کا بیان ہے

حصہ دوم۔ وضو طہارت حیض و نفاس کا بیان نماز کے مسائل

حصہ سوم۔ روزہ زکوٰۃ حج قربانی حج منت وغیرہ کے مسائل

حصہ چہارم۔ طلاق نکاح مہر دل عدت وغیرہ کے احکام

حصہ پنجم۔ معاملات حقوق معاشرت زچگی قرآء تجوید

حصہ ششم۔ اصلاح باطن و تہذیب و اخلاق ذکر قیامت جنت

حصہ ہفتم۔ اصلاح رسوم مروجہ شادی و غمی میلاد عرس تجہیز

حصہ ہشتم۔ نیک بیویوں کی حکایتیں سیرت اخلاق نبوی

حصہ نہم۔ ضروری اور مفید علاج ٹوٹکے اور عورتوں کے لئے

حصہ دہم۔ دنیاوی اور مفید باتیں اور فہرست حساب وغیرہ

حصہ یازدہم بہشتی گوہر یہ حصہ خاص مردوں کے لئے ہے

مسائل معاملات و فتووں کا ہے ہر حصہ کی قیمت عہ ہے

دہ گیا رہویں حصہ کی ۱۲ر

لیکن کامل سٹ کی رعایتی ۵ یہ نصف ہے یعنی دو روپے

مجلد ہی ہے محصول ۱۲ر کل ۱۷ر

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# تفسیر سورۂ فاتحہ

یہ کتاب اگرچہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن فی الحقیقت مذہب اسلام کے متعلق ایک جامع تصنیف ہے اور اس میں قصے یا بیانات میں نئی روشنی میں قرآن کی تفسیر شیطان اور سائنس خدا کی ہستی کے عقلی دلائل اسلام عقائد کی روشنی میں ملائکہ اور جنات انسان قادیانی ہے اور مجوسی انبیائے کرام کی فطری طاقتیں عذاب قبر کا عقلی ثبوت مرنے کے بعد زندہ ہونا وحی اور سائنس روح کی حقیقت نجاست کا رسالہ معاملات رسول قرآن مجید اجتہاد کیوں مخدوش ہے بسم اللہ کی تفسیر ضرور بھوسہ زیادہ گذشتہ کے علماء اور صوفیہ اسلام اور وحدت جہاد کی غرض و غایت۔ سول عربی کا حرف وار ترجمہ سورہ فاتحہ قرآنی مجید کی خلاصہ بعض اسرار و معارف احادیث وحدت وحدت کی تعلیم اتحاد کے مسلمانوں کا امتیازی شعار اسلام کا مقصد اولین تمنا دل کا مرکز اسلام ہے مرتبہ مجوسیت صراط مستقیم سے گمراہی۔

نہایت معقول کتاب ہے کئی بار چھپ چکی ہے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحہ رعایتی ہے محصول ڈاک ۵ر کل ۱۵ر

پتہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# مسلمان بحیثیت باپ

از جناب مولانا حاجی محمد عبدالسبحان صاحب آڈیٹر صدیق دہلی

آج عام طور سے مسلمانوں میں یہ شکایت پائی جاتی ہے کہ اولاد نافرمان ہوگئی اور اس نے ماں باپ کے خلاف علم بغاوت بلند کردیا ماں باپ نالاں ہیں کہ اولاد ان کا کہا نہیں مانتی بلکہ سرکش اور آزاد ہوگئی ہے جدھر دیکھو یہی رونا پڑا ہے ہر طرف یہی چیخ پکار ہے اور ماں بیٹے باپ بیٹے کی ناچاقی جو تم بیزار تو ہیں میں اور جھگڑے فسادوں سے ہر گھر بھرا پڑا ہے اور عموماً اولاد ہی کو بدنام ملامت بنایا جاتا ہے کہ ہماری عزت ہم سے بیزار ہوگئی ہے ہمارے احکام ماننے سے اعراض و انکار ہے اور اس کے اندر پائی تسلیم و رضا اور قدیم اطاعت کیشی و اراد تمندی باقی نہیں ہے مگر افسوس کہ تصویر کا ایک ہی رخ پیش کیا جاتا ہے اور اس بگاڑ و اخلاقی کی تمام تر ذمہ داری اولاد ہی کے سر ڈالی جاتی ہے تصویر کا دوسرا رخ سامنے نہیں کیا جاتا اور یہ نہیں دیکھا جاتا کہ خرابی اور بگاڑ دونوں ہی طرف سے رونما ہو چکا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ نہ وہ اولاد میں تدبم اطاعت کیشی رہی اور نہ ہی والدین میں وہ پرانی سرپرستی و تعلیم و تربیت ہے۔

کاش مسلمان قرآن حکیم کی ایک بیان کردہ حقیقت پر کان دھرتے اور سمجھ لیتے کہ جہاں باپ اولاد کے حقوق ادا کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو فتنہ دارین سے بچا لیتے ہیں جو اس سے غفلت برتتے ہیں ان کے حق میں ان کی اولاد فتنہ اور وبال نجاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یا ایھا الذین امنوا ان من ازواجکم و اولادکم عدو لکم فاحذروھم یعنی اے ایمان والو تمہاری بعض بی بیاں اور اولاد دشمن ہوتی ہے پس تمہیں سے بچتے رہو۔ ایک دوسری جگہ فرمایا انما اموالکم و اولادکم فتنۃ یعنی تمہارے مال و اولاد فتنہ ہیں یہ اس طرح کہ اکثر والدین اور لوگ جو رزق بچوں کے لئے کماتے ہیں کسب کے مرتکب ہوتے ہیں کوئی اپنے عیش و آرام کے لئے حرام کماتا ہے اور کوئی اولاد کے لئے بدعت و معصیت اور کفر و شرک کے اعمال میں مبتلا ہوتا ہے۔

الغرض اللہ پاک مال و اولاد دیکر اپنے بندوں کو آزماتے ہیں اگر کوئی شخص ان کی عداوت و فتنہ سے بچکر اُن سے نیک سلوک سے پیش آیا اور ان کو راہ خدا پر لگایا تو اس نے دنیا و آخرت کی خوبی حاصل کی اور اپنا فرض ادا کر دیا اور ان کے فتنہ سے بچ گیا اور دونوں جہان کی سرخروئی حاصل کی اور جس نے اس کے خلاف کیا اس نے اپنی دنیا بھی بگاڑ لی اور عاقبت بھی کیونکہ اولاد کو اسلامی ذہنیت اور اطاعت کیشی کے قالب میں ڈھالنا اور اُن سے اپنی خدمت کرانا خود والدین کی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے جو اس سے غافل رہا وہ ہر گز اپنے اولاد سے فیض نہیں پا سکتا گویا اولاد کی فرمانبرداری یا نافرمانی والدین کے اختیار میں ہے اگر اولاد تعلیم و تربیت کے باوجود نافرمان ہو جائے تو البتہ جائے شکایت ہے۔

حدیث میں ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں کس کے ساتھ نیکی کروں فرمایا ماں باپ کے ساتھ اس نے کہا حضور میرے ماں باپ نہیں ہیں فرمایا اولاد کے ساتھ کما ان لوالدیک علیک حقا کذلک لولدک علیک حق جس طرح تجھ پر تیرے والدین کا حق ہے اسی طرح تیری اولاد کا تجھ پر حق ہے معلوم ہوا کہ جو شخص تربیت و حقوق اولاد میں قاصر ہے وہ گنہگار ہے اور قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہوگا کیونکہ جو حقوق عباد کو ضائع کرے گا اُس سے خدا کے یہاں باز پرس ہوگی۔

حدیث ابوہریرہؓ میں ہے کہ ایک شخص جناب سرور کائنات صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میرے پاس ایک درہم ہے میں اس کو کہاں خرچ کروں فرمایا اپنی جان پر اس نے کہا کہ ایک اور ہے فرمایا اپنی اولاد پر کہا ایک اور ہے فرمایا کہ اپنے اہل پر خرچ کر اس سے معلوم ہوا کہ جو مقدور ہو وہ اپنی اولاد پر خرچ کرے اور غیر پر اس کو مقدم رکھے کیونکہ اول الذکر حوائج ضروریہ ہے۔

## اولاد کے حقوق

پہلا حق اولاد کا والدین پر ان وقت ہے جب تک وہ کمائی کے لائق نہ ہو جائے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ اس کو منظر شفقت دیکھے تیسرا حق یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو خوش ہو کیونکہ ولد دنیا میں نور ہے اور آخرت میں سرور اگر بلوغ کی پیدا ہو تو اور زیادہ خوشی کرے تاکہ رسم جاہلیت کی مخالفت ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور الذکور کو جا ہتا ہے اس کو لڑکی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکا اس میں دختر کو پسر پر مقدم کیا ہے کیونکہ تولد اناث سے کثیر نسل خوشی خاطر اور آبادی زیادہ تر ہوتی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ برکت اس میں ہے کہ عورت لڑکیوں والی ہو یعنی پہلے دختر پیدا ہو اگرچہ پسر و دختر دونوں خدا کی موہبت اور دین ہیں حدیث النسی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں من عال جاریتین حتی بلغتا جاء یوم القیامۃ انا و ھو یعنی جس نے دو لڑکیوں کو بالغ ہونے تک پرورش کیا وہ اپنی جوانی کو پہنچیں تو اس کو حشر میں میرے ساتھ ہوگا۔

چوتھا حق یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اذان کہے اہلائے اور ہر طرح پاک و صاف کر کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تاکہ دنیا میں آتے ہی اس کے کان میں توحید اسلام کی آواز پڑے۔ پانچواں حق یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے بہتر نام وہ ہے جس میں اللہ کا بندہ ہونا پایا جائے مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالکریم اور عبدالستار وغیرہ اللہ تعالیٰ کے جس قدر اسماء حسنیٰ ہیں ان میں سے کسی کے ساتھ لفظ عبد بڑھا کے یا پیغمبروں کے نام پر رکھے کیونکہ حدیث میں ہے تسمیوا باسماء الانبیاء مثلاً اسمٰعیل، اسحاق، یوسف اور عیسیٰ وغیرہ جس نام سے غیر کا بندہ ہونا نکلتا ہو جیسے عبدالنبی، عبدالرسول اور عبدالکعبہ وغیرہ ایسے نام رکھنا شرک ہے۔

ساتواں حق یہ ہے کہ پیدائش سے ساتویں دن عقیقہ کرے بیٹا ہو تو دو بکریاں اور بیٹی ہو تو ایک بکری پھر ہوئے سر کی برابر چاندی صدقہ کرے اور بالوں کو زمین میں دفن کرے اور تاویں شکر یا کھجور چبا کر ملدے یا شہد لگائے۔ عقیقہ کا گوشت ماں باپ اور دادا دادی بھی کھا سکتے ہیں آٹھواں حق یہ ہے کہ ساتویں دن یا اس سے قبل ختنہ کرے مگر سات سال سے زیادہ تاخیر نہ کرے یہ سنت ابراہیم ہے اور اس کا کرنا شرعاً واجب ہے۔

نواں حق یہ ہے کہ اولاد کو صحبت بد میں بیٹھنے اور افعال و عادات بد سیکھنے سے بچائے اس میں محاسن اخلاق اور مکارم عادات پیدا کرنے کی کوشش کرے کما طبیعہ یلد کرائے اور بچپن ہی سے نماز روزہ کی تاکید کرے تاکہ احکام الٰہی بجالانے میں وہ آئندہ سست و کاہل نہ رہے۔ دسواں حق یہ ہے کہ بے نماز، بے کار، بدخو، بدکار اور بد خلق عورت کا دودھ نہ پلائے کیونکہ دودھ کا اثر لڑکوں میں ضرور آتا ہے اور اس طرح بچہ میں بھی بُری باتیں

پیدا ہونا یقینی ہے گیارھواں حق یہ ہے کہ غیر حرام غذائے حرام اور لقمۂ حرام سے بچائے کیونکہ جو بچہ غذائے حرام سے پرورش پاتا ہے اس کی طینت اخال ہے کہ حرام غذا کی ظلمت و نجاست سے دل تاریک ہو جائے اور وہ بچہ جوان ہو کر فاسق و فاجر نہ بنجائے۔ بارھواں حق یہ ہے کہ چلنے پھرنے سونے جاگنے بولنے خاموش رہنے اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کے آداب سکھائے خوب پیٹ بھر کر کھانے کو معیوب بتلائے کھانے پر کھانے کو مضر بتلائے لڑکوں کے ساتھ زیادہ کھیلنے سے منع کرے بے شرمی کی باتوں اور بیہودہ بکواس سے سختی کے ساتھ منع کرے اور بچپن ہی سے کوئی بری عادت نہ پڑنے دے ورنہ ہر جوان ہو کر کیا بلکہ بوڑھا ہو کر بھی وہ بد عادت نہ جائیگی۔ تیرھواں حق یہ ہے کہ لڑکے کو ریشمی اور رنگین لباس نہ پہننے دے جو لڑکے ایسا لباس پہنتے ہوں ان کی صحبت سے بچائے اور کوئی زیور جس کو انگوٹھی تک نہ پہننے دے۔

## بچوں کا دینی نصاب تعلیم

چودھواں حق یہ ہے کہ جب بچہ حد تعلیم کو پہنچے تو پہلے اسکو قرآن پڑھائے اگر ممکن ہو تو حفظ کرائے پھر دینی مروجہ تعلیم کے ساتھ اردو ترجمہ پھر فارسی ترجمہ پھر عربی ترجمہ پھر رسائل اعتقاد پڑھائے کیونکہ سب سے مقدم عقائد کی درستگی اور قرآن مجید کے علوم و معارف و احکام سے آگاہی ہے عقائد کی پختگی کتاب و سنت کے مطابق ہو نہ کہ علم کلام کے مطابق پھر رسائل فقہ پڑھائے پھر تاریخ اسلام و ریاضی وغیرہ علوم ایسی کتابوں کے پڑھنے سے روکے جن میں حسن و عشق کے قصے ہوں ایسے دواوین و غزلیات اور اشعار و ادبیات کے مطالعہ سے باز رکھے جن میں معشوق کے خد و خال زلف و رخ ہجر و وصال اور عاشق کی آہ و زاری کا ذکر ہو کیونکہ ان سے شہوانی جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں اور فسق و عصیاں میں مبتلا ہونے کا قوی احتمال ہے تعلیم و تربیت اور پڑھائی کی مشغولیت کے علاوہ بھی اور کھیلنے کودنے کی بھی اجازت دے تاکہ ذہن و ذکاوت میں تنگی نہ ہو دماغ روشن رہے جسم مضبوط ہو سستی بکاہلی دامنگیر نہ ہو اور مزاج میں اعتدال رہے۔

پندرھواں حق یہ ہے کہ اولاد کو گالی بکنے، فحش کلام کرنے اور کسی کو لعنت و ملامت کرنے سے روکے بہت باتیں کرنے بہت ہنسنے دوڑ کر چلنے اور مکتب میں و مجلس میں بیٹھکر ادھر ادھر دیکھنے سے منع کرے۔ سولھواں حق یہ ہے کہ معمر دیندار متقی عالم باعمل اور حق پرست درویشوں کی صحبت میں بیٹھنے انسان سے استفادہ کرنے کی تاکید کرے بڑوں اور بزرگوں کا ادب کرنا اور خدمت کرنا سکھائے چھوٹوں پر مہربانی و شفقت کرنے کی ہدایت کرے اپنوں غیروں، غیر مذہبوں اور ہموطنوں سے محبت و سلوک کرنا سکھائے اور دنیا دار علماء ریاکار فقراء اہل بدعت و اشرار کی آشنائی، محبت و عقیدت اور صحبت سے باز رکھے۔

اس کے بعد امور معاش سے آگاہ کرے تجارت و زراعت اور صنعت و حرفت وغیرہ کی طرف رغبت و تحریص دلائے کسب معاش کے فضائل ذہن نشین کرے سستی و کاہلی اور دوسروں کی کمائی پر نظر رکھنے سے نفرت دلائے اور اس کمانے کے لائق بنائے بجائے اس کے کہ اولاد کے لئے بڑی جائداد اور افروختہ چھوڑے یہ بدرجہا بہتر ہے کہ خود ان کو کمانے کے لائق بنا جائے۔

یہ ہیں اولاد کے حقوق والدین پر اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا نقشہ اگر مسلمان اپنے بچوں کی پرورش اس پروگرام کے مطابق کریں تو نہ صرف آسمان بن سکتی ہو اور قوم میں بیشمار خالد محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی جیسے اوصاف رکھنے والے نوجوان پیدا ہو جائیں نہ اولاد کو ماں باپ کی شکایت ہو اور نہ ماں باپ کو اولاد کی تمام نزاعیں کمزوریاں، جھگڑے فساد اور برائیاں دور ہو جائیں مسلمانوں کی معاشرت اور اس کے تمدن کے سامنے دنیا کی قومیں سرنگوں ہو جائیں وہ صحیح معنوں میں خیر الامم اور بہترین امت بنجائیں اور دنیا کے ہادی اور رہبر بنکر دنیا کو قرآنی علم و عمل کی روشنی سے بقعۂ نور بنا دیں اور ان کا پرچم جہاں کشائی تمام عالم پر لہراتا ہوا نظر آئے۔

اصلاح و ترقی کی رٹ لگانے والو! ملت مسلمہ کی تباہی و بربادی پر آنسو بہانے والو! اور کشتی امت کے ناخدا بننے سے پہلے اس بات کی کوشش کرو کہ ہمارے گھر مدرسے اور اسکول بن جائیں عبدیت و محبت الٰہی کا اور دورہ ہو مرد عورت اور بچے سب اسلامی تمدن و معاشرت کے سانچے میں ڈھل جائیں گھروں سے قرآن پاک کی صدا آئے اور نئی نسلوں کو ایسی ماؤں کی گود اور والدین کی سرپرستی و تعلیم و تربیت میسر آئے کہ گھر بنی سے بچے اسلامی عمل و عمل کے رنگ میں ڈوبے ہوئے نکلیں اور وہ دنیا کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں اگر یہ کوشش صرف ایک ہی شہر میں کامیاب ہو جائے تو مسلمان کچھ سے کچھ ہو جائیں اور وہ ایک مردہ خاک سے اٹھکر افلاک پر جا پہنچیں کاش قائد الدین اپنے فرض منصبی کو پہچانیں اور اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں سرگرم عمل ہو جائیں لے اللہ تصدق اپنے حبیب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں کی


## صحیفہ قدسی

اسی کتاب کے ذریعہ اسم اعظم معلوم ہوتا ہے

اسم اعظم خدا کا وہ گرامی نام ہے جس کے ذریعہ ایک دنیا متحیر ہو سکتی ہے اور اس کا عامل وہ عامل ہے جس کے زیر حکم کائنات ہو جاتی ہے اور اس کا عامل جو بھی چاہے وہ کر سکتا ہے یہ وہ اسم پاک ہے جس نے ہزاروں مصیبتوں کا مالی دیا جس نے بارہ سو مقدمات عجیب سے چھڑا دیئے جس نے سینکڑوں ناکام تمناؤں کو آغوش مراد سے ملا دیا جس نے میدان سخت سے سخت حاکموں کو دم بھر میں پانی کر دیا جس نے ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا یہ ترقد فائدے ہیں اب قرض کے فائدے سن لیجئے اس کتاب کا عامل جنت الفردوس کا وارث ہوتا ہے عوان بہشتی کا مالک بنتا ہے رضائے الٰہی سے مسرور ہوتا ہے اور شفاعت رسول کا مستحق ہو جاتا ہے یہ سورہ آیۃ الکرسی کی تفسیر بھی ہے اس کتاب کے ذریعہ اسم اعظم کا عامل چند روز میں اسم اعظم کا عامل ہر مسلمان بن سکتا ہے قیمت ۸ر محصول ۷ر کل ۱۴ر

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

## تعلیم موٹر کار

اس کتاب میں موٹر مشین کے تمام نقائص بتلا کر ان کو درست کرنے کی آسان اور بہت ترکیبیں بتلائی گئی ہیں جس سے ہر شخص مشین کے تمام پرزے اور ان کے نقائص کو سمجھکر ان کے درست کرنے کی قابلیت آجاتی ہے اور خراب سے خراب موٹر بھی آسانی سے درست کر لیتا ہے۔ اچھا وعدہ موٹر سالہا سال تک خراب نہیں ہونے دیتی

قیمت فی جلد عہ محصول ۷ر کل ۱۴ر

پتہ

حمیدیہ پریس دہلی

# مسلمان بحیثیت شوہر

از جناب سید فیض الرحمان صاحب گلزاری ندوی مدرس فرقانیہ تاندیڑ دکن

## اسلام کا ایک شاندار کارنامہ

عرب کے وحشیوں کو انسان بنانا، ناہموار زندگی کو جو اہر ریزوں میں تبدیل کرنا، نظریات کو ملا کر دریا بنانا، بدویوں اور جنگجوؤں کو دنیا کی مہذب و متمدن اقوام کا استاد بنا دینا اور ان کی ذلیل معاشرت اور بغض و عناد کی آگ سے بھرے ہوئے گھروں کو رشک جنت بنا دینا کچھ آسان کام نہ تھا مگر اسلام کی ملہمی تاثیر اور پیغمبر اسلام کی معجزانہ تربیت نے اس کو نہایت آسان کر دکھایا ؎

ساخت از قوام یک قوم گران — یک دل و یک اعتقاد و یک زبان
ملت و مکنت را نظم و ساماں داد — در جہاں از شعلہ او فروزش زاد

بدویت، مدنیت میں جہالت علمیت میں قلت نور میں باطل حق میں شرک و بت پرستی توحید پرستی میں اور کفر کو اسلام میں تبدیل کر کے رکھ دیا مرد خدا پرست، عورتیں اسوۂ الیات اولاد صالح بن گئے مسجدیں اور عبادت خانے ذکر الٰہی سے معمور ہو گئے اور ہر گھر معبد اور مدرسہ نمونہ بن گیا۔

اس سچی مدنیت اور پاکیزہ تمدن اور سرت افزا حضارت کا عمل سب سے پہلے گھر سے شروع ہوا اور اسلام نے اجتماع افراد کو مفاسد و جنائث اور شرارت و بیچینی کے زہروں سے گھر کی چار دیواری میں مصفا کیا در و دیوار سے فراش مقدس کی آواز سنائی دینے لگی مرد کمائے زمانہ بن گئے اور عورتیں جن کے حقوق ظالم مردوں نے غضب کر رکھے تھے اور جن کو زمانے نے ناقص العقل آفت زادہ عضو اور بیچارہ سمجھ کر مردوں کی ٹھوکروں میں چھوڑ رکھا تھا وہ عقیل و فہیم اور مرتبہ والی بن گئیں جن کے کارنامے آج بھی دنیا کے لئے شمع راہ بن رہے ہیں۔

جب یہ مشاہدہ میں آتا ہے کہ دنیا میں سچی مدنیت اور پاکیزہ تمدن کے بانی یورپ کی ننگ انسانیت تہذیب کے دلدادہ ہو رہے ہیں اور اسلامی علم و عمل اور قرآنی معیار کو چھوڑ کر غیر قوموں کی تقلید کر رہے ہیں تو بے اختیار کلیجہ پر سانپ لوٹتا ہے اور سر پھوڑ لینے کو جی چاہتا ہے کیونکہ مغربی تہذیب ان کے لئے عذاب جان اور ہلاکت کا باعث ہی ہے۔

## مسلمانوں میں آوارگی اور خود فراموشی کیسے پیدا ہوئی

اسلئے کہ اسلام کا نظام معاشرت جاتا رہا فطرت کی خوبیوں کو بے دردی کے ساتھ ضایع کر دیا گیا اور مردوں نے اسلامی روایات کو فراموش کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے حسن معاشرت کا اصلی حسن عورتوں سے رخصت ہو گیا اور پرورش کے لائق عصمت آب فاتونیں اور دیویاں گھناونی اور گھر کی چار دیواری سے باہر ہوئیں اور گھر کی ملکہ بے گھر ہو کر آوارگی کو للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھنے کی عادی ہو گئی نیز فراخی علم و عمل سے بعد کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام رسمیات میں بدل ہو گیا رفتہ رفتہ اسلاف کا اندوختہ اغیار کی نذر ہو گیا اور مسلمان مفلس و تہی دامن ہو کر ہر زہ درنگ کی چیز کو ترسنا سمجھنے لگے۔

مسلمانوں کی ترقی و نجات کا واحد ذریعہ یہ بتایا کہ ان کے گھر عورتوں اور بچوں کی تعلیم گاہ بنیں غیر ہر گھر کا منتظم اور حسن معاشرت کا روح رواں تھا جو امور خانہ داری کو اپنی ہر گھر کی زندگی کو اپنا دست راست بنا کر سرانجام دیتا ہے اور نئی نسلوں کو ایسی قابل مائوں کی گودیں ملتی تھیں جن میں تربیت پا کر کوئی خالد بنتا تھا کوئی صلاح الدین ایوبی بنتا تھا کوئی محمد بن قاسم بنتا تھا کوئی اورنگ زیب بنتا تھا کوئی سلطان صلاح الدین شیر نری جب سے ہمارے گھر تعلیم گاہ نہیں رہے اور بچوں کو ایسی مائیں نہیں ملیں جو ان کو اسلامی قالب کے سانچوں میں ڈھال دیں ہم میں شیر نری نہ رہی اور اسلامی ذہنیت پیدا کریں اور انھیں پروان چڑھائیں اسی وقت سے نئی نسلیں اسلام کی معاشرتی و تمدنی برکات و فوائد سے محروم اسلام سے ناآشنا اور اسلامی تعلیم سے برگشتہ ہوتے گئے۔

اسلام نے یوں تو مسلمانوں کی ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی کی ہے مگر حسن معاشرت پر خاص زور دیا ہے اس کا خاص انداز کیا ہے اور ایسے قوانین دیئے ہیں جن سے حسن معاشرت کا قائم ہوتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات ایسے استوار اور خوشگوار ہوتے ہیں کہ یہ بنیاد ہی ان کے لئے بہشت نشانی ہے چنانچہ ارشاد باری ہے:۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض وبما انفقوا من اموالھم فالصلحت قانتات حافظات للغیب بما حفظ اللہ واللاتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا ان اللہ کان علیا کبیرا۔ مردوں کو عورتوں پر حاکم اور قائم بنایا ہے دو سبب سے ایک تو اللہ نے بعض آدمیوں کو بعض پر فضیلت دی دوسرے یہ کہ مرد اپنے مالوں میں سے خرچ کرتے ہیں پس نیک بخت اور فرمانبردار عورتیں وہ ہیں جو اللہ کی حفاظت کے ساتھ غایبانہ حالت میں نگہبانی اور حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں کہ ان کی بدخوئی اور نافرمانی کا ڈر ہو ان کو نصیحت کرو اگر اس پر بھی نہ باز آئیں تو ان کو ایکی خوابگاہوں میں چھوڑ دو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو پھر مارو اگر وہ کہا ان جائیں تو ہرگز ان کے اوپر کوئی الزام کی راہ مت ڈھونڈو بیشک اللہ بلند مرتبہ اور بڑا ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرت امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں الرجال قوامون علی النساء ای مسلطون علی ادبھن وزاجرون ایاھن بکذا تعالی جعلھا ولیھا وناقذ الحکم فی حقھا مرد کو ہم نے عورتوں پر قائم بنایا ہے یعنی عورتوں کی تادیب کے لئے اللہ نے مرد کو مسلط کیا ہے گویا اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کی امیر اور ناقد الحکم بنایا ہے جیسے امور مملکت بادشاہوں کے ذریعہ سرانجام پاتے ہیں اسی طرح خانگی امور مردوں کے ذریعہ سرانجام پانے چاہئیں۔

## مرد کو عورتوں پر کیوں حاکم بنایا ہے

اللہ پاک نے مردوں کو عورتوں پر حاکم بنایا ہے اور ارشاد فرمایا کہ مردوں کو یہ سلط و اقتدار دو سبب سے حاصل ہوا اول تو یہ کہ مردوں کو عورتوں کے مقابلہ میں کثیر فضیلت حاصل ہے اس میں بعض صفات تو حقیقی ہیں اور بعض احکام شرعیہ صفات حقیقیہ کا حاصل دو امر ہیں علم اور قدرۃ اور بظاہر یہ کہ عورتوں کی تعقل و علوم سے زیادہ مردوں کے عقول و علوم قوی ہیں مرد اعمال شاقہ پر قدرت رکھتے ہیں دوسرا سبب یہ کہ مرد کو عورت پر فضیلت دینے کا یہ ہے کہ مرد عورتوں پر اپنے مال خرچ کرتے ہیں یعنی مہر اور نان و نفقہ ادا کرتے ہیں یہ دو سبب ہیں جنکی وجہ سے مرد کو عورت پر فضیلت ہے۔ مردوں کی فضیلت ثابت کرنے کے بعد اللہ پاک نے عورتوں کو دو قسموں پر منقسم کیا ہے الصالحات اور فاقانتات یعنی صالح اور خاوند کی مطیع یعنی صالح عورتیں وہ ہیں جو اپنے خاوندوں کے حقوق کی محافظت

کرتی ہیں اور صنف نازک دونوں عالموں میں خاوندوں کی اطاعت میں سرگرم اور ان کی حقوق کی محافظ رہتی ہیں ان کے حقوق میں کسی طرح خیانت نہیں کرتیں۔

## عورتوں کی تادیب کے تین طریقے

اللہ تعالےٰ نے عورتوں کی تادیب کے تین طریقے بیان فرمائے ہیں اگر عورتیں خاوندوں کی نافرمانی اور سرکشی اختیار کریں تو پہلے ان کو وعظ بفصیحت کرو اگر اس پر بھی عورتیں باز نہ آئیں تو پھر ان سے علیحدگی اختیار کرو اور کلام ترک کردو مگر صرف تین دن اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو پھر مارو مگر یہ مار ایسی سخت نہ ہو کہ ہڈیاں ٹوٹ جائیں یا زخم پڑ جائیں اور ہلاکت تک نوبت پہنچے یہ آخری درجہ ہے مگر نہایت حزم و احتیاط سے کام لے۔

## زوجین کے حقوق

جاننا چاہیئے کہ زن و شوہر کے مابین ایک دوسرے سے متعلق میں اشتراک دونوں طرف سے ہے اور حقوق مشترک ہیں اس لئے اللہ پاک فرماتے ہیں ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف یعنی مردوں کی طرح عورتوں کے حقوق بھی مردوں پر واجب ہیں لہذا مقصود زوجیت کیا حقانی صورت میں پورا ہوگا جبکہ زن و شوہر دونوں اپنے حقوق کی نگہداشت کریں شوہر مانند امیر اور راعی کے ہے اور عورت مانند امور اور رعیت کے پس اس طاعات سے کہ شوہر امیر اور راعی ہے اس کا فرض ہے کہ عورت کے حقوق ادا کرے اور اس کے مصالح کو ملحوظ رکھے اور اس کی تادیب و اصلاح میں سرگرم رہے اب اس کے مقابلہ میں عورت کا فرض ہے کہ وہ ہر طرح مرد کی فرمانبردار رہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں ھن لباس لکم و انتم لباس لھن یعنی عورتیں مردوں کے لئے عزت والباس ہیں اور مرد عورتوں کے لئے عزت ہیں گویا مردوں کی عزت عورتوں سے ہے اور عورتوں کی مردوں سے چنانچہ حدیث میں ہے کہ دنیا سب کے دن اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑی متبرک ہوگی کہ میاں بی بی حلوت میں ہوں پھر بعد میں ان دونوں میں سے کوئی ہمارے اس راز کے حالات کا افشا کرے یعنی ایک دوسرے کا راز ظاہر کرے۔ جابر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کو چاہیئے کہ اللہ اپنی زوجہ سے بہتر خوش رہا کرے اگر اُس اسکی کوئی عادت بُری معلوم ہوگی کسی خصلت کو پسند ہی کرے گا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جناب سرور کائنات علیہ السلام نے فرمایا کہ جو عورت مرجائے اس کا خاوند راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی حکیم بن معاویہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے ان سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں ہر ایک کی زوجہ کا اس پر کیا حق ہے فرمایا جب خود کھانا کھائے تو اسے بھی کھلائے جب خود کپڑا پہنے تو اس کے لئے بھی لباس مہیا کرے۔ اُس کے منہ پر مارے نہ برا کہے نہ اسے گھر کے سوا اُسے تنہا چھوڑے۔

## بیوی کی محبت

مسلمان شوہر کو یہ کہنے میں ہرگز بھی تامل نہ کرنا چاہیئے کہ اسے اپنی بیوی سے محبت ہے کیونکہ یہ بارہا ہے کہ محض معاملہ کا برتاؤ کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ بیوی کی محبت تین چیزوں کا نام ہے محبوب کی رضامندی اس کی فلاح و بہبود اور اس کی بڑائی کا اظہار اگر ایک مسلمان شوہر اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ بیوی کو اپنانے سے زیادہ خدا کی بنائے اور خدا کی نافرمانیوں سے ڈرانے کو ملحوظ رکھنے سے محبوب کی عاقبت بنتی ہے کیا کوئی محبوب یہ گوارا کرسکتا ہے کہ اس کا محبوب دوزخ کی آگ میں جلے پس جو شوہر اپنی بیوی کی عاقبت سنوارنے کی فکر میں نہیں وہ شوہر اپنی بیوی سے محبت کرنے والا نہیں بلکہ دشمنی کرنے والا ہے دیکھئے رسول کریم علیہ السلام کا پیارا ارشاد کہ ما اکرمھن الا کریم و ما اھانھن الا لئیم یعنی عورتوں کو کوئی ہی عزت کرتا ہے تو شریف اور ہر مسلمانوں کو یہی حکم ہے قوا انفسکم و اھلیکم نارا یعنی اے مسلمانو تم اپنے آپ کو بھی دوزخ سے بچاؤ اور اپنے اہل کو بھی۔

اسی اصول پر ہر مرد کا فرض ہے کہ خود بھی اسلام والا بنے اور اپنے خاندان والوں کو بھی اسلام والا بنائے خود تعلیم حاصل کرے اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی اس سے بہرہ نہ کرے اور ہر ہر گھر مدرسہ و اسکول ہو اسی کام کے لئے اللہ تعالےٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ اگر نہ صحیح اسلامی اصول پر علم آراستہ کریں تو صحیح معنوں میں ان کے گھر مدارس بن سکتے ہیں اور ایسی مائیں نئی نسلوں کو مل سکتی ہیں کہ دنیا میں سچے اور اعلیٰ مسلمان پیدا ہو جائیں۔

## دین کے معاملہ میں عورتیں مردوں کے برابر ہیں

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے اخلاقی ذمہ داری اور روحانی ترقی کے لحاظ سے عورتوں کو مردوں کے برابر قرار دیا ہے کیونکہ قرب الٰہی میں صرف اعمال و افعال کو دخل ہے اس میں مرد اور عورت ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون یعنی نیک کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت مگر ایمان والا ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائینگے اور جو اچھا کام وہ کرتے تھے ان کا نہایت عمدہ بدلہ دیں گے۔

اس آیت مبارکہ سے دین کے اکثر معاملات میں عورتوں کی مرد کے برابر ہونا ثابت ہوتا ہے اور اگر کہیں ان کی عبادت اور کسب فضائل میں نقصان ہی نظر آتا ہے تو خدا کے یہاں اس کی پرسش ہی نہیں نہ اس کی تخفیف لازم آتی ہے تو تبدیت کے انتظامات میں بہت سی فضیلتیں مردوں میں ہیں ایسی ہیں کہ عورتوں میں نہیں اگر اسے قرب الٰہی اور روحانی ترقی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

## یورپ کی ایک نحوست

مغربی تہذیب جہاں اپنے ساتھ بہت سے ایسے مفاسد دنیا میں لے آئی ہے جن سے اسلامی تمدن کا چمن مسموم ہوتا ہے اور آوارگی پھیلا رہی ہے وہاں مرد اور عورت کے برے اخراجات و خیالات کیلئے ایک یہ بھی خیال پیدا ہوگیا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو آزادی اور تمدنی حقوق نہیں دیئے بینک اسلامی نے عورتوں کو ایسی آزادی نہیں دی کہ عورت منتشر کمانے والی بنے اور مرد کا سرمایہ نجائے اور اس کا حسن و تصرف عام ہو جائے اس آوارگی کا اسلام ہرگز ہرگز متحمل نہیں اسلام نے اصول تمدن کی تعلیم میں ایسے قوانین دیئے ہیں جن سے کامل طور پر عورتوں کے تمام کے حقوق کی خاطر خواہ حفاظت ہو جاتی ہے یہ حقوق اسلام نے عورتوں کو دیئے ہیں نہ ایسے اعلیٰ اور اتنے کثیر ہیں کہ دیگر مذاہب کے پاسنگ کی برابر نہیں اگر بیچ پوچھو تو عورت کی حیثیت اس کی عزت اور اس کے حقوق صرف مذہب اسلام ہی نے دنیا میں اگر کئے ہیں ورنہ اسلام سے پہلے تو عورت پستی ذلت اور نفرت و حقارت کی انتہائی گہرائی میں بڑی موئی تھی۔

## میاں بیوی کے فرائض

آپ کا گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے اگر آپ کی بیوی سلیقہ شعار اور اطاعت گذار ہو آپکا گھر فردوس بن سکتا ہے اگر آپکی بیوی اپنے فرائض بوجہ احسن پورے کرنے لگے لیکن دشواری یہ ہے کہ ہر گھر میں افراط و تفریط ہے کہیں میاں زیادہ تو اپنے گھر کے مختار کل اور بیوی کی کوئی حیثیت ہی نہیں کہیں بیوی میں تو سارے کی علمبردار ہر بات میں اور ہر انداز میں اپنا تفوق جتانے والی ہی وجہ ہے کہ ہر گھر دوزخ بنا ہوا ہے اسی چیز کو مدنظر رکھ کر حمیدیہ پریس دہلی نے **میاں بیوی کے فرائض** کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے اور قرآن و حدیث کے احکام میاں اور بیوی دونوں کو بتلائے ہیں عورتوں کو سمجھایا گیا ہے کہ کس طرح عورتوں کو مردوں کی اطاعت کرنی چاہیئے اور مردوں کو بتلایا ہے کہ عورتوں کی دلشکنی کس طرح نہ کریں یہ کتاب میاں بیوی دونوں کو شاہراہ محبت پر لیجائے گی یہ کتاب ہر بیدہ اور آزردہ دلوں کو بیکار کر دیگی یہ کتاب ہر اس گھر میں ہونی ضروری ہے جو اپنے خلقت کدہ کو راحت کا گھر بنانا چاہیں قیمت ۸ر محصول ۵ر کل ۱۳

ملنے کا پتہ:- **حمیدیہ پریس دہلی**

# مسلمان بحیثیت اولاد

از جناب قاری احمد جمال صاحب متعلم جونری والان دلی

## والدین کی فرمانبرداری

یونتو تمام بڑے بڑے مذاہب نے والدین کی خدمت و اطاعت پر زور دیا ہے اور اس کو داخل سنات کیا ہے لیکن قرآن کریم نے اسکے متعلق جو اسلوب بیان اختیار کیا ہے اور جس عمدہ پیرایہ میں اس بات پر زور دیا ہے وہ بے نظیر ہے یعنی عقیدۃً توحید کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کیگئی ہے اور اس طرح اس حسن اخلاق کو اخلاقی درجہ سے بڑھا کر دینی احکام کا تقدس دیدیا ہے چنانچہ سورہ نساء میں ارشاد ہے۔

(۱) واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احسانا — اسکی عبادت کرو اور اس کا کوئی شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بعد اللہ تعالیٰ کے ماں باپ کا حق سب سے مقدم ہے جس نے ان کے حق کو اپنا حق خدا کے حق کے ہی ساتھ ملا دیا کہ سکے گا۔ سورہ بقر میں فرمایا۔

(۲) واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا — اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ صرف اسکی عبادت کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

(۳) قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احسانا — آؤ میں تم کو سناؤں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ہے ایک تو یہ کہ اسکی ذات صفات میں کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ سے نیکی کرو۔

اس جگہ احسان والدین کو عدم شرک کے ہمراہ ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح شرک فی العبادۃ کرنا حرام ہے اسی طرح والدین کیساتھ نیک سلوک کرنا فرض ہے۔

(۴) وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا — اور تیرے رب نے فیصلہ فرض کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو ان کو اُف تک نہ کہو کسی بات پر جھڑکو نہ ان سے شریفانہ نرمی اور عاجزی سے بات کرو شفقت سے ان کے سامنے ذلت کا بازو جھکا اور دعا کرو کہ اے میرے پروردگار ان پر رحم کر جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

قرآن کریم نے والدین کی خدمت و اطاعت کی معقولیت کو ایک اور راہ و دلنشین پیرایہ میں بیان کیا ہے وہ یہ کہ بچپن میں تو سبھی اپنے ماں باپ کا کہنا مانتے ہیں مگر کمال ان کا تو تب ہوتا ہے کہ ہمارے والدین ہی ہمارے سرپرست و نگران ہیں نگرسالہ تک اور شریف لوگ بڑے ہو کر بھی ہمیشہ ان کا لحاظ اور ادب کرتے ہیں نگر اگر جوانی کے زمانہ سے سر نکالتے ہوئے بچپن کے زمانہ تک خود اگر کی حالت اور والدین کی خدمت و سرپرستی کو بھی پہنچتے ہیں اور ان کی اطاعت و خدمت سے کنی کتراتے ہیں ایسی صورت میں اللہ پاک نے خدمت و اطاعت کی طرف توجہ دلانے کیلئے ایک لطیف اور دلنشین پیرایہ یہ دیا ہے کہ والدین کا زمانہ اور ماں باپ کی شفقت و تربیت کی باتیں یاد دلائی جائیں تاکہ انکی محبت و شفقت کے جذبات برانگیختہ ہوں اور ان کی خدمت و اطاعت کا جذبہ ابھرے چنانچہ اسی لئے ماں باپ کی شکر گذاری اور احسان مندی کی تاکید کرتے ہوئے کس دلنشیں پیرایہ اور پیارے الفاظ میں ایام طفولیت کی یاد دلائی ہے

ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا وحملہ وفصالہ ثلثون شھرا او زمانہ حمل وموت شیر خوارگی ڈھائی برس میں جا کر پوری ہوئی؟ ایک دوسری جگہ فرمایا۔

ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک الی المصیر وان جاھدک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا

ہم نے انسان کو والدین کے بارے میں تاکید کی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تک تک کمزور در جھوڑتا ہے اس کو دو برس میں کہ میرا اور اپنے ماں باپ کا حق مانے اور شکر گذار ہو آخر مجھی تک آنا ہے اور دنیا میں ان کا دستور کے مطابق رہ سہنے۔

غرض اللہ پاک نے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کو اپنی وصیت ٹھہرایا ہے جس سے کمال درجہ کی تاکید درباره احسان ثابت ہوتی ہے ان کی اطاعت کو لازم اور واجب ٹھہرائی ہے نیز متعدد آیات اس مضمون پر دلالت کرتی ہیں کہ ماں باپ کی اطاعت سے کسی امر میں سرتابی نہیں کرنی چاہیئے اور کسی حالت میں بھی ان کی دل شکنی کرنا چاہیئے۔

## احادیث دربارہ حقوق الدین

مصنف نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری حسن صحبت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر درجہ بدرجہ سے زیادہ قریب ہو پھر اس کے بعد دیگر قریبا بلحاظ مراتب قرابت۔ مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیٹا اپنے باپ کا بدلہ پورا کر سکتا ہے نہ باپ بیٹے کا بدلہ پورا کر سکتا ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس کو کسی کی غلامی میں پائے اور اس کو خرید کر آزاد کر دے۔ نیز مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس ناک پر مٹی ملے (رغم انف یعنی وہ ذلیل و خوار ہو) کسی نے پوچھا یا رسول اللہ کس کی فرمایا اس کی جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور بہشت میں نہ گیا۔ نسائی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے جہاد میں شریک ہونے کی اجازت مانگی آپ نے پوچھا کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو ان ہی میں رہ کر جہاد کر یعنی ان کی خدمت کر اس کا ثواب جہاد سے زیادہ ہے ترمذی نے بھی اسی مضمون کی حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی خوشنودی ماں باپ کی خوشنودی میں ہے اور خدا کی ناراضی ان کی ناراضی میں ہے۔ ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے اب تجھ کو اختیار ہے چاہے اس دروازہ کو ضائع کر دے چاہے اس کی حفاظت نیز حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ فرمایا نماز پڑھنا میں نے کہا کہ اس

اس کے بعد آپ نے فرمایا ماں باپ سے حسن سلوک کرنا۔

بنیاد احادیث اس قسم کی ہیں جن میں ان باپ کی خدمت بجالانے کو جہاد سے افضل بتایا ہے حج اور کیلئے پران کی فضیلت اور ان کی خدمت کو مقدم کیا ہے اور ساری عبادتوں سے بڑھ کر بتلایا ہے مگر میں صرف ان ہی چند احادیث پر اکتفا کرتا ہوں۔

## احادیث دربارہ نافرمانی والدین

مغیرہ بن شعبہ رضی فرماتے ہیں کہ ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات وھات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السوال و اضاعۃ المال رواہ البخاری اسد نے تمہاری ماؤں کی نافرمانی کو حرام کیا ہے بخل طمع کو کہ وہ کہا ہے کو اس کرنے بھیک مانگنے اور مال ضائع کرنے کو اور بیٹے اکبر میں حضور صلعم فرماتے ہیں الا انبئکم باکبر الکبائر ثلثا قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین رواہ البخاری یعنی کیا میں تم کو سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں تین بار اسی طرح کہا ہم نے کہا ضرور آپ نے فرمایا کہ اسد کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اس میں آپ نے ماں باپ کی نافرمانی کو شرک باللہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ گناہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اور کبیرہ گناہ میں داخل ہے حدیث ابن عمر میں ہے ثلثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیامۃ العاق لوالدیہ ومدمن الخمر والمنان عطاۃ وثلثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث والرجلۃ یعنی تین شخص ہیں جن کی طرف اسد تعالیٰ قیامت کے دن نظر نہ فرمائیں گے ایک ماں باپ کا نافرمان دوسرا دائم الخمر اور تیسرا دیکھا احسان جتانے والا اور تین شخص ہیں جو جنت میں نہ جائیں گے ایک ماں باپ کا نافرمان دوسرا دیوث اور تیسرے وہ عورت جو مردوں کے مشابہ بنے حضرت ابوامامہ رضی بیان کرتے ہیں ثلثۃ لا یقبل اللہ عزوجل منہم صرفا ولا عدلا العاق ومنان ومکذب بالقدر میں تین شخص ہیں جن سے اسد تعالیٰ نفل اور فرض قبول نہیں کرتا ایک عاق دوسرے جھٹلانے والا تقدیر کا" یہ وعید بہت سخت ہے کہ ماں باپ کا نافرمان کی کوئی عبادت بھی مقبول نہیں ہوتی جب تک وہ توبہ نہ کرے اور اپنی حرکت سے باز نہ آئے۔

## اولاد پر والدین کے حقوق

جو حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہیں زائد ثابت ہیں اول جب ملاقات ہو سلام کرے دوسرے جب پکارے تو جواب دے تیسرے جب چھینکے تو یرحمک اسد کہے جو تھے بیمار ہو تو عیادت کرے پانچویں مر جائے تو جنازہ پر جائے چھٹے اگر اس پر قسم کھائے تو اس کی قسم پورا کرے۔ ساتویں اگر نصیحت چاہے تو بہتر بات بتائے آٹھویں اس کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی نہ کرے۔ نویں اس کے لئے وہ بات پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ دسویں ان کے لئے وہ بات ہی بری سمجھے جو اپنے لئے بری سمجھتا ہے گیارہویں اپنے قول و فعل سے ان کو ایذا نہ دے بارہویں ان کے سامنے عاجزی اور تواضع اختیار کرے تکبر نہ کرے۔ تیرہویں ایک کی چغلی دوسرے سے نہ کہائے چودہویں تین دن سے زیادہ ترک کلام نہ کرے پندرہویں حتی الوسع ان کے ساتھ احسان کرے سولہویں بدون اجازت کے ان کے پاس نہ جائے۔ سترہویں بوڑھوں کی عزت کرے اور چھوٹوں پر شفقت کرے اٹھارہویں سب کے ساتھ ہشاش بشاش رہے انیسویں جو وعدہ کرے اسے پورا کرے بیسویں لوگوں کا عرض اپنے نفس سے لے اکیسویں ان کی جان و مال اور عزت کو ظالم سے بچائے بارہویں ان کی قبر کی زیارت کرے۔ نیز یہ کہ اگر ماں باپ کافر اور فاسق و فاجر ہی ہوں تب بھی لطف احسان سے پیش آئے اگر ان کی کسی بات پر غصہ آئے تو بار بار یہ احسان اس کو بنی جائے ہر روز ماں باپ کے واسطے پانچ بار دعا کیا کرے ہر روز قبر ان کے احسان کو یاد نظر کرکے جمعہ کے دن والدین کی قبر کی زیارت کرے گفتار و نشست و برخاست میں ادب شرعی ملحوظ رکھے اور اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو اپنا باپ نہ بنائے۔

سلاطین! والدین کی خدمت و اطاعت کی وقعت و اہمیت ان کے حقوق کو سامنے رکھکر انصاف سے کلیجہ پر ہاتھ رکھکر بتلاؤ کہ کیا تمہارا طرز عمل قرآن و حدیث کے مطابق ہے اور کیا تم والدین کے ایسے ہی فرمان بردار اور اطاعت شعار ہو جیسے کہ اسد بنانا چاہتے ہیں اگر نہیں تو خدارا اپنی حالت کی اصلاح کرو والدین کی خدمت و اطاعت کو ہر حال لازم سمجھو اور اپنی نافرمانیوں سے خدا کے غصہ کو نہ بڑھاؤ۔

رسول خدا صلعم نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بتلائی ہے کہ اولاد والدین کی نافرمان ہو جائے چنانچہ حضور صلعم کی اس پیشینگوئی کے مطابق یہ خرابی زمانہ میں ہو چکی ہے اولاد والدین کی نافرمان ہی نہیں بلکہ درپے ایذا ہے آہ جنہوں نے ان کو ہزار طرح کے کلفت و مصیبت پر یشانی اٹھا کر اور اپنا عیش و آرام چھوڑ کر پالا پوسا پرورش کیا اور جن کی راحت و آرام کے لئے والدین نے دن کو دن رات کو رات نہ سمجھا آج وہی اولاد ان کی صورت سے بیزار ہے اپنے طعن و تشنیع تیز جملوں اور جگر کے کاٹنے والے لفظوں سے ان کے دل و جگر میں ناسور ڈالے ہوئے ہے اور موت سے پہلے ہی ان کے مر جانے کی تمنی ہے۔

اولاد نافرمان اولاد جس نے اپنے والدین کو ناراض کرکے کبھی دین و دنیا میں خوش نہیں رہ سکتی اور کبھی دارین کی فلاح و بہبود حاصل نہیں کر سکتی اولاد! تو والدین کو ساتھ بنکر دیکھ رہی ہے مگر تجھے خبر نہیں کہ تیری تبرگ کے انگاروں سے بھری جا رہی ہے خدارا ہوش کر کیوں جوانی کے نشہ میں اپنے پیروں پر کلہاڑی مار رہی ہے ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے توبہ کر اور ان کی خدمت و اطاعت کو لازم سمجھ ورنہ خدا کے غصہ کی آگ تیرے عیش و آرام اور امن و سکون کو بھسم کرکے رکھدیگی زمین تجھے نگل جائیگی اور آسمان تجھ پر ٹوٹ گرے گا اے خدائے قادر و توانا مسلم نوجوان اور نافرمان اولاد کو توفیق دے ان کو توفیق دے ان کو عقل دے بھٹکے ہوئے کو راہ دکھا والدین کی خدمت کو لازم سمجھے اپنی رضاجوئی کو اپنا شعار زندگی بنائے اور ان کی رضامندی سے تیری خوشنودی حاصل کرے۔ آمین الی رب العالمین۔


## عملیات باقی

بچپن ہی سے دنیا کے سہارے ٹوٹ چکے تھے کوئی ڈھارس دینے والا نظر نہ آتا تھا کام میں جن کو بگڑا جاتے تھے لیکن جب خاصان خدا کا توسل ڈھونڈا تو بگڑی ہوئی بن گئی خدا کرے سستہ اگر آپ بھی پریشانیوں میں فکر معاش میں سرگرداں میں دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے کوئی بیمار اعزیز بیمار ہے تو عملیات باقی منگا لیجئے اس میں ہندوستان کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ باقی باللہ نقشبندی کے وہ غریب اعمال ہیں جن کی ورد سے آپ کی مراد دلی پوری ہوگی یہ کتاب نہایت کوشش سے بصرف کثیر کتنی ہی مستند قلمی کتابوں سے خود کی گئی ہے اور بعض کتابیں تو بالکل تمام مع ذکر نام سے منگائی ہیں اس میں وہ وہ اعمال ہیں اور وہ وہ اوراد و ظائف ہیں عوام پر ظاہر کئے ہیں جو اکثر خرقہ پوش نقشبندیہ کے پاس بطور حرز جان تھے یہ کتاب اپنی ظاہری خوبی اور طباعت کی عمدگی کے لحاظ سے بھی ممتاز ہے حضرات نقشبندیہ اس کتاب کے شایع ہونے سے ناخوش ہیں کہ ایسے سینہ بسینہ اعمال کیوں شایع کر دیئے گئے۔ قیمت ۸ر محصول ۵ر کل ۱۳ر

ملنے کا پتہ

منیجر حمیدیہ پریس۔ دہلی

# مسلمان کا حسن معاشرت

از جناب مولانا محمد انوار الحق صاحب الحسینی مہتمم اسپیریل بیلا۔ نیری اسکول بارہ کھمبہ نیو دہلی

حسن معاشرت سے مراد یہ ہے کہ حقوق العباد یا حقوق انسان کی پوری نگہداشت اور حفاظت کے ساتھ ادا کیا جائے اور حسن معاشرت کا خاکہ بنیاد انصاف اور رعایت حقوق ہے اور عدل و انصاف کا ذکر پچھلے صفحات میں ہو چکا ہے یہ اسلام ہی کی خصوصیت ہے کہ اس نے معاملات کو عبادات کا تقدس اور شان ہی نہیں دی بلکہ حقوق العباد کو حقوق اللہ پر مقدم کر کے مسلمان کے حسن معاشرت میں چار چاند لگا دیئے ہیں اور اس کے معاملات کے لئے بڑی اونچی بنیاد مہیا کر دیا ہے۔

حسن معاشرت سے یہ بات کہ حقوق العباد کا درجہ تمام نیکیوں سے بڑا ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی ایک عملی اور سچی نیکی ہے جہاں مسلمان کی دینداری کے جوہر کھلتے ہیں۔ مسلمان کے اس معاشرت کو جس بلندی پر پہنچانا چاہتا تھا افسوس کہ اس بلندی پر آج مسلمان نظر نہیں آتے دنیا میں سب سے زیادہ ساقط الاعتبار اور بدمعاملہ قوم ہم ہی مشہور ہیں مگر مسلمانوں کی بدمعاملگی سے اسلام کی تعلیم پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔

ترک ہندی اسلام ہے اسلام نہیں۔

## تمدنی و معاشرتی تعلقات کی اہمیت

ہر مسلمان دیندار پر جس طرح کے حقوق دوسرے بندوں کے حقوق ان دونوں قسم کے حقوق کی ادائیگی مسلمان پر واجب ہے قیامت میں ان حقوق کے ترک کرنے پر سخت مواخذہ ہوگا اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کا مطالبہ علیحدہ کریں گے اور بندوں کے حقوق کا علیحدہ رب العزت جل شانہ کے حقوق ہی میں جو اس نے اپنے انبیاء و رسل علیہم السلام کی معرفت عبادات و طاعات کی صورت میں فرض و واجب کئے ہیں ان کے ترک پر عتاب و عذاب کی وعید فرمائی ہے اور اس میں غفلت و تساہل، معاد اور بے پرواہی بتائے اسلام داخل ہیں۔

حقوق عباد وہ ہیں جو شریعت نے ایک انسان پر دوسرے انسان کے واجب قرار دیئے ہیں مثلاً حق نبی اہل بیت، صحابہ، امہ، خویش و اقارب پڑوسی، اہل محلہ، اہل دطبع اور عام انسانوں کے حقوق

## حقوق اللہ اور حقوق العباد

اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور غفور الرحیم ہیں اس لئے اپنے حقوق کی مسامحت بھی فرما دیتے ہیں کیونکہ اس کی رحمت غضب پر سابق ہے مگر حقوق عباد کا معاملہ نہایت سخت اور کٹھن ہے ان کی معافی جب ہی ممکن ہے کہ صاحب حق معاف کرے لہٰذا ایسا خوف انہیں حقوق کے ترک کرنے میں ہے مومن کامل اور تقی وہی ہے جو ہر حقدار کی حق پر ادا کرتا رہے اور جس کسی حقدار کا حق رہ گیا وہ سخت عذاب اور کامیابی میں گرفتار ہوا جانچہ حدیث ابوہریرہ میں ہے من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم یکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ یعنی جس کسی کا کوئی مظلمہ کسی کے پاس معاملہ یا اور کسی قسم کا ہو تو آج اس سے معاف کرا لے قبل اس کے کہ اس کے پاس نہ دینار ہو نہ درہم اگر اس کا عمل صالح ہوا تو بقدر مظلمہ لے لیا جائے گا اور اس کے حسنات نہ ہوئے تو اس کے بھائی کے سیئات لیکر اس پر لاد دیئے جائیں گے۔ پھر فرماتے ہیں:۔

لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیامۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء (رواہ مسلم)

یعنی قیامت کے دن حق والوں کے حقوق دلائے جائیں گے یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا اس سے حقوق عباد کی اہمیت اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ حق عباد ایک ایسی مہم چیز ہے کہ حیوانوں کو بھی اس سے نجات نہ ملیگی حالانکہ یہ بے شعور محض ہیں پھر انسان کا تو کیا ذکر ہے جو عقل و شعور رکھتا ہے۔

نیز مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا مفلس ہم میں وہ شخص ہے جسکے پاس کوئی روپے اور دنیاوی سازوسامان نہیں آپ نے فرمایا کہ میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزہ لیکر آئیگا مگر اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی کو زنا کی تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال ظلم و زبردستی کھایا ہوگا کسی کو مارا پیٹا ہوگا اور کسی کا خون کیا ہوگا سو جس نے کسی کے حقوق تلف کئے ہوں گے اور کسی پر ناحق ظلم کیا ہوگا اس کی نیکیاں اس شخص کو دلائی جائینگی جس کے حقوق تلف ہوئے ہوں گے اور اس کے گناہ ظالم پر لاد دیئے جائینگے اور پھر اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حقوق عباد کا مواخذہ نہایت سخت ہوگا اگر کوئی مسلمان کا یہ خیال ہے کہ عبادات و طاعات نماز روزہ وغیرہ کے بجالانے سے وہ بیگرحقوق کی بازپرس سے بچ جائیگا اور محض نماز روزہ اس کو عذاب دوزخ سے بچالیں گے وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہے اور اس نے اپنے آپ کو دھوکہ میں ڈالا ہوا ہے ایسے مسلمان کو معلوم ہونا چاہئے کہ حقوق عباد کے ترک میں نہ عفو بخشش ہوگی اور نہ کسی کی شفاعت قبول ہوگی جب تک کہ خصم کو راضی نہ کر لیگا حدیث ابوامامہ میں آیا ہے من شر الناس منزلۃ یوم القیامۃ عبد اذھب اخرتہ بدنیا غیرہ سب سے برتر درجہ میں قیامت کے دن وہ ہوگا جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے لئے برباد کی یعنی اس کے حقوق تلف کئے۔

اللہ اللہ حقوق عباد کی بازپرس کا معاملہ کس قدر سخت ہوگا اسلام کے حسن معاشرت کی کیا ٹھکانا ہے کہ کسی کی حق تلفی کرنے سے مسلمان کی آخرت ہی برباد ہو جاتی ہے اس سے زیادہ حقوق عباد اور صفائی معاملات کی اور کیا اہمیت و وقعت ہوگی۔

## تین طرح کے حقوق

حدیث سابق میں رسول خدا صلعم نے تین طرح کے حقوق کو بیان فرمایا ہے جان، مال اور آبرو یعنی ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ دوسرے کی جان مال اور آبرو کو کسی طرح نقصان نہ پہنچائے۔

مسلمانوں کی بدقسمتی اسلامی معاشرت سے برگشتگی اور احکام شریعت سے بعد کا کس کس عنوان سے ماتم کیا جائے اور ان کی کس کس پستی پر خون کے آنسو بہائے جائیں آہ دین متین کی حقانیت کے باوجود اور کتاب و سنت کے غیر محرف ہوتے ہوئے ہی ہم میں کس قدر فساد رونما ہو چکا ہے حالانکہ انسانی کا کوئی عنصر اب نہیں اور کمالات فطرت انسانی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں ہم مضمحل کر دیئے گئے ہوں جس کی وجہ سے ہم چلے ہوں جس آقائے انسان کو پستی سے نکال کر بلندی پر پہنچایا تھا آج اس کی اپنی قوم خصوصاً ہمارے ہندوستان کی معاشرتی حیثیت سے نہایت ہی گری ہوئی حالت میں ہیں۔

غور کیجئے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے حسن معاشرت کی بنیاد اس بات پر رکھی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی جان مال آبرو کے محافظ ہوتے اور کسی کی جان مال اور آبرو کو نقصان نہ پہنچائے مگر دیکھئے یہ آرہا ہے کہ عوام تو رہے ایک طرف ہمارے نہ ہی رہبروں اور سیاسی لیڈروں کی یہ حالت ہے کہ ایک دوسرے کی تحقیر و تذلیل پر اوہا پاکہاں بیٹھے ہیں محض اختلاف آرا کی بنا پر ایک دوسرے کا سر پھوڑنے کو تیار رہتے ہیں ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت و آبرو کے درپے و آزار رہتے ہیں بلا اس نقصان رسانی اور باہمی بغض و عناد میں لذت محسوس کرتے ہیں اور اس کو ایک قومی خدمت سمجھتے ہیں اور ذرا نہیں سمجھتے کہ وہ اپنی ان حرکتوں سے اسلامی تہذیب کو بٹہ لگا رہے ہیں خدا کے دین کو رسوا کر رہے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

الدواوین ثلثۃ دیوان لا یغفر اللہ الا الشرک باللہ یقول اللہ عز وجل ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء دیوان لا یترکہ اللہ ظلم العباد فیما بینھم حتی یقتص بعضھم من بعض و دیوان لا یعبا اللہ بہ ظلم العباد فیما بینھم و بین اللہ فذلک الی اللہ ان شاء عذب و ان شاء تجاوز عنہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

صحیفۂ اعمال (دیوان) تین طرح پر ہیں ایک وہ ہے جس کو اللہ ہرگز نہ بخشے گا وہ شرک باللہ ہے دوسرا دیوان وہ ہے جس کو اللہ ہرگز نہ چھوڑیں گے وہ بندوں کا آپس میں ظلم ہے یہاں تک کہ بعض کا قصاص بعض سے کرے گا تیسرا دیوان وہ ہے جس کی اللہ جل شانہٗ کچھ پروا نہیں کرتے وہ بندوں کا ظلم ہے درمیان اپنے اور اللہ کے اس کا انھیں اختیار ہے چاہے عذاب دیں اور چاہیں درگذر فرمائیں۔

اس حدیث شریف سے بالتصریح یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حقوق اللہ معاف ہونے کی امید ہے مگر حقوق عباد معاف نہ ہوں گے ان کا بدلہ لیا کر کے ضرور ملیگا ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو اللہ کے حقوق نماز روزہ وغیرہ کو برباد ضایع کرتے ہیں لیکن حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں کرتے حالانکہ ترین اور اتقا پر مبنی کا مقام یہی حق العبد ہے جس کے ضایع ہونے سے حقوق خداوندی کچھ نفع نہیں دے سکتے یعنی حقوق کے عوض ظالم کے حسنات مظلوم کو مل جائینگے اور یہ بالکل نہی دست رہ کر سیدھا جہنم کو سدھاریگا۔

مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حقوق عباد انہی تین چیزوں جان، مال اور آبرو سے متعلق ہیں اور الٰہی کی انہی طرح نگہداشت کرنی چاہیئے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے یاد رکھنا چاہیئے کہ بہ نسبت مظالم جان کے مظالم مال بہت زیادہ واقع ہوا کرتا ہے آج ہر شخص اس کوشش اور اس تگ و دو میں ہے کہ کسی طرح مال حاصل ہو خواہ یہ حرام ہو یا شبہ تحصیل مال کے لئے ہزار طرح کے مکر و فریب اور حیلے کئے جاتے ہیں اور اپنی چالاکی کو کسی کے مال کے ہتھیا لینے کو عقلمندی سمجھتا ہے اور دوسرے کو بیوقوف مگر قیامت کے روز یہی ظالم بیوقوف ٹھہریگا اور مظلوم عقلمند جب وہ عبادات و طاعات کی پونجی اپنے ہاتھ سے کھو بیٹھیں گے اور اضاعت حقوق کے عوض اپنی آخرت برباد کر لیں گے جو شخص قتل و اخذ مال بالباطل ہو تو وہ آبروریزی کی تباہی میں جا پڑتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو گالی دیتا ہے کسی کی چغلی اور غیبت کرتا ہے اور کسی پر افترا باندھتا ہے یہ تمام باتیں بھی مظلمۂ آبرو میں داخل ہیں پس ایسے شخص اور قاتل حرام خوار میں کوئی فرق نہیں گناہ میں برابر ہے اور جزا میں یکساں کیونکہ جناب باری تعالیٰ نے ان تینوں امور کو ایک ہی حکم رکھا ہے یہ ہر سہ امر حق ہونے میں سادی یکدگر ہیں اور اللہ پاک کسی کا حق ہرگز ضایع نہ کریں گے حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں:۔

ایاک و دعوۃ المظلوم فانما یسئال اللہ تعالے حقہ و ان لا یمنع ذا حق حقہ یعنی تو دعائے مظلوم سے بچ کیونکہ اللہ پاک اپنے حق کا تو غفلت سوال ہی کریگا چاہے پہرلے چاہے چھوڑ دے مگر حقدار کو اس کے حق سے منع نہ کریگا اس کا حق ظالم سے ضرور دلوائے گا۔

غرض کتاب و سنت ذم ظلم اور اضاعت حقوق عباد سے لبریز ہیں جس سے مسلمان کے حسن معاشرت کی بخوبی اتمیاز ہوتا ہے افسوس کہ یہ گناہ جس قدر سخت و درشت ہو اور جس قدر اس کا انجام برا ہے اسی قدر مسلمانوں کی نظروں میں یہ گناہ اور اضاعت حقوق کی ظلم سب اور آسان ہوگیا ہے ایسے مسلمان جو حقوق عباد علی الاطلاق ادا کریں اور حقوق مالدین از روی اخلاص و محبت بجا لائیں اور ملکیوں کا لحاظ کریں کیا ہے بلکہ نایاب ہو گئے ہیں دنیا صرف نام کے مسلمانوں سے بھری ہوئی ہے مگر کام کے مسلمان لاکھ میں ہزار ہزار میں سو اور سو میں دس بھی میسر نہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔

## معاشری اور تمدنی اصلاح کا ایک نکتہ

تمام معاشری اور تمدنی خرابیوں اور مفاسد کی جڑ مرض تکبر اور نخوت ہے جس سے دین اور دنیا دونوں بگڑتے ہیں اور غیبت و حسد وغیرہ جملہ خرابیاں اور متعدی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اگر مرض کبر کا علاج کر لیا جائے تو تمام تمدنی کمزوریاں اور خرابیاں دور ہو سکتی ہیں چنانچہ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"لوگ انفاق اور تمدنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں لیکن اس کی جڑ کی خبر نہیں انفاق کی جڑ ہے تو اضع ہر شخص اپنے اندر تواضع پیدا کرلے کیونکہ انفاق ہیشہ کبر سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب ہر شخص اپنے کو دوسرے سے بڑا سمجھے گا تو بہت سی باتوں میں اپنے حقوق کی اضاعت بھی سمجھیگا ہر بات میں اپنے کو دوسرے پر بڑا پانا چاہے گا اور اس سے انافی پیدا ہوگی اور جب ہر شخص میں تواضع ہوگی تو ہر شخص اپنے اوپر دوسرے کے حقوق سمجھیگا اور ان میں اپنے کو قاصر پائیگا تو سب کا ایک دوسرے کے سامنے جھکیں گے اور یہی انفاق ہے حاجی صاحب نے انفاق و اصلاح کا گنہ گر بتا دیا ہے جس پر کسی مفکر مدبر رہبر لیڈر اور عاقل کی نظر نہیں اگر نہ اس پر عمل پیرا ہوں تو قوم کی اصلاح و ترقی آج ہی ہو سکتی ہے؟

غرض اسلام نے تمام معاشرتی و تمدنی تعلقات کے حقوق و فرائض قائم کئے ہیں اور مقابلۃً دیگر مذاہب کے مقرر کردہ حقوق و فرائض کی نسبت زیادہ معقول نظری اور منصفانہ ہیں والدین کی اطاعت، استادوں کی عزت و خدمت بزرگوں کا ادب رشتہ داروں کی محبت، چھوٹوں پر شفقت، ہمسایوں سے سلوک و رعایت ہمدردی کی تیمارداری مسافروں کی مہمان نوازی محتاجوں کی حاجت روائی، یتیموں کی خبر گیری بیواؤں کی پوست گیری، ملکیوں اور ہموطنوں سے محبت و رواداری، زیر دستوں پر مہربانی، دوستوں کے اخلاص، دشمنوں کے ساتھ انصاف اور حاکموں کی فرمانبرداری یہ تمام امور لوازم اسلام ہیں اور مسلمان کے حسن معاشرت کا اجمالی خاکہ مسلمانوں کو اس کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی کا حق ضایع نہ ہو کسی حق تلفی نہ ہو اور کسی پر ظلم نہ ہو یہی سچا اسلام اور یہی دینداری ہے۔

درگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ خدائے قدیر ہم مسلمانوں کو اسلامی تمدن اختیار کرنے اسلامی معاشرت پر چلنے اور شریعت مصطفوی پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین الٰہی رب العالمین۔

(ع)

# مسلمان بحیثیت خلیق انسان

از جناب مولانا مولوی یعقوب احمد صاحب کوچہ چیلان دہلی

دلالت بہ چہ کہ آید و تسبیح و مرقع — خود را ز معلمائے نکو ہیدہ برید فراغ
حاجت بہ کلاہ برکی و فخنت نیست — درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

اسلام اب بھی وہی ہے جو رسالتمآب صلعم کے سامنے تھا حقیقت اسلام آج بھی اسی طرح بے نقاب ہے جس طرح خود رسول خدا صلعم کے عہد میں تھی آج یہ میں نہ کوئی تغیر ہوا اور نہ ان شاء اللہ قیامت تک ہوسکے گا مگر نہایت مسرت و افسوس کے ساتھ یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ مسلمان وہ نہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر تھے ہم جو اسلام کی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم خود اس کی عملی نمونہ ہیں اگرچہ مبارک و مسعود ہستیاں میں بھی تو نہایت قلیل اور الشاذ کالمعدوم ایک مسلمہ اصول ہے حکم کثرت پر لگایا جاتا ہے غرض ہم وہ نہیں جو آج سے تیرہ سو سال پہلے تھے یہی وجہ ہے کہ ہمارے اغیار نے ہماری حالت کو ہمارے مذہب کا معیار سمجھ لیا ہے اسی ہماری اخلاقی پستی نے اسلام کو بدنام و رسوا کر رکھا ہے اور ہماری حالت کی ہو بہو تو یہ ایک مشہور فقرہ ہے

مسلمان ورگور و مسلمانی در کتاب

مسلمان کی عظمت و بزرگی اور قوام عالم پر فوقیت و برتری اس میں تھی کہ باخلاق انسان ہوتا اس کی زندگی حسن عمل کی ایک زندہ مثال ہوتی وہ عظمت و اخلاق اور حق و صداقت کا پیکر ہوتا اسی اس کی پاکیزگی حیات کے نور سے دنیا جگمگا اٹھی الہی امداد و پاکیزگی حیات کی اس منزل تک اس طرح پہنچ سکتا تھا کہ وہ جناب رسالتمآب سرور کائنات صلعم کی کامل اطاعت اور اتباع کرتا مگر بدقسمتی سے ایسا نہیں جیسا ہماری شومئی قسمت کہئے یا ناقص اعمال سمجھئے کہ اب ہماری حالت یہ ہے کہ ایک طرف تو ہمارے علماء اور ائمہ دین ظاہری طرز و ہیئت کے اتنے پابند اور الفاظ قانون کے ایسے مطیع و منقاد بنے ہوئے ہیں کہ باطنی و اخلاقی اور پاکیزگی سیرت کی اہمیت کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا حتی کہ اگر کسی کو ڈاڑھی منڈاتے یا کوٹ پتلون پہنتے اور پائنچوں سے نیچا پائجامہ پہنے دیکھ لیا تو جھٹ اسلام سے خارج ہونے کا فتوی جڑ دیا اور یہ نہ دیکھا کہ وہ اصول اسلام کا کہاں تک پابند ہے دوسری طرف ہمارے قومی لیڈر اور جدید تعلیم یافتہ لیڈر جو یورپین فیشن کے اتنے دلدادہ ہیں کہ ان کو اس پر مذہب کے سارے اصول و فروع اور مقومات تک قربان کر دینے میں تامل نہیں اور اسلام کی ظاہری طرز و وضع سے ہی نفرت ہے۔

## عظمت اخلاق

مسلمانوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ انسان کا منشاء تخلیق حسن عمل ہے اور وہ کام یہ ہے کہ مسلمان کی زندگی اخلاقی نور سے چمک اٹھے اور وہ حسن و خیر کی راہوں پر گامزن ہو ایمان میں عمل اور عمل میں ایمان ہو اور اسی آمنو و عملو الصلوت کے تقاضہ میں یہ راز ترقی مضمر ہے جس نے تہذیب و امت میں اسلامیوں کو اوج کمال پر پہنچا دیا تھا

اسلام میں الٰہیات کا اخلاقیات سے اور اخلاقیات کا الٰہیات سے اندرونی اور اعضائی تعلق ہے اور ایمان بے عمل خزاں ہمیشہ بے ثمر رہتے محض علم میں کچھ شرف و بزرگی نہیں حقیقت میں علم وہ ہے جو دل و دماغ سے اتر کر تمام اعضا پر چھا جائے اور تمام جسم متاثر و رنگین ہو جائے اور ہماری عظمت و بزرگی صرف علمی لاف و گزاف میں نہیں بلکہ عظمت اخلاق میں ہے

## انسان کی تین حالتیں اور اخلاق کی تعریف

جاننا چاہئے کہ انسان کی ان تین حالتوں میں طبیعی اخلاقی اور ربانی ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ تین مبدا، طبعی حالتوں کا مصدر نفس امارہ ہے جو انسان کو بے اعتدالیوں افراط و تفریط اور بدیوں کی طرف کھینچتا ہے اخلاقی حالتوں کا سرچشمہ نفس لوامہ ہے جو بدی اور بے اعتدالی کے کام پر انسان کو ملامت کرتا ہے اور جس سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں اور روحانی حالتوں کا منبع نفس مطمئنہ ہے جو انسان کو تمام کمزوریوں بے اعتدالیوں اور بدیوں سے نجات دلا کر تمام اعضاء کو بہ حالتی قوتوں سے بھرپور کرتا ہے اور طبعی حالتوں پر ایک قسم کی موت طاری کر دیتا ہے یہ تین حالتیں ہیں جن سے انسان کو گذرنا پڑتا ہے جس نے طبعی جذبات و خواہشات کی پیروی اختیار کی اور اپنے آپ کو نفس امارہ کے حوالہ کر دیا وہ ہلاک ہوا جس نے طبعی جذبات پر قابو پا لیا اور ان کو اعتدال پر چلا یا اس نے نجات پائی اور جس نے اخلاقی حالتوں کو روحانیت کی رنگ دیدیا اور جسم کی تمام علمی و عملی قوتوں کو خدا کی معرفت و عبادت میں لگا دیا وہ فرشتہ اور خلیفۃ اللہ بن گیا اور کائنات ارضی و سماوی کی حکمرانی پائی۔ پس جب تک انسان عقل و معرفت کے سایہ میں چلے اور طبعی جذبات سے شریعت کی ہدایتوں کے موافق کام نہ لے وہ با اخلاق اور خلیق انسان نہیں کہلا سکتا اگر وہ طبعی لوازم میں شتر بے مہار کی طرح چلتا ہے کھانے پینے سونے جاگنے چلنے پھرنے رنج و راحت اور غضب و خواہش کا غلام ہے طبعی امور میں نفس امارہ کا پیرو رہتا ہے وہ اشرف المخلوقات نہیں بلکہ ارذل المخلوق حیوان ہے پس اخلاق اس چیز کا نام ہے کہ طبعی حالتوں سے شریعت کی ہدایتوں کے موافق کام لیا جائے۔

## جسمانی فطاہری آداب کا فلسفہ

چونکہ طبعی حالتیں تادیب و تعدیل سے اخلاقی حالتوں میں بدلتی ہیں اور اخلاقی حالتیں روحانیت پر گہرا اثر ڈالتی ہیں اور دل کی حالت ہیئت ظاہر کیفیت و آداب سے متاثر اور ظاہری اسباب کی تابع ہوتی ہے اس لئے اسلام نے تمام عبادات تصفیہ باطن اور خشوع و خضوع کے اغراض و مقاصد میں جسمانی ظاہری جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے اور دین کو دنیا سے الگ نہیں کیا اور یہ خوبی اور کمال صرف اسلام کے ساتھ مخصوص ہے باقی کسی مذہب نے بھی یہ اصول نکتہ نہیں سمجھا یا اگرچہ بڑے بڑے مذاہب نے اخلاقیات کی کافی تعلیم دی ہے لیکن وہ اپنے دائرہ افراط و تفریط سے نہ بچا سکے مثلاً ہندوؤں کا جوگی پن اور عیسائیوں کی رہبانیت

دیکھئے اسلام کی کوئی عبادت ایسی نہیں جس میں جسم اور دل کی صفائی کو وقعت و اہمیت نہ دی ہو اور طہارت جسمانی کو مقدم نہ رکھا ہو

## اخلاقی حالتیں اور قرآنی ہدایات

جاننا چاہئے کہ اخلاق دو قسم کے ہیں ایک وہ اخلاق جن کے ذریعہ انسان کو ترک شر پر قدرت ہوتا ہے دوسرے وہ اخلاق جن کے ذریعہ انسان الی الخیر پر قادر ہوتا ہے ترک شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ انسان اپنی زبان اپنے ہاتھ اپنی آنکھ اپنے دل و دماغ اپنے مال اور اپنی کوشش سے کسی دوسرے انسان کی جان مال اور عزت و آبرو کو نقصان نہ پہنچا سکے اور الی الخیر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ انسان اپنی زبان اپنے ہاتھ اپنے علم اپنے اوقات اور اپنے مال وغیرہ سے دوسرے انسان کی جان و مال کو فائدہ پہنچا سکے

الصال خیر اور ترک شر کے متعلق اخلاقی میں سے صرف چند اخلاقی پہلوؤں کا ذکر کیا ہے۔

**پہلا اخلق** ترک شر کے اقسام میں سے احسان یا عفت یا کوئی ہے یعنی حرام کاری اور اس کے مقدمات مثلاً بوس و کنار اور بے پردگی وغیرہ سے مجتنب رہے اخلاق کے کامل ہونے کے قرآن کریم نے بار بار طریقے بتلائے ہیں اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانے کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے محفوظ رکھے نامحرم کے حسن و عشق اور ناجائز تعلقات کے قصے نہ سننے ایسی تقریبوں اور مجلسوں میں شامل نہ ہو جن میں کسی فعل بد میں پڑ جانیکا امکان اور خطرہ ہو اور اگر نکاح نہ ہوا ہو اور بدکاری میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو روزے رکھکر قوت شہوت کو توڑے اسلامی پردہ کی یہی یہی غلاشی ہے (تشریح)

**دوسرا خلق** امانت و دیانت ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی دوسرے کے مال پر خیانت بے ایمانی اور بد نیتی پر قبضہ کرکے اپنا نہ بنالے پڑا فضی نہ ہونا۔ امانتداری دیانت کے قرآن حکیم نے تمام پہلو تلائے ہیں مثلاً یتیموں کے مال کی حفاظت کرو انہیں ان کے مال کو ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ حکام کی اعانت سے دوسرے کے مالوں کو نہ دباؤ رشوت نہ لو امانتوں کو بچھانا تمام ان کے حقداروں کو ناپس دو خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا جب ناپو تو پورا ناپو جب وزن کرو تو پورا وزن کرو اچھی چیز کے عوض خبیث اور بری چیز نہ دو دھوکہ اور فریب کسی کا مال نہ دباؤ چوری اور ڈاکہ نہ ڈالو غرض قرآن مبین نے بددیانتی کے تمام طریقے کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں کوئی شخص ان میں اور دیانتداری میں بین سنتا جب تک اس کے تمام پہلوؤں کو نہ بجالائے

**تیسرا خلق** "صلح" ہے یعنی صلح و آشتی کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور بے شر انسان ہونا صلح ایک اعلیٰ درجہ کا خلق ہے اس کے متعلق اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے صلح کا ری اختیار کرو صلح میں خیر ہے خیر تمہارے وشمن صلح کاری کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ خدا کے نیک بندے زمین پر صلح کاری کے ساتھ چلتے ہیں اگر کوئی لغو بات سنو جو لڑائی اور جنگ کی مقدمہ ہو تو طرح دیکر چلے جاؤ۔

**چوتھا خلق** طلاقت یا کشادہ روئی ہے اس کے متعلق قرآن کی تعلیم ہے کہ لوگوں کو نہ بانیں کہو جو دانستہ طور پر تنگ دل ہیں کسی قوم سے تمسخر کرو کسی کو عیب نہ لگاؤ کسی کو برے برے ناموں سے مت پکارو بدگمانی کی باتیں نہ کرو کسی کے عیبوں کی کرید نہ کرو ایکدوسرے کا گلہ نہ کرو بیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو کسی پر بہتان اور الزام نہ لگاؤ یاد رکھو کہ قیامت کے دن آنکھ کان اور دل سے مواخذہ ہوگا۔

**الصال خیر کے اقسام میں سے پہلا خلق** عفو ہے۔ یعنی کسی کا گناہ بخش دینا اس میں ایصال خیر یہ ہے کہ جو گناہ کرتا ہے وہ کسی ضرر پہنچانا ہے اور اس لائق ہوتا ہے کہ اس کو یہی ضرر پہنچایا جائے فیصلہ کرایا جائے سزا دلائی جائے اور جرمانہ لیا جائے لیکن عفو حالت میں اپنے دشمن اور بدخواہ کو بخش بنا اگر اس کے حق میں مناسب ہو تو اس کا مواخذہ عفو ہے اس میں قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ نیک آدمی وہ ہیں جو غصہ ہونے کے محل پر گناہ کو بخشدیتے ہیں ہر کی کی سزا اسی قدر ہے جو کی گئی ہو لیکن جو شخص بدی کو بخشدے اور ایسے موقع پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح کی امید ہو اور کینہ کوئی شر نہ پہنچے کا سدباب ہو یہ تو عفو ہے قرآنی تعلیم یہ بھی نہیں ہے کہ خواہ مخواہ ہر موقعہ پر ہر قسم کا شر پہنچانے کا مقابلہ کرو اور شر دوں کو ہر شر نہ دو بلکہ مجرم کے حق اور عام خلائق کے حق میں جو سلوک فی الواقع بہتر ہو وہی صورت اختیار کرو۔

**دوسرا خلق** الصال خیر میں سے عدل ہے یہ احسان اور حد تک ایتاء ذی القربیٰ عالی پایہ ہے کہ نیکی کے مقابل نیکی کرو یعنی پہلا درجہ الصال خیر کا یہ ہے کہ نیکی اور بھلائی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کی جائے دوسرا درجہ احسان ہے یعنی بغیر کسی کے حق کے اپنی طرف سے نیکی کی ابتدا کی جائے اور فضل احسان کے طور پر کسی کو پہنچایا جائے قرآن اس کے متعلق ارشاد فرماتا ہے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی اے احسان کرنے والو اپنا احسان یاد دلاکر یا کسی کو دکھ دیکر اپنے صدقات کو برباد مت کرو اس درجہ میں چونکہ ریاکاری کی ایک خفی اور نقص ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے الصال خیر کا تیسرا درجہ ایتاء ذی القربیٰ بتلایا ہے کہ نہ احسان کا خیال ہو اور نہ شکر گذاری پر نظر ہو بلکہ محض بلا لاگ ہمدردی اور جوش سے نیکی احسان صلہ و جزا کے دالہ محض طبعی ہمدردی اور جوش سے اپنی اولاد کو پالتی ہے خدائے حکیم و بصیر نے الصال خیر کی ان تینوں قسموں کو موقعہ و محل کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے کہ اگر یہ نیکیاں اپنے موقعہ و محل پر استعمال نہ ہوں گی تو بجائے نیکی کے بدی بجائے نیکی بجائے عدل کے فساد ہو جائیگا احسان کی مشکل کی صورت پیدا ہو جائیگی اور بجائے ایتاء ذی القربیٰ کے بغی بجائیگا چنانچہ ارشاد ہوا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و ایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ عدل احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کرو اور اس بات سے منع فرماتا ہے کہ حد اعتدال سے آگے گذر جاؤ اور فحشاء و منکر اور بغی کی حالت پیدا ہو جائے۔

**خلق کے دیگر اقسام** بنی نوع سے ہمدردی اور نیک سلوک فرماتے ہیں بچے یتیم اور نیک بندے وہ ہیں جو خدا کی رضا جوئی کے لئے اپنے مال سے اپنے قریبیوں کی مدد کرتے ہیں تیموں اور بیواؤں کی پرورش اور دستگیری کرتے ہیں سکینوں کو فقر و فاقہ سے بچاتے ہیں مسافروں اور سواریوں کی خدمت کرتے ہیں قرضداروں کو سبکدوش کرتے ہیں اور غلاموں کو آزاد کراتے ہیں اپنے مالوں میں بخیل کرتے ہیں اور نہ اسراف بلکہ درمیانی روش چلتے ہیں۔

**شجاعت** کے متعلق فرمایا ہے اور وہ ہیں جو دلاوری اور مصیبت کے وقت گھبراتے نہیں بلکہ خدا کی رضامندی کے لئے بہادری دکھلاتے ہیں صرف خدا ہی سے ڈرتے ہیں اور دنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتے اور نفسانی خواہشات کے جھکڑوں اور مصیبتوں کا مقابلہ صبر و استقامت سے کرتے ہیں سچائی کے متعلق فرمایا ہے یہ ہے کہ جھوٹ مت بولو اگر سچ بولنے میں جانوں اور مالوں کا خوف ہی کیوں نہ ہو اور اپنے ماں باپ اور قوم کو نقصان ہی کیوں نہ پہنچتا ہو مگر ہر حالت میں سچ بولو اور اپنی جانوں تک کی پرواہ مت کرو۔ صبر کے متعلق فرمایا کہ جب تمہیں کوئی آفت و مصیبت پہنچے فقر و فاقہ کی نوبت پہنچ جائے یا کوئی چیز ہاتھ سے جاتی رہے تو ہر حالت میں راضی برضا ہو کوئی شکایت زبان پر نہ لاؤ خلاصہ کلام یہ کہ مسلمان کی مثالی کیفیت تمام اخلاق انسانی کا وہ مجموعہ ہے جس میں مذکورہ بالا اوصاف و خصائص پائے جائیں اور مکارم اخلاق و فضائل سے آراستہ ہو۔

اگر ہم سچے دل سے اپنی حالت کی اصلاح اور اپنی قومی بہبودی چاہتے ہیں تو ہمارا فرض عظیم یہ ہے کہ ہم ہر طرح کی ظاہر داری اور ریاکاری چھوڑ کر تو بہ امداد اسلام کے نام لیوا ہی اور باطنی احکام پر کاربند ہوں ہمارا دل و دماغ اخلاقی خوبیوں اور پاکیزگیوں سے معمور ہو اور ہماری ظاہری وضع سے اسلامی شان ٹپکتی ہو تاکہ ہم اپنے آقا اپنے مولا جناب رسول اکرم محمد کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے حسن اور تعلیم کا کچھ تو بھلا حال دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔

یاد رکھئے جس طرح عبادات میں سنن کو چھوڑ کر صرف فرائض کو لینا دینداری کے شایان نہیں اسی طرح فرائض کو چھوڑ کر صرف سنن کو لینا خدا کی نافرمانی ہے کیونکہ سچا اسلام وہی ہے جس میں خدا کی اطاعت اور نبی کی محبت دونوں شامل ہیں ٹھیک اسی طرح اخلاقیات میں ضروری ہے کہ مذہب کے بگڑے احکام کی بجا آوری اور حرام و حلال کی تمیز کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس اور تجلیہ باطن کو مقدم رکھا جائے اتباع سنت کے یہ معنے نہیں کہ فقط ظاہری عادتہ

جلسہ میں تو جناب رسالتمآب کی پیروی کی جائے اور اخلاق کریمانہ وصفات حمیدہ کی طرف کچھ بھی توجہ نہ کی جائے بلکہ حقیقت میں اتباع سنت کا مطلب یہ ہے کہ جو خلق اللہ ... چلیا کر

# مسلمان بحیثیت ہمدرد خلق

نوشتہ عبدالحبیب خان مدیر مولوی دہلی

## مسلمان بہترین امت کیوں ہیں

مذہب صرف چند عقائد اور عبادات ہی کا نام نہیں بلکہ اعمال صالحہ بھی مذہب اسلام کا جزء اعظم ہیں جس میں ہمدردی خلق نفع رسانی رواداری باہمی اتفاق اور نیک خلقی وغیرہ بھی داخل ہیں اور اسی طرح فرائض اسلامی میں جس طرح نماز روزہ وغیرہ عبادات ہیں مگر افسوس مسلمانوں نے قرآنی فہم عمل کے بلند و بالا معیار تہہ سے گرا کر اعمال صالحہ کے مفہوم کو نہایت محدود اور تنگ سمجھ لیا ہے اور مذہب سے مراد صرف چند فرسودہ عقائد خود تراشیدہ خیالات اور ظاہری عبادات ہی جاتی ہیں لیکن درحقیقت مذہب ان چیزوں کا نام نہیں مذہب تو ان عقائد حقہ ظاہری و باطنی عبادات اعلیٰ اخلاق اور صدق معاملات کا نام ہے جن کو زندگی بھر کے لئے ہمارا دل تہ یار کرلے اور ہمارے اخلاق و عادات مذہبی احکام کے سانچوں میں ڈھل جائیں صرف زبان سے یہ کہنا کہ خدا ایک ہے ہمارا معبود خالق ہے ہمارے تمام حالات سے واقف اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے لیکن باوجود اس کے مذہبی احکام کی نافرمانی ہی کرنا مطرود الٰہی کو ٹوٹنا اور بیڑے کام ہی کرنا مذہب کے نام پر ایک دیرکہ اور فریب ہے غرض زبان سے یہ کہنا کہ میں مسلمان ہوں کوئی معنے نہیں رکھتا جب تک کہ مذہب ہماری زندگی کی عملی تفسیر نہ بنجائے۔ مسلمان بہترین امت ہیں اور خدائے قدوس نے ان کو اس لئے منتخب فرمایا ہے کہ ان کے اخلاق و عادات دنیا کی دوسری اقوام کے لئے ہدایت و رہبری اور اسوۂ حسنہ کا کام دیں اور انسان مسلمانوں کے کمالات اور خوبیاں دیکھ دیکھ کر اسلام کے عاشق و شیدا بنجائیں

دوسرے مذہب والے اس بات کو نہیں دیکھتے کہ تمہاری مذہبی کتابوں میں کیا لکھا ہے اور کیسے کیسے علوم و معارف ہیں بلکہ وہ تمہارے مذہب کی خوبیوں اور تفوق و برتری کا اندازہ صرف اس طرح کیا کرتے ہیں کہ مسلمان کیسے ہیں اسلام نے ان میں کیا کیا خوبیاں اور کمالات پیدا کئے ہیں جو دوسروں میں نہیں ہیں اگر وہ دیکھتے ہیں کہ تم ان سے زیادہ اچھے اور با اخلاق انسان ہو تو تمہارے کہے سنے بغیر ان کا دل تمہاری طرف کھنچتا ہے لیکن اگر وہ یہ دیکھتے ہیں کہ تم میں کوئی ایسی خوبی اور کمال نہیں جو دوسروں میں ہے تو ان کے دل میں تم سے نفرت ہوتی ہے۔

## تبلیغ اسلام کس طرح ہونی چاہیئے

آج جو ہماری تبلیغ بے اثر ہے اور اسلام کو تدریجی روح قبولیت حاصل نہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری تبلیغ عملی نہیں بلکہ صرف زبانی ہے ہم چیختے اور چلاتے ہو دوسرے مذہب والوں کے سامنے اپنی کتابیں کھول کھول کر رکھتے ہو اور محض زبانی طور پر اسلام کی خوبیاں ان کے ذہن میں جمانا چاہتے ہو مگر یہ تمہاری ایک نہیں سنتے کیوں؟ صرف اسلئے کہ مذہب کی تفسیر اور اظہار کمال ہماری زبان کرتی ہے اگر مذہب کی تفسیر اور اس کی خوبیوں کا اظہار ہمارے ہر ایک کام سے ہو اور مذہب کو اچھا اور سچا ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ عملی طور پر بھی ہم اچھے انسان ہوں تو بہت جلد اسلام کائنات انسانی پر چھا جائے اور کچھ عرصہ کے بعد پوری دنیا اسلام کے جھنڈے کے نیچے نظر آئے

مثال کے طور پر یوں سمجھ لو کہ اگر دوسری قومیں تمہاری زبانی باتوں سے نہیں بلکہ تمہارے برتاؤ اور میل جول سے یہ یقین کرلیں کہ عدل و احسان مسلمانوں کا شعار خصوصی ہے جھوٹ بولنا منافی اسلام ہے اسلئے مسلمان جھوٹ نہیں بولا کرتے سچائی کے لئے جان تک دیدیتے ہیں کسی کو ستاتے نہیں چوری اور شراب کے نزدیک نہیں پھٹکتے ظلم کے خلاف ہمیشہ مظلوم کا ساتھ دیتے ہیں ہر دوسرے مذہب والوں سے نہایت ہی سلوک و مدارات سے پیش آتے ہیں اور ضلالی عالم مخلوق کی نفع رسانی اور خدمت کرنے میں اپنی جان اور مال کی سے دریغ نہیں کرتے بلکہ خدمت خلق کو اپنا فرض سمجھتے ہیں تو تم اقوام عالم کی آنکھ کا تارا بنجاؤ گرفتہ اقبال کائنات ارضی و سماوی کی کنجیاں تمہارے سپرد کرے اور تمہارا پرچم اقبال افق عالم پر لہرائے۔

اس کے برخلاف اگر وہ یہ دیکھتے ہیں کہ تمہیں اپنے اخلاق و عادات کے لحاظ سے اقوام عالم میں کوئی فوقیت و برتری نہیں عدل و انصاف سے کوئی سروکار نہیں دوسروں کو ستانا دل دکھانا اور ان کے حقوق غصب کرنا تمہارا شعار ہے تو پھر تم اگر ہزار اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کر دو تو کبھی کامیاب نہ ہوگی مثلاً تم کسی بنیات یا ہندو کے پاس جاکر قرآن و حدیث سناؤ اور اسلامی احکام کی خوبیاں سمجھاؤ اور وہ تمہاری دلیلوں اور سائنسی کے جواب میں محض اتنا کہدے کہ کیا اسلام ایسے ہی سامان بناتا ہے جیسے یہ آٹھ کروڑ ہندوستان میں بھوکے ہیں تو بجز شرمندگی کے اس کا کیا جواب دیا جا سکتا ہے یہ بالکل صحیح ہے کہ مذہب اسلام مسلمانوں کا نام نہیں جو پیرو ان مذہب کے عمل سے اسلام پر کوئی حرف آسکے بلکہ اگر ساری دنیا کے مسلمان مسلمان نہ رہیں تو پھر بھی آفتاب اسلام پوری شان کے ساتھ جلوہ ریز رہے گا

## مسلمانوں کے عروج و زوال کا ایک سبب

یہ ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو اخلاق و عادات کے لحاظ سے بہترین امت بنایا تھا جب ان میں خدا ترسی انصاف فیاضی درحملی حمایت شجاعت و عدالت جیسی خوبیاں تھیں اور انسانی ہمدردی کے اوصاف رہے اس وقت تک وہ تخت رفعت پر متمکن رہے اور دنیا کے انسان ان کے پیروں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنایا اور کروڑہا بندگان خدا مسلمانوں کی خوبیوں کو دیکھ کر اسلام کے عاشق و شیدا بن گئے لیکن جب مسلمانوں نے ان خوبیوں کو چھوڑ دیا اسلام کے معنے فرقہ بندی اور نفاق و پھوٹ، نذر و نیاز بیعت و تلقین، قبر پرستی پیر پرستی تعزیہ پرستی، کرامت پرستی اور رسمی و ظاہری عبادات و غیرہ سمجھ بیٹھے تو ہم تخت رفعت سے خاک ذلت پر آرہے اور دوسرے مذہب والے ہم سے نفرت کرکے بدھ بھاگ گئے پس مسلمان بہترین امت اس لئے ہیں کہ وہ مذہب کا عملی نمونہ ہوں دنیا میں خدا کے دین کا بول بالا کریں اپنے عمل و عمل میں دنیا کی قوموں سے ممتاز ہوں اخلاق حسنہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں اور دنیا میں قبولیت الٰہی محبت الٰہی اور حکومت الٰہی کا ڈنکا بجائیں۔

## مسلمان کی وہ خوبی جو بالاتیاز ہی

خلق ہے جو مسلمان کا مابہ الامتیاز ہے اور جو اس کی شان خصوصی ہے اسلام کا تمدن پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے دنیا میں آکر اخوت انسانی کو قائم کر دیا اور نہ صرف سرزمین عرب میں بلکہ تمام عالم اسلام میں گو نگانگت اور یکجہتی کی روح پھونک دی اور ساری دنیا کو اپنے دائرہ اثر میں لاکر مشرق و مغرب کا تفرقہ مٹا دیا اور شمال و جنوب اور رنگ و نسل کا امتیاز اٹھا دیا چنانچہ اسی غذا کی تکمیل کے لئے کعبہ کا دم محترم نماز کا قبلہ اور حج کا مرکز ملکہ بیت اللہ کے لقب سے ممتاز و مفتخر ہوا ورنہ اسلام کا خدا جو جہت کی قید سے اور مکان و زمان کی بندش سے ارفع ہے۔

اسلام کی قومی ہمدردی عالم اسلام سے گذر کر تمام دنیا پر محیط ہوگئی اور مسلمانوں کا بر لطف و کرم اقوام و ممالک پر ایسا برسا کہ بالآخر دشمن سب سیراب اور فیضیاب ہوئے بغض و عناد کی آگ ٹھنڈی ہوگئی اور خود غرضی کا منہ کالا ہوگیا غرض اسلام کی ہمدردی اور اخوت کا دائرہ اقصائے عالم پر حاوی اور محیط ہے چنانچہ اسلام نے تمام بنی آدم کو بھائی بھائی ٹھہرایا ہے مخلوق خدا کی خدمت کو مسلمانوں کا شعار خصوصی قرار دیا ہے اور بلا تفریق مذاہب و ملت مظلوموں کمزوروں، بیکسوں، غریبوں، یتیموں، بیواؤں مسکینوں اور مسافروں کی امداد و دستگیری اور فلاح و امید کی اسلامی زندگی بتلایا ہے حتیٰ کہ دشمنوں تک سے حسن سلوک کی تعلیم دی ہے مثلاً تاکید ہے کہ دشمنوں پر کسی طرح ظلم و زیادتی نہ کرو اسے ظلم و زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اپنے عہد نہ پیمان پر قائم رہو کمزوروں اور کمزوروں کی حمایت کرو کسی مذہب کے علماء و رائنہ سے تعرض نہ کرو اور سب ہی کی ہمدردی و بھلائی کے خواہاں اور اس میں سرگرم عمل رہو۔

## ہمدردی مخلوق اور حضور کا اسوۂ حسنہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر جس درجہ مہربان تھے ساری دنیا جانتی ہے موت ملنے سے پہلے آپ نہایت درجہ قومی ہمدرد اور ملکی خیرخواہ تھے عرب قبائل کی اصلاح و ترقی کا خیال آپ کو بچپن ہی سے تھا اور آپ عرب کو اوج کمال پر دیکھنے کے خواہشمند رہتے تھے بعض اوقات تو آپ کو بڑی عداوتیں اور جانی خصلتیں دیکھکر اتنا صدمہ ہوتا تھا کہ آپ اپنی بے بسی کے خیال سے بے اختیار رو پڑتے آپ یتیموں، بیواؤں اور غریبوں کی خدمت و امداد کرنے میں ہر وقت کمربستہ رہتے تھے اور دوسروں کو بھی یہی نصیحت اور تاکید کرتے تھے اگر آپ کسی ظالم آقا کو اپنے غلاموں پر ظلم و سختی کرتے دیکھتے تو اس کو نہایت نرمی سے دلنشیں پیرایہ میں سمجھاتے اور ظلم سے باز رکھتے تھے۔

نبی امیہ کا امیہ اپنی لونڈی کو مارتا ہوا آپ نے اس امیر کو اس ظلم سے منع کیا تو وہ کہنے لگا کہ آپ کو میری لونڈی کے معاملہ میں دخل دینے کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں ہر انسان کی فرض ہے کہ وہ مظلوموں اور بیکسوں کی امداد و دستگیری اور مدد کرے۔

آپکی حیات طیبہ میں خدمت خلق کے بیشمار ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے ہمدردی مخلوق کے اعلیٰ سبق ملتے ہیں اور آپ کی ذات تمام خدمت خلق کا مجسم نمونہ ہے یہی وجہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں خیر الناس من ینفع الناس تم میں سے اچھا آدمی وہ ہے جو مخلوق خدا کو نفع پہنچائے نیز فرمایا خدا اس بندہ پر رحم نہیں کرتا جو اسکی مخلوق پر رحم نہ کرے۔

## اسلام کا شاندار اصول تمدن

چونکہ انسان قدرتی طور پر مدنی الطبع واقع ہوا ہے اور اسلام کا منشا اخوت انسانی عالمگیر ہمدردی اور خدا کی مخلوق کو خدا کے زیر سایہ لانا ہے اسلئے وہ اپنے ہمجنس کے ساتھ رہنا اور اشتراک عمل کرنا پسند کرتا ہے اور اسی میں اسکی بہتری ہے مگر ساتھ ہی اس کے اپنے ہمنوع جنس سے خود غرضی کے ہاتھوں صدہا تکلیفیں اور اذیتیں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں اب تک کہ ایک انسان دوسرے انسان کا خون کا پیاسا ہو جاتا ہے اسے ہر مذہب کے سرپرآوردہ لوگوں نے باہم برتاؤ کرنے کے چند اصول مقرر کئے تاکہ عالم کا نظام درست رہے اور انسان مل جل کر سلوک و برادری کے ساتھ زندگی بسر کریں مگر تمام مذاہب افراط و تفریط کی وجہ سے ان کو پوری شان کے ساتھ نباہ نہیں سکتے اسلام نے جو اصول تمدن بیان کئے ہیں وہ ہر طرح اعلیٰ ارفع اور اکمل ہیں جس کو شک ہو وہ مشاہدہ کرکے دیکھ لے اسلام کا بہت بڑا اصول جسکے اہتمام سے دنیا اور آخرت کے بکثرت فائدے ملتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا کی مخلوق کو فائدہ پہنچایا جائے اور کوشش کی جائے کہ اپنے سے لوگوں کو آرام پہنچے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ایک فاحشہ عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ اس نے ایک کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے ہانپ رہا تھا ہانپ رہا تھا پیاس کے مرنے کے قریب تھا اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر اس کو دوپٹہ سے باندھکر کنوئیں میں سے پانی نکالا اور کتے کو پلایا اللہ پاک نے اس نیکی کے عوض اس کو بخشدیا۔ اس حدیث شریف کا مفاد یہ ہے کہ ضعیف و بیزبان اور بیکس و آفت رسیدہ مخلوق پر رحم کرنا اجر عظیم اور مغفرت کا حق بناتا ہے جب ایک کتے کی جان بچانے سے ایک بدکار عورت بخشی گئی تو جو شخص کسی انسان اشرف المخلوقات سے نیک سلوک اور ہمدردی کرے گا تو وہ کیوں نہ بخشا جائیگا سچ ہے ؎

کسے باسگاں نکوئی کم نہ کرد کجا کہ کند خیر با نیک مرد

## مخلوق کی نفع رسانی اور ایک بزرگ کی بخشش

ایک شخص نے کسی بزرگ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا حال گذرا انہوں نے کہا کہ جب میں پروردگار کے سامنے حاضر ہوا تو ارشاد ہوا کونسی نیکی ہماری بارگاہ میں لایا ہے عرض کیا بارالہا میں نے سترہ یا پیادہ کیے ہیں ارشاد ہوا کہ ان میں سے تو ایک ہی قبول نہیں کیا پھر تو میں بہت گھبرایا اور یقین ہوگیا کہ اب میں ضرور دوزخ میں بھیجا جاؤں گا لیکن صدقے اس کی رحیمی اور کریمی اور بندہ نوازی کے کہ خود ہی ارشاد فرمایا کہ ہم نے تیری ایک نیکی قبول کی ہے تو ایک ان کہیں چلا رہا تھا تو نے ایک کنارا رستہ سے ہٹا دیا تھا اس خیال سے کہ کسی بندۂ خدا کو صدمہ نہ پہنچے یہ کام چونکہ تو نے خالص ہماری رضامندی کے لئے کیا تھا اس لئے ہم تجھے بخشے دیتے ہیں۔ معلوم ہوا آپ کو کہ شفقت علی الخلق اور ہمدردی خلق کا کتنا بڑا درجہ ہے اور کتنی بڑی نیکی ہے چنانچہ ایسے ہی ہمدرد خلق لوگوں کی شان میں ارشاد باری ہے ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد اور لوگوں میں سے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو خدا کی رضاجوئی کے لئے اپنی جان تک بھی بیچ دیتے ہیں اور اسے بندوں پر بڑی شفقت رکھتا ہے یعنی جب اللہ اپنی مخلوق پر مہربان ہے تو تم کو بھی خلق خدا پر مہربانی کرنی چاہیئے دیکھئے اسلام کے اصول کا کتنا بڑا کمال ہے کہ ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ مخلوق کو نفع اور آرام پہنچانے میں نیت خالص رضاء الٰہی کی ہونی چاہیئے نہ کہ کسی عوض اور اس کے سر پر احسان رکھنے کی اسی بنا پر ارشاد باری ہے یا ایھا الذین اٰمنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ اے ایمان والو تم اپنی نیکیوں کو احسان جتانے اور لوگوں کو تکلیف دینے سے خراب مت کرو۔ اگر مسلمان اس طبیعت پر کاربند ہو جائیں تو ان کے اندرونی اور بیرونی فسادات بند ہو جائیں اسوحسنہ کے اجرا کی غرض ہی یہ ہے کہ مسلمان ہمدرد خلق ہوں ان کے دل میں اہل ملک کے ساتھ نفع رسانی کا خیال مستحکم ہو اور وہ اپنے ملکی بھائیوں کے خیرخواہ ہوں مگر افسوس کہ پالیسی کا اثر ہماری رگوں میں بھی سرایت کرتا جارہا ہے ہم جس کسی کے ساتھ کوئی برتاؤ کرتے ہیں تو اس کی غرض اپنی مطلب براری ہوتی ہے حالانکہ مسلمانوں کا نقطۂ نظریہ ہونا چاہیئے کہ میں جو مخلوق کی خدمت اور ہمدردی کرتا ہوں تو محض اسلئے کہ یہ مخلوق میرے رب اور معبود کی پیدا کی ہوئی ہے کاش مسلمان اس شاندار اصول اور اسوحسنہ پر کاربند ہو جائیں اور مخلوق کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیں تو ہماری ساری مشکلیں آفتیں مصیبتیں دور ہو جائیں اور خلق خدا دوڑ دوڑ کر اسلام کے سایہ تلے آئے اور اللہ پاک مسلمانوں کو اس تعلیم پر کاربند اور عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین الی رب العالمین۔

# مُسلمان بحیثیت آقا

(نوشتہ جناب مولانا مرادصاحب)

آقائی وغلامی کا رسشتہ صدیوں تک دنیا میں کائنات انسانیت کے لئے وجہ آلام ومصائب بنا رہا اور ہزار ہا سال تک اس نے بڑے بڑے شاہوار کو گردنکبت بنائے رکھا مگر اس دور میں غلامی کی صورتیں بدل گئی ہیں اور آقائوں کو غلاموں پر وہ جواز حقیقتاً حاصل نہیں ہے جواز منہ قدیم میں تھے پھر بھی اس کی ہولناکی بدستور موجود ہے صرف خفیف سا فرق ضرور رونما ہوگیا ہے (بظاہر پرستی کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھا جارہا ہے ظاہر میں انقلاب برابر ہوئے اور ہو رہے ہیں مگر روح کو کسی نے چھوا تک نہیں ایک ظالم وجلاد خواہ ایک مولوی کی صورت میں رونما ہو یا سادہ پوش کی ایک مصلح کی صورت میں سامنے آئے یا ہو دکی اس کے جسم پر لباس تقدس ہو یا صرف ایک گیروا رنگ کی گدی پڑی ہو اس سے فرق رونما نہیں ہوتا اصلی تبدیلی ذہنیت وروح کی تبدیلی ہے ع

در ریش صفت باش کلاہ تتری دار

طاقت کا کام ہمیشہ ضعف کو کچلنا رہا ہے اور جب یہ بے خوف ہوگئی ہے اس نے اپنا کام کیا ہے اور ہمیشہ کریگی آج امریکہ یورپ بہت بڑے تہذیب اور جمہوریت پسند ممالک سمجھے جاتے ہیں سارے جہان میں ان کی تہذیب اور انکی مدنیت کا شور بلند ہے لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ ان چراغوں کے تلے اندھیرا نہیں ہے فلپائن معہ اور فلسطین دنیا کے اہم تہذیب وجمہوریت پسند ممالک کے ماتحت ہیں مگر یہ جس طرح تہذیب وغلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور اس وقت اور اس دور میں جکڑے ہوئے ہیں جسے تہذیب وتمدن حریت وآزادی اور جمہوریت وخود پسندی کا دور کہا جاسکتا ہے دنیا بھر میں سیلف ڈیٹرمینیشن کا اصول مسلمہ قبول کرلیا گیا ہے ملک گیری معیوب قرار دیدی گئی ہے ظلم زبردست پر آئے دن لعنت بھیجی جاتی ہے لیکن کیا کوئی اپنے سینے پر ہاتھ رکھکر کہہ سکتا ہے کہ یہ اصول بنانے والے خود بھی کبھی اپنے اصول پر کاربند ہوئے ہیں کیا فلپائن والے دل سے امریکہ کی حکومت کو پسند کرتے ہیں کیا فلسطین نے کبھی حکومت برطانیہ کے جبر سے اپنے کندھے کو اسی طرح زخمی ہوتے رہنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے کیا شام والے فرانس کی حکومت کو برضا ورغبت گوارا کئے ہوئے ہیں اور ہرگز نہیں۔

یہ آج بھی ایسے ہی غلام ہیں جیسے زمانہ قدیم میں ہوتے تھے ان کے ملک آج بھی اسی طرح فتح کئے گئے ہیں جس طرح ازمنہ قدیم میں فتح کئے جاتے تھے صرف اتنا فرق ہے کہ آج ملک گیری کا نام بدل گیا ہے اب طلے ہوتے ہیں مگر اشاعت تہذیب کے لئے مخلوق کو ظلم سے نجات دلانے کے لئے اور حکمداری کے قیام کے لئے کوئی یہ نہیں کہتا کہ ہم نے شام فتح کرلیا فلسطین کو اپنے حدود سلطنت میں شامل کردیا یہاں کے باشندے یہاں کے کین اس سے پہلے سے زیادہ پریشان اور پہلے سے زیادہ غلام ہیں یہ صرف تہذیب کی کارفرمائیاں ہیں کہ صرف تغیر لفظی سے انہوں نے وہی سب کچھ اپنے لئے وقف کرلیا ہے جو پہلے فرمانرواؤں نے ملک گیری وفتح کے نام پر کیا تھا یہی صورت آقائی وغلامی کی ہے غلامی لفظی حیثیت سے معدوم ہوگئی مگر مظلومی حیثیت سے موجود ہے اب غلاموں کو غلام کوئی نہیں کہتا بلکہ ان کو رعایا کو رعایا ہی قسم کے مضحکہ خیز ناموں سے پکارا جاتا ہے سلوک میں کوئی تغیر نہیں ہوتا وہ قریب قریب وہی ہے نوکروں سے آج بھی کارخانوں میں فیکٹریوں میں کارگاہوں میں کوٹھیوں میں اور گھروں میں اسی طرح کام لیا جاتا ہے کسی آقا کو اپنے نوکر کے آرام کی چنداں پرواہ نہیں کوئی مزدور کتنی تکلیف کا احساس نہیں رکھتا کسی کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ غریب نوکر کو کوئی راحت بھی مل رہی ہے کوئی آرام بھی پہنچ رہا ہے اس کے بال بچوں کی گذر کس طرح ہوتی ہے۔

یہ اسلام اور صرف اسلام تھا جس نے غلامی وآقائی کے امتیازی فرق کو بڑی حد تک مٹایا اور اس کے تمام رنگ توڑ دیئے صاف حکم دیا کہ تم غلام یا نوکر سے آقا بھی کام لے سکتے ہو جتنا وہ بآسانی کرسکے یا جتنی مزدوری اُسے دی جائے اس کی طاقت سے زیادہ کام ہرگز نہ لو اس کی مزدوری واجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو اس پر بھی بس نہیں یہ کہ دیانت عمل سے کام لو اُسے غلام نہیں انسان سمجھو اُسے غلام وتوکر کہکر پکارو ہی نہیں اس سے حسن سلوک سے کام لو اور اگر وہ گھر ہی میں رہتا ہو تو اُسے گھر کے ایک رکن کی طرح رکھو جو خود کھاؤ کھلاؤ جو خود پہنو پہناؤ اس کے ساتھ ظلم کرو اور نہ بے انصافی بالکل بھائی سمجھو اور اگر کوئی مشکل کام اس کے سپرد کیا گیا ہو تو اس میں خود بھی اس کی امداد کرو خادموں سے نیک سلوک کے بارے میں امام ابوعیسیٰ جامع ترمذی میں ایک اور حدیث لائے ہیں یعنی "اے مومنو! یاد رکھو وہ شخص جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوسکتا جو بداخلاق ہو چڑچڑے مزاج کا ہو بات بات پر ناراض ہو اور دوسروں کو ایذا دینے والا ہو"

اس ڈانٹ اور اس وعید وتحکم کے بعد کیسے مسلمان ایسے ہیں جو اپنے خادموں پر سختی کرے بیجا سلوک کبھی بدمزاج آقا ہو ہی نہیں سکتا وہ آقائی رہے گا اگر اس طرح کے کام کی نگرانی ضرور کرے گا حساب ضرور لیگا مگر خادم کو نہ تو تکلیف پہنچے گی اور نہ رنج اور اگر وہ اپنی غفلت سے باز ہی نہ آئیگا تو نرمی سے اسے اس کی پوری اجرت اور تنخواہ دیکر رخصت کردیگا۔

ایک دفعہ حضرت ابی مسعود اپنے ایک غلام کو مار رہے تھے کہ پیچھے سے آواز آئی کہ اے ابامسعود سمجھ وہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے پیچھے مڑکر جو دیکھا تو آقائے دوجہاں حضور پر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کھڑے ہیں آپنے فرمایا تم اس غلام پر اتنے قادر ہو جتنا خدائے تعالیٰ تم پر قادر ہے خدا کا خوف کرو اس سے ڈرو کہ ایکدن تمہیں بھی اس کے حضور میں جانا ہے اور تمہارے عیوب ومعاصی کا محاسبہ ہونا ہے" اس روز سے پھر کبھی آپنے کسی خادم کو نہیں مارا" آج یہ حالت ہے کہ آقا آرزومند رہتے ہیں کہ غلام ہماری خوشامد کریں منت کریں اور جی جی حضوری کی بنا پر ایسا نہیں کرتے ان پر طرح طرح کے الزامات تراشے جاتے ہیں انھیں ننگ کیا جاتا ہے اور اگر وہ ماتحت ہیں تو نئے نئے عذابات تلاش کئے انھیں علیحدہ کردیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔ "جب کوئی خادم تمہارے لئے کوئی کھانا پکائے اور اس میں دھوئیں اور گرمی کی تکلیف برداشت کرے تو بٹھلیں جائیے کہ تم اس کا ہاتھ بٹا کر دسترخوان پر بٹھا کر اور اگر وہ انکار ہی کرے تو تھوڑا تو اُسے ضرور دیں کھلادیں" یعنی ہمدردی اور محبت حسن سلوک سے برتیں ارشاد ہے اور آقا کی کتنی بہتر اور شاندار تعلیم ہے کوئی مسلمان اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالے بغیر اس سے اعراض کی جرأت نہیں کرسکتا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے

خود مسلمانوں کے سامنے مختلف الجنیات زندگی کے ایسے شاندار نمونے پیش کئے ہیں کہ ہر مسلمان خواہ وہ کسی حیثیت میں ہو ان سے بصیرت و سبق حاصل کر سکتا ہے یزید بن حارث ایک غلام تھے جو کسی لڑائی میں گرفتار ہو کر آئے تھے دشمنوں نے اسے حضرت خدیجہ کے بھتیجے کے ہاتھ فروخت کر دیا بھتیجے نے انھیں اپنی پھوپی کے سپرد کر دیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت بی بی خدیجہ سے لیکر اس پر رحم کر کے اسے رہا کر دیا مگر وہ آپ ہی کی خدمت میں رہا کہیں اس کے باپ کو بھی اس کی موجودگی اور حالت غلامی کا پتہ چل گیا اور وہ فدیہ کا روپیہ لیکر اسے آزاد کرانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا زید آزاد ہے جہاں چاہے رہے تم اسے ساتھ لیجانا چاہتے ہو تو لیجاؤ زید حضور کریم کے یہ الفاظ سنکر رونے لگا اور اس نے دست بستہ عرض کیا کہ میرا باپ ضرور مجھ پر مہربان ہے مگر حضور کی غلامی میں جتنے باپ کے گھر سے بھی زیادہ راحت موجود ہے اور آپ کے آقایانہ سلوک کی بلندی نے باپ کی اور اعزا و اقارب کی محبت کو بھی دل سے بھلا دیا ہے میری آرزو یہ ہے کہ میں آپ ہی کی خدمت میں رہوں باپ یہ سنکر ششدر رہ گیا اور واپس چلا گیا اور بیٹے آپ نے اس کی شادی اپنی پھوپی زاد بہن سے کر دی کیا دنیا میں اس سے بہتر آقایانہ سلوک کی کوئی مثال مل سکتی ہے کہ غلام و خادم غلامی خدمتگزاری کو آزادی پر ترجیح دیتے تھے اور اسے اپنے لئے ایک شرف جلیل خیال کرتے تھے۔

پھر حضرت انس نے پورے دس برس تک آپ کی خدمت کی آپ آقا تھے اور حضرت انس غلام تھے لیکن آقایانہ سلوک کی یہ فقید المثال لعانی آپ کو کہاں مل سکے گی کہ حضرت انس ہی کے قول کے مطابق اس پوری مدت میں آپنے کبھی انھیں ان کی غلطی پر ٹوکا تک ہی نہیں ان کے کئے ہوئے کام کے متعلق کبھی یہ بھی نہ کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام تم نے کیوں کیا آپ نے مسلمانوں کو ہر عمل خود کر کے دکھایا اور بتا دیا کہ مسلمانوں کو ایسا آقا ہونا چاہیئے اسی نمونہ عمل کا یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام کے زمانہ میں آقا و غلام کی کوئی تمیز نہ تھی حضرت عمر فاروق کتنے جلیل القدر اور سخت مزاج آقا تھے مگر حاکموں اور ملازموں کے ساتھ آپ کا سلوک بھی نہایت شریفانہ تھا آپ عموماً ان کے ساتھ کام میں شریک ہو جایا کرتے تھے ایک دفعہ آپ نے دیکھا کہ قحط کے زمانہ میں شب کے وقت ایک بدو کے خیمے میں چولہا گرم ہے آگ جل رہی ہے اور دیگچی چڑھی ہوئی ہے آپ سمجھے کہ قحط کا اثر دور ہو رہا ہے اور رعایا خوشحال ہوتی چلی جا رہی ہے آپ اندر گئے اور عورت سے پوچھا کہ کیا حال ہے اور کیا پک رہا ہے چونکہ آپ اس وقت وضع تبدیل کئے ہوئے تھے کوئی آپ کو شناخت نہ کر سکتا تھا اس لئے نظر تاً غصہ آگیا اور جھلا کر کہا کہ خدا عمر کو سمجھے اس کی رعایا ہو کر میرے بچے دو دو دانوں کو ترستے ہیں میرے بچوں کے خانے کو اس وقت تیسرا روز ہے شام سے ہوک سے بلک رہے تھے انھیں بہلانے اور پھسلانے کے لئے ٹکڑیاں جنگل سے اٹھا لائی اور پانی چڑھا کر چمچہ سے ہلانے لگی کہ وہ سمجھیں کچھ پک رہا ہے۔

یہ سنکر آپ کی آنکھوں سے بیساختہ آنسو نکل پڑے فوراً اٹھے ایک بوری آٹا اور بخلاف اشیا لیکر اس کے شیمیں پہنچے حالت یہ نہی کہ غلام آٹا گوندھتا جاتا تھا اور آپ آگ پھونکتے جاتے تھے روایت ہے کہ آگ کی گرمی سے آپ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا مگر آپ غلاموں اور خادموں کو تنہا تکلیف میں مبتلا کرنا پسند نہ کرتے تھے سلطان صلاح الدین کس درجہ کا بادشاہ تھا کہ سارا یورپ نام سنکر تھرا جاتا تھا مگر آقا کی حیثیت سے آپ اتنے شفیق اور مہربان تھے کہ بعض اوقات لوگ ان کا کہنا ہی نہ سنتے تھے ایک دفعہ انھیں شدت کی پیاس لگی کئی دفعہ پانی مانگا مگر اتفاق سے کوئی پانی لیکر نہ آیا آخر جب گلا خشک ہو گیا تو آپ نے چلا کر کہا کہ کمبخت سنتے ہو کہ نہیں کہ میرا گلا خشک ہو گیا اور کوئی پانی نہیں لاتا غلام دوڑے ہوئے آئے تو بیساختہ سکرا دیئے اور مصاحبین سے فرمانے لگے کہ دیکھئے کہ ملازم و خادم کتنے بے پرواہ ہو گئے ہیں سختی کرتا ہوں تو دل دکھتا ہے چشم پوشی کرتا ہوں تو پرواہ نہیں کرتے کوئی کچھ کہے کچھ ہو جائے پاس کر لے لیکن اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں اپنے خادم کی لغزش یا ساری منظور تھی اور ان کی حفاظتوں پر کس قدر چشم پوشی کرتے تھے گو ہر بار ایسا نہ ہوتا تھا مگر جب بھی ہوتا تھا سلطانی شفقت اسے نظر انداز کر دیتی تھی سلطان جیسی زبردست فرمانروا تھے اور سنت نبوی کے خلاف ان کا ایک قدم بھی نہ اٹھتا تھا۔

خلیفہ مامون رشید بھی ایک باجبروت و جلیل القدر بادشاہ تھا سارا یورپ اس کا نام سنکر لرزہ براندام ہو جاتا تھا اسی صاحب سطوت نے ایک دفعہ کوئی چیز مانگی نصف شب گذر گئی تھی خادم بڑے ہیئے آئے مگر جس وقت گئے تو یہ بڑبڑا رہے تھے خلیفہ کہنے لگا عجیب مشکل میں جان ہے میں کہتا ہوں تو خیال ہوتا ہے غریب ہیں آخر میرے ہی خادم ہیں اور نہیں کہتا ہوں چشم پوشی کرتا ہوں تو مجروح ہوتے چلے جاتے ہیں اور بڑبڑاتے ہیں سلطان جلیلہ نہ بھی ملازموں پر ایسی ہی شفقت کرتا تھا بڑا حلیم اور سچا مسلمان بادشاہ تھا اس کے یہاں لڑکے کو بڑا ہانے پر ایک ملازم تھا ایک مرتبہ اسے غصہ ہو آیا اس نے تختی بچے کے سر پر دے ماری اتفاق وقت کہ ضرب مہلک ثابت ہوئی اور لڑکا وہیں ختم ہو گیا ملازم یہ حادثہ ہو گیا اس سانحہ جانکاہ سے سلطان نے فوراً طلب کیا اور اس سے کہا کہ تو نہیں گھبرا نہیں ابھی کسی کی طرف کو نکل جاؤ اور دار السلطنت سے دور پہنچ جاؤ میں معاف کرتا ہوں لیکن اگر کہیں بچے کی ماں نے سن لیا تو ابھی سر قلم کرا دیگی کتنی شفقت ہے کہا بیان اس آقائی اور خدا پرستی کی مثالیں تاریخ میں مل سکتی ہیں یہ اسلام کی آقائی ہی کے رشتے تھے کہ یہ غلام و خادم جن کی نسلیں خدمت کرتے اور رات دن جھوٹے جھوٹے کاموں میں مرتی کھپتی رہتی ہیں جو آقائی تمیں ملک انتہا درجے پہنچا لاکھوں میں کھیلتے ہوئے مناصب عظمیٰ کے مناصب پر فائز ہوئے اور فرمانروائے وقت بنکر خود آقائی کرنے لگے آقا دنیا کے ہر قوم میں موجود ہیں مگر جیسے آقا اسلام پیدا کر گیا ایسے آقا نہ زمانہ نے پیدا کئے اور نہ کرے گا چونکہ مسلمان خود اپنے اللہ کا غلام ہے اور سمجھتا ہے کہ مجھے ایک روز آقائے حقیقی کے سامنے جانا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اس لئے وہ خود آقا بنکر اپنے خادموں کے ساتھ وہی سلوک روا رکھنا چاہتا ہے جس کا وہ اپنے آقائے حقیقی سے متمنی ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ایک سچے مسلمان کے نزدیک ہر شخص خواہ وہ غریب ہو یا مفلس یکساں حیثیت رکھتا ہے اور فرق مراتب اس کے دماغی توازن کو ذرہ بھر برہم نہیں کر دیتے کہ یہی مسلمان بچے آقا ہی تھے اور سچے ملازم بھی اب تو گلشن کا گلشن ویران پڑا ہے۔

## المامون

بڑے باپ کا بڑا بیٹا یعنی عباسی خلیفہ کا سرتاج ہارون رشید کا جانشین اس کے حالات زندگی بھی عجیب و غریب ہیں یہی وہ خلیفہ ہے جس کے ہم عہد امپراطور یورپ نامسنکر تھرا جاتا تھا مگر آقا کی حیثیت سے آپ اتنے شفیق اور مہربان تھے کہ بعض اوقات لوگ ان کا کہنا ہی نہ سنتے تھے ایک دفعہ انھیں

پتہ منیجر حمیدیہ پریس دھلے۔

# مسلمان بحیثیت غربا پرور

(از جناب مولانا جمیل احمد نارہروی)

غربا پروری ہر مذہب و مشرب کے لوگوں میں محمود و مسعود چیز رہی ہے اور ہر قوم نے اسے بہتر سے بہتر نیکی و نکوکاری تسلیم کیا ہے مگر اس کی نوعیت میں ہر جگہ نمایاں فرق نظر آئے گا جو قوم جتنی خدا ترس ہوگی اتنا ہی غربا کا درد اس کے قلب میں ہوگا تہذیب جدید چونکہ خدا پرستی اور خدا ترسی کے رنگ سے بکسر تہی دست و محروم ہے اس لئے کہ اس تہذیب کا نمایاں پہلو خود غرضی اور مطلب پرستی ہے زبان سے سب کچھ کہا جاتا ہے لیکن عملی اعتبار سے کوئی قدم ہی نہیں اٹھایا جاتا یہ ضرور ہے کہ مہذب سلطنتیں اپنے غربا اور اپنے بیکاروں کی امداد کرتی ہیں اور جب تک وہ بیکار ہیں ان کے نان و نمک اور تو تہ کہن کی طرف سے غافل نہیں ہوتیں لیکن عمل ہے مگر روح عمل باقی نہیں سب کچھ ہے مگر خدا کے ڈر سے نہیں بلکہ جمہور کے ڈر سے ہوتا ہے درد سے نہیں کیا جاتا بلکہ خوف سے کیا جاتا ہے عوام کی آواز مہذب دنیا میں بہت موثر ہے۔ ب کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے حکومت کو بغاوت کا اور نمایندوں کو منصب نمایندگی چھن جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے وہ ان کے سنبھالنے اور ان کی ناراضی سے بچنے کے لئے ان کی طرف قدم بڑھاتے ہیں پھر بھی جو کچھ امداد ہوتی ہے الٰہی کی ہوتی ہے جن کے پیچھے کوئی طاقت ہے اور جو بالکل بے یار و مددگار ہیں انھیں کوئی پوچھتا ہی نہیں۔

جاننے والے جانتے ہیں کہ اس تہذیب و روشنی کے زمانہ میں بھی یورپ و امریکہ میں سینکڑوں نہیں ہزاروں غربا ایسے ہیں جن کی پیکسی نے ان سے ان کی اعانت کے تمام وسائل چھین لئے ہیں اور کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا اور غریب مر مر کے اپنی زندگی گذارتے اور سسک سسک کر دنیا سے ختم کرتے ہیں لوگ ان کی حالت دیکھتے ہیں مگر کسی کے دل میں درد پیدا نہیں ہوتا پھر جن کے دل میں پیدا بھی ہوتا ہے وہ بھی ان کے لئے غیر قوم اور بحکم قوم کے افراد کی طرف تو کسی کی نگاہ ہی نہیں اٹھتی شام و عراق فلسطین مراکش اور سماٹرا و ستان میں لوگ مچھروں اور مکھیوں کی طرح مرتے اور فنا ہوتے رہتے ہیں مگر وہ ہی فرانسیسی ہسپانیائی انگریز امریکی جو اپنے ملک میں بڑے درد مند اور غربا پرور بنے رہتے ہیں خیال ہی نہیں کرتے کہ کون مرگیا اور کس پر کیا گذر گئی۔

یہ زمانہ تو یہ ہے مگر ایک زمانہ ہے جب اسی تہذیب نے غربا کو تباہ کر دیا ہے ایک قوم کے لئے دوسری قوم کے غربا کو ہی نہیں کر ملے دیتے ہیں بلکہ خود ایسے ذرائع و وسائل پیدا کرتے ہیں کہ بڑا سے بڑا حوصلہ کوئی نہاں" آزاد" نہ ہو جائیں اور ان پر اتنی اذیتیں اور مصائب ڈالے جائیں کہ ان کی جاں بری کے تمام امکانات ختم ہو جائیں مراکش طرابلس عراق اور فلسطین میں اس وقت خوفناک ظلمت کا دیو مسلط ہے اگر یہ فرانسیسی یہودی اور دیگر اقوام کے امرا سب کچھ دیکھتے ان کی مصیبت اور انکی حالت ان پر آئینہ ہوتی ہے وہ بلکتے ہیں مگر گرگراتے ہیں فریاد کرتے ہیں چیختے ہیں لیکن قدرت یا استطاعت ہونے کے باوجود کوئی ان کی اعانت نہیں کرتا بلکہ چاہتے ہیں کہ غربت و مصیبت اور وسعت اختیار کرے اور سرزمین ملک جلد ان کے وجود سے پاک ہو جائے آذر بیجان اور کشمیر ہی کے حالات پر غور کر لو کس نے کب غربا کے مصائب کا خیال کیا۔

فسادات کے زمانہ میں بالعموم غربا ہی گرفتار ہوتے ہیں مگر ان پر رحم کرنے کے بجائے انھیں پھانسی دینے والے اور ان کے بال بچوں کو ابتلائے عذاب کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں اسی ملک میں کتنی بیوائیں ہونگی جو پیٹ پر پتھر باندھ کر بھوکی سو رہتی ہوں گی کتنے یتیم ہوں گے جو شدت جوع سے تڑپ تڑپ کر غافل ہو جاتے ہوں گے کتنے بیکس ہوں گے جن پر فاقے گذرتے ہوں گے لیکن بتایئے ان کا پوچھنے والا کون ہے کوئی بے حیثیت و مجبور ہو کر کسی سے کچھ مانگتا ہے تو اسے ڈانٹ دیا جاتا ہے اول تو اس قسم کے غربا کی رسائی ہی نہیں اور ہو بھی جائے تو دو چار ڈانٹوں اور دو چار گالیوں اور بہت ہوا تو دو چار پیسوں کے سوا ان کے پاس رکھا ہی کیا ہے غربا سے ہمدردی کا جذبہ ہی فنا ہوتا جاتا ہے اور اسی طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ انھیں جینے اور زندہ رہنے کا کوئی حق ہی حاصل نہیں ہے کوئی محلہ ایسا نہیں جس میں دس پانچ صاحب ثروت نہ رہتے ہوں اور وہ اس قابل نہ ہوں کہ وہ غربا کے مصائب دور کر سکیں مگر انہیں خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان کی اپنی ہی جیسی زندگیاں کس طرح کٹتی ہیں ان کے بچوں کو کھانا ہی نصیب ہوا ہے یا نہیں۔

شہرت کے لئے عزت کے لئے خطابوں کے لئے ممبر منتخب ہونے کے لئے ہزارہا روپیہ میونسپلٹی لگادی جائیگی لیکن فی سبیل اللہ غربا کی طرف کوئی بھی توجہ نہ کریگا حقیقت یہ ہے اور حقیقت کیا ہمارے آئے دن کا مشاہدہ ہے کہ اب تو اس زمانہ میں امرا اور غربا دو بالکل بیگانے طبقے بن گئے ہیں غربا کی تو ان سے کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں پڑتی اور امرا کو پرواہ نہیں کہ وہ یہ دیکھیں کہ محلے میں کتنی ہوائیں مصیبت کے بستر پر پڑی کراہ رہی ہیں کتنے بے نیم بھوک سے بلک رہے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جن کے منہ پر ہاڑ سا دن گذر گیا مگر دانہ کی ایک کھیل بھی اللہ کر نہیں پہنچی سینوں میں دل نہیں ہیں پتھر کے ٹکڑے ہیں خانۂ برتر قوانا کے نزدیک جو سب سے زیادہ مستحسن کام تھا وہی اب مغبوض ترین ہنر کے نزدیک بن گیا ہے پہلے لوگ خدا سے ڈرتے تھے ان کا یہ شعار تھا کہ کہ اگر کسی پاس پڑوس کی خبر نہ رکھتے ہی تھے اور تھوڑا بہت اللہ کی راہ میں برابر خرچ کرتے رہتے تھے ان دنوں میں رحم نہا نور ایمان تھا اور دولت اب تو مطلب ہے اور مطلب بھی اپنا غیر تو پھر غیر ہیں اپنوں کو کوئی نہیں پوچھتا بھائیوں کی کوئی خبر نہیں لیتا بھائی بھائی کی طرف سے بے پرواہ ہے امیر بھائی عیش کر رہا ہے اور غریب بھائی کے گھر میں فاقہ ہے غضب در غضب ایک اور غضب یہ ہے کہ ہر جرم کے بجائے یا خاموش رہنے کی جگہ ان کے غلب کو بچوکے لگائے جائینگے اس بھائی کی مصیبت پر مسرت کا اظہار کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کمبخت ہے جس اس قابل پر سب مظالم ہیں خدا ناترسی اور اسلام اور اسلامیات سے یکسر بے پروائی اور بے نیازی برتنے کے اسلام نے غربا پروری اور اعانت مساکین کے لئے یہی نہیں کیا کہ اسے بڑے سے بڑے ثواب کے نام سے موسوم کیا اور بے توجہی کو ناراضی رب قدیر بتایا بلکہ عملاً ایسی صورتیں پیدا کر دیں ایسے ضوابط بنا دیئے اور ایسے اصول وضع کر دیئے کہ مسلمان غربا پروری پر مجبور ہو جائیں اور غربا کی اعانت کا سلسلہ برابر چلتا رہے یعنی اسلام نے ہر صاحب استطاعت پر غربا کی امداد کے لئے ایک ٹیکس مقرر کر دیا اور اسے نماز و روزہ کی طرح فرض قرار دیدیا ہر وہ مسلمان جو سال بھر میں سورو پیہ پس انداز کر سکے شرعاً مجبور ہے کہ وہ اس میں سے ڈھائی روپے بطور ٹیکس ادا کرے ادا سے غربا کو دیدے اس ٹیکس کا نام اسلامی اصطلاح میں زکوٰۃ ہے

پیرنا گواری کے امکانات کو قطعی طور پر مرتفع کر دینے کے لئے یہ تصریح کر دی کہ اس طرح جو شخص اپنے اندوختہ میں سے ہر سال خدائی لیکس نکالے وہ پہلے اپنے قریب تر اعزا کی امداد کرے اور اس سے بچ رہے تو دور کے اعزا، پڑوسیوں قبیلوں اہل کیفیوں وغیرہ کو دے۔

یہ نظام اتنا بلند اتنا سود مند اور اتنا بہتر منظم نظام تھا کہ اگر مسلمان اس پر عامل رہتے تو ان میں کبھی انتشار پیدا ہوتا انھیں کبھی تکالیف نہ اٹھانی پڑتیں اور قومی اعتبار سے بھی وہ عزت و وقار کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جاتے لیکن وہ سے ہی مقصد نہ تھا کہ اس سے غربا کی امداد ہو جائے بلکہ یہ بھی تھا کہ مسلمانوں میں باہمی اخوت و ہمدردی کا ایک مضبوط رشتہ قائم رہے ظاہر ہے کہ محلے کے جو امرا اپنے گرد و پیش کے غربا کی ضروریات کا خیال رکھیں گے ان کی تکالیف میں کام آتے رہیں گے ان پر ان امرا کا اثر بھی بہت ہوگا وہ ان کے لئے جان دینے کو ہمہ وقت تیار رہیں گے اور جب انھیں کوئی اصلاحی قدم اٹھانا ہوگا تو وہ ان کی تکالیف میں کام آتے رہیں گے ان پر ان امرا کا اثر بھی بہت ہوگا وہ ان کے لئے جان دینے کو ہمہ وقت تیار رہیں گے اور جب ان کو کوئی اصلاحی قدم اٹھانا ہوگا تو وہ ان کی امداد ہی کے لئے نہیں بلکہ ان کی خدمت ان کی ہمدردی اور ان کے حکام کی تعمیل کے لئے بھی تیار رہیں گے اس طرح قوم برائیوں اور بری رسموں سے اور بُرے کاموں سے بھی بچی رہے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ امرا قوم کے قدرتی و فطری لیڈر ہوتے ہیں اور یہ جا ہیں تو بڑے بڑے کام ساعتوں اور لمحوں میں انجام پذیر ہو سکتے ہیں لیکن جب امرائے اسلام نے مسائل مذہبی کو ترک کیا فرائض کو چھوڑا غربا سے بے تعلقی اختیار کی تو یہی ان کے حاشیہ سے باہر ہو گئے اب یہ حالت ہے کہ قوم میں صدہا برائیاں پیدا ہو گئی ہیں اور سینکڑوں رسوم قبیح ان کے جسد قومیت کو بڑی بھاری ہیں لیکن ان کی اصلاح و انسداد کی کوئی صورت بھی پیدا نہیں ہوتی کوئی کہتا بھی ہے تو سننے والے نہیں سنتے اس لئے کہ باہمی تعلقات نہ بڑی طرح شکست ہو چکے ہیں۔

یہ تو ہر غربا پروری کے لئے ایک منضبط و آئینی نظام تھا اور ایسا نظام تھا کہ دنیا کی کوئی قوم اور کوئی مذہب اس کی نظیر نہ پیدا کر سکتا ہے اور نہ پیدا کر سکتا ہو اس کے علاوہ کہیں بہت سے احکام موجود ہیں جن کے پیش نظر امرا مجبور ہیں کہ وہ غربا کی امداد کریں انفاق مال کی فضیلت اس کثرت سے بیان کی گئی اور خیرات کی اس شدت سے ترغیب دی گئی کہ مسلمان خواہ غریب ہوں یا امیر خرچ و انفاق کے ذریعہ ڈھونڈتے رہے صاف حکم ہے کہ اللہ کے نام پر ایک چھوارہ ہی دے سکتے ہو تو بلا تکلف دیدو کہ یہی تمہاری قبر کی روشنی بنانے کے لئے کافی ہے حضرت داؤد طائی کا قول ہے کہ نماز و عبادت اتنا فائدہ نہیں پہنچاتی جتنا کہ نبی نوع انسان کی خدمت اور ضرورتمندوں کی حاجت روائی پہنچاتی ہے حکم ہے کہ سائل کو نہ جھڑکو اور جو ہو سکے وہ ضرور دیدو۔

مسلمانوں کی غربا پروری اس درجہ فہم بالشان رہی ہے کہ کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہاں غربا پروری میں اپنے پرائے کی کوئی قید نہیں ہے ہر ضرورت مند اور ہر قوم کے مسکین کی حاجت روائی ضروری قرار دی گئی ہے اور اسے اتنی اہمیت حاصل ہو گئی ہے کہ اس وقت تک دینداری کو پختہ نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ خیرات نہ کی جائے خیرات بھوکوں کو کھلانا اور رسیدوں کی امداد کرنا فرض ہے قرضداروں کے قرضے ادا کرنا بیکسوں کو امداد دینا اتنے بڑے ثواب کے کام خیال کئے گئے ہیں کہ بڑے بڑے بزرگ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اس ثواب کے مواقع پیدا کرتے تھے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی سلطان شمس الدین التمش شہنشاہ اورنگ زیب اور خلیفہ ہارون بھیس بدل کر راتوں کو گھر سے نکل جاتے اور غریبوں کو کچھ دے آتے جتنے بچے مسلمان فرمانروا ہوئے ہیں ان کی یہ سعی رہی ہے کہ ہماری سلطنت میں کوئی بھوکا نہ سونے پائے واقعی یہی اسلام کا حکم ہے اگر کوئی ایک متنفس بھی بھوکا سو گیا تو اس وقت کے بادشاہ سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

بادشاہوں اور حاکموں پر ہی کیا منحصر ہے جس مسلمان کے علم میں بھی کوئی غریب تکلیف میں ہوا اور اس نے اس کی امداد نہ کی یا کوئی مصیبت زدہ بھوکا سو گیا اور اس نے اسے کھانا نہ کھلایا تو قیامت کے دن اس پر اس غفلت و بے پروائی کے لئے سخت عذاب کیا جائے گا صحابہ کرام اور بزرگان عظام کی تو یہ حالت تھی کہ خود بھوکے سو رہتے تھے اور غربا کو کھانا کھلا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رات کے سناٹے میں کوٹھیوں کو کھانا ڈھو ڈھو کر کھلاتے تھے۔ حضرت فاروق بہت سخت مزاج مشہور تھے مگر غربا پروری کے جذبے کی یہ حالت تھی کہ جہاں کسی غریب کی مصیبت کا حال معلوم ہوا اور زار زار رونے لگے کہ اللہ تعالےٰ مجھ سے بروز قیامت اس کے متعلق سوال کرے گا تو کیا جواب دوں گا۔

ملک شاہ سلجوقی ایک جلیل القدر فرمانروا گذرا ہے جب ایک بڑھیا نے آکر فریاد کی اور ایک پل پر گذرتے ہوئے اس سے کہا کہ پل میرا انصاف اس پل پر کرے گا یا بلصراط پر تو وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور کہنے لگا کہ ہاں کی طاقت نہیں بھیس کرا لے۔ جہانگیر نے اپنی خوابگاہ میں ایک گھنٹی لگوا لی تھی جس کی زنجیر باہر لٹکتی رہتی تھی کوئی فریادی بھی کسی وقت زنجیر ہلاتے وہ فوراً اس کی امداد کو پہنچتا فرمانروایان امیروں اور رئیسوں کی طرف سے لنگر خانے جاری رہتے تھے اور وہ غربا پروری کو اپنی بخشش و نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ سب کو اپنی اپنی پڑی ہے۔ نفسی نفسی کا عالم ہے کسی کی مصیبت کی پرواہ نہیں ہے یہ خدا کو بھولجانے کے نتائج ہیں خدائے قدوس ہمارے حال پر رحم کرے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اپنی استطاعت کے مطابق انسانی خدمت کر سکیں۔

---


## تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں وہ کوئی دل ہو کسی کا ہو مرد کا یا عورت کا ہو بیوی کا ہو حاکم کا ہو دوست کا ہو افسر کا ہو چھوٹے کا ہو یا بزرگ کا ہو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس پر آپ قابو حاصل کر لیں گے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل ہو جائیں احباب کو سحر کر نازاں و مرعوب کرنا آقا و افسر پر قابو پانا مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کے عامل کے لئے معمولی بات ہے یہ ایک نہایت دلچسپ اور عجیب و غریب کتاب ہے اس کے دو حصے ہیں پہلے حصہ میں تسخیر کا کن بتایا جاتا ہے یہ فن ایسا تیر بہدف ہے کہ رفیصدی کارگر ہوتا ہے اس کے عامل کے لئے ناکامی کا امکان ہی نہیں دوسرا حصہ اعمال و اوراد کا ہے اس میں صدہا سینہ بسینہ مجرب اعمال وظائف درج ہیں یہی وہ کتاب ہے جس کے متعلق سنا ہی نہیں کہ اس کا عامل کامیاب ناکام ہوا ہو۔ قیمت ۸ر محصول ۵ر سکل ۱۳

**مینیجر حمید یہ پریس دہلی سے منگائیے**

# مسلمان بحیثیت ہمدرد قوم

از جناب غازی اسرار حسن خانصاحب شاہجہانپوری

فرد را ربط جماعت رحمت است — جوہر او اکمال از ملت است
تا تو انی با جماعت یار باش — رونق ہنگامۂ احرار باش

جن کو بصارت کے ساتھ بصیرت بھی عطا ہوئی ہے وہ جانتے ہیں کہ دنیا اپنی تمام تر روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے اسلام کی ممنون احسان ہے مگر اسلام کا سب سے نمایاں کارنامہ اور حیرت انگیز وہ اصلاح و انقلاب ہے جو اس نے چند ہی دن میں اہل عرب کی تمدن میں پیدا کر دیا اور نوع انسان میں ایک ایسی قوم بنا کر کھڑی کر دی جس کے آثار قدم پر آج دنیا کی ترقی یافتہ اور زندہ اقوام چل رہی ہیں۔

دنیا میں جتنے مذاہب ہیں انہوں نے اپنے متبعین کے سامنے کوئی ایسی شاہراہ مستقیم نہیں کھولی جس پر گامزن ہو کر پوری امت حوادث روزگار سے محفوظ رہ سکے اور جس کے بعد انحراف و پیروی دشمنوں اور بدخواہوں کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے البتہ دین اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی قوم کی تخلیق کی جس میں یہ جوہر بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے مساوات کی تعمیر اخوت اسلامی اور قومی ہمدردی سے ہوئی ہے جس پر اجتماعی ترقیوں کا دارومدار اور حیات قومی کا انحصار ہے دنیا کی کوئی قوم ہی اپنے آپ کو حوادث روزگار سے نہیں بچا سکتی اور شعبہ حیات میں کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ قومی ہمدردی کے اصول پر کاربند نہ ہو یورپ کی قوموں پر نظر ڈالو تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ آج ان کی ترقی و برتری کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ ان کا ہر فرد قوم اور قومی ہمدردی کے نشہ میں سرشار ہے اور انہوں نے حیات قومی کے راز کو سمجھ لیا ہے دنیا کی کوئی قوم قومی ہمدردی میں یورپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

## قومی ہمدردی کا مفہوم

قومی ہمدردی کا مفہوم یہ ہے کہ ہر فرد اپنی انفرادیت کو مقدم رکھے یعنی ہر مسلمان اپنے نفس پر ملت اور جماعت کو مقدم رکھے اگر کسی مسلمان کی انفرادی زندگی سے پوری ملت یا ایک جماعت کو فائدہ پہنچ سکتا ہے تو وہ اس کو خطرہ میں ڈالدے اور خود کو قربان کر کے پوری جماعت کو ہلاکت و تباہی سے بچالے۔

اسلام نے مسلمانوں کی ترقی حیات قومی اور برتری و کامیابی کے دو اصول بتلائے ہیں پہلا اصول اخلاص اور خاکساری ہے اور دوسرا انفرادیت کو اجتماعیت پر قربان کرنا ہے صحابائے کرام کے ہر شعبہ حیات میں یہی دو اصول کام کر رہے تھے اور اسی کا نتیجہ تھا کہ وہ ایک اقل قلیل مدت میں تمام دنیا پر چھا گئے اور جو طاقت بھی ان سے ٹکرائی پاش پاش ہو گئی یا مسلم قومیت کی جزو بن کر رہ گئی۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آئے تو آپ کے ہمراہ جالیس سے زائد صحابہ کرام تھے جو اسلام کے لئے اپنا وطن اپنے خویش و اقارب اور اپنا مال و اسباب و اثاثہ چھوڑ کر حضور کے ہمراہ ہو لئے تھے حبیب خدا صلعم نے مدینہ پہنچکر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مہاجرین و انصار میں اخوت اسلامی قائم کرائی اور اپنی زبان فیض ترجمان سے مہاجرین و انصار کے دلوں میں باہمی محبت اور قومی ہمدردی کے پاکیزہ جذبات کوٹ کوٹ کر بھر دیئے چنانچہ خدا کا رسول جن کو بھائی بنائے اور اپنے دست مبارک سے رشتۂ مؤاخات باندھے تو ہر ایک تفریق اور دوئی ہی نہ رہ سکتی ہے تمام انصار نے آپ کے فرمان واجب الاذعان کو بگوش ہوش سنا ایک ایک لفظ کو برح دل پر کندہ کر کے ان پاکیزہ جذبات کو اپنے سینوں میں لئے ہوئے اپنے اپنے گھر پہنچے اور اپنے بھائی مہاجرین کے سامنے تمام اثاثہ ڈال دیا اور کہا کہ بھائیو اس میں نصف حصہ ہمارا ہے اور نصف حصہ میرا اتنی کہ اگر کسی انصار کی دو بیویاں تھیں تو ان میں سے ایک کو اپنے نکاح میں رکھا اور ایک کو طلاق دیکر اپنے مہاجر بھائی کے حوالہ کیا مگر مہاجرین بھی ایسے خود دار اور پاکیزہ شعار تھے کہ اپنے انصاری بھائیوں کی اس دلداری اور ایثار و قربانی کے تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ تمام مال و اسباب اور اثاثہ اور بیویاں تم کو مبارک رہیں ہم کو تو صرف کمانے کے لئے بازو اور کھانے کی ضرورت ہے۔

مسلمانو! اس واقعہ سے ایثار و قربانی اعتماد و خودداری اور قومی ہمدردی کا سبق سیکھو اگر تم بھی جذبات اپنے اندر پیدا کر لو اور صحیح معنوں میں ہمدرد قوم بنجاؤ تو یقیناً تمہاری پستی ذلت رذالت و عزت میں تبدیل ہو جائے اور تمہارے کھوئے ہوئے شیرازے مجتمع ہو جائیں۔

## انصار کا ایثار و اخلاص

یہود کا قبیلہ بنو نضیر جب اپنی اس سوء نیوں اسلام دشمنیوں اور شرارتوں کی بنا پر جلا وطن کیا گیا تو ان کی زمین اور مکلستان مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے سرور کائنات صلعم نے انصار کو بلا کر فرمایا کہ اگر تم راضی ہو تو یہ اراضی اور مکلستان تنہا مہاجرین کو دیدیئے جائیں اور تم اپنے مکلستان واپس لیلو مسلمانو اگر تم انصار کا جواب اپنے دلوں پر نقش کر لو تو معلوم ہو انصار نے کہا یا رسول اللہ آپ شوق سے یہ تمام اراضی اور مکلستان مہاجرین کو دیدیجئے اور ہمارے مکلستان بھی انہیں کے پاس رہنے دیجئے جو ہم ان کو دے چکے ہیں نہ واپس لینا نہیں چاہتے اللہ اللہ ایثار و فداکاری اور قومی ہمدردی کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہے اور مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی شاندار روایات اور صحابہ کے حیرت انگیز کارناموں سے آنکھیں بند کئے ہوئے نفس پرستیوں اور خود غرضیوں کا نمکدان بن رہے اور خود اپنے ہاتھوں اپنی ترقی و اصلاح کے دروازہ بند کئے ہوئے ہیں۔

## انگریزوں کی قومی ہمدردی

وہ قوم جو دنیا پر بحیثیت کی طرح چھائی ہوئی ہے اور اپنے تقدم و ترقی کے لحاظ سے اقوام عالم سے آگے بڑھی ہوئی ہے اس کی انفرادیت کو اجتماعیت پر قربان کرنے کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی دولت کو بیدریغ صرف کر کے اور عیش و آرام کو خیرباد کہکر نہایت پرخطر مقامات کا سفر کرتے ہیں ہمالہ کی بلند چوٹیوں صحراؤں اور ریگستانوں میں جا جا کر آثار قدیمہ کی تلاش و جستجو کرتے ہیں اور نہایت خطرناک تجربات و مشاہدات کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کی ان کوششوں میں ہر سال سینکڑوں جانیں ضائع ہوتی ہیں وہ یہ جہد و شغف کیوں برداشت کرتے ہیں اور کیوں اپنے آپ کو تباہی و ہلاکت میں ڈالتے ہیں محض اسلئے کہ ان کی ذات سے ان کی قوم اور پوری جماعت کو فائدہ پہنچے اور علمی اکتشافات سے یورپ کا مرتبہ بلند ہو۔

## ہندوؤں کی قومی ہمدردی

اگر ہندو قوم کے نشو و ارتقا کا مطالعہ کیا جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اس قوم نے زندہ اقوام کی صفوں میں جگہ پائی اور اپنی شیرازہ خیز قربانیوں سے قوم کو بیدار و ہوشیار کیا منہ لوگوں

میں بھی اختلافات و مناقشات کی کمی نہیں مگر باوجود اس کے ہر شخص قومی ہمدردی کے جذبہ سے معمور ہے اور ہماری قوم اسی ایک محور و مرکز کے اردگرد گھوم رہی ہے کہ کسی طرح ہماری قوم کا بھلا ہو آج ہلدد قوم ایک آواز ہے ایک خیال ہے اور ایک ہی دھن ہے کہ قوم کو ٹھکانہ پہنچے وہ اپنے ایک لیڈر کی آواز پر اپنا جان و مال سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں آج اتنی پرہندوستان کے بلال جلیل گاندھی جی نے ملک میں بھک بدقت ایک تہلکہ عظیم ڈال دیا ہے۔

## مسلمانوں کی قوم پرستی

میں بلا خوف تردید اس تلخ حقیقت کے اظہار پر مجبور ہوں کہ آج جبکہ ہر قوم اپنی قوم کی ہمدردی میں سرگرم عمل ہے ایسے نازک وقت میں بھی مسلمانوں میں قومی اعتبار سے قومی ہمدردی کی بیحد کمی ہے اس پر لطف اور دردبرہ غضب یہ ہے کہ باوجود اس کمی کے مبتلا ہیں اور یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ان کی اندھ دنی اور سیر دنی ساکھ بہت کچھ زن اور وقعت رکھتی ہے

مسلم قوم کو جس قدر نقصان اپنوں نے قومی ہمدردی کا نام لے لیکر پہنچایا ہے اس قدر کسی دوسری قوم اور اغیار نے نہیں پہنچایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتا ہے ہر لیڈر اور قومی رہنما دوسرے رہنما پر کیچڑ اچھالنے کو قومی خدمت سمجھتا ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بڑھتا ہوا نہیں دیکھ سکتا ایک مسلمان کی ترقی دوسرا مسلمان جس شوق کے ساتھ سنتا ہے اس کی نظیر دوسری قوم میں ملنا مشکل ہے ایک مسلمان خواہ کتنا ہی قومی ہمدرد ہو کتنا ہی خلوص دل سے تیار رہتا ہو اسے ہماری تہہ بڑی سی رنجیدگی اور معمولی سا اختلاف اس کے تمام افعال حسنہ کے مہیب ظلمات کر دینے کے واسطے ایک نوری ذریعہ ثابت ہوتا ہے اگرچہ اغیار ہم پر اپنی شرافت اور انسانیت کے طفیل رحم اور کرم کی سلوک کر دیں لیکن ہم اندرونی ہمدلی سے ایک دوسرے پر وار کرنے سے نہیں چوکتے اور ایکدوسرے کی تذلیل و تحقیر میں حتی الامکان کمی نہیں کرتے مسلمان کی برائی اور شکایت سننا بہتان طرازی سے کام لینا درپے آزار رہنا چغلی اور غیبت کرنا تو ایک معمولی بات ہے اور مسلمانوں کی مجلس کی مدلل بن گئی ہے ان خرابیوں اور کمزوریوں کی بدولت ہم میں مذہب فروشی اور قوم فروشی کا نرخ اس قدر ارزاں ہو گیا ہے کہ بعض وقت مذہب فروشی اور قوم سے غداری کو شک دہ دلی سمجھا جاتا ہے اور اپنے مسلمان بھائی کی برائی کا اعلان کرنا بڑا بہادری کا کارنامہ خیال کیا جاتا ہے اب ذرا قومی ہمدردی کے متعلق اسلامی تعلیمات سن لیجئے اور اپنی حالت پر غور کیجئے کہ ہم کہاں تک اپنی تباہی کا سامان کر رہے ہیں

## قومی ہمدردی اور اسلام

اے صداقت پر جان دینے والی قوم بہترین امت اور حق کے لئے مر مٹنے والے بزرگوں کی خوددار اولاد اپنی حالت پر غور کر اپنی بیمار قوم کو بیماری سے بچانا اپنے ذاتی مفاد اور اغراض کو اسلام پر اور قوم پر قربان کرنا سیکھو اور تعلیمات خداوندی پر عمل پیرا ہو ورنہ زندہ اقوام کی ٹھوکروں سے پامال ہونے کے لئے تیار رہو دیکھو اسلام کس کس عنوان سے تمہیں قومی ہمدردی پر ابھارتا ہے اور تمہاری قومیت کو ہلاکت جرائم سے پاک و مصفا کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الا المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ۔ | تم اللہ کی رسی کو مضبوط تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں پس تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اے ایمان والو زیادہ شک اور گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہے ایکدوسرے کے حالات کی کرید نہ کرو نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کرے کیا تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرو گے یہ تم کو ناگوار ہے پھر تم پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کیوں کرتے ہو۔ |

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو بلاوجہ برا بھلا کہنا بڑا گناہ ہے اور اس سے بلاوجہ لڑنا کفر کے قریب ہے۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چغل خور بدزبان شرابی کے جنت میں نہ جائیگا۔ عبدالرحمن بن غنم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بندگان خدا میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلیاں کرتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈلواتے ہیں۔ عیاض ہاشمی حضرت ابوعلیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آدمی تواضع اختیار کر دیتا ہے تک کوئی کسی پر فخر کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔ حضرت جریر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں کرتا۔ حضرت لقمان بن نشیر روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمانوں کو باہمی ہمدردی باہمی محبت اور باہمی شفقت میں ایسا کہ جیسے جاندار بدن ہوتا ہے کہ اگر ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہوتی ہے تو تمام بدن تکلیف محسوس کرتا ہے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کامل اور سچا مسلمان وہ ہے جو کسی مسلمان کو اپنے ہاتھ اور زبان سے تکلیف نہ پہنچائے۔

## نیک ظنی کا حکم اور اس کا فلسفہ

دنیا کے فسادات اور اقوام کی خانہ جنگیوں کا موجب سوءظنی ہے جب یہ ہماری کسی شیعہ کسی گھر اور کسی قوم میں گھر کر لیتی ہے تو زندہ کنبہ اور گھر اور قوم ایک آفت اور وبال میں پڑ جاتی ہے مناقشت و معاندت کا زور ہوتا ہے فتون فاسدہ کی بدولت تخیلات اور افعال میں ایک قسم کی بدی اور نحوست پیدا ہو جاتی ہے مناقشت و بہبود کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور باہمی محبت اور قومی ہمدردی کے جذبات بغض و عناد میں دب کر فنا ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے نیک ظنی کی تاکید کی ہے اور بدظنی سے روکا ہے حتیٰ کہ شریعت میں یہاں تک آیا ہے کہ اگر تمہیں کوئی ناگوار اسلام علیکم کہے تو تم سمجھ لو کہ وہ مسلمان ہے اور تجارتی ہمدردی کا مستحق ہے حضور صلعم کا ارشاد ہے کہ مومنوں کی نسبت نیک گمان کیا کرو اس ارشاد پر نیک ظنی اور وسعت قلبی کی حدیں ختم ہو گئیں ان تمام ارشادات کا مدعا اور ماحصل یہ ہے کہ مسلمان کو مسلمان پر اعتبار کرنا چاہیئے قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہنا چاہیئے اور انفرادی زندگی کو اجتماعی زندگی پر قربان کر دینا چاہیئے۔

ہماری بہت سی ذلتوں اور خواریوں کا موجب باہمی بے اعتباری اور بدظنیاں ہیں ہماری اندرونی بدظنیاں ہی ہیں جن کہانے ہمارے ہیں اور قومی ہمدردی کے جذبات کو فنا کر رہی ہیں عبادتی، معادی اور معاشرتی رنگ میں بدظنیوں کی تاختا جذبہ ہے وہ اخوت و مودت جس پر ہمیں فخر و ناز تھا اور جو ہمارا ما بہ الامتیاز تھا بدظنیوں کے بادلوں میں غائب ہو چکی ہے اور معاندت و بدظنیوں کا ہر پہلو سے زور ہے ہم جس نحوست کی بدولت خستہ اور ماندہ ہو چکے ہیں لیکن یہ بری عادت نہیں چھوڑتی مذہبی رنگ میں بھی بدظنیوں اور نمائش خشک کا اور دور ہے جس کا کوئی ہمکنار نہیں معاملاتی رنگ میں بجائے مصالحت کے فساد اور نساد کا زور ہے یہ سب اس لئے ہے کہ بدقسمت مسلمانوں نے اعمال صالحہ کے مفہوم کو صرف نماز روزہ وغیرہ عبادت تک محدود کر دیا اور خلوص و اتفاق باہمی محبت و ہمدردی اور نیک ظنی کو فرائض اسلام سے خارج کر دیا ہے حالانکہ یہ بھی فرائض اسلام میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل و سمجھ دے۔

# مسلمان بحیثیت حامی ملک و وطن

از جناب مولوی سید مزیر الحق صاحب لائل پور

مسلمانوں کو اپنے ہادیٔ برحق محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ، طرز عمل اور اسوۂ حسنہ سے جہاں اور بہت سے شاندار اوصاف و خصائص ملے ہیں وہاں "حب وطن" بھی حضور کی پاکیزہ زندگی کا روشن وصف ہے اور اس کی پیروی میں مسلمان کو محب وطن ہونا چاہئے اور مسلمان کا سینہ جذبۂ وطن پروری سے معمور ہونا چاہئے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جانے لگے تو آپ نے حسرت و یاس سے حرم محترم کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے میرے محبوب مسکن میں کبھی تجھے جانہ پاتا اگر مجبوری کی حالت میں تجھ سے جدا نہ ہوتا اگر مجبوری کی حالت میں تجھ سے چھوڑ رہا ہوں جب آپ مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو آپ ہمیشہ اپنے محبوب وطن کے مفاد کے لئے ساعی رہے اور اس کی خیر و برکت کے لئے دست بدعا رہے یہی حال آپکا مکہ معظمہ میں تھا کہ ملک سے بدامنی کے ارتفاع کے لئے آپ نے ایک انجمن کی بنیاد رکھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکی و وطنی حقوق کو اپنی امت پر واضح کیا اور ان کی نگہداشت کی سخت تاکید فرمائی بین الاقوامی تعلقات کی بنیادیں ڈالیں اخوت انسانی کا سبق پڑھایا اور اس نسبت کو بلند معیار پر پہنچایا قومیں سیاسی، ملکی نہ ملی کا اجرا کیا اور تمدن و معاشرت کے حقوق کو کھول کھول کر واضح کر دیا۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تمہاری بیوی، تمہارے بچوں، تمہارے ماں باپ، نیز تمہارے پڑوسیوں، ملکیوں اور عمو طنوں تک کا تم پر فرض ہے۔

اسلام میں نیابداری سے لیکر قومی و ملی اور سلطنت و حکومت، غیر و سب کے سب حقوق العباد اور حقوق سیاسیہ ہیں اور یہ سب حقوق شریعت اسلامیہ کی نگرانی میں سرانجام پاتے ہیں جن کی حفاظت اور نگہداشت کی حضور سرور کائنات نے شخصی و اہتمام کے ساتھ تاکید فرمائی۔

غرض بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حالت جنگ اور حالت امن کے متعلق اعلیٰ سے اعلیٰ اصول دیکر اور خود حکمرانوں ملکوں اور غیر ملکیوں اور غیر اقوام سے صلحنامے اور عہدنامے کرتے ہوئے وطن کی محبت کو ایمان کی علامت قرار دیا ہے جو سیاست ملکی کی جان اور تمدن کی ابتدائی کڑی ہے اہل وطن سے غداری یا نفرت یا ترک تعلقات کو ناجائز قرار دیا ہے وطن کی سیاست کو عین مذہب بتلایا ہے اور وطن کی خیر خواہی و بہبودی کو ہر فرزند توحید کا فرض قرار دیا ہے۔

اسلام کی اسی مسرت افزوں خصوصیت اور سچی روحیت کا نتیجہ اور مسلمانوں کے حامی ملک و وطن ہونے کا روشن ثبوت تھا کہ مسلمانوں نے اپنے زمانۂ اقتدار میں ہندوستان میں آنے کے بعد مادر وطن کے حقیقی سپوت اور اصل باشندے ہونیکا ثبوت دیا جس کی نظیر آج ہمارے برادران وطن بھی نہیں لاسکتے جو احسانہائے بیکراں مسلمانوں نے اس خطۂ زمین پر کئے وہ کسی اور قوم نے آجتک نہیں کئے اور یہ صرف ایک زبانی اور بے دلیل دعویٰ نہیں بلکہ خود ہندو محققین کے وہ بیان کردہ حقائق ہیں جو ہندوؤں نے مسلمانوں کی تائید میں لکھے اور جو ناقابل فہم و ناقابل انکار حقائق ہیں جن کے ثبوت میں ہزارہا قیمتی اقتباسات پیش کئے جا سکتے ہیں امید کہ قارئین کرام ان کو اطمینان اور دلچسپی کے ساتھ پڑھکر عبرت حاصل کریں گے۔

## سرزمین ہند پر مسلمانوں کے احسان بیکراں اور مشاہیر متوطنین مشہور سائنس داں سر جان سی رائے فرماتے ہیں:۔

مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے کے کچھ ہی اسباب ہوں، موجودہ زمانہ میں وہ اس ملک کے اصلی باشندے اور مادر وطن کے حقیقی سپوت اسی طرح ہیں جس طرح ہندو۔

ہندو مسلم صدیوں سے اس ملک میں بھائی کی طرح رہتے چلے آئے ہیں ان کی زندگی ان کے مفاد اور آئینی مواہشات باہم اس طرح مل جل گئی ہیں کہ ان کا علیحدہ کرنا دشوار ہے اور اب یہ کہنا بیہودہ ہے کہ ہندوستان مسلمانوں کی سوتیلی ماں ہے اور ان کے حقیقی مفاد و تعلقات کسی اور ملک سے ہیں الخ۔ (اخبار نجات بجنور ۱۵ فروری ۳۳ء صفحہ ۴)

کاش ہمارے وہ ہندو بھائی جو دن رات مسلمانوں کو وطن دشمنی کا طعنہ دیتے رہتے ہیں اس قیمتی اقتباس کی کنجیوں کو لیکر پڑھیں اور اپنے دل میں شرمائیں کہ وہ ہندوستان کے محسنوں کے سینوں کو طعن کے تیروں سے چھلنی نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ خود وطن دشمنی کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔

## مسلمانوں کی رواداری اور مسٹر چونی لال صاحب انڈیا مین ایڈیٹر اے ایک غیر متعصب ہندو کا شاندار خراج تحسین

ہندو بھائی مسلمانوں کی رواداری کے متعلق بایں الفاظ رقمطراز ہے:۔

"اپنے دیگر ہم وطن آبادی کی طرح قاسم جہنم سیاسی کرنے کی پالیسی پر یقین نہیں رکھتا تھا وہ ہندو کی سوشل اور مذہبی رسوم و اعتقادات کی عزت کرتا تھا اگر چہ اس نے ہندو (جاہلیہ) کے قوانین کے مطابق ان پر جزیہ لگا دیا تھا مگر ہندوؤں کو قانون کی ویسی ہی پناہ حاصل تھی جیسے مسلمانوں کو تھی ہندو ننگی کی رسم اور مذہبی رسوم میں مداخلت نہیں کی جاتی تھی وہ اپنے بتوں کی پرستش کرتے تھے اور ان کے ایما پر ان کے ذات پات کے قوانین کا بھی خیال رکھا گیا تھا قاسم بت شکن نہ تھا نہ اس کے بعد آنے والے امیر مثلاً میں کوئی تھا تو سیع سلطنت کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کے لئے تمام مہمکاری دفاتر کھولدیئے گئے برہمنوں کو مالگذاری اور کلکٹری کے کاموں پر تعینات کیا گیا تھا اور فاسمے وزارت کا اعلیٰ عہدہ اپنے وقت کے مشہور فلاسفر نیمی کا کسا کو عطا کیا تھا عرب کے ماتحت سندھ مذہبی آزادی کی سرزمین تھی" اخبار سلطانیت امرتسر ۲۳ مئی ۳۳ء صفحہ ۶

## مسلم اتحاد کی یادگار اور شیر میسور ٹیپو سلطان کی ملکی خدمات اور مسلمانوں کی ملکی حریت و جمہوریت کے متعلق فرماتی ہیں:۔

"اسلام کی حریت و جمہوریت آج سبق لینے کے قابل ہے اسلام نے جب سب سے پہلا نغمہ میں قدم رکھا تو ملکی عیسائیوں کو ان کے دماغی، مذہبی اور روحانی درجہ سے محجوب نہ کیا مقتضین کہ ہر ملک کی آزادی دی عرب فوج یلغار مارتی ہوئی فرانس کے دروازہ پر پہنچی تھی تو کیوں؟ کس لئے؟ فتح و ظفر و تسلط کی غرض سے نہیں ملک گیری اسلام کا عارضی مقصد رہا ہے اس کا اصلی مقصد تھا حریت و آزادی کی اشاعت عمومی اور غلامی کا استیصال آنکل ہم ملکی طاقت کے لئے مرتے ہیں اور علاقوں اور زمینداریوں کا رونا روتے ہیں مگر اسلام کا مطمح نظر کوئی صوبہ یا ملک یا خطہ نہ تھا بلکہ اس کا مقصد ساری دنیا کی نجات تھا اسلامی ہی ذہن لیکر فلکوں ملکوں سے بہرے تھے کیا یہی منشی ہندوستان میں صرف تبلیغ مذہب کیلئے آئے ہیں؟ عربوں نے صرف ملک اندھیرے میں فتح نہیں کیں بلکہ دلوں کو بھی فتح کئے ہیں اور

نے قوموں کے لٹریچر اور خیالات کو متاثر کیا زبان فارسی کو اسقدر شیریں نازک لطیف اور خوبصورت کس نے بنایا؟ اس آریائی و سامی اختلاط و امتزاج نے انہی جوہروں کے فیضان نے فارس کو حافظ اور خسرو جیسے شعرا کی دولت بخشی مسلمان بائیسوا ہمارے دیہر و خواب (فلسفہ) کو حقیقت کا جامہ تمہیں نے پہنایا اور ہمارے انکار و تخیلات نے عالم میں حرکت اور جان تمہیں نے ڈالی آہ! ہم تاریخی شکوہ و شکایت کو دلوں سے محو کر دیں بدگمانیاں بھلا دیں اور ان احسانات کو یاد کریں جو اسلام نے ہماری راہ اور لٹریچر کے ساتھ کیا ہے اسلام نے ہمیں ایک ایسی بیباری زبان (زندہ بخشی ہے جو ہندو مسلم اتحاد کی ایک غیر فانی یادگار ہے ہندوستان کے جس حصہ میں چلے جاؤ قومی اتحاد کی یہ یادگار کسی حالت میں ضرور پاؤ گے۔ (خبار وکیل ۲۴ جنوری ۱۹۲۷ء)

## مسلمانوں کی وفاداری و ملکی خدمات اور بابو بپن چندر پال

مسلمانوں کی حب الوطنی سے ہندوؤں کی معاشرت میں جو حیرت انگیز انقلاب ہوا اس کے متعلق بنگال کے مشہور ہندو لیڈر بپن چندر پال فرماتے ہیں:۔

"مسلمان اس ملک میں فاتح بنکر آئے مگر برطانوی روش کے خلاف انہوں نے ہندوستان کو بہت جلد اپنا وطن بنالیا اور نہ صرف یہ اپنے کے ساتھ ہندوؤں کے ہاتھ بیٹیوں میں اور ان میں کوئی چیز باہم الامتیاز نہ رہی یہ مسلمانوں کی انتہائی ہمدردی اور رواداری کا جذبہ ہی تھا جس نے ہندوستان جیسے عظیم الشان ملک کی مذہبی زندگی اور خیالات میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا اور ایک فاتح قوم کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہو کر ہزار ہا لوگوں کی معاشرت کو متاثر کئے بغیر نہ چھوڑا۔ اسلام کے یہاں آکر ہمیں جدید آئین و قوانین سے روشناس کیا نئے طریقہ ہائے انتظام بتائے حکومت کے جدید اغراض و مقاصد سے واقف کیا اور ہندوستان کے مختلف افراد اور مختلف صوبوں میں ایک اجماعت پیدا کر دی جو پیشتر کی نسبت کہیں زیادہ وسیع سیاسی و انتصادی مفاد کی حامل تھی مسلمانوں نے انگریزوں کی آمد سے ایک مدت پیشتر ہی ہندوستان کی سلطنت کو منظم اور قوم کو متحد کرنے کی فخر و شرف حاصل کر لیا تھا اسلام نے جب کچھ اقتدار حاصل کر لیا تو مسلمان غیر مذاہب کے پیروؤں سے اس رواداری کے ساتھ پیش آئے اور انکی آزادی اور حقوق کی محافظت کی جو دنیا میں کہیں سکی ہو۔" الخ (پیام امین)

## ہندو ثقافی تمدن کی خدمت اور مسر آسان باسوایم۔ اے

ہندو ثقافی تمدن کی خدمت پر مسلمانوں نے کی اس کے متعلق ایک ہندو گریجویٹ مسٹر آسان باسو کی شہادت ملاحظہ ہو۔

"بنگلہ زبان کی نیم وحشیانہ ابتدائی نظمیں ہندوستانی اساطیر (دیومالا) کتب خانوں اور صنعت و حرفت کے خزانوں کی تباہی کو ملحوظ رکھا جائے تو مسلمانان ہندوستان اس ملک میں دو سو دل ملکوں سے بہت جدید ہنر خیالات اور اشیا لائے اور ہندوستان کے تمدن پذیر ہندوؤں اور انکی صنعتوں کی جو حوصلہ افزائی کی جس پر وہ بہت زیادہ تعریف و توصیف کے مستحق ہیں بلند مینار و وسیع مسجدیں شاندار عمارات اور دماغ کی تازگی گاہیں یہ سب کچھ ظاہر کرتی ہیں کہ مسلمانان ہند آرائش نفاست اور شاندار عمارات کے بڑے شائق تھے مغلیہ مصوری ہندوستان کے مغل شہزادوں کے نے بعث شان و شوکت ہے اور انہوں ہندوستانی موسیقی کی بڑی وقت اعانت کی اور اسے حاصل کیا در اسکی ترقی غیر ممکن تھی الخ (اخبار فارورڈ۔ زمیندار ۹ اپریل ۲۵ء)

## اسلامی فتوحات کی برکات اور پریزیڈنشل پرشاد

اسلامی فتوحات کی برکات کے متعلق یوپی کے نامور مورخ ایشوری پرشاد کی تحقیق کا خلاصہ

"اسلامی فتوحات نے مختلف ریاستوں اور سلطنتوں کی بجائے جو ہمیشہ باہمی دست گریبان رہتی تھیں ایک شہنشاہی اتحاد قائم کر دیا اور لوگوں کو یہ سکھلایا کہ وہ ایک ملک کے اندر ایک حکمران کی اتباع کریں جس سے ہماری قومیت کے ذخیرے میں وسعت اور سرگرمی کے اجزا کا اضافہ ہوا اور ایسی نئی تہذیب سماج بذیر ہوئی جو ہر طرح مسیحی تہذیب سے مسلمانوں کی رسوم و عادات نے اونچی ذات کے ہندوؤں کی رسوم و عادات کو بہت کچھ متاثر کیا اور جو لطافت و نزاکت ہماری موجودہ معاشرت میں پائی جاتی ہے وہ زیادہ تر مسلمانوں کی طفیل ہے مسلمانوں نے ملک کے طول و عرض میں ایک نئی زبان رائج کی جو اپنے اندر ایک حیرت انگیز ادبی ذخیرہ رکھتی ہے انہوں نے شاندار اور دیدہ زیب عمارات تعمیر کر کے ہندوستان کے فن تعمیر میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ تمام ہندوستان (دستان)

## اسلامی عہد کے فیوض اور مسٹر کمندی ایل بی اے بیرسٹر ایٹ لا

اسلامی عہد کے فیوض و برکات اور احسانات کے بیان کرنے کی بابت یہ فاضل ہندو محقق فرماتے ہیں:۔

"آجکل کے مغربی علماء ہندوستان کے اس زمانہ کا مقابلہ موجودہ ترقی یافتہ ممالک سے کرتے ہیں لیکن اگر ہم اس وقت کے ہندوستان کا مقابلہ اس زمانہ کے یورپ سے کریں تو پریزیڈنشل پرشاد کے الفاظ میں ہمیں طرین کو یاد دلانا ہوگا کہ اس وقت یورپ میں رومن کیتھولک۔۔۔ لوگوں نے بڑے بڑے ظلم اور سفاکیاں کیں خیالات کی آزادی اور ذہنی حریت کا گلا ہی گھونٹ دیا گیا تھا اگر مسلمان اس بات میں مغربی اقوام سے پیچھے تھے جس وقت سپین کے بادشاہ فلپ دوم نے اعلان کیا تھا کہ خیال رہے ملک لوگوں پر حکومت کرنے سے حکومت نہ کرنی ہی اچھی ہے جس وقت ولایت میں ہمدانی الزجر آسٹریلیا کی رہنے کا جتھو لک عیسائیوں کو تنگ کر رہی تھی ایسے ظلم و ستم ہو رہے تھے اس وقت ہندوستان اور اکبر جیسے مسلمان بادشاہ مذہبی بردباری اور رواداری سے کام لے رہے تھے غیر مذاہب اور غیر مسلم اقوام میں باہمی میل ملاپ کا جذبہ پیدا کر رہے تھے مسلمانی حکومت کے زمانہ میں آجکل کی طرح ہندوؤں کی بہادری اور جرأت کی مفقود نہ تھی۔ ہندو راجے اور زمیندار اس وقت کے مسلمان حاکموں سے بہنہ لڑنے کو تیار رہتے تھے اور بعض اوقات لڑتے بھی تھے مگر ملک کی دولت ملک ہی میں رہتی تھی مسلمان بادشاہ کس قدر بھی کیوں نہ عیاش اور فضول خرچ ہوں مگر بہرحال جو کچھ خرچ کرتے تھے وہ سب ملک میں ہی رہتا تھا ہندوستان کی بیشمار دولت لٹ جانے کے بعد بھی اس وقت اور زندگی ملک میں کافی تھی اور ملک کبھی زمانہ سے معمور تھا اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس زمانہ کے مسلمان حکمران اور بادشاہ غیر مہذب بربر تھے بالکل جھوٹ ہے اسی زمانہ میں ملتین اور علاؤ الدین خلجی جیسے حکمرانی کے اصول سے واقف اور عمدہ صفت موصوف پیدا ہوئے علم فاضل محقق اور ابراہیم شاہ شرقی اور امن پسند حکمران ناصر الدین تغلق جیسے کئی ایک بہادر جلیل بھی اسی زمانہ میں پیدا ہوئے ہندوؤں کے آخری زمانہ کے سب سے بڑے مصلح رامانند چیتن کبیر اور نانک جنہوں نے قوم اور مذہب کی کایا پلٹ دی اسی زمانہ میں پیدا ہوئے تھے جس قوم میں ایسے دیندار مدبر شاعر کلیجہ میں بھی پیدا ہوں وہ قوم تنزل کو بھی مردنی قوم نہیں کہا جا سکتی جس ملک میں حاکم اور محکوم دونوں میں ایسے روحانی مرد پیدا ہوں وہ ملک تعقل سے خالی نہیں ہو سکتا جس حکومت میں ایسے آزاد خیال کی اشاعت اور اس کی تعلیم دینے والے پیدا ہوں اور نئے رواداری سے

تھے تو اس حکومت کو رعایا کو کچلنے دینے والی، مذہب کی دشمن، غیر مہذب اور جابر کہتا گویا انوار نبوی دامن ابد پر پردہ ڈالنا ہے (رسالہ سرسوتی الہ آباد)

## مسلمانوں کی علم دوستی اور گاندھی جی

مسلمانوں کی ملکی خدمات اصلاحی کارناموں اور علم دوستی کے متعلق ملک کے بے تاج بادشاہ اور محبوب لیڈر گاندھی جی نے بنارس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"برٹش گورنمنٹ کی آمد سے قبل ملک میں تیس ہزار مدرسے تھے جن میں دو لاکھ طلبا تعلیم پاتے تھے آج حکومت دفتری شکل تمام چھبیس ہزار مدرسوں کا حوالہ دیتی ہے" (اخبار)

## مسلمانوں کی آمد سے پہلے کا ہندوستان اور مشہور برہمن لیڈر

مسلمانوں کی آمد سے پہلے جو ہندوستان کی حالت وہ خستہ اور دردناک حالت تھی اسکے متعلق ایک برہمن لیڈر فرماتے ہیں:۔

"ابن بطوطہ اور روسی و یورپین کے سیاحوں کی تحریروں سے پتہ لگتا ہے کہ ہندوستان میں علمی قابلیت کا مادہ نہ تھا اور خیالات باطل کی طرف غلبہ تھا جو ہوا بتا ہندوؤں میں نہ تو بھوپی خیالات کا رواج تھا اور نہ انسانی کا جنہیں فرقہ عظمت و ذلت کے ادنیٰ خصوصیتوں میں گرفتار تھے جس سے خود کشی نہ کریں۔ نہ تو بڑھ سکتے تھے اور نہ موروثی مظلمت سے گر سکتے تھے ہندوستانی عورتیں ہمیشہ دبے اختیار خاص عام ہندو میلے کچلے رہتے تھے پاکیزگی کا نام و نشان نہ تھا عادتیں ردی تھیں چند خدا پرست برہمن بھی بجائے عملی نمونہ کے لفاظی و لسانی کو برتتے تھے ہندو سردار علماء اور ظالم تھے وہ اجتماعی طور پر کوئی رفاہ عام کا کام نہ کرتے تھے بزدلی اور رذالت عموماً پائی جاتی تھی پراگندگی و انتشار بیشمار تھا کوئی نظم و نسق نہ تھا مزید ہندو سماج کی حالت اور بھی ابتر تھی مرد و عورت سب کالے، جنگلی اور بے انتہا وحشیانوں میں تقسیم ہوتے اپنے بتوں کی پرستش کرتے تھے ان کی قربانی دیتے تھے عورتیں ستی ہوتی تھیں بعض ہندو مذہبی خیال سے گنگا میں ڈوب کر خودکشی کو مقدس بتاتے تھے ہندوؤں کے بتوں کی گاڑیوں میں کچل کر جان دینا ذریعہ نجات مانتے تھے شمالی ہند رفیع ہند کے ہندوؤں کی طرز معاشرت میں ہماری فرق پایا جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ شمالی ہند میں مسلمانوں کا نو سو سالہ تعلق جنوبی ہند کی نسبت زیادہ رہا اسی لئے شمالی ہند کے ہندو عموماً مسلمانی معاشرت کے قالب میں ڈھل گئے اور لباس و صورت و شکل میں کسی ہندو خاندان اور شریف مسلمان میں برائے نام امتیاز رہ گیا اور ہندوؤں کی معاشرت میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہوا" (اخبار کرنیکل ۱۴ ستمبر ۲۰ء۔ آگست شمارہ)

اسی قسم کے بیشمار اقتباسات دیے جا سکتے ہیں مدارس مسلمانوں کے علمی سیاسی، صنعتی اقتصادی اور اصلاحی کارنامے کئی مجلدات کے خواہاں ہیں مگر چونکہ اس مختصر پمفلٹ میں یہ کوشش نہیں اس لئے اپنی بات کو اختصار کرتا ہوں۔

## مسلمانوں کے حامی ملک و وطن ہونے کے تاریخی ثبوت

یہ اقتباسات جو ہمنے پیش کئے ہیں ایک طرف جہاں ہندوؤں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں وہاں مسلمانوں کے لئے بھی سرمۂ بصیرت ہیں ان اقتباسات سے ناظرین کرام کو بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کیسی بابرکت اور فیض رساں ثابت ہوئی اس ملک کو آپکی دیدہ دانستہ غفلت اور بزدلی عالم کو اپنی مدہ توڑ کوششوں سے دور کیا صنعت و حرفت سے مورز کر کے ہندوستان کو سونے چاندی کی کان بنا دیا۔

یہ مسلمان حکمرانوں کا ہی بلند اخلاق، وسیع قلب، بزرگانہ شفقت اور برد بارانہ برتاؤ تھا کہ ہندوؤں نے ان کے اتنے احسانات کے بدلے ہمیشہ غداریاں، بیوفائیاں، سازشیں اور جلاوطنی کے گھران دشمنیوں کے عوض ہمیشہ انہوں نے چشم پوشی کی اپنی پیٹھ میں خنجر ہونکتے دیکھا مگر معاف کر دیا نہ صرف معاف کیا بلکہ نوازشہائے شاہانہ کی بارش برسائیں اور اپنے غداروں، حکمرانوں، بیوفاؤں کو انعام و اکرام سے مالا مال کیا۔

## قدیم محسنوں کے ساتھ ہندو کا سلوک

آہ کیسی قدر ناشناسی فراموشی ہے ہندوستانی دیش آئے دن یہ کہنے سنائی دیتے ہیں اور نام نہاد قوم پرست ہندو اخبارات ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں کہ مسلمان غیر ملکی ہیں انھیں ہندوستان سے کوئی ہمدردی نہیں انہوں نے ملک کی کوئی خدمت نہیں کی ایسے ہندو جو الہامات نکروہ کو بڑھا چڑھا ئیں اور کان کھول کر سن لیں کہ مسلمان غیر ملکی نہیں وہ اس ملک کے اصلی باشندے ہیں وہ حامی ملک و وطن ہیں قابل خدمت انہوں نے آج تک اس ملک کی کی ہوا کا ۲ لہو اس حصہ ہی آج تک خود ہندوؤں نے نہیں کی اور مسلمانوں کی یہی خدمات جلیلہ اصلیں اس ملک کا جائز وارث اور حصہ دار ثابت کرتی ہیں۔

ہندو یاد رکھیں کہ مسلمان اور کچھ ہو سکتے ہیں مگر ویش کا دشمن نہیں ہو سکتا علاوہ ان میں بھی لوڈی ہیں اور بعض جو اعتمین پروسے کا رائی ہوئی ہیں مگر ان کی تہ میں سنگھٹنی مہاسبھائی کی متعصبانہ ذہنیت اور تنگ نظری اور کانگریسی رہنماؤں کی بے بسی کام کر رہی ہے اگر ہندو اپنے مسلمان بھائیوں سے رواداری فراخ دلی اور سچی خیر خواہی کا سلوک کرتے تو شاید کوئی جماعت روگانہ ہوتی اگر ہندو مسلمانوں کے جائز اور طبعی حقوق دینے میں بخل نہ کرتے تو آج ہندوستان کی سیاسیات کا رخ ہی کچھ اور ہوتا۔

## مسلمان لوڈی اور ہندو لوڈی کا موازنہ

ہندوؤں میں بھی لوڈی ہیں اور مسلمانوں میں بھی مگر ہندوؤں میں لوڈیوں کا پایا جانا تعجب انگیز ہے کیونکہ وہ مسلمانوں سے ہر حیثیت سے ایک اعلیٰ پوزیشن کے مالک ہیں مگر مسلمان لوڈی ہندو ذہنیت کے پیدا ہوتے ہیں پھر دیکھئے مسلمان لیڈر اور اخبار ان کی تحقیر اور تذلیل میں سرگرم رہتے ہیں اور ان کو کسی حال میں قوم کی حمایت حاصل نہیں ہوتی ہندو لیڈر اور اخبار سنگھٹنی مہاشوں سے مرعوب و متہدد ہیں ان کے سامنے بے بس اور لاچار ہیں بلکہ وقتاً فوقتاً اپنی تائید و حمایت سے ان کی سرپرستی کرتے رہتے ہیں آجتک کسی مسلمان لوڈی نے یہ نہیں کہا کہ اگر ہندوستانی اقلیتیں باہم کوئی سمجھوتہ نہ کر سکیں تو اصلاحات ہی نہ دی جائیں اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں مسلمان حقوقیوں کی تائید و حمایت کر رہا ہوں بلکہ ایک تلخ حقیقت کا اظہار اور ہندو بھائیوں سے برادرانہ شکوہ کر رہا ہوں۔

## مسلمانوں پر فرض ہے کہ

مسلمانو! ہادیٔ برحق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ جس سے حب وطن کی سبق تمہیں ملتا ہے اور تمہارے اسلاف کرام کے روشن کارنامے ملکی خدمات اور وطن پرستیاں تمہارے سامنے ہیں اور حضور کا اسوۂ حسنہ اور تاریخ اسلام پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اگر تم حقیقتاً اسلامی ذہنیت کے مالک ہو اتباع رسول اور عشق رسول کے دعویدار ہو سلف کے اخلاق حسنہ کے محافظ ہو اور دین الٰہی کی اشاعت و حفاظت کے خواہاں ہو اور اسلامی مفاد کی تحفظ چاہتے ہو تو اپنے اندر ایمان باللہ توکل علی اللہ اور استغنائے نفس کے وہی پاکیزہ جذبات پیدا کرو جو تمہارے اسلاف کرام میں تھے اور اسوۂ رسول کی پیروی میں اپنے وطن کی فلاح و بہبود و آزادی کے لئے سرگرم عمل ہو جاؤ تم اس ملک کے جائز وارث اور حصہ دار ہو اور تمہارا سب سے زیادہ اس ملک پر حق ہے۔

# مسلمان بحیثیت سیاسی لیڈر

از جناب مولانا سید نذیر الحق صاحب لائل پور

یہ ایک واضح اور روشن حقیقت ہے کہ اسلام سیاسی مذہب ہے اس کا قانون زندگی سیاسیات سے متعلق ہے اور مسلمانوں کے نزدیک مذہب و سیاست لازم و ملزوم ہیں کیونکہ اسلام نے مسلمانوں سے خلافت ارضی کا وعدہ کیا ہے اور ان کو دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اخوت انسانی کو قائم کریں، تفریق خدا کو ایک کلمہ بنا دیں سب پر ہدایت و سعادت کی راہیں کھولدیں دنیا کی فتنہ و سفاکی سے معمور کروں مظلوم اور کمزور انسانوں کی سلاسل غلامی کو کاٹ دیں، انسان کو نجیہ استبداد سے رہائی دلائیں دنیا سے فتنہ و فساد قتل و خونریزی اور فتنہ انگیزی و فساد کا قلع قمع کر دیں اور دنیا میں آسمانی بادشاہت و قوانین خداوندی کا نفاذ کر دیں۔

اسلام نے مسلمانوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ دنیا میں بہترین امت بن کر اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر سیاسی تفوق و برتری کے حصول سے ایک لمحہ بھی غفلت نہ برتیں قرآنی قوانین کے بقاء و اجراء کے لئے مادی سازوسامان اور طاقت و قوت کے فراہم کرنے سے غفلت نہ برتیں غفلت و بیکاری اور جمود و تعطل کی زندگی بسر کرنے کو موت سے بدتر سمجھیں اور محض تماشائی بنا کے نہ رہیں بلکہ کشمکش حیات میں زندہ قوموں کی طرح حصہ لیں۔

چونکہ مذکورہ بالا امور قرآنی حقائق ہیں اور مسلمانوں کی زندگی کی خصوصیات ہیں اسلئے اسلام چونکہ خداوندی قانون ہے اس کی بنیاد پر قوت تنفیذیہ کا ہونا لازمی ہے جس کے بغیر حدود اللہ کا قیام ناممکن اور قانون شریعت بیکار ہو جاتا ہے اور قوت تنفیذیہ سیاسی طاقت اور تفوق و برتری سے حاصل ہوتی ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام بغیر سیاسی قوت کے قائم نہیں رہ سکتا اور اسلام سیاسی مذہب ہے۔

## مسلمانوں کی پستی کا راز

یہی ہے کہ چونکہ اسلامی قانون کی بنیاد پر قوت تنفیذیہ حدود شرعیہ پر قائم رکھ سکے اس لئے تمام مسلمانوں پر پستی و ذلت کی دبا سلط ہے مسلمان سے آزاد ہو گئے ہیں دینی احساس مردہ ہو گیا ہے اور مسلمان ہوتے ہوئے بھی مسلمان نہیں رہے اور ان کی تمام زندگی بے عملی بے راہ روی کے لئے وقف ہو چکی ہے گویا ان پر خدا اور اس کے رسول کی طرف سے کوئی فرض ہی عائد نہیں ہوتا ؎

ہمارے جسم پژمردہ دماغ افسردہ دل مردہ — غم ایام سہنے کو ہے اک جان حزیں باقی

اس پستی و ذلت کا ایک سبب بھلا دیگر اسباب کے یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے پاس سیاسی تفوق و برتری نہ رہی غلامی پر قناعت کی اور حقیقی سیاسہ کے حصول کی موثر تدابیر اور جدوجہد ترک کر دی اور اگر سیاسی حقوق کے لئے کچھ ہاتھ پیر ہلائے بھی تو غلط طریقہ سے اور غیر اسلامی سیاست کے زیر اثر۔

اب یہ بھی معلوم کر لیجئے کہ سیاسی حقوق اور تفوق و برتری کے متعلق زندہ اقوام کا کیا خیال ہے اور وہ سیاسی طاقت کو کس قدر اہمیت دیتے ہیں اور وہ پرامن ایام زندگی اور تعطل و بیکاری کو کتنا برا سمجھتے ہیں

## غیر سیاسی اور پرامن زندگی کے متعلق یورپ کے سیاستدانوں کے افکار

کون نہیں جانتا کہ نوعی زندگی کے لئے قوت الغلبۃ، نباہت و دماغ غیر معمولی قابلیت اور ایثار و قربانی کی ضرورت ہے جس کو یورپ کے فضلاء فلاسفہ نے بخوبی سمجھ لیا ہے اور یورپ کے سیاست داں اشخاص کے دماغوں میں نہایت مہیج و حماسہ انگیز سواد اپنے اقوال سے بھر دیا ہے چنانچہ نیز شاکر کہتا ہے:۔

"پرامن ایام سے آدمی کی ترقی رک جاتی ہے اس کی جرات کاہلی اور تن آسانی سے دوچار ہوتی ہے نوع انسانی دنیا کو ایک ہی حالت پر رکھتا ہے لیکن جنگ میں انسان کی قوت ظاہر ہوتی ہے جنگ ہر ذلیل چیز کو شریف بنا دیتی ہے حتیٰ کہ بزدل بھی اپنے نام کو جھلا دیتا ہے"

فریڈرک اعظم کا قول:۔

"جنگ سے تمام خوبیوں کو نہایت زبردست مقام مل جاتا ہے نباہت قدسی، بلند ہمتی، رحمدلی اور تمرس ان کے اندر چمکتے ہیں ہر نظام میں سے کسی نہ کسی خوبی کو کام میں لایا جاتا ہے"

گیٹے کا قول ہے:۔ "جنگ دنیا بنا دیتا ہے"

وان مسبلیٹ کہتا ہے:۔ "جنگ اتنی ہی ضروری ہے جتنا کہ فطرت میں عناصر کا مجادلہ حقیقت یہی ہے کہ دنیا میں ہر قوم کی ترقی تنزل کا مدار اور اس کی صلاح و فلاح کی ذمہ داری عدد اور عدد انہی اس کے علماء و فضلاء کے سر عائد ہوتی ہے جس قوم کے علماء و فضلاء اور لیڈر ناصر اللہ سیر محتاج اصلاح اور عامہ جہلہ پر آشوب زندگی سے کنارہ کش ہو گئے ضرور ہے کہ وہ قوم ہی تنزل و ادبار میں اپنی زندگی کے دن گزارے۔

## ہندوؤں کی دانشمندی و عاقبت بینی

ہندوستان میں ہندوؤں نے قوموں کی ترقی و تنزل کے راز کو سمجھ لیا ہے اور وہ ابوالعزمی و جنگجوئی کی روح اپنے اندر پیدا کر رہے ہیں جس کا اندازہ موجودہ سیاسی سیلیکشن سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جن کے انقلابی نعروں سے ایوان حکومت میں زلزلہ برپا ہوا ہے اور جن کے سامنے ایک عظیم الشان مادی طاقت جھکتی نظر آ رہی ہے۔

برخلاف اس کے مسلمانوں کی ایک جماعت ہے جو محض زبانی دعووں پر نیپ لیکچرز اور گیدڑ بھبکیوں سے مسلمانوں کو سیاسی حقوق دلانا چاہتی ہے اور ملکی حالات و واقعات کی رفتار بتا بتا کر کچھ عرصہ کے بعد ایک پر شور اجلاس کر کے اور مسلمانوں کی آنکھوں میں لندن کے چوراہے کی خاک جھونک کر اپنے بنگلوں اور کوٹھیوں میں گدے دار کرسیوں پر جا دراز ہوتی ہے اور ایثار و قربانی کے وقت چپ سادھ لیتی ہے۔

اس جماعت کی مخفی سیاست کا پہلو یہ ہے کہ قومی ہمدردی کا غلغلہ بلند کر کے اور حقوق طلبی کا بلند بانگ دعویٰ کر کے قوم کو بے عملی اور گداگری کا سبق دیا جائے، اس کا سیاسی شعور بیدار ہونے اور وطن کے بڑھتے ہوئے سیاسی شعور سے پامال ہو جائے، نہ دریا میں رہ کر مگرمچھ سے بیر رکھے اور نہایت تک نیچہ استعمار میں ہنسی رہے اور اپنی اس قومہ فروشی کے عوض اپنے آقایان نعمت سے انعام و اکرام حاصل کرے چونکہ مجھے آئندہ چل کر اسلامی سیاست کے متعلق لکھنا ہے اس سے ضروری ہے کہ پہلے اسلامی سیاست کے اصول و قوانین بتلا دیئے جائیں۔

## سیاست اسلامی اور مغربی طریقہ سیاست

آج دنیا میں جس سیاست کی دور دورہ ہے اور آج ہمیشہ الا ماشاء اللہ تمام اقوام و تعلقات میں جو روح کارفرما ہے اس سے اس عالم مفقود اور تباہ ہو رہا ہے جس کی ہولناک تباہ کاریوں سے دنیا کو الٰہی مغز اسلامی سیاست کا اصل مقصد ہے کہ

تہذیب و تمدن کے ایک فیشن معلم کے لباس میں ملبوس ہو کر، ہمدردی و محبت کا دلنواز پیکر بنکر اور تربیت و آزادی دلانے والا آسمانی فرستندہ بنکر، اپنے اصلی مقاصد و اغراض کے اس خاص تربیت حال میں اقوام ضعیفہ و ضعیفہ کو پھانس لیا جائے، موقعہ پاکر ضعیف اقوام کے مال و متاع کو زور و قوت سے غصب کر لیا جائے اپنی دولت اور ناموس و شوکت کو زیادہ سے زیادہ محفوظ کیا جائے اور اپنے رقبہ اقتدار کو زیادہ وسیع کیا جائے اگر کوئی قوم ان اغراض و مقاصد میں مزاحم ہو تو اس کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے کیونکہ ضعیف اور کمزور قوموں کو کوئی حق نہیں کہ وہ دنیا میں آزاد رہیں۔

اس سیاست کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کی ہر قوم اغراض پرستی حرص طمع اور تعلون و خیانت میں مبتلا ہے اور اغراض پرستی و خود غرضی کا نشہ انسان کو بدمست و سرشار کئے ہوئے ہے اس سیاست نے زبانی قول و قرار کا اعتماد کھو دیا ہے اور ایک قوم کو دوسری قوم سے بدظن کر دیا ہے ہر اغراض پرستی نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ عہود و مواثیق کے انضباط و تحریر کو بھی ایک کاغذ سے زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی غرض اس سیاست کا خلاصہ یہ ہے کہ دوسروں کو مٹا کر اور ان کے حقوق غصب کر کے خود زندہ رہو۔

مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے برادران وطن بھی اسی سیاست کے شکار ہیں اور ان کے دل و دماغ پر بھی وہی ذہنیت مستولی ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ حقوق طلب مسلمانوں کی آواز و قعت حاصل کر رہی ہے اگر وہ کشادہ دلی اور انصاف و رواداری سے کام لیتے اور مسلمانوں کے جائز حقوق دینے میں بخل نہ کرتے تو شاید مسلم کانفرنس عالم وجود میں نہ آتی اور تمام ہند مسلمانوں کی ایک آواز ہوتی۔

اس کے مقابلہ میں اسلامی سیاست کا منشا یہ ہے کہ بین الاقوامی تعلقات کو مستحکم کیا جائے اس رواداری کی ایک عام فضا پیدا کی جائے ضعیف اقوام کی امداد و دست گیری کی جائے سرمایہ داری اور انتظار پرستی کی لعنت سے دنیا کو پاک کیا جائے اپنے جائز حقوق کو چھوڑا نہ جائے اور کسی کے حقوق غصب نہ کئے جائیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ خود زندہ رہو اور دوسروں کو زندہ رہنے دو اسلامی سیاست کی بنیاد اغراض پرستی اور خود غرضی اور دوسروں کے اموال و املاک غصب کر لینے پر نہیں بلکہ منشور کفاح طے شدہ عہود و مواثیق ادا شدہ رواداری پر ہے اور اس کے ثبوت میں صرف اسلامی جمہوریت، مساوات، عدل و انصاف اور امن و رواداری کی تعلیم کی طرف توجہ دلانا کافی سمجھتا ہوں جو آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور جس کا اعلان ہر جمعہ کے دن مسجد کے ہر پر ائمہ مساجد کرتے ہیں خصوصاً جمعہ کے خطبہ کا یہ اعلان ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون پر توجہ ہے نیز ارشاد خداوندی ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کے مددگار نہ بنو ان دونوں آیتوں میں مذکورہ بالا باتیں اور اسلامی سیاست کا خلاصہ آگیا اور میں صرف اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں۔

فقط بیانات بالا سے سب ذیل امور ثابت ہوتے ہیں (۱) اسلام سیاسی مذہب ہے۔ (۲) مسلمانوں کے لئے سیاسی تعلیم و تربیت حاصل کرنا ایک ناگزیر امر ہے۔ (۳) اسلامی سیاست ہی دنیا میں امن و رواداری کی فضا پیدا کر سکتی ہے۔ (۴) مسلمانوں کے لئے اپنی سیاسی زندگی کی نشوونما کی ضرورت ہے۔

## مسلمان سیاسی لیڈر کے فرائض

یہ ہے کہ اس کی سیاسی زندگی کا محور و مرکز قرآن و حدیث اور اسوۂ رسول ہو کیونکہ مسلمان کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی بہترین رہنما ہے اسکو چھوڑ کر اپنے علم و عمل کا محور کوئی اور نقطہ بنانا بدترین گناہ اور بڑی سیاسی ترقی سے محرومی ہے۔

اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی کا بامعان نظر مطالعہ کیا جائے تو نظر آتا ہے کہ آپ غریبوں کے غمگسار، لنگڑوں لولوں کے معین، یتیموں کے مددگار، بیواؤں کے خدمت گار، بیکسوں کے دست گیر، بیچاروں کے یار اور دردرسیدوں کے غمخوار تھے صداقت اقوال اور سچائی عمل آپ کا شیوہ تھا آپ کی محبوبانہ ہمدردی، سیر چشمی، فیاضی رحمدلی مروت اور رحمت و رافت سے اپنے پرائے اور موافق و مخالف یکساں فیضیاب تھے حمایت حق اور مخالفت باطل میں آپ کسی کی رعایت نہ کرتے تھے بنام امن اور ملک کی بہبودی کے ارتفاع میں آپ ہر وقت سرگرم عمل رہتے تھے چنانچہ اس غرض کے لئے آپ نے مدینہ کا تاج قدس پر رکھنے سے پہلے کہ کئی عام آبادی برباد شدہ کے تقصانات واضح کئے اور قیام امن اور نگرانی حفظ کے لئے ایک انجمن قائم کی اور جب مجبور ہو کر آپ نے مدینہ تشریف لانے کا سبب سے پہلا کام یہ کیا کہ مدینہ کے یہود و نصاریٰ سے معاہدہ کیا کہ آپ کی تعمیر ملت کے کام کے لئے امن و سکون کی فضا پیدا کی۔

کہ کوئی زندگی میں جو مولانا کی مظلوم آپ نے برداشت کئے اس سے کچھ بچہ واقف ہی ہے کہ آپ کو ہجرت کرنی پڑی مگر اہل قریش کے بعض وکیہ اور ایذا رسانی سے اب بھی پیچھا نہ چھوٹا اور ایک لشکر جرار لیکر مسلمانوں پر چڑھ دوڑے، اس وقت مسلمان اگرچہ بہت ہی قلیل تھے چند ٹوٹی پھوٹی تلواروں کے سوا ان کے پاس کچھ نہ تھا اور ایسے وقت میں مسلمانوں کی فتح و نصرت تو بڑی چیز ہے اپنی جان بچا کر بھی لے بھاگنا بہت مشکل تھا مگر دنیا کے سب سے بڑے مصلح ہادی مظہر صلی اللہ علیہ وسلم نے قلت و کثرت کو ہیچ سمجھا تھوڑے مسلمانوں کو شیر بنا دیا اور ان کو زبان تو کل کا سبق پڑھایا کہ من تحت فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ اللہ کے حکم سے چھوٹی چھوٹی جماعتیں بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آجایا کرتی ہیں دنیا نے دیکھا کہ حق و صداقت کی اس اولین جنگ میں مسلمان کامران ہوئے۔

اب انہی جاں نثار یہود و منافقین سے صلح ہوتی ہے جب آپ سے فتح کر لینے کی نیت سے مکہ کی طرف گئے تو آپ کو کافروں نے روک دیا اور ایک مذہبی فرض کی بجا آوری اور شعائر دینی سے محروم کر دیا مگر جس جاں نثار صحابہ اور ہادی اعظم نے تین سو تیرہ جاں نثار غلاموں سے تیرہ سو کو تین تیرہ کر دیا وہ اس موقع پر طرح دیگیا اور خود اپنی طرف سے صلح کی گفتگو شروع کی اور بالآخر ایسی دب کر صلح کی کہ آپ کے جاں نثار غلاموں کی رگوں میں خون جوش مارنے لگا مگر یہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ خدا کا پیغمبر جو بظاہر دب کر صلح کرنے لگا ہے بالآخر "فتح مبین" کا پیش خیمہ ثابت ہوگی اور یہی ہوا۔

پھر جب آپ فاتحانہ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سامنے بالجملہ آپ کے دشمن موجود تھے جنہوں نے ساری عمر آپ کو چین سے نہ بیٹھنے دیا مگر آپ نے انتقام لئے بغیر ان کو آزاد کر دیا۔

کون نہیں جانتا کہ ہادی برحق کی زندگی میں ہر وقت موت کے منہ میں رہنے چاروں طرف سے دشمنوں میں محصور رہے عرب کا بچہ بچہ آپ کی جان لینے کا دشمن تھا آپ کا بائیکاٹ کیا گیا اور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ایسے ایسے زہرہ گداز مصائب اور تکالیف کا سامنا ہوا کہ جن کا تصور بھی آجتک مسلمانوں کو ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا گویا آپ اور آپ کے ساتھی چلتی پھرتی زبان بنکر رہے مگر ایسی حالت میں بھی آپ ہمیشہ

بدامنی اور جنگ کو طرح دیتے رہے اور صاحب اقتدار ہونے کے بعد بھی ہمیشہ صلح اور امن وامان کے خواہاں و دعویدار رہے جو کچھ کیا محض بیش ایمانی اور قوت بازو کے بھروسہ پر کبھی کسی سے اپنے حقوق کی حفاظت کا ضمانت نامہ لکھوایا نہ کسی سے حقوق مانگے اور نہ کبھی اپنے ساتھیوں کو کثرت اور مادی قوت سے ڈرایا نہ کسی سے استحکام لیا اور نہ کبھی اپنے دشمنوں سے تعلقات منقطع کئے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی کی خلاصہ دنیا کے سامنے ہے اور آپ کے امتیوں کو دعوت عبرت دے رہا ہے اور ان کی فتح، کامرانی اور عزت وترقی کی ماہیت کو ظاہر کر رہا ہے۔

## مسلمان سیاسی لیڈر کیسا ہونا چاہیئے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل اور اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے جس کی پیروی مسلمان کا دین وایمان ہے اور جس سے انحراف خدا کی نافرمانی اور اسلامی تعلیمات سے غداری ہے پس اصول اسلام ومنشاء اسلام کے مطابق مسلمانوں کا سیاسی لیڈر وہ ہو سکتا ہے جس کا عمل پروگرام حسب ذیل ہو۔

(۱) غریبوں، یتیموں، بیواؤں، بیکسوں اور کمزوروں کا غمگسار اور مددگار ہو خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ (۲) صداقت اقوال اور صداقت اعمال اس کا شیوہ ہو۔ (۳) حمایت حق اور مخالفت باطل میں اپنے پرائے کسی کی رورعایت نہ کرے۔

(۴) رحم، مروت، غمخواری، ہمدردی اور اخلاق میں دنیا کی تمام قوموں سے بلند ہو اور امتیازی شان رکھتا ہو (۵) ہمدرد وطن اور خیر خواہ ملت ہو (۶) زبان اور دل اور قول وعمل میں مطابق ہو (۷) قیام امن اور ملک کی بہبودی کے ارتفاع کے لئے ہر ممکن سعی سے کام لے (۸) بغض وعناد اور منتقمانہ جذبات سے بالاتر ہو ہر حال میں ہر ایک سے صلح کا متمنی ہو (۹) ایثار وقربانی کا ثبوت دے (۱۰) اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کا محافظ ونگراں ہو (۱۱) خود داری، خود اعتمادی ایمان بالمد، توکل علی اللہ اور صدق مقالات کے زیور سے آراستہ وپیراستہ ہو۔ جو مدعی ان اوصاف وخصائص کا مالک نہ ہو ایثار وقربانی سے جی چراتا ہو اور بعض باتیں بنانا جانتا ہو وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ مسلمانوں کا سیاسی لیڈر کہلائے۔

## مسلمانو! اسوۂ رسول کی پیروی کرو

آج ہندوستان میں ایک عام سیاسی حقوق کی جنگ کا بازار گرم ہے وہ قومیں جو کل تک مسلمانوں کی دست نگر اور محتاج تھیں جن کو مسلمان منہ تک نہ لگاتے تھے آج مسلمانوں سے جنگ آزمائی کا اعلان کر رہی ہیں اور ہر محفل تیار و قربانی و فدا کاری کے جوش سے سرشار ہے اور سرزمین ہند میں مسلمانوں کی موت وحیات کا سوال درپیش ہے مگر مسلمانوں کی سیاسی بدحالی اور خدا کے دین کی رسوائی کا یہ عالم ہے کہ ان کے سیاسی اقبال کا مرثیہ پڑھا جا رہا ہے صرف ہنگامی تجویزیں طوفانی کانفرنسوں اور ہیجانی تقریروں میں اپنا سارا وقت اور زور صرف کر رہے ہیں نہ ان کی کوئی متفقہ آواز ہے نہ ان کے سامنے کوئی عملی پروگرام اور متفقہ لائحہ عمل ہے اور نہ ان کا کوئی ایک سیاسی لیڈر ہے سب درد مند ہیں تشنگی میں بیچین ہیں بیقرار ہیں اور ایک ریشن شاہراہ اور مستقل نصب العین کی طلب وجستجو میں ادھر ادھر بھٹک رہے ہیں اور ہر قوم تو موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہے اور ہر سیاسی لیڈر میں کر اختلاف آراء کی بنا پر ایک دوسرے کی تکہ بوٹی کر دینا چاہتے ہیں آپس میں ٹکرا رہے ہیں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھال رہے ہیں ذاتی رنجشوں اور عداوتوں میں اپنی زبان وقلم کی قوتیں ضائع کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے نام اور قومی بہبودی کے پردے میں کیا جا رہا ہے۔

آہ یہ کیسی سیاسی بدحالی ہلاکت آفریں اضطرار اور دیگر خراش حقیقت ہے کہ قوم کی کشتی کے ناخدا کبھی ایک مطالبہ اور پروگرام پر متفق نہیں ہوتے فریب خوردگی کے بعد ہوش آیا۔ ہوش بھی ہوش یار نہیں ہوش سے ذاتیات اور اغراض پرستی سے بلند وبالا ہو کر مسئلہ ہند کا جائزہ نہیں لے سکتے مسئلہ آزادی کی نوعیت ماہیت اور حقیقت کا حل نہیں کر سکتے بلکہ شخصی رنجشوں، باہمی رقابتوں اور ذاتی مفادوں کی خاطر میں قوم کو برملا ہلاکت میں کھینچ لاتے ہیں۔

یہ سیاسی انتشار وبدحالی، خسران اور تباہی وبربادی کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ ہادی برحق کے طرز عمل اور اسوۂ حسنہ سے انحراف ہے ایثار وقربانی کی کمی ہے اور نیک نیتی وعمل کی خیر وبرکت نہیں۔

مسلمانوں کی سیاسی رہنمائی کے لئے ان کے سروں پر اصولی طور پر دو جماعتوں کا ہاتھ ہے ایک بے عملی اور ایک عملی یعنی ایک غیر کانگریسی اور کانگریسی اب مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ مذکورہ بالا تفصیلات کو سامنے رکھکر اندازہ لگائیں کہ کونسی جماعت کا طرز عمل اسوۂ رسول کے مطابق ہے جس کا طرز عمل اسوۂ رسول کے مطابق نظر آئے اسی کی اطاعت کیفی اور ارادتمندی اختیار کی جائے اور اس کو اپنا ملجا وماوی تصور کیا جائے ورنہ مسلمانوں کو مٹنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے خدا وند دین نہ ٹالے کہ مسلمان اسوۂ رسول سے انحراف کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالیں اور دین خدا کی ذلت ورسوائی کا باعث بنیں اے اندھے مسلمانوں کو ہر قسم کی غلط کاریوں اندھے راہ روی سے باز رکھکر نہ ہدایت حق کی صراط مستقیم پر گامزن کرتے تا کہ "میرے رسول کے نام لیوا عزت وکامرانی کی زندگی بسر کریں اور تیرے دین کی بول بالا ہو۔ آمین الی رب العالمین۔

## ہمارے بعض نفس پرست اور خود غرض لیڈر

ہر بات میں غصہ ہے ہر قول میں خودداری — ہر بات میں تمسخر زردی ہر وقت دل آزاری
خود بینی پرستش ہے دنیا سے بیزاری — قوموں کے مسیحا کیسی ہے یہ بیماری
یک گونہ غرضمندی چتون سے برستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا یا نفس پرستی ہے

مذہب نے سکھائی ہے کب ایسی زبردستی — مذہب کے لئے ناحق اتنی ہی سب پستی
مذہب تو سکھاتا ہے ہر وقت پہ رہ ہستی — کمزور دلوں میں لیکن ہے وہمی بستی
دشنام زباں پر ہے اور ہاتھوں میں دستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا یا نفس پرستی ہے

لیڈر وہ جو اپنی ہستی کو مٹا ڈالے — اصلاح ذاخوت کی دنیا میں بنا ڈالے
لیڈر وہ ہے جو دل پہ لیکچروں کی بنیاد ڈالے — اور آپ کہ چرتے ہیں دنیا پہ بلا ڈالے
اغراض کا کنبہ ہے پندار کی مستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا یا نفس پرستی ہے

قوموں کے بھلا نیکو ڈالا ہے نیا پھندا — ہر قوم پریشاں ہے ہر قوم پراگندہ
ہر وقت گرائی ہے ہر دم طلب چندہ — یہ راہ نمائی ہے یا پیٹ کا ہے دھندا
اب قصر عیت میں بے خیر تی بستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا یا نفس پرستی ہے

جس کتاب کی آپ کو ضرورت ہو حمیدیہ پریس دہلی سے طلب کیجئے کیونکہ کتابوں کا منافع اسی رسالہ مویدی کی امدادی وتبلیغی ترقی پر صرف کیا جاتا ہے۔ (منیجر)

# مسلمان بحیثیت عادل و محسن

از جناب مولانا مولوی لطف الرحمٰن صاحب، بہوپالی

## اسلام کی شاندار تعلیم عدل

حسن معاشرت اور صفائی معاملت کا رنگ بنیاد عدل و انصاف اور رعایت حقوق پر ہے اور معاشرت میں سب سے زیادہ موید اجتماع عدل ہی ہے کیونکہ عدل ایک جاذبہ ہے جو اپنے کرشمۂ دلنشیں سے قلوب کو مسحور کر لیتا ہے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ دیتا ہے اور بغض و عناد سے بھرے ہوئے دماغوں کو آب الفت سے دھو کر ہر قسم کی نفرت و کدورت سے پاک کر دیتا ہے۔

اگر کسی قوم کی بلندیٔ اخلاق، صفائی معاملت اور حسن معاشرت کا اندازہ لگانا ہو تو پہلے یہ دیکھو کہ اس کی مذہبی روایات تاریخی شہادتیں اور موجودہ اعمال نہ افعال کہاں تک عدل و انصاف کے پرشکوہ مظاہر پیش کرتے ہیں اس نے حق پژوہی اور معدلت گستری کے کون کون سے کارنامے دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں اور دیانت و دشمن کے مقابلہ میں مسالمت و رواداری کو کہاں تک نباہا ہے جس قوم اور فرد میں یہ صفت جس قدر زیادہ پائی جائیگی وہ قوم و فرد اسی قدر مہذب اور کامیاب سمجھی جائیگی اور جس قوم کا محور عدل ہوگا وہی قوم ایک دوسرے پر فوقیت و برتری کے لاف و گزاف میں بازی لیجائے گی۔

میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ مساوات و وفاداری اور عدل و انصاف کی جو تعلیم اسلام نے دی ہے اور حق پژوہی و معدلت گستری کے جو پرشکوہ مظاہر مسلمانوں نے پیش کئے ہیں اس کی نظیر کسی مذہب کسی قوم اور کسی طبقہ میں نہیں ملتی اسلام میں سر سے شاہ و گدا امیر و غریب آقا و غلام ذاتی علو نسبی افتخار صلبی، سرمایہ داری مالی و جاہت اقتدار اور عربی و عجمی کی کوئی تفریق ہی نہیں بلکہ عزو شرف کا تمام مدار تقویٰ و پرہیزگاری پر ہے اسلامیوں کی تاریخ ہی یہ منظر پیش کرتی ہے کہ سیدنا عمر فاروق اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے پیدل جا رہے ہیں اور غلام اونٹ پر سوار ہے حضرت عمر برملا سبقت کہا کرتے تھے اعتق سیدنا ابوبکر سیدنا بلال۔

جنگ بدر میں سواریوں کی قلت تھی ایک ایک اونٹ تین تین آدمیوں کے حصہ میں آیا تھا چنانچہ نبی کریم صلعم سیدنا مرتضیٰ اور حضرت ابوذر کے حصہ میں بھی ایک ایک اونٹ آیا تھا دوار ہو جاتے اور ایک پیدل چلتا یہاں تک کہ حضرت نبی کریم بھی اپنی نوبت پر پاپیادہ چلتے اور دونوں فدائیوں کو کہلا اونٹ پر سوار کرتے

## اسلام میں عدل و مساوات کے پرشکوہ مظاہر

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش مبارک میں دو بچے ہیں ایک تو ہے رسول حضرت حسن علیہ السلام دوسرے اسامہ بن زید جن کو دنیا غلام بن غلام سمجھتی ہے اور جناب رسالتمآب فرما رہے ہیں "اے رب بے نیاز میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں جو کوئی ان سے محبت کرے تو بھی ان سے محبت فرما" زید زر خرید غلام تھے مگر سیرۃ مولیٰ میں جعفر طیار رضی اللہ عنہ پسر ابوطالب علی مرتضیٰ کے حقیقی بھائی تھے ان کی تختی یہ کم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں سالم ابو حذیفہ کے غلام راہ ہجرت میں کردہ مہاجرین کی امامت کراتے ہیں غلام صہیب رومی کو سیدنا عمر فاروق اپنے مرض الموت میں مسجد نبوی کا امام بناتے ہیں عکرمہ فرماتے ہیں اگرچہ غلام تھے مگر کتب تفاسیر

سید المفسرین کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں حضرت امام حسن بصری کنیز کی زادہ تھے لیکن صوفیہ کے چار خاندان اور چودہ طاہر اوادوں کے سلسلہ امام مانے جاتے ہیں۔

یہ تو امامت دینی کے پرشکوہ مظاہر تھے اب دنیوی نظائر پر بھی غور کرو صرف اسلام ہی ہے جس میں آپ کو غلاموں کی بادشاہی نظر آئیگی ہندوستان کا پہلا اسلامی بادشاہ ایبک غیاث الدین غوری کا غلام تھا محمود سبکتگین غلام بن غلام تھا لیکن شاہان خوارزم و بخارا اس کی اطاعت پر مفتخر تھے اور یمین الدولہ کے لقب سے یاد کرتے تھے امون الرشید کے عساکر کا قائد اعظم ذوالیمنین طاہر غلام تھا شہر ناہرہ اور وہاں کی مشہور عالم یونیورسٹی کا بانی جوہر غلام تھا قہر المراکا فاتح قلاوون غلام تھا سب جانتے ہیں مصر میں ۱۹ غلاموں کی حکومت بہت مختصر عرصہ تک ہی یہ تمام دلائل و شواہد ثابت کرتے ہیں کہ اسلام نے جس دلیل اور ناکارکو بھی اپنی آغوش میں لیا بلا فرق نسب و خاندان اسی کو تخت رفعت پر بٹھایا اور اس کو بادشاہت و ساست کے دربار کے کھول دیئے کیا دنیا کی کوئی قوم اپنے دامن میں ایسے چمکدار اور شاندار علمی عدل و مساوات کے کارنامے رکھتی ہے؟

## ہندو دھرم میں عدل و مساوات کا فقدان

اگر ہندو دھرم عدل و انصاف کے کسی زمانے رہی ہو تو اس میں ذاتوں کی تفریق شودر اور برہمن کا فرق اور پھر ان کے مراتب دنیوی کا ہی نہیں بلکہ خدا نے سزا اور عارج آخرت میں امتیاز نہ پایا جاتا اور سب سے بڑھکر یہ کہ آج ہندوستان کے ایک بطل جلیل کو خانہ کشی کر کے جان تک دینے کی نوبت نہ آتی منو سمرتی کے چند عدل و انصاف کا خون کرنے والے قوانین ملاحظہ ہوں:۔

اگر کوئی لڑکا کسی برہمن سے زنا کرے تو لڑکی کو کوئی سزا نہیں دینی چاہیئے لیکن اگر وہ کسی دوسرے سے زنا کرے تو اس کو گھر میں قید رکھے (منو ۳۶۶)

اعلیٰ ذات کی لڑکی سے زنا کرنے والا نیچ خاندان کا مرد واجب القتل ہے لیکن اونچی ذات کی زنا کرنے والا واجب القتل نہیں بلکہ لڑکی کے والدین کو کچھ معاوضہ دینا چاہیئے (منو ۳۶۷)

برہمن خواہ دنیا بھر کے پاپ کرتا ہو مگر اس کو سزائے قتل نہ دینی چاہیئے (منو ۳۸۰)

برہمن کا سر مونڈنا قتل کے برابر ہے مگر دوسرے دونوں کا قتل ہی اصلی قتل ہے (منو ۳۷۹)

اگر کوئی برہمن کسی خسارتی یا بیثانی سے اس کے گھر میں زنا کرے تو اس کا سر بھی نہیں مونڈنا چاہیئے بلکہ معمولی جرمانہ کر کے چھوڑ دینا چاہیئے (منو ۳۸۲)

اگر کوئی شودر کسی دوج کے برابر بیٹھے تو اس کی کمر میں داغ دیکر گاؤں سے نکال دینا چاہیئے یا اس کے چوتڑوں کو تھوڑا سا کاٹ ڈالنا چاہیئے۔ (منو ۳۸۱)

## عیسائیت میں عدل کی نامکمل تعلیم

اگر مسخ شدہ عیسائیت عدل و انصاف کرتی تو اس میں کفارہ کا مسئلہ نہ پایا جاتا جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ خود مصلوب ہو کر اپنی تمام امت کا کفارہ دیچکے اور اب قیامت تک سارے مسیحی معصوم معصوم اور گناہوں سے پاک ہیں عقل سلیم کے نزدیک ایسا کفارہ کسی طرح بھی فیصلہ عدل و انصاف نہیں بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ رحم کے علو میں یہ مسئلہ ایجاد کر لیا گیا ہے چونکہ ہندوؤں اور عیسائیوں کے یہاں عدل و انصاف کی صحیح تعلیم نہیں ہے

ان کی زندگی کا محور عدل نہیں اس لئے وہ اسلام کی شاندار قطعیہ عدل سے کیسا نے ہو کر اسلام پر یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ مسلمانوں کا انداز انتقام اور سخت گیر ہے کہ گویا اس میں رحم و کرم کی مضمحل ہی نہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کے خدا میں بیشک ایسا خانہ زاد نہیں کہ شور کے پاس بیٹھ جانے سے اس کے چوتڑا کھوا دے اور ایک شخص کی لغزش سے تمام بنی آدم کو گنہگار ٹھہرا دے اور پھر اس کی بداش میں ایک ناکردہ گناہ کا سول پر چڑھا دے اسلام میں خدا رحیم ہے مگر انصاف کے ساتھ گناہ بخشنے کے بخشنے والا ہے ایک ہی طریقہ اور اصول پر سزا و جزا دینے والا ہے مگا عمال افعال کے لحاظ سے اور اس کے نزدیک سب برابر اور یکساں ہیں۔

## اسلام کا نظام عدل

اسلام نے تمام معاملات و معاشرت میں عدل و انصاف کو اصل اصول قرار دیا ہے اور رحم بخشود اور ایثار و ہمدردی کو اس کی مصلح کار اور ضمیمہ ٹھہرایا ہے اور کہیں بھی یہ تعلیم نہیں دی کہ رحم اپنی سے گذر کر ظلم ہو جائے اور عدل گستری و انصاف شعاری کے ساتھ میانہ روی اور اعتدال پسندی کی بھی تعلیم دی ہے کیونکہ وہ رحم جو کسی دوسری جگہ ظلم اور کسی کی حق تلفی ہو ہرگز پسندیدہ اور قابل تعریف نہیں اسلام نے ہر جگہ سکہ عدل و انصاف کا دیا ہے مگر ساتھ ہی رحم و عفو کی سفارش اور ظلم کی تشفی سے ممانعت بھی فرمائی ہے تاکہ کوئی شخص دوسروں کی حق تلفی کر کے کسی ایک پر رحم کرنے کی جرات نہ کر سکے مثلاً جو۔ یا اگر کوئی رحم کرنے کے بجائے بڑھے ہاں اگر رحم کا اثر اس شخص کی ذاتی ذات ہی تک محدود ہو وہاں ایثار کر کے اپنے حق کو معاف کر دینے کا اختیار اسلام نے مسلمانوں کو دیا ہے یعنی آقا اپنے غلام کی نافرمانی اور سستی معاف کر سکتا ہے کیونکہ اس کا اثر آقا کی ذات سے آگے نہیں بڑھتا مگر وہ کسی چور اور ڈاکو کو نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ اس کی رہائی عباد کے حق میں مخل امن اور مخل ہے چنانچہ اسلام نے اس نظر تشاہی کی بنا پر حکم دیا ہے:۔

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفی برائی کا بدلہ ٹھیک ویسی ہی برائی ہو لیکن جو واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظلمین معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کا صلہ اللہ کے ذمہ ہے بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

نیز ایک جگہ اور حسب حیثیت عفو و ملاطفت اور ایثار کی سفارش کی ہے:۔

واعفوا واصفحوا والصلح خیر اور تم معاف کر دو اور اصلاح کر لو اور صلح اچھی چیز ہے

اسلام کے عین فطرت ہونے کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ اس نے حکم تو دیا ہے انصاف کا مگر اور سفارش کی ہے رحم کی صفائی معاملات و حقوق العباد کی ادائیگی کی بات فرمائی:۔

یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط۔ اے ایمان والو ہمیشہ انصاف پر قائم رہو امراء اور حکام کو تاکید فرمائی اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل جب تم لوگوں پر حکم جاری کرو یا ان پر حکومت کرو تو عدل و انصاف کرو پھر اس کو اور زیادہ موکد کیا کہ محض یہ سلوک انصاف انہیں ہی سے نہ کرو بلکہ اغیار و اجانب سے انصاف کرو وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط ان اللہ یحب المقسطین اگر تو ان میں (یعنی دشمنوں میں) فیصلہ کرے تو انصاف سے فیصلہ کر بیشک اللہ انصاف سے فیصلہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی و اصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا۔ اگر کچھ کہو تو عدل کو ملحوظ رکھو اگرچہ خویش و اقارب کے معاملہ میں ہی کیوں نہ ہو لوگوں کی اصلاح عدل و انصاف سے کرو۔"

پھر علی العموم مسلمانوں کا یہ فرض قرار دیا:۔

ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان اللہ تعالیٰ عدل و احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اس کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جمعہ اور عیدین کے خطبوں میں جملہ لازمی جزو ہے یعنی ہر اتوار میں دنیا کے مسلمانوں کے کانوں میں یہ الفاظ پڑتے رہتے ہیں یہ ہر ہفتہ فرمایا اعتدلوا ھو اقرب للتقوی۔ عدل سے کام لو کہ یہ خدا ترسی کے قریب ہے۔

قرآن کریم نے اعلیٰ بلاغت سے کام لیکر عدل کو امانت قرار دیا ہے جس سے نتیجہ یہ ہے کہ عدل تمہاری چیز نہیں بلکہ خدا کی امانت ہے جس کا ادا کرنا تمہارا فرض ہے:۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا اے مسلمانو اللہ پاک تمہیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں ان کے سپرد کر دیا کرو اسلام نے عدل کو اتنا نیک پیش نظر رکھا ہے کہ معرکۂ جنگ اور عرصہ خونریزی میں جبکہ بڑی بڑی متمدن و متدین قومیں خونخوار ہیڑیا بن جاتی ہیں اور اپنے فائدہ اور اپنے رعب داب کو قائم رکھنے کے لئے قتل عام اور ہر نہتی قلعہ و مغائی کو اپنا فرض سمجھتی ہیں ایسے موقع پر بھی اسلام نے عدل کی تاکید کی ہے:۔

قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

چونکہ تم سے مقاتلہ کرتے ہیں ان سے خدا کی راہ میں مقاتلہ کرو مگر خبردار حد سے تجاوز نہ کرنا بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

قومی حمایت کا جوش اطلاع ہر ایک مذہب و ملت میں پایا جاتا ہے اور اکثر لوگ اپنی قومی ہمدردی اور حمایت کرنے کے لئے دوسروں پر ظلم و ستم کرنا روا سمجھتے ہیں ان کے قصور اور عیب کو چھپاتے ہیں اور ظلم و سفاکی پر ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں جس کا نمونہ سنگینی مہاشہ اور فرقہ برست ہندو ہیں جو اپنی قوم کی بیجا حمایت کر کے اس کا الزام دوسری قوموں پر لگاتے رہتے ہیں اور بدقسمتی سے اسلامی تعلیمات کے خلاف بعض مسلمانوں نے بھی یہی وطیرہ اختیار کر لیا ہے اس کے متعلق قرآن مبین میں حکم ہے:۔

تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب

اپنی قوم کی ہمدردی و اعانت فقط نیکی اور انصاف کے کاموں میں کرو ظلم و زیادتی کے کاموں میں ہرگز نہ کرو قوم کی ہمدردی میں سرگرم ہو تو ہمکو مت اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑو۔"

غرض جو وقعت و اہمیت اپنے سارے احکام و قوانین میں انصاف کو اسلام نے دی ہے اور اس میں عبادت کی شان پیدا کر دی ہے وہ اور کسی مذہب نے نہیں دی یعنی یہ بات خصوصاً اسلام ہی کے ساتھ خاص ہے کہ اس نے معاملات کو بھی اپنے نتائج اثر میں لیکر روزمرہ کے ذرا ذرا سے کاموں تک میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنے کی تاکید کی ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مسلمان عادل بحسن ہے جو مذکورہ بالا اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو اور معیار شریعت پر پورا اترتا ہو۔ مسلمانو! تمہیں ہندوؤں سے نہ سہی تو کم از کم اپنے غضب سے ڈرنا چاہئے میرے ہیں تمہارے دشمن ہیں اور ایک نہ ایک دن تمہیں بے وکار رضیہ کر جائینگے یہ تمہارا نہ ہونا اور چیز ہے بیکار تمہاری قومیت کے دامن پر ایک دھبہ اسلامی ذہنیت کا منہ چڑاتا ہے اور اپنی بیزار کی شان کو بٹہ لگاتا ہے اگر تو ہندو۔ کے دلوں میں گھر کرنا چاہتے ہو ان کو اپنا بندہ بیدام بنانا چاہتے ہو اور دنیا کی قوموں کے محبوب بننا چاہتے ہو تو اپنی عملی زندگی کا محور عدل کو قرار دو اور اس عدل کے جادہ سے کامل ایک دیکھو دشمن دوست بنتے ہیں کہ نہیں اندر زمین آسمان ہوتی ہے یا نہیں اگر تم اسلامی رہنمایات اور غیر فانی شان کے مطابق عدل و انصاف پر اتر آؤ تو ہندوستان کی سیاسیات کی فقدہ لاینحل چٹکی بجاتے میں حل ہو جائے اور ہمیں انسانوں کی معاملات و سیاسیات کا نقشہ ہی بدل جائے دعا کیجئے کہ رب بے نیاز تمہیں عدل و انصاف پر چلنے کی اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے

آمین الی رب العالمین

# مسلمان بحیثیت نیک معاش

از جناب مولوی مصلح الاسلام صاحب نوادی گیاوی

جاننا چاہیئے کہ رب الارباب مسبب الاسباب خالق کائنات نے آخرۃ کو دار الثواب دار العقاب بنایا ہے اور دنیا کو دار الغرور دار الاضطراب اکتساب سعادت کا مقام اور آخرۃ کی تیاری کی جگہ بنایا ہے یعنی آخرۃ دنیا کے بغیر نہیں حاصل ہو سکتی بلکہ یہ معاش ذریعہ ہے معاد کا اور آخرۃ کو معین و مددگار ہے اسی لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے یعنی جس طرح اگر یہاں کوئی زمیندار زمین کاشت کرے اور نہ کوئی محنت و مشقت برداشت کرے تو فصل کاٹنے کے وقت سوائے حسرت و ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسی طرح جو شخص اس دنیا دار العمل میں دنیا کو بقدر ضرورت حاصل نہیں کرتا اور کسب معاش سے باز رہتا ہے وہ بھی کل قیامت کے دن سوائے ..... حسرت و ناکامی کے کچھ حاصل نہ کر سکیگا۔ ان اس شان رسالت اور حکمت و موعظت کے کہ بعض سرور کائنات نے اس چھ لفظ کے جملہ میں دین و دنیا کی حقیقت کو نہایت ہی عمدہ اور دل نشین پیرایہ میں بیان کر کے دین و دنیا کے باہمی تعلق کو اپنی امت کے ذہن نشین کرایا۔

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں:۔

"طلب دنیا کے لحاظ سے آدمیوں کی تین قسمیں ہیں ایک تو وہ جنہوں نے آخرت کے مقابلہ میں طلب دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے ایسے دنیا پرست بالکین میں سے ہیں جنکی آخرۃ تباہ ہوئی دوسرے وہ جنہوں نے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار کیا یہ لوگ فائزین یعنی نجات یافتہ ہیں۔ تیسرے وہ جو دنیا کو آخرۃ کے واسطے اختیار کرتے ہیں یہ اعتدال و اقتصاد کی راہ ہے اور یہ رتبہ اقتصاد حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ طلب معیشت کو لازم نہ سمجھے۔"

یعنی مسلمان کے لئے راہ اعتدال یہی ہے کہ وہ دنیا کی زندگی اسلئے اختیار کرے کہ دین حاصل ہو۔ مسلمان جمیع علوم و فنون کے حاصل ہونے اور ہر قسم کی ترقی و کامرانی سے ہمکنار ہونے جمیع اختراعات و ایجادات میں کمال پیدا کرنے اور جمیع صنعت و حرفت وغیرہ سے مالا مال ہونے کی حتی الامکان کوشش کرے اور جہد للبقاء سے ایک لمحہ بھی غافل نہ رہے مگر اس لئے کہ ان تمام چیزوں کے ذریعہ معرفت الٰہی کی جائے وہ دنیا میں سرداد اور خلیفۃ اللہ بنکر رہے تاکہ اسلام کو دلایل عالم پر غالب اور سلسلہ کو انام عالم پر بسط و اقتدار حاصل ہو اور مسلمانوں کے حصہ میں دین و دنیا دونوں کی ترقی و کامیابی اور فائز المرامی کا تاج آئے۔

خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مسلمان کو ہدایات کی ضرورت و ہدایات میں موجود ہونے کے لئے ہے فی نفسہ دنیت مقصود بالذات نہیں ایسی دنیا جو دین کے لئے ہو معین دین ہے بلکہ زمین میں رہکر اس کی چیزوں سے جائز طور پر فائدہ نہ اٹھانا نادانی اور کفران نعمت ہے جس طرح مچھلی پانی سے الگ ہو کر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح کوئی مسلمان دنیا سے جدا ہو کر دین کا مالک نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ اسلام تمام ایک سیاسی مذہب ہے اور اسلام میں مذہب و سیاست کی کوئی تفریق نہیں۔

## کسب معاش کی فضیلت

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں وجعلنا النھار معاشا اور ہم نے دن کو کسب معیشت کے لئے بنایا ہے کسب معیشت کی فضیلت و اہمیت جتلانے کے لئے اس سے بڑھکر دلیل کیا تعلیم ہو سکتی ہے کہ دن کو بنایا ہی اس لئے ہے کہ اسمیں کسب معیشت کیا جائے اللہ تعالیٰ اپنا احسان جتلاتے ہوئے فرماتے ہیں ولقد مکنکم فی الارض وجعلنا لکم فیھا معایش قلیلا ما تشکرون اور ہم نے زمین میں تمہاری زندگی کے سامان رکھدیئے ہیں مگر بہت تھوڑے ہیں جو اس کا شکر ادا کرتے ہیں یعنی بہت تھوڑے ایسے دیندار ہیں جو کائنات ارضی پر اللہ کی نعمتوں کا کھوج لگاتے ہیں اور اس کا صحیح استعمال کر کے اللہ کے شکر گذار بندے بنتے ہیں پھر فرمایا لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جو اپنے پروردگار کا فضل ڈھونڈھتے ہیں یعنی کسب معیشت کرتے ہیں پھر فرمایا فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ اللہ کی عبادت سے فارغ ہو کر زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل یعنی تجارت تلاش کرو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من طلب الدنیا حلالا لکی لا تعفا عن المسئلۃ و سعیا علی عیالہ و تعطفا علی جارہ لقی اللہ وجھہ کالقمر لیلۃ البدر کہ جو دنیا کو حلال اور جائز اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے بچوں کی پرورش اور پڑوسیوں کے ساتھ امداد و سلوک کی نیت سے حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملیگا کہ اسکا چہرہ مانند چودھویں کے چمکتا ہوگا نیز حضرت علیہ السلام فرماتے ہیں التاجر الصدوق یحشر یوم القیامۃ مع الصدیقین والشھداء امانتدار اور سچا تاجر قیامت کے روز صدیقین اور شہداء کے زمرہ میں اٹھایا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لا یقعدن احدکم عن طلب الرزق ویقول اللھم ارزقنی فقد علمتم ان السماء لا تمطر ذھبا ولا فضۃ تم میں سے کوئی رزق طلب کرنے سے نہ بیٹھ رہے اور یوں نہ کہے کہ اے اللہ مجھے رزق دے کیونکہ آسمان سے سونا چاندی نہیں برسا کرتا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انی لاکرہ ان اری الرجل فارغا لا فی امر دنیاہ ولا فی امر آخرتہ میں اس شخص کو دیکھنے سے کراہت کرتا ہوں جو دنیا یا دین کے معاملہ میں فارغ ہو کر بیٹھ رہے۔

ابراہیم بن ادہم سے پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک تاجر صدوق زیادہ محبوب ہے یا عابد متفرغ فرمایا تاجر صدوق میرے نزدیک محبوب ہے کہ وہ ہر وقت جہاد میں مشغول ہے شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اسے ٹول کر تجارت اللہ کی ترغیب دیتا ہے مگر تاجر صدوق اس سے محاربہ کرتا ہے اور ایسا مجاہد ہے جو غازی کو نہیں چھوڑتا نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ما من موضع یاتی الموت فیہ احب الی من موطن السوق فیہ لاھلی ۱۰ میرے لئے بازار میں خرید و فروخت میں مشغول ہوں۔

اسی طرح قرآن و حدیث اور آثار صحابہ سے بیشمار آیات و احادیث سے کسب معیشت کے فضائل اور اہمیت ثابت ہوتی ہے مگر میں صرف انہیں چند دلائل و شواہد پر اکتفا کرتا ہوں۔

## علم کسب اور اسباب معیشت

حسن معیشت اسلامی تعلیمات کے مطابق حلال حرام میں تمیز کرتے ہوئے حصول دولت الخ فی بالمال یعنی قرآنی تقسیم کے مطابق تقسیم دولت اور ادائے حقوق الٰہی کا نام ہے یا یوں سمجھئے کہ حسن معیشت حقوق العباد کی ادائیگی اور ان کی تلفی و تجاوز سے بچنے کو کہتے ہیں جس کے ارکان پاکیزہ حیات، عفت اخلاق، صداقت معاملات اور امانت و دیانت ہیں جو مسلمان اپنے اندر یہ صفات

رکھتا ہو اور طالب معیشت میں آداب شریعت کا لحاظ رکھتا ہو اسکو نیک معاش کہا جاتا ہے چونکہ نیک معاشی کی روح رواں دولت ہے اور جملہ معائب و نقائص کی جڑ مفلسی ہے اس لئے اسلام نے مال و زر کو حد سے زیادہ اہمیت دی ہے اور اس کو قوام زندگی بتلایا ہے مثلاً فرمایا اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما مال کو اللہ تعالیٰ کے قیام ہونے کا ذریعہ بنایا ہے یعنی مال و زر تو ہمکی زندگی ہے اور اس سے قومیں کھڑی ہوتی ہیں اور جو قومیں اس معیار ترقی اور زندگی سے گر جاتی ہیں وہ دن بدن قعر مذلت میں گرتی جاتی ہیں اس طرح حصول دولت کے لئے قرآن نے اپنے متبعین کو خاص توجہ دلائی ہے اور مفلسی سے پیغمبر اسلام صلعم نے پناہ مانگی ہے اور فقر و فاقہ کے بجائے غنا و تونگری کی ترغیب دی ہے اور فرمایا ہے کاد الفقر ان یکون کفرا فقر و مفلسی دونوں جہان کی رسوائی ہے یہ اس لئے کہ بغیر مال و زر کے دین و دنیا کا کوئی کام سرانجام نہیں پا سکتا اور مفلسی کی حالت میں حضور خداوندی اور ہمچنیوں میں سوائے شرمندگی اور ندامت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ وسائل معاش اور ترقی دولت کے ذرائع عموماً تین ہیں تجارت، زراعت اور صنعت و حرفت سرمایہ دار قومیں انہی اصولوں اور ذرائع پر عمل کرنے کی بدولت دنیا میں پھل پھول رہی ہیں اور تہذیب و تمدن کی مالک بنی ہوئی ہیں خصوصاً تجارت کو تو اس زمانہ میں اسقدر اہمیت اور ترقی حاصل ہے کہ یورپ کی بڑی بڑی سلطنتیں امریکہ جاپان جرمنی اور برطانیہ وغیرہ تجارت کے بل بوتے پر ہی قائم ہیں اور دنیا میں اپنی حکومت و اقتدار کا ڈنکہ بجا رہی ہیں خود ہندوستان میں برادران سونے جاندی میں کھیل رہے ہیں۔

وسائل معاش میں سے تجارت کو اسلام نے خاص اہمیت دی ہے اور خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی ہے چنانچہ اس پیشہ کو اللہ تعالیٰ نے تفضل ابتغاء یہ لفظ سے تعبیر کیا ہے خود رسول خدا صلعم نے تجارت کی آخر صحابہ تجارت کیا کرتے تھے اور بہت سے ائمہ اور بزرگان دین نے تجارت ہی کو ذریعہ معاش بنایا تھا یہی وجہ ہے کہ فقہ اسلامی میں بیع و شری کے تفصیلی احکامات دیئے گئے ہیں مثلاً بیع ربا، سلم، اجارہ، قراض اور شرکت وغیرہ اور ان کی جزئیات و تفصیلات اور اسی علم المکسب بطریق بیع و شری کمانی اسلام مسلم نے ہر مسلمان بالغ مرد و عورت پر فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے طلب الکسب فریضۃ علی کل مسلم یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بازار میں دورہ کے طور پر خرید و فروخت کرنے والوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔

بیع کے متعلق اللہ پاک فرماتے ہیں: احل اللہ البیع اور اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے بیع کے تین ارکان ہیں عاقدین معقود علیہ اور لفظ رکن اول عاقد کے بارہ میں ہے کہ تاجر چار قسم کے ہیں سے بیع کا معاملہ کرے نابالغ لڑکا مجنون غلام اور اندھا لڑکا غیر ممکن ہے اس لئے لڑکے اور مجنون دونوں کی بیع باطل ہے غلام سے بھی بیع کا معاملہ نہ کرے جب تک اس کا آقا اسے اجازت نہ دیدے اور اس اجازت کا تحقق اس طرح ہوتا ہے کہ تاجر اجازت دینے والے کو صریحاً اپنے کانوں سے سنے یا شہر میں یہ بات مشہور ہو کہ یہ غلام شخص کا غلام ہے اور اس نے اسے عموماً خرید و فروخت کی اجازت دی ہوئی ہے۔

رکن ثانی معقود علیہ معقود علیہ سے مراد وہ مال ہے جو ایک شخص سے منتقل ہو کر دوسرے کے پاس جائے، اس کی رضا مندی سے ایک مال کو دوسرے سے بدل لینا بیع کہلاتا ہے اور بیع ایجاب و قبول سے لازم آتی ہے جبکہ دونوں بصیغہ ماضی ہوں یعنی تاجر کہے کہ میں نے فلاں چیز اتنے کو بیچی اور دوسرا کہے کہ میں نے قبول کی اول کو ایجاب اور دوسرے کو قبول کہتے ہیں اس کی چند شرطیں ہیں اول مبیع معین ہو جیسے کپڑے وغیرہ کی بیع صحیح نہیں دوسرے مبیع نفع پہنچنے والی چیز ہو جس سے شرعاً حرام ہو جیسے سانپ اور مچھو وغیرہ کی بیع جائز نہیں تیسرے عاقد مبیع کا مالک ہو یا اس چیز کے مالک کی طرف سے اجازت حاصل کی ہوئی ہو چوتھے مبیع معلوم العین ہو اور اس کا وصف اور مقدار بھی معلوم ہو پانچویں بائع اسی وقت اپنی چیز دوسرے کو سپرد کرے چھٹے اگر دام سامنے نہ ہوں تو ان کی تعداد اور صفات

## ہر قسم کے لین دین اور تجارتی کاروبار میں انصاف کا حکم

اسلام کا عام معاملات کی بابت حکم ہے یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط لے ایمان والو! ہمیشہ انصاف پر قائم رہو خواہ تمہارے لین دین اور تجارتی کاروبار کے متعلق فرمایا ویقوما اوفوا الکیل والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین لے لوگو لین دین میں پورے انصاف سے کام کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم مت دو اور زمین پر فساد پھیلاتے مت پھرو، طالب معیشت میں اسلام نے سختی کے ساتھ تاکید کی ہے کہ حرام اکمال کی تمیز رکھی جائے تمام معاملات میں شریعت کے مطابق سرانجام پائیں اور تمام معاملات میں سچائی ایفاء عہد اور امانت و دیانت کو ملحوظ رکھا جائے یہاں تک فضول خرچی سے سختی کے ساتھ روکا ہے فرمایا ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین اور فضول خرچی مت کرو فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں مگر ساتھ ہی بخل و سختی کی بھی نہایت تہدید آمیز الفاظ میں برائی کی ہے غرض معیشت کے تمام امور کو افراط و تفریط سے بچا کر میانہ روی اور اعتدال کے ساتھ آداب شریعت کے مطابق سرانجام پائیں اور تمام معاملات میں سچائی ایفاء عہد اور امانت و دیانت کو ملحوظ رکھا جائے یہاں تک فضول خرچی سے سختی کے ساتھ روکا ہے فرمایا ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین اور فضول خرچی مت کرو فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں مگر ساتھ ہی بخل و سختی کی بھی نہایت تہدید آمیز الفاظ میں برائی کی ہے غرض معیشت کے تمام امور کو افراط و تفریط سے بچا کر میانہ روی اور اعتدال کے ساتھ آداب شریعت کو ملحوظ رکھا جائے

اسلام نے سود کی سختی کے ساتھ ممانعت کی ہے اور لین دین کے متعلق ایسے اعلیٰ اصول بتلائے ہیں جن پر ستان عمل پیرا ہو کر اقوام عالم میں ایک ممتاز درجہ حاصل کر سکتے ہیں شلاً ارشاد باری ہے: "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اگر تم سچے مسلمان ہو تو جو سود کا روپیہ باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرتے ہو تو تم اپنی اصلی رقم پس لے لو جس میں نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم ہو اور اگر تمہارا مدیون تنگدست ہو تو اسے فراخی تک کچھ مہلت دو اور اگر تم سمجھو تو تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم بوجہ ناداری مقروض اپنی اصل رقم ہی اسے بخش دو۔

غرض مسلمان نیک معاش وہ ہے جو سچا اور راست باز ہو صفر ریات زندگی اور وسائل معاش میں حرام و حلال کی تمیز رکھے اور آداب شریعت پر پوری طرح کاربند رہے انصاف اور ایمانداری کو ملحوظ رکھے کسی پر ظلم نہ کرے نہ دیدہ دانستہ کسی غیر اقوام کے مقابلہ میں انصاف پسندی اور غرباء و نواری کی ایک نمایاں مثال قائم کرے بیع و شری لین دین میں بے ایمانی اور بد نیتی کا شائبہ تک نہ آنے دے اپنوں اور غیروں اور دوستوں اور دشمنوں میں انصاف حاصل کرے حصول منفعت و دولت میں ہمیشہ مشتبہ اور ممنوع عمل رہے اگر ممنوعات شرعیہ سے بچتا رہے اگر اپنے حقوق و مفاد میں منازعت اور جھگڑا پیدا ہو جائے تو رفق و ایثار کا ثبوت دے اور حالات بالمقابل دین میں عاقبت و انصاف کا ہمیشہ خیال رکھے۔

آج مسلمان مفلسی اور تنگدستی تباہ حالی کا رونا رو رہے ہیں مگر اس کی منزل اور گہرائی اخلاص سے محسوس کی کوشش نہیں کرتے اور اگر سمجھتے بھی ہیں تو پھر بھی عدم غیرت و اولوالعزمی کے ساتھ اس کے انسداد کی فکر نہیں کرتے یہ مسلمانوں کی تباہ حالی کی وجہ ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کی بنیادی کمزوری کا نہ تو احساس کرتے اور نہ عقل سمجھ سے کام لیتے ہیں اگر مسلمان قرآن و حدیث کی بنیادی تعلیم کے مطابق اپنے معیشت میں اسلام کے بتلائے ہوئے اصول و قوانین پر کاربند ہو جائیں تو یہ مفلسی تباہ حالی افلاس کے عذاب کو دنیا سے کبھی کا ختم کر سکتے ہیں زندہ قومیں ہندوؤں اور انگریزوں کے قدم بقدم رہیں گے ہمیشہ قوم کی خدمت کرتے رہیں گے۔

# مسلمان بحیثیت سرمایہ دار

(نوشتہ حضرت مولانا سہروی)

قرآن کریم میں خدائے قدوس ارشاد فرماتا ہے من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ یعنی خدا کی وہ نعمت کس نے حرام کی جس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہر ایک اور صدہ کہہ کے کہا ان طیبات ما رزقنکم و عملوا الصالحات یعنی ہم نے جو اچھی چیزیں پیدا کی ہیں۔ انھیں کھاؤ پیو اور اچھے کام کرو ان آیات مبارکہ سے ظاہر ہے کہ ایزد ذوالجلال نے اپنے بندوں کو اپنی نعمتوں سے پورا اور زیر ہونیکی ہرگز ممانعت نہیں کی بلکہ علاوہ اجازت دینے کے کھانا پینا اور اچھے کام نیک کرتے رہو مگر افسوس یہ ہے کہ مسلمانوں نے دنیا اور دنیا کی غلط تفریق پیدا کرکے دنیا کو خود اپنے لئے ایک کاشانہ مصیبت بنالیا اچھا اور پرتاثر ان وہی سمجھا جانے لگا جس کے اوقات زیادہ تر نوافل و نماز میں گذریں اور جو گوشہ نشین ہو حالانکہ اسلام کا مقصد یہ ہرگز نہیں تھا مسلمان بہترین امت ہیں اور دنیا میں عمل کی بہترین جگہ ہے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ اللہ کے مخلص بندے اللہ کی پیدا کی ہوئی خاص نعمتوں سے محروم کر دیئے جائیں قرآن کریم میں ایسی تصریح نہیں ہے جس سے دنیا کی مذمت کا پہلو نکلتا ہو نہیں تو صاف حکم دیا گیا ہے کہ کھاؤ پیو اگر ہم نیک عمل کرتے رہیں اور ساتھ ہی عیش و آرام کی زندگی بھی بسر کریں تو ہم پر کوئی معصیت عاید نہیں ہوتی وہ تو خود فرما رہا ہے کہ بتاؤ تو میری نعمتیں حرام کس نے کی ہیں دنیا کی لذت و خرابی جیسا کہ سمجھا جاتا ہے نیکوں کے لئے مخصوص ہے بالکل غلط ہے قرآن کریم تو اسے عذاب آخرت بتا رہا ہے۔

بنی اسرائیل نے اللہ کے پیغمبروں کو قتل کرنا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تو انھیں ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کی وعید سے دوچار ہونا پڑا یعنی محکومی اور ذلت ان پر مسلط کر دی گئی اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تمام خواری کوئی امر نہیں بلکہ ایک سزا دہی سزا ہے ایک جگہ نہیں قرآن کریم میں متعدد جگہ ارشاد ہوا ہے حسنۃ فی الدنیا و فی الاخرۃ الی غیر یعنی ان لوگوں نے کہا نہ مانا آخرت میں بھی عذاب دیا ہی جائیگا انہیں بھی وہ ذلیل و خوار کر دیئے گئے۔

حضرت امام رازی نے ایک مبسوط بحث میں یہ واضح کیا ہے کہ دنیا کی مذمت بالکل غلط ہے حضرت عباس جیسے جلیل القدر صحابہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جس جس جگہ دنیا کی برائی کی گئی ہے اور جسے لہو و لعب قرار دیا گیا ہے وہ حیات دنیا کی مروجہ ہوسناکیوں کی نہیں بلکہ وہ اہل شرک و نفاق کی حیات دنیا ہے حضرت حسن بصری ایک مرتبہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے سیلکوٹ کے ایک عیسائی نے آپ سے سوال کیا کہ مسلمانوں میں تو الدنیا جیفۃ واھلہ من وجیفۃ الکافر مشہور ہے اور آپ اس قدر وقار کے ساتھ رہتے ہیں یہ کیا تضاد ہے آپ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ تمہیں اس حدیث کا خطاب نہیں ہوا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ مومنوں کو آخرت میں جو نعمتیں ملنے والی ہیں ان کے مقابلے میں دنیا کی نعمتیں ایسی ہیں جیسے مردار میں فیدوں کو کچھ مل جاتا ہے اور کافروں کو تکالیف حقیقی میں پھنس آنے والی ہیں ان کے مقابلہ میں ان کی جو حالت ہوتی ہے وہ کوئی ان کے لئے جنت ہے اسلام کی ترقی ایک جامع ترقی ہے جس سے مسلمان دنیوی اور دینی دونوں قسم کی راحتوں سے پوری طرح بہرہ مند ہوتے ہیں خدائے قدوس نے تو ان سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ انھیں حکومت غالبہ اور دولت سب کچھ عطا کریں گے۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض یعنی تم میں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ انھیں زمین کی خلافت و سلطنت ضرور عطا کریگا پھر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون ہماری نیک بندے زمین کے وارث ہوں گے ایک کھلا ہوا وعدہ ہے۔ خاندان ابراہیمی کے متعلق ارشاد ہے فقد اتینا آل ابراھیم الکتب والحکمۃ واتینا ھم ملکا عظیما ہم نے ابراہیم کے لوگوں کو کتاب آسمانی علم دانائی عطا کی اور زبردست وسیع سلطنت عطا فرمائی کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ علم و دانائی اور سلطنت و دولت علامات الٰہی ہیں؟ محمڈن دولت غارت ایزدی ہیں اسلامیان اور صالح مسلمانوں سے یہی جو مراعید کئے گئے تھے وہ بہت جلد پورے ہو گئے حضرت عثمان غنی اور حضرت ابوبکر صدیق کو اگر اس دولت کے کہہ بھی لیا جائے کہ وہ پہلے سے دولتمند تھے تو آخر یزید بن ابی سفیان حضرت عتبہ بن غزوان اور حضرت ابوہریرہ وغیرہ کے متعلق کیا کہا جائیگا جنھیں تین تین دن فاقے کے بعد تین تین دن کے مسلسل فاقے ہوتے تھے مدتوں کی ایک کرتہ نصیب تھا اور نہ کپڑے کا ایک چیتھڑا پہننے کو ملتا تھا لیکن یہی بزرگ گورنر اور دادسرائے بنے حضرت ابوہریرہ کو بحرین کی حضرت عتبہ کو بصرہ کی اور حضرت یزید بن سفیان کو شام کی گورنریاں نصیب ہوئیں ان کے علاوہ حضرت ابوموسیٰ بصرہ کے حضرت عمیر بن سعد شام حمص کے حضرت سمرہ بن جندب بصرہ حضرت زیاد بن ابیہ حضرموت کے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی کے اور حضرت عمرو بن یاسر کوفہ کے گورنر مقرر ہوئے غرضیکہ طویل ہے کہاں تک کوئی شمار کرائے۔

دولت جسے آج دنیا داری کی روح اندر سرمایہ کے نام سے موسوم کرکے نفرت حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور جس کے جمع کرنے کو آج شاید کوئی بھی مہذبی اور عالم تسلیم و ثواب قرار دینے کے لئے تیار نہ ہوگا بلکہ بہت ممکن ہے کہ جو دولت جمع کرنے کو ثواب کہے وہ اس کا مضحکہ اڑائے لیکن یہ حکم کسی عالم کا کسی ہادی شاہ کا کسی بزرگ کا نہیں اور نہ دنیا دار کا ہے بلکہ خود رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد مبارک ہے لا خیر فی الا لجب جمع المال من حلال فکیف بہ وجہ دلیقضی بہ دینہ ویصل بہ رحمہ یعنی جو شخص وجہ حلال سے مال دولت جمع کرنا پسند نہ کرے ایسا مال جس سے اپنی آبرو قائم رکھے اپنا قرضہ ادا کر سکے رشتہ داروں کے حقوق ادا کر سکے ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں بھلائی موجود تو کر سکتی ہے جمع کرنے کی تو فضول خرچی اور اسراف و تبذیر میں مبتلا ہو کر گناہ گار ہو گا ناشکرا ہو گا تو دنیا میں رسوائی و ذلت سے دوچار ہو گا رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کے تو نہیں ادا کر سکتا ہے جس کے پاس مال ہوتا ہے کہ فیاضی و سخاوت کے لئے مال اساسی چیز ہے غرباء کو کون پوچھتا ہے اسلام یہ گوارا نہیں کر سکتا اور نہ کر سکتا تھا کہ مسلمان اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دنیا میں کسی سے بھی بیٹھ بنکر رہے۔

اسلام نے تو اصول ایسے مقرر کر دیئے ہیں کہ ان پر کوئی مسلمان کاربند ہو کر غریب نادار رہ ہی نہیں سکتا حصول مال کا سب سے بڑا ذریعہ تجارت ہے جس سے اسلام نے سب سے زیادہ سروکار رکھا اور یہ کہکر اور بتا کر اس کی ترغیب دی کہ رزق کے دس حصوں میں سے نو

رزق تنہا ایک تجارت میں رکھا گیا ہے تجارت وہ تین ایسے جھگڑے کرانے میں بہت ہاتھ بٹاتا ہے اور صریح نقصان کو ساتھ دیجکر دل چھوڑ دیتا ہے اس لئے ناصح کر دیا گیا ہے کہ دیہی سے کاروبار کیونکر دلیر تاجر کما لیتا ہے اور بزدل تاجر کچھ کھو بیٹھتا ہے ایک جگہ کہا ہے کہ لہا ہو بیوگر تجارت سے زیادہ خرچ نہ کرے کیونکہ خدائے قدوس تجارت سے زیادہ خرچ کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا اور جو لوگ اندھا دھند یہ اڑاتے ہیں اللہ بے ضرورت خرچ کرتے رہتے ہیں انہیں تو بالکل شیطان قرار دیکر شدید عذاب کی دھمکی دی ایک طرف حکم دیا جا رہا ہے کہ خوب محنت کرو تجارت کرو معاش تلاش کرو سستی اور تغافل سے کام نہ لو کہ محنت معاش ہی اگر نیک نیتی کے ساتھ کی جائے گی تو عبادت ہی کا درجہ رکھتی ہے اللہ اللہ دوسرے کی کمائی پر بسر کرنا شان اسلام کے خلاف ہے اور دوسری طرف حیثیت سے زیادہ خرچ نہ کرنے بچانے دولت جمع کرنے اور اپنی اولاد کو غنی چھوڑنے کی تر غیبات موجود ہیں اب بتائیے کہ اسلام کے اصول پر چلنے والا غریب و نادار رہ کر مر سکتا ہے محنت کی جائے حیثیت سے زیادہ خرچ نہ کیا جائے دولت جمع کی جائے اس کے بعد تجارت کی جائے، اس میں روپیہ لگایا جائے پھر صراف و تبدیر کی حالت میں بخت گمراہ بھلا کوئی مسلمان ہی سچا مسلمان ہو کر بھی غریب رہ سکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں پھر ہی نہیں کہ صرف ترغیبات دی گئی ہوں بلکہ قرآن کریم میں مال کی اہمیت ہی صاف الفاظ میں واضح کر دی گئی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما یعنی خالص مال دولت کہ تمہاری قومیت تقویم کا باعث بتایا ہے قرن اولیٰ کے مسلمانوں نے اپنی دینداری سے یہ ثابت بھی کر دیا تھا کہ دنیا کی کوئی مسلمان ہی مسلمان ہو کر غریب نادار نہیں رہ سکتا اور دین و دنیا درحقیقت ایک ہی چیز ہیں اس عہد کے صحابہ کی جماعت درحقیقت کروڑ پتیوں کی جماعت تھی اور اتنی دولت ان کے پاس تھی جس کا کوئی شمار نہ تھا یہ سرمایہ دار تھے اور سرمایہ داری اتنے بڑے کراس زمانہ میں ان کا کوئی مقابل نہ تھا۔

دیگر صحابہ کا ذکر اس وقت ترک کر دیجئے اور ایک نظر ان صحابہ کرام کے حالات پر ڈال لیجئے جنھیں دنیا ہی میں جنت ملنے کی بشارت مل چکی تھی اور جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق قریش میں سب سے بڑے تاجر اور سب سے زیادہ مالدار بزنگ تھے کروڑوں روپیہ کا سرمایہ آپ کے پاس تھا مگر آپ کی حالت سیٹھی جیسے اور انگریز سرمایہ داروں جیسی نہ تھی یہ خراکار سرمایہ داروں کی قساوت و بیکار فیاضیاں آپ ہی کے سامنے نہیں دنیا کے سامنے ہیں آپ تھے سرمایہ دار مگر مسلمان سرمایہ دار اس لئے آپ نے اپنے سرمایہ سے کسی کو لوٹا نہیں کسی کو ستایا نہیں کسی کے جسم و جان کو خریدا اس پر ظلم نہیں بلکہ عمر بھر اس سے ملت کے دیگر دل اور غریب بیوں اور نادار دں کی خدمت کرتے رہے غلاموں کو آزاد کر دیا اسلامی جہادوں میں امداد کی اپنا سرمایہ تقویت اسلام کے لئے خرچ کرتے رہے ہزارہا نادار اور مفلوکوں کی اعانت کی اور ابن السبیل کی ایک رواجت کے مطابق لاکھوں خرچ کرتے رہنے کے علاوہ صرف ایک تبوک میں ایک دفعہ چالیس ہزار نقد راہ خدا میں دے ڈالے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی ایک کروڑپتی مسلمان سرمایہ دار تھے بہت اونچی حالت سے زندگی کی کروڑوں کمایا کئی کروڑوں کا کاروبار کیا اور کروڑوں ہی راہ خدا میں صرف کر دیا آپ کے کاروبار کی وسعت کی تاریخ گواہ ہے کہ آپ نے ہنڈی خادموں غلاموں اور مسلمانوں کو بھائی کہا کبھی کسی سے اپنے مفاد کے لئے زیادہ محنت نہ لی طبقات ابن سعد جلد تین میں مرقوم ہے کہ آپ نے اپنی اراضی کی صرف ایک مکرا حضرت عثمان غنی کے ہاتھ چالیس ہزار اشرفیوں میں فروخت کیا اور اتنی بڑی دولت کھڑے کھڑے فی سبیل اللہ خیرات کر دی اور زندگی بھر اسکی ملت گنانے لاکھوں خرچ کرتے رہے، ہے اس پر بھی یہ برکت ہی کہ ان کے سیم کا ایک سیلاب تھا جو اپنا

چلا آتا تھا انتقال پر متروکہ میں دیگر اشیاء کے علاوہ بڑے بڑے سونے کے ٹکڑے نکلے تھے کلہاڑیوں سے کاٹ کاٹ کر تقسیم کیا گیا چار بیویاں تھیں جن میں سے ہر ایک کو ترکہ کا بتیسواں حصہ ملا اور ایک ایک کے حصہ میں ایک ایک لاکھ اشرفیاں آئیں آپ نے بھی کچھ تکلیف دینا اور ذاتی نام کے لئے کہ مقدم رکھا کیا تخلف مواقع پر اللہ کی راہ میں عرباً اور نادار دں کی امداد کے لئے اور حفاظت و اشاعت اسلام کی غرض سے ڈیڑھ سو شتر بار تنہا پہنچو گیہوں اور جالیس گھوڑے خرچ کر ڈالے دیکھا آپ نے اسلامی سرمایہ داری کی شان اور مسلم سرمایہ دار

سرمایہ دار کہا کرتے ہیں جانتے ہیں کہ دنیا ہمارے قبضہ میں آجائے کم سے کم سو دا دھ پر زیادہ سے زیادہ محنت لیلی جائے اور اپنے نفع کے سوا کسی کے آرام سے کوئی غرض اور کوئی واسطہ نہ رکھا جائے نیا ضیاں اس زمانہ کے سرمایہ داری کرنے میں گمراہ ان سے عرباً اور نادار دں کا نفع مقصود نہیں ہوتا بلکہ محض شہرت سے سرکار ہوتا ہے دس کو فائدہ پہنچاتے ہیں لاکھوں کو بے آرام کرتے ہیں لیکن اسلام کا سرمایہ دار خدمت دوں کی راحت کو اپنی راحت پر ہر وقت مقدم سمجھتا ہے اس کی ذات ایک چشمہ فیض ہے جس سے ضرر ذرہ بہر نہیں اور فیضیاب ہوتا ہے ایک عالم اس کی دولت اپنی دولت نہیں ہوتی بلکہ اسکا مال ہوتا ہے اور اسکے بندوں ہی کی امانت کا فرہ پہنچاتا رہتا ہے

حضرت زبیر نے خلافت و اشاعت اور اعانت غربا میں بلا مبالغہ لاکھوں ہی روپیہ صرف کر دیا پھر بھی تین کروڑ دن لاکھ روپیہ کی جائداد ترکہ میں چھوڑ گئے اسی طرح حضرت طلحہ نے دو لاکھ اشرفیاں اور بائیس لاکھ درہم نقد کے علاوہ تین کروڑ کی جائداد اپنی چھوڑی مگر جوش سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ایک زمین سات لاکھ درہم میں فروخت کرتے ہیں اور رات ہی رات میں سب روپیہ مسلمانوں کو تقسیم کر ڈالتے ہیں طبقات ابن سعد کی تیسری جلد صفحہ ۱۵۷ پر جس کا دل چاہے پڑھ لے اور تحریر حاصل کرے یہ فیاضیاں اس مال کثیر کے علاوہ ہیں جو زکوٰۃ کی صورت میں ہر سال غربا کے لئے نکلتا رہتا تھا حضرت محمد ربیعہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام اپنی خواتین کو بیش قیمت لباس پہناتے تھے اسلام کے سرمایہ دار حضرت طلحہ کو عراق کی کاشت سے پانچ لاکھ اور سرات کی کاشت سے دس ہزار وسق وصول ہوتے تھے یہ اہل آپ نے کار خیر کے لئے وقف کر دیئے تھے بنو تیمہ کے ہر خرد و مند گھر انے کو ہر سال کافی خرچ دینے بے شوہر عورتوں کی شادیاں کراتے جس کو خادم کی ضرورت ہو خادم مفت مہیا کرتے اور قرضداروں کی خبر ضرور لیتے رہے تیس تیس ہزار درہم کا قرضہ اپنے پاس سے ادا کیا ہے اس تمول پر خدا پرستی کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات پوری پوری راتیں عبادت میں گذار دیتے تھے یہ تھے اسلامی سرمایہ دار کیا دنیا کا ایسے سرمایہ دار اور سچے کروڑپتی مسلمان پھر پیدا کر سکتی ہے۔


## ختم القواعد

کا قدیم الطرز طریقہ جس پر آپ اب بچوں کی پڑھائی کا قائدہ

جو ہر گھر میں ہوگا یہ عربی کا وہ طلسمی قاعدہ ہے جس میں الف بے تے پڑھ لینے کے بعد صرف صرف ایک مرتبہ زبر زیر پیش کرانے پڑتے ہیں اور اگے بچہ خود پڑھنے لگتا ہے مولف نے کچھ ایسی پڑھانے اور سمجھانے کی کنجی اس میں رکھی ہے اور کچھ ایسے گر بتائے ہیں کہ نہایت کند ذہن بچہ کا بھی ان شاء اللہ ناکام نہ رہے گا اب شاید ہی کوئی بچہ ایک دفعہ اس میں پڑھ لینے کے بعد دوسرے کسی قاعدہ میں پڑھنا گوارا کرے یہ قاعدہ مقبول عام ہو گیا اب کے ہی ۲۰۰۰ ہزار چھپا ہے ایک روپے کے سولہ اور پانچ روپے کے سو ہیں ایک روپے کے قاعدوں پر مصول ڈاک خرچ ہوتا ہے ایک روپے سے کم کے منگانے ہوں تو ڈاکخانوں کے ساتھ ملنگا لیجئے

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ ہدایت و حمیدیہ پریس دہلی

# مسلمان بحیثیت تاجر

مولوی سید حفیظ اللہ صاحب قریشی گوجرانوالہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تجارت کا دسواں حصہ رزق کے دس حصوں میں نو حصے رکھتی ہے۔ اس حدیث کی صداقت اس وقت تمام دنیا میں بکثرت دیکھی جا سکتی ہے اور ہر شخص اپنے گرد و پیش کے حالات سے اس کی سچائی کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ از منہ قدیم سے لے کر زمانہ حال تک دنیا کی تمام قوموں میں وہی قومیں اور وہی ملک جنہوں نے تجارت کو کاروبار سے سروکار رکھا دنیا کی ایک ایسی مقتضب و مسکوب قوم ہے کہ اس کے پاس سامان اقتدار کے طور پر دنیا میں کہیں نہ کہیں کا ایک چپہ بھی نہیں پھر بھی دولتمندی و ثروت میں یہ اپنا نظیر نہیں رکھتی اس پر بڑی بڑی پرستیں کی گئیں فاتحانہ یلغاریں ہوئیں زن و زر تک کو نیست و بود کے مصائب جھیلنے پڑے ان کے دیار اجڑے اور صدہا زر بار اجڑے۔ تباہیاں آئیں اور پیہم آئیں مگر اس قوم کی شہرت ایک دولت مند قوم کی حیثیت سے کوئی طاقت نہ چھین سکی اور جیسی مالدار یہ پہلے تھی ویسی ہی اب ہے یورپ میں یہودیوں کی یہ حالت تھی کہ بار بار انھیں وطن سے نکالا جاتا تھا دولت تو دولت ان کی آبرو اور جان تک محفوظ نہ تھی اور اس پر یہ کہ اگے جرمنی سے ان کا اخراج ہوا اسپانیہ سے باہر کر دیئے گئے فرانس میں ان پر طرح طرح کی سختیاں گزریں انگلستان نے ان کو ہنکالا پھر بھی یہ قوم موجود ہے اور آج قوموں و ثروت میں اپنا نظیر نہیں رکھتی۔

اس کی وجہ تجارت اور محض تجارت سے انہوں نے موسمی و مدار حالی اور اقبال و زوال کسی حالت میں بھی تجارت کو نہ چھوڑا جو قومیں بڑی تجارت ہی کرتی رہی ہیں جس کی وجہ سے ان پر رزق کی فراوانی رہی دوسری قوم ایک قوم تھی جو اصل نام پر آباد تھے تجارت کے اسماک نے انھیں فرش سے اٹھا کر عرش عزت پر پہنچا دیا اور وہ فرق نصیب ہوئی کہ یہ شمالی افریقہ کے تمام بحری ممالک اور بحر روم کے تمام جزائر پر متصرف ہوگئے دولت کے گھوڑوں میں جتے ہوئے اور زر و سیم میں کھیلتے رہے اور ایک وقت میں وہ آئندہ پاس کر لیا کہ زمانہ جیسی ہیبت ناک اور پر جوش طاقت سے صدیوں مقابلہ کیا تھوڑی آبادی جنرل جہاں اسی قوم کے فرزند تھے سب سے پہلے یا مگر تجارت ہی کی بدولت یہ تمام برلبی ممالک میں جا فاتحانہ حکمران بن چکی ہیں آج خلیج کے ساحلوں اور گجراتیوں اور مسلمانوں کے تجارتوں سوداگروں اور بوہروں اور میمنی کے پارسیوں کی حالت دیکھو کہ کروڑوں روپے کے مالک ہیں اور عیش و آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس زمانہ میں تو تجارت سلطنت کا بھی سب سے اہم اور سب سے بڑا جزو بنگئی ہے جو قوم تجارت سے بے پروا رہی وہ اس عہد میں سلطنت کو سنبھال ہی نہیں سکی مسلمانوں کی سب سے بڑی غفلت اور غلط اندیشی یہ تھی کہ انھوں نے اپنے عہد اقبال میں آگے چل کر تجارت کو حقیر چیز سمجھا اور رعایا کے حوالے کر دیا اور خود جاگیرداری و سپہ گری کو لے بیٹھے جو بڑے افسوس اور حکومت کے شایان سمجھے جاتے تھے۔

زمیندار جاگیردار خاندانی رؤسا بھی کہلانا ان کے لئے باعث فخر و شرف تھا اور تاجروں کو نرمی و ذلت اور کمینوں میں پسندی سمجھا جاتا تھا یہی وجہ تھی کہ اس کی طرف انہوں نے رخ ہی نہ کیا انتہا یہ ہے کہ تجارت نسبتاً ایک ذلیل پیشہ سمجھا جانے لگا جو مسلمان اس کا ارادہ بھی کرتا تھا وہ عام تحقیر کا حریف نہ بن سکتا تھا تاجروں کو دنیا کہا جانے لگا دیا ایک تحقیری لفظ ہی رفتہ رفتہ یہ صورت پیدا ہوگئی کہ مسلمان تجارت سے بالکل علیحدہ اور الگ ہوگئے تجارت کا قبال مقابل ہر طرف سے ہر ملک میں ہر برس بڑھتا ہی گیا مسلمانوں کی شجاعت نجابت بھی نہ بچا سکی تھی جس جس عریض عریض ممالک کی حکومت نے دماغوں کا پارہ چڑھا دیا تھا سلطنت انکی تھی تلوار میں ان کی تھیں اسیر ہوتے جاگیریں ان کی تھیں خزانے ان کے تھے رعایا کی کثرت و زیادتی نے دولت کے دروازے کھول رکھے تھے اب یہ اسیری کر رہے ہیں وہ تھیں جنکے سلطنت ان کے پاس رہی تھی واقعی انھیں کسی کی ضرورت نہ تھی نہ یہ زر بسیہ کسی کے محتاج اور دست نگر تھے جب سلطنت کی تحویل اتر گئی ہر کچھ نہ رہا اور انکی ساری عظمت خاک میں مل کر رہ گئی۔

اگر اس دولت تجارت ان کے ہاتھ میں ہوتی کارخانہ بار کرنا آتا ہوتا تو بلاد اسلام میں آج ان کی یہ حالت نہ ہوتی ہر جگہ یہ لکھا کیسے حوادث نے برسے ہیں کون نہیں جانتا اور نہیں دیکھتا کہ جس قوم نے ہندوستان پر ہزار سال تک پرستات سو سال وسط ایشیا و ایران پر کم و بیش اتنے ہی عرصہ حکومت کی ہے وہ یہ قوم سب سے غریب ہے تجارت کی ہی خوبی ہے کہ نہ تاجر کو کبھی ٹوٹنے نہیں دیتی مسلمان تو تجارت سے بے پروا ہی رہنے ہی کی بنا پر سوائے علماء بنے تمام دنیا میں سب سے غریب قوم اگر کہی ہے تو یہی مسلمان ہیں اور اس کی وجہ اور صرف یہ ہے کہ انہوں نے اس شریف اور اعلیٰ پیشہ کو جو پیغمبروں کی میراث ہے جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خاص پیشہ تھا اور جس کے متعلق آقائے مسلمین نے صریح الفاظ میں فرمایا تھا کہ رزق کے دس حصوں میں سے نو حصے اس میں موجود ہیں خدائے فضل اور اس کے رسول نے مسلمانوں کو سب کچھ بتا دیا تھا مگر مسلمان ہی اس پر عمل نہ کریں تو پھر شکوہ کیا ہے اگر آج مسلمان اس حدیث پر عمل کرتے تو زمانہ بھر میں وہ اس طرح غریب و افلاس کے شکار نہ بنے ہوتے۔

ابتدائی صدیوں میں مسلمانوں نے اس حدیث پر پورا عمل کیا اور کچھ ہی مدت میں وہ دنیا کے زبردست اور حوصلہ مند تاجر بن گئے عربوں نے بحری و بری تجارت میں جو کمال حاصل کیا تھا اس کی حیرت انگیز داستانیں آج بھی زیب اوراق تاریخ ہیں بصرے سے لیکر زنگبار تک شمال میں اور سماٹرا جاوا تک جنوب میں اور چین و جاپان تک انتہائے مشرق میں ان کی تجارتی کوٹھیاں فائز تھیں خشکی میں ہزارہا اونٹ انہی کے مال سے لدے نظر آتے تھے اور تری میں جو جہاز کہ نظر آتے تھے وہ انہی کے مال سے لبریز ہوتے تھے انتہا یہ تھی کہ اس عہد میں تجارت اور مسلمان مترادف الفاظ بن گئے تھے ایک عہد تھا کہ کسی شخص کے متعلق بغداد شریف میں گفتگو ہو رہی تھی یکایک اس کے کانوں میں اس کا نام گونجا تو اس نے حیرت سے کہا کہ "وہ مسلم و لیکن تجر" وہ مسلمان ہے اور تجارت نہیں کرتا گویا اس وقت کسی مسلمان کا تجارت نہ کرنا اسلامیت کے منافی خیال کر لیا گیا تھا یا ایک وہ زمانہ آیا کہ مسلمان بالکل تجارت سے بیگانہ ہو گئے یا تو یہ غفلت تھی کہ صنعت و حرفت اصحاب امرا و زراء تک ہی تجارت نہ کرتے تھے یا یہ پستی دیکھی گئی کہ انتظام سلطنت کے پنجے میں گرفتار ہیں بازار کی حالت انہی ہے تجارت میں کامیابی کے زبردست اور حتمی امکانات موجود ہیں گرا سے حقارت سے دیکھا اور نیوں کہتا ایک ذلیل پیشہ خیال کیا جانے لگا یا تو لوگ حیرت سے پوچھا کرتے تھے کہ ہیں وہ مسلمان ہے اور تجارت نہیں کرتا یا یہ صورت بھی دیکھی گئی اور اسی آسمان کے نیچے دیکھی گئی کہ بالکل برعکس حال

ہے اور مسلمان ہی مسلمان سے یہ کہہ رہے ہیں جانے ہی یا کیا بنے بنکہ بیٹھے گے یہ تمہاری دکان کے خلاف ہے یہ اسی غیر تجارت ہی کا ثمرہ ہے کہ مسلمان ہر جگہ ذلیل و خوار بنے ہوئے ہیں اور کوڑی کوڑی کے محتاج ہیں۔

صحابہ کرام میں بڑے بڑے تاجر تھے اتنے بڑے کہ اپنے زمانہ میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے حضرت ابوبکر صدیق حضرت عثمان غنی حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت طلحہ حضرت محمد بن عوف حضرت طلحہ حضرت محمد بن سیرین حضرت میمون بن مہران ہزاروں تھے خود حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی معاش کو شیل ایجنٹ کی حیثیت سے پیدا کی اور شام اور بصرہ تک تجارت کے سلسلہ میں طویل اور متعدد سفر کیے بڑے بڑے ارباب فضل و کمال کی زندگی پڑھ کر تو وہ ہی سکے جب تاجر نظر آئینگے حالانکہ وہ چاہتے تو محض درس و تلقین کے ذریعہ عیش و مسرت کی زندگی بسر کر سکتے تھے یا ان کی علمی فضیں بڑے بڑے بلند مناصب پر فائز کرا سکتا تھا حضرت ضیاء الدین بطار کتنے بڑے فاضل جلیل گذرے ہیں آپ بیطاری کی دوکان کرتے تھے حضرت ابو الفضل دکاک تھے خواجہ بہاء الدین نقشبند بھی تاجر تھے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی خراری کرتے تھے حضرت علاء الدین باقوت کی مرزی کی دوکان تھی حضرت ابو یزید بسطامی جیسے مشاہیر صوفیا سے اور کچھ نہ ہوا تو پانی ہی بھرنے لگے حضرت شیخ فرید الدین عطاری کی دکان کرتے تھے حضرت شمس الائمہ حلوائی کی دکان لے بیٹھے تھے حضرت امام ابو حنیفہ کی کپڑے کی تجارت تھی اور لاکھوں روپے کا کاروبار ہوتا تھا تاریخ و سیر کی ایک دو نہیں ایسی ہزارہا مثالیں ہیں جن کی تاکید تھیں ہی تجارت نے مسلمانوں کو مالا مال ہی کر کہا تھا اور معاش کی طرف سے ہی بے پرواہ کر دیا تھا سلسلہ سہروردیہ عالیہ کے بانی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی تجارت دور دراز تک پھیلی ہوئی تھی آپ کے گھوڑے طلائی سینوں سے بند ہتے تھے اور ہر گھوڑے کے گلے میں سونے کے ہار پڑے رہتے تھے۔

تجارت میں سب سے بڑا شرف یہ ہے کہ لینا کم محنت کم ہوتی ہے اور معاوضہ زیادہ ملتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ عقل بھی بڑھتی رہتی ہے اور ایک عقل و دولت کے بڑھنے ہی پر کیا موقوف ہے تمام انسانی خصائل و اطوار کی تربیت ہوتی رہتی ہے اور نیک عادتیں برابر ترقی کرتی چلی جاتی ہیں؟ جرکے لئے خوش خوئی خوش اخلاقی دیانتداری امانت کشتی عافیت اندیشی تحمل صبر تو کل چوکنا رہنا مزری شرائط میں اور یہی وہ خوبیاں ہیں جنھیں اسلام نے مجد سراہا ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کو ان کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اگر تاجر میں ان صفات و حسنات میں سے کوئی ایک صفت بھی موجود نہیں تو اس کا اثر براہ راست اس کی تجارت پر پڑیگا اندازہ کا روبار کے بگڑ جانے کے بلکہ سے لیقیناً ظاہر اور پر ہی اسے اپنے اندر جذب کرے گا۔

یہ ضرور ہے کہ تجارت اخلاقی اور عادتیں اسلئے اختیار نہیں کی جاسکتیں کہ کمالات انسانیت کے یہ جوہر ہیں اور خدا کے نزدیک یہ بہت محبوب چیزیں ہیں وہ چیلے اور خدا کو نہ ماننے والے تاجروں کو بھی مجموعاً اخلاق سے کام لینا پڑتا ہے لیکن یہ سب کچھ اپنے اور اپنے کاروبار کے فائدہ کے لئے ہوتا ہے اور دل و جان کا کوئی اثر شریک زیادہ نہیں ہوتے باتا ہم اس سے انکار نہیں کہ ہوتا ضرور ہے لیکن مسلمان تاجر تو نور علی نور ہوتا ہے وہ ان خوبیوں کو محض کاروباری مفاد کے لئے اپنے اندر نہیں پیدا کرتا بلکہ یہ سمجھتا ہے کہ اسد کا حکم ہی ایسا ہے اور ان سے نہ صرف یہ کاروبار کو ترقی و تقویت حاصل ہوتی ہے بلکہ ایمان و ایقان اور روحانیت و انسانیت کا شرف بڑھتا ہے اور دارین کی فلاح حاصل ہوتی ہے اور ایک خدا ترس تاجر موقعہ ملنے اور ساز کے افشانہ ہونے پر ہزار ہا روپیہ کے داؤ اپنے مفاد کے لئے کھیل جاتا ہے اور کھیلتا رہتا ہے اور اس کے بعد بھی خود کو بہت بڑا دیانتدار امانت کیش ہی مشہور کرتا ہے مگر ایک مسلمان تاجر سچا مسلمان ہوتے ہوئے کبھی ایسا نہ کریگا وہ سمجھتا ہے کہ دس حصہ روزی میں سے اللہ میاں نے نو حصے تجارت میں رکھدیئے ہیں یہ کیا ضرورت ہے کہ میں بے ایمانی کروں اور ایک حقیر فائدہ کے لئے خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنکر رہ جاؤں۔

اسلام نے کم تولنے اور کم دینے کی سختی کے ساتھ ممانعت کی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے کہ تمہارے مال میں جو عجیب ہو فوراً بیچ ڈالو ورنہ اس کا نفع موجب وبال آخرت ہوگا مناسب نفع لو اسلام میں حد سے زیادہ نفع لینے کی ممانعت ہے یہاں تو نفع کم اور فروخت زیادہ کا اصول رائج ہے مہینے نہ لالا اسے ہو برکت دیتا ہے اور اس قلیل شاخ ہی میں لاکھوں پھلاتے ہیں ایک دفعہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بازار میں تشریف لے گئے اور ایک غلہ کے انبار میں اپنا ہاتھ داخل کر دیا دیکھا تو اندر بھیگا ہوا اناج رکھا ہوا تھا آپ نے فوراً دریافت کیا کہ کیا دھوکہ ہے عرض کی حضور بارش میں غلہ بھیگ گیا تھا آپ نے فوراً ارشاد فرمایا کہ بھیگا ہوا تھا تو بھیگا ہوا اوپر رکھنا یا علیحدہ کر دینا کیا اس طرح لوگ دھوکہ نہ کھائینگے اور خلق اناج کے خیال میں بھیگا ہوا اناج نہ خریدیں گے۔

اسی طرح حضرت امام ابوحنیفہ کے ملازم نے معمولی قیمت پر نہیں ۲۰ ہزار درہم پر ایک قیمتی کمخواب کا تھان فروخت کر دیا آپ نے سنا تو فرمایا کہ بہت قیمت لیلی کوئی دھوکہ تو نہیں دیا کچھ کا کچھ نہیں بتا دیا عرض کیا نہیں خود پسند کر کے اپنی مرضی سے لے گیا ہے ہر فرمایا مجھے یاد آگیا اس کے اندر ایک جگہ کپڑا کٹا ہوا تھا آپ فوراً اٹھے خریدار کو تلاش کیا نہ ملا تو آپ نے وہ سب رقم خیرات کر دی۔

یہ ہے ایک مسلم تاجر کی شان ہر مسلمان کو انفاق مال کا حکم دیا گیا ہے جو بڑا کار ثواب ہے روپیہ زیادہ تر تاجر ہی کے پاس ہوتا ہے اور اس سے اسلام و مسلمین کو وہ بڑا فائدہ پہنچتا رہتا ہے اور مسلم تاجروں نے ہمیشہ لاکھوں روپیہ فروں اولیٰ میں فی سبیل اللہ خرچ کئے آنکھوں اب نہ مسلمان ہیں اور نہ وہ تجارت البتہ ہمارے دل دکھانے اور عظمت رفتہ پر آنسو بہانے کے لئے تاریخ میں کچھ ذکر ہے ضرور باقی رہ گئے ہیں انھیں پڑھو اور اپنا دل دکھاؤ۔

# اوراد و وظائف

جب سب طرف سے مایوسی ہو جائے اور دنیا کے اسباب شکستہ ہو جائیں انسانی نگاہ دو بیٹھکی مجبور ہو جائے راحت و اطمینان کی گھڑیاں مفقود ہو جائیں تو پھر انسانی ہستی ایک دوسری طرف رجوع کرتی ہے اس کا نام ہے وظائف یہ ہی دنیا دی الجھنوں کا آخری زینہ ہے جہاں سے وہ شاہراہ ملتی ہے جس میں مجبور انسان و شہنشاہ زمان سب ایک حالت میں گھنٹے ہیں فقراء کی کرامات الٰہی اور ادیہ مضمر ہے ان میں بہت خصوصیت مخفوظ ہے یہاں جہاں گشت کے وظائف و اوراد کو ہے کیونکہ آپ نے ایک عالم کا چکر لگا کر نزدیک و بعید کیا یہ خزانہ کس سلسلہ سے ہمکو ملا اس کا شجرہ کتاب میں موجود ہے ایک ایک عمل الیا گیا ہے جو صدہا صلحا کا آزمودہ و مجرب ہے اس کتاب کے اثر و قبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ایک سال میں دو دو ایڈیشن نکل چکے ہیں ہر شخص جس نے یہ اوراد اپنے معمول میں رکھے فائز المرام ہوا اس میں ایک بھی ضرورت ایسی نہیں چھوڑی جس کے لئے تیر بہدف وظیفہ یا نقش نہ ہو

قیمت دس آنے محصول ۵ رکل ۱۵

**منیجر حمید یہ پریس دہلی سے منگائیے**

# مُسلمان بحیثیت پڑوسی

حضرت مولانا مولوی شریف احمد صاحب

اسلام نے بلا امتیاز مذہب وملت ہمسایوں اور پڑوسیوں کے جو حقوق تسلیم کئے ہیں اس کی مثال کسی مذہب وملت کی کسی قوم میں بھی نہیں مل سکتی صاف وصریح حکم ہے اور بخاری ومسلم میں متعدد جگہ موجود ہے کہ جس نے اپنے ہمایہ کو تکلیف دی یا مارا اس کو کہا اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا اور اسے جنت کی خوشبو کبھی نصیب نہ ہوگی۔

اس سے بھی بڑھکر یہ کہ جو پڑوسی کی عورت سے بدچلنی کرے اسے سو عورتوں سے بدچلنی کرنے کا عذاب دیا جائے گا اور جو اپنے ہمایہ کو ستائے اسے سو مسلمانوں کے ستانے کا گناہ ہوگا۔ غرضیکہ مسلمان ہمدردی اور عیادتی کی کوئی تخصیص نہیں کوئی کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو وہ ہمایہ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں عورت کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بہت نیک ہے صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے بہت فیاض ہے پر جسم ہے صرف اتنی خرابی ہے کہ وہ اپنی زبان سے اپنے ہمایوں کو بہت ستاتی ہے اور تنگ کرتی ہے اس کی نجات کے متعلق حضور کی کیا رائے ہے آپ نے فرمایا کہ وہ جہنم کا ایندھن بنے گی اور دوزخ میں جائیگی پھر اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فلاں عورت ہے جس کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذکورہ عورت کے مقابلہ میں روزے کم رکھتی ہے نمازیں کم پڑھتی ہے خیرات کم کرتی ہے کہ فیاض ہے یعنی اور تو اور اعمال نیک میں کوتاہی وغفلت سے کام لیتی ہے یہاں نماز کم پڑھنے اور روزے کم رکھنے سے فرض نماز اور فرض روزے مراد نہیں بلکہ نفلی روزے اور نفلی نماز مراد ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ خاص اور فرض نمازیں اور روزے قضا کرتی ہے صرف بچے کھچے پنیر کے ٹکڑے خیرات کرتی ہے مگر اپنے ہمایوں کو خوش رکھنے سے انھیں ایذا نہیں پہنچاتی زبان سے کچھ نہیں کہتی آپ نے جواب دیا تو وہ بلاشبہ بہشت میں جائیگی۔

نسائی اور داری میں ایک اور حدیث ہے یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو نے روایت کی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ احسان کرکے جتلانے والا قطع رحم کرکے رشتہ داروں کو چھوڑ دینے والا اپنے ہمایہ کو تکلیف پہنچانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں ہرگز نہ جائے گا۔ آپ نے یہ احکام ہی صادر نہیں فرمائے مگر خود نمونہ بنکر پیش ہوگئے آپ کے ہمایہ گو یہودی تھے لیکن آپ ان کے ساتھ دیانتاً سلوک روا رکھتے تھے کہ اس کی تفصیل سنکر حیرت کی ایک دنیا گم ہوں کے جھنجھنے آجاتی ہے آپ کے پڑوسیوں اور ہمایوں نے نہ صرف یہ کہ تنگ کیا ایذائیں پہنچائیں بلکہ آپ کا چراغ حیات گل کرنے کی مساعی میں بھی دیر تک برابر مصروف رہے مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے کبھی کسی کو ستایا ہو آپ یہودیوں اور عیسائیوں تک سے بخندہ پیشانی ملتے اور تحفے تحائف برابر پیش کرتے رہتے تھے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا کی طرف سے ہمایوں کے ساتھ حسن سلوک برتنے کے متعلق جبرائیل امین کے ذریعہ اتنی کثرت سے تاکیدات ہوتی ہیں کہ بعض اوقات مجھے خیال ہو جاتا ہے کہ کہیں ہمایہ کو شریک وراثت نہ قرار دیدیئے جائیں۔

جب سلطان آفاق دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے یہ باتیں سنتے تھے اور یہ حکم صادر ہوتے دیکھتے تھے تو پھر کس کی مجال تھی جو اس نیک کام میں عمل سے گریز اور ان کی تعمیل وانباع سے غفلت برتتا سب اپنے پڑوسیوں سے مخلصانہ اور مشفیانہ سلوک روا رکھتے تھے اور یہ حالت روز افزوں ہوگئی تھی کہ مسلمان اور یہودی گھرانوں میں جو برابر آباد ہوتے یہ تمیز مشکل ہوتی تھی کہ یہ غیر ہیں اور ان میں کوئی مذہبی اختلاف باقی رہ گیا ہے کسی مسلمان کو اتفاق سے کسی ہمایہ سے کچھ پہنچتا تو وہ صبر کرتا اور اس کی ہمت نہ پڑتی کہ وہ ان کیے ہوئے احکام سے سرتابی کرکے غور کیجئے کہ اس تعلیم میں کس قدر انسانیت کے لئے امن وشرف کی کتنی مساعی موجود ہیں اور دین ودنیا والوں کے لئے اس میں کیسی کیسی برکات اور انعامات پوشیدہ ہیں بادی النظر میں یہ کوئی غیر معمولی اور اہم تعلیم معلوم نہیں ہوتی کہ بیشتر تعلیمات تو ہر مذہب میں موجود ہے لیکن جس درجہ ثواب وعقاب محض ہمایہ نوازی اور ہمایہ آزاری کی بنا پر اسلام نے رکھا ہے اس کی نظیر آپ کو کہیں بھی دستیاب نہ ہوگی اگر غور سے دیکھا جائے اور نظریں اس نقطہ المثال اور نقطہ النظر تعلیہ کے معنی میں اماردی جائیں تو انسان کے ساتھ حیرت انگیز اور حیرت بار مظاہر آجاتے جل گے۔

جب ہر مسلمان اس بصیرت افروز اور انسانیت نواز تعلیم پر عمل پیرا ہو تو ظاہر ہے کہ نہ صرف بین الاسلامی بلکہ بین الاقوامی امن کی بنا میں اتنی استوار ہو جائیں کہ بھی متنفسہ فساد کا کوئی بعید ترین اندیشہ بھی باقی نہ رہے اگر ایک پرچہ دیر کے لئے خوف وہشت طاری نہ بھی ہوگی تو دوسرے پرچہ ضرور بھی طاری ہوگی اور فتنہ وہ ہنگامہ کا وقوع محال کیا غیر ممکن بن جائے گا اور جس وقت غیر اقوام مسلمانوں کا حسن سلوک مشاہدہ کریں گی اور اس سلسلہ میں انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور تکلیف پہنچانے پر بھی نہ مسلمانوں میں انتقام کا کوئی جذبہ یا جوش مشاہدہ نہ کریں گی تو لازماً ان کے قلوب میں ہی محبت دیگانگت کے جذبات پرورش پانے شروع ہو جائینگے پھر گھر سے محلہ محلہ سے قصبہ قصبوں سے شہر اور شہر سے صوبے اور صوبوں سے ملکوں تک امن وعافیت کی یہ لہریں پہنچ جائینگی اور دنیا ایک جنت بلکہ بچائے گی اگر آج ہی مسلمان اس تعلیم پر عمل کرنے لگیں تو دنیا میں فتنہ وفساد کی جڑیں اکھڑ جائیں یہ ہمایگی کی زنجیریں کتنی طویل اور اتنی غیر منتہی ہے کہ کسی جگہ پر بھی پہنچکر اس کی آخری کڑی نظر نہیں آتی ہمایہ گھروں ہی کا مجموعہ محلہ کہلاتا ہے اور محلوں ہی کا مجموعہ شہر اور شہروں ہی کا مجموعہ ملک کہلاتا ہے اور ممالک ہی سے دنیا معمور کی جاتی ہے۔

الغرابیات کے بعد قوم سیاست شہر ہے سلطان ماموریں کہ وہ ہمایوں سے بہتر سلوک کریں ہمایوں میں ہمایہ قومیں بھی شامل ہیں اور ہمایہ ملک بھی مسلمان اگر کہ نہ ہمایہ قوم کو تنگ کر سکتا ہے اور نہ ہمایہ ملک کو آج بھی اگر مسلمان اس تعلیم پر عمل پیرا ہو جائیں تو مسلمانوں کے تو دن پھر ہی جائیں غیر اقوام پر بھی اس کا بہترین اثر مرتب ہو اور امن عالم کی ایک بہترین صورت پیدا ہو جائے قیام امن کے ساتھ ہر کڑ اور اطلاق کو بھی اس سے بیحد فائدہ پہنچے کیونکہ جب ہر شخص اپنے ہمایہ کی بہو بیٹیوں کو اپنی بہو بیٹیوں سے بھی زیادہ سمجھنے لگے اور پڑوسی کی حفاظت

دشمنی کے لئے تیار رہیں تو بجلی کی یہی موت واقع ہو جائے پھر اتحاد و اتفاق کے لئے یہ تعلیم اور یہ نظام کس قدر بہتر اور کس درجہ شاندار ہے افسوس تو یہ ہے کہ آج مسلمان ہی مسلمان پر تلوار کے درپے آزار ہے اسلام نے جو تعلیم بھی پیش کی ہے وہ اتنی موثر اور اس درجہ شاندار ہے کہ اس پر عمل پیرا ہو کر انسان کبھی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا اور امن و عافیت کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کو ایک پرشکوہ اور جلیل القدر فرمانروا گذرا ہے مگر تنہا ایک سچا اور مخلص مسلمان یورپ کے رجمنٹوں فلیموں اور نہریوں نے مسلمانوں پر کیا کیا ظلم نہ توڑے قتل و غارت میں کونسی کسر اٹھا رکھی مگر جب رچرڈ پریشان ہو کر بہار پڑ گیا تو اس صلاح الدین ایوبی نے جسے مٹانے اور جس ملت کو تباہ کرنے کے لئے یہ تگ و دو یورپ سے چڑھ کر آیا اور ڈٹی دل فوج لیکر آیا اس کی تیمارداری کی فرض کچھ اس مخلصانہ طریق پر انجام دیئے کہ رچرڈ کا دل موم ہو گیا اور اس نے چلتے وقت نہیں مرتے وقت بھی کہا کہ جو ملک میرے دشمن مگر معدل ہمسایہ قوم کے فرمانروا نے میرے ساتھ روا رکھا اس کی خوشگوار یاد میں اپنے سینہ سے لگائے ہوئے دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ ترکی نے اپنے عہد اقبال میں ایسے ایسے پرسطوت اور باجبروت تاجدار پیدا کئے کہ اگر وہ چاہتے تو ہندو ہمسایہ مسیحی قوتوں اور فرمان روائیوں کو پیس کر رکھ دیتے مگر انہوں نے ہمیشہ حق ہمسائیگی ادا کیا ہر موقع پر ان سے برادرانہ برتاؤ کیا اور ان کے فرمانرواؤں کو فاتحوں کی طرح احترام دیا۔

رئیس آج ہی ایک بہت بڑی طاقت ہے کل ہی تھی اور اس دور میں ابھی اسکی عظمت و طاقت مسلمہ تھی برسوں یہ ترکوں سے دست و گریبان رہی اور ترک ہمیشہ قابو پا کر بھی اسے معاف کرتے رہے ایک دفعہ تو ایسا وقت آگیا تھا کہ اس کا فرمانروا ترکی افواج قاہرہ کے حصار میں آچکا تھا مگر جس وقت ملک نے مصالحت و معذرت کی درخواست کی اس وقت منظور کر لی گئی اور ایک رئیس کیا جتنی بھی ہمسایہ مسیحی طاقتیں تھیں انہوں نے ہمیشہ ترکوں کو تنگ کیا اور ترک انھیں ہمسایہ بخلوص سمجھتے ہمیشہ ان پر کرم کرتے رہے انتہا یہ ہے کہ انہوں نے مسیحیوں کو اپنے ملک میں ایسے حقوق عطا کر دیئے جن کی بدولت انہوں نے بڑے سے بڑا اقتدار حاصل کر لیا انتا بڑا کہ ترکی کے عہد انحطاط میں یہی امتیازات و حقوق ان کے گلے کا ہار بن گئے۔ مسیحی ہمسایوں نے اپنے سب ہمسایوں کو ہمیشہ مٹانے اور فنا کرنے کی سعی کی۔ ہمسایہ میں کوئی مسلمان باقی رہنے دیا اور دسسلی میں تو مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے ختم کر دیں اور نہ صرف حکومتیں ختم کر دیں بلکہ حکومت کے ساتھ انھیں بھی تباہ کر دیا گو ترکی، ایران اور ہندوستان میں جہاں مسلمانوں نے اٹھارہ سو اور سوا سو برس پرشکوہ حکمرانیاں کیں وہاں آج بھی غیر اقوام موجود ہیں اور اس حالت میں موجود ہیں کہ ان کا اقتدار کسی اعتبار سے بھی مسلمانوں سے کم نہیں ترکی میں مسیحی ایران میں پارسی اور ہندوستان میں ہندو اپنے وجود کے قیام سے واضح

کر رہے ہیں کہ مسلمان راعی ہی اچھے تھے اور ہمسایہ بھی اچھے۔

سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے مگر تنگ ہو کر مجبور ہو کر یا کسی ہمسایہ راجہ کی امداد کے لئے سلطان نے راجہ جے پال کو جو اس کا ہمسایہ راجہ تھا اس کی غائبگرانہ تاخت و تاراج پر ایک دفعہ نہیں تین دفعہ معاف کیا لیکن جب وہ باز ہی نہ آیا تو اس کے خلاف ایک انقطاعی حملہ کیا جے چند راجہ قنوج پر جب ہر طرف سے یلغار ہوئی تو سلطان دور دراز سے محض اس کی امداد کے لئے آیا اور اسے معاندین کے پنجہ سے چھڑایا۔ دکن میں دو ہندو حکومتیں برابر پانچ سو برس تک قائم تھیں کوئی اس سے نہ بولتا تھا اب اس کی عزت کرتے تھے مگر جب یہ نوبت پہنچ گئی کہ مسجدوں میں گھوڑے بندھنے لگے تو سلطان اس پر حملہ آوری کرنے پر مجبور ہوئے تاریخ گواہ ہے مسلمان ہمیشہ ایک اچھا ہمسایہ رہا ہے۔

کان پور، مرزا پور، بنارس، امرتسر اور سیتی وغیرہ کے فسادات میں اس کا تجربہ ہو چکا ہے کہ مسلمانوں نے اس گئی گذری ہوئی حالت پر بھی اپنے ہمسایوں کے ساتھ نہایت شاندار اور شجاعانہ سلوک کیا ہے جس مسلم محلہ میں ہندو آباد رہے وہاں کسی کی بکری بھی نہیں ہوئی لیکن اگر ہندو محلہ میں دو چار مسلم گھر بھی تھے تو وہ بھی تباہ کر دیئے گئے اور تباہ بھی اس طرح کئے گئے کہ پہلے امن و امان کا یقین دلایا گیا ان کے تحفظ کی ذمہ داری لی گئی مگر شب کے سناٹے میں موقع پا کر ان کمبخت بکریوں کی طرح انتہائی بیدردی کے ساتھ ذبح کر دیا گیا۔

ایک ہندوستان ہی پر کیا منحصر ہے دنیا کی پوری تاریخ موجود ہے مسلمانوں نے اقتدار پا کر کہیں کسی ہمسائے کو نہیں ستایا لیکن دوسروں کو جب موقع لگا اور وقت ملا تو انہوں نے ان پر اتھاہ ظلم کیا کاش مسلمان مسلمان بنیں اور وہ جو کچھ دیکھیں اسلامی روشنی میں دیکھیں اور جو کچھ سوچیں مسلمان بنکر سوچیں ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو جمعہ کے عراس کے میلاد نبوی کے گیارھویں شریف کے اور شادی بیاہ کے اجتماع کے مواقع پر اسلامی فضیلت سے آگاہ کرنے اور باہمی بنانے کے انتظامات کئے جائیں اور ہر اجتماع سے فائدہ اٹھایا جائے انھیں بتایا جائے کہ اسلام نے ہر موقعہ پر اور ہر حکم میں کتنی فضیلت اور کتنی اتحاد کو مدنظر رکھا ہے اور اس وقت انھیں اتفاق و یکجہتی کی ضرورت جس شدت کے ساتھ داعی ہو رہی ہے کبھی نہیں ہو رہی ہے پنجاب ایک اسلامی خطہ کہلاتا ہے اور تقریباً بڑھ کر دو مسلمان اس علاقے میں آباد ہیں یہ اپنے اجتماع و اتفاق کو آسانی کامیاب بنا سکتے ہیں انہاں کی زندہ دلی اور سرگرمی عمل ہر تحریک کی کامیابی کی کفیل و ضامن بن سکتی ہے اگر یہیں سے کام شروع کیا جائے کامیابی کے مظاہر ملک کے سامنے پیش کئے جائیں تو تمام ہندوستان کے فرزندان توحید اس نمونہ عمل سے مستفید ہو سکتے ہیں لیکن جو کچھ کیا جائے سیاسی مقصد و غرض کے لئے نہیں بلکہ خالص مذہبی طریقہ اور مذہبی رنگ میں کیا جائے کہ مسلمان مسلمان ہی بنکر کامیاب ہو سکتا ہے اور اچھے سے اچھا ہمسایہ بن سکتا ہے۔


## خواب نامہ صدیقی آپ کے خواب کی تعبیر کیا ہے

یہ بات دریافت کرنے کے لئے آپ کس قدر تشویش رہتے ہیں جب آپ کے زیر تکیہ کوئی صحیح تعبیر بتانے والا نہیں ملتا اول تو لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ایسا کامل ہوگا جو صحیح تعبیر کر سکے یا خواب کے مضمر مفید اثرات سے اطلاع دے سکے عام طور سے اس علم سے بے بہرہ لوگوں سے تعبیر لیکر خواہ مخواہ تشویش بڑھ جاتی ہے اگر آپ کو اپنی خواب کے صحیح اثرات معلوم کرنے ہوں تو خواب نامہ صدیقی منگائیے اس کے مولف نے تعبیر خواب کی پرانی کتابوں کی مدد سے ہر ایک قسم کے خواب کو مفصل بیان کر کے بتلایا ہے کہ کس قسم کے خواب قابل تعبیر ہوتے ہیں اور کون سے خواب قابل تعبیر نہیں ہوتے اور فراموش خواب کیسے یاد آتے ہیں اور دن کے کس حصہ اور مہینے کے کس دن کس وقت کے کئے ہوئے خواب قابل تعبیر ہوتے ہیں شروع میں فلسفہ خواب پر ایک مفصل مضمون ہے اور آخر میں علم قیافہ اور ہاتھ دیکھنے کے علم پر نہایت کارآمد ضمیمہ ہے قیمت ہر حصول ۶ ر

کل عہ

لئے کا پتہ:۔ منیجر حمیدیہ پریس دہلی۔

# مسلمان بحیثیت محکوم

مولانائے محترم شاہ نذیر الحق صاحب قادری

ہر کہ حق باشد چوں جاں اندر تنش — خم نہ گردد پیش باطل گر شکنش
خوف مادر سینۂ او راہ نیست — خاطرش مرعوب غیر اللہ نیست
پیش فرعونے سرش افگندہ نیست — ما سوا اللہ را مسلماں بندہ نیست

دنیا میں جتنے انبیاء و مرسلین علیہم السلام آئے وہ سب کے سب خدا کے بھیجے ہوئے تھے اور تمام الہامی مذاہب اللہ تعالیٰ کے پیام تھے ان سب کی بعثت کی غرض ایک ہی تھی کہ عبد کا معبود کے ساتھ صحیح تعلق قائم کر دیا جائے انسان اپنی پیدائش کی غرض معلوم کر کے اُسے حاصل کرے اور ہر طرح کی ظلمات سے نجات پائے مگر قوموں کی بدقسمتی اور گمراہی یہ ہوئی کہ وہ اپنا اپنے دین کو ہمیشہ کے لئے سمجھ بیٹھے اور ربوبیت کاملہ کی ارتقائی مظاہر کے اندر اکتساب نہ کر سکے جب ان کے پاس کوئی دوسرا پیغام آتا انسان کی غلط فہمیوں اور گمراہیوں کی اصلاح کرنی چاہتا تو وہ اس کو ماننے سے انکار کر دیتے مگر بعض ایسے سلیم الفطرت بھی ہوئے کہ اس خدائی آواز پر کان دھرتے اور اس جدید ہدایت کو قبول کر کے اور اس طرح ایک قوم یا ایک مذہب سے کٹ کر دوسرے مذہب میں منتقل ہو جاتے اس طرح ایک سے دو دو سے تین تین سے چار اور چار سے پانچ بنتے چلے گئے جس کا نتیجہ آج سینکڑوں مذہب اور سینکڑوں قوموں کی شکل میں موجود ہے۔

افسوس کہ ان بدقسمت انسانوں نے شروع ہی سے یہ سمجھا کہ ایک بادشاہ کی رعیت مسلسل بعد میں پیدا ہونے والے بادشاہوں کی بھی رعیت بنی رہتی ہے جس طرح ایک کا حکم انتہی ہے دوسرے کا بھی حکم ماننے کے لئے تیار رہتی ہے بادشاہ کے بدلنے سے انتظام سلطنت نہیں بدلا کرتا اسی طرح پیغمبروں کے بدلنے سے بھی تعلیمات خداوندی در رعیت خداوندی میں مذہب کے بارے میں کوئی بدظنی نہیں ہونی چاہیے اور متفرق مذاہب کو ظہور پذیر نہ ہونا چاہیے تھا اگر ایسا نہ ہوتا تو اسلام کے آنے ہی دنیا اسلام میں تبدیل ہو جاتی اور مذاہب عالم کی کشمکش ختم ہو جاتی۔

یہ جو دنیا میں آج آپ مذاہب کی ہماہمی باہمی کش مکش اور کھینچا تانی ایک دوسرے کی تضحیک تکذیب مذہب کے نام پر قتل و خونریزی دیکھ رہے ہیں اور قومیں آپس میں جو ہم پیکار اور سر بگریباں کر رہی ہیں یہ سب نتیجہ ہے اسی بے جا ضد و تعصب نافہمی اور قدامت پسندی کا انہوں نے مذکورہ بالا ذہبی راز کو نہیں سمجھا غرض تمام مذاہب اپنی اصل کے لحاظ سے تو ایک ہی تھے مگر قدامت پسندی اور کوتاہ عقلی سے متنوع ہوتے ہوتے اور اب وہ گویا خود اتنے بٹے ہوئے مذہب بن گئے۔

## اسلام کی دنیا میں آنیکی ضرورت

دنیا میں ہزاروں مذہب تھے اور بیشتر قومیں تھیں اور آج بھی نہ مذاہب کی کمی ہے اور نہ قوموں کی اگر ضرورت تھی تو ایک کمی تھی تو ایک ایسے بین الاقوامی مذہب کی جو دنیا میں انبیاء رسل کے آنے کا راز سمجھا دے اور بتلا دے کہ حقیقتاً انسانوں کا خدا ایک ہے انبیاء رسل کی تعلیمات کا منبع و منصد ایک ہے جو آسمانی کتابیں نازل ہوئیں وہ بھی مکمل ہیات کی مذہبی صورتیں ہیں اور تمام مذاہب ایک ہیں اور ایک ہی غرض کو پیش کرتے ہیں گر خود غرض انسانوں نے دنیوی لوگوں اور غلط شعار و قدامت پسند آدمیوں نے مذاہب کو اپنی اپنی ذہنیت میں ڈھال کر ان کو طرح طرح کے خوفناک مکروہ نفرت انگیز اور خلاف عقل و فطرت چولے پہنا دیئے ہیں جس کی وجہ سے آج ہر مذہب والے الگ الگ قوم ملک اور رنگ و نسل نے اپنے اپنے خدا بھی علیحدہ علیحدہ قرار دے لئے ہیں۔

یہ میری اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ خود قرآن مبین اس حقیقت کا اعلان اور اس ضرورت کو بیان کر رہا ہے چنانچہ ارشاد ہے کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین و انزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ من بعد ما جاءتھم البینات بغیا بینھم۔

اور انسان تو ابتدا میں ایک ہی امت تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو نجات ابدی کی خوشخبری سنانے اور عذاب دوزخ سے ڈرانے کے لئے بھیجا تاکہ وہ اس چیز میں حکم بنیں اور فیصلہ کریں جس میں لوگوں نے کچھ کہنی نشانیاں اور ہدایات کے آنے کے بعد اختلاف کیا اور نفسی سرکشی پر آمادہ ہو گئے۔

انبیاء رسل کی تعلیمات کا مقصد ایک ہونے کی بابت فرمایا:۔

قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون ۵

تم کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل حضرت اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب علیہم السلام پر اور جو اتارا گیا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں پر پروردگار عالم کی طرف سے ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے اور ہم سب ایک خدا کے ماننے والے ہیں انبیائے سابقین کی عزت و احترام کی تلقین کرتے ہوئے ان کی رسالت کے اقرار کو جزو ایمان ٹھیراتے ہوئے فرمایا:۔ ان من امۃ خلا فیھا نذیر وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وما قد قصصنا علیھم من قبل ومنھم من لم نقصص علیک وما کان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ۔

کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ محمد بھی اللہ کے ایک پیغمبر ہی ہیں ان سے پہلے ایک اور پیغمبر ہی گذر چکے ہیں ہم نے بعض رسولوں کا تو تم سے ذکر کر دیا ہے اور بعضوں کا نہیں۔

ان آیات میں تمام دنیا کی قوموں کے ادی رہبر رشی منی اوتار اور بزرگ آگئے مثلاً سری کرشن جی اور مہاراجہ رامچندر جی وغیرہ گویا فرمایا کہ انبیاء رسل اور ان کی تعلیمات اعتقاد کا معاملہ کوئی اختلاف اور سر پھٹول کی چیز نہیں کہ ہر ایک مذہب الگ الگ اپنے اپنے نبی کو لیکر بیٹھ جائے اور دوسرے نبی کا دشمن بنجائے بلکہ فرمایا الھکم الہ واحد اتحاد خالق و معبود ہی ایک رہی ہے حافظہ من نفس واحدۃ تمہاری پیدائش کی ابتدا بھی ایک ہی انسان سے ہے۔ تمہارا معبود رب العالمین دونوں جہان کا پروردگار کنندہ ہے پس مذاہب کے معاملہ میں تو کوئی چیز ہی وجہ اختلاف نہیں پھر تم کیوں ایک مذہب اور عقیدہ پر متفق نہیں ہوتے۔

## دنیا کے ہر مذہب و ملت والے کو اشتراک عمل کی دعوت

جب سب کا خدا ایک ہے خدا کا مقصد ایک ہے انبیاء و رسل کی تعلیمات کا منبع ایک ہے اور

آسمانی کتابیں خدا کا پیام ہیں اور مذاہب کے بارہ میں کوئی وجہ اختلاف ہی نہیں تو آؤ سب ایک خیال اور ایک مشترکہ عقیدہ پر متحد ہو جائیں یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ اے اہل کتاب آؤ ہم تم اس کلمہ توحید میں متفق ہو کر جمع ہو جائیں جو ہمارے تمہارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم تم سب اللہ کے سوا اور کسی کی پرستش نہ کریں۔ اللہ اللہ کتنا شاندار اور بہترین تخیل ہے اسلام کی ہمت و نظر کتنی بلند اور اس کی ظرف کتنا وسیع ہے اگر مذہب والے اس خدائی آواز کو کان دھر کر سنیں تو یہ دنیا بہشت بن سکتی ہے اور بن سکنے کے قابل ہو سکتی ہے۔

غرض اسلام ہی ایک ایسا بین الاقوامی اور عالمگیر مذہب ہے جو انسانوں کو نجات ابدی اور حقیقی مسرت کا راستہ دکھاتا ہے اسلام کی دنیا میں اس لئے ضرورت تھی کہ وہ آکر دنیا والوں کو سمجھائے کہ مذہب کس کی طرف سے آتا ہے، رسالوں کو بھیجنا ہے کیونکہ ان کی جدوجہد کو مستحکم کرتا ہے بے لاگ محبت کی تعلیم دیتا ہے اخوت انسانی کو قائم کرتا ہے، سب انسانوں کو عالمگیر محبت کی زنجیروں میں جکڑ لیتا ہے حقیقی عزت حقیقی مسرت اور حقیقی دولت بخشتا ہے ظاہر و باطن کو ایک کرتا ہے، قول و فعل میں مطابقت دیتا ہے اور دائمی حسرت و لذت اور سکون و اطمینان قلب بخشتا ہے پس جمیع ادیان و مذاہب کو ایک ہونا چاہئے اور کسی حال میں بھی مذہب کے نام پر خرابیاں اور قتل و خونریزیاں برپا نہ کرنی چاہئیں۔

مذاہب عالم میں اسلام کے آنے کی جو ضرورت اور کمی تھی وہ آپ نے معلوم کر لی ہے اب ذرا یہ بھی معلوم کر لیجئے

کہ اقوام عالم میں کس قوم کی کمی اور ضرورت تھی۔

## اقوام عالم میں مسلم قوم کی کیا ضرورت تھی

یہ ضرورت تھی کہ اسلام کا مذکورہ بالا پیام دنیا کی تمام قوموں کو سنائے اخوت انسانی قائم کرے دنیا کو ایک نقطہ پر جمع کرے دنیا کے سامنے اسلام کی خارجی تبلیغ پیش کرے مذہب کے نام پر برائیوں اور قتل و خونریزیوں کو بند کرے اپنے قول و فعل ظاہری و باطنی سے غیر قوموں کے لئے قرآن کا نمونہ بنے اور ان کی انتہائی کا حق ادا کرے اور دنیا میں عبدیت الٰہی محبت الٰہی اور حکومت الٰہی کا دور دورہ کرے۔

الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر اگر ہم مسلم قوم کو زمین پر حکمران کر دیں تو نماز کو قائم کریں زکوٰۃ دیں نیک بات کا حکم دیں اور بری بات سے روکیں۔

مسلمان آسمان والے کی طرف سے زمین والوں پر نائب اور خلیفہ ہے تاکہ آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے اللہ کی مخلوق انسانوں کے زیر سایہ آجائے انسانی برادری قائم ہو جائے اور دنیا امن و چین والی بنجائے اگر ایسی قوم کے اقتدار اور حکمرانی سے دنیا خالی ہے تو جا بجا فتنوں ہی کی سلطنت کیوں نہ ہو پیدائش عالم کا مقصد فوت ہو جائے گا امن و امان کہیں نظر نہ آئیگا اور فساد فی الارض کی فضا سے دنیا معمور رہے گی اسی لئے ارشاد ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم یعنی ایمان و یقین والوں کو خلافت کا منصب حقیقی عطا کیا جائیگا۔

آج انسانوں پر انسانوں کی حکومت ہی ایسے نظام توڑے جا رہے ہیں کہ روح کانپ رہی ہے اکثریت اقلیت کو کھائے جا رہی ہے دولمندی غربت کا ناطقہ بند کئے ہوئے ہے استعمار پرستی چھوٹے بڑے شہروں اور ضعیف و درماندہ قوموں کو اپنے آہنی پنجوں میں گرفتار اور شیطانی دانتوں میں پکڑے ہوئے ہے دنیا میں ہوسناکی جال بچھا ہوا ہے وہ شیطانی جال ہے ہوس پرستیوں اور نفس پرستیوں کا زور ہے ایک قوم پر دوسری قوم دندان آز تیز کر رہی ہے۔ مہذب قومیں ہیٹر یا بنکر اپنے اپنے شکار کی تلاش میں ہیں امن و انصاف و انسانیت کا قتل عام ہو رہا ہے اور اس کو تہذیب و تمدن کا نام دیا جا رہا ہے۔

یہ سب کچھ کیوں ہے صرف اسلئے کہ دنیا میں حقیقی خلافت کا قیام نہیں قرآن والی قوم صاحب اقتدار نہیں انسانوں کے بنائے ہوئے نظام سلطنت اور تیار کئے ہوئے قوانین نافذ پذیر ہیں مگر آسمانی قوانین اور ان میں بند اور الماریوں میں دفن ہیں۔

## دین حق جمیع ادیان پر غالب بننے کے لئے ہی

اگر قرآن دنیا کو لیکر آیا ہے اسی ضرورت کے ماتحت ظہور پذیر ہوا ہے اور اس لئے آیا ہے کہ اس کو سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اور یہ قوم سے خلافت الٰہی کا کام لیا گیا ہے اور اسی لئے بھیجا گیا ہے جس کا میں نے اوپر ذکر کیا تو لازمی طور پر ہر مسلمان کو ماننا پڑے گا کہ قرآن والی قوم کو ممکن فی الارض کا حصول ضروری ہے دینی و دنیوی وجاہت قوت استیلا اور ان اسباب کا قبضہ و اختیار میں ہونا لازمی ہے جو دوسری قوموں کو حمایت پر رکھ سکے قرآنی اصطلاح میں فساد فی الارض کا مرتکب نہ ہونے دے اور منشاء الٰہی پر لا چلا دے۔

دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ دین حق جمیع ادیان پر غالب رہنے کے لئے ہے۔

ان العزۃ للہ و لرسولہ وللمومنین عزت تو اللہ اللہ کے رسول اور مومن کے لئے ہی ہے ولن یجعل اللہ علی المومنین للکافرین سبیلا اللہ پاک کافروں کو مومنوں پر ہرگز ہرگز غالب اور مسلط نہ کرے گا اور انتم الاعلون ان کنتم مومنین اگر تم مومن بنجاؤ تو تمہیں دنیا میں اعلون بنکر رہو گے۔

ان آیات کا مطلب یہ ہوا کہ دین حق کا جمیع ادیان پر غلبہ ہونا چاہئے مسلمانوں کو دنیا کے ہر دین والے پر غالب رہنا چاہئے اور دنیا کی تمام قوموں سے معزز و ممتاز رہنا چاہئے اب سوچئے اور غور کیجئے کہ کیا حقیقت میں ایسا ہی ہے؟

## مسلمان غلامی اور محکومی کیلئے نہیں

ذکورہ بالا تفصیلات اور آیات بینات سے بہت واضح طور پر ظاہر ہیں اور روشن ہو گیا کہ مسلمان غلامی کے لئے نہیں بلکہ بادشاہ بننے کیلئے ہیں وہ مغلوب ہونے کے لئے نہیں بلکہ غالب رہنے کے لئے ہیں اس لئے کہ ان کا معلوم و محکوم ہونا حق کا مغلوب و محکوم ہونا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب اپنے متبعین کو ہر قسم کی روحانی و جسمانی آزادی دینے کی ضامن ہے دنیا میں ہر قوم پر غلبہ بخشنے کے لئے ہے اور دنیا میں سر خرو کرنے کے لئے ہے قطعی طور پر ناممکن ہے کہ قرآنی وعدہ صداقت سے خالی ہو یا محض اعتقاد میں رکھنے کے لائق ہو۔

مسلمان اس لئے ہے کہ خود اللہ تعالیٰ بنا کر ساری دنیا کو اپنا بنائے کردہ خود سوائے خدا کے اور کسی کا نہیں بن سکتا گرگٹ اپنے دانے کی طرف بھاگے آفتاب بجائے مشرق کے مغرب سے نکل آئے زمین آسمان ہو جائے اور آسمان زمین بن جائے پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائیں اور نظام عالم درہم برہم ہو جائے یہ سب کچھ ممکن ہو مگر یہ ہرگز ہرگز ممکن نہیں کہ قرآن والی قوم دنیا کی کسی دوسری قوم کی غلام ہو کیونکہ سلطان ہونا اور غالب ہونا لازم و ملزوم ہے اگر اس کے خلاف کبھی نظر آئے یا آج نظر آرہا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ مسلمان اپنے اعمال کی شامت میں گرفتار ہیں اور اپنے کئے کی سزا بھگت رہے ہیں۔

آزادی ہر مسلمان کا پیدائشی حق ہے وہ آزاد رہنے کے لئے پیدا ہوا ہے مسلمان طوق غلامی کا ہرگز ہرگز متحمل نہیں ہو سکتا نہ صرف خود ہی آزاد رہنے کے لئے بلکہ دوسروں

ہی آزادی دلانے اور ان کی آزادی کی حفاظت کرنے کے لئے ہے جس کا ثمرہ تاریخ اسلامی کے صفحات پیش کر رہے ہیں مگر مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کی آزادی کا مطلب یہ ہے کہ وہ رب سے آزاد ہو کر خدا کا گرفتار اور غیری سے ہر طرف سے کٹ کر خدا سے رشتہ جوڑے۔

## مسلمان کی عارضی محکومی

اگر مسلمان کبھی بحیثیت اپنی خباثت اعمال کی وجہ سے اپنا حاکمانہ اقتدار کھو بیٹھیں اور بدقسمتی سے غلام ہو جائیں تو ایسی حالت میں اسلام کسی حکومت سے عذر و بغاوت اور قتل و خونریزی کی ہی اجازت نہیں دیتا بلکہ فدائی الائیں سے سختی کے ساتھ روکتا ہے ایسی حالت میں نہ صف بستہ ہوں گے اور نہ زور کو اور دوست نہیں کہتا خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں یہ بالکل صحیح ہے کہ اسلام اپنے متبعین کو کسی غیر مسلم طاقت کے تحت ابتداء میں عمل الوجود معقد رہنے کا معاہدہ کرنے کی کسی صورت سے اجازت نہیں دیتا اور ایک غیر محدود اختیار کے ساتھ ابدی غلامی کی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے مگر وہ اپنے متبعین کو جان بوجھ کر ہلاکت میں پڑنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔

دار الحرب میں مسلمانوں کی بود و باش اور علی پر شناعت کرنے کی اس شرط سے اجازت ہے کہ وہاں کے مسلمان اس ملک کی آزادی کے لئے صدق دل سے ساعی ہوں اور اپنی کمزوریوں اور خرابیوں کو دور کریں اپنے اخلاق کو سنواریں اور صحیح معنوں میں مسلمان بنیں اور اس طرح اپنے اندر حکومت سلطنت کی اہلیت پیدا کر کے اپنی اور پر امن جدوجہد سے آزادی حاصل کریں جو مسلمان اس شرط کے ساتھ دار الحرب میں نہیں رہتا درحقیقت وہ خدا کا نافرمان اور قومی غدار ہے۔

## غیر قومی تسلط پر راضی ہونا اسلام سے ارتداد ہے

قرآن مجید میں ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ جو مسلمان اپنے کو اس دین کا حامل سمجھتے ہوئے محکومیت کی زندگی بسر کرتے ہوں اس آیت کریمہ پر ایمان نہیں رکھتا اور مسلمان ہوتے ہوئے مسلمان نہیں ایسے لوگوں کی یا تو ذہنیت غلامی کی وجہ سے مسخ ہو گئی ہے اور یا وہ جان بوجھ کر شرارت سے غیر قومی تسلط پر راضی ہیں اور وہ دراصل بدنام کنندہ اسلام اور ڈبو کے ہیں۔

ایسے مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسلام دنیا میں انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اور ان کی قائم کردہ سلطنتوں کو مٹا کر آسمانی قوانین اور اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرانے کے لئے آیا ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی تعلیم اور انہی ہدایات کے ماتحت قیصر کسریٰ اور مقوقس وغیرہ فرمانروایان روم و فارس کو اسلام کی دعوت دی نبی اور پیغمبر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عملاً اس پر کر دکھایا غیر ملکی حکومت کے گیت گانے والوں کو کان کھول کر سن لینا چاہیئے کہ اسلام ایک دفعہ نہیں ہزار مرتبہ کہہ چکا کہ وہ کسی غیر قومی غلبہ و تسلط کا ہرگز ہرگز روادار نہیں اگر کوئی مسلمان اس پر بھی اسلام کی آواز کو نہیں سنتا تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے اسلام کسی غیر قومی اقتدار اور غیر ملکی حکومت کا تو کیا روادار ہوگا وہ تو فوجداری مسلمانوں کی شخصی حکومت اور استبداد کا روادار نہیں چنانچہ اسی چند کے ماتحت حضرت امام حسین علیہ السلام نے یزیدی حکومت کے پرخچے اڑائے اور تو شہادت پائی اور چودہ سو سال صدی کے مسلمانوں کو ناقابل فراموش سبق دیا۔

ایسے بزدل اور غلامی پسند مسلمان بنی اسرائیل کے اس نافرمان گروہ میں شامل ہوں گے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جہاد کا حکم سن کر صاف جواب دیدیا تھا فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون کہ آپ اور آپ کا رب جائیں اور آزادی کی جنگ کریں تو جانیں ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

مسلمانو! اندازہ لگانے کی کوشش کرو اور ان حقائق سے سبق حاصل کرو۔

# سرزمین ہند میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی ذہنیت کا قتل

مسلمانو! ان حقائق قرآنیہ کی روشنی میں ان نام نہاد مسلمانوں کے اعمال و اقوال کو پرکھو جو غیر قومی تسلط کو سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں اپنے آقایان ولی النعمت کو خوش کرتے ہیں مسلمانوں کو طرح طرح کے حیلوں سے آزادی کی جدوجہد سے باز رکھتے ہیں ان کو کثرت اور طاقتور بتاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ غیر قومی تسلط کو خدا کی رحمت سمجھتے ہیں کیا یہ خدا اور اس کے رسول کے ساتھ علانیہ نہیں ایک اور یہ اسلامی تعلیمات کی فضل عام نہیں اور کیا یہ اسلامی ذہنیت کی ذلت دسوائی نہیں اسلام تو قائم کرنا کہ آسمان زمین ہو گا حق باطل کیا جنت دوزخ ہو گئی ایمان کفر ہو گیا اور دین حق تریا کی بلندیوں سے خاک مذلت پر آرہا ؎

آسماں راحق بود گر خوں بباراد بر زمین

غلامی پسند مسلمان کس بے غیرتی اور بے حیائی سے کہتے ہیں کہ اگر غیر اقوام سے خوش نہ ہوتا تو ان کو یہ شناعت ہی کیوں عطا فرماتا اس سے بڑھ کر ایک اسلام کی واحد دعویدار امت جنت کے ہمیشہ ارجاعت کا ذمہ کیا ہے کہ اگر مجھ پر دینی رہبری کا بار نہ ہوتا تو میں سپاہی بھرتی ہو جاتا میں نے پچاس الماریاں غیر ملکی اقتدار کی تعریف و توصیف لکھکر بھر دیں ہیں اور جو امن و آسائش ہمیں یہاں حاصل ہے وہ مکہ معظمہ میں بھی حاصل نہیں۔

ایسے لوگ اگر فرعون اور نمرود کے زمانہ میں ہوتے تو موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے متہ موڑ کر ان کو یہی نصیحت کرتے کہ لعوذ باللہ کیوں دیوانہ ہوئے ہو اور خواہ مخواہ سرکشی پر آمادہ ہو فرعونی اور نمرودی حکومت کی حمایت میں پروپیگنڈہ کرو اور اتنا لٹریچر لکھو کہ پچاس الماریاں بھر جائیں یا اللہ کیوں نہیں قیامت آجاتی کہ تیرے نبی کو کالی پڑھکر یہ مسلمان میرے دین کو ذلیل و رسوا کر رہے ہیں اور اسے دینی خدمت قرار دیتے رہتے ہیں مسلمانو! یاد رکھو جب کبھی بھی غیر اقوام کو تسلط اور بالادستی دی جاتی ہے کہ قرآن والی قوم کو تنبیہ ہو ان کو اپنی پستی کا احساس ہو اور ندامت حالت سے تکلیں اگر اس کے باوجود مسلمان ہر بہی غیر ملکی اقتدار کا راز نہ سمجھیں گے اور اپنے آپ کو قرآنی علم و عمل کا نمونہ ثابت نہ کریں گے تو ان کے لئے یہ وعید موجود ہے یا ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اے ایمان والو اگر دین سے پھر جاؤ گے تو اللہ ایک ایسی قوم لے آئیگا جو اللہ کو دوست رکھیگی اور اللہ ان کو دوست رکھیگا ؎

ہمارے آہنی پنجہ نے اک دنیا کو زیر کر ڈالا
کوئی فولاد بازو ہی اگر مد مقابل تھا

زمانہ معترف تھا اپنی تیغ کا شجاعت کا
کہیں تھے ہم یہی زلزلے تھے ہاتھ کے پاس دل تھا

عمل قرآن پر جب تھا تو دنیا اک مسخر تھی
مسلماں جب مسلماں تھے تو گنتہ فتح حاصل تھا

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلمان کسی کی محکوم اور غلام نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے متبعین کو غلامی کی زندگی کے متعلق کوئی تعلیم نہیں دی جس پر چل کر ایک مسلمان اپنے آپکو سچا اور عملی مسلمان کہلا سکے اور مسلمان کی محکومانہ حیثیت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں دکھایا جا سکے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل و سمجھ اور بصارت و بصیرت عطا فرمائے کہ وہ عذاب الٰہی یعنی غلامی سے چھٹکارا پائیں اور دین حق کا غلبہ حاصل ہو آمین ؎

ہاں دکھا دے اے مقدر پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

# مسلمان نمبر پڑھنے کے بعد ایک مسلمان کو سب سے پہلے کیا کرنا چاہیئے؟

وہی جو خدائے اسلام نے فرمایا!

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر" تم سب امتوں سے بہتر امت ہو کہ لوگوں کو نفع پہنچانے کے لیئے پیدا کئے گئے ہو، اچھے کاموں کی ہدایت کرتے ہو، برے کاموں سے روکتے ہو،

اب اپنے اپنے حالات پر غور کرو کہ موجودہ مصروف زندگی میں خدائی احکام کی تبلیغ کے لیئے کیونکر وقت نکال سکتے ہو، اور کس طرح خدا کے اس منشا کو پورا کر سکتے ہو،

میرے نزدیک اس زمانہ میں سب سے بہتر صورت اس کی یہی ہو سکتی ہے، کہ جہاں تک ممکن ہو مولوی کے ہر پرچہ کو دو سے سو مسلمانوں کے مطالعہ کے لیئے دیجیئے تاکہ اس کی معلومات اسلامی میں اضافہ ہو اس طرح آپ آسانی سے آمر بالمعروف بن جائیں گے اور ناہی عن المنکر بھی، کیونکہ مولوی کا نصب العین صرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے اب اٹھارہ ہزار مسلمان اس سے مستفیض ہو رہے ہیں، اگر آپ میں سے ہر شخص صرف پانچ دوسرے بھائیوں کو اس کے مطالعہ کرانے کا انتظام کر لے تو ایک لاکھ نفوس خدا کے احکام اور اسلام کے پیغام سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں

## ہر مسجد کو دار المطالعہ بنا دیجیئے

ہم نے جو کچھ سلف میں ترقی کی وہ مساجد کے ذریعہ ہی کی، مسجد ہی ہماری دار الشوریٰ رہی، اور یہی ہماری یونیورسٹی تھی، یہی اکاڈمی، یہی دار العوام تھی اور یہی ہاؤس آف لارڈز، جو کچھ ملتا تھا یہیں سے ملتا تھا، اور اگر ہمارا اعتقاد ہے، کہ ہماری نکبت اسلامی احکام سے اغماض کی وجہ سے تو یہ بھی یقینی ہے کہ ہماری اصلاح بھی اوامر اسلامی کے اتباع میں مضمر ہے، اور آئندہ بھی ہماری نجات اخروی اور دنیاوی ترقی کا ذریعہ یہی مساجد ہونگی، اس لیئے اپنے محلہ قصبات اور شہروں کی ہر مسجد کو دار المطالعہ بنا دیجیئے، تاکہ بغیر کسی واعظ کے رعظ، عالم کے علم اور صاحب اعمال کے تصرف کے ہر شخص کا دیندار، سچا مسلمان اور راست باز مبلغ بن جائے

یہ کام ایسا نہیں ہے جس کے لیئے انجمنیں بنائی جائیں، جمعیتوں کی تاسیس ہو اور متحدہ اجتماع سے بڑے کام ہو سکے، اس کام کے لیئے تنہا ایک فرد پوری انجمن اور صرف ایک سپاہی پوری فوج کا کام دیگا،

فرض کیجیئے آپ کے قصبہ میں چار مسجدیں ہیں، اور ہر مسجد میں صرف آٹھ مصلی، اب ان سے ہر واحد شخص کسی ایک دن ۱۰ فی کس چندہ کر کے ایک روپیہ میں سال بھر کے لیئے مسجد کے امام کے نام پر چہ جاری کرا سکتا ہے، وہ پرچہ ہر مصلی کے لیئے وقف ہو، ہر مصلی چار دن میں پورا پرچہ پڑھے اور دوسرے مصلی کو دیدے جہاں مصلی ان پڑھ ہوں وہاں کے امام صاحب اس کا ایک مضمون روزانہ نمازیوں کو سنا دیں، اس طرح ہر شخص ہزاروں احکام دین سے واقف ہو جائے گا، اور سیاست، معاشرت، تہذیب، دینیت سب سے مطلع رہے گا، نتائج پر غور تو کیجیئے کہ صرف ایک شخص کی ذرا سی محنت کس درجہ بارور ہو سکتی ہے،

کچھ کل آسانی پسندان جزو دین ہو رہی ہیں، مذکورہ بالا سادی قدمے اور سخنے تھی جو صاحب درے سی کو آسان سمجھیں وہ اپنے پاس سے ایک روپیہ خرچ کر کے ایک مسجد کو ہی دار المطالعہ کر دیں، آپ کو یقین دلاتا ہوں، کہ اگر یہ اسکیم کامیاب ہو جائے، تو کہنے لاکھ نفوس تعلیم اسلامی سے بہرہ اندوز ہو جائیں، اور اس ایک روپے کی قیمت کتنی بڑی ہو جائے،

دیکھیئے خدا کے کتنے پرستار اور اسلام کے جاں نثار اس آسان ترین تبلیغ کے مبلغ ہو سکتے ہیں،

## تین پیسے میں مبلغ بن جائیے

خدا کے فضل سے ہندوستان کا کوئی محکمہ کوئی گاؤں کوئی قصبہ ایسا نہیں ہے جہاں مولوی نہ پہنچا ہو اس لیئے ہر جگہ کے ناظر کو صرف تین پیسے خرچ کرنے کی دعوت دیتا ہوں یہ ذرا سی دشواری مرحلہ نہیں ہے اس لیئے امید ہے کہ ہر شخص تیار ہو جائے گا،

صرف ایک پوسٹ کارڈ خرید لیجیئے، آپ جس محکمہ میں ملازم ہوں وہاں صرف یہ معلوم کر لیجیئے کہ کون کون سے بھائی مولوی کے خریدار نہیں ہیں، خواہ افسر ہوں یا ماتحت سب کے نام اور پتے لکھ کر مجھے بھیج دیجیئے، میں یہاں سے ان کے نام خود مولوی کا دعوت نامہ بھیجکر اسلام کا مبلغ بنا لونگا، یہ کام تو ذرا بھی مشکل نہیں ہے، سب سے زیادہ پولس اور کچہری کے سلاموں کے پتے درکار ہیں، کیونکہ ان ہی دو محکموں میں سخت دلی کا بازار گرم ہے اور انہی کو خدا کا پیغام پہنچانا بہت ضروری ہے،

یہ کام اس قدر آسان ہے کہ میرے خیال میں ہر شخص آسانی سے اس کام کو پورا کر سکتا ہے جس قصبہ میں آپ رہتے ہوں یا جو آپ کے قریب میں ہوں، ان کے زمینداروں نمبرداروں، ٹھیکیداروں، اور نائب اور پٹواریوں کے نام کارڈ بھیج دیجیئے ان لوگوں کے سامنے بھی خدا کے پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے،

پوسٹ آفس اور آر، ایم، ایس والوں کے پتوں کی ضرورت نہیں، اس لیئے کہ یہ محکمہ تو مفت مطالعہ کا خوگر ہے، ہر مہینے ایک ہزار پرچے دوبارہ بھیجے جاتے ہیں اور اپنی بڑا حصہ اسی محکمہ کا ہے،

اگر آپ حضرات میں سے صرف پانچ ہزار آدمی صرف دس مذکورہ حضرات کے پتے روانہ کر دیں تو میں رمضان شریف میں ایک بہت ہی بڑے ثواب کا کام پیش کرونگا یہ تو صرف تین پیسے کا خرچ ہے کیا آپ حضرات اس کو قبول فرمالیں گے،

## اس مہینے کی روداد

یہ ہے کہ مسلمان نمبر ایک ہزار زائد چھپوایا ہے چونکہ یہ مجموعہ معمول سے زیادہ خرچ میں طیار ہوا ہے اس لیئے آپ کو خاص طور سے مدد کرنی چاہیئے،

پچھلے دو مہینے میں کتابوں کی فروخت حیرت انگیز طریقے پر کم ہوئی، اس لیئے بہت ہی دقتوں سے یہ دن کاٹے ہیں، تفصیل کیا بتاؤں، اس سے آپ کو بھی تکلیف ہوگی اور مولوی کے وفا کو بھی صدمہ پہنچیگا، اس لیئے عرض کر دونگا، کہ یہ سرد مہری ایک ایسے کارکن کو جو صرف مزدور کی حیثیت رکھتا ہو، بہت شکستہ ہی نہیں، خدا جانے کیا کر دے گی، اول تو یہ ہزار زائد مسلمان نمبر کے خریدار دیجیئے دوسرے کتاب الاسلام کو زود فخت کرائیے، ورنہ پھر مجھے دریوزہ گری کرنی ہوگی اور خالص اعانت کا طالب ہونا پڑیگا، جب کام چلے گا، کاش یہ نہ ہو، اور آپ کے محجوب پرچے کی یہ آن نہ ٹوٹے،

## اہل کرم کے نام آئندہ شائع ہونگے

مسلمان نمبر کے مضامین معمول سے چھ صفحے زائد بڑھ گئے ہیں، اس لیئے معاونین کے اسم گرامی شائع نہیں ہو سکے حالانکہ اب تک ۵۶۰ نام درج کر چکے ہیں، اس وقت تو صرف ان کے لیئے دعا کرتا ہوں، کہ خدا تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی ہر آفت سے محفوظ رکھے ان کے مدارج میں ترقی، رزق میں فراوانی، مقاصد میں کامیابی اور ہمتوں میں اولوالعزمی عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین

# کیا آپ کو نماز پڑھنی آتی ہے؟

ضرور آتی ہوگی کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور نماز اسلام کا سب سے زیادہ ضروری فرض ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ آپ نماز کی حقیقت سے، واقف ہوں آپکو نماز کے فرائض و واجبات بعض یا زیادہ ہوں یہ معلوم نہ ہو کہ نماز کی کس قدر تاکید کی گئی ہے اور عاشقان الٰہی کی نماز کیسی ہوتی تھی اگر یہ باتیں آپ کو معلوم ہو تو آپ نماز کے پابند ہی نہیں بلکہ نماز کے عاشق ہو جائینگے اس ضرورت کے لئے سب ذیل کتابیں منگائیے ان کو پڑھ لینے کے بعد انشاء اللہ آپ نماز نہ قضا کرینگے

## نماز کی حقیقت

پہلے تو یہ معلوم کیجئے کہ نماز ہے کیا جس پر اس کتاب میں نماز کی حقیقت اور فلسفہ کی بیان کیا ہے کہ پڑھنے والے پر اس قدر انوار ہوتا ہے کہ مبہوت ہو جاتا ہے اور خود بخود نماز پڑھنے کا گرویدہ اور شائق ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲ر

## ترغیب نماز

نماز کی حقیقت پڑھنے کے بعد اول تو آپ کو خود شوق ہوگا اس پر مزید تائید حق جل وعلا کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے اور نہ ہو ہی ایسی کہ فضائل دیکھئے تو سبحان اللہ ایک ایک نماز کے بدلہ میں ہزار ہزار نیکیاں اور فرشتوں کی دعا میں الغرض اللہ غضب سنا رہے ہونگے کہ پڑھے ہو جاتے ہیں تاکید نماز کے لئے یہ کتاب پڑھ لینے کے بعد ترک نماز کی مجال نہیں رہتی قیمت صرف ۳ر

## نمازوں کا بیان

جب نماز پڑھنے کا دل شائق ہو جائے گا اور ارکان و عہدوں سے دل لرزاں ہو پھر آپ نماز کی ترکیب پڑھئے اور بچوں کو پڑھائیے بیوی کو پڑھائیے اور پڑوسیوں کو پڑھائیے تاکہ گھر گھر نمازی ہو جائے اس کتاب میں نماز پڑھنے کی پوری ترکیب ہے قیمت ۴ر

## اعمال بخشش

جب نماز پڑھنے لگیں تو اس کے چھوٹے چھوٹے مسائل بھی معلوم کیجئے اس لئے کہ بعض اوقات بہت تھوڑی سی لغزش سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کتاب میں طہارت اور نماز کے تقریباً قریب قریب تمام مسائل ہی لکھدیئے ہیں تاکہ ارکان سے بھی واقفیت ہو جائے بہت مفید کتاب ہے قیمت ۲ر

## نمازیوں کی کہانیاں

نماز تو پڑھتے ہیں اس کے مسائل پر بھی عبور ہو گیا لیکن ذرا یہ تو دیکھئے کہ اللہ بلانوں کی نماز کیسی ہوتی تھی سبحان اللہ نمازیں ان کی تھیں اور وہ نمازیں دین و دنیا کی برتری دیتی تھیں دین ہی نہیں دنیا کے بھی ہزاروں فائدے اس میں مضمر ہیں یہ کتاب عورتوں کو ضرور پڑھائے کیونکہ اس میں کہانیاں ہیں اس لئے عورتیں اور بچے اکثر کوشش اور شوق سے پڑھیں گے قیمت ۷ر یہ سب کتابیں اگر ایک ہی وقت منگائیں تو مجلد اور جلد کی قیمت نہیں لیجائے گی۔ قیمت یہ پانچوں مجلد ایک روپیہ عہ

پتہ: منیجر حمیدیہ پریس دہلی۔

# علامہ شبلی کی کتابیں

سب سے زیادہ سستی کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں جس سے پوچھئے صرف یہی جواب ملیگا کہ حمیدیہ پریس دہلی سے

## سیرۃ النبی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات غزوات اور اخلاق و عادات کے متعلق بہت سے رطب و یابس واقعات تاریخ و سیر کی کتابوں میں مذکور ہیں لیکن اس کتاب کی اعلیٰ خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اس قسم کی تمام روایتوں سے قطع نظر کر لی گئی ہے اور صرف وہ واقعات بیان کئے گئے ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں اور جن کی صحت میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے تاریخ و سیر سے بھی وہی واقعات لئے ہیں جن کی صحت اور روایت کمزور و مشکوک ہو۔

حصہ اوّل: از ولادت تا آخر سلسلہ غزوات معہ مقدمہ اصلی قیمت چھ روپے رعایتی ۵ر

حصہ دوم: از سلسلہ تا وفات مفصل و مکمل حالات اصلی قیمت ۵ رعایتی ۴ر

## الفاروق

یعنی حضرت فاروق اعظم کی تالیف اور طرز حکومت کی فتوحات طریقہ حکومت انتظامی و نامہ مصر و ایران کی فتح کے واقعات حضرت عمر کی سیاست اخلاق زہد عمل اور اسلام کی عالمی تسلیم کا شاندار مظہر مولانا شبلی کی یہ بہترین تصنیف ضخامت ۳۱۲ صفحات قیمت دو روپے رعایتی ۱۲ر

## المامون

یعنی خلیفہ مامون الرشید عباسی کے عہد سلطنت کے حالات مولانا شبلی مرحوم کی پہلی تصنیف ہے جس میں موصوف نے تاریخ اسلام کے پر فخر عہد کے سیاسی علمی مذہبی اخلاقی تمدنی حالات قلمبند کئے ہیں جن سے دولت عباسیہ کے عروج و کمال کے زمانہ کا مکمل نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے ضخامت ۲۲۴ صفحے قیمت عمدہ رعایتی صرف ۹ر

## الغزالی

امام غزالی کی سوانح عمری اور ان کا فلسفہ اور علم کلام اور اخلاقی اور تصوفیات میں ان کے مجددانہ کارنامے علمائے اسلام میں امام غزالی کی اہمیت کو کوئی شخص واقف نہیں گردان کے حالات جلالت اور تحقیقات سے کم لوگ واقف ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان ان کو پڑھیں ضخامت ۲۸۸ صفحے قیمت اصلی ۱۲ رعایتی صرف ۸ر

## سیرۃ النعمان

امام ابو حنیفہ کی سوانح عمری اور ان کے اجتہادات اور مسائل فقہ حنفی کی تاریخ اور اس کی تدوین کے حالات فقہ حنفی کی خصوصیات علم حدیث علم فقہ کی تاریخ اور اسلامی قانون پر تبصرہ ضخامت ۴۰۴ صفحہ اصلی قیمت عہ رعایتی ۸ر

## مولانا روم

اسلام کے مشہور صوفی متکلم جلال الدین رومی کی مفصل سوانحعمری فضائل و مناقب ان کے تصوف کے اسرار علم کلام کے رموز اور مثنوی شریف پر مبسوط تبصرہ اور اس کے منتخب مضامین پر تبصرہ قیمت عہ رعایتی ۸ر

## سفرنامہ شام

مبہم روم و مصر و شام ۱۹۱۰ء علامہ شبلی مرحوم نے جو سفر کیا تھا اس کے حالات و واقعات یہ سفرنامہ بہت مقبول ہو چکا ہے اردو ممالک اسلامیہ کا یہ پہلا سفرنامہ ہے جس میں ٹرکی مصر اور شام کے علمی تعلیمی تمدنی حالات قیمت عہ رعایتی ۱۰ر

## مقالات شبلی۔ آغاز اسلام۔ حیات سعدی۔ حیات حافظ

قیمت رعایتی ۸ر قیمت رعایتی ۳ر قیمت رعایتی ۳ر قیمت رعایتی ۳ر

**تمام کتابیں منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے**

# دوزخ سے نجات

پانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ انسان آئندہ گناہوں سے اجتناب کرے اور پچھلی خطاؤں سے معافی مانگے اسی کا نام توبہ ہے توبہ کی تحقیق اور توبہ کے فضائل و ثمرات کے متعلق اب تک اردو زبان میں کوئی کتاب نہ تھی حمیدیہ پریس نے حال ہی میں یہ کمی پوری کر دی ہے کتاب کا نام ہی کتاب توبہ ہی کے نام سے شائع کی ہے جس کے چند مضامین یہ ہیں ۱۔ توبہ کے معنے اردو اور لغت مناجات توبہ۔ توبہ کی حقیقت فضیلت توبہ سرور دو عالم کے ارشادات ارباب طریقت کی توبہ حکایات توبہ ترک گناہ صغیرہ و کبیرہ توبہ کا ذکر قرآن میں گناہوں کی لذت گناہ کا خیالی معافی کے ذرائع صغیرہ گناہ ہی کبیرہ ہو جاتا ہے گناہوں سے بچنے کا اور علاج گناہ سے بچنے کی ہدایتیں اور حکایتیں مولا کی بندہ نوازی پر ہو استغفار عبادت دل امید تیم عبد و معبود میں رابطہ گناہوں سے نکھیوں کی بربادی فوری معاوضہ سے فکری گناہوں سے نقصانات نسخہ دافع مرض گناہ اس کے علاوہ بہت مضامین ہیں

قیمت دس آنے محصول ۶ رکلی عہ

حمیدیہ پریس دہلی

# مرنے کے بعد

کہا جاتا ہے یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا حل معلوم کرنے کے لئے ہر انسان مشتاق دیکھا جاتا ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صحیح معلومات اسی کتاب میں ہے اور مختصر فہرست مضامین یہ ہے فلسفہ روح انسانی روح کا دخول عہد میثاق روح حیوانی روح انسانی تناسخ ناقابل تردید حقیقت موت حیات سکرات موت تلقین جسم سے روح کا انقطاع حضرت آدم کی وفات وغیرہ رسولوں کی وفات ایمان و کفر نیک روحیں علیین ابرار مقربین بڑا خاتمہ بری روحیں سجین کفار کی ارواح سیاہ جواب نکیرین عالم برزخ عذاب و ثواب کا فلسفہ قبر کا عذاب تجہیز و تکفین نماز جنازہ جنازہ کے تعداد مسائل دفن کے طریقے اور مسائل فاتحہ درود تلاوت قرآن کا ثواب غیر ستان زیارت قبور تعزیت بتسلی کہاں کہاں نجات اخروی مردوں کو کیا چیز پہنچتی ہے دوسرے حصہ میں ۱۳۲ اصحاب کرام ادیان کے عظام کے رویائے صادقہ کے احوال ہیں جنہوں نے حسب وعدہ مرنے کے بعد اپنے احباب کو دوسری دنیا کے حالات بتلائے قیمت ۱۲

حمیدیہ پریس دہلی

# تعزیرات دوزخ

ہ ناغہ پڑھے گا اور مرنے کے بعد ہر ایک جنم کا حساب دینا پڑیگا اس کا نقشہ ہو تعزیرات دوزخ پڑھ لو تاکہ ہر گناہ کرنے کے بعد یہ بھی معلوم ہوتا رہے کہ اسکی تعزیر میں یہ بھی سزا ملیگی حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کو خدا بے حساب جنت میں لے جائے اور یہاں بھی ان کی عمر دراز کرے کہ انہوں نے اعمال سیہ کی فہرست بنا دی ہے ہر گناہ کی یہ سزا بھی بتلا دی ہے تعزیرات دوزخ میں جب ذیل گناہوں کی تفصیل دیکھو گے تو ڈر دریا سوز ظن باللہ بفضل کیسہ حسنہ تکبیر خود بینی بدعت بے عمل تقلید یزید زمانہ اہل احمد سے عداوت اور صحابہ سے بغض بدعتی اور امامت میں غض اور یغو کلام کی کثرت قرآن و حدیث سے استغنا بول و براز سے غفلت دھنو غسل حیض کی فرد گذاشتیں نماز بے جماعت اور جمعہ سے بے پروائی سفر اور بدفالی فقیر غریبی زینت قبر کہ لوہ سوگ اور تعزیوں کا احترام زکوٰۃ صدقہ فطر سوال بخل ورثہ کی فرد گذاشتیں بغض اور اسکی فرد گذاشتیں جانوروں سے بیسلوکی بخیر ۱۵ اس طرح کے ۲۳ مضامین ہیں کل حد ہیں توبہ کا بیان ہے

قیمت صرف محصول ۱ رکلی عہ پتہ حمیدیہ پریس دہلی۔

# فالنامہ ناصری

ہر کام شروع کرنے سے پہلے احسن طریقہ یہ ہے کہ استخارہ کر لیا جائے تاکہ اگر اس کام کا انجام ٹھیک نہ ہو تو اسے ترک کر دیا جائے زمانہ کے دین نے فضل اس خیال سے کہ مسلمان غریبوں اور مالوں سے بچا رہیں گے اور کامیابی کے ہنسہ میں بھیکر اپنے ایمان و ضمیر کو بیچ نہ دیں بزرگان دین نے اپنے صحیح فالنامے ایسے لکھے ہیں جن سے انسان کے کام کا انجام معلوم ہو سکتا ہے ابن بزرگوں میں شیخ محی الدین اکبر ابن عربی بڑے پایہ کے صوفی عالم گذرے ہیں جنہوں نے ایک فالنامہ بنام شمس الرمز لکھا تھا جس سے ہر کام کا انجام قرآن مجید کی آیت سے معلوم ہو سکتا ہے ہم نے اس کا ترجمہ کر کے اس کے ساتھ قرعۃ الانبیا یعنی فالنامہ پیغمبران فالنامہ ادویائے کرام فالنامہ غوث الاعظم فالنامہ دیوان حافظ فالنامہ مثنوی شریف شامل کر دیا ہے یہ فالنامے ایسے صحیح ہیں کہ ان سے ہر کام کا انجام معلوم ہو سکتا ہے اس تمام مجموعہ کا نام

فالنامہ ناصری

ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسا اعلیٰ اور مستند فالنامہ اس سے پیشتر شائع نہیں ہوا قیمت ۸ رمحصول ۵ رکلی ۱۳ ر

پتہ:- منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# زیارت رسول

شاہدار مدینہ کی موہنی صورت دیکھنے کا کونسی امنگ ہے جو شیدا نہ ہو گا یہ ہر وقت ہی کم رہ لوگ جو سعادت زیارت حبیب سے بہرہ ور ہو چکے ہیں فرشتہ نصیب وزیر طالع حضرت مولانا مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کو خدا جزائے خاص عطا فرمائے کہ انہوں نے زیارت رسول کا طریقہ عام کر دیا ہر روز شریف کے وہ اوراد و وظائف بتلائے ہیں جس سے زیارت حبیب الہ العالمین ہو جاتی ہے چنانچہ اسی نام سے حضرت ممدوح کی ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں درود شریف کی برکات و سعادات اور اس کے فضائل صحیح احادیث سے بیان فرمائے ہیں اس کے بعد ادعیہ عظام کے مقامات نقل کئے ہیں جنہوں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت جس جس طریقہ سے کی ہے۔

حضرت ممدوح کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ نعمت اب عام ہو گئی ہے اب بھی کوئی محروم زیارت حبیب رہ جائے تو اللہ کی مرضی اور اس کی سیہ بخیج۔

قیمت ۸ رمحصول ڈاک ۵ رکلی ۱۳ ر

پتہ

منیجر حمیدیہ پریس۔ دہلی

# شہید کربلا

رسول پاک کی روح مقدس کا کیا حال ہو گا جب نواسۂ نبوی کربلا کے تپتے ہوئے میدان میں بہر دیا بہ تشنہ بے یار و مددگار جانور زنی طرح گھسیٹے جا رہے تھے اگر ان حالات المناک کو صحیح الفاظ میں پڑھنا اور دیکھنا چاہیں تو کتاب دردناک شہید کربلا منگائیے اس میں شہادت کے پہلے واقعات نہایت تحقیق و تفتیش کے بعد درج کئے گئے ہیں ابتدا سے لیکر انتہا تک اس دلگداز تاریخ کو نہایت ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یزید کی تخت نشینی حضرت امام حسین کو مدینہ تا مکہ تا کوفہ حضرت مسلم کی شہادت ظالموں کی غداری کوفیوں کی غداری ظالموں کا معصوموں تک کو بھی جن جن کر جام شہادت پلانا المیہ پر مظلوم یہ کتاب کربلا کی دردناک تاریخ ہے جگہ جگہ میر انیس کے مرثیے بھی لئے گئے ہیں اور آخر میں تو حضرت خواجہ حسن نظامی کے نثر کے مرثیے اس قدر المناک ہیں کہ ہچکی بندھ جاتی ہے اور حاضرین کی سب سے موثر اور دردناک کتاب ہے اور لطف یہ ہے کہ ادنیٰ سادہ بھی غیر مستند نہیں قیمت ۸ رمحصول ۵ رکلی ۱۳ ر

پتہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# دُنیا کو مہذب بنانے والے آج وحشی کہلائے جاتے ہیں

اس لیے کہ وہ مذہب سے منہ موڑ بیٹھے، اپنی سطوت کھو بیٹھے، اپنے تمدن کو رو بیٹھے، اور یہ سب کچھ انہی کے ہاتھوں ہوا، کون نہیں جانتا، کہ اسلامی تعلیم کس قدر مکمل تعلیم ہے، یہی وہ تعلیم ہے جس کے خوشہ چین آج مہذب دنیا بنانے والے کہے جاتے ہیں، اور پھر اسی کے منہ آتے ہیں ہے کوئی مذہب جو اپنی تعلیمات سے وہ سب کچھ دکھلا دے جو آج تہذیب و ترقی کا دعویدار ہے یہ خوبی صرف اسلام میں ہے کہ اس نے اپنی فطری بیش بہا تعلیم سے انسانی زندگی کے ہر شعبہ کو سنوارا ہے مگر آہ مسلمانوں کو کچھ بھی خبر نہیں کہ اس بحر بے کنار میں اور اس سر بفلک پہاڑ میں کیسے کیسے گوہر آبدار اور جواہر بے بہا موجود ہیں،

بدقسمتی سے اسلامی تعلیم ہندوستان کے مسلمانوں میں صرف اسی حد تک جاری رہی جہاں تک عبادات کا تعلق تھا، اور یہی وجہ ہے کہ تقدس کا ضعف اسی کو ملا جو صرف صوم و صلوٰۃ کا پابند تھا، حالانکہ مذہب اسلام کا منشا یہ تھا، کہ انسان کی زندگی کا ہر قدم اسی کے نام پر اٹھے، اسی لیے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ یہ اسوہ حسنہ صرف عبادات ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ اعتقادات، معاملات، معاشرت، سیاست سب پر حاوی ہے لیکن ہزارہا مسلمان ہیں جو معلومات اسلامی سے عاری ہو کر غیر مسلموں کے رواسم میں ڈھل گئے، اور اسی لیے انہوں نے اغیار کے قصے کہلائے،

اسلامی تعلیم میں کیا کچھ نہیں، اس کا کبھی نہ بدلنے والا قانون آج بھی مہذب دنیا کے لیے مشعل راہ ہے، انسانی قانون روزمرہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں لیکن اسلام کا اٹل قانون چودہ سو برس سے بجنسہٖ اپنی لسانی کر رہا ہے،

انسانی زندگی کے ہر شعبہ "معاشرت" پر نظر ڈالیے کیسی لاثانی رواسم، اور دنیا کے انسانی کو متفرق کرنے والے قوانین دنیا میں رائج ہیں، لیکن ایک اسلام اور فقط اسلام ہے جس نے انسانی زندگی کے اس شعبہ کو جا بجا نمایاں کیا، آپ ذرا حمیدیہ پریس دہلی کی تازہ کتاب منگا کر پڑھیے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا پر اسلام نے کیا کیا احسان کیے ہیں، اور آج کل کے مسلمان اس سے کس قدر دور ہیں، اس کتاب میں اول اسلام سے اسیق دنیا کی گندی اور تاریک معاشرت کی تاریخ ہے اس کے بعد ہر مسلم مذہبی تعلیم معاشرت کی خوبیاں اور بوالعجبیاں دکھلائی ہیں، اس کے بعد عنوان قائم کر کے دنیا کو اسلامی معاشرت سے بہرہ ور کیا ہے، اسی حسب ذیل مضامین اسلام کی تابندہ روشنی میں نمایاں کیے ہیں دنیا کے ساتھ طریقہ ہائے برتاؤ کا سلوک، اعزہ و اقربا کے ساتھ غیر مسلم دنیا کی روایتی تعلیم، اسلام کی جانفزا ہدایات، میاں بیوی کے حقوق، بچوں کی پرورش، اعزا و اقارب کے ساتھ برتاؤ، ہمسایہ کے ساتھ برتاؤ، خلاصوں اور کنیزوں کے ساتھ برتاؤ، اغیار کے ساتھ برتاؤ، مہاجنی طریق خرید و فروخت کا امتناع، سود کی ممانعت، محنت و کوشش، دولت کی اہمیت، معاش اور اسلام، اسلام اور جنگ، اسلام اور دشمنوں سے سلوک، اسلام اور ذمیوں کے حقوق، اسلام اور انسداد فحاشی، گداگری، پوری اجرت نہ دینا، اسلام اور صدقہ و خیرات، دیگر مذہب کے ساتھ اسلام کا سلوک، وہ مضامین ہیں جنکو پڑھ کر اگر انسان ان کے سانچے میں ڈھل جائے تو دنیا والوں کو

**۶۴۲** نمبری کتاب کی قیمت **۱۲** محصول **۲** کل **۱۴** مینیجر حمیدیہ پریس دہلی

# قرآن شریف پڑھنے سے پہلے

یہ تو معلوم کر لیجئے کہ قرآن شریف ہے کیا، اس کا پڑھنا ہمارے لیے کیوں بابرکت ہے اور وہ کون سے آداب ہیں جن کے ترک کرنے سے قرآن ہی وبال جان بن جاتا ہے، حقیقت میں ہر چیز دیکھنے کا لطف ہی جب ہے کہ آدمی اس کی اہمیت سے واقف ہو، اگر آپ چاہتے ہیں، کہ قرآن شریف کے متعلق پوری معلومات بہم پہنچائیں تو حمیدیہ پریس کے جدید ایڈیشن

**تاریخ القرآن** منگا کر پڑھیے اس ایڈیشن میں بہت سی جدید معلومات کا اضافہ ہوا ہے جو علامہ مولوی سید نذیر الحق صاحب مصنف کتاب الاسلام کے جانکاہ محنت کا نتیجہ ہے اس کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں،

قرآن پاک، صحائف و تورات، رسول اور وحی آسمانی کی ضرورت، پیغمبروں کا انسان ہونا کیوں ضروری ہے، رسول کریم اور قرآن مقدس، پیغمبر اسلام تمام دنیا کے لیے قیامت تک ایک کامل نمونہ ہیں، دنیا والو قرآن ہمارا آخری ہدایت نامہ ہے، قرآن دنیا میں مصدق ہو کر آیا ہے قرآن کی جملہ الہامی کتابوں اور مذاہب پر کامل فتح، قرآن کا جملہ مذاہب کے نام کھلا چیلنج مسلمانوں کا زندہ نبی اور قرآن ناطق، قرآن مقدس کے نزول سے پہلے کی دنیا، دور ظلمت، انسان عظیم محمد عربی اور قرآن مجید نے دنیا میں آکر کیا کیا، قرآن کریم کی وہ اصلاحیں جو اسکی تعلیم کو ممتاز بنانے والی ہیں، مسئلہ توحید، قرآن نے توحید پر کیوں اس قدر زور دیا، قرآن مجید کی وسیع فیاضی اور رواداری، دوسری اصلاح، خدا شناسی، تیسری اصلاح، چیزوں کی دستبردی سے نجات، چوتھی اصلاح نیکی اور بدی کا اصول، قرآن مجید کا مرتبہ، اور طریقہ عبادت اور ارشاد، عقائد، جنہ کی بنیاد، قرآن کے قصص، قرآن کا طریقہ بیان، اصول مناظرہ اور قرآن حکیم، قرآن پاک کی عملیاتی تعلیم، قرآنی تعلیم کامل، اور فطرت کے مطابق ہے قرآن کے منزل من اللہ ہونے کا ثبوت، نزول قرآن، نزول قرآن کے مدنی نزول میں حکمتیں، وحی کی قسمیں، فتح، مفہومات قرآن، جمع و ترتیب قرآن، سور و آیات کی ترتیب، صحابہ کرام کے عہد مبارک میں قرآن کی حالت، رسم خط، علامات قرآن، اوقاف، وقف اور وصل کی علامتیں، اختلاف قرارت جب قرآن، قرا کا بیان، سات قاریوں کا بیان، قرآن پاک اعجاز، قرآن مجید کے فضائل اور اس کی تلاوت کا ثواب، چہل احادیث در فضائل قرآن، چہل احادیث در فضائل سورہ ہائے قرآن، کوتاہیاں درباره قرآن پاک، آداب تلاوت، قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ کے آداب عدہ مسائل ضروری متعلق قرآن، قرآن اور مسلمان، فہم قرآن سے روکنے والا ایک سبب، قرآنی آیات کا حقیقی احترام، قرآن تو موجود ہے مگر قرآن کی تعلیم دینے والی قوم موجود نہیں، خاتمہ بالخیر،

**دیکھا** آپ نے کیا اس کتاب کے پڑھے بغیر تلاوت قرآن کا کوئی لطف ہے، اور اس کتاب کے پڑھ لینے سے معلومات قرآنی میں کتنا بڑا اضافہ ہوتا ہے، یہی وہ کتاب ہے جو اختصار کی حالت میں ہزارہا فروخت ہو گئی اور اس ایڈیشن میں تو عجیب و غریب مضامین کا اضافہ ہوا ہے، کاغذ اور چھپائی بہت اعلیٰ ہے

یہ ایسی نایاب کتاب ہے جو اسلامی مکاتب میں بطور درس شامل ہو جائے، یہ ایسی کتاب ہے جس کو ایک مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت ضرور پڑھنی چاہئے، اور یہی وہ کتاب ہے جس کی نظیر اس نوع پر اردو زبان میں نہیں ہے

ضخامت ۸۰ صفحات، قیمت فی جلد ۱۰ دس آنے محصول ڈاک ۲ کل ایک روپیہ

**حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے**

# عورت

پھولوں کی سیج پر حسن کی رعنائیاں دیکھنے سے پہلے مجسمہ ناز کے تمام پوشیدہ رازوں سے واقف ہو جائیے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ کتاب عورت پڑھ لیں اس کتاب میں یورپ و امریکہ کی بہترین صنعتی کتابوں کی عطر کھینچا گیا ہے عورت کی زنانی زندگی کا مکمل نوٹ ہے عورت کے پوشیدہ اجزائے جسم عورت کی فطرت عورت کی تربیت عورت کے باغ حسن کی پرورش حقیقی غرضکہ عورت کی زندگی کے متعلق کوئی پوشیدہ بات ہی ایسی نہیں جو آپ کو عورت میں نہ مل سکے یہ کتاب حقیقتاً عورتوں کی انسائیکلوپیڈیا ہے اس کتاب کو پڑھکر آپ ہر قسم کے کوک شاستروں سے بے نیاز ہو جائینگے اس کتاب میں اپنی مرضی کے مطابق اولاد پیدا کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں اس کتاب میں دو سو کے قریب رنگین فوٹو بلاک ہیں اور قلمی تصویریں بھی سو کے قریب ہیں کاغذ کھلائی چھپائی بہت ہی اعلیٰ ہے ضخامت ۴۰۰ صفحات

قیمت دو روپے محصول ۷ رکل چار

پتہ:- منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# شب ناچہ عروسی

اس کتاب میں ہدایت دلآویز نہایت پرکیف طریقہ پر ازدواجی زندگی کے تمام پوشیدہ رازوں کو نہایت نفاست و متانت کے ساتھ بیان کیا ہے اس عورت کی ازدواجی سرگزشت کا راز اسی میں پوشیدہ ہے کہ وہ شادی کے متعلق تمام باتوں سے واقف ہو جائے مندرجہ ذیل عنوانوں میں بلفریب بیاں بیویوں کی زندگیاں جو غلاب میں کٹتی ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ عورت کو شادی سے پیشتر اپنی آئندہ زندگی کے متعلق ذرا بھی علم نہیں ہوتا اسی خیال کو پیش نظر رکھکر یہ کتاب لکھی گئی ہے مغربی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد لکھی گئی ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ صنفی تعلیم کے لئے ہندوستان میں یہ سب سے بہتری کتاب ہے اس صنفی علمی معاشرتی اور اخلاقی کتاب آج تک ہندوستان کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی کتاب کا ایک ایک حرف انگیز معلومات کا چھلکتا ہوا ساغر ہے۔ اس کتاب کی لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا ضخامت ۲۷۶ صفحات

قیمت صرف ایک روپیہ محصول ۷ رکل چار

اس کتاب میں گیارہ اعلیٰ درجہ کی فوٹو بلاک کی تصویریں بھی ہیں

پتہ:- حمیدیہ پریس دہلی

# بہار شباب

صنفی کتابوں میں اب تک جس اسلوب بیان کو اپنایا گیا ہے وہ اختیار کیا ہے مجازات کی بھرمار ہے گویہ مطالعہ کو کتابی ہے پر لطف بنانے کے لئے شائع کے لحاظ سے اتنی اہم نہیں ہے جس قدر کہ صنفی معلومات سے عوام کو مستفید کیا جا سکے بہار شباب اپنی رنگینی عبارت کیساتھ صنفی معلومات کا وہ ذخیرہ لایا ہے جو اب تک کتابوں میں مشکل سے ملیگا بہار شباب میں اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ صنفیات کی حقیقی تعریف کا احترام کرتے ہوئے کتاب کو اسی دائرہ میں رکھا گیا ہے بہار شباب میں جا بجا تاریخی و ادبی حکایات کا عبرت و موعظت کا بہترین سرمایہ ہے بہار شباب میں مختلف حسن کے مختلف پہلوؤں پر تبصرہ کیا گیا ہے بہار شباب میں نوجوانوں کو شادی والی کی خرابیاں بتلاتے ہوئے بہترین ضروری نسخہ جات بھی بتائے گئے ہیں بہار شباب میں ارباب عیش کی فراوانی کا سامان ہے بہار شباب طبی جواہر ریزوں کا خزانہ ہے بہار شباب ہر شادی شدہ مرد و عورت کی الماری کی زینت ہے بہار شباب طلاق کی رعنائیاں ہر شادی شدہ کے لئے ہر آئینہ کا کام دیتی ہیں غرضکہ یہ کتاب میں وہ سب کچھ ہے جو ازدواجی سرگزشت کا باعث ہوتا ہے متعدد رنگین فوٹو ہیں قیمت عمدہ محصول ۷ رکل چار ضخامت ۲۰۰ صفحات

پتہ:- منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# کشمیری کوک شاستر

یعنی مجربات بوعلی سینا با تصویر

یہ کتاب جس کے شیخ الرئیس بوعلی سینا کے بہ زود اثر اور مجرب نسخے برسوں کی مدت سے لوگ تلاش میں تھے بہت ہی تلاش و جستجو کے بعد حاصل کر کے اردو میں شائع کر دیئے گئے ہیں اگر آپ ہمیشہ جوانی حاصل کر کے بھی زندگی بسر کرنے کے خواہشمند ہوں اگر آپ چاہتے ہوں کہ آپ اپنے ذریعی نافی پر لطف و مسرت کی زندگانی پر ہمیشہ غالب رہیں اور ہمیشہ آپ کے قابو میں رہے تو اس کتاب کو مطالعہ میں رکھئے اور اس پر عمل کیجئے تا دم مرگ آپ وہی لطف حاصل کر سکیں جو پندرہ بیس سال کا نوجوان اپنے ہم عمر رفیق حیات سے حاصل کر سکتا ہے زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں اس کتاب میں آٹھ رنگ کشش تصاویر بھی ہیں جو نہایت احتیاط و لطافت سے چھاپی گئی ہیں۔

ضخامت ۳۰۰ صفحات قیمت عمدہ محصول ۷ رکل چار

یہ کتاب اس قدر مقبول ہے کہ صرف پنجاب میں کئی ہزار فروخت ہو چکی ہے۔

پتہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# کیف مواصلت

دنیائے لطف و مسرت اور لذت کیف میں انتہائی چیز ایک مرد اور جوان مرد کے لئے عورت سے مواصلت ہے اور یہی وہ کیف افزا سرور ہے جس پر دنیا کی بقا کا مدار ہے یوں تو فطرت کی بسیط دنیا میں ہزاروں ہستیاں ایسی ہیں جو صرف فانوی طریق پر دنیا کی آبادی میں اضافہ کرتے کرتے چلی بستی ہیں لیکن یہ زندگی تو جانور بھی گذار لیتے ہیں بات تو یہ ہے کہ اس کیف بہ درشعبہ حیات سے اس درجہ تمتع حاصل کیا جائے جو دوسرے ذی حیات عالم سے بالا الامتیاز ہو یہ کتاب مواصلت کے اس درجہ پر پہنچا دیتی ہے جہاں لذت ہی لذت ہے کتاب کے کیفیات سے تعارف اتنے مختصر نہیں ہیں ناممکن ہے صرف اتنا بتا دیا جائے کہ یہ کتاب یہ جابلکل صاحب سر علوم مصنفات کی سب سے زیادہ کیف انگیز اور آخری تصنیف ہے اور نقاش نقش ثانی بہزاد کے زوال کی مصداق ہے ۲۷۶ صفحات کی ضخامت ہے اور متعدد قلمی تصاویر اور رنگین اعضائے تناسلی اور رنگ بلاک بھی ہیں

قیمت عمدہ محصول ۷ رکل چار

پتہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# انگریزی کوک شاستر

یعنی اقدام دوم لطف اٹھالیے اور تمام لطف یعنی بچوں کے جھنجھٹ سے رنگینی کی بچائیے اسی لئے اس کا نام مکمل کنٹرول ہے عورت کی شباب آفرینی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ تم اس کے حسن و جمال کے خزانہ کو بخوبی لوٹ سکو اور کھلے کارڈ کھیلو اولاد کی کثرت سے نہ صرف ملکہ حسن کے باغ جمال پر خزاں چھا جاتی ہے بلکہ غریب الدین کیلئے ان کی پرورش سوہان روح ثابت ہوتی ہے اور انسان اندھی زندگی کی بھی مسرتوں سے محروم ہو جاتا ہے ہر تھکے کنٹرول ایک حیرت انگیز طلسمی کتاب ہے جس کو پڑھنے کے بعد تمہارے سامنے زندگی کی ایک بڑی حقیقت بے نقاب ہو جائیگی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ اولاد کی پیدائش کو روک کر زندگی کی بہار و لطف کا سچا راستہ طریقہ کیا ہے اس کتاب کو پڑھکر اولاد کی پیدائش بالکل تمہارے اختیار میں ہے جب چاہو گے اولاد ہو گی اور جب چاہو گے نہ ہو گی پھر لطف یہ کہ اس حیرت انگیز کتاب کی مدد سے تم جب تو ہنسی بیٹا یا بیٹی پیدا کر سکتے ہو ہر تھکے کنٹرول پر لطف و دلفریب کی بہترین سائنٹفک کتابوں کا جوہر ہے

قیمت عمدہ محصول ۷ رکل چار

پتہ:- منیجر حمیدیہ پریس دہلی

اجیبوا عوۃ الداع اذا دعان

# دعا

جب انسانی عزائم ملیامیٹ ہو جائیں دست و بازو کی کارفرمائیاں شل ہو جائیں ہادی طاقتوں کا چراغ گل ہو جائے یا جب انسان اس درجہ درماندہ اور لاچار ہو جائے کہ اس کو اپنی کوشش فضل ایزدی کے سامنے ہیچ نظر آنے لگے تب وہ فتاد گی و درماندگی ولاچارگی نوری سلطان کے دربار میں نوازی جاتی اور یہی قبولیت دعا ہے یہ بالکل یقینی ہے کہ خاصان خدا کے طریق پر اگر دعا مانگی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے خواہ بظاہر اس کا نتیجہ حسب خواہش مرتب نہ ہو کیونکہ خدا کبھی اپنے بندوں کی برائی نہیں چاہتا اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں درجا جابت کو پہنچیں تو قرآن پاک کی دعائیں جو خانوادہ انبیاء کو تلقین فرمائیں یا رسول کریم کی دعائیں جو انہوں نے صحابہ کو تبلائیں یا خاصان خدا کی تبلائی ہوئی دعائیں کو اپنا شعار راہ بنائیں۔

**قرآنی دعائیں** اس کتاب میں دعا کے طریقے دعا کے آداب استجاب دعا کے اوقات کا تذکرہ ہے اس کے ان تمام دعاؤں کے اثرات اور توجیہات ہیں جو قرآن پاک میں وارد ہیں ضخامت ۱۲۰ صفحے قیمت ۸ رکاغذ بہت موٹا جلد مضبوط۔

**پیغمبری دعائیں** یہ ۱۶۰ صفحہ کی کتاب ہے بہت موٹا سہ درق ہے اس میں احادیث سے دعا اور روح ہیں اس کے بعد تمام وہ دعائیں ہیں جو رسول مکرم نے ہر موقعہ کے لئے صحابہ کرام کو تلقین فرمائی ہیں بہت موثر اور مفید کتاب ہے قیمت ۸ ر

**دعائے مقبول** یہ علامہ حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب قبلہ کی مرتب کردہ کتاب ہے اور اس میں تقریباً ہر ضرورت کے لئے دعا ہے اول سات روز کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں اس کے بعد سات دن کی اور مناجاتیں ہیں پھر صلوۃ الرسول اور حزب البحر ہے اور آخر میں کوئی ضرورت ایسی نہ ہوگی جس کی دعا اس میں نہ ہو آخر میں ثبوت اجابت حضرت مولانا رومی اور دعائے حزب البحر کے اعمال مجربہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب بہت مقبول و تیر بہدف کا اضافہ ہوا ہے ضخامت تقریباً ۱۰۰ صفحات قیمت مجلد عمدہ

**رسول کی دعائیں** یہ دعاؤں کا مجموعہ بعد بداہی حال میں تیار ہوا ہے اس میں قرآن شریف سے رسول کی دعائیں اور احادیث نبویہ صلعم اور آثار سلف اور بزرگان دین کے مستند و مجرب معمولات سے بڑا ذخیرہ لکھے گئے ہیں جن کے مقبول ہونے میں آج تک کسی کو شک و شبہ نہ ہوا اور نہ ہوگا کیونکہ یہ سب الہامی دعائیں روح القدس خود باری تعالیٰ نے اپنے محبوب رسولوں اور نیک بندوں کو تعلیم فرمائی ہیں ظاہر ہے کہ اسکی مقبولیت اجابت میں کیا درجہ کمی ہوگی قیمت عمدہ ۸ ر ضخامت ۱۱۲ صفحات۔

**اردو دعائیں** حضرت خواجہ حسن نظامی کی آسان نثار دعاؤں کا ایک زمانہ کو اعتراف ہے حضرت ممدوح نے زیارت حبیب کبریا میں سرکائنات کے اشارہ سے اردو زبان میں ہر ضرورت کے لئے دعائیں لکھی ہیں اپنی زبان ہمدرد چونکہ ہر لفظ دل کی گہرائی سے لکھا ہے اس لئے ہر مرد عرش علیم پر اثر کرتا ہے اور چونکہ اپنی زبان میں دعا مانگنے کی وجہ سے تشبیہ بکر الفاظ کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اس لئے قدرتاً خشوع پیدا ہو جاتا ہے نیا ایڈیشن ابھی حال میں تیار ہوا ہے قیمت ۸ ر آٹھ آنے۔

پتہ:- حمیدیہ پریس دہلی

۱۸۶

# بدھو کی خدمت کے سو برس

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ قوت کا عطا فرما رکھا ہے اس نسخہ کے نتیجے یہ عبارت درج ہے۔

"ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ شل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے تا دم مرگ طاقت جسمانی ہمہ حضور قائم و برقرار رہے ہر روز ..... سے بیزاری نہ ہوگی اور ایک وقت میں بجز تین بار کے ..... طبیعت کو قرار نہ ہوگا یہ نسخہ لہسلسلہ خاندان حکیم شیخ عبد الحمد خاں دہلوی شاہی میرے عم بزرگوار حضرت فخر الدین مرحوم سے ہمہ کمترین کو عطا ہوا جو بطور یادگار بسماندگان ورثہ عطا کیا یہ نسخہ حقیقی بدرست و صحیح میری اوائل عمری میں ایک دفعہ طیار ہوا تھا اب جگان ہندوستان سے میرے عم مرحوم کو ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ انعام و اکرام ملا تھا اور نواب سالار جنگ اول الٰہی ہمراہ خوراک معجون ہذا کا استعمال فرما کے جوانا انعجب ڈیڑھ سو برس بے ماتا ہ طاقت رہے یہ تذکرہ بماہ جمادی الاول ۱۳۱۰ھ کا ہے بسماندگان کو اس کو پورا علم ہے"

اس نسخہ سے جو معجون تیار کی جاتی ہے اس کا نام **معجون مددگار غدود** ہے جوانوں اور ادھیڑوں کو معجون مددگار غدود کی سات خوراکیں چار روپے میں دی جاتی ہیں (علاوہ محصول ڈاک) لیکن اگر کوئی سو برس کی عمر والے (صاحب طلسمائیں) کے تو ان سے سات خوراک کی قیمت صرف تین روپے لوگا اور محصول بھی اپنے پاس سے لگا کر معجون کو بیدیں گے خاص یہ ہے کہ سو برس کے ہونے کا وہ کسی طرح اطمینان دلا دیں سو برس نہ سہی لگ بھگ سہی۔

## نوٹ

جنھیں جریان کی شکایت ہو وہ معجون مددگار غدود نہ منگائیں کیونکہ معجون مددگار غدود صرف قوت کی دوا ہے جریان کے مریضوں کے لئے معجون کایا پلٹ مفید ہوگی۔ قیمت بمع خوراک ڈاکخانہ ۱۲ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ

منیجر رسالہ نظام المشائخ ۱۷ کوچہ چیلاں

دہلی

# کیا واقعی آپ بھی مسلمان ہیں؟

بسوال خواہ کتنا ہی دشکن کیوں نہ ہو، لیکن آج کل کے ہر مسلمان سے کیا جا سکتا ہے اس لیے نہیں کہ خاکم بدہن کلمہ طیبہ دنیا سے اُٹھ گیا، اس لیے نہیں کہ خدانہ کرے مساجد ویران ہو گئیں یا اس لیے کہ کعبہ کا حج بند ہو گیا، یا روزہ رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے خدا کے خوف و ہیبت سے مفقود ہو گئے بلکہ اس لیے کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کے پرستاروں نے اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے ارکان اسلام ضرور پورے کرتے ہیں لیکن صرف اس لیے کہ ان کے آباؤ اجداد ایسا ہی کرتے تھے وہ اوامر و نواہی کی کچھ نہ کچھ پابندی ہی ضرور کرتے ہیں، لیکن اس لیے نہیں کہ بڑے ایسا ہی کہا کرتے تھے لیکن یہ ایک مسلمان ہونے کے لیے کافی نہیں ہے، مسلمان وہ ہے جو کامل طور سے جانتا ہے کہ میں مسلمان کیوں ہوں، افسوس کہ اسلامی تعلیمات کی کتابوں میں اس تعلیم کا فقدان ہے، اور ہاں مذہب کو قطع طور پر تباہ کیا گیا ہے، ضرورت اسکی تھی کہ پہلے عملی طور پر اسلام کی خوبیاں ذہن نشین ہوتیں اس کے بعد احکام بیان ہوتے تاکہ معلوم ہوتا کہ عبادات سے ہمارا ہی فائدہ ہے خدا کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں الحمد للہ کہ حمید یہ پریس اس میں کامیاب ہو گیا، اور اس نے ایک ایسی کتاب تالیف کرادی جو اسلامی تعلیمات میں اپنی نوع کی سب سے پہلی کتاب ہے اسلام کی خوبیاں اور اس کے بیان کردہ اوامر و نواہی ایک بحر فوادر ہے جس کو بیان کرنے کے لیے ہزارہا دفتر درکار ہیں، پھر بھی اس پوری تعلیم کو بارہ سو صفحات میں پورا کر دیا گیا ہے اور اس کا التزام ہے کہ مذہبی معلومات کے سلسلہ میں کوئی کیفیت ہی ایسی نہ رہنے پائے جو اس کتاب میں نہ مل سکے، اس کتاب کا نام **کتاب الاسلام** ہے اور یہی وہ کتاب ہے جو سات سال کی مسلسل محنت سے چار متبحر عالموں نے تیار کیا ہے اور یہی وہ کتاب ہے جو ایک مرتبہ تیار ہو کر ردی کی ٹوکری کی نذر ہو گئی، اور آٹھ سو روپے پر پانی پھر گیا، اب جب دوبارہ اس کو تیار کیا گیا، تو ملک بھر میں دھوم مچ گئی، اور ہندوستان میں متفقہ طور پر یہ تسلیم کر لیا گیا، کہ **ایک مسلمان صحیح طور پر جب ہی مسلمان ہے جبکہ اس کتاب کو پڑھ چکا ہو**، تو کیا آپ بھی واقعی مسلمان ہونا چاہتے ہیں

کتاب الاسلام میں اوامر و نواہی اسلام اور قانون شریعت تو ہے ہی، لیکن سب سے پہلے یہیں تبلایا گیا ہے کہ "مذہب کسے کہتے ہیں، اور مذہب دنیا میں کب سے ہے" **مذہب کی صداقت کا معیار کیا ہے**" "دنیا کو مذہب کی کیوں ضرورت ہے" "مذہب بد مذہبی اور لامذہبی میں کیا فرق ہے" "دنیا کے مشہور مذاہب کون کون سے ہیں، اور کب سے ہیں اور انکی مابہ الامتیاز خصوصیات کیا ہیں" "اسلام سچے مذہب کے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں" "اسلام کسے کہتے ہیں، اور مسلمان کون ہوتا ہے" "اسلام دنیا میں کب سے ہے اور اسمیں کب تک باقی رہنے کی صلاحیت ہے" دوسرے مروجہ مذاہب پر اسلام کو کیوں فوقیت ہے" اسلام اور اس کی صداقت پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں ان کا کیا جواب ہے" اسلام اور اسکی تعلیمات کے متعلق غیر مسلموں کی کیا رائے ہے، اسلام کی اہم تعلیمات کیا ہیں اور آج کل کے مسلمان ان تعلیمات پر کس حد تک عمل پیرا ہیں، اسلام کی اہم تعلیمات کن کتابوں میں ہیں اور وہ کتابیں کب اور کیسے بنیں، وحی والہام اور اس کے اقسام، نزول وحی کی کیفیت، قرآن و حدیث کی تاریخ، اسلامی تعلیم کو سمجھنے کے لیے قرآن و حدیث کے علاوہ کن کتابوں کی مدد کی ضرورت ہے، یہ وہ چیزیں ہیں، کہ اگر ایک مسلمان ان سے بے خبر رہ جائے تو وہ صحیح معنوں میں سچا مسلمان ہے اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کتاب کے زیر لینے کے بعد ایک مسلمان کو ہرگز ہرگز مرتد نہیں بنا سکتی، مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد آربوں اور عیسائیوں میں صف پڑ جائے گی اور انکی شدھی اور مسیحیت کی فیکٹریاں بند ہو جائیں گی

**کتاب الاسلام** حالات حاضرہ کو ملحوظ رکھ کر بہترین کتاب ثابت ہوگی، مذکورہ تعلیمات کے علاوہ خالص اسلامی اصول کا تذکرہ بھی اس کتاب میں ہے اور بہت مفصل ہے مثلاً علم کلام عقائد، اسلامی عبادات (فقہ) اسلامی آداب، اسلامی اخلاق، اسلام کا تصوف، اسلام کے مشہور فرقوں کے حالات، اسلامی عقائد اس قدر تفصیل سے ہیں کہ شاید ہی کوئی کتاب اتنے مجموعہ کی حامل ہو، اسلامی عبادات پر موضوع اس کتاب کا سب سے طویل موضوع ہے اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں چھوڑ گیا جو انسانی ضروریات کے لحاظ سے ذہن میں آسکے اور اس کا جواب اس کتاب میں نہ ملے، اس کے بعد مسنون و مستحب عبادات ہیں اور اعمال واوراد، پھر معاملات اور آخر میں اسلامی تصوف، ریاضات اور مجاہدات

یہ ایک اجمالی خاکہ ہے اس بے نظیر کتاب کا جس کو اسلامی ضرورت نے ایک حقیر انسان کے ذریعہ منصہ شہود پر جلوہ ریز کیا، آج صرف ہی ایک کتاب ہے جو ہم اپنے غیر مسلم بھائیوں کو ہدیہ کر دے سکتے ہیں کہ یہ کوئی مذہب جو اسلام کی نظری سہل، اور قابل عمل اور سچی تعلیم کا مقابلہ کر سکے، دنیا کے اندر سے راستہ اور مغلطہ مذاہب کے پیروؤں کے لیے یہ سرچ لائٹ ہے، اور فرسودہ خیالات کے مسلمانوں کے لیے نئی روشنی کی نئی طرز ہدایات کے ساتھ یہ کتاب آئی ہے، اور بتاتی ہے کہ دیکھو اسلام کیا ہے، اسلام فقط روزہ نماز کا نام نہیں ہے اسلام نام ہے انسانی زندگی کے ہر سانس کا جو خدا کے لیے آتا ہے اور خدا ہی کے لیے جاتا ہے، عبادت ہے انسان کا ہر وہ قدم جو چلتا ہے، ہر وہ حرکت جو کرتا ہے، اور ہر عمل جو اس سے ظہور پذیر ہوتا ہے، بشرطیکہ اس کی رفتار، حرکت اور عمل کتاب الاسلام پڑھ لینے کے بعد ہو، کتاب الاسلام، انسان کو مسلمان، مسلمان کو صاحب ایمان بناتی ہے، کتاب الاسلام بتاتی ہے کہ مسلمان وہ ہوتا ہے، جس کی زندگی کا ہر لمحہ بنی نوع انسان کے لیے آیہ رحمت ہے، کتاب الاسلام سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے سارے مذاہب ایک ہی خاندان ایک ہی مالک کے بنائے ہوئے ہیں، لیکن شاہراہ اسلام سے ہٹ کر پگڈنڈیوں پر جا رہے ہیں، اور کعبہ مقصود کی بجائے ترکستان مردود کو جا رہے ہیں، کتاب الاسلام وہ چراغ ہے جس کو لے کر مسلمان اور غیر مسلمان ہر شخص خدا کو ڈھونڈ سکتا ہے، کتاب الاسلام بہانگ دہل کہہ رہی ہے۔ آؤ لوگو کہ یہیں نور حق پاؤ گے، کتاب الاسلام چیخ رہی ہے کہ بھٹکے ہوئے انسانو! بھٹکے ہوئے شیطانو، سچے خدا کے اچھے دسترخوان کے مہمانو، پلٹ کر آجاؤ، جو تم چلتے ہو وہ سب یہیں ہے، انسانی ہے تو یہاں، کمتی ہے تو یہاں، بقاہے تو یہاں، اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ خدا ہے تو یہاں۔ دوڑو نیکی کی طرف، بھاگو معصیت کی طرف، آؤ رحمت کی طرف، اسلام کے نام لیواؤ، اور اسلام سے بھاگنے والو، مسلمان بنو، اور سچے مسلمان بنو کیونکہ اسلام ہی نجات کا ذریعہ ہے **ان الدین عند اللہ الاسلام**، اسلام کہاں ہے، کیا ہے، کیونکر حاصل ہے کس طرح ملتا ہے؟ دیکھو **کتاب الاسلام** میں

**ضخامت بارہ سو صفحات قیمت مجلد چرمی صرف چار روپے محصول ڈاک ایک روپیہ کل پانچ روپے حمیدیہ پریس دہلی سے ملیگا**

ولوی دہلی جنوری نمبر ۱۸۶۶

# کتاب الاسلام کے مضامین کا بہت ہی مختصر خلاصہ جو مزید تعارف کے لیے ہے ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت صرف ۱۰ روپے

## باب اول

اسلام اور مسلمان مذہب
دنیا بھر کے مذاہب پر ایک
کھے بغیر اور مذہب کا
مذہب کی تعریف اور
دین کے انواع

دنیا کو مذہب کی ضرورت
کیوں ہوئی، مذہب فطری
ہونا چاہیے فطرت کی
مذہب دنیا میں کتنے ہیں
مذہب کی صداقت کا
معیار کیا ہے، مذہب
کی تلاش عقل سلیم کے
مطابق مذہب کے
اہم ترین اوصاف
مذہب اور علم کا فرق
اسلام کے کہتے ہیں
اسلام کے بنیادی
اسلام کی تعلیم کے لیے
پیروی کرنا کیا ہے
عقل و سائنس کی
اسلام کی تاریخ اور
قرآن اور حدیث کے علاوہ
اور کون کونسا علم کی ضرورت ہے
اسلام کی تاریخ اور
قرآن اور علماء اسلام
دنیا کے مذاہب کے
اسلام کے دشمن
اسلام کی بنیادی
اسلام کے مخالف
اسلام دنیا میں کب
اسلام کی
دنیا کے ساتھ بھی اسلام
کے داعی تھے

## باب دوم

اسلامی مذہب کی حمایت
قبولیت اسلامی کی
تمام مذہب کا مجموعہ اسلام
اسلام کی صداقت پر
اسلام کے اعتراض
ان کے جوابات

اسلام کے بنیادی عقائد
اہل سنت والجماعت
اسلامی عقائد و مسلک
اسلام کی کامل بحث
فضائل و منقبات باری تعالیٰ
وحدہ، و شریک

## باب سوم

عبادات
فضیلت کی ضرورت، امام
اعظم کی فضیلت
فقہ کی تاریخ

## باب چہارم

اسلامی اخلاق فاضلہ
اخلاق طالبی اور
نفس امارہ، لوامہ، مطمئنہ
اخلاق، اقسام توبہ
بیان، توبہ، کفارہ، فرائض طاعات
وکالت، مشروط، مبرہ، اقسام
وصایت، کتابت، رہن
بیعت کا بیان، حلالہ
فرض ہے، دنیا کی سادگی
اولاد قوم کی کلید ہے
عورتوں کو ماپے واروں
تربیت، تعلیم، علم، قبول علم
مجلس، فہار، آداب
اسلام، عالم، مبلغ
اعلان کا بیان، عنین
عبادت کا بیان، سوگ
فوت شدہ پچھلی پر
فقہ، تعلق مسائل
مسئلہ، حقوق فی، بیوگی
وغیرہ وغیرہ کے آداب

## کتاب الحقوق

حقوق، بیوگی
مسئلہ غلامی علی، معاہدے
کرام اور دیگر مقدام
والدین، کافر والدین

## باب ششم

اسلامی، تصوف اور
حرمت کے حقوق، مرد کے
حقوق، اسلام اور
تصوف صوفیائے
اکرام، حقیقت فقیر زمانہ
سالک اہل قرابت کے
حقوق، صلہ رحم، بہائی
قیمت، مہمان، سوالی کے
حقوق، الٰہی حقوق، ذکر و اشتغال سلسلہ
اسلام، اتباع و اعراض اور قرآن
فرض، قولی، زیادتی
مزدور کا حق، مالک کی
انعام، راعی، رعایا کے
اہل سنت، مسلم
فتح، ولایت اجازت
فقہ، فضیلت، مہر کا
شمار، مفوضہ، فضیلت
مجموعہ کی کمی بیشی
فتح، حقوق زوجیت
کا فرکا کفر، مرتد، کفر
ذمی، حربی، غلام کو
بیرونیں عدل، قضا
نبی اور رضاعی رشتے

## باب پنجم

طلاق طلاق دینا، طلاق
بھیریں، تعلیم، ضرع، بچی
بیان، بیتہ، تفویض طلاق
کفالت، اتصال خیرات
رجعت کا بیان، حلالہ
نجاست، عبیر، عبدہ
حلق تربیت اخلاق
اسلام، عالم، مبلغ
اعلان کا بیان، عنین
عبادت کا بیان، سوگ
فوت شدہ پچھلی پر
تفرقہ تعلق مسائل
حلالہ، حقوق فی، بیوگی
وغیرہ وغیرہ کے آداب

## باب ہفتم

عقائد کا مفصل بیان
خطبہ کا مفصل بیان
نماز جمعہ
عیدین
صدقہ فطر و خیرات کا بیان

## زکوٰۃ کا بیان

اسلام میں سرشماری کا
پہلا امین، زکوٰۃ کا کل بیان
فرض ہے، دنیا کی سادگی
اولاد قوم کی کلید ہے
عورتوں کو ماپے واروں
تربیت، تعلیم، علم، قبول علم
مجلس، فہار، آداب
اسلام، عالم، مبلغ
اعلان کا بیان، عنین
عبادت کا بیان، سوگ
فوت شدہ پچھلی پر
مصارف زکوٰۃ
تفرقہ تعلق مسائل

## حج کا مفصل بیان

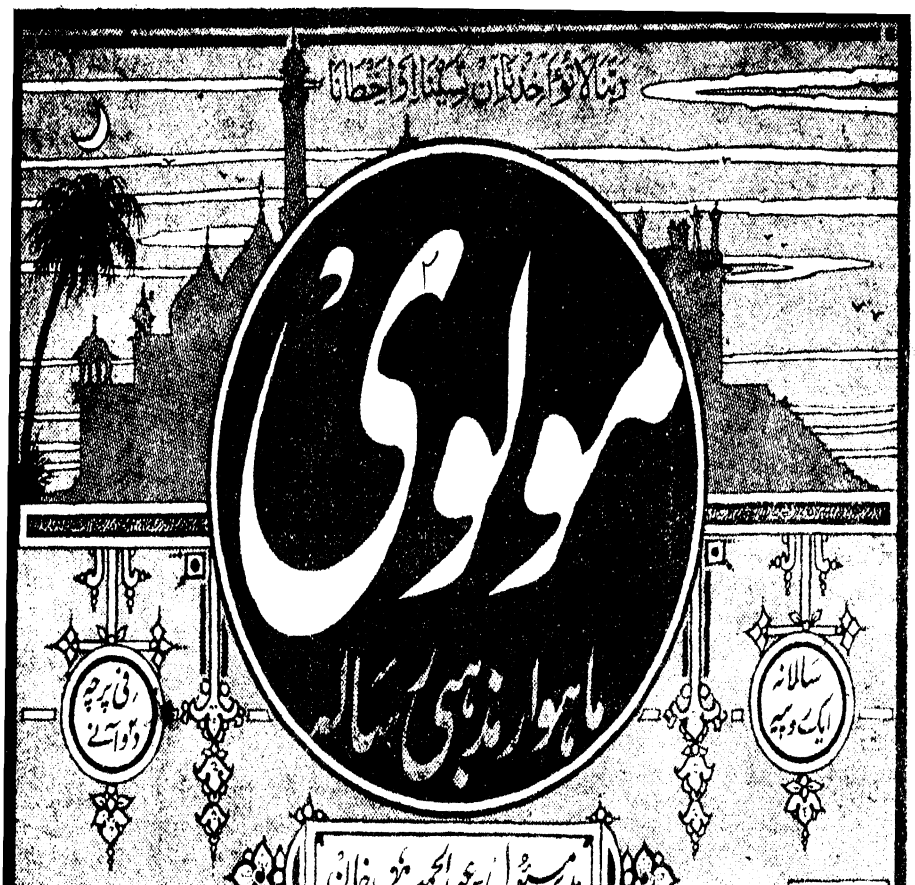
حج کے کل مسائل
حج کے ارکان و شرائط
حج کے تاخیر، اقسام
حج کے مسائل
حج کے مفصل مسائل
حج کے مسائل، زیارت رسول
مسائل متعلقہ حج تمام
احکام حج مفصل

## روزہ کا بیان مفصل

روزہ کے مسائل
روزہ کے روحانی فوائد
روزہ کا انتہائی نقطہ نظر
روزہ کی شرائط ارکان
روزہ کے مفسد و مکروہات
رمضان کے روزے
نفلی متفرق نماز
بارہ مہینوں کی خاص
خاص نمازیں
نماز تراویح بالتفصیل
قرآن خوانی کی اجرت
صرف و خسوف
سجدہ سہو کے مسائل
سجدہ تلاوت کا بیان
سجدہ شکر کا بیان

## نماز کا بیان

دنیائی عبادتوں اور
فرشتوں کی عبادتوں سے
موازنہ، اوقات کی تعیین
کا فلسفہ اور نہ روات
طریقہ نماز احسن طریق
نماز کے فرائض و واجبات
نماز کے احکام
نماز کی پیروی تبعین
نماز کے اوکاہ مفصل
نماز کے مسائل
قیام و قرات کے مسائل
نماز کے مسائل
نماز کے مفصل مسائل
نماز کے مفسد و مکروہات
نماز کے مسائل متفرق
سجود سہو کے مسائل
نماز کے مسائل متفرق
نماز کے مفصل مسائل
نماز کے مفسد و مکروہات




## صرف ایک ہی مہینے میں کتاب الاسلام کی دھوم مچ گئی!

وہ کتاب ہی ایسی ہے، یہ تو خدائی کارسازی ہے کہ اس نے اپنے ایک حقیر بندے سے ایسا اہم انسان کام لے لیا ورنہ یہ کام تو بڑی جماعتوں کے کرنے کا تھا، یہ کتاب نہیں پورا کتب خانہ ہے، ایک مسلمان کی تمام ضروریات مذہبی صرف اسی ایک کتاب سے پوری ہوجاتی ہے، یہ صدہا بڑی بڑی کتابوں کا خلاصہ ہے ہزارہا احادیث کا ذخیرہ ہے اور لاکھوں مسائل اس میں موجود ہیں، اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ایک مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان بن جاتا ہے اس کتاب کے پڑھ لینے کے بعد مسلمان ہرگز ہرگز مرتد نہیں ہوسکتا، اسٹ ہی کی فیکٹریاں بند ہوجائیں گی، عیسائی مبلغین رخت سفر باندھ لیں گے اور مسلمانوں کی زندگی میں عظیم الشان انقلاب ہوجائے گا مسلمان اچھا مسلمان ہوگا، برا عالم ہوگا، پکا زاہد ہوگا، سچا رہبر ہوگا، اچھا محب وطن ہوگا، بہترین باپ ہوگا، نیک پڑوسی ہوگا، غرضکہ دینی و دنیاوی حسنات کا مجموعہ ہوگا، اس کتاب کے پڑھ لینے کے بعد ہر مسلمان اصلی مسلمان ہوجائیگے اور انکو یہ بھی معلوم ہوجائے گا کہ ہم مسلمان کیوں ہیں اور اسلام سب سے اچھا مذہب کس لئے ہے، ۱۲۶ صفحات میں یہ بحر ذخار بند کیا ہے، قیمت مجلد بڑی چار روپے محصول ڈاک ایک روپیہ مفصل مستعار اندر دیکھیے لینے کا پتہ

**منیجر رسالہ "مولوی" پوسٹ بکس نمبر ۶۰ دہلی**

SAM/.30

**انتباہ:** - آپ کا نمبر خریداری آپکے پتہ کے شروع میں درج ہے اسکے حوالہ کے بغیر کسی شکایت کی تعمیل نہ ہوسکتی ہے

# بہت اعلیٰ کاغذ پر اب نورانی قرآن شریف چھپ رہا ہے

## اور اس کے ساتھ ہی ایک مفید ترین مقدمہ بھی ہے جو پہلے اڈیشن میں نہیں تھا اس لیے یہ قرآن شریف

## بیشمار خوبیوں والا

قرآن شریف چھپ گیا ہے یہ تو آپ کو یقین ہو گیا ہوگا کہ مولوی کے نام فرمن کے لیے ہدیہ میں قرآن شریف بھیجا ہے۔ اور یہ قرآن شریف تو دیکھا ہے کہ اس کے دیکھنے اور پڑھنے کے بعد ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے اس کی خریداری کی سفارش کرنے پر مجبور ہے۔ اس اڈیشن کے ختم ہونے کے بعد ایسا خوشخط قرآن شریف دوبارہ نہیں طیار کرنا۔ ہندوستان ہی نہیں دنیا بھر کے نومسلموں کے سرتاج مولوی محمد فاسم صاحب جنہوں نے یہ قرآن شریف خاص طور سے لکھا تھا، واصل بحق ہو گئے۔ اس میں یہ خوبی ہے کہ حروف الگ الگ ہیں، ترجمہ و وقف ہے۔ کتابت کی خوبی سی نشان کا اندازہ آپ کو نمونہ زیریں سے ہو سکتا ہے واقعہ یہ ہے کہ جس کے پاس یہ قرآن شریف جگمگا رہا ہوگا جبھی جبھی قرآن شریف اب بیس روپے کو بھی نہیں ملتا، یہ قرآن شریف بھی نہیں ملیگا۔ اس کی ترجمہ اور حاشیہ کی تائید میں یہ شعر پڑھنا چاہیے اور بیساختہ تو سبحان اللہ کہنے کو دل چاہیگا۔ کاتب حضرت مولانا حافظ مولوی الحاج علی صاحب محدث عثمانوی، مظلہ کا ہے جو بخار اور نہایت نقاہت کی وجہ سے عاجز پڑے ہیں۔ حاشیہ پر نشان نزول ہے صفحہ پہلے میں فضائل سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص درج ہیں، اور ایک بڑی فہرست مضامین بھی درج ہے کہ جس آیت کو چاہو ایک منٹ میں نکال لو اس کے علاوہ سورہ وار مفصل بیانات و حالات واقعیہ بیان ہیں۔ کلام اللہ شریف میں کن کن انبیاء کا ذکر ہے، فرشتوں کے حالات جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے، قیامت کے علامات، دنیا کی عمر، کل وحالات جنکا ذکر قرآن شریف میں ہے، اخروی باتیں، حالات، جنکا ذکر قرآن شریف میں ہے، قرآن مجید کی تعلیم کے فضائل، قرآن مجید کتنی مدت میں ختم کرنا چاہیے، قرآن مجید کے وہ مقامات جہاں اعراب کے فرق سے لکھنے والے آئے ہیں، سب سے پہلی اور سب سے آخری وحی قرآن مجید کی مشہور اور مشکل کو آسان کرنے والی دعائیں، سورتوں کی مختلف رنگ بہت خوشنما آئے ہیں، نقشہ مکہ معظمہ، نقشہ مدینہ منورہ جامع مسجد کا اعلیٰ درجہ کا نقشہ چھپا ہوا اور پارہ وار نے صفحہ سے شروع ہوتا ہے تقطیع مولوی سے ایسائی ہیں ایک بڑی ادنچ لمبائی میں برابر، کچھ نمونے کے طور پر قرآن شریف دیکھ لیجیے اس چربہ میں اصلی نشان پیدا نہیں سیاہی کا غذ ایسا ہی سفید اور چکنا ہے جیسا مولوی کا سرورق ھدایہ مجلد بھری پشت سونے ڈالی روپے نمونہ ڈاک ۱۰ روپے کل ہے۔ چھپائی یاہ چمکدار۔ منیجر رسالہ مولوی ولی محمد پریس



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الرحمن

الرحیم ملک یوم الدین ایاک

نعبد وایاک نستعین اھدنا

الصراط المستقیم صراط الذین

انعمت علیھم غیر المغضوب

علیھم ولا الضالین

منزل

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا


# مولوی

جو ہر اسلامی مہینے کی بارہ تاریخ کو حمیت پریس بلی کوچہ چیلان سے شایع ہوتا ہے

جلد ۱۶ | بابت ماہ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲


## خطبہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ قال اللہ تعالیٰ واذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ اما بعد

اس خدائے رحمٰن ورحیم کی سو ستائش کرو جو اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان اور شفیق ہے اور جس نے انسان کی پیدائش کی غرض وغایت اپنی عبادت کو ٹھہرایا اور پھر اس کے تمام جائز کاموں کو داخل عبادت کر دیا اور اس طرح ہماری زندگی کے ہر لمحہ اور ہر گھڑی کو اپنی رضامندی وخوشنودی کا ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا۔

اور درود وسلام ہو اس آخری نبی ورسول حضرت محمد رسول اللہ پر جن کی معرفت خدا نے ہم کو اپنا آخری پیغام قرآن پاک کی صورت میں بھیجکر ہمیں ہدایت کا ایسا راستہ دکھلایا جو تمام رسولوں کے بتلائے راستوں اور تمام انبیاء کی ہدایتوں کا جامع ہے جسے خدا نے کامل ومکمل فرما کر اپنے رسول کے ذریعہ بھیجا جو نقص اور ہر قسم کے نقص سے پاک ہے جس کے اندر نہ کوئی کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی۔

برادران اسلام! آجکل ہندوستان کے مسلمان بیحد مصائب میں مبتلا ہیں اور شب وروز ہمارے علما اور رہنما ان مصیبتوں پر روتے اور ماتم کرتے رہتے ہیں مگر ان سے چھٹکارا اور ان سے نجات کسی طرح نہیں ہوتی اور حیرت ہوتی ہے کہ وہ قوم جس کو خدا نے دین اور دنیا دونوں بخشی تھیں آج ہر حیثیت سے مفلس ونادار نظر آتی ہے دین کو دیکھو تو اس کی حفاظت اور دنیا پر نظر ڈالو تو وہ بھی ہم سے روٹھی ہوئی ہے حالانکہ یہ تو ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر خدا سے رشتہ توڑا تھا تو اگر ہم دنیا تو جوڑ لیتے تاکہ خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق نہ بنتے دنیا کی بدسمتی تو میں جو ہمارے عقیدہ کے مطابق دینی حیثیت سے گمراہی وضلالت میں گرفتار ہیں ایک لحاظ سے ہم سے اچھے ہیں کہ از کم دنیا پر تو انہوں نے پورا پورا قبضہ جما لیا ہے اور وہ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ

اپنی تو راہ سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

مگر ہماری حالت یہ ہے کہ دین کی طرف سے بھی بے پروا ہیں اور دنیا کی طرف سے بھی۔ یعنی۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم، اس سے زیادہ دردانگیز اور ماتم آفرین حالت اور کیا ہو سکتی ہے حالانکہ آج ہمارا دور عالمگیر دینی ودنیاوی ہر لحاظ سے اس حالت میں ہونے کہ تمام ہم کو للچائی نظروں سے دیکھ رہی ہیں اور ہمارے قدم چومنے کے لئے متمنی ہیں مگر ہم ہیں کہ ہاتھ دولت دنیا سے معمور ہوتے ہوئے بھی دل یاد خدا سے بے نور اور

جیست دنیا؟ از خدا غافل شدن — نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

درنہ اگر دنیا مال و دولت زن و فرزند اور بادشاہت و سلطنت کا نام ہوتا تو رسول عربی رحمی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم خود نکاح نہ کرتے اور اپنی آل و اولاد سے کوئی تعلق نہ رکھتے ہوں اور نہ تجارت وغیرہ کرتے بلکہ حضرت یعینی کی طرح سارے عمر علائق دنیا سے بے تعلق رہکر گذار دیتے اور کلا ہما بالبتۃ فی الاسلام کا اتباع کرتے۔

برادران اسلام۔ ساری خرابی اور جملہ خرابیوں کی جڑ یہ ہے کہ ہم قرآن و حدیث اور اسوۂ حسنہ رسول کریم کی روشنی میں نہ دنیا کو جانچتے پرکھتے ہیں اور نہ دین کو سمجھتے بوجھتے ہیں بلکہ زید و بکر اور حسن و قبح کے توہمات و تخیلات اور بطور جہل اقوال و اعمال کو دین کی پرکھ کی کسوٹی اور دنیا کے جانچنے کا معیار قرار دے لیا ہے حالانکہ رسول اللہ کے بعد صحابہ اور تابعین و تبع تابعین کے سوا کسی کا قول اور کسی کا فعل بھی نہ ہمارے دین کے لئے کوئی حجت ہے اور نہ دنیا کے لئے خصوصاً اگر کتاب و سنت اور اسوۂ حسنہ اور آثار صحابہ کے خلاف کسی کا قول و فعل ہے تو وہ قطعاً مردود اور ناقابل سماعت ہے مگر افسوس ہماری بدبختی کا یہ عالم ہے کہ عہد رسالت سے تو ہمیں روز بروز دوری ہوتی جاتی ہے اور زمانہ تنزل کے مشابہ کے قول اور عمل کو حجت و برہان سمجھکر اپنے دین اور دنیا کے کاموں کی بنیاد کر رہے ہیں اور یہ ایسی بنیاد غلطی ہے کہ اس کی وجہ سے کہ ہم دنیا کی حقیقت سے بھی دور ہوتے چلے ہیں اندوہ دنیا جو آج ہماری تمیز ہونی چاہیئے تھی وہی ہمرے ہو خالی کرکے ہمیں سے رشتہ الفت جوڑے بیٹھی ہے۔ برادران عزیز کیا یہ کوئی اچھی صورت حال ہے اگر دنیا نے ہمرکو یا ہمرنے دنیا کو چھوڑ دیا ہوتا اور دین کی دولت ہمارے گھروں میں باقی رہتی تو کچھ غم نہ تھا لیکن غور تو یہ ہے کہ دنیا نے پہلے ہمرنے دین سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ دنیا کی جمیع ترین تعریف وہی ہے جو بادی آتھی سے انسان کو غافل بنا دے اور اللہ تعالے سے ہمیں دور کر دے اس کے علاوہ نہایت شہ عیہ کو چھوڑ کر وہ تمام مشاغل دین اسلام کی ہمہ گیری کے اندر داخل ہیں جو تقوی کی حدود خلد اور پرہیزگاری کے ساتھ کئے جائیں اور حدود شریعت سے باہر نہ ہوں جائز مال و دولت کا جائز طریقوں سے حاصل کرنا اور جائز مصارف میں اس کا صرف کرنا اس دنیا کی تعریف میں شامل نہیں ہو جسے مرداراعمد یریت الحیوۃ الدنیا کہا گیا ہے بلکہ یہ عین دین ہے

برادران اسلام! آج کے خطبہ میں آپ حضرات کے سامنے یہی چیز پیش کرنی ہے اور بتانا ہے کہ وہ اطمینان شیریں مقال جنہیں پر مشتمل ہو جس دنیا کی مذمت کرتے ہیں فی الحقیقت وہ قابل مذمت نہیں ہے اور اس کا ترک سخت نقصان کا باعث ہوا ہے اور اگر آئندہ بھی ہم اس سے آنکھ بند کئے رہے تو اپنی قوم کو سخت نقصان پہنچا دیں گے انفرادی حیثیت سے حصول دولت کی طرف متوجہ نہ ہونے کے نقصانات کچھ زیادہ وقیع نہیں نظر آتے مگر جب آپ قوم کی اجتماعی حیثیت سے اس ترک جد و حصول دولت پر نظر ڈالیں تو اس کی مضرتیں اور اس کے نقصانات بیشمار نظر آئینگے خصوصاً ہمارے موجودہ زمانہ مادی میں جبکہ اقوام نے دولت دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے اور خدا اور عاقبت سے بالکل غافل ہو گئی ہیں ان کے نزدیک ہمارا فقر و افلاس ہمارے مذہب اور تعلیمات اسلام کے ناقص و نامکمل ہونے کی دلیل بنگئی ہے اور ہم اس گمراہی میں مبتلا ہو گئی ہیں کہ اسلام اور فقر و افلاس مرادف الفاظ ہیں اور اسلام و مسلمان ایک جگہ جمع ہی نہیں ہو سکتے یہ اسلئے کہ آج اس مادی زمانہ میں ان کے نزدیک صرف دولت ہی سب سے زیادہ وقیع اور قیمتی چیز ہیں ہے اور جو چیز اس کے حاصل کرنے میں ان کے نزدیک حائل ہے یا ان کے نزدیک مذہب ہی نہیں اور جب وہ کسی چیز کی وجہ سے دین اسلام کی طرف سے شبہ میں پڑ گئے تو ظاہر ہے کہ وہ اس کو قبول کیوں کرنے لگے اس طرح تبلیغ اسلام کا دروازہ مادہ پرست اقوام پر بند ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اسلام کی ترقی و اشاعت اور مسلمانوں کی عظمت و شوکت اس زمانہ میں انہی مادی اسباب پر موقوف ہے۔ برادران اسلام مثال کے طور پر آپ دیکھئے کہ اگر آج ہندوستان کے مسلمان مالدار اور دولتمند ہوتے تو تبلیغ احکام اسلام کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہوتی فراہم ہو جاتا اور ہم اپنے پیسے مذہب کی وسیع پیمانہ پر تبلیغ کر سکتے عیسائی مشنریاں کروروں روپیہ سالانہ تبلیغ پر صرف کر رہے ہیں افسوس کہ عیسائی اور آریہ تو اپنے باطل مذہبوں کی اشاعت و تبلیغ پر لاکھوں اور کروروں روپیہ سالانہ صرف کریں اور ہمارے پاس اسلام جیسے مذہب حقہ کی اشاعت نہیں بلکہ اس کی حفاظت کے بھی روپیہ نہیں یہ نہیں کہتا کہ مسلمان تبلیغ و حفاظت اسلام کے لئے روپیہ نہیں صرف کرتے نہیں بلکہ وہ اپنی حیثیت سے بہت زیادہ اس کار خیر میں صرف کر چکے ہیں لیکن یہ ضرور کہنا پڑتا ہے کہ اس اہم کام کے لئے جس قدر روپے کی ضرورت ہے وہ ہمیں نہیں ملتا مگر یہ دنیا مجبوری کی بنا پر تنگ دستی و عدم احساس کی بنا پر تو اگر آج مسلمانان ہند بھی اپنے ہمسایوں کی طرح دولتمند اور مالدار ہوتے تو مالی مشکلات کا اس راہ میں کبھی کوئی سوال ہی پیش نہ ہوتا۔ اشاعت اسلام کے راہ میں موانع فی الحقیقت ہندوستان سے زیادہ کہیں شامل نہیں ہیں مگر سب سے زیادہ مشکل سوال تو سرمایہ کا ہے اور بغیر سرمایہ کے اس مادی زمانہ میں کوئی فقیر سا حقیر کام بھی نہیں ہو سکتا اور اس سوال کو ہمارا قومی افلاس کسی طرح حل نہیں ہونے دیتا۔ اشاعت اسلام تو ہر ایک فرض کفایہ ہے اس سے زیادہ اہم اور ضروری فرض حفاظت اسلام کا ہے ہمارے لاکھوں بھائی جہالت کے ایسے درجہ میں پڑے ہوئے ہیں جو بالکل کلمہ پڑھ سکتے ہیں نماز روزہ کے نام سے ان کے کان تک ناآشنا ہیں اور سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ تک نہیں پڑھ سکتے ان کی معاشرت اور تہذیب بالکل غیر اسلامی ہے تا نام تک ان کے غیر اسلامی ہیں چنانچہ ستعاروقومیں ہیں دیا اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں مگر اسلام سے برائے نام ہی واقف نہیں ہیں انہیں غیر ہندوں پر شدھی کے وار ہو رہے ہیں ان کے متعلق مسلمانوں کی فرض ہے کہ ان کی حفاظت کریں اور حفاظت کا ہی ایک طریقہ ہے کہ ان کی جہالت اور مذہب سے ناواقفیت دور کی جائے اور ان کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے مگر اس کے لئے بیشمار روپے کی ضرورت ہے مگر برادران اسلام ہماری قوم کی مفلسی و ناداری اس انتہا تک پہنچ گئی ہے کہ باوجود حیثیت سے زیادہ خرچ کرنے کے ہمیں دینی و قومی ضرورت کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے اتنا فراہم نہیں ہو سکتا آپ حضرات ہی سے میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے پاس کافی روپیہ ہے اور آپ سے تبلیغ و اشاعت اور حفاظت اسلام کے لئے روپیہ مانگا جائے تو آپ نہ دیں گے مجھے پورا یقین ہے کہ اگر آپکے پاس کافی روپیہ ہو تو آپ دل کھول کر دیں گے اسی طرح تمام مسلمانوں کا حال ہے کیونکہ باوجود ہر قسم کی خرابیوں کے مسلمانوں کے اندر بفضلہ اب بھی اپنے دین اور مذہب کی حفاظت و اشاعت کا کافی احساس موجود ہے یہ دوسری بات ہے کہ افلاس و ناداری سے وہ مجبور ہو جائیں اب آپ ہی فرمائیے کہ دولتمندی جس سے اس قدر فائدے اسلام کو پہنچ سکتے ہیں وہ الدنیا دود تحصیلها الا بالدین و بالدنیا الدین تحصیلها و اطاعتها کلاب کے زمرہ میں آئی ہے برادران اسلام! یہ تو صرف دو مثالیں دی گئی ہیں اگر آپ غور سے دیکھیں گے تو ہماری حیات قومی کے تمام شعبے اسی ایک وجہ یعنی افلاس کے سبب سے افسردگی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں مسلمانوں کی عام تعلیم مسلمانوں کی تنظیم اور مسلمانوں کی ہر قسم کی ترقی جو رکی ہوئی ہے اس کی بہت بڑی وجہ اور اصل ہے افلاس کے سبب سے بہت سے جاہل مسلمان مرتد ہو جاتے ہیں اور شاید ایسے ہی افلاس کے متعلق معجزات

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کاد الفقر ان یکون کفرا یعنی قریب ہے کہ فقر و افلاس کفر تک پہنچا دے پس برادران اسلام ہمیں اپنے افلاس و تنگدستی کو دور کرنے کی طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور اس کو ایک مذہبی فریضہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم مفلس و نادار نہ رہیں بلکہ زمانہ موجودہ میں دوسری قومیں جس طرح دولت و ثروت کی ترقی میں کوشاں ہیں اسی طرح ہم بھی سعی کریں اور چند سال کے اندر مسلمانوں کے دامن شہرت پر سے افلاس کا دھبہ بالکل دھو کر رکھ دیں دولتمند بننے اور حصول دولت کی اس لئے کوشش کریں تاکہ اسلام کے وقار میں ترقی ہو اور رسول اللہ کے ایک امتی کا اعزاز بڑھے اور اس کے ذریعہ سے دین اسلام کو فائدہ پہنچے تو ہمارا یہی فعل داخل عبادت ہو جائیگا اور اس پر اسی طرح ثواب اجر مترتب ہوگا جس طرح عبادت بدنی مثلاً نماز روزہ کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور بتدریج ہم حصول دولت میں صرف کریں گے وہ سب عبادت میں محسوب کیا جائے گا۔ برادران اسلام اس سے زیادہ خوشخبری اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ مفلس سے دولتمند ہو جائیں فقیر سے امیر اور خکدست سے مالدار بنجائیں اور پھر خدا کے یہاں سرخرو رہیں اور ثواب آخرت کے مستحق ٹھہریں۔

بس برادران اسلام انہیں چاہیئے کہ اس مادی دنیا میں سے اپنا حصہ حاصل کرنے کی پوری جد و جہد کریں اور دولت پیدا کر کے اسلام اور مسلمانوں کی اعزاز و وقار بڑھانے کی آپ دریافت کریں گے کہ حصول دولت کے ذرائع کیا ہیں اور وہ کون سا انسان ہے جو روپیہ کمانے کی خواہش نہیں رکھتا۔ برادران ملت واقعہ یہ ہے کہ اگر سچی خواہش ہو تو ناممکن ہے کہ مسلمان دولتمند نہ بن سکیں پہلے تو سچی خواہش پیدا کرنی چاہیئے اور گدایانہ قناعت کو قطعاً ترک کر دینا چاہیئے اور گدایانہ قناعت کو قطعاً ترک کر دینا چاہیئے قناعت کا مفہوم ہم نے غلط سمجھ لیا ہے قناعت کے معنے یہ ہیں کہ اپنی ذات کے لئے انسان کم سے کم پر بھی مطمئن ہو اور خدا سے شاکی نہ ہو باقی رہیں وہ تدابیر جن سے دولت حاصل ہو سکتی ہے تو وہ تجارت ہے جس کو خدا نے اپنے فضل سے تعبیر فرمایا ہے اور تجارت کے دو ہی گر ہیں ایک انتہائی محنت دوسرے انتہائی کفایت شعاری مسلمان اکثر کہدیا کرتے ہیں کہ تجارت تو بیس بیسیوں کاتی ہے مگر وہ یہ نہیں دیکھتے کہ آخر ایک جاہل بنیا کیوں کامیاب ہو جاتا ہے اور ایک چھوٹی سی دوکان سے ترقی کرتے کرتے لکھپتی تاجر بن جاتا ہے اس کی وجہ اس کی انتہائی محنت اور کفایت شعاری ہے کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان ان دونوں اصولوں پر عمل کریں اور کامیاب نہ ہوں۔

اس کے بعد سوال سرمایہ کا رہتا ہے بینک مسلمانوں کے پاس سرمایہ کی بہت کمی ہے مگر اس کا حل یہ ہے کہ مشترکہ سرمایہ سے تجارت کی جائے لیکن دیانتداری اس کا اولین زینہ ہے آجکل بغیر مشترکہ سرمایہ کے تجارت کرنا دشوار اور اس میں کامیابی فضل کرنا دشوار تر ہے اس لئے مشترکہ سرمایہ سے تجارت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے ممکن ہے کہ ابتدا میں کچھ مشکلات پیش آئیں مگر دیانتداری محنت و کفایت شعاری کو رفیق کار بنایا گیا تو انشاء اللہ کامیابی یقینی ہے لیکن اگر مشترکہ سرمایہ سے نہ ہو سکے تو انفرادی طور پر ہی کام مختصر پیمانہ پر شروع کرنا چاہیئے بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالیٰ جواد کریم ملک بر رؤف رحیم۔

## دوسرا خطبہ

الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا کما امر ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ وصلی اللہ تعالیٰ علی محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

برادران اسلام! درود و سلام بھیجو آقائے دوجہان سرور کائنات فخر موجودات ہادی عالم مقتدائے نبی آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی شریعت ایسی تعلیم فراہم کرتی ہے جس پر عمل کر کے ہر دنیا کو بہشت بنا سکتے ہیں اور دین کی سعادتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں اور جنہوں نے رہبانیت سے ہر کر منع فرما کر ہمارے وجود کو کار آمد اور دنیا کے لئے باعث فخر و زینت بنا دیا اور جنہوں نے حصول مال سے ہمیں منع نہیں کیا بلکہ تجارت کی طرف ترغیب دی اور تجارت کا حکم دیا۔

اور درود و سلام بھیجو حضرت کے آل و اصحاب خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت مولیٰ علی پر جو سب سے پہلے تجارت کر کے اپنی روزی کماتے تھے اور جن میں حضرت عثمان اس قدر دولتمند تھے کہ ان کا لقب ہی غنی مشہور ہو گیا۔

اور درود و سلام بھیجو حضرت کی ازواج مطہرات پر خصوصاً حضرت خدیجۃ الکبریٰ پر جو خود تجارت کرتی تھیں اور جن کے مال سے رسول اللہ نے تجارت کی ہے اور حضرت عائشہ و حضرت حفصہ رضی اللہ عنہن جن کے بزرگ و محترم باپ تجارت کرتے تھے اور جن کے ذریعہ سے ہمیں رسول اللہ کی تعلیم کا ایک کافی حصہ پہنچا ہے جس میں تجارت کے متعلق بھی احکام ہیں۔

اور درود و سلام بھیجو حضرت کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا پر جو چرخہ کاتتی اور گھر کے کاروبار میں مستعد تھیں اور تجارت کو معاش کا اچھا ذریعہ سمجھتی تھیں۔

اور درود و سلام بھیجو حضرت کے نواسوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما پر جو بڑے فیاض اور سخی تھے اور سخاوت و فیاضی وہی کر سکتا ہے جس کے پاس کافی مال آتا ہو۔

اور درود و سلام بھیجو حضرت کے دونوں چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس پر جو تجارت کیا کرتے تھے۔ اور درود و سلام بھیجو بقیہ اصحاب عشرہ مبشرہ پر کہ یہ سب کے سب تجارت ہی کے ذریعہ روزی کماتے تھے۔

اور درود و سلام بھیجو حضرت امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمد حنبلؒ رحمہم اللہ پر جنہوں نے بڑی محنت سے قرآن و احادیث سے مسائل تجارت اور لین دین اور بیع و شری کے احکام مدون کر دیئے ہیں اور جن میں سے حضرت امام ابوحنیفہ خود ہی کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور اپنے وقت کے ملک التجار تھے۔

اور درود و سلام بھیجو حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی پر جو اپنے ہزاروں مریدین کو کسب حلال کی تعلیم دیتے تھے اور وہ صنعت و تجارت ہے۔

اور اے اللہ مدبر غازی شاہ نادر خاں خلد اللہ ملکہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا اور شاہ ایران کی جنبش دور زاں کی کوشش میں ہیں کہ ان اسلامی ممالک کی تجارت ترقی کرے اور اے اللہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کی مدد کر ان کے افلاس کو دور کر اور ان کے اندر تجارت کا ذوق و شوق پیدا کر دے تقبل منا انک انت السمیع العلیم ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون فاذکروا اللہ یذکرکم واشکروہ علی نعمہ یزدکم ولذکر اللہ اکبر واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واکمل۔

# شذرات

## ہندوستان کا متحد سنگ بنیاد

حکومت کے وابستگان دامن ہی اس حقیقت اور مسلمہ حقیقت سے جرأت انکار نہیں کر سکتے کہ الہ آباد میں پہلی مرتبہ ارض ہند کے باشندوں کے صد و پنجاہ سالہ اختلافات کو ابدًا دفن کر دینے کی ایک زبردست اور مدلل تحریک سعی کی گئی اور اس کوشش کو بطمطراق کے ساتھ کیمگنی کہ بڑا عظم ہند کا گہوارہ شروع اس کی صدائے بازگشت سنگوں نے الہٰ آباد سبھائی کانگرسی مسلم کانفرنس والے اور نیشنلسٹ سکھ اور عیسائی سب ہی شریک تھے سب ہی اپنی اپنی کہتے تھے مگر اتحاد و یک جہتی کی ایک ہی صدا سب نغمائے لبیک میں ساری وہاری تھی کہ کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ بے نیل مرام وہاں سے اٹھ رہے سب کچھ کہا سب لڑے جھگڑے مگر اچھے اور فیصلہ کر کے اٹھے۔ ایسا فیصلہ کہ جس کی خبر برق لہریں بنکر ربع مکیں کے اطراف میں دوڑ گئی اور جس نے متعمرین فرنگ اور فرمان برطانیہ کے محیطات آب حلقوں میں ایک تہلکہ ڈالدی اور کاسہ لیسان سرمدی کے حلقوں میں زلزلے سے ماتم دفن برپا ہو گیا۔

ہندوستان کی غلامی کا راز محض اس کے فرزندوں کی نا اتفاقی و انشقاق میں مضمر ہے اگر آج یہ متفق ہو جائیں تو کل انگریز کی مدارتی کی کرسیوں سے جاگا اٹھے یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقائے فرنگ اس اتحاد کے نام سے لرزہ براندام ہو جاتے ہیں اور ان کے ذلہ ربا ان کی ہمنوائی و ہی خدا ہی میں ایسی حرکات کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں جو اس آئینگ کے لئے ہمیشہ ٹھیس ثابت ہوتی رہتی ہیں اس وقت الہ آباد میں جو فیصلہ ہوا ہے وہ نہ صرف سیاسی بلکہ ملی اعتبار سے بھی اپنی نوعیت کا بہترین فیصلہ ہے۔ برادران وطن نے سب سے پہلی مرتبہ پنجاب و بنگال میں مسلمانوں کی اقلیتی اکثریت تسلیم کر لی گئی۔ سب سے پہلی بار انہوں نے سندھ کی علیحدگی کو تسلیم کیا۔ سب سے پہلے بلوچستان میں اصلاحات کے نفاذ کو تسلیم کیا گیا اضافہ راشدہ تہذیب تمدن، تعلیم مذہب اور پرسنل لا کا تحفظ منظور ہوا۔ مرکز میں وہ جس قدر نمائندگی کے آرزو مند تھے وہ انہیں دیدی گئی اور مخلوط انتخاب کی جو وہ صورت منظور ہوئی جو خود ایک مہتم بالشان اسلامی فائدہ کے ماخذ کی بہترین اختراع۔ اب فرمائیے یہ مسلمانوں کی نگاہ سے عظیم الشان کامیابی ہے یا حقوق کی دستبرد۔

کہا جاتا ہے کہ پنجاب و سندھ کی اقلیتوں کو ایسے حقوق عطا کر دیئے گئے جن سے مسلم اکثریت کا اقتدار مجروح ہو کر رہ گیا اور وہ بلا ان کی مرضی کی شمولیت کے نہ کچھ بھی نہیں کر سکتے مگر خدارا ہمیں بتایا جائے کہ یہ فیصلہ کا حسن ہے یا عیب

آنچہ خود پسندی بدیگراں پسند

کے معیار صحیح پر اس اصول کو پرکھ کیا بساط لکھنؤ کی ترتیب بندرین کے وقت خود مسلمانوں نے اپنی اقلیتوں کے لئے مندرجہ اکثریتوں سے اسی قسم کے مطالبات منظور نہ کرائے تھے اور ان کے تیرہ نکات میں یہ مطالبہ آج بھی شامل نہیں کیا۔ مسلمان آج اتنا تنگدل ہو گیا ہے کہ وہ جو چیز اپنے لئے پسند نہیں کرتا دوسروں پر اسی کے لئے معترض ہوتا ہے مسلمان سلطان ہند وہ ہرگز اپنی حکومت کو تحمانہ حکومت نہیں بنانا چاہتا اس کا مجدد شہنشاہی میں ہے کہ اس کے زیر سایہ اقلیتیں پورے امن و اطمینان کی زندگی بسر کریں حکومت ہی وہی بہترین حکومت کہلا سکتی ہے جس میں اقلیتوں کو اپنے تحفظات اور اپنی ہستی کی طرف سے پورا اطمینان ہو۔

اگر کسی کو یہ شکوہ ہے کہ جو تحفظات ہندو و سکھی اقلیتوں کے لئے منظور کرائے وہی تحفظات مسلم اقلیتوں کے ساتھ دوسرے صوبوں میں روا نہ رکھے گئے تو اسکی یہ عبرت تو نہیں کہ فرض کے دور کرنے کی سعی کے بجائے، بعض ہی کا خاتمہ کر دیا جائے اور سرے سے فیصلہ ہی کو کالعدم کرنے کی سعی کی جائے ابھی وقت اور موقع ہے اور آل پارٹیز کانفرنس میں اس کی بھی تلافی کرائی جا سکتی ہے بڑی بے تکلفی کے ساتھ کہا جا رہا ہے کہ پنجاب میں مسلمانوں کو ۵۲ فیصدی نیابت حاصل کرنے کے مواقع اور امکانات پیدا ہو گئے تھے اس لئے زیر نظر فیصلہ کا فیصلہ الہ آباد کے فیصلہ سے بہتر فیصلہ تھا لیکن جو حضرات اس قسم کے تخیلات کے حامل ہیں وہ بنگال کی صورت حالات کو کیوں بھلا دیتے ہیں یہ بھی بتایا جائے کہ وہاں حکومت کی بارگاہ معلے سے مسلم اکثریت کے قیام کے کون سے امکانات پیدا ہوئے تھے۔ بلفرض محال پنجاب میں وہ لڑ بھڑ کر ۵۲ فیصدی نیابت حاصل کر بھی لیں تو بہتر صورت یہ ہے کہ ان دونوں صوبوں میں انہیں یقینی طور پر آئینی اکثریت حاصل ہو یا بہتر یہ ہے کہ وہ غیر یقینی اور غیر آئینی اکثریتوں کے حامل بنے رہیں اور نہ صرف یہ بلکہ سندھ کا معاملہ معلق رہے اور بلوچستان جیسے اسلامی صوبہ میں نفاذ اصلاحات کا کوئی تذکرہ ہی نہ ہو نہ مذہب رہتا نہ مذہب اور پرسنل لا کے تحفظ کا بندوبست نہ ہو اور تعلیم و ملازمت کی حالت جو یقینی نظر آئے بہر کیف ہمارے نزدیک جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ بحالات موجودہ بہترین فیصلہ ہے ہندوستان خانہ جنگی سے تنگ آ چکا ہے وہ نہیں چاہتا کہ اب اس کے فرزند زیادہ عرصہ تک دست و گریبان رہیں پھر اگر ہم سے دل کی بات پوچھی جائے تو ہمارے نزدیک وہ فیصلہ جو نہرو رپورٹ میں اسی الہ آباد کے اندر کیا گیا تھا وہ حکومت سے بھی بدرجہا بہتر واقع ہوا حکومت کے فیصلہ سے مسلمانوں کو صرف پنجاب میں (۵۲) فیصدی عملی اکثریت حاصل ہوتی ہے اور اس الہ آباد کے فیصلہ میں پنجاب و بنگال دونوں صوبوں میں آئینی اکثریت ملنے کے ساتھ سندھ بھی علیحدہ ہوتا ہے بلوچستان بھی نیز پانچ اور دیگر مطالبات بھی پورے ہوتے ہیں لیکن نہرو رپورٹ سے ہاتھوں کی حق رائے دہی کے ساتھ انہیں پنجاب و بنگال میں ۵۲ سے نیکدم ۵۴ فیصدی کی مستی تک ملنے کا امکان نہیں بلکہ یقین تھا مسلمانوں کو اسی وقت ہندوستان کی ہر قوم کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ مدت کے بچھڑے ہوئے باہم مل گئے اور حصول آزادی کی راہ بھی آسان تر ہو گئی۔

## جزیرہ کیوبا کی ہولناک بربادی

امریکہ میں سیکڑوں کے قریب ایک وسیع و مستحکم جزیرہ آباد ہے جس کا دارالسلطنت ہوانا ہے اور جدید ترین ترقیات و ایجادات کے جملہ لوازم سے بہرہ مند ہے یہاں کا تمباکو اور اس کی صنعت دنیا بھر میں مشہور ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں تمول و ثروت کے دریا بہ گئے اور علوم و فنون اور تجارت میں اس نے تا حال ترقی کر لی اس ترقی نے یہاں کے باشندوں کو مغرور خود پسند اور خدا

ناشناس بنا دیا ایزد جل وعلا کی ذات گرامی رحمن ورحیم ہے وہ اپنے بندوں کو سنبھلنے اور توبہ حاصل کرنے کے مواقع برابر بہم پہنچاتی رہتی ہے لیکن جب یہ کسی طرح ہوش میں آتے ہی نہیں تو پھر اس کا قہر برسر عمل ہوتا ہے اور اس کی گرفت شدید" انہیں اپنی گرفت میں لے لیتی ہے جب کہ یہ باغیوں کا گروہ حد سے تجاوز کر گیا تو قدرت کا چوغیبی ہاتھ علاوہ ان کی بڑی بڑی قوی باغی قوموں کو درطۂ ہلاکت میں پھینک کر فنا کر چکا تھا ان کی طرف بھی بڑھا ہوا اور پانی کو ان کی تباہی کا عمل پورا کرنے کے لئے حکم دیدیا گیا۔

ابھی آفتاب عالمتاب طلوع بھی نہ ہونے پایا تھا فضا پر کہر کی تاریک چادر مسلط تھی باشندے اپنے اپنے عشرتکدوں میں نرم وگرم بستروں پر مصروف آرام تھے کہ دفعۃً ہوا کے جھکڑ چلنے لگے آنکھ کھلتے کھلتے اس کی رفتار سو اور سو سے سوا سو اسی سے ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ ہوگئی ہوا کے ساتھ ہی بحرالکاہل کی ہزار ہا موجیں ہی جزیرہ کی طرف اٹھلا اٹھلا کر بڑھیں اور چند لمحوں کے بعد یہ نظر آیا کہ شہر کی بلند وبالا عمارتیں وسیع وشاندار بازار اور خوبصورت وہ لٹریہب تھیٹر وہوٹل اسٹیٹ اور چرچے کے انبار تھے کوچہ بازار میں دس دس فٹ پانی بھرا ہوا تھا اور پناہ مانگنے والوں کو کسی جگہ اور کہیں پناہ نہ ملتی تھی ایک گھنٹہ کے اندر اندر دنیا کا متمدن ومتمول شہر ہوا مٹی کا ایک ڈھیر بن گیا اور کوئی یہ بھی بتانے والا نہ رہا کہ "یہاں غنچہ اور یہاں گل" تھا جن لوگوں نے یہ خوفناک تباہی دیکھی ہے ان کا بیان ہے کہ لوگ ہوا کے جھونکوں میں خشک پتوں کی طرح اڑ رہے تھے اور ہوا اور پانی کو ہلاکتوں کی تباہی کو مکمل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا دیکھئے سر شد غفلت مغرب کو کیا بھی اس تباہی سے بھی کچھ عبرت حاصل ہوتی ہے یا نہیں جنگ عظیم بھی ایک تہر آبھی تھا معلوم الیسا ہوتا ہے کہ یورپ وامریکہ کے باشندے الحاد وزندقہ میں ڈوب کر ختم اللہ علی قلوبھم وعلی ابصارھم کے مصداق بن چکے ہیں اور منتظر ہیں کہ ان کی بداعمالیاں کب قہر الٰہی کی صورت اختیار کر کے انیس سو دادیں اگر اب بھی مغرب متنبہ نہ ہوا تو اس وقت کو دور نہ سمجھئے۔

## خواتین اسلام کا اجتماع عظیم

گذشتہ ماہ میں مسلم خواتین کی ایک بہتر باشان کانفرنس منعقد ہوئی جس کی سرپرست جہور یہ شام کے صدر کی بیگم صاحبہ اور صدر مشہور شامی خاتون سیدہ نور حادہ تھیں اس کانفرنس میں بڑی بڑی اسمر کہ آرا تقریریں ہوئیں اور حکومت سے حسب ذیل مطالبات کئے گئے۔

(۱) پردہ کے بارہ میں حکومت خود کوئی مداخلت نہ کرے زمانہ خود اس کا فیصلہ کر دے گا۔

(۲) اجتماعی زندگی میں عورتوں کو بھی مردوں کے ساتھ شرکت عمل کا موقعہ دیا جائے۔

(۳) عورتوں کو بھی ملازمتوں میں حصہ دیا جائے۔

(۴) لڑکوں اور لڑکیوں کا لمہ صرف یہ کہ شادی سے پیشتر طبی معائنہ کرایا جائے بلکہ ان کے لئے عمر عقد کی بھی تحدید کر دی جائے۔

(۵) شادی سے پیشتر فریقین کا باہمی تعارف قانونی طور پر لازمی قرار دیا جائے۔

(۶) تعدد ازدواج کی ممانعت کر دی جائے۔

(۷) اس دراصت کو ناجائز قرار دیا جائے جس کی رو سے عورت شرعی ورثہ سے خود بخود محروم قرار پاتی ہو

(۸) عورت کو بھی حصول طلاق کا حق عطا کیا جائے۔

(۹) مہر وجہیز کی رسم کو بہ اٹر رکے دونوں کے لئے اس کی شرح مقرر کر دی جائے۔

بلاشائبہ ریب ان میں سے بعض مطالبات بیحد اہم وضروری ہیں اور حکومت شام ہی نہیں بلکہ حکومت ہند کو بھی ان کی منظوری کی طرف خاص توجہ مبذول کرنا چاہیے بالخصوص مہر وجہیز کے تعین کا مسئلہ فوری توجہ کا محتاج ہے کہ اس کا عدم تعین ہر جگہ مسلمانوں کی اقتصادی ومالی تباہی کا ضامن بنا ہوا ہے مسلمان شریعت کو تو پیش نظر نہیں رکھتے اور محض نام ونمود اور برادری کی واہ واہ کے لئے اپنے گھر کے اندر خانہ میں بلاتکلف آگ لگا دیتے ہیں حصول طلاق کا مسئلہ بھی اسی قبیل سے ہے شریعت غرا اسلام نے ان کو روک رکھا ہے عدالت کے مسئلہ میں بھی کسی حد تک اعراض کی گنجائش نہیں رہا باقی تعارف کا معاملہ تو اگر اس سے مراد فریقین کا ایک دوسرے کو ایک نظر دیکھ لینا ہے تو ہمیں اس سے کوئی تعرض نہیں باقی امور میں ہمیں اختلاف ہے اور شدید اختلاف ہے اور یہ نتیجہ ہیں مغربی الحاد وزندقہ کی ہوا کے ان جھکڑوں کی جنہوں نے خود مغرب کی حیات معاشری کو تباہ کر رکھا ہے عورت کے فطری ونسوانی فرائض کچھ کم نہیں کہ اب نہ مغربی روشنی سے مسحور ہو کر اپنی زندگی کو دوہرا بار بنانے پر تلی ہوئی ہے بچوں کی تولید وتربیت اور آئندہ نسل کی نگہداشت نیز خانہ داری کے انتظام اتنے اہم کام ہیں کہ اگر عورت ان میں سے کسی ایک کی طرف سے بھی غفلت برتے گی تو پوری انسانی زندگی اور حیات معاشری تباہ ہو کر رہ جائیگی۔ مغرب کی نظیر ہمارے سامنے ہے شریعت غرائے اسلامیہ نے مرد وعورت کے لئے جو حدود مقرر کر دی ہیں ان سے کوئی ایک انچ بھی ادھر ادھر ہٹنے لگا تو تباہ ہوگا بردہ کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ عورت زندہ قبر میں بند کر دی جائے بلکہ یہ ہے کہ وہ مرکز کی سوسائٹی اور حریص نگاہوں سے دور رہے اگر عہد نبی سنوسی شاہراہوں پر آجائیگی تو اس سے یقیناً فتنے پیدا ہوں گے یہی صورت مغربی تعارف کی ہے ضرورت ہے کہ اہم مطالبات کو ہی مغربی رنگ سے قطعاً پاک کر دیا جائے ہمیں تو خوف ہے کہ ہمارے ہی میں کا فرنس ہونے والی ہے اس میں شائقین اسلام اپنے مطالبات کو قطعی طور پر شریعت کے رنگ میں پیش کریں گے

## ارباب حکومت کی امن پسندی

وائسراے نے دہلی پلیٹرز لیگ کے جلسہ سے جو خطاب کیا اس کا ایک اقتباس ہم اوپر درج کر چکے ہیں اس کے جواب میں بڑے طمطراق کے ساتھ فرمایا کہ:۔

"یہ امر میرے لئے نہایت مسرت افزا اور حوصلہ افزا ہے کہ دارالسلطنت ہند کی مختلف اقوام کے سرکردہ شہری جو اپنے مختلف کاروبار کے ذریعہ سے ہمارے مزدوروں کے لئے کام اور ذریعہ معاش بہم پہنچاتے ہیں جنہوں نے ملک میں اپنا زر وسیم لگا رکھا ہے اور جن کے لئے ملک کا امن وامان بڑی اہمیت رکھتا ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار کے کامیاب ثمرات سے بہرہ اندوز ہو سکیں حکومت ہند کے ان مقاصد وعزائم کو قدر دانی کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں جو اس ملک بھر میں امن وآئین قائم کرنے کے عزم صمیم میں پوشیدہ ہیں"

لارڈ ڈفرن نے دارالامرا میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"ہندوستان باشندگان بنگال خاموش ہے لیکن اگر ہم یہ یقین کر لیں کہ اس کی خاموشی اس کے اطمینان کی مظہر ہے تو ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیں گے تلخی کی وہ روش جو اپنے آپ کو قتل اور ہنگامہ میں کی صورت میں ظاہر نہیں کرتی بلکہ برطانوی مال کے مقاطعہ کی شکل میں رونما ہوتی ہے اس امر کی مقتضی ہے کہ گول میز کانفرنس کو کامیاب بنایا جائے"

سر ہیمنٹ مل ہورنے ہی دارالعوام میں تسلیم کیا ہے کہ:۔

"ہم ہندوستان جیسے عظیم الشان ملک پر جبر وتشدد کے ذریعہ حکومت نہیں کر سکتے اور مسٹر لیجر جل کی پالیسی سے اپنا بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں یہ سب امن وامان کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں سب کو اعتراف ہے کہ جبر وتشدد کی پالیسی مفید ہونا تو کجا نقصان رساں ہے سب کو حالات کا احساس ہے لیکن اس کے باوجود ملک میں تشدد کی دبا

برابر پھیلتی چلی جارہی ہے قید و بند اور دار و گیر کا سلسلہ اسی شان کے ساتھ جاری ہے اور ارکان قوم کو مستقل قانون کی صورت دینے کی خاطر مساعی عمل میں لائی جارہی ہیں کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اس سے جذبات میں تلخی پیدا ہوگی یا سکون کاش اب بھی حکومت تدبر و دانشمندی سے کام لے اور سمجھے اور سوچے کہ وہ جس راستہ پر قدم اٹھائے چلی جارہی ہے وہ راستہ "ترکستان" کو تو نہیں جاتا۔

## منچوریا کا مستقبل

منچوریا سلطنت چین کا ایک زرخیز اور آباد صوبہ ہے جو عنقریب الحاق سے اس وسیع و عریض حکمرانی کا ایک جزو لاینفک بنا چلا آرہا ہے گھر کی جنگ، اخراج اقوام بیرونوں کی تباہی کی یہاں ضمانت رہی ہے مرکز کو کمزور دیکھ کر اس صوبہ نے بھی انقلاب کی کروٹ لی اور دینی شروع کر دیں اور خانہ جنگی کا ایک غیر مختتم دور شروع ہو گیا مغرب کا شاگرد رشید جاپان تاک میں لگا ہوا تھا وہ میدان میں اتر آیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری حکومتیں بھی آ ریں اور سب نے اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر اپنے اپنے لئے اس صوبہ میں مراعات حاصل کر لیں جاپان ایک قریبی ہمسایہ طاقت ہی گذشتہ سال اس نے ایک عذر جمیل پیدا کر کے فوجی مداخلت پیدا کی اور منچوریہ پر قبضہ جما لیا اور اس کے بعد ہی اس نے اپنی فوجی حمایت میں اپنی حمایت ہی کے زیر سایہ منچوریہ میں ایک آزاد سلطنت قائم ہو جانے کا نہ صرف اعلان کر دیا بلکہ اسے طرح ہی تسلیم بھی کر لیا۔

اس وقت سے لیکر اب تک منچوریا میں ایک نام نہاد سلطنت قائم ہے چین سے اس کے معاملہ جنگ ہی ہوئی لیکن بحیثیت اقوام کی مداخلت سے جنگ تو بند ہو گئی لیکن اس مسئلہ کے حل کے دریافت کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر ہو گیا اس کمیشن کی رپورٹ مرتب ہو کر عنقریب جمعیۃ اقوام کے اجلاس میں پیش ہونے والی ہے اس رپورٹ میں جہاں جاپان کے امتیازی حقوق تسلیم کر لئے گئے وہاں جاپان کو بھی اس حکومت کے ماتحت جو نام نہاد حکومت قائم ہوئی ہے اسے تسلیم نہ کرتے ہوئے یہ استعماری تجویز پیش کر دی کہ منچوریا میں مکمل انتظام اور امن و امان کے قیام کے لئے ایک بین الاقوامی پولیس اور ایک بین الاقوامی پولیس کے ساتھ مقرر کر دیا جائے جاپان کو بھلا اس سے کیونکر اتفاق ہو سکتا ہے وہ تو چاہتا ہے کہ منچوریا کی باگیں تنہا بجوڑ تا رہے جس کی ملکیت ہے لیکن اس غریب کو پولنے کی بھی اجازت نہیں منچوریا جو کہ بہت خوشحال اور زرخیز خطہ ہے اس نے سب ہی کے دانت اس پر لگے ہوئے ہیں لیکن اگر جاپان اسی طرح اڑا رہا اور لڑا رہے گی تو یقیناً دنیا میں ایک خونریز جنگ کی بنا ہیں استوار ہو جائینگی کیونکہ دنیا مغرب یہ کسی طرح گوارا نہیں کر سکتیں کہ منچوریا سے تنہا جاپان ہی مستفید ہوتا رہے۔

## حبش میں مسلم بچوں کی تعلیم

حبش میں بکثرت مسلمان آباد ہیں اتنے کہ تمام اقوام کی آبادیوں پر ان کی تعداد زیادت غلبہ حاصل کئے ہوئے ہے مگر مغلوب و عیسائیت نے یہاں بھی اپنا استیلا قائم کر لیا ہے اور آئے دن مسلمانوں پر زیادتیاں ہوتی رہتی ہیں چنانچہ ایک مغربی جریدہ لکھتا ہے کہ حبش کے مقام دردوعہ میں عیسائی مشنریوں نے ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا ہے اس مدرسہ میں مسلم بچوں کے بکثرت تعلیم پانے کے باوجود کاربردازان اس درسگاہ کو فرزندان توحید سے نشانہ تعصب و عداوت ہونے مدرسہ درس دیتا ہے۔ ملک فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جو بت پرست ہے یہاں عیسائی اپنے بچوں کو مسلم بچوں ہی کے ساتھ تعلیم دلاتے ہیں مگر یہاں کچھ اور ہی داستان ہے

پھیلی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ ان کے ایمان پر کیسی خوفناک تجلیاں گر رہی ہیں اور انھیں ان کے لٹیروں کو دین قیم سے منحرف کرنے کے لئے کیسے جال پھیلائے جارہے ہیں وہ اپنے بچوں کو خوشی سے اس مدرسہ میں حصول تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں اور اسلامی مدرسوں میں وہ محض اس وجہ سے اپنے بچوں کو داخل نہیں کرتے کہ وہ اتنے شاندار نہیں اور انگلستان و فرانس کی سرپرستی انھیں حاصل نہیں۔

کتنے افسوس بحر کا مقام ہے اور کسی کی نہیں مسلمانوں ہی کی غفلت و بے احساسی سے مسلم مدارس "خانہ ویران" بنے ہوئے ہیں اور غیروں کے کارخانے آباد ہو رہے ہیں یہی حالت ہندوستان کی ہے۔ جرائد و صحائف ہی کی حالت پر غور کرو مسلم جرائد کو اپنی ہی قوم کے خریدار ملنے مشکل ہوتے ہیں اور ہندو جرائد کی بہم کی رونق مسلم خریداروں ہی کے دم سے قائم ہے۔ ہمارے ایسٹرن ٹائمز اور ہمدرد آدھا پیسوں کے قوی کر کے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اخبار کے ٹریجن ہوں یا پیسہ اخبار اور ہمدرد مسلم گھروں میں پہنچتے ہیں مسلم تجار کو اپنی ملت کے خریدار ہی نہیں ملتے اور ہندو تاجر مسلمانوں کی کمائی پر سیٹھ اور ساہوکار بنے ہوئے ہیں مسلمانوں پر جو ایک عالمگیر جمود طاری ہے اس کی ذمہ داری غیر دل پر ہرگز عائد نہیں ہوتی قصور دار خود مسلمان ہیں اگر ان میں احساس بیداری پیدا ہوتا اور بہ اتفاق و یکجہتی اور اخوت و ہمدردی سے کام لیتے تو قدرت کو بھی انہی کے ساتھ سعادت نہ تھی جو دنیا بھر میں ہی ہندوستان کو چھوڑ "بازار" رہتے ان کے چراغ گل ہوتے اور وہ یہ دنوں کے عشرتکدوں میں روشنیاں جگمگاتیں، موجودہ مسلمانوں کو تنظیم و اتحاد کی ضرورت جس شدت کے ساتھ محسوس ہو رہی ہے اتنے ہی یہ غافل ہیں اب اغیار سے زیادہ مسلمانوں کو مسلمان فنائی کی ضرورت ہے اور عالمگیر ضرورت ہے کاش مسلمان اس طرف متوجہ ہوں۔

## قرضہ کی وصولی پر امریکہ کا اصرار

فرانس ہو یا برطانیہ یا بلجیم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ یہ گفت و شنید اور محض عالمگیر کساد بازاری کا واسطہ دیکر اسی طرح قرضے کی وصولی کی قسط کی وصولی التوی کرا لیں گے جس طرح گذشتہ سال کرا لی تھی لیکن امریکہ کا صدر ڈٹ کر سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے صاف کہہ دیا سمجھے کیا بیٹھے ہو میں تو سال موجودہ کی قسط کی وصولی کو مزید گفت و شنید کی ادلیں خرنا قرار دیتا ہوں اور اس کے بغیر کوئی گفتگو کرنے اور کسی گفت و شنید میں حصہ لینے کے لئے تیار نہیں مذکورہ تینوں سلطنتیں نے بہتیرا اصرار کیا اور کر رہے ہیں کہ جب تک موجودہ کساد بازاری کا بحران قائم ہے جب تک دول یورپ کی مالی توازن درست نہیں ہوتا اور جب تک یہ اقتصادی افسردگی قائم ہے اس وقت تک قرضے کی وصولی کے لئے کوئی اقدام نہ کیا جائے مگر ہیرلڈ ٹریبون کی اطلاع کے مطابق امریکہ کوئی عذر سننے کے لئے تیار نہیں اور وہ بضد ہے اس سال کی اقساط وصول کر کے رہے گا۔

ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایک طرف تو کشیدگی بڑھ ہی گی اور دوسری طرف دنیا کے ان بڑے ممالک اور بڑی حکومتوں کو شدید اقتصادی مشکلات پیش آجائینگی ادھر اس کا اثر چھوٹی چھوٹی حکومتوں پر ہی پڑے گا اور دنیا بھر میں ایک ہیجان برپا ہو جائے گا برطانیہ فرانس بلجیم کسی نے بھی اپنے میزانیوں میں اس قرض کی ادائگی کے لئے محض خوش آئند توقعات کی بنا پر کچھ گنجائش نہ رکھی تھی بیکاری بیروزگاری نے پہلے ہی ان ممالک کا کچھ کچومر نکال رکھا ہے اب اس مد کے پڑ جانے سے ان پر اور مصیبت

آیگی یہ زمانہ بھی کس قدر نازک زمانہ ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت بھی اضطراب و پریشانی میں گرفتار ہے اور کوئی دیندار سے دیندار ملک بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُسے اطمینان حاصل ہے۔

## مسلمانوں کے افلاس کا طلسم

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمان دنیا کے جس حصہ پر آباد ہیں وہاں اگر وہ باقی تمام دنیا سے نہ ہوں تو یہ ضرور ہے کہ وہ اپنی دیگر ہمسایہ قوموں کے مقابلہ میں نسبتاً غریب و بے مایہ ہیں۔ ہم نہیں جانتے وہ کونسا خطہ ہے جہاں وہ تعبد و غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں بلکہ وہاں بھی جہاں ان کی فرمانروائیاں صدیوں سے قائم ہیں یہی صورت اندر ہی اندر دیکھنے میں آئی ہے۔ ترکی، حجاز، مصر، ایران، افغانستان اور چین وہ خطے ہیں جہاں چند قرن ہا قرن سے مسلم اقبال حکومت کر رہا ہے مگر وہاں بھی غائر نظر سے دیکھا جائے تو غریب و مفلس مسلمان نظر آئینگے اور دولت کے دریا کنارہ ہا۔ دوسری قوموں کے کاشانوں کا رخ کرتی نظر آئے گی۔ ہندوستان میں ہندو مسلمانوں اور یہودیوں اور پارسیوں پر یکساں غلامی کا دیو مسلط ہے سب ایک ہی آب و ہوا اور ایک ہی تاریخ میں آباد ہیں لیکن یہ کتنی حیرت کی بات ہے کہ صرف مسلمان ہی سب سے غریب اور سب سے زیادہ منکوب نظر آتے ہیں خدائے قدوس نے سب کو دماغ دیا اور آنکھیں دی ہیں پھر اتنے عظیم اور عالی استعداد و شرف کے آخر وجہ کیا ہیں۔ افسوس اگر مسلمان چند لمحوں کے لئے محض انہی وجوہ پر غور کر لیتے تو آج ان کی حالت یہ نہ ہوتی جو آج ہے پہلی اور اہم وجہ تو یہ ہے کہ مسلمان کسی درجہ حیثیت کا کیوں نہ ہو وہ اپنی جگہ اور اپنے دائرہ عمل میں بجز صرف نافع ہوا ہے اور اس کا یہ اسراف اس کے تمام شعبہ ہائے حیات پر مسلط ہے۔ دوسری وجہ ان کی تجارت و کاروبار سے غفلت و بے تعلقی ہے اور تیسری وجہ عدم تنظیمی اور اخوت اسلامی سے بعد ہے ایک غریب سے غریب مسلمان کے ہاتھ میں دن بھر کی محنت شاقہ کے بعد جو آنہ آئینگے وہ بلا تکلف انھیں صرف اپنے خورد و نوش پر صرف کر دیگا اور کل کی فکر زیادہ برابر ہوگی اور نہ کفن کے لئے ایک پیسہ بچا کر رکھیگا لیکن اسی حیثیت کی ہندو بنگل زیادہ سے زیادہ دو آنہ خرچ کرے گا اور اپنی نصف آمدنی برابر بس اندوختہ جلا جائے گا جس مسلمان امیر کی آمدنی ہزار یا لاکھ ہوگی وہ بیس دن میں نہیں بلکہ پچیس دن میں ہی اسے برابر کر دے گا مگر اسی حیثیت کا ہندو امیر نصف رقم بچانے ہی پر اقتصار نہ کرے گا بلکہ تین چوتھائی بچا لیگا اور برابر بچا جائے گا مسلمان قدم قدم پر روپیہ بیدریغ خرچ کرے گا مگر ہندو چاندی دیکھکر پانی پھیلائے گا۔ غریب مسلمان رسوم کا شکار ہیں اور امیر عزت کے ہندو سو خرچ اس وقت کرے گا جب ہزار اس کے پاس ہوں گے مگر مسلمان کے پاس سو ہوں گے تو وہ دس بیس اور قرض لیکر خرچ کرے گا۔ پھر تجارت و بلندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے مسلمان اس سے نفور ہیں اگر مسلمانوں کو زندہ رہنا، پنپنا ہے تو وہ بھی زندہ رہنے کے لئے یہی ڈھنگ اختیار کریں الوداع ہونے کا راز آمد و خرچ کے توازن کچھ بچانے برابر بس اندوز کرتے اور اسے بڑھاتے رہنا ہے اور بس۔ جنہوں نے خرچ کو آمدنی سے کم رکھا برابر بس اندوز کرتے گئے مالدار ہو گئے اور جنہوں نے جو کمایا اڑا دیا وہ مویشی کے مویشی ہی رہے۔

## دیہاتی آبادی کی ترقی کی تدابیر

ہندوستان کا ایک ذرعی ملک ہے اور اس کی آبادی درحقیقت شہروں میں نہیں بلکہ دیہات میں آباد ہے۔ ہندوستان کے اصلی باشندے جھونپڑوں ہی میں آباد ہیں اور وہی ملک بھر کے رزق کے ضامن ہیں حکومت کا اولین فرض یہ تھا کہ وہ ملک کے ان علاقوں کو جن کی آبادیوں کا نام ہندوستان ہے زر خیز، شاداب اور خوشحال بنانے کی سعی کرتی لیکن ہو یہ رہا ہے کہ ملک و ملت کے یہ فرزند انتہائی مصیبت و اندوہ کی زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کی مفلوک الحالیت کی کسی کو گمان و کان بھی خبر نہیں ہوتی۔ وبا، افلاس اور جہالت کی تاریکیاں ان پر مسلط ہیں اور ان کا مداوا بعینہ ایسا ہی ہے جیسے مکھیوں اور مچھروں کا مارنا ہوتا ہے۔

حکومت اپنے عسکری اور امپیریل مقاصد کی تکمیل کے لئے ریلوے کے جال بچھاتی چلی جاتی ہے اور کروڑوں روپیہ اس پر پانی کی طرح نہ صرف بہا رہی ہے بلکہ بہاتی چلی جا رہی ہے اگر وہ ان رقوم کا عشر عشیر بھی نہروں کے اجرا آبپاشی کی اسکیم اور زرعی ترقیات کے لئے صرف کرتی تو ملک میں ایک انقلاب عظیم برپا ہو جاتا۔

ایسا انقلاب جسے دیکھکر دنیا حیران رہجاتی اور جس کی ترقی حکومت، قوم دونوں کے لئے باعث تقویت ہوتی۔ شہر ہیں کہ آباد ہوتے چلے جاتے ہیں ان کی صفائی نکی حفظان صحت اور ان کی راحت و آسانی کے لئے حکومت کی پوری مشینری حرکت میں ہے جتنی ترقیاں ہوتی ہیں تمدن جدید کے جتنے سامان نظر آتے ہیں تہذیب مغربی نے جتنی فیاضیاں دکھائی ہیں اس کے جلوہ گاہ اور اس کے منظر اگر ہیں تو یہ شہر ہیں۔ قصبات تو اجڑ گئے دیہات کی طرف نگاہیں نہیں اٹھیں نہ دیکھے ایک صرف شہر ہی رہ گئے ہیں جو حکمرانی کے مرکز ہیں اور جن کی خوشنمائی و ترقی کو حکومت اپنی کلاہ افتخار کا طرہ بنانا چاہتی ہے۔

گذشتہ سالوں سے جب اقتصادی چکی نے شہریوں کو بھی پیسکر رکھدیا اور ان کے نازک دماغوں پر بھی مصائب کے ہتھوڑے بجنے لگے تو وہ دیہات واپس چلو کے نعرے لگنے لگے مگر وہ آواز بھی فضائے بسیط میں فنا ہو کر رہ گئیں اب یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت صوبہ متحدہ نے غالباً زرعی مصائب کے شور سے تنگ آکر دیہاتی ترقی کے لئے ایک اسکیم مرتب کی ہے۔ مختلف اضلاع میں تقریروں لیکچروں تصویروں کے ذریعہ دیہاتیوں کو ترقی کے اسباب سے واقف کرنیکی اسکیم بروئے کار لائی گئی ہے لیکن ایسی حالت میں کہ پیٹ خالی ہے اور سر باشندہ دیہاتی مالی مشکلات میں گرفتار ہے یہ اسکیم بجائے بخش نتائج پیدا کرنیکی ہو مگر حکومت دل سے دیہات کی ترقی کی آرزومند ہے تو وہ پہلے وہ ذرائع پیدا نہ کرے جو ان کی مصیبت کو رفع کر سکیں پھر کوئی اسکیم کامیاب ہو سکتی ہے۔

## عورتوں کے نظم و نسق کی تحقیق کا مطالبہ

تہذیب جدید کی روشنائی

حقیقی معنوں میں عیب پوشش نبی چلی جا رہی ہیں اور ان کے سایہ میں خدا جانے کتنی بے غذا ایاں ہوتی رہتی ہیں جن کا بیرونی دنیا کو پتہ ہی نہیں لگنے پاتا معمولی کارروائیاں اور پراپیگنڈا فرموں کی چٹکلیاں آئے دن روشنی میں آتی رہتی ہیں اور فضیح زردوفت کے واقعات و حوالف عالم آشکارا ہو کر لوگوں کو ہولناک رہتے ہیں لیکن حکومت کے مختلف محکموں کی بے عنوانیوں کے متعلق کسی کی مجال ہے جو زبان اعتراض تک ہلانے کی جرأت کر سکے اور کوئی جرأت کر بھی بیٹھتا ہے تو سرکاری حکام و اہل کاران تاخذ ہو کر بڑے ہوئے قدموں کو وہیں کا وہیں روک دیتا ہے۔ بدعت سے جیف کورٹ لکھنؤ کے متعلق شکایات زبان زد خلائق ہوتی چلی آرہی تھیں مگر چونکہ یہ عدالت عالیہ ہے حکومت کے شکوہ و شان والے افسر یہاں وارد حکمرانی ہوتے رہتے ہیں

پوری فرمانروایانہ قوت اس کی نسبت برہے اس لئے اب تک کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ اس کے متعلق علانیہ کچھ کہے مگر زمانہ ہے آزادی کا آخر ایک صاحب جرأت کرکے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے صوبہ متحدہ کی کونسل کے اندر یہ تجویز پیش کر دی کہ صوبہ اودھ کی عدالتوں کے نظر و نسق کی تحقیقات کے لئے حکومت ایک خاص کمیٹی کا تقرر عمل میں لائے اگرچہ اس تجویز میں چیف کورٹ کا کنایۃ بھی نام نہ لیا گیا تھا اور اس کا مقصد صرف یہی تھا کہ تمام عدالتہائے دیوانی و فوجداری کے نظر و نسق کی خوبی و برائی کی تحقیقات کی جائے مگر جاننے والے جان گئے اور سمجھنے والوں نے سمجھ لیا کہ اس کا منشا چیف کورٹ کے حالات کو عریاں کرنا اور روشنی میں لانا ہے اس لئے گورنر صوبہ متحدہ نے اسے مسترد کر دیا۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس استرداد میں آخر کونسی بہتری مقصود ہے اگر واقعی کہیں برائیاں موجود ہیں تو لازماً ان کی اصلاح ہونی چاہیئے اور اصلاح کی مناسب اور آسان صورت یہی تھی کہ کمیٹی تحقیق کرکے نقائص بتاتی اور حکومت ان کے دور کرنے کی سعی کرتی مگر گئی تو جب کہ وقار کا بھوت سامنے نہ ہوتا یہاں تو غلامی کی فضا میں بہتر سے بہتر مشورے استرداد کے جنگل میں دم توڑ دیتے ہیں۔

## یہود کے عزائم

یہودیوں کے سلسلہ رہنما مسٹر ونسنٹ ناہیے یہودی جذبات و احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے سوئٹزرلینڈ میں ایک زبردست تقریر کی جس کے دوران میں بڑے زور اور دھڑلے کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ:۔

"یہودی عوام اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ فلسطین پر برطانیہ کے قبضہ کا رشتہ دوام کے دامن سے ہرگز وابستہ نہیں اسلئے ہمارے سامنے اپنی قوم کے تحفظ کا معاملہ نازک صورت میں اکھڑا ہوا ہے اور ہمارا اس امر کے آرزومند ہیں کہ ابھی کم از کم پندرہ سال تک فلسطین پر برطانی قبضہ اور باقی رہے اس مدت میں ہمارا قدر طاقت حاصل کرلیں گے کہ پھر ہم کو کسی مخالف قوت سے مرعوب ہونے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔"

یہ ہے یہودیوں کی ذہنیت دنیا دیکھ لے تو بیرونی غلامی سے تنگ آچکے ہیں ممالک و اقوام اپنی گردنیں بیرونی جوے کے بار سے آزاد کرانے کی سعی میں مصروف ہیں مگر یہ ہے کہ وہ اس آرزو کو اپنے قلب میں پرورش کر رہے ہیں کہ فلسطین پر مغربی حکومت کا پرچم اقبال ہی لہراتا رہے اور اس کے اعیار کے پنجہ استبداد سے رستگار ہونے کی کوئی صورت زمانہ حال میں نہ پیدا ہونے پائے ہی تو وہ فرق ہے اپنے اور پرائے میں اگر یہودیوں کو اپنے ملک سے محبت ہوتی یا وہ یہاں کے باشندوں کے ساتھ اشتراک عمل کو ضروری سمجھتے تو ان کے رہنما کی زبان پر آج الفاظ کبھی نہ آتے ان کے سامنے نہ آزادی کی برکات ہیں نہ ملک کی مفاد وہ تو محض اپنا فائدہ پیش رکھتے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ حکومت ان کی ممد و معاون بنی ہوئی ہے اور ملک حریت طلب مسلمانوں سے پٹا پڑا ہوا ہے اس لئے وہ یہاں اپنے قیام مدام کا باعث برطانیہ ہی کو سمجھتے ہیں اور انھیں نظر آرہا ہے کہ آزادی کی جو ہوائیں اس وقت دنیا میں چل رہی ہیں اور غیور فرزندان توحید نے جس سرگرمی سے آزادی ملک کا کام شروع کر رکھا ہے وہ ان کے حق میں بسنداد اور استمرار دوست دشمنوں کی تباہی کے مترادف ہے اور ملک ایک نہ ایک روز ضرور آزاد ہوکر رہے گا مگر کم از کم اس آزادی میں اتنی تاخیر تو ہو جائے کہ وہ عرب جمہور کی روح حریت کو اتنا پامال اور ان کے بازوؤں کو اتنا شل تو کرسکیں کہ پھر انھیں یہودیوں کے خلاف کھڑے ہونے کی جرأت نہ رہے اور اگر ممکن ہو تو اس مدت میں اس علاقہ اپنی دولت کے زور سے خالص یہودی علاقہ بنالیں لیکن یہودیوں کو یہ واضح رہنا چاہیئے کہ عرب دنیا کی بڑی غیور اور آزاد پسند قوم ہے وہ کبھی بھی یہ گوارا نہ کرے گی کہ ان کا ملک ایک غیر قوم کا وطن بنکر رہ جائے وہ وقت دور نہیں کہ جو یہودی نژاد عرب بنکر اپنی دولت اور برطانیہ کی حمایت کے بھروسہ پر فلسطین میں آن کر بسے ہیں برطانیہ کی طرح انھیں بھی اس ملک کو چھوڑنا پڑے گا اور جو تمنائیں وہ اپنے اعماق قلب میں پرورش کر رہے ہیں وہ قلب ہی میں دفن ہوکر رہ جائیں گی۔

## رمضان شریف

کے متعلق علمی و نقلی معلومات کے لئے اس سال کا رمضان نمبر جو مولوی کا آئندہ نمبر ہے یقین ہے کہ بہت سی مفید معلومات کا مخزن ہوگا۔ اور روزہ کی پوری تحقیق اور مسائل کے سلسلہ میں گویا بہترین کتاب ہوگی، آپ بھی سے ہزارہا بھائی ایسے ہونگے جو اپنے دوسرے بھائیوں کو رمضان کے مسائل سے واقف کرانے کے آرزومند ہوں، اور حقیقت یہ ہے بھی بہت ثواب کا کام، کیا آپ اس کو مفید سمجھتے ہیں مولوی کا رمضان نمبر اپنے محلہ قریہ اور شہر کے دوسرے غیر خریدار بھائیوں کو مفت تقسیم کردیں، ایک روپیہ کے بارہ پرچے صرف محصول ڈاک دونگا۔ اگر آپ اس تجویز سے متفق ہوں، تو فوراً آرڈر دیدیجئے اسی قدر پرچہ زائد چھپوالوں، آرڈر کے معنی یہ ہیں کہ جس قدر روپے کے پرچے تقسیم کرنے چاہیں اتنے روپے بھیجدیں۔ یہ بہت بڑے ثواب کی تجویز ہے خدا کرے آپ بھی اس سے متفق ہوجائیں،

خادم عبدالحمید مدیر مولوی


## قلیل سرمایہ سے معقول ذریعہ معاش

اگر آپ یا آپ کا عزیز درستہ دار یا آپ کا کوئی دوست بیکار ہو تو ہم سے کٹ پیس کپڑے کے ٹکڑے منگوا کر فروخت کریں۔ البکہ۔ سرج۔ رلیشم پھینٹ واٹل۔ لیسن وغیرہ کئی قسم کے ٹکڑوں کا ایک بنڈل دس پون کا ہم نے بنا دیا ہے جس میں کئی کئی روپے گز تک کے قیمتی کپڑے کے ٹکڑے نکلیں گے جس کو فروخت کرکے آپ معقول نفع حاصل کرسکتے ہیں جیسے جیسے فروخت ہوتا جائے آئندہ آپ مستقل طور پر منگواتے رہیئے علاوہ اس کے جو صاحب اپنے گھر کے خرچ کے لئے یہ مال طلب کریں گے وہ ازاں طبیعت ہر اپنے بچوں کے چھوٹے بڑے کپڑے تیار کرا سکتے ہیں، پھول، والے گھر میں یہ سب ٹکڑے کارآمد ہیں اور خوبصورت رنگین مضبوط اور اچھے ہیں قیمت ہندوستان کے اندر کسی مقام پر دس پون کے مبلغ پچیس (۲۵) روپے معہ کل خرچ محصول و پیکنگ وغیرہ اس میں مبلغ پانچ روپے پیشگی آنا لازمی ہیں بلا وصول پیشگی تعمیل نہ ہوگی باقی بیس روپے کا وی پی روانہ ہوگا۔

جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے اور اپنا مفصل پتہ صاف لکھیئے گا

پتہ
حقیر مرزا عزیز بیگ پارچہ فروش امین گنج ۴۴ کان پور

# کتاب الاسلام

## باب الجنائز

(سلسلہ گزشتہ)

### چھوٹے بچے والدین کی شفاعت کرینگے

عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لا یموت لمسلم ثلثة من الولد فیلج النار الا تحلة القسم متفق علیه

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں مرے کسی مسلمان کے تین بچے وہ مسلمان داخل ہوگا دوزخ میں مگر دا سطے حلت قسم کے۔

### تشریح

حلت قسم سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان منکم الا واردها یعنی نہیں تم میں سے کوئی تم سے خدا کی مگر داخل ہوگا دوزخ میں اگرچہ ایک ہی دن کے لئے کیوں نہ ہو جانا یعنی پل صراط پر سے گذرنا ضروری ہے جس سے تکلیف پائیں گے اور نیک آرام و راحت کے ساتھ گذر جائینگے خلاصہ یہ ہوا کہ جس کے تین فرزند مر گئے ہوں گے وہ دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر اللہ تعالیٰ اپنی قسم کی حلت کے لئے سب کو ایک بلصراط پر سے گذارے گا سو اس کے اوپر تکلیف نہ ہوگی۔

عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لعبدی المومن عندی جزاء اذا قبضت اذا الخفده واه البخاری.

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ نہیں میرے پاس جزا اپنے اس بندہ مومن کے لئے جس کا محبوب میں نے اٹھا لیا دنیا میں سے پھر اس کا صلہ بہشت ہی تمام ہوگا۔ بخاری نے روایت کی۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له فرطان من امتی اذخله الله بهما الجنة فقالت عائشة فمن کان له فرط من امتک قال ومن کان له فرط یا موفقه فقالت فمن لم یکن لله فرط من امتک قال فانا فرط امتی لن یصابوا بمثلی رواه الترمذی.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں جس کے دو نابالغ بچے مرگئے ہوں گے اللہ تعالیٰ اس مصیبت پر صبر کرنے کے عوض میں جنت میں داخل کریگا حضرت عائشہ رضہ نے سوال کیا کہ حضور اگر ایک ہو حضور نے فرمایا خواہ ایک ہی کیوں نہ ہو پھر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضور ایک بھی نہ ہو تو فرمایا کہ میں کیسا فرط ہوں میری مثل تو ایک بھی نہیں ہے۔

### تشریح

فرط کے معنے ہیں کہ جو بستہ قافلہ سے قبل منزل کی طرف لیجایا جائے تاکہ آنے والوں کے لئے ضروریات بہم پہنچائے یہاں فرط سے مراد وہ بچہ ہے جو بالغ ہونے سے پہلے مر گیا ہے وہ والدین کی سفارش کرے گا اور جب تک والدین کو نہ بخشوائیگا خود جنت میں داخل ہونا پسند نہ کرے گا اور دو کے متعلق جو آپ نے ارشاد فرمایا

ممکن ہے کہ اسی وقت بذریعہ وحی حضور کو مطلع کر دیا گیا ہو۔

عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مات ولد العبد قال الله تعالی الملئکته قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرة فؤاده فیقولون نعم فیقول ماذا قال العبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول الله ابنوا لعبدی بیتا فی الجنة وسموه بیت الحمد رواه احمد.

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کسی کا بچہ مرتا ہے تو اس وقت اللہ تعالےٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندہ کے بچہ کو مارا وہ کہتے ہیں ہاں پھر ارشاد ہوتا ہے تم نے اس کے دل کی تمنا کو منقطع کیا وہ کہتے ہیں ہاں پھر ارشاد ہوتا ہے اس وقت میرا بندہ تجھے کیا کہہ رہا تھا وہ کہتے ہیں کہ حضور وہ تو آپ کی مدح اور تعریف کر رہا تھا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ رہا تھا ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا ملائکہ تم بناؤ اس کے لئے ایک محل جنت میں اس محل کا نام بیت الحمد رکھو۔

### پسماندگان کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے

عن عمرة بنت عبد الرحمن انها قالت سمعت عائشة وذکر لها ان عبد الله بن عمر یقول ان المیت لیعذب ببکاء اهلی علیه فقول الله لا ابی عبد الرحمن اما انه لم یکذب ولکنه نسی او اخطاء انما مر رسول الله صلی الله علیه وسلم علی یهودیة یبکی علیها فقال انهم لیبکون علیها وانها لتعذب فی قبرها متفق علیه

روایت ہے عمرہ بنت عبدالرحمن سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ خدا رحم کرے عبداللہ ابن عمر پر جو یوں کہتے تھے کہ میت کو عذاب کیا اس کے قبیلہ والے اور رشتہ داروں کے رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائے عبدالرحمن جھوٹے نہ تھے لیکن بات یہ ہے کہ یا تو وہ بھول گئے یا خطا ہوگئی واقعہ یہ ہے کہ حضور گذرے ایک یہودی عورت کی قبر کے پاس سے آپ نے دیکھا کہ اس کے رشتہ دار وہاں بیٹھے رو رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ روتے ہیں اور وہ قبر میں عذاب کی جا رہی ہے روایت کی اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے۔

### تشریح

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ خدا معاف کرے یہ جملہ ایسے مقامات پر بولتے ہیں جہاں کسی سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے حضرت عائشہ کی رائے یہ ہے کہ اس حدیث میں حضور نے مطلق عذاب کی خبر دی اور عذاب کو ان کا رونا نہیں بیان فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا کہ وہ تو عذاب کی جاتی ہے اور یہ اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ معذب ہونے کا سبب کفر ہے جو وہ ہے ہیں ان کی گریہ زاری نہیں ہے اور ابن عمر سمجھے کہ حضرت نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے رونے والوں کے قبر میں عذاب کیا جاتا ہے

پس یہ اقتصار حضرت عائشہ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہ اعتراض بسبب وارد ہونا اس حدیث کے جو مسند میں مسنی گئی ہو حالانکہ اس کے علاوہ اور حدیثیں بھی مسنی گئی ہیں اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آیا میت کو اس کے رونے سے عذاب ہوتا ہے یا نہیں۔

وعن عبد الله ابن ابی ملیکة قال توفیت بنت لعثمان بمکة فجئنا لنشهدها وحضرها ابن عمر وابن عباس فانی لجالس بینهما فقال عبد الله بن عمر لعمرو بن عثمان وهو اجمعهم الا تنهی عن البکاء فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اهله علیه فقال ابن عباس قد کان عمر یقول بعض ذالك ثم حدث فقال صدر بینما عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی ملا من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم اذ اقبل بصر کب فلما نظر الیهم قال اذهب فانظر من هؤلاء الرکب فانظرت فاذا صهیب فاخبرته فرجعت الی صهیب فقلت ارتحل فالحق امیر المؤمنین عمر فلما ان اصیب عمر دخل صهیب یبکی یقول وا اخاه واصاحباه فقال عمر یا صهیب اتبکی علی وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اهله علیه فقال ابن عباس فلما مات عمر ذکرت ذالك لعائشة فقالت یرحم الله عمر لا والله ما حدث رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اهله علیه ولکن قال ان الله لیزید الکافر عذابا ببکاء اهله علیه وقالت عائشة حسبکم القرآن ولا تزر وازرة وزر اخری قال ابن ابی ملیکة واللہ اضحك واکی قال ابن ملیکة ما قال ابن عمر شیئا متفق علیه۔

حضرت عبد اللہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب وفات پائی حضرت عثمان کی لڑکی نے مکہ میں تو حاضر ہوئے ہم تاکہ شریک ہوں اس کے دفن اور نماز جنازہ میں اور حاضر ہوئے ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اور میں بیٹھا ہوا تھا ان دونوں حضرات کے مابین پس کہا حضرت عبد اللہ ابن عمر نے واسطے عمرو بن عثمان کے وہ ان کے سامنے تھے کیا کیوں نہیں منع کرتے تم عورتوں کو رونے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تحقیق میت کو عذاب دیا جاتا ہے بسبب رونے اس کے عزیزوں کے کہا ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اس مسئلہ میں یعنی ان کا خیال اس مسئلہ میں یہ تھا کہ عام طور سے منع ہے اور نہ خاص طور سے رونا اور نوحہ کرنا منع ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت عمر سے باتیں کرتا اور حدیث سناتا ہوا چلا حتی کہ ہم مکہ معظمہ کے قریب مقام بیداء میں پہنچے وہاں ایک درخت کے نیچے حضرت عمر اترے میں بیٹھا ہوا تھا ہم کو ایک سوار جاتا ہوا دکھائی دیا حضرت عمر نے مجھ سے کہا کہ دیکھو یہ کون ہے اس سوار نے کہا چل پڑا میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت صہیب تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ خبر دو صہیب کو اس کو پس لوٹا میں طرف صہیب کے اور خبر دی ان کو کہ تم کو حضرت عمر بلاتے ہیں میں نے کہا وہ چلے آئے جب تو اس وقت وہ آواز سے یوں کہتے تھے اے بھائی آئے ان کی یہ گریہ کی آواز سنکر حضرت عمر کو ہوش آیا اور انہوں نے فرمایا اے صہیب تو روتا ہے حالانکہ خبر نہیں کہ بیشک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تحقیق میت کو عذاب دیا جاتا ہے بسبب رونے اس کے عزیزوں کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ بیشک میت کو عذاب دیا جاتا ہے بسبب رونے اس کے عزیزوں کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے فرمایا اللہ رحم کرے عمر کی حالت پر نہیں ارشاد کرے خدا کی قسم نہیں حدیث بیان کی اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک کافر کو عذاب کیا جاتا ہے اس کی اہل کے رونے سے بلکہ ارشاد فرمایا نبی کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب اس کے اہل کے رونے سے اور زیادہ کرتا ہے اور حضرت عائشہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم کو قرآن پڑھنا چاہیئے اور قرآن دلیل کے طور سے کافی ہے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ کسی کا بدلہ کسی دوسرے سے نہیں لیا جائے گا یعنی کسی کے گناہ کی وجہ سے کسی دوسرے کو عذاب نہیں کیا جاتا ہے تو اہل کے رونے سے مرنے والے کو کیوں عذاب کیا جائے اور ابن ملیکہ نے کہا جو کچھ حضرت عمر نے فرمایا وہ صحیح ہے بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہے

## باب زیارۃ القبور

عن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانها تذکر الآخرة وفی روایة نهیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث فامسکوا ما بدا لکم ونهیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیة کلها ولا تشربوا مسکرا رواه مسلم۔

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے منع کیا تھا تم کو زیارت قبور سے اب تم کو اجازت دی جاتی ہے زیارت کیا کرو اس لئے کہ زیارت قبور دلاتی ہے آخرت کی یاد اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت کے کھانے سے تین دن سے زیادہ نہ رکھا کرو اب تم کو اجازت دی جاتی ہے جتنے دن چاہو رکھ لیا کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ کے پینے سے اب اجازت دیتا ہوں لیکن شراب کے اس خاص برتن میں جس کو سقایہ کہتے ہیں اب جس برتن میں چاہو پیا کرو اور تم نبیذ پیا کرو لیکن نشہ والے سے پرہیز کیا کرو روایت کی مسلم نے۔

## تشریح

حضور نے ابتداء اسلام میں مسلمانوں کو زیارت قبور سے منع فرمایا تھا اس وجہ سے کہ مشرکین کہ میں بعض رسومات قبور سے متعلق غلط رواج پکڑ گئی تھیں جب حضور نے دیکھا کہ اسلام لوگوں کے دل میں جگہ پکڑ گیا ہے تو قبروں کی زیارت کی اجازت عطا فرمادی پس زیارت قبروں کی مستحب ہے علماء کے نزدیک کیونکہ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور موت یاد آتی ہے اور جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے اور سب سے بڑھکر یہ فائدہ ہے کہ مردوں کے لئے استغفار جمع ہو جاتی ہے آنحضرت حضرت البقیع میں تشریف لایا کرتے تھے اور وہاں کے مردوں کے لئے استغفار پڑھتے تھے اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آیا عورتوں کے حق میں ممانعت باقی ہے یا نہیں ان کو بھی اجازت ہو گئی یا اس حکم میں شامل ہیں۔ تحقیق یہ ہے کہ عورتوں کو سوا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے اور کسی مزار کی زیارت کی اجازت نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور نے لعنت کی ہے اس عورت پر جو جائے قبرستانوں میں اور اس کی مزید تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ کی جائے

# معارف القرآن

(بسلسلہ گذشتہ)

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ ٱلْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَكُلُوا۟ مِمَّآ أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ۝

(ترجمہ) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا جانور ان کے لئے حلال کئے گئے ہیں آپ فرما دیجئے کہ تمہارے لئے کل حلال جانور حلال رکھے گئے ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم تعلیم دو اور تم ان کو چھوڑ دیا کرو ان کو اس طریقہ سے تعلیم دو جو تم کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دیا ہو تو ایسے شکاری جانور جس شکار کو تمہارے لئے پکڑیں اس کو کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو بیشک اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والے ہیں۔

**تفسیر:** ایک بار حضرت جبرئیل آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے بیت النبی کے دروازہ پر آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی آنحضرت نے اجازت دیدی لیکن باوجود اجازت مل جانے کے پھر بھی حضرت جبرئیل داخل نہ ہوئے کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد حضرت خود باہر تشریف لائے اور سبب تاخیر دریافت فرمایا حضرت جبرئیل نے جواب دیا یا رسول اللہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس کے اندر تصویر یا کتا ہو تلاش کرنے کے بعد مکان کے ایک گوشہ میں کتے کا بچہ ملا اس کو آپ نے باہر نکلوا دیا اور ابو رافع کو حکم دیا کہ مدینہ میں جتنے کتے ہیں سب کو قتل کر ڈالو البتہ شکار کے لئے جانے اور کھیتوں کے کتے نظر پڑے ان کو مار کر عوالی مدینہ تک پہنچے اسی وقت عاصم بن عدی معن بن خشخاش اور عویمر بن ساعدہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہم لوگ کتوں سے شکار کرتے ہیں اور ہمارے سدھائے ہوئے کتے بیل گائے اور ہرن تک کو مار لیتے ہیں حضور نے کتوں کے قتل عام کا حکم جاری فرمایا ہے جس سے ہمیں شبہ ہے کہ شاید کتوں کی یہ نسل بالکل ہی حرام ہے اور ان کے شکار بھی شاید مردار ہیں لہٰذا فرمائیے کہ ہمارے واسطے کون کون جانور حلال ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ سدھائے ہوئے کتے کا شکار حلال ہے اور اس کے رکھنے کی بھی ممانعت نہیں اس کے بعد حضور نے قتل کلاب کی ممانعت فرما دی آیت کا مطلب یہ ہے کہ تمام صاف ستھری اور پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور سدھائے ہوئے شکاری جانوروں کا شکار جو شکاری جانوروں نے پکڑ لیا ہو اور ان کو شکار پر چھوڑنے کے وقت خدا کا نام بھی لیا ہو، بھی حلال ہے شیخ ابن کثیر کہتے ہیں کہ طیبات سے مراد وہ ذبائح ہیں جن کے ذبح کے وقت خدا کا نام لیا گیا ہو اور جوارح سے مراد شکاری کتے شکرے باز وغیرہ جانور مراد ہیں حضرت ابن عباس عکرمہ طاؤس مجاہد مکحول ابن عمر اور حضرت زین العابدین سے یہی مروی ہے جانوروں اور اموال کا یہی حکم قرار پایا گیا امام احمد بن حنبل نے سیاہ کتے کو اس حکم سے مستثنیٰ کیا ہے کیونکہ سیاہ کتا شیطان ہے اور واجب القتل ہے (مسلم) شکار کو روک رکھنے کے یہ معنے ہیں کہ شکاری جانور اس طرح سدھایا ہوا ہو کہ شکار پکڑ کر اپنے مالک کے لئے روک رکھے اور خود نہ کھائے ائمہ ثلثہ اور جمہور کا معیار امام مالک کے بھی یہی مذہب ہے امام مالک کے نزدیک اگر شکاری جانور شکار میں سے کچھ کھالے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن شکاری جانوروں کے شکار میں یہ شرط ہے کہ جس وقت شکاری جانور کو شکار پر چھوڑا جائے اس وقت بسم اللہ کہہ کر چھوڑا جائے بغیر بسم اللہ کہے ہوئے کسی شکاری جانور کا شکار کیا ہوا حلال نہیں ابن کثیر کا یہی قول ہے اور ابو داؤد و نسائی کی حدیث بروایت ابو ثعلبہ مرفوعاً بھی وارد ہے جب حلال و حرام کا خدا تعالیٰ حکم بیان فرما دیا تو آگے ارشاد ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے ڈرو جو حدود خدا نے مقرر فرمائے ہیں ان سے تجاوز مت کرو اور خدا تعالیٰ کا موا خذہ اپنی گردن پر نہ لو کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے خدا کے حساب کرنے کے یہ معنے نہیں کہ نعوذ باللہ خدا ناواقف ہو حساب کے بعد۔ لوگوں کے اعمال کا خدا کو علم ہو گا خدا تو علام الغیوب ہے بندوں کی ماہیت اور ظاہر و باطن کی حقیقت کو خوب جانتا ہے انسان کے تمام نیک و بد اعمال سب اس پر منکشف ہیں یہ حساب فہمی صرف بندہ کی سمجھ کے لئے ہے تاکہ ان کو اپنی سزا یا جزا کی وجہ کا کافی علم ہو جائے اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ خدا نے ہم پر ظلم کیا ہے۔

**مقصود بیان:** خدا نے جن چیزوں کو حلال فرمایا وہ سب پاکیزہ ہیں اور جن کو حرام فرمایا وہ نجس اور ناپاک ہیں بغیر بسم اللہ کے ذبح کیا ہوا جانور مردار اور ناپاک ہے۔ صدہا شرعیہ ہر شخص کے لئے واجب العمل ہیں اور قرآنی دستور العمل اٹل ہے۔ حساب اعمال اگرچہ قیامت کے دن ہوگا اور قیامت کتنی ہی بعید ہو مگر جو کہ یقینی آنے والی ہے اس لئے حساب بہت جلد ہو جائے گا بعینہٖ۔

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا۟ الْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنَٰتِ وَالْمُحْصَنَٰتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا۟ الْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِىٓ أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِٱلْإِيمَٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُۥ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ۝

(ترجمہ) آج تمہارے لئے حلال چیزیں حلال رکھی گئیں اور جو لوگ کتاب دیئے گئے ہیں ان کا ذبیحہ تم کو حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کو حلال ہے اور پارسا عورتیں بھی جو مسلمان ہوں اور پارسا عورتیں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں جبکہ تم ان کو ان کا معاوضہ دیدو یہ اس طرح سے کہ تم ان کو اپنی بناؤ نہ یہ کہ بدکاری کرو اور نہ خفیہ آشنائی کرو اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا تو اس شخص کا عمل غارت جاوے گا اور وہ شخص آخرت میں بالکل زیاں کار ہوگا۔

**تفسیر:** یہ آیت گذشتہ آیت کا تتمہ ہے پہلی آیت میں پاکیزہ اور صاف ستھری اشیاء کی حلت کا بیان تھا یہاں اسکی تائید ہے اور اسی ذیل میں بعض دیگر احکام بیان کئے گئے ہیں جس کے متعلق ہوتا ہے کہ جب ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور کسی طرح کی کمی بیشی اب دین میں نہیں ہو سکتی تو اب تمام پاکیزہ اشیاء حلال کر دی گئیں اس کے علاوہ تمہارے لئے جائز ہے کہ اہل کتاب کے ہاتھ کا کھانا تم کھاؤ اور اسلام کے عیوض رشتہ داری کے طور پر اپنا کھانا ان کو کھلاؤ۔ ابن کثیر لکھتے ہیں طعام سے مراد ذبائح ہیں اور اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں یعنی یہود و نصاریٰ کے ہاتھ کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ ذبح کرتے کے وقت خدا کا نام لیتے ہیں ہاں اگر ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہیں تو ان کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی حرام ہے حضرت عائشہ ابن عمر اور حضرت علی کا یہی قول ہے حنفیہ بھی اسی کے قائل ہیں اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ نیکو کار مومن عورتیں اور پاکدامن کتابی عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کر دو۔ علانیہ یا خفیہ ان کے ساتھ زنا نہ کرو جمہور علماء اور حنفیہ اسی کے قائل ہیں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت (ولا تنکحوا المشرکات حتی یومنا) نازل ہوئی تو لوگوں نے کتابی عورتوں سے نکاح کرنا چھوڑ دیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور کتابی عورتوں کو مشرکات سے مستثنیٰ کر دیا گیا چنانچہ اس کے بعد صحابہ نے کتابی عورتوں سے نکاح کیا حضرت عبداللہ بن عمر کتابی عورت سے نکاح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک عام طور پر اہل کتاب حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور یہ صریحی شرک ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص ایمان و اسلام کے بعد احکام خداوندی سے انکار کرے گا اس کے گذشتہ نیک اعمال مٹا دیئے جائیں گے ان کی کوئی تعدیہ سمجھا جائے گا اور ان کی کوئی جزا اس کو نہ ملیگی اور بالآخر نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت کے روز وہ نقصان اٹھانے کا یعنی دوزخ میں داخل ہوگا مگر یہ حکم اس وقت ہے جب مرنے کے وقت تک انسان مرتد رہے اور اگر مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو گیا تو گذشتہ اعمال تو ضرور اس کے راہیگاں گئے مگر اسلام کے بعد کے اعمال کی جزا اس کو ملیگی (ابن جریر و ابن کثیر)

**مقصود بیان:** رواداری کی تعلیم، مساوات انسان کا بیان مرد و عورت کے حقوق کی مساوات فلسفہ اخلاق کا بیان زنا کی ممانعت مسلمانوں کے افراد بڑھانے کے لئے ایک نہایت حکمت آمیز حکم عذاب سے ترہیب وغیرہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا

(ترجمہ) اے ایمان والو جب تم نماز کو اٹھو تو اپنے چہروں کو دھویا کرو اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں سمیت اور اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح پاک کرو۔

**تفسیر:** پہلی آیات میں بعض معاملات کا بیان تھا اب یہاں بعض عبادات کا ذکر ہے آیت کا مطلب بروایت ابن کثیر یہ ہے کہ اے مسلمانو جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اول اپنے چہروں کو اور کہنیوں تک ہاتھوں کو اور ٹخنوں تک پاؤں کو دھو لو اور سروں پر مسح کر لو۔ یہ سب شروط اس وقت ہیں کہ حدث اصغر یعنی پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کی وجہ سے وضو نہ ہو آیت مذکورہ میں وضو کے چار فرائض بیان کئے گئے ہیں لیکن ان اجزاء کو بیان کرنے سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ حالت حدث میں وضو کرنا واجب ہے اور وضو پر وضو کرنا مستحب ہے چنانچہ حضرت انس سے روایت ہے کہ آنحضرت ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے حضرت عمرو بن عامر (جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے دریافت کیا کہ آپ کیا کرتے تھے حضرت انس نے کہا کہ ہم نمازوں کو ایک ہی وضو سے پڑھتے تھے جب تک ہم کو حدث نہ ہوتا (بخاری و احمد) اس کے علاوہ آنحضرت نے غزوۂ خندق میں چار نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کیں رہی وضو کی نیت کرنی تو احناف کے نزدیک یہ واجب نہیں شافعی کے نزدیک واجب ہے اب ہم وضو کے اجزاء بیان کرتے ہیں سب سے پہلے خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ چہرہ کو دھولو اگر کلی نہ کرنے سے منہ نجس ہوں تو پہلے ہاتھ دھونا ضروری ہیں پھر چہرہ دھونا چاہیئے چہرہ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک دھونا چاہیئے کنپٹیاں بھی چہرہ میں داخل ہیں داڑھی میں انگلیوں سے خلال کرنا ہی ضروری حضرت عائشہ اور ام سلمہ اور عمار سے موقوفاً یہ نبی روایت ہے (بیہقی) اس کے بعد فرمایا ہاتھوں کو کہنیوں تک یعنی مع کہنیوں کے ہو ابن کثیر اور دار قطنی کا یہی مسلک ہے حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے خلیل سے سنا ہے کہ مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچا ہے (مسلم) اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ سر پر مسح کرو۔ احناف کہتے ہیں کہ چوتھائی سر پر مسح ضروری ہے شافعی کہتے ہیں کہ ایک بال پر بھی مسح کافی ہے مگر حنفیہ کے نزدیک تمام سر کا ایک بار مسح کرنا سنت ہے چنانچہ حضرت عثمان سے صحاح ستہ میں مروی ہے کہ نبی صلعم نے پورے سر کا ایک بار مسح کیا اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ پاؤں کو ٹخنوں تک دھو لو پاؤں کو خوب دھونا چاہیئے صرف چھڑک لینا کافی نہیں ہے اور یہی ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ کوئی حصہ خشک نہ رہے حضرت علی ابن عباس حضرت عثمان صحابہ عبداللہ بن زید وغیرہ سے حدیث کی صحیح کتابوں میں وضو میں پاؤں دھونا ہی مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ایک سفر میں صحابہ آگے بڑھ گئے تھے اور آنحضرت پیچھے تھے منزل پر پہنچکر (پہنچے وضو کیا اور پاؤں کو چپڑنا شروع کیا حضور نے بلند آواز سے فرمایا کہ پورا دھولو (ایڑیوں کے لئے دوزخ کی آگ کا عذاب ہے (بخاری و مسلم)۔

ابن ماجہ ابن حبان بیہقی احمد اور مسلم کی مختلف روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پاؤں کے کسی حصہ کے خشک رہ جانے سے وضو نہیں ہوتا اور اس پر سخت وعید ہے۔ خدا تعالیٰ جب وضو کی کیفیت بیان کر چکا تو غسل کا حکم دیتا ہے کہ اگر تم ناپاک ہو تو خوب طہارت کرو یعنی اچھی طرح صفائی کر لو ناک و منہ کو بھی صاف کر لو امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

**مقصود بیان:** صحت جسمانی اور پاکیزگی اخلاق کے لئے نظافت جسمانی کا حکم کوئی عبادت بغیر پاکیزگی جسم کے نہیں ہو سکتی۔ اصول حفظان صحت کی طرف ایک لطیف اشارہ۔ وغیرہ۔

**رمضان شریف** میں غرباء کو تقسیم کرنے کے لئے اگر سب سے عمدہ اور بہتر نہایت صحیح اور خوشخط بہت سستے قرآن شریف آپ کو درکار ہیں تو حمیدیہ پریس دہلی سے ابھی منگوا کر دیکھ لیجئے۔

# صحیح بخاری اردو

خاص مولوی کے لئے ترجمہ ہو رہا ہے

## اذان دینے کا بیان

**باب** طلوع صبح صادق کے بعد اذان دینے کا بیان۔

**۵۷۹**۔ حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان کہہ دیتا اور فجر نکل آتی تو فرض نماز کی تکبیر ہونے سے قبل حضور دو خفیف رکعتیں پڑھتے تھے۔

**۵۸۰**۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نماز فجر کی اذان و اقامت کے درمیان حضور دو رکعتیں خفیف پڑھا کرتے تھے۔

**۵۸۱**۔ (باختلاف سلسلہ روایات سابقہ) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ بلال رات سے اذان کہہ دیتا ہے لہٰذا تم جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے تم کھایا پیا کرو۔

**۵۸۲**۔ طلوع صبح صادق سے قبل اذان دینے کا جواز حضرت عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا تم میں سے کسی کو بلال کی اذان سحری کھانے سے باز نہ رکھے کیونکہ وہ رات ہی سے اذان دیتا ہے تاکہ تہجد پڑھنے والا آرام کرلے اور جو سویا ہوا ہو وہ نماز پڑھ لے اور سحری کھانے کے لئے بیدار ہو جائے (اس کے بعد حضور نے انگلیوں کو اوپر اٹھا کر نیچے کو کھینچتے ہوئے فرمایا کہ صبح صادق یہ نہیں ہے (یعنی صبح صادق وہ روشنی نہیں ہے جو بلال میں ہو بلکہ صبح صادق وہ ہوتی ہے جس کی روشنی آسمان کے کناروں پر عرض میں پھیلتی ہے)۔

**۵۸۳**۔ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ بلال رات سے اذان دیتا ہے لہٰذا جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے تم کھایا پیا کرو۔

**باب** اذان دو تکبیر کے درمیان کتنی دیر کرنی جائز ہے۔

**۵۸۴**۔ حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں حضور نے فرمایا ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز ہے ہر نماز و اقامت کے درمیان نماز ہے پھر تیسری بار حضور نے فرمایا جس کا دل چاہے پڑھے (نہ دل چاہے نہ پڑھے یعنی واجب نہیں ہے عدیث کا مطلب یہ ہے کہ اذان و اقامت کے درمیان نفل پڑھنے کی مقدار دیر کرنی چاہئے باقی نماز جو چاہے پڑھے نہ چاہے نہ پڑھے)

**۵۸۵**۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دے چکتا تھا تو اصحاب رسول اللہ مسجد کے ستونوں کے پاس فوراً جا کھڑے ہوتے تھے یہاں تک کہ حضور گھر میں تشریف لاتے تھے اور اصحاب اسی جلدی کی حالت میں ہوتے تھے اور مغرب سے قبل دو رکعت (نفل) پڑھتے تھے اور اذان و اقامت کے درمیان اس کے سوا کچھ اور فصل نہ ہوتا تھا۔

**باب** نماز کو کھڑے ہونے کے لئے (کسی کا یعنی امام کا) انتظار جائز ہے۔

**۵۸۶**۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مؤذن جب فجر کی پہلی اذان دیکر خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ کھڑے ہوتے اور طلوع صبح صادق کے بعد فرض نماز سے قبل دو خفیف رکعتیں پڑھ کر ذرا میں کروٹ سے لیٹ جاتے یہاں تک مؤذن آکر آپ کو جماعت کی تیاری کی اطلاع دیتا تھا۔

**باب** دو اذانوں کے درمیان (نفلی) نماز ہے جس کی طبیعت چاہے پڑھے۔

**۵۸۷**۔ حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان اذان ہے تیسری بار حضور نے فرمایا جو چاہے پڑھے (نہ چاہے نہ پڑھے)

**باب** سفر میں (نماز صبح وغیرہ کے لئے) صرف ایک اذان کہنی چاہئے۔

**۵۸۸**۔ مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ میں اور میری قوم کے چند آدمی مل کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیس روز قیام پذیر رہے۔ آپ بڑے رحیم اور نرم دل تھے جب آپ نے دیکھا کہ ہم لوگ اپنے گھر والوں کے مشتاق ہیں تو فرمایا کہ تم لوگ واپس چلے جاؤ اور اپنے گھر جا کر رہو گھر والوں کو اسلام کی تعلیم دو اور نماز پڑھا کرو جب نماز کا وقت آیا کرے تو مناسب ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اذان دیا کرے اور تم میں جو سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

**باب** جب مسافر مکلی آدمی ہوں تو مناسب ہے کہ نماز کے وقت اذان یہی کہیں اور تکبیر بھی اور یہی حکم امام حج میں عرفات و مزدلفہ کا ہے کہ وہاں بھی اذان اور تکبیر ہر نماز کے لئے کہی جاتی ہے، اور جس شب کو بارش اور سردی ہو اور مسجد میں آنے سے لوگوں کو تکلیف ہو تو مؤذن اعلان کرے کہ آج نماز گھروں میں پڑھنی چاہئے۔

**۵۸۹**۔ حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم حضور کے ہمرکاب تھے ظہر کی نماز کے لئے جب مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا ٹھنڈی ہو جانے دے (مؤذن ٹھہر گیا) پھر مؤذن نے اذان کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا ٹھنڈی ہو جانے دے چنانچہ کچھ دیر مؤذن نے توقف کر لیا لیکن پھر اس نے اذان کا ارادہ کیا اور حضور نے (پھر) فرمایا کہ ٹھنڈی ہو جانے دے یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں تک پہنچ گیا اس وقت حضور نے فرمایا کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش کا ایک حصہ ہے۔

**۵۹۰** حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ ہم بیس آدمیوں کا سفر کا ارادہ تھا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے فرمایا جب تم دونوں سفر کو نکلو تو اذان دیکر اقامت کہا کرو اس کے بعد تم دونوں میں سے جو بڑا ہو اس کو امامت کرنی چاہئے۔

**۵۹۱**۔ حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ ہم سب آدمی جو سب کے سب جوان اور قریب قریب ہم عمر تھے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس روز تک قیام پذیر رہے جب آپ نے دیکھا کہ ہم کو اپنے گھر والوں سے ملنے کا بہت شوق ہے تو ہم سے بسا سند گاؤں کے حالات دریافت کئے ہم نے کل حال عرض کر دیا آپ نے فرمایا تم واپس چلے جاؤ اور گھر والوں میں جا کر رہو ان کو مذہب کی تعلیم دو اور نیک باتیں بتاؤ اس کے بعد آپ نے ہم کو اور بھی چند احکام کی ہدایت کی جن میں سے کچھ مجھے یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں آتیں حضور نے فرمایا کہ جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے اسی طرح نماز پڑھا کرو اور مناسب ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دیا کرے اور جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔

حضرت نافع کہتے ہیں کہ ایک رات سردی تھی اس رات حضرت عمر نے

عثمان (مکہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے) میں اذان کہی اور فرمایا اپنی اپنی جگہ پر نماز پڑھنا کیونکہ رسول اللہ مؤذن کو اذان کہنے کا حکم دیتے تھے پھر اگر شب کو سردی یا بارش ہوتی تو حالت سفر میں حکم دیتے تھے کہ نماز اپنی اپنی جگہ پڑھ لینا۔

**۵۵۳** حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت رقعا (ابطح (مکہ) کے باہر ایک جگہ) میں موجود تھے کہ بلال نے حاضر ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دی اس کے بعد بلال برچھا لئے ہوئے برآمد ہوئے حضور کے سامنے برچھا گاڑا اور نماز کے لئے تکبیر کہی۔

**باب** کیا مؤذن کو دونوں انگلیاں کانوں میں ڈالنا جائز ہے؟

منقول ہے کہ بلال اذان کے وقت دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈال لیا کرتے تھے لیکن ابن عمر انگلیاں کانوں میں نہیں ڈالتے تھے ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ بغیر وضو کے اذان دینے میں کوئی حرج نہیں ہے عطاء کا قول ہے کہ وضو ضروری ہے اور سنت ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ہر وقت خدا کا ذکر فرماتے تھے خواہ وضو سے ہوں یا بلا وضو۔

**۵۵۴** حضرت ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے بلال کو اذان دیتے دیکھا تو میں یہاں وہاں میں اپنا منہ ادھر ادھر پھیرنے لگا۔

**باب** کیا یہ کہنا جائز ہے کہ ہماری نماز فوت ہو گئی۔

**۵۵۵** حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ (ایک بار) ہم حضور کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو اثنا نماز میں آپ نے کچھ لوگوں کے باتوں کی آہٹ سنی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ کیا بات تھی لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے نماز کے لئے جلدی کی تھی فرمایا ایسا نہ کیا کرو جب نماز کو آؤ تو نہایت اطمینان و سکون سے آؤ جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے پڑھ لیا کرو جو فوت ہو جائے اس کو خود پورا کر لیا کرو۔

**باب** فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم کی تفسیر۔

**۵۵۶** حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز کی تکبیر سنو تو نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ نماز کو جاؤ جلدی نہ کرو جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے جو رہ جائے اس کو خود پورا کر لو۔

**باب** اقامت کہنے کے وقت جب تک لوگ امام کو آتے ہوئے نہ دیکھ لیں اس وقت تک جماعت کے لئے نہ اٹھیں۔

**۵۵۷** حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس وقت نماز کی تکبیر سنو تو اس وقت تک نہ اٹھا کرو جب تک مجھے آتے نہ دیکھ لو۔

**باب** نماز کی طرف دوڑ کر نہ جائے بلکہ نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ جائے۔

**۵۵۸** حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں حضور نے فرمایا کہ جس وقت نماز کی اقامت ہو تو تم اس وقت تک نہ اٹھو جب تک مجھے نہ دیکھ لو اور جماعت کی طرف نہایت اطمینان سے چلا کرو۔

**باب** اذان ہو جانے کے بعد کسی ضرورت کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے۔

**۵۵۹** حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور مکان سے باہر تشریف لائے نماز کی تکبیر ہو چکی تھی اور صفیں بھی درست ہو چکی تھیں آپ جائے نماز پر آ کر کھڑے ہوئے اور ہم انتظار میں تھے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہیں اتنے میں آپ فوراً واپس تشریف لے گئے اور فرمایا تم ٹھہرے رہو تھوڑی دیر کے بعد آپ مکان سے برآمد ہوئے اس وقت آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ غسل کر کے آئے تھے ایک روایت میں اتنا اور ہے کہ حضور نے فرمایا مجھ کو غسل کی ضرورت تھی اور میں بھول گیا تھا۔

**باب** جب امام مقتدیوں سے کہے کہ میرا انتظار کرو تو مناسب ہے کہ مقتدی اس کا انتظار کریں۔

**۶۰۰** حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ تکبیر کہی گئی تھی اور لوگوں نے صفیں درست کر لی تھیں کہ اتنے میں رسول اللہ باہر تشریف لائے (اور نماز پڑھانے کیلئے جائے نماز پر) آگے بڑھے لیکن آپ کو نہانے کی حاجت تھی اس لئے فرمایا کہ تم لوگ ذرا ٹھیرے رہو اور خود حضور واپس چلے گئے اور پھر غسل کر کے تشریف لائے اس وقت آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔

**باب** باب یہ کہنا جائز ہے کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔

**۶۰۱** حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ قریب تھا کہ سورج ڈوبنے لگتا اس لئے ممکن نہ ہوا کہ میں نماز (عصر) پڑھ سکتا حضرت عمر نے یہ اس وقت کہا تھا جبکہ روزہ دار روزہ کھول لیتا ہے اس پر حضور نے فرمایا خدا کی قسم میں نے بھی نماز نہیں پڑھی ہے بالآخر حضور سید ان بطحان میں تشریف لے گئے میں آپ کے ہمرکاب تھا آپ نے وضو کر کے غروب آفتاب کے بعد (اول) عصر کی نماز پڑھی اور پھر مغرب کی۔

**باب** نماز کی تکبیر ہونے کے بعد اگر امام کو کوئی ضرورت پیش آئے تو کیا کرے۔

**۶۰۲** حضرت انس کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز کی تکبیر ہو گئی تھی مگر رسول اللہ مسجد کے ایک گوشہ میں کھڑے ہوئے ایک شخص سے بات چیت کرنے میں مصروف تھے اور (بہت دیر تک) نماز کو نہیں کھڑے ہوئے یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔

**باب** تکبیر ہو جانے کے بعد کلام کرنے کا کیا حکم ہے۔

**۶۰۳** حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے ثابت بنانی سے دریافت کیا کہ جو آدمی نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد کلام کرے اس کا کیا حکم ہے؟ ثابت نے جواب دیا کہ محمد بن سیرین نے حدیث سنائی تھی کہ ایک مرتبہ تکبیر ہو گئی تھی اور ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ عرض کیا تھا اور نماز کی تکبیر ہو جانے کے بعد حضور کو (نماز سے) روک لیا تھا۔

**باب** واجب جماعت کا بیان جس بصری کا قول ہے کہ اگر کسی شخص کو اس کی ماں عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے سے منع کرے تو وہاں کا قول نہ مانے۔

**۶۰۴** حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ (ایک بار) حضور نے ارشاد فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں کہ اول لکڑیاں جمع کرانے کا حکم دوں پھر نماز کے لئے اذان دینے کا اس کے بعد کسی شخص کو امر کر دوں کہ وہ نماز پڑھا دے اور میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے اور جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کسی کو اس بات کا علم ہوتا کہ کوئی چکنی ہڈی یا دو پائے گوشت کے (مسجد میں) ملیں گے تو ضرور جماعت عشاء میں آ کر موجود ہوتا۔

**باب** نماز کی جماعت کے ثواب کا بیان۔ ایک بار حضرت انس ایک مسجد میں گئے لیکن وہاں نماز ہو چکی تھی آپ نے اذان کہی تکبیر کہی اور وہاں جماعت سے نماز پڑھی۔

**۶۰۵** حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے جماعت کی نماز تنہا نماز سے ۲۷ درجہ افضل ہے۔

---

جب آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو دفتر مولوی حمید پریس سے منگا لیجئے کیونکہ مولوی کی اشاعت فیض کتب کے صانع پر منحصر ہے جس قدر زائد کتابیں آپ فرمائیں گے اسی قدر زیادہ شائد مولوی آپ کے پاس پہنچے گا۔ (منیجر)

# مقالات غوث الاعظم

مترجمہ عالیجناب سوڈی سکندر علی صاحب

المعرفة سلم اليه الملك الظاهر وهو ملك مصر و ملك النفس و ملك المعرفة و العلم و التربية و الخصوصية و علم المنزلة عند الله قال الله تعالى وكذلك مكنا ليوسف في الارض اى في ارض مصر ينبوأ منها حيث يشاء وقال في ملك النفس وكذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين وقال في ملك العلم وكلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يا مريم انى لك هذا قالت هو من عند الله ان الله يرزق من يشاء بغير حساب فلما سلطت عليه هذه الاسماء الثلاثة اسم الملك و اسم النفس و اسم العلم و المعرفة و العلم و التربية و الخصوصية و علم المنزلة عند الله قال الله تعالى وكذلك مكنا ليوسف في الارض اى في ارض مصر ينبوأ منها حيث يشاء وقال في ملك النفس وكذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين وقال في ملك العلم وكلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يا مريم انى لك هذا قالت هو من عند الله ان الله يرزق من يشاء بغير حساب فلما سلطت عليه هذه الاسماء الثلاثة اسم الملك و اسم النفس و اسم العلم و المعرفة و العلم و التربية و الخصوصية و علم المنزلة عند الله قال الله تعالى وكذلك مكنا ليوسف في الارض اى في ارض مصر ينبوأ منها حيث يشاء وقال في ملك النفس وكذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين وقال في ملك العلم وكلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يا مريم انى لك هذا قالت هو من عند الله ان الله يرزق من يشاء بغير حساب فلما سلطت عليه هذه الاسماء الثلاثة

## المقالة السابعة والعشرون

فى ان الخير والشر ثمرتان قال اجعل الخير والشر ثمرتين من غصنين من شجرة واحدة احد الغصنين يثمر حلوا والاخر مرا فاترك البلاد والاقاليم وتوالى الارض التى تحمل اليها من هذه الثمار الماخوذة من هذه الشجرة والبعد منها ومن اهلها وقرب من الشجرة وكن بسالمها وخادمها القائم عندها واعرف الغصنين والثمرتين والجانبين فكن الى جانب الغصن الثمر حلوا فيكون غذاءك وثمارك منها واجتنب ان تقرب الى جانب الغصن الاخر فتاكل من ثمرته فتهلك مرارتها فاذا ادمت على هذا كنت فى دعة وامن وسلامة من الآفات كلها اذ الآفات والانواع البلايا تتولد من تلك الثمرة المرة واذا نبتت عن الشجرة وهممت فى الاكل وتقدمت بين يديك من تلك الثمار وهى مختلطة غير متميز من المر فتناولت منها فاعرف بما وقعت يدك اولا المرارة التى فيها من قبل ان كملت منها جزءا او مضغة فسرت المرارة الى اعماق فمك وباطن حلقك ودماغك وباطن رأسك فيتغير لونك وتنكسر عينك وتتغير رائحتك وتنتن ويتغير طعمك ويتغير عقلك ويتغير فهمك ويتغير ذهنك ويتغير حسك ويتغير شكلك ويتغير صورتك ويتغير هيئتك ويتغير قوتك ويتغير ضعفك ويتغير حياتك ويتغير موتك ويتغير بعثك ويتغير حشرك ويتغير نشرك ويتغير حسابك ويتغير ميزانك ويتغير صراطك ويتغير جنتك ويتغير نارك ويتغير خلودك ويتغير ابديتك ويتغير ازليتك ويتغير قدمك ويتغير حدوثك ويتغير وجودك ويتغير عدمك ويتغير فنائك ويتغير بقائك ويتغير ذاتك ويتغير صفاتك ويتغير افعالك ويتغير اسمائك ويتغير كلامك ويتغير ارادتك ويتغير علمك ويتغير قدرتك ويتغير حياتك ويتغير سمعك ويتغير بصرك ويتغير كلامك ويتغير ارادتك ويتغير علمك ويتغير قدرتك ويتغير حياتك ويتغير سمعك ويتغير بصرك

## مقالہ ستائیسواں

خیر و شر دو میوے ہیں

فرمایا: خیر و شر کو ایک شخص کی دو شاخوں کے دو میوے سمجھ کر اس طرح کہ ایک شاخ پر میٹھا پھل آتا ہو اور دوسری شاخ پر کڑوا۔ پس تو ان شہروں ان ملکوں اور زمین کے ان کناروں کو چھوڑ دے کہ جن میں اس درخت سے لئے ہوئے میٹھے اور کڑوے پھل پہنچے جاتے ہیں اور ان اطراف اور ان کے رہنے والوں سے دوری اختیار کر اور درخت سے قریب اور اس کی لگبان پر جا اور اس درخت کے پاس ٹھہرا رہ جو نگاہ اور ہاتھ میں ہو اور اس کی دونوں ڈالیاں اور اس کے دونوں پھل اور اس کے دونوں اطراف پہچان لے اور پہر میٹھے پھل کی ڈالی کی طرف ہو جا پہر اس وقت روی، میٹھا پھل تیری غذا اور خوراک ہو جائیگی اور دوسری ڈالی کی طرف آنے اور اس کا پھل کھانے سے اجتناب کر کیونکہ اس کی تلخی تجھ کو ہلاک کر دیگی اور جب تو ہمیشہ اسی طریقہ پر رہا تو خوش اور مامون اور سب آفات سے سلامتی میں رہے گا اس لئے کہ اس کڑوے پھل سے آفات اور طرح طرح کی بلائیں پیدا ہوتی ہیں اور تو اس درخت سے دور دور رہا اور ملکوں ملکوں پریشان پھرا اور تیرے سامنے یہ میوے اس حال میں لائے گئے کہ وہ ایک دوسرے سے میٹھے اور کڑوے ہونے میں جدا جدا اور ممتاز نہیں ہیں پہر تو نے اس میں سے لیا تو ممکن ہے کہ تیرا ہاتھ کڑوے پھل پر پڑ جائے اور تو اسے منہ سے نزدیک کرے اور اگر تو نے اس سے کچھ کھایا اور چبایا اور اس کی تلخی تیرے حلق اور تالو کے اندر سرایت کر گئی اور تیری ناک دماغ میں پہنچ گئی اور اس نے پہر تجھ میں تاثیر کر لی اور تیری رگوں میں اور تیرے جسم کے اجزاء میں دوڑ گئی، پہر تو اس سے ہلاک ہو جائے گا اور پھل کے باقی حصہ کو اپنے منہ سے اگل دینا اور اس کے اثر کو (منہ سے) دھونا اس

وخيا شمالك فعلت ذلك وبرحمتك واجراء حبل فهلكت بها ولفظك الباقي من ذلك ومثل الثوبة لا ينفع عنك ما قلت سري في جسدك ولم ينقطع وان اكلت ابتداء من الشهوة الحلوة ومسرت فلم يكفيك ذلك ولا بد ان تتناول غيرها تاما فلا بد من ان تكون الثانية من المرة تحمل بك عاقبة تهلك فلا خير في البعد عن الشجرة والمجيء بثمرتها والسلامة في قربها والقيام معها فالخير والشر فعل الله عز وجل والله هو فاعلهما ومحبهما قال الله عز وجل خلقكم وما تعملون وقال النبي صلى الله عليه وسلم والله خلق الجزار وجزاوره واعمال العباد وخلق الله وكسبهم قال الله تعالى عز وجل ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون سبحانه ما اكرمه وارحمه اضاف العمل اليهم وانما استحقوا الدخول الى الجنة بعملهم وهو توفيقه ورحمته قال النبي صلعم لا يدخل الجنة احد بعمله فقيل له ولا انت يا رسول الله فقال ولا انا الا ان يتغمدني الله برحمته فوضع يده على راسه هروى ذلك في حديث عائشة فاذا كنت انما عاله الله تعالى لا هو ره فتحيا انهيه مسلما الله في قدره كما حاد عن شره وفضل عليك بخيره وحماك عن الاسواء جميعا دينا ودنيا اما دنيا فقوله كذلك نصرف عنه السوء

کی تاثیر کو جو تیرے بدن میں پہنچی ہے تجھ سے دور نہ کرے گا اور تیرا ایسا کرنا تجھے نفع نہ دے گا اور اگر تو نے پہلے ہی لقمے پہل سے کھایا اور تیری تمام رات اس کی شیرینی سرایت کر گئی اور اس (شیرینی) سے تو نے نفع حاصل کیا اور تو اس سے ٹوٹل ہوا تو بس یہ (تیرا ایک بار کا کھانا) تجھے کافی نہ ہوگا پھر ضروری ہے یہ کہ (اس میں سے) دوسرے پہل کو تو دوبارہ کھائے اور تو دوسرے کڑوے پہل کی کڑواہٹ سے مامون نہ ہوگا اور اب تجھ میں نہ ہی چیز سرایت کرے گی جس کا ہم نے تجھ سے ذکر کیا بس تیری خیریت درخت سے دور رہنے اور اس کے پہل سے اجتناب رہنے میں نہیں ہے بلکہ سلامتی اس کے قریب رہنے اور اس پر قائم رہنے سے ہی ہے پس خیر اور شر اللہ عزوجل کا فعل ہے اور اللہ دونوں کا فاعل خالق ان کو جاری کرنے اور بھیلانے والا ہے اللہ نے فرمایا اللہ نے تمہیں اور تمہارے عملوں کو خلق (پیدا) کیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ذبح کرنے والے کو اور ذبح ہونے والے کو پیدا کیا ہے اور بندوں کے اعمال اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور بندے ان (اعمال) کے کاسب ہیں اللہ نے فرمایا جنت میں اپنے عملوں کے عوض میں داخل ہو جاؤ سبحان اللہ کیا انعام اور رحمت اس کی ہے کہ اعمال کی نسبت بندوں کی طرف فرمائی گئی اور بندے اپنے اعمال کے سبب دخول جنت کے مستحق ہوئے حال آنکہ عمل بھی اس کی توفیق و رحمت سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوئی اپنے عمل کے سبب داخل نہ ہوگا آپ سے کہا گیا نہ آپ یا رسول اللہ فرمایا میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانک لے پھر آپ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سر پر رکھا یہ حدیث حضرت عائشہ سے مروی ہے پھر جب تو اللہ کا فرمانبردار اس کے امر کا بجا لانیوالا اور اس کے قدر کو تسلیم کرنے والا ہوا تو اللہ تجھے اپنے شر سے بچائیگا اور تجھ پر اپنے خیر سے فضل فرمائے گا اور دین و دنیا کی

والفحشاء انه من عبادنا المخلصين واما دنيا فقوله عز وجل وما بكم من نعمة فمن الله ثم ان شكرتموه وامنتم به ومن شاكر ما يفعل البلاء عنده وهو الى العافية اقرب من البلاء لانه في محل المزيد لانه شاكر قال الله تعالى لئن شكرتم لازيدنكم وان كفرتم فان عذابي لشديد وقال النبي لطفي لهب النار في الآخرة التي هي عقوبة كل عاص فكيف لا يطفئ البلاء في الدنيا اللهم الا ان يكون البعد من الحبيب من المختارين للولاية والاصطفاء والاجتباء فلا بد من البلاء ليلحق به من خبث الاهواء والميل الى الطبع والركون الى شهوات النفس ولان انتهاء الطمانينة الى الخلق والرضا بقربهم والسكون اليهم والثبوت معهم والفرح بهم شيئا حتى يذاب جميع ذلك فينظف القلب فيخرج الهلك ويبقى لوجه الرب ومعرفته الحق وموالاة الحبيب من الزاع الاسرار والعلوم والوارد القرب لانه بيت لا يسعه اثنان ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة فاخرج الاعزة عن طيب المنازل ونعيم العيش وكانت الولاية على القلب للشيطان والهوى والنفس والمجاورة مخصوصة محل نزول انوار قرب کا مقام باقی رہ جائے اور یہ اس لئے کہ قلب ایک گھر ہے جس میں دو کی گنجائش نہیں ہے اور اللہ نے کسی سینہ میں ہی دو دل نہیں بنائے ہیں تو بالتحقیق ملوک و سلاطین جب کسی قریہ میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو خراب کر دیتے ہیں اللہ وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ ہیں کہ کمال دیتے ہیں اپنی ہی منزلوں اور اپنی ہی زندگی سے بس قلب پر شیطان اور خواہش اور نفس کی بادشاہی تھی اور اب اللہ کی

تمام برائیوں سے بچانے میں تیری حمایت و تائید کرے گا لیکن دینی برائی اس کے متعلق اللہ کا یہ فرمانا ہے البتہ بدی اور فحش کو ہم نے حضرت یوسف کی طرف سے پھیر دیا کہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہیں اور رہی دنیوی برائی اس کے متعلق) اللہ کا یہ قول ہے کہ اللہ کو کیا غرض پڑی ہے کہ تم کو عذاب کرے اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہارا شکر کرنے والا ہے اللہ کو جو آخرت میں ہر گنہگار کی سزا سے بجھا دے گا تو پھر دنیا میں بلا کی آگ کو کیوں نہ بجھائے گا لیکن (خدا کی) میرے اعداء گنہ (ان) محمدہ بین (محبان) آپس میں سے جو حد لاعت (درستی خاص) محبت خالص اور مراتب عالیہ کے لئے پسندیدہ اور برگزیدہ بنائے گئے ہیں تو (بلا) اس کے واسطے ضروری تھا کہ اس بندہ کو بلا کے سبب خالص اور پاک و صاف کر دیا جائے خواہشات کی برائی اور میلان طبائع سے اور نفس کی شہوات و لذات میں تمام حاصل کرنے سے اور خلق کے ساتھ طمانیت پانے اور لوگوں کے قرب پر راضی رہنے سے اور ان سے سکون راحت پانے اور ان کے ساتھ قائم رہنے سے تو بس (ایسا بندہ) بلاؤں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے تاکہ یہ سب خرابیاں پگھل جائیں اور پھر اس کا قلب ان سب (خرابیوں) کے پگھل جانے سے پاک و صاف ہو جائے اور اس کے لئے توحید الٰہی اور معرفت حق اور وجود خبیب یعنی طرح طرح کے اسرار و علوم آئینہ کا

# تاریخ الاسلام

(السلسلہ گذشتہ)

## ایک کہٹن وقت میں امانت و دیانت کی اعلیٰ مثال

ادہر کفار نے آپ کے قتل کا یہ انتظام کیا ادہر حضور صلعم نے وحی الٰہی کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سلا دیا اور ان پر اپنی چادر ڈال دی ایسے وقت میں جبکہ آپ کی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے اور اپنی جان کو صحیح و سلامت بچانا ہی معرض خطر میں تھا امانت و دیانت اور پاس عہد کا آپ نے وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا جس میں کمال اخلاق پنہاں ہے یعنی جو امانتیں اہل مکہ کی آپ کے پاس تھیں وہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کر دیں اور سمجھا دیا کہ صبح اٹھکر یہ امانتیں ان کے مالکوں کو پہنچا دینا اور اس کے بعد تم بھی مدینہ آجانا جب آپ اس کام سے فارغ ہو گئے تو رات کی تاریکی میں گھر سے نکلے کفار کی آنکھ میں خاک جھونکتے اور ان کو قدرت و حفاظت خداوندی کا تماشا دکھانے کے لئے آپ نے ایک مٹھی خاک لی اور اس پر سورہ یاسین کی ابتدائی آیتیں فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ تک پڑھکر دم کیں اور کفار کی طرف پھینکدی اس کی تاثیر یہ ہوئی کہ کفار اندھے ہو گئے اور آپ صاف نکلے ہوئے چلے آئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں اونٹنیاں لئے ہوئے منتظر تھے آنحضرت صلعم اپنے مکان سے نکل کر حضرت ابوبکر رضہ کے مکان پر تشریف لے آئے اور دونوں مقدس نفوس اسی وقت روانہ ہو گئے اور مکہ سے چار میل کے فاصلہ پر کوہ ثور کے ایک غار میں جو غار ثور کے نام سے مشہور ہے چھپکر بیٹھ رہے۔

## ایک قابل غور نکتہ

مذکورہ بالا واقعہ میں ایک غور طلب بات یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلعم کے کفار جان لیوا دشمن تھے مگر آپ کے اعلیٰ اخلاق کے سامنے ان کی گردنیں جھکی ہوئی تھیں اور آپ کی امانت و دیانت پر ان کو اس قدر اعتماد تھا کہ اپنی قیمتی چیزیں زیورات اور جائداد سونا آپ ہی کے پاس بطور امانت آپ کے پاس رہتے تھے اور آپ نے بھی اپنی امانت داری کو اس احتیاط کے ساتھ نباہا کہ رخصت ہوتے وقت اپنے چچازاد بھائی کو دشمنوں کے نرغے میں اس لئے چھوڑ گئے کہ امانتیں ان کے مالکوں کے پاس پہنچا دیں یہ امانت داری جس کا اعتراف دوست دشمن سب کو تھا کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ آپ کی صداقت اور دینی رسالت پر ایک روشن دلیل ہے۔

آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق تو غار ثور کی طرف روانہ ہوئے اور مکہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ رات بھر آپ کے بستر پر استراحت فرماتے رہے اور کفار ہی رات بھر مکان کا محاصرہ کئے رہے جب فجر کی نماز کے لئے مکان سے باہر تشریف لائے تو کفار نے دریافت کیا کہ محمد کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے کیا خبر خبر تو تمہیں ہونی چاہئے کہ تم پہرے پر تھے تم جانتے رہے اور میں سوتا رہا یہ حقیقت امر پر فکر اور چبھتی ہوئی تھی لیکن سنکر کفار کچھ سیانے ہو گئے اور تو کچھ بس نہ چلا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پکڑ کر مارنے لگے اور تھوڑی دیر کے بعد چھوڑ دیا اور سیدھے حضرت ابوبکر رضہ کے مکان کے دروازہ پر پہنچکر آواز دی حضرت اسماء بنت ابوبکر باہر نکلیں ابوجہل نے پوچھا لڑکی تیرا باپ کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں یہ سنکر ظالم ابوجہل نے اس زور سے آپ کے طمانچہ مارا کہ کان کی بالی نیچے گر گئی اس کے بعد کفار سراسیمہ اور بدحواس ہو کر اطراف و جوانب میں تلاش و جستجو کرنے لگے مگر کوئی پتہ نہ چلا بالآخر یہ سوچکر اعلان کیا کہ جو کوئی محمد کو زندہ یا مردہ گرفتار کر کے لائے گا اس کو سو اونٹ انعام دیئے جائینگے یہ انعامی اشتہار سن کر ہر ایک کے منہ میں پانی بھر آیا اور مکہ کی چاروں طرف تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔

## غار ثور میں آفتاب و ماہتاب کی ضیا باریاں

محب و محبوب یعنی حضرت ابوبکر اور آنحضرت صلعم غار ثور پر پہنچے تو پہلے حضرت ابوبکر غار میں داخل ہو گئے اسے اندر سے صاف کیا اور تمام سوراخ بند کر دیئے کہ آقائے نامدار صلعم کو کسی موذی سے کوئی گزند نہ پہنچے اس کے بعد سرور کائنات صلعم کو اندر لے گئے اور اس میں یہ دونوں مقدس نفوس تین دن اور تین رات رہے حضرت صدیق رضہ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن ابوبکر کو یہ ہدایت کی تھی کہ کفار کے تمام حالات اندر دن بھر کی کارروائیوں سے رات کو آکر مطلع کیا کریں اور اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو یہ حکم دیا تھا کہ بکریوں کا ریوڑ دن بھر ادھر ادھر چراتے پھرا کریں اور رات کے قریب ریوڑ غار ثور کے قریب لے آیا کریں اور حضرت اسماء کے سپرد یہ خدمت کی تھی کہ کھانا غار ثور میں پہنچایا کریں چنانچہ ان تینوں حضرات نے اپنی اپنی خدمت کو نہایت حسن و خوبی اور احتیاط کے ساتھ سرانجام دیا۔

## غار نشینوں کی حفاظت خداوندی

قریش کے سرداروں اور آنحضرت کے جان لیوا دشمنوں نے صرف انعامی اشتہار دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ خود بھی آپ کے قدموں کے نشانات لیتے ہوئے غار ثور تک جا پہنچے اور سراغ رسانوں نے کہہ دیا کہ بس اس سے آگے نہیں گئے یا تو وہ یہیں کہیں پوشیدہ ہیں یا آسمان پر اڑ گئے ہیں ان دونوں باتوں کے سوا تیسری بات قطعی ناممکن ہے سراغ رسانوں کی گفتگو سنکر ایک شخص بولا کہ اس غار میں تو جا کر دیکھو نا یہ اسی میں پوشیدہ ہوں دوسرے نے کہا کہ ایک چھوٹے سے غار میں انسان کا داخل ہونا ناممکن ہے تیسرا گویا ہوا کہ اندھے ہوئے ہو دیکھتے نہیں کہ غار کے منہ پر کڑی لگا جالا تنا ہوا ہے اور کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص غار کے اندر داخل ہو اور مکڑی کا جالا سلامت رہ جائے یہ تین باتیں ایسی ناقابل تردید تھیں اور اطمینان دلانے والی تھیں کہ اس کے بعد سب یقین آگیا کوئی اس غار کی طرف نہ بڑھا اور مکہ کو واپس ہو گئے۔

کفار جہاں یہ باتیں کر رہے تھے آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق کے اس قدر قریب تھے کہ آپ کو نظر آرہے تھے ایسی خطرناک حالت میں بشریت کے تقاضے سے حضرت ابوبکر صدیق کو فکر و پریشانی لاحق ہوئی اور تھبرا کر آنحضرت صلعم سے فرمایا کہ یا رسول اللہ اگر تو یہ ہمارے سروں پر کھڑے ہیں اگر یہ ذرا

نیچے جھانک کر دیکھیں گے تو ہمیں ہمارا پیچھا مشکل ہے آپ نے فرمایا کا تحزن ان اللہ معنا اے ابوبکر خلق خوف نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے پھر مزید اطمینان کے لئے فرمایا وما ظنك باثنين الله ثالثهما تیرا ان دو کی نسبت کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے غرض آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق باطمینان خاطر حفاظت خداوندی میں رہے اور کفار خائب و خاسر اور نامراد مکہ کو واپس لوٹے۔

## اہل عرب کی حمیت اور رازداری کا ایک نمونہ

قدرت کے تمکین اور عرش نشین کی خدمت اور رفاقت کا فخر حضرت ابوبکر صدیق اور آپ کے اہل و عیال کے لئے مقدر تھا جس کو اس مقدس خاندان نے پوری طرح نباہا باضیاع تمام خدمت کی ادا انتہائی راز داری سے کام لیا مگر قابل ذکر بات تو یہ ہے کہ عبداللہ بن اریقط نے بھی نہایت ضبط و تحمل راز داری اور پاس عہد کا کام لیا جو مسلمان بھی نہ تھا محض اجیر تھا، مسافروں کی خدمت پر مامور تھا اس قومی شرافت و حمیت کو دیکھ کر بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔

جب عبداللہ اور اسماء کی معرفت آنحضرت صلعم کو یہ خبر پہنچ گئی کہ اب کفار کا جوش و خروش سرد پڑ گیا ہے تو عبداللہ بن اریقط کے پاس خبر بھیجی گئی کہ حسب وعدہ دو اونٹنیاں اور ایک اپنا اونٹ لیکر کوہ ثور کے دامن میں آجاؤ چنانچہ دو ربیع الاول کی چاندرات کو دو اونٹنیاں اور ایک اپنا اونٹ لیکر کوہ ثور پر اپہنچا اور ادھر حضرت اسماء بھی سفر کے لئے ستو اور کھانا لیکر پہنچ گئیں گویا چار آدمیوں کا ایک مختصر قافلہ تیار ہو گیا۔ ایک پر اونٹنی پر جس کا نام القصوی تھا آنحضرت صلعم سوار ہوئے دوسری پر حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے خادم عامر بن فہیرہ دونوں سوار ہوئے اور عبداللہ بن اریقط اپنے اونٹ پر سوار ہو کر دلیل راہ بنا اور یہ قافلہ عام اور معروف راستہ سے بچتا ہوا یثرب کی سمت روانہ ہوا۔

## ایک قابل تذکرہ واقعہ

اس سفر کا یہ ہے کہ حضرت ابوبکر عبداللہ بن اریقط کے دست آشنا تمام رفقاء جو یا تجربہ کے قریب تھا لیکن زمانہ جو ہے تھے روانگی کے بعد ان کے والد ابی قحافہ جو ابھی کفر کی حالت میں تھے اندھا بینا تھے گھر میں آئے اور اپنی پوتیوں سے کہا کہ خود ابوبکر ہی چلا گیا ہے اور سارا مال و زر بھی لے گیا حضرت اسماء نے کہا نہیں دادا جان وہ ہمارے لئے بہت روپیہ چھوڑ گئے ہیں یہ کہکر انہوں نے ایک پتھر کے طاق میں سنگریزے لپیٹ کر ایک جگہ بچا رکھے اور دادا کا ہاتھ پکڑا کے انہیں اور کہا دادا جان روپے یہ رکھے ہیں انہوں نے ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا اور مطمئن ہو گئے۔

## سفر ہجرت اور حضور صلعم کا حب وطن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم القصوی پر سوار ہوئے روانگی سے پیشتر کعبہ کی طرف دیکھا اور حسرت کے ساتھ فرمایا کہ "مکہ تو مجھے تمام شہروں سے زیادہ عزیز ہے اگر تیرے رہنے والوں نے مجھے رہنے نہیں دیا" حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ ظالموں نے اپنے نبی کو نکالا ہے اب یہ ضرور ہلاک ہو جائینگے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا وان الله علی نصرهم لقدیر اس جگہ غور کرنیکی دو باتیں ہیں ایک حب وطن کا جذبہ اور دوسری اسلام کی شروع شروع میں انتہائی بے سروسامانی اور بیکسی پہلی بات مسلمانوں کے غور و فکر اور عبرت و نصیحت کے لئے ہے اور دوسری معترضین اسلام کے لئے مسلمانوں کو حضور صلعم کے ذکورہ بالا پاکیزہ الفاظ اور مقدس جذبہ پر غور کرنا چاہیے کہ انہیں آج وطن کا کیسا اعلیٰ سبق ملتا ہے کیا ان کا یہ فرض نہیں کہ وہ اپنے نبی کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں محب وطن ہونے کا ثبوت دیں اور وطن کی خدمت کریں کیا مکہ والے اگر حضور کو ہر طرح ستاتے اور جان کے دشمن نہ ہو جاتے تو غالباً حضور صلعم مکہ کو خیرباد نہ کہتے اور اسلام کے عروج و ارتقا کا فخر بھی اسی مقدس سرزمین کے حصہ میں آتا۔

دوسری بات معترضین اسلام کے لئے غور و فکر کے لائق یہ ہے کہ ابتک جو لوگ مسلمان ہوئے تھے وہ اسلام کی صداقت کے مناظر ہو کر مسلمان ہوئے تھے یا کسی خوف و لالچ کے ذریعہ سے یہ بتا تک لگائے واقعات کو سامنے رکھکر ہر غیر متعصب یہ اعتراف کرنے پر جبراً و قہراً مجبور ہے کہ یہ واقعہ ہجرت تک جن چند مسلمان ہوئے تھے اسلام کی صداقت سے متاثر ہو کر ہوئے تھے جن لوگوں نے مذہب اسلام کی فاطر بغیر اسلام صلعم کی محبت عقیدت کے نشہ سے مدہوش ہو کر بڑی بڑی روح فرسا اور کٹھن مصیبتوں کا مقابلہ کیا اور ہر قسم کے مصائب و آلام جیلے ان کی نسبت کسی بیوقوف کو بھی یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ یہ کسی خوف یا لالچ کے زیر مسلمان ہوئے تھے واقعہ ہجرت تک کے واقعات کی نسبت تو کوئی متعصب اور کور باطن انسان کہہ سکتا ہے کہ پیغمبر اسلام نے اپنے مشن کی کامیابی کے لئے کسی ترغیب و ترہیب سے کام نہیں لیا کیونکہ آپکی جماعت قلیل کمزور اور بے سروسامان تھی اب جبکہ شہریوں، فدائیوں اور کثیر جتھ کی اشاعت سے روکنے والوں کی سرکوبی کی اجازت مل گئی ہے اب آئندہ واقعات پر بھی غور کرتے جاؤ اور اس بات کو ذہن میں رکھو کہ لوگ کس طرح اسلام میں داخل ہوئے اور جاہ و اقتدار حاصل ہونے اور جہاد کی اجازت ملنے کے بعد پیغمبر اسلام نے دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔


# انمول ہیرے

اردو ادب اگر ایک خزانہ ہے تو ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی کے افسانے اس خزانہ کے انمول ہیرے ہیں مولوی میں ڈاکٹر صاحب کے افسانے برابر شائع ہوتے رہے ہیں اور حد سے زیادہ مقبول ہو چکے ہیں اور صرف مذہبی افسانے تھے اب ڈاکٹر صاحب کے دوسرے افسانوں کی مجموعہ

## دامن باغبان

کے نام سے شائع ہوا ہے اور ابھی چھپکر تیار ہی نہ ہوا تھا کہ فرمائشوں کے ڈھیر لگ گئے حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب اپنی ظاہر اور باطنی خوبیوں کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ ہر گھر میں موجود رہے ایک تو دلچسپ داستان اور پھر ڈاکٹر صاحب کی دلکش طرز بیان ہر افسانہ اس قدر دلآویز ہو گیا ہے کہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنا ناممکن ہے کتاب آرٹ پیپر پر چھپی ہے کتابت و طباعت بہت ہی دیدہ زیب ہے ضخامت ایک سو بہتر صفحے

قیمت صرف ایکروپیہ بیہ محصول ڈاک ۶ رکل ۴ر

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# مسلمان اور قرآن

## ایک مسلسل کتاب جو مولوی کے لئے خاص طور سے لکھی جارہی ہے

(نوشتہ حضرت مولانا مراد مارہروی)

**قرآن کریم کی ابدی پیشینگوئیاں** قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حکم ابدی صداقت کا سرمایہ دار ہے چونکہ قرآن میں تلقین کی گئی ہے اور تمدنی معاشری اور اخلاقی اصلاح کے لئے جو کچھ کہا گیا ہے اسے تو ہم آگے چل کر بیان کرینگے اس وقت ہمارس کی ان پیشینگوئیوں کی ایک اجمالی فہرست پیش کرتے ہیں جن کی صداقت حقانیت ہر زمانہ میں ثابت وسلم ہوئی اور ہوتی رہی اور ثابت ہوتی رہے گی۔

کوئی انسان اور کوئی قوم قرآن کی مثال کبھی کوئی ایک سورت بھی پیش نہ کر سکے گا ۲ قرآن مجید ہر قسم کے نقص اور اختلاف سے محفوظ رہے گا ۳ قرآن مجید جو تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے ایک کتاب کی صورت میں مجتمع ہو جائے گا ۴ اگر عیسائی لوگ توریت اور انجیل کو قائم کریں تو انھیں رزق باراں ملیگا ۵ اسلام ہمیشہ بھیجا جائے گا اور اس کی تکذیب کو فتح کرے گا ۶ اگر مسلمان قرآن پر قائم رہیں تو پہاڑوں جیسی مضبوط سلطنتیں ان کے مقابلہ میں ہیچ ہو جائینگی۔ عیسائیوں کو دنیاوی جاہ وجلال ملیگا مگر وہ سعادت اخروی سے محروم رہینگے۔ اسلام ہمیشہ بڑھتا رہے گا اور باطل نیست ونابود ہوتا جائے گا۔ جب مسلمان قرآن میں اختلاف کرینگے یا اس سے منہ پھیریں گے یا اس کے احکام کی تعمیل نہ کریں گے یا اس کی تعلیمات سے جزءاً یا کلاً انکار کریں گے تو انھیں دنیوی ذلت اور افلاس کی سزا دیجائیگی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی ۲۰ اور جو کوئی میرے ذکر سے اعراض کرے گا اس پر روزی تنگ کر دی جائیگی اور ہم قیامت کے روز اسے نابینا اٹھائینگے) ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین ۳۶ اور جو کوئی ذکر رحمانی سے تغافل برتے گا ہم اس پر شیطان کو غالب کر دیں گے اور وہ اس کے ساتھ ساتھ اور قریب رہے گا ومن اظلم ممن ذکر بایات ربہ ثم اعرض عنھا انا من المجرمین منتقمون ۳۲ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیتوں سے یاد دہانی کرائی گئی پھر اس نے پرواہ نہ کی تو ہم ایسے مجرموں سے ضرور بدلہ لیں گے) افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیمۃ یردون الی اشد العذاب ۸۵ کیا قرآن کی بعض باتوں کو مانو گے اور بعض سے انکار کرو گے۔ جو تم میں سے ایسا کریگا اس کی جزا اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگی کہ دنیا کی زندگی میں اسکی رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت ترین عذاب کی طرف ڈھکیلا جائے گا۔

نئی نئی سواریاں ایجاد ہوں گی جن کا تمھیں علم نہیں والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ ویخلق مالا تعلمون اور گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے جن پر تم سوار ہوتے ہو اس سے تمہاری شان ہی ہے اور وہی ایسی سواریاں پیدا کرے گا جن کا تمہیں علم نہیں ہے اور جنہیں تم ابھی تک بالکل نہیں جانتے)

تعلیمات قرآنی سے انسانی اخلاق تمدن، سیاست اور مذہب میں عجیب عجیب تغیرات رونما ہوں گے۔ سنریھم ایاتنا فی الافاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق (ہم انہیں ضرور اپنی نشانیاں زمانہ میں بھی دکھائینگے انسان کی فطرت قلب اور نفوس میں بھی یہاں تک کہ ان پر صاف طور پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن حق ہے) آپ اس آیت کی صداقت وحقانیت کا دور حاضر کی ایجادات اور اختراعات اور گوناگون علوم کی فراوانیوں سے اندازہ کر لیں دیکھ لیجئے کہ زمانہ کے اصول کس تیزی اور سرعت کے ساتھ متغیر ہو رہے ہیں اور نت نئے علوم پیدا ہوتے اور نئی باتیں ظہور میں آتی چلی جارہی ہیں انسانی طبائع میں بھی تغیرات رونما ہیں۔ ہیپناٹزم، مسمریزم اور تصوف کے علوم بھی کو پیدا ہوئے عیارانہ سیاست بھی اسی حد کی تخلیق ہے انسان کہاں سے کہاں پہنچ گیا اور ہر چیز پر تغیرات نے کس شدت سے قبضہ کر لیا ہے اس ایک ہی آیت کی تفصیل وتشریح میں دفتر کے دفتر سیاہ کئے جا سکتے ہیں مگر قلت گنجائش مانع ہے۔

**قرآن اور فتح روم** عیسائیوں کو عموماً اور یہودیوں کو خصوصاً عرب چھوڑنا پڑے گا اور جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلا جانا ہوگا۔ مشرکین اور یہود عرب جو اسلام کی تخلیق کے لئے معروف عمل ہیں اور زبردست کوشش کر رہے ہیں وہ ناکام رہیں گی۔ مسلمانان عرب میں سے جو لوگ مرتد ہو جائیں گے ان کے بجائے اور قومیں داخل اسلام ہوں گی اور وہ اپنے ایمان پر قائم رہیں گی۔ ملاحظہ کیجئے آیت یا ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم (اے ایمان والو اگر تم میں کوئی اپنے دین سے پھر جائیگا تو اللہ تعالیٰ ایک اور قوم میدان میں لا کھڑی کرے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں وہ مومنوں کے ساتھ نرمی اور انکساری سے پیش آئیں گے اور کافروں کے مقابلہ پر زبردست اتریں گے اللہ تعالیٰ کے راستے میں پوری سرگرمی کے ساتھ کام کریں گے اور کسی ملامت گر کا انہیں کوئی خوف نہ ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کشائش کرنے والا علم والا ہے)

تاریخ شاہد ہے کہ گیارہ جماعتیں اسلام سے مرتد ہوئیں تین جماعتیں تو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے عہد ہی میں مرتد ہو گئی تھیں یعنی (۱) بنو مدلج جن کا سردار اسود عنسی تھا (۲) مسیلمہ کذاب کی قوم جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا (۳) بنو اسد طلیحہ کی قوم اس نے بھی نبوت کا اعلان کیا تھا اس کے بعد رات کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرتد ہوئے اور ایک گروہ حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں مرتد ہوا ان مرتدین کے مقابلہ میں انصار و مہاجرین اور اہل یمن اٹھے جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں تمام مرتدوں کے چھکے چھڑا دیئے

اسلام کے قصر کی بنیادوں کو مضبوط بلکہ مستحکم کر دیا پھر حضرت عمر رضؓ نے اس مستحکم خلافت کو ہاتھ میں لیکر ایسی قوت دی اور اسلام کو دور دور تک اس سرعت و شکوہ کیساتھ پھیلایا کہ پوری تاریخ عالم میں اسکی کوئی مثال اور کوئی نظیر نہیں مل سکتی

رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو کہ مظلمہ سے نکالدینے کے بعد خود ہنجاں ہاں زیادہ نہ ٹھہرنے پائینگے وان کا دلیستضعفونک من الارض لیخرجوک منھا واذا لا یلبثون خلفک الا قلیلا ۲۶ اور وہ ون قریب ہو گئے اس سرزمین سے برداشتہ خاطر کرکے کالدین لیکن اس کے بعد ہی زیادہ دن نہیں ٹھہرنے پائینگے چنانچہ ہجرت نبوی کے بعد اہل مکہ پہلے تو شدید سخت قحط کے شکار بنے پھر اس کے بعد بڑے بڑے سردار جنگ بدر میں مارے گئے اور آخر کار تمام کے تمام مسلمان ہو گئے ایک بھی مشرک یا مخالف دس سال کے اندر اندر باقی نہ رہا اور نہ میدان صاف ہو گیا۔

کہ بالے جواب مسلمانوں کو تکلیف دایذا پہنچا رہے ہیں مغلوب ہوں گے بخلاف ازیں مسلمان روز بروز بڑھیں گے اور فتح پائینگے۔ اسد تعالیٰ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو کامیابی کے ساتھ وطن لوٹا لیگا ۲۷ اہل رومنے ایران والوں سے جو شکست کھائی ہے وہ مستقل حیثیت نہیں رکھتی وہ نو سال کے اندر اندر ایرانیوں پر غالب آئیں گے اور اس روز یہ غالب آئیں گے اسی روز مسلمانوں کو بڑی مشرکین کو بڑا فتح حاصل ہوگی ۲۸ مشرکین یہود اور دیگر اقوام عرب متفق ہو کر اسلام کے خلاف فوجیں جمع کرینگے مگر وہ سب کے سب شکست کھا کر پیٹھ پھیر جائینگے اور بھاگیں گے۔ مخالفین کہ ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک سال کے اندر اندر سزا ملیگی ۲۹ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہ ہاتھوں پر نمایاں فتح دیگا۔ کہ مظلمہ میں کوئی مخالف باقی نہ رہے گا کچھ تو ہلاک ہو جائینگے اور باقی مسلمان ہو جائینگے ۳۰ اور سب ہلاک ہو جائیگا اور اس کی دولت کچھ کام نہ آئے گی۔

## دو پیشینگوئیاں جو عہد حاضر میں پوری ہوئیں

زمین کی آبادی بڑھ جائے گی اور اس کی اندرونی تہیں معلوم ہو جائینگی ۳۱ زمین میں عجیب عجیب تغیرات رونما ہوں گے اور علمی ترقیات انتہا کو پہنچ جائینگی ۳۲ دور دور کے لوگ ملے جائیں گے ۳۳ پہاڑوں سے نہریں کاٹ کاٹ کر نکالی جائینگی ۳۴ پہاڑ اڑائے جائینگے ۳۵ آسمانوں کی پوست کندہ تحقیقات ہوگی ۳۶ یاجوج ماجوج ردمیہ سدیرہ اور بیت المقدس کے علاوہ تمام شہروں کو بال کر لیں گے آخر کار جب وہ ان مقدس مقامات پر حملہ کرنے کا ارادہ کریں گے تو آسمان سے منتقم ہو جائینگے ۳۷ یاجوج ماجوج اپنی اعلیٰ صنعت پر نازاں ہوں گے مگر وہ اپنی نادانی اور صنعت کو دنیاوی امور ہی میں خرچ کریں گے اور آخرت میں بہت زیادہ نقصان اٹھانے والے رہیں گے ۳۸ یاجوج ماجوج کے بعد ایسے عجیب غریب لوگ ہوں گے کہ خواہ مخواہ اس انہیں خدا سمجھنے لگیں گے ۳۹ بحر روم اور بحر قلزم ایک وقت میں مل جائینگے اگر چہ اس وقت ان کے درمیان ۱۸ فاصل گز ہوگا ۴۰ فرعون کا جسم محفوظ رہے گا ۴۱ اونٹ معطل ہو جائینگے ۴۲ گناہوں کی اشاعت بکثرت ہوگی۔

## وصال نبوی کے بعد پوری ہونیوالی پیشینگوئیاں

مخالفین کی نسلیں مسلمان ہو جائینگی ۴۳ مسلمان ہر خیبر کے مالک ہو جائینگے ۴۴ یہ دریا بہتے ہوں گے اور ان میں قلعے ہی ہوں گے ۴۵ اگر مسلمان قرآن پر عمل کرتے رہے تو انکی عزت اور طاقت زیادہ ہوتی جائے گی ۴۶ مسلمانوں کے نکاح میں خوبصورت اور بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں آئیں گی جو سبز لباس پہنے ہوئے ہوں گی ۴۷ مسلمان رومن کے حاکم ہوں گے ۴۸ عرب سے یہود دوبارہ نکالے جائیں گے۔

## طوفان مخالفت میں قرآنی اعلانات

دسویں سال نبوت میں حضرت ابی طالب کا انتقال ہو گیا جو ایک باکمال اور جامع الصفات خاتون تھیں اور جن کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل امین سلام پہنچایا کرتے تھے ابھی اس انتقال کو پانچ یوم کا زمانہ ہی منقضی نہ ہوا تھا کہ آپ کے بزرگ ابی طالب کا بھی انتقال ہو گیا ان دونوں بزرگوں کا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور تمام مسلمانوں کو بیحد ملال ہوا اور ہونا چاہیئے تھا سر ولیم میور کہتے ہیں کہ جو فرزند یتیم ابی طالب نے اپنے بھتیجے کی خاطر کیں اور اس حالت میں کیں جبکہ انھیں آپ کی نبوت پر پورا یقین نہ تھا ان سے واضح ہوتا ہے کہ آپ میں ایثار نفس اور شرافت اعلیٰ درجہ پر تھی اس سے حضرت محمدؐ کی راستبازی اور خلوص کا پتہ چلتا ہے کیونکہ جھوٹے لوگ اکثر گڑھ کر لیتے ہیں خود غرضی اور دوسروں کا چہیتا رہنا بھی ان سے ممکن نہ تھا اس لئے کہ واقعات کی تہ کو پہنچنے کے لئے ان کے پاس بہت سے ذرائع تھے۔

چالیس سال تک ابی طالب آپ کے سرپرست، محافظ اور محاذ رہے ہر طرح کی مصیبتیں ان کی خاطر جھیلیں جب انہوں نے دیکھا کہ میری موت قریب ہے تو اپنے بھائیوں کو بلایا اور اپنے بھتیجے کو ان کی حفاظت میں دیدیا اس طرح آپ اپنی بڑی ذمہ داری سے سبکدوش ہو کر دنیا سے رخصت کر گئے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو آپ کی جدائی کا بیحد صدمہ تھا جنازہ کے ساتھ ہی آپ کو روتے اور آنسو بہاتے دیکھا گیا آپ کے چچا شدت مخالفت کی وجہ سے آپ کی حفاظت کو نبھا نہ سکے اس لئے مخالفین کا ظلم پہلے سے اور بڑھ گیا ایک دفعہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایک گلی سے گذر رہے تھے کہ چند شہدوں نے آپ کے سر پر کیچڑ پھینکدی حضرت فاطمہ رونے لگیں تو فرمایا کہ بیٹی ہراساں نہ ہو خدا تعالیٰ تیرے باپ کا یقینی محافظ و نگہبان ہے اور ہر حالت میں اس کی امداد کرے گا مخالفین کا فت بتدریج تیز سے تیز تر ہوتا گیا اور آخر انہوں نے تہیہ کر لیا کہ مسلمانوں کی اس قلیل جماعت کو ہلاک و تباہ کر کے رکھدیں ان کا عزم اس درجہ پختہ ہو چکا تھا کہ نہ اس مقصد کی تکمیل میں ملنے اور مٹا دینے پر تل گئے تھے ظاہر ہے کہ یہ زمانہ آپ کے لئے نہایت نازک اور پر آشوب زمانہ تھا تمام مسلمانوں کی جانیں شدید خطرات کے گرداب میں مبتلا نظر آتی تھیں اس وقت قرآن کریم ان کی ہمدردی کو آگے بڑھا ان کی ہمتیں بڑھائیں اور ان کی بڑھائیں کہ ان کے استقلال و استقامت میں حیرت انگیز جوش اور بجلی پیدا ہو گئی ان پر واضح کر دیا کہ مسلمان اس زراعت سے رہیں گے کوئی قوت انھیں گزند نہ پہنچا سکے گی ان کا اقبال بڑھے گا وہ بڑی عزتیں پائینگے مشرکوں کے ہاتھ سے رسول کریم محفوظ رہیں گے اور مشرکین مغلوب و مقہور ہوں گے۔ ذیل کے قرآنی اعلانات کے تیور اور شان کو ملاحظہ ہو۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک ھو الفوز العظیم۔ خوب سمجھ لو اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہوتے ہیں وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور متقی ہیں ان کے لئے اس دنیا میں بھی بشارتیں ہیں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں بدل نہیں سکتیں

یہی بڑی کامیابی ہے قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون۔ قل یقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم تو کہدے اللہ تعالیٰ میرے لئے کافی ہے اس پر توکل کرنے والے بھروسہ کیا کرتے ہیں تو سنادے کہ اے قوم میری تو اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو اور میں بھی عمل کر رہا ہوں پس تم عنقریب جان لوگے کہ کس پر عذاب آتا ہے ایسا عذاب جو اسے رسوا کرنے اور کس پر پائدار عذاب اترتا ہے؛

دوسرے اسی وقت یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ اسلام منازل نفوذ اور تفاطع کرے گا اور تمام افواہ کے تلاطم اور اوراج کو قطع کرتا رہے گا۔ والذین اتینا ھم الکتاب والحکم والنبوۃ فان یکفر بھا ھؤلاء فقد وکلنا بھا قوما لیسوا بھا بکفرین یہ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی پس اگر یہ لوگ اس سے انکار کریں تو کریں ہم نے تو اس کے لئے ایک قوم کو مقرر کر رکھا ہے جو اس سے کفر و انکار نہ کرے گی۔ اس تنبیہ بالشان پیشگوئی کے مطابق اسلام ہمیشہ پھیلتا ہوتا رہا اور کلمہ منظمہ کی حامل قومیں نکل کر پہلے ایشیا میں پھر عرب میں اور اس کے بعد تمام ایشیا یورپ افریقہ اور جزائر میں پھیلتی چلی گئیں ارشاد ہوتا ہے الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ ما یشاء کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ پاک کی مثال کیسی بیان کی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے کہ اس کی جڑ مضبوط ثابت اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جو اپنا پھل اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور ناپسندیدہ ثابت اور ناپاک کلمہ کی مثال ایسی ہے کہ ناپاک درخت جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ کر پھینکا گیا ہو اس کے لئے کوئی قرار نہیں اللہ تعالیٰ مومنوں کو دنیا اور آخرت کی زندگی پائدار بات سے ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے)

ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا اسلام کو کچلا و ناملتی رہی ہے اور باطل نابود اور برباد ہوتے رہے یہانتک کہ مغلوں اور تاتاریوں نے مسلمانوں کی سلطنتوں کو زیر زبر کیا لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ ہوا کیا اور کیا وقوع میں آیا یہی قومیں جو اسلامی سلطنتوں کو زیر و زبر کرنے کے لئے الٰہی تعیین اور پوری دنیائے اسلام کے لئے ایک خطرۂ عظیمہ بن گئی تھیں مشرف باسلام ہوئیں اور اسلام کی غلام بنیں انتہا یہ ہے کہ جن ممالک میں اسلامی سلطنت نہ پہنچی وہاں بھی اسلام دھوم سے پھیلا پھولا یعنی مغول تاتار تبت سوڈان کیمپ کالونی حجاز ملایا جاوا فلپائن اور جزائر بحار کے وغیرہ میں وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمین پر ضرور خلیفہ بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے بھی یہ خلیفہ بناتا رہا ہے اور ان کے لئے دین کو بھی وہ قائم کرے گا جو ان کے لئے اس نے پسند کیا ہے اور خوف و خطرات کے بعد انھیں امن

عطا کرے گا کہ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جس نے کہ اس کے بعد کفر کیا پس وہی بدعہد لوگ ہیں" میسر سے یہ بھی بتادیا کہ مشرکین عرب جو اشاعت اسلام کے خلاف کھڑے ہیں مغلوب و مقہور ہوں گے خود بخود فنا ہو جائینگے آخر بچا نہ سکینگے اور اسلام کے غلام بنیں گے ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین ان کان مکرھم لتزول منہ الجبال فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذو انتقام انہوں نے اپنی بہت ہی تدبیریں کیں اور اللہ کے پاس ان کی تدبیر ہے اگر ان کا مکر ایسا ہی ہو کہ اس سے پہاڑ ٹل جائے تو بھی تو اللہ کی نسبت کبھی یہ گمان نہ کر کہ وہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا ہے بیشک اللہ انتقام لینے والا زبردست ہے۔ وقد مکر الذین من قبلھم فاتی اللہ بنیانھم من القواعد فخر علیھم السقف من فوقھم واتھم العذاب من حیث لا یشعرون ان سے پہلے لوگوں نے بھی مکر کئے مگر اللہ تعالیٰ ان کی جڑ بنیاد کو بنیاد پس اوپر سے ان پر چھت گر گئی اور اسی جگہ سے ان پر عذاب آیا کہ انھیں اس کا علم بھی نہ تھا" اس وقت مسلمانوں کی جو حالت تھی اور جیسی مصیبت ان پر چھائی ہوئی تھی اس کے پیش نظر یہ بشارتیں ایک ہنسی اور مذاق معلوم ہوتی ہیں کہ اسلام کو ترقی ہوگی یہ پودا بڑھ کر ایک بڑا درخت بنے گا اور بڑے بڑے مسلمانوں کو دنیوی اور دینی عزت و عروج حاصل ہوگا۔ کوئی ڈکما اور کوئی خطرہ ان کے داخلی امن راحت اور ایمان و ایقان میں خلل انداز نہ ہو سکے گا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے خلاف معاندین ملت کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی اور نہ انھیں کوئی گزند پہنچا سکے گا۔

اگر اہل مکہ اس کی بات نہ مانیں گے تو دوسری قومیں مانیں گی معاندین کی پہاڑوں جیسی تدبیریں پاش پاش ہو جائینگی اور سب نامراد رہیں گے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بادشاہ بنیں گے ان کی وفات کے بعد جو وبائے ارتداد پھیلے گی وہ چند روز میں فنا کر کے رکھدی جائیگی تمام سرداران مکہ اطاعت والقیاد کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوں گے۔

لیکن قدرت ربانی کا یہ کرشمہ مشاہدہ ہو کہ وہی باتیں جو ابتدا میں محض ایک خلاف امید ناممکن الوقوع معلوم ہوتی تھیں آخر میں قرائن اعلانات کے مطابق بالکل صحیح اور سچ ثابت ہوئیں تمام معاندتیں فنا ہو گئیں اور تمام مشرکین حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور نہ صرف حلقہ بگوش اسلام ہوئے بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست و بازو بن گئے اور انہوں نے حیرت انگیز ترقیات کر کے تاریخ میں اپنے لئے ایک جدید باب محفوظ کرا لیا اسلام خوب پھیلا اور دنیا کے ہر حصے میں اس نے غلبہ پایا اس وقت پستی اور اضمحلال نظر آرہا ہے اور اسلام کا نہیں بلکہ اسلام والوں کی بے عملی اور بے احساسی کا قصور ہے ورنہ آج بھی وہی خدا ہے وہی قرآن اور وہی اس کے اعلانات اگر غیر فانی ان توحید قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بنائیں اور اس کے احکام دائمہ کی روشنی میں منازل ارتقا طے کریں تو دنیا کی عظیم الشان اقتا لمذہبان ان پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں خدا کی وعدہ خلافی تو ہو نہیں سکتا۔

مسلمانوں پر دنیائے اسلام میں اس وقت جو مصائب بھی نازل ہو رہے ہیں وہ سب ان کے اعمال کا نتیجہ ہیں مسلمان ترقی کرنا چاہتے ہیں ان کے قلوب میں کوئی امنگ بھی پیدا ہوتی ہے تو زندہ ملتکدہ مغرب کی طرف نگاہ اٹھاتے اور اس کی تاریکیوں میں روشنی کی کرن کی جستجو کرتے ہیں پورے نہیں مخمور کر رکھا ہے اور وہ بھول گئے ہیں کہ ہمنے بھی کبھی ترقی کی تھی ہمارے نزدیک جب تک مسلمان اخبار کے طریقہ ہائے کار اختیار

---

کریں گے اور جب تک وہ قرآن کریم کو اپنا دستور العمل نہ بنائیں گے اس وقت تک دنیا ترقی کر جائے مگر ان کا ترقی کرنا امر محال ہے۔

# حیات دینی کے جدید باب کا افتتاح

## معراج سعادت پر پہنچانے والا مہینہ

(نوشتہ سرخیل گنگا بگلان عبدالعلیم خاں پیرموی)

گھر آیا ابر رحمت ہر طرف سے بام گرجا ہے
سروں پر سایۂ لطف خدا ہو نیکا وقت آیا

آج جبکہ روحانیت شک و ریب اور بے عملی و بد عملی کے زہریلے جراثیم نے مسلمانوں کے قوائے عملیہ پر موت طاری کر دی ہے قبول و فعال کی ہنگامہ آرائی چیخ و پکار اور نمود و نمائش نے ان کو گل بے فروغ نخل بے ثمر آفتاب تاریک آئینہ بے جوہر معدن بے گوہر بنا دیا ہے اور وہ جوہر اول کا دل و دماغ جہاد بہ اسلام اور ذوق عمل کھو چکے ہیں۔ اور آج جبکہ وہ جوہر ایمان اور روح کو کر گناہوں کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں ہمہ تن معصیت میں غرق ہیں سیاہ کاریوں نے انہیں اپنا بنا لیا ہے گناہگارانہ زندگی سے وہ ننگ ہو گئے ہیں ان کی روح معصیت کی ظلمات میں ٹھہر گئی ہے ان کی آنکھیں جہان مجازی کو ڈھونڈتی ہیں نیک اعمالیوں نے انھیں ناقابل اصلاح بنا کر چھوڑ دیا ہے نیکی کا فرشتہ ان سے مایوس ہو گیا ہے وہ عبرت پذیری و نیکے عملی کی طرف سے بہرے گونگے اور اندھے ہو چکے ہیں اور وہ احتساب زندگی کی بولتا کیوں کے انجام سے نڈر اور بیباک ہو چکے ہیں میں ایسے ناعاقبت اندیش اور بدبخت مسلمانوں کو مژدہ مغفرت سناتا ہوں اور ان کے مردہ دل کے لئے سرمۂ سعادت مہیا کرتا ہوں۔ مگر قبول افتد زہے عز و شرف

## احادیث کی روشنی شعبان المعظم کے فضائل

ماہ شعبان کا ل سے وہ مقدس اور مبارک مہینہ ہے جس کی فضیلت و برتری احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل اور مہینوں کے سرتاج ہیں اسی طرح ماہ شعبان بعد رمضان کے تمام مہینوں سے افضل اور بزرگ ہے کیونکہ یہ مہینہ افضل الرسل اشرف الانبیاء و سرور کائنات محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ ہے کیونکہ حضور نے اس کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے ظاہر ہے کہ اس ماہ مقدس کی اس سے بڑھکر اور کیا فضیلت و بزرگی ہو سکتی ہے کہ حضور اس کو اپنی طرف منسوب فرمائیں اگر مسلمان عشق رسول کا ایک ذرہ بھی اپنے دل میں رکھتے ہیں تو ان کے لئے یہ فضیلت بس ہے جس کے بعد اور کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی کیونکہ محبوب کی ہر چیز پیاری اور مرغوب ہوتی ہے جب کوئی محبوب کی کسی چیز کی فضیلت و تحریص دلانے کے لئے اتنی بات کا ثبوت دلانے کے لئے کافی ہے کہ وہ محبوب کی مرغوب چیز ہے دیکھئے محبوں کو اپنی طرف بلانے کا کتنا ہی پیارا انداز ہے۔

## حضور صلعم نے شعبان کو کیوں اپنی طرف منسوب کیا ہے

شعبان کو اپنی طرف منسوب کرنے سے آپ کا یہ ارشاد ہے کہ رمضان کی عبادت و ریاضت کو خدائے قدوس کی طرف سے مقرر ہے لیکن چونکہ ماہ شعبان میں خدا کی بارگاہ اقدس میں بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں اس لئے مجھے اس میں عبادت کی خاص طور پر زیادہ ضرورت ہے چنانچہ حضرت اسامہ کی روایت میں ہے کہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا "دہلی" مبتلائے اس سے بڑھکر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے۔

سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب حضور اکرم اس ماہ مقدس کو عبادت الٰہی کے لئے مخصوص فرمائیں جبکہ آپ ہر طرح گناہوں سے محفوظ اور باعث ایجاد عالم تھے تو کیا سر بسر ناگفتہ گناہگاروں کو آپ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں عبادت کی ضرورت نہیں جبکہ کثرت معاصی سے ہماری کمر ٹوٹی جا رہی ہے اگر ہمارا دعوی محبت رسول محض زبانی نہیں اور اس میں کچھ جان ہے تو ہمارے لئے محض اتنی بات کافی ہے کہ شعبان سید الکونین کا مہینہ ہے اور صرف یہی چیز جذبہ عبادت الٰہی کے لئے بس ہے اور اگر عشق رسول کے دعوے محض زبانی ہیں اور دل بھلا ناہیں تو پھر اگر احادیث کی روشنی میں ماہ شعبان کے سینکڑوں فضائل بھی بیان کئے جائیں تو کچھ نہیں خواہ مخواہ کی دردسری اور تضیع اوقات ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان تخیل پسند اور عمل کے لحاظ سے مردہ ہو چکے ہیں ان کے سینوں میں دل نہیں بلکہ پتھر کی سلیں ہیں وہ باتونی مسلمان ہیں عملی مسلمان نہیں۔ وہ لفظوں کے پرستار اور ظاہری نمائشوں پر فریفتہ ہیں مگر مغز و حقیقت کے طلبگار نہیں ان کا دماغ بگڑ چکا ہے روح پذیری اور عبرت انگیزی کی صلاحیت کھو چکے ہیں اور وہ اپنے آپ کو بے عملیوں اور سیاہ کاریوں کی تاریکی میں گم کر چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ یک دو باتوں سے ان کی سیری اور تسلی نہیں ہوتی اور وہ غیر معمولی دلائل اور ترغیبات و تحریصات کے اکتساب سعادت کے لئے تیار نہیں ہوتے ورنہ سچے اور عملی مسلمان کے لئے یہ بات کافی ہے کہ شعبان رسول خدا صلعم کا مہینہ ہے اس لئے اس کو عبادت کے لئے خاص کرنا گناہوں کی مغفرت چاہنا اور معراج سعادت پر فائز ہونا متبع رسول کا فرض اقدس ہے۔

## صحابہ کی اطاعت کاملہ کا راز

مسلمان صحابائے کرام کی شان سے وہ صحیح معنوں میں متبع رسول نہیں بلکہ عاشق رسول تھے یہی تو سبب تھا کہ وہ ایک دم فنا کے آہنی پنجوں سے اپنے کو چھڑا چکے تھے قیصر و کسریٰ کی بادشاہتوں کے مالک بن گئے تھے اور کائنات ارضی و سماوی کے بست و کشاد و انتظام و انصرام کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں آگئی تھیں حقیقت یہی ہے کہ ان کے دلوں میں خوش اثر اور فدا کاری اور کامل اطاعت ہی نے ان کو تقدس و احترام کے اس بلند مقام تک پہنچایا جو طائف مقربین کو بھی حاصل نہیں ورنہ ہماری طرح وہ بھی انسان ہی تھے صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ محبت تھی جو کسی کو نہیں۔ ان کی محبت محض زبانی نہ تھی بلکہ حقیقی تھی یہی سبب تھا اطاعت کاملہ کا ورنہ اگر کامل محبت نہ ہوتی تو اطاعت کاملہ کا تصور ہی نہیں ہو سکتا تھا ان کی محبت و اطاعت کا جذبہ ان کے مقدس سینوں پر محض اتنی سی بات پر جوش زن ہو جاتا تھا کہ یہ الکوثر آقا

نا مدار صلعم کا حکم ہے اور فلاں چیز حضور کی طرف منسوب ہے بس پھر وہ آگ میں کودنے پہاڑوں سے ٹکرانے دریاؤں کو پایاب کرنے اور شیروں سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے اور حکم رسول پر جنس جنس کر جانیں فدا کر دیتے تھے۔

ہم میں اور ان میں فرق تو یہی ہے کہ ہم میں ضابطہ کی محبت ہے جو محض جوش و برا اور مصلحت پر مبنی ہوتی ہے اور قدم قدم پر ذرا سی گذاشت ہو جاتی ہے نفس سرکش اطاعت سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ یا موقع ڈھونڈ ہی لیتا ہے اور نفس گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے۔ اگر صحابہ رض کی محبت طبعی جوش کی محبت تھی اور ضابطہ کی محبت و جوش کی محبت میں زمین و آسمان کا فرق ہے ضابطہ کی محبت ایک محرک عقلی ہے جس پر نفسانی نفس غالب آسکتا ہے اور جوش کی محبت طبعی ہے اور اندھا دھند اطاعت کرنا جاں سپاری پر مبنی ہے جس میں تاویل پسندی اور عدم اطاعت کا احتمال ہی نہیں حتیٰ کہ اگر یہ ہی معلوم ہو جائے کہ ترک اطاعت پر عذاب نہ ہوگا تب بھی جذبہ اطاعت میں کوئی کمی نہیں آسکتی کیونکہ وہاں داعی الی الاطاعت طبعی ہوتا ہے صحابہ کی محبت و اطاعت مصلحت پر مبنی نہ تھی اور وہ ہماری طرح تنخواہ پر نہ تھے وہ عاشق رسول تھے نہ کہ مصلحت بین نہ تھے اور ان کی تو یہ حالت تھی ؎

زندہ عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار کار ملک است آنکہ تدبیر و تحمل باپرش

وہ حضور اکرم صلعم سے عقل و مصلحت کی بنا پر وابستہ نہیں ہوئے تھے بلکہ عقل و مصلحت کو بالائے طاق رکھ کر حضور پر پروانہ وار نثار تھے اور انہوں نے پرل اپنے آپ کو دیوانہ بنایا تھا ؎

آزمودم عقل دور اندیش را بعد ازیں دیوانہ سازم خویش را

اس فرزانگی اور دیوانگی کا نتیجہ تھا کہ وہ اس بات کی تلاش میں رہتے تھے کہ کوئی چیز ہماری جان و مال خدا اور اس کے رسول کے نام آئے اور بحسرت یاس آرزو کرتے تھے ؎

نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت سر دوستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی

ان کی محبت و اطاعت تو اتنی مضبوط بنیادوں پر استوار تھی کہ وہ اگر محکمۂ نفس اور رسل کی حکم عدولی بھی کرنا چاہتے تھے تو نہیں کر سکتے تھے پس اگر ہماری محبت طبعی ہے تو ہمارے لئے محرک اطاعت اور فضیلت شعبان اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں کہ شعبان المعظم کو حضور نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور اسی کو رسول کی نسبتی میں ہمیں اس ماہ مبارک کو عبادت نافلہ کے لئے خاص کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد بھی نہیں چاہتا کہ اس ماہ مقدس کے کچھ اور فضائل بھی بیان کروں مگر چونکہ مسلمان طوالت پسند واقع ہوئے ہیں اس لئے کچھ اور فضائل بھی بیان کئے جاتے ہیں۔

## شعبان المعظم کے دیگر فضائل

ایک روایت میں ہے کہ ماہ شعبان میں حضور کی عادت یہ تھی کہ سوائے چند دنوں کے پورے مہینہ کے روزے رکھا کرتے تھے (مسلم) حضرت عائشہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ کی عادت یہ تھی کہ آپ بکثرت نفلی روزے رکھا کرتے تھے جب آپ نے روزے رکھنے شروع کر دیا کرتے تھے تو یہ گمان ہوتا تھا کہ اب آپ زندگی بھر ہی روزے رکھیں گے اور جب چھوڑ دیتے تھے تو اتنے عرصہ تک چھوڑ دیا کرتے تھے کہ لوگوں کو یہ گمان ہوتا تھا کہ شاید اب بالکل ہی ترک کر دیئے گئے اور یہ ترک کر دینا شاید اس لئے ہوتا تھا کہ کہیں میری امت ان کو فرض نہ سمجھ لے اور ان پر روزے بوجھ ہو جائیں ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ تمام سال کے مقابلہ میں شعبان اور رمضان ایسے تھے جس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے۔

بخاری اور مسلم میں ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں بکثرت روزے نہیں رکھتے تھے آپ تقریباً تمام ماہ روزے رکھتے تھے اور لوگوں سے ارشاد فرماتے تھے خذوا من العمل ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا اس ماہ میں اپنی طاقت کے موافق نیک عمل کرو اگر اس طاقت سے زیادہ عمل شروع کر دو گے تو بہانہ کرو گے اور تھک جاؤ گے خدا تو ثواب دینے سے نہیں تھکتا لیکن بندے زیادہ عمل کرنے سے تھک جاتے ہیں۔

## شعبان میں بکثرت روزے رکھنے کی وجہ

حضور صلعم کو ماہ شعبان میں بکثرت روزے رکھتے دیکھ کر حضرت اسامہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اس مہینے میں کیوں بکثرت روزے رکھتے ہیں ارشاد فرمایا ذالک شھر یغفل الناس عنہ بین رجب و رمضان وھو شھر یرفع فیہ الاعمال الی رب العالمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم اے اسامہ یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے لوگ اس مہینہ کی عظمت و بزرگی سے غافل ہیں حالانکہ اس مہینہ میں رب العالمین کی بارگاہ اقدس میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں سو میری خواہش یہ ہے کہ میرے اعمال ایسی حالت میں پیش ہوں کہ میں روزے دار ہوں۔

حضرت عائشہ رض کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ میں تمام مہینوں سے زیادہ روزے رکھا کرتے تھے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مہینہ میں ان زندوں کے نام جو اس سال میں مرنے والے ہیں مردوں کی فہرست میں لکھ دیئے جاتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضور اقدس سے دریافت کیا کہ آپ شعبان میں کیوں بکثرت روزے رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ شعبان سے شعبان تک مرنے والوں کی اجل اس مہینہ میں لکھی جاتی ہے سو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میری موت اور اجل لکھی جائے تو میں روزہ دار ہوں۔

یہاں سے دو باتیں ثابت ہوئیں کہ عبادات میں روزہ کو خاص اہمیت حاصل ہے اس لئے ماہ شعبان میں روزے بکثرت رکھنے چاہئیں دوسرے یہ کہ اس مہینہ میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔

## لیلۃ البرات اور گناہگاروں کو مژدۂ مغفرت

صدر اول کا دل و دماغ اور روح حیات کھوئے ہوئے مسلمانوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب میں اس وسیع ترین اور خوشنما دنیا اور ٹھنڈی دنیا میں آسمان سے نور کی کیسی روح پرور موسلا دھار بارش ہوتی ہے سنو اور گوش ہوش سنو کہ اس رات میں جالیات رحمانیہ کی آرائش و زیبائش ہوتی ہے جس کی کیفیت بے حجاب ہوتا ہے اور عاشقان آتی حسن نور نواز کے جلووں میں گم ہو کر اپنا سراپا تبسم مجسمہ ابتہاج اور اندرونی حسن آرائیوں میں جذب ہوتے ہیں جن کے ایک طرف جلت اپنی تمام نہاں لطافتوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ جلوہ فرما ہوتی ہے رحم و کرم اور شفقت و مغفرت کی انے جانے والی بجلیاں اور قلوب بیدار واح پر بجلیاں گر کر برسنے والی رحمت شعبان دلوں کو تلاش کرتی ہیں اور نورانی کرنیں تاریک دلوں کو ڈھونڈتی ہیں اور گویا کل کائنات روحانی دریائے رحمت میں نہاں ہوتی ہے۔ مگر بدقسمت اور بداعمال مسلمانوں

ناعاقبت اندیشی میٹھی میٹھی لوریاں دیکر بستر ہلاکت پر سلائے رکھتی ہے اس کے فہم و ادراک اور عاقبت اندیشی کی آنکھ نہیں کھلتی یا وہ دن کی گرامایہ فرصتوں کو خطا کاریوں میں برباد کرکے اس رات کی نورانی ردنقوں کو اپنی سیاہ مستیوں جنون آئینہ کیفیتوں، نیخ نجربوں، بداعمالیوں اور اے احمر کی سرخیوں سے سنسان کرتے ہیں اور یا گھر پھونک تماشہ دیکھتے ہیں۔

اور بدبخت اور غافل مسلمان سن! تیری ستر میں محض ہوائی خیالات میں تیرا دل جس کثرت میں گرفتار ہے وہ موت کا پنجہ ہے تیری تمام غفلت شعاریاں اور خوشحالی اپنے دوش بدوش افسردگی اور خوف زوال کی تمثیلیں لئے ہوئے ہیں اور تو بداعمالیوں کی تیز و تند سیلاب سے دین میں دھنس رہا ہے جس کی آغوش میں ملک الموت منہ کھولے تیرا منتظر ہے خدارا! غفلت و معصیت کی ہلاکت آفریں نیند سے بیدار ہو اور اپنے انجام بد کی ہیبناک مستقبل دیکھ کر دہ آغوش فنا میں سونے کے لئے تیار رہ کیونکہ لیلۃ البرات تجھے پیغام مغفرت دینے کے لئے ایک سال کے بعد پھر آگئی ہے تیرے رشتہ تسبیح سے پھسلے ہوئے دانے اگر تو حیات گرامی ہے اور جس کی بازیافت تیرے حیطہ امکان سے بالا ہے وہ اسی رات کے تقدس و احترام میں بلگا اٹھا اس نورانی رات میں بارگاہ کبریائی میں ندامت و خرسندی کے دو آنسو بہا کر اپنے اعمال سیاہ کا رنج کے داغ مٹا ڈال۔

## شعبان کی پندرہویں شب میں کیا ہوتا ہے

علمائے مفسرین سورہ دخان کی ابتدائی آیتوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ لیلۃ مبارکۃ سے مراد شعبان کی پندرہویں شب ہے فیہا یفرق کل امر حکیم اس رات میں تمام معاملات کا فیصلہ کیا جاتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے ینزل اللہ تعالیٰ الی سماء الدنیا لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لکل مسلم الا لمرتجل مشاحن او فی قلبہ ضغناء شعبان کی پندرہویں شب کو اللہ تبارک تعالیٰ آسمان دنیا پر اپنی خاص توجہ مبذول فرماتے ہیں ان کی رحمت کا ابر یہ موجزن کہ مشرک اور کینہ ور کے علاوہ تمام گناہگاروں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

نیز حضرت علی کی مرفوع روایت میں ہے کہ رسول کردگار و سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شعبان کی پندرہویں شب میں عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج ڈوبتے ہی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور اپنے تمام رحم و کرم اور رحمت و شفقت سے اپنے بندوں کو یوں مخاطب کرتے ہیں الا من مستغفر فاغفر لہ الا من مسترزق فارزقہ الا من مبتلی فاعافیہ الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر کہ کوئی بندہ ہے مجھ سے استغفار مانگنے والا کہ میں اس کے گناہ بخش دوں کوئی تنگدست ہے کہ میں اس کو رزق عطا کروں کوئی مصیبت زدہ ہے کہ عافیت طلب کرنے والا کہ میں اس کو رزق عطا کروں حضرت حق جل مجدہ صبح صادق تک اسی طرح اپنے بندوں کو خطاب فرماتے رہتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ شب قدر کے بعد اس رات کا مرتبہ تمام راتوں سے افضل ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر متوجہ ہوتے ہیں اور بلا استثناء گناہگاروں کی مغفرت فرماتے ہیں گر مشرک کینہ ور اور قاطع رحم کی مغفرت نہیں ہوتی۔ ۱۱

نہیں کرتے قاطع رحم سے مراد وہ شخص ہے جو رشتہ داروں اور قرابتداروں سے قطع تعلق کرتا ہے۔

## لیلۃ البرات اور حضور کا اسوۂ حسنہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شعبان کی پندرہویں شب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے تقریباً نصف شب کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ آپ کہیں تشریف لے گئے آپ کو حجرے میں نہ پاکر مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں آپ دوسری بیویوں کے پاس تو تشریف نہیں لے گئے چنانچہ میں تمام بیویوں کے حجروں میں آپ کو تلاش کرتی رہی جب سب جگہ سے پھر پھرا کر میں واپس آئی تو دیکھا کہ حضور میرے حجرے میں موجود ہیں اور سجدہ کی حالت میں باجاح و زاری بارگاہ الٰہی میں یوں اظہار عبودیت کر رہے ہیں سَجَدَ لَکَ خَیَالِیْ وَسَوَادِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ فَهٰذِهٖ یَدَایَ وَمَا جَنَیْتُ بِهَا عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ یُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اس کے بعد آپ نے سر مبارک اٹھایا اور دوسرا سجدہ کیا۔ دوسرے سجدہ میں حسب ذیل کلمات کہے۔

اَعُوْذُ بِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَعُوْذُ کَمَا قَالَ اَخِیْ دَاوٗدَ فَاغْفِرْ ذَنْبِیْ فِی الذَّنْبِ لِسَیِّدِیْ وَحَقٌّ لَهٗ اَنْ یُّغْفَرَ پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھا کر ان الفاظ میں دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِیْ قَلْبًا لَّقِیًّا مِّنَ الشِّرْکِ لَا کَافِرًا وَّلَا شَقِیًّا۔ ان دعاؤں سے فارغ ہو کر پھر حضور میرے پاس تشریف لائے تو دیکھا میرا سانس چڑھا ہوا تھا آپ آہستہ آہستہ میرے گھٹنے دبانے لگے اور فرمایا یہ کیا حال ہے میں نے تمام واقعہ سنایا اور عرض کیا حضور آپ خدا کے کام میں مصروف تھے اور میرا پنکھ فعل کے قصہ میں مبتلا تھی آپ نے فرمایا ہے یہ دونوں گھٹنے آج کی رات کرکام میں تھک گئے ای عائشہ یہ رات شعبان کی پندرہویں شب ہے اللہ تعالیٰ اس شب آسمان دنیا پر متوجہ ہوتا ہے اور تمام گناہگاروں کو سوائے مشرک اور کینہ ور کے بخشدیتے ہیں۔ (بیہقی)

حضرت عائشہ کی ایک دوسری روایت میں حضور کے یہ الفاظ ہیں کہ میرے پاس جبرئیل نے آکر یہ کہا تھا کہ آج کی رات شعبان کی پندرہویں رات ہے آج خدائے تعالیٰ قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گناہگار بخشتے ہیں بنی کلب عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے اس کے لوگ بکریاں بہت پالتے تھے۔

## محرومین مغفرت

محرومین مغفرت کی تعداد میں اختلاف ہے مگر جملہ روایات کے تتبع سے صحیح تعداد دس ہے جن کی تعداد یہ ہے:۔

مشرک مشاحن عشار ساحر کاہن عریف شرطی حاقی قاطع کوبہ صاحب عطیہ سبیل ازار قاتل مدمن خمر اور قاطع رحم۔

مشاحن سے مراد کینہ پرور ہے یعنی وہ مسلمان جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے دلمیں کینہ اور عداوت رکھتا ہے اور باہمی مخالفت کے باعث ملاقات ترک کرتا ہے اس کے متعلق ارشاد ہے کہ اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دو یعنی اس کی مغفرت نہیں ہوتی۔

وہ مسلمان جن کی گھٹی میں باہمی بغض و کینہ پڑا ہوا ہے جو ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے رہتے ہیں جو آپس میں اٹھم لٹھا اور جوتم پیزار ہوتے رہتے ہیں ایکدوسرے کی تکفیر اور دشمنی پر آمادہ رہتے ہیں جو ذاتی حملوں اور توہین و تذلیل سے کسی وقت بھی نہیں چوکتے اور جن کے دماغ ؎

بھرے ہوئے ہیں دماغ ان کے کبر و نخوت سے　　کنارہ کش ہیں زمانہ میں جو اخوت سے
نہ کام رحم سے جن کو نہ کچھ محبت سے　　غرض اگر ہے تو ہے باہمی عداوت سے

ایسے خود نخوار اور کینہ پرور مسلمانوں کو یہ سطور ذرا غور سے پڑھنی چاہئیں اور اپنی حالت پر ماتم کرنا چاہیے کہ جب وہ اس دنیا میں لیلۃ البرارت کی مغفرت سے محروم ہیں تو کل قیامت کے دن ان کا کیا حشر ہوگا۔ خوب باور کیجئے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی طرف سے اپنے سینہ میں بغض و کینہ رکھتا ہے اور لیلۃ البرارت میں بھی اپنے سینہ کو پاک نہیں کرتا وہ خدا کی مغفرت سے محروم اس کا معتوب اخروی اسلامیہ کا دشمن قوم و ملت کا خونخوار اور غدار ہے پس کینہ پرور مسلمانوں کو چاہیئے شب برارت سے پہلے اپنے سینوں کو بغض و عناد سے پاک و صاف کر لیں۔

عشار سے مراد وہ لوگ ہیں جو عشر وصول کرنے میں سختی کرتے ہیں۔ ساحر سے مراد جادوگر اور کاہن سے مراد نجومی سے عرافِ غیب کی خبریں بتانے والا اور پیشانی اور نقش قدم کو دیکھ کر کوئی قیاس قائم کرنے والا اور کسی بات کا حکم لگانے والا۔ شرطی سے مراد جلاد ہے جو بادشاہ کا لقیب یا مقرب اور پانسانہ سے مراد لوگوں پر سختی کرتا ہو۔ صاحب کوبہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تاش شطرنج اور چوسر وغیرہ کھیل کھیلتے ہیں۔ صاحب عرطلہ سے مراد طبلہ اور سرنگی وغیرہ بجانے والے رسیلی ازار ٹخنے سے نیچے پائجامہ رکھنے والے۔ مدمن خمر شرابی۔ عاق الوالدین کو ستانے اور دکھ دینے والے اور قاطع رحم وہ لوگ جو اپنے رشتہ داروں اور قرابتداروں سے ترک تعلق کرتے ہیں اور ان کے حقوق نہیں ادا کرتے۔

## مسلمانوں کو شب برات میں کیا کرنا چاہیئے

مسلمان اگر اپنے دل میں یوم جزا کی کھٹک رکھتے ہیں اگر وہ اپنی اسلامی زندگی کو بالمعنی بالمقصد بارمفہوم اور نتیجہ خیز بنانا چاہتے ہیں اگر وہ آخرت کی زندگی پر حواس دنیا کی زندگی سے اعلیٰ برتر اور اصلی زندگی ہے ایمان رکھتے ہیں اور اگر ان کی نیکیوں سعادتوں اور نیک کرداریوں کے جذبات بالکل ہی مردہ نہیں ہو گئے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ لیلۃ البرات کے تقدس و احترام سے صحیح طور پر استفادہ کریں اور اس مبارک رات کو یونہی غفلت میں نہ کھوئیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مذکورہ بالا گناہوں میں سے کسی گناہ کی کیچڑ میں دھنسے ہوئے ہیں اور محرومین مغفرت میں سے ہیں تو فوراً تائب ہو کر توبہ و استغفار سے تلافی مافات کریں۔

اگر سچ پوچھو تو شب برات سال کے سال آئی ہے اسی لئے آتی ہے کہ ہر کردار اور معصیت شعار مسلمانوں کو دریائے معاصی سے نکال کر معراج سعادت پر پہنچایا جائے اور بدبخت، ناعاقبت اندیش اور نفس پرست مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا جائے۔

انسان جو کچھ بھی کرتا ہے جلب منفعت اور دفع مضرت کے لئے کرتا ہے جس میں کسی عاقل کو کلام نہیں ہو سکتا ہے اگر اختلاف ہے تو منفعت و مضرت کے تعین میں اب ہر عاقل اور دیندار مسلمان کے لئے قابل غور امر یہ ہے کہ کونسی منفعت قابل تحصیل اور کونسی مضرت قابل ترک ہے سوادنیٰ تامل کے بعد ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ منفعت قابل تحصیل اور لائق اہتمام وہ ہے جس میں دو خصلتیں ہوں ایک تو وہ منفعت باقی رہنے والی اور دوبالا ہو اور دوسرے یہ کہ خالص ہو مشوب بضرر نہ ہو اسی طرح مضرت بھی وہ زیادہ اہتمام کے قابل ہے جو زیادہ رہنے والی ہو اور من کل الوجوہ مضرت ہی مضرت ہو پس منفعت و مضرت اخرویہ ہی قابل اہتمام اور لائق توجہ ہے کیونکہ دنیا کی منفعت و مضرت جو شخص کے پیش نظر ہے فانی ہے اور خالص نہیں دنیا کی کوئی راحت و منفعت بھی خالص نہیں دنیا کی کوئی راحت و منفعت بھی خالص اور دیرپا نہیں پس جو منفعت اخرویہ کے حصول کی سرتوڑ کوشش کرے اور مضرت اخرویہ سے بچنے اور بچانے میں ہر وقت مصروف رہے مسلمانوں اگر تم لیلۃ البرات سے اسلامی زندگی کا یہ نتیجہ خیز نکتہ حاصل نہیں کرتے اور فسق و فجور سے تائب ہو کر توبہ و استغفار کر کے اپنی عاقبت کو نہیں سنوارتے تو سمجھ لو کہ تم اندھے ہو بہرے ہو اور چلتے پھرتے پتھر اور جہنم کا ایندھن ہو۔ ہمیں محرومین مغفرت کے اعمال شنیعہ پر غور کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیے کہ کہیں ہمارے اندر تو وہ خرابی پیدا نہیں ہو گئی جو ہمیں خدا کی رحمت و مغفرت سے محروم رکھے۔ اگر خدانخواستہ اپنے اندر خرابیوں اور گناہوں میں سے کوئی گناہ پائیں تو فوراً تائب ہو کر اس رات میں استغفار کرنا چاہیئے۔

## بداعمال کا تاریک پہلو

اے بداعمال اور گنہگار مسلمان اور اصحاب زندگی سے غافل انسان اس دنیا میں جو کام مذہب کی طرف سے تیرے سپرد ہوا تھا تو نے اسے کبھی خوش اسلوبی سے سر انجام دینے کی کوشش نہیں کی اپنے مستقبل کو خانہ آباد بنانے کی کاوش نہیں کی اور اپنے "آج" کو آنے والی "کل" سے وابستہ نہیں کیا تو نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ تو دنیا میں کیوں بھیجا گیا ہے؟ میں نے اپنے مقصد حیات کو پورا کیا یا نہیں اور میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا۔

تو اگر اس دنیا میں ایک دن کا بھی سفر کرتا ہے تو پہلے سامان سفر فراہم کر لیتا ہے مگر تجھے اس طول طویل سفر کا کچھ فکر نہیں جس سے واپس ہی نہیں آنا غافل کیا تو نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ میری زندگی کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ کھاؤں پیوں اور خوب مزے اڑا کر اس دنیا سے چلتا بنوں کیا اس موجودہ زندگی کے بعد کوئی دوسری زندگی نہیں جو اس زندگی کا تکملہ اور نتیجہ ہے اور کیا تو نے اپنے دل کو یوں تسلی دے لی ہے ؎

اب تو آرام سے گذرتی ہے　　عاقبت کی خبر خدا جانے

اور کیا تو اس زعم میں مبتلا ہے کہ تو ایک بیکار پتھر ہے جو عدم سے جانب ہستی پھینک دیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو تو نے عقل اور مذہب دونوں کو جواب دیدیا ہے اپنے نفس کا غلام بنکر خدا سے بغاوت اور سرکشی اختیار کر لی ہے اور اپنی تقدیر اپنے ہاتھ سے کھو دی ہے۔

نادان اس بھول میں مت پڑ کہ انسان کی زندگی یعنی بے نتیجہ اور لایعقل ہے اور اس زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں یاد رکھ یہ زندگی اگلی زندگی کا پیش خیمہ ہے اور اگر تو یہ نہیں جانتا، یقین کرتا اور سمجھتا تو تو ایک چلتا پھرتا پتھر

اور کتے سے بدتر ہے۔ غافل نہ ہو ؎

اے برادر چو عاقبت خاک است　　خاک شو پیش انکہ خاک شوی

برادر! اور یہ اعمال مسلمان! تیری عقل پر کیوں پتھر پڑ گئے اور تو کیوں بہرا اور اندھا ہو گیا کہ تجھے احتساب زندگی کا ڈر نہیں اور عاقبت کا فکر نہیں تو اپنے جسم کی آسائش اور صحت و تندرستی پر نہ زیادہ توجہ دیتا ہے مگر روح کی طرف سے بالکل غافل ہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور نجاستوں میں مبتلا ہے تو اس بوڑھی اور مکار دنیا کے دام تزویر میں پھنسکر اس بات کو قطعی بھول گیا ہے کہ ایک روز فنا ہے آخر خاک میں ملنا ہے اور اس سرائے فانی کو چھوڑنا ہے تجھے اپنی اگلی میں لگی ہوئی پھانس کا فکر ہے اور اس کے درد سے کراہتا ہے مگر تیری روح میں بداعمالی کی جو پھانس لگی ہوئی ہے جس کا نتیجہ جہنم ہے اس کا تجھے مطلق احساس نہیں اور پھر انسان اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ؎

شرم سے گر جا اگر احساس تیرے دل میں ہے

انسان نام ہے صرف خاکی جسم کا تو بداعمالی کی بھڑ میں دہنا رہ اور اگر انسان درحقیقت روح کا نام ہے تو اپنی روحانی اصلاح و درستی کی فکر کر جسم کی صحت سے روح کی صحت کو زیادہ مقدم سمجھ انھیں کی زندگی زیادہ خوشگوار اور سنجیدہ پاک ہوتی ہے جو اپنے انجام پر نظر رکھتے ہیں روح کو فکر الٰہی کی غذا دیتے ہیں اسے تقویٰ و پرہیزگاری کا لباس پہناتے ہیں نیکیوں سعادتوں اور مکارم اخلاق کے زیور سے اسے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں۔

اس زندگی کو کبھی اصلی زندگی نہیں شمار کرنا چاہیئے اور کوشش کرنا چاہیئے کہ جو کچھ بھی زمانہ ہمارا یہاں گزرے وہ اگلی زندگی کی درستی و اصلاح اور تیاری میں گزرے جو لوگ دنیا کی اس ناپائیدار اور دلربا عشرت کی بھول بھلیوں میں پھنس چلتے ہیں اور بداعمالی کے احتساب کا خیال دماغ سے نکل جاتا ہے وہ اپنی عاقبت کو بالکل بھول جاتے ہیں اور روحانی و جسمانی تکلیفوں مصیبتوں اور حسرتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔

## ایمان و عمل صالح کی شرط اولین خشیۃ اللہ ہے

آج مسلمانوں کے عقائد بھی ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں حج بیت اللہ بھی کرتے ہیں خدا کے گھروں میں روپیہ بھی صرف کرتے ہیں بلکہ جہاد بھی کرتے ہیں غرض ہمہ کچھ ہے ایسے مسلمان ضرور ہیں جو حتی الامکان اسلام کے تمام کی پابندی کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن صد ہزار حسرت و افسوس کہ باوجود ان تمام امور کے خشیۃ اللہ سے یکسر خالی ہیں ان کے دل خدا کے خوف اور روز جزا کے ڈر سے کبھی نہیں لرزتے ان کے دلوں میں ذات باری کے جلال و جبروت سے کبھی ہیبت طاری نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ ان کے اعمال اس خلوص اس عبدیت اور اس تاثیر سے یکسر خالی ہیں جو صلحائے کرام کے طغرائے امتیاز ہیں ان کے بلند پایہ اعمال کا سلسلہ ایسا ہے جیسے انجن اسٹیم نکلنے کے بعد بیکار کل پرزوں کا ثمر بے مقدار ہو جاتا ہے۔

قرآن کو اس سے زیادہ کارآمد مفید اور بڑی نصیحت اور کوئی نہیں کی جا سکتی کہ تمام نتائج و اعمال عبادات عادات اخلاق و معاملات غرض ہر ظاہری و باطنی خیال و عمل کی جان خشیۃ اللہ اور احتساب زندگی کا ڈر ہے اگر دل میں خدا کا خوف حقیقی ہو اور اگر دل میں اس قادر مطلق کی طاقت و قوت اور ہیبت و اقتدار سے باغی و طاغی نہ ہو گیا ہو تو انسان کوئی گناہ نہیں کر سکتا اعمال و عقائد میں کوئی بدعت پیدا نہیں ہو سکتی سستی و جمود کا نام نہیں آ سکتا اور معاملات میں خیانت و بے انصافی اور ظلم کا دخل نہیں ہو سکتا۔

مومن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ظاہری اعمال کی پابندی نشیۃ اللہ کے سوا کسی کام کی نہیں اس کے بغیر پاکیزگی حیات کا دور نہیں چل سکتا اصل کے بغیر فرع بے حقیقت ہے مغز کے بغیر قشر بیکار صرف اطاعت کافی نہیں جب تک کہ سینے میں ڈرنے والا دل اور روز جزا کا لرزنے والا خیال نہ ہو اگر یہ چیز ہو گی تو بیڑا پار فوز و فلاح اور مرادوں و کامرانی سے ہم آغوش ہو گے ورنہ اعمال طاہر اور نیکیاں ضبط ہو جائینگی سورہ زمر میں ارشاد باری ہے "جنت عدن تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ذالک لمن خشی ربہ" ان کے لئے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے کیونکہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے مگر یہ سب کچھ اس کے لئے جو اللہ سے ڈرے"

اپنی ظاہری عبادتوں پر پھولنے والو ذرا غور کرو آج اس سطح ارضی کے سینہ پر کتنے مسلمان ہیں جو خوف خدا اپنے سینوں میں رکھتے ہوں اور کتنی آنکھیں ہیں جو خشیت باری سے اشکبار ہوں آہ آج وہ خدا سے ڈرنے والے لوگ جزا سے لرزنے والے قدسی صفات بزرگ کہاں ہیں جن کی شان میں اللہ بزرگ و برتر نے سورہ زمر میں ارشاد فرمایا ہے تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم و قلوبہم الی ذکر اللہ جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر خدا کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں سورہ مومنون میں مومن کی صفت بیان کی ان الذین ہم من خشیۃ ربہم مشفقون و الذین ہم بآیات ربہم یؤمنون وہی ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔

## خدا کی مسجدیں کون آباد کرتے ہیں

سورہ توبہ میں فرمایا انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الاخر و اقام الصلوٰۃ و اٰتی الزکوٰۃ و لم یخش الا اللہ فعسیٰ اولئک ان یکونوا من المہتدین خدا کی مسجدیں تو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا پر اور روز جزا پر ایمان لاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے یہی لوگ امید وار ہیں کہ ہدایت پانے والوں میں داخل ہوں۔

آہ آج وہ مبارک زمانہ کہاں ہے کہ جب رسول خدا مسجد نبوی میں خدا تعالیٰ کی ہیبت و سطوت عظمت و کبریائی اور جنت کے مناظر و دوزخ کی ہولناکیوں سے ڈراتے تھے تو دلوں پر خوف الٰہی کا رعشہ طاری ہو جاتا تھا خشیۃ اللہ کے جوش سے ساری مسجد ایک ہنگامہ نارا آہ و فغان بنجاتی تھی ہر قلب تڑپ اٹھتا اور ہر آنکھ اشکبار ہو جاتی تھی ہر مومن خدا کے خوف سے پس جاتا تھا اور بدن و دل نرم ہو کر خدا کی طرف بہہ جاتا تھا آہ ہے ؎

بڑی محفل ہی گئی جانے والے ہی گئی ہے　　شب کی آہیں ہی گئیں صبح کے نالے ہی گئے

دل تجھے دے ہی گئے اپنا صلا لے ہی گئے　　آ کے بیٹھے ہی نہ تھے اور نکالے ہی گئے

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لیکر
اب انھیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لیکر

## روزِ قیامت کی تمام ہیبتوں کا مدعائے حقیقی

قرآن وحدیث میں جو روزِ قیامت کی ہولناکیوں کا نہایت شد و مد کے ساتھ ذکر آیا ہے اس کا مدعائے حقیقی یہی ہے کہ دلوں میں خدا کا خوف پیدا ہو قادر ذوالجلال کی ہیبت طاری ہو چنانچہ جس مسلمان کو یقینی طور پر روزِ قیامت، پراعتقاد ہے اور جنت و دوزخ جزا و سزا اور عذاب قبر کا بغیر منزل اور پختہ یقین رکھتا ہے ضرور ہے کہ اس کے دل میں کبھی نہ کبھی احتساب و زندگی کے خیال سے لرزہ پیدا ہو اور وہ اس خوف سے ہی اعمال صالح پر آمادہ ہو جائے نیز قرآن کریم میں جس قدر بھی گذشتہ امتوں کے قصے آئے ہیں ان کا مقصد امت محمدی کے ذہن نشین کرانا ہے کہ گذشتہ قوموں کے دل جب خوف خدا سے یکسر خالی ہو گئے عذاب الٰہی سے نڈر ہو گئے اور تذکر و قبول عبرت کی صلاحیت کھو بیٹھے تو قدرت قاہرہ نے عبرت انگیز کایہ نقشہ دیکھکر انھیں تباہ و برباد کر دیا جب کسی قوم کا دل اعمال کی برائیوں سے سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے تو اس کا یہی حشر ہوتا ہے جو برقسمتی سے آج مسلمانوں کا ہے۔

مسلمانو اگر بصیرت کی آنکھیں کھلی ہوں تو دیکھو کہ تمام مخلوقات ارضی و سماوی میں سوائے انسان کے کوئی چیز کوئی مخلوق اور کوئی صنف ایسی نہیں جو خدا کے احکام کی خلاف ورزی کرے حالانکہ نہایت ضبط و انتظام کے ساتھ اپنے فرائض بجا لاتے ہیں زمین اور دوسرے سیارے برابر اپنے اپنے مداروں اور محوروں پر گردش کر رہے ہیں حیوانات بلا چون وچرا اپنے مقصد حیات کو پورا کر رہے ہیں آگ، ہوا پانی اور مٹی وغیرہ تمام مخلوقات نہایت اطاعت و انقیاد کے ساتھ اپنے اپنے وظائف حیات میں مصروف ہے لیکن انسان بیکار انسان ظلوم و جہول انسان عاقل و فرزانہ ہونے کا مدعی انسان اور اشرف المخلوقات کہلانے والا انسان روزمرہ خدا کے قوانین کو توڑ تا اور نوامیس فطرت کی بیحرمتی کرتا ہے سزا ہی پاتا ہے لعنت و ملامت کی بوچھاڑ ہی سہتا ہے عذاب کا مزہ یہی چکھتا ہے مصائب و آلام میں یہی مبتلا کیا جاتا ہے اپنے ہاتھوں سے سامان عدم کو یہی سر و خاک کرتا ہے اور خدا سے بغاوت و سرکشی کے انجام وبال یہی سہتا ہے لیکن اف رے تیری ڈھٹائی اور بیحیائی کہ پھر بھی اپنی سرکشی و نافرمانی سے باز نہیں آتا۔

اس سخت دل خونخوار اور باغی انسان کو قرآن جیسی فطرت کو جگانے والی اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے والی کتاب دنیا کی جس میں قصص و اقوال عبر و نصائح، واقعات و بیانات زجر و توبیخ اور وعدہ وعید کے ذریعہ سے قوانین الٰہیہ کا ربند رہنے کی تاکید اور حیات دنیاوی کو پاکیزہ بنانے کی ہدایت دی گئی ہے جس کے لفظ لفظ سے دل میں خوف خدا پیدا ہوتا ہے لیکن یہ بھی اس کو بھی نہیں سنتا اور اگر سنتا ہے تو ایسا ظالم و سنگدل ہے کہ متاثر نہیں ہوتا عبرت نہیں پکڑتا نصیحت حاصل نہیں کرتا یقیناً وہ اپنے اباؤ استکبار میں ابلیس سے بھی دو چار قدم آگے ہی ہے

قرآن حکیم ایسی چیز ہے کہ اگر اس کے مخاطب پتھر ہوتے تو پانی ہو کر بہہ جاتے مگر نہیں ڈرتا تو انسان یہ برابر نافرمانیوں کی زمین میں دھنسا جا رہا ہے اور اس کی آنکھ نہیں کھلتی

سنو لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون

اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ خدا کے ڈر سے دبا اور پھٹا جاتا ہے یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ سوچ سمجھ سے کام لیں" انسان کی سنگدلی کا ذکر فرمایا۔

وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھار وان منھا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منھا لما یھبط من خشیۃ اللہ پتھروں میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ چشمے پھوٹ نکلتے ہیں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی بہنے لگتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی بہنے لگتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔

مگر واہ رے ظالم اور سنگدل انسان کہ تیرا دل خدا کے خوف سے نہیں پگھلتا پتھروں سے آنسو نہیں نکلتے اور پتھروں سے زیادہ سخت ہے۔

اے زندہ پتھرو! اے چلتے پھرتے پہاڑو! اگر تم ذرا بھی قرآنی فصاحت سے متاثر ہوئے ایمان میں یقینی کیفیت پیدا ہوتی اور تمہارے دلوں میں خوف خدا کا ایک ذرہ بھی ہوتا تو تم خدا کی جلال و جبروت ہیبت و عظمت اور اس کی سخت گرفت و احتساب سے متاثر ہوئے اور آنسو بہتے چلے جاتے آہ یہ کیسی ہلاکت کیسی خانہ بربادی کیسی دردناک بےحسی اور کیسی روزش خوف و ہراس سے بیزار کن حالت ہے کہ تم قوانین الٰہیہ کو توڑتے ہو نواہیں فطرت کی بیحرمتی کرتے ہو قرآن حکیم سے عبرت و نصیحت نہیں پکڑتے خدا کی زمین پر اکڑ کر چلتے ہو خوف خدا سے تمہارے دل خالی ہیں اعمال صالحہ پر تمہیں کوئی نصیحت آمادہ نہیں کر سکتی جس کی وجہ سے نہ تم دنیا میں کامیاب ہو اور نہ آخرت میں سرخرو ہو بلکہ ذلت و رسوائی اور نفرت و حقارت کی ٹھوکریں ہیں اور وہاں عذاب الیم کی بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلے اگر تم غافل اور دور اندیش ہو تو اس نصیحت کو پلے باندھ لو ؎

کیا کیا جہاں میں ہو چکے خان ذی کرم — کس کس طرح سے رکھتے تھے ساتھ اپنے دو جہم
آخر گئے جہاں سے تہی سوئے عدم — دارا کہاں کہاں ہے سکندر کہاں ہے جم
کوئی نہ یاں رہا ہے نہ کوئی یہاں رہے — کچھ اے ظفر ہے تو نکوئی یہاں رہے

مسلمانو البلیغۃ البرات کی عبرت پذیری توبہ و استغفار اور نیکی کمانے کا ایک بہترین موقع ہے اس کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

## شب برات کی دعا

کا فرو مسلمان، مومن و منافق، نیک و بد، سچے یہودی نہ عیسائی فاسق و فاجر عابد و زاہد کالے گورے، عالم و غیر عالم محکوم مظالم، مظلوم اور فرمانبردار نافرمان کے لئے عصیان شعار اور برکردار کو اپنی غفور رحمت میں لینے والے غفور الرحیم ٹوٹے ہوئے دلوں کے سہارے، دکھے اور درد کی بپتا کو سننے والے مجیب الدعوات میل تیری بارگاہ کبریائی میں آنے کے قابل تو نہ تھا مگر مجھے تیری رحیمی اور کریمی کھینچ لائی ہے اے آقائے مولا تیرا آستانہ قدس بیکسوں، بینواؤں اور بیماروں کا آخری جائے پناہ ہے آج تیرا وہ بھکاری اور تیرے غلام جھکے ماتھے پر اطاعت و فرمانبرداری کا کوئی نشان نہیں جس کے سر میں سودائے عشق نہیں اور قلب میں احساس نہیں تیرے در پر صرف ندامت کے پسینہ میں ڈوبی ہوئی پیشانی چشم خونبار اور پرسوز قلب لیکر اس امید پر حاضر ہوا ہے کہ تو [illegible] کشی" میرے ٹوٹے ہوئے دل کو مرہم شفقت سے جوڑ دے مجھے رحم و کرم کی چادر میں لپیٹ لے میری درد بھری آواز کو سن۔ میرے مضطرب اور بے چین قلب کو تسکین دے مجھے اطمینان قلب کی لازوال دولت سے مالا مال کر دے اور مجھے صرف اپنا بنا لے

بارالٰہا یہ سچ ہے کہ میں روسیاہ ہوں بدکار ہوں باغی ہوں سرکش و نافرمان معصیت میں ڈوبا ہوا ہوں آہ میں نے کبھی اپنے فرض کو نہیں پہچانا اور میں تیرے قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہا مگر تو لاکھ میری اپنی سیاہ کاریوں پر نادم و پشیمان ہوں خوار ہوں بےآبرو ہوں ڈوبا ہوا ذلت میں ہوں مگر پھر بھی کچھ ہی ہوں تیرا ہوں تیرے حبیب کی امت

میں ہوں اور تیری بارگاہ کرم کا امیدوار ہوں۔ مگر نا کارہ مرہ امیدوں کو لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کا یقین بخش بیعاد دینے والے بندہ نواز آقا تو ہی بتلا اس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر تیرے سوا کون ہے جسکو میں اپنی بپتا سناؤں اور زخمی دل و جان بلب روح کا مداوا چاہوں۔ آدم کو نیابت کا تاج بخشنے والے مولا آتش نمرود کو گلزار بنانے والے قادر مطلق نوح کی کشتی کو طوفان ہلاکت سے محفوظ رکھنے والے عاجز نواز یوسف کو مصر و استقلال کی لازوال دولت عطا کرنے والے بندہ نواز زکریا کو آرہ سے چرواکر استحقاق عشق میں ثابت قدم رکھنے والے پاک بے نیاز یونس کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ سلامت رکھنے والے قادر و توانا یوسف کو چاہ کنعان میں سلامت رکھکر مصر کا بادشاہ بنانے والے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و ستم سے بچانے والے اور اس کی غلامی سے آزاد کرانے والے کارساز فرعون کو نیل کی آغوش فنا میں سلانے والے جناب عیسیٰ کو صلیب کی لعنت سے بچانے والے رؤف الرحیم آقائے نامدار سرور کائنات سید الکونین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سراج الہدیٰ باعث ایجاد عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کرنے والے رحمۃ للعالمین غفاران کی چیونٹیوں پر جلوہ دکھانے والے نور اپنے بندوں پر انعام محبت اور تسلسل ولایت کرنے والے ہادی امم سمندروں کی روانی پہاڑوں کی بلندی ہواؤں کی تاثیر بجلی کی کڑک اور کائنات ارضی و سماوی کے ذرہ ذرہ پر حکمرانی کرنے والے بندہ نواز رسالتمآب نے اپنے پیارے حبیب کی امت کو خیر الامم کے نسب سے سرفراز کیا تھا اور اس کو دنیا میں اس لئے برپا کیا تھا کہ وہ دنیا میں تیری بادشاہی کا دور دورہ کرنے حدیث الٰہی دعوت الٰہی کے نشے سر ایک انسان کو سرشار کرنے عمل بنکر ہر زمانے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جیسے اپنی باکیزگی حیات کے نور سے دنیا کو منور بنادے۔ پھر نور بنکر ظلمت کو نشا کرے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی داعی برحق اور پیشوائے اعظم بنکر بیلے کا ہونگ تمرود کرشنی جنت، عصیان غدر و بغاوت ظلم و ستم اور فتنہ و فساد کا قلع قمع کرنے اور دنیا میں خود آزاد رہکر غریبوں بیکسوں کمزوروں مظلوموں اور غلاموں کو آزاد کرانے اور ان کی امداد و دستگیری کو اپنا مقصد حیات قرار دے۔

کہاں ہو اے مسلمان فوجی اپنی نورانیت اور لعانی کو چکے ان کے عقائد بگاڑ کے زہ شرک و بدعت میں مبتلا ہو گئے تیرے قوانین کی اطاعت سے بغاوت و سرکشی عقیدہ کو بی اعمال سے بیجان بنکر وہ گئے عبادات ظاہری کی روح جاتی رہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیا اسلامی ذہنیت اور روح کو کھو چکے تیرے حبیب کی شریعت کو بالائے طاق رکھدیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنا آبائی عزم و استقلال ایثار و فداکاری حلوص و صداقت امانت و دیانت اور تقویٰ پرہیزگاری کو کھو بیٹھے اور وہ نہ صرف انگریزوں کے بلکہ سبھوں کے بھی غلام بن گئے ذلت جہالت و بیچارگی افلاس و بے چارگی بزدلی وقت اور اہانت کو نصیب ہوئی ان کا یہ حال ہو گیا ہے کہ دینی جوش قومی علو نفس اور ہمت مردانہ سے دنیا کی کوئی طاقت ان کی نیت سے ان کی غیرت شجاعت و حمیت جاتی رہی جس سے پہلے ان کے دل سے نکل گیا اور ہماری سبیل تم نہیں اٹھتے رب کعبہ سب بڑا تعجب یہ کہ تیرے بیکس لاچار مظلوم بندوں کے لئے دنیا کے کسی خطہ میں آواز نہیں بلند ہوتی ہے اور نہ مقدس میں تیرے مسلمانوں کو گرجوں کی شان و شوکت میں تبدیل کیا گیا ہے اور نہ صفا کی مقدس وادیاں صلیب پرستوں کی بولناکیوں سے محفوظ رہ سکیں گی ہیں مہندم ہو میں فرانس اور سپین کے کلیساؤں اور خوبصورت عبادت گاہوں نے تمام انسانی اخلاقی قوانین کو پس پشت ڈال کر شام و رلیف میں تیرے نام لیواؤں پر ایسے ایسے ہولناک مظالم کئے کہ ان کے سننے سے کلیجہ شق ہوتا ہے اور انسانیت نوحہ خواں ہوتی ہے۔ خدایا خدایا! ان مریت پرست اور تہذیب و تمدن کی دم بھرنے والے ظالموں نے اسلام کی حرمت عظمت خاک میں ملانے کی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اسلامی سلطنتوں میں بغاوتیں کرائیں ان کے اندر تفرقہ و انتشار کے کیڑے ڈالے اور تہذیب کے نام سے وہ ظلم کئے جسکے قبیل سے انسانی روح کانپ اٹھتی ہے۔

عاجز نواز قدیں چاہیئے تو یہ تھا کہ تمام مسلمان ایک جسم اور ایک جان ہو جاتے ایک دوسرے کے ہمدرد اور شفیق ہوتے متظلم اور متحد ہوتے مگر سیاسی پیشواؤں اور مذہبی رہنماؤں کی ذاتی کشمکش اور خود پرستی سے مسلمان برباد ہو رہے ہیں ان کا شیرازہ قومی منتشر ہے ان میں کوئی عملی قوت سوائے آپسی پست و کردار کے نہیں ان کا کوئی پیشوا الحب فی اللہ البغض فی اللہ پر عامل نہیں ان میں اعدائے اسلام کے حملوں کی مدافعت کا کوئی عملی نہیں نہ حکومت کی شاطرانہ چالوں اور برادران وطن کی سازشوں سے بچنا چاہتے ہیں ہماری بربادی کے لئے غیروں کی دشمنیاں اور سازشیں ہی کم نہیں کہ ان میں شیعوں سنیوں حنفیوں وہابیوں پیروں مریدوں خود پرستوں اور بغدوں کے تفرقے اور جھگڑے ان کو تباہ اور برباد کر رہے ہیں تو ہی بتا اب ہم کہاں جائیں کس سے کہیں کیا اب بھی تیری رحمت جوش میں نہ آئیگی کیا اب بھی تیری نصرت فرمائیاں کام نہ آئینگی اور کیا اب بھی تیرا غیبی ہاتھ توحید کے پرستاروں کی طرف نہ بڑھیگا

تیری یہ بے نیازیاں خاک ہی کر کے چھوڑیں گی ۔۔۔ مجھ سے نگاہ پھیر کر کس سے لاؤ گے تو
یوں ہی جو ہم مٹاؤ گے اور تو بے خبر رہا ۔۔۔ تجھکو خدا کہے گا کون! کس کا خدا ہو گا تو

ادعونی استجب لکم کی بشارت دینے والے بے نیاز آقا مسلمانوں کو اپنا بنالے اور اپنے حبیب کی شریعت پر چلنے کی توفیق دے بچا اور بچا مسلمان بنادے باکیزگی حیات کا نور عطا فرما ایمان اور عمل صالح کی لازوال دولت بخش تقویٰ و پرہیزگاری اور امانت و دیانت کا لباس مرحمت کر ہماری آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹا کہ بدولت انقلاب کو دیکھ لیں ہماری بصیرت کی آنکھیں کھول کہ ہم محکومانہ غلامانہ ذلت کا احساس کر لیں ہمیں وہ قوت دینی جوش اور غیرت حمیت عطا فرما کہ ہم تیرے نام کی سربلندی کے لئے اپنے خون کو پانی کی طرح بہا دیں ہمیں وہ عزم و استقلال بخش کہ اس کفر نواز زمین پر وحدانیت کا علم بلند کر دیں اور ہمیں قوت بدامنیت اور غلامی کی زنجیروں کو توڑنے والی پر امن اور آہنی طاقت عطا فرما ۔

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین امین

(۱)

# روزہ کی فلاسفی

## امت مسلمہ کے لئے روحانی عروج اور ذہنی ارتقا کی ایک سبیل

(از جناب مولانا محمد سید نذیر الحق صاحب قادری)

مسلمانو! یہ موتی رمضان کے لٹانے کو
عرب کا اور عجم کا خسرو عالی مقام آیا

انسان کی نکوین میں قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ نے دو متناقض قوتیں شامل کئے ہیں عقل اور نفس عقل کا کام ہر بری بھلی چیز کی بھلائی اور برائی دریافت کرنا ہے جو خواہ خمسہ سے معلوم نہیں ہو سکتی، اس کا محل قلب ہے نفس کا کام خواہش اور ان چیزوں کی لذت حاصل کرنا ہے جس سے انسان کی زندگی قائم رہتی ہے جیسے کھانا پینا اور اپنے ہمجنس کی خواہش کرنا اس کا محل جگر ہے۔ ایک تیسری چیز جو اصل ہے اس کو قلب کہا جاتا ہے اس کا کام محبت کرنا، شفی کرنا اور ارادہ کرنا ہے ان تینوں کے اپنے اپنے کام بدون ایک دوسرے کی معاونت کے پورے نہیں ہوتے جس کی عقل نفس پر غالب ہوتی اس کے سب کام درست اور فطری ہوتے ہیں جس کا نفس غالب ہوا اس کے سب کام بگڑ جاتے ہیں اور اگر جس کا قلب ان دونوں پر غالب ہوا تو وہ اگر خیر کی طرف جھکا تو سبحان اللہ کیا کہنا دین و دنیا دونوں کی کامیابیاں خوبیوں اور فضائل المرامیوں سے شاد کام ہوا اور اگر کہیں شر کی طرف جھک پڑا تو دین بھی تباہ ہوا اور دنیا بھی برباد اور وہ خوبی و کمال و فطری سعادت سے ہاتھ دھو بیٹھا غرض قلب کی برائی اور بھلائی نفس و عقل کے سبب ہوتی ہے اس لئے قلب کی حفاظت اور صفائی سعادت مند انسان کا سب سے پہلا اہم اور مقدم فرض ہے۔

## نفس انسانی تخمیر میں کیوں شامل کیا گیا ہے

اگر انسانی عقل نفس دونوں کو آزاد چھوڑ دے تو یہ آزادی اسکی تباہی کا باعث ہوگی اور اگر دونوں کو مقید کر دیا جائے تو بھی اس کی بربادی یقینی ہے ہاں اگر عقل کو آزاد چھوڑ دیا جائے اور نفس پر مذہب کی پابندیاں عائد کر دی جائیں تو اسے کمال انسانیت کا ظہور ہوتا ہے روحانی عروج اور ذہنی ارتقا کا موقعہ ملتا ہے۔

اگر عقل و نفس دونوں کو آزاد کر دیا جائے تو دونوں کی تعادی اور باہمی کشاکش انسانی زندگی کو حیوانی و شہوانی کشمکش کی رزمگاہ بنا دیگی نفس چونکہ اپنی تاثیر اور قوت میں عقل سے قوی ہے اس لئے وہ عقل پر غالب آکر انسانیت کے شرف و امتیاز کو خاک میں ملا دے گا اور انسان سراسر حیوانوں کی طرح نفس کا محکوم بن جائے گا اور فانی لذت و سرور میں منہمک ہو کر اپنی عاقبت کو برباد کر لیگا۔

اسلام نفس کو ایک حصار کے اندر مقید کرتا ہے اور عقل کو آزاد کہکر اس کے نشو و نما کی حمایت کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ نفس انسانی تخمیر میں اس لئے رکھا ہے کہ انسان کے لئے وجہ نشاط ہو اور عقل اسلئے ودیعت کی گئی ہے کہ اسے نفس کے اندر ہے کنوئیں اندھیری نشاط کی خوفناک حرکات سے بچائے گویا عقل نفس کا محافظ ہے جس کی حفاظت اور نگرانی کی حیثیت ایک خیر مسلح رہنما ہادی کی ہے۔ جب نفس سرکشی اور عقل سے بغاوت پر آمادہ ہو جاتا ہے تو عقل اس کے راستہ سے الگ ہٹ جاتی ہے اب نفس سرکشی کر فانہ میں من نے کے لئے کوئی زنجیر ہے تو مذہبی اقتدار کی درنہ بڑی سے بڑی جابر اور قاہر سلطنتیں بھی اس کو قابو میں نہیں کر سکتیں یہی وجہ ہے کہ تمدن حاضرہ نے جہاں عقل اور نفس دونوں کو آزاد چھوڑ دیا ہے اس لئے جہاں جہاں اس ہلاکت آفرین تمدن کی "رسیت" پہنچ گئی ہے اعضائے انسانی مسموم ہو رہے ہیں اور مذہب و اخلاق کا قتل عام ہو رہا ہے حیوانیت و شہوانیت کا ایک طوفان مارتا ہوا سمندر چلا آرہا ہے جس کی موجیں قصر اخلاق کی بنیادیں ہلائے دے رہی ہیں اور جس میں اس عالم کا دیوتا ڈبکیاں کھا رہا ہے عالم افزندحات جہل و اوہام کی تاریکی اور ظلمت انگیز روشنی میں گم ہو رہے ہیں اور سیئات سے انسانیت کا منہ کالا ہو رہا ہے۔

## جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا وہ نجات پا گیا

مذکورہ بالا تمام مفہوم کو قرآن کریم نے نہایت فصاحت و بلاغت اور اعجاز کے ساتھ دو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا قد افلح من زکاھا وقد خاب من دسّاھا وہ شخص نجات پا گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا اور وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے اپنے نفس کو خاک میں ملا دیا۔

اس سے اور پہلے تبارک و تعالیٰ نے آسمان کی اور اس کی علت غائی کی زمین کی اور اس کی بناوٹ کی اور نفس کی اور اس کے کمال کی قسم کھا کر یہ بات بیان کی ہے کہ نفس کو ان سب چیزوں کے ساتھ برابر کر دیا ہے یعنی وہ کمالات جو متفرق طور پر ان چیزوں میں پائے جاتے ہیں کامل انسان کا نفس ان سب کو فطری طور پر اپنے اندر جمع رکھتا ہے جبکہ یہ تمام چیزیں علیحدہ علیحدہ نوع انسان کی خدمت کر رہی ہیں ایسے ہی کامل انسان ان تمام خدمات کو اکیلا بجا لا سکتا ہے یعنی جیسے چاند سورج اور زمین وغیرہ مخلوق اسکے خادم ہیں اسی طرح کامل انسان بھی خلق اللہ کا خادم ہے پس جس شخص نے اپنے کو مذکورہ کمالات سے حاصل کیا گندی غیر فطری اور گناہگارانہ زندگی بسر کی اور نفس کا غلام بن گیا وہ ہلاک ہوا اور اپنے نفس کو خاک میں ملا لیا اور جس نے خدا کی معرفت اور عملی شریعت سامنے رکھکر کمالات کو حاصل کیا پاکیزہ فطری اور صالح زندگی اختیار کی اور نفس سرکش کو احکام خداوندی کی تعمیل میں بیجان کر دیا وہ حیات جاودانی اور نجات پا گیا۔

مذکورہ بالا تفصیل سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ انسان کا اعلیٰ کمال نفس کو فرمان کو روا کر کے احکام الٰہی کی تعمیل بجا لیں میں اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کرنا اور ایمان و عرفان اور خدا تعالیٰ کے وصال کی راہیں ڈھونڈھنا ہے اور یہی معنے ہیں اسلام کے چنانچہ ارشاد ہے

بلی من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف

علیہم ولا ھم یحزنون ۵ مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے یعنی اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا کا ہو جائے اور خالصاً للہ حقیقی نیکیاں بجا لائے۔ یہی ہے جو خدا اللہ شخص اجر ہے ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کسی طرح کا غم رکھتے ہیں۔

## ریاضت اور نفس کشی کی وجہ اور اس کا فائدہ

جس طرح نوزائش کا فائدہ یہ ہے کہ اعضائے جسمانی میں طاقت آئے اور تعلیم کا مرعایہ ہے کہ دماغی قوتوں کی نشوونما ہو اسی طرح مذہب کا اصلی مقصد یہ ہے کہ وہ ہم کو علائق دنیوی سے کھینچ کے قوائے باطنی کو بیدار کرے اور ان حیوانی و شیطانی قوتوں کو جن کا مصدر نفس ہے اور جو انسان کو ہلاکت و تباہی اور ضلالت و گمراہی کی طرف مجبلتی میں بمقابلہ اطاعت خداوندی کے اور مرکز سے جو مذہب علمی اور عملی حیثیت سے اس طرح تقرب و عرفان الٰہی کی طرف راہبر نہیں ہوتا اور اس کے اعمال و عبادات اور عقائد اس دعائے عالی کی پورا نہیں کرتے وہ مذہب یقیناً نوع انسان کی تکمیل ہدایت نہیں کر سکتا کبھی انسان کو خدا تک نہیں پہنچا سکتا ایسے مذہب کا ننانوے فیصدی نفس کو دبا دینا اور اپنے تئیں کو ضلالت و گمراہی میں ڈالنا ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے اور ایک روشن حقیقت کا انکشاف کی انہار ہے جس کو کوئی سلیم البصیرت اور عاقل انسان نہیں جھٹلا سکتا کہ اس دعائے عالی کو بدرجہ اتم صرف مذہب اسلام ہی پورا کرتا ہے باقی تمام مذاہب افراط تفریط میں پڑے ہوئے ہیں انہوں نے تکمیل ہدایت کے مذکورہ بالا اصولی قوانین و ضوابط کو سمجھا ہی نہیں۔

پس اس بات پر عقل و نقل اور تجربہ شاہد ہے کہ ریاضت اور نفس کشی سے روح قوی ہوتی ہے عرفان و تقرب الٰہی کی راہیں کھلتی ہیں اور حیوانی و شہوانی طاقتیں کمزور ہوتی ہیں برخلاف اس کے انہماک و انہماک خیالات مادی اور علائق دنیوی میں انہماک سے روح کمزور ہوتی ہے حیوانی و شہوانی قوتیں پرورش پاتی ہیں اور معرفت و عبادت الٰہی کی راہیں مسدود ہوتی ہیں چنانچہ شیخ بوعلی سینا اشارات میں فرماتے ہیں۔

"اور خدا کی معرفت رکھنے والے بندے جب قت ان سے جسمانی تعلق کا بار ہلکا کر دیا جاتا ہے اور دنیوی مشاغل سے وہ علیحدہ ہو جاتے ہیں تو ان کی توجہ خاص طور پر عالم قدس اور عالم سعادت کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اور وہ اعلیٰ درجہ کے کمال کے ساتھ موصوف اور بڑی لذت اٹھانے والے ہوتے ہیں"

یہاں سے متحقق ہوا کہ جس قدر جسم کی کثافت کو بذریعہ مجاہدات و ریاضات کے زائل کیا جائیگا اسی قدر روح کی لطافت میں ترقی ہوگی اور اطاعت کے طریقے سے کشف حقائق اور علوم الٰہیہ میں وسعت پیدا ہوگی کیونکہ جو چیز انسان میں علوم و ادراکات کی حاصل کرنے والی ہے وہ ایک لطیف چیز روح ہے

## اسلام کے فکر و عمل کی مذاہب عالم پر فوقیت و برتری

عالم سعادت اور عالم قدس تک پہنچانے اور خدا سے ملانے کے اس مرحلہ پر پہنچکر اسلام کی فوقیت و برتری کے یہیں جو ہر کھلتے ہیں یعنی دیگر مذاہب انسانی اور خدا طلبی کے اس مقام پر پہنچکر ترقی معکوس شروع کر دیتے ہیں اور انسان کو افراط و تفریط کی بھنور میں ڈال دیتے ہیں مگر اسلام اپنی فطرت شناسی تعلیم نظر غیر مخدوش دماغ اور بلندی فکر و عمل لئے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور مادی خواہشات اور علائق دنیوی کو قائم و برقرار رکھتے ہوئے خدا سے جا ملاتا ہے یعنی اسلام کہتا ہے کہ ریاضت اور نفس کشی کا مقصود یہ نہیں کہ شہوت، غضب اور خود پرستی وغیرہ جذبات طبعی کا بالکل استیصال ہو جائے بلکہ مقصد یہ ہے کہ تمام قوی مصالح زندگی کے لحاظ سے بجا لائے گئے ہیں، قوت غضب کا فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دشمنوں کے حملہ سے بچا سکے اور دفع مضرت پر قادر ہو قوت شہوت کا منشا یہ ہے کہ نسل انسانی میں افزائش ہو۔ علی ہذا القیاس تمام قوی کے الگ الگ فوائد ہیں مقصد یہ ہے کہ تمام قوی باقی رہیں لیکن ان میں اعتدال آجائے ریاضت اور نفس کشی کا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہیں۔

دیگر مذاہب نے مجاہدہ اور تزکیہ نفس کا مطلب یہ سمجھا ہے کہ انسان پہلے تمام دنیاوی تعلقات سے کنارہ کش ہو یعنی اہل و عیال دوست احباب اور جاہ و دولت کی چیز سے دلبستگی باقی نہ رہے اس کے بعد ایک گوشہ میں بیٹھکر خدا کی یاد میں مشغول ہو جائے اسی بنا پر ہندوؤں میں جوگ اور عیسائیوں میں رہبانیت کی بنیاد پڑی اور ہندو جوگیوں اور عیسائی راہبوں نے گھر بار اہل و عیال سے علیحدگی اختیار کی اچھا کھانا اچھا پہننا چھوڑا مہینوں برسوں تک روزے رکھے اور جلے بھنے ہاتھ پاؤں تواسے سکھا دیا ایک پاؤں پکڑے ہوئے تو اسے بالکل سن کر لیا ایک آسن پر بیٹھے تو برسوں تک نہیں ہلا یہاں تک کہ جسم و دماغ کی مشق کی نوبت تک پہنچا دی ظاہر ہے کہ ایسی ریاضت اور نفس کشی سے خدا تو کیا ملتا کیونکہ اس کے دیئے ہوئے قویٰ کے خلاف بغاوت اور اعضائے بیکار کی کفران نعمت تھا ان کی دنیا ہی گئی اور "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم" نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے" کا صحیح مصداق بنے۔

## اسلام نے تزکیہ نفس کا کیا طریقہ بتلایا

قرآن حکیم نے علمی اور اعتقادی حیثیت سے ایمان کی تعریف ہی ایسی کی ہے کہ اگر قرآن شریف کے مطابق کسی مسلمان میں حقیقت ایمان متحقق ہو چکے تو وہ کلی طور پر خدا کا ہو جاتا ہے، نفس کی نجاست اور بے راہ روی کا شائبہ تک نہیں رہتا اور اسلامی احکام کی بجا آوری سے نفس کسی طرح حیل و حجت اور سرتابی نہیں کر سکتا چنانچہ ارشاد باری ہے ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ اللہ پاک نے مومنوں سے ان کی جان و مال کو بعوض جنت کے خرید لیا ہے"

دیکھئے کس جامعیت، خوبصورتی اور سختی کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمان کے کل وجود پر قبضہ کیا ہے حقیقت ایمان متحقق ہونے کے بعد نفس انسانی کو یہ موقع ہی نہیں ملتا کہ وہ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرے اور بے راہ روی اختیار کرے اگر مسلمان اسی ذہنیت میں رنگا جائے اور وہ یہ سمجھ لے کہ میری جان اور مال اللہ کا ہے تو انا نازہ نکلیے کہ اس کی روحانی پرواز کیا کہنا ہے اور وہ اسلام کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنا کر کس طرح خاک سے اٹھکر افلاک پر پہونچتا ہے

یہ رہی نہیں کہ اسلام نے پہلے ہی منزل میں علمی و اعتقادی رنگ میں تزکیہ نفس کر دیا ہے بلکہ اسلام نے اپنے معتقدین پر جس قدر عبادتیں بھی فرض کی ہیں

ان میں سے ہر ایک طبیعت انسانی کی کسی خاص صفت کے تصفیے کے لئے مقرر کی گئی ہے بالواسطہ اس کا اثر بہیئت مجموعی انسان کے اخلاق طرز معاشرت اور روحانی قوی کی بیداری پر پڑتا ہے اور ہر ایک سے ریاضت و نفس کشی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

مگر چونکہ اسلام کو خواہشات حیوانیہ کے مغلوب کرنے اور طبیعت کو صبر و تحمل کا خوگر بنانے کا خاص اہتمام کرنا تھا اور سالانوں میں ضبط نفس کی وہ قوت پیدا کرنی تھی جس کے بل پر تے پر انہوں نے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کا تختہ الٹا اس لئے یہ غرض حاصل کرنے کے لئے اسلام نے اپنے متبعین کو حکم دیا کہ وہ سال میں ایک مہینہ کے روزے رکھا کریں۔

## روزہ کی حقیقت

غرض انسانیت کا شرف و اعزاز اور انسان کا کمال اور مقدم فرض یہ ہے کہ وہ رفتہ رفتہ معاصی و گناہوں سے پاک و صاف ہو، ناپسندیدہ راہوں سے بچے، نفس کی شرارت و سرکشی کو حد اعتدال پر لائے اور عقل و نفس دونوں کو قلب سلیم کے تابع کر دے اور اس بات کے حصول کے لئے تین چیزوں کی ضرورت ہے اول یہ کہ نفس کو تمام شہوتوں اور لذتوں سے ایک وقت معین تک روک رکھے کیونکہ جیسے شریر گھوڑا دانہ گھاس نہ ملنے سے سدھر جاتا ہے ایسے ہی نفس کو شہوتوں اور لذتوں سے روکے رکھنے سے تابع اور رام کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ نفس کو نہ صرف ایک وقت معین کے لئے شہوتوں اور لذتوں سے باز رکھا جائے بلکہ اس پر عبادت و ریاضت کا بوجھ لاد دیا جائے اس کے منہ میں تقویٰ کا لگام دیدیا جائے جس جانور کو دانہ گھاس کم ملے اور بوجھ زیب لادا جائے تو وہ نرم ہو جاتا ہے اور جلدی قابو میں آجاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ کسر شہوات کی مشق کو اعتدال سے تجاوز نہ کرے تاکہ مقصود تادیب نفس اور تحصیل و تکمیل احکام الٰہی بطریق احسن حاصل ہو یہ وقت معین نہ تو اتنی جلدی جلدی اور مسلسل آئے کہ دنیاوی زندگی میں مخل ہو اور نہ اتنی دیر میں آئے کہ سابقہ محنت و شستگی کا اثر جاتا رہے اور مقصود حاصل نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ ایسا وقت سال میں ایک ہی ماہ ہو سکتا ہے جو اسلام نے مقرر کیا ہے یعنی پورا ماہ رمضان کسر شہوات اور ضبط نفس کے لئے مخصوص ہے۔

## دن میں روزہ رکھنے کی حکمت

انسان جب صبح کو سو کر اٹھتا ہے تو نہ تو تازہ ہوتا ہے اس کے حواس اور خواہشات دجذبات طبعی تیز ہوتے ہیں اور پھر مجالس میں اختلاط اور دنیاوی کاروبار سے دل ہو و لعب کی طرف فوراً راغب ہو جاتا ہے اس وجہ سے دن کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا اور کھانے پینے اور جماع کرنے سے ممانعت کی گئی کیونکہ یہی چیزیں نفس کو زیادہ مرغوب ہیں اور ظاہری روزہ انہی پر تمام ہو جاتا ہے غرضکہ دن کو تو اس ممانعت سے نفس کی قوت توڑنے کا سامان کیا گیا اور رات کو لغویات و فضولیات سے باز رکھنے کے لئے تراویح کا اہتمام کیا گیا۔

علاوہ ازیں اس مبارک مہینہ میں یہ ذکر کہ اس میں نفل کا ثواب فرض کی برابر ہے عبادت کی ترغیب و تحریص دلا کر عبادت کا بوجھ ہی لاد دیا گیا، مگر وہ بالا تفصیلات سے بدلائل ثابت ہو گیا کہ روزہ سے نفس و شیطان کی تعدی طغیان اور شرارت و سرکشی فرو ہو جاتی ہے اور انسان رفتہ رفتہ معاصی و ذنوب سے پاک و صاف ہو کر فرشتہ خصلت بنتا ہے غرض اکتساب فضائل کا بہترین مہینہ رمضان اور نفس شیطان کو تابو کرنے کا بہترین ذریعہ رمضہ ہے۔

## روزہ کا مقصد

مذکورہ بالا تفصیلات سے ہر شخص بادنیٰ تامل معلوم کر سکتا ہے کہ اسلامی عبادات میں روزہ کو خاص امتیاز حاصل ہے اسلام نے جو روزہ کا بلند پایہ مقصد مقرر کیا ہے اس کی روشنی میں بلاشبہ روزہ ایک اعلیٰ عبادت تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ فطری کمالات روحانیہ کے حصول کا بہترین نسخہ اور رضا شناسی کا آسان دستور العمل ہے چنانچہ قرآن عزیز روزہ کا مقصد یوں بیان کرتا ہے

| | |
|---|---|
| یاایھا الذین امنوا کتب | اے ایمان والو تم پر روزے اسی طرح |
| علیکم الصیام کما کتب | ہی نہیں فرض کئے گئے بلکہ تم سے پہلے لوگوں |
| علی الذین من قبلکم لعلکم | پر بھی فرض کئے گئے تھے جس کا مقصد یہ |
| تتقون | ہے کہ تم صفت اتقا حاصل کرو۔ |

صفت اتقا ایک ایسی جامع و مانع صفت اور قوت راسخہ ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد انسان تمام معائب و رذائل اور ناپسندیدہ راہوں سے بچکر تمام فضائل و روحانی کمالات حاصل کر لیتا ہے قدرت نے جو مخفی کمالات انسان کے اندر رکھے ہیں ان کا نشو و نما پانے لگتا ہے انسان تمام کمزوریوں اور لغزشوں سے محفوظ ہو جاتا ہے نیکی کے درخت کی شاخیں قلوب و ارواح میں مستحکم اور سرسبزی و شادابی اختیار کر لیتی ہیں غرض روزہ کوئی ناقابل برداشت بوجھ یا سخت بوجھ رسمی اور بے مقصد چیز اور دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ وہ اخلاقی و روحانی کمالات کا سب سے چشمہ نیکیوں اور بہترین کاریوں کا منبع روحانی قوی کی تکمیل کا بہترین ذریعہ رضائے الٰہی اور اطاعت و انقیاد کا موجب غرض تمام مادی و روحانی کمالات کا مظہر ہے۔

## روزہ کے دیگر فوائد

مذکورہ بالا تفصیلات کے بعد روزہ کے کچھ اور فوائد بیان کرنا فضول اور مزہ کو پھیکا کرنا ہے مگر چونکہ بدقسمتی سے سالانوں میں روحانی مفاد کے حصول کی قوت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے اس لئے چند مادی فوائد بھی بیان کئے جاتے ہیں جو ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ نوٹوں میں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان سے آگ جلائی جا سکتی ہے "خیر سالانوں کی تکمیل ہی بہت ہوتا جا رہا ہے امید ہے پاک بصیرت عطا فرمائیں گے۔

اصول طب کے لحاظ سے روزہ کے بہت سے فائدہ ہیں ایک تو یہ کہ اشتہا سے کم کھانا صحت فائدہ رکھنے کا سبب ہے دوسرے کبھی کبھی فاقہ کرنے سے جسم کی رطوبات فاسدہ اور اخلاط امراض میں جل جاتی ہیں اور تندرستی میں خلل نہیں پڑتا زمانہ حال کے بعض ڈاکٹر تو لاعلاج امراض کا علاج ہی فاقہ کشی تجویز کرتے ہیں۔

امریکہ کا ایک مشہور اور تجربہ کار طبیب ڈاکٹر جیلیٹر ایم اے۔ ایم۔ ڈی۔ پی ایچ۔ ڈی اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے:۔

"ایک تندرست شخص ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ تک بغیر کچھ کھائے پیئے زندہ رہ سکتا ہے اسی بہت سی بیماریوں کا اس سے بہتر کوئی علاج نہیں کہ اعتدال سے روزہ رکھے جائیں" اس کی تائید میں مصنف موصوف نے کئی مثالیں دیکر تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر اپنا دعویٰ ثابت کیا ہے۔

مفتی معدالوارالحق صاحب ایم۔ اے اپنی ایک قیمتی تصنیف میں لکھتے ہیں:۔

"روحانی اور مادی فائدوں سے قطع نظر کر کے روزوں کی اطبائی مصلحتوں کو دیکھئے

مسلم مسلم ہے کہ ہر ایک چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے تاریکی نہ ہو تو روشنی محسوس نہ ہو سکے بیماری نہ ہو تو تندرستی بے وقعت ہو جائے تکلیف نہ ہو تو راحت کی کیفیت حاصل نہ کی جائے اسی اصول کے مطابق روزہ سے روزہ کی قدر معلوم ہوتی ہے جن لوگوں کو کبھی فاقہ کی نوبت نہیں آتی وہ کیا جانیں کہ بھوک پیاس کی تکلیف کیسی ہوتی ہے جسے ان کے بہت سے غریب اور تمام ہمسائے روز برداشت کرتے ہیں ان دنوں سے آدمی میں جو خوش خلقی، غمخواری، ایثار، انکسار کی صفات محمودہ آجاتی ہیں دل میں دوسروں کا درد اور غیروں کے ساتھ ہمدردی اور طبیعت میں خاکساری اور فروتنی پیدا ہو جاتی ہے اس کے علاوہ عسام اسلام صرف منہ باندھ لینے ہی کا نام نہیں یوں تو ہمیشہ ہی لیکن روزے میں بالخصوص ہر قسم کی بری باتوں سے بچنا مکمل صوم کے لئے لازمی ہے بدزبانی فحش گوئی غیبت چغلی دروغگوئی، افترا پردازی سب کچھ موضوع ہے کسی کی طرف برائی سے دیکھنا یا کسی کی بری سننا بھی مکروہ ہے مختصر یہ کہ روزہ تب ہی مقبول ہو سکتا ہے جبکہ آدمی ہر قسم کے خرافات خیالیہ کو بالکل کے ساتھ ہی اپنے سارے حواس ظاہری و باطنی کو بھی ناپسندیدہ باتوں سے بچائے اور حقوق العباد کی بجا آوری کے ساتھ ہی دل کو یاد الٰہی میں مصروف رکھے اخلاقی تعلیم اس سے بہتر اور کیا ہو سکتی ہے

## اس پرآشوب زمانہ میں روزہ ہی مسلمانوں کو معاصی سے بچا سکتا ہے

آج جبکہ مسلمان ہر قسم کی مذہبیت کی گرفت میں دبتے جا رہے ہیں، اقتصادی، تمدنی اور امانت و دیانت کے اوصاف و خصائص مٹ رہے ہیں فرنگیت خلال ان میں نام کو نہیں باقی رہنے دیتی جس قوم کی غیرت دینی اور قومی ہمدردی کے جذبات مفقود ہیں ایثار و انکسار اور ضبط نفس کا ان میں نام تک نہیں عمل و بردباری اور قوت برداشت سے ناآشنا ہیں اور وہ بام ترقی پر چڑھنے کے لئے ہاتھ پیر مار رہے ہیں مگر اعمالی اور بے راہ روی کے باعث ایک قدم آگے بڑھتے ہیں تو دس قدم پیچھے ہٹتے ہیں ایسی حالت میں اگر ان کو کوئی چیز ہلاکت و تباہی اندام نہاد سے بچا سکتی ہے اور ان کو دین و دنیا کی برکت سے مالا مال کر سکتی ہے وہ صوم رمضان کی پابندی ہے۔

اگر یہ بات درست ہے کہ روزہ ہاں لگائی جاتی ہے جہاں مرد کی شکایت ہو اور پرہیز وہاں بتایا جاتا ہے جہاں نقصان کا احتمال ہو تو یقیناً اس زمانہ سے بڑھکر نفس کشی اور اجتناب عن الخواہشات کا اور کوئی زمانہ نہیں جبکہ معاصی و نقائص نے مسلمانوں کو اپنا بنا لیا ہے اور وہ اخلاقی اور روحانی حیثیت سے منزل اسفل کی گہرائیوں میں گر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے دلوں میں اگر کوئی چیز بیلگوں، سعادتوں اور اخلاقی و روحانی فرقیوں کا تخم کاشت کر سکتی ہے تو وہ روزہ ہے اگر وہ جملہ برائیوں، کمزوریوں، پستیوں اور بے راہ رویوں سے بچ سکتے ہیں تو روزے کے ذریعہ سے اگر وہ بچے اور بے مسلمان بن سکتے ہیں تو روزہ سے اور اگر وہ اپنا کھویا ہوا وقار اور پاکیزگی حیات کا نور حاصل کر سکتے ہیں تو روزہ سے غرض ان کی تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا واحد علاج روزہ ہے جس سے صفت تقویٰ پیدا ہوتی ہے۔

## مولوی کے قیمتی مضامین اور اسکے ناظرین حضرات

اسلامی کی ایک عبادت کا فلسفہ اور اسکے فضائل آپ کے سامنے ہیں ان کو بغور مطالعہ کیجئے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کیجئے اگر اس مضمون کو آپ نے اپنی تفریح طبع کا باعث بنا لیا اور اپنی معلومات میں اضافہ کر کے طاق نسیاں پر دھر دیا تو یقیناً آپ نے مولوی کی انتہائی حوصلہ شکنی اور توہین کی میری دماغی کاوش اور محنت برباد ہو میرے قلمی جہاد کا استخفاف کیا، اسلام کے ساتھ غداری کی میری روح کو ایذا دی۔ ہم پہنچا یا اور اسلام پر ایک ظلم عظیم کیا اس لئے آپ کا فرض ہے کہ اس مضمون کو خود پڑھکر روزہ کے متعلق صحیح علم حاصل کیجئے اور دوسروں کو سنائیے۔

مولوی جو ہر ماہ دیگر سیاسی اور اصلاحی مضامین کے ساتھ ساتھ ہر ماہ اس کی مناسبت کے لحاظ سے آپ کو تبلیغی، اصلاحی اور اسلامی معلومات ہم پہنچاتا ہے اس کا مقصد یہ نہیں کہ آپ اپنے دماغ کو الفاظ کی گنجینہ بنا لیں اور اپنی معلومات میں اضافہ کر کے تیڑی پر کے لئے اپنا دل بہلا لیں بلکہ یاد رکھئے کہ مولوی کے اجرا کا مقصد حقیقی یہ ہے کہ آپ سچے اور بے عمل مسلمان بنیں یہ اسی وقت ممکن ہے کہ آپ کو اسلام کی صحیح معلومات دی جائیں اور ہر عمل کی درخواست کی جائے کیونکہ صحیح علم اور صحیح عمل دونوں لازم و ملزوم ہیں بغیر صحیح علم کے صحیح عمل کی توقع خیال خام ہے اسی بنا پر مولوی آپ کو راہ اسلام کا صحیح علم دے رہا ہے۔

اگر آج مسلمانوں میں کسی چیز کی کمی ہے تو عمل کی جس کے بغیر اسلامی زندگی کا انجن بیکار ہے تمام بھاگ دوڑ، جنج و بحار، اخبار و رسائل خطیبوں کی گرمی سنسان محفل کی دنیا سے نکل کر عمل کے میدان میں قدم دھرے اور اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو جائے اگر ناظرین مولوی میں سے ایک شخص بھی ایسا نکل آئے جس کو مولوی کے مضامین گمراہانہ زندگی سے نکال کر احکام الٰہی کی اطاعت و انقیاد پر آمادہ کر دیں تو یقیناً میرا اور مولوی کے مدیر کا بیڑا پار ہے۔

وما علینا الا البلاغ و السلام علی من اتبع الھدیٰ

---


ایک عرصہ سے یہ خیال ذہن میں تھا کہ عربی کا حاصل کرنا مشکل ہے اس قاۃ العربیہ اسی خیال کو دور کرنے کے لئے لکھی گئی ہے فاضل مصنف نے مضامین کی ترتیب اس خوبی سے قائم کی ہے کہ سمجھدار آدمی استاد کے بغیر مرقاۃ العربیہ سے عربی سیکھ سکتا ہے تمام کتاب میں کوئی بات ایسی نہ ملے گی جس کے متعلق پہلے کچھ نہ بتایا گیا ہو ہر نئے عنوان کے لئے پہلے ایک نہایت صاف اور سہل الفاظ میں قاعدہ کلیہ دیا ہے اور سبق میں بہت سی مثالوں سے اس قاعدہ کی تشریح کی ہے فرشتہ آدمی کوشش کرے تو

**تیسرے ماہ کے اندر مہارت پیدا کر سکتا ہے**

مبتدی عربی سیکھنے والے طالبعلموں کے لئے بہترین کتاب ہے جس کی افادیت دیکھنے ہی سے کیا جا سکتا ہے قیمت ہر سہ حصص عجلہ علاوہ محصول

پتہ:- منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# اسلام کا اہم ترین دوسرا رکن روزہ

(از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جے کرن مدرسہ امینیہ دہلی)

یاایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (یا ما معدودات) (قرآن حکیم)

اے وہ لوگو جو خدا پر ایمان لائے ہو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اور یہ روزہ تم پر اس لئے فرض کیا گیا ہے تاکہ تم متقی و پرہیزگار بن جاؤ

یہ روزے چند ایام معین کے لئے فرض ہیں اس آیت کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو تمہارے سامنے روزہ کی بہت کچھ حقیقت آجائے گی روزہ کی قدامت کی تاریخ اس کے معین اوقات اور اس کی فرضیت کی وجہ ہم ان تمام باتوں سے مطلع ہو سکتے ہیں اگر اس آیت کا بغور مطالعہ کریں لیکن ہماری بدبختی ہے کہ ہم کلام پاک پر غائر نگاہ ڈالنا کلام پاک کی توہین سمجھتے ہیں دیکھئے اس آیت سے ہم پر یہ آشکارا ہوتا ہے کہ روزہ صرف امت محمدیہ پر ہی فرض نہیں کئے گئے ہیں بلکہ یہ ایک زمانہ دراز سے بیشتر دوسری قوموں پر بھی فرض تھے اس آیت کو سامنے رکھکر ہم یہود یوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے رمضان پر تنقیدی نگاہ ڈال سکتے ہیں اسلام کے آنے کی مقصد دنیا کی زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر ڈالا جس نے آتے ہی کفر و شرک اور مقابر و عبادات کی سیاہ و تاریک ترین دنیا میں ہی انقلاب پیدا کر دیا ہاں اس نے جہالت کے مقصد کو پیش نظر رکھکر تمام مذاہب کی اصلاح کی اور اسی اصول کے ماتحت روزوں کے عالمگیر نظام میں ایک خوشگوار اور بصیرت افروز انقلاب پیدا ہوا اسلام نے شکر اور کفر دونوں پر لبی اور اپنے رازق کائنات کا جس نے تم کو دین اسلام جیسی مقدس نعمت سے نوازا وہ اسلام جس کے ہر حکم اور ہر عبادت کی غایت دنیاوی اور دینی حیثیت سے مفید ہوتی ہے وہ اسلام جس کے اصول پختہ جس کے ذریعہ انسان جن کی عبادتیں روحانیت اور فوائد دنیاوی سے بھریز جس کے عقائد انسانی شرف میں انقلاب پیدا کرنے والے ہیں جانتے ہو اسلام کے نزدیک اسلام سے روزہ سے قبل دنیا میں روزہ کی تشکیل کیا تھی سنو روزہ کا مفہوم غیر قوموں کے نزدیک یہ تھا کہ دن بھر بھوکا رہنا سامنے عجز و عاجزی کے اظہار کا ایک ذریعہ تھا روزہ عجائبات عالم اور نوادر قدرت کو دیکھکر بطور حیرت رکھا جاتا تھا روزہ کوئی فریضہ نہ تھا بلکہ یہ عملاً اختیاری شی تھی اور پھر روزہ کیا تھا کسی ایک چیز کو کسی وقت معین تک نہ کھانا اور بس مثلاً پانی ایک دن تک نہ پینا اور سب کچھ کھاتے پیتے رہنا روٹی ایک ہفتہ تک نہ کھانا اور سب کچھ کھاتے پیتے رہنا یہ ان کا روزہ تھا ان روزوں کی حالت میں یہ قومیں خدا کی کوئی عبادت نہ کرتی تھیں بلکہ وہی خوش اور گناہوں میں برابر کا حصہ لینا۔ اسی طرح جماع اور بدمستی کرنا اور ہر اس طرح عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا جس طرح افطار کی حالت میں تھا غرض ان قوموں میں جن کا قرآن ذکر کرتا ہے ان کا روزہ مقصد صورت افادہ اور اثر کے لحاظ سے کسی حال میں روزہ نہ تھا صرف ان کے اس فعل کا نام ضرور روزہ تھا پس خداوند کریم نے اس آیت میں نئے روزہ کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ روزہ کی فرضیت بالکل اسی طرح ہے جس طرح دوسری قوموں پر تھی لیکن اس کی حقیقی اور سچی تصویر خدا نے صرف اسلام کے روزوں کی شکل میں پیش کی ہے خود اس آیت میں خدا کے فرمان کے مطابق روزہ کے اسباب فرضیت صرف یہی ہیں کہ انسان متقی و پرہیزگار ہو جائے گو باطنی انسان میں روزہ کا صحیح اثر یہی دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ متقی ہو پرہیزگار ہو معاصی اور گناہوں سے بچنے والا اور خدا کا ہر طرح سے فرمانبردار بندہ ہو۔

مسلمانو! تم نے بارہا اس حقیقت کو سنا ہوگا کہ اسلام دین فطرت ہے اس کے احکام تکلفات اور اوہام سے بری اور حقائق سے پر ہیں نہ صرف یہ کہ تجسیت سلم کے اس حقیقت پر ایمان لاتے ہیں بلکہ یہ تو وہ حقیقت ہے جس پر دنیا کا ہر سچا اور مخلص انسان ایمان لا چکا ہے تم کو معلوم ہے کہ وہ کونسی چیز ہے کہ جو دنیا کے خیر متعصب لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کئے ہوئے ہے وہ صرف اسلام ہی ہے اور اس کے ارکان و احکام کی فلاسفی ہے۔ روزہ اپنی ظاہری شکل میں فاقہ کشی کا دوسرا نام ہے لیکن فاقہ کشی اور روزہ میں باعتبار حقیقت و افادہ کے زمین و آسمان تاریکی و روشنی اور کفر و اسلام سے فرق ہے روزہ کے متعلق تین بحثیں ہیں اول روزہ کے روحانی فوائد دوم روزہ کے جسمانی فوائد سوم مسائل و احکامات روزہ۔ اس مضمون میں آپ کو روزہ کی روحانی و جسمانی فوائد پر سیر کرنا ہوگی۔

نماز کی طرح روزہ بھی انسان کے لئے اس کے روحانی امراض کا بہترین علاج ہے روزہ کیا ہے؟ یہی نہیں کہ خدا کے نام پر بالکسی مقصد کے بھوکا رہنا بلکہ نفس امارہ اور قوت بہیمہ کے دبانے کا زبردست آلہ ہے اور روزہ کا اصل مقصد محض جوع کی بھوک ہے چنانچہ دیکھئے کہ روزہ کی تشکیل سرور کائنات علیہ السلام الصلوٰۃ نے اس طور پر کی ہے کہ یہ روزہ شہوات مقصد میں اور زیادہ اعانت کا باعث ہوتی ہے ہمارے سامنے جو روزہ اپنی ظاہری صورت میں پیش ہوتا ہے اور جسکو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صرف اتنا ہی فرض ہے وہ یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں روزہ رکھ لئے جائیں یعنی طلوع آفتاب سے لیکر غروب تک کچھ کھا یا پیا نہ جائے بس جو اتنا کرے وہ گویا بہت بڑا ذمہ دار ہے اس کے ذمہ سے فریضہ ادا ہو گیا سالانہ اگر روزہ کی روح اور ماہیت پر غور کرو روزہ کی فلاسفی اور اس کی حکمت پر نظر ڈالو تو تم اسے ظاہری روزہ دار کو پکارا ٹھو گے کہ یہ ظاہری صورت روزگ کا روزہ روزہ نہیں ہے بلاشبہ یہ ظاہری روزہ اور فاقہ کشی کی یہ اسلامی صورت بھی ایک حد تک عبادت الٰہی ہے فرض کو فرض سمجھکر اس کی ادائیگی کی کوشش کرنا اگرچہ وہ مقصد سے بیخبری اور علت سے ناآگہی کی حالت میں ہی ہو قابل تعریف چیز ضرور ہے لیکن اسلامی عبادت کا مقصود اور روزہ کی حقیقی روح صرف اس بھوکے رہنے میں نہیں ہے۔ یقیناً اگر سارے وہ مسلمان جو قطعاً روزہ ہی نہیں رکھتے روزہ کی اس ظاہری صورت کو اختیار کریں تو یقیناً ان کی یہ پابندی ایک دن حقیقت روزہ کی شکل میں بدل جائیگی وہ نشانہ کی منزل کرتے کرتے ایک دن صحیح نشانہ باز ہو جائینگے وہ جو آج یہ سمجھ رہے ہیں کہ روزہ کے روحانی فوائد جسمانی اور ظاہری اثرات میں منکشف نہیں ہوتے وہ کل اپنی زبانوں سے اس حقیقت کا اعتراف کرینگے کہ روزہ انسان کو اشرف و بالا اور ذی اخلاق بنانے میں جو خاص درجہ رکھتا ہے میں نے اوپر یہی مقصد روزہ کے متعلق عرض کیا ہے کہ روزہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ انسانوں میں صحیح احساسات، صحیح جذبات، اعلیٰ اخلاق پیدا کرے اور

اس کی روح تمام کثافتوں اور آلائشوں سے پاک بنادے روزہ اعلیٰ درجہ کی ٹیکی ہے اس سے ٹیکی قوت بڑھتی ہے نفس بہیمانہ کی طاقتیں کمزور ہوتی ہیں روح کے منور اور شفاف چہرہ کو پاک و صاف بنانے کے لئے کوئی روزہ سے بہتر قلعی نہیں ہو اور نہ دنیا میں کوئی ایسی دوا ہے جو طہارت کو صاف کرنے میں روزہ سے زیادہ مفید ہو جانے والے غلط اور گمراہ کرنے والے مذاہب کو جو انسان کو جسمانی اذیت کی تعلیم دیتے ہیں دیکھو اور غور کرو اسلام نہ کو جسمانی اذیت کی تعلیم نہیں دے رہا ہے بلکہ وہ جسم انسان کے بہتر بنانے اور نفس امارہ کی اصلاح کرنا چاہتا ہے مہذب دنیا میں ہر مذہب والے اور ہر مہذب سماج نفس امارہ کو فنا کرنے کے لئے جنگلوں اور جنگلوں میں جا کر اذکار نفس امارہ کو ہلاک کرنے لگے کسی نے ناگہ معدوم کر لی کسی نے عرصہ دراز تک درخت میں لٹک کر ہاتھوں اور دوسرے اعضا کو معدوم کر لیا اور کوئی سانس روکنے کی تباہ کن مشق کر کے روحانیت کے بلند بانگ دعوے کرنے لگا لیکن مسلمانو کیا تم بتلا سکتے ہو کہ دیوان باطل کے یہ ست الست فقیر کیا خدا کی صحیح عبادت اور صحیح ترکیہ نفس کرتے ہیں زیادہ سے زیادہ دنیا میں چند ہزار لوگوں اس قدر تعذیب دل اور تیز مرتکل آئینگے جو اس طریقہ پر اپنے نفس کو ہلاک کرنے پر راضی ہوں ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اپنے مولا کا شکریہ بجا لائے جس نے انسان کے سامنے ایک ایسا اصول پیش کیا جس پر عمل کر کے انسان اپنے جذبات اور اپنے نفس امارہ کو قابو میں رکھ سکتا ہے دنیا دین میں انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس امارہ ہے نفس امارہ کیا ہے وہی جسکو دنیا بُرے جذبات بُرے اخلاق بوالہوسی عشرت پسندی اور حقوق نفسیہ کے تحریرات سے تعبیر کرتی ہے یعنی انسان کا وہ جذبہ جو اس کو ہر قسم کے بُرے خیالات پر ابھارتا ہے وہ نفس امارہ ہے پس ظاہر ہے کہ انسان کے تمام دنیا و دین کا سب سے بڑا دشمن جو انسانوں کو لطیف ساحل اور سبز باغوں میں پھانس کر گرداب کون و مکان میں ڈبو دیتا ہے وہ یہی نفس امارہ ہے دنیا میں کوئی شر ہے جس کا محرک انسان کا نفس امارہ ہو یقیناً شیطان دنیا میں مصائب کا سب سے بڑا پشت پناہ ہے لیکن اس کا دخیل اور نمائندہ جو انسان کے اندر ہے اور اسی کے متعلق سورہ ناس میں مذکور ہے پس اگر کوئی چیز دنیا میں نفس امارہ کو بہت کرتی ہے تو وہ چیز اپنے افادہ اور ادراک کے لحاظ سے سب سے زیادہ پر عظمت ہے دنیا میں صرف دو چیزیں ہیں جن میں مستقل جنگ ہوتی رہتی ہے ایک یہی نفس امارہ ہے اور دوسرا جذبہ ملکوتی ہے جو انسان کی وہ نیک فطرت ہے جو انسان کی راہ نمائی نیک دستی اور اعلیٰ اور مفید قوتوں کی طرف کرتی ہے نفس امارہ کی تعلق شیطانی قوتوں سے ہے اور جذبہ ملکوتی کا تعلق خدا کی اور ذات باری سے انسانوں کی تاریخ میں جتنی بھی جنگیں خانہ جنگیاں ظالمانہ ستم اور بیدادگاریاں ہوئی ہیں سب نفس امارہ کی کارگذاریوں کی ایک داستان ہے اور وہ زمین یا فتوحات جن کے باعث دنیا میں ان پشتی کا سلسلہ شروع ہوا اور دنیا کے بسنے والوں کو اس سے فائدہ پہنچا جذبہ ملکوتی کی ذہانت کا ایک حصہ ہے درحقیقت انسان کے لئے زندگی کی سب سے بڑی راہ میں سب سے زیادہ مشکل مرحلہ یہی ہے جہاں وہ نفس امارہ اور جذبہ ملکوتی کی کشاکش میں پڑتا ہے پس اگر وہ اس کی مدافعت کی کوشش کرتا ہے تو بڑا اور بلند ہو جاتا ہے اور وہ کامیاب ترین انسان ہے اور وہ بزدل اور ظاہر پرست انسان جو چند راحت و اطمینان کے لئے اس طرح خدا موا کہ نفس امارہ نے اس پر قابو پا لیا تو ایسے انسان کی موت مرا جسے اور وہی ہوگئے ہیں جن کے

متعلق خسر الدنیا والآخرہ کا فقرہ کہا جاتا ہے اسی حق و باطل کی جنگ کو موجودہ دور میں جہاد اور روح کی جنگ سے تعبیر کیا جاتا ہے پس اسلام دنیا میں اسی لئے آیا ہے تاکہ وہ انسان کی صحیح صحیح رہنمائی کرے اور اس کو کشمکش حیات میں صحیح راستہ پر لگائے اس نے اپنی ساری تعلیمات میں اس چیز کو مدنظر رکھا ہے اور روزہ کا مقصد بھی یہی ہے تاکہ تمام انسان نہایت آسانی کے ساتھ اپنے نفس پر قابو پا سکیں اور بندہ اور مولا کا تعلق صحیح معنوں استوار ہو پس لے رسمی اور ظاہر میں مسلمانوں اپنی طرح اس حقیقت پر مطلع ہو جاؤ کہ خدا تم سے یہ نہیں مانگتا ہے کہ تم اس کے لئے کھانا پینا چھوڑ دو بلکہ خدا کا اصلی مقصد صرف یہی ہے کہ انسان کے تمام بُرے خیالات رذائل کی وجہ سے دور ہو جائیں حدیث شریف میں آیا ہے من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجتہ فی ان یدع طعامہ وشرابہ جو شخص جھوٹی بات اور اس پر عمل پیرائی کو ترک نہیں کرتا تو خداوند کریم کو ایسے شخص کے کھانے اور پینے کو ترک کرنے کی ضرورت نہیں ہے حدیث ایسے روزہ دار کے روزوں سے قطعاً مستغنی ہے اے مسلمانو! اس حدیث کو چشم بصیرت نار کے دیکھو کہ یہ کس حقیقت کو تمہارے سامنے پیش کر رہی ہے حقیقت یہی ہمارے روزوں کی مقصد ہے جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے صرف اسی ایک حدیث میں روزے کے مقصد کی تصریح نہیں ہوئی بلکہ اس قسم کی متعدد احادیث ہم کو خواب غفلت سے بیدار کرنے اور ہمارے سامنے روزے کے صحیح مقصد کو پیش کرنے کے لئے آئی ہیں اسی چیز کو قرآن کریم ہمارے سامنے ایک دوسری شکل میں پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ جو لوگ قربانی کرتے ہیں خدا کے نام پر جانوروں کی قربانیاں اور بھینوں کی قربانیاں کرتے ہیں اور اس قربانی سے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کو صرف ہمارے اس فعل کی ہی ضرورت ہے اور بجز نہیں تو خدا ایسی قربانیوں کو قبول نہیں کرتا بلکہ وہ تو اس فعل سے انسان کے تقویٰ کا اندازہ لگانا چاہتا ہے قرآن کہتا ہے لن ینال اللہ لحومھا ولا دمائھا ولکن ینالہ التقوی منکم وہ کہتا ہے کہ اے قربانی کر کے مسرور ہونے والو خدا کو تمہاری قربانیوں کے خون اور گوشت کی قطعاً ضرورت نہیں بلکہ وہ تو جس چیز کی اندازہ کرنا چاہتا ہے اور اس تک جو چیز پہنچتی ہے وہ صرف تمہاری عبادت و ریاضت ہے وہ صرف تمہارا تقویٰ ہے پس اسی پر عبادتوں کو قیاس کرو وہ تمہاری نمازوں کو جو صرف چند ظاہری ارکان پر مشتمل ہوں درجہ قبولیت نہیں دے سکتا اس لئے کہ وہ حقیقی جذبہ خشوع و حضور سے خالی ہیں وہ تمہارے روزے کو پسند نہیں کرتا اس لئے کہ یہ بھی ظاہر بنا کے جاتے ہیں روزہ کا اصلی مقصد نفس امارہ کو تباہ کرنا ہے جو ان ظاہری اور مالی روزوں میں موجود ہے وہ تمہاری زکوٰۃ کو اس لئے کوئی خالص درجہ نہیں دیتا کہ اس میں زکوٰۃ کا مقصد فوت ہو چکا ہے یعنی مساوات اور اشتراکیت کا جذبہ نہیں ہے وہ تمہارے حج کو اس لئے قبول نہیں کرتا کہ اس میں خدا کے لئے دل سے دیوانگی اور شیدائی کا اظہار نہیں ہے الغرض جو حقیقی سپرٹ عبادات کی ہے وہ یہی ہے کہ انسان اس کے ذریعہ اپنی دنیاوی اور اخروی زندگی میں ایک ایسی شاہراہ بنالے جو اس کی تمام دنیاوی حیثیت کی بھی رہنمائی کرے اور دیوتقرب الٰہی کا بھی ذریعہ ہو روزہ بھی ہم کو ایک ایسی شاہراہ پر چلانا چاہتا ہے وہ ایک طرف ہماری قوت بہیمیہ اور شہوانیہ کو معتدل بنانا چاہتا ہے اور

دوسری طرف نہ وہ ہمارے خیالات اور جذبات کو پاکیزہ کرتا ہے رمضان کا مہینہ تمام سال میں سب سے زیادہ مقدس اسی لئے ہے کہ ہمارے روحانی امراض کا کارپردست معالج ہے دیکھ ہم کو ایک طرف رمضان میں اگر اس چیز کی تعلیم دی گئی ہے کہ ہم روزہ رکھیں اور اس طور پر اپنی مسنوائی اور بہیمی قوت کو تابو میں کریں تو دوسری طرف اسی روز اور وقت کے ساتھ ہم کو یہ بھی حکم ملا ہے کہ ہم کم از کم ان ایام میں نہ جھوٹ بولیں نہ لڑائی جھگڑا کریں نہ کسی کے حقوق غصب کریں نہ کسی کی رعایت سے ناجائز فائدہ اٹھائیں حق اللہ کو تلف نہ دیں کسی کی غیبت نہ کریں غرض ہر وہ کام نہ کریں جن کا شمار گناہ کبیرہ یا صغیرہ یا باطنی اور بدتر قسم میں ہوتا ہے ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان مقدس ایام کو دنیاوی امور اور دنیا کی بیکار باتوں میں ضائع نہ کریں بلکہ ہمہ تلاوت قرآن پاک کریں اشغال اوراد و کار میں مشغول ہوں اپنے دل پر جبر کر کے ہر اس چیز کو ترک کر دیں جس کا تعلق نفس امارہ کی شہوتوں سے ہے اور جو ہمارے ملکوتی جذبہ کے خلاف ہے۔

پس اے ظاہر پرست مسلمانو! اے حقیقت کو فراموش کر دینے والو! اے وہ لوگو جو عبادات اور روزہ کے مفہوم سے نابلد ہو گئے ہو کیا تم نہیں سوچتے کہ روزہ کی تقدس عبادت تم کو کتنا بلند اور پاکباز انسان بنانا چاہتی ہے۔ روزہ تمہارے اندر وہ اسلامی سادات اور اخوت کا درد پیدا کرنا چاہتا ہے جو اسلام کا خالص شعار ہے تم کو غریبوں کی بیکسی اور بیچارگی کے حالات عملی طور پر سمجھانا چاہتا ہے جب تم دن میں تین وقت نہایت لذیذ اور مزیدار کھانا کھانے کے عادی ہو اور تمہارا ایک گھنٹہ بھی قسم قسم کی پر لطف چیزوں کو کھائے بغیر نہیں گذرتا تو اگر تم ایک ماہ تک اپنے نفس پسند اور راحت طلب دل پر جبر کر کے کھانا بند کر دو اور ہر روز بارہ گھنٹہ تک بلا پانی دانہ کے اپنی زندگی گذارو تو تم کتنی تکلیف محسوس کرو گے پس وہ تکلیف جو تم کو ایسے موقعہ پر محسوس ہوگی وہ ایک اسلامی درد ہے کیونکہ تم اس تکلیف سے ان غریبوں اور مسکینوں کی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہو جن پر تنگدستی کے ایام بے آب و دانہ گذر جاتے ہیں اس وقت تمہارے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوگی اور تم کو اپنی اس عیش پسندی پر شرم آئیگی اس حالت میں بیکار ایک تمہارا ہی جیسا انسان ہے آب و دانہ زندگی کے لئے تمہارے دسترخوان پر گذار رہا ہے۔ پس رمضان نبی نوع انسان کے لئے ایک پیغام مساوات بن کر ہر سال آتا ہے وہ امیروں کو غریبوں کے درد سے آشنا کرتا ہے اور ان میں مساوات اخوت کی ایک روح پیدا کر جاتا ہے نوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس پیغام کو اپنے اصلی رنگ اور حقیقی مقصد میں سمجھیں اور بدنصیب ہیں وہ جو اس دائمی مساوات کو محض رسم خیال کریں۔

حدیث شریف میں روزہ کی فضیلت کے بیان میں آیا ہے اذا دخل الرمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین یعنی یہ کہ جب رمضان کا مقدس اور مبارک مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان لعین کا گروہ بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے"

رندوں کی جو عظمت اس حدیث میں بیان کی گئی ہے اس کا تعلق روزوں کے اثر سے ہے یقیناً رمضان کے مبارک مہینہ میں جبکہ مسلمانوں کو عبادت شعار قوم اپنے نفس امارہ کو پورے طور پر قابو میں کئے ہوئے ہو جبکہ مسلمان سے کسی قسم سے صغیرہ یا کبیرہ گناہ سرزد ہو رہا ہو جبکہ ان کے جذبات ملکوتی صفات کی طرف مائل ہوں تو محال ہے کہ شیطان ان کو اپنے دام فریب میں لے سکے شیطان بالاشبہ انسان کا سب سے چالباز دشمن ہے اس کے ملکہ سے بچ جانا یقیناً ضبط و تحمل کو کمال ہے لیکن ایک روزہ دار جو اپنے دل میں پختہ عہد کر چکا ہے کہ نہ قطعی شیطان الخنس امارہ کے فریب میں نہ آئیگا اس کو شیطان ہزار کوششوں پر بھی گمراہ نہیں کر سکتا شیطان انسان کو صرف دو طریقوں پر گمراہ کر سکتا ہے اس طور پر کہ انسان کے خیالات خراب کر دیئے جائیں یا اس طرح پر کہ اس کی قوت شہوانیہ میں تحریک کر دی جائے۔

روزہ انسان کے خیالات کو درست کرتا ہے اور اس کی قوت شہوانیہ کو معتدل رکھتا ہے انسانوں کے خیالات کو خراب کرنے والی چیز صرف وہی ایک ہے کہ انسان خدا کے خیال سے غافل ہو جائے، لوگ جو دنیا میں بیکار اپنی اصلیت پر غور نہیں کرتے اور خدا کے خیال سے بے پرواہ ہو کر گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں وہ وہ لوگ ہیں جن پر حق کا عذاب نازل ہوتا ہے لیکن وہ لوگ جو ہر وقت خدا کی عظمت سے مرعوب رہتے ہیں جو ہی خدا کے نیک بندے ہیں، یہ واقعہ انسان کے دل و دماغ پر ہر وقت خدا کے خیال کو طاری رکھتا ہے روزے کے لوازمات میں سے ہے کہ تمام وقت خدا کے ذکر و شغل میں بسر کیا جائے قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اور اس کے حصہ کو تراویح میں صرف کیا جائے نہ صرف یہ کہ انسان اپنی زبان کا روزہ رکھے بلکہ اس کا روزہ تمام اعضاء کا روزہ ہوتا ہے جہاں وہ کچھ نہ کھا کر بھوک و پیاس سے بیتاب ہو کر اپنی قوت شہوانیہ پر قابو کر لیتا ہے جہاں وہ خدا کی یاد سے اپنی قوت تخیلہ کو پاک و صاف کرتا ہے وہاں ایک روزہ دار کے روزہ کا یہ بھی حصہ ہے کہ وہ آنکھوں کا روزہ رکھے اس طور پر کہ کوئی بری چیز پر نگاہ نہ ڈالے وہ اپنے کانوں کا روزہ رکھے اس طور پر کہ کسی بری اور فضول بیہودہ بات کو نہ سنے وہ زبان کا روزہ رکھے اس طور پر کہ کوئی برا یا لغو کلمہ اس کی زبان سے نہ نکلے غرض یہ کہ اس کے قدم کسی برے کام کے لئے نہ اٹھیں اس کے ہاتھ کسی حرام چیز کو نہ مس کریں اور وہ اپنے اعضاء کے لحاظ سے سچا روزہ دار اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اس میں مندرجہ بالا صفات موجود ہوں اب مسلمانو! ذرا غور کرو کہ روزہ ہماری روحانی اصلاح کا کتنا زبردست ظہور ہے افسوس تو اس کا ہے کہ غیر قومیں تو اسلامی عبادات کے اسرار سمجھ جاتی ہیں اور وہ اس کی ہر روز کی متعدد بار کی نقل شروع کر دیتی ہیں لیکن مسلمان اپنی مفید اور شاندار عبادتوں کو محض رسم سمجھ کر ادا کر دیتے ہیں اس سے زیادہ روزہ کے مفید عام ہونے کا اعتراف اور کیا ہوگا کہ یورپ اور ہر مہذب دنیا میں روزہ ایک مستقل علاج کی حیثیت رکھتا ہے اسلام کی عبادتوں کی خصوصیت جو ان کی مقبولیت کی باعث ہوئی ہے کہ اسلامی عبادتیں روحانی اور دنیاوی حیثیت سے ملی ہیں اس زمانہ میں جبکہ دنیا روحانیت کی تیرہ کر دینے والی روشنی سے جگمگا رہی ہے روزہ کی روحانیت بھی اسی طرح تسلیم کر لی گئی ہے جس طرح اس کی دنیاوی اور جسمانی حیثیت ہے مسٹر گاندھی جو اس زمانہ کے مشہور ترین ایڈیٹر ہیں وہ بارہا اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں کہ روزہ انسان کی روحانیت کو پرورش دیتا ہے مسٹر گاندھی دنیا میں نہ صرف ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے مشہور ہیں بلکہ ہندو ان کو ان کو ایک بہت بڑا روحانی پیشوا بھی خیال کرتی ہے اور اسی باعث ان کو مہاتما کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مسٹر گاندھی نے ابھی حال ہی میں جو اچھوتوں کی حمایت میں

برت رکھا تھا اس کے متعلق حکیم صاحب نے بیان دیا تھا کہ نکجوا اس روحانی برت پر کامل اعتماد ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا کیونکہ برت ایک مقدس حربہ ہے جس کا سبق ہمکو حضرت محمدؐ کے روزوں سے ملا ہے۔

یہ تھا وہ اعتراف جو روزوں کی روحانیت کا تمام یا بقی سارے یورپ کا طریقہ علاج جو روزوں سے متعلق ہے دراصل ایک عالم آشکارا بات ہے روزوں کی وجہ سے انسان کی صحت پر جو شاندار اثر پڑتا ہے اس کے متعلق یورپ و امریکہ میں ہزاروں کتابیں لکھی گئی ہیں اور اس کی طبی حیثیت کو مستقل ایک فن کی حیثیت سے بھی ہم خود دیکھا ہے کہ سال بھر کے مریض دو ہزار روپیہ علاج پر صرف کرنے کے بعد بھی کامیاب نہ ہو سکے مگر رمضان کے روزوں کی بدولت تندرست اور توانا بن گئے اور ان کا مرض ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہو گیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ روزے ہر قسم کے روحانی اور جسمانی امراض کا واحد علاج ہیں۔ لیکن اس پر بھی کیا یہ بات ہے کہ ہم مسلمان ہوتے ہوئے ہی حقائق پر واقف ہونے کی کوشش نہیں کرتے

## چند مسائل

رمضان کے مہینے کا چاند ہو تو اسی وقت سے روزوں کی نیت کر لینی چاہیئے روزہ ہر عاقل بالغ اور تندرست و تیمم انسان پر فرض ہے جو عورتیں کسی خاص مرض میں مبتلا ہوں یا جن کا بچہ دودھ پیتا ہو اور روزہ رکھنے کی صورت میں اس کی تندرستی پر برا اثر پڑتا ہو تو اس کے لئے رمضان کے روزے بطور قضا کے فرض ہیں روزوں کا ترک کرنے والا عذاب آخرت کا مستوجب ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص فرض روزوں کو جان بوجھکر توڑے تو اس کو کفارہ میں متواتر دو مہینہ تک روزے رکھنے پڑینگے۔ روزے کی نیت رات کو کر لینا چاہیئے روزہ صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور مغرب کے وقت ختم ہو جاتا ہے رات کے آخری حصہ میں سحری کھانا مسنون ہے روزوں کی تکمیل اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب پورے اہتمام کے ساتھ تراویح بھی پڑھی جائیں قرآن کریم کی تلاوت کثرت کے ساتھ کی جائے گناہوں سے معافی مانگی جائے اور درگاہ رب العزت میں یہ بیان کیا جائے کہ میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ سے کسی گناہ کے قریب نہ جاؤں گا۔

# کیا آپ کو نماز پڑھنی آتی ہے

ضرور آتی ہوگی کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور نماز اسلام کا سب سے زیادہ ضروری فرض ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ آپ نماز کی حقیقت سے ناواقف ہوں اور آپ کو نماز کے فرائض و واجبات یاد نہ ہوں یا یہ معلوم نہ ہو کہ نماز کی کس قدر رکعتیں کی گئی ہے اور کہاں کہاں کی نماز کیوں ہوتی ہے اگر یہ سب باتیں آپ کو معلوم ہو جائیں تو آپ نماز کے پابند ہی نہیں بلکہ نماز کے عاشق ہو جائینگے اس ضرورت کے لئے حسب ذیل کتابیں منگائیں ان کو پڑھ لینے کے بعد ان شاء اللہ آپ نماز قضا کرنے پر تیار نہ ہوں گے۔

## نماز کی حقیقت

پہلے تو یہ معلوم کیجئے کہ نماز ہے کیا چیز اس کتاب میں نماز کی حقیقت اور فائدہ کا بیان کیا ہے کہ پڑھنے والے پر اس قدر اثر ہوتا ہے کہ بیوقت ہو جاتا ہے از خود بخود نماز پڑھنے کا شائق ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲ر

## ترغیب نماز

نماز کی حقیقت پڑھنے کے بعد اول تو آپ کو خود شوق ہوگا اس پر مزید برآں حق جل و علا کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے اس قدر ترغیبیں ہیں کہ نماز نہ پڑھنے والے کے لئے کس قدر وعیدیں ہیں اور نماز پڑھنے والے کے لئے کس قدر انعامات ہیں سبحان اللہ ایک ایک نماز کے بدلہ میں ہزار ہزار نیکیاں اور غیر پابندی کی وجہ سے عذاب ہی عذاب سنکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں نماز کی تاکید کے لئے یہ کتاب پڑھ لینے کے بعد ترک نماز کی مجال نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۳ر

## نمازوں کا بیان

جب نماز پڑھنے کا دل شائق ہو جائے گا اور خدا کی دو عبادتوں کا دل میں سمان ہو جائے گا تو آپ نماز کی ترکیب پڑھیئے اور بچوں کو پڑھائیے بیوی کو پڑھائیے اور اپنے بڑوں کو پڑھائیے تاکہ گھر کا گھر نمازی ہو جائے اس کتاب میں نماز کے پڑھنے کی پوری ترکیب ہے قیمت ۴ر

## اعمال بخشش

جب نماز پڑھنے لگیں تو اس کے چھوٹے چھوٹے مسائل بھی معلوم کیجئے اس لئے کہ بعض اوقات بہت تھوڑی سی لغزش سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کتاب میں طہارت اور نماز کے ترغیب ترہیب تمام مسائل ہی لکھدئے ہیں تاکہ دوسرے ارکان سے بھی واقفیت ہو جائے۔ نہایت عمدہ کتاب ہے اور بہت ہی مقبول ہے قیمت ۲ر

## نمازیوں کی کہانیاں

نماز تو پڑھتے ہیں اس کے مسائل پر بھی عبور ہو گیا لیکن ذرا یہ تو دیکھئے کہ اللہ والوں کی نماز کیسی ہوتی تھی سبحان اللہ نمازیں ان کی تھیں اور وہ نمازیں دین و دنیا کی برتری کا باعث ہوتی تھیں دنیا کے بھی ہزاروں فائدے اس میں مضمر ہیں یہ کتاب عورتوں کو ضرور پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس میں کہانیاں ہیں اس لئے عورتیں اور بچے اس کو بہت ہی شوق سے پڑھیں گے۔ قیمت صرف ۲ر

**یہ سب کتابیں اگر ایک ہی وقت میں منگائیں تو مجلد اور مسلمہ کی قیمت نہیں لیجائیگی قیمت پانچوں مجلد عہ/**

پتہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

حصہ لڑکیوں کا کامل ہے اب ملا مجلد کتابیں نہیں ہیں اس لئے پانچوں مجلد ہی روانہ ہو سکتی ہیں

# سترہ سالہ سپہ سالار

نوشتہ: غازی اسرار حسن خان صاحب شاہجہانپوری

دنیا کی تاریخ میں بڑے بڑے بہادر اور شجاع سپاہی اور سپہ سالار گذرے ہیں اور ان کے کارنامے بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں لیکن ہنیبال کا بیٹا ہنیبعل تھا جو بڑی مردانگی سے لڑا اور فریب دیکر اس کو مارا گیا اسی طرح نپولین کی لڑائیوں میں کم سن سپاہیوں کی تعداد ہر ایک فتح کی تاریخ میں ملتی ہے مگر ایک سترہ سالہ نوجوان ایک کامیاب سپہ سالار اور ایک مدبر گورنر جنرل کی حیثیت سے شاید ہی کسی قوم کی تاریخ میں مل سکے یہ فخر اسلامی تاریخ اور مسلمانوں ہی کے لئے قدرت اور زمانہ نے مخصوص کر دیا ہے کہ ایک سترہ سالہ نوجوان بحیثیت سپہ سالار گورنر جنرل کے بالکل اجنبی ملک میں دور دراز فاصلہ پر بھیجا جاتا ہے اور وہاں پہنچکر کل دس بارہ ہزار فوج سے ملک کو فتح کرتا اور اس پر قبضہ جماتا اور اس قدر اچھا انتظام کرتا ہے کہ اس ملک کی سابقہ تاریخ جو قصہ کہانی کا مجموعہ ہے اس میں بھی ویسے انتظام کا پتہ نشان نہیں ملتا۔

یہ سترہ سالہ نوجوان محمد بن قاسم ہے جو ہے پہلا مسلمان سپہ سالار ہے جس نے ہندوستان پر فوج کشی کی اور ۷ ہر شعبان کو صوبہ سندھ پر قبضہ کرکے اس کو اسلامی سلطنت کا ایک جزو بنایا۔

ہر ایک قوم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شاہیر اسلام کے کارناموں کو اپنے سامنے رکھے اور ان سے قومی غیرت و خودداری عزت نفس اور اولوالعزمی کا سبق سیکھے کہ اپنے مستقبل کو شاندار بنائے مگر صرف اپنے ماضیہ پر فخر و مباہات کرنا اور بزرگوں کے شاندار کارناموں پر اترانا کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ ان کے کارناموں کی اولوالعزمی اور ان کے استقامت و استقلال سے ہمیں سبق لینا اور ہی مزائم و ہی استقلال اور ہی توکل علی اللہ و اعتماد علی النفس اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے اور ہر کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم بھی اپنے اسلاف کے صحیح اخلاف کہلانے کے مستحق بنیں اور اپنا ایک نام تاریخ میں یادگار چھوڑ جائیں ورنہ محض بزرگوں کے روشن و تابناک کارناموں پر اترانا چھولا بن اور استخوان فروشی اسلاف سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا اس سے کیا فائدہ کہ ہم اسلاف پر فخر کریں اور اسلاف کی روحیں ہم سے متنفر اور ناخلف جانشین ہونے کی حیثیت سے شرمندہ ہوں اور ہمارے اخلاف ہمارا ذکر کرتے ہوئے بھی شرمائیں ہم آج محمد بن قاسم کی اولوالعزمی بہادری اور شجاعت و استقامت پر فخر کرتے ہیں اگر محمد شاہ، فیلیے اور واجد علی شاہ کا تذکرہ کرنے سے شرماتے ہیں کیوں اس لئے کہ ان کی زندگیاں تاریخ کے صفحات میں بدترین ہیں ان کی عیش پسندیوں اور عشرت سامانیوں نے ہماری ہزار سالہ عظمت کو پیوند خاک کر دیا اسی طرح اگر ہم نے اپنے اعمال و افعال سے اپنی قومی عزت و عظمت کو بنانے اور بڑھانے کے بجائے اس کو کم کیا تو ہمارے خلاف ہم پر لعنت بھیجیں گے اور ہمارے ذکر سے ان کی گردنیں جھک جائینگی۔

غازی محمد بن قاسم کی شخصیت اتنی ہے کہ ہمارے نوجوان اس سے سبق حاصل کریں اور اس راز کو سمجھیں کہ اسلامی تاریخ نے کیوں ان کے نام کو حیات جاوید اور زندگی دوام بخشدی غازی محمد بن قاسم کچھ عجیب الخلقت انسان نہ تھے ہمارے ہی طرح ان کے بھی دو ہاتھ دو پاؤں دو آنکھیں دو کان اور ایک ناک تھی ہماری ہی طرح وہ بھی کھانے پیتے ہیں ہنستے اور روتے تھے گر گئے تھے مگر کتنے ستر سالہ نوجوان ہیں جن کے یہ توقع ہو کہ ان کے بعد ان کا نام اور کام زندہ جاوید یہی سوچا جاسکتا ہے کہ کسی تک ہی عزت و توقیر سے لیا جائے گا اور تاریخ اپنے صفحات میں ان کو کوئی قابل ذکر جگہ دے گی کیونکہ یہ اور وہ کونسی صفات تھیں جن کی وجہ سے محمد بن قاسم کا نام اسلام ہند کی تاریخ میں ابد الآباد سے لیا ہوا۔ اور اس کو حیات جاوید حاصل ہوگئی ہے۔

حافظ شیراز فرماتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حقیقت یہ ہے کہ محبت اور عشق ہی ہے جو زندگی دوام بخشتی ہے جب تک حضرت عشق دل میں جلوہ فرما نہیں ہوتے اس وقت تک جریدۂ عالم پر کسی کو اپنے دوام کے ثبت ہونے کی توقع نہ رکھنی چاہیئے حضرت عشق ہی تھے جنہوں نے محمد بن قاسم کے دل کو زندگی بخشی اور جریدۂ عالم نے ان کے نام پر دوام کی مہر ثبت کر دی مگر کیا کوئی ایسا سترہ سالہ نوجوان مل سکتا ہے جس کا دل لذت عشق سے مطلق آشنا نہ ہو پھر کیا اس آتش عشق سے جوان دلوں میں بھڑکتی ہے امید ہے کہ بقول حافظ ان کا نام جریدۂ روزگار پر دوام کی عزت حاصل کر سکیگا اگر نہیں تو کیوں۔

اصل یہ ہے کہ عشق ہوس کا نام نہیں ہے اور نہ عشق عشق ہی نہیں جس پر جان کی بازی نہ لگائی جائے اور سر و بال دلیش نہ بن جائے مگر یہ کیفیت لذت نفس کے لئے نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی چیز کے لئے محمد بن قاسم کا دل سوز عشق و دانش محبت کا گلشن تھا اور اس سوز و تپش ہی کا کرشمہ جانسپاری و جاں نثاری تھا جس نے اس کو حافظ سعدی کے "آب رکنا باد و گلگشت مصلے" والے بلدن سے بھی خوبتر سندھ کے صحرائے ریگ زار میں لاڈالا ریگستان سندھ میں وہ اس لئے نہیں آیا تھا کہ وہاں سے بڑھکر اندرون ہندوستان جنت نشان میں رنگ رلیاں منائے اور یہاں کی دولت حسن اور حسین جمیل مناظر سے لطف اندوز ہو بلکہ اس کو یہاں عشق ملت و مذہب کھینچکر لایا تھا اور شوق شہادت کے ولولے نے اس کے سر کو بال دیش اور اس کی جان کو ہتھیلی پر کو جنبال بنا رکھا تھا۔

سندھیوں نے ایک اسلامی بحری قافلہ کو جو حج کی غرض سے جزیرہ سراندیب سے حجاج اور مسلمان ہوگا کو لیکر جا رہا تھا اندوطنان کی وجہ سے منتشر ہو کر سندھ کے ساحلوں کی طرف آگیا تھا اس قافلہ کو سندھیوں نے لوٹ لیا اور مسلمانوں کو جن میں عورت مرد بوڑھے بچے یتیم بیوگان سب ہی طرح کے آدمی تھے گرفتار کر لیا اور تمام اسباب لوٹ لیا ان غریب الوطن مسلمانوں کو سندھ کے راجہ داہر نے قید خانہ میں ڈال دیا پہلے اسلامی نمائندے متعینہ عراق یعنی حجاج بن یوسف ثقفی نے راجہ داہر نامی سندھ کو خط لکھا کہ اس طرح تمہارے آدمیوں نے ایک اسلامی بیڑہ کو تباہ کیا ہے لہذا سب مال مسلمانوں کو واپس کر دو اور بہ معاشیوں کو سزا دو لیکن راجہ داہر نے جب اس کا جواب نہایت بے پروائی لئے انکاری جواب دیا تو مجبوراً مسلمانوں

کو خید و بند سے نجات دلانے کے لئے حجاج بن یوسف ثقفی نے فوج کشی کی۔ پہلے چھوٹے چھوٹے فوجی دستے روانہ کئے گئے مگر وہ تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ اس کے بعد بڑی تعداد میں مجاہدین کے ساتھ روانہ کیا اور اس نے تمام مجنسے بعد تمام صوبہ سندھ کو ساڑھے تین سال کی قلیل مدت میں فتح کر لیا۔

واقعہ یہ ہے کہ ایران کے فتح ہونے کے بعد اسلامی شہنشاہی اور سندھ کی حکومت کی سرحدیں ایک دوسرے سے مل چکی تھیں اور صوبہ سندھ سے پہلے جزیرہ سراندیپ اور علاقہ مالابار اور ملکدیپ میں مسلمان مبلغین کی سعی سے بکثرت اسلام پھیل چکا تھا اور سراندیپ کا راجہ بھی مسلمان ہو چکا تھا جس وقت مسلمانوں کی لڑائی ایرانیوں سے شروع ہوئی تو حکومت سندھ نے ایرانیوں کا ساتھ دیا تھا اور متواتر تین جنگوں میں ایرانیوں کے ہمراہ ہو کر مسلمانوں سے لڑے تھے چنانچہ سندھی حکومت کی وجہ سے مسلمانوں کو ان لڑائیوں میں بڑی دقتیں اٹھانی پڑی تھیں اس بنا پر مسلمانوں کو سندھ پر حملہ کرنے کا مختار بنا دیا تھا مگر انہوں نے اس سے قطع نظر کر لی لیکن اس کے بعد ہی سندھ کے راجہ نے اپنا طرز عمل جارحانہ ہی رکھا اسلامی ملک کے باغیوں کو سندھ میں پناہ دی جاتی تھی اور ان کی ہمت افزائی کی جاتی تھی یہ اس غرض کے باغی نہ تھے جو اپنے ملک کو آزاد کرانا چاہتے تھے بلکہ زیادہ تر مسلمان ہی ہوتے تھے جو نہایت بیدردی سے اسلامیہ کو ذاتی پرخاش کی بنا پر نقصان پہنچانا چاہتے تھے مگر ان واقعات پر بھی سلسلہ جنگ شروع نہیں ہوا بلکہ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے اصلی وجہ یہ ہوئی کہ راجہ سراندیپ جو مسلمان ہو چکا تھا اس نے آٹھ جہازوں کا ایک بیڑہ تیار کر کے اس میں قیمتی تحائف خلیفہ کے لئے بار کئے تھے اور اس ملک کے جو مسلمان حج کو جانا چاہتے تھے نیز وہ مسلمان سوداگر جو غرض تجارت اور تبلیغ آئے تھے اور بعض بیوہ عورتیں اور یتیم بچے جن کے خاوند اور باپوں کا اس ملک میں انتقال ہو گیا تھا اتفاقاً بحری طوفان نے اس بیڑہ کو منتشر پریشان کر دیا تھا یہ بیڑہ دیبل ساحل سندھ پر آ لگا یہاں راجہ کی طرف سے ایک گورنر ہی رہتا تھا اس غیر مسلمانی اور حجاج کے بیڑہ کو نہایت بے رحمی اور بے دردی کے ساتھ لوٹ لیا گیا مردوں عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر کے جہازوں کو سندھی بیڑہ میں شامل کر لیا گیا۔ ان مصیبت زدوں میں سے نہ ایک کسی طرح بچ سکے اور انہوں نے ساری داستان غم حجاج کو جا سنائی اور یہ بھی بیان کیا کہ ایک بیوہ عورت پر جب تشدد ہوا تو وہ بے اختیار چلا اٹھی کہ اغثنی یا حجاج اے حجاج میری مدد کو پہنچو اور مجھے اس مصیبت سے بچاؤ۔ یہی بیان کیا کہ راجہ سراندیپ کے آدمیوں نے یہی سمجھایا کہ یہ جہاز ہمارے راجہ کے ہیں ان کو مت لوٹو اور یہ بیڑہ بطور سفارت کے جا رہا ہے مگر انہوں نے ایک نہ سنی ظاہر ہے کہ حجاج بن یوسف کو اس دردناک حادثہ کا حال سنکر غوث تکلیف ہوئی ہوگی۔ اسی قسم کا ایک واقعہ معتصم باللہ عباسی کے عہد خلافت عباسیہ میں پیش آیا تھا جبکہ قسطنطنیہ کے قیصر کے سامنے ایک مسلمان عورت برہنہ کی گئی تھی اور اس کی زبان سے بے ساختہ یا معتصماہ نکل گیا تھا اور جب یہ الفاظ دربار خلافت میں پہنچے تھے تو معتصم عیش و نشاط میں مصروف تھا مگر اس فریاد کے سنتے ہی معتصم آندھی اور مینہ کی طرح ہتھوں کی ہتھنیاں اور پہر تلے میں لٹ کر کے قیصر قسطنطنیہ کے سر پر پہنچ گیا تھا اور اس عورت کا انتقام لیکر اور قیصر کی اچھی طرح گوشمالی کر کے واپس آیا تھا یہ اسلامی حکومتوں کی ہمیشہ اور تقریباً ہر دور میں خصوصیت رہی ہے کہ وہ اپنے ناموس کے بچانے کے لئے برق و باد کی طرح دوڑ پڑتے تھے اور مسلمانوں پر کیا مخصر ہے مہابھارت کی عظیم الشان جنگ ایک عورت ہی کی بے عزتی کے سبب واقع ہوئی تھی اور دوپدی کی جو بیعزتی دریودھن کے بھرے دربار میں دوشاسن نے کی تھی وہی واقعہ مہابھارت کی عظیم جنگ کا سبب بن گئی جس نے ہمیشہ کے لئے ہندوستان کو تعزل اور پستی کے گڑھے میں ڈال دیا۔ دروپدی نے خود اگر یہ واقعہ اپنی زبان سے ایسے اشتعال انگیز طریقہ پر بانڈوں کے سامنے بیان کیا ہوتا کہ آج ہی وہ الفاظ بجلی کی طرح انسانی غیرت و حمیت پر گرتے ہیں۔

غرض یہ ایسے حوادث تو ہر قوم کے لئے باعث اشتعال ہوتے ہیں مگر حجاج بن یوسف ثقفی نے اس اندوہناک خبر کو سنتے ہی حل نہیں کیا حالانکہ واقعہ کی نوعیت حد درجہ دردناک تھی کہ ایک غیر مصافی سفارتی بیڑہ جس میں معصوم حاجی غریب الوطن بیوہ اور یتیم وارث اس کو خدا کون نہیں بلکہ خود راجہ کے آدمیوں نے لوٹ لیا تھا اور بیڑہ کو اپنے سرکاری بیڑہ میں شامل کر لیا تھا اور لوگوں کو قانع جیل میں مقید کر دیا تھا اگر ڈاکوؤں کا یہی فعل ہوتا تب بھی راجہ کا یہ فرض تھا کہ وہ تحقیقات کرنے کا عہدہ کرتا اور اسے مجرموں کو تلاش کر کے ان کو سزا دینے پر آمادگی ظاہر کرنی چاہئے تھی اور قیدیوں نیز مال اسباب کو واپس کرنا چاہیے تھا مگر چونکہ خود سرکاری دیبل نے یہ کیا تھا اس لیے راجہ داہر نے سندھ نے حجاج بن یوسف کے یہ لکھنے پر کہ

تمہارے سرداروں نے بے گناہ مردوں اور عورتوں اور بچوں کو گرفتار اور جہاز ہمارے صریحاً خلاف ہیں مال کے قبضہ کر لیا ہے اس لئے جہاز میں سامان ہمارے پاس بھیج دیجئے اور یکتا ہوں کو آزاد کر کے اپنے سرداروں کو بھیج دیجئے۔" یہ لکھ بھیجا کہ:-

"جہازوں کے لوٹنے والوں پر ہمارا بس نہیں چلتا تم خود آ کر اپنے قیدی چھڑا لو اور اپنا مال و اسباب لے جاؤ۔"

حجاج بن یوسف عامل عراق مزاج کی طبعی سختی سخت مزاجی سے جو لوگ واقف ہیں ان کو اس کے اس طرز عمل پر ضرور حیرت ہوگی کہ اس نے خبر کے سنتے ہی فوج روانہ نہیں کی بلکہ پہلے ایک مصالحانہ خط لکھا اور یا لکھوا ہی نہیں بلکہ کیا یعنی قیدیوں اور اموال کی واپسی چاہی حالانکہ آجکل ہی اس قسم کا کوئی خفیف سا واقعہ ہی پیش آتا ہے تو مجرموں کی سزا دہی و خلافی کے علاوہ تاوان کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور ایسے واقعہ کو بہانہ بنا کر چڑھائی کر دی جاتی ہے اور ایسے پر لیکچل معاملے کی زہریلی میں جکڑ دیا جاتا ہے کہ پھر ابھرنا دشوار ہو جاتا ہے اور گزشتہ جنگ عظیم اسی نوعیت کے ایک حادثہ کی بنا پر واقع ہوئی تھی مگر حجاج بن یوسف جیسا عامل عراق جو اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کی باہمی لڑائیوں میں سخت ظالمانہ شہرت رکھتا ہے اور جو بے انتہا سخت گیر اور درشت مزاج تسلیم کیا جاتا ہے اس نے یہی اس حادثہ پر اپنے اوسان قائم رکھے اور طبیعت کی فطری سختی گیری کو سلامت روی پر غالب نہیں آنے دیا اور واجبی سے بھی کم مطالبہ کا ایک مصالحانہ خط لکھنا ضروری سمجھا اگرچہ راجہ داہر کی عقل جذبۂ عناد و خصومت سے مغلوب نہ ہو گئی ہوتی تو اس کی فرض تھا کہ وہ اس خط کا شریفانہ جواب دیتا اور مال و اسباب اور قیدیوں کو واپس کر کے اسلامی حکومت سے خوشگوار تعلقات پیدا کر لیتا مگر اس نے یہ راستہ اختیار نہیں کیا۔

جب حجاج کے پاس یہ بیہودہ جواب پہنچا تو اس نے مجبور ہو کر عبد اسلمی کو یک

مختصر فوج دیکر روانہ کیا مگر عبد العاسی شہید اور اس کی فوج تباہ ہو گئی اس کے بعد بدیل مجالی چار ہزار فوج کے ساتھ بھیجا وہ بھی شہید اور اس کی ساری فوج شہادت یاب ہوئی اس کے بعد حجاج کو ہوش آیا اور اس کی سمجھ میں آیا کہ راجہ داہر نے لڑائی کی پوری تیاری کر لی ہے چنانچہ اس کے بعد حجاج نے خلیفہ ولید بن عبد الملک سے اجازت حاصل کر کے محمد بن قاسم کی سپہ سالاری میں بارہ ہزار فوج روانہ کی اس مہم کے سر کرنے کے لئے پہلے عامر ہبل عبد الملک نے اپنے آپ کو پیش کیا مگر حجاج نے اپنے داماد محمد بن قاسم بن محمد حکم بن عقیل ثقفی کو منتخب کیا۔ محمد بن قاسم اس وقت فارس کا گورنر اور شیراز میں مقیم تھا وہاں سے طلب کر کے حجاج نے محمد بن قاسم کو اس مہم پر روانہ کیا۔ مجالج نے ایک سترہ سالہ نوجوان کو کیوں پسند کیا بحیثیت داماد کے اس کے لئے یہ زیادہ مناسب تھا کہ ایک پردان صوبہ کا گورنر رہنے دیا جاتا حقیقت یہ ہے کہ محمد بن قاسم کے دل و دماغ اور اس کی روح سے حجاج بن یوسف آگاہ ہو چکا تھا اسے معلوم تھا کہ اس کے پہلو میں دل نہیں بلکہ عشق و ولولہ کا ایک آتشکدہ ہے اور اس کی روح حیات جاوید کی جویاں ہے اس لئے وہ شہادت کو اس قدر محبوب سمجھتا ہے جس قدر کوئی بندہ سامان زندگی کو عزیز رکھتا ہے اور ایک ایسی مہم پر اور ایک ایسے ملک میں جہاں مسلمانوں کے لئے بالکل نیا تھا ایسے ہی شخص کو بھیجا جا سکتا تھا جو موت کو زندگی سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہو اور جس ملت نے جس کے سر کو دبال دوش بنا رکھا ہو۔

بہر حال ان حالات کے ماتحت غازی محمد بن قاسم صرف بارہ ہزار فوج کے ساتھ عازم ہندوستان ہوئے اس کے علاوہ خرم بن منبرہ کی سرکردگی میں ایک بحری بیڑہ بھی روانہ کیا جس میں سامان رسد کے علاوہ منجنیق کشائی کے آلات بھی تھے اور تقریباً بندر دیبل پر بیڑہ اور فوج ساتھ ہی پہنچے مجاہدین کی مزاحمت سب سے پہلے ارض دیبل پر راجہ داہر کی فوجوں نے کی مگر شکست کھا کر فرار ہونے پر مجبور ہوئی اس کے بعد بندر دیبل کا اسلامی فوج اور بیڑہ نے محاصرہ کر لیا اور تھوڑے عرصہ میں فتح کر لیا فتح کرنے کے بعد کسی قسم کی لوٹ مار یا قتل و غارت گری نہیں کی گئی بلکہ دیبل کے افسر جیل خانہ کو وہاں کی حکومت سپرد کر دی حمید بن ذراع کو اس کی ماتحتی میں شحنہ یا افسر پولیس مقرر کر کے آگے بڑھا۔

دیبل کی فتح کا حال سنکر راجہ داہر نے غازی محمد بن قاسم کو لکھا کہ اس فتح پر تم مغرور نہ ہو جانا ہم تمہارا نشہ ہی پانی نہ ہو ڑیں گے اس کا جواب غازی نے یہ دیا کہ اس سے اس کی حوصلہ داری کی وجہ صاف معلوم ہو جاتی ہے۔

ہم نے آپ پر آپ کی اس اعمالی کی وجہ سے چڑھائی کی ہے کہ آپ نے سراندیپ کے جہازوں کا مال جو خلیفہ کے لئے جا رہا تھا لوٹ لیا اور سینکڑوں مسلمانوں کو پکڑ کر قید کیا عورتوں بچوں کو لونڈی غلام بنایا ہمارے خلیفہ کے زمان کا ادب ساری دنیا کرتی ہے مگر آپ نے اس کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا جبکہ خلیفہ نے حکم دیا ہے کہ آپ کو اس گستاخی و بداعمالی کی سزا دوں آپ نے جو اپنی قوت و شوکت کی نسبت لکھا ہے اس سے اطلاع ہوئی مگر ہم لوگ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ

دیبل کی فتح کے بعد اسلامی لشکر بیرون کی جانب متوجہ ہوا مگر یہاں کے لوگوں نے مجاہد بن یوسف سے پہلے ہی امان طلب کر لی تھی وہاں کے شہری تحائف و ہدایا کے ساتھ اسلامی لشکر کے استقبال کے لئے نکلے اور عزت و احترام کے ساتھ شہر میں لے گئے اسلامی سپہ سالار نے بھی اس شہر والوں کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا۔

اس کے بعد ستہ سالہ سنبایا ہیروج کی طرف روانہ ہوا یہاں راجہ کے بھتیجہ نے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کیا مگر تاب مقاومت نہ لا کر ایک دن رات راتوں رات فرار ہو گیا مگر پکڑ لیا گیا اسلامی لشکر پر شبخون مارنے کی کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہ ہوئے بہت سے جاٹ گرفتار ہو کر لائے گئے تو محمد بن قاسم نے ان کو نصیحت کر کے چھوڑ دیا اسی قسم کا حسن سلوک تھا جو جاٹوں کے قبول اسلام کا سبب ہوا۔

یہاں سے غازی نے سیوستان کا رخ کیا اور اسے بھی فتح کر لیا اور یہاں کے باشندوں کو انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا غرض اسی طرح فتوحات حاصل کرتا ہوا راجہ داہر سے بمقام جے وار مقابل ہوا اس میدان میں اسلامی لشکر کی تعداد بندرہ ہزار تھی اور راجہ داہر کی فوج کی تعداد بیس تیس ہزار زرہ پوش سپاہی دس ہزار نیزہ بردار اور ساٹھ ہتھنی ہاتھیوں پر مشتمل تھی محمد بن قاسم کے ہمراہ کل ۱۲ ہزار مجاہدین آئے تھے اتنی جنگوں میں بہت سے شہید ہو چکے تھے اس لئے ۱۰ ہزار فوج کے قریب اصلی مجاہد فوج باقی رہ گئی تھی لیکن اس معرکہ میں ۱۵ ہزار فوج یہاں کی گئی ہے یہ سب وہ لوگ تھے جو اسی وقت ان میں محمد بن قاسم کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے تھے بہر حال یہ معرکہ تین دن گرم رہا تیسرے دن راجہ داہر کی فوج کا بڑا حصہ مقتول ہوا اور اس کے بعد بھگدڑ برپا گئی مگر راجہ داہر ایک ہزار فوج کے ساتھ میدان جنگ میں ڈٹا رہا اور داد مردانگی دیکر محمد بن قاسم کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس معرکہ نے اس حقیقت کو آشکارا کر دیا کہ اب اس ملک کی قسمت مسلمانوں کے ساتھ وابستہ ہو گئی ہے قتل داہر کے بعد بہت سے برہمن اور فوجی سرداروں نے آکر محمد بن قاسم کی خدمت میں مسلمان ہونے کی درخواست کی چنانچہ ان کو مسلمان بنا لیا گیا دوسرے دن محمد بن قاسم نے منادی کرا دی کہ ہر شخص آزاد ہے جس کا جی چاہے مسلمان ہو جس کا جی چاہے اپنا آبائی مذہب برقرار رہے ہر شخص اپنی مرضی کا مالک ہے یہ نافع رہے کہ اس معرکہ میں وہ باغی مسلمان باغی بھی تھے جن کو راجہ داہر نے پناہ دی تھی اور وہ بھی اس کی طرف سے اسلامی لشکر سے لڑے تھے مگر ان باغیوں کا سردار محمد علافی بچ نکلا تھا جاٹ راجہ داہر کا بیٹا جے سنگھ اور محمد علافی یہاں سے نکل کر برہمن آباد میں جا کر قلعہ بند ہو گئے اور اس کی رانی ستی ہو گئی برہمن آباد کا محاصرہ چھ ماہ کے محاصرہ کے بعد بڑی دقتوں کے بعد فتح ہوا کیونکہ یہ مشہور و مضبوط قلعہ تھا اور داہر کے انتظامات کر کے محمد بن قاسم آگے بڑھا۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ برہمن آباد میں بھی کسی کو ذرہ بھر نقصان نہیں پہنچایا بلکہ شہر کے انتظامات بھی اہل شہر ہی کے سپرد کر دیئے گئے۔

یہاں سے روانہ ہو کر راجہ داہر کی راج دہانی شہر الور کی طرف روانہ ہوا اور یہ شہر بھی شہر والوں نے بغیر لڑے بھڑے سپرد کر دیا اس کے بعد محمد بن قاسم نے ملتان کا رخ کیا اور ملتان کو بھی فتح کر لیا جس کے بعد صوبہ سندھ کی فتح مکمل ہو گئی۔ محمد بن قاسم کے وقت کی صوبہ سندھ آج کے صوبہ سندھ سے مختلف اور بہت وسیع تھا۔

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ حاجیوں کے بیڑہ کی غارتگری کا مسلمانوں نے بہانہ بنا کر حملہ کیا ہو تو ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ تمام مسلمان جو ان جہازوں سے گرفتار کئے گئے تھے وہ سب راجہ داہر کے جیل میں پہلے سہرالور پھر برہمن آباد کے جیل میں مقید تھے اور بالآخر فتح سندھ کے بعد ان کو رہائی ملی۔

محمد بن قاسم نے اپنے تمام زمانہ سپہ سالاری و حکومت میں ایک تجانہ بھی نہیں

تڑپا نہ کسی ایک غیر مصافی شہری کو قتل کیا نہ ان کے اموال اور زمینیں ضبط کیں بلکہ اکثر بیشتر قدیمی ہندوؤں سے اطاعت و فرمان برداری کا معاہدہ کر کے وہاں کی حکومت ان ہی کے سپرد کر دی۔

حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ ہر اک معاملہ کی رپورٹ ان کو کرتے رہیں اور مرکز سے جو ہدایات آئیں ان کی تعمیل کریں چنانچہ محمد بن قاسم نے اس حکم کی حرف بحرف تعمیل کی اس زمانہ میں جو واقعات موصول ہوئے ان میں سے چند یہاں نقل کئے جاتے ہیں جس سے پتہ چلیگا کہ محمد بن قاسم نے ہندوستان میں کس قسم کی پالیسی اختیار کی اور ہندوؤں کے ساتھ کیسا طرز عمل اختیار کیا فتح دیبل کی اطلاع پاکر حجاج نے محمد بن قاسم کو لکھا:۔

"جب تم ملک پر قابض ہو جاؤ تو قانون کی استواری اور لشکر کی رفع اختیاج کے بعد تمام اموال خزانہ کو رعایا کی بہبود اور رفاہ خلق میں خرچ کرنا اور یاد رکھو کاشتکاروں، کاری گروں، سوداگروں اور پیشہ وروں کی خوشحالی فارغ البالی سے ملک آباد، سرسبز ہوتا ہے رعایا کے ساتھ ہمیشہ رعایت کرو کہ وہ تمہاری طرف محبت کے ساتھ راغب ہوں"

دوسرا فرمان جس کا ذیل ہے:۔

"اہل ہیرون کے ساتھ نہایت نرمی اور دلدہی کا سلوک کرو ان کی بہبودی کے لئے کوشش کرو، لڑنے والوں میں سے جو تم سے امان طلب کرے اس کو دے دو، ان میں سے کسی قاتل کے اہل برادر تمہاری ملاقات کو آئیں تو ان کو قیمتی خلعت اور انعام واکرام سے سرفراز کرو، عقل و دانائی کو اپنا رہنما بناؤ، جو وعدہ کسی سے کرو اس کو ظہور پذیر کرو اگر تم سے قول و فعل پر سندھ والوں کو پورا پورا اعتماد و اطمینان ہو جانا چاہیئے"۔

تیسرا فرمان:۔

"جو کوئی تم سے جاگیر و ریاست طلب کرے تم اس کو ناامید نہ کرو۔ درخواستوں کو قبول کر، عفو و امان سے رعایا کو مطمئن کرو سلطنت کے چار ارکان ہیں اول ماوا، درگذر اور محبت۔ دوم سخاوت و انعام۔ سوم دشمنوں کی مزاج شناسی اور ان کی مخالفت میں عقل کو ہاتھ سے نہ دینا چہارم قوت و شہامت تمہارا جاہ و جلال سے جو عہد کرو اس پر قائم رہو جب تک مالگذاری دینے کا اقرار کر لیں تو ہر طرح ان کی اعانت و امداد کرو جب کسی کو سفیر بنا کر بھیجو تو اس کی عقل و امانت کو جانچ لو جو شخص توحید الٰہی کا اقرار کرے اس کے مال و اسباب اور ننگ کو برقرار رکھو لیکن جو اسلام قبول نہ کرے اس کو صرف اس قدر مجبور کرو کہ وہ تمہارا مطیع ہو جائے اور بغاوت و سرکشی سے باز آجائے جو بغاوت و سرکشی کرے اس سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، شریف و رذیل میں امتیاز کرو، ایسا بھی نہ ہو کہ تمہاری صلح جوئی کو دشمن تمہاری کمزوری محمول کریں"

چوتھا فرمان:۔

"پنجوقتہ نماز میں سستی نہ ہو تکبیر اقامت اور رکوع و سجود میں خدائے تعالیٰ کے حمد و ثنا میں شروع بیزاری کیا کرو زبان پر وقت ذکر الٰہی جاری رکھو کسی شخص کو نبوت و الوہیت خدائے تعالیٰ کی مہربانی کے بغیر میسر نہیں ہو سکتی اگر تم خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرو گے تو یقیناً مظفر و منصور ہو گے"

پانچواں فرمان:۔

تمہارا اہتمام و انتظام اور ہر ایک کام شرع کے موافق ہو مگر ہر خاص و عام کو امان دینے اور دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنے سے ایسا نہ ہو کہ کام بگڑ جائے جو لوگ بزرگ اور وزیر وقت ہوں ان کو صدر داماں دو مگر شریر اور بدمعاش کو دیکھ بھال کر آزاد کیا کرو اپنے عہد و پیمان کا ہمیشہ لحاظ رکھو اور امن پسند رعایا کی استمالت کرو (یعنی زمیندار گذشتہ کاملو)

ان فرامین سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ محمد بن قاسم نے سندھ کے ہندوؤں کے ساتھ کیسا طرز عمل اختیار کیا ہوگا اس گورنر جنرل اور فاتح لشکر کے فرامین میں جہاں تشدد و سختی، سخت گیری اور درشت مزاجی میں جہاں تک مسلمانوں کے باہمی مناقشات کا تعلق ہے سخت بدنام شہرت کا مالک ہے اگر ان احکام کی محمد بن قاسم زیادہ برابر خلاف ورزی کرتا تو حجاج اس کی کھال کھچوا لیتا اس لئے اس امر کا بھی امکان نہیں ہو سکتا کہ محمد بن قاسم نے اس کی خلاف ورزی کی ہو لیکن یہ صرف قیاس ہے اور جب تک واقعات سے اس کی تصدیق نہ ہو اس وقت تک مشتبہ رہتا ہے مگر محمد کہ واقعات خارجیہ اس میں ہیں بلکہ ان کی زبان اور زیادہ صاف اور واضح ہے اور وہ ناقابل انکار طریقہ پر شاہد ہیں کہ محمد بن قاسم نے رعایا پر بڑی عفو و درگذر امان دہی استمالت اور مفتوح نوازی میں ہدایات بالا پر ہی عمل نہیں کیا بلکہ اس قدر زیادہ عفو و درگذر سے کام لیا کہ حجاج کو جب معلوم ہوا تو اسے لکھنا پڑا کہ شریر اور بدمعاشوں کو دیکھ بھال کر آزاد کیا کرو" اس نے تین فیصدی سرکاری خزانہ میں سے برہمنوں کا حق مقرر کر دیا کہ وہ اس سے مندروں کا انتظام کریں مندروں کو جاگیریں عطا کیں اور جب برہمنوں نے آکر شکایت کی کہ ہندوؤں مسلمان سپاہیوں کے خوف سے بتوں کی پوجا کے لئے مندروں میں آنا ترک کر دیا ہے اس سے ہماری آمدنی میں کمی ہو گئی ہے اور بعض مندروں کی بیرونی عمارت کو سنگباری سے نقصان پہنچا ہے ان کی مرمت ہونی چاہیئے اور ہمارے جو حقوق ہیں دوسرے پیشہ وروں کی طرح ہم کو بھی ملنے چاہئیں محمد بن قاسم نے یہ کیفیت حجاج کو لکھ بھیجی اس کا فرمان موصول ہوا کہ:۔

"تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ برہمن آباد کے ہندو اپنے مندروں کی عمارت درست کرانا چاہتے ہیں چونکہ انہوں نے اطاعت قبول کر لی ہے لہٰذا ان کو تعمیر معبدوں کی عبادت میں آزادی حاصل ہونی چاہیئے اور کسی قسم کا جبر کسی پر مناسب نہیں"

محمد بن قاسم کے پاس جس وقت یہ فرمان پہنچا اس نے برہمن آباد کے تمام اکابر و امراء کو بلایا اور برہمنوں اور پوجاریوں کے حقوق کی تحقیق کی اور راجہ داہر کے زمانہ میں سلطنت کی طرف سے جو جو رعایتیں خاص تھیں وہ معلوم کیں اس کے بعد اعلان کرایا کہ جو لوگ اپنے باپ دادا کے مراسم کے پابند ہیں ان کو ہر قسم کی آزادی ان مراسم کے بجا لانے کی حاصل ہے کوئی شخص معترض نہ ہو سکیگا برہمنوں کو دان پان دکشنا اور بھیٹ جس طرح پہلے دیتے تھے اب بھی دیں اپنے مندروں میں آزادانہ پوجا پاٹ کریں حاصل ملکی میں سے تین روپے فیصدی برہمنوں کے لئے الگ خزانہ میں جمع کیا جائے گا اس روپیہ کو برہمن جس وقت چاہیں مندروں کی مرمت اور ضروری سامان کے لئے برآمد کرا سکتے ہیں اس کے بعد برہمنوں کے سب سے بڑے پنڈت کو آرام کا خطاب دیکر امور مذہبی کا

بہتمیم مقرر کر دیا:

حجاج کا ایک فرمان اور ملاحظہ ہو جس سے انتظام ملکی پر روشنی پڑتی ہے:۔

"جو لوگ اہل حرب میں اُن سے لڑا وجہ اطاعت قبول کریں ان کو امان دو۔ صناعوں اور تاجروں پر کوئی محصول یا ٹیکس نہ عائد کرو جو شخص زراعت میں زیادہ توجہ اور جانفشانی سے کام لیتا ہے اس کی مدد کرو اور تقاوی دو جو اسلام قبول کریں ان سے زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ لو اور جو لوگ اپنے مذہب پر قائم رہیں اُن سے سوی مالگذاری وصول کرو جو وہ اپنے ماجاوں کو دیا کرتے تھے"

جب سندھ بالکل فتح ہو چکا تو حجاج نے محمد بن قاسم کو خود مختار کر دیا یعنی تو شہ ہر ایک معاملہ میں مالے اور ہدایت دریافت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے صوابدید پر اقدام کرے۔ طابق معاملات ملکی کو فیصل کرنے کی اجازت دی چنانچہ لکھتا ہے:۔

"میں تمہارے ملکی انتظام سے بہت خوش ہوں تم ایسے کام کرو کہ تمہارا نام روشن ہو تمہارا ہر ایک کام میں مجھ سے صلاح پوچھنا تمہارے حزم و احتیاط کی دلیل ہے مگر فاصلہ اس قدر دور دراز کا ہے کہ خط و کتابت کے جواب پہنچنے میں دیر ہوتی ہے اور اس سے کاموں میں اتوا ہوتا ہے لہذا اب تم بطور خود رعیت نوازی و عدل گستری کے طریقوں پر آنا دانہ عمل درآمد کرو"

محمد بن قاسم کے ایفائے عہد کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے ہوگا کچھ ایسے لوگ گرفتار ہو کر آئے جو برابر لڑتے اور آخر وقت تک مسلمانوں سے برسر مقابلہ رہے تھے اور ان سے ایسے اعمال بافعال سرزد ہوئے تھے کہ نہ ہر طرح سے گردن زدنی اور کشتنی تھے محمد بن قاسم نے ان کے قتل کا حکم دیا ان میں ایک شخص نے رہائی و آزادی حاصل کرنے کی یہ ترکیب سوچی کہ محافظوں سے کہا کہ میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جو کبھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی انہوں نے کہا دکھا تو اس نے محمد بن قاسم کو دکھانے کا وعدہ کیا چنانچہ اطلاع ہونے پر محمد بن قاسم نے اس کو طلب کیا اور کہا کونسی چیز ہے دکھا اس نے کہا کہ وہ عجیب و غریب چیز ہے جو کبھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی مگر اس شرط پر دکھا سکتا ہوں کہ پہلے تم مجھے اور میرے تمام کنبہ اور خاندان کے لئے امان نامہ لکھدو چنانچہ محمد بن قاسم نے امان نامہ لکھدیا اس کے بعد اس نے موچھوں کو تاؤ دیا سر کے بالوں کو کھجلایا داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور بائیں کی انگلیوں کو سر سے لگا کر ناچنے لگا اور کہا کہ یہ تماشا کبھی تم نے نہ دیکھا ہوگا۔ محمد بن قاسم اپنی غلطی پر نادم تھا لوگوں نے کہا کہ اس نے دھوکہ دیا ہے اسے قتل کر ڈالنا چاہیئے محمد بن قاسم نے وعدہ کا لحاظ کر کے جیتا بھیجدیا اور حجاج سے ساری کیفیت لکھکر مشورہ طلب کیا حجاج نے خود خلیفہ سے دریافت کیا نیز علماء سے بھی دریافت کیا خلیفہ اور علماء سب ہی نے کہا کہ محمد بن قاسم کو وعدہ پورا کرنا چاہیئے چنانچہ محمد بن قاسم نے اس کو جیتا نہ سے رہا کر دیا اور اس کو اور اس کے خاندان کو امان دیدی۔

محمد بن قاسم نے اپنے زمانہ دور حکومت میں اس امر کا لحاظ رکھا کہ اس کی حکومت سے سندھ کے کسی طبقہ پر کسی قسم کو بھی اذیت اور تکلیف اور نقصان نہ پہنچے اس نے بستیوں کو بلند کیا سزا یافتہ لوگوں کو معاف کیا عفو و درگذر اور محبت سے دلوں پر اپنا سکہ جما دیا سب کو مذہب کی کامل آزادی دی ہندوؤں کے عبادت خانوں اور مندروں کی حفاظت کی اور ان کو جاگیریں دیں اور ان کے اوقاف کے پجاریوں کے لئے مستقل نظام کر دیا پروہتوں کا اعزاز بڑھایا ان کو ملکی عہدوں پر مامور کیا اور ایسا کام کیا کہ شیخ کلیتہ ان کی پیشوائی میں دیبل اور رعیت کی نگہداشت میں اس قدر مستعد ہو گئے کہ وہ بے دام ان کے غلام بن گئے۔

یہ ہیں حالات و واقعات محمد بن قاسم فاتح سندھ کے جو سترہ سال کی عمر میں ہندوستان آیا اور کل سات برس تین سال ہندوستان میں رہ کر پورے صوبہ سندھ ہی کو نہیں بلکہ اہل سندھ کے قلوب و ارواح کو بھی فتح کر لیا۔

ہمارے نوجوان مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے کہ وہ کون سے صفات و عادات تھے جنہوں نے ایک ستر ہ سالہ نوجوان عربی کو ایسی عظیم و جلیل فتح دلوائی اور اس کے نام کو شہرت دوام اور اس کی زندگی کو حیات جاوید عطا کی اور کیا ہم بھی ان محامد اخلاق و مستحسن صفات سے اپنے آپ کو متصف کر سکتے ہیں یا خدا نے ملیں صرف اس نے پیدا کیا ہے کہ غلامی میں پیدا ہوں غلامی میں زندگی بسر کریں اور غلامی کی ملعون حالت میں موت سے ہمکنار ہو کر ذلت کی گمنامی کی قبر میں جا سوئیں نو مسلمان اسلام میں ہر شخص محمد بن قاسم بن سکتا ہے اور محمد بن قاسم کر اپنی ملت اپنے مذہب اپنی قوم اور اپنے وطن کو ظلمت ذلت سے نجات دلا سکتا ہے اور اپنے نام تاریخ میں محمد بن قاسم کے ساتھ جگہ حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ تمہارے قلوب یاد حب ملت و وطن سے سرشار اور تمہارے دماغ عشق قوم سے معمور ہوں اور محمد بن قاسم کی طرح عالم انسانیت کے لئے تمہاری محبت دوبدل ہو اور اللہ کی مدد و نصرت تمہارے ملک و ملت کے ناپاک جذبات کو مغلوب ہونے اور تمہارے جوش عمل تمہارے ارادے غرائم و افکار میں جمود پیدا نہ ہو ہو پھر کیا تم محمد بن قاسم کی اولاد سے کوئی بستی میں رہنے والے ہو

---

# کتاب الرقوم یعنی شرح مثنوی مولینا روم

از طرف ہند علامہ مولوی محمد عبدالرحمن صاحب مدظلہ العالی، مثنوی شریف کی حالت فعلی حاجت بیان نہیں ہے یہی وہ کتاب ہے جو تاج عالم تصوف کی جان ہے، یہی کتاب ہے جو تشنہ کام طریقت کو جام معرفت پلاتی ہے یہی وہ کتاب ہے جس سے دنیائے تصوف شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک سیراب ہو رہی ہے، کوئی صوفی یا صوفی مزاج انسان ایسا نہیں جو اس کتاب سے مستغنی ہو، صوفیوں کو اس کی ضرورت، عالموں کو اس کی ضرورت، فاضلوں لکچراروں، فقیروں، اڈیٹروں کو اس کی ضرورت، ناخواندہ ہر شخص کے لوگوں کو ہر گھڑی اور ہر وقت اسکی ضرورت رہتی ہے، اور ہر شخص اپنے اپنے مذاق اور اپنے اپنے خیال کے مطابق اس سے مطلب لے سکتا ہے، پس ایسی علمی مفید کتاب کی شرح کو ہم نے ایک فاضل اجل اور عالم بے بدل سے جو تصوف کے اسرار سے پورے طور سے واقف ہیں، ایسے انداز پر لکھوایا ہے جو اس سے پہلے کسی نے اختیار نہیں کیا، مثنوی کا ہر شعر علی الترتیب بعض بعض مشکل الفاظ کو زیر زبر لگا کر لکھا ہے، مشکل الفاظ کی پوری تشریح کی گئی ہے ہر شعر کی صرفی نحوی ترکیب کی گئی ہے، ہر شعر کے اندر علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات مضمر ہیں ان کو ظاہر کر دیا ہے، ہر شعر کا ترجمہ اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ تحت اللفظ بھی ہے اور بامحاورہ بھی اور ہر شعر کا مفصل مطلب لکھا گیا ہے، اور عجیب و غریب عرفانی تشریح کی گئی ہے، جس کا انداز اس قدر والہانہ ہے کہ مثنوی کے متعلق یہ صحیح معلوم ہونے لگتا ہے کہ ہست قرآں در زبان پہلوی جا بجا بلکہ قدم بقدم اشعار کے مطابق قرآن و احادیث کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں، بڑی تقطیع، پانچ سو صفحے کی ضخامت ہے، اور اعلیٰ درجہ کی مجلد ہے، قیمت مجلد ۴ روپیہ محصول ڈاک ۱۲ آنہ کل عا ڈھائی روپے میں یہ شاندار کتاب منگا کر اپنی روح کو تازہ غذا پہنچایئے، دو برس کے بعد صرف ۱ اہزار جلدیں ملی ہیں اس لئے جلد منگا لیجئے، منیجر رسالہ مولوی حمید یہ پریس دہلی

# ہماری حالت زار کا ایک رُخ

(از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی)

یہ ایک بہت مشہور مقولہ ہے اور بالکل صحیح مقولہ ہے کہ افلاس آدمی کے لئے سب سے بڑی لعنت ہے افلاس کی بدولت ہزاروں نیک اور شریف انسانوں کی زندگیاں تباہ ہو جایا کرتی ہیں اور وہ ایماندار، فیاض اور اپنے بنی نوع کے بہی خواہ اور ہمدرد ہونے کی بجائے دغاباز، چور، خود غرض اور خنس پرست بن جاتے ہیں ایک انسان اگر اپنے ہی جیسے انسان کے آگے ہاتھ پھیلانے اور بھیک مانگنے پر مجبور ہوتا ہے تو اسی افلاس کے سبب اور ایک آدمی اپنے ہی جیسے دوسرے آدمی کی غلامی اختیار کرتا ہے تو صرف اسی ناداری و محتاجی کے سبب سے اپنے اور اپنے بچوں کے پیٹ بھرنے کی ضرورت نے اکثر خدا سے ڈرنے والے اور ایماندار آدمیوں کو مجبور کر کے اس بات پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ چوری، دغابازی اور قتل جیسے مہیب گناہوں کے مرتکب ہوں افلاس ایڈ اضلیں ہی نے لاکھوں خنس اور لاوارث شریف عورتوں کو بھی مجبور کر کے اس نہانی ذلت اور شرم کے قبول کرنے پر آمادہ کیا ہے کہ اپنے عزیز ترین جسم نسوانی کی نہایت ہی قلیل قیمت پر فروخت کر کے اپنی اور بچوں کی روٹیاں چلائیں حالانکہ یہی گناہگار اور مجرم ہستیاں اپنی فوشحالی اور غیر محتاجی کے زمانہ میں اس قسم کے گناہوں کے خیال تک سے کانپ جایا کرتی تھیں اور عصمت کا خیال ان کے دلوں کو لرزا دیا کرتا تھا یہ کہنا تقریباً بالکل فضول ہے کہ یہ صرف تند اور خلس مزاج اور عورتیں اگر کوشش کرتے تو ایمانداری سے بھی روپیہ کما سکتے تھے تجربہ ہمیں بتلاتا ہے کہ محنت اور مزدوری انہیں لوگوں کو بآسانی سے ملا کرتی ہے جو اس طریقہ زندگی کے عادی ہو چکے ہیں نئے لوگ جنھیں ضرورت مجبور کر کے مزدوروں کی صف میں کھڑا دیتی ہے مزدوری حاصل کرنے میں بہت کامیاب ہوا کرتے ہیں ان کا کہنا کہا اور مزاج عام مزدوروں سے کچھ اس قدر الگ ہوتا ہے کہ کوئی ان سے کام لینا پسند کرتا ہے تو صرف اسی حالت میں کہ جب کوئی اور پرانا مزدور نہ ملے اس لئے نئے مزدوروں کو ہمیشہ کچھ زمانہ مزدوری کرنے کے آداب اور مزدوروں جیسے طور طریقے سیکھنے پر صرف کرنا پڑتا ہے اب اگر اس زمانہ تلمذ کے گذارنے کے لئے ان کے پاس کچھ سرمایہ ہے تب تو وہ چند روز میں کامیاب ہو جاتے ہیں ورنہ بصورت دیگر مزدوری ملنے کی طرف سے مایوس ہو کر دام، حلال اور نیک روزگار کا امتیاز چھوڑ کر قینچی ہیں اور ان کاموں پر اتر آتے ہیں جو انھیں اشرف المخلوقات کی قابل رشک بلندی سے گرا کر اس ذلیل اسفلیت کے پست اور ذلیل گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔

بھوک اور آئندہ بھوکے مرنے کا خوف انسان کے دماغ کو بالکل بیکار کر دیا کرتا ہے اور اس میں کسی بات پر غور کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رہتی اس کے پیش نظر صرف ایک مقصد ہوتا ہے اور یہ کہ کسی نہ کسی طرح کہیں سے کچھ روپیہ حاصل کیا جائے اور جب یہ خیال دماغ پر اس قدر حاوی ہو جائے کہ نتائج کی طرف سے اسے بالکل بے پروا کر دے تو پھر وہ تمام ایسے کام کر گزرتا ہے جو بحالت صحت عقل کبھی نہ کر سکتا قحاط زدگی کے ایام میں اسے دیکھا ہے کہ ماؤں کی خاطر ایک ہنستے کھیلتے بچے کو مار کر کھانے میں ڈال دینا یا ایک آدھ زیور کے لئے بلا تکلف عورتوں کو قتل کر دینا معاملوں کو سوا دو پانی بلا رانی کے حالات اسباب پر قطعہ جنی کہ ہر قسم کی شرافت نفس کو خیر باد کہہ بیٹھنے لگتا ہے سب ضرورتمندی اور افلاس کے کرشمے ہیں اور کون کہہ سکتا ہے کہ انسان کے لئے افلاس بدترین لعنت نہیں ہے۔ "ضرورت" کے متعلق مشہور ہے کہ وہ "ایجاد کی ماں" ہوتی ہے یعنی ہر نئی چیز کے ایجاد ہونے کا باعث اس چیز کی ضرورت ہوتی ہے پیٹ کی ضرورت ہی ایجاد کی ماں ہے مگر اس ضرورت کے رفع کرنے کے لئے انسانی دماغ زیادہ تر ایسی ایجادیں کیا کرتا ہے جو اس کے بنی نوع کے لئے مفید کار آمد ہونے کے بجائے مضر اور مہلک ثابت ہوں چوری نقب زنی جیب تراشی ٹھگی، بٹ کٹی جعل سازی وغیرہ سب پیٹ کی ضرورت نے ایجاد کرائی ہیں اور یہ وہ ایجادیں ہیں جو ہمیشہ نسل انسانی کے لئے ماتھے پر کلنگ کے ٹیکے کا کام دیا کریں گی اور جیل خانوں کی آبادی اور پھانسی گھروں کی رونق کا باعث ہوا کریں گی۔

ہندوستان میں بے زری اور افلاس روز افزوں ترقی پر ہے اور برجنہ طرز کی حکومت کے زمانہ میں اس سے بہتر حالت کی کسی طرح توقع ہی نہیں کی جا سکتی بیرونی ملکوں سے جو سیاح یہاں آتے ہیں ان میں سے اکثر وہ لوگ جو صرف سطحی نظر رکھتے ہیں ریلوں موٹروں، ٹرینوں اور بجلی کے بلبوں اور چراغوں کو دیکھ کر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ہندوستان کی دولتمندی بڑھ رہی ہے اور لوگ عام طور پر خوش حال ہیں مگر یہ صرف ایک دھوکہ ہے ہندوستان کی آبادی صرف ان چند امراء کا نام نہیں ہے جو شہروں میں اونچے اونچے محل بنا کر رہتے ہیں نہ ان تاجروں کا نام ہے جو اپنی دکان کی رونق کے لئے بجلی کی روشنی اور قمقمے لگانے پر مجبور ہیں ہندوستان کی اصلی آبادی وہ غریب کاشتکار ہیں جو دیہات میں رہتے ہیں اور جو گرمی کی جھلساتی دھوپ میں ننگے سر اور ننگے بدن صبح سے شام تک ہل چلایا کرتے ہیں یا وہ ناداز اور مزدور غریب مزدوریاں جو مزدوری اور محنت کرنے کے لئے شہروں میں تو رہتے ہیں مگر اس طرح کہ ان کا کوئی گھر نہیں ہوتا دن بھر کے لئے تو ان کا گھر وہ مکان یا دوکان ہوتی ہے جہاں وہ کام کرتے ہیں اور رات کو ان کا گھر کسی سبھی کی سیڑھیاں یا کسی دکان کا چبوترہ ہوا کرتا ہے جاڑے میں ان کے لئے بستر اور انتہائی سردی کے موسم میں یہی برف باد ہوا میں سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کے پاس اکثر ایک پھٹی ہوئی پرانی چادر کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا یہ ہندوستان کی اصلی آبادی ہے اور تا وقتیکہ یہ خوشحال اور فارغ البال نہ ہو جائے ہندوستان کبھی خوشحال نہیں ہو سکتا۔

ملک کی آبادی عام طور سے تین طبقوں پر منقسم ہوا کرتی ہے ایک طبقہ تو امیروں اور رئیسوں کا ہوتا ہے جن کی آمدنی ان کی ضرورت سے بہت زیادہ ہوتی ہے دوسرا طبقہ متوسط الحال لوگوں کا ہوتا ہے جن کی آمدنی کسی قدر ضرور ہوتی ہے کہ ان کی تمام ضروریات انتہائی سے پوری ہوتی رہیں اور تیسرا طبقہ غریبوں کا ہوتا ہے جو بالکل محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں اگر دونوں مل جاتی ہے تو کپڑا میسر نہیں ہوتا اور کپڑا مل جاتا ہے تو روٹی نصیب نہیں ہوتی غرض یا ملک کی خوشحالی اس بات پر منحصر ہے کہ اس میں امیروں اور متوسط الحال لوگوں کی تعداد زیادہ ہو

اور مفلوک الحال طبقہ بہت کم ہوں ہندوستان میں اس غریب طبقہ میں زمانہ ترقی کر رہی ہے اور متوسط الحال طبقہ آہستہ آہستہ مفلس اور مفلوک الحال طبقہ میں جذب ہوتا چلا جا رہا ہے امیروں کی تعداد ہر قوم میں تھوڑی ہوا کرتی ہے اور ہندوستان میں بھی ان کی تعداد تھوڑی ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اب ایسے لوگوں کا وجود بھی خطرہ ہوتا چلا جا رہا ہے جنھیں دونوں وقت پیٹ بھر کر روٹی مل جاتی ہے اور ہاتھوں میں ضرورت کے لائق لحاف اور توشکیں میسر آجاتی تھیں ہندوستان کی خوشحالی کا صحیح اندازہ موٹروں اور ٹریموں یا بجلی کے ہنکھوں اور چراغوں کی افراط سے نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان بھیک مانگنے والوں کی افراط سے ہو سکتا ہے جو ہر گلی ہر سڑک ہر دوکان ہر مکان اور ہر مسجد یا مندر کے دروازہ پر ہر وقت نظر آیا کرتے ہیں یا پھر ان انسانی عجوبوں کو دیکھ کیا جا سکتا ہے جنھیں ضرورت اور افلاس نے اس قدر خطرناک بنا دیا تھا کہ وہ مہروں کی حفاظت کی خاطر انہیں جیل خانوں میں بند کرنا پڑا قوم کا یہ بڑھتا ہوا افلاس ایک خطرۂ عظیمہ ہے اور صرف خطرہ ہی نہیں بلکہ قوم کی کامل تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے اس لئے اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو اس کی طرف کامل توجہ کرنی ضروری ہے۔

مفلسی اور محتاجی کے صرف دو سبب ہو سکتے ہیں یا تو یہ کہ قوم کے افراد میں سستی اور بیکاری عام ہو جائے اور لوگ اپنے وقت کو کام میں لانے اور محنت و مشقت کرنے سے جی چرائیں یا یہ کہ وہ محنت ہی کریں اور نہ یہ بھی کمائیں مگر جتنی آمدنی ہو اس سے زیادہ خرچ کر دیا کریں بدقسمتی سے ہماری قوم میں افلاس کے یہ دونوں اسباب موجود ہیں اور صرف موجود ہی نہیں بلکہ اس قدر عام ہیں کہ اگر انہیں ہماری قومی خصوصیات کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا ہماری سستی اور بیکاری کا یہ عالم ہے کہ ہم سے تقریباً ہر شخص اگر اسے بیٹھے بٹھائے روٹی مل جائے تو ہرگز اکہرا ہیٹھا پسند نہ کرے گا اور اگر بیٹھے بیٹھے مل سکے تو کھڑے ہونے کو ایک غیر ضروری اور تکلیف دہ حرکت خیال کرے گا ہمارے نوجوان ہی جن میں قدرتی طور پر کام کرنے کی قوت اور محنت و مشقت کرنے کا شوق بہت زیادہ ہونا چاہیئے تنہا چارپائیوں پر پڑے رہنے یا دن بھر تاش اور شطرنج میں وقت گزارنے کو محنت کرنے پر ترجیح دیتے ہیں اور یہ قوم کی انتہائی بدقسمتی ہے عمر زیادہ ہونے پر انسان کے قویٰ میں انحطاط اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس لئے طبعاً ہی وہ زیادہ آرام اور کم کام کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور درحقیقت جوانی ہی وہ زمانہ ہے کہ جب آدمی زیادہ سے زیادہ محنت کر کے اپنے اس زمانہ کو بھی خوشحالی کا دیکھنا سکے اور بڑھاپے کے لئے بھی اتنا پس انداز کر لے کہ راحت و آرام کے ساتھ اس بیکاری اور معطلی کے زمانہ کو بسر کر سکے ہمارے نوجوان اول تو کام کرنے کی جانب راغب ہی نہیں ہوتے اور کچھ اسی کو اچھا سمجھتے ہیں کہ وہ خود تو دن بھر پڑے رہیں میز کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تماش کھیلا کریں اور ان کی بوڑھی ماں سلائیاں ٹوٹ کر کشیدے کاڑھ کے یا دوسروں کی خدمت کر کے اپنا اور اپنے جوان بیٹے کا پیٹ پالے اور اگر کچھ کرتے بھی ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تمام دنیا کی گردن پر ایک احسان عظیم کر رہے ہیں کام سے واپس آنے پر ان کا دماغ آسمان پر ہوتا ہے اور جب تک ماں بیوی، چھوٹے بھائی اور بہنوں کو دو چار گالیاں نہ سنا لیں بلکہ شاید مار پیٹ نہ لیں اس وقت تک کام کرنے کی تکان دور نہیں ہوتی اس قدر احسان جتا کر اور گھر بھر کے لئے ایک مصیبت بنکر بھی وہ صرف اتنا ہی کھانا ضروری خیال کرتے کہ جتنے سے ان کی ہوا و ضرورتیں بڑے بھلے طریقہ پر پوری ہو جائیں اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیمار ہو جانے پر یا ضعیفی کے زمانہ میں ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا اور وہ اس بات پر مجبور ہوتے ہیں کہ زندگی کا آخری زمانہ دوسروں کی خیرات و زکوٰۃ پر بسر کریں اور قوم کے اس ذلیل طبقہ میں برابر اضافہ کرتے رہیں جو قوم کے لئے باعث ننگ و عار ہے۔

آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے کا مرض بھی ہم لوگوں میں بہت عام ہے اور ایسے دور اندیش لوگ قوم میں بہت ہی کم ہیں جو آج کی آمدنی میں سے کل کی اتفاقی ضرورتوں کے لئے کچھ بچا رکھیں ہماری ادراک بھی اکثر ہماری حیثیت سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے اور پوشاک میں بھی ہم اپنی استطاعت سے بہت زیادہ تکلف کرتے ہیں ہر شخص کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ اس کا شمار شہر کے معززین میں ہو لیکن یہ تمنا بجائے خود نہایت اچھی ہے مگر اس کے معنے یہ ہرگز نہیں ہیں کہ ہم صرف اپنے ظاہری لباس کو معزز بنا لیں انسان درحقیقت اپنے اعمال و اخلاق سے معزز بنتا ہے اور اگر ہمارے افعال ہی نہ ہوں کہ ہو کچھ کمایا وہ دو دن میں خرچ کر ڈالا تو اطلس اور کمخواب پہننے کے باوجود ہمارا شمار کبھی معززین میں نہیں ہو سکتا خوراک اور پوشاک کے علاوہ ہماری سوسائٹی کا بالکل غیر ضروری اور فضول رسوم پر بھی برباد ہوتا رہتا ہے اور ایسی مثالیں قوم میں بہت عام ہیں کہ لڑکے یا لڑکی کے بیاہ کے موقع پر جو قرضہ لیا تھا وہ مرتے وقت تک کسی طرح نہ ادا کر سکا باپ دادا کے ترکہ میں جو تھوڑی بہت جائداد ملی تھی وہ اس قرضہ میں برابر ہو گئی نمود و نمائش کا شوق ہمیں اس قدر اندھا بنا دیتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کے عقیقہ اور ان کی رسموں پر تو سینکڑوں اور ہزاروں روپیہ برباد کر دیتے ہیں مگر کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ ان کے بعد بچے کے بڑا ہونے کے پڑھانے پر بھی ایک بہت بڑی رقم خرچ کرنے کی ضرورت ہوگی اور جو روپیہ کہ برادری کی مفت خوریوں کو کھلا کر ضائع کیا جا رہا ہے وہ اگر بچہ کی تعلیم پر صرف ہو تو زیادہ اچھا ہے عورتوں کے متعلق عام خیال ہے کہ وہ مردوں سے زیادہ کفایت شعار ہوا کرتی ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ملک کی عورتیں ان فضول رسموں پر روپیہ برباد کرنے میں مردوں سے بھی بازی لے جا رہی ہیں مردوں اور عورتوں کی ان خرابیوں کا اصلی سبب ان کی جہالت ہے اور جب تک میں صحیح اور مناسب تعلیم عام نہ ہوں گی ان خرابیوں کی اصلاح نہیں ہو سکتی ہماری قوم کو کہاں سے پہنچی ہے اور اگر کچھ کسر باقی ہے تو اسے ہمارے گم کردہ راہ رہنما پورا کئے دیتے ہیں اس لئے اگر ہمیں دنیا میں زندہ رہنا ہے تو اپنی موجودہ کرنی پڑے گی جس کی بہترین اور سب سے آسان صورت یہ ہے کہ ہم اپنا پیٹ کاٹ کر اور اپنے اوپر ہر قسم کی تنگی اور تکلیف برداشت کر کے اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں اور ان کے دلوں میں محنت کرنے کا شوق پیدا کریں یہی بچے جو آج گلیوں میں گلی ڈنڈا کھیلتے نظر آرہے ہیں کل کو قوم بنیں گے اور جیسی قوم وہ بنائیں گے یا بن سکتے ہیں ان کی موجودہ حالت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

**حیات سعدی** حافظ و شیراز سے متعلق شاعر میں نہوں نے اپنے افکار عالیہ کیں ذہنی تک پہنچنے کے عجیب غریب راستے بتلائے ان کے حالات زندگی بھی پڑھ لیجئے اس سے عجیب تر خیالات کا انکشاف ہوگا ان کے افکار کے موتی مفت ہاتھ آئیں گے قیمت عمدہ عاشقی مصول ۱۵ (منیجر حمیدیہ پریس دہلی)

# اچھوت اُدھار مولوی

(از قلم جناب محمد رسید۔ ورد اسسٹنٹ انجمن اجرائے مکاتب گورکھپور)

مولوی رسید علی حسین تہذیب نگر کے ایک نوجوان وکیل تھے۔ ان بوڑھے نوجوانوں کی طرح نہیں جو آئیل تہذیب سوسائٹی میں اکثر نظر آتے ہیں جن کی ساری جہانی و دماغی ذہنی عقلی باطنی خارجی قوت زبان میں مجتمع رہتی ہے ہمارے مولوی صاحب اس زمرہ کے نوجوانوں میں نہ تھے۔

وہ نہ دل زبان سے کہ اور دل دماغ ہاتھ پیر سے زیادہ کام لینے والے نوجوانوں میں تھے۔ جو اصول ایک مرتبہ دل میں قائم کر لیتے تھے اس پر ثابت قدم رہنے خواہ کتنا ہی مصائب و آلام روحانی و مالی ان پر پڑیں صبر و تحمل سے اپنے عزم بالجزم پر مستقل رہتے ایک کام کے ہوتے ہوئے دوسرے کام میں ہاتھ نہ بٹاتے جو شخص ایک درجن انجمنوں کا سکرٹری اور نصف درجن سوسائٹیوں کا پریسیڈنٹ اس سے یہ کام کی امید اگر سادہ لوح کریں تو کریں کوئی عقل سلیم رکھنے والا شخص نہیں کر سکتا۔ اس غریب کی ساری توجہ اور سرگرمی زبان کے راستہ اُڑ جاتی ہے مولوی صاحب اس نکتہ کو خوب سمجھتے تھے انہوں نے نچلی اور ذلیل قوموں کی سدھار کے لئے ایک انجمن قائم کر رکھی تھی اور اپنی خدمت اور آمدنی کا ایک خلیل حصہ اس کو فیر کی نذر کرتے تھے شام ہوتی کچہری سے آئے کچھ ناشتہ کیا سائیکل اٹھائی شہر کے متصل دیہاتوں میں جا پہنچے وہاں کہیں کھلان کھیتوں کے ساتھ بیٹھے ہیں کہیں کھیت میں کہیں جھونپڑیوں اور گھروں میں بیٹھے ہیں اور ان کی ٹھیٹھ بولی میں اخلاق اور مذہب کی گفتگو کرتے ہیں ان کے بچوں کو گود میں لیتے ہیں پیار کرتے ہیں آواز یا دوسری تعلیمیں میل ملاپ اور مذہب کی پستگی کے لئے نئے نئے سبیل ایجاد کرتے ہیں اور اہل گاؤں کی ان جدید طریقوں سے اصلاح کرتے ہیں۔

ایک سال ہی تو گذرا تھا کہ ان قوموں کی طرز معاشرت کی نئی دنیا ہو گئی شراب خوری قمار بازی شادی بیاہ کے ناجائز رسومات متفقود ہو گئے مگران چیزوں سے دار و گیر ہوتی تھیں ان میں کمی ہو جانے سے سب انسپکٹر حامد علی خاں بدظن ہو گئے۔

یہ رفیقہ مولوی صاحب کی اس ہمدردی نے نیچ قوموں کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم کر لینے اس پرگنہ میں تین سو اضلاع تھے اور نیچ قوموں کی تعداد تقریباً ہزار سے کم نہ تھی ان سبھوں کے ساتھ مولوی صاحب کو دلسوزانہ اور برادرانہ انس تھا ان کی شادیوں میں شریک ہوتے تھے ان کی مالی امداد کرتے تھے اگر ان میں فساد ہوتا تھا تو آپ فریاد مولوی صاحب کے یہاں آتی تھی ممکن نہ تھا کہ مولوی صاحب ان میں سے کسی کے بیمار ہونے کی خبر پائیں اور عیادت کے لئے نہ جائیں۔ مولوی صاحب جب خود ہی ہوا خواہ ہمدرد بھلائی چاہنے والے تھے تو ان کی ہر دلعزیزی کا ہونا ضرور تھا اور یہ ہر دلعزیزی صاحب کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی تھی۔

ایسے کام کے لئے روپیہ کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی جتنی بے غرض انسانیت اور دلی ہمدردی کے جوش کی ان کی سال بھر کی مستقل اور سرگرم ہمدردانہ کوششوں نے اس قدر ایک انقلاب پیدا کر دیا ان کے گرد اور چھوٹے بڑے ان کی خود لک رکھ اس کے ان کے سم و رواج سب گر گئے اور چڑھ گئے۔

اور سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ یہ لوگ اپنی عزت سیکھ گئے پہلے وہ چار جاہل چیٹ زمینداروں نے انہیں دبا کیا گر جب دیکھا کہ انہیں کچھ اور ہی دھن سوار ہے تو خاموش ہو گئے۔ دو چار کو ربا طن آدمیوں نے اس معاملہ میں پولیس سے چارہ جوئی کرنی چاہی: اردغم حامد علی خاں آمادہ بھی تھے مگر علاوہ فہرستوں اور دیگر نتیجہ خیز باتوں کے پاس کیا رکھا تھا جو کسی کی دال گلتی مولوی صاحب کے یہ تعلقات بڑھتے گئے آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ ایک مرتبہ علاقخوروں کے جو دھری کی لڑکی کی شادی میں انہوں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا۔

(۲) مولوی صاحب کی بیوی کا نام زبیدہ خاتون تھا زبیدہ عام مسلمان ستانی عورتوں کی طرح اپنے شوہر کی دل و جان سے محبت کرتی تھی۔ پڑھی لکھی تو بوتھی ہی نہیں مگر مولوی صاحب کے ساتھ رہتے رہتے مذہبی اور اخلاقی قومی معاشرتی مسائل سے کچھ مانوس ہو گئی تھی۔

لیکن اسے خواہ انسانی کمزوری کہو خواہ خلقی جس کو اس سے کسی بات کی برداشت نہ ہوتی تھی وہ زبان کی تیز تھی بات بات میں الجھتی تھی مگر کوئی چبھتی ہوئی بات کوئی دل جلانے والا لفظ اس کے دل پر اثر کا زخم پیدا کر دیتا تھا سننے کو تو یہ سن لیتی اور جواب دینا تو اس نے سیکھا ہی نہ تھا مگر اندر ہی اندر گھلنے کی عادی ہو گئی تھی صاحب اس خاصیت سے واقف تھے اس لئے وہ کبھی کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالتے جس سے اُسے صدمہ ہوتا کئی سال ہوئے جب مولوی صاحب کی وکالت کا شروع شروع تھا اور آمد خرچ میں روزانہ کشمکش رہتی تھی۔ زبیدہ نے بڑی گیارہویں کے دن ذرا فیاضی سے کام لیا اور بیس پچیس روپیہ کی شیرینی عزیز و اقارب میں تقسیم کر دی مولوی صاحب دن بھر کچہری کی خاک چھان کر خالی ہاتھ لوٹے اور یہ کیفیت دیکھی تو چہلا کر بولے "ایک جمعہ کے لئے مارا مارا پھروں اور تمہارے گھر والے اگر ہی مزاج تمہارا تو باپ سے کہا ہوتا کسی راجہ مہاراجہ سے شادی کرتا" زبیدہ چپ چاپ سر نیچا کئے سنتی رہی نہ جواب دیا نہ ساز مسئلت کی مگر کامل چھ مہینہ تک بخار اور ضعف جگر میں مبتلا رہی مولوی صاحب کو زندگی بھر کے لئے سبق ہو گیا۔ خیر مولوی صاحب دلو علاقخور کے یہاں سے کھانا کھا کر لوٹے آتا فاتا یہ خبر تمام شہر میں مشہور ہو گئی دوسرے دن زبیدہ کی نہیں کی تقریب میں گئی اس میں شہر کی دیگر رؤسا کی عورتیں بھی شریک تھیں زبیدہ کو دیکھ کر آپس میں کانا پھوسی ہونے لگے۔ ایک عورت نے جو ذرا بڑی اور شیخ خاندان کی معلوم ہوتی تھی اپنے قریب کی عورت سے کہا کہ ذرا ان کو دیکھئے مرد تو علاقخوروں کے ساتھ کھانا کھا کر آتا ہے اور یہ مولویانین ہی ہو گئیں کل مقابلہ کریں زبیدہ نے سن لیا اس نے سنانے ہی کے لئے یہ بات کہی گئی تھی نہ تو ملا ہی معلوم ہوا کہ کسی نے دل میں نشتر لگایا یا تقریب کا خیال نہ رہا فوراً گھر چلی آئی اور حملہ کا اثر رگ رگ میں اتر گیا کھانا پکا کر مولوی صاحب کو کھلایا پھر کچہری چلے گئے آج دیر تک اکیلے رو کر جی ہلکا کیا تھا اس خوشی میں بیوی کے بدلے ہوئے تیور انھیں نظر نہ آئے شام کو خوش خوش لوٹے تو دیکھا منہ ڈھانپے پڑی ہوئی ہے شرمندہ رہ گئے بولے۔

زبیدہ آج معمول کے خلاف لیٹی کیوں ہو طبیعت تو اچھی ہے۔ زبیدہ اٹھ بیٹھی اور بولی ہاں طبیعت اچھی ہے یونہی لیٹ گئی تھی۔ مگر یہ جواب مولوی صاحب کے لئے اطمینان بخش نہ تھا طبیعت اچھی ہے تو مونڈھوں پر بال کی مرچی کیوں نہیں بال

کیوں بکھرے ہیں چہرا کیوں اداس ہے میرے لئے برف کیوں نہیں منگایا گیا یہ خیالات معاً مولوی صاحب کے دل میں مترشح ہوئے کہ پہلے اتار کے کچھ اشتہ کیا اور پھر ادھر کی باتیں کیں دو چار لقمے ہی کھائے مگر ان باتوں سے کوئی اثر نہ ہوا زبیدہ یوں ہی ہوں ہاں کرتی رہی۔ شام ہوگئی مولوی صاحب کے سیر تفریح کا وقت آگیا سائیکل اٹھائی اور چل کھڑے ہوئے مگر زبیدہ کی افسردگی کا خیال دل میں کھٹکتا ہی رہا آج منصور گنج کے ایک دھنیے کے ہاں شادی تھی وہاں جا بیٹھے برات دور سے آئی مولیٰ تھی وہ لوگ شراب کے لئے ضد کر رہے تھے گھرانوں کی طرف سے بالکل انکار تھا وہ کہتے تھے کہ اب ہمارے یہاں یہ سب رسومات نہیں ہیں طرفین میں ردوکد ہو رہی تھی کہ مولوی صاحب جا بیٹھے ہار اتروں کو سمجھا بجھا کر راہ راست پر لائے ایسے موقعوں پر وہ نو دس بجے رات تک نہ لوٹتے تھے مگر آج اس کام میں ان کا دل نہ لگا زبیدہ کی افسردہ مرجھائی صورت آنکھوں کے سامنے پھرتی تھی وہ سوچ رہے تھے کہ آخر میری زبان سے کوئی ایسی بات تو نہیں نکلی مجھے تو خیال نہیں آتا کہ میں نے کچھ کہا ہو۔

پھر کیا باعث یہ افسردگی بے سبب نہیں ہے کچھ بات ضرور ہے انھیں تشویشوں سے بے چین ہو کر وہ سات ہی بجے گھر لوٹ آئے۔

(۳) مولوی صاحب کہاں لیٹے۔ زبیدہ سے اُس وقت بھی کچھ نہ کھایا گیا۔ اس کا چہرہ اب بھی اترا ہوا تھا۔ آخر مولوی صاحب نے پوچھا زبیدہ تم متفکر کیوں ہو۔

زبیدہ۔ اداس تو نہیں ہوں۔

مولوی صاحب۔ تمہاری طبیعت کیسی ہے۔

زبیدہ۔ طبیعت میں کیا ہوا۔ دیکھتے تو ہو اچھی خاصی بیٹھی ہوں۔

مولوی صاحب۔ ہیں نہ مانوں گا۔ تمہارے اداس ہونے کی ضرور کوئی نہ کوئی وجہ ہے کیا مجھے تم سے پوچھنے کا حق نہیں ہے۔

زبیدہ۔ آپ میرے دل و جان کے مالک ہیں۔ آپ کا حق نہ ہوگا تو کسے ہوگا۔

مولوی صاحب۔ تو پھر یہ پردہ کیسا میں تو تم سے اپنے دل کی بات کبھی نہیں چھپاتا۔

زبیدہ نے آنکھیں نیچی کر کے کہا۔ کیا میں کچھ چھپاتی ہوں۔

مولوی صاحب۔ ابھی تک چھپا تی نہیں تھیں۔ مگر آج ضرور چھپا رہی ہو۔

آنکھیں ملاؤ۔ میری طرف دیکھو۔ لوگ کہتے ہیں عورتیں ایک نگاہ میں مردوں کی محبت کا اندازہ کر لیا کرتی ہیں مگر شاید تم نے آج تک میری محبت کی قدر نہیں پائی۔ یقین مانو تمہاری اس افسردگی نے آج مجھے بہت بے چین کر دیا اگر اس وقت بھی نہ بتاؤ گی تو میں سمجھوں گا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں۔

زبیدہ کی آنکھیں آبگیں ہوگئیں۔

مولوی صاحب کی طرف جھک کر بولی میرے پیارے جو کانٹا کھٹک رہا ہے اُسے آپ نکال لیں گے؟

مولوی صاحب کے رونگٹے کھڑے ہو گئے گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور کانپتی ہوئی آواز سے کہا زبیدہ تم یہ سوال یونہی مجھ پر ظلم کر رہی ہو میں اور میری جان سب کچھ تم پر نثار ہے مجھ میں میری طرف سے ایسا خیال نہیں رکھنا چاہیے۔ زبیدہ سمجھ گئی کہ زبان سے کچھ کا کچھ نکل گیا بولی میرا مطلب یہ تھا کہ میں نے یونہی تمہاری محبت پر شک نہیں کیا میں نے یہ سوال صرف اس لئے پوچھا تھا کہ شاید تم میرے متفکر ہونے کا سبب پوچھو۔ میں اداسی میں یہ جانتی ہوں کہ میں جو کچھ کہوں گی وہ مجھے نہ کہنا چاہیئے یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ کو اس بات کے ماننے میں بہت دن صبر ہوگا اس لئے میں آپ سے چھپانا چاہتی تھی بات ہی تو تھی دو چار مہینہ میں بھول جاتی مگر آپ کی اس دھمکی نے مجھے مجبور کر دیا جس دن آپ یہ خیال کر لینگے کہ مجھے آپ پر اعتبار نہیں ہے تو جانے میری کیا حالت ہوگی۔

یہی دھمکی مجھے مجبور کر رہی ہے۔

مولوی صاحب۔ ہاں ہاں بخوف کہو۔ مجھے اب صبر نہیں۔

زبیدہ۔ آپ روزیوں کے ساتھ ملنا جلنا۔ کھانا پینا ترک کر دیں۔

جیسے بیگناہ قیدی منصف کی زبان سے سزا کا حکم سنکر لمبی سانس کھینچتا ہے اسی طرح مولوی صاحب نے ایک آہ سرد بھری اور ذرا دیر کے لئے دم بخود ہو گئے اور پھر اٹھکر بولے۔ بہت اچھا تمہارے حکم کی تعمیل ہوگی۔ دل کو صدمہ پہنچے گا لیکن کوئی مضائقہ نہیں صرف آنا اور نہ لانا دیجئے کہ یہ حکم کس کے ایما سے دیا گیا ہے یا دل میں خود بخود پیدا ہو گیا ہے۔

زبیدہ۔ مجھے عورتیں طعنہ دیتی ہیں۔ اور مجھے اس کی برداشت نہیں ان کی زبان پر میرا کوئی دعویٰ نہیں وہ جو چاہیں کہیں آپ پر میرا دعویٰ ہے اسلئے کہتی ہوں

مولوی صاحب۔ بہت اچھی بات ہے یہی ہوگا۔

زبیدہ۔ اب آپ سے ایک اور بھی آرزو ہے میں نے اپنے دل کی کیفیت آپ سے صاف صاف بیان کر دی مردوں کو طعنوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔ چونکہ عورتیں کمزور دل ہوتی ہیں اسلئے طعنے طعنہ سے بہت جلد متاثر ہوتی ہیں مگر آپ اس کا خیال نہ کریں مجھے طعنوں سے بچانے کے لئے آپ جو ترکیب کہیں گے میں سن لوں گی زیادہ سے زیادہ جی جلیگا تو میرا آنا جانا عورتوں سے ملنا جلنا ترک کر دوں گی۔

مولوی صاحب۔ زبیدہ کو گلے لگا کر کہا۔ زبیدہ مجھے یہ گوارا نہ ہوگا کہ میری خاطر تم طعنے سہو۔ تمہارے نازک دل پر طعنہ کا زخم لگے دوں گا تمہارے دل میں کبھی یہ خیال نہ آنے پائے کہ تم نے میری محبت کہاں رہی۔ لو اب خوش ہو اور اس خوشی میں کچھ سناؤ۔ زبیدہ خوش ہو گئی اس کا چہرہ روشن ہو گیا اس نے باجہ اٹھایا اور یہ مرثیہ سروں میں گانے لگی ؎

ہم تم ملے نہ تھے تو جدائی کا تھا ملال — اب یہ ملال ہے کہ تمنا نکل گئی

(۴) ایک ہفتہ گذر گیا۔ مولوی صاحب دیہاتوں کی طرف نہ گئے بیچ خوشی کے ساتھ برادرانہ زندگی بسر کرتے تھے ان کو اپنے تئیں انسان سمجھنے کے قابل بنایا۔ انہیں جہالت اور بدعت کے پنجے سے نکالنا یہ مولوی صاحب نے اپنی زندگی کا مشن بنا رکھا تھا اور اس راستہ میں ایک دیوار حائل پاکر کوئی عجب نہیں اگر وہ متفکر اور مغموم رہتے تھے انسان کو زندگی کا لطف اسی حالت میں حاصل ہوتا ہے جبتک اسے اس کا یقین رہتا ہے کہ میں اپنے فرائض انجام دے رہا ہوں۔ دنیا میں ایسے ہی ہزار بندگان خدا ہیں جو یہی نہیں جانتے کہ ان کے ذمہ بھی اور قومی فرائض کیا ہیں مگر ایسے آدمیوں کو انسان کہنا گناہ ہے اور سب سے گناہ ہے جن لوگوں کو برے کاموں کی عادت پڑ جاتی ہے وہ یہ جانتے کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں برا کرتے ہیں تاہم ہمیشہ وہی کام ہے باز نہیں رکھ سکتے۔ اور جائز و ناجائز سے نفع اٹھاتے ہیں جب کیفیت بُرے کاموں کے نشہ کی ہے تو نیک کاموں کا نشہ اس سے زیادہ ہے چین کرنے والا ہے تعلق ان لوگوں سے مولوی صاحب ضروری مشاغل میں مصروف رہتے مگر شام جہاں کے دلچسپ مشاغل کا خاص وقت تھا وہ بہت بیقرار ہو جاتے تھے اور اپنے قومی فرض کو شخصی فرض پر قربان کرنے کے لئے انہیں اپنے دل پر بڑا جبر کرنا پڑتا تھا جب اپنے

ہا منہ میں تنہا بیٹھے ہوتے تو وہ اپنے دل میں اس مسئلہ پر بحث کرنے لگتے بعض اوقات اپنی کمزوری پر جھنجلا جاتے اور طبیعت میں آتا کہ چل کر زبیدہ سے صاف صاف کہہ دوں کہ میں تو مرنے کے بعد بات کا خیال نہیں کر سکتا تمہاری خاطر داری کے لئے سب کچھ کر سکتا ہوں مگر یہ نہیں کر سکتا۔

مگر ہائے ان باتوں کی اثر زبیدہ پر کیا ہوگا میری محبت میں منوال۔ نیک شریف غریب زبیدہ پر یہ کچھ نہ بیت جائے گی میری جان سے پیاری زبیدہ تو جیسی اعلیٰ چیز ہے کر میری دولت ہے اگر میں اپنے تئیں بدنصیب خیال کر دوں تمہاری خوشی کے لئے میں سب کچھ برداشت کر لوں گا اگر تجھ آج معلوم ہو جائے کہ میں اس قدر بیچین ہو رہا ہوں تو تجھے یقین ہے کہ تو آج ہی میرے لئے کھانے سہنا کیا چیز ہے ساری دنیا میں انگشت نما بننا پسند کر لیگی تیرے اس محبت کے بدلے میں میری پاس کیا ہے تو میں فرض بیشک انسان کے لئے تمام فرائض میں بالاتر ہے مگر کسی اور فرائض خانہ داری میں قدم کو ترک کر بیٹھنا ہے۔

لیکن مولوی صاحب کی غلطی تھی خیال کرتے تھے کہ زبیدہ ان کے دل کی کیفیت سے واقف نہیں ہے رات کو یہ باتیں تو کیں اس دن سے آج تک ایک لمحہ بھی ایسا نہ گذرا جو گھنٹوں پر گھنٹوں اس کے دل میں جھگڑا نہ ہوتا رہا ہو کہ میں نے ان پر بڑا ظلم کیا ہے اسے اُن کے چہرہ پر نہ مسرت کی جھلک نہ نظر آئی تھی جو طمانیت قلب کی برتر سے کھلنے بننے میں آگئی ہی رغبت نہ ہی باتیں کرنے کو تو گویا خیال کہیں اور ہے ہنستے تو گویا کسی کو نقل کر رہے ہیں ان کی یک ایک بات سے اپنے دلی کیفیت کے چھپانے کی کوشش سے صاف ہوتی تھی زبیدہ کو یہ سب کیفیت آئینہ کی طرح دکھائی دیتی تھی وہ بار بار اپنے کو کوستی تھی میں کیسی فرض ہوں کیسی کمینہ کیسی ادھی۔

ایک بدزبان سفلہ فرائی عورت کے صحبت سے مغلوب ہو کر میں نے ان پر اتنا ظلم کیا ہے یہ میرے لئے اپنے اوپر اس قدر جبر کرتے ہیں اور میں ایک لمحہ کی صدمہ نہ پہنچا سکی سوچتے سوچتے تھی کہ میں انہیں اس تباہ سے آزاد کر دوں۔

مگر مولوی صاحب کبھی اُسے ان باتوں کا موقع ہی نہ دیتے تھے۔

(۵) ایک ہفتہ تک مولوی صاحب اپنے جاہل اور نا خواندہ بھائیوں کے ہاں گئے تھے مگر ان سبھوں نے صبر لیا ممکن ہے کہ طبیعت ناہی ہو یا سفر کی پیروی میں مصروف ہوں یا کہیں سیر و تفریح کے لئے گئے ان خیالات سے انہوں نے اپنے تئیں تسکین دی مگر ایک ہفتہ کے بعد ان سے نہ رہا گیا آہستہ آہستہ لگ آنے لگے مولوی صاحب کے لئے اب بجز اس کے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ اپنی فرض شناسی کے لئے کوئی تدبیر کریں اور وہ حیلہ یہ تھا کہ گھر میں طبیعت ناساز ہے شاید سے سیر سے آدمیوں کی تمنا نہ تو ہمارا ایک گاؤں کے جاتے تو دوسرے گاؤں کے بھائی اور علاوہ مولوی صاحب کوئی حیلہ کرتا ہے اور سوا ہفتہ گذرا مگر مولوی صاحب کے گھر میں ایک طبیعت ناساز تھی ایک روز شام کے وقت دروازہ پر پہنچے ہوئے کہ فلپ لائف اور کاہلال تو کیمرہ لئے صاحب کو لوٹ ہوئے آئے حکیم صاحب اپنے مکان کے برآمدے میں بیٹھے تھے جس میں اس حفظ سے شیطان بھاگتا ہے اسی طرح حکیم صاحب کو دیکھتے ہی مرض خود بخود کافور ہو جاتا تھا اور اب اوقات مرض کے بڑھ کر ہی ہیں بستر پر لیٹے تھے۔

مولوی صاحب حکیم جی کو دیکھتے ہی رو پڑے اب کو انہی چال چلنوں واقعات کا انکشاف ہوا جاتا ہے ان کمبختوں کو کیا سوجھی کہ ان ذات شریف پر لا کر کھڑا کر دیا اس مرد خدا نے نہ اوّل دیکھا نہ ثانی بید سے موت کی طرح سر پر آ کھڑے ہوئے مگر وقت تنگ تھا زیادہ غور و فکر کی فرصت نہ تھی اس وقت مولوی صاحب کے دل میں بار بار خود زبیدہ کو ہزار جان سے چاہنے کے یہ خیال آیا کہ کاش زبیدہ یہ کہہ دیتی کہ اسے کچھ تکلیف ہو جاتی کسی طرح بات تو بنتی مگر بلانے سے کہیں موت آتی ہے۔

حکیم صاحب نے فرمایا بچے یہ سنکر کہ کمال افسوس ہوا کہ جناب کی اہلیہ مکرمہ عرصہ دو ہفتہ سے علیل ہیں اور افسوس سے زیادہ اس امر کی شکایت ہے کہ جناب نے مجھے ذرا بھی اطلاع نہ دی ورنہ مرض اس قدر طول نہ کھینچتا کیا شکایت ہے۔

مولوی صاحب نے کچھ سر جھکایا کہا کہا ہنس کر بات بدل کر اور سر جھکا کر فرمایا جی یہی کچھ نزلہ زکام کھانسی لاحق ہو گئی تھیں مگر اب آپ کے تفضل و کرم سے طبیعت کچھ بہتر ہے فی الحال لیاری ڈاکٹر کا علاج ہو رہا ہے آپ جانتے ہیں یہ انگریزی تہذیب کا مارا ہے انگریزی علاج سے لوگوں کو زیادہ عقیدت ہوتی جاتی ہے اور مریض کو اس حکیم اور ڈاکٹر سے محبت ہوتی ہے جس سے عقیدہ ہو اس وجہ سے جناب کو تکلیف نہیں دی۔

حکیم صاحب یہی ہاں آپ بجا فرماتے ہیں کونسی لیڈی ڈاکٹر کا علاج ہو رہا ہے۔

مولوی صاحب سر جھکا کر تھوڑی دیر توقف کر کے۔ مس فلپ کا۔ مولوی صاحب کو اس موقع پر ساری قانونی قابلیت صرف کرنی پڑی مگر آج وہ کسی مہنوں آدمی کا منہ دیکھکر اٹھے تھے صورت حال بجائے موافق ہونے کے اور بھی مخالف مرتی جاتی تھی کیونکہ دوران تقریر میں صفدر چودھری۔ منہا حلا لغوز۔ رنگی ذاف آتے ہوئے دکھائی دیئے اور ان کے ساتھ مس فلپ گھوڑے پر سوار تشریف لا رہی تھیں۔

اب مولوی صاحب کے چہرہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں رنگ فق ہو گیا مس فلپ کو بالیں ہزار بیں صدا آ رہی تھیں کہ یہ شیطان کی خالہ اس وقت کہاں سے ٹپک پڑی مگر جھٹلانے کا موقع نہ تھا خدا گرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے ہاتھ بکڑ کر اندر لے گئے اور کرسی پر بٹھا یا بھر اس زبیدہ سے جا کر کہا کہ اس وقت عجیب آفت میں جان مبتلا ہے میں نے تو تمہاری بیماری کا بہانہ کیا مگر کس طرح ان آدمیوں سے پیچھا چھوٹے مگر انہوں نے آج کا پورا جاگیلیا صاحب اور مس فلپ کو لا کر سر پر سوار کر دیا ہے مس صاحبہ کو بٹھا آیا ہوں بتاؤ کیا کروں۔

زبیدہ۔ تو میں بیمار ہو جاؤں کیوں۔

مولوی صاحب۔ (ہنسکر) تمہارے دشمن بیمار ہوں۔

زبیدہ۔ دشمنوں کے بیمار ہونے سے اس وقت کام نہ چلیگا جا کر مس فلپ کو دو میں لحاف اوڑھکر لیٹی جاتی ہوں۔

مولوی صاحب مس فلپ کو لانے کے لئے باہر نکلے زبیدہ نے سر سے پیر تک لحاف اوڑھ لیا اور جھوٹ موٹ کراہنے لگی۔

مس فلپ نے گھر میں قدم رکھا یا زبان دلچی اور کہنہ بنکر بولیں بیماری جو بلا کیا گیا ہے مسز ہا ہے۔ بجا ہا ہر نہیں ہے مگر کیمرہ پر ہے کہ میں تمہارے سر میں درد ہے نہ زبیدہ۔ سر پھٹا جاتا ہے ہوا ہوا ہے۔

مس فلپ۔ بھوک نہیں لگتی ہے نہ۔

زبیدہ۔ (نہ کی طرف دیکھنے کو بھی نہیں چاہتی ہے۔

مس فلپ مرض کی تشخیص کر چکی تھیں لہذا کہا اور خصت ہو گئیں حکیم صاحب نے زبیدہ بھیجنا خوں بہا نہ دینے لے چکے تھے۔

مولوی صاحب باہر آ کر اپنے محبوں سے بولے تم لوگوں نے ناحق تکلیف کی ان کی

طبیعت تو اب اچھی ہو چلی ہے۔ خیر میں تمہارا بہت مشکور ہوں جب تمہاری رخصت ہو گئے مولوی صاحب اندر جا کر خوب ہنسے جب ہنسی ختم ہو گئی تو سوچنے لگے کہ جو کچھ نہ کرنا چاہیے تھا سب آج کرنا پڑا۔ کیا اب بھی زبیدہ کو نہ بھیجے گی مگر زبیدہ کو ہنسی نہیں آئی۔

(۶) مولوی صاحب کہنا کہا کر لیٹے اور سو گئے مگر زبیدہ کو نیند نہیں آئی وہ کروٹیں بدلتی رہی کبھی اٹھ بیٹھتی اور کمرہ میں ادھر ادھر ٹہلتی کبھی کوئی کتاب کھول کر لیمپ کے سامنے جا بیٹھی مگر طبیعت کسی کام میں نہ لگتی تھی مولوی صاحب کے ملتے ہوئے درخت کے نیچے جس طرح کہ چاندنی کرنیں ناچتی ہیں اسی طرح اس کے خیالات پریشان ہو رہے تھے وہ سوچتی تھی کہ میں نے ان پر کس قدر ظلم کیا ہے۔ ہائے یہ ان کے دل پر آج کیا گزری ہوگی جس نے زندگی بھر جھوٹ بات سنہ سنے نہ نکالی۔ آج میری بدولت جھوٹ کو اوڑھنا بچھونا بنانا پڑا اگر وہ دغا کو روا رکھتے تو آج رسول پور کی ساری ریاست ہمارے قبضہ میں ہوتی۔ ایسی سچائی پر مرحبا ہے آدمی کی میں نے یہ درگت کی ہے کیا ہی سے ان کی کایا کلپ کی شریک ہوں میرا کام ہے ان سے ہمدردی کرنا نیک صلاح دینا۔ کلیجہ دینا ان سب فرائض کے بدلے میں انھیں جھوٹ پہلے کے جال میں پھنسا رہی ہوں۔ خدا میری نغزشوں کو معاف کرے میرا فرض تھا کہ اس کا ہاتھ بٹاتی یہ دیہاتی کیسے سچے ہے ریاکار پرست ہیں کیسے ان کے بیناض ہیں ایسے خریف آدمیوں کی خدمت سے میں نہ صرف اس لئے کہ ایک بزرگ نے مجھ سے فرمایا تھا باوجود میری ان زیادتیوں کے میرے پاک نفس نے ہر گز دل میں کاوش کی اور میری تمام خرابیوں اور گمراہیوں کو اپنے دیدۂ عبرت کے گواہ میں چھپا لیتا ہے میں کبھی شرمندہ ہوں اس قابل بھی نہیں کہ ان کے پیروؤں

(۷) دوسرے دن جب مولوی صاحب کچہری سے شام کو لوٹے تو زبیدہ سے کہا مجھے دو تین دن کے لئے باہر جانیکا حکم ملا ہے۔ زبیدہ۔ کیوں کہاں جاؤ گے

مولوی صاحب۔ مقصل کا ایک مقدمہ ہے لیاہے عظیم آباد جا رہا ہوں۔

زبیدہ۔ کیا ہی۔ مولوی صاحب۔ کل ہی تو تاریخ ہے۔

زبیدہ بجے شام کی ٹرین سے مولوی صاحب عظیم آباد چلے گئے اور چار دن تک مقدمہ کی پیروی میں مصروف رہے تین دن کا علاقہ کر کے آئے تھے چار دن لگ گئے بارے پانچویں دن رخصت ہوئی تین بجے تہذیب نگر پہنچے اور گھر کی طرف چلے اپنے محلہ میں داخل ہوئے تو بیل گھاٹ کا ملبو چودھری دکھائی دیا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ چودھری صاحب کہاں جا رہے ہو۔ چودھری نے چونک کر سر اٹھایا اندھیرا سلام سلام مولوی صاحب آپ کی کلی کی ادائی رہی دیر کا ہے مولی

مولوی صاحب۔ کل نہیں آسکا۔ اور تو سب خیریت ہے۔

چودھری۔ رب آپ کی دعا ہے۔ آج تو آپ کے ہاں جلسہ ہے۔

(مولوی صاحب تعجب سے) ہمارے ہاں کیا جلسہ ہے

چودھری۔ مولوین نے سیوا کی ہے ہم لوگن کے گھر کی سب عورتیں ہوتے ہیں آئی ہیں۔ مولوی صاحب خوش خوش آگے بڑھے تو دیکھا آنگن صحن اور دالان عورتوں سے بھرا ہوا ہے ڈھولکی بج رہی ہے اور گانا ہو رہا ہے۔ مولوی صاحب کو دیکھ کر سب عورتیں چپ ہو گئیں ڈھولکی بند ہو گئی مولوی صاحب کی بارات آگئی ہو۔

سب کو سلام دعا کرتے ہوئے اپنے دروازہ پر پہنچے تو میلہ سا لگا ہوا تھا فرش پر کہیں بیٹھے حقہ و نیلبا کو پی رہے ہیں زبیدہ نے عورتوں کو بلوا لیا تھا یہ آدمی عورتوں کے ساتھ آئے تھے مولوی صاحب سیدھے دیوانخانہ میں گئے کہ بڑا آتا نوکروں سے کہدیا کہ اندر خبر کرنا اور خود دیوانخانہ کی کھڑکی سے اندر کا تماشہ دیکھنے لگے۔

صحن میں سفید فرش بچھا ہوا تھا اس پر تین چار سو عورتیں دنیا فانی انداز سے نئی نئی چنی بیٹھی ہوئی تھیں کوئی ہنستی تھی کوئی باتیں کرتی تھی اور زبیدہ ہاتھ نشستری لئے ہوئے پان الائچی تقسیم کر رہی تھی بچوں کو مٹھائیاں دیتی اور پیار کرتی تھی پان تقسیم ہو چکا تو گانا ہونے لگا زبیدہ نے بھی آج موٹی ساری پہنی تھی اور گہنے اتار دیئے تھے وہ ڈھول سنبھال بیٹھ گئی عورتوں کے ساتھ گانے لگی۔

مولوی صاحب بیٹھے یہ سب کیفیت دیکھ رہے تھے فرط مسرت سے دل میں گدگدی ہو رہی تھی جی یہی چاہتا تھا کہ چل کر زبیدہ کو گلے لگا لوں گانا ختم ہونے کے بعد زبیدہ نے ۱۵ منٹ تک عام دیہاتی زبان میں عورتوں کو توجہ خدمت کے لئے نصیحت کی اور مجلس برخاست کر دی زبیدہ عورتوں کو گلے لگا کر رخصت کر رہی تھی ان میں ایک عورت بہت سن تھی جب وہ گلے ملنے کو بڑھی تو زبیدہ نے جھک کر نہایت ادب و تعظیم و تکریم کی اس کا یہ انکسار و اخلاق دیکھ کر مولوی صاحب مارے خوشی کی اچھل پڑے اور تین چار پھلانگیں بھریں اور دیوانخانہ سے صحن میں آگئے زبیدہ کو اشارہ سے کمرہ میں بلایا اور گلے سے لگا لیا۔

اس کے بعد صحن میں عورتوں سے ہوئے۔ ہنوز زبیدہ ہمارا نہیں تھیں انہوں نے مجھے تم سے ملنے جلنے کی ممانعت کی تھی۔

مگر آج انہوں نے تم کو خود بلایا ہے اور تم سے اخت کا رشتہ جوڑا ہے مجھے اس وقت جتنی خوشی ہوئی ہے اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اس خوشی میں میں ایک ایک ہزار روپے سے دس گاؤں میں تین دن کی کوٹھیاں کھول دوں گا۔ اور وہاں تم کو بلا سود و نفع کے روپیہ دیا جاوے گا تم کو جتنا روپیہ سے روپیہ لینے میں ۲ روپیہ سود دینا پڑتا ہے ان کوٹھیوں کے کھلتے ہی تمہاتھوں کے بندھن سے آزاد ہو جاؤ گے اور ان کوٹھیوں کا انتظام انھیں کے سپرد رہیگا جس نے تمھیں آج بچوایا ہے۔

سب عورتیں خوش ہو کر مولوی صاحب کو جان و مال کی دعائیں دینے لگیں زبیدہ نے کہا۔ واہ یہ رخصت میرے سر ڈالدی۔

مولوی صاحب (مسکرا کر) بالی میں پیر کہا ہے تو اب تیرنا سیکھو۔

زبیدہ۔ مجھے صاحب کہاں کچھ آتا ہی ہے۔

مولوی صاحب۔ سب خود بخود آجائے گا۔ تمھیں قومی خدمت سے کب دلچسپی تھی جو آج اس کام کے لئے مستعد ہوئی ہو تم تو عورتوں سے ہوتے ہوئے نہ ملتی تھیں انہی دقتوں کو مٹاتے ہوئے تمہیں نے مجھے ان لوگوں سے ملنے کی ممانعت کی تھی آج قومی خدمت کی کشش نے تمھیں اس بات پر مجبور کر دیا کہ ان دیہاتی عورتوں کو اپنی بہن سمجھنے لگیں اس وقت تمہارا دانوں تا اب میرا ہے۔

زبیدہ۔ (ہنسکر) تم نے مجھے پھانسنے کیلئے جال پھیلایا تھا۔

مولوی صاحب۔ یہ اخذ دونوں کی جانب سے ہے۔

خدا ہم لوگوں کو مزید اور سب لوگوں کو قومی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

**الغزالی** از علامہ شبلی امام محمد غزالی کے سوانح حیات یہ کتاب نہیں بلکہ ہی ہو گی سب سے اہم اور ضروری مسئلہ شریعت و طریقت کی جنگ آکر اس میں درست ہوئی ہے امام کا فیصلہ ہمکو شریعت مقدم ہے یہی وہ کتاب ہے جس کے ذریعہ جہلا کو غزالی حق نصیب ہوا اور یہی وہ کتاب ہے جس کے ذریعہ جہلا کو غزالی حق نصیب ہوا۔ قیمت فی جلد عطائی قیمت ۸ر محصول ۶ر کل ۱۴ر (از مینجر خیمہ بہ پریس دہلی سے منگائیں)

# رضائے الٰہی کے شیدائی

یہ جانتے ہوئے کہ ایک ہی بات سے سینکڑوں آدمی ناراض ہوں گے پھر بھی ہم اپنے فرض سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہماری اس بات سے بہت سے لوگ ناراض ہوں گ

# ایک ہی مہینے میں کتاب الاسلام کی دہوم کس لیے مچ گئی؟؟

اس لیے کہ وہ معلومات مذہبی کی سب سے بڑی کتاب ہے، اس لیے کہ اردو زبان میں آجتک ایسی کتاب شایع ہی نہیں ہوئی اس لیے کہ عالم اسلامی کے بہترین مذہبی ذخائر کا خلاصہ ہے، اس لیے کہ متعدد علمائی جانفشانیوں کوشش اور کٹھن ترین مطالعہ کا ثمرہ ہے اس لیے کہ اسمیں ضروریات دین کے سلسلہ کی ایک بات بھی نہیں چھوڑی گئی ہے اس لئے کہ اس کو پڑھ کر مسلمان مشتبہ رہ جاتا ہے، اور بے اختیار کہہ اُٹھتا ہے آہا اسلام میں اتنی خوبیاں ہیں اس لیے کہ وہ بہت سستی کتاب ہے، اور تقریباً لاگت پر فروخت ہوتی ہے اس لیے کہ مولوی کے ناخنوں کو اپنے پرچھے سے عشق ہے اور اس کی طرف سے یہ اشارہ ہزار بکا خدائی لشکر خود دہوم مچا دیتا ہے اور اس لیے کہ اس کا اڈیٹر ایک غیر معروف آدمی ہے، اس کی فنا فی اللہی کا راز حقیقی کو مقبول ہے، وہ اپنے بندوں کو اپنے کام لینے کے لیے خود مجبور کر دیتا ہے، اور اسی لیے اس کتاب کی دہوم مچ گئی،

## آخر اس کتاب میں ہے کیا جو اتنی جلدی مقبول ہو گئی

یہ مذہبی معلومات کی بالکل انوکھی کتاب ہے، اس کے پڑھنے کے بعد مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی خدا کے اسلام کے آگے جھک جاتے ہیں، اسمیں بتلایا گیا ہے، کہ مذہب کسے کہتے ہیں، اور مذہب دنیا میں کب سے ہے، مذہب کی صداقت کا معیار کیا ہے، دنیا کو مذہب کی کیوں ضرورت ہے، مذہب بد مذہبی اور لامذہبی میں کیا فرق ہے؟ دنیا کے مشہور مذاہب کون کون سے ہیں، اور کب سے ہیں، اور انکی بابہ الامتیاز خصوصیات کیا ہیں، اسلام سچے مذہب کے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں، اسلام کسے کہتے ہیں اور مسلمان کون ہوتا ہے، اسلام دنیا میں کب سے ہے اور اسمیں کب تک باقی رہنے کی صلاحیت ہے، دوسرے مروجہ مذاہب پر اسلام کو کیوں فوقیت ہے، اسلام اور اس کی صداقت پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں اس کا کیا جواب ہے، اسلام اور اس کی تعلیمات کے متعلق غیر مسلموں کی کیا رائے ہے، اسلام کی اہم تعلیمات کیا ہیں، اور آج کل کے مسلمان ان تعلیمات پر کس حد تک عمل پیرا ہیں، اسلام کی اہم تعلیمات کن کتابوں میں ہے اور وہ کتابیں کب اور کیسے بنیں، وحی والہام اور اس کے اقسام، نزول وحی کی کیفیت، قرآن وحدیث کی تاریخ اسلامی تعلیم کو سمجھنے کے لئے قرآن وحدیث کے علاوہ کن کتابوں کی مدد کی ضرورت ہے، یہ وہ چیزیں ہیں، کہ اگر ایک مسلمان ان سے بہرہ ور ہو جائے تو وہ ہی صحیح معنوں میں سچا مسلمان ہے، اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کتاب کے پڑھ لینے کے بعد ایک مسلمان کو ہرگز مرتد نہیں بنا سکتی یہ مضامین ۳۷۰ صفحوں تک آئے ہیں اس کے بعد عقائد کا بیان ہے اور اسمیں عجیب وغریب انوکھے انداز میں استدلالی عقائد ہیں، یہانتک مباحث ۵۵۰ صفحوں میں گئے ہیں، اس کے بعد عبادات کا بیان ہے جسمیں فقہ کی تاریخ اور ضرورت ائمہ کے حالات اور امام اعظم کے تفوق کے بعد طہارت، تیمم، نجاست، مسح، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا اتنا مفصل بیان ہے کہ یہ مضامین سب ۹۳۶ صفحہ تک پہنچے ہیں، پھر معاملات میں جسمیں نکاح وطلاق، حقوق، کھانا پینا، پہننا، سونا غرضکہ ہر معاملہ کے متعلق مذہبی احکام بالتفصیل ہیں یہانتک مباحث ۲۹ ۱ صفحات میں ہے، اس کے اسلامی آداب اور اسلامی اخلاق، اسلامی تصوف، ریاضات ومجاہدات کے ابواب ہیں، غرضکہ مضامین کا مجموعہ ۳۶ ۱ صفحات تک ہے، قیمت اس کی چار روپے ہیں، اور ایک روپیہ محصول ڈاک میں خرچ ہوتا ہے اور للعمر میں اعلیٰ قسم کی مجلد جلد بھی ہے غرضکہ پانچ روپے میں مجلد جلی گھر بیٹھے لے لیجے،

## اور لوگ اس کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں

ابھی شایع ہوئے پورا ایک مہینہ بھی نہیں ہوا ہے، لیکن تعریفوں کے خطوط اگر سب چھاپ دوں تو مولوی کے بیس صفحے تو پُر ہو جائیں، صرف اتنے ہی اقتباس شایع کر دونگا جو محض کتاب کی متعلق خالص رائے رکھتے ہیں، ورنہ مجھ جیسے ہیز کو تو اتنا سرا آگیا ہے کہ الفقہ للہ چونکہ من آنم کہ من دانم اس لئے وہ حصہ شایع نہیں ہوگا، اور یہ ہی تھوڑا تھوڑا کر کے، سلسلہ ہی باقی نہیں ہے،

**مولوی فضل حق صاحب** رجسٹرار جے نگر، بعض ابواب تو سبحان اللہ اس کتاب کے ذریعہ اسلام کی بڑی خدمت ہوگی، یہ سب مولوی کی کرامت ہے،

**پیرزادہ محمود میاں چشتی دیرمگام** پڑھکر بہت خوشی حاصل ہوئی، آجتک ایسی کتاب ہندوستان بھر میں طبع نہیں ہوئی، اللہ عزوجل آپ کو اس کی جزا دے،

**سید ابوالمعالی صاحب محمد پور** کتاب الاسلام آج موصول ہوئی بے شک بہت جامع ہے میں شکریہ پیش کرتا ہوں اور سانچہ یہ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کے ارادہ اور تبلیغ میں ترقی دے اور نعم البدل عطا ہو،

**سید محمد فضل حق صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ رائچی** بیس جلدیں کتاب الاسلام کی مل گئیں رمضان شریف کے موقعہ پر اگر اس کی قیمت کچھ کم ہو سکے تو میں ضرور اطلاع دونگا کلام شریف کے عوض میں اس کی متعدد کتابیں مفت آپ کو تقسیم کر دونگا،

**ابوالحسن سید ناصر حسین صاحب محمود بازار کلکتہ** کیا کتاب شدید کی ہے، بے اختیار منہ سے نکلا، جزاک اللہ، خدا آپ کو اور مصنف کو تا دیر سلامت رکھے اس سے اسلام کی بڑی خدمت ہوگی،

**مولوی امام دین صاحب چک نمبر ۳۱ ج ۲ لائلپور** کو وہ دیں ہوں، میرا بس ہو تو ایک ایک گھر میں آواز دے کر لوگوں سے کہوں کہ جس نے اسلام کی سچے دل سے خدمت کرنی ہے وہ کتاب الاسلام کو ضرور پڑھ لے،

**شاہ حمایت علی صاحب تونسہ** اللہ پاک کا کام ہر جا میں اسی انداز سے ہوتا ہے جیسی اس کی ضرورت ہوتی ہے اس زمانہ میں کتاب الاسلام کا شایع ہونا بہت ہی ضروری تھا، بابا اب تو خدا کو سامنے لا کر کھڑا کرنے کا زمانہ ہے ہر بات طفل میں آئی ہوئی بتاؤ، لو صاحب کتاب الاسلام پڑھ لو،

**سید احمد اللہ صاحب وکیل بیجاپور** میں تو مایوس ہو چکا تھا، کہ آپ نے بھی وہی کیا جیسا کہ ہاجران کتبہ کا پیشہ ہے، لیکن ایک سال کے بعد جب کچھ وصول ہو گیا، ایسی تاخیر بھی مبارک، کتاب کی کیا تعریف ہو سکتی ہے، خدا ہی اس کا بدلہ دے گا،

**سید شرف الحسن صاحب پٹنہ** سن انتظار میں کتاب وصول ہوئی، آپنے جیسا وعدہ کیا تھا اس کو باحسن پورا کیا، چار روپے کے مقابلہ میں کو تو کتاب سستی ہے، لیکن چار روپے مسلمانوں کی موجودہ حالت میں بہت بڑی چیز ہیں،

# کتاب الاسلام کے مضامین کا بہت ہی مختصر خلاصہ جو فہرست متعارف کیلئے ہے ضخامت ۱۲ صفحات قیمت چار روپے

## باب اول

اسلام اور سلطان مذہب
دنیا کو مذہب کی ضرورت کیوں ہوئی مذہب فطری ہونا چاہیئے فطرت کی مذاہب دنیا میں کتنے ہیں مذہب کی اصل کیا ہے کیا ہے سچے مذہب کی تلاش مختلف سیر مطابق مذہب فطرت کی اہم ترین اغراض مذہب اندلاسی کی ترقی اسلام کیسے آیا سچی سلطان کون ہے اسلام سچے مذہب کیسے ہے پر جوا اثر تاہی نہیں عقلی ہے استدلال کے قطع اسلام کی تعریف قرآن اور علم کا خلاصہ دنیا کے مذاہب پر چیلنج الہامی مذہب فطری ہونا ہے تعلیمات ادیان غیر سچے مذہب کی خصوصیت ہندی مذہب کی خصوصیت اسلام کی خصوصیت اسلام کی بنیادی تعلیم ایمان کی کامل جامعیت ذات و صفات باری تعالیٰ اور اس کے جوابات

عرش الٰہی دیدار الٰہی کرسی
ایمان بالغیب
رسالت : نبوت
شہر رانبیاء کے حالات
حضور نبی کریم کی فضیلت
خصوصیات
معراج و قرآنی معجزات
فرشتے اور ان کے کام
اور ان کی ضرورت
مسئلہ تقدیر کا حل اور
اور دلائل بیان
طریقہ عقلی جامع میں
عالم برزخ کے روحانی
حالات و حالات غیر
قضاء کے حالات میں آدمی
اقسام سے پہلے فقہی مذہب
قیاس اور اس کی پوری
التفصیلات
فلور بھری بعثت
مسیح اور رفع مسیح کی مکمل
مبعوث بعث
نفخ صور حشر و نشر
حساب کتاب میزان
حوض کوثر جنت اور
دوزخ کے حالات
عالم معاد کے عقلی دلائل
کرہ ارض کی انجام
دعا کی اثرات اور انکی
ضرورت توبہ و استغفار
الہامیہ اور اسکا ثبوت
بحری و بری
مسئلہ وحدت الوجود
یہ سب چیزیں بالتفصیل

## باب دوم

اسلامی عقائد و مسلک
اصل ست : الجماعت
اسلام کے بنیادی تعلیم
ایمان کی کامل جامعیت
ذات و صفات باری تعالیٰ
اسلام کی فضیلت
فقہ کی تاریخ

ائمہ اربعہ کے حالات
اور فقہی مسائل کی تعداد
ظلمات مذہب اور
تہذیب کا مقابلہ و مقابلہ
حیاتی کے فوائد موت
وضو کا مکمل اور اصلی طریقہ
شہوار کا وضو
وضو کے فرائض واجبات
سنن مستحبات مکروہات
اوقات کے مفصل مسائل
وضو شکن صورتیں
نماز کی بیرونی شرطیں
قبلہ کے احکام مفصل
ستر کے مسائل
نماز کے فرائض واجبات
قیام و قرأت کے مسائل
رکوع و سجود کے مسائل
نماز پڑھنے کا حنفی طریقہ
فاتحہ خلف الامام
اختلاف قرآن کے مسائل
نماز کے اوٹ کے مسائل
امامت کے مفصل مسائل
وہ امور جن کا ارتکاب
مسجد میں منع ہے
جماعت کے احکام و طریقہ
مسبوق و لاحق کے احکام
غلیظ و درکرنے کا طریقہ
اور مفصل صدہا مسائل

## باب سوم

عبادات
تقلید کی ضرورت اہم
اتباع کی فضیلت

نماز جمعہ کے مفصل بیان
خطبہ کا مفصل بیان
نماز عیدین
صدقہ فطر فضیلت بیان
نماز مسافر کا بیان
مریض کی نماز کا بیان
جنازہ کا مکمل بیان
خطبہ کا فائدہ و غیرہ مفصل

## نماز کے احکام

اوقات کے مفصل مسائل
نماز کی بیرونی شرطیں
قبلہ کے احکام مفصل
ستر کے مسائل
نماز کے فرائض واجبات
قیام و قرأت کے مسائل
رکوع و سجود کے مسائل
نماز پڑھنے کا حنفی طریقہ
فاتحہ خلف الامام
اختلاف قرآن کے مسائل
نماز کے اوٹ کے مسائل
امامت کے مفصل مسائل
وہ امور جن کا ارتکاب
مسجد میں منع ہے
جماعت کے احکام و طریقہ
مسبوق و لاحق کے احکام
غلیظ دور کرنے کا طریقہ
اور مفصل صدہا مسائل

## پانی کے احکام

پانی قلیل پانی کنواں
دریا کے پانی کے مسائل
استنجا آداب وسنن
فرائض اور طریقہ غسل
نماز کا بیان
نماز تراویح با تفصیل
نماز کی عبادتوں اور فضیلتیں
نماز کی عبادتوں سے
نماز کی عبادتوں سے
نماز کی عبادتوں سے

اعتکاف کا بیان
قضاء کا بیان
عید کا چاند دیکھنا

## زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کا بیان
اسلام میں زکوٰۃ کی
پہلا تین زکوٰۃ کیوں
فرض ہے دینکی سادی
زکوٰۃ کے مکمل سادی
مصارف زکوٰۃ
غیر ہندوں کو زکوٰۃ
سوگ وفاتحہ کا بیان
شہیدکی بیان مکمل

## حج کا مفصل بیان

حج کے فرائض واجبات
حج کے ارکان ضروری
مسائل زیارت یروشلم
مسائل متعلقہ حج تمام
کمال مفصل

## روزہ کا بیان مفصل

دنیا کے مذاہب اور روزہ
روزہ کے طبی منافع
روزہ کے روحانی فوائد
روزہ کا انتہائی فلسفہ
روزہ کی شرائط ارکان
رمضان کے روزے
روزہ توڑنے والی چیزیں
مکروہات روزہ
روزہ کفارہ، فدیہ
صحیح ہونے کی شرائط
مقتضائے روزہ چیزوں سے
روزہ توڑنا معین ضرر
مسجد کے مسائل

## باب چہارم

معاملات
کلام، تعریف، طریقہ
شرائط ارکان
گفتگو میں اپنا پیغمبرانہ
شائستہ اخلاق اعمال
موقف ولایت اجازت
کفر فضولی ہونیکا تعین
صفقہ مفوضہ فلوت
صحیح ہونے کی شرائط
مجالس حقوق نوعیت کا
کا نکاح مرتد کا نکاح
ذمی، حربی غلام لونڈی
بیع میں ہاتھ کی ساتھیں
بیع فاسد اور اسباب

اور صدہا متفرق مسائل
طلاق طلاق احسن
جبر یقینی سریع جمعی
بائن بتہ تفویض طلاق
لذات الیعل خیار بلوغ
رجعت کا بیان، حلالہ
ایلاء ظہار و عدت
مجلس ظہار، کفارہ
لعان کا بیان نسب کا بیان
عدت کا بیان سوگ
ثبوت نسب بچہ کی پرورش
حضانت حمام، بلوغ امام
نفقہ و متفرق مسائل

## کتاب التحقیق

حقوق العباد
نماز جمعہ مریض اعمی
وغیرہ وغیرہ کے آداب
امور جمعہ کے آداب
عرفان علی صوابا ہے
یہاں تک مضامین ۳۴ صفحہ میں آئے

## باب ششم

اسلامی اخلاق و آداب
فضل امارہ لا مطمئنہ
اطلاع لذات و ترک
لذات الیعل خیار بلوغ
شجاعت صبر سہدوی
خلق تربیت ملفوظات
اسلام، علوم مومن متعلم
اخلاق الصوفی کے آداب
سونے اٹھنے نماز پڑھنے
استنجے حمام بلد امام
نماز جمعہ مریض اعمی
وغیرہ وغیرہ کے آداب
عرفان علی صوابا ہے
یہاں تک مضامین ۳۴ صفحہ میں آئے

## باب ہشتم

اسلامی اخلاق و آداب
معاشرت اسلام اور
جاہلیت اسلام کے
حقوق مشترک زوجین
روحانیت صفائی کے
کرام حقیقت فقیر راہ
سلوک اہل قرابت
کے حقوق رحم حیات
تعمیر انسان مولی کے
علم غیب کا قرآنی ثبوت
حقوق باہمی حقوق
جنسیت، ہیجت کا
طریقہ اشغال اعمال
مرشد کا حق مالک آقا
شرائط طریقہ ہیجی کر
اعمال متفرقہ بیع و شراء
خمر خوابگان جنسیت
ذبائح قربانی شکار
صفقہ عقیقہ کے مسائل
کھانا پینا اور اس کے
متعلق تمام مسائل کو آخر تک
لباس معاشرت کی ساتگی
اور عقیقہ جائز فوائد
ہیں اس کے بعد تقریر میں
اور مختلف باتیں ہیں

## قیمت مجلد چہری

چار روپے محصول علاوہ


مطبع حمیدیہ پریس دہلی بوٹ کلب ۲۰

## نماز کے پورے مسائل

آپ کو ایک ہی جگہ اگر کسی کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف

### رکن دین مجلد نوتر میم

ہے جس کے پڑھنے سے نماز کی ذرہ ذرہ کیفیت معلوم ہو جاتی ہے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے جو کتاب میں نہ ہو، فاضل مصنف نے ایک خوبی اس کتاب میں اور رکھی ہے کہ تمام مسائل سوال و جواب کی صورت میں لکھے ہیں اور اس طرح ہر سوال جو کسی انسان کے ذہن میں شکل سے آسکتا ہے وہ اس کتاب میں موجود ہے مؤلف یہ کہ نماز پڑھنی ہے تو یہ کتاب ہی منگائیے، ایک مرتبہ پڑھ لینے کے بعد آپ نماز کے ہر جزو سے واقف ہو جائیں گے کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ہر سال دس ہزار چھپتی ہے، لیکن زیادہ اشاعت میں یہ خرابی ہوئی کہ لوگوں نے ازراہ فروشی کے مفاد میں اسکی صحت کا خیال نہ کیا اور کتاب بہت غلط چھپنے لگی حتی کہ بعض مسائل غلط ہو جانے کی وجہ سے مصنف نے تاب ہو گئے اور اب انہوں نے نظر ثانی کر کے بہت صحیح چھپوائی ہے، اسکی ضخامت ۴۰ منحے ہیں، اور مجلد کی عمدہ قیمت دس آنے ہے، محصول ۱، رکھل ۱۴ حمیدیہ پریس دہلی


## اُمّ الکتاب

یہ سورہ شریف کی تفسیر ہے جس کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہیں مسلمانوں کی ابتدائی تعلیم اسی سے شروع ہوتی ہے ہر مسلمان ایسا ہی بدنصیب ہوگا جس کو یہ سورت یاد نہ ہو ہر بالغ پر نماز فرض ہے اور نماز بغیر الحمد شریف کے نہیں ہوتی، اجبا زبانی تو آپ سب کو یہ سورت یاد ہو گی لیکن آپ نے یہ سوچا بھی ہے کہ اس میں کیا کیا معارف ہیں، اس کتاب میں الحمد شریف کے متعلق اس قدر بیانات ہیں، کہ پورے دو سو صفحہ پر ہو گئے ہیں، اور اولیاء اللہ کی وہ وہ حکایات عجیبہ اور نکات لطیفہ ہیں کہ آپ دجد میں آجائیں گے، حضرت مولانا احمد سعید صاحب دلیفہ خوارسر کار نظام کی لکھی ہوئی حنفی عقائد کی آئینہ دار ہے ہیں، اس میں صدہا اعمال ہیں، مبتدی اوراد ہیں حال میں چھپ کر طیار ہوئی ہے اس کی قیمت بلحاظ ضخامت و لحاظ وقت تالیف بہت ہو نا ضروری تھی، لیکن حمیدیہ پریس نے تو نہایت ارزاں فروشی کا تہیہ کر لیا ہے اس لئے آپ تعجب کرینگے کہ ۴۰۰ صفحہ کی مجلد کتاب جو بلحاظ اہمیت مضامین اس قدر ضروری ہے صرف ۱۲ میں ملتی ہے ۷ محصول ڈاک علیحدہ یعنی کل ۱۹ میں ملنے کا پتہ منیجر حمیدیہ پریس دہلی

## بہشتی زیور کامل مجلد

یہ کتاب عورتوں کے لئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے لکھی ہے اور گویا فقہ حنفیہ کا کامل اور مکمل نصاب ہے اس کتاب کا اجرا گیارہ حصے ہیں

حصہ اول، الف، بے سے خط لکھنے تک اور کچھ عقائد کا بیان

حصہ دوم، وضو طہارت، حیض، نفاس کا بیان نماز کے مسائل

حصہ سوم، روزہ زکوٰۃ، حج، قربانی، بیع، نذر وغیرہ کے مسائل

حصہ چہارم، طلاق، خلع، مہر، ولی، عدت وغیرہ کے احکام

حصہ پنجم، معاملات، حقوق، معاشرت زوجین، قوامۃ حقوق

حصہ ششم، اصلاح باطن، وتہذیب اخلاق ذکر قیامت و جنت

حصہ ہفتم، اصلاح رسوم، مروجہ شادی وغمی، میلاد، عرس تجہیز وغیرہ

حصہ ہشتم، نیک بیبیوں کی حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوی

حصہ نہم، ضروری اور سنیدہ علاج بچوں اور عورتوں کے

حصہ دہم، دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ

حصہ یازدہم، مشتمل گو یہ چھ خاص مردوں کے لئے ہے مسائل و معالجات دنسخوں کا ہے ہر حصہ کی قیمت ۵ ہے اور گیارہ حصہ کی ۱۲ لیکن کامل سیٹ کا رعایتی ہدیہ صرف دو روپے ہے اور اب تو مجلد بھی جاتی ہے محصول ڈاک ۱۴ رکھل ۱۴ میں مجلد ضخامت ایک ہزار صفحات۔ منیجر حمیدیہ پریس دہلی

## تفسیر حقانی اردو

### آٹھ جلدوں میں کامل

از فخر المحدثین والعلماء حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب محدث دہلوی، یہ ضخیم تفسیر ہے پورے قرآن شریف اور ایک مقدمہ اول ہے جو صرف دو سال نہ چھپ سکنے کے باعث چالیس اور پچاس روپے کی ہدیہ ہوگئی، اب نیا اڈیشن چھپ کر طیار ہوا ہے اس کا کاغذ بہت اعلیٰ ہے پہلی جلد میں صرف مقدمہ ہے اور یہ مقدمہ بھی اتنا اہم ہے کہ اس کے پڑھ لینے کے بعد قرآن پاک کے عرفان سے قلوب منور ہو جاتے ہیں باقی سات جلدوں میں قرآن پاک کی تفسیر ہے، جلد اول کی قیمت دو روپے ہے اور باقی سات کی فی جلد چار روپے خرچ ہوتا ہے، کامل تفسیر طلب کرنے والوں کے لیے پانچ روپے کی رعایت ہے یعنی پچیس ۲۵ روپے میں مل سکتی ہے ایل کے ذریعہ منگانے میں فائدہ ہے، ریل کے مسافروں والے لائن اور ریلوے اسٹیشن انگریزی میں ضرور لکھیں اور پانچ روپے کم از کم ضرور بھیجیں ورنہ بھیجنا

اب یہ اڈیشن ہی ختم ہو رہا ہے اور پھر یہ پچاس روپے میں بھی نہیں ملے گی، اس لئے جلد حاصل کر لیجئے

**حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے**

## تفسیر سورہ فاتحہ

یہ کتاب بظاہر اگرچہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن فی الحقیقت مذہب اسلام کے متعلق ایک جامع تصنیف ہے اور اسمیں حسب ذیل بیانات ہیں، نئی روشنی میں قرآن کی تفسیر، شیطان اور سائنس، خدا کی ہستی کے عقلی دلائل، اسلام عقائد کی روشنی میں، ملائکہ اور جنات، انسان فاعل ہی ہے اور مجبور بھی انبیائے کرام کی فطری طاقتیں، عذاب قبر کا عقلی ثبوت، مرنے کے بعد زندہ ہونا، وحی اور سائنس، وحی کی حقیقت، نجات کا راستہ صداقت رسول، قرآن مجید آج تک کیوں محفوظ ہے، بسم اللہ کی تفسیر، ضرار بھروسہ، زمانہ گذشتہ کے علما اور صوفیائے اسلام اور وحدت، جہاد کی غرض وغایت، رسول عربی کا رحم وکرم تفسیر سورۂ فاتحہ، قرآن مجید کا خلاصہ، بعض اسرار ومعارف حدیث وحدت ومحبت کی تعلیم، آج کل کے مسلمانوں کا امتیازی شعار اسلام کا مقصد اولین، تمناؤں کا مرکز اسلام ہے، مرتبہ عبودیت، صراط مستقیم سے گمراہی، بہت مقبول کتاب ہے کئی بار چھپ چکی ہے، کیونکہ مصر کے فاضل مفسر علامہ عبدہ کی تفسیر سورہ فاتحہ کا ترجمہ ہے، قیمت ۱۰ محصول ۱۰ رکھل ایک روپیہ

حمیدیہ پریس دہلی

## تفسیر سورہ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جبکہ کفر وارتداد و طغیان کا زور ہے، اور قدم قدم پر مذہب کے لیے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت نمایاں ہے کہ اس میں ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا ہے، یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن الحکیم کا ترجمہ ہے، اور ایسے عجیب وغریب پیرایہ میں مذہب کے اعمال کو ذہن نشین کیا گیا ہے، کہ بالآخر ملحد بھی ایمان لے آتا ہے صرف تفسیر کے لحاظ سے ہی یہ تفسیر بہت اہم اور مفصل ہے ایک ایک واقعہ کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، گویا بہت سی تفاسیر کا عطر ہے، اس کتاب میں اسی کے ساتھ نفس رسالت پر بہت پر زور بحث اور دلچسپ ہے،

غرضکہ یہ کتاب اپنی نوعیت کے لحاظ سے اپنی آپ نظیر ہے ایسی لاجواب تفسیر آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی، چھپائی نہایت ہی صاف ہے، قیمت ۸ ہے محصول ۱۰ رکھل ۱۴

**تفسیر پارہ عم** حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے عورتوں اور بچوں کے لئے لکھی ہے، بہت عام فہم ہے اور بہت مقبول ہے تک ۳ سال میں ۲۰ ہزار چھپ چکی ہے، قیمت ۴ محصول ۲ رکھل ۱۴

حمیدیہ پریس دہلی

# تاریخ حریت اسلام

چھاپوں میں ہم بیکے تواروں کی کہہ آتے تھے حق

غالب آتا تھا نہ ہمیں خوف مسلطان دوزیر
جسمیں زمانہ رسالت، عہد خلافت راشدہ، خلفائے بنی امیہ، خلافت بنی امیہ، عہد بنی امیہ اندلسیہ و سلجوقیہ، دولت ہسپانیہ و مغربیہ کے علاوہ ترکی و مصر الجزائر، مراکش وغیرہ ممالک اسلامیہ کے خاندان افاغنہ و ملاطین وغیرہ غلیہ وغیرہ اور سلطان ہاوشاہان دکن، سندھ و کشمیر کے عہدہائے گذشتہ کے مستند حق پرست، حق گو بزرگوں کے حیرت خیز جرات آفرین اور ولولہ انگیز استقلال اور جرات و ایثار کے حریت آموز حالات اور عدل و انصاف حریت و مساوات، خدا ترسی پاکیزہ نفسی کے حامی واشاعت کے سبق آموز واقعات کے علاوہ پرستاران حق و صداقت اور نذر کے مذہب و ملت عورتوں کے سوانحات درج ہیں۔

یہی وہ کتاب ہے جو تاریخ کی کتابوں میں سب سے زیادہ مقبول ہے، اور اب تک بارہ اڈیشن شائع ہو چکے ہیں ضخامت ۵۰۰ صفحات قیمت مجلد تین روپے مصول ڈاک علاوہ کل ۳ تین روپے دس آنے حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

# تاریخ القرآن

یہ بے مثل کتاب معلومات قرآنی کے سلسلہ میں اردو زبان کی سب سے بہتر کتاب ہے جو حمیدیہ پریس نے دہلی میں شائع کی ہے اس کتاب کے مصنف بھی مولوی سید نذیر احمد صاحب مصنف کتاب الاسلام ہیں بہت اعلیٰ کاغذ پر طبع ہوئی ہے، دعویٰ یہ ہے کہ معلومات قرآنی کے سلسلہ میں تاریخ القرآن سے بہتر کوئی کتاب شائع ہوئی ہی نہیں اگر مضامین کے نقط عنوان ہی دیکھ لیے جائیں تو ایک صفحہ میں آپس اگر آپ کو قرآن پاک سے کوئی تعلق ہے تو اس کتاب کا پڑھنا بھی ناگزیر ہے، امین قرآن کی حفاظت، نزول، ترتیب، وحی کی صورت، تسخ، سوخات، رسم الخط، علامات قرارت، فضائل برکات، تحقیقات، اعمال، ادعیات ہزارہا باتیں ہیں جو اس کتاب میں ہیں ابہ الامتیاز مضامین قرآن پاک کی بیشگوئیاں شفاء للمومنین، قرآنی احکام کا وزن، قرآنی احکام ابدالاباد تک اٹل اور فطرت کے مطابق ہیں، غرضکہ پوری آگہی تو کتاب دیکھ کر ہی معلوم ہو سکتی ہے، یہ میں ضرور کہوں گا کہ قرآن پاک پڑھنے کا لطف اسی میں ہے کہ پہلے تاریخ القرآن پڑھی جائے بہت ہی عمدہ چھپی ہوئی ہے۔ قیمت ۱۰ مصول ڈاک علاوہ کل عہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

# شہید کربلا

رسول پاک کی روح مقدس کا کیا حال ہوگا جب خاندان نبوی کربلا کے تپتے ہوئے میدان میں سر و پا برہنہ بے یار و مددگار جانور دشمن کی طرح کھینچے جا رہے تھے اگر ان حالات الیم کو بھی الفاظین پڑھنا اور دیکھنا چاہیں تو کتاب دردناک **شہید کربلا** منگائیں شہادت کے بچے واقعات نہایت تحقیق و تدقیق کے بعد درج کئے گئے ہیں، اور ابتدا سے لے کر انتہا تک اس دردناک تاریخ کو نہایت ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے، یزید کی تخت نشینی سے اس دردناک باب کا افتتاح ہوتا ہے۔ حضرت امام حسنؓ کو زہر دیا جانا، ترک وطن، امام معلوم کی کوفیوں کی شرارت، ظالموں کا معصوموں تک کو چن چن کر عام شہادت بلانا اہلبیت پر مظالم، یہ کتاب کربلا کی نہایت دردناک تاریخ ہے جگہ جگہ سیر انیس کے مرثیے ہی لیے گئے ہیں، اور آخر میں آنحضرت خاتم حسن نظامی کے نثر کے مرثیے اس تمام المناک کی تکمیل بندہ عاجز کی ہے دور حاضرہ کی سب سے موثر اور دردناک کتاب ہے اور لطف یہ ہے کہ ادنی سا واقعہ بھی غیر مستند نہیں ہے

قیمت فی جلد ۸ مصول ڈاک علاوہ کل ۱۲

ملنے کا پتہ:۔ منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# اسلام کی امتیازی معاشرت

ہر وہ قاعدہ جو خدا کے تمسک ہوئے راستہ پر اٹھتا ہے وہ عبادت ہے، روزہ نماز ہی عبادت نہیں، روزہ نماز، حج، زکوٰۃ کا بھی یہی مقصد ہے کہ انسان ایسا انسان بنے اور دنیا کے بسنے والوں کے لیے خدائی رحمت ثابت ہو، اسلامی معاشرت بھی عبادت کی طرح تمام ادیان سابقہ سے نہ صرف افضل ہے بلکہ دنیا کے لیے آیہ رحمت بھی، کاش مسلمان اسلامی احکام کے صحیح متبع ہوتے، اسلام کی امتیازی معاشرت میں مسلمانوں کو خدا نے ایسے طریق زندگی کا بیان ہے اس کو پڑھنے اور عمل کرنے سے انسان بہترین انسان ہو جاتا ہے، کامل مسلمان ہو جاتا ہے، اچھا شہری بن جاتا ہے، شریف ہمسایہ بنتا ہے، مخلص محب وطن ہو جاتا ہے، اچھا باپ ہو جاتا ہے قابل عظمت شوہر، نیک اولاد، عمدہ آقا، لائق ملازم، برگزیدہ لیڈر، محبوب سرمایہ دار ہو جاتا ہے، غرض انسانی زندگی کے ہر شعبہ کو مرتب کرنے والی یہ کتاب ہے، یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ روزہ نماز کی ضرورت ہے، مسلمانوں کو جمیع سامان رکھنا چاہیے تبھی کسی زندگی کا کوئی قدم اور کوئی سانس اس کے بنائے ہوئے قانون سے باہر نہ ہو یہ کتاب اسی سامان بنانی ہے، قیمت ۱۰ مصول ڈاک علاوہ کل ۱۲ حمیدیہ

# الفاروق

کیا اسلاف تھے اور کیا ہم ہیں چلتے ہو الفاروق میں کیا ہے

اس میں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضؓ کی زندگی کے مقدس حالات ہیں، یہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جنکا نام زمین پر جب پیدا نہ ہوا تھا تو سید دو عالم کی فرمتی روایات ملک پر عش عش کرنے والوں نے اس طاول و فاروق کے حالات پڑھے ہوں گے، جب معلوم ہو گا کہ عدل کسے کہتے ہیں، مساوات اسلامی کو سر اپنے والوں تو بھی مساوات کو مٹانے والے تصور کرتے ہو، اس جلیل المرتبت صحابی کی شان مساوات تو دیکھو، یہ بیت المقدس میں شاہانہ اقتدار سے اگر کس طرح غلام سوار اور آقا پیادہ پر دار جمہوریت جلاتے والوں ذرا عمر کی جمہوریت بھی دیکھ لو، ایک حقیر پر یا خطبہ دیتے ہیں، جہاں لاسلکی یہ نہیں ہے اور اپنے باوشاہ سے ایک کرتے کا کپڑا مانگتے ہیں، ہندبرگ، نپولین، کیزر کی سپہ سالاری سے مرعوب ہونے والوں ذرا عمر کی سپہ سالاری دیکھ لو، جو زمین پر ٹھیکرا ایران کی جنگ کا نقشہ مرتب کرتا ہے اور وہیں سے بیٹھا بیٹھا فوجوں کو ہدایت دیتا ہے، جہاں لاسلکی یہ نہیں ہے، اسلام میں تعلیم ہے، قرآن میں سب کو ہلا بیٹھے، الفاروق پڑھ کر ایمان میں جوش پیدا کیجئے مجلد ۵۶۰ صفحوں کی کتاب ۱۲ مصول ڈاک علاوہ کل عہ

# مساوات المسلمین

فخر نسب پر زعم رکھنے والے مساوات المسلمین پڑھنے کے بعد۔

کیسے شرمسار ہوئے، جب آنحضرت نے حضور کا فرمان پڑھا "کرائے قوم قریش اللہ نے ہماری جاہلیت کا غرور اور نسب کا افتخار مٹا دیا، تمام انسان آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے تھے" بدنصیب ہندوستان میں مسلمانوں کے طبقہ پر بھی جہوت اور ہار نہ ہوا، اور بڑے باپوں کے بیٹے اپنی بے وجاہتی کو نسب کے دامن میں چھپانے اور یہاں کے مسلمان ہی برہمن اور شودر بننے لگے، یہ انسانیت کش اور اسلام فراموش ذہنیت کو اب قدرت کے غضبناک ہاتھوں نے بہت حد تک مٹا دی ہے لیکن اب بھی بہت باقی ہے، اسلام میں بحیثیت انسان سب برابر ہیں، کوئی بڑا اور چھوٹا نہیں **ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم** وہی بڑا ہے جو متقی ہے اس کتاب میں بتلایا گیا ہے کہ کوئی پیشہ ہی ذلیل نہیں نیز یہ کہ وہ حلال ہو، اور اسلام نے کسی بڑے باپ کے بیٹے کو بڑا نہیں بنایا بلکہ جو خود بڑا بنا وہی بڑا ہے، یہ کتاب مسلمانوں میں مساوات کی موجد ہوگی، یہ کتاب ہر مسلمان کا رتبہ بڑھا دے گی بہت مفید کتاب ہے، قیمت صرف ۸ مصول ڈاک علاوہ کل ۱۲

ضخامت سو صفحے، حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

# فالنامہ ناصری

ہر کام شروع کرنے سے پیشتر احسن طریقہ یہ ہے کہ استخارہ کر لیا کریں تاکہ اس کا انجام اگر ٹھیک نہ ہو تو اسے ترک کر دیا جائے بزرگان دین نے نفس اس خیال سے کہ مسلمان بچوں میں اور رسالوں سے باجوگیوں اور کاہنوں کے ہتھنڈے میں پھنس کر اپنے ایمان کو ضائع نہ کریں، بزرگان دین نے اپنے صحیح فالنامے لکھے جن میں سے انسان کے کام کا انجام معلوم ہو سکتا ہے ان بزرگوں میں شیخ محی الدین اکبر ابن عربی بڑے پایہ کے صوفی عالم گذرے ہیں انہوں نے ایک فالنامہ بنام استخارہ قرآنیہ لکھا ہے جس سے ہر کام کا انجام قرآن مجید کی آیت سے معلوم ہو سکتا ہے، ہم نے اس کا ترجمہ کر کے اس کے ساتھ قرعۃ الانبیاء یعنی فالنامہ پیغمبران، فالنامہ اولیائے کرام، فالنامہ غوث الاعظم، فالنامہ دیوان حافظ، فالنامہ قنبری خیرات شامل کر دیا ہے یہ سات فالنامے ایسے صحیح ہیں کہ ان سے ہر ایک فرد معلومہ کام کا انجام معلوم ہو سکتا ہے اس تمام مجموعہ کا نام **فالنامہ ناصری** ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسا اعلیٰ اور مستند فالنامہ اس سے پہلے شائع نہیں ہوا۔ قیمت ۸ر محصول ۴ر کل ۱۲ر

**منیجر حمیدیہ پریس دہلی**

# خواب نامہ صدیقی

## آپ کے خواب کی تعبیر کیا ہے

یہ بات دریافت کرنے کے لئے آپ کس قدر متوش رہتے ہیں جب آپ کے گرد و پیش کوئی صحیح تعبیر بتانے والا نہیں ملتا، اول تو لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ایسا کامل ہو جو صحیح تعبیر کر سکے یا خواب کے ضروری استفسارات سے اطلاع دے سکے عام طور پر اس علم سے بے بہرہ لوگوں سے تعبیر لے کر خواہ مخواہ تشویش میں مبتلا ہوتے ہیں، اگر آپ کو اپنے خواب کے صحیح اثرات معلوم کرنے ہوں تو **خواب نامہ صدیقی** کو منگا کر ساتھ رکھئے جس میں اس کے مولف نے تعبیر خواب کی پرانی اور نایاب عربی کتابوں کی مدد سے ہر ایک قسم کے خواب کو مفصل بیان کر کے بتایا ہے کہ کس قسم کے خواب قابل تعبیر ہوتے ہیں، اور کون کون سے خواب قابل تعبیر نہیں ہوتے، اور ذرا موتس خواب کیسے یاد کرتے ہیں اور دن کے کس حصے، مہینے کے کس دن اور کس تاریخ کے خواب تعبیر کے قابل ہوتے ہیں، اور پیٹ کی خرابی کا خواب سے کیا تعلق ہے، غرض ہر میں فلسفہ خواب پر ایک فاضلانہ مضمون ہے اور آخر میں حکم نیاتہ اور ہاتھ دیکھنے کے علم پر نہایت نایاب منبیہ ہے قیمت ۸ر محصول ۴ر کل ۱۲ر

**منیجر حمیدیہ پریس دہلی**

# اوراد و وظائف

جب سب طرف سے مایوسی ہو جائے اور دنیا کے اسباب ختم ہو جائیں انسان کب تک دوڑ دھوپ کر کے بیٹھ جائے، مادت و اطمینان کی گفتگو ہیں مفقود ہو جائیں، تو پھر انسانی ہستی ایک دوسری طرف متوجہ ہوتی ہے اس کا نام اوراد و وظائف ہے، یہی دنیاوی گمان کا آخری زینہ ہے یہیں سے وہ شاہراہ ملتی ہے جہاں مجبور انسان و شہنشاہ زمان سب ایک حالت میں ہوتے ہیں، فقر اپنی کرامات اپنی اوراد میں مضمر ہے ان میں بہت خصوصیت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے وظائف و اوراد کو دیکھ، کیونکہ آپ نے ایک عالم کا چکر لگا کر یہ خزانہ مہیا کیا، یہ خزانہ کس سلسلہ سے ہم کو ملا اس کا نتیجہ کتاب میں موجود ہے ایک ایک عمل ایسا لیا گیا ہے جو صدہا صلحا کا آزمودہ و مجرب ہے، اس کتاب کے اثر و قبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے، کہ ایک سال میں دو دفعہ چھپ جاتی ہے ہر دفعہ نئی چھپنے پر اور ڈاپنے سیول پر رکھ فائز الرام ہوا۔ اس انسانی ضرورت ایک ہی نہیں جو ہر فرد کے لئے تیر بہدف وظیفہ یا تعویذ نہ ہو۔

قیمت ۱۰ر محصول ۴ر کل ایک روپیہ

**منیجر حمیدیہ پریس دہلی**

# دوزخ سے نجات

پانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ انسان آئندہ گناہوں سے اجتناب کرے اور پچھلی خطاؤں سے معافی مانگے اسی کا نام توبہ ہے، توبہ کی تحقیق اور توبہ کے فضائل و آیات کے متعلق اب تک اردو میں کوئی کتاب نہ تھی، حمیدیہ پریس نے حال ہی میں ایک کتاب **متوبیل** کے نام سے شائع کی ہے جس کے چند مضامین یہ ہیں، توبہ کے معنی، اردو کی لغت، مناجات توبہ توبہ کی حقیقت، فضیلت توبہ، سرور عالم کے ارشادات، ارباب طریقت کی توبہ، توبہ کی ضرورت، باب توبہ کتنا وہ ہے، آداب و صایا، قبولیت توبہ، حکایات توبہ، ترک گناہ حقیقت گناہ صغیرہ و کبیرہ، توبہ کا ذکر قرآن میں، گناہوں کی لذت، گناہ کا خیال، معافی کے ذرائع، صغیرہ گناہ بھی کبیرہ ہو جاتے ہیں، گناہوں سے بچنے کی تدابیریں اور حکایتیں مولا کی بندہ نوازی، پڑھو، استغفار، عبادت دلی، امید و بیم، عبد و معبود میں راز و نیاز، گناہوں سے نیکیوں کی بربادی فوری ہو جاتی ہے، مواخذہ سے بے فکری، گناہوں سے نقصانات یہ اپنی نوع کی انوکھی کتاب ہے قیمت ۱۰ر محصول ۴ر قیمت ایک روپیہ

**منیجر حمیدیہ پریس دہلی**

# مرنے کے بعد

کیا ہوتا ہے یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا حل معلوم کرنے کے لئے ہر انسان بے چین رہتا ہے، اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صحیح معلومات اسی کتاب میں ہے، اور مختصر فہرست مضامین یہ ہے، فلسفہ، روح انسانی، مدخ کا دخول، عہد میثاق، روح حیوانی روح انسانی، تناسخ آواگون، حقیقت موت، عبادت سکرات موت، تلقین، جسم سے روح کا نکلنا، حضرت آدم کی وفات دیگر رسولوں کی وفات، ایمان و کفر، نیک روحیں علیین، ابرار متقین، برا خاتمہ، بری روحیں سجین، کفار کی ارواح، سوال و جواب، نکیرین، عالم برزخ، عذاب و ثواب کا فلسفہ قبر کا عذاب تجہیز و تکفین، نماز جنازہ، جنازہ کے تمام مسائل، دفن کے طریقے اور مسائل فاتحہ و درود، تلاوت قرآن کا ثواب قبرستان زیارت قبور، تعزیت و تسلی، کہنا کہلانا، نجات اخروی، مردوں کو کیا کیا چیز پہنچتی ہے، دوسرے حصہ میں ۳۳ اصحاب کرام اولیائے عظام کے رویائے صادقہ کے احوال ہیں جنہوں نے حسب وعدہ مرنے کے بعد اپنے احباب کو دوسری دنیا کے حالات بتائے ہیں، قیمت ۱۲ر محصول ۴ر کل ۱۶ر

**منیجر حمیدیہ پریس دہلی**

# قرآنی دعائیں

آپ کی دعائیں قبول نہیں ہوتی، اس لئے کہ آپ دعا مانگنے کے طریقوں سے ناواقف ہیں اس لئے کہ آپ خدا اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق دعا نہیں مانگتے اس لئے کہ آپ کو فضیلت دعا کا حال معلوم نہیں اور قبولیت دعا کے اوقات سے بھی آپ کو واقفیت نہیں یہی وجہ ہے کہ ایک آپ کی دعائیں بے اثر ہیں، لہٰذا ضرورت ہے کہ پہلے آپ دعا مانگنے اور مرادیں پوری ہونے کے طریقے معلوم کیجئے اور خدا اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستوں کے موافق دعا مانگئے پھر دیکھئے، کہ آپ بے اولاد ہیں تو صاحب اولاد ہو جائیں گے اگر مفلس ہیں تو زردار ہو جائیں گے، مقدمات کی پریشانی رفع ہو جائے گی، غرضکہ آپ کی مرادیں کی **قرآنی دعائیں** ہیں جن دعا مانگنے اور مرادیں پورا کرنے کے تمام طریقے کلام اللہ کی آیات سے درج ہیں، ہمارا دعوے ہے، کہ اگر آپ قرآنی دعاؤں کے مذکورہ طریقوں سے دعائیں مانگیں گے تو آپ کی قبولیت یقینی ہے کتابت و چھپائی اعلیٰ قیمت ۸ر محصول ۴ر کل ۱۲ر

ملنے کا پتہ

**حمیدیہ پریس دہلی**

## مبلغ اسلام دو عورتیں

**حلیمہ خانم**

ایک عرب خاندان کی لڑکی کا علم سے فیضیاب ہو کر لیڈی ڈاکٹر کی سند حاصل کرنا، پھر امریکن کے عوام کے لئے دین اسلام کو خیرباد کہنا، یہ ایک خادم اسلام کی دلی کوشش سے معتقن ہو کر اپنے خلاف عقائد سے توبہ کرنا، اور اس کے بعد ساری عمر اسلام اور قوم کی خدمت کے لئے وقف کر دینا اس مین لیڈی ڈاکٹر حلیمہ خانم نے زیر کی طرف ہو کر اسلام کے خلاف جو جارحانہ کیا وہ پھر جالیس بندتوں سے جو جارحانہ کیا اس نے گھر کے بھیدی کے طرح بڑے بڑے دیوانوں کے چھکے چھڑا دیے، قیمت ۱۰ روپے

**ساوتری**

یہ ہندو جیم کی استری ہے جس نے اپنے علم اپنی ذہانت سے اسلام کو دیکھا، پرکھا، موازنہ و مقابلہ کیا اس کے نظری توانین نے بالآخر وہ کیا پھر نہ صرف یہ کہ اس سعید دیوی نے آغوش اسلام میں جگہ پائی، اور اپنے ساتھ سارے خاندان کو راہ ہدایت دکھائی بلکہ اس خاندان کا بچہ بچہ حلقہ بگوش اسلام ہوا

یہ دونو کتابیں ہر مسلمان کو پڑھنی اور اپنے پاس رکھنی چاہئیں تاکہ انہیں اسلامی تفوق کا صحیح اندازہ ہو سکے اس کی قیمت ۸ ہے، دونو کی قیمت ایک روپیہ محصول ۱ کل عہ حمیدیہ پریس دہلی

## تین صوفی ایک امام

**امام ابو حنیفہ**

حنفی مسلمانوں کے سرتاج حضرت امام اعظم کی مالف علامہ شبلی کی لکھی ہوئی کتاب ہے اسمین فقہ کی تدوین، مجتہدانہ اصول مسائل کا حل امام اعظم کا تفوق و برتری اور ہر حنفی مسلمانوں کے لئے ایک مایہ ناز کتاب ہے، قیمت عہ محصول ۱، کل ۱۵

**الغزالی**

علامہ شبلی کی لکھی ہوئی حضرت امام محمد غزالی کی مالف تصوف کے سب سے بڑے علمبردار کی سوانح عمری حال و قال سے واقف دین اللہ کی علمی زندگی کے کارنامے اس کتاب میں ملیں گے عہ

**حضرت مولانا روم**

تصوف اسلام اور صوفیائے کرام میں سب سے زیادہ امتیازی مقام والا نفسی جن کی مثنوی کو شہرت دوام حاصل ہے انکی مالف اور علامہ شبلی کی لکھی ہوئی کتاب اسمین مثنوی کے خاص خاص حصوں کا انتخاب ہی ہے قیمت رعایتی عہ محصول ۱

**شیخ سعدی**

خواجہ شیراز حضرت مصلح الدین جن کی گریا گلستان، بوستان رہتی ہی شہرت رکھتی ہیں، انکی زندگی کے بقیہ حالات ہی لافانی ہیں، ایسی دلچسپ اور مفید علم زندگی شاید کسی بزرگ کی ہو، قیمت رعایتی ۳ محصول ۱

چاروں کتابیں ۱ عہ محصول ڈاک ۱ کل ۵ ہی ملتی ہیں، الگ الگ منگائیں گے تو ہم فقط محصول ڈاک میں ہی خرچ ہو جائے گا حمیدیہ پریس دہلی

## گھر کا مولوی

تباہ اور دشمنان کو بشارت ملک کی موجودہ فرقہ وارانہ تحریکات نے مسلمانوں کے لئے تبلیغ اسلام کو ایک اہم فرض بنا دیا ہے ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے، کہ دوسرے مسلمان کو فتنہ ارتداد سے بچانے میں پوری کوشش کرے، لیکن مسلمان میں سلیقین کی اس ندرت قلت ہے کہ وہ ہر موقعہ سے اس معاملہ میں پیچھے ہیں اور پیچھے ہی رہتے ہیں، اس اہم ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا مولوی احمد صاحب نے کتاب

**آثار سعید**

کتاب تالیف کی ہے جس کی ہر دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں، اس کتاب میں واعظوں کے لئے ایسی ترتیب قائم کی ہے تاکہ انہیں آسانی ہو، اس کتاب کے ایک دفعہ مطالعہ کرنے کے بعد معمولی اردو خوان بھی بہترین تبلیغی خدمات انجام دے سکتا ہے اسمیں تمام ان احکامات کا بیان ہے جو قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں اور حکایات صالحین سے بیان کو عام فہم اور دلچسپ بنا دیا ہے، لوگ بہت ہی شوق سے یہ کتاب پڑھتے ہیں، اور مسجدوں میں بطور وعظ کے سناتے ہیں، قیمت مجلد ۸۴ صفحات بڑی تقطیع کے صرف ایک روپیہ ایک، روپیہ محصول ڈاک ۵ کل عہ منیجر حمیدیہ پریس دہلی

## میاں بیوی کے فرائض

آپ کا گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے، اگر آپ کی بیوی سلیقہ شعار و اطاعت گذار ہو، آپ کا گھر فردوس بن سکتا ہے اگر آپ بیوی کے فرائض باحسن پورے کرنے لگیں، لیکن دشواری یہ ہے کہ ہر گھر میں افراط تفریط ہے کہیں میاں پر تو اپنے گھر کے نتائج کل اور بیوی کی کوئی حیثیت ہی نہیں، کہیں بیوی ہی تو ساس کی علمبردار، زیادات اور ہر اندازیں تفوق یا برابری جتانے والی یہی وجہ ہے کہ ہر گھر دوزخ بنا ہوا ہے اسی چیز کو مدنظر رکھ کر حمیدیہ پریس نے کتاب **میاں بیوی کے فرائض** شائع کی ہے اور قرآن و احادیث کے احکام میاں اور بیوی دونو کو بتائے ہیں، بہت سلیس اردو میں، عورتوں کو سمجھایا ہے کہ انہیں کس طرح مردوں کی اطاعت کرنی چاہئے اور مردوں کو بتایا ہے کہ عورتوں کی دلشکنی کس طرح گھر کو خراب اور رسول کریم کو ناراض کرتی ہے قرآن رسالت ہے نیز کم خرچ بالا نشین، یہ کتاب میاں بیوی دونو کو محبت کی شاہراہ پر لے جائیگی یہ کتاب گھر کے ہر فرد کے دلوں کو لبھا لے گی، بہت ہی مقبول کتاب ہے اور ہر گھر میں شوق سے پڑھی جاتی ہے، قیمت ۸ محصول ۱ کل ۱۲ رسب کتابیں حمیدیہ پریس دہلی سے ملتی ہیں

## دہلی کا دسترخوان

**دہلی کی ایک ممتاز خاتون کی تحریر کردہ کھانا پکانے کی بہترین استانی**

کس قدر جلد مقبول ہوئی، کہ حیرت ہو گئی، دہلی کا دسترخوان وہ سہل اور آسان کھانا پکانے کی کتاب ہے جس سے چھوٹی چھوٹی بچیاں، ناسمجھ خورتیں، اور مرد بھی بآسانی کم داموں میں اچھے کھانے پکا لیتے ہیں اور کھا لیتے ہیں، یہی وہ کتاب ہے جو ہندو اور مسلمان دونوں میں مقبول ہے اور روزانہ خاصی اچھی تعداد میں فروخت ہو رہی ہے عجوبوں کے کھانا پکانے کی امداد کے ساتھ یہ کتاب باورچی خانہ کا انتظام، برتنوں کا سلیقہ، کھانا کھلانے کا مہذب طریقہ بھی بتلاتی ہے وہ بیچارے جن کے خاوند خراب کھانا کھاتے کھاتے ان کی محبت بھی کھو بیٹھے ہیں گرویدہ ہو جاتے ہیں، گویا جہاں یہ کتاب اپنے کھانا پکانے کی استانی ہے وہاں خاوند کو منتر کر لینے کا عمل بھی اپنے اندر رکھتی ہے،

جن لوگوں کو ضرورت سے زیادہ نمک کھانا پکوانا ناپسند ہو یا جن کو اپنی بیٹیوں کی آیندہ زندگی کا فکر ہو وہ یہ کتاب ضرور منگائیں، ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت ۸ محصول ۱ کل ۱۲

## معجز نما پنجسورہ مجلد

جدید اڈیشن معہ ہفت احزاب چشتیہ

یہ نیا اڈیشن ابھی تیار ہوا ہے، پہلا پنجسورہ ۲۸۰ صفحہ کا تھا، لیکن ۲۲۴ صفحہ کا اب کیا رہ گیا ہے، اس میں بہت سوزہ مناجات خاندان چشتیہ کے علاوہ اور بہت سی مفید و مجرب دعائیں شامل ہوئی ہیں، ترجمہ لفظی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ہے اور خواص و فضائل اعمال سورۂ ہائے قرآن و شان نزول و ربط آیات، تفسیر کامل از مولانا الحاج اشرف علی صاحب، تقطیع مولوی سے نصف ہے چھپائی کاغذ عمدہ اب بہت اعلیٰ ہیں، اسمیں حسب ذیل دس سورتیں ہیں، سورۂ یاسین، سورۂ رحمٰن، سورہ فتح، سورہ واقعہ، سورۂ ملک، سورۂ جن، سورہ مزمل، سورہ کہف سورہ فلق، سورہ ناس، اس کے علاوہ ہفت منزل معہ اسناد، منزل معہ اسناد و دعائے گنج العرش معہ اسمائے حسنہ ۹۹ نام اسمائے رسول معہ اسناد، شجرہ خاندان چشتیہ شجرۂ قادریہ، درود کبیر از حضرت غوث الاعظم وغیرہ اس کے تمام حواشی رجسٹرڈ ہیں، جو اسی پنجسورہ کے لیے مخصوص ہیں،

قیمت ۱۲ محصول، ۴ رکل عہ

## خوشنما معراج میلاد شریف

کارڈ سائز، بہان اللہ کیا کتابت ہے اور کیا چھپائی ہے، اتنی چھوٹی چیز ہوئی اور ایسی پاکیزہ لکھی ہوئی حائل یقین فرمائیے کہ آپ نے کبھی نہ دیکھی ہوگی، میں نے تو اس قدر پسند کیا، کہ اب تک گئی ہزار خرید چکا ہوں اور ناظرین نے بھی اس قدر پسند کیا کہ میرا رائے میرے نزدیک بھی دقیع ہوگئی، اس کی کتابت کی خوشخطی، اور اعراب کی رچائی، ایسی عجیب و غریب ہے، کہ باوجود قلم تھی ہونے کے ذرا بھی اس کے پڑھنے میں تکلف نہیں ہوتا، یہ حائل جناب منشی صلاح الدین صاحب کی لکھی ہوئی کی ہوا پنی خوبی کتابت میں یگانہ ہندوستان ہیں، اس حائل کا پارہ پارہ جدا ہے اور ہر پارہ کا اول و آخر بہت خوشنما گلکاری سے مزین ہیں چونکہ یہ چھوٹی حائل ہے اس لیے اس کے لیے خاص طور سے بیک پیپر خریدا گیا ہے تاکہ تہلا اور مضبوط رہے اور حائل شریف زیادہ موٹی نہ ہو جائے جو جیب میں تکلیف دے، جلدبن بھی خاص طور سے جوڑ بندی کی بنوائی گئی ہیں جو بہت مضبوط ہیں، خدا کاتب صاحب کو اجر عظیم دے کہ انہوں ایسی نایاب کتابت کی، آپ بھی ایک جلد ہلا ضرورت منگائیے

ہدیہ مجلد چرمی کامل صرف ایک روپیہ محصول ۴ رکل عہ

حمیدیہ پریس دہلی

## خوشنما دو ترجمہ والا دہ سورہ

معہ اوراد، اعمال، نقش و وظائف

ترجمہ اول زیر متن حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب و ترجمہ دوم حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب، مدظلہ، ذاکر اللہ والوں کو اور ایسے کاروباری آدمیوں کے لیے جن کو وقت کم ملتا ہے یہ دہ سورہ ایک نفیس غیر مترقبہ ہے، اسمیں حسب ذیل صورتیں ہیں (۱) سورہ یاسین (۲) سورہ فتح، (۳) الرحمٰن (۴) سورہ واقعہ (۵) سورۂ ملک (۶) سورۂ مزمل (۷) سورۂ نوح (۸) سورۂ جن (۹) سورۂ قیامۃ (۱۰) سورۂ کہف (۱۱) سورۂ فلق (۱۲) سورۂ والناس، اور بہت سا مکمل معہ اسناد اور فوائد شش قفل معہ فضائل، دعائے گنج العرش معہ فوائد و فضائل اسمائے حسنیٰ، زود نہ نام باری تعالیٰ معہ خواص و فضائل اسمائے مقدسہ رسول کریم، و فوائد دعائے حبیب معہ فوائد، درود گنج مترجم معہ اسناد و صلوٰۃ تنجینا معہ شجرہ چشتیہ نظامیہ تاریخی حالات و تاریخ وفات، شجرۂ سلسلہ قادریہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور درود اکبر از سید نا غوث الاعظم ہر سورہ کا نقش معہ فوائد ہر سورہ کے ساتھ درج ہیں، قیمت فی جلد مجلد پارچہ ۸ر دس جلد چار روپے، محصول ڈاک ایک جلد، ر حمیدیہ پریس دہلی

## دلائل الخیرات مجلد

یہ کارڈ سائز دلائل الخیرات حضرت مفتی اعظم علامہ مولوی محمد کفایت اللہ صاحب نے خاص طور سے پسند فرمائی ہے، اسی لیے یہ سب سے زیادہ مقبول ہے یہ کامل مختنی ہے اس میں حسب ذیل خوبیاں ہیں، اول الترغیب فضائل حاجات حصن حصین، فاتحۃ الاوراد، التہلیل، الاستغفار درود شریف پڑھنے کے آداب، اسمائے الٰہی ترجم، دعائے شرف و فضائل درود شریف، اسمائے رسول کریم ترجم، نقشہ روضہ مبارک صفت روضہ مبارک دعا بعد اسمائے شریف، حزب اہل صلوٰۃ النبی حزب اثنائی روز سہ شنبہ حزب سوم، روز چہار شنبہ حزب چہارم روز پنجشنبہ، حزب پنجم روز جمعہ، حزب ششم، روز شنبہ حزب ہفتم روز یکشنبہ، حزب ہشتم روز دوشنبہ، دعائے ختم دلائل الخیرات اعتصام حزب البحر، اختتام حزب البحر و مسبلہ، تعداد ۳۱۲ صفحہ حضرت مفتی صاحب کی پسندیدگی کی بڑی وجہ اس کی چھپائی اور صحت کی خوبی ہے ایسی عمدہ طباعت کی دلائل الخیرات آپ نے شاید ہی دیکھا یا پڑھی ہو، مجلد چرمی ہے، مناسب ہے، اور بہت ہی مقبول مستعمل اور مفید حواشی سے لبریز ہے،

قیمت فی جلد مجلد چرمی ایک روپیہ محصول ۴ رکل عہ

منجز حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے،

## دعائے مقبول مجلد

دعا کے متعلق کسی خاص تفصیل کی ضرورت نہیں، رسول اللہ کا فرمان ہے کہ دعا عبادت کا مغز ہے، یوننہ جو خدا سے مانگے گے وہ دیگا، لیکن جو دعائیں قرآن شریف یا حدیث میں ہیں یا بزرگان دین سے منسوب ہیں وہ ضرور مستجاب ہوتی ہیں دعائے مقبول ان سب کی جامع ہے اور حسب ذیل پانچ حصے ہیں،

صلوٰۃ الرسول اللہ کے قریب پہنچانے والی، عائیں سب عربی میں قرآن شریف سے لی گئی ہیں ترجمہ اور تفسیر مولوی اشرف علی صاحب کا ہے

مناجات مقبول دیباچہ مولوی اشرف علی صاحب کا ہے بہت ہی مفید مغز رسائی و ذکی، مناجاتیں ہیں جن سے حضور قلب پیدا ہوتا ہے

ہفت احزاب از حضرت مولانا اشرف علی صاحب اسمیں کوئی ضرورت ایسی نہیں جس کے لیے دعا نہ ہو اور مولانا نے اس کے لکھنے کا طریقہ

تتمہ دعائے مقبول ہفت احزاب میں مولانا روم کی لکھی ہوئی ہفت روزہ بہت موثر دعائیں ہیں

دعائے حزب البحر مترجم معہ اعمال از حضرت مولانا اشرف علی صاحب، یہ باجوں کا مجرب عمل مجلد سے پہلے اس کی قیمت ایک روپیہ تھی، اب بارہ آنے ہے، محصول ڈاک ۴ رکل عہ

حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

## شرح کریما اردو

حضرت خواجہ سعدی شیرازی کی مقبول کتاب کریما کو کون سا مسلمان ہے جو نہ جانتا ہو، اخلاق پند و موعظت کے مضامین اس بہتر مکمل اور جامع اور کسی کتاب میں نہیں مل سکتے اس کتاب کو زیادہ آسان اور مفید بنانے کے لیے اور بچوں کی لیاقت اور استعداد کا خیال رکھکر حضرت مولانا مولوی احمد سعید صاحب نے اس کی یہ شرح تحریر کی ہے، اسمیں پہلے نظم کے ہر حصہ کے پورے اشعار لکھے ہیں اس کے تحت میں عام فہم اردو نظم میں اس کا ترجمہ تحریر کیا ہے تاکہ بچوں کو اس سے دل بستگی پیدا ہو اس کے بعد نثر میں الفاظ کے معنی تحریر کئے ہیں، پھر لغات مشکلہ کی تحقیق درج کی ہے، آخر زیادہ تحقیق دیکھی تو اس کو نشان دے کر نوٹ میں ظاہر کیا ہے، پھر مضامین کی شرح آسان اور زود فہم الفاظ و عبارت میں تحریر کی ہے اور احادیث نبوی صلعم سے مضامین کی تطبیق کی ہے، اخلاقی حکایات بھی موقعہ بہ موقعہ بقدر تمثیل لکھی ہیں جن سے کتاب کی دلچسپی میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے ہر مسلمان کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے بچوں کو ابتدا ہی سے نیک چلن اور عالی خیال بنانا ہے تو اس کتاب کو ضرور پڑھانا چاہئے ضخامت ۱۲۰ صفحے قیمت ۲ر محصول ۴ رکل ۱۲، دس جلدیں روپے محصول ایک روپیہ کل للہ حمیدیہ پریس دہلی

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ
فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ○ قَدِ افْتَرَيْنَا
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ


دیدہ زیب ستا پسندیدہ

مقبول عام خوشنما ۱۶ سطری لاجواب معری قرآن شریف مجلد اعلیٰ

جو صرف چھ مہینے کے اندر ہندوستان کے ہر مکتب میں پڑھایا جانے لگا۔ اور ہر شہر و قریہ میں یہ ہی طلب کیا جاتا ہے

دعویٰ ہے کہ ایسا قرآن شریف آپ نے نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ ایسا قرآن شریف ہے کہ صرف بغدادی قاعدہ پڑھ لینے کے بعد ہر بچہ قرآن شریف بغیر استاد کی مدد کے پڑھ لیتا ہے منشی نثار علی صاحب گانہ خوشنویس مہاجر مکی کے صحیح جانشین منشی صلاح الدین صاحب نے کتابت کا کمال اسی قرآن شریف میں دکھایا ہے اور بچوں کی ذہنیت ملحوظ رکھ کر اس کی کتابت کی ہے۔ یعنی حروف کی نشست اور ان کے جوڑ اس قدر واضح رکھے ہیں۔ کہ بچہ بلا قصد غلط پڑھ ہی نہیں سکتا۔ اور بچہ کو یہ سمجھ لینے کے لئے ذرا بھی توقف کرنا نہیں پڑتا۔ کہ اس لفظ میں کونسا حرف پہلے ہے اور کونسا بعد میں۔ اس قسم کی غلطیاں الفاظ کے درمیانی (ت، ن، ی، ب وغیرہ میں ہوتی ہے اور چونکہ حروف کی گنجانی اور جوڑوں کی زیادہ گی کی وجہ سے مذکورہ بالا حروف کی تعداد دگنا تگنا میں استباہ ہو جاتا ہے اس لیے بچہ کا پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ قابل خطاط نے یہ دشواری ملحوظ رکھ کر کتابت کی ہے۔ تجربہ بتا رہا ہے دعویٰ ہے کہ جو بچہ دوسرے قرآن شریف کا سبق گھنٹہ بھر میں یاد کرتا ہے تو اس قرآن شریف میں پندرہ منٹ میں یاد کریگا۔ اور کم از کم اس قرآن شریف میں کبھی غلط نہیں پڑھیگا۔ اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ مناکر اس قرآن شریف کا ایک رکوع یہ پڑھایا ہوا سبق بچے کو ذہن نشین کرنے کے لئے اتنا سوتر ہوگا۔ جتنا دوسرے قرآن شریف میں چار رکوع پڑھایا ہوا۔ اور یہ بھی دعوے ہے کہ جن عورتوں کو ذرا بھی حرف شناسی ہوگی وہ اس قرآن شریف کو باسانی پڑھ لیں گی۔ ہر صفحہ گرد اگرد کی جدولوں اور متن کی لائنوں سے آراستہ ہے اور ہر پارہ کے شروع و آخر میں مزید بالائے نقوش سے مرصع ہے۔ ہر پارہ علیحدہ ہو سکتا ہے۔ اصل قرآن اس نمونہ سے بدرجہا بہتر ہے۔ بس یہ سمجھ لیجئے۔ کہ یہ نقل ہے اور وہ اصل، قاریوں کے لئے ایک سان یہ ہے۔ کہ اختلاف قرات جہاں کہیں ہے وہ حاشیہ پر بتلا دی ہے۔ ابتدا میں قرآن شریف کے متعلق ہدایات کا خلاصہ ہے آخر میں دعائے ختم القرآن ہے، اور صحت کی سند میں سوا مستند حفاظ صحیح قرآن شریف کی سلسلت کی وجہ میں اس لئے ذرا سے نقطہ کی غلطی کا بھی امکان نہیں۔

چسپانی دعوے ہے، اور شدید دعوے ہے کہ معری قرآن شریفوں میں اس سے بہتر تو کیا معنی اس کے برابر بھی کوئی قرآن شریف آج تک نہیں چھپا واللہ یہ اشتہاری ترغیب نہیں، اس قرآن کے سامنے آنے کے بعد مجھ پر ہی نہیں آپ پر بھی اظہر من الشمس ہو جائیگا، اور میں نے الفاظ سے زیادہ اپنے ذہن میں اس کی خوبیاں پائی ہیں، اس لحاظ سے تو یہ قرآن شریف اور بھی اہم ہو جاتا ہے کہ اس کا ہدیہ بھی بہت سستا ہے ایک جلد مجلد مجلد چرمی ڈیڑھ روپیہ مجلد پارچہ ایک روپیہ پانچ جلد مجلد چرمی سات روپے مجلد پارچہ چار روپے آٹھ آنے فی جلد دس جلد مجلد چرمی ساڑھے بارہ روپے مجلد پارچہ ساڑھے آٹھ روپے اب محصول ڈاک بڑھ گیا ہے اس لئے ایک جلد پر محصول ۱۲ر۵ جلدوں پر بھا، دس جلد پر پانچ روپے اس لئے دس جلدیں تو ریل کے ذریعہ ہی منگائیے۔ ریل کے باسل پر کرایہ ریل کے علاوہ ۱۲ر یہاں اور جو ہوتے ہیں۔ منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

شعبان المکرم سے یہ رعایتی سلسلہ جاری ہوتا ہے تاکہ خریدار مناسب وقت میں گھڑیاں منگاکر شروع رمضان المبارک سے کام میں لاسکیں

شاندار موقع

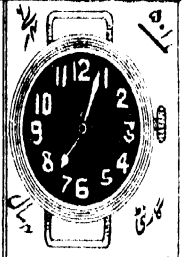
فائدہ اٹھانے کا

# رعایت کا مبارک مہینہ

## جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اُٹھایئے

گیارہ ماہ گذرنے کے بعد خدا کے فضل وکرم سے ہم کو اور آپ کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے یہ بھلائیوں اور نیکیوں کا مہینہ ہے اس لئے ہم نے بھی یہی مہینہ اپنے خریداروں کو فائدہ پہنچانے کیلئے انتخاب کر رکھا ہے۔ لہٰذا حسب معمول اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل گھڑیوں وٹائم پیسوں کی قیمت میں بیحد رعایت کردی گئی ہے اس رعایت سے ہر شخص خواہ کسی مذہب وملت کے ہوں فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ جلد سے جلد فرمائش بھیجئے ورنہ یہ رعایتیں موقعہ پھر ایک سال بعد آئے گا۔ راقم منیجر

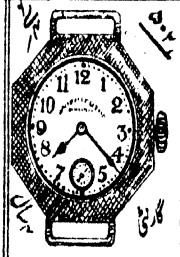
### شب چراغ گولڈن رسٹوواچ



نمبر ۱۰۱

اسکے ہندسہ وسوئیاں گیس والی ہیں جن سے دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت معلوم ہوجاتا ہے ٹائم کی سچی اور پُرزوں کی مضبوط ہے رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے چار آنہ

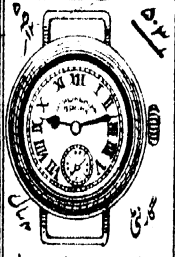
### خوبصورت اٹھپل رسٹوواچ



نمبر ۱۰۲

اس کا کیس ۲۰ کیرٹ گولڈن اور ڈیزائن اسکے مختلف اور بہت خوشنما ہیں پُرزے پختہ وپالش دار ہیں اور وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے چار آنہ

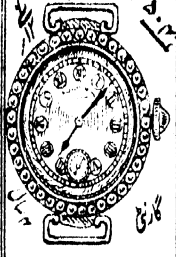
### پائیدار نیو پیٹنٹ رسٹوواچ



نمبر ۱۰۳

یہ کلائی کی گھڑی نکل سلور کیس کی خوشنما و پائیدار بنی ہوئی ہوا سکے پُرزے پختہ و پالشدار ہیں اور ہمیشہ صحیح بتاتی ہے سیر گلاس ٹرپل لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپیہ بارہ آنہ

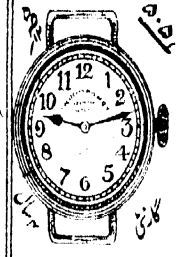
### نئے فیشن کی جڑاؤ رسٹوواچ



نمبر ۱۰۴

یہ گھڑی گولڈن کیس کی نہایت خوشنما بنی ہوئی ہوا سکی چوڑی پر مختلف رنگ کے آبدار نگ جڑے ہوئے ہیں ڈائل بھی نفیس چمکدار ہے پُرزے مضبوط ہیں وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ ۱۰ روپے

### خوشنما و پائیدار رسٹ واچ



نمبر ۱۰۵

یہ گھڑی خوشنما اور پائیدار بنی ہوئی ہے اکثر عیسائیوں ودیگر متاثقین اس گھڑی کو پسند کرتے ہیں وقت بتانے کی سچی پرزوں کی مضبوط ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ چار روپے بارہ آنہ

### اصلی ریلوے ریگولیٹر واچ

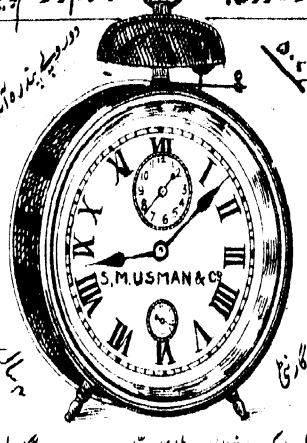


نمبر ۱۰۶

شاہدی کی گواہ
والی اور
واقف نہ ہو
کی "ہامرما"

رار اور سچا وقت بتانے
ر لیور گھڑی کے نام سے
ر کے باعث ہزاروں
وہ تعریف فضول ہے
وہ آنہ

### کارآمد سوتوں کو جگانے والا الارم دار ٹائم پیس

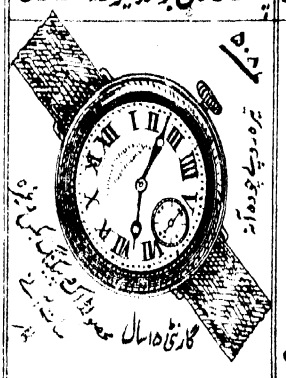



نمبر ۱۰۷

مکمل سلور کیس خوشنما پائیدار ٹائم کا سچا ہے اسمیں جو الارم لگا ہوا ہے وہ آپ کو ایک چوکیدار کا کام دیگا۔ شب کو جس ٹائم پر آپ جاگنا چاہیں یہ اُسی ٹائم پر زور دار الارم بجاکر آپ کو جگا دیگا۔ رعایتی قیمت دو روپے چار آنہ

محصول ڈاک پیکنگ کمیشن منی آرڈر فیس علٰحدہ بذمہ خریدار

### پائے دار فل جوئلڈ لیور رسٹ واچ

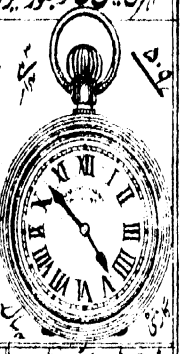


نمبر ۱۰۸

یہ گھڑی ایسی مضبوط و پائیدار بنی ہوئی ہے جو دوڑ بھاگ ٹینس وغیرہ میں بھی خراب نہیں ہوتی مشین لیور مؤدمنٹ پندرہ جوئل والی ہے۔ گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا ٹائم نہایت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ خوشنما استراپ کے تیرہ روپے چودہ آنے

نوٹ:- اس اشتہار کو بغور پڑھ لیجئے اور جو گھڑی آپ کو پسند ہو اسکا نمبر اور نام لکھ کر منی آرڈر فیس علٰحدہ بذمہ خریدار روانہ فرمائیے۔ گھڑیاں وی پی سے بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے ایجنٹ مقرر کرنے کی شرائط اور کیٹلاگ مفت طلب کری

## سنہری کیس کی خوبصورت لیور پاکٹ واچ



یہ گھڑی جو ٹے سائز کی خوشنما صنع بنی ہوئی ہے مشین لیور مضبوط پرزوں کی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت تین روپے چودہ آنہ

## چاندی کے کیس کی لیور نٹنگ پاکٹ واچ



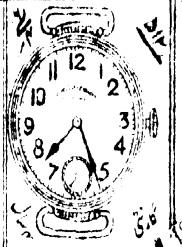
یہ ڈبکیہ دار ۱۵ جوئل والی گھڑی لیور مشین کی نہایت مضبوط و پائیدار پرزوں کی بنی ہوئی ہے وقت نہایت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت پندرہ روپے بارہ آنہ

## کم خرچ بالانشین گیس والی پاکٹ واچ



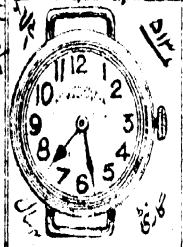
یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی مثل دن کے وقت بتاتی ہے پرزوں کی مضبوط اور ٹائم بتانیکی سچی ہے رعایتی قیمت صرف تین روپے دس آنہ۔

## خوشنما چھوٹے سائز کی رسٹواچ



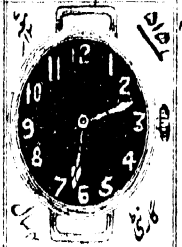
یہ گھڑی نکل سلور کیس کی خوبصورت سیسٹھ سلنڈر مشین بہ فصد دار کمانیوں والے پرزوں کی مضبوط اور ٹائم بتانے والی سچی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے چار آنے

## خوشنما سیپ کے کیس کی رسٹواچ



اس رسٹواچ کا کیس سیپ کا ہے جو پسینہ وغیرہ میں خراب نہیں ہوتا ہمیشہ یکساں رہتا ہے مشین سلنڈر فنوتس ہینڈ ہیئر سپرنگ وبالنسدار میں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے چار آنے

## کارآمد ریڈیم رسٹ واچ



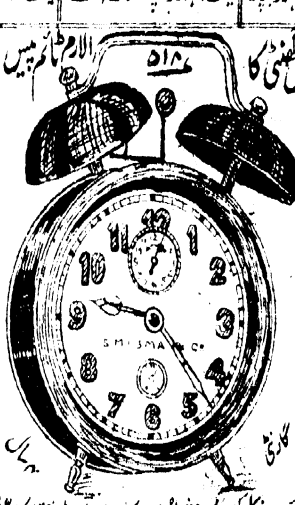
یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے پرزوں کی مضبوط اور ٹائم بتانیکی سچی ہے اسکے پرزے مضبوط اور بالنسدار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ سات روپے بارہ آنے

## نئے طرز کی سنہری رسٹواچ



یہ رسٹواچ نہایت خوشنما مختلف ڈیزائن کی گولڈن کیس کی بنی ہوئی ہے اسکے پرزے مضبوط اور بالنسدار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپے بارہ آنے

## ڈبل گھنٹی کا الارم ٹائم پیس



یہ ٹائم پیس نکل کیس کا خوشنما پرزوں کا مضبوط اور ٹائم بتانیکا سچا ہے دو گھنٹی کے باعث الارم بلند آواز سے جگا کر خواب سے بیدار کر کے ایک چوکیدار کا کام دیتا ہے۔ رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنہ

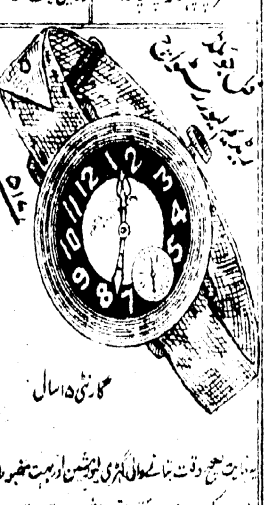
محصول ڈاک پیکنگ بکس ایک روپیہ ندمحترم ادا ہوگا

## نمبر ۵۱۹ مونوگرام بجز کیس واچ



یہ گھڑی نکل بر پائیدار مشین لیور ریگولیٹر ہے اس میں جلکے ادو دستی ٹائم بتانیکا سچا ہے بالنسدار روپے چو

## نمبر ۵۱۸ لیور مشین

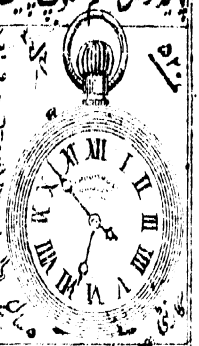


گارنٹی ۱۵ سال

یہ نہایت صحیح وقت بتانے والی گھڑی لیور مشین اور بہت مضبوط پرزوں کی ہے نہ وہ جو ئل یا قوت مشین میں آویزاں ہیں جسکے باعث یہ گھڑی دوڑ بھاگ میں وغیرہ میں بھی خراب نہیں ہوتی اور دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ چودہ روپے چھ آنہ

تمام گھڑیاں وٹائم پیس ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۴ دہلی۔ ایم عثمان

## پائیدار اصلی سٹیر اسکوپ پیٹنٹ لیور واچ



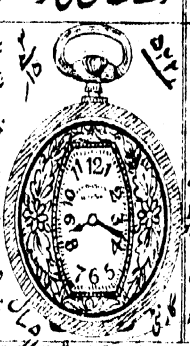
یہ گھڑی اپنی مضبوطی اور صحیح ٹائم بتانے کے باعث ایسی مقبول ہوئی ہے کہ ہر شخص اسکے نام سے واقف ہے کہ کرنج بالانشین گھڑی ہے رعایتی قیمت تین روپے چار آنہ

## سلور یعنے چاندی کے کیس کی لیور فل جیول پاکٹ واچ



اس گھڑی کے ٹائم کو طرف بھی شیشے کی حفاظت کے لئے ڈبکا لگا ہوا ہے مشین میں ۱۵ جواہر یا قوت لگے ہوئے ہیں پرزے نہایت مضبوط ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت اکیس روپے تین آنہ

## سونے کے ملمع کی خوشنما پاکٹ واچ



یہ بھی گھڑی مختلف شکلوں کے ڈائل کی خوبصورت لیوشین کی بنی ہوئی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے پرزے پختہ و پائیدار ہیں رعایتی قیمت تین روپے پندرہ آنہ

## گولڈن کیس کی رسٹواچ



یہ گھڑی نہری کیس کی بہت خوبصورت پرزہ دار مضبوط بنی ہوئی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے اسپرنگ گلاس دیئر لگا ہوا ہے جو ضرب شدید سے بھی نہیں ٹوٹتا رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے چار آنہ

## خوشنما بجلی والی رسٹواچ



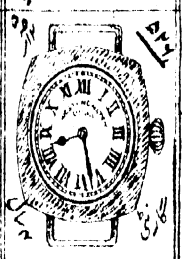
اسکے ہندسہ و سوئیاں شب کو اندھیرے میں بجلی کے جگنو ہیں جن سے وقت معلوم ہوتا ہے رات کو اندھیرے میں بھی وقت معلوم ہوتا ہے ٹائم بتانیکی بھی پرزوں کی مضبوط ہے رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپے بارہ آنہ

## نوایجاد خوبصورت رسٹواچ



یہ گھڑی بالکل نئے فیشن کی بہت ہی خوبصورت چاندی کے کیس کی بنی ہوئی ہے مشین جواہر دار پرزے مضبوط اور پائیدار ہیں وقت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپے بارہ آنہ

## اسکوائر گولڈن رسٹواچ



یہ رسٹواچ نہایت خوشنما مختلف شکلوں میں نہری کیس کی بنی ہوئی ہے۔ پرزے اسکے پختہ و پائیدار ہیں وقت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپے بارہ آنہ

## اکاآمد کیس والی رسٹواچ



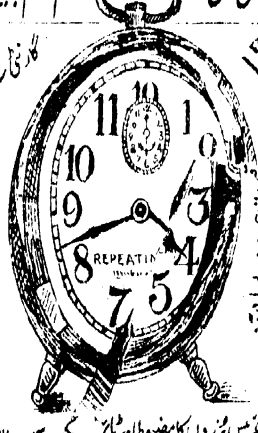
یہ گھڑی رائکواند ہر ہیں بھی مثل دیگے ٹائم بتاتی ہے اسکا کیس مثل سلور کا ہے پرزے مضبوط اور پائیدار ہیں اور ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپے بارہ آنہ

## صلی ریلوے ریگولیٹر لیور کیلس واچ



نہر تانیں انیاڈ نکا تام دینا
لی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے
ملا در جہ کے مضبوط و پائیدار
ئیں پر ایجن مارک موجود ہیں
روپے چھ آنے

## پشت کی گھنٹی والا الارم ٹائم پیس



ہے ٹائم پیس پرزوں کا مضبوط اور ٹائم
ہوا ہوا اسکی آواز ایسی تیز ہے کہ غافل نیند
الارم ٹھہر ٹھہر کر اور ایکدم دونوں طرح سے
ہے۔ رعایتی قیمت چھ روپے

## لیور مشین کی اٹھ روزہ چابی جیبی گھڑی

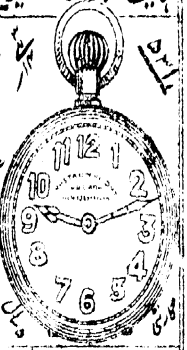


اس گھڑی میں خوبی یہ ہے کہ چابی بجائے روزانہ کے آٹھ دن میں ایکبار دیجاتی ہے مشین لیور جواہر دار مضبوط پرزوں کی ہے۔ قابل خوشنما بنا ہوا ہے بیلنس ٹائم کی طرف پھرتا ہوا معلوم ہوتا ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت آٹھ روپے چھ آنہ

ملنے کا پتہ

عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک دہلی۔ تار کا حصہ ڈبہ واچ دہلی۔ قائم شدہ سنہ ۱۹۰۳ء

## نہایت مضبوط کارآمد ریڈیم لیور پاکٹ واچ



یہ گھڑی لیوریشن پر درستی مضبوطی ٹائم بتانے کی سچی ہے اور اسکے ہندسہ سوئیاں گیس والی ہیں جن سے رکھوالہ اندھیرے میں بھی صاف دیکھ وقت معلوم ہو جاتا ہے۔ عاجی قیمت تین پیچ روپے

## خوبصورت و مضبوط اوپن فیس کیلس لیور پاکٹ واچ



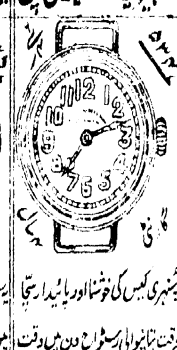
یہ گھڑی اگرچہ کم قیمت ہے مگر درستی ٹائم میں چالیس پچاس روپے کی گھڑی کا مقابلہ کرتی ہے اسی وجہ لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں۔ عاجی قیمت تین روپے دو آنے

## سونے کے ملمع کی نیو فیشن لیور پاکٹ واچ



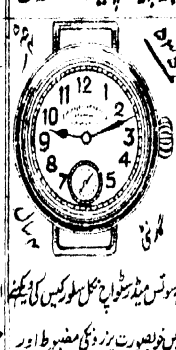
اس گھڑی کا کیس سنہری طرز کا نہایت خوشنما بنا ہوا ہے مشین لیور پر ہے مضبوط ہے ڈھال بھی سکا فیلسی ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت تین روپے چودہ آنے

## نہایت بہترین وقت بتانیوالی ریسٹواچ



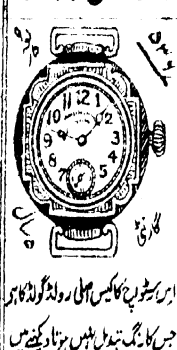
یہ سنہری کیس کی خوشنما اور پائیدار سستی وقت بتانیوالی ریسٹواچ دن میں وقت بتانیکے علاوہ رکھوالہ اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے عاجی قیمت معہ استراپ چھبیس روپے چار آنے (پہلے)

## نیو پیٹنٹ پائیدار ریسٹواچ



یہ سوئس میڈ ریسٹواچ نکل سلور کیس کی دیکھنے میں خوبصورت پرزے بھی مضبوط اور رفتار کی تیز ہے چابی ۳۰ گھنٹے کی ہے وقت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپیہ چار آنے

## رولڈ گولڈ کیس کی خوشنما ریسٹواچ



اس ریسٹواچ کا کیس اعلیٰ رولڈ گولڈ کا ہے جس کا رنگ تبدیل نہیں ہوتا دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت ہے مشین سلنڈر مضبوط پرزوں کی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ عاجی قیمت معہ استراپ نو روپے پانچ آنے

## نیو فیشن گولڈن رسٹ واچ



یہ سنہری کیس کی ریسٹواچ بیحد خوشنما مختلف ڈیزائن کے ڈالموگی بنی ہوئی ہے اور محض خوبصورت ہی نہیں بلکہ پائیدار اور مضبوط پرزوں کی ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ عاجی قیمت معہ استراپ پانچ روپیہ بارہ آنے

## نکل کیس ریڈیم رسٹواچ



یہ گھڑی بھی دیکھنے علاوہ رکھوالہ اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے سمیں گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے حضرت ہے ٹوٹتا نہیں مضبوط پائیدار ہے وقت صحیح بتاتی ہے عاجی قیمت معہ استراپ چھبیس روپے چار آنے

## موٹے گلاس کی اصلی ریموگیٹر لیور واچ



یہ گھڑی اپنی مضبوطی و درستی ٹائم کے باعث لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں۔ ہر شخص اسکے نام سے واقف ہے اسپر گلاس موٹا معمولی نہ لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا۔ عاجی قیمت تین روپے دس آنے

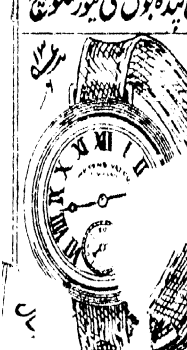
محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

## پینگ اور لانگ الارم ریڈیم ٹائم پیس



اس گھڑی کی پشت پر لگی ہوئی ہے اسکا الارم دونوں طرح سے بجتا ہے ٹائم بتانیکے علاوہ الارم کی آواز اس قدر بلند ہے کہ غفلت کی نیند والا بھی بہت جلد جاگ اٹھتا ہے رکھوالہ اندھیرے میں بھی وقت صحیح بتاتا ہے رعایتی قیمت

## نکل سلور کیس کی پندہ جول والی لیور سٹواچ



یہ سٹواچ بھی اندھیرے میں وقت بتاتی ہے سمیں گلاس موٹا لگا ہوا ہے ٹوٹتا نہیں مضبوط پائیدار ہے وقت صحیح بتاتی ہے عاجی قیمت چار

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹ نمبر ۱۴ شہر دہلی۔ بالمقابل چاندنی چوک۔ تار کا پتہ ایس۔ ایم

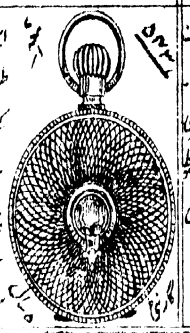
## ۲۲ کیرٹ گولڈن فینسی پاکٹ واچ



نمبر ۲۲۲۵

اس گھڑی کے ڈائل مختلف شکل کے خوشنما فینسی بنے ہوئے ہیں کیس نہایت عمدہ سیلڈ بجز پر نہایت مضبوط اور بہرحال ٹائم بتانے کی سچی ہے۔ رعایتی قیمت نین روپیہ پندرہ آنہ

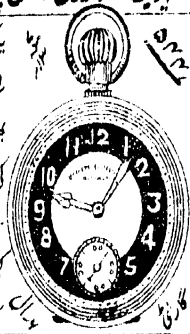
## نکل سلور کیس کی کیلس ہنٹنگ پاکٹ واچ



نمبر ۲۲۲۴

اس گھڑی کے ٹائم کی طرف شیشے کی حفاظت کے لئے بھی ڈھکنا لگا ہوا ہے ٹائم کی بھی ہے اور پرزوں کی مضبوط ہے۔ رعایتی قیمت سات روپے ایک آنہ

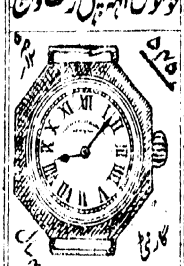
## انہر میں وقت بتانیوالی کیلس پاکٹ واچ



نمبر ۲۲۲۶

یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے ٹائم کی سچی پرزوں کی مضبوط ہے اسپر گلاس بھی ڈوئیٹ کیا ہوا ہے۔ رعایتی قیمت سات روپے تیرہ آنے

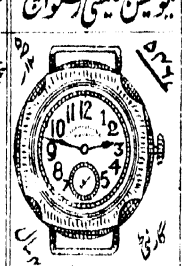
## خوشوضع اہپ پیل رسٹ واچ



نمبر ۲۲۲۵

یہ واچ گولڈن کیس قلعت ڈیزائن کی نہایت خوشنما بنی ہوئی ہے مضبوط اسکی جنیوا اور پرزے اسکے مضبوط ہیں۔ ٹائم صحیح بتاتی ہے اور سوئس میڈ ہے رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپے بارہ آنے۔

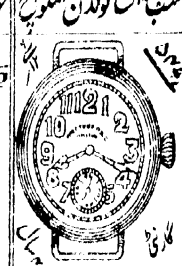
## نیو فیشن فینسی رسٹ واچ



نمبر ۲۲۲۲

یہ رسٹ واچ نکل سلور کیس کی بہت خوبصورت ہے اسکی چوڑی مختلف ڈیزائن کی فینسی بنی ہوئی ہے۔ پرزوں کی مضبوط ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپے بارہ آنے۔

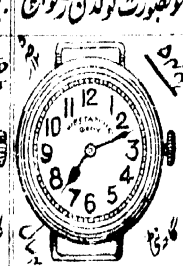
## شب چراغ گولڈن رسٹواچ



نمبر ۲۲۲۳

اس گھڑی کا ڈائل دو سنہیاں کیس والی ہیں جن سے دنکے علاوہ رات اور اندھیرے میں بھی ٹائم معلوم ہو جاتا ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ پرزہ بھی مضبوط ہیں رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے بارہ آنے

## خوبصورت گولڈن رسٹواچ



نمبر ۲۲۲۱

یہ رسٹواچ سنہری کیس کی خوشوضع بنی ہوتی ہے اسپر گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا پرزہ مضبوط ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ پائیر دو بارہ آنہ

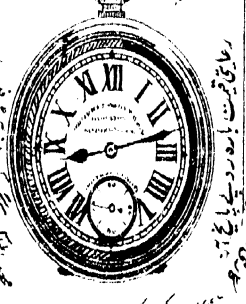
## بجلی والی کارآمد رسٹواچ



نمبر ۲۲۲۰

اس گھڑی کے ڈائل دو سنہیاں ڈیزائن کی ہیں جن کی وجہ سے دنکے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت معلوم ہوتا ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے پرزہ بھی مضبوط ہے رعایتی قیمت معہ استراپ پائیر دو بارہ آنہ

## پندرہ جول والی لیور کیلس پاکٹ واچ



نمبر ۵۵۰ گارنٹی ۵ سال

ہر حصہ نکل سلور کیس کی نہایت مضبوط و پائیدار لیور والی واچ بنی ہوئی ہے۔ ۱۵ جول یاقوت مشین میں کٹی ہوئی ہیں وہ ٹرھ بھاگ وغیرہ میں بھی واقف نہیں ہوتے ہیں وہ ٹرھ بھاگ وغیرہ میں بھی ٹائم بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت بارہ روپے پانچ آنہ

محصولہ ڈاک پیکنگ کیس بنی آرڈر فیس ۱۱ر

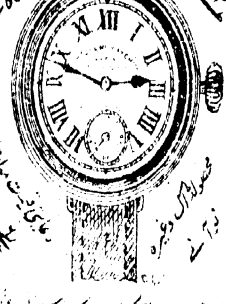
## ولٹن واچ کمپنی کا الارم دار ٹائم پیس



نمبر ۵۵۱ گارنٹی ۲ سال

یہ ٹائم پیس پرزوں کا مضبوط اور ٹائم بتانے کا سچا ہے اسمیں نہایت کی طرف الارم کی گھنٹی تیز آواز کی لگی ہوئی ہے جو وقت ضرورت بلند آواز سے الارم بجا کر سوتے ہوئے شخص کو بیدار کر دیتا ہے شب کو جگانے کے لئے ایک چوکی دار کا کام دیتا ہے۔ رعایتی قیمت چھ روپے دو آنے

## خوشنما بٹے سنا کی رسٹ واچ

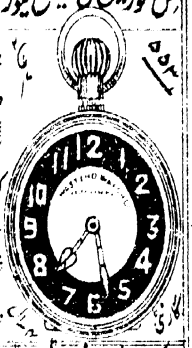


نمبر ۲۲۲۷ گارنٹی ۵ سال

یہ رسٹواچ ۱۵ سائز کی نکل سلور کیس کی خوشنما بنی ہوئی ہے اسپر گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا پرزے نہایت مضبوط، پالش دار ہیں وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ خوشنما استراپ کے چھ روپے بارہ آنے

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس بازار چاندنی چوک نمبر ۱ شہر دہلی۔ تار کا جسٹر ڈ پتہ "واچ" دہلی۔ قائم شدہ ۱۹۰۳ء

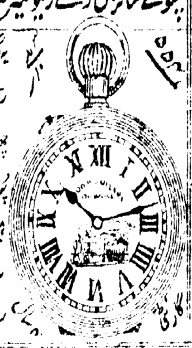
## نکل سلور کیس کی کیلس لیور پاکٹ واچ



۵۵۲

بادجودیکہ قیمت بہت کم ہے لیکن وقت صحیح بتاتی ہے اس گھڑی کے کمانی کے ساز پر کیلس کی مضبوط کمانی ساز کی مزدوں پتلے شیپ کی ہے رعایتی قیمت ۱۰ روپے سات آنے

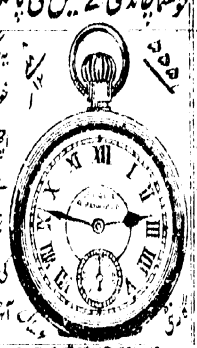
## چھوٹے سائز کی ریلوے ریگولیٹر لیور پاکٹ واچ



۵۵۱

یہ گھڑی انجن مارک اصلی ریلوے ریگولیٹر لیور مشین چھوٹے سائز کی ہے اسکے پرزے مضبوط و پائیدار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت تین روپے دس آنے

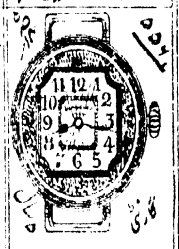
## خوشنما چاندی کے کیس کی پاکٹ واچ



۵۵۰

یہ گھڑی دیکھنے میں بہت خوبصورت چال کی اچھی پرزوں کی مضبوط ہے اور وقت صحیح بتاتی ہے جاپانی ہے گھڑی کی رعایتی قیمت آٹھ روپے بارہ آنے

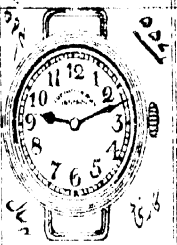
## ۲۲ کیرٹ گولڈن فینسی رسٹواچ



۵۵۴

یہ رسٹواچ بالکل نئی طرز کی بیحد خوشنما بنی ہوئی ہے اسکا ڈائل مختلف نگینوں میں نہایت فینسی بنا ہوا ہے کیس سنہری چمکدار ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ باکھ روپیہ چودہ آنہ

## سونیکے ملمع کی رسٹ واچ



۵۵۳

یہ رسٹواچ سنہری کیس کی خوشنما پائیدار بنی ہوئی ہے مشین اسکی سلنڈر ریوس میڈ ہے پرزے مضبوط و پائیدار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ صرف (پانچ روپے چار آنہ (چھ)

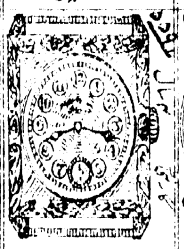
## شب میں خوبصورت رسٹواچ



۵۵۲

یہ رسٹواچ سنہرے کیس کی خوبصورت پرزے نکل مضبوط اور ٹائم بتانیوالی چیز ہے اسکا ڈائل وسویاں ڈیزائم ہونے کی وجہ سے دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی ٹائم بتاتا ہے اس کا کلوا اندھیرے میں بھی وقت معلوم ہوجاتا ہے رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپے بارہ آنہ

## شاندار گولڈن فینسی رسٹواچ



۵۵۱

یہ رسٹواچ بہت ہی خوبصورت فینسی ڈائل و نقشین کیس کی بنی ہوئی ہے کیس اسکا سنہری چمکدار ہوا و پرزے مضبوط و پائیدار ہیں وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ آٹھ روپے بارہ آنے

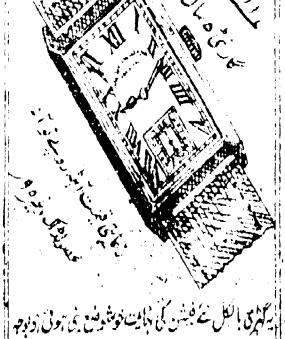
## نئے فیشن کی گولڈن رسٹواچ



۵۵۰

اس رسٹواچ کی پوری خوبصورتی یہ تصویر نقشہ ظاہر نہیں کرسکتا ہی خوبصورت ہے ڈائل مختلف نگینوں کے خوشنما کیس سنہری چمکدار ہوا و پرزہ پائیدار ہیں رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے نو آنہ

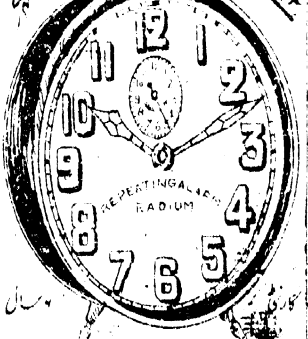
## فیشن ایبل رسٹ واچ



۵۵۴

یہ گھڑی بالکل نئے فیشن کی نہایت خوشنما بنی ہوئی ذوجہ نسوفیشن ہونیکے تمام ملوبرابر پالسکہ کی جاتی ہے اس کا کیس سنہری چیک دار بنا ہوا ہے پرزے نکلہ و پالش دار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ آٹھ روپے نو آنے (آٹھ)

## ریپیٹ ولانگ الارم ریڈیم ٹائم پیس

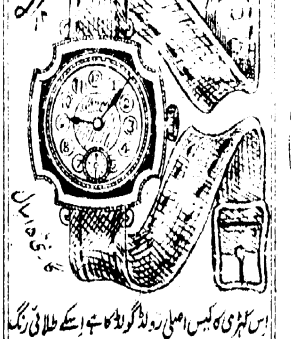


۵۵۲

REPEATING ALARM RADIUM

ٹائم ہیس دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی ٹائم بتاتا ہے اس کا الارم بڑی گھنٹی کا پشت پر لگا ہوا ہے جو ٹھہر ٹھہر کر ایکدم دو لوں طرف سے بہت بلند آواز سے بجتا ہے پرزوں کا مضبوط اور ٹائم بتانیوالا تجا ہے۔ رعایتی قیمت آٹھ روپے چار آنے

## قابل ریورولانگ گولڈ کیس کی فینسی رسٹ واچ

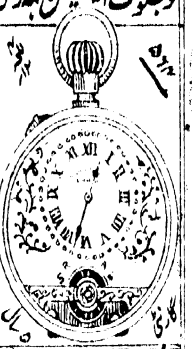


۵۵۱

اس گھڑی کا کیس اصلی رولڈ گولڈ کا ہے اسکے طلائی رنگ فائر رہنے کی گارنٹی دس سال اسکے کیس پر کندہ ہے مشین لیور فل جوئل یعنے ۱۵ جواہروں والی بیحد مضبوط ہے خوبصورت ایسی کہ بار بار دیکھنے کو دل چاہتا ہے ٹائم نہایت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ سترہ روپے آٹھ آنہ

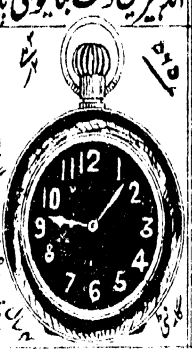
ملنے کا پتہ ۔ السید اکو عثمان اینڈ کمپنی ایواجر جیولرز ۔ بازار چاندنی چوک ۱۴ شہر دہلی ۔ تار کا پتہ "ڈیوٹیہ" واچ دہلی ۔ قایم شدہ ۱۹۰۳ء

## خوبصورت امپیشن اٹھ رزہ پاکٹ واچ



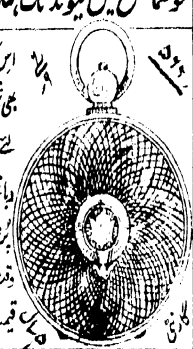
یہ گھڑی لیور مشین خوشنما نقشی ڈائل کی ہے اس کا بیلنس اوپر بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے پرزوں کی مضبوطاتم تمام تر اسکی صحیح ہے رعایتی قیمت چار روپے بارہ آنہ

## اندھیرے میں وقت بتانیوالی پاکٹ واچ



یہ گھڑی رات کو اندھیرے میں مثل دن کے وقت بتاتی ہے اسکے ہندسے سوئیاں گیس والی ہیں مشین لیور پرزے مضبوط ہیں وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت تین روپے دو آنے

## خوشنما نکل کیس کیونڈنگ ہنٹنگ پاکٹ واچ



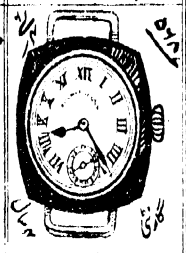
اس گھڑی کے ٹائر کیطرف بھی شیشے کی حفاظت کے لئے ڈھکنا لگا ہوا ہے جو چوبن دبانے سے فوراً کھل جاتا ہے پرزوں کی مضبوطی ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت چھ روپے نو آنے

## نیو فیشن پائیدار رسٹواچ



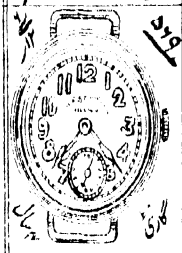
یہ رسٹ واچ نکل سلور کیس کی خوشنما و پائیدار بنی ہوئی ہے اسپر گلاس ڈبل لینے بہت دیر لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا اور ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ پانچ روپے چار آنے

## خوشنما چورس رسٹواچ



یہ رسٹواچ سنہری کیس مختلف ڈیزائن کی نہایت خوشنما بنی ہوتی ہے جینوا مشین پرزوں کی مضبوط ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے چار آنے۔ محصول ڈاک وغیرہ ۹ر زمہ خریدار

## گیس والی کارآمد خوشنما رسٹواچ



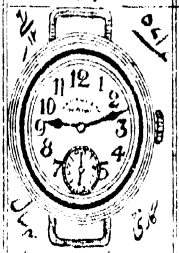
یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی ہے اور اس پر گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا اور تمام پرزہ مضبوط ہیں وقت بھی صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے بارہ آنہ

## گولڈن کیس میرج رسٹواچ



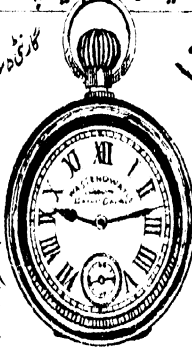
یہ رسٹواچ فینسی اور نقشین ڈائل کی نہایت خوشنما بنی ہوئی ہے کیس سنہری چمک دار بنا ہوا ہے جینو مشین سوئس میڈ پرزوں کی مضبوط ہے اور وقت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے بارہ آنہ

## موٹے گلاس کی پائیدار رسٹواچ



یہ گھڑی سنہری کیس چھوٹے سائز کی خوشنما و پائیدار بنی ہوئی ہے اسپر گلاس ڈبل بہت دیر لگا ہوا ہے اور پرزے پختہ و پائیدار ہیں ٹائم صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے بارہ آنے

## نکل سلور کیس کی خوشنما و پائیدار پاکٹ واچ

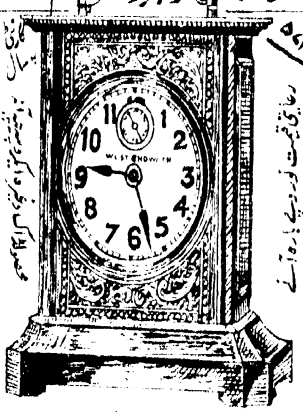


گارنٹی ۵ سال

یہ گھڑی جینو مشین کی خوبصورت و پائیدار بنی ہوئی ہے۔ اسپر گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا۔ تمام پرزہ مضبوط و پالش دار ہیں۔ وقت نہایت صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت سات روپے دس آنے (محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا)

نوٹ۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا

## نقشین گیس کا خوبصورت ٹائم پیس



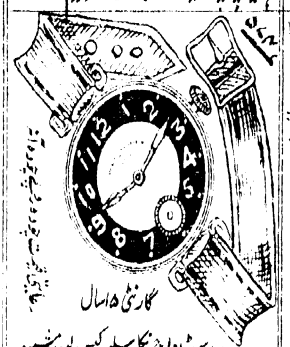
گارنٹی ۵ سال

رعایتی قیمت نو روپے بارہ آنے

محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

اس ٹائم پیس کے دائیں بائیں جانب شیشے لگے ہوئے ہیں جن میں سے مشین نظر آتی ہے۔ کیس نقشین خوشوضع بنا ہوا ہے۔ گھنٹہ آواز کا ہتھوڑا آواز سے بجاتا ہے۔ اور جگانے کے لئے الارم بھی تیز آواز کا لگا ہوا ہے رعایتی قیمت نو روپے بارہ آنہ۔ محصول ڈاک وغیرہ علاوہ بذمہ خریدار

## نہایت پائیدار لیور فل جوئل ریڈیم رسٹواچ



گارنٹی ۵ سال

یہ رسٹ واچ نکل سلور کیس لیور مشین کی نہایت پائیدار مضبوط بنی ہوئی ہے مشین میں پندرہ جوئل یاقوت لگے ہوئے ہیں جنکی وجہ سے دوڑ بھاگ سواری ٹینس وغیرہ میں خراب نہیں ہوتی ڈائل دو سونیاں ریڈیم ہیں جنکے باعث وقت رات کو اندھیرے میں بھی ٹائم معلوم ہوجاتا ہے وقت صحیح بتاتی ہے رعایتی قیمت معہ استراپ

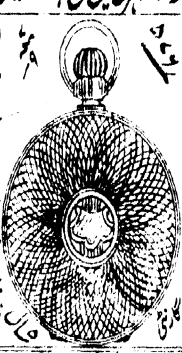
نوٹ ایک روپیہ پیشگی بھیجنا ہوگا بقیہ وی پی سے وصول ہوگا۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ ہر قسم کی گھڑیوں کی مرمت کی جاتی ہے

## کارآمد شب چراغ لیور پاکٹ واچ



یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی ٹائم بتاتی ہے۔ پرزوں کی مضبوطی اور ٹائم کی صحیح ہونے کی عمدہ قیمت چار روپے۔ دس آنے محصول اک و پیکنگ بکس وغیرہ ۱۰ آنے

## خوشنما سنہری کیس کی تھنگ کیلس پاکٹ واچ



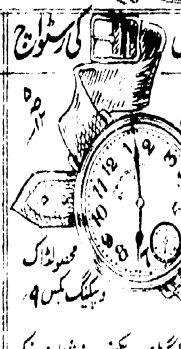
اس گھڑی کے ٹائم کی طرف بھی شیشے کی حفاظت کیلئے ڈھکنا لگا ہوا ہے جو چابی کے دبانے سے ڈھکنا فوراً کھل جاتا ہے ٹائم بتانے کی بھی پرزوں کی مضبوطی عمدہ قیمت ساڑھے تین روپے آنے

## ٹرچ بالا نشین نکل کیس لیور کیلس پاکٹ واچ



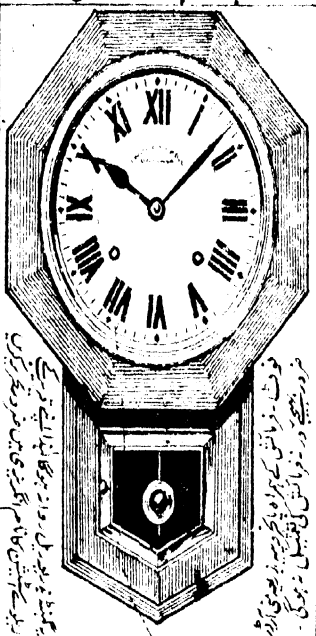
باوجود کم قیمت ہونے کے بھی وقت صحیح بتانے میں پچاس ساٹھ روپے کی گھڑی کا مقابلہ کرتی ہے پرزوں کی مضبوطی اور عمدہ شیپ کی ہے۔ رعایتی قیمت دو روپے چھ آنے محصول اک وغیرہ نو آنے

## پائیدار سنہری کیس کی رسٹ واچ



یہ ولیس میڈ کلائی کی گھڑی دیکھنے میں خوشنما ہے پرزوں کی مضبوطی عمدہ رفتار کی ہے۔ ٹائم صحیح بتاتی ہے چابی بجائے ۲۴ گھنٹے کے ۳۰ گھنٹے کی ہے کیس گولڈن اینی سنہری خوبصورت بنا ہوا ہے۔ رعایتی قیمت معہ استراپ کے پانچ روپے بارہ آنے

## اٹھ روزہ چابی کا پائیدار اوفس کلاک



اس گھنٹہ میں چابی آٹھ روز میں ایک بار دی جاتی ہے گھنٹہ آدھا گھنٹہ آواز سے بجاتا ہے۔ تمام پرزے مضبوط و پائیدار ہیں۔ وقت نہایت صحیح بتاتا ہے کیس اعلیٰ قسم کی لکڑی کا پائیدار بنا ہوا ہے بیس پچیس برس تک بخوبی کام دیگا۔

۵۸۱ اسکا سائز لمبائی قریب ۱۹- انچ چوڑائی ۱۲- انچ ہے گارنٹی ۱ سال۔ رعایتی قیمت صرف دس روپے۔

۵۸۲ اسکا سائز لمبائی قریب ۲۲- انچ چوڑائی قریب ۱۴ انچ ہے گارنٹی بارہ سال قیمت بارہ روپے آٹھ آنے۔

۵۸۳ اسکا سائز لمبائی ۲۲- انچ اور چوڑائی ۱۷- انچ ہے۔ گارنٹی ۱۵ سال۔ قیمت سولہ روپے آٹھ آنے۔

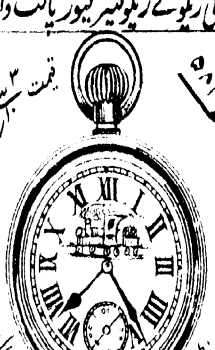
اطلاع بغیر جگہی پانچ روپے وصول ہوئے تعمیل فرمائش نہ ہوگی۔

## اندھیرے میں وقت بتانیوالی رسٹ واچ



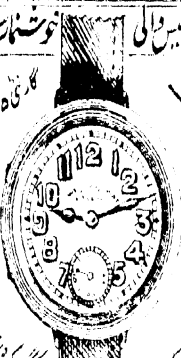
گولڈن رسٹ سنہری اکیس خوشنما شیپ ہندسہ دو سوئیاں گیس والی ہیں جو سے دنے علاوہ رات کو اندھیرے میں بھی شل دنکے ٹائم معلوم ہو جاتا ہے ٹائم صحیح بتاتی ہے پرزے مضبوط و پائیدار ہیں گلاس غیر معمولی موٹا لگا ہوا ہے جو خطرہ سے بھی نہیں ٹوٹتا۔ رعایتی قیمت معہ استراپ چھ روپے بارہ آنہ

## اصلی ریلوے ریگولیٹر لیور پاکٹ واچ



اسکی تعریف کی چنداں ضرورت نہیں ہر شخص اس کے نام سے واقف ہے۔ یہ پائیداری اور درستی ٹائم کے باعث تمام دنیا میں مشہور و مقبول ہے اسی وجہ سے یہ گھڑیاں لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں۔ رعایتی قیمت تین روپے دس آنہ

## پائیدار گیس والی رسٹ واچ



یہ گھڑی کل سلور کیس کی ہے اس زبردست ساخت کی ہے کھلی اس اسٹیم معمولی موٹا لگا ہوا ہے دو ضرب سے بھی نہیں ٹوٹتا ڈائل دوسوئیاں ریڈیم ہیں جسکے باعث دیکھنے میں رات کو اندھیرے میں بھی ٹائم معلوم ہو جاتا ہے وقت صحیح بتاتی ہے پرزے بھی مضبوط ہیں رعایتی قیمت معہ استراپ

## خوشنما رسٹ واچ



محصول اک اور پیکنگ بکس وغیرہ ۹

# یہ حال نفیس آپ نے دیکھی ہوگی؟

ضرور دیکھی ہوگی، کیونکہ اس کا اشتہار ایک مرتبہ مولوی میں بھی ہو چکا ہے اس لیے نہیں دیا کہ اس کا ہدیہ حمیدیہ پریس دہلی کے معیار سے زائد تھا، کے فضل سے اب میں سستی خریدنے میں کامیاب ہوگیا، آج بہت ہی مسرت ساتھ اعلان کرتا ہوں، کہ اب اس کا ہدیہ نصف ہوگیا ہے، یعنی

## ائی روپے کی بجائے سوا روپے میں مجلد چرمی

صفحہ کا نمونہ آپ کے سامنے موجود ہے، اس کی کتابت ملاحظہ فرمایئے، کتنی خوشنما ہے، ا ہندوستان کے اس سرے سے لے کر اس سرے تک کوئی بھی کارڈ سائز حامل اتنی خوشنما و دیدہ زیب حامل کی پاچھی ہے اور اتنی سستی تو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی، کیا آپ میری اس بھی اونہ دیں گے، اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا کو ایک ماہر استاد کے لکھے ہوئے گئے ہیں، ہر ایک بوڑھا عورت بچہ باسانی پڑھ سکتا ہے، زیر تمن ہندوستان کے سابق باہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے، حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ہے، اور ضروری مقامات پر شان نزول کیساتھ ساتھ مسائل اور ان کا حل، احادیث سے دیا گیا ہے، تفسیر کے ضروریات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں، مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر و احادیث سے حضرت مولانا جناب النواب صاحب چشتی شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے، ہندوستان کے مشہور خوشنویس جناب منشی عبدالغنی صاحب خلف منشی محمد مختار علی صاحب زرنبت رقم جاجوی نے اپنی خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے، اس کی صحت کا یہ حال ہے، کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے، دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ سے اس کی صحت میں مدد لی گئی ہے، باوجود کارڈ سائز ہونے کے جلی قلم اور عربی دارد و ہر دو خط خوشنما نہایت صحیح زیر و زبر وغیرہ اپنے اپنے حروف پر دیئے گئے ہیں، آپ مفرد حضرات اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں، جیب میں آسانی سے آجاتی ہے، ہر ایک مجلد کی ڈیڑھ انچہ ہے ہر صفحہ پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہوگئی ہے ہندوستان میں اس شان کی حامل کا مقابلہ ناممکن ہے۔

ہدیہ رعایتی مجلد چرمی کامل نقد فی منقش صرف سوا روپیہ بلا خانہ ۸ محصول ڈاک ۸ کل ۱ چہ خانہ ۱ چہ مصولہ ڈاک سمیت ۱ چہ ایک لیں اسو مزید رعایت مطلق نہیں، فرائض کے وقت خانہ ۱ بلا خانہ کی تشریح کردیں، بلا اجازت خانہ نہیں بھیجی جائے گی منگنے کا پتہ منیجر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی

# یورپ کی چھپائی ہندوستان کی نسبت نوے فیصدی بہتر ہوتی ہے!

اور اسی بھی جرمنی کی طباعۃ سبحان اللہ اس کی نزہت اور پاکیزگی دیکھنے کے قابل، ہندوستان میں بہترین چھپائی کے خواہشمند ہمیشہ جرمنی میں اپنی تصانیف چھپنے کے لئے بھیجتے ہیں، مسلمانوں میں ہزار اخوت دیدہ زیب ہوتے ہیں، کہ کہیں سے اچھا قرآن شریف چھپا ہوا مل جائے، تو وہ لے ہی خریدیں، ہندوستان میں ایسی اعلیٰ طباعۃ کہاں، جسمیں ایک ایک حرف نوٹ معلوم ہوں، آپ یہ سنکر خوش ہوں گے کہ حمیدیہ پریس دہلی کے پاس جرمنی کا چھپا ہوا قرآن شریف موجود ہے جس کا غذ اتنا اعلیٰ ہے کہ ہندوستان کے کسی قرآن میں آپ کو وہ کاغذ نہیں ملے گا، اور جلد بھی جرمنی کی بنی ہوئی ہے، اور لطف یہ ہے کہ حمیدیہ پریس دہلی کی ارزان فروشی ایسی ہی موجود ہے، یعنی مجلد کا ہدیہ صرف ۱ چہ ہے، آپ ہی نہیں دنیا متعجب ہوتی ہے کہ حمیدیہ پریس کو نکر ارزان فروشی میں اس قدر کامیاب ہے، ذرا اس کو دیکھئے تو آپ باوجود حساب دانی کے تحیر رہ جائیں گے کہ ۱ چہ میں چھپائی، بلاک کی بنوائی، ایسا اعلیٰ کاغذ، اتنی خوشنما نفیس جلد اور ۱ ہزار میل کا کرایہ دینے کے بعد ناممکن نہیں اعجاز ہے، مصری بیروتی تحریر کا اعلیٰ نمونہ اسمیں ہے، چھپائی کی اعلیٰ خوبیاں اسمیں ہیں، بلا ترجمہ ہے، بہت ہی نفیس جلد ہے، اگر خریداری ہے تو اتنی کہ بہت تھوڑی جلدیں ہیں، خدا جانے کتنوں کے نصیب میں یہ مقدر ہے، اور کتنے اس سے محروم رہنے والے ہیں۔

ہدیہ مجلد ۱ چہ پونے دو روپے مصولہ ڈاک ۱۰ کل ۱ چہ گنے منیجر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے۔

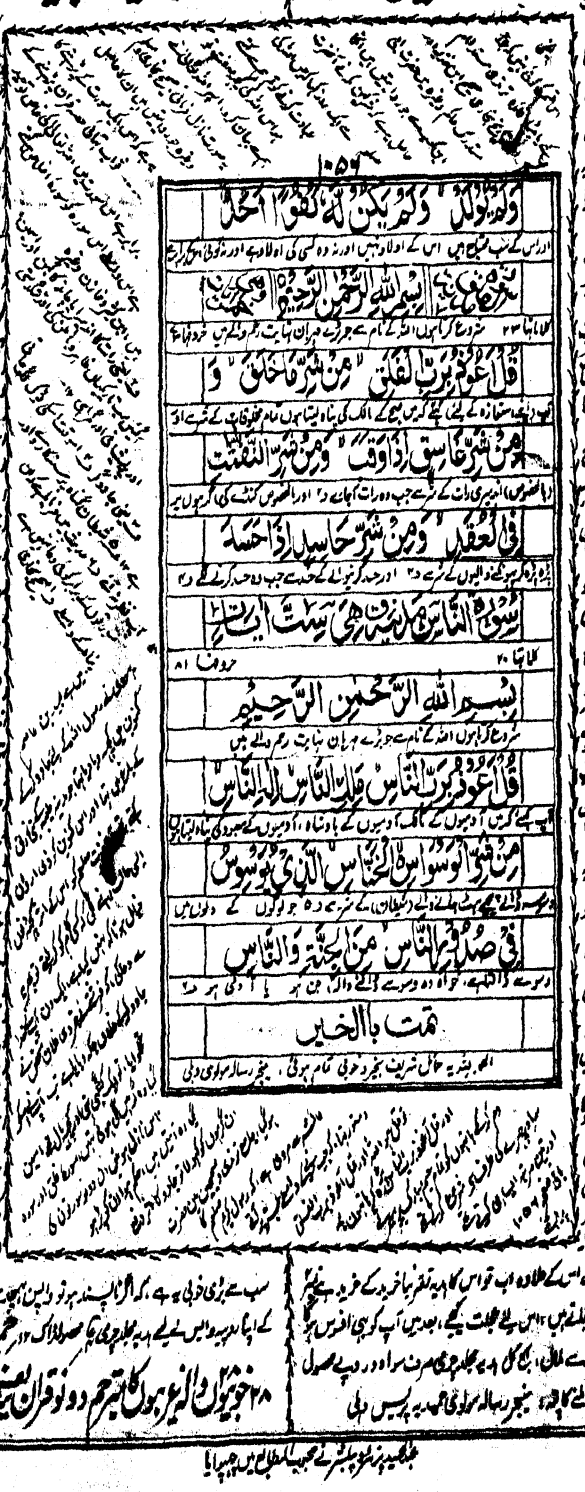
# اعجاز نما متوسط حمائل شریف مترجمہ مولوی اشرف علی صاحب مفسر بطرز جدید

## خدا جانے آپ نے اب تک کیوں نہیں منگائی | اسمیں حسب ذیل خوبیاں مستزاد ہیں

جب ایسی سستی اور جلد چھپائی ختم ہو جائے گی تو نا ممکن شروع ہوگی، اور آپ کا حکم ہوگا کہ ابھی سے ایک جلد تو منگا ہی دیجئے، تاہم قرآن شریف جس کا ہدیہ پندرہ روپے کی جگہ آٹھ روپے میں دیا چھ ماہ میں ختم ہو گیا، اب آپ بیس روپے میں طلب کرتے ہیں اور نہیں ملتا۔ حیرت ناقدان شریف کی ہے کہ بجائے اصلی قیمت سات روپے کے میں مانگا جاتا ہے لیکن عنقا ہے ۱۲ خوبیوں والی حمائل شریف روپے میں بھی نہیں ملتی، اس لئے رمضان شریف میں یہ حمائل بھی نایاب ہوگی، اسوقت آپ کو افسوس ہوگا، کہ کیوں نہیں لی یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ اعجاز نما حمائل کا پہلا ایڈیشن جسکا کاغذ بھی موجود ہے کم از کم چار روپے میں ہاتھوں ہاتھ ہدیہ بیچا، اب جیسی خریدا ہوں ویسا ہی بطلب کرتا ہوں، تقریباً نصف ہدیہ ہو گیا ہے اور شاید کوئی دن میں جلد بند رہ گئی ہوں اس لئے جن بھائیوں نے ابتک یہ حمائل نہ منگائی ہو، ضرور منگالیں، پھر چار روپے تک تو ملے گی نہیں بہت سے بھائیوں کا خیال ہوگا کہ رمضان میں رعایتی اعلان ہوتا ہے، جب منگائیں گے تو اس لئے سستی ہو جائے کہ اول تو شائد رمضان تک سب ختم ہو جائے اس کے علاوہ اب تو اس کا ہدیہ تقریباً خرید کے خریدے ہوئے کی جلد بندھ گئیں تو نرخ بڑھ جاتے ہیں، اس لئے عجلت کیجئے، بعد میں آپ کو بھی افسوس ہوگا اور مجھے بھی عام تعمیل ارشاد سے ملال، بیع کل ۱۲ روپے مجلد چرمی صرف سوا دو روپے محصول ڈاک ۱۲ رکل تین روپے، لئے کا پتہ، منیجر رسالہ مولوی دین محمد یہ پریس دہلی

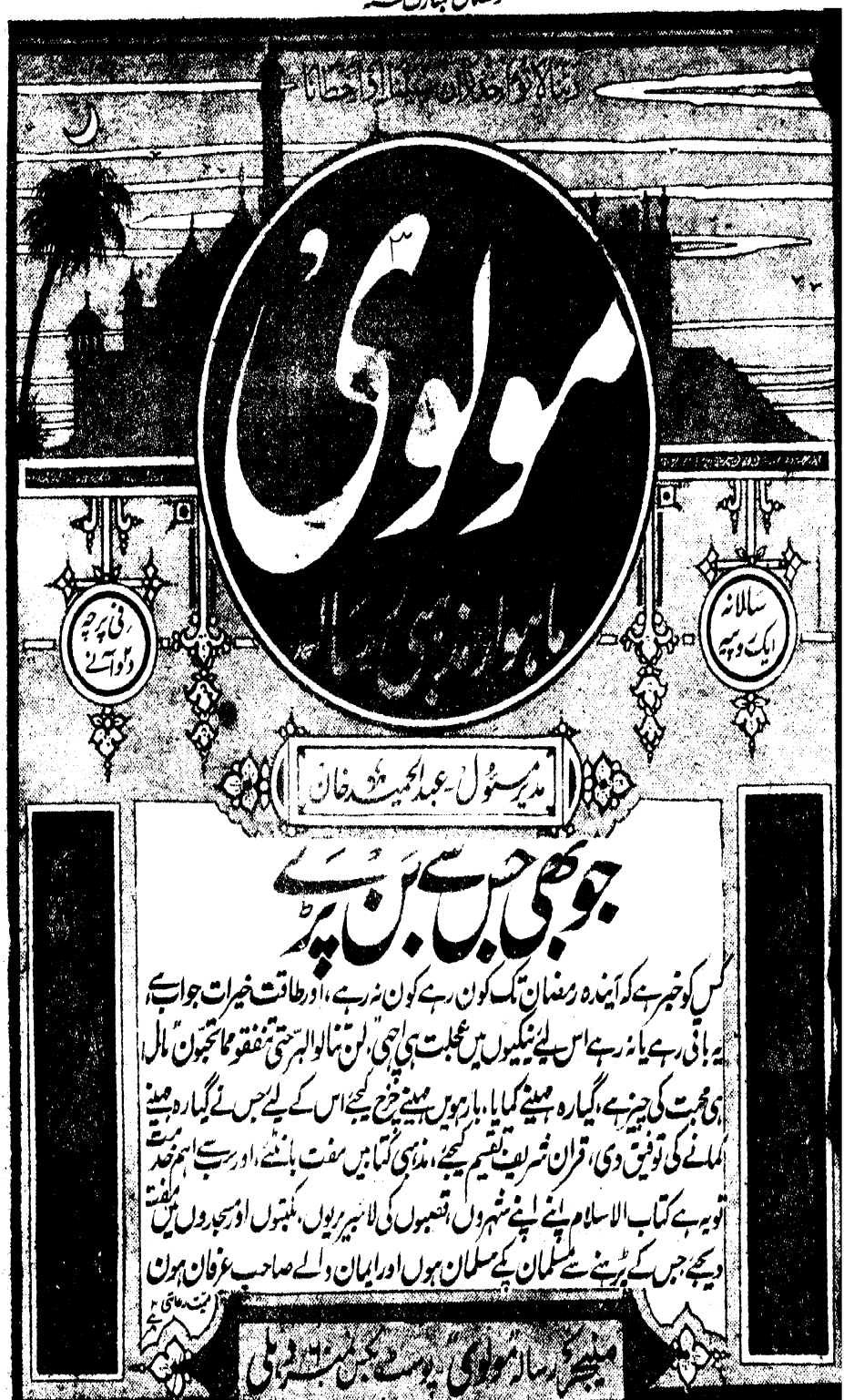

کتابت ایک نقشہ طی کی خا
نے کی ہے جو اپنی خطاطی کے
دکن و بمبئی سے وظیفہ یا
۱۲ ترجمہ مولوی اشرف علی صا
نظر ثانی شدہ ہے اور چو
اسے ترجمہ کی سطر بڑی ہے ا
ترجمہ صاف اور واضح ہے
۱۳ نتیجہ موضح القرآن بیان
تفسیر عربی اور چند عربی کتابوں
خوبی ہے اور کئی مستند سرلوحی
نسخہ ہے، صحت بھی اچھی ہے ا
بتلا دیں ایک بسیط مقدمہ ہے
جو مولوی عاشق الٰہی صاحب کا لکھا
ہوا ہے اس کے مضامین کے چند
عنوان یہ ہیں، دیباچہ آداب
تلاوت قرآن کلام اللہ شریف میں
۱۵ اخبار کا ماخذ کہ ہے انکا
نام نام حال، رسول کریم کی بسوط
تبعینی حیات ان تمام فرقوں کا
حال جنکا قرآن میں ذکر ہے، وہ کتا
جنکا قرآن میں ذکر ہے، اور پیا
جن کا قرآن میں ذکر ہے وہ قبائل
جنکا قرآن میں ذکر ہے وہ مقامات
جنکا قرآن میں ذکر ہے، آخر میں
مقامات جنکا قرآن میں ذکر ہے
رموز اوقات قرآن شریف علیحدہ
اس ہدیہ میں ایسے عمدہ کاغذ ایسے
ترجمہ اور ایسی تقسیم کی حمائل نہ آج تک
ملی اور نہ آئندہ مل سکتی ہے اس
کی خصوصیات بہت طویل ہیں
لیکن گنجائش کی وجہ سے لکھ نہیں سکتے
سب سے بڑی خوبی یہ ہے، کہ اگر ناپسند ہو تو واپس بھیج دیجئے، اور بغیر ایک منٹ کی تاخیر کے اپنا روپیہ واپس لے لیجئے، یہ مجلد چرمی جا صرف ڈاک ۱۲ رحمیدیہ پریس دہلی

۲۸ خوبیوں والی عربی کا ترجمہ دو نو قرآن شریف ختم ہو گئے کہیں نہیں ملتے



مجلد حمیدیہ پریس دہلی نے عجیب اہتمام میں چھپایا




SAM/1.30

نقباہ:- آپ کا نمبر خریداری آپ کے پتہ کے شروع میں درج ہے اسکے حوالہ کے بغیر کسی شکایت کی تعمیل نہ ہو سکتی ہے نا ہوگی ۔ منیجر

# عنایت کا مہینہ آگیا

حسب دستور امسال بھی رمضان المبارک کی خوشی میں آپ کی مشہور اور قدیمی فرم نے اپنی گھڑیوں وٹائم پیسوں وغیرہ کی قیمتوں میں جدید عنایت کردی ہے ہر طبقہ کے افراد بلا لحاظ مذہب و ملت اس رعایتی اعلان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں ہمارے فرم کی ہر ایک پیر پائیدار اور ایماندار ہے اور امتحان کے موافق آپ کی پسند خاطر ہوگی مال براہ راست ولایت سے منگایا جاتا ہے تھوک اور خوردہ فروشی سے دونوں مال کی نگاہی ہوتی ہے اٹھائیس سال سے یہ فرم اپنا کاروبار دیانت داری سے کر رہی ہے۔ یہی باعث ہے کہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی جارہی ہے

## سیر الہند جانشین حضرت شیخ الہند

مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی

## حضرت خواجہ حسن نظامی دہلی

درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلی

## جناب سید نہال احمد نقوی۔ ایم اے

ایل ایل بی علیگ نصف درجن بڑے طلائی تمغہ حیدرآباد دکن۔

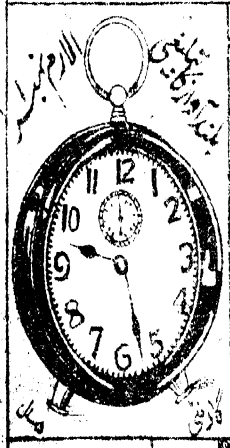
## مسٹر ریاض الاسلام آفیسر انچارج

تھانہ مؤ اعظم آباد

جناب من تسلیم

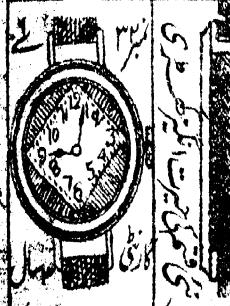
میں نے جواب سے ایک گھڑی ۱۹۳۲ء میں منگائی تھی میں مسرت کے ساتھ لکھتا ہوں کہ وہ اب تک صحیح طور پر کام دے رہی ہے براہ کرم ایک گھڑی اسی بسند سے میرے دوست کے لئے نقد ۱۰ بالغ روپیہ کی بذریعہ وی پی روانہ کیجئے۔

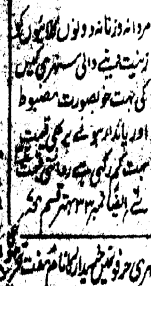
(دستخط انگریزی آفیسر انچارج صاحب)

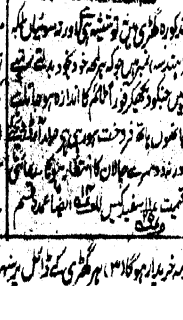


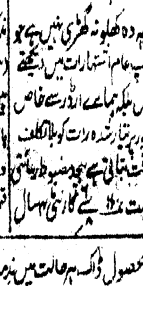


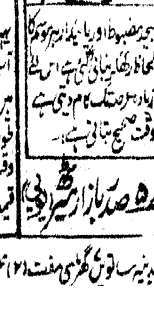


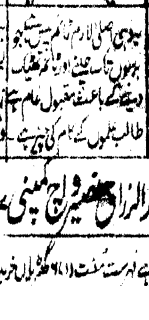


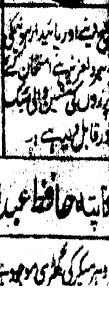












## کانپور واچ

## مشہور عالم الارم ٹائم پیس

## گولڈن رسٹ واچ

## نمبر ۳۲

## شب چراغ رسٹ واچ

## کارٹر نہال

## کانپور حافظ عبدالرزاق حضیر واچ کمپنی ۵ صدر بازار میرٹھ (یوپی)

(۱) ۶ گھڑیاں خریدنے سے ۷ ویں گھڑی مفت (۲) محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا (۳) ہر گھڑی کے ڈائل پر سنہری حروف میں ہمارا نام مفت کندہ کیا جائے گا۔

# بخاری شریف کا اردو ترجمہ چھپنے کو تیار ہے

حدیث شریف کی صحیح ترین کتاب بخاری شریف قرآن پاک کے بعد مقدس ترین کتاب ہے، بخاری شریف سب کو معلوم ہے کہ عربی میں ہے اور عربی پڑھنے والے ہندوستانی مسلمان ایک فی ہزار بھی نہیں، یہ اگر ان کو کوئی بھی عربی کا جملہ حدیث بتا دیا جائے تو ان کو کیا معلوم کہ یہ حدیث ہے یا نہیں، اس لئے کروڑوں اردو خوان مسلمانوں کی قسمتیں چند بے دین مولویوں کے ہاتھ میں تھیں اس سے ایک بڑا برا اثر یہ ہوتا تھا کہ مختلف فرقہ کے علما اپنے اپنے مسلک کے مطابق عوام کی رہبری کرتے تھے اور اس سے افتراق کا بازار گرم ہوتا تھا، ضرورت تھی کہ بخاری شریف کا اردو ترجمہ شائع کیا جائے

بخاری شریف بہت ضخیم کتاب ہے اور آج کل ہر چیز مطبوعات کے لئے بہت آسانیاں ہیں اب جبھی اس کی قیمت پچیس روپے ہے اور ترجمہ معہ عربی کا ہدیہ تیس روپے، ظاہر ہے کہ اس قدر قیمت صاحب فن خریدات ہی دے سکتے ہیں، عوام کا جو استفادہ خواہ کتنا ہی بے چین کرنے والا ہو لیکن ہدیہ کا دال سے اہم ہو جاتا تھا، اس لئے اس کی بھی ضرورت تھی کہ بخاری شریف کا ترجمہ رسالہ مولوی کی طرح ہندوستان کے گاؤں گاؤں پہنچ جائے

خدا کی قدرت ضروری غیر ضروری چھوٹی بڑی صدہا نہیں ہزارہا کتابیں مذہبی مسائل کی چھپیں اور بکیں، لیکن صحیفہ رسول کا یہ بے ہتا نسخہ جس پر آج اسلام اور قوانین معاشرت اسلام کا انحصار ہے ابھی تک یا تو عربی میں رہا یا مترجم ہوا بھی تو غریبوں کی دسترس سے بہت بلند، واقعہ یہ ہے کہ اس کا چھپوانا معمولی کام بھی نہیں تھا، بڑے بڑے تاجر اپنا سرمایہ لگاتے متامل ہوتے تھے اور مجھ جیسے چھوٹے تاجروں کا نہ حوصلہ نہ انکے پاس پیسہ

## وہ اپنا کام جس سے چاہتا ہے لے لیتا ہے

جہاں اس نے مولوی کو قبولیت عام کا دعوے کر اپنی شان کی عجز بیانی دکھلائی، وہاں اندازہ ہوتا ہے کہ بخاری شریف کے ترجمہ کا کام بھی شاید اسی حقیر ہستی سے لے لے، یہ اعاصہ سے خیال تھا کہ بخاری شریف کا ترجمہ اس قدر سستا شائع ہو کہ مسلمان اس سے مستفید ہو سکے، ہر پہلو سے کفایت کو مدنظر رکھ کر جب ہی حساب کرتا تھا، تو لاگت پانچ روپے سے زیادہ ہی ہوتی تھی، بہر حال خدا کا نام لے کر میں نے شروع کر دیا، اور آج آپ کو جو خوش خبری سنا تا ہوں کہ اس کے تقریباً دس پارے ترجمہ ہو گئے اور انکی کتابت بھی ہو چکی، اور کام مسلسل ہو رہا ہے، اب چھپائی اور کاغذ کا کام رہ گیا ہے، جو مجھ جیسے مزدور اور بے مایہ کے بس کا کام نہیں، اب اٹھارہ ہزار فدائے اسلام خریداران مولوی میں سے صرف

**ایک ہزار ایسے عاشقان رسول کو آواز دیتا ہوں جو رمضان المبارک میں پانچ پانچ روپے اس نیک کام میں دیدیں**

یہی وہ مہینہ ہے جس میں ایک ایک نیکی کی ستر ستر نیکی ہیں، پھر کیا اتنے بڑے خدائی فدائیوں کے لئے میں نے کیا ایک ہزار آدمی بھی آمادہ حصول حسنات نہ ہونگے،

## آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کا فائدہ بھی شامل ہے

چھپنے اور طیار ہونے کے بعد ظاہر ہے کہ اس کا ہدیہ دس روپے ہوگا، کیونکہ تمام اخراجات طباعۃ واشتہار ملا کر اس سے کم ہدیہ ہونا ہی نہیں چاہئے ضخامت کا اندازہ ہے کہ بڑی تقطیع کے بارہ سو صفحات ہو جائیں گے، ان تمام پیشگی رقومات بھیجنے والوں کو یہ ترجمہ پانچ روپے میں ہی دیا جائے گا اس کا دنیاوی فائدہ ہے، اگر ضخامت اندازہ سے کم ہوئی تو مجلد چرمی بھی جائے گی، محصول ڈاک کا چونکہ اندازہ نہیں ہے، اس لئے اس کا وی پی لوٹا دیا جائے گا، جو جو بھائی اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں، وہ اسی مہینے میں روپیہ بھیجدیں، ورنہ اگر میری ضروریات پوری ہو گئیں اور سبب الاسباب نے روپے کی کوئی اور سبیل کر دی تو پھر رجائی اعلان بند ہو جائے گا

بخاری شریف اردو کی تین جلدیں ہونگی جیسیں سے پہلی جلد خدا کو منظور ہے تو شوال میں تیار ہو جائے گی اور دوسری ذوالحجہ میں اور تیسری انشاء اللہ رسول نمبر کے بعد، جو صاحب اکٹھی لینا چاہیں وہ اکٹھی لے لیں، جو صاحب علیحدہ جلدیں لینا چاہیں وہ علیحدہ لیں، کتنی آرڈر میں اسکی تشریح ضرور کر دیں، محصول ڈاک کا ہر حال وی پی جائے گا،

جن بھائیوں نے کتاب الاسلام کی قیمت پیشگی روانہ کی ہے، انہوں نے مولوی اور حمیدیہ پریس کی دیانت کا اندازہ کر لیا ہوگا، کہ ۸۰۰ صفحہ کا وعدہ کیا اور ۱۱۳۶ صفحہ کی کتاب دی، انشاء اللہ بخاری شریف میں بھی آپ یہی دیکھیں گے

بخاری شریف کے ترجمہ کا نمونہ دیکھنا ہو تو مولوی کے ہر پرچہ کو دیکھ لیجئے ترجمہ کا یہی انداز ہے، اس کی سلاست کے ساتھ یہ بھی التزام ہے کہ تشریح طلب حدیث کا ساتھ ساتھ انشراح بھی ہے

اگر آپ خود نہ لینا چاہیں تو زکوٰۃ کے روپے سے خرید کر نادار طلبہ اور پڑھے لکھے مسلمانوں میں تقسیم کر دیجئے اس کا ثواب اس قدر زیادہ ہے کہ حد و حساب نہیں، جب تک کتاب باقی رہے گی، جب تک اس معلم کا حلقہ علم قائم رہے گا، اس کا مسلسل ثواب آپ کو ملتا رہے گا

تمام رقوم اس پتہ سے روانہ فرمائیے

عبدالحمید خاں مہتمم رسالہ مولوی دہلی

# کتاب الاسلام خریدنے کے لئے یہی بہترین وقت ہے

کیونکہ جن نیکیوں کا میزان ہے، کام کرنے والے اچھے مواقع کے متلاشی رہتے ہیں، تجار اپنا روپیہ لگانے کے لیے بہترین کا انتظار کرتے ہیں، کس لیے؟ اس لیے کہ وہ وقت زیادہ سے زیادہ نفع کمانے کا ہوتا ہے۔ اب یہ بھی زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل کرنے کا بہترین مصرف خیرات ہے۔ لہٰذا لیجئے لغائے جنت لوٹ لیجئے، حاصل کر لیجئے رضائے الٰہی حاصل کر لیجئے، رضائے الٰہی کہاں حاصل ہوتی ہے؟ اس کے بتائے ہوئے مذہب پر لوگوں کو جانے سے اس لیے یہ وہ شخص جو کچھ بھی خرچ کر سکتا ہے کتاب الاسلام کی خرید پر صرف کر دے، خود خریدکر پڑھے اور غریب مسلمانوں، مسجد کے اماموں، مدارس اور علمائے دین کو خرید کر دے۔ کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جس سے بہتر اسلامی معلومات کا ذخیرہ کہیں نہیں ہے اس لئے اگر اس مہینے میں آپ نے اس کتاب کی اشاعت کی کوشش فرمائی تو ان شاء اللہ اس ثواب کی وسعت سے زیادہ کامیابی ہوگی، اردو زبان ہی میں نہیں دنیا کی ہر زبان میں آج اسلام پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب سب سے بہتر ہے جس میں ارکان اسلام کی تفصیل کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتلایا ہے کہ مذہب کسے کہتے ہیں اور مذہب دنیا میں کب سے ہے، مذہب کی ضرورت کا معیار کیا ہے، دنیا کو مذہب کی کہاں ضرورت ہے، مذہب اور لامذہبی میں کیا فرق ہے، دنیا کے مشہور مذاہب کون کون سے ہیں اور کب سے ہیں، اور ان کا بنیادی تعارف، خصوصیات کیا ہیں، اسلام سچے مذہب کے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں اسلام کسے کہتے ہیں اور مسلمان کون ہوتا ہے، اسلام دنیا میں کب سے ہے اور آج تک کب تک باقی رہنے کی صلاحیت ہے، ذکر ہر مذہب پر اسلام کو کیوں فوقیت ہے، اسلام اور اسکی صداقت پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا کیا جواب ہے، اسلام اور اس کی تعلیمات کے متعلق غیر مسلموں کی کیا رائے ہے، اسلام کی اہم تعلیمات کیا ہیں اور آج کل کے مسلمان ان تعلیمات پر کس حد تک عمل پیرا ہیں، اسلام کی اہم تعلیمات کن کتابوں میں ہے اور وہ کتابیں کب اور کیسے بنیں، وحی والہام اور اس کی اقسام، قرآن مجید کی کیفیت نزول، وحی کی کیفیت نزول اور حدیث کی تاریخ، اسلامی تعلیم کو سمجھنے کے لئے قرآن و حدیث کے علاوہ کن کتابوں کی مدد کی ضرورت ہے، یہ وہ چیزیں ہیں کہ اگر ایک مسلمان ان سے بے خبر ہو تو وہ صحیح معنوں میں سچا مسلمان نہیں بن سکتا، اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کتاب کے پڑھ لینے کے بعد ایک مسلمان کو ہرگز ہرگز مرتد نہیں بنا سکتی، مذکورہ مباحث جس خوبصورت تفصیل اور نہایت دلنشین انداز میں اس کتاب میں ادا کئے گئے ہیں اس کا اندازہ تو کتاب پڑھنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے یہ مباحث ۶۶ صفحوں میں آئے ہیں، اور کتاب کا صرف ایک باب ہے اس کے بعد عقائد کی تفصیل ہے پھر عبادات یعنی طہارت، روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ اور اس کے بعد معاملات، معاشرت، شکل نکاح طلاق، حقوق اللہ، حقوق العباد، اور اسلامی اخلاق و آداب اس کے بعد اسلامی تصوف، ریاضات و مجاہدات اور سب سے مفید ۱۱۳۷ صفحوں میں آئے ہیں، غرضیکہ یہ کتاب ہے جسے پڑھ لینے کے بعد ایک مسلمان کو دنیا کی سچی معلومات کے لئے ہرگز ہرگز کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں، رمضان شریف میں اس کتاب کا پڑھنا، دوسروں کو پڑھوانا آپ خود غور فرمائیں کہ کتنا اہم ہے یہ ہی تو ہے وہ اعلیٰ جہاد جسے کوئن کھا سکتا ہے، تعریف تو یہ ہے کہ آپ ہی پیر کی طرح داد و دہش کہہ اٹھیں، دیکھیے آپ ہی حضرات ہیں جو بے پناہ کیا فرماتے ہیں۔

**مولینا انعام الحق صاحب تھہرا** بالکل اوپس ہو جانے کے بعد کتاب الاسلام پڑھنا شروع کی پہلی ہی پڑھنے کے بعد محسوس ہوا کہ اس کی تاخیر کیوں ہوئی ایسی جامع اور مفید کتاب کے لیے کتنی واقعی بہت زیادہ وقت کی ضرورت تھی، کتاب کیا ہے قرآن و حدیثوں کا نچوڑ ایسے مذہبی ذخائر کا مطالعہ کرنا اگر مذہب اسلام کا مطالعہ کرنا چاہے وہ اس کتاب کو دیکھے اور پڑھے جو مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان بننا چاہے وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے، پڑھنے ہی کے بعد اس کی غیر معمولی اہمیت ہے تعریف نہیں کی جا سکتی، خدا آپ کو اور مصنف کو جزائے خیر دے، میں اس کامیابی پر آپ کو دلی مبارکباد دیتا ہوں، اپنے دیہات کے سامنے وہ اسلامی لٹریچر پیش کیا ہے جس کی نظیر نہیں ملتی

**سید مختار الحق صاحب ایس پی، ڈبلیو، ائی پورنیہ** کتاب الاسلام دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی، خدا اس کے مولف اور معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے، واقعی اس پرفتن زمانہ میں، روز بازاروں کے دلائل ایسی جامع کتاب کی سخت ضرورت تھی، بلا لفظ مبالغہ اور غیر مبنی ہے، دراصل ایسی کتاب ہے کہ ہر مسلمان کے اس طور ڈکشنری کے ہونا چاہیے،

**پروفیسر جمیل احمد صاحب تھنوا** ڈاک، السلام علیکم، میری رائے کتاب الاسلام کے متعلق بالکل مختصر سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلامی خدمت یہ ہے کہ کتاب الاسلام غیر مسلموں کی دی جائے تاکہ وہ اسلام کی برکات سے فیض یاب ہوں، میرا تو یقین ہے کہ اگر انسان کے دل میں ذرا سی بھی زندگی ہو تو کتاب الاسلام پڑھنے کے بعد یقیناً اسلام کے آگے سر جھکا دے گا، چنانچہ میں نے اپنی کتاب تو اپنے ہندو دوست کو دیدی، ایک کتاب اور بذریعہ وی پی بھیج دیجئے،

**سید احمد توحید صاحب مہوبی** کتاب الاسلام کے متعلق آپ اپنی رائے کی بابت کیا لکھیں، ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو اور مصنف کو اس کی جزا دے، میں زیادہ نہیں لکھتا، کہ رس پانچ صفحوں پر مشتمل ہو جائیں کو دیدوں، پھر بھی رمضان شریف میں یہ کچھ ممکن ہو سکا کہ رمضان شریف کے رعایتی اعلان کا انتظار ہے

**مولوی مظہر الحق صاحب فورسٹ میسور** اگر اتنی تاخیر نہ ہوتی ابھی تیار ہو چکی ہوتی تو پھر بھی تو سالہا سال کا انتظار کر سکتا تھا یہ آپ کی حسن نیت ہے اور خدا کا فضل یہ دال کتاب تو صیف سے بالاتر ہے یہاں اردو کا رواج کم ہے، پھر بھی میں کوشش کروں گا، ہو سکتا ہے کہ لوگوں کو خرید لوں یا زیادہ کر دوں، رمضان میں شاید کچھ رعایت ہو اس لیے اور انتظار کر رہا تھا کہ اس رعایت کی بابت سے ایک دو کتابیں غریب جاہلوں کو مفت دے سکوں

**محمد سلیمان یعقوب صاحب نیا ناگپارہ** آپ کو بھیجی میں اپنا بیش مقدر کتنا چاہئے تھا لیکن ایک روپیہ بہت گراں ہوتا ہے، یہاں کتاب ملتی ہوتی تو کم از کم دس دوستوں کو تو اب تک دلوا چکتا، یا آپ ریل کا صرفہ برداشت کیجئے تو روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجوں، ہر ہندی دلی تمنا ہے کہ جیسی کتاب ہے ویسے ہی مسلمان اس کی قدر کریں

**منشی صدیق احمد صاحب جین پور** روپی پی دیوں کرتے ہی دیکھنا نرخ کر دیا، ابھی سو صفحے ہی نہیں دیکھے تھے کہ میرے عمزاد بھائی آگئے، انہوں نے اس قدر پسند کیا کہ وہ میری ہی کتاب لیتے جاتے تھے، واقعی یہ کتاب ایسی ہی ہے، خدا آپ کو اور مصنف کو جزائے خیر دے، اب ڈیل پتہ پر ایک جلد فوراً بھیجدیجئے

## رمضان شریف کی رعایت

برادر دینی چاہتا ہے کہ کتاب الاسلام جو ذرا سا نفع پر ہدیہ کر دوں، لیکن اس کی چھپائی اور کاغذ روز بروز گراں ہو رہے ہیں، اگر دو روپے ایسے پر ادا ہوئے، اگر دو کچھ بھی رعایت ہو دو گیا گرہ سے جاتی ہے، اس لیے

**ہم یکم رمضان سے تیس رمضان تک بجائے چار روپے کے ساڑھے تین روپے (۳½) میں ہدیہ ہوگی ایک روپیہ محصول ڈاک علیحدہ کل للہیہ**

# کتاب الاسلام کے مضامین کا بہت ہی مختصر مجموعہ تعارف کے طور پر رعایتی قیمت سے تین روپے آٹھ آنے میں صرف اس ماہ کل للبیع

## باب اول

دنیا کے مذاہب سے مبارزہ
دنیا میں اسلام کی طرف رجوع
اسلام کی اسلامی تعلیم کن کتابوں میں ہے اور وہ کب اور کیسے بنیں
وحی کے مفصل حالات
دنیا کو مذہب کی ضرورت کیوں ہوئی
مذہب کی ضرورت
فطری ہونا چاہیے نظر کی اقسام
مذہب کی پوری تاریخ
کیا ہی ہے مذہب کا مقصد
عقل سلیم کے مطابق مذہب
مذہب کے اہم ترین اصول
مذہب اور لامذہبی کا موازنہ
اسلام کے کہتے ہیں
سچا مسلمان کون ہے
اسلام سچے مذہب کے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں
عقل و استدلال ساتھ
اسلام کی تعریف
قرآن اور علم کا مقابلہ
دنیا کے مذاہب کو چیلنج
الہامی مذہب غلط ہوتا ہے
تعلیمات ادیان غیر
سچے مذہب کی نشانیاں
ابدی مذہب کا علمی نمونہ
اسلام دنیا میں کیسے پھیلا
ہدردہ کب تک بانی رہ سکتا ہے
دنیا کے سارے نبی اسلام کے داعی تھے۔

## باب دوم

اسلامی مذہب کی عالمگیری
اسلامی عقائد و مسلک
عبادات اسلامی کی خصوصیت
تمام مذاہب کا مجموعہ اسلام ہے
اسلام کی صداقت پر بڑے بڑے اعتراض اور ان کے جوابات
علمائے اسلام کے اقوال

عرش الٰہی و دیدار الٰہی کی بحث
اور افعال الٰہی
صفات الٰہی
رسالت و نبوت
مشہور انبیاء کے حالات
حضور نبی کریم کی فضیلت
ختم نبوت معجزات
معراج و قرآنی معجزات
حضور کے اخلاق اور ان کے کلام
قرآن کی ضرورت
مسلمہ تقریر کا سبب
اولیاء اور ان کی بیان
حضور نشر عقل کے تاجدار
عالم روح کے روحانی
حالات حالات غیر
قیاس اور اسکی پوری
تفصیلات
ظہور مہدی بحث
صحیح اور رفع مسیح کی مکمل
مبدء و معاد
بحث
نبی معبود حشر و نشر
اور مفصل مسائل
حساب کتاب میزان
حوض کوثر جنت اور
دوزخ کے حالات
عالم معاد کے عقلی دلائل
کرہ ارض کا انجام
دعا کے اثرات اور انکی
ضرورت توبہ استغفار
اور ایمان اور عمل میں نجات
پیری و مریدی
مسلمہ وحدت الوجود

## باب سوم

عبادات
تعلیم کی ضرورت اہم
اعظم کی فضیلت
فلسفہ کی تاریخ

امراء ربعہ کے حالات
اور فقہی مسائل کی تعداد
طہارت نجاست اور
تہذیب کا مقابلہ طہارت
حیمائی کے فوائد موسمی
رعایت کامل ایسا صابنیہ
شہد اور کا رقعہ
خطبہ کی تاریخ و تحریر مفصل
وضو کے فرائض واجبات
سنن مستحبات مکروہات
غسل کی تعریف اور
مفصل مسائل
غسل جنابت
حیض نفاس مستحاضہ
پانی کی مقدار اور
اس سے متعلق مسائل
تیمم کے ارکان طریقہ
فرائض واجبات سنن
اور مسائل متفرقہ

## موزوں پر مسح

طریقہ شرائط احکام
اور مفصل مسائل

## نجاست اور اس کے احکام مفصل

انواع حکم حقیقت حقیقی
غلیظہ و مخففہ کا طریقہ
اور مفصل صدہا مسائل

## پانی کے احکام مفصل

پانی قلیل پانی کثیر کا
حدیں کا بیان
دریا کے سے احکام مسائل
استنجا آداب شرائط
فرائض اور طریقہ مسنونہ

## نماز کا بیان

یہ سب چیز جب بڑی تفصیل سے ۵۵ صفحہ تک آئی ہیں
دنیا کی عبادتوں کی نسبت
کی عبادتوں سے نماز کو
اوقات کی تعیین
کا فلسفہ اور ضرور مسائل
نماز احسن طریق عبادت
نماز جمعہ کے حالات
ہے جماعت واجب
## نماز کے اسرار
عجیب و غریب طریقہ
اور نماز کی ترغیب بحیثیت
صدقہ وغیرہ وغیرہ کا بیان
نماز کی فرضیت باجماعت
نماز کی فضیلت
کا شرف جمعہ کی نماز
خطبہ کا نماز و تحریر مفصل
وضو کے فرائض واجبات
## نماز کے احکام مفصل
نماز کے فرائض واجبات
قیام و قرأت کے مسائل
رکوع و سجود کے مسائل
نماز پڑھنے کا طریقہ
فاتحہ کے مسائل
اخلاط قرآن کے مسائل
نماز کی اوقات کے مسائل
امامت کے مفصل مسائل
مواقع جن کا ارتکاب
مسجد میں منع ہے
جماعت کے احکام مسائل
مسبوق مدرک لاحق کے
بنائے نماز کے مسائل
سنت موکدہ وغیر مراد
مقدار کا بیان
نفلی مشہور نمازیں
بارہ مہینوں کی خاص
خاص نمازیں
نماز تراویح بالتفصیل
قرآن خوانی کی اہمیت
کسوف خسوف
مواقع نہ ادا قات کی تعیین
فائدہ اور ضرورت تفریق
اور غیر معین اوقات کے
مسائل روزہ کی حقیقت کا

## روزہ کا بیان

روزہ کا مفصل بیان
نماز عیدین
عید کا چاند دیکھنا
نماز مسافر کا بیان
نماز مریض کی نماز کا بیان
جنازہ کا مکمل بیان
عیادت سوگ تجہیز تکفین
مزارات اولیاء کی زیارت
سوگ وغیرہ کا بیان
شہید کا بیان مکمل
## حج کا مفصل بیان
حج کے مدنی اجتماعی فوائد
فوائد کا بیان
کن لوگوں پر حج فرض ہے
حج کو جانے کے شرائط
احرام باندھنے کا طریقہ
حج کے ارکان فرائض
حج کے ارکان فرائض کے مسائل
مسائل زیارت رسول
مسائل متعلقہ حج تمام
وکل المفصل

## رفدہ کا بیان مفصل

دنیا کے نامور مذاہب
روزہ کے طبعی منافع
روزہ کے روحانی فوائد
روزہ کا انتہائی نقطہ نظر
روزہ کی شرائط ارکان
رمضان کے روزے
رویت ہلال فیصلہ روزہ
روزہ کفارہ غیرہ
نقصان روزہ بھول سے
روزہ قربانیوں مین نذر
سحر و سہو کے مسائل
اور غیر معین افطار کے
مسائل روزہ کی سلوک کا

## ۲۰ صفحہ پر ختم ہے

اعتکاف کا بیان
شب قدر کا بیان
عید کا چاند دیکھنا
## زکوٰۃ کا بیان
نماز سنت عیدین
صدقہ فطر وغیرہ کا بیان
نماز کی فرضیت باجماعت
مریض کی نماز کا بیان
جنازہ کا مکمل بیان
عیادت سوگ تجہیز تکفین
مزارات اولیاء کی زیارت
سوگ وغیرہ کا بیان
شہید کا بیان مکمل
## حج کا مفصل بیان
حج کے مدنی اجتماعی فوائد
فوائد کا بیان
کن لوگوں پر حج فرض ہے
حج کو جانے کے شرائط
احرام باندھنے کا طریقہ
حج کے ارکان فرائض
حج کے ارکان فرائض کے مسائل
مسائل زیارت رسول
مسائل متعلقہ حج تمام
وکل المفصل

## رفدہ کا بیان مفصل

دنیا کے نامور مذاہب
روزہ کے طبعی منافع
روزہ کے روحانی فوائد
روزہ کا انتہائی نقطہ نظر
روزہ کی شرائط ارکان
رمضان کے روزے
رویت ہلال فیصلہ روزہ
روزہ کفارہ غیرہ
نقصان روزہ بھول سے
روزہ قربانیوں مین نذر
سحر و سہو کے مسائل
اور غیر معین افطار کے
مسائل روزہ کی سلوک کا

## ۲۰ صفحہ پر ختم ہے

اور کسب بامنفرد قسمائل
طلاق طلاق احسن
جبر تقسیم صریح جبی
بائن بتہ تفویض طلاق
اسلام میں سوء تلزم کا
عدت کا بیان طلاق
شجاعت عصبہ مہر دخی
مجلس قمار کفارہ
اذان کا رعایت کے بیان
عدت کا بیان رجوع
ثبوت نسب بچہ کی پرورش
نفقہ متفرق مسائل
نماز جمعہ مرکز اسلام
کتاب الحقوق حقوق
اصر حقوق بنی آدم کے
تمام عثمان علی صاحب
کرام اور دنیا کے عظماء
والدین کی فرمانبرداری
اسباب تزکیہ
ہونے جانے کی حد
پیدا وار اور اسلامی
فرض برزکوٰۃ کے مسائل
اور بعد باستغرق مسائل

## ریب مضامین ۹۳۶

صفحہ تک آتے ہیں

## باب چہارم

حالات
نکاح تعریف طریقہ
شرائط ارکان
گھر میں لانا بعینہ متعہ
موقت بلاشت اجازت
کفر فضول مہر کی تعیین
صغار معوضہ خلوت
صحبہ مہر کی کمی بیشی فساد
نکاح حقیقی زوجیت کا
کا کتاب مرتد کی نکاح
ذمی حربی علماء ہڑی
بیویوں میں میل رضاعت
نسبی اور رضاعی رشتے

## طلاق ۱۳۶ صفحہ تک آئے

اس کے بعد لباس حائضہ نفاس
اور متفرق باتیں میں
انیس ہاشر عربی باتیں
امر المعروف نہی عن المنکر

## باب پنجم

اسلامی اخلاقی آداب
نفس امارہ لوامہ مطمئنہ
اخلاق لذات بترک
لذت البال خیر انسانیت
دیانت کتابت دولی
خلق تربیت اخلاق
اسلام عالم رعایت کے بیان
واعظ خصائی کے آداب
سرکے انچے حامد مصلی امام
نفقہ متفرق مسائل
نماز جمعہ مرکز اسلام
## کتاب الحقوق
اصر حقوق بنی آدم کے
بعضہ بعضہ کے آداب
تمام مضامین
کرام اور دنیا کے عظماء

## ۳۰۶ صفحہ پر آئے

## باب ششم

اسلامی نصف دنیا عورت
مجادلات اسلام اور
عورت کے حقوق مرد کے
حقوق حضور کے ازواج
رہبانیت نصوصیا
سے ملک اہل تہذیب
کرام حضرت مغیرہ
زندہ درگور اور قرآن
علم غیب کی نفی صحیح
کے حقوق صدر مہر
تہذیب مان مسائل کے
حقوق باہمی حوض
اسلام ایتاء وعدہ ادائے
جنسیہ بیعت کا
ذمہ خرچ نفقہ زیادتی
الرضیعہ اشغال اعمال
شرائط ظنیہ ہیری
مرد نہ رکھ مالک
اعمال مفوضہ عدم علم
علام رائی رضا
یتیم نکاح نکاح
ذبائح ذبائح
صدقہ عقیقہ کے مسائل
ولیمہ کے مسائل
ایسے مضامین لاکھ
منعلق تمام مسائل ادا

## ۱۳۶ صفحہ تک آئے

متفرق ہزار ہا باتیں
اور مفید لاکھ نظر
اور عقیدہ

## قیمت مجلد چہ

ہے محصول ڈاک علیحدہ

ملنے کا پتہ مینیجر حمیدیہ پریس دہلی پوسٹ بکس نمبر ۷۰

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا


# مولوی

جو ہر اسلامی مہینے کی بارہ تاریخ حمیدیہ پریس دہلی کوچہ چیلاں سے شائع ہوتا ہے

جلد ۱۶ | بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ | نمبر ۳


## خطبہ

الحمد للہ الذی جعل الصوم جنۃ من النیران ووعد الصائمین باب الریان وفضل علی سائر الشہور شہر رمضان والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ سید نا محمد والہ واصحابہ ما تعاقب الملوان وقال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان وقامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

برادران اسلام! ماہ رمضان کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ ایک مختصر خطبہ میں کسی طرح بیان نہیں ہو سکتے سب سے بڑی فضیلت تو اس ماہ مبارک کی یہی ہے کہ دنیا کی رشد و ہدایت اور زمین کے بسنے والوں کی ضلالت و گمراہی کو دور کرنے والی کتاب مبین یعنی قرآن حکیم اسی مہینہ میں نازل ہوا اور جس رات کو نازل ہوا وہ ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر اور عظیم و شریف رات ہے اگر دوسرے فضائل نہ ہوتے تو صرف یہی ایک فضیلت رمضان المبارک کی کیا کم تھی کہ اس مہینہ میں خدا نے اپنا یہ کلام نازل فرمایا جو قیامت تک کے لئے دنیا اور اہل دنیا کی ہدایت کا باعث ہے لیکن اس کے علاوہ اور بھی لاتعداد فضائل ہیں جو ایک صاحب ایمان مسلمان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ صدق دل سے اس ماہ مبارک کی تہ دل سے قدر کرے اور ان برکات کو حاصل کرے جو اس مقدس و مبارک مہینہ ہی میں نازل ہو سکتی ہیں اور وہ برکات بیشمار ہیں چنانچہ ان کے پیمانہ سے رسول اللہ نے فرمایا اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء و غلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین یعنی رمضان المبارک کے آتے ہی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو مقید و بیکار کر دیا جاتا ہے یہی ارشاد نبوی ہے کہ جو روزے رمضان کے رکھے اور اس کی راتوں میں نماز پڑھے بشرطیکہ ایمان و احتساب کے ساتھ اس کے ساتھ ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اسی طرح اور بہت سے فضائل ہیں بیشمار ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے اور اس کی دعا مقبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں روزہ کو ڈھال اور مضبوط قلعہ بھی فرمایا ہے یعنی روزہ گناہوں سے اسی طرح انسان کو بچاتا ہے جیسے تلوار کی ڈھال تلوار کے وار کو روکتی ہے اور ایک حدیث میں فرمایا رسول اللہ نے کہ روزہ دوزخ کی آگ اور زمانہ کی مصیبتوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے یہی ارشاد نبوی ہے کہ روزہ دار کو ہر افطار کے وقت ایک ایسی دعا کی اجازت ہوتی ہے جس کے قبول کرنے کا خاص وعدہ ہے روزہ کو نصف صبر فرمایا ہے اور صبر نصف ایمان ہے اس طرح روزہ ربع ایمان ہوا ارشاد رسالت ہے کہ دامنا العمل الذی لا یعلم ثوابہ عاملۃ الا اللہ فالصیام یعنی وہ عمل جس کے عامل کے ثواب کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں وہ روزہ ہے کیونکہ روزہ کے متعلق آیا ہے الصوم لی وانا اجزی بہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کے جزا دوں گا اور رسول اللہ نے فرمایا لیس فی الصیام ریاء روزہ میں ریا نہیں ہے، روزہ کے متعلق یہ بات ہے کہ روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن روزہ دار اور قرآن پڑھنے والے کی شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول ہوگی یہ بھی ارشاد نبوی ہے کہ ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

اعمال خیر کی کئی قسمیں ہیں بعض اعمال کا ثواب دگنا چوگنا ملتا ہے بعض کا دس گنا اور بعض کا سو گنا مگر روزہ کے ثواب کی کوئی حد نہیں اس کے اجر کا علم خدا ہی کو ہے۔

برادران اسلام! یہ تمام فضائل و برکات جو رمضان اور روزہ کے آپ نے سنے ان کے سننے اور ان کے معلوم ہو جانے سے کوئی فائدہ نہیں اگر آپ کی روح ان برکات کے حصول کے لئے بیچین اور مضطرب نہ ہو اور سچ تو یہ ہے کہ قرآن حکیم کے اس ارشاد کے بعد کہ روزہ ہم پر فرض کیا گیا جیسے گذشتہ امتوں پر فرض کیا تھا تاکہ ہم متقی بنیں کسی دوسرے عقلی فضائل کے دلائل کرنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ فرضیت صوم کی غرض و غایت خود خدا نے اسلام نے جامع اور بلیغ طریقہ پر بیان فرمادی ہے یعنی روزہ اس کے لئے فرض کیا گیا ہے تاکہ تقویٰ کی صفت ہم میں پیدا ہو تقویٰ ایک ایسی جامع اور بلیغ صفت ہے کہ جو انسان کی روحانی ترقی کا بلند ترین معیار ہے تقویٰ کے معنے خدا سے ڈرنے اور پرہیزگار بننے کے ہیں یعنی کہیں کسی حال میں بھی خدا کا خوف دل سے دور نہ ہو اور ہر لحظہ اور ہر گھڑی یہ خیال رہے کہ جو قدم بھی اٹھاتا ہوں اسے خدا دیکھ رہا ہے مقصد یہ ہے کہ ایک انسان اسقدر اپنے آپ کو دینی آگہی کا تابع کر دے

کہ دین کا ہو یا دنیا کا جو کام بھی کرے جی لگا کر پوری توجہ سے کرے اور جو قدم بھی اٹھائے اس میں یہ دیکھ لے کہ اللہ کی مرضی کے خلاف تو نہیں ہے غرض کہ تقویٰ ایک بلند ترین مقام ہے اور یہی وہ صفت ہے جس کی نسبت ارشاد ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم چونکہ میں سب سے زیادہ متقی ہے وہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و معظم ہے اور روزہ کی غایت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ انسان کو متقی بناتا ہے یعنی اللہ کے نزدیک معزز و مکرم ٹھہراتا ہے پس اے برادران اسلام اگر تم چاہتے ہو کہ متقی بنو اور تمہاری خواہش ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک معزز و محترم بنو تو تمہیں چاہیئے کہ روزہ کی آمد اور دل کی مستعدی کے ساتھ مقدس ماہ رمضان کا خیر مقدم و استقبال کرو کون جانتا اور کسے معلوم ہے کہ ہم آئندہ رمضان تک زندہ رہیں گے اگر ہمیں گذشتہ پر حسرت و تاسف اور اپنی غفلت پرستی و معصیت شعاری پر تاسف و ندامت ہے تو اس فرصت کو غنیمت شمار کرنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی اور عنایت سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ اس نے تلافی مافات کیلئے رمضان المبارک کی زیارت کا پھر موقع عطا کر دیا ورنہ ہمارے اعمال و افعال تو اس درجہ قبیح اور غیر مستحسن ہیں کہ اگر ہندوستان کے دونوں پہاڑی سلسلوں یعنی ہمالہ اور ہندوچل چلی کے دو پہاڑ ہمارے اس کے بیچ میں آ گئے کی طرح ہمارے بیس ٹالا جائے یا دوزخ کی آگ میں جنوں کی طرح جھونک ڈالا جائے تو بالکل صحیح اور جائز ہوگا اس لئے خدا نے تو ہمیں اس غرض سے پیدا کیا تھا کہ ہم اس کی عبادت کریں اور خیر امت کے خلعت فاخرہ امتیاز سے ہمیں سرفراز فرما کر بھیجا تھا مگر ہم نے اپنی بدبختی و بدکرداری سے اپنے آپ کو ہندو انصاری کی طرح گراہی میں ڈال دیا ہے اور بجائے اس کے کہ پروردگار عالم کا اس غرض بخشی پر شکر ادا کرتے اور اس کی اطاعت و عبادت سے کبھی منہ نہ موڑتے تمرد و سرکشی کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے اور ایسا سمجھ بیٹھے ہیں کہ گویا اس جہان فانی میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں رہنا ہے اور موت جو سب سے بڑی زمانوں کو اپنے بچوں سے بچوں کو اپنے والدین سے شوہروں کو بیویوں سے اور بیویوں کو اپنے شوہروں سے جدا کرتی رہتی ہے وہ ہمارے لئے گویا ہی نہیں ہوتی اور ہمارا واسطہ اس سے کبھی پڑا ہی نہیں چند روزہ حیات مستعار پر اس قدر اترا گئے ہیں اور دن کی زندگی نے عقل و خرد سے ایسا بیگانہ بنا دیا ہے کہ نہ خدا کی قدرت و جبارت سے ہمیں خوف ہے اور نہ اس کی رحمت و رحمانیت اور اس کے فضل و احسان ہمیں اس کی طرف لاتا ہے بلکہ غفلت و سرکشی نے سب طرف سے بے پروا و بیگانہ بنا دیا ہے اور صرف نفس کا اتباع اور اس کی خوشنودی و رضاجوئی کو زندگی کا حاصل اور مدعا مقصود سمجھ بیٹھے ہیں یہی وجہ ہے کہ رمضان المبارک کی اتنی مغفرت پناہی برکت سامانی کے ساتھ ہم پر سایہ فگن ہوتا ہے مگر ہم بدنصیب ایسے ہی تہی دامن رہتے اور اسی طرح مست بادہ غفلت پڑے ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں برادران عزیز اپنی گذشتہ زندگی پر غور کیجئے اور اپنی کتاب حیات کے اوراق عمل کا جائزہ لیجئے اور پھر خود ہی فیصلہ کیجئے کہ کیا آپ نے اپنی زندگی اس طرح گذاری ہے کہ ماہ مغفرت بغفران سے آپ لے برزاء رہیں کیا آپ کو اللہ کی مغفرت اور اس کے فضل و احسان کی ضرورت نہیں ہے اور کیا آپ کو تلافی مافات کی ضرورت نہیں ہے حضرات اگر تنہائی میں بیٹھ کر حضور دل سے اپنے اعمال کا فنی محاسبہ کریں تو معلوم ہوگا کہ مقدس ماہ رمضان کا ورود مسعود ہمارے لئے ایک ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے کہ اس سے زیادہ کوئی نعمت نہیں ہو سکتی کیونکہ رمضان المبارک کی مغفرت پناہی کے سوا اور کون ہے جو ہماری بداعمالیوں کا پردہ ڈھک سکے اس لئے اے عزیزان اسلام ماہ مقدس کے ورود کو غنیمت سمجھ دل کی گندگی اور روح کی آلودگی کو دور کر کے ان ایام مبارک کی سعادت اندوزی کے لئے مستعد ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس خیر و برکت والے ماہ مقدس کی زیارت کا موقع تم کو پھر ملے نہ ملے اور تحت الٰہی و مغفرت خداوندی کے جو دروازے کھلے ہوئے ہیں وہ تمہارے اوپر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیں اور لعنت شیطان اپنی رسی کا پھندہ ڈال کر تمہیں اور ہمیں کشاں کشاں قعر جہنم کی آغوش میں پہنچا دے پس مبارک ہیں وہ لوگ جو غفلت کے بعد ہوشیار اور گمراہی کے بعد راہ راست پر آ جائے اور رشتگی کو بیگانگی سے نکال آتے ہیں اور افسوس ان بدبختوں پر جو جھپکوڑے کے بعد بھی غفلت کی نیند سے بیدار نہ ہوں اور ہزار افسوس ان تشنہ لبوں پر جو دریائے رحمت الٰہی سے ایک نظرہ سے بھی اپنے سوکھے ہوئے حلق کو تر نہ کر سکیں حالانکہ ان ایام رحمت و غفران میں اس کی رحمت اور اس کی مغفرت مینہ اور دیپ کی طرح عام ہے سب اپنی تر دامنی کے دھبوں کو دھو سکتے اور دوا نمائے معصیت کو خشک کر سکتے ہیں۔

برادران اسلام اس ماہ مبارک میں جو تخصیص کرنا چاہیئے اور جو قدم کر سکتے ہو اس سے غافل و بے خبر نہ ہو گے کہنا آسان تو تمہیں بھی معلوم ہو گا کہ یہ ماہ مبارک صیام و قیام کا مہینہ ہے اور اس میں ہر نیکی کا اجر مضاعف ملتا ہے یہاں تک کہ سونا اور خاموش رہنا بھی داخل تسبیح و عبادت ہے اس لئے جو کچھ ہمیں کرنا چاہیئے وہ یہی ہے کہ مکمل شرائط کے ساتھ روزہ رکھیں شب کو عبادت و تلاوت قرآن مجید و تراویح میں بسر کریں اور خدا نے جو مال و دولت دے رکھی ہے اس میں سے اللہ کے راستے میں صرف کریں کیونکہ اس ماہ مقدس میں خیرات و صدقہ کا ثواب معمولی دنوں سے کہیں زیادہ ملتا ہے حسب تمنا کوشش کے غرض سے سبکدوشی حاصل کرنے کے لئے یہ ایام متبرکہ بہت زیادہ موزوں ہیں۔

لیکن برادران اسلام روزہ سے جو فوائد حاصل ہونا چاہیئے کہ اس کا فائدہ حاصل ہو جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے روزہ کی غرض و غایت تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول ہے اگر یہ مقصد نہ حاصل ہوا تو بیکار ہے اور ناقہ روزہ میں کوئی فرق نہیں ہے چنانچہ اسی مفہوم کی ایک حدیث بھی ہے یعنی اگر روزہ دار تمام اعضاء و جوارح کو معصیت سے نہیں روکتا اور تمام قولی و فعلی گناہوں سے نہیں بچتا بلکہ فحش و کذب اور بعض اعمال روزہ کی حالت میں بھی جاری رکھتا ہے تو اللہ ایسی فاقہ کشی سے بے نیاز ہے اس لئے صرف کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں ہے گو فرض ادا ہو جاتا ہے مگر محض منظرات ثلاثہ سے احتراز کرنے سے "لعلکم تتقون" کی مقصد حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ہم تمام اعضاء و جوارح کا روزہ رکھیں اور مکمل روزہ وہی ہے جس میں ہاتھ پاؤں ناک کان آنکھ زبان اور شرمگاہ میں برے اعمال اور افعال فسق و فجور سے بچیں زبان کا روزہ یہ ہے کہ لغو کذب غیبت اور دل آزاری کی کلام سے باز رہے اور نہ کسی کو نقصان پہنچائے نہ اذیت و تکلیف بلکہ ذکر الٰہی و تلاوت قرآن میں مشغول رہے کان کا روزہ یہ ہے کہ لغو کذب و غیبت وغیرہ کے سننے سے محفوظ رہے آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ نامحرمات پر نہ اٹھے ہاتھ پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ خلاف شریعت اعمال کی طرف قدم نہ بڑھے اور نہ فسق و معصیت کا کام اس سے صادر ہو کسی کو ایذا نہ پہنچائے کسی کا حق بربادی نہ پہنچے غرضکہ وہ تمام اعمال بد جو ہاتھ پاؤں سے متعلق ہیں ان سے احتراز کیا جائے اسی طرح ارادہ اور نیت کا روزہ یہی ہے یعنی دل و دماغ اور ذہن کو برے خیالات سے پاک رکھا جائے اگر ان شرائط کے ساتھ روزہ رکھا جائے تو امکان ہے کہ روزہ کا جو مقصد ہے یعنی اتقاء پرہیزگاری وہ حاصل ہو۔

برادران اسلام! حضرت بزرگان دین نے روزہ کے چار درجہ مقرر کئے ہیں چنانچہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی صاحب فصوص الحکم میں فرماتے ہیں کہ روزہ کے چار درجہ ہیں اول صیام العوام دوم صیام خواص العوام سوم صیام خواص الخواص چہارم صیام خواص الخواص یا اخص الخواص۔ عوام کا روزہ تو مضطرات ستہ یعنی کھانا پینا اور جماع سے بچنے کا نام ہے اور خواص العوام کا روزہ وہ ہے جو مضطرات ستہ کے علاوہ آنکھ کان زبان ہاتھ پاؤں اور جملہ اعضاء و جوارح کے گناہوں سے احتراز کرے اور تمام معاصی قبائحہ سیئات سے پرہیز کرے صیام الخواص کے معنے یہ ہیں کہ علاوہ جملہ اقسام کی معاصی سے بچنے کے غیر اللہ کے فکر و عبادت سے بھی احتراز کرے اور صیام خواص الخواص یہ ہے کہ غیر اللہ کی طرف سے روزہ کر کے یعنی ہر طرف سے کٹ کر صرف خدا کا ہو رہے۔

برادران اسلام فرمائیے کہ اگر اس طریقہ پر روزہ رکھا جائے تو کیا اللہ کا وعدہ اور اس کے رسول کی بشارت پوری ہونے سے رک سکتی ہے بس ہر کہ دل کی مسرت و شادی اور روح کی پاکیزگی و طہارت کے ساتھ روزہ رکھنا اور تراویح تک تسبیح میں مشغول ہونے کے لئے تیار ہو جائے چاہیئے کہ ماہ مبارک سامنے ہیں بہت جلد آنے والی ہیں جب فرشتے آسمانی برکات کے دامن سائبان زمین پر کھول دینگے اور اللہ کی رحمت و مغفرت کی بارش کی طرح برسنے لگے گی خدا کرے کہ ہم ظلمات میں پڑے رہو اور رحمت و مغفرت الٰہی سے محروم رہ جائیں۔

عباد اللہ لکم الی اللہ ان اللہ ھو التواب الرحیم بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنی وایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالیٰ جواد کریم مبارک جواد رؤف رحیم۔

## خطبہ ثانیہ

الحمد للہ حق الحمد طیبا کما امر والصلوٰۃ والسلام علی محمد الذی المبعوث الی الاسود والاحمر وعلی الہ واصحابہ مصابیح الغرر اما بعد ایھا المسلمون اردو و سلام بھیجو اس آقائے مولیٰ العزیز رب کی شان میں ارسلناک الا رحمۃ للعالمین تب اس کی معرفت رمضان کی برکات رحمت و مغفرت ان کے دروازے ہم پر کھولے گئے اور جس کی زبان سے اس ماہ مبارک رمضان کے مسائل فضائل بیان ہوئے اور جو ان ایام خیر و برکت سے زیادہ خیرات و صدقات پر اصرار فرماتے تھے اور درود و سلام ہو آپ کی آل ازواج اصحاب خصوصاً خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت مولا علی رضوان اللہ علیہم پر جو رمضان میں اس ماہ مقدس کا بہت زیادہ احترام ادا کرتے تھے راتوں کو اللہ کی عبادت اور تراویح و تسبیح میں مشغول رہتے تھے اور دن کو جہاد فی سبیل اللہ کے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی دولت اس کے راستہ میں کثرت سے خرچ کرتے تھے اور درود و سلام ہو حضرت کی ازواج مطہرات خصوصاً حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ پر جو رمضان المبارک کی راتوں کو جاگ کر اللہ کی عبادت کرتیں اور دن میں روزہ رکھتیں اور جن کے ذریعہ رمضان کے روزے اور تراویح کے ہمت سے احکام ہم تک پہنچے اور درود و سلام ہو حضرت کی لاڈلی بیٹی فاطمہ زہرا پر جو اپنے زہد و عبادت اور قانون و طہارت کی وجہ سے حضرت عزیز و محبوب تھیں کہ جب آپ رسول اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو آنحضرت فرط محبت سے آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے اور جو رمضان میں سب دنوں سے زیادہ عبادت گزار تھیں نیز اور درود ہو حضرات حسنین علیہما السلام پر جو رمضان المبارک کا پہلا مہینہ اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام پر جو رمضان المبارک کا تیسرا مہینہ اور حضرت عباس اور بقیہ اصحاب عشرہ مبشرہ حضرت زبیر حضرت طلحہ حضرت سعد حضرت سعید حضرت عبدالرحمٰن حضرت ابوعبیدہ بن الجراح پر جو سب کے سب ایام و اصحاب کی شبوں کے ساتھ صیام و قیام میں مشغول رہتے تھے اور جن کے لئے رمضان کا مہینہ ایک غیر متزلزل حیثیت رکھتا تھا اور درود و سلام ہو حضرت ائمہ اہلبیت جناب امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادق امام موسیٰ کاظم امام علی رضا امام علی نقی امام محمد تقی اور امام حسن عسکری پر جو رمضان کے خیر و برکات سے اچھی طرح واقف و آگاہ تھے اور اس کی قدر و منزلت جانتے تھے اور جملہ آداب و شرائط کے ساتھ روزہ رکھتے اور شب کو اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہتے اور خوب دل کھول کر اللہ کے راستے میں مال و دولت صرف کرتے تھے۔

اور درود و سلام ہو حضرات ائمہ اربعہ حضرت امام ابوحنیفہ حضرت امام مالک حضرت امام شافعی حضرت امام احمد حنبل پر جنہوں نے قرآن و حدیث سے استنباط کر کے روزہ تراویح اور رمضان کے جملہ جزئی و کلی مسائل مدون کر کے ہمیں حضرات کی مبارک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم بیاد تفت ہر ایک مسئلہ معلوم کر لیتے ہیں اور رمضان کے متعلق جتنی ضروری باتیں ہیں وہ آسانی سے معلوم ہو جاتی ہیں اور سلام ہو حضرت غوث الاعظم جناب شیخ عبدالقادر جیلانی و جناب خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین اجمیری پر جن کی بلند مراتب پرائی وجہ سے فراز ہوئے کہ رمضان میں اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے طریقہ پر روزہ رکھتے اور شب کو عبادت کرتے تھے اور تمام اعضاء جوارح کو معصیت سے بچاتے تھے اور صحیح معنوں میں غیر اللہ سے روزہ رکھتے تھے ادراک اصرام و بقائے سلاسل کو توفیق دے کہ وہ رمضان کی قدر کریں اور اللہ کی رحمت و مغفرت کے حاصل کرنے کے دن ہیں دن میں آداب فجر الوط کی پابندی کے ساتھ روزہ رکھیں اور راتوں کو عبادت و تلاوت کریں ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون فاذکروا اللہ العظیم یذکرکم واشکروہ علی نعمائہ یزدکم ولذکر اللہ اکبر۔


## بہترین استاد معلم موٹر

اس میں موٹر کار کے تمام پرزوں کی تصویریں دیکر مشین کے میکانزم کو اس طرح سمجھایا گیا ہے کہ معمولی سمجھ کے آدمی بلا امداد غیر بہت آسانی سے سمجھ جاتے اور موٹر مشین کی ہیئت کو جان لیتے ہیں۔

قیمت عمدہ جلد ۱۰ صدر ڈاک

ملنے کا پتہ: منیجر حمیدیہ پریس دہلی

## اتالیق موٹر

اس کتاب میں موٹر مشین کے تمام نقائص بتلا کر ان کو دست کرنے کی آسان اور سہل ترکیبیں بتلائی گئی ہیں جس سے شخص مشین کے تمام نقائص کو سمجھکر ان کے دست کرنے کی قابلیت حاصل کر سکتا ہے قیمت صرف ۸ عدد محصول ڈاک اگر معلم موٹر اور اتالیق موٹر ایک ساتھ طلب کریں تو محصول نہیں لگایا جائیگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# شذرات

## خدا کا مقدس مہینہ

اسی عنوان سے اس پرچہ میں ایک طویل مضمون رمضان کے متعلق مولوی بہ نذیر الحق صاحب مصنف کتاب الاسلام نے لکھا ہے، جو اپنی جامعیت، انداز بیان اور موثر ہونے کے لحاظ سے بہت اہم ہے یہ رمضان شریف کے لیے ایک کتاب لکھ دی گئی تھی، لیکن چونکہ وہ اس مہینہ کے متعلق بہترین ٹریکٹ تھا اس لیے ناظرین مولوی کے لیے ذاتی نفع کو قربان کر دیا، اور اس طرح ہزارہا آدمیوں کو اس استفادہ کا موقع مل گیا، اول تو مولوی کے ناظرین اپنا پرچہ دوسروں کو دکھانے میں عمل نہیں کرتے، لیکن یہ پرچہ تو خاص طور سے ایسا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کو پڑھیں،

صاحب خیر حضرات اگر اس پرچہ کو عوام میں تقسیم کرنا چاہیں تو ایک روپیہ میں بارہ پرچے محصول ڈاک منگا کر تقسیم کر دیں، لیکن یہ کام جلد ہونا چاہئے، تاکہ رمضان کے ابتدائی روزوں میں مطالعہ مفید ثابت ہو جائے، وی پی کی تجائے نئی آرڈر بھیجے جائیں امید ہے کہ اس کا فائدہ ہے،

## برادران مومن انصار

رجب ۱۳۵۱ھ کے پرچہ میں ہدیہ شذرات ایک نوٹ پروفیسر کاری کی وائے عالمگیر کے عنوان سے شائع ہوا تھا جس میں بتایا گیا تھا، کہ موجودہ تعلیم کا ایک نقص یہ بھی ہے کہ اس کو حاصل کرنے کے بعد ہر شخص ملازمت کا خواہاں ہوتا ہے، وہ لوگ جو دستکار ہیں، یا ان کے آباء اجداد دستکار تھے، وہ بھی بجائے اپنے فن کو ترقی دینے کے صرف ملازمت کے خواہاں ہوتے ہیں، اور ایسے طبقہ کے لیے جس کے ہاتھ یا خاندان میں کوئی ہنر نہ ہو، صرف ملازمت ہی واحد ذریعہ حیات ہو صاحب فنون کی یلغار دو دو کے لیے پریشانی کا موجب ہوتی ہے، لیکن اس شذرہ کا انداز تحریر کچھ ایسا تھا، جو مذکورہ پیشہ ور بھائیوں کے لیے تکلیف دہ معلوم ہوا، چنانچہ جمعیت انصار مومنین اور سعد و حضرات نے تحت اجتماع کیا، اور انہوں نے اس کو اس پر محمول کیا کہ اس شذرہ میں تصدر انکی توہین کی گئی ہے، مولوی کے متعلق اس قسم کی رائے یقیناً بڑی زیادتی ہے، کیونکہ مولوی ہی تنہا ایسا پرچہ ہے جس نے ساداتی علمبرداری اور تفاخر نسب کی مذمت کی اور جہاں تک دل آزاری اہانت اور تحقیر کا سوال ہے مولوی کے لیے اس سے زیادہ خطرناک صورت کوئی نہیں ہے کہ اس کے تخیل میں بھی ایسی چیز ہو بلاشبہ گذشتہ شذرہ کا انداز تحریر ضرور مذموم تھا، اور واقعہ خواہ کچھ بھی ہو، لیکن میں اس سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا، اس لیے میں اپنے ان بھائیوں سے جنہوں نے اس کو تحقیر پر مبنی کیا ہے بہت ندامت کے ساتھ معذرت خواہ ہوں، کیونکہ میرے نزدیک دل آزاری سے بڑھ کر شاید ہی کوئی گناہ ہو،

اس سلسلہ بحث ہی مسرت خیز اور تقلید طلب چیز یہ تھی کہ برادران مومن انصار (پارچہ باف برادری) کے اتحاد کا دور مرتع سامنے آیا جس سے جی باغ باغ ہو گیا، اور انہوں نے عہد سلف کی یاد تازہ کر دی، پہلے سب ان ایسے ہی تھے، اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے ہوئے تھے، ایک کو ذرا سی چبھن لگتی تھی تو عالم اسلامی کے قالب بے جان ہو جاتے تھے، جب ہی کامیابی نے ہمارے قدم چومے تھے، اور آج جبکہ خلیجوں کے ہر طبقہ میں افتراق و انشقاق کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے، وہ تنہا ایک طبقہ برادریوں میں دیکھ کر خدا مولوی کی نذر ہو گیا، کہ وہ ان نفوس کے لیے اسوہ کامل ہے، ہر فرد کو یہ جملہ ہے، کاش یہ چیز ہمارے مسلمانوں کو نصیب ہو جائے تو ہم اپنی کھوئی ہوئی سوشیبی پھر پا سکتے ہیں،

میں اپنے ان بھائیوں کو دلی مبارکباد دیتا ہوں، اور خدا سے دعا ہے، کہ آئندہ نسلیں اس سے بھی زیادہ پائے، دل و کردار ان ہوں، اللہ کرے ہر مسلمان کو انکی تقلید میسر ہو،

## الہ آباد کانفرنس کے مہتمم بالشان فیصلے

وزیر اعظم کا فرمایا ہوا اور اخباروں سے گفتگو پڑھ کر یوں نہ ہو، مگر اس اعتبار سے ہر ایک مسلمان کا فیصلہ کہ اس نے مسلمانان ہند کی پرنسپل تنظیم پر تن من دھن سے کام کیا اور وہ باہمی تعصیف کی تکمیل پر آمادہ ہوگئے، اور تو اور خود وہ حضرات جو فوقہ پرستی اور وحدت پسندی میں نہرت تامہ حاصل کر چکے تھے مصالحت و مفاہمت کی طرف راغب ہو گئے مولانا شوکت علی، سید محمد حسین، شیخ عبدالمجید سندھی، نواب ذوالفقار علی خاں کی ایک فیرقہ پرستانہ نگرانیوں نظر رہی لیکن اس فیصلہ نے انکی ذہنیت میں بھی ایک انقلاب پیدا کر دیا، پہلے لکھنؤ پھر الہ آباد میں مختلف حل و اخراج کے مہتمم بالشان جلسے منعقد ہوئے اور ہم سرت کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں، کہ سب نے وقت کی ضرورت کو محسوس کر کے اتحاد کر لیا،

دنیا جانتی ہے کہ سندھ اور سرحد پنجاب و بنگال کی آئینی اکثریتوں کے قیام اور علیحدگی سندھ کے شدت کیساتھ مخالف تھے لیکن تاریخ سیاسیات ہند میں پہلی دفعہ انہوں نے مذکورہ بالا دونوں صوبوں میں مسلم اکثریتوں کو انکی آئینی حیثیت میں منظور کیا، اور سندھ کی علیحدگی غیر مشروط طریقہ پر مان لی گئی، کون باخبر نہیں حکومت نے مسلمانوں کے کسی ایک مطالبہ کو بھی تسلیم نہیں کیا تھا، پنجاب میں انہیں صرف ۴۹ فیصدی نیابت عطا کی گئی اور بنگال میں اس سلسلہ اضافہ کے باوجود کہ کسی صوبے کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہ کیا جائے گا مسلمان اکثریت کے لیے ۴۸ فیصدی نیابت کا انتظام کیا گیا اور باقی تمام مکانات تشنہ کیسا چھوڑ دیئے گئے، کراچی، الہ آباد میں جو مفاہمت ہوئی اسمیں مسلم کانفرنس کے ۱۳ نکات اپنی اصلی اور حقیقی صورت میں تسلیم کر لیے گئے اور چودہ نکاتی مطالبہ کی صورت ہی قریب قریب وہی رہی جو مسلمانوں نے ذوالمکر تسلیم کی تھی،

کاسہ لیسان ابدی سے یہ توقع رکھنا کہ وہ پریاگ اسکیم پر اپنی ہر قسم کی قوت کریں گے ضمنی سے نیم جان طلب کرنے کے مترادف ہے ان کے حلقوں میں تو سب پڑ گئی اور کیوں نہ پڑتی انکی حیات کی زندگی کا رشتہ تو وابستہ ہی ہندو مسلم انقلاب سے ہے، اگر اتحاد ہو جاتا ہے تو انکی روزمانی کی سنہ رگ کٹ جاتی ہے اس لیے انہوں نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر پٹھ دلی میں اور اب کلکتہ میں مجتمع ہو کر فرزندان توحید کو مبتلائے فریب کرنا اور ہی خواہان وطن دملت کی ساعی حسنہ کو تباہ کرنے کی ناکام کوشش شروع کر دی، گرفریب کے دربار سے انہیں جو نذر ملنی تھی وہ تو جیسے ملے گی ملے گی لیکن سرورت کلکتہ میں انکی وہ درگت بنی کہ زندگی کی آخری سانس بھی انہیں سکی یاد دلاتا اور اخباروں پر لٹا تا رہیگا، وہاں ہزاروں مسلمانوں نے فراہم ہو کیا ہر کر ان پر دھاوے کیے اور انہیں پولس کی آغوش میں پناہ لینی پڑی،

تم در بنگال کا مسئلہ بھی باہر الفراغ ہو چکا ہے، مگر اب یہ بھی چند دن کی بات رہ گئی ہے اور وہ وقت دور نہیں، کہ مدت کے بچھڑے ہوئے باہم گلے مل لیں اور انکی بہریہ جبل و تعصب آفتاب حریت سیاہ پار و صیاد بیر حم کہتے ہیں، اور بیاک دل کہتے ہیں، کہ جب مسلمانوں کا ہر مطالبہ تسلیم ہو گیا، اکثریت کے صوبہ میں انہیں اکثریت مل گئی، اقلیت والے صوبہ میں وہی توازن حاصل ہے جو بنگال کی رو سے حاصل ہو چکا تھا، سندھ علیحدہ ہو گیا، باقی اختیارات اصول کو تفویض ہونگے، سرحد کا مکمل و ساوی آزادی سے بہرہ مند ہونا، صوبہ بلوچستان کا بدیر کی حیثیت میں رہنا مسلم ہو گیا، اور مسلمانوں کی تسلیم تہذیب، مذہب روایات اور حقوق کے تحفظ کے کافی اور قابل اطمینان موقع ہم پہنچائے گئے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان بات مان نہ سکے گلے کا ہار پتھر نہ رہیں، انتخاب جداگانہ کو کوئی بھی اچھا نہ کہہ سکتا ہے اور نہ کہہ سکتا ہے، یہ محض تحفظ حقوق

کا ایک ذریعہ تھا۔ حقوق کے کامل تحفظ کے بعد کوئی ضرورت سے نہ ہم اس بلا کو پیٹتے رہیں، اور جس جان پر بنی ہے اس کو بچانے کی فکر کریں۔

پرائیویٹ اسکیم اتنی جامع، اتنی مکمل اور اتنی شاندار اسکیم ہے، کہ اس کا محض ناکام کانگریسی حلقوں کے اضطراب خلد پیدا اور تشویش عظیم کا باعث بن گیا ہے اور حکومت اپنے بجٹ کے ذریعہ سے برباد کرنے کی ایک آخری سعی میں مصروف ہے۔ نہ سکتے ہے کہ اس کے ساتھ اسی قدر ناانصافی کی گئی ہے اور ہندو مسلمانوں کا کوئی مرکز ہے اور سلطان تو اپنے پیشکردہ مراعات کی منظوری کے بعد ایک لفظ بھی شکریہ کے سوا زبان سے نہیں نکال سکتے، اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ اس نے ملک کی تاریک فضا میں روشنی کا سامان بہم پہنچا دیا۔ تمام اقوام ہند متفق و متحد ہو گئیں، اب حکومت کے لیے اب ہی چارہ کار باقی رہ گیا ہے، کہ یا تو وہ اس اسکیم کو ملک کا دستور بنا کر تاریخ ہند میں جدید دستور ہی باب کا اضافہ کرے یا پھر ملک والوں کی متفقہ خواہشات کے مقابلہ اور سارے ہندوستان اور جدید النیشنل ڈیمانڈ آزادی رائٹ کے لیے تیار ہو جائے لیکن واضح رہے کہ ہندوستان کی تنہا ایک قوم سے مقابلہ اور جنگ اور تمام قوموں سے مقابلہ آرائی اور دیگر، ہم حکومت سے ہی ستا، حاکمین کے کہ اب وہ اس شاندار اسکیم کو فوراً مان لے اور چند سر پھرے اور خود غرض فرقہ پرست اور رجعت پسند رہنماؤں کی مخالفت کو اہمیت نہ دے اس سے کوئی قابل ذکر نتیجہ مرتب نہ ہوگا، جو ملک آزادی پر کمربستہ ہو جائے اور جس کا قومی نصب العین طے پا چکا ہے اس کی خواہشات و احساسات کا مقابلہ آسان کام نہیں۔

## گول میز کانفرنس کا تماشا

گول میز کانفرنس کا قصہ اور بحث ختم ہو گیا، ملک کے سنجیدہ اور وزیر ہند کے اعلانات جس ہیجان کے ساتھ ہوئے تھے اور جس طرح مسلسل ہوا اور پوری طرح مسلوہ ہو گیا، اس کو دیکھ کر ہندوستان کا کوئی معمولی سا سیاسی طالب علم بھی یہ نتیجہ نکال سکتا تھا، کہ ہندوستان آزادی کی بار اور اس وقت کچھ نہیں تو اسے ستعمراتی حلقہ میں قوم تسلیم کر لیا جائے گا، لیکن اس وقت جن قوتوں کا تقاضا کی کارروائی ہمارے سامنے ہے اور اسے پیش نظر رکھ کر سوال کیا جا سکتا ہے، کہ کیا ہندوستان آزاد ہو گیا، اگر نہیں تو کیا نے ستعماراتی آزادی مل گئی، وہی آزادی، ویسی ہی آزادی جو مصر کینیڈا آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کو حاصل ہے یہ بھی نہ سہی کیا ہندوستان کو مرکزی آزادی نصیب ہوئی، اگر نہیں اور یقیناً نہیں، تو آخر بتایا تو جائے، کہ اس اضاعت وقت اور بربادی زر سے کیا لاکھ ہندوستان کا پیدائشی حق اضاعت کے لیے خود کو مبارک باد دے تمام اقوام ہند کا اتحاد اور ان کی متفقہ خواہش کا اظہار کر کے اور ان کو ہندوستان کی آزادی اور خود مختاری کی حامی بنا کر آپ نے کیا کیا، یا تو ملک کو ان کی آزادیوں میں چند ماہ قانونی کی گواہی جاتی، یا تو ہندوستان پر تنہا کس کی آزادی اور کیسی ذمہ داری یہاں تو گریبان سے سر ہی غائب ہے۔

ستعماراتی حکومت کی قیام کا تصور تو سے معدوم ہو گیا، مرکزی ذمہ داری کا مسئلہ کہاں پیدا ہوا، صوبجات کو آزادی کا انعام دیا جا رہا ہے اور مرکز میں بھی ذمہ داری کا کچھ حصہ دیا جا رہا ہے، بلکہ مرکز میں تو بعض مخصوص اختیارات کی بنیادوں پر تبدیلی ہو جائے اور مرکز میں بھی خاص اور خصوصی اختیارات عطا کر دیے گئے ہیں، صوبوں کے گورنروں کو بھی ہر طرح مسلح کر دیا گیا ہے، سلے اور تبادلہ انتظام ریزرو بنک کے جدید اقتدار میں دیا گیا ہے، جیسے کسی وزیر کو کوئی اقتدار حاصل نہ ہوگا، رہا ایمرجنسی کا صیغہ اسے تحفظات کے حصار میں لے لیا گیا ہے فوجیں براہ راست وائسرائے کے ماتحت ہوں گی، اور اس کی جیب پر اسلحہ میں اسے جس قدر کمی چاہے کی، کسی ملک کے لیے سب سے اہم بنیاد، یعنی امن اور فوج کے معاملے ہوتے ہیں، انہی پر ہندوستانیوں کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا، اس سلسلہ میں ہمارے نمائندگان کی طرف سے تشفی بخش تجویزیں پیش کی گئیں وہ سب نذر تغافل ہو گئیں

تحفظات وہ بلا ہیں جو ہر شعبہ اور ہر صیغہ کے ساتھ نتھی کیے ہوئے ہیں، انتہا تو ہے کہ قرضہ جات اور انڈین سول سروس کی پنشنیں اور تنخواہیں بھی محفوظ کر لیں اور لطف یہ ہے کہ انڈین جماعت کی تعلیم ہی ہندوستانیوں کے ہیرو کی گئیں بسر پر ہونے بہت کوشش کی اور مطالبہ کیا کہ فیڈریشن کے قیام کی تاریخ بالیقین ہو جانا چاہئے، لیکن صاحب وزیر ہند نے نہ اسکی تکمیل کی تاریخ کے قیام کا اعلان کیا، اور نہ ریزرو بنک کے قیام کی کوئی تاریخ بتائی اول تو وہ اسمبلی چوراسی راجوں نوابوں سے بھر جائے گی ہر حالت میں حکومت کی مخالفت میں راے دینے کے لیے تیار ہوگی، نہ وہ اسمبلی کہلائی جا سکتی ہے، بڑا کرم ہوا تھا کہ امپیریل کونسل کا نام دفاعی امور میں مشورہ دینے کی خصوصیت کا اعلان کر دیا گیا، لیکن وہ نہ رہے تو ان کی جگہ والیان ریاست آگئے، کون کہہ سکتا ہے کہ کوئی ایک والی ریاست بھی اسمبلی میں کھڑے ہو کر فیڈریشن کے بنیادی امور میں حکومت کی مخالفت کر سکے گا، اور ملک کے نمائندوں کی ہمنوائی کرکے اور کسی نے جرأت بھی کی تو پرنس کانسل تخت نشین ہو جائے گا۔

آئندہ سال کے وسط میں حکومت اپنے فیصلہ کو ایک مسودہ قانون کی صورت میں پارلیمنٹ کے سامنے برائے منظوری پیش کرے گی، اس کے بعد یہ ملک کا قانون بن جائے گا، دیکھا آپ نے یہ تھی خاندان آزادی ملک کو نصیب ہوئی اور ہندوستان کو کس طرح مستعراتی درجہ دیا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ کوئی حکومت بھی کسی ماتحت ملک کو آسانی کے ساتھ اپنے چنگل سے رہا نہیں کر سکتی، پھر ملک اور وہ بھی ہندوستان جیسا ملک جس کی زرخیزیوں اور زرینوں پر پورا انگلستان پڑا ریش کر رہا ہے، ہمیں تو آزادی کی بجائے آرڈیننس اور غلامیاں عملی کی جاری ہیں اور ہونا چاہیں، ہمارے آقا تو ہمیں جانتے ہی جانتے اور پابند بناتے چلے جاتے ہیں، ہمارے آقا فرض فرض رہیگا، کہ نہیں وہ زندان کی صورت ضرور بدل جائے گی، وہی ہماری قید و غلامی ہے اور اس کا ختم ہونا خود ہماری اپنی کوشش پر منحصر ہے، اگر ہمارے اندر آزادی کی حقیقی تڑپ اور امنگ موجود ہے تو دنیا کی کوئی قوم ہمیں غلام بنائے نہیں رکھ سکتی حریت آسمان سے نہیں اترتی بلکہ حاصل کی جاتی ہے

حکومت جب ہوا پر اور چوکی تھی، جب تک اسے ہندوؤں کی مخالفت کا اندیشہ تھا اس نے مسلم مطالبات کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور اپنے اس عہد کے باوجود کہ کسی ملک کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہ کیا جائے گا، پنجاب و بنگال کی مسلم اکثریتوں کو اقلیتوں میں بدل کر آخر تک اپنے کی ہی کوشش کی انتہا یہ ہے کہ سندھ کا مسلمان ہی صوبہ چھوڑ دیا گیا، اب جو دیکھا کہ سلطان بدول ہو گئے اور ان کا ہوا ہوا ہے تو پھر ان کی مرضی کے خلاف، تو جیٹ سندھ کی قطعی علیحدگی اور مرکزی ملازموں کے پنشن کا اعلان کر دیا گیا، تاکہ مسلمان برادران وطن سے فیصلہ کرائیں اور حکومت کی پیش کش کو مسترد کرکے اس کے ہاتھ مضبوط کر دیں واقعی حکومت کے یہ فیصلے منصفانہ نہیں، اور مسلمانوں کو ان سے کوئی مسرت بھی ہوگی لیکن اس وقت جبکہ باہمی مفاہمت ہی سے یہ سب کچھ طے ہو چکا ہے اس اعلان کی کیا وقعت رہ جاتی ہے، اگر حکومت فرقہ وار فیصلہ کے ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیتی، تو ضرور کچھ اچھا نتیجہ پیدا ہوتا، پنجاب و بنگال و بلوچستان کے معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ جو ناانصافی کی گئی ہے، اس کا تقاضا تھا کہ مسلمانوں کے حق میں ہمیشہ تازہ رہے گا، جو حکومت نے انہیں ابتک نہ دیا وہ بتاتی ہے کہ انہیں دیدیا، اس لیے اس تمامتر سے اب کوئی مفید نتیجہ مرتب نہیں ہو سکتا اور اب سب کی خواہش آزادی ہے نہ اس قسم کے جزئیات میں پھنسنا،

---

# معارف القرآن

(بسلسلہ گذشتہ)

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(ترجمہ) اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بی بیوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس زمین میں سے اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم کو پاک صاف کرے اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تمام فرما دے تاکہ تم شکر ادا کرو اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو اور اس کے اس عہد کو بھی جس کا تم سے معاہدہ کیا ہے جبکہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور مان لیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں کی باتوں تک کی باتوں تک کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

**تفسیر:** ایک غزوہ میں حضور اکرم صلعم تشریف لے گئے حضرت عائشہ صدیقہ بھی ساتھ تھیں واپسی میں ایک مقام پر لشکر کا پڑاؤ ہوا وہاں حضرت عائشہ کا جاذری کا ہار گم ہو گیا جھوڑا لشکر کر کے تیار کرنا پڑا لیکن جب جلع ہوئی اور نماز کا وقت آیا تو وضو کے لئے پانی کی ضرورت پڑی ہر چند چاروں طرف دور دور تلاش کیا لیکن کہیں پتہ نہ ہوا اس سے مسلمانوں کو سخت تکلیف ہوئی اس وقت حضرت جبرئیل یہ آیت تیمم کی اجازت کی لیکر نازل ہوئے اور مسلمانوں کی تکلیف دور ہوئی اس کے بعد حضرت عائشہ کا ہار بھی مل گیا اور قافلہ روانہ ہو گیا اس سے پہلے کی آیت میں وضو اور غسل کا بیان تھا اس آیت میں تیمم کا ذکر ہے حکم یہ ہوا ہے کہ اگر تم مریض ہو اور پانی تم کو نقصان پہنچاتا ہو یا سفر کی حالت میں ہو اور پانی کی کمی مرہا کوئی وجہ ہو خواہ پانی نہ ملنے سے خواہ پانی سے ضرر پہنچنے سے یا خروج ریح سے (جو فاقہ کی وجہ سے اکثریت کے اعتبار سے کہا گیا) اور پانی تم کو کافی نہ مل سکے یا عورتوں سے تم نے جماع کیا ہے اور غسل کے لئے پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو یعنی پاک مٹی پر ایک مرتبہ ہاتھ مار کر پہلے سے چہرہ پر مسح کر لیا کرو دوسری بار ہاتھ مار کر ہاتھوں پر کہنیوں سمیت مسح کر لیا کرو اور اکثر محدثین کا یہ مسلک ہے کہ مسح کہنیوں کے ہاتھوں پر مسح کرنا چاہیئے مگر ابن عباس عمار بن یاسر اور بعض دیگر صحابہ کے نزدیک ہاتھوں پر مسح صرف پہنچوں تک ہونا چاہیئے رہا یہ کہ تیمم میں دو ضربیں ہونی چاہئیں تو اس کے متعلق طحاوی نے جبرئیل کی حدیث نقل کی ہے اور ابو داؤد اور امام احمد نے بھی اسی کی تائید میں حدیث نقل کی ہے علامہ ابن حجر کا بھی یہی قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرے یہی وجہ ہے کہ اول طہارت جسمانی اور روحانی کے لئے وضو و غسل فرض کیا پھر اس کے ساتھ ساتھ تیمم بھی وقت ضرورت جائز کر دیا اور یہ صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ تم کو جسمانی اور روحانی گناہوں اور ناپاکیوں سے پاک کرنا چاہتا ہے تاکہ تم (زبان سے دل سے اور تمام اعضاء سے) اس کا شکریہ ادا کرو اس کے تو اپنے مقررہ سے سرتابی نہ کرو کیونکہ احسان فراموشی اور کفران نعمت سے خدا تعالیٰ کی نعمت تم پر مکمل نہ ہوگی لہٰذا تم اسلام کی خلاف ورزی نہ کرو اور اس انعام خداوندی کو (یعنی اسلام کو) یاد کرو جو خدا کی طرف سے تم پر ہوا ہے اور اس عہد خداوندی کو بھی یاد کرو جو خدا کے اور تمہارے درمیان ہوا تھا جبکہ تم نے نبی سے بیعت کرتے وقت کہا تھا کہ ہم نے آپ کا حکم گوش دل سے سنا اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے خواہ ہمارا دل اس کو پسند کرے یا نہ کرے بہرحال آپ کے امر و نہی سے سرتابی نہ کریں گے یہ عہد اگرچہ آنحضرت سے ہوا تھا لیکن چونکہ یہ عہد حضور اکرم کے حکم خداوندی کے ماتحت تھا اس لئے خداوند تعالیٰ نے اس کو اپنا عہد فرمایا اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ یہود کو بھی وہ عہد یاد کرنا چاہیئے جبکہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم پیغمبر آخر الزماں کے اوصاف ظاہر کریں گے اور اس پر ایمان لائیں گے (رداہ علی بن طلحہ عن ابن عباس) اس کے بعد حکم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی عہد شکنی اور عدول حکمی سے ڈرتے رہو کیونکہ خدا تعالیٰ دل کے پوشیدہ اسرار سے بخوبی واقف ہے کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

**مقصود بیان** شریعت اسلام کے احکام کی سہولت۔ قرآنی قوانین عدل و رحم انسان کی پسندیدگی کے لئے ہیں۔ خدا تعالیٰ رحمانی و جمالی ہر دو کمالی قوتوں کو دیکھنا چاہتا ہے انسان کو چاہیئے کہ ظاہر و باطن کے گناہوں سے بچتا رہے نہ اپنی فرع کو میل آلود رکھے نہ جسم کو۔ صرف ظاہر پرستی سے کام نہیں چلتا جب تک کہ باطن بھی صاف نہ ہو کیونکہ خدا عالم الغیب ہے صرف ظاہری پھٹکنے چیتھڑے ہونے سے کیا فائدہ ہے اضافی تہذیب اور شائستگی کی تعلیم صرف زبانی اقرار سے نہیں ہو سکتی جب تک دل اس کی تصدیق نہ کرے اور اعمال سے شمائل نہ ہو اسی کا نام درحقیقت شکر ہے خداوندی میثاق کو پورا کرنا چاہیئے وغیرہ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(ترجمہ) اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے رہو اگر کسی خاص لوگوں کی عداوت تم کو اس باعث نہ ہو جائے کہ تم عدل نہ کرو عدل کیا کرو یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے۔

**تفسیر:** گذشتہ آیات میں اسلام کے بعض خاص خاص مسائل کا بیان تھا اب

یہاں اسلام کے ایک مجمل قانون اور اصل غرض کو بیان کیا جاتا ہے یہ ظاہر ہے کہ انسان پر جو الہامی مذہب میں چار قسم کے حقوق کی ادائیگی فرض کی گئی ہے۔

۱ حقوق اللہ ادائیگی ۲ اقربا و متعلقہ داروں کے حقوق کی وفا ۳ اغیار و اجانب کے حقوق کی ادا ۴ اپنے نفس کے حقوق کی ادا۔ اسلام ہی چونکہ الہامی مذہب ہے اور تمام مذاہب کا ناسخ ہے اس لیے اس کی اصلی غرض اور مطمح نظر بھی یہی مقاصد کی تکمیل ہے اور الٰہی مقاصد کے لیے تمام قوانین و ضوابط مقرر فرمائے گئے ہیں مذکورہ آیت میں انہی چاروں حقوق کی ادائیگی کی تعلیم دی گئی ہے۔

۱ کی تعمیر کے لئے ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو خدا کے لئے کھڑے ہو جاؤ یعنی تمام احکام الٰہی کی پابندی کرو کسی کی تعمیل سے منہ موڑو انکار نہ کرو خدا و خدا تعالیٰ کی تعمیل کا بجالانا اور احکامات الٰہی کا بلا عذر و لوگوں کے دکھانے اور ریا کرنے کے تعمیل احکام نہ کرنا ۲ کی تعمیل کے متعلق حکم ہوتا ہے عدل و انصاف کے شہادت دو فقرہ جو ہر خاص جو نظام اقربا کے حقوق نہایت عدل کے ساتھ ادا کرو ایسا نہ ہو کہ ناحق کسی کی جنبہ داری کرو اور اولاد کے حقوق مساویانہ ادا کرو ماں باپ کے حقوق ان کے لائق پورے کرو بہن بھائیوں کے ساتھ ان کے مناسب برتاؤ کرو بہر حال ہر شخص سے بے لگاؤ کا لحاظ کرو ایسا نہ ہو کہ باوجود مساوی رشتہ ہونے کے محض نفسانی عداوت کی وجہ سے کسی کی طرفداری کر کے دوسرے کو نقصان پہنچاؤ۔

بخاری مسلم میں حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے راوی کہتا ہے کہ میرے باپ مجھے کچھ مال بطور عطیہ کے دیا لیکن میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے اس کا رد فیصلہ انہی کی نہیں ہو سکتی جب تک رسول اللہ اس کے گواہ نہ ہوں گے اس وقت تک میں نہ مانوں گی میرے باپ مجھے لیکر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آنحضرت کو اس بات پر گواہ بنائیں آپ نے جب دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی تو فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر فرزند کو اتنا مال دیا ہے میرے باپ نے عرض کیا نہیں حضور نے فرمایا خدا سے ڈرو اور اولاد میں عدل کرو پھر فرمایا کہ میں کسی کی حق تلفی پر گواہی نہیں دیتا یہ سن کر میرے باپ واپس لوٹ آئے اور عطیہ کا ارادہ فسخ کر دیا اس کے بعد ۳ کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ نہ کو کسی قوم کی بغض و عداوت اس کے ساتھ ناانصافی کرنے پر آمادہ نہ کرے ایسا نہ ہو کہ جب دشمن تمہارے پنجہ میں آجائیں تو ان سے پچھلی کسر نکالو بلکہ انصاف سے کام لو ان کے حقوق کی رعایت ملحوظ رکھو۔

بعض کا قول ہے کہ یہ آیت خیبر کے یہودیوں کے بارہ میں نازل ہوئی خیبر نے یہودیوں نے حضور پر شبخون مارنے کا ارادہ کیا تھا لیکن جب مسلمانوں نے وہ ملک فتح کر لیا اور یہودی ان کے قبضہ میں آگئے تو انہوں نے یہودیوں سے بدلہ لینے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں کو تنبیہ کر دی گئی کہ جو حکم حق ہے اس سے دست بردار نہ کرنا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت قریش کے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ قریش نے مسلمانوں کو بڑی بڑی ایذائیں دی تھیں لیکن جب کہ فتح ہو گیا اور قریش عاجز ہو کر مسلمانوں کے اختیار میں آگئے تو حکم ہو گیا کہ قریش سے خلاف عدل کوئی سلوک نہ کرنا مگر یہ ہے کہ آیت کا یہ حکم عام ہے کوئی خاص قوم مخصوص نہیں مطلب یہ ہے کہ اگر کسی قوم نے تمہیں ایذا دی ہو تو محض بغض و عداوت کی وجہ سے تم ان پر زیادتی نہ کرو بلکہ قوانین عدل کو پیش نظر رکھو کیونکہ یہ عدل حق اللہ ہے اور اسلام کی اصلی غرض ہے اس کے بعد بھی کی بات حکم ہوتا ہے کہ عدل کرو گے۔ بیگانہ دشمن دوست سب کے حق میں عادل کو پیش نظر رکھو اپنے نفس کے حقوق ہی ادا کرو ایسا نہ ہو کہ نفسانی خواہشات اس قدر پوری کرو کہ وہ تباہ ہو جائے اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہو کیونکہ یہ حقوق نفس کی ادائیگی نہیں بلکہ نفس پر ظلم ہے بانی یہ ہی ہے کہ اپنے نفس کو تمام لذائذ دنیا و آسائش سے محروم رکھو اور راہب مثل ہاتھ پاؤں خشک کر و فاقہ پر فاقہ کرو ان تمام افعال سے ہی نفس پر ظلم و جور ہوتا ہے اور اس پر ناقابل برداشت تکلیف پڑتی ہے اور تمام ریاضت بیکار ہو جاتی ہے اور بالآخر غضب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے اور یہ سب سے بڑا ظلم ہوتا ہے لہٰذا حقوق نفس میں بھی شریعت کے موافق عدل کرو کیونکہ عدل پرہیزگاری سے قریب ترین شے ہے اور پرہیزگاری ہی خدا کے سامنے سرخرو ہونے کا سبب ہے اس کے بعد حکم ہوتا ہے کہ خدا سے ڈرتے رہو اس کے حکم کے خلاف کوئی کام نہ کرو اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے اگر عدل کرو گے تو اس کی جزا دو گے اگر ظلم و ناانصافی کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

**مقصود بیان** علاوہ جماعت ان تینوں قوتوں کی تکمیل و تہذیب کی تعلیم کے ہر ایک حکم مذہب اسلام کی جامعیت کی طرف اشارہ۔ فلسفہ اسلام کی طرف ایک لطیف ایما۔ ترہیب و ترغیب وغیرہ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

(ترجمہ) ایسے لوگوں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے مغفرت اور ثواب عظیم ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھٹلایا ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

**تفسیر**:۔ گزشتہ آیات میں اسلام کی مکمل تعلیم کو ذکر تھا اس آیت میں قوانین اسلام کی پابندی کرنے والوں کی جزا اور سزا بیان کرنے والوں کی سزا کا بیان ہے حکم ہوتا ہے کہ جو لوگ مومن نیکوکار ہیں ان کے لئے خدا کی مغفرت تیار ہے اور اس کو ایک بہت بڑی جزا (یعنی جنت دیدار خداوندی) ملیگی باقی جو لوگ منکر ہیں اور احکام خدا کی تکذیب کرتے ہیں اور ان میں عیب نکالتے ہیں وہ دوزخ میں رہیں گے اور ہمیشہ عذاب الٰہی میں گرفتار رہیں گے۔

**مقصود بیان** احکام اسلام کی پابندی کا ایک نازک پیرایہ میں حکم۔ قوانین شریعت کی مخالفت سے حاصل ایمان کا زائل ہونا نیکوکاروں سے بہترین اجر کا وعدہ۔ بے ایمان کافروں کو عذاب کی دھمکی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

(ترجمہ) اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے انعام کو یاد کرو جو تم پر ہوا ہے جبکہ ایک قوم نے ارادہ کیا تھا کہ تم پر دست درازی کریں اللہ تعالیٰ نے ان کا ہاتھ تم پر نہ چلنے دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اہل ایمان کو حق تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھنا چاہئے۔

**تفسیر**:۔ اس سے پہلی آیات میں مسلمانوں کو حکم ملا تھا کہ عدل کو نہ چھوڑیں اب

کہ جانی دشمنوں سے بھی ناانصافی نہ کرنا اس حکم سے بعض شکی دماغ رکھنے والوں کو یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ ہمارے جانی دشمن ہیں اور ہمارے قبضہ میں آگئے ہیں اگر ہم قانون عدل کو اپنا دستور العمل بنا لیں گے اور ان کو ایسے ہی چھوڑ دیں گے تو پھر یہ ضرور شرارتیں کریں گے اور ہم کو ان سے ہماری نقصان رسانی کے درپے ہوں گے اس وہم کو دفع کرنے کے لیے فرمایا کہ تم کو خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے مومن کا خدا پر بھروسہ ہوتا ہے یہ لوگ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ایسا ہو چکا ہے کہ کفار نے قریب موقع پر دست درازی کا ارادہ کیا مگر خدا نے ان کے ہاتھوں کو روک دیا اور تم کو بچا لیا لہذا تم کو ان سے خائف ہو کر دست درازی نہ کرنی چاہیے اور ناانصافی سے بچنا چاہیے۔ اس آیت کی شان نزول میں راویوں کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت ۶ھ میں نازل ہوئی حضور صحابہ کے عمرہ کرنے کے ارادہ سے چلے مگر قریش نے مزاحمت کی اور عمرہ نہ کرنے دیا اور بالآخر بعض شرائط پر صلح ہو گئی لیکن تقریباً اسی مزاحمتی کو تعمیم پر پڑھ کر بیٹھ گئے اور ارادہ کیا کہ جب مسلمان غافل ہو کر بیٹھ جائیں گے تو جا کر ماریں گے مسلمانوں کو اس کی اطلاع ہو گئی اور چند صحابی ان کو گرفتار کرنے چلے خدا تعالیٰ نے اس وقت ان بدمعاشوں کو ایسا بزدل اور بوکھلا الحواس بنا دیا کہ چند صحابیوں نے ان کو گرفتار کر لیا اور سب کو بکریوں کی طرح ہانک کر لے آئے اور انہوں نے بچہ بچہ جان و چراغ کی سکین رحمۃ للعالمین نے۔ حرم کہا کہ ان سب کو رہا کر دیا بعض کے نزدیک آیت کا شان نزول یہ ہے کہ عمرو بن امیہ ضمری صحابی نے غلطی سے دو مسلمان شخصوں کو مشرک سمجھ کر غلطی سے قتل کر ڈالا اور معاہدین کی دیت مسلمانوں نے ادا کرنی چاہی اور چونکہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہودیوں سے مسلمانوں کا معاہدہ تھا کہ ہم تم سے نہیں لڑیں گے اور اگر غلطی سے کوئی خون ہو جائے گا تو سب مل کر دیت ادا کریں گے اس لیے آنحضرت مع خلفاء اربعہ اور بعض دیگر صحابہ کے کعب بن اشرف اور بعض دیگر علماء یہود کے پاس دیت میں شرکت کی خواہش کے لیے تشریف لے گئے ایک چبوترے کے نیچے سب لوگ بیٹھے تھے حضور بھی تشریف رکھتے تھے باہر بات چیت ہو رہی تھی یہود نے دیت دینے کا اقرار کیا تھا ابن اخطب یہودی نے موقع پا کر کچھ شریر یہودیوں سے مشورہ کیا کہ اگر اس وقت ہم پہاڑی پر چڑھ کر اوپر سے پتھر گرائیں گے تو حضرت صفر شہید ہو جائیں گے سب متفق الرائے ہو گئے اور ابن اخطب پہاڑی پر چڑھ گیا خدا نے اس شیطانی مشورہ کی اطلاع آنحضرت کو وحی کے ذریعہ سے دی اور حضور اکرم مدینہ کو واپس چلے گئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

بعض لوگ اس کی شان نزول اس طرح بیان کرتے ہیں (عبد الرزاق ابن جریر ابن منذر بیہقی قتادہ نے حضرت جابر سے روایت کی ہے) کہ غزوہ ذات الرقاع میں جانے کے وقت حضور ایک منزل پر فروکش ہوئے اور لوگ متفرق ہو کر ادھر ادھر درختوں کے سایہ میں چلے گئے اور حضور علیحدہ ایک درخت کے نیچے قیلولہ کرنے کے لیے لیٹ گئے اور تلوار کھول کر درخت کی ٹہنی سے لٹکا دی آپ کی آنکھ لگی ہی تھی کہ غورث بن سعنہ کافر آپہنچا موقعہ کو غنیمت سمجھا حضور کی تلوار ہاتھ بڑھا کر کھینچ لی آپ کی آنکھ کھلی تو غورث تلوار سونتے کھڑا تھا غورث کہنے لگا کہ محمد اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا حضور نے فرمایا اللہ یہ سننا تھا کہ اس کے ہاتھ میں لرزہ پیدا ہوا اور تلوار ہاتھ سے گر گئی حضور نے تلوار اٹھا لی اور فرمایا اب تو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا غورث نے رحم کی التجا کی حضور نے اس کو معاف کر دیا غورث مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم میں واپس جا کر کہا کہ میں دنیا کے بہترین انسان کے پاس سے آرہا ہوں تو لوگ مسلمان ہو جاؤ یہ قصہ صحیحین میں بھی مذکور ہے۔ بہر حال خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کو کفار سے خائف نہ ہونا چاہیے جو احسان الٰہی ہمیشہ یاد رہے جب کفار نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تھا اور خدا نے تم کو بچا لیا تھا لہذا تم کو بھی سے نہ ڈرنا چاہیے بلکہ صرف خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

**مقصود بیان** مسلمانوں کو خلق عظیم اور رواداری کی تعلیم ہمت حراست اور بلند حوصلگی کی ہدایت توکل اور رفاقت خدا پر بھروسہ کرنے اعدا سے نہ ڈرنے کا حکم۔ دنیاوی تدابیر پر وثوق و اعتماد کر لینے کی ممانعت وغیرہ۔

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے اور اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ میں تمہارے پاس ہوں اگر تم نماز کی پابندی رکھو گے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو گے اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو اچھے طور پر قرض دیتے رہو گے اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاتے رہو گے تو میں تمہارے گناہوں کو تم سے معاف کر دوں گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو شخص اس کے بعد بھی کفر کرے گا تو وہ بیشک راہ راست سے دور جا پڑا تو صرف ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے ان کے قلوب کو سخت کر دیا وہ لوگ کلام کو اس کے مواقع سے بدلتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے ایک بڑا حصہ فراموش کر بیٹھے اور آپ کو آئے دن کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی

رہتی ہے جو ان سے صادر ہوتی ہے بجز ان میں کے معدودے چند شخصوں کے سو آپ کو معاف کر دیجئے اور ان سے درگذر کیجئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے بھی ان کا عہد لیا تھا سو وہ بھی جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے تو ہم نے ان میں باہم قیامت تک کے لئے بغض و عداوت ڈال دیا اور ان کو اللہ تعالیٰ ان کو کیا جتا دیں گے۔

**تفسیر**:- گذشتہ آیات میں مسلمانوں کو احکام دین کی تعلیم دی گئی تھی اور اسلام کی اصل غرض بتا دی گئی تھی اس کے بعد غیر مسلم اقوام سے خواہ کافر ہوں یا فاسق و فاجر ان کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے اس کی تعلیم دی گئی ہے اب ان آیات میں یہود و نصاریٰ کی نافرمانی اور اس کے عوض ان کو جو سزا ملی ہے اس کا ذکر ہے تاکہ مسلمان عبرت پکڑیں اور خدا کی نافرمانی کی جرأت نہ کریں کیونکہ سعید وہی ہے جو دوسرے کے حال کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے سب سے اول یہود کی حالت کا بیان ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ یہ عہد ہر ہر فرد سے جداجدا نہ تھا بلکہ ان میں سے بارہ ذمہ دار اور سرپرست اشخاص کو چن لیا تھا جن میں سے ہر ایک اپنے اپنے گروہ کا ذمہ دار اور اس کی طرف سے معاہد تھا جیسا کہ بتایا عہد یہ تھا کہ تم نماز باقاعدہ پڑھا کرو گے فقراء و مساکین کو زکوٰۃ دیا کرو گے خدا کے رسولوں اور قاصدوں پر دل سے ایمان لاؤ گے ہر طرح سے جان و مال صرف کر کے امکانی پرستش کے ساتھ ان کی مدد کرو گے اور ہر طرح سے خدا کی راہ میں جان اور مال صرف کرو گے ہاں اگر تم ان عہدوں کو وفا کرو گے تو ہم بھی تمہارے تمام قصور اور گناہ معاف کر دیں گے اور جنت میں داخل کریں گے باقی جو شخص اس حکم کے بعد انکار اور سرکشی کرے گا تو وہ خود سیدھے راستہ کو چھوڑ کر اور ہر ایک بھٹکتا پھرے گا ہمارا کچھ نہ بگاڑے گا لیکن چونکہ انہوں نے اپنے عہد کو وفا نہیں کیا اور سرکشی کی اس لئے ہم نے بھی ان پر لعنت بھیجی ان کے دلوں کو سخت بنا دیا سیاہ کر دیا کہ ایمان و حقانیت کی روشنی ان کے دلوں کو روشن نہیں کر سکتی اور نہ وعظ و نصیحت سے ان کے دل نرم ہو سکتے ہیں ان کو اپنی بیباکی اور بے شرمی کی یہ جرأت ہو گئی کہ توریت کی آیتیں بدل دیں تحریف کرنا شروع کر دیا اور جو احکام حضور اکرم صلعم کی شان میں نہیں ان کو بدل ڈالا دوسرے انبیاء کو اپنی طرف سے حضور کے نام کے بجائے لکھ دیا یعنی احکام کو بدل دیا اور ایک بڑا حصہ توریت کی نصیحتوں کا انہوں نے فراموش کر دیا ان سے کہا گیا تھا کہ مہکا اتباع کرنا مگر انہوں نے اس کو ترک کر دیا ابن اسحاق بحوالہ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ یہ بارہ ذمہ دار ہستیاں چنی اسرائیل کے سرفرد قبائل کی طرف سے وفائے عہد کی لیتی تھیں ان کو خدا تعالیٰ نے اس وقت مقرر فرمایا تھا جبکہ بنی اسرائیل شام کے علاقہ سے جہاد کرنے کے لئے گئے تھے اسی طرح جب آنحضرت نے لیلۃ العقبہ میں ..... انصار سے بیعت لی تھی تو ان میں بھی بارہ اشخاص تھے جو اپنی اپنی جماعت کے نمائندہ تھے۔ اسعد بن زرارہ سعد بن خیثمہ۔ اسعد سعد بن ربیع۔ عبداللہ بن رواحہ رافع بن مالک براء بن معرور عبادہ بن صامت سعد بن عبادہ عبداللہ بن عمرو بن حرام منذر بن عمر آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ چونکہ انہوں نے خود عہد شکنی کی اور ہمارے حکم سے سرتابی کی اس لئے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا گویا رحمت خداوندی سے دور رہنے کا اصلی سبب ان کی نافرمانی ہے ورنہ خداوند کریم کی رحمت کا تو کوئی

باہر نہیں کر سکتا ہے اس کے بعد آنحضرت کو خطاب ہوتا ہے کہ اے محمد صلعم ہمیشہ ان نافرمانیوں کی خیانتوں اور چیرہ دستیوں پر مطلع پاؤ گے اور وہ خیانتیں کرتے رہیں گے ہاں بعض اشخاص اس حکم سے مستثنیٰ ہیں یعنی وہ یہود جو مسلمان ہو گئے یا ہو جائیں گے اور خلوص دل سے احکام اسلام کی تعمیل کرتے رہیں گے وہ عہد شکنی نہیں کریں گے مگر یہ ان سے عفو و درگذر کرو ان سے چھیڑ نہ کرو ان کے درپے نہ ہو اور ان سے کوئی تعرض نہ کرو کیونکہ خدا تعالیٰ نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے اور ان کو ہدایت ہی کرنی چاہتا ہے اور جو بداعمال اور شقی ازلی ہیں وہ خدا کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہیں ان کو خدا ہدایت کرتا ہے نہ ہدایت کرنی چاہتا ہے ابن کثیر اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کو بآیت سیف منسوخ کہا ہے مجاہد کے نزدیک جزیہ پر بھی گرفت کرنے کا حکم صرف تالیف قلب کے لئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم ان یہودیوں کے ساتھ مخصوص ہے جو مسلمانوں کے معاہد تھے اس کے بعد خدا تعالیٰ نے عیسائیوں کی حالت بیان کی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں (حالانکہ یہ ایک لقب انہیت ہے کسی صرف دعویٰ میں ثابت نہیں نہیں نصاریٰ تو وہ ہیں جو حضرت عیسیٰ کے عقائد و اعمال کے پیرو ہیں موحد ہیں تمام انبیاء کو مانتے ہیں) ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا عہد یہی تھا کہ ہر نبی پر ایمان لائیں گے خصوصاً صلعم پر ایمان لا کر ان کی ہر صورت مدد کریں گے انہوں نے بھی عہد شکنی کی اور خدا تعالیٰ کی نصیحت کے ایک بڑے حصہ کو فراموش کر دیا بیعت آخر الزمان پر ایمان نہ لائے عہد توڑ کر کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے لہٰذا ہم نے بھی ان کے آپس میں عداوت و بغض ہمیشہ کے لئے ڈال دیا یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں میں ہمیشہ سے گروہ بن گئے ہر گروہ اپنے دین و مسلک کو حق کہنے لگا اور دوسرے کی تکفیر کرنے لگا فروع کے علاوہ اصول ہی میں مختلف ہو گئے بلکہ اکثر تو برائے نام عیسائی ہیں نہ کسی چرچ کو مانتے ہیں نہ کسی کتاب کو بلکہ لامذہب اور دہریہ ہیں ان (نیا کے اعتبار سے اگر باہم متحد الرائے اور متفق الخیال ہوں تو اس سے ذہبی اختلاف دور نہیں ہو سکتا ہے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ یہ تو دنیوی سزا تھی آخرت میں خدا ان کو بتلا دیگا کہ دنیا میں تم کیا کیا کرتے تھے اور اس کی پوری پوری سزا دیگا۔

**مقصود بیان**:- مذہب کی تمہید جان بال سے کرنی غرض ہے خدا کے کلام میں تبدیل و تغیر کرنا یا معانی بگاڑ کر بیان کرنے یا کسی حکم کو چھپا کر اپنی طرف سے کوئی حکم بیان کرنا کفر ہے۔ عہد خدا سے یہود یا نہود سے اس کی وفا کی ضرورت ہے۔ باہمی اتفاق و اتحاد اور اصول میں متفق الرائے ہونا ہر دینی مذہب کے لئے لازم ہے باہم چھوٹے و نفاق خدا کی ایک دنیوی سزا ہے اس میں وہ گرفتہ مبتلا ہوتا ہے جو مذہب کے احکام کی پابندی نہیں کرتا ہے اور تعلیم مذہب کے خلاف چلتا ہے گویا خدا کی نافرمانی اور قوانین مذہب کی پابندی نہ کرنے سے باہمی تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔


## شرطیہ ڈھائی ماہ میں انگریزی آجائیگی

اگر آپ مومن صاحب کی انگلش ٹیچنگ کا ایک سبق روزانہ پڑھ لیں تو ڈھائی ماہ میں آپ کی انگریزی روزانہ محنت کی ضرورت ہے اور کسی استاد کی حاجت نہیں یہی وہ کتاب ہے جو دو سال میں تیس ہزار روپیہ خرچ ہو گئی اس سے بہتر لکھ کر دیں۔ انہا ہدایتی کتاب جلد نہیں لکھی گئی۔

ضخامت ۔۔ ۲۵۰ صفحات ۔ قیمت عمدہ مصقول ۶ روپے کامل چمڑہ

**منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے**

# صحیح بخاری شریف اردو

## بسلسلہ گذشتہ

### رسالہ مدینہ کے لئے خاص طور سے ترجمہ کرایا جارہا ہے

۶۰۶۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا مرد کی جماعت نماز اس کے گھر یا بازار دکان میں نماز پڑھنے سے پچیس درجہ افضل ہے کیونکہ جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرکے مسجد میں اس غرض سے آئے کہ سوائے نماز کے اس کی جنبش رفتار کا کوئی اور سبب نہیں ہوتا تو اس کے ہر ہر قدم پر خدا تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ معاف فرماتا ہے یہ شخص جب نماز میں مشغول ہوتا ہے تو جب تک جانماز پر رہتا ہے برابر فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں اللھم صل علیہ اللھم ارحمہ اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے نماز میں ہی ہوتا ہے (مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کی نماز کا ثواب کم از کم ۲۵ حصہ اور زیادہ سے زیادہ ۲۷ درجہ زائد ہوتا ہے)

**باب** نماز فجر کی جماعت کے ثواب کا بیان۔

۶۰۷۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جماعت کی نماز تنہا نماز سے ۲۷ درجہ افضل ہے اور رات دن کے فرشتے فجر میں جمع ہوتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوہریرہ نے (اس قول کی تصدیق و ثبوت کے لئے) کہا کہ تم چاہو تو یہ آیت پڑھ دیکھو ان قرآن الفجر کان مشھودا یعنی فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

۶۰۸۔ حضرت ام درداء کہتی ہیں کہ ایک روز غصہ کی حالت میں ابودرداء میرے پاس آئے میں نے پوچھا آپ کیوں غضبناک ہیں؟ فرمایا محمد رسول اللہ کے دین میں سے کوئی چیز میری دانست میں باقی نہیں رہی بجز صرف نماز باجماعت باقی تھی سو اس میں بھی نہیں دیکھتا ہوں کہ لوگ سستی کرنے لگے ہیں۔

۶۰۹۔ حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا نماز کا سب سے زیادہ ثواب اس شخص کو ملتا ہے جو بہت دور سے چل کر آئے اور اس کے بعد وہ شخص جو پہلے سے کہ مسافت طے کرکے آیا ہو اور جو شخص اس انتظار میں ہو کہ امام کے ساتھ جماعت کی نماز پڑھے اس کا ثواب اس شخص سے زائد ہے جو شخص نماز پڑھ کر سو رہتا ہے۔

**باب** ظہر کی نماز کو اول وقت پڑھنے کی فضیلت

۶۱۰۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا ایک شخص راستہ میں جارہا تھا اتنا راہ میں کانٹوں کی ایک شاخ پڑی پائی اس نے راستہ سے اس کو علیحدہ کردیا خدا نے اس کی قدردانی کی اور اس کو بخشدیا اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم کے ہیں (۱) طاعون سے مرنے والا (۲) ہیضہ سے مرنے والا (۳) ڈوب کر مرنے والا (۴) دب کر یا دیوار وغیرہ سے دبکر مرنے والا (۵) راہ خدا میں شہید ہونے والا پھر فرمایا اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف میں شریک ہونے کا کتنا ثواب ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر اس کا فیصلہ ممکن نہ ہوتا تو ہر شخص اسی کی کوشش کرتا کہ میں ہی اذان دوں اور میں ہی صف اول میں شریک ہوں مجبوراً سب مل کر قرعہ اندازی کرتے) تعجیل قرعہ اندازی کرتے اور اگر لوگ اس سے واقف ہوتے کہ ظہر کی نماز اول وقت پڑھنے میں کس قدر ثواب ہے تو ضرور جلدی کرکے پہلے سے آجاتے اور اگر یہ معلوم ہوتا کہ عشاء و فجر کی نمازوں میں کیا کیا ثواب ہیں تو گھسٹ کر بھی ضرور آتے۔

**باب** قدموں کے حساب کرنے کا بیان یعنی نمازی نماز کے لئے جتنے قدم چل کر جائے ہر قدم کے بدلے ثواب ملے گا۔

۶۱۱ حضرت انس سے مروی ہے حضور نے ارشاد فرمایا اے قوم بنی سلمہ کیا تم اپنے قدموں کا حساب نہیں کرتے ہو (یعنی ہر قدم کے بدلے تم کو ثواب ملیگا) (بنی سلمہ انصار کے ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے یہ لوگ مسجد سے بہت دور رہتے تھے اس لئے انہوں نے چاہا کہ ہم مسجد کے آس پاس آکر بس جائیں تاکہ آنے جانے کی تکلیف نہ ہو حضور نے ان کو یہ خوشخبری سنائی)

۶۱۲ حضرت انس کہتے ہیں کہ قوم بنی سلمہ نے چاہا کہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر حضور کے پاس آکر بس جائیں لیکن حضور کا کرم ان سے ناراض ہوئے کیونکہ اس سے مدینہ کے اطراف خالی ہوجاتے اور فرمایا کیا تم اپنے قدموں کو نہ شمار نہیں کرتے ہر ہر قدم پر تم کو ثواب ملیگا۔

**باب** نماز عشاء کی جماعت کا ثواب۔

۶۱۳ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ عشاء و فجر کی نماز میں منافقین پر سب سے زیادہ گراں ہیں لیکن اگر ان کو اس کا علم ہوتا کہ ان دونوں نمازوں میں کس قدر ثواب ہے تو ضرور آتے خواہ گھسٹتے ہوئے ہی آتے میرا پختہ ارادہ ہے کہ اول مؤذن کو اقامت کہنے کا حکم دوں پھر کسی کو امامت پر مقرر کرکے آگ کی مشعل پکڑ کر ان لوگوں کو جو جماعت میں نہیں آتے۔

**باب** دو آدمی اور دو سے زیادہ کو جماعت کا حکم ہے

۶۱۴۔ حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا جب نماز کا وقت آجائے تو تم دونوں اذان کہکر تکبیر کہو اور تم دونوں میں جو بڑا ہو وہ امام بنے۔

**باب** جو شخص مسجد میں بیٹھکر نماز کا انتظار کرے اس کی کیا ثواب ہے اور مسجد کی کیا فضیلت ہے

۶۱۵۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا جب تک نمازی اپنی جانماز پر بیٹھا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں "اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ اور آدمی اس وقت تک نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے جب تک کہ اس کو نماز کا خیال رہے کے سوائے نماز گھر کی طرف جانے سے اور کوئی چیز مانع نہ ہو۔

۶۱۶۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ سات آدمیوں کو خدا تعالیٰ اس روز اپنے سایہ میں رکھیگا جس روز اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) منصف حاکم (۲) وہ جوان جس نے بندگی الٰہی میں ہی پرورش پائی ہو (۳) وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہے (۴) وہ دو شخص جو خدا کے واسطے باہم محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی کے لئے اور جدا ہوتے ہیں تو اسی کے لئے (۵) وہ

شخص جسکو کسی دشمن باعزت خوبصورت عورت نے زبردستی کاری کے ارادہ سے بلایا لیکن اس نے دھتکار دیا اور کہا کہ مجھے خدا کا ڈر ہے مدت وہ شخص جس نے آنسو چھپا کر خیرات کی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کی خبر نہ ہوئی ۷ وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور خوف خدا سے اس کی آنکھیں رواں ہوگئیں۔

**۶۱۷**۔ حضرت انس سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ بیمار سے اللہ نے کوئی انگشتری نہ اٹھائی تھی آپ نے جواب دیا ہاں (نہ اٹھائی تھی) کیونکہ ایک شب حضور نے عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر لگادی تھی اس کے بعد ہماری طرف تشریف لائے تھے لوگ نماز پڑھکر سو گئے تھے اور حضور نے فرمایا تھا کہ تم جب تک نماز کے انتظار میں لگے رہو گے نماز ہی کے حکم میں شمار کیے جاؤ گے اس رات جو حضور کی انگشتری چمک رہی تھی وہ اب تک میرے پیش نظر ہے۔

**باب** جو شخص صبح و شام کی نماز کے لئے مسجد میں آتا ہو اس کا کیا حکم ہے۔

**۶۱۸**۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جو آدمی صبح و شام کی نماز کے لئے مسجد میں آیا کرے گا خدا تعالیٰ اس کے لئے جنت میں روزانہ صبح و شام طعام مہمانی تیار کرے گا۔

**باب**۔ جب فرض نماز کی تکبیر ہو جائے تو کوئی اور نماز سوائے فرض نماز کے پڑھنا درست نہیں۔

**۶۱۹**۔ حضرت عبداللہ بن مالک سے مروی ہے کہ ایک بار فرض نماز کی تکبیر ہو چکی تھی کہ ایک شخص (کوئی) اس نماز پڑھنے میں مشغول تھا خیر جب نماز سے فارغ ہوگئے تو لوگوں نے اس شخص کو چاروں طرف سے گھیر لیا اس پر حضور نے فرمایا کیا تو نے فجر کی چار رکعتیں (بلفظہٖ اسکے) پڑھی نہیں یہ الفاظ حضور نے دو مرتبہ فرمائے۔

**باب** کس مریض کے لئے جماعت میں حاضر ہونا جائز ہے مریض کی کیا حالت ہونی چاہئے۔

**۶۲۰**۔ حضرت ام المومنین صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور مرض الموت میں مبتلا تھے کہ اتنے میں نماز کا وقت آیا اور اذان ہو چکی آپ نے ارشاد کیا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے عرض کی کہ ابوبکر زمیندل آدمی ہیں اگر حضور کے مقام پر نماز پڑھانے کھڑے ہوں گے تو (ان پر رقت طاری ہو جائے گی اور نہ رو سکیں گے، لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے پھر بھی فرمایا کہ ابوبکر سے کہدو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے پھر وہی عرض کیا تیسری مرتبہ جب یہی صورت ہوئی اس پر آپ نے فرمایا تم یقیناً یوسف کی ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو ابوبکر کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں مجبوراً ابوبکر نماز پڑھانے کے لئے نکلے اتنے میں حضور کو بیماری سے کچھ سکون ہوا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے سے گھر سے برآمد ہوئے وہ سماں ابتک میرے پیش نظر ہے کہ حضور کے پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے جب حضور پہنچے تو ابوبکر نے مصلے سے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو (جب الحکم ابوبکر اپنی جگہ برقرار رہے) یہاں تک کہ لوگ حضور کو لائے اور آپ ابوبکر کی برابر بیٹھ گئے افسوس کہتے ہیں راوی کا نام ہے) کہ حضرت اپنی نماز پڑھتے تھے اور ابوبکر آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ اور لوگوں کے امام تو ابوبکر تھے اور ابوبکر کے امام رسول اللہ صلعم تھے) ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ابوبکر کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور ابوبکر کھڑے ہوکر نماز پڑھتے رہے۔

**۶۲۱**۔ حضرت مالکہ کہتی ہیں کہ جب حضرت بیمار ہوئے اور آپ کو بیماری کی سخت شدت ہوئی تو آپنے اپنی بیویوں سے میرے گھر میں امام مرض گذارنے کی اجازت چاہی تمام بیویوں نے آپ کو اجازت دیدی اور آپ دو آدمیوں کے سہارے میں ان کے سہارے سے زمین پر پاؤں گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے وہ دونوں آدمی حضرت عباس اور حضرت علی تھے۔

**باب** بارش یا کسی عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنی جائز ہے۔

**۶۲۲**۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ ایک روز ابن عمر نے نماز کے لئے اذان دی لیکن چونکہ رات کو سردی تھی اور ہوا چل رہی تھی اس لئے اذان نیچے کے لفظ سے دلوائی کہ لوگو (آج) اپنے گھروں میں نماز پڑھ لینا اس کے بعد ابن عمر نے فرمایا کہ جب جاڑوں کی رات ہوتی اور بارش ہوتی تو رسول اللہ مؤذن کو اذان دینے کا حکم دیتے پھر فرماتے کہ لوگو آج اپنی اپنی جگہوں میں نماز پڑھ لینا۔

**۶۲۳**۔ محمود بن ربیع کہتے ہیں کہ عتبان بن مالک نابینا تھے اور اپنی قوم کے امام تھے (ایک روز) انہوں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اندھیرا ہوتا ہے اور نالہ جاری ہوتا ہے اور میں نابینا آدمی ہوں (مسجد میں رات کو نہیں جا سکتا) اس لئے اگر حضور (تشریف لیجا کر) میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھدیں گے تو میں اسکو اپنے لئے نماز گاہ بنالوں گا (دیں نماز پڑھ لیا کرونگا) رسول اللہ نے ان کی استدعا قبول کی اور تشریف لے گئے دیکھ میں پہنچکر فرمایا تم کہاں پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں (جہاں عتبان نے ایک جگہ بتادی اور آپ نے وہاں نماز پڑھی۔

**باب** اگر جمعہ کے دن بارش ہو تو امام کو اس دن جماعت کرانی اور خطبہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

**۶۲۴**۔ حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ ایک روز بارش تھی اور ابن عباس نے ہم کو خطبہ سنایا تھا لیکن جب مؤذن اذان کہتے ہوئے حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ الصلوٰۃ فی الرحال کہو یہ سنکر لوگوں نے تعجب سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں کو اس بات سے انکار ہے ابن عباس بولے معلوم ہوتا ہے کہ تم کو یہ بات بری معلوم ہوئی حالانکہ یہ فعل اس شخص کا ہے جو مجھ سے بہتر تھا یعنی نبی کا مطلب یہ ہے کہ یہ نکتہ رسول اللہ سے میرا نہیں ہے اور نہ یہ میری رائے کی ایجاد ہے) اس میں شبہ نہیں کہ جمعہ فرض ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ تم کو تکلیف میں ڈالوں اور تم گیندوں تک کیچڑ میں چلتے ہوئے آؤ۔

**۶۲۷**۔ حضرت ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز حضرت ابوسعید خدری سے شب قدر کا حال دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ ایک دن ہوا آیا اور مدینہ اس قدر بر کہ مسجد نبوی کی چھت کا پانی یہ نکلا کیونکہ اس زمانہ میں مسجد مبارک کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اتنے میں نماز کی اقامت ہوئی میں نے حضور کو دیکھا کہ آپ مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہے ہیں اور آپ کی پیشانی پر کیچڑ کا نشان تھا۔


## حیات سعدی۔ حافظ خسرو

اسلام کے یہ تینوں فلسفی شاعر ہیں جنہوں نے اپنے افکار عالیہ سے مسلمانوں کے اخلاق اور معاشرت کی بنیادیں استوار کیں ضرور ہے کہ آپ ان کے حالات زندگی بھی پڑھیے اس سے عجیب و غریب حالات کا انکشاف ہوگا اور ان کے افکار کے موتی مفت ہاتھ لگیں گے قیمت صرف ۸ آنہ محصول ۱۵ آنہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

# کتاب الفقہ

## ایک مسلسل کتاب جو صرف مولوی کے لئے لکھی جارہی ہے

بسلسلہ گذشتہ

## زیارت کی قسمیں

(۱) زیارت کرے قبروں کی اور مقصد صرف موت کی یاد دہانی ہو۔

(۲) مردوں کے لئے دعا کرنی مقصود ہو اور یہ طریقہ مسنون ہے۔

(۳) زیارت کرے برکت حاصل کرنے کی غرض سے جو اہل اللہ کے مزارسے حاصل ہوسکتی ہے کیونکہ ان کے لئے عالم برزخ میں تصرفات ہیں۔

(۴) زیارت کرے بیوستگی کا حق ادا کرنے کے لئے جیسا کہ حدیث ابی نعیم میں آیا ہے یعنی جو کوئی زیارت کرے ماں باپ یا فقط باپ کی یا ماں کی قبر کی تو اس کو ثواب حج کے مانند ہوتا ہے بشرطیکہ دن جمعہ کا ہو۔

(۵) زیارت کرے کسی کی قبر کی بوجہ مہربانی اور انسانیت کے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی شخص گذرے اپنے بھائی مومن کے قبر کے پاس سے اور سلام کرے اس کو تو وہ پہچانتا ہے اس کو اور جواب سلام کا دیتا ہے۔

## آداب زیارت

منہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کرکے کھڑا ہو اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھ نہ لگائے اور بوسہ بھی نہ دے اور جھکے بھی نہیں اور منہ پر خاک بھی نہ ملے کیونکہ قبر کی مٹی کو منہ پر ملنا یہ عادت نصاریٰ کی ہے اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہیں اور مستحب ہے کہ زیارت کے وقت سورہ اخلاص سات بار پڑھے اور میت کو بخشے اور زیارت کرنی جمعہ کے دن افضل ہے کیونکہ حضور جمعہ کے دن نماز سے قبل بقیع میں تشریف لیجایا کرتے تھے اور آجکل بھی حرمین شریفین میں لوگ جمعہ کے دن جایا کرتے ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن مردہ کو ادراک زیادہ دیا جاتا ہے بہ نسبت اور دنوں کے۔

عن ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من زار قبر ابویہ او احدھما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب بارا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور گذرے مدینہ کے قبرستان کے پاس حضور قبروں کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوگئے اور آپ نے ارشاد فرمایا سلام ہو تم پر اے قبر والوں اور بخشے ہم کو اور تم کو ہم گذر گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے۔

عن عائشۃ قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی اضع ثوبی واقول انما ھو زوجی وابی فلما دفن عمر معھم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر رضی اللہ عنہ لما کان فیہ من الھیبۃ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں کہ داخل ہوا کرتی تھی اس گھر میں جس میں کہ جناب رسول خدا مدفون تھے اور آپ کے پاس میرے والد بزرگوار مدفن تھے اور میں اپنے بدن سے چادر بھی اتار لیکر جاتی تھی لیکن جب دفن ہوئے عمر تو بخدا نہیں داخل ہوئی مگر میں چادر لپیٹ کر جایا کرتی تھی بوجہ حیاء اللہ سے عمر رضی اللہ عنہ سے شرم آتی ان سے اور پھر میں اس کے بعد داخل ہوئی۔

### تشریح

حضرت عائشہ فرماتے ہیں کہ اگر میں تیز تلوار پر پاؤں رکھوں جس سے میرے پاؤں کٹ جائیں میں اس کو بہتر سمجھتا ہوں کہ میں قبروں کو روندوں یعنی قبروں کی بے ادبی سے میں آگ کے اوپر چلنا بہتر سمجھتا ہوں۔

## کتاب الصوم

### یعنی روزہ کا بیان

**سوال**۔ روزہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان فرمائیے۔

**جواب**۔ روزہ کے معنی لغت میں رک جانے کے ہیں شریعت میں روزہ کی تعریف یہ ہے کہ فجر سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے خود کو روکنا اس کی پانچ قسمیں ہیں ناجب۔ واجب کی دو قسمیں ہیں معین اور غیر معین معین کی مثال رمضان المبارک کے روزے ہیں جن کی تعیین حق تعالیٰ نے خود فرمائی ہے یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون یعنی اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ یہ روزہ ایسے ہیں کہ ان کی تعیین حق تعالیٰ کی طرف سے کردی گئی ہے بندہ کو آگے پیچھے کرنے کا حق نہیں اور واجب غیر معین کی مثال قضا رمضان اور روزہ غیر معین ہے اور کفارہ کا روزہ (۳) نفل یہ وہ ہے جس کے ہوتے ہیں نفل مسنونہ اور نفل مستحب نفل مسنونہ جیسے عاشورہ کا روزہ اور نویں محرم کا اور اسی طرح ایام بیض کے روزہ ہیں یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں کے روزہ اسی طرح پیر اور جمعرات کا روزہ عید کے بعد چھ روزے۔

(۴) مکروہ تنزیہی جیسے نوروز والے دن کا روزہ رکھنا یا جمعہ یا اتوار کو روزہ رکھنا

(۵) مکروہ تحریمی جیسے ایام تشریق کا روزہ عید کے دن کا روزہ رکھنا۔

**سوال** روزہ فرض ہونے کا وقت کیا ہے؟

**جواب**۔ روزہ اس وقت فرض ہوتا ہے جبکہ وقت پایا جائے جس میں روزہ شروع ہوسکے اس کی ابتدا صبح صادق سے زوال آفتاب تک ہے اگر زوال کے بعد نیت کرے گا تو روزہ نہیں ہوگا ہاں اگر کوئی شخص رات کو نفلی روزے کی نیت کرے اگر صبح کو صبح سالم رہا تو روزہ ہو جائے گا۔

**سوال** رمضان المبارک میں ہر روز نیت کرنی پڑے گی یا ایک سا کی نیت کافی ہوگی؟

اصل میں روزہ خواہ فرض ہو یا نفلی نیت کا وقت صبح صادق سے زوال تک ہے ہاں اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ کسی نے بعد زوال کے یہ نیت کی کہ

روزہ رکھوں گا اور بھروسہ ہوگیا کہ روزہ ہوگیا اور دوسرے دن بعد زوال کے ہوش آیا تو اس دن کا روزہ نہیں ہوا اگر یہ بعد مغرب کے نیت کرتا اور پہلے ہی سو جاتا اور بعد زوال کے اس کو ہوش آتا تو اس کا روزہ ہوجاتا اور نیت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ زبان سے بولے کہ میں فلاں دن کا روزہ رکھتا ہوں بلکہ دل میں قصد کرنا کافی ہے۔

**سوال**۔ اگر زبان سے نیت کرے تو کیا الفاظ کہے؟

**جواب**۔ اگر زبان سے نیت کرے تو مستحب یہ ہے الفاظ کہے وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ یا اِنِّیْ اَصُوْمُ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰے مِنْ فَرْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ اور دن کے وقت یہ کہیں اِنِّیْ اَصُوْمُ هٰذَا الْيَوْمَ لِلّٰهِ تَعَالٰے مِنْ فَرْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ دن کی نیت میں یہ خیال ضروری ہے کہ میں آج روزہ دار ہوں اگر یہ خیال نہ ہوگا تو روزہ نہ ہوگا۔ اگر کسی کو عربی کی نیت یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں بھی نیت کر سکتا ہے۔

**سوال**۔ اگر کوئی شخص مغرب کے وقت نیت کرے اور رات کو کہا ہے ہے تو اس کی نیت میں کوئی حرج تو نہ ہوگا۔

**جواب**۔ نہیں۔ یعنی صبح صادق سے پہلے کھانے پینے جماع کرنے وغیرہ میں حرج نہیں

**سوال** اگر حالت خواب میں رات کو نیت کی کہ میں کل روزہ رکھوں گی اور صبح صادق سے پہلے وہ پاک ہوگئی تو اس کا روزہ ہوا یا نہیں؟

**جواب** اس کا روزہ ہوجائے گا۔

**سوال** اگر کسی نے رات کو نیت کی کہ کل روزہ نہ رکھے گا یہ خیال پختہ نہ تھا لیکن صبح کو کچھ کھایا پیا نہیں اور دن بھر اسی طرح رہا اس کا روزہ ہوا یا نہیں؟

**جواب** اس کا روزہ نہ ہوگا۔

**سوال** کیا سحری کھانا ہی نیت کے قائم مقام ہوجاتا ہے؟

**جواب** ہاں سحری کھانا ہی نیت کے قائم مقام ہے اگر سحری کھانے کے بعد یہ نیت کی کہ کل تو روزہ نہیں رکھوں گا تو یہ سحری قائم مقام نیت نہ ہوگی اب جدید نیت کی ضرورت ہوگی۔

**سوال** کیا مطلقاً نیت کرنے سے رمضان کا روزہ ہوجاتا ہے؟

**جواب**۔ ہاں مطلقاً نیت کرنے سے نذر معین اور رمضان کا روزہ ہوجاتا ہے اگر مسافر اور مقیم کسی اور روزہ کی بھی نیت کریں گے جب بھی یہ بھی روزہ ادا ہوگا اگرچہ اب رخصت یعنی مسافر اور مریض کسی اور روزہ کی نیت کریں گے تو جس کی نیت کریں گے وہی ادا ہوگا رمضان کا نہیں ہوگا اور اگر مطلق روزہ کی نیت کریں گے تو رمضان کا روزہ ہوگا اور اگر کسی نے رمضان میں بھول کر کوئی نفلی روزہ رکھا تو نفلی روزہ نہ ہوگا بلکہ رمضان ہی کا روزہ ہوگا اگر چہ اس کو یہ علم نہ تھا کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے۔

**سوال**۔ روزے کون سے ہیں جن میں ان کی نیت ضروری ہے؟

**جواب**۔ (۱) قضا رمضان کے روزے (۲) نذر معین کا روزہ (۳) نفل روزوں کی قضا (۴) نذر معین کی قضا کا روزہ (۵) کفارہ کا روزہ (۶) وہ روزہ جو حرم میں شکار کھیلنے کی وجہ سے واجب ہوئے ہوں (۷) حج یا عمرہ فوت ہونے سے پہلے احرام باندھنے کے بدلے جو روزہ رکھا جائے (۸) تمتع کا روزہ ان سب میں رات سے نیت ضروری ہے اگر رات کو نیت نہیں کی تو ادا نہ ہوں گے۔

**سوال**۔ اگر کسی پر کئی سال کے روزوں کی قضا واجب ہو تو کون کرا دا کرے؟

**جواب** ان میں جو پہلے سال کی نسبت کے روزہ رکھے کہ اس سال کے روزہ کی قضا کرتا ہوں۔ یا اس سال کے روزوں کی قضا کرنی چاہتا ہوں پہلے سال کے روزوں کی قضا پہلے کرے اور دوسرے سال کے روزوں کی قضا اس کے بعد کرے اگر یہ تعیین نہیں ہی کی تب ہی قضا ہو جائے گی۔

**سوال**۔ اگر رمضان المبارک کا روزہ بلا عذر قصداً توڑ دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب** ایسے شخص کو اس روزہ کا کفارہ ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے اور اس روزہ کی قضا کرے۔

**سوال** اگر کسی نے ۳۰ شعبان کو یہ نیت کی کہ کل اگر رمضان کا چاند ہوگیا تو یہ روزہ رمضان کا ہوجائے گا اور نفلی روزہ ہوجائے گا تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**۔ اول تو ایسے شک والے دن روزہ رکھنا ہی نہیں چاہیئے اور اگر کسی نے رکھا ہی تو اس کو نفلی روزے کی نیت خاص طور سے کرنی چاہیئے تبھی روزہ یہ روزہ نہ ہوگا۔ اگر سادا نفلی روزہ کے اگر کوئی روزہ رکھا تو روزہ نہ ہوگا اگر نذر معین یا قضا کی نیت کی تو مکروہ ہے اگر عقیدہ سے نفلی روزہ کی نیت کی نہیں لیکن بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ یہ دن رمضان کا تھا تو رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور اگر کچھ حال معلوم نہیں ہوا تو نفلی رہا ہے اگر مسافر نے نذر معین کی نیت کی تھی اور نکلا رمضان کا دن تو رمضان کا نہ ہوگا بلکہ اس کا وہی روزہ ادا ہوگا جس کی نیت کی تھی کیونکہ اس پر رمضان کا روزہ واجب ہی نہ تھا اس لئے دوسرا روزہ ہوگیا۔ (درمختار)

**سوال** اگر کوئی شخص عرصہ سے آخر تاریخ چاند کا روزہ رکھتا ہو اور وہ شعبان کی انتیس یا تیس کا روزہ رکھ لے تو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

**جواب** اگر عادی ہے اور یہ عادت مستمرہ ہے یعنی ہمیشہ سے ۲۹ اور ۳۰ تاریخ کو روزہ رکھا کرتا ہے تو اس کے لئے اس دنوں روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

**سوال** بوقت شک میں عام لوگوں کے واسطے کیا حکم ہے؟

**جواب**۔ ان کو چاہیئے کہ کچھ کھا پی نہیں جب تک یہ تحقیق نہ ہوجائے کہ کل چاند نہیں ہوا ہے اگر یہ ثابت ہوجائے کہ کل چاند ہوگیا ہے تو کھانے پینے سے رک جائیں۔

## چاند دیکھنے کے متعلق احکام

**سوال**۔ چاند دیکھنا کیسا ہے؟

**جواب** چاند دیکھنا جب علم اللغاۃ ہے اس کا ثبوت دو طرح سے ہو سکتا ہے یا تو خود دیکھے یا دوسرا آدمی دیکھے اس کی شہادت سنی جائے یا یہ ہے کہ تیس دن پورے ہوجائیں سیالوں کو چاہیئے کہ انتیسویں ماہ شعبان کو نہایت غور سے چاند دیکھیں اگر نظر آئے تو روزہ رکھیں ورنہ تیس دن شعبان کے پورے کریں اور اس بارہ میں ارباب فہم کا قول معتبر ہیں دہ دہ جنہ یوں کا کوئی اعتبار کیا جائے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک شعبان کا چاند نہ دیکھ لو اور ابر کے دن اندازہ بوجھ کر دو اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر دن ابر نالا ہو تو شعبان کی گنتی تیس پوری کرو۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، موطا)

**سوال**۔ وہ کون سے چاند ہیں جن کا دیکھنا ضروری ہے؟

**جواب** شعبان رمضان شوال ذیقعدہ ذی الحجہ ان چاند ہلال کو کہتے ہیں کہ ان کا دیکھنا واجب کفایہ ہے۔

**سوال** اگر ۲۹ تاریخ کو چاند نہ دکھائی دے تو کیا تیس دن کا چاند گنا جائے۔

**جواب** بس تیس دن ہی پورے کرنے کافی ہیں چاند کے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔

**سوال** اگر مطلع صاف نہ ہو ابر اور غبار ہو تو کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے؟

**جواب** اگر مطلع غبار آلودہ ہو تو ایک عاقل بالغ حر کی شہادت کافی ہے خواہ مرد ہو یا عورت لونڈی ہو یا غلام اور عادل سے مراد یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو اور صغیرہ گناہ پر مصر نہ ہو اور فاسق کی شہادت رمضان کے متعلق معتبر نہیں اور مستور الحال کی گواہی سوا رمضان کے مقبول نہیں مستور الحال وہ شخص ہے جس کا حال بستی والوں کو معلوم نہ ہو (عالمگیری)

**سوال** یہ شہادت کون لیگا؟

**جواب** یہ شہادت یا تو قاضی شہر کے روبرو ادا کرے اگر قاضی شہر نہ ہو تو عدالت کے سامنے شہادت دے۔

**سوال** اگر مطلع غبار آلودہ نہ ہو تو کیسے کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے؟

**جواب** ایک سے زائد عادی ہونے چاہئیں (دقعدہ) کے متعلق قاضی کا اطمینان کافی ہے اور قاضی یا عالم کے اطمینان ہو جانے کے بعد عام آدمیوں کو بھی روزہ رکھنا چاہیئے۔

**سوال** ایک شخص نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا لیکن قاضی نے نہیں مانا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب** اگرچہ اس کی شہادت کسی بنا پر قبول نہیں ہوئی لیکن اس کو اپنے حق میں یہ حکم ہے کہ روزہ رکھے کیونکہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے۔

**سوال** اگر کسی نے اکیلے عید کا چاند دیکھ لیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب** اگر اس کی شہادت قبول نہیں ہوئی ہے تو اس کو افطار نہیں کرنا چاہیئے جمہور کے موافق رہے اور روزہ رکھنے کی شرط یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں روزہ رکھنا پڑے گا خواہ عید کا چاند دیکھنے کے بارے رمضان کا۔

**سوال** جس نے چاند دیکھا اس کو شہادت کن الفاظ میں ادا کرے؟

**جواب** جس نے رمضان یا عید کا چاند دیکھا ہے تو شہادت دینا واجب ہے مگر اسی رات کو گواہی دینی ضروری ہوگی خواہ پردہ نشین عورتیں نہ ہو حق کو خواہ مخواہ سے اختفاء کی ضرورت نہیں ہے مگر ان حالت میں جبکہ شہر میں ہلال کے کوئی نہ جانتا ہو اور کسی نے بھی نہ دیکھا ہے تو پردہ نشین کو شہادت دینے کی ضرورت نہیں۔

**سوال** اگر ایسے دیہات یا گاؤں میں چاند دیکھا جہاں نہ تو کوئی عالم ہے اور نہ قاضی اور نہ حاکم ہے تو کیا کرے؟

**جواب** ایسی صورت میں اس گاؤں والوں کو جمع کر کے رویت ہلال کی خبر بھیجے اگر یہ شخص متقی پرہیزگار ہے تو سب کو روزہ رکھنا چاہیئے۔

**سوال** اگر کسی دوسرے شہر کے لوگ آکر یہ شہادت دیں کہ اس شہر میں فلاں شخص نے چاند دیکھا ہے یا اس شہر میں چاند ہوا ہے اور وہاں کے قاضی نے روزہ رکھنے یا افطار کرنے کے احکام جاری کئے ہیں تو اس پر عمل کریں یا نہیں۔

**جواب** یہ خبر کافی نہیں نہ قابل ثبوت ہے ہاں اگر اس شہر میں اس دن سے روزہ رکھا گیا ہے اور لوگوں میں شہرت ہو گئی ہے تو یہ ایک گونہ ثبوت ہے۔

**سوال** اگر مطلع غبار آلودہ یا ابر ہو تو کتنے آدمیوں کی شہادت ہونی چاہیئے۔

**جواب** اس صورت میں علاوہ رمضان کے اور دنوں میں ایک مرد یا دو عورتیں نیک اور آزاد ہوں تو ان کی شہادت مقبول ہوگی۔

**سوال** تار ٹیلیفون لاسلکی یا خط کے ذریعہ سے اگر عادل معتبر لوگوں کی شہادت پہنچے۔

**جواب** یہ خبر ذرائع قابل اطمینان نہیں ہیں کہ ان پر اکتفا کر کے روزہ رکھا جائے یہ خبر ظن کا فائدہ دیتی ہے ان کی شہادت قابل اعتبار نہیں ہے

## مالا یفسد الصوم

### یعنی ان باتوں کا بیان جن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

**سوال** اگر بھول کر کھانا کھا لیا یا پانی پی لیا یا جماع شہوت کر لی تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

**جواب** بھول کر کھانے پینے اور جماع شہوت کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہاں اگر کسی نے روزہ یاد دلانے کے بعد کہا تا ہم یاد دلانے کے بعد کھایا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم آئیگی لیکن کفارہ اب بھی لازم نہیں آئے گا اگر وہ جماع شہوت کر بیٹھا تو مباشرت میں یا آیا اگر میں روزہ داروں تو دن کو نورا نکال لینا چاہیئے اگر بعد یاد آنے کے قصداً حرکت دی اپنے نفس کو تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہو جائیں گے اور اگر منی نکال کر دوبارہ خیال آنے لگا تو بھی کفارہ واجب ہو جائے گا۔

**سوال** اگر فجر کے طلوع ہونے سے پہلے صحبت شروع کر دی پھر فجر طلوع ہو گئی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب** فجر کے طلوع ہونے سے پہلے اگر علیحدہ ہو جائے گا تو کچھ لازم نہ آئیگا اور اگر طلوع فجر کے بعد حرکت کی تو کفارہ لازم آئے گا اور روزہ تو مطلق دونوں صورت ٹوٹ جائیگا اور اگر بدن کو طلوع فجر کے خوف سے نکال لیا اور پھر باہر نزال ہوا تو اس پر اس صورت میں نہ قضا لازم آئے گی اور نہ کفارہ (عالمگیری)

**سوال** ایک شخص روزہ دار ہے اور دوسرے آدمی کو اس کے روزہ کا علم ہے اگر وہ شخص کچھ کھائے یا پیئے تو دیکھنے والے کے واسطے کیا حکم ہے؟

**جواب** اگر روزہ دار طاقتور ہے اور قوی ہے تو دیکھنے والے کو چاہیئے کہ ذرا خیال کرے تو توانائی روزہ سے توڑ دیتا ہے اور اگر ضعیف اور ناتوان ہے تو نہ توڑے۔

**سوال** اگر کسی نے غفلت کی شرمگاہ کی طرف دیکھا تو روزہ ٹوٹا یا نہیں

**جواب** اس صورت میں روزہ فاسد ہوگا۔

**سوال** اگر کسی عورت کا تصور کیا اور انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

**جواب** تصور سے اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو گیا ورنہ نہیں ہوتا۔

**سوال** اگر سر میں تیل ڈالے یا سرمہ لگائے اور تھوک میں سرمہ نکل آئے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

**جواب** تیل ڈالنے اور سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں سرمہ لگاتے اور سر مبارک میں تیل ڈالا کرتے تھے۔

**سوال** اگر آنکھ پر دوا یا دوا کی بوند اس کا مزہ حلق میں آیا تو اس سے روزہ فاسد ہوتا ہے یا نہیں؟

**جواب** اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

# خدا کا مقدس مہینہ

نوشتہ حضرت مولانا مولوی سید عزیز الرحمٰن صاحب
مؤلف کتاب الاسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الملک الحکیم الجواد الکریم العزیز الرحیم الذی خلق الانسان فی احسن تقویم وفطر السموات والارض لیقدرتہ ودبر الامور فی الدارین بحکمتہ وما خلق الجن والانس الا لعبادتہ فالطریق الیہ واضح للقاصدین والدلیل علیہ لائح للناظرین ولکن اللہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء وھو اعلم بالمھتدین والصلوٰۃ علی سید المرسلین وعلی آلہ الاطہار الطیبین الطاھرین وسلم وعظم الی یوم الدین۔ اما بعد۔

برادران ذوالاحترام! امت محمدی، امت وسطی خیرالامم اور ہادی اقوام عالم ہو اور جو جب اخرجت للناس اس کا امتیازی وصف عالم خلائق کو خائف بنچا اور راہ ہدایت دکھاتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ مسلم صحیح علم وعمل کا مالک ہو علمی وعملی حیثیت سے اقوام سے ممتاز اور بلند سطح پر ہو شان عبدیت اس کے عقائد و اعمال تہذیب ومعاشرت عادات وخصائل اور ہر قول وفعل سے ظاہر ہو۔ فادخلی فی عبادی کا معزز تاج اس کے سر پر رکھا ہو اور وہ پاکیزگی حیات کا نور رکھتا ہو۔

دوسرے عنصر کا کام عبادت اور لا الٰہ الا اللہ کا دل وزبان سے اقرار کرکے ایک ہی کا ہو رہنا اور ایک ہی معبود حقیقی کی عبادت کرنا کیونکہ انسان کی خلقت کی غرض وغایت ہی عبادت ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اپنی عبادت کے لئے کیا ہے پھر اسی مقصد تخلیق کو دوسری جگہ ان الفاظ میں بیان خلق الموت والحیات لیبلوکم ایکم احسن عملا ہم نے موت وحیات کو اس غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہم آزمائیں کہ کون نیک عمل کرتا ہے یعنی دوسروں کے لئے حسن عمل کا ایک نمونہ قائم کرتا ہے حسن عمل کی تفسیر علامہ رازی نے عقل سے کی ہے یعنی انسان جتنی زیادہ عقل کا مالک ہوگا اور عقل کامل ہوگی اسی قدر عبادت میں سرگرم اور منہمک ہوگا۔

جب منشائے تخلیق "عبادت" اور "حسن عمل" ہے تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ عبادت حسن عمل اور حسن عمل عبادت ہے۔ پس عبادت کی عالمگیر گرفت ہمہ رس اہمیت اور قدر ومنزلت صاف طور پر ظاہر ہو رہی ہے ایمان میں عمل اور عمل میں ایمان ہے اور اسی ایمان وعمل کے تلازم میں مسلمانوں کے اوج کمال پر پہنچنے کا وہ راز مضمر ہے جس نے ہمارے اسلاف کرام کو ایک قلیل مدت میں سبق ذلت سے آشکار فوز وہ کمال پر پہنچا دیا تھا ؎

عمل قرآن پر جب تھا تو اک دنیا کا رہبر تھی — مسلماں جب مسلماں تھے تو گنتہ فرق صحرا تھا

عبدیت میں راز عظمت مسلم نہاں ہے — عبدیت جان فضیلت عبدہ احمد کی ہے
علم تو کمال کریں تا نسبت وحدت درست — رب لدنی میں یہی اک آرزو احمد کی ہے

تو چونکہ عبادت اور حسن عمل میں راز عظمت مسلم نہاں ہے اس لئے ہم اسلام کی عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت صوم رمضان کی تفصیلات ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں اور ناظرین سے بالحاح بزاری بزور ودرخواست کرتے ہیں کہ وہ خدارا ان کا عمل کی نیت سے مطالعہ کریں صرف علم کی خوشنمائیوں ہی میں انہمک نہ رہ جائیں۔

## اسلامی عبادتیں روزہ کا امتیاز

دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب پائے جاتے ہیں اور حق تعالیٰ کی صداقت وعالمگیر گمراہیوں کے باعث ہر زمانہ اپنی اصلی شکل کھو چکا اور ہر مستیوں، مشرکانہ رسوم اور دیوتاؤں کی خوشنودی کا ذریعہ بنکر رہ گیا جس کا اندازہ مہاراجوں کے برت اور عیسائیوں، یہودیوں کے روزہ سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے لیکن اسلام نے جس چیز کا نام روزہ یا صیام رکھا ہے اس کا نصب العین نہایت بلند اور اعلیٰ ہے اور وہ صحیح معنوں میں امت مسلمہ کے لئے روحانی عروج اور ذہنی ارتقاء کی ایک بہترین سبیل ہے۔

اسلام میں روزہ کا مقصد حصول تقویٰ ہے اور ارتقاء اس قوت راسخہ کا نام ہے کہ جس کے حصول کے بعد جو انسانی تعدیل تبدیل جسمانی وروحانی ظاہر ہوتی ہیں اور روزہ کی پاکیزگیوں کے اغراض اور خشوع وخضوع کے مقاصد پورے ہو جاتے ہیں نفس تمام کدورتیں لغزشوں اور گمراہیوں سے نجات پاکر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے خدا کی محبت اور عبادت اس کی غذا ہو جاتی ہے اور ایک مسلمان صحیح معنوں میں پکا اور سچا مسلمان بن جاتا ہے۔

## اسلام میں صفت اتقاء کا درجہ

قرآن کریم نے اپنے شروع ہی میں جس کی طرف توجہ دلائی ہے وہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے چنانچہ ارشاد ہے ھدًی للمتقین یعنی یہ قرآن جو تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت نامہ ہے متقیوں کو خصوصاً ہدایت نامہ ہے متقیوں کو خصوصاً ہدایت وسعادت کی راہ دکھاتا ہے یا یوں سمجھئے کہ قرآن مبین سے اکتساب ہدایت کرنے والے متقی ہی ہیں یہ ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ آفتاب کی روشنی آنکھوں والوں کے لئے ہے حقیقت یہی ہے کہ قرآن مبین سے اکتساب ہدایت وہی کرے گا جو اپنے دل میں خوف خدا اور محبت پرستگاری کی سچی اور حقیقی طلب رکھتا ہوگا اور یہی تقویٰ کا مفہوم ہے اور جو شخص سے خوف خدا اور عمل کی طلب ہی نہیں اس کے نزدیک تو قرآن محض ایک رسمی تلاوت ظاہری احترام اور چومنے چاٹنے کی چیز ہے، یا ہوت پریت بھگانے اور مریض کو ہوش میں لانے کا پتکما اور یا حب وبغض کا کام لینے کا نقش سلیمانی ہے۔ آج مسلمان کیوں سچے اور عمل مسلمان اور ہدایت یاب نہیں؟ صرف اس لئے کہ وہ متقی نہیں اور متقی اس لئے نہیں کہ اول تو ان کی اکثریت روزے ہی نہیں رکھتی اور اگر کچھ لوگ رکھتے بھی ہیں تو حقیقت صوم سے بالکل نابلد نہیں صرف مئے بادۂ لعنت کو روزہ سمجھے ہوئے ہیں

## تقویٰ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کا خزانہ ہے

تقویٰ ایک ایسی مہم بالشان

اور جامع خصلت ہے جس نے اس کو حاصل کر لیا گویا دنیا جہان کی خوبیوں اور بھلائیوں کو جمع کر لیا تقوٰی اعمال صالحہ کا خزانہ جنت کی کنجی اور روحانی ترقیات کا اعلیٰ ذریعہ ہے اور اس کی تعریف و توصیف سے قرآن و حدیث مملو ہیں صرف مثال کے طور پر دو بارہ باتیں جو تقوٰی سے حاصل ہوتی ہیں بیان کی جاتی ہیں تقوٰی سے صبر و استقامت پیدا ہوتی ہے تقوٰی دشمنوں کے شر اور کید و مکر سے ماموں و محفوظ رہنے کا ذریعہ خدا تعالےٰ کی طرف سے متقی کو مدد ملتی ہے اور تائید و نصرت غیبی شامل حال ہوتی ہے۔ سختیوں سے نجات ملتی اور رزق حلال ایسی جگہ سے میسر آتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اعمال قلب اور اعضاء و جوارح کی درستی ہوتی ہے خدائے قدوس کی محبت دل و جگر میں پیوستہ ہوتی ہے عبادت قبول ہوتی ہے خدا کے نزدیک بزرگی حاصل ہوتی ہے دونوں جہان کی خوشخبری ملتی ہے آخرت کی خوشخبری سے مراد دیدار الٰہی اور نعمائے جنت ہیں اور دنیا کی خوشخبری سے مراد دنیوی آرام و آسائش دولت و حکومت اور عزت و جنت ہے دوزخ کی آگ سے نجات ملتی ہے ہشت مقتیوں ہی کے لئے بنائی گئی ہے اور حضرت باری عزاسمہ نے اپنے بندوں کو تقوٰی کی جمیعت کی ہے یہ بارہ باتیں قرآن کریم سے ثابت ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی کوئی چیز خوش نہ آتی جیسا کہ متقی آدمی خوش معلوم ہوتا تھا حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اور یت میں کہا ہے کہ اے فرزند آدم! تقوٰی کر اور جس جگہ چاہے سو یہ یعنی تقوٰی ایسی چیز ہے جس نے اس کو حاصل کر لیا گویا اس نے تمام خوبیاں اپنے اندر جمع کر لیں سب رنج و تردد رفع ہو گیا اور فلاح اخروی و دنیوی حاصل کر لی اب وہ جہاں چاہے آرام سے سو رہے۔

حضرت عالم بن قیس رح راتوں میں ہزار رکعتیں نماز ادا فرمایا کرتے تھے جس وقت بستر پر آتے تو اپنے نفس سے کہتے کہ اے سب برائیوں کے گھر خدا کی قسم میں ایک پل بھی تجھ سے راضی نہیں ہوتا جب تک تو تقوٰی نہ کرے جب ان کا اخیر وقت ہوا اور رونے لگے لوگوں نے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا خدا تعالےٰ کا یہ فرمان مجھے رلاتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی خدائے بے نیاز متقیوں کے سوا کسی کا عمل قبول نہیں فرماتے۔

## تقوٰی کے معنے

قرآن شریف میں تقوٰی کے تین معنے آئے ہیں:۔ (۱) خدا تعالےٰ کا خوف اور ہیبت جیسا کہ ارشاد ہے وایای فاتقون یعنی تم مجھ ہی سے ڈرو اسی واسطے بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ خوف حق ایمان کا عنوان ہے اور خدا کے سوا کسی اور سے بھی ڈرنا چھپا ہوا شرک ہے (۲) عبادت و اطاعت کے معنوں میں یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ یعنی اے ایمان والو خدا کی اطاعت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے (۳) دل کا گناہوں سے پاک کرنا بھی تقوٰی کے اصلی اور حقیقی معنے ہیں ارشاد باری ہے ومن یطع اللہ ورسولہ ویخشی اللہ ویتقہ فاولئک ھم الفائزون جس نے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور خدا سے بڑا ہی جلال سے ڈرا وہی چھٹکارا پانیوالا ہے۔

## تقوٰی کے درجے

تقوٰی کے تین درجے ہیں اول شرک سے بچنا یعنی خدا تعالےٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ کرنا اور تمام قسم کے شرک سے مجتنب رہنا۔ دوسرے بدعت سے بچنا یعنی دین میں ایسی چیز کا رواج دینا جو بطور عبادت کے قرون ثلاثہ زہد نبوت، خلافت راشدہ اور تابعین کے زمانہ کے بعد رواج پذیر ہوئی ہو اور اس کے اصل یا لک بھگ کا پتہ قرون ثلاثہ میں نہ چلتا ہو۔ اور تیسرے صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچنا یعنی سنتی کے مدارج تین ہیں مرتبہ ایمان، مرتبہ سنت، اور مرتبہ استقامت جو ان تینوں مراتب کو بگیا سبحان اللہ ہمہ تن کیا کہنا ہے یہ مرقہ معرفت و عبادت کے تمام مدارج بآسانی طے کرتا ہوا واصل الی اللہ ہو جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ روزہ انسان کو متقی بناتا ہے اور تقوٰی دنیا و عقبٰی کی سعادتوں کی ذریعہ ہے اور مدار کار عبادت کی قبولیت کا تقوٰی پر ہے، پس نتیجہ نکل آیا کہ اسلامی عبادت میں روزہ کو جو خاص شرف و امتیاز حاصل ہے وہ کسی اور عبادت کو نہیں۔

اب ذرا روزہ کو ایک دوسری حیثیت سے دیکھئے اور اس کی وقعت و اہمیت کا اندازہ لگائیے اور دیکھئے۔

## روزہ نفس انسانی کے کچلنے کا ہتھیار ہے

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور انسانیت کا شرف و اعزاز اس میں ہے کہ اپنے منشائے تخلیق کو معلوم کرے اور معلوم کر کے اپنے فرض منصبی کو بجا لائے یعنی عبادت خداوندی کو بجا لانا اپنا مقدم اور اہم فریضہ سمجھے۔ جیسے جسم کو زندہ رکھنے کے لئے غذا کو ضروری اور لازمی سمجھتا ہے اسی طرح روح کو زندہ رکھنے کے لئے غذا کو ضروری اور لازمی سمجھتا ہے اسی طرح روح کو زندہ رکھنے کے لئے ذکر الٰہی کو غذائے روح یقین کرے عبد و معبود کے تعلقات حقیقی معلوم کر کے تقرب الٰہی اور رضائے خداوندی کی تلاش و جستجو کرے مزرعہ آخرت کو سرسبز و شاداب کرے آخرت میں معبود حقیقی کے سامنے سرخرو ہونے کا انتظام کرے اور احکام الٰہی کی تعمیل و تکمیل کے لئے اپنے تمام وجود کو خدا کے حوالہ کر دے بس یہی انسان کا سب سے بڑا کمال ہے سب سے بڑی فضیلت و بزرگی اور انتہائی ترقی ہے۔

اسلام نے نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ احکام کی تعمیل مسلمانوں پر فرض قرار دی ہے اور تمام قرآن و حدیث انھیں کی تفاصیل سے بھرا پڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سب کے سب تحصیل معرفت الٰہی اور رضائے خداوندی حاصل کرنے کے ذرائع اور مختلف اقسام میں کوئی بڑی عبادت ہے کوئی اعلیٰ اور کوئی روحانی یہ سب کے سب عبادت و بندگی کے اعلیٰ طریقے اور نرالے ڈھنگ ہیں اور اپنے مخالف نظام کے لحاظ سے ایک عجیب دلکش منظر پیش نظر کرتے ہیں مگر انھیں کے لئے جو چشم بصیرت رکھتے ہیں اور حسن عمل و نجات دنیا و عقبٰی کی اپنے اندر سچی طلب اور حقیقی تڑپ رکھتے ہیں۔

اسلام جہاں اپنی معارف پروری حقیقت آگاہی اور بلند خوبیوں کے لحاظ سے جملہ مذاہب عالم سے فائق تر ہے وہاں اس کے احکام و فرائض اور طریقہ عبادت دربار عزت بھی تمام ادیان و ملل کی پوجا پرستش سے اشرف و اعلیٰ ہے اور ہمہ تن بندگی کے ساتھ کہتے ہیں کہ مذہب اسلام کے احکام و فرامین اور طریقہائے عبادت ہی وصول الی اللہ کا ذریعہ دنیا میں پاکیزگی اور آخرت کی فلاح و نجاح کا زینہ ہے۔

## معرفت و عبادت الٰہی کے رہزن

جہاں انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت الٰہی ہے اور انسان کا تمام شرف و کمال عبادت خداوندی کے بجا لانے میں ہے وہاں انسان کے پیچھے کچھ دشمن اور رہزن بھی ایسے لگے ہوئے ہیں جو اس کو طرح طرح کے مکر و فریب اور خطرات و وساوس کے ذریعہ عبادت و بندگی سے روکتے ہیں اللہ کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں فتنوں میں مبتلا کرتے ہیں اور اس کی راہ مارتے ہیں یعنی خالق الثقلین

والقدر نے انسان کی فطرت میں دو متناقض قوتیں ودیعت کئے ہیں یا اس کے لئے دو متقابل داعی مقرر کئے ہیں ایک داعی الی الخیر جسکو لسان شرع میں ملک یا روح القدس کہتے ہیں یہ انسان کو ہمیشہ بھلائی اور بھلائی کی طرف بلاتا رہتا ہے اس کی زبان حکم ہدی ہے یعنی بیک اشارہ کرنے والا اور اس کے بلانے کو الہام کہتے ہیں اس کے مقابلہ میں ایک دوسرا داعی الی الشر یعنی ہوی کی طرف بلانے والا قوت اور فریق ہے جو ہمیشہ انسان کو برائی کی طرف بلاتا ہے اسی کو شیطان بھی کہتے ہیں اس کے فریب کی طرف لبھانے کو وسوسہ کہتے ہیں انسان کی طبیعت میں خلاق کائنات نے ایک تیسری چیز اور بھی رکھی جو اسلام کا دشمن ہے یہ نفس امارہ کی طرف دعوت دلاتی ہے خلاصہ وہ ایک حیوانی جبلت ہے اس کا کام خواہش ہی دلانا ہے۔

## خواطر کی تقسیم اور قلب پر تسلط شیطان و فرشتہ

حضرت امام غزالی احیاء العلوم میں بیان تسلط الشیطان علی القلب بالوسواس وبعض الوسائط کہ قلب کی مثال مانند قبہ مصور کے ہے جس کے مختلف دروازے ہیں اور ان سے احوال آتے ہیں پس اس کی مثال ایک سفید دیا ئیہ جیسی ہے جس کی طرف اطراف و جوانب سے تیر آتے ہیں پس اس کی مثال ایک گھڑے ہوئے آئینہ کی طرح ہے جسکے سامنے مختلف صورتیں ہیں اور اس میں یکے بعد دیگرے صورتیں نظر آتی ہیں اور پس اس کی مثال مانند ایک حوض کے ہے جس میں مختلف نہروں سے پانی آکر جمع ہوتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ قلب میں خیالات وساوس کا خزانہ ہے جس پر ہر وقت کوئی نہ کوئی خیال آتا رہتا ہے اور قلب میں یہ خیالات بذریعہ حواس مسمیہ ظاہرہ اور حواس مسمیہ باطنہ کے داخل ہوتے ہیں پس خیال شہوۃ غضب اور اخلاق انسانی کی جبلت میں جب حواس کے ذریعہ کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو اس کا اثر قلب پر ہوتا ہے یعنی قلب ہمیشہ اسباب خارجی سے تغیر و تاثر قبول کرتا رہتا ہے یہ قلب میں جو خیالات اور اثرات حواس کے گذرتے ہیں ان کو خواطر کہا جاتا ہے خاطر کے معنے لغت میں حرکت اور جنبش کے ہیں اس لئے جو بات دل میں آوے اس کو خاطر کہتے ہیں اور خطرہ بھی اس کا نام ہے خطرات انسان کے دل پر بعینہ کی طرح برستے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں اور پہلی جانی ہوئی باتوں یا اگلی خواہشوں کو یاد دلاتے ہیں اس کی تمام حرکت حیوانی ہے۔

## افعال کا مبداء

خواطر میں وہ اس طرح کا خاطر رغبت کو حرکت دیتی ہے رغبت عزم کو جنبش دیتی ہے عزم قوت کو تحریک دیتا ہے اور قوت اعضاء و جوارح کو متحرک کرتی ہے خواطر جو رغبت کو متحرک کرتے ہیں دو قسم پر ہیں ایک وہ جو خیر کی طرف بلاتے ہیں وہ انسان کو طاعت میں ضرور پہنچاتے ہیں اور دوسرے وہ جو شر کی رغبت دلاتے ہیں جو طاعت میں مانع ہیں۔

اس سے معلوم ہو جانا چاہئے کہ سب خطرے جو انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اور اس کی ہمت کو کمزور کرتے یا بھٹکاتے ہیں وہ سب سبب الاسباب خلاق کائنات کی طرف سے ہیں داعی الی الشر کو شیطان اور داعی الی الخیر کو فرشتہ کہا جاتا ہے اگر قلب نے داعی الی الخیر کے اثر یعنی نیکی کے الہام کو قبول کرلیا تو یہ توفیق ہے اور اگر داعی الی الشر یا شیطان کا اثر قبول کرلیا تو اس کو اغوا کہتے ہیں۔

حضرت امام غزالی لکھتے ہیں۔

"اللہ فرشتہ سے عبودیت اور اعمال نیکی کی وہ پیدائش ہے کہ اس کے ذریعہ وہ خیر

علم، کشف حقیقت، عمل بالخیر اور امر معروف کی قبولیت کا فیض پہنچاتا ہے اس جذبہ کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے اور اسی کے لئے سخر کہ کہا ہے یہ نیکی کا خیال عمل کی صورت اختیار کرے اور جاہے نہیں اور شیطان سے عبادت اس کی ضد ہے یعنی برائیوں کی طرف لانا اور نیکی کی راہوں پر چلنے سے ہمیشہ دور رکھنا یہ وسوسہ بمقابلہ الہام کے ہے شیطان بمقابلہ فرشتہ کے ہے اور توفیق بمقابلہ خذلان کے ہے۔

## عبادت و معرفت کا سب سے بڑا دشمن

راہ عبادت سے روکنے والا اور بدبخت دشمن شیطان ہے جو عابد کو ہلاک نہیں کر دیتا آسان سے نہیں بھٹکتا شیطان پیدا ہی آدمی کی آزمائش اور آزمائش کے لئے کیا گیا ہے رات دن اس کی گمراہی اور ہلاکت کی فکر میں رہتا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں انہ لکم عدو مبین یعنی شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

حضرت انس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| ان للشیطان وانفاخ | شیطان ابن آدم کے قلب پر رکھے |
| علی قلب ابن آدم فان هو | ہوئے آگ کی طرح میں مشغول ہو جاتا ہے اور |
| ذکر الله تعالیٰ خنس وان نسی | عبادت الٰہی کا فرض بجا لاتا ہے تو دور ہو جاتا ہے |
| الله تعالیٰ التقم قلبه | اور اگر خدا کو بھول جاتا ہے تو اس کے قلب کو نگل لیتا ہے |

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

| | |
|---|---|
| ان ذکر الله تعالیٰ فی جنب | خدا کا ذکر شیطان کے پہلو میں ایسا ہوتا ہے جیسا |
| الشیطان کالکلا فی جنب | انسان کی پہلی میں آنکلا کی بیماری۔ |

آکلا ایک بیماری ہے جس کا ذکر نفس گوشت کہا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے یہ بیماری انسان کو گوشت کھا لیتی ہے ایسا ہی خدا کا ذکر شیطان کو کھا لیتا ہے۔

نیز خبر میں آیا ہے کہ جب کوئی انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان بھی اس کا قرین ہو جاتا ہے اور پھر یہ دونوں اپنی اپنی راہوں کی طرف اسے بلاتے ہیں۔

یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں کہ شیطان کار فارغ ہے اور آدمی شغل وہ انسان کو دیکھتا ہے مگر انسان اس کو نہیں دیکھ سکتا اور انسان شیطان کو بھول جاتا ہے مگر شیطان انسان کو کسی وقت بھی نہیں بھولتا اور ہمیشہ برپے ایذا رہتا ہے۔

ایک عارف فرماتے ہیں کہ شیطان کی مثال بہیڑیے جیسی ہے کہ اگر اس کو ایک طرف سے ہٹاؤ تو دوسری طرف آجاتا ہے اور کسی فرع انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتا یعنی یہ ایسا ایمان کا لٹا گو اور زبردست دشمن ہے کہ اگر اس کے ایک وسوسہ اور حیلہ کو دور کرو تو جھٹ دوسرا وسوسہ اور حیلہ بنا کر کھڑا کر دیتا ہے جاہل کو جہالت کی راہ سے عالموں کو علم و عمل کی راہوں اور عابدوں کو عبادت کی راہوں سے بہکاتا ہے حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ شیطان کے وسوسے مثل تیروں کے ہیں جن کا وہ ہمیشہ قلب کی طرف پھینکتا رہتا ہے" ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"یعنی عابد کو شیطان سے لڑنا اور اس کو مغلوب کرنا لازم ہے بدو وجہ سے اول یہ کہ شیطان ایک ایسا دشمن ہے جس کی صلح کی توقع نہیں جب تک کہ ہلاک نہیں کر لیتا چین سے نہیں بیٹھتا ہے ایسے دشمن سے ہمیشہ خوف رہنا اور غفلت برتنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے دوسری وجہ شیطان سے لڑنے اور اس کو مغلوب کرنے کی یہ ہے کہ شیطان انسان کی دشمنی ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ رات دن اپنے

تیر تیری طرف پھینکتا رہتا ہے اور ہمیشہ تو اس کی پرگرم باندھے رہتا ہے اور تو اس سے غافل ہے۔

حضرت امام صاحب احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: "قلب کو وساوس شیطانی سے بچانا ہر مکلف بندے پر واجب ہے اور فرض عین ہے"

## شیطان کے آلات گمراہی اور ان سے بچاؤ

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ شیطان خناس ہمیشہ انسان کے قلب پر غلبہ و تسلط حاصل کرتا ہے اس کے لیے قلب ہی مسکن بناتا ہے کیونکہ خطرات اس کی جراگاہ ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

"پس بندہ کو چاہیے کہ اس دشمن کو اپنے نفس سے دفع کرے مگر یہ فضول سوالات کرے کہ نہیں کہ شیطان کی اصل کیا ہے؟ اس کا نسب کیا ہے؟ اور اس کا مسکن کہاں ہے؟ ہاں یہ سوال کرنا ضروری ہے کہ اس کے آلات مکر و فریب کیا ہیں تاکہ ان کو دفع کر سکے شیطان کے آلات یہ اور خناس ہیں:

سبحان العدا ایمان و الیقان اور ذوق اطاعت کا کیا موثر کلمہ بیان فرمایا ہے یعنی ایک مسلمان کو اس بات کی کوچ میں اپنا وقت اور دماغ ضائع نہیں کرنا چاہیے کہ شیطان کی اصل کیا ہے اور اس کو پیدا ہی کیوں کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ جیسا کہ نئے تعلیم یافتہ اعتراضات کرتے ہیں بلکہ مومن کی شان اطاعت و انقیاد یہ ہونی چاہیے کہ وہ اس کو شر سے مامون و مصئون رہنے کی فکر کرے یہی کام کی بات ہے۔

## شیطان کے طریقے

امام صاحب موصوف نے تین بتلائے ہیں اول یہ کہ اس کے مکر اور حیلوں کو جانے یعنی کہ جو شخص اس کے مکر و حیلہ سے واقف نہ ہوگا نہ کیونکر اس سے بچ سکیگا ہاں جو واقف ہوگا وہ اس کے سر پر اڈا اور بیخ کو توڑ دے گا جو شخص شیطان کے مکر و فریب سے کما حقہ واقف ہو جاتا ہے تو پھر شیطان کا کچھ بس نہیں چلتا اور بھاگ جاتا ہے جیسے چور کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ گھر والا جاگتا ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے۔ دوسرے اس کے وسوسے پر کچھ التفات نہ کرے اور اس کی طرف دل نہ لگائے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر دل میں کوئی ایسا وسوسہ آئے جس کا تعلق خدا کی نافرمانی اور گناہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے استعانت چاہے، تعوذ کا ورد کرے اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو جائے کیونکہ شیطان ایک کتا ہے اگر کوئی اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو چھوڑ دیتا ہے اور اگر اس کی ہوں ہوں سے بے پروا ہو جاتا ہے تو ہو کر خود ہی چپ ہو رہتا ہے اور تیسرے یہ کہ کثرت سے ذکر الٰہی کرے اگر عبادت میں جی نہ لگے تو اور زیادہ کرے (احیاء العابدین)

## روزہ شیطان سے بچنے کی بصیرت پیدا کرتا ہے

شیطان کو ہماری دشمنی اور عداوت سے جتنی کہ وہ کفار اور اہل بدعت کے ساتھ دشمنی کرنے سے ہی باز نہیں آتا اور اس کے گمراہ کرنے کے اسباب: آلات مدد گار و معاون اور قلب میں داخل ہونے کے اتنے ذخائر اور مخفی دروازے ہیں کہ ان کی عاجز کو خبر ہی نہیں وہ آسانی سے اپنا کام کر جاتا ہے اور عاجز کو خبر بھی نہیں ہوتی حواس تو خیر اس کے بس میں جلدی ہی آجاتے ہیں مگر عقل و روح بھی اس کے پنجہ میں بری طرح پھنس جاتے ہیں کیونکہ وہ لطیف و قشنگی کی طرح بلاتا ہے مگر در پردہ مرض ہوتی ہے اس میں علماء و زہاد جلدی گرفتار ہو جاتے ہیں اور اردہ میں طول امل اور عجب دریا وغیرہ کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جس میں آجکل کے اکثر علماء و زہاد مبتلا ہیں چنانچہ امام غزالی فرماتے ہیں:

"شیطانی وساوس کے تاب نہ لاکر کہتے ہیں کہ توبہ سے دروازہ بند ہوئے ہیں مگر بیشک اللہ تعالیٰ قبول کرنے کا دروازہ ایک ہی ہے اور یہ دروازہ بھی ایسا ہے جیسا دو دروازوں کے سبب سے مشتبہ ہو جاتا ہے ایسی حالت میں بندہ اس مسافر کی مانند ہو جاتا ہے کہ ایک جنگل میں ہو اور رات ہی راہ بھولا ہو مشتبہ ہو اور اندھیری رات ہو اور راستہ بھی بند ہو جاتا ہو ایسی حالت میں اگر راہ ہدایت ظاہر ہو سکتی ہے تو دل کی آنکھ سے اور یہ آفتاب منور کے روشن ہونے سے اور یہاں بصیرت سے مراد تقویٰ کے ذریعہ صاف کیا ہوا قلب اور آفتاب سے مراد کتاب و سنت کا صحیح علم ہے۔ (احیاء العلوم)

یعنی جس وقت وساوس شیطانی کی غبار بصارت پر چھا جائے ان گناہوں کی تاریکی میں پھنسنے کے نیکی کی راہ مخدوش اور مشتبہ ہو جائے اور ان شیطانی وساوس کی مدد و شہ قبول کرے تو ایسے وقت میں نور تقویٰ اور نور قلب صافی ہی سے راہ مستقیم سمجھا جاتا ہے نیکی کی طرف راہبر ہوتا ہے اور ہدایت و سعادت کی راہیں کھولتا ہے۔

پیغمبر برحق ہادی اعظم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطان مجری من ابن آدم مجری الدم فضیقوا مجاریہ بالجوع و ذلک ان الجوع یکسر شہوۃ النفس و یجری الشیطان الشہوات

شیطان انسان میں دوران خون کی طرح داخل ہوتا ہے پس تنگ کرو گزرگاہ کو بھوک سے کیونکہ بھوک شہوت کو توڑتی ہے اور شیطان کے راستے شہوات ہیں

پس صاف طور پر نتیجہ نکل آیا کہ روزہ سے صفت انقاد ہی حاصل ہوتی ہے شہوت ہی توڑتی ہے اور قلب ہی صاف ہوتا ہے اس لئے روزہ کسر شہوت ہے اور شیطانی مکر و فریب سے بچنے کا نور بصیرت عطا کرتا ہے۔

## راہ عبادت کا دوسرا اندرونی دشمن

دوسرا عبادت و طاعت

نفس ایک حیثیت سے شیطان سے بھی زیادہ خطرناک دشمن ہے اس کی بلا تمام بلاؤں سے سخت ہے اسی اس کا فیصلہ کرنا ہی بہت مشکل ہے کیونکہ یہ دشمن انسان کا محبوب ہے اور محبوب کا عیب معلوم نہیں ہوا کرتا بلکہ اپنے نفس کے تمام عیوب اور اس کا محاسن اور کمال معلوم ہوتے ہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو سب فتنوں سے زیادہ نفس امارہ کا فتنہ ہے جس قدر عیوب و معاصی بندہ سے سرزد ہوتے ہیں اور وہ فتنوں میں پڑتا ہے وہ اکثر نفس ہی کے سبب پیش آتے ہیں اسی لیے پہلے خدا تعالیٰ کی نافرمانی شیطان سے سرزد ہوئی جس کا باعث کبر و حسد تھا جس کے سبب اس کی اسی ہزار برس کی عبادت رائیگاں گئی اور لعنت کا طوق گلے کا ہار ہوا وہاں اگر کوئی یہ کہنے والا اور راہ سعادت مار دیوا تھا تو یہی نفس امارہ حضرت آدم علیہ السلام دست و گریباں ہوئی اس کا سبب بھی شہوت اور نفس ہی تھا یعنی وہ میٹھی کی زندگی اور دائمی عیش کی لالچ سے بہلا میں پڑے۔ درخت سے نکل کر دنیا میں آئے اور آج بھی اسی نفس امارہ کے طفیل دنیا جہنم کدہ اور عیب و معاصی کا سرچشمہ بنی ہوئی ہے غرض نفس کا فتنہ تمام فتنوں سے زیادہ خطرناک اور انسان کو نصیحت اور ہلاکت میں ڈالنے والا ہے حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ نفس کا یہ حال ہے کہ وہ شہوت کے وقت جو پانا چاہتا ہے یعنی جب انسان کے دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ بالکل

جانور کی طرح عقل کو جواب دینا ہے کسی لعنت وملامت اور خوبی وبرائی کی پروا نہیں کرتا اور آگا پیچھا نہیں دیکھتا، غصہ کی حالت میں درندہ بنجاتا ہے، گناہ کی حالت میں لڑکا بنجاتا ہے، نعمت اور سرور وراحت کے وقت فرعون بن جاتا ہے، بھوک میں دیوانہ اور پیٹ بھرے پرستار ہوجاتا ہے۔ پیٹ بھرے تو نفس بیقابو اور اژدہا بنجاتا ہے اور بھوکا رہے تو غل مچاتا ہے بس اس کا حال گدھے کا سا ہے کہ دانا چارہ پادے تو لوگوں کو ستاتے اور کریہہ آوازوں سے لوگوں کے کان کھائے اور بھوکا رہے تو غل مچادے۔ (منہاج العابدین)

پس عقلمند اور عابد کو اس گھر کے بیحد مار استین اور خطرناک دشمن سے بچاؤ کی فکر کرنا بھی ضروری اور مقدم ہے جس کے بغیر ہدایت وسعادت کی راہ میں نہیں جاسکتیں لیکن یہ بھی یاد رہے کہ سرے سے نفس کو کچلنا ہی مقصود نہیں ورنہ انسان کی پیدائش ہی فضول ہوگی بلکہ کمال یہ ہے کہ اس کی پرورش اور تقویت تو اتنی کرے کہ زندگی قائم رہے اور عبادت کی قوت حاصل ہو اور اس کو کچلے اس حد تک کہ وہ اختیار میں رہے حد سے آگے تجاوز نہ کرے اور عبادت وطاعت سے منہ نہ موڑنے پائے۔

## نفس کو کینہ کر قابو میں لایا جاسکتا ہے

امام صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ نفس سرکش جانور کو جب دانہ گھاس نہیں ملتا تو وہ تابع ہوجاتا ہے دوسرے یہ کہ اس پر عبادت کا بہت سا بوجھ لادو اس واسطے کہ جب لد جائے پر بوجھ لادتے میں تو وہ نرم ہوجاتا ہے اور تیسرے یہ کہ خدا تعالیٰ سے مدد چاہے اور اس کے سامنے الحاح وزاری اور خضوع وخشوع کرے کیونکہ بغیر خدا کی استعانت کے نفس سے چھٹکارا نہیں ہوسکتا دیکھئے حضرت یوسف علیہ السلام باوجود پیغمبر ہونے کے فرمایا تھا ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی بیشک نفس برائی کی طرف بہت لے جانے والا ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔

نفس ہر وقت بدی کا حکم کرتا رہتا ہے اور شیطان سے مل کر اس کوشش اور جنبش میں رہتا ہے کہ قلب میں سے گوہر ایمان اور جوہر عصمت وعفت کو بجائے اور انسان کو معصیت کی کیچڑ میں دھنسائے مذکورہ بالا تینوں سے نفس سرکش ذرا بھی رام ہوجائے تو پھر اس کے منہ میں تقویٰ کا لگام لگادے۔

## تقویٰ کا لگام لگا دینے کا کیا مطلب ہے

اس کا مطلب یہ ہے کہ حتی الامکان اپنے آپ کو گناہوں سے اور معصیت شعاریوں سے بچائے اور عبادت خداوندی بجالائے اور اگر بھولے بھٹکے کوئی گناہ ہوجائے تو جلدی ہی توبہ واستغفار اور مزید عبادت سے اس کی تلافی کرے یاد رکھیے کہ آنکھ کان زبان دل اور شکم وفرج کو تابو میں رکھنے اور ان کی حفاظت بنگرانی کو اپنے اوپر لازم سمجھنے اور اسی کا نام واصل تقویٰ ہے یہ پانچوں حواس اعمال خبیثہ کا بیحد اہم ہیں انہیں پر بنا پائے آنکھ سے کسی نامحرم کو نہ دیکھو کان سے فحش اور فضول باتوں کے سننے سے روکے زبان کو غیبت وچغل سے روکے اور اس سے ذکر الٰہی کا کام لے دل سے خیال ماسوی کو نکالدے اور خدا کی محبت سے آباد کرے اور شکم وفرج کو حرام کھانے اور بیحیائی کے کام کرنے سے باز رکھے جس نے ان پانچوں اعضا کو اپنے قابو میں کرلیا یعنی ان کو خلاف شرع باتوں سے روک کر احکام الٰہی کی بجاآوری میں لگا دیا اس نے گویا دین کو مضبوط بنا لیا اور نفس نافرمان کو مطیع ومسخر کرلیا۔ روزہ کا مقصد یہی ہے کہ تمام اعضا کو گناہوں سے روک لیا جائے ان کو عبادت الٰہی میں لگادیا جائے اور اس طرح نفس امارہ کو سرکش کے مزہ میں تقویٰ کا لگام دیا جائے

خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ روزہ سے صفت اتقاء کے حصول کا ارادہ ہے اسے اصطفائی قلب ہوتی ہے، شیطان کے غلبہ وتسلط کی راہیں مسدود کرتا ہے اس کے مکر وفریب اور گناہوں سے بچنے کی بصیرت عطا کرتا ہے اور نفس سرکش کو مطیع ومنقاد کرتا ہے اس لئے اسلامی عبادت میں روزہ کو خاص امتیاز اور اہمیت حاصل ہے علاوہ ازیں اس کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اسے بھی ہوسکتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان میں بکثرت روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ چونکہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال رفع کئے جاتے ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال ایسی حالت میں اٹھائے جائیں کہ میں روزہ دار ہوں الغرض اسلامی عبادات میں اور کوئی عبادت بھی روزہ سے زیادہ وسیع ہوتی تو یقیناً آپ اسے اختیار فرماتے لیکن آپ نے شعبان میں عبادت روزہ کو اختیار فرمایا اس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہوا کہ اسلامی عبادت میں روزہ کو بہت بڑی وقعت اہمیت حاصل ہے اور روزہ نفس انسانی کچلنے کا ایک اہم ترین ہتھیار ہے۔

## روزہ کی فرضیت اور اس کی ابتدا

اللہ پاک اپنے کلام بلاغت نظام میں فرماتے ہیں یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے اس لئے کہ تم متقی بنجاؤ۔ یعنی مسلمانوں پر روزے کچھ انوکھے تم پر ہی فرض نہیں ہیں بلکہ تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ حضرت امام رازی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"یہ عبادت حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہر نبی اور ہر امت پر فرض رہی کوئی امت ایسی نہیں گذری جس پر اللہ پاک نے روزے فرض نہ کئے ہوں، یہ صرف مسلمانوں پر ہی فرض نہیں اور فائدہ اس کلام کا یہ ہے کہ عبادت صعب سخت ہے اور جب مشکل اور کٹھن چیز عام ہوجائے تو پھر اس کا برداشت کرنا آسان ہوجاتا ہے"

چونکہ روزہ کا مفہوم مختلف شکل میں تمام مذاہب اور اقوام میں پایا جاتا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہے لہٰذا ہر کہہ سکتے ہیں کہ روزہ کی ابتدا حضرت آدم سے ہوئی چنانچہ آپ ایام بیض یعنی چاند کی ہر تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کو رکھا کرتے تھے یہودی یوم عاشورا، ہفتہ اور دیگر مخصوص ایام میں روزے رکھتے تھے اور نصاریٰ کے یہاں ہماری طرح پورے رمضان کے روزے فرض تھے مگر انہوں نے جہاں اور بہت سے احکام میں تغیر وتبدل کیا وہاں روزوں کو بھی حسب منشا اپنی مرضی کے مطابق بنا لیا لیکن بہرحال عیسائیوں کا پروٹسٹنٹ فرقہ نواس کی مشقت سے آزاد ہے البتہ رومن کیتھولک فرقہ میں روزوں کا ایک رسمی رواج ابتک پایا جاتا ہے جس کا رواج چوتھی صدی مسیحی میں ہوا۔ اصل مذہب عیسویت کو ان کے رسمی روزوں سے دور کا بھی تعلق نہیں رہا یہودیوں میں کئی قسم کے روزے اب تک پائے جاتے ہیں ان کا روزہ پورے چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے اور افطار تک بعد سحری کی ممانعت ہے اسی طرح آتشپرستوں میں بھی روزہ کی رسم پائی جاتی ہے۔

ہندوؤں کے مختلف فرقے مختلف قسم کے روزے رکھتے ہیں بعض روزوں میں فقط اناج کا پرہیز ہوتا ہے صرف پھل وغیرہ کھائے جاتے ہیں اور مٹھائی دودھ وغیرہ نوش کئے جاتے ہیں بعض ایسا سخت روزہ رکھتے ہیں کہ ایک روز قبل مغرب روزہ کی نیت کرتے ہیں ۳۶ گھنٹے بعد کہیں تیسرے دن بعد طلوع افطار کرتے ہیں۔

گر دیگر اقوام کے روزے افراط و تفریط اور انسانی تغیر و تبدل کے سبب اپنی حقیقت کھو چکے صرف نام ہی نام باقی ہے ان مذاہب و اقوام کے روزے یا تو اتنے سخت اور مشکل ہیں کہ سوائے جوگیوں راہبوں اور مہنتوں کے کوئی رکھ ہی نہیں سکتا اور یا اتنے آسان ہیں کہ ان سے ضبط نفس تزکیہ روح کا مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ اس افراط تفریط میں پڑ کر یہ بالکل بے نتیجہ لغو اور فضول ہو چکے ہیں۔

غرض رمضان کے روزے ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہیں جن کا بلا عذر ترک کرنا سخت گناہ ہے جس کے عوض قیامت کے روز سخت باز پرس ہوگی اور روزوں کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔

**فلسفہ صیام** یہ ایک سلم حقیقت ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس کی قدر و منزلت کے سامنے اور رفعت و عظمت کے مقابلہ میں تمام جن و ملک سرنگوں اور خس بدنداں ہیں مگر اس وقت جبکہ انسان اپنے منشائے تخلیق کو قانون خداوندی کے ماتحت بطریق احسن و اکمل پورا کرے اور کلی طور پر خدا کی بجائے مگر ہمت کم ہیں ایسے انسان جو اپنے مقصد حیات کو صحیح طور پر پورا کرتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ انسان کے شرف و اعزاز کا معیار کیا ہے! جس انسان نے اپنے معیار فضیلت کو نہیں جانا اور یہ معلوم نہیں کیا کہ میں دنیا میں کیوں بھیجا گیا ہوں اس میں اور حیوان مطلق میں کوئی فرق و امتیاز نہیں۔

مگر یہاں مشکل یہ ہے کہ اگر انسان یہ معلوم بھی کر لے کہ میرا عروج و کمال یہ ہے کہ میں فطری زندگی اختیار کروں اپنی زندگی کا دستور العمل خدائی تعلیمات کو بناؤں اور اپنے دل و دماغ اور تمام اعضا سے خدا کی محبت و اطاعت کروں تو اس کو اس راہ کے رہزن اور راہ اطاعت کے ڈاکو شیطان اور نفس صراط مستقیم پر قائم نہیں رہنے دیتے اور قسم قسم کے مکر و فریب سے اس کی راہ مارتے ہیں سو ان دشمنان عبادت کی روک تھام اسلام نے یوں تو اپنی تمام جہادات میں ملحوظ رکھی ہے لیکن روزہ کے ذریعہ سے حاصل طور پر ان دشمنوں کی شکست ہی چاہی ہے بس اگر ہم فلسفہ صیام کے متعلق صرف اتنا ہی سمجھ لیں کہ روزہ ہر قسم کی خواہشات حیوانیہ کو مغلوب کرنے اور طبیعت کو صبر و تحمل کا خوگر بنانے کا سب سے اچھا طریقہ ہے تو کافی ہے مگر ہم اس چیز کو ذرا اور وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:۔

انسان میں جو چیز مانع ظہور احکام ملکیہ ہے وہ شدید قوتہ بہیمیہ ہے جبکہ حد سے زیادہ بڑھی ہوئی قوت بہیمیہ مانع ظہور احکام ملکیہ ہے تو واجب ہوا کہ اس کی عنود و برداشت کی جائے قوت بہیمیہ کھانے پینے اور لذات شہوانیہ میں منہمک ہونے سے تیز ہوتی ہے تو واجب ہوا کہ قوت بہیمیہ کو توڑنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ ان اسباب کو کم کر دیا جائے تاکہ قوت بہیمیہ ملکیہ کی فرمان برداری قبول کرے قوائے باطنی و ظاہر ملکیہ کے رنگ میں رنگے جائیں اور کمال انسانیت کا ظہور ہونے لگے اور اسی کا نام روزہ ہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں:۔ روزہ سموم نفسانیہ کے دفع کرنے کیلئے تریاق ہے۔

**سوال** آپ نے بتلایا ہے کہ روزہ خواہشات حیوانیہ کو مغلوب کرنے اور طبیعت کو صبر تحمل کا خوگر بنانے کا ایک اعلیٰ طریقہ ہے بیشک یہ بات علمی رنگ میں تو مان لینے کے قابل ہے مگر عملی رنگ میں ہمیں کلام ہے کیونکہ سال کے گیارہ مہینوں میں تو ہر شکم کو باد اور بھرتے رہنا اور صرف ایک مہینہ دن کو کھانے پینے سے رکے رہنا روزہ کا مذکورہ بالا مقصد پورا نہیں کرتا جیسا کہ مشاہدہ اور تجربہ بھی اس پر گواہ ہے ہم دیکھتے ہیں کہ روزہ دار مسلمان میں اس کا کوئی عملی نتیجہ مترتب نہیں ہوتا لہٰذا اس اشکال کو رد کر دیجئے۔

## سال میں صرف ایک ماہ روزے رکھنے میں کیا حکمت ہے؟ جواب صحت صورت و مقصود عوام الناس کی اخلاقی و روحانی تربیت ہو سو یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ان کو ایسے سخت کمر ہمت باندھنے اور نفس کشی کا حکم دیا جاتا جس کا برداشت کرنا عوام الناس کی طاقت سے باہر ہوتا اور جس کی پابندی کا روبار دنیا کی اور حقوق العباد کی ادائیگی میں مخل ہو جاتی ایسی حالت میں اسلام کی تعلیم اور مہمانیت میں کوئی فرق نہ رہتا اس کی تعلیم خلاف فطرت ہوتی دین و دنیا کیسا تھ ساتھ نہ چلایا جا سکتا اور حصول انوار کا مقصد پورا نہ ہوتا لہٰذا اسلام نے افراط تفریط سے اپنا دامن بچاتے ہوئے عوام و خواص سب کو اپنے دامن تربیت میں لے لیا اور سب پر یکساں تزکیہ نفس کی راہیں کھول دیں۔

عوام و خواص سب کا تزکیہ کرنے کے لئے سال میں ایک ہی ماہ مناسب اور مفید سمجھا لہٰذا اسلام نے جن بہی، ت رکھی مگر خواص کے تحمل و برداشت اور بڑھے ہوئے وقتی عبادت کو بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ ان کے لئے رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے ایام بیض کے روزے عاشورہ کا روزہ اور دیگر مستحب روزے رکھ دیئے اور اگر کسی میں پورے سال کے روزے رکھنے کی استطاعت ہو تو بہ شوق سے سوائے ایام مکروہ کے روزے رکھتا رہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"اور جبکہ اس پر عوام الناس کی طرف سے مہنگی نہیں ہو سکتی نہیں کیونکہ ان کے ساتھ دنیاوی ضروریات اور اموال ازدواج کی سراسر بربادی ہی لگی ہوئی ہے تو ضرور ہوا کہ ایک ایسا انتظام کیا جائے اور ایسا زمانہ رکھا جائے کہ یہ ظاہر ملکیت کے زمانہ میں اس کے مسرت و ابتہاج اور مقتضیات کو جان میں اور وقت مقررہ پر تلافی مافات کر لیں"۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

باقی رہا یہ امر کہ مسلمانوں میں روزہ رکھنے کا کوئی عملی نتیجہ مترتب نہیں ہوتا اور ان کی اخلاقی و روحانی حالت میں کوئی نمایاں اصلاح نہیں ہوتی تو یہ خود روزہ داروں کا قصور ہے نہ کہ اسلام کا اگر کوئی مریض دواؤں کا اچھی طرح استعمال نہیں کرتا اور پرہیز نہیں کرتا تو اس میں حکیم جی کا کیا قصور ہے اسی طرح اگر کوئی مسلمان روزہ کا مفہوم محض یہ سمجھ لے کہ کھانا پینا اور جماع نہیں کرنا چاہیئے اس کے علاوہ بدستور گناہوں میں منہمک رہے تو روزہ کا خاک بھی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

## رمضان شریف کے برکات و فضائل

مسلمانوں کا یہ مہینہ مبارک مہینہ ہے جس میں ہر مخلص مسلمان روزہ داری کی روحانی ترقی اور اکتساب سعادت کے لئے رحمت و برکت کے دروازے کھل جاتے ہیں معراج سعادت پر پہنچنے کی راہیں سامنے آجاتی ہیں روحانی دنیا کے پیشوائے اعظم کے ارشادات گرامی پر مسلمانان عالم عمل پیرا ہو کر روحانی دنیا کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں اور مادی دنیا والوں پر ہنستے ہیں دنیا کے بلند و پست اور آباد و ویران حصوں میں رات کے وقت کلام الٰہی کی شیریں اور روح پرور آوازوں سے خوب وارفتہ اجتماع سجا ہوتے ہیں آسمان کے لطیف نقاب میں سے ملائکہ مقربین عالم اسلام کی دلفریب دنیا کی دید سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور غروب آفتاب کے وقت فردوس کی روح پرور ہواؤں کی گدگدی سے روزہ داروں کے ہونٹوں پر بے پایاں راحت کا احساس ایک لطیف تبسم بنکر کھیل رہا ہوتا ہے۔ اللہ پاک اپنے کلام بلاغت نظام میں فرماتے ہیں:۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینٰت

من الھدیٰ والفرقان" ماہ رمضان جس میں کلام پاک اتارا گیا وہ کلام پاک جس میں لوگوں کے لئے رہنمائی ہے اور جس میں ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کرنے کے احکام ہیں"۔ اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ رمضان وہ مبارک اور خیر و برکت والا مہینہ ہے جس میں کلام الٰہی جیسے اول نازل ہوا گویا بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی بعثت اور مذہب اسلام کی ابتدا اسی مہینہ میں ہوئی۔

## رمضان زادِ آخرت کی تیاری کا مہینہ ہے

مذکورہ بالا آیت سے برکت اور روزوں کی فرضیت کی تمام قسم منفرد اس بات میں ثابت ہوتی ہے کہ یہ پورا مہینہ زادِ آخرت کی تیاری کے لیے وقف کر دیا جائے گیارہ مہینے کھانے پینے میں مشغول رہے اور خواہشات نفسانی کو اندازہ سے پورے کرنے میں گزارے تو اس ایک مہینہ میں اپنا گزشتہ محاسبہ کیا جائے اور نیکیت کا اظہار کیا جائے۔

یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں ہر اہل اسلام کے لیے خصوصاً اور تمام عالم کے لئے عموماً خیر و برکت اور تکمیل ہدایت کا ظہور ہوا اور فرائض کو ضروری احکام سے لیکر پس ہونا چاہیئے کہ اس مہینہ میں اپنی اعمالی خطاؤں کو یاد کر کے روحانی فتوحات کو حاصل کرنے کی اہمیت ہوتی ہے ثابت ہوتا ہے کہ ہر الہامی کتاب کو توفیق ہوئی اور اس مہینہ کی ذرہ ذرہ جگمگا اٹھے۔

## رمضان میں شیاطین مقید ہو جاتے ہیں

حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جب رمضان مبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں سرکش شیطانوں کے ہر دو ہاتھ پیر زنجیروں میں ڈال کر ان کو دریا پار کرا دیا جاتا ہے اور ضیافت جنت تیار کر دیتے ہیں یعنی اس ماہ میں جو کچھ کوشش تو اپنے شیطان کو بہکانے کی اور بالخصوص شیطان دونوں کے بہکانے سے اس مہینہ میں شیطان کو غلبہ جنت مقید کر دیئے جاتے ہیں مگر چونکہ نفس آزاد رہتا ہے اس لئے لوگ بدستور گناہوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں اور اس فرمان رسول کے مطابق ہو سکتے ہیں کہ اس ماہ میں جو غیر معمولی مخالفتیں کا ظہور ہوتا ہے وہ شیطان کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اس ماہ میں صرف نفس ہی کی وجہ سے ہوتا ہے چنانچہ ان آیہ میں کیفیت معاصی سے ذہنیت شق اور قلب تاریک ہو جاتا ہے اس لئے لوگ اس کی علامت پر توبہ کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک رمضان سے ختم ہونے اور دوسرے رمضان کے شروع ہونے تک جو گناہ ہو جاتے ہیں کفارہ ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبائر سے بچتا رہے تاہم کے بعد روزوں کی برکت سے اس ماہ میں جو گناہ ہو جاتے ہیں ان کے بعد رمضان تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اسی طرح ہر نماز سے نماز تک کے گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے اور جب ایسی ہیں ہر نماز میں ہمارے گناہ معاف کرا سکتا ہے تو ان کی معافی کے لئے ہمیں کیا کچھ نہ کرنا چاہیئے۔

یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں ایک ایسی فضیلت و بزرگی والی رات ہے جس میں عبادت کرنا لاکھ مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے ہماری امت اس ماہ میں راتوں کو جاگ کر اس عبادت کو حاصل کرتے رہتے ہیں آئندہ آنے والی آفرشادی کے راتوں کو بیدار رہ کر عبادت میں گزارتے ہیں اور یہ فضیلت ہمیں وہ ہے بصیرت اور مردہ مسلمان جو اس عظمت و بزرگی والی رات کو بھی غفلت و بیہودگی میں کھو دیتے ہیں۔

یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں مسلمانوں کی شاہ ابی روح اور تزکیہ نفس کا سامان تمام مہیا ہوتا ہے جس میں روزہ دار کا چلنا پھرنا، الناسبحانہ کہنا، سونا جاگنا اور تمام افعال عبادت میں لکھی جاتے ہیں اور ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔

## رمضان کو رمضان کیوں کہتے ہیں

بنیادی میں ہے کہ رمضان کو رمضان اس لئے کہتے ہیں کہ لرمض الذنوب فیہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ جس نے رمضان کو ایمان و احتساب یعنی نیک نیتی کے ساتھ گزارا اس کے پچھلے گناہ بخشے جائیں گے تفسیر کبیر میں ہے "رمضان کو اس نام کے ساتھ اس لئے موسوم کیا جاتا ہے کہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ رمضان کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بندوں کے گناہوں کو جلا دیتا ہے" مجاہد کہتے ہیں کہ رمضان اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے نیز حضور اکرم صلعم سے روی ہے کہ یہ مت کہو کہ رمضان آگیا اور رمضان چلا گیا بلکہ یوں کہو کہ شہر رمضان آگیا اور شہر رمضان چلا گیا کیونکہ رمضان اسماء اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

## تمام آسمانی کتابیں ماہ رمضان میں نازل ہوئیں

(ماہ رمضان المبارک اور برکتوں میں سے بہت بڑی فضیلت و برکت یہ ہے کہ اسی ماہ مقدس میں بندے خدا کے کلام سے آشنا ہوئے اور اسی ماہ میں تکمیل ہدایت کے متعلق آسمانی وحیوں کی تمام کتابیں اور صحیفوں پر ہدایت و معلومات کی راہیں کھلتی رہیں چنانچہ رمضان کی پہلی رات میں صحف ابراہیم پہلی رات میں توراۃ چھٹی رات میں انجیل بارہویں رات میں زبور اور اٹھارہویں رات میں قرآن مجید کو نازل کیا۔ قرآن مجید کے رمضان میں اترنے کا مطلب یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور پھر موقعہ بموقعہ تھوڑا تھوڑا رسول خدا پر اترتا رہا۔

## مسائل صیام

**رویت ہلال کے مسائل** شعبان کی ۲۹ تاریخ کو رمضان کا چاند دیکھنے کی جو کوشش کی جاتی ہے اس کے متعلق مسلمانوں پر دو واجب کفایہ ہے یعنی اگر کسی بستی کے ایک مسلمان نے بھی چاند دیکھ لیا تو کوشش کی تو چاند نہ دیکھنے کا حکم سب کے لئے ساقط ہو جائے گا اگر ۲۹ تاریخ کو گرد و غبار کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو شہادت کے بعد ۳۰ تاریخ کو روزہ رکھنا چاہیئے۔

اگر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو چاند نظر نہ آنے کی وجہ سے ظن غالب تھا کہ شعبان کی ۳۰ تاریخ کو ہوگا اور ابر وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آیا تو ایسے شک کے دن روزہ نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ حدیث میں آیا ہے من صام الیوم الذی یشک فیہ عصی اللہ ورسولہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی مگر یہ روزہ نہ رکھنے کا حکم حضرت امام شافعی کا ہے حضرت امام احمد کے نزدیک اس روز کا روزہ واجب ہے اور حضرت امام اعظم کے نزدیک نفل کی نیت کرنا جائز ہے مگر رمضان کی نیت سے ناجائز اس نیت سے ہی جائز نہیں کہ اگر کل رمضان ہے تو روزہ رکھوں گا روزہ نہیں علمائے محققین نے اس اختلاف میں ایک نکتہ کا ملک یہ بتلایا ہے کہ قاضی متقی اور خاص

علماء رشک نالے دن نفل کی نیت سے روزہ رکھیں گے عوام کو حکم نہ دیں۔

## رویت ہلال کی گواہی

گردو غبار کی حالت میں صرف ایک شخص مسلمان عادل کی گواہی مقبول ہوگی اور عادل وہ ہے جو برائیوں کی نسبت نیکیاں زیادہ کرتا ہو اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور شوال دونوں میں بڑی جماعت کی شہادت معتبر ہوگی بڑی جماعت کیلئے پچاس آدمیوں کی تعداد مقرر ہے (کنز الدقائق)

اگر کوئی رمضان کا چاند دیکھے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے تو خود اس کو روزہ رکھنا چاہئے اگر نہ رکھیگا تو قضا بلا کفارہ لازم آئے گی جہاں حاکم شرعی نہ ہو وہاں رویت ہلال کی گواہی مسجد میں لوگوں کے سامنے دینی چاہئے اور لوگوں کو اس ایک شخص عادل کی گواہی پر اعتبار کر کے روزہ رکھنا چاہئے اگر لوگوں نے اس کی گواہی قبول کر کے روزہ رکھ لیا مگر خود نہ رکھا تو اس پر کفارہ لازم آئیگا (جامع الرموز)

اگر شہر میں عام طور پر یہ مشہور ہو کہ چاند ہو گیا ہے مگر تحقیق و تلاش کے بعد کوئی ایسا آدمی نہ ملے جو خود اپنی آنکھوں سے چاند دیکھنے کی گواہی دے تو یہ خبر قابل اعتبار نہ ہوگی۔

## روزہ کی تعریف

روزہ کے لغوی معنے صرف رک جانے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں روزہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان کھانے پینے اور جماع کرنے سے رک جائے۔ اور روزہ کا وقت صبح صادق کے نکلنے سے غروب آفتاب تک روزہ کا وقت ہے اللہ پاک فرماتے ہیں کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر (تم رات بھر کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو فجر کے سیاہ ڈورے سے سپید ڈورا ظاہر ہو جائے یعنی جب فجر کاذب سے فجر صادق کھل جائے تو پھر کھانے پینے سے رک جاؤ ثم اتموا الصیام الی اللیل پھر روزہ کو رات تک پورا کرو۔

## روزہ کے ادا کی شرطیں

روزہ کی فرضیت کا سبب ماہ رمضان کا سر دست ہے اور رمضان کا چاند دیکھنے یا شعبان کے پورے تیس دن ہو جانے سے ثابت ہو جاتا ہے پھر اس کی ادائیگی ہر مسلمان بالغ اور عاقل پر جب پر روزہ رکھنا فرض ہو جاتا ہے کیونکہ روزہ اسلام کا رکن اعظم اور سب سے بڑی اہم عبادت ہے تمام امت اسلامیہ کا اس کی فرضیت پر اجماع ہے کسی کو اس کی فرضیت کا انکار نہیں سوا منکر کافر اور نہ رکھنے والا فاسق ہے اس کا بلا عذر شرعی ترک کرنا خطا کی نافرمانی ہے اور عبدیت کے دائرہ سے نکلنا ہے فرضیت روزہ کی تین شرطیں ہیں اسلام، بلوغ اور درستگی ہوش و حواس۔ روزہ کے ادا ہونے کی دو شرطیں ہیں تندرستی اور افاقہ اسی لئے بیمار کو بیماری کی حالت میں اور مسافر کو حالت سفر میں افطار کر لینا یعنی روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن پھر قضا دینا لازم ہے۔ روزہ کے صحیح ادا ہونے کے لئے حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے جو عورت حائضہ ہو یا نفساء ہو اور یا روزہ کی حالت میں حیض و نفاس میں مبتلا ہو جائے تو اس کا روزہ نہ ہوگا اور قضا لازم آئیگی۔

## روزہ کے اقسام

روزہ تین قسم کا ہوتا ہے فرض، واجب نفل رمضان کے روزے ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہیں بشرطیکہ وہ معذور نہ ہو اسی طرح کفارہ کے روزے رکھنے بھی فرض ہیں نذر معین یا غیر معین کے روزے رکھنے واجب ہیں ان کے علاوہ باقی سب روزے نفل ہیں۔ رمضان کے علاوہ نفلی روزے بعض تو ایسے ہیں جو سال میں آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ہر ماہ میں آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ہر ہفتہ میں آتے ہیں اور یہ ہیں ہفتہ کا روزہ عاشورہ کا روزہ عشرۂ ذی الحجہ کے روزے عشرہ محرم کے روزے اور ایام بیض کے روزے اور ہر جمعرات جمعہ ہفتہ کے روزے۔ حدیث شریف میں آیا ہے صوم یوم من شہر حرام افضل من صوم ثلاثین من غیرہ وصوم یوم من رمضان افضل من ثلاثین من شہر حرام شہر حرام کا روزہ غیر مہینوں کے روزے سے تیس حصہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور رمضان کا روزہ شہر حرام کے روزہ سے تیس حصہ فضیلت رکھتا ہے۔ اشہر الحرام یہ چار مہینے ہیں ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور رجب۔ اور عید الفطر عید الاضحی اور ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخوں کے روزے رکھنے حرام ہیں۔ حدیث میں ان ایام کے روزے رکھنے کی سخت ممانعت آئی ہے۔

## نذر معین اور غیر معین کے روزے

اگر کوئی شخص ندامانے کہ میرا فلاں کام پورا ہو گیا تو میں اللہ کے لئے اتنے روزے رکھوں گا نذر معین یہ ہے کہ کوئی تاریخ یا دن مقرر کرے مثلاً یہ کہے کہ یا اللہ میرا فلاں کام ہو گیا تو میں جمعہ کو یا فلاں تاریخ کو روزہ رکھوں گا اور نذر غیر معین یہ ہے کہ دن اور تاریخ وغیرہ کچھ نہ مقرر کرے یا ویسے ہی حصول ثواب کی نیت سے نذر مان لی کہ میں خدا کے واسطے اتنے روزے رکھوں گا پس اگر کوئی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے اور اگر نہ رکھیگا تو ترک واجب کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔ نذر معین کے روزے کے لئے رات ہی سے نیت کرنا افضل اور مستحب ہے اگر رات سے نیت نہ کی تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے نیت کرے تو بھی جائز ہے کیونکہ جب دن اور تاریخ پہلے ہی سے معین ہے تو اب وقت پر رات سے مقرر کرنا کچھ ضروری نہیں ہاں افضل اور مستحب ہے مگر دوپہر سے قبل نیت کرنا ضروری ہے بس فقط! اتنی نیت کافی ہے آج میرا روزہ ہے۔ اگر نذر کے دن قصداً روزہ کھا لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یاد نہ رہا اور یا قصداً نذر کا روزہ نہ رکھا تو اس صورت میں نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا قضا کا روزہ ادا ہو جائے گا۔

نذر غیر معین کے روزہ میں رات سے نیت کرنی ضروری ہے تاکہ نذر ادا ہو جائے اگر رات سے نیت نہ کی بلکہ صبح ہونے کے بعد نیت کی تو نذر ادا نہ ہوگی بلکہ نفلی روزہ ہو جائیگا۔

## نفل روزہ کی نیت

نفل روزہ کی نیت دو طرح سے ہو سکتی ہے اول تو اس طور پر کہ دل میں خیال کر لے کہ میں نفلی روزہ رکھتا ہوں دوسرے یہ کہ نفل کی قید بھی نہ لگائے بلکہ صرف یہ نیت کرے کہ میں روزہ رکھتا ہوں دونوں صورتوں میں نیت صحیح ہو جائے گی نفل روزہ کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ رات ہی سے نیت کرے بلکہ اگر دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے بھی نیت کرے تو صحیح ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو اور نہ کوئی ایسا کام کیا ہو جو روزہ کے منافی ہے نفل کا روزہ نیت کرنے سے واجب ہو جاتا ہے لہذا اگر کسی نے صبح کو یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے اور پھر دن میں کسی وقت توڑ دیا تو اس کی قضا واجب ہے۔ ہاں اگر کسی نے ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھوں گا لیکن صبح ہونے سے قبل ارادہ بدل گیا اور روزہ نہ رکھا تو قضا واجب نہیں۔ شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کے لئے نفل روزہ رکھنا جائز نہیں اگر اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھا اور توڑ دینے کو کہا تو روزہ توڑ دینا چاہئے اور جس روز قضا رکھنے کہے اس دن قضا رکھ لے۔

اگر کسی نے عید کے دن نفلی روزہ رکھ لیا تو اس کا توڑ دینا واجب ہے اور قضا ضروری نہیں نیز مہمان کی خاطر سے میزبان کے لئے اور میزبان کی خاطر کے لئے مہمان کو نفلی روزہ توڑ دینا جائز ہے تاکہ ایک دوسرے کی دلشکنی نہ ہو۔

## رمضان کے روزہ کی نیت

روزہ میں نیت شرط ہے اور نیت کے معنے

دل کے ارادے کے ہیں اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور دن بھر کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہ ہوگا۔ رمضان کے روزہ کی نیت اگر رات سے کرلی تو مسنون اور افضل ہے اگر رات سے نیت نہ کی صبح ہوگئی اور صبح کو روزہ کا ارادہ کر لیا تو روزہ صحیح ہوگا کیونکہ رمضان کے روزہ کی نیت آدھے دن تک کرسکتے ہے یعنی تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک اس کے بعد اگر نیت کرے گا تو معتبر نہ ہوگی۔

رمضان شریف کے روزہ کی بس اتنی نیت کرلینی کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہو یا رات کو آدمی سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہوگا بس اسی قدر نیت کرنا کافی ہے زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سحری کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کرلیا کرے بصوم غد نویت من شھر رمضان۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کچھ کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کھانا پینا بلاشبہ درست ہے خواہ نیت کی ہو یا نہ۔

**مسئلہ** اگر کسی نے نیت مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اللہ کے لئے ایک یا دو روزہ رکھوں گا اس اثنار میں رمضان کا مہینہ آگیا اور اس نے اسی نذر کے روزہ کی نیت کی رمضان کے روزہ کی نیت نہ کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ادا ہوگا نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا۔ **مسئلہ** اگر پچھلے رمضان کا روزہ قضا ہو گیا تھا اور پورا سال گذر گیا اب تک قضا شدہ روزہ کو ادا نہیں کیا یہاں تک کہ دوسرا رمضان آگیا اور اس رمضان میں گزشتہ قضا شدہ روزہ کو ادا کرنے کی نیت سے روزہ رکھا اور یہ نیت کی کہ جو روزہ قضا ہوگیا ہے اس کو ادا کرنے کے لئے کل میرا روزہ ہوگا تو اس صورت میں ہی قضا شدہ روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ موجودہ رمضان ہی کا روزہ ادا ہوگا۔

## سحری کے مسائل

روزہ کے لئے سحری کھانا مسنون اور باعث ثواب ہے اگر بھوک نہ ہو اور کھانے کی خواہش نہ ہو تو نہ کھائے مگر دو ایک چھوہارے ہی کھالے اگر اتنا بھی کچھ نہیں تو پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لے تاکہ سنت پر عمل ہو جائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحری کھایا کرو اس میں برکت ہوتی ہے۔ سحری برکت کی چیز ہے کچھ نہ ہو تو پانی کے چند گھونٹ ہی پی لیا کرو۔ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں سحری میں ہی غذا کھجور ہے (ابوداؤد) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا بن سایہ کو سحری کے کھانے پر یہ فرما کر بلایا یا عرباض مبارک غذا کی طرف آؤ (ابوداؤد)

**مسئلہ** اگر کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال کیا کہ ابھی رات باقی ہے کچھ کھا پی لیا پھر معلوم ہوا کہ سحری صبح ہو جانے کے بعد کھائی تھی تو روزہ نہ ہوگا قضا لازم آئے گی مگر پھر بھی کچھ کھانا پینا نہیں چاہیئے بلکہ روزہ داروں کی طرح رہے جہاں تک ہو سکے سحری دیر کرکے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر بھی نہ کرنی چاہیئے کہ صبح ہو جائے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے اگر سحری میں اتنی دیر ہوگئی کہ صبح ہو جانے کا شبہ پڑ گیا، اور معلوم ہوگیا کہ واقعی صبح ہوگئی تھی تو بلاشبہ کھانا لازم آئیگی، اگر شبہ ہی رہا یقینی طور پر معلوم نہ ہوا کہ صبح ہوگئی تھی تو پھر قضا بھی نہیں۔

## سحری کھانا کیوں ضروری ہے

دیگر اہل کتاب کے لئے سونے کے وقت تک تو ایام صیام میں کھانا پینا اور جماع کرنا جائز تھا یعنی سو جانے کے بعد کھانے پینے وغیرہ کی ممانعت تھی اور شریعت اسلامی میں بھی ابتداء میں یہی حکم تھا لیکن ایک مرتبہ قیس بن صرمہ نے ایام رمضان میں روزہ رکھا افطار کے وقت جو کہ کوئی چیز موجود نہ تھی اس لئے ان کی بیوی کہیں سے کچھ کھانے پینے کے لئے لینے گئیں بیوی کو آنے میں دیر ہوئی اور قیس سو گئے بیوی یہ دیکھکر مجبور ہوگئیں اور انہوں نے جگانا مناسب نہ سمجھا اور نہ انھیں شریعت اسلامی کے بموجب اٹھانے کا کوئی حق تھا اس لئے بھوکا قیس نے بغیر سحری کے روزہ رکھ لیا جب دوپہر کا وقت ہوا تو شدت کمزوری و نقاہت سے ان پر حالت غشی طاری ہوگئی حضور اقدس کو اطلاع ہوئی تو آپ نے تشریف لاکر استفسار حال فرمایا قیس نے رات کا واقعہ بیان کر دیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی صبح صادق کے بعد صبح صادق نہ نکل آئے اس وقت تک کھاتے پیتے رہو اس آیت کے نزول کے بعد بلا کھٹکے روزہ شروع ہوگیا اور سحری کھانے کی اجازت مل گئی تاکہ بدن میں نشاط اور چستی قائم رہے اور صف واضحمحال عبادت الٰہی کی بجاآوری سے بازو نہ رکے چنانچہ ابن ماجہ میں حضور کی ایک حدیث ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دوپہر کو تھوڑی دیر سو کر رات کے قیام میں آسانی پیدا کرو۔

اللہ اللہ شریعت اسلامیہ کی کیسی فطرت شناسی اور آسانی ہے کہ سحری کی اجازت دیکر عوام کو تنگی اور تنگی سے بچا لیا، جبھی تو ہم کہتے ہیں کہ اسلام ہی ایک فطری مذہب ہے اور جس میں دین و دنیا دونوں ہمدوش ہو چلتے ہیں اگر نفس کو اتنی سختی اور تنگی میں ڈال دیا جائے کہ وہ عبادت کی قوت حاصل نہ کرسکے تو ان کا مقصد تخلیق ہی فوت ہوتا ہے اس لئے شریعت اسلام نے صوم رمضان پر سحری کے ذریعہ عبادت الٰہی کی قوت حاصل کرنے کی اجازت دیکر نفس کی کمزوری کا تدارک مفہوم واضح کر دیا۔

## صبح کاذب اور صبح صادق کی پہچان

جو اہل الفضائی میں ہے کہ سحری کھانے کا وقت رات کا پچھلا حصہ یعنی رات کا چوتھا حصہ ہے اور صادقین

## روزہ کس چیز سے افطار کرنا مسنون ہے

مسنون یہ ہے کہ چھوارں سے افطار کرے یہ مسنون بھی ہے اور باعث ثواب بھی اگر چھوارے نہ مل سکیں تو پھر پانی بہتر ہے اگر آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً روٹی چاول اور شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزہ میں نہیں آتا البتہ بہتر یہ ہے کہ پہلے وغیرہ کوئی دوسری چیز ہو اور کھجور وغیرہ تو سب سے افضل ہے۔

اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کیا جائے تو نہ روزہ دار کا ثواب کم ہوتا ہے اور نہ افطار کرانے والے کا بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرا دے تو اس کے صغیرہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں اس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملتی ہے اور اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا روزہ دار کو روزہ رکھنے کا اس پر مزید لطف اور خدا تعالیٰ کا احسان یہ ہے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی کیا رب بے نیاز کے ہاں ثواب کا کچھ گھاٹا ہے کہ ایک کے ثواب میں کمی کر کے دوسرے کو دے۔

صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کسی میں روزہ افطار کرانے کی گنجائش نہ ہو تو خدا اس ثواب کو کیسے حاصل کر سکتا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی دودھ کے ایک گھونٹ یا چھوارے کے ایک ٹکڑے یا پانی کے ایک گھونٹ سے ہی کسی کا روزہ کھلوا دیگا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی وہی ثواب عطا فرما دے اور اگر کوئی ہمت اور گنجائش نہ ہو پیٹ بھر کر روزہ دار کو کھانا کھلا دیگا تو اللہ تعالیٰ اس کو خاص میرے حوض سے پلائیگا۔

حرام اور مشتبہ چیزوں سے روزہ افطار نہ کرے بلکہ صرف اپنی کمائی کی حلال چیز سے افطار کرے بعض لوگ نمک کی کنکری سے روزہ افطار کرنے کو ثواب کا باعث سمجھتے ہیں یہ خود ساختہ اور غلط عقیدہ ہے۔ اگر روزہ افطار کرنے اور رکعات پڑھنے کی وجہ سے نماز جماعت میں دس بارہ منٹ کی تاخیر ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

## افطار کے وقت کی دعا

افطار کا وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے روزہ دار کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے روزہ افطار کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ یعنی اے میرے رب میں نے روزہ رکھا تجھی پر میرا یقین ہے اور تیرے رزق ہی سے میں نے روزہ کھولا اور روزہ افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی یعنی پیاس گئی رگیں آرائش میں ڈالی گئیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا اجر ثابت ہو گیا۔

**مسئلہ** اگر ابر و غبار کی وجہ سے یہ سمجھکر کہ وقت ہو گیا ہے روزہ کھول ڈالا اور اس کے بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو ان صورت میں بھی قضا بلا کفارہ لازم آئیگی۔

## ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

اگر بھول کر کچھ کھا پی لیا یا بلا اختیار حلق میں گرد و غبار یا مچھر مکھی چلی گئی یا آپ سے آپ قے اور تباکو کوٹتے وقت آٹا یا تباکو اڑ کر حلق میں پہنچ گیا یا کان میں پانی چلا گیا یا خود بخود نیند آ گئی یا خواب میں منی نکل گئی احتلام ہو گیا اور یہ سب اگر خود بخود ٹوٹ جائے تو ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔

نیز آنکھ میں دوا ڈالنے سے یا شبہ سونگھنے اور مکھی نگل جانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگر قصداً قے کی مگر ہتھیلی بھی یعنی منہ بھر کر نہیں تو روزہ نہیں جاتا۔ اگر کوئی روزہ میں بھول کر کچھ کھا پی رہا ہو ہلانے کے خدشہ سے روزہ ترک کر دینا جائز نہیں انا للہ کہکر دودھ پلانا ہے اور اگر ضعیف دنا توا کا دودھ نہ پیئے تو پھر روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

اگر خدانخواستہ مسواک وغیرہ کرتے میں روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن اتفاقاً دن بھر سے قبل اپنے تو روزہ میں کچھ فرق نہیں آتا اگر خواب دن کے ارادہ سے سفر میں رہ پڑا اور اتنک کچھ کھایا پیا اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل ہاں اگر دوپہر کے بعد گھر پہنچا یا دوپہر کے بعد اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا تو روزہ میں خلل نہیں آتا ہاں پہنچتا ہوا اور بیماری بڑھ جانے غسل کی حاجت ہو گئی تو اس سے بھی مطلقاً روزہ میں کوئی خلل متصور نہ کوئی رائے قائم دن ہے نہ دے۔

## روزہ کے ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کی صورتیں

**مسئلہ** اگر گوشت کا ریشہ یا غذا کا کوئی ریزہ دانت میں رہ گیا اور اس کو خلال سے کریدکر نکالا یا خود بخود حلق میں چلا گیا تو وہ اگر چنے سے کم ہے تو روزہ نہ ٹوٹے گا یا اگر چنے کی برابر یا اس سے بڑا ہے تو روزہ ٹوٹ جائیگا مگر یہ صورت تو اس وقت ہے جبکہ منہ سے باہر نکال کر نہ کھایا ہو اور اگر منہ سے نکال کر دوبارہ کھا لیا یا وہ خود منہ سے نکل آیا اور دوبارہ کھا لیا تو ہر صورت روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ چنے سے کم ہو یا زیادہ۔

**مسئلہ** روزہ کی حالت میں مرد و عورت کا صاحب لیٹنا اور بوس و کنار کرنا جائز ہے ہاں اگر جوانی کا آتا جوش ہو کہ خواہش کو ضبط نہ کر سکے اور انزال ہو جانے کا خوف ہو تو یہ تمام باتیں ناجائز ہیں۔

**مسئلہ** اگر کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ بھی یاد تھا تو روزہ ٹوٹ جائیگا قضا واجب ہو گی کفارہ نہیں۔

**مسئلہ** جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ انزال ہو یا کامل ادخال ہو یا نہ ہو ہر صورت قضا و کفارہ واجب ہیں۔

**مسئلہ** اگر کسی نے روزہ کی حالت میں ناس لی یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب میں عمل لیا یا دوا نہیں پی یا عورت نے روزہ کی حالت میں پشاب کے مقام میں کوئی دوا رکھ لی یا پشاب کے مقام میں تیل وغیرہ ڈالا تو ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضا واجب ہو گی کفارہ واجب نہ ہو گا البتہ اگر مرد نے پشاب کے مقام میں دوا ڈالی یا تیل بھگا یا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

**مسئلہ** اگر کوئی عورت غافل لیٹی تھی یا مرض کی وجہ سے مدہوش تھی اور اس سے کسی نے جماع کیا تو عورت کا روزہ ٹوٹ جائیگا قضا دینی پڑے گی کفارہ لازم نہ آئیگا اور مرد پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

**مسئلہ** اگر منہ سے خون نکلا اور تھوک کے ساتھ اس کو نگل جائے اور خون کا مزہ حلق میں معلوم ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر خون کی مقدار تھوک سے کم ہو اور نگلنے کے وقت اس کا مزہ حلق میں نہ معلوم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

**مسئلہ** اگر کسی کو روزہ میں قے ہوئی اور اس نے یہ سمجھکر کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا قصداً کچھ کھا پی لیا تو قضا واجب ہو گی کفارہ نہیں اور اگر سرمہ لگایا یا فصد

ہمدانی یا سرسام تبدیل ہوا اور ان باتوں سے یہ سمجھکر کہ روزہ ٹوٹ گیا قضا کھا پی لیا تو اس صورت میں قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

## قضا و کفارہ کا قاعدہ کلیہ

اگر روزہ قصداً توڑا ہو یا ایسا فعل کیا ہو جس سے روزہ کا قصداً توڑنا معلوم ہوتا ہو تو کفارہ و قضا دونوں واجب ہیں اور بغیر قصد کے صرف قضا لازم آئیگی کفارہ واجب نہ ہوگا (۲) روزہ کے توڑنے سے کفارہ اسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے اگر رمضان شریف میں روزہ نہ توڑے مثلاً نفل روزہ کو توڑ ڈالے یا نذر کے روزہ کو توڑے اور یا رمضان کا قضا شدہ کیا ہوا روزہ توڑے تو کسی صورت میں کفارہ نہیں ہے رمضان کے زمانہ میں ہی اگر رات سے روزہ نہ رکھا ہو یا حیض و نفاس آنے لگا اور کچھ کھانا پینا شروع کر دیا تو ایسی حالت میں بھی کفارہ نہیں صرف قضا ہے۔

## کفارہ کا بیان

رمضان شریف کا ایک روزہ بلا عذر قصداً توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے تک لگاتار روزے رکھے تہوڑے توڑے کر کے رکھنے اور ناغہ کر کے بقیہ روزے پورے کرنے سے نماز نہیں اگر کسی وجہ سے دو ایک روزے ناغہ ہو جائیں تو از سر نو دو مہینے کے روزے رکھنے چاہئیں ہاں جتنے روزے حیض کی وجہ سے بیچ میں ناغہ ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں پاک ہونے کے بعد بقیہ روزے پورے کرے اگر کفارہ کے درمیان نفاس ہو گیا اور اس وجہ سے کچھ روزے ناغہ ہو گئے تب بھی کفارہ کے جتنے روزے ادا کر لئے ہیں وہ سب باطل ہو گئے از سر نو دو ماہ کے روزے رکھنے چاہئیں اور اگر کسی بیماری کی وجہ سے درمیان میں چند روزے ناغہ ہو گئے تب بھی از سر نو رکھنے ضروری ہیں اگر کفارہ کے روزے ادا ہو رہے تھے اور درمیان میں رمضان آگیا تب بھی کفارہ صحیح نہ ہوا از سر نو کل روزے رکھے اگر کسی کو روزہ در رکھنے کی طاقت نہ ہو اور کفارہ کے روزے نہ ادا کر سکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام خوب پیٹ بھر کر اپنی توفیق کے موافق کھانا کھلا دے کفارہ ادا ہو جائے مسکینوں میں بڑے آدمی ہونے چاہئیں بچے نہ ہوں دو بچہ ایک شمار میں آئیں۔ **مسئلہ** اگر مسکینوں کی روٹی ہو تو کچی روٹی کھلانی ہی درست ہے اور اگر جو یا چرسے وغیرہ کی روٹی ہو تو اس کے ساتھ سالن ہونا بھی ضروری ہے **مسئلہ** اگر کھانا نہ کھلائے بلکہ مسکینوں کو آٹا دیدے تب بھی درست ہے بلکہ یہ بہتر ہے کہ ایک سیر گیہوں یا ساتھ روپیہ کے جو کے بجائے اس کی قیمت دیدے تب بھی درست ہے اگر ایک ہی مسکین کو دو ماہ روز اسی طرح دن تک صبح و شام کھانا کھلاتا رہے یا آٹا کی ساڑھے تین سیر قیمت دیتا رہے تب بھی کفارہ ادا ہو جائیگا مگر ۲۰ دن کا اوسط حساب کر کے ایک فقیر کو ایک دن دینا صحیح ہے **مسئلہ** اگر کسی فقیر کو اوسط کی مقررہ مقدار سے کم دیا جائے تو کفارہ ادا نہ ہوگا **مسئلہ** اگر ایک رمضان کے چند روزے توڑ ڈالے تو کفارہ سب کا اسی طرح ہے کہ ایک روزہ کا ساٹھ مسکینوں کو دینے ضروری نہیں ہاں اگر کفارہ رمضانوں کے مختلف روزے توڑے تو ہر رمضان کا الگ الگ کفارہ دینا ہوگا

## قضا روزہ کب اور کس طرح ادا کیا جائے

اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے کچھ روزے قضا ہو گئے ہوں تو جہاں تک ہو سکے رمضان کے بعد جلد ادا کرنے کی کوشش کرے کیونکہ موت کا کوئی اعتبار نہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور روزے سر پر رہیں اور آخرت میں مواخذہ دینا پڑے روزہ کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے نیت کرنی ضروری نہیں بلکہ جتنے روزے قضا ہو گئے ہوں اتنے روزے رکھ لے۔

**مسئلہ** قضا روزہ رکھتے وقت رات سے نیت کرنی ضروری ہے اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی یہ روزہ نفل ہو جائے اور قضا روزہ علیحدہ رکھنا پڑے گا کفارہ کے روزہ کا یہی حکم ہے **مسئلہ** جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں ان سب کو چاہیے یکدم پے در پے رکھے یا تہوڑے تہوڑے کر کے ادا کرے۔ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

## بیہوشی کی وجہ سے قضا شدہ روزہ کا بیان

اگر رمضان کے مہینے میں کوئی شخص دن بھر یا رات بھر بیہوش رہے تو صرف دو روزہ کی قضا واجب ہوگی جو بیہوش ہو جائے اور تین دن برابر بیہوش رہے تو صرف دو روزہ کی قضا واجب ہوگی جو بیہوش ہونے والے دن کی قضا واجب نہیں کیونکہ اس روز روزہ کی نیت ہی نہیں لہذا اس دن کا روزہ نہیں سمجھا جائے گا البتہ اگر بیہوشی کے دن کسی نے حلق میں کوئی دوا ڈالدی اور حلق سے دوا اتر گئی تو اس وقت نہیں دن کی قضا واجب ہوگی اگر رات کو بیہوشی طاری ہوئی تب ہے اگر دن میں دونوں دن کی قضا واجب ہے اور اول دن کی قضا ضروری نہیں ہے کیونکہ اس روز یقیناً روزہ کی نیت نہیں لہذا روزہ نہیں سمجھا جائے گا ہاں جس رات کو بیہوشی طاری ہوئی تھی اگر بیہوشی سے قبل صبح کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا یا صبح کو کسی نے حلق وغیرہ میں دوا ڈالدی تو ان دونوں صورتوں میں سب روزوں کی قضا لازم ہے اور اگر کوئی شخص سارے رمضان بیہوش رہا کسی دن بھی ہوش نہ آیا تب بھی پورے رمضان کی قضا رکھنی واجب ہوگی البتہ اگر جنون ہو گیا اور رمضان بھر دیوانہ رہا تو اس رمضان کی قضا واجب نہیں ہاں اگر کسی روز دیوانگی جاتی رہی اور ہوش آگیا تو اسی روز سے روزے رکھنے شروع کرے اور قضا شدہ روزوں کو عید کے بعد ادا کرے خلاصہ یہ کہ رمضان کے درمیان میں اگر جنون سے افاقہ ہو گیا تو وقت شدہ روزوں کی قضا لازم ہے اور اگر کل رمضان میں اگر جنون رہا تو قضا معاف ہے۔

## فدیہ دینے کی کن کو اجازت ہے

جو شخص اس قدر بوڑھا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا اتنا بیمار ہو گیا ہو کہ اچھا ہونے کی امید نہ ہو اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ایسے شخص کے لئے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے بلکہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو صدقہ فطر کی ہر ایک غلہ کا اس کی قیمت دیدے یعنی صبح و شام پیٹ بھر کر اس کو کھلانے سے بھی عہدہ برآ ہو جاتا ہے اگر ایک روزے کے فدیہ کے گیہوں چند مسکینوں کو تہوڑے تہوڑے کر کے تقسیم کر دیئے تو درست ہے اب اگر فدیہ دینے کے بعد اتفاق سے بیشمار اتنی طاقت آگئی یا بیماری سے صحت ہو گئی تو تمام قضا شدہ روزوں کی ادائیگی لازم ہے اور دیئے ہوئے فدیہ کا ثواب دیگر صدقات و خیرات کی طرح علیحدہ ملیگا۔

اگر کسی کے ذمہ کچھ روزے قضا تھے اور مرتے وقت اس نے وصیت کر دی کہ میرے مال میں سے فدیہ دیدیا تو ولی پر لازم ہے کہ میت کے کفن دفن کرنے کے بعد اول اس کا قرض ادا کرے پھر بقیہ مال کی تہائی حصہ میں سے فدیہ دے اور اگر میت نے وصیت نہیں کی بلکہ ورثا نے اپنے مال میں سے فدیہ دیدیا تب بھی صحیح ہے مال میت کے مال میں سے ... ... ... ... بغیر وصیت کے فدیہ دینا صحیح نہیں ہے اسی طرح

اگر تہائی مال ادائے فدیہ کے لئے کافی نہ ہو تو باوجود وصیت کے بھی زیادہ مال میں سے فدیہ بلغرب وارثوں کی رضامندی کے صحیح نہیں ہے اگر ولی مردہ کی طرف سے قضا روزے رکھ لے تو صحیح نہیں ہے جس طرح کہ مردہ کی طرف سے قضا شدہ نماز پڑھنی درست نہیں ہے

## مذکورۂ ذیل وجوہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے

ان تین صورتوں میں فرض روزہ توڑ دینا جائز ہے لیکن قضا دینی پڑے گی (۱) روزہ دار اچانک ایسا بیمار پڑ گیا کہ روزہ نہ توڑنے کی صورت میں جان جانے کا خوف ہو گیا یا بیماری کے ترقی کر جانے اور خطرناک صورت اختیار کر لینے کا احتمال ہو گیا تو روزہ توڑ دینا جائز ہے مثلاً کسی کے پیٹ میں ایسا شدید درد ہو گیا یا سخت بخار میں مبتلا ہو گیا اور یا سانپ نے کاٹ لیا تو روزہ توڑ دینا اور دوا پی لینا جائز ہے (۲) اگر حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آگئی جیسے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا نقصان ہے یا بیماری کے زیادہ حملہ کا ڈر ہے تو روزہ توڑ دینا جائز ہے (۳) اگر شرعی کاروبار کی وجہ سے یا عورت کو کھانا پکانے کی وجہ سے بہت پیاس لگی اور اتنی بیتابی بڑھی کہ جان کا خوف ہو گیا تو روزہ توڑ دینا جائز ہے۔

## مفصلہ ذیل صورتوں میں روزہ ترک کر دینا جائز نہیں

جن وجوہ سے روزہ نہ رکھنا درست ہے وہ ۱۲ ہیں ان میں سے بعض صورتوں میں تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور بعض صورتوں میں روزہ رکھنا بہتر ہے لیکن نہ رکھنا جائز ہے اور بعض صورتوں میں روزہ رکھنا جائز ہی نہیں اور وہ سولہ صورتیں ہیں:-

(۱) اگر عورت کو حیض و نفاس آگیا تو حیض و نفاس سے پاک ہونے تک روزہ رکھنا درست نہیں (۲) اگر عیدالاضحیٰ کو پاک ہو گئی تو اب حج کو روزہ ترک کر دینا جائز نہیں خواہ رات کو غسل کیا ہو یا نہ اگر نہ کیا ہو تو صبح کو غسل کر لے لیکن اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد نیت کرنی صحیح نہیں لیکن روزہ داروں کی طرح کچھ کھانا پینا نہ چاہیے۔ (۳) اگر آنا نے دودھ پلانے کی نوکری کی اور رمضان میں روزہ رکھنے سے بچہ کی جان کا اندیشہ ہے تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

(۴) اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں دن کے وقت مسلمان یا بالغ ہوا تو دن بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں لیکن اگر کھا لیا تو قضا واجب نہ ہوگی ہاں گناہ ضرور ہوگا۔

(۵) اگر کوئی شخص سفر میں ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن قضا ضروری ہے۔

(۶) اگر سفر میں روزہ سے کوئی تکلیف نہ ہو اور یہ خیال ہو کہ شام تک گھر پہنچ جائے گا یا اپنے ساتھ سب آرام و راحت کا سامان ہو تو ایسے سفر میں روزہ ہی رکھنا اولیٰ ہے اور نہ رکھنا بھی جائز ہے لیکن قضا ضروری ہے اور اگر راستہ میں روزہ کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے

(۷) اگر سفر کی حالت میں کسی نے روزے چھوڑ دیئے اور گھر پہنچنے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا تو جتنے دن گھر پر روزہ کے رہا ہے فقط اتنے دنوں کا ہی اندازہ اس کے ذمہ ہوگا اس لئے میت کے لئے لازم ہے کہ مرنے سے قبل فدیہ دینے کی وصیت کر جائے یا خود اپنے مال سے فدیہ دیدے (۸) اگر راستہ میں پندرہ دن یا اس سے زائد زمانہ کے قیام کے ارادہ سے ٹھہر گیا تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں اب وہ مسافر کے حکم میں نہ ہوگا ہاں اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی اور دن زیادہ لگ گئے تو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی ماں کو اگر اپنی یا بچہ کی جان کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھے ہر تصاف کرنے لیکن اگر شوہر دولتمند اور مالدار ہے اور دودھ پلانے کے لئے انا رکھ سکتا ہے تو پھر دودھ پلانے کے عذر سے روزہ ترک کر دینا جائز نہیں انا رکھکر دودھ پلانا چاہیئے ہاں اگر بچہ کسی انا کا دودھ نہ پیتے تو پھر روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

(۱۰) اگر کسی مسافر کی حالت سفر میں روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن اتفاقاً دوپہر سے قبل اپنے گھر پہنچ گیا یا مسافر سفر میں تھا اور پندرہ دن کے ارادہ سے سفر میں رہ پڑا اور ابتک کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو روزہ کی نیت کر لینی چاہیئے ہاں اگر دوپہر کے بعد گھر پہنچا یا دوپہر کے بعد قیام کا ارادہ کیا تو روزہ کی نیت صحیح نہیں۔

(۱۱) اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ روزہ نقصان پہنچاتا ہو اور بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے پھر قضا دیدے مگر بیماری کے متعلق قوی رائے قائم کرنا صحیح نہیں ہے جب تک کہ کوئی طبیب حاذق روزہ نہ رکھنے کی رائے نہ دے۔

(۱۲) اگر طبیب مسلمان نہیں یا مسلمان تو ہے مگر فاسق ہے شرع کا پابند نہیں تو اس کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں فقط اس کے کہنے سے روزہ نہ چھوڑنا چاہیئے۔

(۱۳) اگر حکیم نے تو کچھ مشورہ نہ دیا ہو لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی علامتیں ہیں جن کی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے روزہ نقصان کرے گا تب بھی روزہ نہ رکھے اور اگر خود تجربہ کار نہ ہو اور بیماری کا حال معلوم نہ ہو تو فقط خیال کا اعتبار نہیں اگر دیندار طبیب کی ہدایت کے بغیر اور تجربہ نہ ہونے کے اپنے خیال پر رمضان کا روزہ توڑ دیگا تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ نہ رکھیگا تو ترک فرض کی وجہ سے گناہگار ہوگا۔

(۱۴) اگر بیماری سے بیمار تو اچھا ہو گیا لیکن ابھی ضعف باقی ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھا تو بیمار پڑ جائیگا تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے اگر بیماری سے اچھا نہ ہوا اور اسی میں مرگیا یا مسافر حالت سفر میں مر گیا تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے قضا ہوئے ہیں ان کا مواخذہ اس شخص کے ذمہ نہ ہوگا کیونکہ قضا رکھنے کی اس کو مہلت نہیں ملی

(۱۵) اگر بیماری میں دس روزے پھٹکے تپے پھر پانچ روز کے لئے اچھا ہو گیا اور مر گیا تو صرف ان پانچ روز کا مواخذہ اس کے ذمہ ہوگا جتنی قضا باوجود مہلت ملنے کے اس نے اتنا کی اندازہ کی اور اگر دس دن بیمار رہنے کے بعد دس روز اچھا رہا یعنی تندرست رہ کے تو سیل دن کا مواخذہ دینا پڑے گا لہٰذا ضروری ہے کہ ایسی صورت میں مرنے سے قبل وصیت کر جائے کہ میرے مرنے کے بعد اتنے روزوں کا فدیہ دیدینا بشرطیکہ اس کے پاس مال موجود ہو (ہدایہ، کفایہ، شرح وقایہ، شامی، درمختار وغیرہ)

## مکروہ اور مکروہ روزہ کا بیان

بلا ضرورت کسی چیز کا چبانا یا تک دانہ وغیرہ چھلنا اور پھٹکنا مکروہ ہے قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے تمام دن بلا عذر ناپاک رہنا سخت گناہ ہے اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے قصداً قے کرنا یا بغیر قے لگے ہوئے قے کرنا مکروہ ہے۔ سوائے کرنا سر پر یا موچھوں پر تیل لگانا آنکھ میں دوا ڈالنا سرمہ لگانا سونگھنا آئینہ دیکھنا اور خوشبو سونگھنا ان سب باتوں سے روزہ میں کوئی خلل نہیں آتا ان میں سے بعض کو جو جاہل مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے روزہ کے علاوہ کلی کرنا نہانا اور دن پر سکیگا پڑا پہننا بھی مکروہ نہیں۔

**تنبیہ** بعض لوگ روزہ ٹوٹ جانے کی وجہ سے یہ سمجھکر کہ اب ہمارا روزہ تو رہا ہی نہیں بھوکا ہی کیوں مرا کھانے پیتے رہتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ جس کا روزہ ٹوٹ جائے یا عورت کو حیض آجائے اور یا مسافر مقیم ہو جائے تو ان سب صورتوں میں حرمت رمضان کی وجہ سے تمام دن کھانے پینے سے کنارہ رہنا چاہیئے۔

## روزے کے آداب و سنن

روزہ کی سنتیں چھ ہیں (۱) سحر میں تاخیر کرنا (۲) افطار میں تعجیل کرنا (۳) کھجور یا پانی سے روزہ کھولنا (۴) رمضان میں جود اور وسیع خیرات و صدقات کرنا (۵) کثرت سے تلاوت قرآن کرنا (۶) عشرۂ آخر میں اعتکاف کرنا۔

روزہ محض اسی بات کا نام نہیں ہے کہ منہ بند کرلے اور جماع سے رکا رہے اور باقی تمام اعضاء و جوارح سے برابر گناہ کرتا رہے بلکہ روزہ تو اس بات کا نام ہے کہ روزہ رکھ کر ہر قسم کے گناہوں، برے اخلاقیوں اور فضول چیزوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے مخالف شرع امور سے کلی طور پر اجتناب کرے اور تمام اعضاء و جوارح کو گناہوں سے روک کر عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی میں لگائے کیونکہ روزہ کا مقصد اعظم تادیب نفس ہے سادگی نفس کھانے پینے اور جماع کرنے کے علاوہ اور برائیوں، گناہوں اور بداخلاقیوں میں منہمک رہا اور نفس کو ادب سکھانے کی طرح چھوڑے رکھا تو روزہ کا نتیجہ نامور نہ ہوگا اگرچہ فرض ظاہری ادا ہو جائیگا۔

## بے ثمر روزہ

روزہ دار کا سب سے بڑا ادب اور کمال یہ ہے کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنے اخلاق قویٰ کو معتدل بنائے اور اعضاء و جوارح کی اتنی نگرانی کرے اور ذکر و اشغال کی اتنی کثرت کرے کہ نیکی اور خدا پرستی اس کی طبیعت میں راسخ ہو جائے تمام ظاہری و باطنی اعضا عبادت الٰہی میں لگ جائیں اور تمام قویٰ صبغۃ اللہ کے رنگ سے رنگین ہو جائیں تاکہ ہر جرائم کا روزہ دار سے صدور ہی نہ ہو اگر روزہ سے یہ بات حاصل نہیں ہوتی تو وہ بے ثمر روزہ ہے۔ اس کے متعلق حدیث قدسی میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ ریاکاری مکاری بغض و حسد غیبت چغلی اور سب و شتم اور ہر قسم کی بداخلاقی و جانی گندگی سے اپنے آپ کو پوری طرح نہیں بچاتا تو مجھے اس کے روزہ کی کوئی پرواہ نہیں اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں نہ خواہ مخواہ بھوکا پیاسا رہا اور مجھ سے عہد کرنے کے بعد اقرار عہد کی کوشش نہیں کی

دیکھا آپ نے روزہ کا مقصد کتنا بلند ہے حقیقی معنوں میں روزہ دار فرشتوں کا مثیل ہے اور روزہ کس طرح ایک مسلمان کو روحانی عزمت اور ذہنی ارتقاء کے مدارج پر پہنچاتا ہے کتنے ایسے روزہ دار ہیں جو روزہ کا حقیقی مقصد سمجھ کر روزہ کے آداب کو پورا کرتے ہیں سال کے گناہوں اور بداخلاقیوں سے مصفا ہو کر متقی اور پرہیزگار بنتے ہیں اور اس کو نصب العین اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ آپ ان سال نفس مہینہ بابرکت بھی بھوکا پیاسا رہ کر فرض کی گٹھری اپنے سر سے اتار پھینکتے ہیں تو حقیقت میں اپنے نفس کو موکد دے رہے ہیں شریعت اسلامیہ سے تلعب کر رہے ہیں اور منعز کو چھوڑ کر مذبذب بین ذلک کے پر تمام عمر گنوا رہے ہیں اور اپنی بے بصیرتی اور نہم و عمل کی پستی کا ثبوت دے رہے ہیں؟

## روزہ دار کے فرائض

روزہ دار اگر تمہیں گناہوں کی تاریکی سے نکل کر روحانی اور ذہنی ارتقاء حاصل کرنا ہے اور شریعت غرا کی لعنا یوں سے متنبہ ہونا ہے تو مبارک فرض ہے کہ ہر طرح کی اخلاقی پستی گندگی سے بچنے کی پوری کوشش کرے صرف بھوکا پیاسا رہنا کافی نہیں ہے بلکہ اپنے تمام اعضاء و جوارح کو گناہوں سے روکے رکھے اور ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور اپنے مخاصم کو بجائے مدافعت اور سرزنش کے صرف یہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں تو بھلا اور برائیوں، بداخلاقیوں اور بدخصلتوں کی کہاں تک اجازت ہو سکتی ہے

## روزہ اور بداخلاقی کبھی جمع نہیں ہو سکتے

یہ جو حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر روزہ دار سے کوئی جھگڑا کرے تو وہ کہدے کہ میں صائم ہوں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ دار کو اپنے نفس پر پوری قدرت ہونی چاہیئے اور روزہ و بداخلاقی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے روزہ اسی صورت میں باقی رہے گا جبکہ وہ تمام بری راہوں سے اور گناہوں سے بچے گا اور اخلاق ذمیمہ سے کنارکش رہیگا۔ بخاری شریف میں ہے:۔

"جو شخص بری باتوں اور برے کاموں سے باز نہ آئے اس کے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی حاجت نہیں" مطلب یہ ہے کہ روزے کی حالت میں تمام اعضاء و جوارح کو اپنے قابو میں رکھنا چاہیئے خلاف شرع امور سے اجتناب کرنا چاہیئے اور ہر وقت تک کاموں اور یاد الٰہی میں مشغول رہنا چاہیئے۔

## کامل روزہ

وہی ہے جو تمام اعضا کے ساتھ رکھا جائے اور تمام قوائے ظاہری و باطنی کو خدا کی یاد میں لگا دیا جائے چنانچہ حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ روزہ تین درجے ہیں عام روزہ خاص کا روزہ اور خاص الخاص کا روزہ۔ عام کا روزہ پیٹ اور شرمگاہ کو شہوت سے روک لینا ہے خاص کا روزہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پیر اور جملہ جوارح کو گناہوں سے روک لینا ہے اور خاص الخاص لوگوں کا روزہ قلب کو تمام تفکرات دنیوی و دنیوی سے پاک کر لینا اور ماسوی اللہ سے روک لینا ہے یعنی قلب کو صرف خدا کے لئے خاص کر لینا۔

پس ہر روزہ دار کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ یہ تینوں درجے حاصل کرے یہ صرف ایک ہی درجے میں تمام عمر نہ گزار دے اس کے بعد امام صاحب الگ الگ تمام جوارح کا روزہ بتلاتے ہیں:۔

## آنکھ کا روزہ

آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ اس کو نامحرموں کے دیکھنے سے روک لے اور لہو و لعب اور فسق و فجور کی طرف راغب ہو اور گناہ میں بڑھ جانے کا اندیشہ ہو نگاہیں ہی ہیں جو انسان کو خدا پر اور بہادرتی میں اور ناجائز تعلقات کے ڈورے ڈالتی ہیں چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"نظر شیطان کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے پس اس کو اللہ کے خوف سے روک کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان عطا فرماتے ہیں جس کی حلاوت قلب میں پائی جاتی ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:۔ روزہ کو توڑنے والی پانچ چیزیں ہیں جھوٹ غیبت، چغلی، فحش افعال و ستم کرنا، جھگڑا اور خصومت خود نمائی بعید و بد اخلاقیوں سے روکنے اور کار و اشغال میں مصروف رکھے اور تلاوت قرآن میں مشغول رکھے یہ ہے زبان کا روزہ۔

سفیان فرماتے ہیں کہ غیبت روزہ کو فاسد کر دیتی ہے۔ لیث مجاہد سے نقل کرتے ہیں دو خصلتیں روزہ کو فاسد کر دیتی ہیں غیبت اور جھوٹ غرض یہ کہ زبان سے جتنے ہی گناہ ہو سکتے ہیں ان سب سے زبان کو روکنا زبان کا روزہ ہے۔

**کان کا روزہ** تمام مکروہ اور خراب باتوں کے سننے سے کان کو روک لینا کان کا روزہ ہے جیسے زبان سے کسی کی غیبت کرنا حرام اور مفسد صوم ہے اسی طرح غیبت کو سننا اور سکوت اختیار کرنا بھی حرام ہے اگر روزہ کی حالت میں کسی مجلس میں غیبت چغلی وغیرہ ہوتی ہو تو وہاں سے اٹھ جائے رسول خدا صلعم فرماتے ہیں "کہ کہنے والا اور سننے والا دونوں اس گناہ میں یکساں شریک ہیں"

**ہاتھ کا روزہ** یہ ہے کہ ہاتھوں کو مارنے اور ناجائز چیز کے پکڑنے سے روک لے ان سے خلاف شرع کوئی کام ہرگز نہ ہونے دے کسی کو ناحق نہ مارے اور جہاں الوسع خیرات و صدقات کرے اور اپنے ہاتھوں یتیموں و بیواؤں کی امداد و اعانت کرے۔

**پیر کا روزہ** یہ ہے کہ کسی بیہودہ کھیل کود اور گناہ کی جگہ نہ جائے اور برائی کے ارادہ سے کوئی قدم نہ اٹھائے بلکہ جمعہ و جماعت کے لئے مسجد جائے علماء و مشائخ کی زیارت اور ان سے استفادہ کو جائے بزرگوں کے مزارات پر جائے اور اکتساب فیض روحانی کرے۔

**تمام اعضاء و جوارح کا روزہ** یہ ہے کہ تمام جوارح کو برائی اور بد اخلاقی سے روک لے اور ان کو عبادت میں لگائے بدن کو لقمہ حرام سے پاک رکھے دماغ کو اوہام و وساوس اور شکوک و ظنون سے خالی کرے عقل و فکر پر تفکر سے جلائے اور قلب کو ماسوی اللہ سے خالی کرلے۔

غرض روزہ حصول تقویٰ کا ایک بہترین ذریعہ ہے اور تقویٰ کا مفہوم یہی ہے کہ تمام اعضاء و جوارح کو گناہوں، بداخلاقیوں اور بے راہ رویوں سے روک لے جو روزہ دار روزہ رکھنے کے بعد بھی تادیب نفس، کسر شہوت اور صفت اتقاء حاصل نہیں کرتا روزہ اس کو برائیوں سے نہیں روکتا فسق و عصیان کے زہروں سے محفوظ نہیں کرتا نور عقل نہیں بخشتا اور پاکیزگی حیات کا نور نہیں عطا کرتا اور فحشاء و منکر کے عوامل و اسباب کا قلع قمع نہیں کرتا، نہ صحیح معنوں میں روزہ دار نہیں بلکہ یہ ہے ثمر روزہ ہے۔

## روزہ کی مناسبت سے قلت طعام کے فوائد

**شکم کی حفاظت کا بیان** حضرت امام غزالی اپنی کتاب منہاج الدین میں فرماتے ہیں کہ شکم حفاظت اور اس کی اصلاح لازم ہے اور اس کی درستگی و حفاظت سخت دشوار اور سالک کے لئے بڑی مہم ہے پیٹ سب گناہوں کا سرچشمہ ہے اعضاء میں قوت و ضعف اور عصمت و معصیت پیٹ سے پیدا ہوتی ہے پس طالب عبادت کے لئے سب سے مقدم اور اہم بات یہ ہے کہ شکم کی حفاظت کرے یعنی حرام اور مشتبہ چیزوں سے بچے۔" آگے فرماتے ہیں:۔

"حرام اور شبہ حرام سے بچنا تین چیزوں کے سبب سے ہے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ حقیقت میں آگ کھاتے ہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو گوشت حرام غذا سے پیدا ہو اس کے لئے آگ سب سے بہتر ہے دوسرے اس لئے کہ حرام اور شبہ حرام کا کھانے والا درگاہ خداوندی سے نکالا ہوا ہے اس کو عبادت کی توفیق حاصل نہیں ہوتی کیونکہ وہ درگاہ کبریائی کے لائق نہیں جب تک کہ نہ پاک و صاف نہ ہو غور کرنے کی بات ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے حالت جنابت میں بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگانے تک سے روکا ہے تو جو شخص حرام میں غرق ہوگا وہ کیونکر بارگاہ الٰہی کے لائق ہوگا بات یہی ٹھیک ہے کہ جب تک طہارت باطنی حاصل نہ ہو طہارت ظاہری کچھ فائدہ نہیں دے سکتی تمام عبادات میں اصل چیز تو طہارت باطنی ہی ہے۔

یحییٰ ابن معاذ رازی فرماتے ہیں کہ عبادت خدا تعالیٰ کے خزانہ کے اندر ہے جبکہ دروازے کی کنجی دعا ہے اور اس کنجی کے دندانے اکل حلال ہے پس جس کنجی کے دانتے نہ ہوں گے وہ دروازہ نہیں کھول سکتی اور جب عبادت کا دروازہ ہی نہ کھلا تو عبادت کا ہاتھ آنا ہی دشوار ہے" چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے اور حال یہ ہوتا ہے کہ اس کا کھانا پینا اور لباس حرام ہوتا ہے اور چاہتا یہ ہے کہ میری دعا قبول ہو تو ایسے شخص کی دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔

اللہ اللہ اسلاف اکل حلال پر کتنا زور دیا ہے اور پاکیزگی و طہارت کا کیسا گرویدا تھا کوشش ہمارے یہ ہونی چاہئے کہ ہمیشہ در شناخ اس حدیث پر غور کریں جس نے نذر و نیاز کی کمائی اور تنور سرکار کو اناج دھندہ بھرنے پر کمر باندھ رکھی ہے

## حرام کا کھانا نیک کاموں سے محروم رکھتا ہے

غیر حرام اور شبہ حرام کی چیزوں سے بچنا اس لئے طالب عبادت کے لئے لازم ہے کہ حرام کھانے نیک کاموں سے محروم رہتا ہے عبادت میں سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے اگر اتفاقاً اور مجبوراً وہ کوئی عبادت بھی کرے تو قبول نہیں بلکہ الٹی اس کے منہ ماری جاتی ہے پس ان کی عبادت ایک خجل عبث اور ضیاع وقت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"بہت سے ایسے شب بیدار ہیں جن کو جاگنے کے سوا کچھ فائدہ نہیں اور بہت سے ایسے روزہ دار ہیں جن کو بھوک پیاس کے سوا کچھ فائدہ نہیں"

یعنی بے سبب نہ ہونے قوت حلال کے نہ شب بیداری یعنی عبادت مقبول ہوتی ہے اور نہ ہی روزہ کچھ فائدہ دیتا ہے جب تک من پاک نہ ہو عبادت مقبول نہیں ہوتی اور من پاک ہوتا ہے قوت حلال سے پس اب سمجھ لو کہ قوت حلال کتنی اہم چیز ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:۔ "اللہ پاک ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتے جس کے پیٹ میں حرام کا کھانا ہو

## اکل حلال کی تین قسمیں

جاننا چاہئے کہ اکل حلال تین غرض پر ہے ایک مستحب دوسرا مباح اور تیسرا آمدہ مستحب کھانا وہ ہے کہ جو حاجت کے مطابق ہو جس سے زندگی قائم رہ سکے حاجات روحانیہ کو پورا کر سکے اور جس سے عبادت پر قوت حاصل ہو۔ مباح وہ ہے کہ اس سے زیادہ کھا دے نہ اتنا کہ کچھ ظل آئے۔ مکروہ وہ ہے کہ جس سے ظل پیدا ہو اور سستی کاہلی پڑے۔

حدیث میں آیا ہے کہ کھانے کی مقداریوں سے کہ ایک تہائی پیٹ کو کھانے سے بھرے ایک ایک تہائی پانی کے لئے رکھے اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے رکھے جیسے بزرگان دین

فرماتے ہیں کہ آدمی پیٹ بھرنا جائز ہے اور پورا پیٹ بھرنا اہل عفلت اور شکم پرستوں کا کام غرض اس شعر پر عمل کرے ؎

نہ چنداں بخور کز دہانت برآید نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید

## زیادہ کھانیکی خرابیاں اور کمخوری کے فوائد

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ عابدوں اور مجاہدوں کے لئے سب سے بڑی بلا اور آفت کثرت طعام اور فضول حلال ہے جس سے عبادت میں خرابی پیدا ہوتی ہے دل سخت ہوتا ہے اور اس کا نور زائل ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :۔

"دونوں کو زیادہ کھانے سے ضرور مت کرو کیونکہ دل مثل زراعت کے ہے جبکہ پانی اس پر زیادہ ہو جائے یعنی جیسے زیادہ پانی سے زراعت کو نقصان ہے اسی طرح زیادہ کھانے سے قلب کو نقصان ہے" حضرت امام غزالی فرماتے ہیں :۔

"انسان جو بہت پیٹ بھر کر کھانا تمام اعضا کو گناہوں اور خرابیوں پر ابھارتا ہے جب آدمی کا پیٹ بھرا ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں کو زیبائیاں اور نامحرموں کی طرف دیکھنے کی آرزو پیدا ہوتی ہے کانوں کو فضول بکواس سننے کی خواہش ہوتی ہے زبان کو بیہودہ بکنے کی طاقت ملتی ہے اسی طرح ہاتھ پاؤں اور شرمگاہ کو معصیت کی ہمت ہوتی ہے اگر بھوکا رہے تو سب عضو اپنی اپنی جگہ ٹھکانے سے رہتے ہیں"

ابو جعفر فرماتے ہیں :۔ "شکم ایک ایسا عضو ہے کہ اگر بھوکا رہے تو تمام اعضا سیر رہیں اور اگر یہ سیر ہو جائے تو تمام اعضا گناہ کے بھوکے رہیں۔

حاصل اس قول کا یہ ہے کہ جب پیٹ خالی رہتا ہے تو دوسرے اعضا گناہ کی طرف مائل نہیں ہوتے جیسے پیٹ بھرا آدمی دوبارہ کھانے کی طرف رغبت نہیں کرتا اور جب پیٹ بھرتا ہے تو ہر عضو میں گناہ کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔

## تمام نیک قول اور فعل کی بنیاد کمخوری ہے

غرض یہ کہ انسان کے تمام اقوال و افعال کھانے اور پینے کے مضافی صادر ہوتے ہیں اگر پیٹ میں حرام کھانا ہوگا تو حرام قول و فعل پیدا ہوں گے اور اگر قوت حلال سے پیٹ بھرا جائے گا تو نیک اقوال و افعال صادر ہوں گے گویا کھانا اقوال و افعال کا تخم ہے اور اقوال و افعال اس کے پودے ہیں جو اس میں سے نکلتے ہیں مثل مشہور ہے کہ انسان کے پیٹ میں باؤں میں یعنی بغیر کھائے سب قوتیں کمزور ہوتی ہیں اور کھانے پینے سے سب میں زور آتا ہے اچھے یا برے افعال پاؤں پھیلاتے ہیں۔

## بہت کھانیسے عقل کم ہوتی ہے

کیونکہ پیٹ بھرنے سے نیند آتی ہے معدے کے انجرات اللہ اللہ کر دماغ کو خراب کرتے ہیں حضرت سلیمان داراپی فرماتے ہیں کہ اگر دین و دنیا کے کسی کام میں مصروف ہونا چاہتے ہو تو کھانا مت کھاؤ جب تک اس کو سرانجام نہ دے لو کیونکہ کھانے سے عقل زائل ہو جاتی ہے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ اثر لذیذ کھانے سے ہی ہوتا ہے نہیں بلکہ یہ مطلب ہے جو لوگ ہر وقت پیٹ بھرنے کی فکر میں رہتے ہیں اور ناٹڑی کی سی بندوق بھرتے رہتے ہیں ان کی عقل کم ہو جاتی ہے۔

## ایک قابل غور نکتہ

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ کھانا بعد ہضم کے قوت پیدا کرتا ہے ہضم سے پہلے تمام اعضا پر ایک بڑا بوجھ اور سستی محسوس ہوتی ہے نیند غلبہ کرتی ہے اور لیٹ جانے کو جی چاہتا ہے اور دماغ کی طرف بخارات جاکر ہوش و حواس اور عقل کو پراگندہ اور کمزور کر دیتے ہیں برخلاف اس کے جب کھانا ہضم ہو چکتا ہے اور پیٹ خفیف ہو جاتا ہے تو بدن میں چستی اور عقل میں تیزی آجاتی ہے بس اب سلیمان دارانی رحمۃ کے قول میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔

## بہت کھانیسے عبادت کم ہوتی ہے

اس واسطے کہ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھانا کھا لیگا تو تمام بدن سست ہو جائیگا نیند غلبہ کرے گی اور آرام کرنے کو جی چاہے گا، پھر خواہ عبادت میں کتنی ہی کوشش کیجائے ہرگز ہرگز نہ کر سکے گا اور اگر جبراً و قہراً عبادت کی بھی تو اس میں کوئی حلاوت و لذت نہ آئے گی کیونکہ عبادت میں مزہ اس وقت آتا ہے جبکہ دماغ بالکل صاف و ظاہری صفائی حاصل ہو اور تمام بدن چست ہو مگر پیٹ بھرنے کے بعد یہ بات کہاں تبھی تو ایک بزرگ کہتے ہیں کہ جب ان کا پیٹ بھر جائے تو اپنے آپ کو آپا بیچ سمجھ لے۔

حضرت یحییٰ نے ایک مرتبہ شیطان کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں پھندے ہیں پوچھا کہ یہ پھندے کیا ہیں شیطان نے جواب دیا یہ شہوتوں کے پھندے ہیں جس کے سبب میں آدمیوں کو شکار کرتا ہوں حضرت نے پوچھا کہ ان میں کوئی ایسا پھندا بھی ہے جس سے مجھے پھنسا پاوے اس نے کہا نہیں، مگر ایک رات آپ زیادہ کھا کر اور سست ہو کر سوئے تھے اس وقت البتہ میں نے آپ کو پھنسا لیا تھا اور نماز سے روک لیا تھا حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ اب میں ہرگز پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا، شیطان نے کہا کہ تو اب میں بھی کسی کو یہ بات نہ بتلاؤں گا اور کسی کی نصیحت نہ کروں گا۔

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ عبادت ایک پیشہ ہے اس کی دکان گرسنہ اور اس کے اوزار بھوک ہیں یعنی جیسے تجارت بے دکان ٹھیک نہیں اسی طرح عبادت بے گرسنہ انجام نہیں پاتی اور جیسے کوئی کام بدون اپنے اوزاروں کے سرانجام نہیں پا سکتا اسی طرح عبادت بھی بدون بھوک کے نہیں ہو سکتی۔

## حرام اور مشتبہ چیزوں کا بیان

فقہا اور علما فرماتے ہیں کہ جس چیز کی نسبت انسان یقیناً یہ جانے کہ یہ دوسرے کی ملک ہے اور شرع میں اس کا لینا منع ہے وہ حرام ہے اور جس کا حال یقیناً معلوم نہ ہو وہ شبہ حرام میں داخل ہے بعضے علما کہتے ہیں کہ حرام وہ ہے یقین اور بالمقابل غالب سے اس کا حال معلوم ہو کہ وہ شرعاً ممنوع ہے، وہ حرام ہے اور جس کا حال معلوم نہ ہو کہ حلال ہے یا حرام دونوں طرفیں مساوی ہوں وہ شبہ حرام ہے حرام سے بچنا واجب ہے اور شبہ حرام سے پرہیز کرنا تقوی اور پرہیزگاری ہے پس روزہ دار کو مناسب ہے بلکہ فرض ہے کہ وہ حرام اور شبہ حرام سے کلیۃً اجتناب کرے اور حرام سے اپنے پیٹ کو خالی رکھے ورنہ روزہ کا کوئی اثر اور نتیجہ مترتب نہ ہوگا۔

غور تو کیجئے اسلام نے طب روحانی اور طب جسمانی کو کہاں تک ملحوظ رکھا ہے اور سال میں ایک مہینہ کے روزہ رکھا کر دقت طعام اور تادیب نفس کی مشق کرائی ہے وہ کتنی اہم اور قدر و قیمت والی ہے اب بھی اگر شکم پرست اور شریعت کا باغی مسلمان روزہ نہیں رکھتا تو سمجھ لیجئے کہ وہ اپنی فلاح و نجاح کا طالب نہیں خدا کا بندہ نہیں بلکہ اپنے نفس کا بندہ ہے مادیت کی کیچڑ سے نکل کر روحانی فضا میں پرواز نہیں کرنا چاہتا اور اپنی ابدی فلاح و بہبود کا دشمن ہے۔

## روزہ کا ثواب

اسلامی عبادت کی ایک خوبی اور دیگر مذاہب پر تفوق و برتری یہ ہے کہ یہاں اسلام نے خدا کی معرفت و عبادت اور خدا تک

پہنچنے کے لئے مختلف طریقے عبادت مقرر فرمائے ہیں وہاں ہر عبادت اور عمل کا مقصد بھی متعین کر دیا ہے اور ہر نیک کام پر اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے یہی حسن عمل کے بہترین نتائج کا نام ثواب ہے روزہ دار کے متعلق ترجمان وحی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ "ابن آدم کے نیک عملوں کا بدلہ دس گنا دیا جاتا ہے تک منتہا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ کا اجر بے حساب ہے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جتنا چاہوں گا اجر دوں گا کیونکہ روزہ دار نے محض میری رضا کے لئے اپنی تمام خواہشات کو چھوڑا اور کھانا پینا ترک کیا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری لقا الٰہی کے وقت اور روزہ دار کے منہ سے جو خوشبو نکلتی ہے وہ اللہ کے نزدیک مشک و عنبر کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔" پھر فرمایا:۔

"جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو "ریان" کہتے ہیں اس میں صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے اور ان کے ساتھ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے گا اور اگر کوئی دوسرا داخل ہونا چاہے گا تو وہ بند ہو جائے گا۔" نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"ہر ایک چیز کا دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے"

غرض آپ نے اور دیکھا آپ نے کہ اسلامی عبادات میں روزہ کو کتنی اہمیت و وقعت حاصل ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو عابد روزہ دار نہیں اس کی کوئی عبادت مقبول نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تو ابھی بغیر روزہ کے عبادت کے دروازہ میں داخل ہی نہیں ہوا۔ ایک جگہ فرمان مصطفوی ہے:۔ "روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے"

اللہ اللہ اس سے زیادہ روزہ کا ثواب اور کیا ہوگا کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں لکھا جاتا ہے یہ بات کسی اور عبادت میں نہیں ہے حضرت ابو ہریرہ نبی کریم صلی اللہ سے روایت کرتے ہیں "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازہ کھول دیئے جاتے ہیں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے خیر و سعادت کے طالبو! کسب سعادت میں جلدی کرو اور اے گناہگارو اپنے گناہوں سے باز آؤ"

## جنت کے دروازے کھلنے اور دوزخ کے بند ہونے کا کیا مطلب ہے

اس کا اصل مطلب سمجھنے کے لئے روزہ داروں کی حالت پر غور کرو کہ وہ اس ماہ مقدس میں کس طرح فرشتوں جیسی زندگی گذارتے ہیں اور کیسے عبادت الٰہی و انوار الٰہی میں غرق رہتے ہیں غور کیجئے ماہ رمضان کا ہلال نظر آتے ہی ملاء اعلیٰ کی نورانی فضا میں رحمت و مغفرت کی چادر تن جاتی ہے فردوس کی روح پرور ہواؤں کی گرگری سے روح بیدار ہو جاتی ہے عبادت الٰہی کی بیتاب تمنا سینہ میں چٹکیاں لینے لگتی ہے اور طوفان حیات کا ایک بے پایاں احساس پیدا کر دیتی ہے وہ نازک اور پاک قرآنگینہ اور الفت کا آئینہ جس کو دل کہا جاتا ہے اور جو امین حق و صداقت ہے وہ عشق حقیقی کے لئے خالی ہو جاتا ہے روزہ افطار کرنے کے وقت روزہ داروں کے چہروں پر بے پایاں راحت کا احساس ایک لطیف تبسم بکھیر کر جاتا ہے رات کو مسجدیں قرآن کریم کی روح پرور اور سامعہ نواز پیاری آواز سے گونج جاتی ہیں روزہ دار تراویح پڑھکر بیکر انبساط سرابا تبسم اور مجسمہ ابتہاج نظر آتے ہیں غرض روزہ دار اپنے جمالیات روحانیہ اور اندرونی حسن آرائیوں میں جذب ہوتے ہیں۔

اب ذرا حسن تخیل کی دنیا سے قطع نظر کر کے عمل دنیا میں آیئے اور روزہ دار طرطی کی اطاعت شعارانہ شان کا اندازہ لگایئے۔

رمضان میں مسلمان پچھلی رات کو سحری کے لئے اٹھتا ہے جبکہ کائنات روحانی پر نور کی بارش ہوتی ہے آسمان کے لطیف افق سے قلوب و ارواح پر "محسن کائنات" کی شعاعیں پڑتی ہیں اور رحمت خداوندی گناہگاروں کو رحمت و شفقت کی چادر میں لپیٹ لینے کے لئے بیقرار ہوتی ہے مسلمان روزہ دار سحری کھانا کے بجائے سونے کے تہجد گزاری میں مصروف ہو جاتا ہے اور بعض سو جاتے ہیں مگر زیادہ سونا نہیں ملتا کہ صبح کو مؤذن "حی علی الفلاح" اور "الصلوٰۃ خیر من النوم" کی سوز پرور آواز سے مسجد کی طرف بھاگنے پر مجبور کر دیتا ہے اور اس طرح صبح کے نورانی وقت مسلمان اپنے معبود حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کے لئے بلا لیتا ہے اور وہ عشاء و تراویح کی نماز پڑھکر اپنی روح کو تازہ کرتا ہے غرض روزدار کے چوبیس گھنٹے اپنے معبود کی اطاعت شعاری اور اکتساب سعادت میں کٹتے ہیں اور اس کی تمام تر توجہ تزکیہ نفس اور عبادت و طاعت کی طرف منعطف رہتی ہے۔ بتلایئے اس کو دیگر فضولیات میں وقت صرف کرنیکا کتنا موقعہ ملا؟ بلکہ اس کا سارا وقت مستحبات کو حاصل کرنے اور مہلکات سے بچنے میں صرف ہوا یہی حالت جذب ہے جس کو اس بات سے تعبیر کیا ہے کہ جنت کے دروازے کھلجاتے ہیں اور دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں گویا روزدار کے جنت سامنے ہوتی ہے اور دوزخ سے بعد ہو جاتا ہے اور اپنی پوری استعداد سے تقرب الٰہی میں محو ہوتے ہیں۔

بتلایئے کیا دنیا کے اور کسی مذہب کی عبادت میں بھی یہ شان اور یہ بات پائی جاتی ہے اور کسی اور مذہب نے بھی اپنے متبعین میں یہ شان اطاعت پیدا کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو میرے روزدار بندہ کی طرف دیکھو اس نے میرے لئے اپنی شہوت اپنی لذت اور اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دیا ہے" یعنی روزدار ملائکہ سے مشابہ ہو جاتا ہے جیسے ملائکہ کھانے پینے اور شہوت سے بری ہیں اسی طرح ایک روزدار بھی ہو جاتا ہے۔ غرض روزہ کا ثواب حد شمار سے باہر ہے ظاہر ہے کہ جس عبادت کو اللہ عزوجل اپنی طرف منسوب فرمائیں اور اس کا اجر اپنے ذمہ رکھیں وہ کتنی قدر و قیمت والی ہوگی اور یہ بات سوائے عبادت صوم کے اور کسی اسلامی عبادت کو حاصل نہیں۔

# تراویح کا بیان

خدائے قدوس نے اپنے بندوں کی فلاح و بہبود اور نجات و رستگاری کے لئے مسلمانوں کے ہاتھوں میں پہلی کتاب اور صحیفہ موجود یعنی قرآن مقدس ہے اس لئے فطرتی طور پر مسلمانوں کا عروج و ارتقا اسی مقدس کتاب سے شروع ہوا اسی کا مستقل حلقہ درس قائم ہوا ان کی تعلیم و تربیت کی بنیاد اسی پر رکھی گئی مسلمان بچوں کی تعلیمی ابتدا اسی سے ہوئی اور مسلمانوں کی تعلیم کا دیباچہ زریں ہمیشہ قرآن مجید ہی رہا چونکہ بحوالہ قرآن مقدس پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کی چیز ہے اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدن و تمدن کا احیا و قیام اسی بابرکت چیز سے وابستہ ہے دین و دنیا کی فائز المرامیاں و کامیابی اسی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں مسلمان عالم نے اسی کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنانے کا اقرار کیا ہے اور اس مقدس کتاب کی حفاظت و نگرانی کا خود باری تعالیٰ نے وعدہ اور انتظام کیا ہے اور کائنات انسانی کی ترقی و کامرانی کا انحصار اسی بابرکت کتاب سے وابستہ ہے اس لئے قدرتی طور پر مسلمانوں میں حفاظ کا ایک گروہ موجود رہنا لازمی ہے تاکہ یہ پوری کتاب انسانی سینوں میں اعجازی طور پر محفوظ رہے اور ساتھ ہی ایک ایسا

وقت ہی مزاحم ضروری ہے کہ کل علم اسلام اجتماع کلام الٰہی کے لئے ایک ہی وقت میں وقف ہو جائے ایک میدان ایک جلد اور ایک نظام مسلمان عالم کی ہر ان سے تو ہر مہینہ کرادو ہر مرتبہ سے ان کی قوت کو سمیٹ کر اسی ایک کام میں لگا دے تاکہ قرآن مجید کا علم و عمل عام ہو قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے کا طریقہ عام طور پر جاری ہو جائے ان کے ایمان و عقیدہ کو تقویت اور استحکام حاصل ہوتا رہے اور پوری قوم میں ایک فردی ایسا نہ رہے جو اس حیات دینی کے منظار سے آزاد رہے۔

ظاہر ہے کہ ایسا وقت ماہ رمضان المبارک ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اسی مبارک ماہ میں پہلی بار قرآن نازل ہوا گویا مذہب اسلام کی ابتدا اور بانی اسلام علیہ التحیۃ والتسلیم کی بعثت کا آغاز اسی مقدس مہینہ میں ہوا تکمیل ہدایت انسانی کا عظیم الشان کام سرانجام پایا اہل اسلام کے لئے خصوصاً اور تمام عالم کے لئے عموماً یہ ضرور برکت کا ظہور ہوا جو مادیات جسمانی کو ہٹا کر روحانی زندگی حاصل کرنے کی اہمیت اور قابلیت ہم پہنچی انوار تجلی کے پرتو سے کائنات کا ذرہ ذرہ چمکنا اٹھا۔

دوسرے یہ بھی وہ مقدس مہینہ ہے جو سب سے زیادہ تصفیہ باطن اور حصول تقویٰ کے لئے مخصوص ہے اسی ماہ میں حضرت نبی کریم نے مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کو پختہ کیا تاکہ ان کو آلات پرستار دے جائیں اور ان میں عمل کی سچی طلب اور حقیقی مسرت پیدا کی جائے اس سخت جہاد نفس کے لئے تربیت ہم پہنچائی جائے تاکہ جہاں وہ دن کو روزہ رکھنے مجاہدہ نفس میں مشغول رہیں وہاں رات کو کلام الٰہی کو سنکر ایمان و عقیدہ کی پختگی حاصل کریں اور دوسرے دن کے لئے تازہ دم ہو جائیں۔

غرض اسلام کی ان دینی اور تعلیمی برکات کی وجہ سے ہی ماہ رمضان اسلام کے خواص کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے اور اس کی فضیلت و برتری کا کیف پر منظر ہوتا ہے کہ مسلمان اس مہینہ میں اپنے گھروں سے نکل کر مسجدوں میں آجاتے ہیں اور ان میں آسمانی روحانی جماعتوں کی طرح قرآن کو سننے سنانے کے لئے رمضان کی راتوں میں تراویح کا التزام و اہتمام کرتے ہیں اور رمضان کے لئے صدیوں سے اس کا معمول چلا آرہا ہے کہ مسجدوں کو روشن کیا جاتا ہے اور رات کو کلام الٰہی سنتے ہیں۔

## مسلمانوں کے ایک فرقہ کا پسندیدہ عمل

اب ہم اس مسلمانوں کے اس فرقہ کی بابت ذہنیت کا اندازہ لگائیے جو نہ تو قرآن کی رکھتوں کی بحث چھیڑ کر مسلمانوں کو ایک مقدس باشان آسمانی سے بازار کھتے ہیں اور ایک دینی نظام میں رخنہ اندازی کرتے ہیں قرآن کو سب اور اساس سے قطع بصیرت کی توفیق اور نہ ہوئی تو قرآن میں عمل کی بھی سر پرچ ہوئی اور قرآن کی دائمی اطاعت کا سچا جذبہ نہ ہوا تو وہ ہیں رکعت تراویح کو بار سمجھتے ہیں کہ پڑھتے ہیں تاکہ من مزدیکا لفظ زیادہ کرتے قرآن کو تو آسانی اور تیز رفتاری مطلوب ہے نہ کہ حصول رضائے خداوندی اگر ان کے نزدیک آٹھ رکعت ہی سنت ہیں تو وہ اتنی ہی پڑھا کریں اور بیس رکعت کو بدعت نہ کہا کریں کیونکہ وہ خواہ مخواہ بدعت اور ثواب سے محروم ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی بھاری گاڑی میں روڑے اٹکاتے ہیں اور ایک افتراق عمل اور عبادت علیحدہ کے ثواب سے بار رکھتے ہیں۔

پس مسلمانوں کو ان لوگوں کی باتوں کی طرف مطلق توجہ نہیں دینی چاہیے جو کہتے ہیں کہ تراویح نہ پڑھی جائیں زیادہ سے زیادہ بدعت ہیں خدا ہمارا اسی بدعت پر خاتمہ کرے کیونکہ ختم قرآن کی مناسبت سے بیس رکعتیں ہی موزوں اور مناسب ہیں کمی کی ہرگز ہرگز گنجائش نہیں۔

## تراویح پڑھنا کیسا ہے

اس کے بعد جاننا چاہیے کہ رمضان شریف کے مہینہ میں ہر شب بعد نماز عشاء کے قبل نماز وتر کے بیس رکعتیں دو سلام سے ادا کرنا سنت موکدہ ہے نہ صرف مردوں پر بلکہ عورتوں پر بھی اور تراویح کی جماعت کرنی سنت کفایہ ہے یعنی اگر بعض لوگ جماعت سے تراویح پڑھ لیں گے تو اور وں کے سر سے جماعت ساقط ہو جائیگی۔

ایک ختم قرآن نماز تراویح میں پڑھنا یا سننا سنت ہے دو ختم مستحب اور تین افضل ہیں اگر تین سے زیادہ ختم قرآن ختم کرنا مکروہ ہے اگر ختم قرآن ممکن نہ ہو تو یا کوئی حافظ میسر نہ آسکتا ہو یا سورہ الم ترکیف سے بیس رکعتیں پڑھنی چاہئیں اس طرح کہ الم ترکیف سے آخر تک دس سورتیں دس رکعتوں میں پڑھے اور دوسری دس رکعتوں میں اسی طرح پاہر رکعت میں برابر جاتے پڑھے۔

## ترویحہ کسے کہتے ہیں

چار رکعتوں کے پڑھنے کے بعد بقدر دو تسبیح بیٹھنے کے اور درود یا تسبیح پڑھنے کو ترویحہ کہتے ہیں یعنی بیس رکعتوں کو پانچ ترویحوں سے ادا کرے اس طرح ادا کرے کہ ہر ترویحہ چار رکعت دو سلام سے ہو اور اگر چار رکعت کا ایک سلام سے کرے تو بھی جائز ہے مگر بہتر و افضل چار رکعت کا دو سلام سے ہی ہے

## ترویحہ میں پڑھنے کی تسبیح

ترویحہ میں یہ تسبیح تین بار پڑھے سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ (ترجمہ) پاکی بیان کرتا ہوں میں صاحب ملک اور صاحب بادشاہت کی پاکی بیان کرتا ہوں میں صاحب ظہور صاحب عظمت و جلال صاحب ہیبت صاحب قدرت صاحب بڑائی اور صاحب قدرت کی۔ اللہ پاک کی بیان کرتا ہوں میں ایسے خدا کی جو ہمیشہ سے زندہ ہے نہ سوتا ہے اور نہ مرتا ہے بڑا پاک ہے بہت پاکیزہ ہے ہمارا فرشتوں کا اور روح کا معبود"

اس کے بعد دونوں ہاتھ سینہ کے برابر اٹھا کر یہ مناجات پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ترجمہ) اے اللہ تحقیق ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں اور تیری پناہ چاہتے ہیں آگ سے اے پیدا کرنے والے جنت اور دوزخ کے واسطے تیری رحمت کے اے عالب اے بڑے بخشنے والے اے کرم کرنے والے اے چھپانے والے عیبوں کے اے رحم کرنے والے اے پکڑنے والے اے پیدا کرنے والے اے بچانے والے ساتھ اپنی رحمت کے اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

اسی طرح چار رکعت کے بعد یہ تسبیح اور مناجات پڑھے چاہے کوئی اور تسبیح یا دعا پڑھے جیسا چاہے

## تراویح کے دیگر مسائل

تراویح رمضان شریف کی چاند دیکھکر شروع کرے اور شوال کا چاند دیکھکر ختم کرے اگرچہ درمیان میں ایک قرآن ختم کرچکا ہو تب بھی تراویح کی بیٹھ ہی ادا کرے۔

**مسئلہ** سوائے رمضان شریف کے وتر کی نماز جماعت سے جائز نہیں اور ایک نفل نماز سوائے تراویح کے جماعت سے کرنا ہے **مسئلہ** بلا عذر تراویح بیٹھکر پڑھنی مکروہ ہے **مسئلہ** اگر کسی کی تراویح فوت ہوگئی ہوں اور امام وتر پڑھ کے لئے کھڑا ہوجائے تو اس کو وتر جماعت سے پڑھ لینے چاہئیں بعد میں تراویح تنہا پڑھ لے **مسئلہ** اگر کسی کی تراویح فوت ہوجائیں اور تراویح کا وقت نکل چکے تو بعض علماء کا قول ہے کہ تراویح کی قضا نہیں ہوتی وقت نکل جانے کے بعد ان کا سنت مؤکدہ ہونا جاتا رہا مگر بعض علماء کہتے ہیں کہ دوسرے رمضان کی تراویح تک ان کی قضا کرسکتا ہے۔

## تراویح کا وقت

عشاء کی نماز کے بعد سے فجر تک ہے خواہ وتر کے قبل یا بعد (مسئلہ) اگر کسی نے فرض نماز نہ پڑھی تو تراویح کی جماعت میں شامل ہوجانا اس کے لئے جائز نہیں کیونکہ تراویح کی نماز عشاء کی نماز کے تابع ہے۔ عشاء سے مقدم کی نماز جائز نہیں لہٰذا اول عشاء کی نماز جماعت سے ادا کرے پھر تراویح کی جماعت میں شریک ہو۔ اگر عشاء کی نماز تنہا پڑھی ہو جماعت سے نہ پڑھی ہو تب بھی تراویح کی جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا کیونکہ تراویح کی جماعت فرضوں کی جماعت کے تابع ہے۔

اگر کسی نے فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور تراویح جماعت کے ساتھ ادا نہ کی ہوں تو وہ وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے ہاں اگر کسی نے فرض تنہا پڑھے ہوں تو وتر جماعت سے نہیں پڑھ سکتا۔

## تراویح کی نیت

یوں ہے نماز پڑھتا ہوں میں دو رکعت سنت تراویح کی واسطے خدا تعالیٰ کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

## حافظوں کیلئے ضروری ہدایات

تراویح میں تلاوت قرآن کی غرض دغایت وہی ہے جو ہم پہلے بیان کرآئے ہیں اگر مسلمان فہم وبصیرت کے مالک ہوتے معنی سے زیادہ لفظ کے اور روح سے زیادہ جسم کے پرستار نہ ہوتے اور وہ روح عمل کو چکے ہوتے تو تلاوت قرآن کا تعلق یہ تھا کہ مسلمانوں کی قرآنی علم عام ہوتا اور یہ اسلام کی شاہراہ مستقیم پر گامزن ہوتے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فہمیت سے ایسا نہیں ہے قرآن کی آیات کا فہمیتی قسم ان کے فہم وعمل سے بہت دور ہے اور صرف لفظوں کی تلاوت کی بھول بھلیوں میں مبتلا ہیں رسمی عقیدہ اور سطحی تعظیم ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے قرآن کے علم کا تعلق صرف زبان سے اور دل وذوق ومعرفت سے خالی ہے اور اس کے مواعظ وقواعد سے متاثر نہیں ہوتا قرآن دن ورات ان کی تلاوت میں ہے نمازوں میں قرآن پڑھا جاتا ہے مدارس میں قرآن کی تعلیم ہوتی ہے اور رمضان میں ختم قرآن ہوتا ہے مگر باوجود اس کے قرآنی فہم وعمل کے نور سے ان کے دل ودماغ قلب وروح اور ظاہر وباطن منور نہیں بلکہ صرف قرأت وتلاوت حسن صورت اور بے معنی لفظوں کا تکرار کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے ظاہر میں اور ظاہر پرست قرآن کے حسن ظاہر پر مرمٹے اور حسن باطن کا ہوش تک نہ رہا اور جہاں تک مسلمانوں کے فہم وعمل کی پستی کا تعلق ہے کہ رسمی تلاوت اور سطحی تعظیم نے مسلمانوں میں حافظوں کی ایک جماعت ایسی پیدا کردی ہے کہ جنہوں نے تلاوت قرآن ہی کو ذریعہ معاش بنالیا ہے جب وہ اپاہج اور دنیا کے کاموں سے ناکارہ ہوجاتے ہیں تو پھر یہی سوچتا ہے کہ حافظ بنکر کسی مسجد کو سنبھالے۔

رمضان شریف میں اکثر مسجدوں میں ختم قرآن ہوتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ پڑھنے والا حافظ ریل ہی ہو جو تیسرے دن قرآن ختم کردے اور تلاوت میں ایسا غرق ہوجائے کہ دور مبانی تمام اسٹیشن چھوڑ جائے کہیں نہ رکے یعنی آیت کا پتہ لگے نہ وقف کا نہ رکوع کا اور نہ الفاظ کا اگر بعد ختم قرآن سے کوئی امر کا بندہ سوال کر بیٹھے کہ ایک ماہ میں چار ختم ہوگئے بتلایئے حافظ صاحب آپ نے کیا سمجھا اور مقتدیوں نے کیا تاثر حاصل کیا تو اس طائیں طائیں فش چیز شرم وندامت کے کچھ جواب نہ ہوگا پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے حافظ کو مقام کریں جو کسی قدر قرآن کے معانی ومطالب سے واقف ہو متقی وپرہیزگار ہو اور صحیح خواں ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان قرآن کی لفظی تلاوت ہی کے ثواب سے مالا مال ہوجاتے ہیں اور اپنے دامن مقصود بھر لیتے ہیں مگر وہ مزہ اسی وقت ہے جبکہ اس کی تلاوت معنی وعمل کی نیت سے ہو۔ حافظ کو چاہیئے کہ وہ رعایت حال مقتدیوں کو ملحوظ رکھے قرأت اس قدر طول نہ کرے کہ مقتدی تنگ اور پریشان ہوجائیں اور دونوں رکعتوں میں برابر پڑھے یا اول رکعت میں چار آیتیں یا زیادہ پڑھے دوسری رکعت میں اس سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے۔ قرآن شریف ترتیل سے ٹھہر ٹھہر کر بہ رعایت ادائے حروف کے مخارج اور اعراب وہ وقف کا خیال کرتے پڑھے اگر کوئی آیت یا رکوع بھول جائے تو یاد آنے پر اس کو تمام تراویح میں یاد رکھے۔ تمام قرآن میں ایک جگہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا پڑھنا آہستہ چاہیئے سوائے اس آیت بسم اللہ کے جو سورۂ نمل میں واقع ہے ورنہ ختم قرآن ناقص ہوگا کیونکہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک بسم اللہ ایک آیت ہے قرآن کی اور جز کسی صورت کے نہیں ختم قرآن کے وقت چاہیئے کہ ایک رکعت میں بعد الحمد کے معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے شروع سورہ بقر مفلحون تک پڑھکر رکوع کرے اور اس پر کچھ اضافہ نہ کرے **مسئلہ** دو یا چند امام نماز تراویح پڑھا دیں تو جائز ہے مگر ایک ترویحہ سے کم کوئی نہ پڑھا وے۔

## قرآن خوانی کی اجرت

قرآن خوانی کی اجرت لینا ناجائز اور حرام ہے کیونکہ یہ تفسیروں بایاتی ثمنا قلیلا کا مصداق ہے بلکہ قرآن خوانی صرف خدا کے لئے اور حصول ثواب کے لئے ہونی چاہیئے آجکل جو حافظ پیسے سے اجرت ٹھہرا لیتے ہیں اور اس کو آمدنی کا ذریعہ بنالیا ہے یہ بالکل ناجائز اور قرآن شریف کی ہتک وبے عزتی ہے بعض فقہا متاخرین نے جواز اجرت کے لئے کچھ حیلے تراشے ہیں مگر وہ اقرب الی الصواب نہیں صرف تخمین وظنیات ہیں۔

## کلام الٰہی کی تلاوت اور اسکے فضائل

قرآن کریم کی پڑھنا اور سننا دونوں موجب ثواب اور باعث سعادت ہیں مگر قرآن مجید کا یہ نام خود حضرت حق جل مجدہ کا رکھا ہوا ہے جس کے معنے ہی یہ ہیں کہ اس کو جتنا جو پڑھی جائے مگر خصوصیت سے مضافان المبارک میں اس کی تلاوت ایمان میں عجیب حلاوت اور عمل میں پختگی پیدا کرتی ہے اور روح کو ترقی وکاملیت بخشتی ہے اور پڑھنے والے کی زندگی میں اسی مناسبت سے ہم ان احادیث کا

ترجمہ درج کرتی ہیں جن میں کلام اللہ کی تلاوت کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

## تلاوت قرآن زمین میں نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ

حضرت ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ حضور مجھے کچھ نصیحت فرمایئے! ارشاد ہوا کہ حصول تقویٰ کی کوشش کرو کیونکہ تقویٰ نیکیوں کا سرچشمہ ہے عرض کیا اور کچھ فرمایئے۔ فرمایا قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو یہ تلاوت زمین میں نور ہے اور آسمان میں تیرا ذخیرہ ہے (ابن حبان)

جس نے قرآن پڑھا اور پڑھکر اس پر عمل بھی کیا تو قیامت میں اس کے ماں باپ کو ایک نورانی تاج پہنایا جائیگا جس کی چمک آفتاب سے زیادہ ہوگی" غور فرمایئے جب اس نیک عمل کا نتیجہ اس کے ماں باپ کے حق میں یہ ہوگا تو خود تلاوت کرنے والے کو کیا کچھ نہ ملیگا۔ ایک صحابی رات کو قرآن شریف پڑھ رہے تھے اور پاس گھوڑا بندھا ہوا تھا وہ اچھلنے لگا تو انہوں نے تلاوت ختم کردی اور آسمان کی طرف دیکھا تو بہت سے چراغ معلوم ہوئے جو نیچے سے اوپر کو جا رہے تھے صبح کو اس عجیب و غریب واقعہ کو حضور سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے جو تیرا قرآن سننے آئے ہوئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو اور بھی عجیب و غریب چیزیں دیکھتا۔ (بخاری و مسلم)

## جس نے قرآن کو سیکھا اس نے نبوت کو اپنی گود میں لے لیا

فرق صرف اتنا ہے کہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی ہے صاحب قرآن کو یہ لائق نہیں کہ غصہ والے کے ساتھ خود بھی غصہ کرنے لگے یا جاہل کے ساتھ جہل کی باتیں کرنے لگے حالانکہ اس کے سینہ میں قرآن موجود ہے (حاکم) حافظ قرآن سے کہا جائیگا کہ قرآن پڑھنا شروع کر اور ہر ایک آیت پر درجہ بلند ہوتا جائیگا قرآن کی آخری آیت تیری آخری منزل ہو (ترمذی) باختلاف روایات قرآن کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اس حساب سے حافظ قرآن کے مرتبہ کا اندازہ لگایئے۔

جب کوئی شخص سجدہ کی آیت پڑھکر سجدہ کرتا ہے تو شیطان کو رونے میں بیٹھکر کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدہ کرنا ہے تو سجدہ کر لیا اور اس پر جنت واجب ہوگئی مگر مجھے سجدہ کا حکم ہوا میں نے انکار کیا اور میرے لئے دوزخ کا حکم ہوگیا (مسلم) صاحب قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے بندھا ہوا اونٹ اگر اس کی خبر رکھی جائے تو بندھا رہتا ہے اگر غفلت کی جائے تو بھاگ جاتا ہے (بخاری و مسلم) اپنی آواز اور لہجہ سے قرآن کو زینت دو (ابوداؤد) اللہ تعالیٰ خوش الحانی قرآن خواں کی آواز کو نہایت شوق سے سنتا ہے جیسے کوئی گانا سننے والا گانے والی کی آواز کو شوق سے سنتا ہے (حاکم)

مطلب یہ ہے کہ قرآن کو قرأت و لہجہ حسن صوت تجوید اور مخارج کی رعایت رکھکر پڑھے یونہی اذا بہ اور ہندی الفاظ نہ چھوڑے جیسا کہ اکثر حفاظ کرتے ہیں۔

مسلمانو! قرآن حکیم خدا کا آخری آسمانی پیغام ہے جو تمہیں تمہاری زندگی کا مقصد بتانے اور منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے آیا ہے اس لئے نہیں آیا ہے کہ اس کی تلاوت کا تعلق صرف زبان تک ہی رکھو اگر تم ہدایت کے خواستگار رہو جنت کے طلبگار ہو خدا کے سچے پرستار ہو اس کے رسول پر ایمان لاؤ مسلمانی کے دعویدار ہو اور اگر تم امن و امان اور سکون قلب کی متلاشی ہو اور دینی و دنیوی ترقی و کامرانی کے خواہاں ہو تو خدارا قرآن کو سیاست کی نذر اور الفاظ کی تیر بندیوں میں مبتلا نہ کرو اس کے خلاف اور اسی کے نام پر علیحدہ ملت بلند نہ کرو اور اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو اس کو ارادت جذبے

اور فرقہ بندی کو تعویذ دینے کی چیز نہ بناؤ اور ایک کھانے کمانے کی شے قرار نہ دو صفحہ یہ انتہائی محرومی مجبوری بدبختی اور روسیاہی ہوگی بلکہ قرآن حکیم کو اپنی زندگی کا دستور العمل بناؤ صرف اسی چیز کو اختیار کرو اور سب کو چھوڑ دو اور اس کی تلاوت کو معنے و عمل کی نیت سے اپنے لئے لازم سمجھو۔ مذکورہ بالا احادیث کو سامنے رکھکر ذہن نشین کرلو کہ قرآن مجید کی تلاوت ہی تمہارے تمام دکھوں کی علاج بہترین عبادت موجب ثواب اور باعث سعادت ہے۔

## اعتکاف

اعتکاف کے معنے گوشہ نشینی کے ہیں اور عشرہ رمضان میں اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے اگر کسی بستی میں کوئی مسلمان بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کی برائی رہے گی بالفاظ دیگر اعتکاف کے معنے یہ ہیں کہ انسان مسجد میں یا گھر کے کسی معین گوشہ میں روزہ کی حالت میں عبادت کی نیت سے دنیا سے سمٹ سمٹا کر بیٹھ جائے اور سوائے طبعی حاجات کے وہاں سے نہ اٹھے مقصود اعتکاف یہ ہے کہ روزہ داروں کے سامنے مجاہدہ نفس کسر شہوت اور روزہ کا عملی نمونہ رکھا جائے تاکہ اگر کوئی دریافت کرے کہ روزہ کا مقصود و فائدہ کیا ہے تو اس کے جواب میں ہم معتکف کو دکھا کر کہہ سکیں کہ یہ ہے روزہ کا اثر اور نتیجہ۔

اعتکاف مسنون ہے جناب ہادی برحق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آخر عشرہ رمضان شریف میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

**اعتکاف مسنون** یہ ہے کہ رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ کو مغرب سے ذرا پہلے اس مسجد میں جہاں پنجوقتہ نماز باجماعت ہوتی ہو بیٹھ جائے اور عورت ہو تو اپنے گھر میں ہی اس جگہ بیٹھ جائے جو نماز کے لئے مخصوص ہو اور رمضان کے آخری روزہ کی مغرب تک بیٹھا رہے اور ذکر و عبادت میں مشغول رہے۔

اعتکاف نفل ذرا سی دیر کا بھی ہو سکتا ہے چنانچہ ظاہر روایت کے مطابق امام محمدؒ کا اس پر فتویٰ ہے پس جب نماز کے لئے کوئی مسجد میں جائے اور اعتکاف کی نیت کرلیا کرے تو جتنی دیر مسجد میں ٹھہریگا اعتکاف کا ثواب ہی پاویگا۔

ٹھہرنا اعتکاف کا رکن ہے اور مسجد کا ہونا اور اعتکاف کی نیت کرنا یہ دو شرطیں ہیں یعنی اگر مسجد میں عبادت کی نیت سے قیام کیا جائے تو اعتکاف صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

اعتکاف کی موت کم از کم ایک دن ہے اگر اس سے قبل اعتکاف کو چھوڑے گا تو اعتکاف فاسد ہوگا۔ نفلی اعتکاف کی کوئی خاص مدت مقرر نہیں ایک گھنٹہ کا اور اس سے کم کا بھی ہو سکتا ہے اور نہ اس کے لئے روزہ شرط ہے۔

**مسئلہ** حضرت امام صاحب کے نزدیک اعتکاف کی حالت میں بغیر ضروری حوائج یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کے مسجد سے تھوڑی دیر کے لئے نکلنا بھی اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے صاحبین کے نزدیک اتنا وقت دن سے کم کے لئے مختلف مسجد سے نکل سکتا ہے

**مسئلہ** معتکف کے لئے مسجد کے اندر کھانا پینا اور خرید و فروخت کرنا جائز ہے لیکن سامان تجارت مسجد میں نہیں لانا چاہیئے صرف اپنی ضرورت کی خرید و فروخت جائز ہے۔

**مسئلہ** اعتکاف کی حالت میں خاموش رہنا مکروہ ہے بلکہ ہر وقت ذکر الٰہی تلاوت قرآن امور دینی یعنی دینی مسائل کے درس تدریس اور نوافل میں مشغول رہے

**مسئلہ** معتکف جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد میں جا سکتا ہے مگر سنتیں پڑھنے سے زیادہ نہ ٹھہرے اگر ٹھہر گیا تو بھی جائز ہے کیونکہ وہ بھی مسجد ہے لیکن بہتر نہیں۔

مسلمانوں کو اس سنت موکدہ کی تعلیم میں ہرگز ہرگز غفلت و کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

اور اپنی اپنی مسجدوں میں اعتکاف کا انتظام و اہتمام کرنا چاہیے تاکہ ان میں دینی حیات کی لہر دوڑے اتباع رسول کی شان ظاہر ہو اور ان کے دل و دماغ روشن ہو جائیں۔

## ایک ہزار مہینوں کی راتوں سے بہتر اور افضل رات

# لیلۃ القدر

کائنات روحانی کے باشندو! بلاوۂ عرفان کے متوالو! محبوب حقیقی کے طلبگارو! مطلوب حقیقی کے حسن و جمال کا نظارہ کرنے والو تیار ہو جاؤ کہ آج کی رات جس کی کائنات اپنی جلوہ آرائیاں دکھانے والا ہے فرشتوں کی فوج پر فوجیں اس کی طرف چلنے والی ہیں آسمانی فضا سے روحانی بارش ہونے والی ہے جس سے مادی کائنات نہائے گی عالم تلوث ارواح کے گناہ ہائے ہولناکیہ اس سے شمار عالم کو معطر کرنے والی خوشبو لیلۃ القدر کے اور نخل آرزو ہری ہو گی یعنی رمضان المبارک میں شب قدر بصد جاہ و جلال و انوار و تجلیات آگئی ہے گناہگارو خدا کی طرف دوڑو اور تیار ہو جاؤ کہ رحمت و مغفرت کی بارش ہونے والی ہے آفتاب ہدایت جلوہ ریز ہونے والا ہے اور گناہوں کی تاریکی کا منہ کالا ہونے والا ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ ایسا مجموعہ حسنات و برکات ہے جس کا ایک ایک لمحہ سعادت اندوزی اور آخرت کی بھلائی کے لئے بیش قیمت اور قابل قدر ہے اس کا اول و آخر اور وسط سب مبارک و مقدس اور انوار و تجلیات سے معمور ہے اس کے دن رات برکتوں اور سعادتوں سے مالا مال اور بنہار نوازش کرتے ہیں اس کا پہلا عشرہ اللہ کی نعمتوں سے معمور ہے درمیانی عشرہ اس کی رحمت و مغفرت سے بھرپور ہے۔ اور آخری عشرہ عذاب جہنم سے آزادی عطا کرنے والا ہے۔

اس مہینہ میں معصیت و شقاوت کے شیطانی جذبات و تجلیات پر موت طاری ہو جاتی ہے گناہوں کی قوت محصل ہو جاتی ہے نفس سرکش کے منہ میں تقویٰ کی لگام دیدی جاتی ہے اور نور ہدایت کی روشنی کائنات عالم کے ذرہ ذرہ کو منور کر دیتی ہے۔ رمضان کے مبارک و مسعود مہینہ میں شوق لبیک تولی کے سامنے روحانی کمالات و تجلیات کی ایک لامتناہی دنیا ہوتی ہے اور اس مہینہ کی بے انتہا فضیلتوں اور غیر محدود برکات میں سے ایک سب سے بڑی فضیلت و بزرگی یہ ہے کہ اس کی جملہ مقدس راتوں میں سے ایک ایسی بابرکت رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے افضل ہے اور جو شب قدر اور لیلۃ القدر کے نام سے موسوم ہے اور جو غالباً رمضان کی ستائیسویں شب ہے اس رات کو شام سے لیکر صبح تک تجلی الٰہی کا نزول ہوتا ہے اس رات میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینہ کی عبادت و ریاضت سے بہتر ہے اس رات کی عبادت سے جو حلاوت اور کیفیت حاصل ہوتی ہے وہ دوسری راتوں میں حاصل نہیں ہوتی یہ ایسی بابرکت رات ہے کہ اسی میں فرشتوں کی پیدائش ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا مادہ جمع کیا گیا اس میں شب بیداری کا بڑا ثواب ہے اس رات میں جو جاگتا ہے اور عبادت میں مصروف رہتا ہے اس کے پاس فرشتے آتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں اور اس کے لئے دعا مانگتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| انا انزلناہ فی لیلۃ القدر | ہم نے نازل کیا اس کو (قرآن) قدر |
| وما ادراک ما لیلۃ القدر | والی رات میں اور آپ کیا جانتے ہیں کہ |
| لیلۃ القدر خیر من الف | لیلۃ القدر کیا ہے لیلۃ القدر بہتر ہے |
| شھر۔ تنزل الملٰئکۃ و | ہزار مہینوں سے فرشتے اور روح اس |
| الروح فیھا باذن ربھم من | میں اترتے ہیں اپنے پروردگار کے حکم |
| کل امر۔ سلٰم ھی حتی | سے واسطے ہر کام کے امن و سلامتی ہے |
| مطلع الفجر۔ | یہ طلوع فجر تک۔ |

## فضیلت قرآن اور لیلۃ القدر میں نزول قرآن کا مطلب

جمیع مفسرین کا اس امر میں اتفاق ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انا انزلنا القرآن فی لیلۃ القدر ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیا یعنی بالتصریح یہ بات بیان نہیں کی تاکہ قرآن مقدس کی فضیلت و بزرگی بیان تین وجہ سے دلالت ہو اول یہ کہ اس میں قرآن کے انزال کو اللہ پاک نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور اپنی ذات سے مختص کیا ہے دوسرے یہ کہ بجائے اسم ظاہر کے ضمیر کا استعمال کیا ہے تاکہ اس کی بزرگی اور شہرت پر شہادت قائم ہو تیسرے یہ کہ وقت کی تعظیم ہو جس میں آیا نازل ہوا (تفسیر کبیر) ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن کے لیلۃ القدر میں نازل کرنیکا مطلب یہ ہے کہ اس رات میں قرآن کو لوح محفوظ سے ایک بار آسمان دنیا پر نازل کر دیا اس کے بعد بتجما بتجما نازل ہوتا رہا۔

## قدر کے معنے

قدر مصدر ہے قدرت اقتدار سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک نے تمام امور کا اندازہ کیا مقدر اور قدر کے ایک ہی معنے ہیں بالکون مصدر ہے اور بالفتح اسم واحدی کہتے ہیں کہ قدر کے معنی تقدیر ہے اور تقدیر کہتے ہیں کسی چیز کو بغیر زیادت و نقصان کے کسی دوسری چیز کے ساتھ برابر کرنے کے ہیں چونکہ اس رات کی عبادت کو ایک ہزار مہینہ کی عبادت کے مساوی کیا ہے اس لئے اس کو قدر کہتے ہیں۔

## لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر کیوں کہتے ہیں

تین وجہ سے ایک تو اس وجہ سے کہ اس رات میں اللہ پاک امور و احکام کا اندازہ کرتے ہیں واضح رہے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر واقع نہیں ہوتی کیونکہ اس کی تقدیر اسی وقت واقع ہو چکی ہے جبکہ ابھی زمین و آسمان کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی یعنی ہر ایک چیز کی تقدیر تو ازل میں ہی ہو چکی لیلۃ القدر میں تقدیر سے مراد یہ ہے کہ ان مقادیر کا ملائکہ پر اظہار کیا جاتا ہے دوسرے یہ کہ لیلۃ القدر عزت و عظمت اور شرف و منزلت کی رات ہے اب یا تو یہ شرف و عظمت فاعل کی طرف راجع ہے یعنی جو اس رات میں عبادت بجا لائے وہ صاحب عظمت و بزرگی ہے اور یا فعل کی طرف راجع ہوگی یعنی اس رات کی طاعت قدر و شرف میں زیادہ ہے۔ تیسرے یہ کہ لیلۃ القدر کے معنے تنگی کے ہوں یعنی اس رات میں زمین ملائکہ پر تنگ ہو جاتی ہے۔ ابوبکر وراق کہتے ہیں لیلۃ القدر اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں مرتبے والی کتاب مرتبہ والے فرشتہ کی زبان سے مرتبہ والی امت پر نازل ہوئی شاید اس وجہ سے اللہ پاک نے اس سورۃ میں تین مرتبہ لفظ قدر کو بیان کیا ہے (تفسیر کبیر)

## اللہ پاک نے شب قدر کو کیوں مخفی رکھا ہے؟

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے چار وجوہ بیان کی ہیں۔ اول تو یہ کہ حضرت حق جل علا شانہ نے دیگر چیزوں کی طرح اسے بھی مخفی رکھا ہے مثلاً اس نے اپنی رضا کو طاعات میں مخفی رکھا ہے تاکہ تمام طاعات کی رغبت پیدا ہو اپنے غضب کو معاصی میں پوشیدہ رکھا ہے تاکہ تمام معاصی سے اجتناب کیا جائے

اپنے دل کو لوگوں پر مسخر کیا ہے تاکہ دل ہونے کے شبہ سے شب کی تعظیم کی جائے۔ اجابت کو دعا میں مبہم رکھا ہے تاکہ تمام دعوات میں کوشش ہو۔ اسم اعظم کو اپنے اسماء میں اس وجہ سے پوشیدہ رکھا ہے تاکہ تمام اسماء سے تبرکت حاصل کی جائے۔ صلوٰۃ وسطیٰ کو اس واسطے مخفی رکھا ہے کہ تمام نمازوں کی محافظت کی جائے۔ قبول توبہ کو پوشیدہ رکھا ہے کہ مکلف جمیع اقسام توبہ پر مواظبت کرے۔ موت کے وقت کو اس لیے پوشیدہ رکھا ہے کہ مکلف ڈرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رجوع رہے اسی طرح اس رات کو بھی مخفی رکھا ہے کہ تاکہ رمضان کی تمام راتوں کی تعظیم و تکریم ہو۔

**دوسری** وجہ یہ کہ طالب باری عزاسمہ چونکہ اپنے بندوں کی گہرائی پر اطلاع رکھتا ہے اس لیے اگر یہ رات معین ہوتی اور لوگ اس رات میں عبادت کا انتخاب کرتے تو یہ عبادت باوجود عمل کے تحت اور عظیم ہوتی اور یہ سخت عذاب کے مستحق ہوتے جیسے اس رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت کے برابر ہے اسی طرح اس رات کے گناہ کا عذاب بھی ایک ہزار مہینہ کے گناہ کے برابر ہوتا سو یہ رؤف الرحیم بندے کے ہر حال پر بدرجہ غایت شفقت و عنایت ہے کہ اس نے اس رات کو مخفی رکھا تاکہ اور اپنے معصیت مقدار بندوں سے ایک سخت عذاب دفع کر دیا۔

**تیسری** وجہ اس رات کو پوشیدہ رکھنے کی یہ ہے کہ اس کے تلاش کرنے والے کو جہد و محنت تلاش و جستجو اور اجتہاد کا ثواب ملے۔

**چوتھی** وجہ یہ کہ طالب عبادت اس رات کو پانے کی تلاش میں رہتا ہے اور اس خیال سے کہ شاید یہی رات لیلۃ القدر ہو رمضان کی تمام راتوں کی تعظیم کرتا ہے اور حتی الامکان عبادت الٰہی بجا لاتا ہے ایسے حریص اور بیقرار بندے کی یہ شان اطاعت باری تعالیٰ کو بہت پسند آتی ہے اور وہ اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! تم نے اپنی بندوں پر اعتراض کیا تھا کہ وہ زمین میں فساد کریں گے اور قتل و خونریزی کا ارتکاب کریں گے پس لیلۃ القدر کے ظاہر ہونے میں یہ نشان اور خوبی ہے رحیمی و ربی وجہ ہے کہ لیلۃ القدر کی تعیین میں علماء کے طور پر اختلاف ہوا تھا اور اب تک اس کی تعیین میں اقوال ہیں۔ ابن زنجی کہتے ہیں کہ یہ رمضان کی پہلی رات ہے۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ رمضان کی ستیسویں رات ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انتیسویں رات ہے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ اکیسویں رات ہے حضرت ابن عباس کا قول ہے تیئیسویں رات ہے۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ پچیسویں رات ہے۔ حضرت ابوذر کا قول ہے کہ پچیسویں رات ہے حضرت ابی بن کعب کا ارشاد ہے کہ ستائیسویں رات ہے اور بعضوں کا گمان ہے کہ شاذ یں رات ہے۔ اکثر محققین مفسرین کا اسی پر اتفاق ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے یہی عام طور سے مشہور ہے اور اسی رات سلف کا عمل ہے۔

## شب قدر کی خصوصیات

**پہلی** خصوصیت تو یہ ہے کہ شب قدر میں نبی نوع انسان کی ہدایت و رہبری نجات و بہبودی کے لیے وہ کتاب مقدس نازل ہوئی جو دین و دنیا کی فلاح کے اصول اور ساری دنیا کی ضامن اور کفیل ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ سبحان اللہ شب قدر کی کتنی بڑی خصوصیت اور عظمت و بزرگی ہے اس رات نے کتنے انسانوں کو کتنی بڑی دولت عظمیٰ عطا کی ہے۔

**دوسری** خصوصیت تنزل الملائکۃ والروح فیہا الف شہر لیلۃ القدر

ایک ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد گذرا ہے جو رات کو عبادت میں کھڑا رہتا تھا اور سارا دن بھی عبادت میں گذارتا تھا مسلمانوں کو یہ سنکر تعجب ہوا اور افسوس کیا کہ ہماری تو عمریں ہی اس قدر نہیں جو ہم اس عابد کی عبادت کا مقابلہ کر سکیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ تیری امت کے لیے لیلۃ القدر کی عبادت ایک ہزار مہینہ کی عبادت کے برابر ہے۔

بظاہر یہ بات عقل کے خلاف نظر آتی ہے کہ ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینہ کی عبادت کے مساوی ہو۔ مگر حقیقتاً یہ کوئی مستبعد بات نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات ایک فعل کا حسن و قبح بسبب اختلاف وجوہ منضمہ کے کم و بیش ہو جاتا ہے مثلاً نماز جماعت کا صلوٰۃ منفرد پر فضیلت ہے حالانکہ ہر ایک ہی ہے کیا خدا کے ہاں ثواب کی کمی ہے وہ اگر چاہے تو ایک رکعت کی عبادت کو لاکھوں برس کی عبادت کے برابر کر دے کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا ہے۔

دیکھئے نا انعام بھی کاغذ کا ایک پرزہ ہوتا ہے جو زیادہ سے زیادہ ایک پیسہ کا ہوتا ہے مگر اسی پر بادشاہ کی تصویر اور علامات مخصوصہ سے بانجر دینے کا ہو جاتا ہے اور اگر بادشاہ چاہے تو اسی کو ایک ہزار کا کر دے۔

حضرت امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:۔

"بس یہ کوئی بعید نہیں کہ طاعت قلیلہ عورت میں مساوی اور ثواب میں کثیر ہو۔"

اس کے بعد امام صاحب لکھتے ہیں:۔

"خدائے حکیم سبحانہ کا مقصود یہ ہے کہ خلق کو طاعت کی طرف کھینچے کبھی تو طاعت کی قیمت ارزانی کر دی جاتی ہے کبھی دس گنا اور کبھی سات سو گنا کبھی بحسب ازمنہ اور کبھی بحسب امکنہ اور ان تمام باتوں سے مقصود اصلی یہی ہے کہ مکلف کو طاعت کی طرف کھینچے اور نکو اشغال دنیا سے پھیرے۔"

## تیسری خصوصیت تنزل الملائکۃ والروح فیہا

اس رات میں فرشتے اور روح اترتے ہیں حضرت امام رازی فرماتے ہیں کہ فرشتوں کی نظر ارتاج پر ہے اور انسان کی نظر جسموں پر ہے سو جب فرشتے انسان کی روح کو صفات ذمیمہ کے محل میں پاتے ہیں اور اسے شہوت و غضب کا بندہ پاتے ہیں تو اس کو قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء جیسے والدین صورت اولیہ یعنی منی سے نفرت کرتے ہیں اور اگر کپڑے اور جسم پر لگ جاتی ہے تو نفرت سے دھوتے ہیں اور گندا پانی جب قدرت کی مٹھی میں پاکر علقہ اور مضغہ بن جاتا ہے اور نقاش ازل کے ہاتھوں وہ نقش دلنگار اور صورت حسینہ حاصل کر لیتا ہے اور والدین کی آغوش میں آتا ہے تو وہ اس کی طرف بلد دجان مائل ہوتے ہیں چومتے جاتے سینے سے لگاتے ہیں اور وہ نفرت مبدل بہ محبت ہو جاتی ہے اسی طرح جب فرشتے انسان کی اچھی صورت دیکھتے ہیں جس سے مراد معرفت اور طاعت الٰہی ہے تو اس سے محبت کرتے ہیں اس کی طرف مائل ہوتے ہیں ان کی طرف نازل ہوتے ہیں اور اپنے نزول بتجلیل فہما پر معذرت خواہ ہوتے ہیں اور اگر روح کو ظلمات جہالت اور شہوانیہ میں دیکھتے ہیں تو مغفرت و استغفار مانگتے ہیں یہ مراد ہے تنزل الملائکہ

## شب قدر میں ملائکہ کیوں نازل ہوتے ہیں؟

اس لئے کہ امت محمدی کی عبادت اور جہد و طاعت کو دیکھیں دوسرے اس لئے کہ ان کو پاکیزہ ارواح نیک بندوں اور خاوندوں سے الفت و انسیت ہے تیسرے اس لئے کہ اللہ پاک نے مومنوں سے وعدہ

کیا ہے کہ جنت کے ہر دروازہ سے ان پر ملائکہ سلام کہتے ہوئے داخل ہوں گے اسی طرح اس دنیا میں بھی اگر مومن عبادت میں مشغول ہو تو فرشتے تسلیم و زیارت کے لئے نازل ہوتے ہیں چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔

"ملائکہ اس لئے نازل ہوتے ہیں کہ ہم پر سلام کریں اور ہماری شفاعت کریں پس جو ان کا سلام پالیتے ہیں ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں"

چوتھے اس واسطے کہ حضرت حق جل شانہ نے اس رات کی تمام فضیلت و بزرگی شغل طاعت میں رکھی ہے سو فرشتے اس لئے نازل ہوتے ہیں کہ عابدوں کی طاعت کا ثواب زیادہ ہو جیسے اگر کوئی شخص کہیں عبادت کرے تو اس کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے اور ویسا کچھ ترغیب طاعت کے لئے ہے۔

پانچویں طاعات و عبادات اور خیرات علماء و زاہدوں کی موجودگی میں بہ نسبت خلوت کے زیادہ لذت و سرور اور عمدگی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں سو اللہ تعالیٰ اس رات میں ملائکہ مقربین کو نازل کرتے ہیں تاکہ ان کی حضوری اور معیت میں عابدوں کی عبادت اتم و اکمل طریقہ سے بطریق احسن ادا ہو۔

کعب فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام لیلۃ القدر میں سدرۃ المنتہیٰ کے تمام ملائکہ کو لیکر زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ زمین میں ایک بالشت بھر جگہ خالی نہیں رہتی جو فرشتے ساجد اور قائم نہ ہوں۔ مومنین اور مومنات کے لئے دعا کرتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں۔

## حضرت جبرئیلؑ کے مصافحہ کرنیکی علامت

بزرگان دین نے حضرت جبرئیلؑ کے مصافحہ کرنیکی علامت یہ بتلائی ہے کہ وہ جس وقت مصافحہ کرتے ہیں یکایک دل میں ایک رقت پیدا ہو جاتی ہے قلب پگھلنے لگتا ہے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور عابد اپنے باطن میں وہ کیفیت اور لذت و سرور محسوس کرتا ہے جو لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی ایسی حالت میں جو تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے تو ایک مرتبہ کے کہنے سے وہ بخش جاتا ہے دوسری دفعہ کے کہنے سے نجات پاتا ہے اور تیسری دفعہ کے کہنے سے جنت میں داخل کیا جاتا ہے۔

صبح تک فرشتے سلام و دعا میں مشغول رہتے ہیں پھر سب اپنے آسمان پر حضرت جبرئیلؑ چڑھتے ہیں پھر اور فرشتے صعود کرتے ہیں اور شبستان شمس اور آسمان دنیا کے جمع ہوتے ہیں اس دن و عاد رحمت اور مومنوں کے لئے استغفار میں مشغول رہتے ہیں مگر اس کے لئے جس نے رمضان کو ایمان و احتساب کے ساتھ گذارا جب شام ہوتی ہے تو اپنے آسمان میں داخل ہوتے ہیں حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور دوسرے ملائکہ بھی جمع ہوتے ہیں اور پھر آپس میں سوال و جواب کرتے ہیں کہ فلاں شخص پچھلے سال عابد تھا اور اس سال مبتدع فلاں شخص پچھلے سال مبتدع تھا اور اس سال عابد فلاں کو ہم نے رکوع میں دیکھا فلاں کو سجدہ میں فلاں کو تشہد میں فلاں کو قیام میں فلاں کو تسبیح و تہلیل میں اور فلاں کو دعا و استغفار میں غرض ہر ایک کے لئے دعائے مغفرت و ہدایت کرتے ہیں اور اسی طرح ساتوں آسمانوں میں ذکر کرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ پر جا پہنچتے ہیں۔

سدرۃ المنتہیٰ ان سے دریافت کرتا ہے کہ اے میرے ساکنو مجھے لوگوں کا حال سناؤ کیونکہ میرا تم پر حق ہے اور جو خدا کو محبوب رکھے میں اس کو محبوب رکھتا ہوں فرشتے عابدوں کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے حالات سنانے میں پیر بہ فیر حضرت کو پہنچ جاتے ہیں اور بیت کہتی ہے کہ اے المعمار اس کو جلدی چھوڑ تک پہنچا اور ملائکہ اہل سدرۃ اس پر آمین کہتے ہیں اور اس مقدس رات میں عبادت کرنے والے کا کتنا بڑا درجہ اور نصیب ہے اور اس سے محروم رہنے والا کتنا بڑا بدنصیب و بخت اور محروم ہے۔

## چوتھی خصوصیت

فیھا یفرق کل امر حکیم یعنی تمام امور اس رات میں سرانجام پاتے ہیں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس رات کو لیلۃ القدر کہتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سال آئندہ کے لئے بارش موت زندگی اور رزق وغیرہ تمام امور اللہ تعالیٰ اسی رات میں مقدر فرماتے ہیں نیز لفظ قدر عظمت و بزرگی کے معنوں میں بھی مستعمل ہے چونکہ لیلۃ القدر اپنے اندر بیشمار برکات اور شرف و بزرگی رکھتی ہے اس لئے اس کو قدر کہا جاتا ہے۔

## پانچویں خصوصیت

سلام ھی حتی مطلع الفجر اس میں شب قدر کو سلام کے ساتھ وصف کیا گیا ہے یعنی فرشتے بندوں پر خدا کا سلام پہنچاتے ہیں جیسے اکثر نمرود سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا تھا اور آتش نمرود کو گلزار بنا دیا تھا اسی طرح اس امت محمدیہ پر اس رات میں عبادت کرنے والوں پر آتش دوزخ حرام ہوگی اور وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے جناب رسالتمآب صلعم سے عرض کیا کہ حضور مجھے وہ دعا تعلیم فرمائیے جو میں شب قدر میں پڑھوں آپ نے فرمایا اے عائشہ یہ دعا پڑھا کرو۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی اے اللہ تو عفو کرنیوالا ہے عفو کرنے کو پسند کرتا ہے اور کریم ہے تو معافی اور بخشش کو دوست رکھتا ہے سو اپنے کرم سے مجھے بخش دے۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اس رات کی دعا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے یہ برکت و سلامتی اور امن و امان والی رات ہے۔

## لیلۃ القدر اور مسلمانوں کا طرز عمل

مذکورہ بالا تفصیل سے ناظرین کرام کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس رات کے متعلق ہمارا کیا طرز عمل ہونا چاہیئے چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم اس رات کو شب بیداری و عبادت گذاری دعا و استغفار تسبیح تہلیل اور آہ و زاری میں گذارتے مگر ہوتا یہ ہے کہ عوام الناس کا سارا زور عمل صرف مجدوں کی زیبائش و آرائش اور مٹھائی کی لذت اٹھانے پر صرف ہو جاتا ہے صرف چند ہی خوش قسمت اور متبرک نفوس ایسے ہوتے ہیں جو عبادت گذاری کرتے ہیں کاش ہر مسجد والی رات کی روشنی کے ساتھ ساتھ ضیائے قلب اور نور قلب کا بھی سامان کرتے آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی روشنی کے ساتھ روح کو جلا دینے کا اہتمام بھی کرتے اور مٹھائیوں کی لذت چشی کے ساتھ عبادت الٰہی کی لذت و سرور سے بھی مسرت اندوز ہوتے۔

مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا کہ تمہارا ہر عمل سنت سے گرا ہوا ہے تمہاری ہر بات منہاج نبوت سے دور ہے تمہاری کوئی کل بھی سیدھی نہیں تم اپنی پستی ذوق و عمل کے سبب ہر عمل کو رسم اور لغویت کا لباس پہنا دیتے ہو جس سے اس کی حقیقی روح زائل مستور ہو جاتی ہیں تمہارا ہر قول و فعل فہم دانش کے مطابق کیوں نہیں ہوتا اور تمہارا ہر خندہ اسوۂ نبوی کے مطابق کیوں نہیں اٹھتا اگر تمہیں اس روشنی کے زمانہ میں بھی عقل و خرد نہیں آتا تو اور کب آئے گا ابھی باہیں تمہارے حافظہ سے محو نہیں ہوئیں تمہارے دماغ نیک عمل اور کام کی باتوں کو کیوں نہیں پکڑتا ہاں بری باتیں اور بیکار رسمیں خوب یاد رکھتے

اور بداخلاقیوں اور گناہوں کے اور بداخلاقیوں و گناہوں کے آرکائیو کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہو تم سمجھنے سے زیادہ نقشۂ ردح سے زیادہ بہتر کے پرستار ہو بھلا ڈھونڈتے ہو مگر تم تلاش نہیں کرتے یعنی جنت میں جانا اور رضائے خداوندی تو حاصل کرنا چاہتے ہو مگر جتنے کے کاموں اور نیک عملوں پر حریص نہیں تھیں کس طرح اور کس عنوان سے سمجھایا جائے بس اب یہی کوشش چاہئے کہ تمہیں تمہاری حالت پر چھوڑ دیا جائے۔

ترنے شب قدر کی برکات و فضیلتیں سن لی ہیں اور معلوم کر لیا ہے کہ جناب باری تعالےٰ عزاسمہٗ نے تم کو کس کس طریقہ سے اس رات میں عبادت گذاری پر ابھارا ہے اور کس رحمت و محبت سے شب بیداری کی رغبت و حرص دلائی ہے اگر اب بھی تم اس سنہری موقعہ کو غفلت اور معصیت میں کھو دو تو مردہ ہو اور جہنم کا ایندھن۔

مسجدوں کی زیبائش اور آرائش بینک ان کی ظاہری آبادی اور رونق ہے مگر جیسا اہتمام ظاہری آبادی کا کرتے ہو اب اسی باطنی آبادی کا اہتمام بھی کرو تو سبحان اللہ کیا کہنا ہے دین و دنیا کی دولتوں سے مالا مال ہو جاؤ یاد رکھو مسجد کی حقیقی آبادی اور اصلی رونق ذکر الٰہی اور عبادت و ریاضت ہے پس اگر تم رمضان کی ستائیسویں شب کا اگر واقعی اور حقیقی اہتمام کرنا چاہتے ہو تو اس کو اس طرح کرو کہ ہر مسجد ہر گھر اور ہر بستی کے ذاکروں عابد دل سے معمور ہو ہر شخص دعا و استغفار اور اذکار و اشغال میں مصروف نظر آئے فضائے آسمانی تمہارے لاہوتی نغموں سے گونج اٹھے تاکہ آسمانوں سے نور کی بارش ہو اور زمین تمہارے لئے اپنے دفینے اگل دے۔

پس ہوگوش شنوا عقل رسا قلب سلیم اور اپنے دل کی گہرائیوں میں نیک عمل کی خواہش اور سچی تڑپ رکھتا ہو تو دس کے گھڑی قدر کی عظمت و بزرگی اسے پیغام عمل دیتی ہے اور مژدۂ جنت سناتی ہے اگر اسے کوئی ثواب حاصل کرنا اور کوئی نیکی کمانا ہے تو اٹھے اور کمر بستہ ہو جائے۔

## صدقۂ فطر

صدقۂ فطر ہر آزاد مسلمان مالک نصاب پر واجب ہے عید کے دن صبح طلوع ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے عمر بھر تک اس کا وقت رہتا ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتا بہتر اور افضل یہ ہے کہ صدقہ فطر قبل نماز عید دیدے بلا کسی مجبوری کے تاخیر نہ کرے۔

## صدقۂ فطر کی مقدار اور کس کس کی طرف سے دینا چاہئے

اگر گیہوں یا اس کا آٹا دے تو نصف صاع اور کھجور منقی جو یا اس کا آٹا اور یا ستو دے تو ایک صاع صاع کا وزن تین سو اکیاون روپے یعنی چار سیر ہے چھٹانک اور ایک تولہ بھر ہے۔ چھوٹے بچے کی طرف سے جبکہ وہ مالک نصاب نہ ہو مجنون اولاد کی طرف سے اگرچہ بالغ ہو اگر خود مالک نصاب ہوں تو اس کے مال سے دینا واجب ہے اگر لڑکی شوہر کی خدمت کے لائق ہے اور وہ شوہر کے یہاں چلی گئی تو کسی پر بھی اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں اور اگر قابل نہیں اور شوہر کے یہاں نہیں گئی تو اس کا صدقہ فطر باپ پر ہے جبکہ لڑکی خود مالک نصاب نہ ہو ورنہ اسی کے مال سے دیا جائے گا۔ یتیم اور فقیر ہو تو اس کے دادا پر واجب ہے اگر چھوٹے بچے ہوں تو ان پر صدقہ فطر واجب نہیں بیوی اور بالغ اولاد کا صدقہ خاوند اور باپ پر واجب نہیں خواہ محتاج ہو (عالمگیری و غنائہ منیہ)۔

**دیگر مسائل** بہتر یہ ہے کہ صدقہ فطر عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے دیدیا جائے ایک شخص کا فطرہ ایک ہی مسکین کو دینا بہتر ہے اگر چند مساکین کو دیا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں اور چند اشخاص کا فطرہ ایک ہی مسکین کو دینا بھی جائز ہے (درمختار) **مسئلہ** گیہوں اور جو ملے ہوئے ہوں مگر گیہوں زیادہ ہوں تو نصف صاع دینا چاہیئے اور اگر جو زیادہ ہوں تو ایک صاع۔

**مسئلہ** گیہوں اور جو دینے سے ان کا آٹا دینا افضل ہے اور اس سے بھی افضل یہ ہے کہ قیمت دیدے **مسئلہ** اگر چاول جوار باجرہ یا اور کوئی غلہ فطرہ میں دیدیں تو ان چیزوں میں قیمت کا لحاظ ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں اور ایک صاع جو کی قیمت کی ہو

## صدقۂ فطر کسکو دیا جائے

جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہی کو صدقہ فطر بھی دیا جا سکتا ہے اور جن کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی انہی کو فطرہ بھی نہیں دیا جا سکتا مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے خویش و اقربا پر نظر ڈالے اگر ان میں کوئی مصالح اور حاجتمند ہوں تو ان کو دے۔

## عید الفطر

تمام اقوام میں ایک دو یا چند دن زمانہ قدیم سے ایسے چلے آئے ہیں جن میں وہ خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اپنی شان و شوکت دکھاتے ہیں حسب استطاعت عمدہ لباس زیب تن کرتے ہیں عمدہ سے عمدہ غذائیں فراہم کرتے ہیں تمام کاروبار بند کر کے تفریحی کھیلوں اور رنگ رلیوں میں سارا دن گذارتے ہیں اور اپنی محبت کی گانگت اور اجتماع کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ایسا ہونا ہی چاہیئے کیونکہ اگر ساری سال ہنسی خوشی اور شان و شوکت کا کوئی دن ہی ایسا نہ ہو کہ قریش و اقارب اور دوست و احباب باہم مل کر خوش ہوں اور ایک دوسرے کی صحبت میں کچھ دیر کے لئے انکار دنیا کو بھول جائیں تو سچ مچ زندگی اجیرن اور دوبھر ہو جائے اس لئے سال بھر میں کچھ دن ایسے ضرور ہونے چاہئیں جن میں عام خوشی کا اظہار ہو۔

## عیدوں یا تہواروں کا مقصد

ان عیدوں یا تہواروں کا مقصد یہ ہے کہ ملت میں اجتماعی اتحاد اور عام خوشی کا اظہار ہو یہ مقصد ویسے تو پورا ہو نہیں سکتا کیونکہ صورت حال یہ ہے کہ اگر زید کے گھر خوشی ہے تو بکر کے گھر ماتم بپا ہے کہیں انبساط کے نعرے بلند ہو رہے ہیں اور خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں تو کہیں آہ و بکا کا محشر بپا ہے اور صدائے ماتم بلند ہو رہی ہے غرض نفری اور عمومی طور پر انسانوں کی قسمت میں یہ کہاں کہ زمین کی وسعتوں پوری قوم کی مسرت بنجائے اور ملت کے تمام افراد خوشی و مسرت کا عام اظہار کر سکیں اور قومی دلی وحدت و مسرت کا سماں مجسم آنکھوں کے سامنے آجائے۔

دوسرا مقصد۔ ان تہواروں کا یہ ہے کہ کسی خوشی یا نعمی کے تاریخی واقعہ کو یاد کیا جائے تاکہ قومی دلی زندگی پیدا ہو یا زمین و آسمان کے فطری انقلابات موسموں کے تغیرات اور چاند سورج کی حرکات کو وجہ مسرت بنا لیا جائے۔

نگت

چونکہ ہر مذہب و ملت کا نقطۂ نظر یکساں نہیں اور ان کے عقاید و خیالات میں یگانگت نہیں اس لئے ان دنوں کے انتخاب اور تعین میں یکسانی نہیں اور ایک قوم کے تہوار دوسری قوم کے تہواروں سے الگ ہیں مگر تہذیب اقوام عالم کے معتقدات اور لٹریچر پر نظر رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ سوائے اسلام کے تمام اقوام و مذاہب کے تہوار مہمل ابتداؤں، خیالی تمہیدوں، فضول و لغو حرکتوں اور بیہودگیوں و بداخلاقیوں

کا ایک پست مظاہرہ بنکر رہ گئے ہیں۔

**اسلامی عید** مگر اسلامی عید تمام مہیم ابتدائی، خیالی تمہیدوں اور فضول و لغو رسموں سے پاک اور اخلاقی و روحانی پاکیزگی اور عظمت و برتری کا ایک بہترین نمونہ اور دلکش منظر ہے مسلمانوں کی عید شراب و بدکاری، اباحیت، آتشبازی، رنگ باشی، ناچ رنگ اور چراغ فروزی کی عید نہیں بلکہ خالق کائنات کی توحید و تمجید اور شان عبدیت کا عالمگیر مظاہرہ ہے۔

مسلمانوں کی عید شکرانہ کی عید ہے، تکبیر و تہلیل کی عید ہے، سجدۂ عبودیت کی عید ہے اظہار تذلل و انکساری کی عید ہے؟ اس بات کی خوشی کے لئے کہ خدائے واحد نے اپنے موحدوں کو اپنے احکام و اوامر اور انعام و اکرام سے سرفراز کیا، تمام عالم میں نور ہدایت بخش ستارہ پرستی بت پرستی، مظاہر پرستی اور دیگر قسم کی پرستیوں سے نکالکر توحید کی صراط مستقیم پر گامزن کیا، تادیب نفس، کسر شہوت اور حصول اتقا کی توفیق بخشی اور اپنے فرمان برادر بندوں سے کیا، اور مومنین و مومنات نے سارا ماہ روزوں میں گذارا اس اصلی خوشی حقیقی مسرت اور دائمی انبساط کو اس کے سچے حقدار ماہ میں صیام رہا اور تقویٰ پر ہیز گاری حاصل کی۔

**صدقۂ فطر کا فلسفہ** دنیاوی بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب کوئی اہم کے حضور میں شرف باریابی حاصل کرنے جاتا ہے تو کچھ نذر ضرور پیش کرنے کا اصدقۂ فطر گویا نذرانہ ہے شاہ الملوک کا اتنا معمولی کہ ہر شخص بآسانی گذار سکتا ہے دوسرے اسلام اپنے تمام افراد میں مساوات قائم کرنا چاہتا ہے، امیر غریب اور غریبوں کو دولتمند بدولت کھڑا کرنا چاہتا ہے ایک کی خوشی سب کی خوشی بنانا چاہتا ہے اور امیروں کو غریبوں کا ہمدرد اور معاون بنانا چاہتا ہے اس لئے صدقۂ فطر کا حکم دیا، کہ امراء کی عید کی ساتھ غربا کی عید بھی ہو جائے پس عید کا حقیقی احترام اور اصلی خوشی اس میں ہے کہ صدقۂ فطر دیا جائے۔

**عید منانے کا مسنون طریقہ** عید الفطر کی نماز حضرت امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور علماء کا کلیہ محتمل وامر ہا المعروف وہی عن المنکر کے لئے جمعہ کے خطبہ کی طرح عید کا خطبہ بھی لازمی ہے اور بعد نماز اس کا سننا ضروری ہے جمعۃ الفطر کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز تناول فرمایا کرتے تھے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے تھے۔ اس سے کہ اس اجتماع کا ایک مقصد دوسری متمدن اور طاقتور قوموں پر اپنی شان و شوکت ظاہر کرنی اپنی ہیبت اور ڈسپلن سے مخالفین کو مرعوب کرنا اپنی حیثیت و عبدیت کو دیگر اقوام پر واضح کرنا ہے اس لئے آنے جانے کے دو راستے مقرر کئے گئے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزہ داروں کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک تو روزہ افطار کرتے وقت اور دوسری دیدار الٰہی کے وقت سو روزہ دار دن کو ایک خوشی تو روزانہ افطار کے وقت حاصل ہو جاتی ہے مگر مکمل خوشی حقیقی مسرت عید ہی کے روز حاصل ہوتی ہے مگر ان کو جو سنت رسول کے مطابق اس کے تمام آداب و لوازمات بجا لاتے ہیں۔

اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنی اور اپنے بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر غربا اور مساکین کو دیدیں تاکہ غربا کی عید بھی ہو جائے پھر نہا دھو کر حسب استطاعت پاکیزہ اور قیمتی لباس پہنیں خوشبو لگائیں اور کوئی میٹھی چیز کھا کر عیدگاہ کو جائیں راستہ میں آہستہ آہستہ بڑھتے جائیں بیہودہ مذاق اور لہو و لعب کے مرتکب نہ ہوں وہاں پہنچکر بھی اللہ کے ذکر میں مشغول رہیں پھر جب جماعت کھڑی ہو تو دیگر نمازوں کی طرح دو رکعت نماز عید الفطر کی پڑھیں فرق صرف اتنا ہے کہ عید کی نماز میں چھ تکبیریں زائد ہوتی ہیں پہلی رکعت میں قبل از قرأۃ تین تکبیریں نماز اور دوسری میں بعد از قرأت اور قبل از رکوع تین زائد تکبیریں ہیں ان تکبیروں میں ہاتھ چھوڑ دیں نماز سے فارغ ہو کر خطبہ سنیں اور دوسرے راستے سے گھر کو واپس ہوں۔

**شرائط عیدین** عید کی نماز کی وجوب ادا و ادائی شرطیں وہی ہیں جو جمعہ کی ہیں صرف دو باتوں کا فرق ہے (۱) جمعہ میں خطبہ شرط ہے بغیر خطبہ کے جمعہ صحیح نہیں اور عید میں خطبہ سنت ہے مگر خطبہ کا ترک بری بات ہے (۲) جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عید میں نماز کے بعد۔

**عید کے مسنون امور** (۱) صبح کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) خوشبو لگانا (۵) نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا (۶) خاص عیدگاہ کو جانا (۷) جانے میں راستہ کو بدل دینا راستہ میں تکبیر پڑھنا (۹) عید الفطر کی نماز سے پہلے صدقۂ فطر دینا (۱۰) عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھانا۔

**عید کی نماز پڑھنے کی ترکیب و نیت** نیت یوں کرے۔ دو رکعت نماز عید الفطر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے ساتھ چھ زائد تکبیروں کے پیچھے اس امام کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر پہلی رکعت میں سب نمازوں کی بعد تکبیر تحریمہ کے ہاتھ باندھ کر سبحانک اللھم آہستہ پڑھیں پھر تین بار کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھائیں اور ہر بار اللہ اکبر کہہ کے ہاتھوں کو کہلا رکھیں باندھیں تیسری بار اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھ لیں اور امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھکر قرأت بلند آواز سے شروع کرے اور مقتدی سنیں اور جب معمول رکوع وسجدے کریں دوسری رکعت میں جب امام قرأت سے فارغ ہو تو تین تکبیریں کہکر ہاتھ چھوڑ دیں یعنی دو تکبیروں میں ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر کے لئے اللہ اکبر کہکر رکوع میں جائیں جس عید کی نماز ادا ہو گئی۔

**دیگر مسائل** **مسئلہ** عیدگاہ کو سواری میں جانا بھی درست ہے مگر بہتر اور افضل یہ ہے کہ پیدل جائے ایک شہر میں کئی جگہ عید کی نماز ہونا بھی درست ہے **مسئلہ** اگر تکبیر رہ جانے کے بعد کوئی شخص پہلی رکعت میں شامل ہو تو پہلے تکبیریں ادا کرے اور پھر قرأت کرے **مسئلہ** اگر کوئی شخص پہلی رکعت کے رکوع میں امام کو پائے تو اگر بحالت قیام تکبیریں کہکر رکوع پالینے کی امید ہو تو قیام میں تکبیریں کہکر رکوع میں شریک ہو جائے ورنہ تکبیر تحریمہ کہکر رکوع میں چلا جاوے اور رکوع میں باقی تکبیریں کہے اگر رکوع میں اتنا وقت نہ ملا کہ پوری تکبیر کہہ سکتا اور امام نے جلدی سر اٹھا لیا تو جتنی تکبیریں کہہ چکا وہ ادا ہو گئیں اور باقی ساقط ہو گئیں اور اگر قومہ میں امام کے ساتھ شریک ہوا تو تکبیریں اس رکعت میں نہیں کہی جائیں یہ رکعت سے فوت ہو گئیں اب یہ مسبوق ہو گیا جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت ادا کرے تو اس وقت قرأت کے بعد رکوع سے پہلے یہ فوت شدہ تکبیریں کہہ لے اور یہی حال اس وقت ہوگا

جب امام کے ساتھ پہلی رکعت کے سجدے یا دوسری رکعت میں شریک ہوا ہاں لاحق تمام تکبیریں امام کی طرح کہیگا کیونکہ وہ درحقیقت امام کے ہی پیچھے ہے اور مسبوق بقیہ رکعت پڑھنے میں اصل منفرد کے ہے **مسئلہ** اگر کسی شخص نے امام کو تشہد میں پایا تو یہ دو لوں رکعتیں معہ چھ تکبیروں کے امام کی طرح ادا کرے **مسئلہ** اگر امام نے پہلی رکعت میں تکبیریں بھول کر قرأت شروع کردی تو اگر الحمد اور سورۃ پڑھ چکنے کے بعد یاد آیا تو تکبیریں کہکر رکوع میں چلا جاوے۔ اور اگر صرف الحمد پڑھی تھی تو الحمد کو چھوڑ کر تکبیریں کہے اور اگر سر تو الحمد سورت پڑھے **مسئلہ** اگر امام دوسری رکعت میں تکبیریں کہنی بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو رکوع میں ہی تکبیریں کہہ لے قیام کی طرف عود نہ کرے **مسئلہ** اگر عید کی نماز فوت ہو جاوے تو پھر اس کی قضا نہیں اگر گھر میں چار رکعت نفل بغیر تکبیروں کے پڑھ لے اور بعید

## آخری کلمات

الحمد للہ کہ عاجز نواز خدائے قدوس کی توفیق کے ساتھ یہ مضمون آشتہ تمام کو پہنچا اور رمضان المبارک اور اس کے متعلقات کی تمام تفاصیل سلمانوں کے سامنے آئیں کاش مسلمان اس کے حرف حرف کو آویزہ گوش بنالیں اور اپنی زندگی کا دستور العمل بنائیں۔ اے اللہ بترتیب مسلمانوں کو ان احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عنایت فرما اور مجھ ضعیف و ناتواں سراپا ذلت مجسمہ انکسار اور اوراد و وصیت اور میرے بھائی مولوی عبدالحمید صاحب و کاتب رسالہ ہذا کے لئے بہ برکت سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم وسیلہ نجات بنا اہوال قیامت سے نجات بخش اور ہمسایگی انبیا ادیا صلحا و شہدا کی مرحمت فرما آمین یا رب العالمین۔

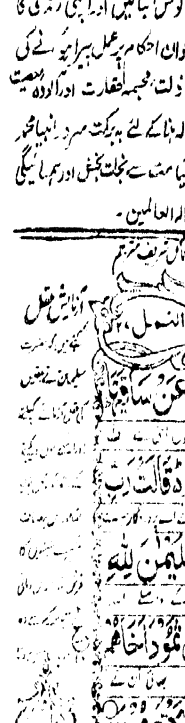
# یہ جمال الف شیر آپ نے دیکھی ہوگی؟

ضرور دیکھی ہوگی۔ کیونکہ اس کا اشتہار ایک مدت سے مولوی میں بھی ہو چکا ہے پھر اس لئے نہیں دیا کہ اس کا ہدیہ حمیدیہ پریس دہلی کے معیار سے زائد تھا۔ خدا کے فضل سے اب میں سستی دینے میں کامیاب ہو گیا۔ آج بہت ہی مسرت کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ اب اس کا ہدیہ نصف ہو گیا ہے۔ یعنی

## ڈھائی روپے کی بجائے سوا روپے میں مجلد چرمی

ایک صفحہ کا نمونہ آپ کے سامنے موجود ہے۔ اس کی کتابت ملاحظہ فرمایئے۔ کتنی خوشنما ہے۔ آج ہندوستان کے اس سرے سے لے کر اس سرے تک کوئی بھی کارڈ سائز جمال اتنی خوشنما دیدہ زیب جمال لکھی گئی یا چھپی ہے اور اتنی سستی تو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی۔ کیا آپ پیری اس کی داد نہ دیں گے۔ اس کے دنوں کی خوشنمائی مزدی کی آب سے دوبالا کاتوں ایک ماہر استاد کے آنکھ سوئے گئے ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد و عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق با علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام مقامد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے۔ حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ہے۔ اور ضروری مقامات پر شان نزول کیساتھ مسائل اور ان کا حل احادیث سے دیدیا گیا ہے۔ تفسیر کے ضروری نکات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں۔ مضامین تفسیری ذہبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر و احادیث سے عبارت مولانا صاحب الکتاب صاحب جنتی نشانی گرد رفیع عفت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے تالیف کیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور خوشنویس جناب منشی عبدالغنی صاحب لعلت منشی محمد مبارک علی صاحب زینت رقم جاجوی نے اپنی خاندانی اوکار کے طور پر لکھا ہے۔ اس کی محنت کا یہ حال ہے کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ دہلی کے بڑے بڑے علما و ادبا حضرات سے اس کی محنت میں مدد لی گئی ہے۔ باوجود کارڈ سائز ہونے کے جلی قلم اور عربی دارد و ہر دو خط نوشتہ نہایت تحریر و زیر و زبر و غیرہ اپنے اپنے حروف پر دیئے گئے ہیں۔ آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں جب میں آسانی سے لے جاسکتے ہے۔ مرہٹی مجلد کی فرد آپ کے ہاتھ میں پہنچ چکی ہوگی۔ ہر صفحہ پر پہل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہو گئی ہے ہندوستان میں اس شان کی حمائل کا مقابلہ ناممکن ہے۔

**ہدیہ رعایتی مجلد بصرفی کامل نفیس فی منقش صرف سوا روپیہ بلا خانہ شہ محصول ڈاک۔ کل ہم خانہ شہ محصول ڈاک تمیت ہم ایک پیسہ یاسو زیادہ رعایت مطلق نہیں۔ نہ مانگنے کے وقت خانہ شہ یا بلا خانہ شہ دی کی ترجیح کردیں۔ بلا اجازت خانہ شہ نہیں بھیجی جائے گی کتنے کا پتہ بھیجئے رسالہ مولوی حمید یہ پریس دہلی**




نمونہ انا سیس خوبیوں والا ہو مہر علی شان کی حامل شریف ترجمہ

آرائش محفل

کتنی بہتر کرامت سلیمان نے بلقیس کے تخت کی

حمائل شدہ ختم ہوئیں۔ دس جلدیں بارہ روپے میں بہ رمضان شریف کی مزید رعایت ہے۔ جلدی منگائیے بہت تھوڑی جلدیں ہیں

# قیمتی آنسو

## لیلۃ القدر کی دعا

(از: عبدالحمید خان)

### اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

(دعا مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا)

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے
بلا لو اپنے جادو دیدہ راہ جانے کیلئے

لے دعا ہاں عرض کر عرض الٰہی تمام کے
لے عذاب اب پھیر دے رخ گردش ایام کے

صبح نہیں کل جن سے اب وہ برہم پکار میں
وقت اور تقدیر دونوں درپے آزار میں

رحم کر اپنے نہ آئین کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

خوار میں و بیکار میں شیطنے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت میں ہیں

حق پرستوں کی اگر تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

اے سیاہ کاریوں اور معصیت شعاریوں میں غرق گناہگار و اور دلوں کی ویرانی و دلفگاری کو اپنی سیاہ مستیوں سے سنسان کرنے والو! جانتے ہی ہو یہ کونسی مبارک و مسعود رات ہے۔ لو آج اس رات میں کائنات روحانی کی تزئین و آرائش ہوگی معصیت و شقاوت کے شیطانی جذبات و تخیلات پر دولت طاری ہوگی گناہوں کی قوت مضمحل ہوگی نفس سرکش پر عبادت و طاعت کا جوبن لادا جائے گا فرد و رایت کی فضا میں پھیلنے والی روشنی کائنات کے ہر ذرے اور عالم کی ہر چیز کو منور کرے گی انسان کے غرور و انانیت کا ایوان یکایک دھم سے گرکے گا۔ بدمستی کا ہنگامہ فرو ہوگا۔ رحمت و مغفرت کی موسلا دھار بارش ہوگی برکتوں اور سعادتوں کے جواہر پارے کوڑیوں کے مول لٹائے جائینگے اور کسی کا اچھوتا حسن اپنی جلوہ آرائیاں دکھا کے گا مگر ناپاک روحیں بدباطن طبیعتیں اور نفس و شیطان کے غلام برستور گناہوں کی کیچڑ میں دھنسے رہیں گے اور اپنی روحانی دنیا کالی کرتے رہیں گے

آؤ! ہم تم کو بارگاہ کبریائی میں لیجاؤں اور ایک بچھڑے ہوئے محبوب سے ملائیں مگر پہلے عرق انفعال میں نہالو جو دل جگر سے دھو کر کو اشک ندامت سے اپنے کپڑوں کو معطر کرو اور اپنے درد جگر کو پیش راہ بناؤ اس کے بعد اپنے شقی غرور و انانیت کو انکسار و استقامت کے چھرے سے چکنا چور کر کے بارگاہ اقدس میں اپنے ظاہری و باطنی قویٰ کے ساتھ سربسجود ہو جاؤ اور دل کی نکلی ہوئی آواز سے کہو کہ ؎

میں تری بزم میں آنے کے قابل تو نہ تھا یارب
مجھے تیری کشش تیری رحمت کھینچ لائی ہے

گناہگار اطاعت کو حریم ذات اقدس میں
تری شان کریمی تیری رحمت کھینچ لائی ہے

### فضائے روحانی میں تخیل کی آواز

میں حسرتوں اور حرمان نصیبیوں کی پوٹلی بنی تجھ زیوں سے جکڑا ہوا ہوں حیا دامنگیر ہے جسم پژمردہ ہے دماغ آشفتہ ہے دل مردہ ہے گناہوں کی تاریکی میرے دل کو مردہ بنائے ہوئے ہے ضمیر خوابیدگی کی زد عمل کر رہی ہے عذاب الٰہی کی بجلی چمک رہی ہے اور میرے راستے میں ہر ہر ادنیٰ کے فلک پیما پہاڑ حائل ہیں مگر مجھے کوئی فطری جاذبہ اور ازلی تعلق ذات اقدس کی

میں رو رہے عریاں ہیں۔ تیرہوں اور مجبور ہوں مگر امنگیں ابھار کر اور دیوے کی گدا گدا کر مجھے تمام قیود و بندیوں سے بے نیاز کر دینے پر اور حریم شرم و حیا سے باہر نکل کر ان تک پہنچ جانے پر آمادہ کر رہے ہیں۔

اے پردہ نگاری کے حسن کائنات میرے مجتمع حواس پر بجلی گرا دے تاکہ میں آتش زیر پا ہو جاؤں اے بند آہ۔ بلند ہو اور تہ بہ تہ ابر بنکر آسمان پر چھا جا اور اس کو سیاہ کر دے تاکہ میری عقل و روح پر نور کی بارش ہو اور مادی کائنات در بائے حسن میں نہا لے۔ اے نالۂ شرر بار! فلک فرسا ہو اور پردہ نگاری کو تاک لگائے اور اس کو جھلنی بنا دے تاکہ میں ان کو دیکھ لوں اور اے سیل سرشک! سارا دن بھادوں کا سماں کھا شے ندی نالے بھر شے اور دریا بہا دے اور سرمایہ ہوش و حواس کو بہا لیجا اور اسی ہوئی گناہگار فطرت اور غرق انفعال میں ڈوبے ہوئے دل! تو ہمت نہ ہار ہمت ہار بڑھے جا اب منزل مغفرت آئی اور تو ابدی راحت و مسرت کا حقدار بنا وہ دیکھ آسمان کے لطیف اعتاب میں سے پشیمان اور نادم دکھے ہوئے دل کے لئے یہ سامعہ نواز اور روح پرور آواز آرہی ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو اور عاجز نواز خدا اے بے نیاز کی آغوش شفقت تجھے پناہ دینے کے لئے کھلی ہوئی ہے۔

### ایک ٹوٹے ہوئے دل کی دعا

بحضور ادائے عصیاں شعار کو اپنی آغوش رحمت میں لینے والے غفور الرحیم میں ہر طرف سے پھر پھرا کر اور سب سے مایوس و نا امید ہو کر تیری بارگاہ میں اس حالت میں آیا ہوں کہ میں نہ ایمان محکم رکھتا ہوں نہ عمل کی پونجی اور نہ طاعت و عبادت کا سرمایہ۔ تیرا بھلا ہو اور تا زمان غلام تیرے در پر صرف دولت کے پسینہ میں ڈوبی ہوئی پیشانی جسم خونبار اور پر سوز قلب لیکر اس امید پر حاضر ہوا ہوں کہ میری شکستگی دل کو جوڑ دے میری دردبھری آواز کو سن لے اور میرے مضطرب و بیچین قلب کو تسکین دے۔

اے فرمانروائے دارا و سلیمان کے خالق و مالک اور رازق در بے آبگل تیرے پسندیدہ دین اسلام پر مصائب کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اعداء اسلام تیرے نام لیوا دنیا سے محض اس وجہ سے برسر پیکار ہیں کہ وہ دنیا میں تیری محبت و عبادت کا دور دورہ کرنا چاہتے ہیں اور تیرے بندوں کو گھیر گھار کر تیرے در دولت پر لانا چاہتے ہیں بڑھتی ہوئی آتش فتن ہمارے اقدام تک آپہنچی ہے سعید تیں تلفیتیں اور اذیتیں شبانہ روز ترقی پذیر ہوتی ہوئی صاحب اعتدال سے تجاوز کر چکی ہیں اور ہمیں چاروں طرف سے مصائب و آلام آفات و مشکلات نے گھیر لیا ہے۔

فاران کی چوٹیوں پر آفتاب ہدایت کو طلوع کرنے والے ہادی اور

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کرنے والے اور اسلام کے ذریعہ تکمیل ہدایت کرنے والے ہادی آج اسلام کے نام لیواؤں اتباع رسول کے دلجیراروں اور نام نہاد مسلمانوں نے تیرے اور تیرے رسول کے احکام کو پس پشت ڈالدیا ہے احکام شریعت کی پابندیوں کو قید سخت سے زیادہ ناگوار سمجھتے ہیں وہ معیشت میں خواہش عیش و عشرت میں تمنائے دولت میں دنیا کی محبت میں اور آرزوئے عزت و عظمت میں اس قدر محو ہو رہے ہیں کہ انہیں کبھی عقبیٰ کا خیال اور فکر آخرت چھو نہیں جاتا، واعظ گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتے ہیں اور یہ کان بھول کر سنتے ہیں مگر اثر خاک نہیں ہوتا تیری نافرمانی کا انجام وہ جانتے دیکھتے ہیں مگر بہلا دیتے ہیں تیرے احکام و فرامین اور مواعظ و مواعید سنتے ہیں اور پھر کچھ یاد نہیں رہتے کہنے کو مسلمان اسلام کے نام پر جان قربان کرنے کو تیار مگر جاہلانہ رسوم کی تعمیل کے لئے آمادہ تیرے اور تیرے رسول کے احکام سے کوسوں دور نہ دین کی پرواہ نہ آخرت کا خوف نہ تیرا ڈر نہ تیرے رسول کا خطرہ نہ جہنم کا خیال نہ فکر تیرے کا طال دہ ہیں اور غفلت کی میٹھی نیندیں جوانی کی راتیں ہیں اور فسق و فجور کی مشغولیتیں کوئی ہمدرد تو جگانے کو تیار کوئی ڈرائے تو مضحکہ اڑانے پر آمادہ تیرا ایمان صرف کہلانا اتباع رسول صرف قیل اور دل جلانا اسلام کے احکام محض کہانیاں اور صرف اعتقاد میں رہنے کی چیزیں، وہ بہری سنی سنائی باتیں مانتے ہیں مگر بیکار دل میں حس ہے مگر سویا ہوا آنکھوں میں روشنی ہے مگر فی حقیقت ہیں ایمان کے دشمن، کفر کے دوست تجھ سے الگ اور تجھ سے تلاپ اور اپنوں کے دشمن اور غیروں کے دوست۔

نافرمانیوں زبان کشیوں اور عصیاں شعاریوں کے درد کہہ اور بیتا کو سننے والے تیرے دعوت خصاصی پرسیں نہیں بلکہ ان کے رہنما اور رہبر ہی بگڑ گئے ہیں نفاق و نافاق خود بینی خود پرستی جاہ طلبی و حب ایذا پرستی خدمت خلق کے پیشواؤں کو کمر لیا ہے وہ دن رات ایک دوسرے کی تذلیل و تحقیر تخریب و تدمیر اور تکفیر و تفسیق میں مشغول رہتے ہیں آپس میں جو تم پیزار اور دشنام طرازی ہوتے رہتے ہیں اپنے اس علوے مانڈے کی خیر مناتے ہیں تیرے دین کی خدمت اور قومی مفاد پر اپنے خواہش کو مقدم رکھتے ہیں ان میں خلوص و ایثار نام کو نہیں اور قوم کی تباہی کا احساس نہیں۔

اے دنیا میں اسلام کی نور پھیلانے والے نور السموات والارض! ارض تجاز کو جہاں سے ظلمت کفر کا خاتمہ کرنے والے اے قدوس اے آتش غم و غصہ کو گلزار کرنے والے نادر مطلق اور اے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و ستم سے بچانے والے اور ان کو آزادی کی نعمت عطا کرنے والے عاجز نواز رؤف الرحیم اپنی ہماری تباہی کی دردناک کہانی اسی پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ تیرے بندوں اور تو حید کے علمبرداروں کے لئے دنیا میں کہیں امن نہیں رہا مسلمانوں کو گویا کہ نشانہ بنا لیا گیا مقدس سرزمین میں گولے برسائے جا رہے ہیں ہماری عصمت آب خانوں، بڑوں اور بچوں کو نہایت سفاکی اور بیدردی کے ساتھ خاک و خون میں لٹایا گیا تیری پرستش گاہیں منہدم کی گئیں اور تیرے دین کے سیاسی و دعائی نظام و اقتدار کی ہر جگہ دھجیاں اڑا دی گئیں اور تیرا بیت والی نعمت کے وجود اور بقا سے تیرے نام لیواؤں پر وہ وہ زمرہ گداز مظالم توڑے جس کے سننے سے کلیجہ شق ہوتا ہے اور ہیبت سے بدن کانپتے ہیں۔

ہائے ہائے آج وہی دشمنان اسلام کا حاکمانہ اختیار شاہانہ غرور اور شیطانی استبداد عدہ مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کئے ہوئے ہے ان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہے۔

راعی اور رعایا کے خدا! اور ظالم و مظلوم کے منصف! مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے وہ واقعات ہیں کہ اگر آہ و بکا کی تمام صدائیں، درد و کرب کی تمام چیخیں اضطراب و الم کی تمام پکاریں، سوزش و تپش کی تمام بیقراریاں اور حسرت و بیکسی کی وہ تمام چیخیاں جو انسانی نوع انسان سے ممکن ہیں طبع کی جائیں تو اس حادثہ کبریٰ کے لئے اکافی ہیں۔

مثلاً یہ سب کچھ ہے مگر رونا اور سر پیٹنا تو یہ ہے کہ مسلمان اب بھی اس تباہی کو محسوس نہیں کرتے اور اگر کرتے ہیں تو تیری مقرر کردہ شاہراہ پر نہیں چلتے راحت انہیں اٹھنے نہیں دیتی نوائب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے جمود و تعطل بعنت نہیں سمجھتے عقل رکھتے ہیں مگر اس سے سوچنے سمجھنے کا کام نہیں لیتے آنکھیں رکھتے ہیں مگر دیکھتے نہیں اور کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اندھے ہیں گونگے میں بہرے ہیں چلتے پھرتے پتھر ہیں اور جہنم کا ایندھن ہیں۔

رب بے نیاز! ہم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمیں اپنے کئے کی سزا ملی اور اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوئے تو آئندہ سزا ملے گی ہم نے تجھ کو چھوڑا، تجھ سے منہ موڑا تیرے حبیب کو بھلا کر تیرے احکام پس پشت ڈالا تیرے دین کا نام لے لیکر دنیا کو دھوکہ دیا تو بھی اپنی رحمانیت کی تجھ سے نداری کی تجھ سے عداوی کی اور تجھ سے اپنا رشتہ توڑ کر غیروں سے جوڑا اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری عظمت و شوکت پارہ پارہ ہو گئی ہم تخت دولت سے ایک دم خاک ذلت پر آگرے، ہماری حکومت، ہماری عزت، ہماری عظمت نے ساتھ چھوڑ دیا مال و دولت نے جواب دیدیا اور قوم کو زوال، پستی، مفلسی، محکومی، فقر و فاقہ خونخوار جانوروں اور خلاکت نے ہلاکت نے چاروں طرف سے گھیر لیا اور اب ہم دنیا کی زندہ قوموں کی ٹھوکروں سے پامال ہونے کے لئے باقی رہ گئے یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی ہم تیرے نہیں بنتے تجھ سے وابستہ نہیں ہوتے اسوۂ رسول پر نہیں چلتے قرآن مقدس کا وہ اصل منصب طے نہیں کرتے اور تیرے احکام و فرامین پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے اور کامل حقیقی و تقی اور سچے مسلمان نہیں بنتے۔

ہو گئے اہل جفا جن سے تجھی امید وفا نام لیوا ہی ہوئے نام مٹانے والے

ناکام و نامراد حسرتوں کو لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کسی بخش پیغام دینے والے آقا! ادعونی استجب لکم کی بشارت سنانے والے بے نیاز! اب کہاں جائیں ظالموں اور شکستہ دلوں کی آخری جائے پناہ! کیا اب بھی تیری رحمت جوش میں نہ آئیگی! کیا اب بھی تیری مخفی نصرت نمایاں اور تیرا غیبی ہاتھ تباہ حال مسلمانوں کی طرف نہ بڑھے گا، مولا! تو نے تو اس بہترین قوم اور خیر الامم کو دنیا میں اسلئے برپا کیا تھا کہ وہ دنیا میں تیری حکومت قائم کرے، تیرے فرامین کا اجرا کرے کمزوروں بیکسوں مظلوموں کی امداد و دستگیری کرے اور دنیا کی فضا کو امن و آشتی سے معمور کرے تو کیا اب تو یہی چاہتا ہے کہ ہم یونہی مٹے جائیں اور تیرا دین ذلیل و رسوا ہو اگر نہیں تو پھر کب تیری رحمت جوش میں آئے گی جب ہم صفحۂ ہستی سے نابود ہو جائینگے۔

اے سب کے حاجت روا اور بے آسروں کی آس! ابتلا میں تیری بارگاہ عزت کے علاوہ چھوڑ کر کہاں جائیں کس کو اپنا دکھڑا سنائیں کس سے اپنے مضطرب اور بیچین دل کی تسکین چاہیں اور کس کے آستانہ پر اپنا سر پھوڑیں آخر ہم عزیز غیروں کی کونسی جائے پناہ اور امید سراہی سے اگر تو بھی ہم سے پھر جائے گا تو بس یقیناً ہم فنا کے گھاٹ اتر گئے۔

رب العالمین تو عجز و نیاز اور تذلل و انکسار کو پسند کرتا ہے تیری سرکار میں دستکوں الحاح و زاری اور تسکین کو ٹھکرایا نہیں جاتا بلکہ تو سوز و شکستگی اور درماندگی سے معمور مظلوموں کو پیار کرتا ہے اے مولا سہارا دے اگرچہ عمل سے خالی ہے مگر ہیں اپنی معصیت شعاری کا احساس ہے۔ ہم اپنی سرکشی بدنامی و پشیمانی میں اور ہمارا دل تنگدستی و بیچارگی سے مالا مال ہے ہم تیرے حضور میں تقویٰ و طہارت سے خالی ہاتھ آئے ہیں مگر پشیمانی عرق آلود ندامت خونبار اور دل دردآگیں حسرت سے لبریز ہے کہ ہماری جھولی متاع نیک سے خالی ہے مگر ہمارا دردمند دل تیرے خوف اور تیری رحمت و رافت کی امید سے خالی نہیں، اور ہمارا سر عجز و نیاز تیری بارگاہ مغفرت میں جھکا ہوا ہے جس کو ٹھکرانا تیری شان رحیمی کریمی کے خلاف ہے۔

پس اے آقا اے مولا! اے کریم! اے کارساز! اور اے مجیب الدعوات ہمیں اپنا بنالے اپنے حبیب کی محبت و اطاعت میں فنا کردے، ہمارے دلوں میں اپنا خوف پیدا کردے اور دنیا کی تمام طاغوتی و شیطانی طاقتوں کا ڈر ہمارے سینوں سے نکال دے ہمیں اپنے حکام اور اپنے رسول پر چلنے کی توفیق دے اور اس کے صدقہ میں فراخ دستی اور عزت و حشمت عطا کر، ہمیں پاکیزگی حیات کا نور بخش غلامی کی زنجیر دے کر ڈالنے والی پرامن طاقت عطا فرما تنگدستوں کی تنگدستی دور فرما بے روزگاروں کو روزگار عطا فرما، بے اولادوں کو اولاد دے غریبوں سے فقر و فاقہ کو دور فرما دشمنوں کی دشمنی و عداوت سے امن و مصئونیت رکھنے والی ابدی صحت دے بیماروں کو شفائے کامل عطا فرما، رنج و درد، مصیبتوں اور دکھوں سے نجات دے روحوں اور قلبوں کو چینی اور بیقراری کو دور کرکے اور سکون و اطمینان عطا کر اور دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا کر آمین۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا و هب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ربنا انا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربكم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلك ولا تخزنا یوم القیامة انك لا تخلف المیعاد فاستجاب لهم ربهم انی لا اضیع عمل عامل منكم من ذكر او انثی بعضكم من بعض فالذین هاجروا واخرجوا من دیارهم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاكفرن عنهم سیاتهم ولادخلنهم جنات تجری من تحتها الانهار ثوابا من عند الله والله عنده حسن الثواب ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ربنا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الكافرین۔

اللهم اغفر لی ولوالدی وارحمهما كما ربیانی صغیرا وللجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات برحمتك یا ارحم الراحمین۔

---


# دین محمدی حنفی خطبے

یہ ہی خطبات ہیں جو پیر علمائے ہند متفق ہوگئے کیونکہ ان میں پہلے مرحبا کے خطبے ہیں، پھر خطبے کے متعلق وعظ ہیں اور آخر میں نظم اور پھر خطبہ ثانیہ، اس کتاب کے ذریعہ خطبے کے بعد سلاموں کی بہت ہی بڑی ضرورت رفع ہوگئی ورنہ تمام جگہ یہ علیحدہ جماعت ہوتی تھی

یہ کچھ ہی ہے کہ یہ کتاب مرتب کرنے کا مقصد ہے، تاکہ جن ماہ میں پانچ جمعہ آئیں ان میں پانچوں پڑھے جائیں اور جن میں چار ہوں ان میں آخری پھوڑ دیا جائے، اور اصل خطبے فضائل الشہور کے ساتھ اسلامیوں کے مذہبی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، وطنی تمام ضروریات پر مبنی ہی نہیں بلکہ ان خطبات کو مرتب کرتے ہیں اور علوم کو ذہنی کیا جائے کو ملحوظ رکھ کر سادہ زبان اور تسہیل اور تکلفات سے خصلت کو دور کیا جائے تاکہ سامعین پر جذبہ غالب ہو اور وہ ان جواہر پاروں سے بہرہ ور ہو جائیں ۵۸۰ صفحوں کی ضخامت، قیمت مجلد بیاض، رعایتی جلد یہ محصول ڈاک ۱۴ر

## محرم کے ۵ وعظی خطبے اور وعظ

نمبر ۱ توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت
نمبر ۲ ماہ محرم کی فضیلت اور عاشورہ کے روزہ کا ثواب
نمبر ۳ ایمان اور ارکان ایمان کا بیان
نمبر ۴ نماز کی فرضیت، تاکید اور اس کی فضیلت
نمبر ۵ وعظ طہارت، فرضیت و فضیلت کا بیان

## صفر کے ۵ خطبے ۵ نظمیں ۵ وعظ

نمبر ۱ توکل کا بیان اور یہ کہ رب کچھ مقدر ہے
نمبر ۲ جھوٹ کی برائی سچائی کی خوبیاں اور تالیف قلب
نمبر ۳ پیغمبر خدا کی فضیلت اور آپکی پیروی و اطاعت کی تاکید
نمبر ۴ حضور قلب کی نماز اور جماعت کی تاکید
نمبر ۵ صبر کی فرضیت، فضیلت و آداب

## ربیع الاول کے خطبے نظمیں اور وعظ

نمبر ۱ ذکر ولادت اور رسول کریم کی وفات کا بیان
نمبر ۲ حضور کی ولادت باسعادت و مجالس میلاد
نمبر ۳ رسول کریم کی بعثت کا مقصد، دنیائی اصلاح
نمبر ۴ رسول کریم کی ہجرت اور اسلامی مواخات
نمبر ۵ گناہوں کی مضرت اور توبہ کی ضرورت

## ربیع الثانی کے خطبے نظمیں اور وعظ

نمبر ۱ مرنے کے بعد کے حالات اور دنیا کا اثر
نمبر ۲ عالم نضائع اور غوث الاعظم کے حالات
نمبر ۳ علم کا فقہ اور دینی تعلیم آخرت کا سرمایہ ہے
نمبر ۴ مسلمان کو تنا، عیب جوئی بدگمانی کا بیان
نمبر ۵ اللہ کی دی ہوئی مصیبت پر راضی رہنا

## جمادی الاولے

نمبر ۱ رات کی عبادت اور سوتے وقت کا ذکر
نمبر ۲ صبح و شام کے مذاکرات اور قصص الاولیا
نمبر ۳ قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نمبر ۴ اتباع شریعت کے لزوم اور دنیاوی زندگی
نمبر ۵ آداب سجد اور عمر عزیز کی قدر و قیمت

## جمادی الثانی کے خطبے اور وعظ

نمبر ۱ سماع غنا و مزامیر اور کھانے پینے کے آداب
نمبر ۲ عورتوں کی ناپائداری اور عورتوں کی بیمالات
نمبر ۳ حسب استطاعت شریعت کی پابندی اور سلام
نمبر ۴ ملاقات کے آداب، اور کسی کے گھر جانا
نمبر ۵ بچوں کی پرورش اور ملازموں سے برتاؤ

## رجب کے خطبے نظمیں اور وعظ

نمبر ۱ رات کے سونے اور خواب کے بیانات
نمبر ۲ قرآن مجید سے تدبر اور بیمار پرسی و تعزیت
نمبر ۳ بازار میں جانے کے آداب اور تزئین لباس
نمبر ۴ نماز کے فضائل، معراج کا بیان
نمبر ۵ زاد آخرت، صدقہ، خیرات، اور زکوٰۃ

## شعبان کے خطبے نظم اور وعظ

نمبر ۱ سوتن و سختی، اور کافر و بدین کی فضیلتیں
نمبر ۲ آخرت کے بلند درجے اعمال صالحہ سے ملتے ہیں
نمبر ۳ اللہ کے نزدیک متقین کے درجے اور رتبے
نمبر ۴ موت کی تلخیاں اور نزع کے حالات
نمبر ۵ وقت کی قدر اور نیکیوں کی کمپٹیشن

## رمضان کے خطبے نظمیں وعظ

۱۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت و فضیلت
۲۔ روزوں کے آداب اور رمضان کے صدقات
۳۔ رمضان کی عبادتوں کا ثواب اور الغاء الفضائل
۴۔ لیلۃ القدر اعتکاف، اور دوزخ سے چھٹکارا
۵۔ رمضان کے روزوں میں گناہوں کی تلافی

## شوال کے خطبے نظمیں اور وعظ

۱۔ عید الفطر کا خاص خطبہ ۲۔ عید الفطر اور شکر عید
۳۔ دنیا کی بے ثباتی بے وفائی اور قارون کا ذکر
۴۔ گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان اور انسانی تخلیق
۵۔ انسان کی سعادت، اور دانائی کا سرچشمہ
۶۔ آخرت کا کھٹکا ہر وقت رہنا چاہئے

## ذی قعدہ کے خطبے نظمیں وعظ

۱۔ اللہ کی عبادت ہر کام، ہر مکان میں ہو سکتی ہے
۲۔ ہر عمر میں مرنا باعث برکت ہے
۳۔ نفس کا احتساب اور گناہوں سے اجتناب
۴۔ اللہ بندے کے ہر عمل اور خیال سے واقف ہے
۵۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جی کھول کر خیرات کرنا چاہئے

## ذی الحجہ کے خطبے نظمیں اور وعظ

۱۔ عشرۂ اول ذوالحجہ کے فضائل و آداب
۲۔ عرفہ ذوالحجہ یعنی نویں تاریخ کی فضیلت
۳۔ عید الاضحیٰ کا خطبہ (۴) گناہ دل کو اندھا کر دیتے ہیں
۵۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر، والعدل
۶۔ اختتام سال کے ساتھ نیکی کرنے کا ایک اہم حکم

قیمت مجلد رعایتی ۱۰ر روپیہ محصول ۱۴ر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

# خدائی احکام ٹیکس

## اسلام کا قانون مساوات اور تقسیم دولت کا اصول زرین

(از جناب مولوی عبدالعزیز صاحب حسینی ایم سعید طلبہ)

دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو بھی مدنیت پاکیزہ تمدن اور سرت افزا حضارت پیدا کرتا ہے اخراج افراد کو فساد و خباثت اور شرارت و بدچینی کے زہر میں سے مصفا کرتا ہے وہ ایک تریاق ہے جو انسانی سوسائٹی کے تمام زہریلے کے لئے شفا ہے وہ ایک نور ہے جو تاریکیوں کے بادلوں کو چھانٹ کر دنیا پر لطف و کرم کی بارش کرتا ہے وہ رحمت و شفقت ہے جس کے سامنے ظلم و عدوان نہیں ٹھہر سکتے اور وہ دنیا میں اس لئے آیا ہے کہ دنیا والوں کو امن و سلامتی کا پیغام دے امیروں کو غریبوں کا ہمدرد اور شفیق بنائے اور امیر و غریب سب کو ایک سطح پر لا کھڑا کر دے۔

اسلام بتلاتا ہے کہ مال و دولت قوام زندگی ہے جس کے ذریعہ قومیں اپنے پیروں پر کھڑی ہوتی ہیں اس لئے وہ اپنے متبعین کو حصول دولت سے روکتا نہیں بلکہ ایسے ذرائع دولت بتلاتا ہے جس سے انسان مالدار بن سکتا ہے وہ حصول دولت کی تو عامی ہے مگر مال و دولت کی محبت کو جو کہ اور قبائل روحانیت بتلاتا ہے وہ کہتا ہے کہ مال و دولت تو حاصل کرو مگر حرام و حلال کا امتیاز کرتے ہوئے اور مال کی محبت کو اپنے دل میں جگہ نہ دو ورنہ قارون کی طرح جہنم کی گندی دنیا کے بھی بنو کہ اس نے سونے کو خدا بنا رکھا ہے جو دولت کی محبت کی بتلا دیتا ہے اور اخوت انسانی کو قطع کرنے کا مجرم ہے۔

اسلام ہدایت کرتا ہے کہ مال و دولت اس لئے نہیں کہ اس کو صفت سیئت کر دیا جائے اور یا اس کے گھمنڈ پر غریبوں اور مزدوروں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جائیں بلکہ اس لئے ہے کہ اس کو تقسیم کر دیا جائے اور اس میں دوسروں کو بھی شریک کیا جائے۔

اس تمہید کو ذہن نشین کر لینے کے بعد اب آیئے ہم آپ کو زکوٰۃ کی حقیقت بتلاتا ہوں اور دکھلاتا ہوں کہ اسلام نے تمدن و حاضرت دنیا کی کس طرح مستحکم بنیادیں پر قائم کیا ہے فرائض و عبادات معاملات کو دیکھئے اسلام کے نظام تمدن کی داد دیجئے۔

### زکوٰۃ کا فلسفہ

زکوٰۃ کی حقیقت یہ ہے کہ ایک مقررہ ٹیکس ہے جو ہر سال ادا کرنا پڑتا ہے اور جو اخوت اسلامی و قومی ہمدردی کا ایک عملی اظہار ہے غرض اس سے یہ ہے کہ متمول اصحاب اپنے نادار بھائیوں کی امداد کریں یہ محض عمل عبادت ہی نہیں ہے اور معاشرت ہی اور یہ اسلام کا کمال ہے کہ اس نے معاشرت کو بھی عبادت کا رنگ دیدیا ہے۔

دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں امیر اور غریب امرا ہمیشہ غربا کے مفوض رہتے ہیں امارت و غربت میں جنگ چھڑی رہتی ہے کیونکہ امرا ارث دولت سے مدہوش ہو کر غربا پر ظلم و ستم کرتے رہتے ہیں ان کی جائداد و املاک کو غصب کرتے رہتے ہیں اور ان کا خون چوس چوس کر اپنے خزانوں کو دولت سے بھرتے رہتے ہیں اور یہ بات طبعی طور پر غریبوں اور مظلوموں کو ناگوار ہوتی ہے اور وہ امرا کے دشمن بنجاتے ہیں اگر اس حقیقت کو سمجھنا ہو تو آج دنیا کی حالت پر غور کیجئے آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں مزدور اور سرمایہ دار کی جنگ برپا ہے امریکہ میں ہو رہا ہے فرانس میں ہو رہی ہے جاپان میں ہو رہی ہے جرمنی میں ہو رہی ہے اشتراکیت برپا ہے اور برطانیہ میں بھی کشمکش ہے ہر طرف ہڑتالوں اور بےچینیوں کا بازار گرم ہے حکومتوں میں انقلاب ہو رہے ہیں اور دنیا کی کوئی حکومت ایسی نہیں جو مزدور اور سرمایہ دار کی جنگ سے امن و سکون ہراساں افلاس زدہ جمہور دنیا کے امن کے لئے ایک مستقل خطرہ بنے ہوئے ہیں اس حالت سے دنیا جہنم کدہ بنی ہوئی ہے کیونکہ سرمایہ دار کے تنور شکم کی آگ پر موجودہ تمدن مٹی کا تیل ثابت ہو رہا ہے۔

میں ببانگ دہل کہتا ہوں کہ یہ حالت سرمایہ دار کے ظالمانہ کار و عمل ہوا اور دولت کی محبت کی وجہ سے ہے یہ انسانیت کا سرمایہ کا لکہ ہے تہذیب و تمدن کے نام پر جہنم یا بن رہے ہیں اور قدرت کے خلاف بغاوت ہے جو نظام محنت کرنے والے کو فاقہ کشی پر مجبور کرے اور نکھٹو سرمایہ داروں کی محافظت کرے وہ غیر فطری ہے شیطانی جال ہے اور اس لائق ہے کہ جلد از جلد بدل دیا جائے وہ نہ دنیا انسانی کے رہنے کی جگہ نہیں بلکہ بیماریوں کی مسکن ہوگی۔

اب دیکھئے اسلام نے کس طرح انسانی سوسائٹی کو ان مفاسد و فتن سے بچا کر اجتماع افراد کی حفاظت کی ہے اور امن عالم کی تکمیل کی ہے وہ یہ کہ امرا اپنے اندوختہ میں سے ایک مقرر معین رقم غربا کو دیں یعنی کل مال میں سے چالیسواں کا حصہ اس طرح دولت کی تقسیم سے امیر و غریب میں توازن قائم کر دیا ہے قوم مسلم کو قومی حیثیت سے فارغ البال کر دیا ہے اور امارت و غربا کی عداوت و بغاوت کے لئے محفوظ کر دیا ہے علاوہ ازیں خیرات و صدقات کی ترغیب و تحریص دلا کر ہر طرح حکمت اجتماع کی تکمیل کر دی ہے۔

### زکوٰۃ سے قومی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں

مسلمانوں کے لیڈر اور رہنما ہمیشہ دن رات یہ رونا روتے رہتے ہیں کہ مسلمان اپنا پیسہ قومی ضروریات پر خرچ نہیں کرتے کسی سرمایہ کا دکھڑا روتے رہتے ہیں اور کاسہ گدائی لئے در بدر پھرتے رہتے ہیں ان کو کون بتلائے کہ بیٹا تم تو کیوں خداوندی دستور العمل پر نہیں چلتے اور کیوں زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام و اہتمام نہیں کرتے اگر مسلمان زکوٰۃ کی وصولی اور اس کے مصرف کا وہی انتظام کر لیں جو اسلام بتلاتا ہے تو وہ چند ہی سال میں بے نیاز ہو جائیں۔

اقتصادیات کے اعتبار سے دیکھئے کہ کسی سرمایہ کا بہاؤ سرمایہ پر کیا اثر ڈالتا ہے اور ملک و قوم کو کہاں تک سرسبز و شاداب کرتا ہے اور اس کا اساس ہمدرد قوم کی بہبودی کا ہی کچھ ٹھکانا ہے کہ اپنے پاس سرمایہ کا ایک بنا بنایا خداوندی نظام کہتی ہے مگر جنہوں نے کاٹی ہو برا لئے ہوئے در بدر پھر رہی ہے۔

### زکوٰۃ کے معنی

ارکان اسلام میں سے چوتھا رکن زکوٰۃ ہے زکوٰۃ کے لغوی

معنے افزونی یعنی زیادہ ہونے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں اس چالیسویں حصہ کو کہتے ہیں جو صاحب نصاب اپنے مال میں سے خدا کی راہ میں فقرا اور مساکین کو دے "زکوٰۃ" و "زکار" سے ماخوذ ہے اور زکار کے معنے پاکی اور طہارت کے ہیں کیونکہ زکوٰۃ دینے سے دل بھی پاک ہوتا ہے اور مال بھی۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ کی ایک مصلحت تہذیب نفس ہے وہ اس طرح کہ زکوٰۃ مال کی محبت کو توڑتی ہے اور اصل اخلاق رذیل یعنی بخل و سخت کا قلع قمع کرتی ہے جو تمام بداخلاقیوں اور رذائل کا منبع ہے جس نے اپنے نفس کو بخل کی خصلت سے پاک کر لیا اس کی بہیمیت پر ملکیت غالب آگئی"

حقیقت بھی یہی ہے کہ زکوٰۃ سے اندرونی پاکیزگی اور طہارت حاصل ہوتی ہے اور مال کی محبت سے نجات ملتی ہے جو انسان کے حق میں سب سے بڑا فتنہ ہے اس سے لوگوں کے ساتھ شفقت اور ہمدردی کا جذبہ ادا ہوتا رہتا ہے قومی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں۔ قومیت کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں اور بخل کے عیب سے نفوس پاکیزہ ہوتے ہیں۔

زکوٰۃ ادا کرنے میں جہاں یہ دو فائدے پائے جاتے ہیں کہ حاجتمند اور قوم کی کاربرآری ہوتی ہے اور دولتمند کا نفس، مال کی محبت اور بخل سے پاک ہوتا ہے اور اسے داد و دہش کی عادت پڑتی ہے جو علاوہ ان کے اخلاق ہے وہاں اس بات کا بھی امتحان ہو جاتا ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کو کہاں تک خدا کی اور غریبوں کی محبت ہے کیونکہ مال جیسی محبوب چیز کے ذریعہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ایک دشوار امر ہے یہیں پر مذہب اور خدا پرستی کے جوہر کھلتے ہیں ورنہ یوں زبانی محبت کا دعویٰ تو ہر ایک کرے ہے غرض زکوٰۃ مال اور کارکرتی ہے اور اس کی صحت زبان پر گواہی دیتی ہے زکوٰۃ کا صدقہ بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ صدق دعویٰ ایمان پر دلیل ہے اس لئے کہ جو دل بہ پیسکی دل پر ہے آدمی ہزار بار زبان سے دعوی اتقیاد و فرمان برداری کا کرے لیکن روپیہ بے محبت و القیاد قلبی کے صرف نہیں کیا جاتا۔ جب ایک سلمان نے اپنا مال خدا کے حکم سے اس کی راہ میں صرف کیا تو محقق ہوا کہ درحقیقت وہ دعوی ایمان و محبت میں سچا ہے۔ فارون یہی دعوی ایمان تھا مگر زکوٰۃ نہ دے سکا اس نے اس کے مال نے اسے جہنم کا ایندھن بنا دیا اور اس کا نفاق کھل گیا۔

## زکوٰۃ کی فرضیت اور اسکے فضائل

سلمان پر نماز روزہ کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے نماز کے ساتھ ہی ساتھ نہایت شدت و اہتمام کے ساتھ قرآن مقدس میں زکوٰۃ کا بیان فرمایا ہے۔ زکوٰۃ کا دینا ہر سلمان آزاد بالغ پر جو صاحب نصاب فرض ہے جس کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:۔

خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا

اے رسول! ان کے مالوں سے صدقہ لو اور ان کو پاک و صاف کرو۔

ولن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے جب تک کہ اپنے محبوب مال میں سے کچھ خرچ نہ کرو گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ دی خدا نے اس کو شر سے دور کر دیا۔ اس کی تفصیل و تمہید ملاحظہ ہو۔ نیز فرمایا۔ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے (طبرانی)

فرمایا جو میرے لئے چھ چیزوں کی کفالت کرے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، شکم اور زبان (طبرانی) فرمایا جو شخص کھجور برابر اپنی حلال کمائی سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ اسے دست راست قبول فرماتا ہے کیونکہ اللہ حلال ہی کو قبول فرماتا ہے پھر اسے اس کے مالک کے لئے پرورش فرماتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔ یہانتک کہ وہ صدقہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے۔

## زکوٰۃ نہ دینے کی مذمت اور عذاب

اللہ پاک فرماتے ہیں:۔

ولا تحسبن الذین یبخلون بما اٰتاھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ

جو لوگ اس مال کے ساتھ بخل کرتے ہیں جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بخل ان کے لئے اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لئے برا ہے جس چیز کے ساتھ وہ بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق ان کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ (سورہ آل عمران) نیز فرمایا:۔

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون

جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے اللہ کی راہ میں صرف نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجئے قیامت کے دن وہ آگ دوزخ میں تپائے جائینگے اور اس سے ان کی پیشانیاں ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائینگی اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے اپنے نفس کے لئے جمع کیا تھا اس کا مزہ چکھو۔

آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہوگی وہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن جائے گا اپنے مالک کو دوڑائیگا وہ بھاگے گا یہانتک کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال دے گا فرمایا جو قوم زکوٰۃ نہ دینے اور اسے قحط میں مبتلا کرے گی۔ نیز فرمایا:۔

جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لئے آگ کے پترے بنائے جائینگے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائیگی اور ان سے اس کی پیشانی کروٹ اور پیٹھ داغی جائے گی جب ٹھنڈے ہونے پر آئینگے تو پھر ویسے ہی گرم کر دیئے جائینگے یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہانتک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھیگا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف۔

نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والا جب قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہوگا تو ناگاہ اس کی نگاہ غنیوں پر پڑیگی کہ شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر چار پڑے گی وہ بے اختیار ہو کر چلا اٹھیگا یا رسول اللہ مجھے بچائیے حضور فرمائینگے میں نے تجھے خدا کا حکم پہنچا دیا تھا اب اپنے کئے کی سزا بھگت۔

اس سے زیادہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا کیا حشر ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے جہاد کیا اس سے اندازہ لگائیے کہ اسلام میں زکوٰۃ کی کیا حیثیت ہے اور زکوٰۃ نہ دینے کا کیا سخت مواخذہ ہوگا۔

## زکوٰۃ واجب ہونیکی شرطیں

زکوٰۃ واجب ہونے کی چھ شرطیں ہیں اول مسلمان ہونا۔ پس کافر پر زکوٰۃ نہ واجب نہیں اگر کافر مسلمان ہوا تو اس پر زمانہ کفر کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ دوسرے بالغ ہونا۔ نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں اسی طرح اگر کوئی پورے سال مجنون رہا تو اس پر بھی واجب نہیں ہاں اگر سال کے اول آخر میں افاقہ نصاب مالک میں ہونا اگر نصاب سے کم ہے تو واجب نہیں۔ چوتھے مال کا پورے طور پر مالک ہونا۔ جو مال گم ہو گیا یا دریا برد ہو گیا یا کسی نے غصب کر لیا یا کہیں دفن کر کے بھول گیا اور یا مدیون نے قرض سے انکار کر دیا اور اس کے پاس گواہ بھی نہیں ان سب صورتوں میں مال جب تک نہ ملا تھا زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ ساتویں نصاب کا دین سے فارغ ہونا اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہے اور اس پر قرض ہے کہ اس کے ادا کرنے کے بعد صاحب نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ اب یہ قرض خواہ بندہ کا ہو جیسے قرض یا کسی چیز کا تاوان یا اللہ تعالیٰ کا مثلاً ایک شخص مالک نصاب ہے مگر اس پر دو سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ نہیں دی تو صرف پہلے سال کی زکوٰۃ واجب ہوگی کیونکہ پہلے سال کی اس پر قرضہ ہے قرض مانع زکوٰۃ دین ہے جو زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے کا ہو اگر نصاب پر سال گذرنے کے بعد ہوا تو زکوٰۃ پر اس قرض کا کچھ اثر نہ ہوگا جس کے پاس ہزار روپے ہوں اور ہزار کا ہی قرض ہو اور اس کے علاوہ ایک مکان اور ایک خادمہ گاڑھی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ مکان اور خادمہ حاجت اصلیہ میں داخل ہیں۔

## حاجت اصلیہ جن پر زکوٰۃ واجب نہیں

حاجت اصلیہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر انسانی زندگی کا مدار ہے ان پر زکوٰۃ واجب نہیں مثلاً رہنے کا مکان سردی گرمی کے کپڑے۔ خانہ داری کا سامان۔ سواری کے جانور۔ لونڈی غلام آلات حرب پیشہ وروں کے اوزار اہل علم کی کتابیں اور علیٰ ہذا حاجت اصلیہ سے زائد جو آٹھویں مال پڑھنا اور اس کی دو صورتیں ہیں حقیقتاً یا حکماً ہر ان کی بھی دو صورتیں ہیں ضمنی جو یعنی اس لئے وجود پیدا کی گئی ہو لہٰذا بڑھے جیسے سونا چاندی کہ ان سے دوسری چیزیں خریدی جاتی ہیں۔ منقلی وہ چیز جو اس لئے پیدا کی گئی ہو جیسے سونا چاندی سونے کے علاوہ سب چیزیں قنیہ ہیں سونے چاندی میں مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے خواہ تجارت کی جائے یا نہیں اور ان کے علاوہ اور چیزوں میں زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جبکہ ان سے تجارت کی جائے۔ نویں مال پر پورا سال گذر جائے اگر سال کے اول و آخر میں نصاب پورا تھا اور درمیان میں کمی آگئی تو اس کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔

## سونے چاندی اور مال تجارت کا نصاب

نصاب ساڑھے باون تولہ اور سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے یعنی جس کے پاس اتنا چاندی سونا ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے یاد رہے کہ چاندی سونے کی زکوٰۃ میں دین کا مقابلہ نہیں ہوتا بلکہ نصاب کا مقابلہ ہوتا ہے مثلاً سات تولہ سونا کسی پر تین یا زیور کاریگری کی وجہ سے نصاب کی قیمت سے زیادہ بڑھ جائے یا سونے کی قیمت اتنی گراں ہو جائے کہ زیور کی قیمت نصاب سے بڑھ جائے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اب یہ چاندی سونا خواہ اپنی اصلی حالت میں ہو یا ان کے زیور ہوں اور یا سکے ہوں تینوں صورتوں میں اڑھائی کا چالیسواں حصہ دینا فرض ہے۔ مال تجارت کی قیمت اگر چاندی سونے کے نصاب کو پہنچے تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

## زکوٰۃ کی نیت

زکوٰۃ دیتے وقت اور زکوٰۃ کے لئے مال جدا کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت شرط ہے۔ چنانچہ اگر کئی سال بھر تک خیرات کرتا رہا اور پھر زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی زکوٰۃ لینے والے سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے بلکہ صرف زکوٰۃ دینے والے کی نیت زکوٰۃ کافی ہے۔

## کن لوگوں کو زکوٰۃ دینی چاہیئے

اول تو مسلمان مالدار زکوٰۃ دیتے ہی نہیں اللہ کے دینے ہوئے مال میں سے اسی کی راہ میں ایک پیسہ تک نکالتے دشوار ہے اور کچھ مالدار ایسے بھی ہیں تو وہ زکوٰۃ کے مستحقین کا مطلق خیال نہیں رکھتے۔ حالانکہ اسلام نے جہاں زکوٰۃ ادا کرنے پر فرض کی ہے وہاں ساتھ ہی مستحقین کو بھی بتلا دیا اور ہدایت کر دی کہ ان کو زکوٰۃ دینی چاہیئے مگر افسوس کہ اس کی احتیاط نہیں کی جاتی اصلی مستحق محروم رہ جاتے ہیں اور غیر مستحق پہنچ جاتے ہیں اس غیر محتاط داد و دہش کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہماری قوم میں لاکھوں فقرا اور منگتے پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے حصول صدقات و خیرات کو اپنا پیشہ معاش ہی بنا لیا ہے اور آجکل ہمیں سائل و دربدر مانگتے کھاتے نظر آتے ہیں۔ قوم میں بیشمار محتاج سائل اور فقیر پیدا ہو گئے ہیں اور قوم کے بیشتر افراد پر گداگرانہ ذہنیت مسلط ہو گئی ہے اور مسلمان ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں حالانکہ ان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں میں اتنے سائل اور گداگر ہیں اتنے اکیس کروڑ ہندوؤں میں نہیں اگر مسلمان شریعت سے زکوٰۃ و خیرات کے مستحقین کا لحاظ رکھتے اور خدا ورسول و مسلمانوں پر چلتے تو کبھی یہ حالت پیدا نہ ہوتی اب ذرا زکوٰۃ کے حقدار لوگوں کو سنئے حضرت جل جلالہ شانہ فرماتے ہیں:۔

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم صدقات فقرا اور مساکین کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے جو اس کام پر مقرر ہیں اور جن کے قلوب کی تالیف مقصود ہو اور گردن چھڑانے یعنی غلام کو آزاد کرانے کے لئے اور قرضداروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لئے یہ فریضہ اللہ کی طرف سے ہے۔ وہ علیم و حکیم ہے۔

## فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے جس کے پاس مال نصاب سے کم ہو یا نصاب کے برابر ہو مگر اس کی حاجت اصلیہ میں کام آتا ہو جیسے رہنے کا مکان پہننے کے کپڑے بوقت کام عالم کے لئے ان میں جو ضرورت کے لائق ہو اگر فقیر کا قرضدار ہے اور قرض نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگر کوئی عالم فقیر ہو تو مقابلہ جاہل کے کہیں افضل ہے کیونکہ وہ دین کی تقویت کا باعث ہوگا۔

مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ روٹی کپڑے کو بھی محتاج ہو مسکین کو سوال جائز ہے اور فقیر کو حرام۔ عامل وہ ہے جو سلطان یا بادشاہ کی طرف سے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے پر مقرر ہو۔ رقاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا ہے تاکہ وہ مال زکوٰۃ کے عوض گردن آزادی حاصل کرے۔ غارم سے مراد قرضدار ہے جس پر اتنا قرضہ ہو کہ دینے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔ فی سبیل اللہ میں کئی مستحق داخل ہیں مثلاً کوئی شخص اللہ

میں جانا چاہتا ہے مگر بار راہ سواری اور تھیلا وغیرہ نہیں تو اس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے نیز ایک شخص حج کرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں، اور یا کوئی طالبعلم علم حاصل کرنا چاہتا ہے مگر خرچ نہیں تو اس کو بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے ابن السبیل سے مراد وہ مسافر ہے مگر وہ بحالت راستہ میں بے خرچ اور فقیر ہو جائے تو یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے مگر اس قدر ضرورت زیادہ نہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل میں سے دینے والے کو اختیار ہے کہ ان میں سے ایک کو دے یا چند کو، نیز دادا، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ، نند بھوجی، اولاد شوہر کی اولاد اور رشتہ دار جن کا نفقہ دینے والے کے ذمہ ہو، مثلاً کی بیوی، مثلاً کا باپ، اگر فقہ میں ہیں تو ان کا نفقہ دینے والے کا ذمہ ہے اس کے شوہر پر واجب ہو، غیرہ ان کو بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے ان لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی، مالدار نابالغ بچہ دینے والے کے نطفہ سے ہو، حقیقی بیوی، غلام، مکاتب، مدبر، ام ولد، عورت شوہر کو شوہر عورت کو اگرچہ قبل طلاق کی عدت میں ہو، ایک نصاب مال دار غلام کو، مالدار کے نابالغ لڑکے کو اور سادات کو۔

## زکوٰۃ اور صدقہ کس کو دینا افضل ہے

اپنے بھائی بہنوں کو، اولاد کی اولاد کو، ماموں خالہ کو اور ان کی اولاد کو رشتہ داروں کو اور پڑوسیوں کو اپنے ہم پیشہ لوگوں کو اور اپنے شہر اور گاؤں والوں کو۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ و خیرات کے اول حقدار رشتہ دار ہیں انھیں سے صدقات کی ابتدا کرنی چاہیے تاکہ صدقہ اور صلہ رحم دونوں کی ثواب ملے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تصدق اپنے عیال سے شروع کرو مسکین کو دینے میں ایک ثواب ہے اور قرابتدار کو دینے میں دو ہر ثواب ہے تو کیوں نہ ان کو حقداروں پر مقدم کیا جائے۔

قرابتداروں کو مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا مقصد غریبوں اور مفلسوں کی حاجت روائی ہے فقراء اور مساکین وغیرہ کی طرف سب کو توجہ رہتی ہے اور کوئی نہ کوئی ان کی حاجت روائی اور امداد بلکہ دیتا ہے مگر وہ غریب رشتہ دار جو شرم و خودداری میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور کانوں کان کسی کو خبر نہیں ہوتی کہ فلاں گھرانے آج فاقہ میں پڑے ہیں اور اس کے بچے بھوک سے تلملا رہے ہیں ان کی دردناک اور قابل امداد حالت کا پتہ سوائے رشتہ داروں کے اور کسی کو نہیں ہوتا تو چونکہ ان کی قابل رحم حالت اشد اور مخفی ہوتی ہے اس لئے مالدار کا فرض قرار دیا گیا کہ خلق کی حاجت روائی اور امداد و دست گیری میں اپنے قرابتداروں کو مقدم کریں اور زکوٰۃ و خیرات کی ابتدا اپنے گھر سے کریں تاکہ زکوٰۃ ہی صحیح و مقام مصرف میں ادا ہو اور صلہ رحمی و کنبہ پروری کا حق بھی ادا ہو۔

## مسلمانو! زکوٰۃ و خیرات سے قرابتداری کا حق ادا کرو

میں کہہ چکا کہ زکوٰۃ و خیرات کی ابتدا اپنے گھر سے شروع کریں اور اپنی فاقہ و خواہش میں قرابتداروں کو مقدم کریں مگر افسوس سب سے زیادہ محترم قرابتداری رشتے ہیں اور ہر ایرے غیرے نزکوٰۃ کا روپیہ بھجاتے ہیں اور چراغ کے نیچے اندھیرا ہی رہتا ہے اندازہ لگائیے کہ اگر مسلمان مالدار زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں اور زکوٰۃ کی ابتدا اپنے کنبہ سے کریں تو ہماری قوم کی حالت کہاں سے کہاں پہنچے گی ان کی معاشرت کتنی اعلیٰ کتنی ارفع کیسی غمخوار کیسی محبوب کن کیسی حسین اور کتنی مضبوط و استوار ہوگی اور باہمی مودت و مساوات اور کنبہ پروری سے کتنی عظیم الشان اجتماعی زندگی پیدا ہوگی آج مسلمانوں کی ہر گھر آپس کی ناچاقیوں رقابتوں رنجشوں اور جھگڑوں سے اکھاڑے اور میدان کارزار بنے ہوئے ہیں اگر وہ زکوٰۃ و خیرات سے اپنی قرابتداری کا فی امداد کرنے کا تہیہ کر لیں تو مسلمانوں کے گھر جنت کا نمونہ بنجائیں اور ان کی یہ شیرازہ بندی اور باہمی مودت و اخوت کی ناممکن التسخیر قوت اسلامی فتوحات کا سرچشمہ ہی سیلاب جہاد ہے جس کے بل بوتے پر بادیہ نشینان عرب نے قیصر کسریٰ کی عظیم الشان سلطنتوں کو تہ و بالا کیا تھا پس مسلمانوں کو وادی ہوش اور نخوت میں اس شہد مضبوط اصل کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ۱۲ اول خویش بعدہ درویش۔

## تقسیم دولت کا شاندار اسلامی اصول

بیگانوں اور غیر مذاہب میں بھی خیرات و صدقات کی تعلیم ہے تقسیم دولت کا اصول ہے مگر یہ اقتصادیات کی جانچ اور معاشرت و اجتماع کی نمائندگی پورا نہیں اترتا یہی وجہ ہے کہ اس کی پابندی اپنے اندر کوئی خاص جاذبیت اور فائدہ نہیں رکھتی مگر پابندی یہی کی جائے تو پھر توازن قائم نہیں رہتا اور شاذ و نادر زندگی پیدا نہیں ہوتی تفصیل کا موقعہ نہیں ورنہ میں دکھاتا کہ دیگر مذاہب کی خیرات اور اسلام کی خیرات میں کتنا زمین و آسمان کا فرق ہے۔

آج ترقی یافتہ دنیا فلاح و بہبود کی جن اصولوں اور نظریوں پر چل کر برق رفتار اور فضائے آسمان پر حکومت کر رہی ہے وہ تمام اصول نظریے اسلامی تعلیمات سے چرائے ہوئے ہیں اور آج بالشیویکوں کے عدل و انصاف حسن انتظام کے راگ الاپے جاتے ہیں مگر ذرا موجودہ مسلمانوں کو کون بتلائے کہ کمبختو تم جس چیز پر بیقیمت ہو وہ تمہارے گھر کی کنیز ہے یعنی اسلام کے اصول تقسیم دولت اور مہذبی خلق کی تعلیم کو پیش نظر رکھا ہی روس نے علم آزادی بلند کیا ہے مگر اس میں اعتدال و توازن نہ ہونے کی وجہ سے بالشویزم کی اسکیم کو استحصال بالجبر سے زیادہ اہمیت نہیں دی جا سکتی اگر بالشویزم سے خدا کی ہستی کا انکار نکال دیا جائے اور اس میں اعتدال و توازن آجائے تو وہ سارے کا سارا اسلام ہے اب اسلام کے اصول تقسیم دولت کو دیکھو ارشاد ہے

| | |
|---|---|
| قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتامی والمساکین وابن السبیل | کہدو جو کچھ تم خیرات میں صرف کرو اسمیں پہلے والدین پھر عزیز و اقارب اس کے بعد یتیموں عام مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے۔ |

اس ترتیب مدارج کی حکمت اور فوائد پر غور کرو اور اسلام کی فطرت شناسی کی داد دو جس کو پیش نظر رکھکر اس نے اپنے بیگانے کی حق رسی کی ہے اور سوسائٹی کو مفاسد و شرارت سے بچا کر مضبوط بنیادوں پر قائم کیا ہے۔ مسلمانوں کو عبرت و استفادہ حاصل کرنا چاہیے کہ اسلام نے تقسیم دولت میں عزیز و اقارب کو مقدم کیا ہے جو قانوناً اور عقلاً مالدار کے اندوختہ میں حصہ دار ہیں ان کے بعد عام یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو کہا ہے اور معاشرت و اجتماع کو کہاں سے کہاں پہنچایا ہے کاش مسلمان تقسیم دولت کے اس اصول کو پیش نظر رکھیں اور زکوٰۃ و خیرات سے قرابتداری کا حق ادا کریں تاکہ خدا بھی خوش ہو اور گھرانے بھی سرسبز و شاداب ہوں۔

اب بتلاؤ کیا اس نیلے آسمان کے نیچے اسلام کے سوا کوئی اور مذہب کوئی دستور کوئی نظام اور کوئی قانون دنیا میں ایسا قائم کر سکتا ہے، راعی رعایا کو

حقیقی عیش و مسرت سے شاد کام کر سکتا ہے اور مزدور و سرمایہ دار کی جنگ کو روک سکتا ہے؟ مگر نہیں جبھی تو ہم کہتے ہیں کہ اسلام نے جس قدر نوع انسانی کو حقوق عطا کئے ہیں اس قدر نہ اب تک انسان کو موجودہ قدر ترقی میں مل سکے ہیں اور نہ مل سکیں گے۔ ایک انشاء کمیٹی نہیں اگر اس جیسی ہزار کمیٹیاں بھی سر جوڑ کے بیٹھیں تو انسان اپنے فطری حقوق حاصل نہیں کر سکتا اور مزدور و سرمایہ دار کی جنگ ختم نہیں ہو سکتی جب تک کہ اسلام کی بتلائی ہوئی زکوٰۃ و خیرات کا نظام دنیا میں قائم نہ ہو۔

اب میں آپ کو خیرات و سخاوت کا ایک بہترین مصرف بتلا کر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

## خیرات و سخاوت کا ایک بہترین مصرف

ہم آپ عقیدتاً اسلام کو اسلئے پسند کرتے ہیں کہ وہ فطری اور عقلی مذہب ہے جو ترقیات زمانہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اور تقریب دار و رسن کو معتبر کرتا ہے جس کا ایک ہمارا اندازہ اس مضمون سے بھی ہو سکتا ہے نہ دنیا کی تعمیری و تخریبی قوتوں اور قوائے فکری سے واقفکار حضرات جانتے ہیں کہ اس وقت انسانیت کا مستقبل تاریک اور پریشان ہے اور ساری دنیا اسلام کے دروازہ پر کھڑی ہے اس وقت اسلام کے لئے موقعہ ہے کہ وہ دنیا میں اپنا نور پھیلائے اور کائنات انسانی کے قوائے فکری پر چھا کر اپنی حکومت قائم کرلے کیونکہ ترقی یافتہ دنیا نے اسلام کے لئے حیرت انگیز ترقی کا میدان ہموار کر دیا ہے اور قلوب دماغ قبولیت کی طرف پھر گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خیر خواہان اسلام کی اصلی خواہش ہے کہ خود مسلمان اسلام کی اصلی تعلیمات سے واقف ہو کر اسلام کا عملی نمونہ بنیں اور پھر دنیا کے سامنے اسلام کو اپنی حقیقی اور اصلی شکل میں پیش کریں تاکہ اشاعت اسلام اور تبلیغ حق کی راہیں کھل جائیں۔ مولا کے فضل و کرم سے ہمیں یہ فخر حاصل ہے کہ ہم اس خدمت کو بڑی حد تک انجام دینے میں کامیاب ہوگئے ہیں اور اس نے اسلامی تعلیمات کے تحقیق و معارف کا ایک بیش بہا ذخیرہ اردو زبان کی کتابوں کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

اب اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان واقعی اور سچے مسلمان بنیں اقوام عالم کی نجات پرستگاری کے لئے اسلام اپنے آپ کو نمایاں کرے اور اسلام کی تسخیر عالم کی ایک زبردست اور غیر معمولی دور شروع ہو سکتے تو ہمارا مشورہ تو آپ کو یہ ہے کہ آپ اپنے یہاں کے ائمہ مساجد کو اس کتاب کی ایک ایک جلد خرید کر دیجئے اور ہر مسجد میں اور کتب خانوں میں مطالعہ کے لئے رکھوا دیجئے غریب و نادار مسلمانوں کو خرید کر دیجئے اور خود مسلمان کو یہ سمجھ کر دیجئے کہ یہ وہ اسلام ہے جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے جس کی تلاش میں روح انسانی بھٹک رہی ہے اور جس پر انسانی عقل و فطرت ہر قسم تصدیق ثبت کر رہی ہے اور یہ ہے وہ منبع اس بسلائی جس کے لئے جنگ جدال و مصیبت و ہلاکت زدہ دنیا سر گرداں اضطراب ہے یہ ہے آپ کی خیرات و سخاوت کا بہترین مصرف کہ خیرات کا ثواب بھی پائیں اور تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام بھی ادا کر سکو۔

یقین جانئے اگر آپ نے اس کی ایک جلد لیکر کسی غریب مسلمان کو دیدی اور وہ صحیح معنوں میں مسلمان بن گیا اور یا کسی غیر مسلم کو دیدی اور وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا تو پھر وہ کام کریں گے جو آپ ہزاروں روپے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے بھی نہیں کر سکتے یعنی اگر آپ اپنی طرف سے کسی غریب طالبعلم کو دینی مدرسہ میں تعلیم دلا دیں اور آپ اس کے تعلیم اخراجات کی کفالت کریں تو ہزاروں روپے خرچ دینے کے بعد بھی یہ بات حاصل نہ ہوگی جو کتاب الاسلام کے ذریعہ ہو سکتی ہے پس اگر آپ رمضان المبارک میں خیرات سے جنت میں اپنا گھر بنانا چاہتے ہیں اور دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنا چاہتے ہیں تو اپنے شہرات کے روپوں سے کتاب الاسلام خرید کسی غریب نادار مسلمان کو دیجئے اور تبلیغ اسلام کیجئے۔

## آخری التماس

برادران اسلام! زکوٰۃ کی ضروری تفاصیل آپ کے سامنے ہیں مسلمان حکام اور عمال زکوٰۃ کی خوشنودی اور اپنے عیش و آرام کے لئے ہزاروں روپے تنخواہ مقرر کر کے زکوٰۃ کا دین کرنے والے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی پارٹیوں اور کلبوں میں دل کھول کر روپیہ خرچ کرنے والے مسلمان تماشہ دیکھتے ہیں مگر زکوٰۃ دینے کے نام موت آتی ہے اور جو مسلمان ہر سال زکوٰۃ ادا کرتے ہیں خدا کے حکموں اور شریعت اسلامیہ کے غدار و بے پروا نافرمان ہیں خدا کی نافرمانی ہے کہ ہر مہینے کاموں میں روپیہ خرچ کرتے ہو مگر زکوٰۃ نہیں دیتے جہنم میں اپنا گھر بنانا ہے مواد اپنی قوم کے غریبوں اور مسکینوں کا حق ادا نہیں کرتے۔

دنیا پرستو! تم نہیں آتی کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا زکوٰۃ دیکر شکر ادا نہیں کرتے اسی کی دی ہوئی دولت سے ایک حقیر سی رقم اس کی راہ میں خرچ نہیں کرتے جس میں کہ تمہارا ہی بھلا ہے اور اپنے نفس کو بخل سے پاک نہیں کرتے

تم اپنی آنکھوں میں اپنے عیبوں سے انجان ہو
عجب لوگ ہیں کھلے عیب والے

کاش مالدار مسلمان مذکورہ بالا وعیدوں پر نظر کریں اور فریضہ زکوٰۃ کو ادا کر کے خدا و رسول کی خوشنودی حاصل کریں تو وہ دونوں جہان کی نعمتوں اور مسرتوں سے مالا مال ہو جائیں۔

ہمارے علماء و زعماء چیختے اور چلاتے ہیں کہ مسلمان مشت ہیں متفرق ہیں کوئی نظریہ اتحاد نہیں نفاق و تشتت بغض و کینہ تعصب و عناد اور دشمنی و دل آزاری کا ہر طرف بازار گرم ہے قوم کے جاہل افراد متردد ہوتے رہتے ہیں اور مسلمان قومی اور اسلام کے کاموں میں روپیہ نہیں خرچ کرتے یہ بالکل صحیح ہے مگر اس میں کس حد تک علماء و زعماء کا بھی قصور ہے اگر وہ ہر سال باقاعدہ زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام کر لیں تو بہت سے نادار اور مفلس مسلمانوں کو قرض اور فاقہ کی مصیبت سے بھی نجات مل جائے مفلس مسلمان مرتد ہونے سے بھی بچ جائیں اور قوم کے ادارے انجمنیں اور درسگاہ بھی چندہ طلبی کی ذلت و حقارت سے بچ جائیں یہ زکوٰۃ کا نظام ہے اس لئے کہ نادار دل اور مفلسوں کو فرض و فاقہ کے مصائب سے نجات ملے۔ زیادہ تر کش کی مالداروں کو عادت پڑے۔ ہمیشہ غریبوں کے ہمدرد بنیں مخلوق کی حاجت روائی کو اپنا فرض سمجھیں ہمیشہ غریبوں میں توازن قائم رہے قوم کے رہنماؤں کو چندہ طلب کرنے کی ضرورت نہ رہے اور قوم اس طرح امیروں کے دباؤ سے بھی بچ جائے اور وہ بھی اس خوبصورتی اور سہولت کے ساتھ زکوٰۃ دینے والے کا دل بھی نہ دکھے کیونکہ مال کا چالیسواں حصہ دیدینا کوئی بڑی بات نہیں ہاں اگر خدا کے نام پر نہ دینے کی قسم کھا بیٹھے تو وہ دوسری بات ہے پس ہمارے علماء و زعماء کیوں نظام خداوندی کے ماتحت بیت المال قائم نہیں کرتے اور اہل مشکلات سے نجات نہیں پاتے۔

رفاہ عامہ کے مالی مصائب اور قومی ضرورتوں کے اندفاع کے لئے اس سے بہتر ذریعہ دوسرا نہیں ہو سکتا۔

وما علینا الا البلاغ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والسلام علی من اتبع الھدی۔

# عید سعید

(از جناب مولانا محمد انوار الحق صاحب خیری بارہ کھمبا نیو دہلی)

برادران اسلام! خدا نے ماہ مقدس رمضان کو بخیر و خوبی گذار دیا ہم سے جس کو روزہ رکھنے تراویح پڑھنے اور دوسری قسم کی عبادات الٰہی میں مشغول رہنے کی توفیق ملی ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی خوش نصیبی پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کریں کیونکہ بغیر خداوند قدوس کی توفیق بخشی کے کسی بندے سے بھی کوئی نیک کام انجام نہیں پا سکتا اگر خدانخواستہ ماہ مقدس رمضان میں بھی ہم مشغول لہو و لعب رہتے اور خدا کی رحمت و مغفرت سے اپنا دامن بھرنے کی طرف سے غافل رہتے تو اس سے زیادہ ہماری بدبختی اور کیا ہو سکتی تھی اس لئے اسکے شکر میں ہمیں سربسجود ہونا چاہیے کہ اس نے رمضان کے برکات و فضائل سے سعادت اندوز ہونے کی ہمیں توفیق دی اسی کے ساتھ دعا کرنی چاہیئے کہ خدایا ہمارے روزے اور ہماری رمضان کی عبادتیں قبول فرما اور آئندہ اگر زندگی عطا کرے تو اسی کے ساتھ اپنی طاعت و عبادت کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے کہ حاصل حیات پروردگار عالم کی طاعت و عبادت ہی ہے جیسا کہ خود ارشاد باری تعالیٰ ہے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون

فرزندان اسلام! رمضان المبارک کے دن اور راتیں عبادت الٰہی کے لئے اتاری گئی ہیں اور اس کے بعد جو بندگان مومن نے رمضان کا حق ادا کیا اور اپنے ان کے لئے رب کا یوم مبارک و مسعود مقرر کیا گیا ہے تاکہ وہ صلہ عبادت گذاری میں خوب خوش ہو لیں اور اسکے مقرر کردہ یوم مسرت میں دل کھول کر مسرور و شاد کام ہوں اور پوری ملت اسلامیہ اس مبارک و مسرت آگین دن میں اللہ کی نعمتوں کا شکر عملاً ادا کرے خدا نے اس دن کو مسلمانوں کے لئے جشن مسرت کا دن بنایا ہے اس لئے اے فرزندان اسلام جائز حدود کے اندر منکرات و فحشا سے بچکر جہانتک حالات و اجازت دیں تمہارا فرض ہے کہ اس یوم مسرت کا پورا پورا حق ادا کرو اور کوشش کرو کہ تمہاری ذرہ ذرہ کی ایک ذرہ ہی نہیں بلکہ ہر آزاد و ناظر رہنے پائے خدائے اسلام نے خوش رہنے اور خوشی کا اظہار کرنے سے منع نہیں فرمایا بلکہ جمعہ و ربیع الاول کی رو سے تو عطار نعمت پر اس کا اظہار اور اس پر شکر ضروری ہے پھر اس کے علاوہ یوم عید مقرر فرما کر اچھی طرح واضح فرما دیا کہ مسلمان کے لئے جائز حدود کے اندر مسرت و شادکامی کے اسباب فراہم کرنا بالکل جائز ہے یہ دن درحقیقت مسلمانوں کی حیات قومی کے اعلان و اظہار کا ہے اس دن کو مسلمانوں کو پورے جوش و مسرت کے ساتھ منانا چاہیئے اپنے تمام انفرادی اشکال کو بھول جانا چاہیئے اور یہ سمجھکر اس یوم مسرت و شادمانی کو منانا چاہیئے کہ خدا نے ہم کو حکم دیا ہے کہ اس دن کو خوشی و خوشحالی میں گذاریں یعنی ہمارے دل پر حقیقت نقش ہو کہ کس طرح رمضان میں روزہ رکھنا فرض ہے وقت آنے پر نماز ادا کرنی واجب ہے معین مقدار مال کی جمع ہو جانے کے بعد زکوٰۃ دینا لازمی ہے اور استطاعت کے بعد حج کرنا فریضہ ہے اسی طرح عید کے دن مسرور و شادمانی کا اظہار کرنا بھی ایک فریضہ خداوندی ہے

انسان کی انفرادی زندگی پر اگر تامل کی نظر ڈالی جائے تو وہ ایک بیمعنی اور مہمل چیز معلوم ہوگی، اسی لئے انفرادی زندگی کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے نہ کوئی مذہب بھی انفرادی زندگی کو غیر معمولی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسلام نے دوسرے سے انفرادی زندگی کی جمع کی گئی کردی ہے وہ اپنے کسی فرد کو اجازت نہیں دیتا کہ حیات اجتماعی سے کوئی اپنے آپ کو الگ کرے تاوقتیکہ آپکی اور احکام شرعی کے مطابق ہر ایک فرد واحد مجبور ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر لحظہ مفاد و حیات اجتماعی کا خیال رکھے یعنی نہ کوئی ایسا کام کرے جو مفاد اجتماعی کے منافی ہو اور نہ کسی ایسے کام سے جی چرائے جو اس کے لئے مفید اور ممد و معاون ہو ان دونوں امور کو پیش نظر رکھکر آپ اسلامی تعلیمات کا بغور مطالعہ کیجئے تو معلوم ہو جائے گا کہ کس الواقع اسلام حیات اجتماعی کی نشو و نما کے لئے نازل ہوا ہے گو وہ حیات انفرادی کو نظر انداز نہیں کرتا مگر اس نیلگوں آسمان کے نیچے اور اس وسیع زمین کے اوپر وہ اپنے کسی فرزند کو رشتہ اخوت و اجتماع سے الگ دیکھنا پسند نہیں کرتا اعتصموا بحبل اللہ جمیعا میں اسی قانون اخوت و اجتماع کی طرف اشارہ ہے مسرت و خوشی جس طرح انفرادی زندگی پر مفید اثر ڈالتی ہے اسی طرح حیات اجتماعی پر بھی وہ اثر انداز ہوتی ہے جو قومیں مسرت و خوشی سے نا آشنا رہتی ہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی زندگی بہت مختصر ہے لیکن اس کے ساتھ ہی قومیں کہ جو خوشی و عیش و دلشادی کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں وہ تو صرف برباد اور ہلاک ہونے کے لئے ہوتی ہیں خدائے اسلام نے فرزندان اسلام کو بہترین اور متوسط طریقہ پر زندگی بسر کرنیکی ہدایت کی ہے وہ نہ تو یہ حکم دیتا ہے کہ شب و روز مغموم و متفکر رہو اور نہ اسکی اجازت دیتا ہے کہ رات دن مصروف عیش و نشاط رہو اسی لئے اس کا فرمان یہ ہے کہ اعتدال کے ساتھ رہو اور ہر حال میں انفرادی زندگی پر قومی یعنی اجتماعی زندگی کو مقدم رکھو اس لئے عید کا دن ہمیں ایک بڑی اجتماعی خوشی اور جشن کے دن کے طور پر منانا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری ملت اور قوم کا ایک ایک بچہ عید کے دن شادمان اور فرحاں نظر آئے سب کو مل کر احباب غمخوار کو اپنے شہر میں اور آبادیوں سے باہر نکالنا چاہیئے کہ ممکن ہے کہ اس میں ایک دن تو امت محمدی کو ایسا نصیب ہو جائے جو فکر سے خالی ہو غم و الم سے آزاد ہو یعنی اگر ہم اپنی زندگی کے ہر ایک دن کو عید نہیں بنا سکتے جیسا کہ فرنگ قوموں کی زندگی کا ایک ایک دن روز عید اور رات شب برات ہوا کرتی ہے اور کبھی امت مسلمہ اور ابراہیم و محمد کے نام لیوا دن کی زندگی کا ایک ایک دن اور ایک ایک رات بھی یوم عید اور شب برات کا مظہر رکھتے تھے تو کم از کم تین سو ساٹھ دنوں میں تو ایک دن ایسا حاصل ہو جائے جو گذشتہ زندگی کی یاد کو تازہ کرلے اور ہمیں بتائے کہ اس دنیا میں ہمیں کس طرح رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے

برادران اسلام! تنہا ایک فرد واحد کی خوشی یا ایک خاندان کی خوشی اصلی مسرت و خوشی نہیں بخش سکتی جب تک کل قوم اور ساری ملت خوش اور مسرور نہ ہو یا کم از کم قوم کی اکثریت خوش و خرم ہو تب کہیں حقیقی مسرت و خوشی اپنا سر دکھا سکتی ہے اس حقیقت کو تم اپنے خاندان اور شہر پر قیاس کر سکتے ہو فرض کرو کہ خدانخواستہ ایک خاندان میں کوئی ہمہ اور غمناک موت ہو جائے تو آیا نہیں لاکھ عیدیں ہیں مگر اس خاندان میں خوشی کا نام و نشان ہی نظر نہ آئیگا اسی طرح اگر کسی شہر پر کوئی زبانی آفت نازل ہو جائے اور اس شہر کے ہر ایک گھرانے میں موتیں ہو چکی ہوں اور صرف ایک خاندان یا گھرانہ کی جمعیت سے بچا ہو تو عید کی مسرت میں اس ایک گھر میں بھی قدم نہیں رکھ سکتیں کیونکہ جب سارا شہر ہی ماتم کدہ ہے گھر گھر سے نوحہ و فغان

کی صدائیں اُٹھ رہی ہیں اور پاس پڑوس کے مکانوں میں صف ماتم بچھی ہوئی ہو تو ایسے پراندوہ اور غم آفریں ماحول میں عید کی خوشی کس طرح اس ایک گھر میں قدم رکھ سکتی ہے جو موت کے وار نگیر سے بچ رہا ہے۔ یہی حال پورے ملک اور پوری قوم کا ہوتا ہے اور اسی پر اپنی پوری ملت کے معاملہ کو قیاس کرنا چاہئے اگر کروڑوں نفوس میں سے چند سو یا چند ہزار افراد اسباب شادی و مسرت رکھتے ہیں اور باقی ملت و قوم مسلمان عیش رفتاط سے محروم ہے تو ظاہر ہے کہ ان چند سو یا چند ہزار کو بھی وہ خوشی حاصل نہیں ہو سکتی جو ہونی چاہئے کیونکہ اب گرد و پیش اور ماحول اس سے خبر دے کر ہمارا ہوگی تو مخصوص طبقہ ہی حقیقی مسرتوں سے محروم رہے گا گویا یہ ۵۰ طبقے کے ہی اسباب فرحت و انبساط اپنے لئے فراہم کر سکے مگر دوں کی بستی اور زندوں کی آبادی غمزدہ نظر آتی ہے تو اس لئے اسلام کا منشاء تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایک ہی رشتہ اخوت و اجتماع میں بندھا ہوا دیکھنا پسند کرتا ہے کہ سب یکساں حالت میں رہیں اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ ہر ایک فرد اسلام اپنے ہر ایک اعمال و افعال میں ہر وقت اپنی ملت اور اپنی قوم کا خیال رکھے خوش ہو تو پوری ملت کو خوش دیکھنے کی آرزو کرے۔ غم زدہ ہو تو ساری قوم کی غم نصیبی والم انگیزی کا نقشہ ان کے سامنے پھر جائے۔ یہی وہ اور سعید ہی اسلامی عقیدہ ہے ملت مسلمہ نہیں ہے خدا نے مسرت و خوشی کا یہ دن افراد و اشخاص یا خاندانوں اور گھرانوں کی خوشی اور خوش بختی و خوش پوشی کے لئے مقرر نہیں فرمایا بلکہ پوری ملت اسلامیہ اور ساری امت محمدیہ کی مسرت و شادکامی کے لئے مقرر فرمایا ہے تاکہ مسلمانوں کی حیات اجتماعی میں افسردگی اور اداسی کا کہیں نہ شگاف پائے اور ملت اسلامیہ کے قوا راجتماعیہ میں ضعف ان پیدا نہ ہو سکے۔

برادران اسلام! مذکورہ نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر عید کی خوشیوں اور مسرتوں سے

آپ کو شاد کام ہونا چاہیے عیش و مسرت و شادمانی و فرحت کے سامان خوب جی کھول کر فراہم کیجئے مگر اپنے ان بھائیوں کو نہ بھولئے جو قسمتی کا شکار اور افلاس و درماندگی کا لباس پہنے ہوئے ہیں اگر آپ کے پڑوسی مسلمان عید کے دن مغموم رہیں گے تو ان کے دلوں کا غم باہر نکل کر آپ کی شادکامیوں کے راستے میں دیوار کی طرح حائل ہو جائے گا اور مسرت و شادمانی اپنی حقیقی کیفیت کے ساتھ آپ تک بھی نہ پہنچ سکے گی اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ اور پڑوسی مسلمانوں کا خیال رکھے اور ان میں جو افراد مفلس اور غریب مسلمان ہوں ان کی امداد کر کے اس قابل بنا دے کہ وہ بھی عید کی خوشی میں شریک ہو سکیں اور عید کی عالمگیر مسرتوں سے وہ بھی مستفید ہو کر تمہاری خوشیوں میں اضافہ کا باعث بنیں۔

پس اسے برادران اسلام! اس کو اپنا فریضہ سمجھ کر ادا کرنا کہ اس نے ہر سب کی خوشی و مسرت و شادمانی کے لئے یہ عید مقرر فرمایا ہے تاکہ سب مل جل کر اس کی بخشی ہوئی نعمتوں اور اس کی عطا کی ہوئی برکتوں سے شاد کام اور مسرور و خوش وقت ہوں اور اس طرح اپنی ملت اور قوم کی زندگی کا ثبوت دیں اور خدا نے اس یوم مبارک و سعید کے لئے جو احکام و شرائط مقرر فرما دیئے ہیں ان کی پابندی کر کے خدا کی خوشنودی اور رضا حاصل کریں۔ مثلاً جن مسلمانوں پر فطرہ واجب ہے وہ نماز عید سے پہلے ٹھیک طور پر ادا کر دیں اور جن کو خدا نے زیادہ دولت دی ہے وہ اپنے مال میں سے غریب رشتہ داروں اور پڑوسیوں کی خبر گیری کریں اور خدا کرے کہ خدا کی بھی خوشی و مسرت میں یہ دن گذاریں مگر خدا کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے ہمارے قلب خالی نہ ہوں کیونکہ وہ دل جو یاد الٰہی اور ذکر خدا و ذکر سے پر نور نہیں ہوتے ان میں کبھی نور کی مسرت و خوشی کا گذر نہیں ہوتا۔


## ہر طریقہ سے اسلام کی خدمت مقصود ہے

رسالہ مروی کے ملک کے اکثر مسلمانوں تک پہنچانے کا کوئی نیا یا پرانا طریقہ ایسا نہیں جو چھوڑا ہو۔ اداروں کی تبلیغ ہر طرح سے کی۔ خبر، عبرت، اشارات، ہر طریقہ سے اسلامی حقیقت کو مدنظر کر کے تعلیم، دلائل اسلام، وعظ و حکایات کی صورت میں آثار رسیہ، سوال و جواب کی صورت میں، اسلامی تعلیم تمثیل کی صورت میں اسلام کی امتیازی حیثیت، اب ایک طریقہ نظر کا فقدان کے لئے ہی بالکل نیا کتاب لایا، اس کا نام **شریعت نامہ کلاں** عرف **کنز الآخرت** ہے یہ بڑی مفید و ضروری کتاب ہے جو ہزارہا فروخت ہو چکی ہے ان لڑکوں کے لئے نظم کے لکھنے ہیں جو اسلام عقائد اور بچوں کو پڑھانا اور سکھانا چاہیں وہ اس کتاب کو منگائیں، اس کتاب میں دو نوع بیان ہیں۔ نثر میں نظم ہے اور نثر میں وہی مسائل جو احادیث کے حاشیہ پر اور متن و حاشیہ کے ساتھ جس طرح چاہئے اپنی نئی سوغات برائے، اس حرف میں موضوعات پنجگانہ اور مسائل نثر ہیں، اصطلاحات شریعت، نماز کے سب فرض، صفت کا پورا بیان غسل، تیمم، اذان، اوقات نماز، کلمات اذان نماز کی تواب، آداب مسجد، مکروہات، تراویح، امامت، قضاء، بیان جمعہ عیدین، جنازہ، شہید کا بیان، زکوٰۃ، مصرف زکوٰۃ، روزہ، حج، روزہ بیتری کی بیان، کلمہ عقیدہ، کسب حلال، نوجوان، نکاح، فرائض، وراثت، قیدیوں کا بیان، مرتد اور حقوق، ہر موضوع کو کمل کیا ہے جو بھی ہے بچوں ہی کے لئے ہے۔ بڑی تقطیع ۷۰ صفحہ کی ضخامت کاغذ بہت اعلیٰ، لفظیں بہت عام فہم اور مؤثر اور مستند دلائل، سو حوالجات کتب۔ صرف قیمت فی جلد دو روپے، ساڑھے رعایتی جلد سوا روپیہ محصول ڈاک ۱۰ کل دو روپے

**مینیجر حمیدیہ پریس دہلی**

## سلسلہ تعلیم دین محمدی

ہے وہ زمانہ کہ اس سے اس سے آگے تک نمایاں ہی کوئی اسلامی کتاب ایسا ہوگا جو ہمارے بچوں کی تعلیم دینی کا پورے زور نہ پہنچا ہو۔ ہاں فضاب نہ ہو اور حقیقت میں ملک میں محمد صاحب کا یہ وہ زریں کارنامہ ہے جس نے اسلامی اور خصوصاً مسلمان بچوں کو احکام دینی سے واقف کیا، اس کے آثار جتنے ہیں اور بچوں کی فطرت کو ملحوظ رکھ کر یہ نیا عبارت کی رفعت اور مسائل کی بلندی پیدا کی گئی ہے۔ اگر آپ کے بچے ۱۰ سال میں داخل ہیں تو ابھی یہ سلسلہ ان کے مطالعہ سے گزرا تھا اسلام کی سلامتی، واقعیت دینی اور دین اخلاقی تربیت کا موجب ہے، دنیا جانتی ہے کہ بچوں کے زندگی کی تعلیم، اور طوطیت کی دین نشینی رہتے دوتک دماغ سے محو نہیں ہوتی، پھر کس قدر مبارک ہیں وہ ماں باپ جو اپنی اس ذمہ واری کو محسوس کرتے ہیں۔ اور اولاد کی دینی تعلیم کا خیال رکھتے ہیں، اور بچوں کو مسلمان بنانے کے سب سے آخری سوال سے بچتے ہیں، خدا جانے ناظرین مولوی میں سے کتنے گھروں میں ابتک یہ سلسلہ نہیں پہنچا ہے، اس کی قیمت، حصہ اول اردو کی ۲ رسوم ۳ چہارم ۴ رنجم ۵ رششم ۶ ہفتم ۷ ہشتم ۸ ہر ایک کی کل ۴ جلد ہوئے۔ لیکن رمضان کی رعایت کے سلسلہ میں یہ پورا سیٹ صرف ایک روپیہ میں مل جائے گا۔ یہ ایسا چاہا موقعہ ہے کہ آپ کو اس سے فائدہ اٹھا لینا چاہئے، اگر کتاب کے استناد و کمیت کا کامل سیٹ لینے چاہیں تو قدر کی انڈین پرنٹنگ مزید رعایت بھی ہو سکے، اس سلسلہ میں عقائد، عبادات، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، فرائض حقوق، آداب اسلامی، آداب معاشرت اخلاق، تاریخ اسلام، حکایات الصالحین، تذکرۃ الاولیا، مناقب صحابہ، قرآن کی خاصیت سب کچھ ہے

فقط ساڑھے ایک ہزار صفحے ہے نمائندہ قیمت رعایتی ایک روپیہ محصول ۱۲ رکل ۱۳ رحمیدیہ پریس دہلی

# ہلال عید ہماری ہنسی اڑاتا ہے

(از جناب مولانا یعقوب احمد صاحب دہلوی)

مسلمانوں کی خوشی اور مسرت کا سب سے بڑا دن عید الفطر ہے خدا نے مسلمانوں کو اس دن مسرور و شاد خوش ہونے اور مسرت و شادمانی کی زندگی بسر کرنے کا عادی بنایا ہے اور ان کو اجازت دی ہے کہ وہ اس دن خوب جی کھول کر مسرت و خوشی کا اظہار کریں مگر اسی کے ساتھ قابل غور یہ ہے کہ آیا ہماری حالت ایسی ہے اور ہم نے اپنے آپ کو عید کی خوشیوں کا مستحق رکھا ہے یا نہیں یا اپنی غفلت و بیکاری سے ہم اس حالت کو پہنچ گئے ہیں کہ ہلال عید صبح محرم کا مصداق ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم عید کی خوشیوں کے مستحق نہیں رہے اور یہ روز عید کی وہ مسرتیں جو ہمیشہ سے عید کے ساتھ وابستہ تھیں وہ مفقود سی ہوتی جاتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ مسرت اور خوشی کے جو اصلی اور حقیقی اور ظاہری و باطنی اسباب ہیں وہ دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب مسرت و خوشی کے اسباب ہی میں کمی آجائے گی تو مسرت و خوشی میں خود بخود کمی واقع ہو جائے گی۔

ظاہری اسباب تو یہ ہیں کہ دولت حکومت علم اور فنون ابائی نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہے اور ان کی جگہ افلاس و جہالت غلامی اور تنگدستی نے لے لی ہے اور ان مجموعی بربادیوں کے دوسری بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں مثلاً قومی و اجتماعی زندگی کے فنا کا احساس جاتا رہا ہے خود غرضی نے ہر دل پر قبضہ جما لیا ہے دوسروں کے درد و کلفت سے بے حسی اور غم کے ساتھ ہمدردی نہیں رہی اتحاد و اتفاق کی برکتوں سے ہم یکسر ناآشنا ہو گئے ہیں باہمی عداوت تفریق انتشار اور اختلال نے ہمارے شیرازۂ ملت کے اجزا کو خشک پھول کی پنکھڑیوں کی طرح پریشان کر دیا ہے جہاں تنوع طرح طرح کے مشرکانہ اور مسرفانہ رسوم کا عادی بنا دیا ہے غلامی کی وجہ سے قومی حمیت اور ملی غیرت کا دیوالہ نکل چکا ہے مسلمانوں پر خواہ کیسی ہی مصیبت طاری ہو اگر ہمارا دامن اس آگ سے محفوظ رہتا ہے تو ہمیں دوسروں کی آگ کی ذرہ برابر پروا نہیں ہوتی بلکہ اگر ہم خود بھی اس آگ میں جلتے ہوتے ہیں تو صرف اپنے دامنوں کے شعلے بجھانے کا فکر ہمیں دامنگیر ہوتا ہے دوسرے خواہ جل کر خاکستر ہو جائیں مگر کیا مجال کہ ہمیں ہوتی حالانکہ خدائے اسلام نے ایک مومن کی مصیبت کو تمام قوم اور پوری ملت کی مصیبت قرار دیکر تمام مسلمانوں کو ایک ہی رشتۂ اخوت و مودت میں باندھ دیا تھا تاکہ وہ ہر سکھ رنج و غم ہمیشہ ہر حال میں سب مسلمان ایک دوسرے کے شریک و عدیل رہیں اور پوری ملت ایک نظام محبت میں جکڑی ہوئی رہے۔

باطنی اسباب کا فقدان اور بھی زیادہ ہے ایمان بالعبد کی بیحد کمی ہے تقویٰ نام کو بھی باقی نہیں رہا اور نہ ریا و عبادت سے کوئی لگاؤ نہیں حالانکہ اگر تقویٰ و طہارت کی خوشبو کے ساتھ شقاوت و بدبختی کی اس قدر فقدان ہے کہ اگر سنجیدگی سے آن اپنی قبروں سے اٹھکر ہماری حالت دیکھیں تو بشکل ہمارا اسلام کے دامن سے وابستہ نہیں اسوۂ حسنہ رسول اللہ کی پیروی کیسر ہم نے چھوڑ دی ہے حالانکہ سعادت دارین کا انحصار فی الحقیقت آقائے دو جہان کے نقش قدم پر چلنے میں ہے فرض کہ مذہب کی طرف سے ایک عام بے پروائی ہے نہ تو جان سے زیادہ تر عزیز مذہب کی تبلیغ کا کوئی صحیح اور سچا جوش باقی رہا اور نہ اس کی حفاظت کا احساس حالانکہ اگر مذہب سے صحیح تعلق ہوتا تو اس کے لئے لازمی تھا کہ اس کی تبلیغ کا بھی جوش ہوتا اور اس کی حفاظت کا احساس ہوتا۔

تفریباً ہی وہ اسباب ہیں جن کے فقدان نے عید کی مسرتوں میں کمی بیحد اگر کمی ہے بلکہ صحیح تر یہ ہے کہ خوشی و مسرت بخشنے کے بجائے

## ہلال عید ہماری ہنسی اڑاتا ہے

اندا ہی تو صرف ہنسی اڑانے پر اکتفا کرتا ہے اگر غفلت جہل خود غرضی و نفاق جہالت و بیحسی کا یہی عالم رہا تو وہ زمانہ دور نہیں ہے جب ہلال عید ہمیں رلانے لگے گا اور صبح عید ہم منزل کے ایسے عمیق غار میں جا گریں گے کہ گذشتہ عظمت و ترقی کی یاد ہمیں خون کے آنسو رلانے لگی تاہم ابھی تلافی مافات کا وقت باقی ہے اور پانی ابھی سر سے نہیں گزرا اگر اب بھی چشم بصیرت وا اور دیدہ ادبیدہ عبرت کھل جائے تو بگڑی ہی بن سکتی ہے اور عید کی مسرتیں جو ہمارا بیگانہ کرتی جاتی ہیں از سر نو ہمیں پیار کرنے لگیں اور پھر سے عید صحیح خوشیوں کے ہمارے لئے اور ہم عید کی خوشیوں کے لئے ہو جائیں لہٰذا اس کے لئے ضرورت ہے کہ ذیل عرضی کو چیلنج کی اخوت اسلامی و وحدت دینی اپنے اندر پیدا کریں اور قومی اور انفرادی دوستی کو اپنا شعار بنائیں اگر خدا نے ہمیں دولت دین اور دولت دنیا میں سے کچھ عطا فرمایا ہے تو اس میں سے دوسرے بھائیوں کو بھی مستفید کریں تاکہ دینی اور دنیاوی ہر دو حیثیت سے ساری قوم اور پوری ملت عید کی مسرتوں سے شاد کام ہو سکے اور ہمیں احساس ہو یہ کا ٹنا نہ لگے کہ ہمارا ماحول اور گرد و پیش کسی لحاظ سے ظل نصیب اور الم آشنا ہے اور فکر معاش یا بے قسمت کی وجہ سے عید کی خوشیوں سے محروم ہے۔

ہلال عید کے نمودار ہوتے ہی سب سے پہلا جو خیال ہمارے دل میں آنا چاہئے وہ یہ ہے کہ خدا نے جن گھروں کو ہمارا بھائی بنا دیا ہے ان کی دینی و دنیاوی حالت کیسی ہے اگر ایسی نہیں ہے تو یہ جذبہ بیدار ہونا چاہئے کہ ہر لحاظ سے ان کی دلوں حالی دور ہونی ضروری ہے کیونکہ جب تک ان کی حالت نہ سنورے گی اور تمام اسلامی کنبہ صحیح معنوں میں نہ ہوگا عید کی سچی مسرتیں کسی کے حصہ میں بھی نہ آئیں گی کیونکہ ان کا تعلق افراد و آحاد سے نہیں ہے اور نہ خدا نے افراد کے لئے ان کو نازل فرمایا ہے بلکہ وہ پوری ملت کی ملکیت ہیں اور ساری ملت کی خوشی کامل کے لئے یہ بخشی جاتی ہیں اور جس کنبہ کے زیادہ افراد مریض علیل ہوں یا دوسری قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہوں اس کنبہ کے اگرچہ چند افراد تندرست اور بالادار بھی ہوں تب بھی وہ کسی مسرت و خوشی کی تقریب سے پورا اور حقیقی لطف اور حظ کبھی نہ اٹھا سکتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ ملت اسلامیہ جو خدا کا مقرر کردہ ایک کنبہ ہے اس کی حالت کا اگر صحیح احساس ہمیں ہو جائے تو اس وقت تک عید کی خوشی ہم پر حرام ہو جائے جب تک اس کی زبوں و زبوں حالت کی اصلاح نہ کر لیں اب ذرا اپنی ملت کی موجودہ حالت پر نظر کرو اور دیکھو کہ کتنے امراض اور کتنی بیماریاں اس کے جسم اسلامی کو گھلا رہی ہیں اور اندرونی بیماریوں کے علاوہ باہر سے کتنے ڈاکے اور شبخون پڑ رہے ہیں۔

اندرونی امراض کی یہ کیفیت ہے کہ ہماری ملت کے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں نفوس ایسے ہیں جو دین حنیف کے ارکان خمسہ تک سے بخبر ہیں بہت سے ایسے بدنصیب ہیں جنھیں کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا ان کے اندر اسلام کی کوئی خصوصیت نہیں ہے وہ مشترکہ رسوم کے جال میں گرفتار ہیں اور خدائے واحد کے پرستار کہلانے کے باوجود دیگر دیوتاؤں کی پرستش ان کا شعار ہے ان کی خانگی و خاندانی معاشرت از سرتا پا غیر اسلامی ہے حتی کہ نماز تک غیر اسلامی ہیں انہوں نے ساری عمر نماز کا ترجمہ نہیں سنا اور قرآن کی ایک چھوٹی سی چھوٹی سورت یاد نہیں ہے وہ نہیں جانتے کہ اسلام کیا چیز ہے رسول کون تھے قرآن کسے کہتے ہیں کعبہ کس طرف ہے ظاہر ہے کہ جس ملت کی مذہبی حالت یہ ہو گی اُن پر ایمان کے دشمن ضرور حملہ آور ہوں گے اور ناممکن ہے کہ کسی گروہ یا جماعت کی ایمانی حالت اس قدر کمزور اور سقیم ہو جائے اور ایمان کے ڈاکو اس پر شبخون نہ ماریں جس ایمان کی غارت گری میں مصروف نہ رہیں مگر ہیں اس جنس گراں کی حفاظت کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ اندھا اسکیمی المناک خود غرضی ہیں ہم مبتلا ہیں کہ دولت لازوال اور دولت غیر فانی جواہر ایمان و محبت کے ذریعہ سے تک پہنچی تھی اور جس کی حفاظت کے لئے ہمیں اپنی جان اور اپنا مال اپنی عزت و آبرو سب کچھ قربان کر دینا چاہیے تھا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے بے جان پڑی ہے چور ہمارے اس کا مصفکہ اڑا رہا ہے مگر ہمیں اپنے نفس اپنی ذات یا چند اہل و عیال کے سوا ان کا کوئی فکر و اندیشہ نہیں ہوتا ہمارے اندر کوئی تڑپ اس کی حفاظت کرنے کی نہیں پیدا ہوتی اور ہمارے اپنے بھائیوں کی اس اسلام بیگانگی سے متاثر اور متفکر نہیں ہوتے حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ اگر ایک مسلمان کا بھی متاع ایمان زنگ آلود و تکدر ہوتے ہوئے دیکھتے اور جب تک اپنے ایک ایک بھائی کی اصلاح نہ کر لیتے ان تک دین حق کے احکام نہ پہنچا دیتے چین سے نہ سوتے لیکن ہمارے حالات میں کوئی تغیر ہمارے آئین حیات میں کوئی انقلاب اور ہماری طرز معاشرت و نوعیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی کیا یہ ایسی حالت ہے کہ ہمارے لئے خوشیاں منانے کا موقع ہو اگر نہیں تو ہر ہمیں اپنے اندر ایک صحیح انقلاب اور سچی اسلامی تبدیلی پیدا کرنی چاہیے اور اس کی یہ صورت ہے کہ ہم دولت دین سے بہرہ ور ہیں وہ اپنے ان بال بچوں، بھائیوں کی دستگیری کریں جو دین سے بے بہرہ ہیں تبھی اس کے ایمان کی حفاظت کی ہم ابھی طاقت پا سکتے ہیں اور سب سے پہلی اور ضروری چیز یہ ہے کہ ان کی جہالت دور کی جائے ان کو تعلیمات اسلامی سے آگاہ کیا جائے اور دین کی طرف سے خبردار بنایا جائے اگر وہ لوگ جو مذہب سے آگاہ ہیں صرف یہ تہیہ کر لیں کہ ہر ایک شخص کو دین کی ضروری تعلیم سے آگاہ کر دیگا اور ارکان اسلامی سے باخبر بنا دیگا اور شرکانہ رسوم کی قباحتیں ان کے ذہن نشین کرا کر اسلامی رسوم و رواج کی پابندی کی طرف مائل کر دے گا تو بغیر کسی ایمان کی گرم بازاری کا صرف ایک سال کے اندر خاتمہ ہو سکتا ہے نیز ارتداد کے فتنہ کا سب سے موثر طریقہ پر انسداد اگر ہو سکتا ہے تو صرف اسی صورت میں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دینی معلومات سے آگاہ کر کے اس قدر مضبوط بنا دیں کہ پرزور سے پرزور حملہ ان کا بیڑہ بگاڑ نہ سکے اور جب تک تعلیم دین سے وہ ناواقف رہیں گے ہمارا اطمینان شور و غوغا ان کی حفاظت ہرگز نہیں کر سکتا اور یہی جہالت کے دلدل سے نکالنے کے دو ہی طریقے ہیں ایک تو یہ کہ ہر ایک مسلمان کم از کم ایک ایسے جاہل مسلمان کو ارکان اسلام اور ضروری مذہبی تعلیم سے آگاہ کرنے دوسرے یہ کہ مدرسہ مسجد و بحر مدارس وغیرہ قائم کر کے ان کی تعمیر کی جدوجہد شروع کر دے یہاں تک کہ کوئی قصبہ اور کوئی گاؤں ایسا نہ بچے جہاں ایک مکتب یا ایک مدرسہ نہ ہو اور وہ اس وقت تک قائم رہے جب تک اس گاؤں یا قصبہ کے تمام لوگ ضروری اسلامی تعلیم سے واقف نہ ہو جائیں مذہبی لٹریچر کی تقسیم کریں جن سے عوام کی دینی اصلاح ہو سکے۔ نیز اپنے آپ کو اخلاق اور محمدی خصائل کا نمونہ بنائیں جیسے جیسے ہر ایک منکر و منکہ کا سامنا اسلام کی اخلاقی و روحانی طاقت کے سامنے جھک جائے مسلمان و غیر مسلم کی زندگی میں نمایاں اور ہر ایک آنکھ کو نظر آجانے اور ہر ایک قلب کو محسوس ہو جانے والا بین فرق ہونا چاہیے جس سے وہ سرد دل پر اثر پڑ سکتا ہے وہ نہ زبان سے اسلام کی خوبیاں اس کے محاسن اور اس کے فضائل بیان کرنے سے ایسی حالت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ اس کی خوبیوں کا سمع شنوا ان فضائل و محاسن سے یکبارگی ہو جو ہمارے لوگوں پر نقش قدیم کا نہیں بلکہ اس کا اثر ہوتا ہے کہ اس تقریر نے اس کے پیروؤں اور اس کے عاملین پر کیا اثر کیا ہے یعنی تعلیم کی خوبی کا اندازہ ملعلمین کی زندگی سے کیا جاتا ہے۔

اے ہلال عید کہ شی اس دفعہ تیرا دیدار اسلامی دنیا کی کایا پلٹ شدہ اور تیری آمد اسلامی قلب کی بستی کو خوشی و فرحت سے جگا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہشاش بشاش کر دے اور اس حقیقت کو مسلمان محسوس کر لیں کہ ملت کی خوشی و خوشحالی میں افراد کی خوشی و خوشحالی کی راز مضمر ہے اور جب تک ملت کی اکثریت دینی و دنیاوی حیثیت سے بہرہ ور نہ ہو اس وقت تک ایک نہیں سال میں دس ہزار عیدیں بھی آئیں تب بھی حقیقی مسرت و خوشی کی ایک شعاع بھی نصیب نہیں ہو سکتی۔


# یورپ کی چھپائی ہندوستانی نسبت تو فیصدی بہتر ہوتی ہے!

ہمیں بھی چھپائی کی طباعت ہمارے اللہ اس کی نزہت اور دلکشی دیکھنے کے قابل ہندوستان میں ہر چھپائی کہ نو صفحہ ہفتہ وار جرمنی میں اپنی تصانیف چھپنے کے لیے بھیجتے ہیں مسلمانوں میں ہزار ہا خوبیاں ہیں ان کے جو ہر رہتے ہیں کہ کہیں سے ایسا قرآن شریف چھپا ہوا مل جائے تو دنیا کے بھی ہندوستان میں اپنی اعلیٰ طباعت کہاں، جن میں ایک حرف تو معلوم ہوں آپ پیشگوئی ہوں گے کہ تعجب یہ پریس دہلی کے پاس جرمنی کا چھپا ہوا قرآن شریف موجود ہے جس کا مقابلہ آسان اعلیٰ ہے کہ ہندوستان کے کسی قرآن میں ایک کروڑ کا فرق نہیں ملے گا اور بلجیم جرمنی کی نئی ہوئی ہے اور لفظ ہے کہ یہ پریس دہلی کی ایران قرآنی امین پریس موجود ہے یعنی محمد کا ہاتھ صرف ہے آپ ان ہیں دنیا مصنوعہ ہوتی ہے کہ جب یہ پریس کمزور ان قدر کی میں اس قدر کا یاب ہے اور اس کو دیکھئے تو آپ بادجود حساب دانی کے تحریر نہ جائیں گے کہ ہم میں چھپائی بلاک فی نوانی اور اعلیٰ کاغذ کی خوشنما نفیس عمدہ اور بہتر اصل کا کرایہ دینے سے بعد کا مکمل نہیں کا کرایہ ہے، ہمیں ہر روز کی تحریر کا اعلیٰ نمونہ ہمیں ہے چھپائی کی اعلیٰ و اعلیٰ خوبیاں ہمیں ہیں ہمارے ہاں ہیں ہیں ہی

# کیا اسی کا نام عید ہے

(از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی)

آسمان کے مغربی افق سے کسی قدر اوپر ایک ناخن کے برابر سنہری لکیر نظر آرہی ہے اور ہندوستان کے کم و بیش سات کروڑ مسلمانوں کی جو دہ کروڑ آنکھیں اسی کی جانب لگی ہوئی ہیں بڑھے ہیں اور خمیدہ کمر ضعیف لوگ بھی جن کی نگاہ جواب دے چکی ہے اور جن کی کمر انھیں اس قدر سیدھا ہونے ہی نہیں دیتی کہ وہ اوپر کی طرف دیکھ سکیں حسرت بھری نگاہوں سے مغرب کی جانب دیکھ لیتے ہیں اور یہ اپنے جوان بیٹے بیٹیوں کی آنکھیں دیکھ لینے پر قناعت کر لیتے ہیں جنھوں نے اس زرین لکیر کو جو آیت صداقت و نشاط ہے دیکھ لیا ہے چھوٹے چھوٹے بچے ماں کی ممتا گیں سے لپٹے ہوئے خوشی کے مارے اچھل رہے ہیں اور ان کی چیخیں اور بے قرار نگاہیں بھی اوپر اوپر سے ملکر پھر اسی ننھی سی سینہ کی کان پر جم جاتی ہیں جسے ابھی ابھی ان کی ماں نے انھیں بتایا ہے کہ چاند جو ہلال کی قید پڑے میں انھیں گذشتہ سال کے واقعات کچھ کچھ یاد ہیں اندازہ اپنے عجیب و غریب طفلانہ سوالوں سے ماں باپ کو پریشان کر دیتے ہیں کوئی کہتا ہے ابی جان کہ بڑے ابھی بھیا، بچے کی مدد خواست ہے کہ عیدی کے پیسے اسی وقت دیدیجئے جب کہ اگر آپ بھول گئیں تو ہم چھوٹی بہنوں کی گولہ لوں کی بنا پر اس بھائی سے ابھی سے شروع ہو گئی ہے اور بعض بعض نہ سمجھ بچیاں اچھی بڑی میں کہ بغیر لکھے ان کا یاد کیسا محال ہے۔

ہلال عید کی خوش نصیبی آہستہ نیچے کی جانب مائل ہونی شروع ہوئی اور اسی کے ساتھ ہی یہ اپنا ہمدول بھی ہمیشہ کی طرح اپنے کوٹ پر کہرا کی ہلکی ہلکی ہوئی ہیں اس ذرا سے نشان کو دیکھ رہا تھا جس نے ایک ذرا کی ذرا اپنا جلوہ دکھا کر دنیا اسلام کو مسرت اور شادمانی سے بھر دیا تھا اور جس کی زیارت کا شوق مجھ جیسے افسردہ دل کو گوشہ عافیت سے کھینچ کر بالائے بام لے آیا تھا عید کا چاند نکل کر غروب بھی ہو گیا مگر میرے خیالات کا ہجوم کچھ ایسا مست تار زہا دہ ہو گیا تھا کہ میں اسی جگہ بت بنا کھڑا رہا اور اگرچہ آسمان پر اب چند چھوٹے چھوٹے تاروں کے سوا اور کوئی چیز نہ نظر آتی تھی لیکن میں اسی مقام پر نظر جمائے ہوئے تھا جہاں چاند نکلا تھا میں سوچ رہا تھا کہ یہ عید کا چاند اسلام کی تاریخ میں تیرہ یا سارہ ہے تیرہ سو مرتبہ نکل چکا ہے اور ہمیشہ دنیائے اسلام کے لئے خوشی اور خرمی کی نوید لیکر آتا رہا ہے اس نے اسلام کی وہ ابتدائی حالت بھی دیکھی ہے کہ جب کفار مکہ کی جفاؤں سے تنگ آکر خود مذہب اسلام کے بانی اور خدا کے ایک سچے رسول کو صرف چند رفیقوں کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ جانا پڑا تھا اور ان کی اس کس مپرسی اور بیکسی کی حالت کو دیکھکر کوئی ظاہر میں آنکھ جھپکنے یہ گمان نہ کر سکتا تھا کہ عرب جیسے ملک کا بچہ بچہ دشمن ہو گا اور بڑے سے بڑے متعصب مورخ بھی اس کی سلامت سکتے وقت یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے بہترین فلسفیوں میں سے تھے۔

اسی عید کے چاند نے جوش اسلامی اور حمیت ایزدی کے یہ تماشے بھی دیکھے کہ مٹھی بھر مسلمان کفار عرب کے بڑی دل لشکروں کا مقابلہ کرتے تھے اور اپنی جانبازی اور سرفروشی کی بدولت ان کے حملوں سے اپنی اور اپنے رسول کی حفاظت کیا کرتے تھے ان مٹھی بھر سپاہ ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچتے بھی میں نے دیکھی ہے اور پھر ان ہزاروں کو بھی مکھی کی پروں کی طرح مرتے ہوئے بھی اس نے مشاہدہ کیا ہے اسے خلفائے راشدین کا زمانہ خلافت بھی یاد ہو گا اور خلفائے عباسیہ کے درباروں کا تزک و احتشام بھی ابھی فراموش نہ ہوا ہو گا اس کی نگاہیں اب بھی قرطبہ اور غرناطہ کی مسجدوں کے میناروں کو تلاش کرتی ہوں گی اور اس کا دل اب تک آسٹریا اور روس کے جنوبی حصوں میں ترکی پاشاؤں کے حرم دیکھنے کا مشتاق ہو گا ہلال نے سلطانوں کی عملداریاں، مسلمان علماء اور کفار کی علمی انجمنیں دیکھی ہیں اور اسی نے اس بات کا بھی نظارہ کیا ہے کہ تمام یورپ نے تہذیب اور تمدن کا سبق انہی وحشی نشینان عرب سے سیکھا تھا جو اپنے آپ کو ہمیشہ اچھا سمجھتے تھے اور جنھوں نے علوم و فنون کی بدولت سے تمام دنیا کو مالا مال کر دیا تھا یہی عید کا چاند فوجوں کے سروں پر بھی چمک چکا ہے جو جنگ ہائے صلیبی کے مرقعوں پر تمام عیسائی سلطنتوں کی متحدہ افواج کے مقابلہ میں صف آرا تھیں اور جن پر نہایت مرعوب کن شبہ ہوتا تھا اور اسی ہلال عید نے بغداد اور دہلی کے شاہی دربار بھی میں عدل و انصاف کی جنس نایاب کی ارزانی بھی اچھی طرح دیکھی ہے۔

میں سوچ رہا تھا کہ یہ چاند درحقیقت تاریخ کا ایک ورق ہے جس پر ایک طرف عروج اسلام کی یہ پر شوکت داستانیں لکھی ہوئی ہیں کہ گزرا عرب کے تھوڑے سے سیدھے سادے لیکن صناعت اور تکلفات سے پاک صحرا نشین اپنے اونٹوں قہوہ اور کھجوروں کی بوریاں اور اپنے دلوں میں نور اسلام کی مشعلیں لیکر تجارت کے لئے گھروں سے نکلتے ہیں یا لڑی بڑی یا دبانی لشکریوں میں اپنا اسباب تجارت لاد کر مشرق و مغرب کی سمت میں چلتے ہیں اور جس ملک میں جزیرہ عرب کے تاجر پہنچتے ہیں وہاں کے لوگ ان کی سچائی دیانت معاملہ کی صفائی خوش خلقی اور انسانی ہمدردی کو دیکھکر تحیر رہ جاتے ہیں اور جب انھیں معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں نے ان وحشیوں کی کایا پلٹ دی اور انھیں فخر روزگار و مزدلوں سے کیا تک اس قدر اونچے درجہ کا انسان بنا دیا وہ ان کا نیا مذہب اسلام ہے تو ان کے دل اسلام کی خوبیوں سے بیحد متاثر ہوتے ہیں اور فطری شوق تجسس انہیں اس عجیب و غریب مذہب کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے پر مجبور کرتا ہے بعض تو انہی تاجروں سے اسلام کے احکام اور اصول معلوم کر کے اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اور بعض شوق تلاش میں عرب کا دور دراز سفر اختیار کرتے ہیں اور اپنی آنکھوں سے اگر یہ تماشا دیکھ جاتے ہیں کہ ساری کی ساری قوم پر ایک ہی رنگ چڑھا ہوا ہے ہر شخص خلوص اور صداقت کا مجسمہ ہے ادعا کے مقابلہ میں دنیا کی کسی چیز کو عزیز نہیں رکھتا ہر شخص محنتی اور جفاکش ہے ہر شخص نیک اور ایماندار ہے اور ہر شخص کے اندر حریت اور مساوات کی روح حلول کر گئی ہے ان آنے والوں کو نظر آتا ہے کہ اس ریگستان کے لوگ جہاں نہ کسی قسم کی تہذیب تھی نہ تمدن خیر خواہ کے ملک کے لوگوں سے بہ لحاظ انسانیت بہت بڑھ چڑھ کر ہیں اور

ان میں ان کے مذہب نے تمام وہ خوبیاں پیدا کر دی ہیں جن کی تمنا ایک اچھے انسان کو ہو سکتی ہے۔ مذہب اسلام کا بڑا معجزہ ان کی عقلوں کو حیران کر دینا ہے اور وہ بیحد خوشی ان مقدس اصولوں کو دل سے مان لینے میں جن کے مجموعہ کا نام اسلام ہے۔

میں اسی سوچ میں تھا کہ مجھے خیال آیا کہ ہلال عید کی آنکھوں نے یہاں عروج و کامیابی کے یہ بیشمار نظارے دیکھے ہیں وہاں اس نے یہ بھی تو دیکھا ہوگا کہ انہی مسلمانوں اور اسی برکت بھرے رسول کے ماننے والوں نے دنیا کے ناپاک لوگوں میں پھنس کر اسلام الٰہی کی تعلیمات کو بھلا دیا ہے اور ان کی ریح کو ضائع ہونے سے بچانے کی بجائے اپنی اپنی ایک الگ ڈیوڑھیاں قائم کر لی ہیں اور انھیں کو کعبہ سمجھ کر ہر فرقہ اور ہر طبقہ کو بجائے خود ایک دنیا بنا لیا ہے کہ اصل دین صرف اسی کے ہاتھ میں ہے حالانکہ دنیا میں ہر قوم کی ایک قوم کے ہاتھ میں یہی نہ رہی۔

ہلال کی نذر میں نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہا ہوگا کہ دنیاوی عیش و عشرت میں پھنس کر مسلمانوں میں نہ اخوت رہی نہ مساوات نہ محبت رہی نہ صداقت اور نہ علم و فضل باقی رہا۔ جہالت کی بدولت اور نتیجہ یہ نکلا کہ آدھی سی نہیں ہوگئی آہستہ آہستہ یورپ کے ہر حصہ سے انھیں نکال باہر کر دیا گیا۔ ہندوستان میں وہ اغیار کے محکوم اور دست نگر بن کے جہاں میں انھیں کوئی امتیاز باقی نہ رہا افریقہ میں وہ وحشیوں کی غلامی پر مجبور ہوئے اور خود مرکز اسلام یعنی جزیرۃ العرب بھی یہود و نصاریٰ کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکا۔

قانون الٰہی کہ مسلمانوں کے دل سکتا تھا اور نہ ہلال اس کی زمین اس سے نیک نہاد اس کو برتنے سے مسلمان اس کے نیک ہونے سے اس لیے زمین کی رہائی اس سے تھی جس کی بغیر کسی شخص کے انسان کہلانے کچھ نہیں ملا کرتا مسلمانوں نے کوشش اور محنت چھوڑ دی اس لیے کوشش بڑھنے سے محروم ہو گئے اور کوشش کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا مسلمانوں میں تفرقہ و انارعام ہو گیا اور اس سے دور خالقی و کرسی کے مستحق نہ رہے خدا ظالموں سے محبت نہیں کرتا مسلمانوں نے جب ظلم اور خود غرضی و خود پرستی کو اپنا شعار بنا لیا پھر کس طرح ان کی نگاہیں میں موثر ہو سکتے تھے مسلمانوں کے مجمع نے انہیں نکر دیا تھا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر علم ثریا پر بھی ہو تو وہاں تک جا و لیکن اس ہادی برحق کے یہ دونوں شیدائی اس حکم کی تعمیل میں طرح طرح کی خود غرضوں کو تعلیم دینا شاید خیال کرنے لگے اور اپنے بچوں کو دین اور دنیا کی تربیت دینے کے محل کے مکتب میں بھی بھیجنا پسند نہ کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ آج تمہارے لیے دین مکمل کر دیا گیا لیکن اس مکمل دین میں ہی اس زمانہ کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا نظر آیا اور انہوں نے اس کی اصلاح اس طرح کی کہ مذہب کو چند مسائل تک محدود کر دیا گیا اور باقی تمام باتیں یعنی تہذیب، تمدن، خلافت، سیاست اور سیاست کو مذہب سے بالکل الگ کر دیا گیا اور ان کا نام دنیاوی باتیں رکھ دیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت کے دو فرقوں کے سوا ایک کام مجید اور دوسرے کل رسول مسلمانوں نے کلام مجید کو بھلا دیا اور رسول کو اپنے اوپر سے اٹھا کر طاق میں رکھ دیا اور اس کی تلاوت محض حصول برکت کے لیے اور مردہ بلائی یا تو رمضان المبارک کے مہینے کے لیے مخصوص کر دی یا اس وقت شادی جانے کے لیے جب انسان اپنی دنیا ہی کی زندگی پوری کر کے دوسری دنیا میں قدم رکھ رہا ہو خدا کا کلام اور خدا کے احکام مسلمانوں کو دیئے تھے اس لیے گئے تھے کہ اس دنیا میں وہ اسے دلیل راہ بنائیں لیکن مسلمانوں کی جہالت پسند طبیعت نے اس بات کو زیادہ مناسب سمجھا کہ مرنے کے وقت اس کی چند آیتیں یا ایک آدھی سورت کسی میں ٹال لیا کریں تاکہ اگر ضرورت ہو تو دوسرے عالم میں اس کی ہدایتوں پر عملدرآمد کیا جا سکے۔ نہیں معلوم ہوتی کہ مسلمانوں نے آپس میں بھائی بھائی میں اور خدا کی نگاہ میں وہی شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو لیکن ان رسالے مسلمانوں نے خدا کے پاک کے مقرر کیے ہوئے امتیازی نشان کو بے حقیقت خیال کر لیا اور ان لوگوں کو بزرگ اور بڑا سمجھنے لگے جن کے قبضہ میں دولت اور حکومت ہو۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک فاسق فاجر زمین زادہ اپنے آپ کو ایک نیک اور متقی شخص سے بہتر سمجھنے لگا اور روپیہ "قاضی الحاجات" تو تھا ہی اب وہ سب کا معبود بھی ہو گیا۔

ہلال عید مسلمانوں کے اس انقلاب، منصب پر حقارت اور عبرت کی ایک نگاہ ڈال کر محو ہوا کہ روپوش ہو چکا تھا کہ میں اب بھی کوٹھے پر اسی طرح حیران و ششدر کھڑا ہوا سوچ رہا تھا کہ بارہا دنیائے اسلام میں کل عید اور خوشی کا دن ہو مسلمان ہر بار گذشتہ دس پندرہ دن سے عید کی خوشی منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور وہ تمام تیاری صرف ایک اس بات تک محدود ہے کہ پھر کے لیے ایک بڑا لنگوٹ اور ایک چکدار رنگین کپڑے کا بنوا لیا جائے میں حیران تھا کہ بالعموم کیا خوشی منانے کا یہی طریقہ ہے کہ ہمارے ان حالات پر جنہیں انحطاط در انحطاط کے امراض نے بالکل زندہ لاش اور سیف بنا دیا ہے ایک رنگین رنگی غلاف چڑھا لیں کیا دیکھ کی کھائی ہوئی میدوں اور کرموں کو پاش پاش کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا فی الحقیقت ایک ایسا داغ بھی دنیا و حیرانی نہیں ہو سکتا جس میں طرح طرح کی فکروں کی محنت اور فکر سلاطین سر رفعت پہنچتی رستی ہوں اور جسے نماز پڑھنے میں برابر یہی خیال اذیت پہنچا رہا ہو کہ ان رنگین غلافوں کے لیے جو روپیہ بنئے سے سود پر قرض لیا گیا ہے اس کی ادائیگی کی صورت کیا ہوگی؟

نیچے گلی میں سے لوگوں کے باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں یہ سب میرے ہی محلہ کے غریب اور نادار مسلمان تھے جو باہم گفتگو کر رہے تھے گفتگو کا موضوع عید کے سوا اور کچھ نہ تھا اور ان میں سے اکثر خوش خوش مر کر اپنے اور اپنے بچوں کے کپڑوں و دیگر ضروریات اور سویوں کے انتظامات اور فطرہ کے گیہوں کا فکر کر رہے تھے لیکن ان سب کی آوازوں میں ایک خفیف سی کمزوری تھی ان کے قہقہے بے ساختہ نہ تھے اور ان کی گفتگو کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ ان کے دلوں پر رنج اور فکر کا قبضہ ہے اور ان کی ہنسی حقیقت ہماروں کی سی ہنسی ہے جو زبردستی اپنی تکلیف کا حال دوسروں سے پوشیدہ رکھنے کے لیے پیدا کی جاتی ہے اور اپنی لوگوں میں سے بعض تو یہ شیخیاں مار رہے تھے کہ ہمنے ہی ایک دفعہ یہ سوچ لیا کہ عید کچھ روز روز تھوڑی آتی ہے خدا جانے اگلے سال تک کون مرے کون جیئے شیروانی کا کپڑا اسی میں کام لے لئے جس میں کا نواب بدرالدین خاں کے ہاں گیا ہے اور کسی کی آواز یہ کہتے سنائی دے رہی تھی کہ بڑی مشکل سے بنئے کے ہاں بازیب کی جوڑی رہن رکھ کر بیس روپے لے سکے اس میں سب کچھ کرنا تھا تو بھی ہم ایسی مفلوک الحال کہاں سے کرتے یا کچھ روپے کی چوٹی اپنے لئے لائے تھے تیل بدلنے کی رحیم کی ماں کو لانے کی اور دو روپے میں جیم

کے لئے ملی دس توپوں نگل گئے بچے دس اس میں دس روپے ہمارے پاس تھے وہ دال کے ٹوکرا بہت کپڑا لائے بیس روپے میں کوئی بڑھیا کپڑا تو انہیں مل سکتا نہ تھا اتنا ہو گیا کہ عید کے دن نئے کپڑے سب کے بدن پر ہو جائیں گے اس تقریر کے بعد جو اداز دکان میں آئی وہ کسی عورت کی تھی جو یہ کہہ رہی تھی کہ بیٹا اسد تمہیں عید مبارک کرے اور خدا کرے ایسی ایسی سینکڑوں عیدیں دیکھنا نصیب ہوں میں نے کل شام کو روزہ افطار کرکے روٹی کھائی تھی آج بغیر سحری کے روزہ رکھا اور اب پانی کے گھونٹ سے روزہ کھولا ہے بیٹا خدا کے نام پر اس غریب محتاج بڑھیا کو دو نہ ٹیاں دلوا دو تو بڑا ثواب ہوگا" فقیر نی کی آواز نے مجھے یاد دلایا کہ میں نے اس سال یہ ارادہ کیا ہے کہ عید کے لئے نئے کپڑے نہ بناؤں گا اور اس طرح جو روپیہ بچے گا وہ اپنے کنبہ کی مفلس بیوا دل یا لاوارث یتیموں کی امداد پر صرف کروں گا اور اس کے ساتھ ہی مجھے یہ خیال آیا کہ شہر کا ہر محلہ ایسی بیواؤں اور یتیموں سے بھرا پڑا ہے جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے اور آج اس عید کے چاند کو دیکھ کر ان کے دلوں پر جو چھریاں چل رہی ہوں گی وہ دیکھتے ہوں گے کہ ہر مسلمان اپنے حسب حیثیت بلکہ اپنی حیثیت سے بہت زیادہ اپنے اور اپنے بچوں کے لباس پر خرچ کر رہا ہے اور ہر گھر میں کل صبح کے لئے کچھ نہ کچھ تیاریاں ہو رہی ہیں مگر ایک وہ ہیں کہ نئے کپڑے تو بڑی چیز ہیں انہیں تن ڈھکنے کے لئے پرانے چیتھڑے بھی مشکل میسر آتے ہیں غسل کے لئے انہیں نہ تیں ہو چکیں عطر کے نام سے بھی وہ واقف نہیں ہیں اور دودھ یا اسی قسم کی اچھی غذائیں بازار میں بکتی ہوئی دیکھی ضرور ہیں مگر زبان ان کے ذائقہ سے ناآشنا ہی مجھے اس کے ساتھ یہ بھی یاد آیا کہ ہماری آبادی کا بیشتر حصہ اسی حال میں زندگی بسر کر رہا ہے کہ صبح کو دل گئی تو شام کو نہیں ہے یا اگر روٹی نصیب ہو گئی تو کپڑے میسر نہیں اور کپڑا بنا لیا تو زیوروں کے لالے پڑ گئے میں نے ایک ٹھنڈا سانس بھرا اور بے اختیار کسی قدر آواز سے یہ الفاظ میری زبان سے نکل گئے کہ "آخر ایک ایسی قوم کو جس کی آدھی بلکہ چوتھائی سے زیادہ نہ ہو اور جس کے افراد کا اکثر حصہ بھوک اور فاقہ کشی کی مصیبت میں مبتلا ہو اس بات کا کیا حق حاصل ہے کہ وہ عید منائے کیا اسی کا نام عید ہے کہ ہر سال کہیں نہ کہیں سے قرض اوہار کرکے ہم دو چار کپڑے بنا لیا کریں اور غمگین صورتیں پژمردہ اور اداس چہرے ستے ہوئے گال پیلی اور مٹیالی رنگتیں چہریاں بڑی ہوئی جلد لٹکتے ہوئے اور خشک اعضا اور خالی پیٹ لیکر عیدگاہ تک ایک مرتبہ ہو آیا کریں اور وہاں سے جب واپس ہوں تو قرض اتارنے کی فکر شام کی ہانڈی کی فکر اور بیمار بچہ کی دوا کی فکر ہمارے حواس کو اس قدر پریشان اور ہمارے مزاج کو اس قدر چڑچڑا کر دے کہ تمام دن اور اسی عید کا تمام دن ہم غریب بیوی سے لڑنے اور کمزور اور بے پناہ بچوں کو مارنے میں گذر جائے اور تمام رات اپنے کئے پر پچتانے میں" کیا درحقیقت اسی کا نام عید ہے۔

# کیا آپکو نماز پڑھنی آتی ہے

ضرور آتی ہوگی کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور نماز اسلام کا سب سے زیادہ ضروری رکن ہے بلکہ فرض ہے یہ ممکن ہے کہ آپ نماز کی حقیقت سے ناواقف ہوں آپ کو نماز کے فرائض و واجبات یہ بھی یاد نہ ہوں نیز یہ معلوم نہ ہو کہ نماز کی کس قدر تاکید کی گئی ہے اور عاشقان الٰہی کی نماز کیسی ہوتی تھی اگر یہ سب باتیں آپ کو معلوم ہوں تو آپ نماز کے پابند ہی نہیں بلکہ نماز کے عاشق ہو جائینگے اس ضرورت کے لئے مصنف نے ان کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نماز فضائل نماز پڑھ لینے کے بعد آپ نماز قضا کرنے پر قادر نہ ہوں گے۔

اس کتاب میں نماز پڑھنے کی پوری ترکیب ہے قیمت ۴ر

## اعمال بخشش

جب نماز پڑھنے لگیں تو اس کے چھوٹے چھوٹے مسائل بھی معلوم کیجئے اس لئے بعض اوقات بہت تھوڑی سی لغزش سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کتاب میں طہارت اور نماز کے تقریباً تمام مسائل بیان کر دیئے ہیں تاکہ ارکان سے بھی واقفیت ہو جائے بہت عمدہ کتاب ہے قیمت ۲

## نمازیوں کی کہانیاں

نماز تو پڑھتے ہیں اور اس کے مسائل پڑھی عبور ہو گیا لیکن فرمایئے تو دیکھئے کہ اصل داروں کی نمازیں کیسی ہوتی تھیں سبحان اللہ نمازیں ان کی تھیں اور وہ نماز میں دنیا کی برتری کا باعث تھیں دین ہی نہیں بلکہ دنیا کے بھی ہزاروں فائدے اس میں مضمر ہیں یہ کتاب عملوں کو ضرور پڑھائیے کیونکہ اس میں کہانیاں ہیں اس لئے عورتیں اور بچے اس کو بڑی خوشی اور شوق سے پڑھیں گے قیمت ۶ر یہ سب کتابیں اگر ایک ساتھ منگائیں تو مجلد اور جلد کی قیمت بیس لی جائیگی قیمت پانچوں مجلد عر

ملنے کا پتہ:- مینیجر حمیدیہ پریس دہلی

# زندہ رہے تو یہ دن کہیں سال بھر بعد پھر نصیب ہوں گے

اور ایک ایک کے ستر ستر کا موقعہ نصیب ہوگا، ان دنوں کی کمائی ہتھ سے سرمایہ سے بے تحاشا نفع ہے، آپ اگر خدا کے فضل سے مالدار ہیں، تو قرآن شریف اور کتاب الاسلام خریدیئے اور غربا کو تقسیم کیجئے، رسالہ مولوی ساحب کے نام جاری کرائیے، خدانہ کرے غریب ہیں تو اپنے متعارف حلقے میں مولوی کی خریداری پر آمادہ کیجئے، مولوی کی دینی، اور خالص دینی خدمات کا اعتراف تو آپ میں سے ہر بھائی کرتا ہے، لیکن جو چیز آسانی اپنی ہے اس کو ہر گھر میں پہنچانے کا تو بندوبست کیجئے، اگر آپ نے پانچ خریدار مہیا کر دیئے تو اس مہینے میں گویا آپ نے ۳۵۰ خریداروں کے چندے ادا کر دیئے، کیونکہ انشاء اللہ خدا کے ان آپکے ایک کے ستر جمع ہوں گے، کیا اس سے بہتر تجارت اور ہو سکتی ہے، اور کیا مہتر ایسی کوشش اس سے زائد سود مند ہو سکتی ہے،

## رعایتی اعلان

اس مرتبہ کتابوں کا بہت زیادہ رعایتی اعلان ہوا ہے، یقین فرمایئے کہ اگر میں مجبور نہ ہوتا تو ایسی رعایت کبھی نہ ہوتی، کیونکہ کتابوں کے نفع سے تو تمام نقصان کی تلافی ہوتی ہے اور اب یہ نفع بھی تقسیم کر دیا جائے تو بتلایئے مولوی کے پلے سال بھر میں نو ہزار کہاں سے لاؤں، قرض بھی اسی کو ملتا ہے جو وقت پر ادا کر دے اگر آپ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائی تو جہاں آپ کو منفعت ہوگی وہاں یہ دقت بھی ہو جائیں گے اور آئندہ قرض مال ملنے میں دقت نہ ہوگی، اس مہینے میں جو آپ کے دوست قرآن شریف منگانے والے ہوں ان سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ حمیدیہ پریس ہی منگوائیں، دیکھئے اگر آپ نے اس مہینے میں مولوی کو بھلا دیا تو بڑی دقتوں کا سامنا ہوگا

## بخاری شریف کا ترجمہ

جب اسفار اول میں اعلان ہے، بخاری شریف کا ترجمہ چھپنا شروع ہوتا ہے اس کے لئے خریدار پیشگی روپے دینے والے مہیا کر دیجئے، جو حضرات بخاری شریف کے پانچ خریدار مہیا کر دیں گے ان کو بخاری شریف مفت دی جائے گی، محصول ڈاک کا سب کو دی پی جائے گا بشرطیکہ رمضان شریف میں آپ نے یہ خریدار مہیا کر کے پچیس روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیئے رمضان شریف کے بعد یہ رعایت نہیں ہوگی،

## کتاب الاسلام میں مزید رعایت

جو صاحب کتاب الاسلام کے سات خریدار مہیا کر کے پچیس روپے منی آرڈر کے ذریعہ بھیجیں گے انہیں ۸ جلدیں بذریعہ ریل یا رسن بھیجی جائیں گی، اس مہینے کام نہ ہو گیا، لیکن جو صاحب ڈاک کے ذریعہ منگائیں ان کو تیس روپے روانہ کرنے چاہئیں مقدمہ یہ ہے کہ سات خریدار مہیا کرنے والے کو ایک جلد مفت صرف محصول ڈاک دینا پڑیگا لیکن منی آرڈر کے ذریعہ روپے آنے ضروری شرط ہے

## شوال کا پرچہ

خانہ تانیہ سے شائع ہو، کیونکہ رمضان شریف میں کام ذرا مشکل سے ہوتا ہے اس لئے خیال کیا ہے کہ ۲۰ شوال تک کر کے پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت نہ کیجئے گا،

## روشن دید قرآن شریف

ایک بہت جلی قلم کا ترجمہ سستا قرآن شریف جس کی ایک سطر کا نمونہ بھی اس پرچہ میں بالکل اتفاق سے مل گیا ہے اس کا مدیہ بیس آنہ روپے تھا، اب چار روپے میں ملیگا جس کو خط جلد منگا لیں اچھا ہے ورنہ پھر شاید قرآن کی طرح یہ بھی منقا ہو جائے گا،

## رضائے الٰہی کے شیدائی

خدا کے فضل و کرم سے مولوی کے قدر دان باوجود بھروسہ اور ہزار ہا انکار کے مولوی کو نہیں بھولتے اور جب بھی موقعہ ملتا ہے اس کے لئے خریدار مہیا کرنے میں بخل نہیں کرتے اور کوشش کر کے خدا کے احکام و اوامر کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے مولوی آج ہندوستان کا سب سے زیادہ مقبول ہونیوالا پرچہ بنا، اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے ہزاروں لوگ قرآن پاک، فقہ، حدیث اور اسلامی سیاست سے واقف ہوئے، اولئک علیٰ ہدیً من ربہم و اولئک ہم المفلحون، خدا ان کی یہی ایسی ہی مدد فرمائے جیسی یہ اس کے دین کی مدد کرتے ہیں،

| نام معاون | تعداد | نام معاون | تعداد |
|---|---|---|---|
| جناب ڈاکٹر امداد حسن صاحب سیادت گنج لکھنؤ | ۱ | جناب محمد ناصر محی الدین صاحب نیلور | ۳ |
| " نصیر خاں صاحب ادنی جالون | ۱ | " لطیف احمد صاحب لکھنؤ | ۳ |
| " عفت اللہ صاحب خیر گڑھ | ۱ | " صفیر احمد صاحب حیدر گڑھ | ۱ |
| " عبدالستار صاحب بہاول پور | ۱ | " بابو محمد عثمان صاحب دہلی | ۲ |
| " سلیمان عبدالرحمان صاحب بمبئی | ۱ | " بابو فضل حسین صاحب گارڈ کٹنی | ۱ |
| " محمود خاں صاحب میر پور خاص | ۱ | " عبداللطیف خانصاحب رانچی | ۱ |
| " فتح محمد صاحب دوکاندار آرمور | ۳ | " محمد گلزار خان صاحب کاٹول | ۳ |
| " خورشید علی صاحب ارایہ | ۱ | " ولی آرام خاں صاحب نوشہرہ کلاں | ۵ |
| " لفٹنٹ محمد غفران صاحب الور | ۱ | " ابوالنصر صاحب صابری نظامی | ۲ |
| " عبدالغفور صاحب سب انسپکٹر ہزاری | ۲ | " حشمت اللہ صاحب متعلم میکن گنج | ۱ |
| " عبداللہ خاں صاحب کابل ریور ڈنک | ۲ | " مینیجر موٹر فرمنگ کمپنی گورکھپور | ۲ |
| " وزیر حسن صاحب منفی کنڈرو گنج | ۱ | " محمد یاسین خاں صاحب مراد آباد | ۳ |
| " محمد احسان صاحب مہراج گنج | ۱ | " محمد ابراہیم صاحب بنارس | ۳ |
| " محمد امین صاحب مقام کھنڈ | ۱ | " ایم اے عظیم خاں صاحب گودھرا | ۲ |
| " مولوی رضا حسین صاحب مقام فتحپور | ۱ | " سید محمود اعظم جلالی صاحب جبلپور | ۳ |
| " محمد حسین صاحب نگری ٹوپیاں | ۲ | " خواجو خاں صاحب کہرگون | ۲ |
| " حافظ عبدالعزیز صاحب جہانگیر آباد | ۲ | " منشی بدھے خان صاحب غوطہ | ۳ |
| " محمد اسحاق صاحب سول سکریٹریٹ لاہور | ۱ | " رفعت علی صاحب ڈالی گنج | ۲ |
| " محمد عفت اللہ صاحب کانپور | ۲ | " محمد قاسم صاحب دکاندار مہنا آباد | ۱ |
| " محمد رفیع صاحب کاوی والا انکلیشور | ۲ | " فضل الرحمان صاحب سہرسا | ۱ |
| " رحمت اللہ صاحب پشاور ریس | ۲ | " محمد صدیق حسن صاحب سوئی بنی | ۱ |
| " عبدالغفور صاحب کوہاٹ | ۱ | " احمد حسین صاحب وفا ہو | ۲ |
| " مصطفیٰ علی صاحب بالی | ۲ | " امیر علی صاحب کلرک پورنیہ | ۲ |
| " عبدالوحید صاحب بیاگپور | ۱ | " مولوی غلام رسول صاحب کیمبل کرن | ۲ |
| " حافظ امین الدین صاحب پورنیہ | ۲ | " فیض نبی صاحب تھانہ ذیر گنج | ۲ |
| " محمد ظہور صاحب حیدر آباد دکن | ۲ | " سید عبدالروف بادشاہ صاحب کلی | ۲ |
| " محمد عبداللطیف صاحب ترتاران | ۲ | " غلام محمد صاحب میاں بھائی راجکوٹ | ۳ |

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| جناب حسین صاحب راجپور | ۲ |
| " محی الدین شریف صاحب سیدک | ۲ |
| " عبدالقادر صاحب ٹپواری بڑہ بیڑ | ۳ |
| " محمد ظہیر الحق صاحب آرہ | ۲ |
| " غلام حسین صاحب گورکھپور | ۲ |
| " عبدالقدوس صاحب کلکتہ | ۲ |
| " عبدالعزیز صاحب نگنائی پٹھہ | ۲ |
| " سید حبیب الدین صاحب کلکتہ | ۱ |
| " محمد عبدالرحمان شریف صاحب انام کرناٹک | ۱ |
| " سلیمان حاجی قاسم سیم چی سورت | ۲ |
| " حافظ محمد یوسف صاحب بھوپال | ۲ |
| " اسٹر حسین بخش صاحب گڑہا کوٹہ | ۲ |
| " جی، آر، ہنچان صاحب بمبئی | ۲ |
| " عبدالرزاق خاں صاحب نالہ گڑہ | ۱ |
| " غلام علی صاحب سب انسپکٹر گھوڑ دیواہی | ۲ |
| " حافظ عبدالوحید صاحب بالکل بمبئی | ۱ |
| " شاہ علی بیگ صاحب لوکلنڈ | ۴ |
| " سید ابراہیم صاحب مدنی ترچناپلی | ۱ |
| " نور محمد ہاشم صاحب رائے پور، سی پی | ۳ |
| " عبدالحسین صاحب لشکر | ۱ |
| " خواجہ محمد حسین صاحب افضل گنج | ۲ |
| " محمد اسماعیل صاحب ڈچکوٹ | ۳ |
| " سب پوسٹ ماسٹر صاحب لکشمی گنج | ۲ |
| " احمد شاہ صاحب فورٹ نمرو | ۲ |
| " محمود علی صاحب جہانسی | ۱ |
| " افضل حسین صاحب آگرہ | ۱ |
| " سید علی صاحب پلیڈر دیجاپور | ۲ |
| " انتیاق بیگ صاحب نندربال | ۳ |
| " احمد خاں صاحب سہارنپور | ۲ |
| " سید امیر الدین صاحب جلگاؤں | ۲ |
| " بلگام فی الدین صاحب سرول | ۱ |
| " محمود نظام الدین صاحب جودھپور | ۱ |
| " محمد سابق صاحب گلرگ | ۱ |
| " حکیم محمد سلیمان صاحب دادار نگر | ۳ |
| " محمد سعید منشی صاحب ناندیاتوالہ | ۱ |
| " شیخ عزیز الدین احمد صاحب بمبئی | ۳ |
| " فہد الغنی کریم صاحب کہارا پٹن | ۱ |
| " سید محبوب علی صاحب حیدرآباد دکن | ۱ |

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| جناب پی قادر خاں صاحب شموگہ | ۲ |
| " محمد فاضل صاحب ساکھی | ۲ |
| " حاجی محمد حاجی عبدالصمد صاحب بمبئی | ۱ |
| " سید محمد ابراہیم صاحب حجرہ محلہ | ۱ |
| " شوکت علی محمد علی صاحب باران کوٹہ | ۱ |
| " برکت اللہ صاحب گلرگ | ۴ |
| " محمد جمال الدین صاحب ہیڈ منشی سنگاریڈی | ۵ |
| " محمد معین الدین صاحب حیدرآباد دکن | ۱ |
| " محمد عبدالرحمان شریف صاحب انام کرناٹک | ۱ |
| " عبدالوہاب خاں صاحب امبر جالنہ | ۱ |
| " چودھری اللہ داد صاحب کلیام آوان | ۲ |
| " غلام حسین صاحب بلارم | ۱ |
| " عمرالدین صاحب وزیرآباد | ۱ |
| " عبدالحمید صاحب کوپاگنج | ۱ |
| " محمد جی صاحب دیولی | ۳ |
| " محمد رمضان صاحب کرمنانی | ۲ |
| " غلام سرور صاحب سرائے سدھو | ۲ |
| " برکت اللہ صاحب گلرگ | ۱ |
| " عطا محمد صاحب لوہٹ | ۱ |
| " محمد طاہر صاحب اراریہ | ۱ |
| " محمد احمد خاں صاحب گلزار یاغ | ۱ |
| " حسین میاں عبدالرحمان صاحب | ۳ |
| " امانت حسین صاحب موضع کولکیا | ۱ |
| " فضل کریم صاحب شیدو | ۲ |
| " مخزنہ ریحانہ خاتون صاحبہ سیرہٹہ | ۲ |
| " محمد داؤد خاں صاحب گھوڑی | ۲ |
| " سید تبسق علی صاحب عالم پور | ۲ |
| " مختار احمد صاحب علی گڑہ | ۱ |
| " عبدالقادر صاحب شموگہ | ۱ |
| " منور حسن صاحب نائک روڈ | ۲ |
| " امیر سعید صاحب مہراج گنج | ۱ |
| " واحد خاں صاحب ٹپواری باندہ | ۲ |
| " ظہور محمد خاں صاحب دیوسر | ۱ |
| " ایم فضل اللہ خاں صاحب بلگام | ۱ |
| " ظفر علی صاحب گوڑگانوہ | ۱ |
| " محمد یوسف عبداللہ صاحب پشاور | ۴ |
| " عبدالحمید صاحب آگرہ | ۳ |
| " عبدالحمید صاحب ہاشمی بروٹ | ۱ |

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| جناب محمد غلام الدین ریاض الدین صاحب | ۳ |
| " سید سردار علی صاحب بہوانی | ۶ |
| " محمد نعیم صاحب انصاری علی گڑہ | ۲ |
| " سید محمد رؤف صاحب حیدرآباد | ۱ |
| " ایس نبی احمد صاحب کلکتہ | ۳ |
| " ایم عبدالوحید صاحب رحمانی کاتہار | ۱ |
| " ایم امیر بخش صاحب کنٹی | ۱ |
| " مولوی عبدالغفور صاحب کاچی گوڑہ | ۳ |
| عبداللطیف صاحب احمدآباد | ۲ |
| " سید صادق حسین صاحب کنڈہ | ۳ |
| " عبدالعزیز خاں صاحب گورکھپور | ۱ |
| " منشی فضل عظیم صاحب اجھاور | ۱ |
| " عبدالحی صاحب جونا رسالہ انڈور | ۱ |
| " محمد اسحاق رسول صاحب کوڑگل | ۷ |
| " خواجہ غلام نبی صاحب ہنڈواڑہ | ۲ |
| " قاضی فیاض علی صاحب بروٹ | ۲ |
| " محمد افتخار الدین صاحب حیدرآباد | ۲ |
| " فضل الرحمان خاں صاحب وزیرگنج | ۲ |
| " خلیفہ امید علی صاحب نارنول | ۴ |
| " عبدالشکور صاحب گھیلی | ۱ |
| " جناب محمد اسماعیل صاحب درول | ۱ |
| " سبحان محمد شمس الدین صاحب سورت | ۴ |
| " مولوی واعظ الدین صاحب وکیل پرنیا | ۱ |
| " محمد اکبر خاں صاحب ٹپواری امیر اکبل | ۲ |
| " قاضی فضل کریم صاحب شیادو | ۳ |
| " ایس عبدالکریم صاحب گارڈ | ۵ |
| " سید عبدالقادر صاحب بنگلور | ۲ |
| " مولوی سید اسماعیل صاحب قادرآباد | ۱ |
| " امام الدین صاحب اکوٹ | ۱ |
| " بابو مقصود حسین صاحب اناؤ | ۱ |
| مولوی محمد لشہر صاحب دروادہ | ۲ |
| " نہیم الدین صاحب ڈائیور بھوپال | ۱ |
| " عبدالصمد صاحب بلگام | ۲ |
| " ایم، ایم قاضی صاحب جلگاؤں | ۱ |
| " عبدالحمید صاحب بستی دانشمندان | ۱ |
| " حاجی عطا محمد خاں صاحب شیدو | ۳ |
| " ابو محمد ناصر ہلیالی صاحب سہارپور | ۱ |
| " محمد اکرام الحق صاحب تحصیل ادے پور | ۲ |

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| جناب محمد ارشاد علی صاحب بڈاپور | ۲ |
| " منشی فیض طلب صاحب بیخبر | ۱ |
| " محمد خاں صاحب سندسور | ۲ |
| " عبدالرحمان صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں | ۲ |
| " پیر بخش صاحب حسین بخش لکھنؤ | ۳ |
| " نورالدین احمد صاحب ایرایان | ۲ |
| " میرزا بہادر بیگ صاحب حیدرآباد | ۵ |
| " عبدالسبحان صاحب انڈلے | ۱ |
| " عبدالسبحان صاحب کہرگ پور | ۱ |
| " قاضی فقیر اللہ صاحب کرنارپور | ۱ |
| " افاق علی صاحب فائق آنادہ | ۴ |
| " مولوی محمد فاضل صاحب بایکوٹ | ۱ |
| " رحمت نبی خاں صاحب بریلی | ۵ |
| " نوبہار شاہ صاحب ہولی مبارک | ۱ |
| " سید شاہ رشید احمد صاحب کاتہار | ۲ |
| " خلیل الرحمان صاحب نخ گڑہ | ۵ |
| " شیخ محمد اسماعیل صاحب سرائے غلکران | ۱ |
| " محمد انعام الدین صاحب اودا | ۲ |
| " مولوی عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ | ۱ |
| " ڈاکٹر عزیز الرحمان صاحب انڈور | ۲ |
| " مولوی عظمت اللہ صاحب سوی | ۱ |
| " خواجہ رمضان جوصاحب دالمو | ۲ |
| " مولوی غلام رسول صاحب بٹ سوپور | ۲ |
| " سید محمد شعیب صاحب عنبر | ۳ |
| " ذکاء اللہ صاحب کیبن مین بنیا | ۴ |
| " عبدالکریم صاحب لائن فانی پور | ۲ |
| " مولوی عبداللطیف صاحب سب جج | ۱ |
| " سید امجد علی صاحب گورکھپور | ۱ |
| " مخزنہ مکرم جہاں بیگم صاحب سہلہ | ۵ |
| " محمد منصور صاحب رسالپور | ۱ |
| " عبدالغفار صاحب بیڑی مرچنٹ | ۱ |
| " سید اسماعیل شاہ صاحب پوسنچہ | ۵ |
| " مولوی محمد فاضل صاحب ہرن پور | ۱ |
| " غلام حیدر صاحب ناگنی ڈکار | ۱ |
| " فرزند علی صاحب تصبہ اچولی | ۲ |
| " مولوی محمد صدیق صاحب ناگ ناتھہ | ۱ |
| " چودھری خیر علی صاحب کوٹگئی | ۵ |

باقی آیندہ انشاء اللہ

ایسی عجیب رعایت جو ذہن اور خیال میں نہیں آسکتی تھی دیکھئے

# روشن دیدہ قرآن شریف

مترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین قدس سرہ

معہ تفسیر موضح القرآن برحاشیہ خاشدہ

مجلد چرمی نقرئی وزن ۵ سیر (۴۰۰ تولہ)

ہدیہ مجلد صرف چار روپے محصول ڈاک عاجز ۱۲

دیکھا آپ نے یہ وہی قرآن شریف ہے جس کا ہدیہ پچھلے سال آٹھ روپیہ تھا ہیں نے ہی مہینوں بازار سے خرید کر بھیجے لیکن اشتہار جب دیا جب سب سے سستا خرید نے میں کامیاب ہوا

## اس قرآن میں ضعیف البصر چاند کی روشنی میں بے تکان پڑھ لیتے ہیں

کیونکہ اس کی چھپائی بہت سیاہ ہے اور کاغذ بہت سپید اور چمکتا ہوا بلغہ ہم گز کے فاصلہ سے پڑھ لیا جاتا ہے ترجمہ ٹھیک تحت اللفظ ہے جس سے عربی کے معنوں سے لفظاً لفظاً آگاہی ہو جاتی ہے۔ عربی بھی نہایت ہی دیدہ زیب ہے، دو قرآن شریف تو ریل کے ذریعہ منگائیے، ایک میں ریل سے منگانے میں کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ۱۲ سلائی، ٹاٹ، مزدوری اور رجسٹری میں خرچ ہو جاتے ہیں، دو قرآن شریف کے لئے آٹھ روپے بارہ آنے منی آرڈر بھیجئے، خیال تو کیجئے ۵ سیر کاغذ بھی تو چار روپے میں مکل سے آئیگا، ہتھور لیے قرآن شریف میں جلدی منگانے

لکھنے کا پتہ:- منیجر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی


ف۱ یہ اللہ کے احسان تھے سو ذکر کئے اور جو تکلیف تھی اس کو شیطان کی طرف منسوب کیا تاکہ جتانا ہو کہ شیطان نہ ہوتا اور مجھ سے ایسا کام نہ ہوتا کہ گنہگار ہوں اور مجھ سے ایسا کام نہ ہوتا کہ گنہگار ہوں اور اگلے زمانہ میں سجدہ کرنا آپس کی تعظیم تھی، فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا تھا اللہ نے وہ رواج اب موقوف کیا والحمد للہ الا یہ لوگ سجدوں کے کافر فرق خدا کے لئے محفوظ ہیں، اسوقت پہلے رواج پر جتانا ہے کہ کوئی ہمیں سے نکل کر آدم کے وقت ہوئے ہوں ع

ع یوسف کو ستر برس کی جدائی ہوئی تھی ہمائیوں نے کنوئیں میں ڈالا، اور چالیس برس تک باپ سے بچھڑے رہے، چوبیس برس تک حضرت یعقوب کے ساتھ رہے حضرت یعقوب کے فوت ہونے کے بعد تیس برس تک حضرت یعقوب کی وفات کے بعد تیس برس

| | |
|---|---|
| فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ | جب یہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس ٹھکانا جگہ دی اور |
| قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝ وَرَفَعَ | کہا سب مصر میں چلئے (اور) خدا کو منظور ہے تو (وہاں) امن چین سے رہئے اور اپنے والدین کو |
| اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ | تخت (شاہی) پر اونچا بٹھایا، اور سب کے سب یوسف کے آگے سجدے میں گر گئے اور یوسف نے کہا اے |
| هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ | ابا یہ میرے خواب کی تعبیر جو پہلے زمانہ میں دیکھا تھا جس کو میرے رب نے سچا |

# معجزنما حمائل مترجم معہ کامل تفسیر اردو

چہل حدیث جہیزوں والی حسب المطبع مترجمہ حضرت العلامہ مفتی اشرف علی صاحب محدث تھانوی مدظلہ فضیلہ

یہ وہی حمائل ہے جو پانچ سال کی عرصہ تک سنا یا ایک لاکھ سے زائد چھپ چکی ہے، اور پانچویں مرتبہ اسی رمضان شریف میں چھپ کر آئی ہے ہر مرتبہ گذشتہ ایڈیشن سے بہتر ہوتا ہے، کیونکہ گذشتہ تجربہ میں جو چیز اصلاح طلب ہوئی ہے وہ جدید میں درست کر دی جاتی ہے چنانچہ تازہ ایڈیشن کے متعلق یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ گذشتہ سے بہت ارفع اور بلند ہے، اس مرتبہ کا کاغذ بھی پہلے سے اچھا ہے اور اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ ہندوستان کے کسی قرآن و حمائل میں ایسا کاغذ نہیں لگا، اس کا طول چودہ انچ، عرض پانچ انچ سے قدرے زائد ہے اور صفحہ کے ایک ہزار چالیس صفحوں کی ضخامت ہے، مولائی تہ انچ بھر کی ہے اندر میں بسیط مقدمہ ہے جس میں پانچ حصے ہیں اول رسول اللہ صلعم سے قبل کی دنیا کے حالات، آپ کی بعثت، مکہ کی تاریخ، سوانح کریمی کامل سوانح عمری ولادت، قرآن میں تجوید، تلاوت، حفظ سے رات دن، فضائل قرآن علم قرآن کے مسائل، فضائل قرآن پاک کے متعلق بہت سی ضروری باتیں ہیں، یہ سب کو معلوم ہے کہ ہر حمائل ۵ سیر میں مجلد چھپ رہا ہے میں ہدیہ ہوتی تھی اور کبھی ایک پیسہ کی رعایت اس حمائل پر نہیں ہوئی اور اب حمیدیہ پریس دہلی سے نصف قیمت پر مل رہی ہے یہ رعایت ہیں انقلاب ہے ضرورت سب کچھ کرا دیتی ہے قیمت مجلد چرمی تین روپے محصول ڈاک ۱۱ر کل ۴ر

لکھنے کا پتہ:- منیجر حمیدیہ پریس دہلی۔

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا

اے پیدا کرنے والے آسمانوں کے اور زمین کے علہ تو ہی ہے دورت میرا بیچ دنیا کے

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو میرا کارساز ہے دنیا میں بھی

وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

اور آخرت کے قبض کر مجھ کو ملضع اپنا اور ملادے مجھ کو ساتھ صالحوں کے ف۲

اور آخرت میں بھی مجھ کو پوری فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے اُٹھائے اور ملحق کر مجھ کو خاص نیک بندوں میں شامل

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ج وَمَا كُنْتَ

یہ ہے خبروں غیب کی سے کہ وحی کرتے ہیں ہم طرف تیرے اور نہیں تھا تو

(اے محمد) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم نے وحی کے ذریعہ تم کو بتایا۔ کیونکہ تم (یوسف کے بھائیوں کے پاس) موجود نہ تھے

واقعات وحی کے ذریعہ تم پر ظاہر کئے گئے۔ یوسف کے وقت بادشاہ مصر فرعونی اسرائیل پر مہربان تھا، مگر جو فرعون حضرت موسیٰ کے وقت میں ہوا وہ نبی اسرائیل کا سخت دشمن تھا

حضرت یعقوب جب مصر میں داخل ہوئے تھے تو آپ کے ساتھ کل اولاد و تریسٹھ تھی۔ جب چار برس بعد ان کو حضرت موسیٰ مصر سے لے کر چلے تو جنگی مرد چھ لاکھ تھے ہزار باقی سب ملا کر بارہ لاکھ تعداد تھی۔ ۱۲ منہ۔ ابن کثیر، خازن، فتح الباری، اسباب نزول

حضرت یعقوب کا بیٹ مصر میں وفات کا وقت آیا تھا تو یوسف کو وصیت کی تھی، کہ مجھے کنعان شام میں میرے باپ ابراہیم کے پاس دفن کرنا چنانچہ یوسف نے ایسا ہی کیا۔ جنازے کے ساتھ یوسف کے علاوہ ایمان مصر بھی بادشاہ مصر کے حکم سے شامل ہو کر گئے تھے۔ جب یعقوب کی لاش مبارک شام میں بھی تو ادھی رات کو آپ کے بھائی حضرت عیص کا بھی وہاں انتقال ہو گیا تھا۔ یوسف نے دونو کو ایک قبر میں دفن کیا، خود مصر واپس آئے۔ یہود کو ہلکانے سے قریش نے حضرت یوسف کے مصر جانے کی وجہ دریافت کی تھی جس کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ اس قصہ کے ختم پر خدا نے حضرت سے خطاب کیا، کہ تم یوسف کے بھائیوں کے ساتھ موجود نہ تھے۔ جب وہ یوسف کے ساتھ غیر منصفانہ تدبیر چلے تھے، اور نہ یہ سارا قصہ اس تفصیل اور بھائی کے ساتھ توریت میں موجود ہے، مگر یہ سارے ٹھیک ٹھیک

**حل لغات** علہ فاطر السموات، فطر کے اصلی معنی پھٹنے اور شق ہونے کے ہوا کرتے ہیں۔ فطرنا البعیر اذا بدا وفطرت الشمس فالفطر ای الشق شفقہ فانشق فال تعالیٰ اذا السماء انفطرت ای الشقت پھر اس کے معنی ایجاد کے ہو گئے، کیونکہ معدوم چیز خفا اور ظلمت میں ہوتی ہے، اور جب وہ وجود میں آتی ہے، تو گویا عالم کا پردہ پھاڑ کر ظاہر ہوتی ہے، غرائب القرآن


# مولوی نور محمد صاحب کا مشہورترین معجز نما متوسط قرآن شریف دو ترجمہ والا جدید ایڈیشن

ابھی چوتھی مرتبہ پریس سے آیا ہے بلکہ آرہا ہے، یہ وہ مشہور و معروف قرآن شریف ہے، جو کم و بیش دو لاکھ مسلمانوں کے ہاتھوں میں جا چکا ہے، اور جس کی مقبولیت اور شہرت کا اندازہ اس سے کر لیجئے کہ ایک اڈیشن کے ختم کے بعد دوسرا اڈیشن کے آنے میں جو چند مہینہ کا وقفہ ہوتا ہے، اسی اس کا ہدیہ دوگنا تو یقیناً اور سہ گنا تک ہو جاتا ہے اور یہی شہرت یہ چیز خدا کی عطا کی ہوئی ہے جسے وہ مقبول عام بنا دے **تازہ اڈیشن** بالکل ہر اڈیشن سے بڑھ کر ہے اور اس مرتبہ کا غلط نویسی وغیرہ کی جہالت سے، گذشتہ سال جو کمی اس کا ہدیہ رمضان شریف میں زیادہ ہو گیا تھا اس لئے میں نے اس مرتبہ بہت تیاری نہیں ایک سستا فاضل کر نہیں کامیاب ہوا تو آپ کے ہی مترجم کرتا ہوں کہ پس و پیش نہ کیجئے گا، میرے پاس قرآن شریف تم ہے اور قیمت بڑی، **یہ کامل تفسیر اور دو ترجمہ والا قرآن شریف ہے**، ترجمہ اول حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ہے جو ہندوستان کے تمام علماء کے سندوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ان کے ترجمہ میں یہ خاص خوبی ہے کہ قرآن کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے، ترجمہ دوم حکیم الامت قرآن کے ظاہری و باطنی علوم کے امام حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے، یہ دونو ترجمے نام الفاظ اور خلل لفظی سے پاک ہیں جو آزادی پسند اصحاب کے ترجموں میں موجود ہیں اور خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر نام فائدہ، نقل تفسیر کبیر ابن جریر ذخیرہ، خازن ابن کثیر، مدارک موضح القرآن ضحاک، سنہ حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند زاز، سنہ امام احمد، اسباب نزول از جلال الدین سیوطی وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث نسل بخاری، ملم ترمذی وغیرہ وغیرہ کے خلاصہ و مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت و سہل عبارت ایسی عام فہم اردو میں چڑھائی گئی ہے، جو آپ تک نہ تو کسی قرآن پر دیکھی اور نہ کسی نے اس قدر روپیہ خرچ کرنے کی ہمت جس نے تمام احکام و مسائل قرآن بمع قصص کل تاریخی واقعات، ذکر اولین و آخرین اور قرآن کے جملہ ظاہری و باطنی اشارات اور شان نزول، ربط آیات خواص قرآن ناسخ منسوخ کی کامل تفصیل ہے اور جس تفسیر کا مضمون درج ہوا ہے اس کا پورا حوالہ دیا گیا ہے اور ایک خاص بات یہ کہ حاشیہ پہلے تفسیر میں ہر صفحہ پر اس مضمون کی سرخی دی گئی ہے جس کی بابت تفسیر میں بیان ہوتا ہے، نیز بحوالہ غرائب القرآن جس ضرورت حل لغت و ترکیب کا بیان ہے ہر پارہ و منزل جدا جدا نقش و نگار سے مزین ہے صحت میں لاثانی، ایک ایک نقطہ کی ذمہ داری کہ اس کی صحت اہل حافظوں کی معرفت بجا ندھی و قرآن کے دیگر قدیم و جدید نسخوں کے مطابق ہوئی ہے، جملہ اوقاف بجا ندھی کے مطابق ہیں، نیز اس کے ضروع میں ایک مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں، حصہ اول میں حضرت آدم سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور انکی امت کے حالات ہیں، اسلام سے قبل عرب کی قدیم قومی تاریخ اور رسول کریم صلعم کی پیدائش سے لے کر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان کی لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھی اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام بھیجے دعوت اسلام، دانہ فرمائے تھے، بعد میں خلفائے راشدین کے کامل حالات ہیں، حصہ دوم میں فضائل قرآن و اسرار، حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ وقادریہ و سہروردیہ و اچشتیہ کے بزرگوں کے مختصر احوال و خواص اور جملہ عملیات و آیتوں اور سورتوں کے فوائد ہیں، اور تعبیر خواب و ترکیب فال سند کیساتھ درج ہیں، حصہ چہارم میں مضامین قرآن کی فہرست ہے جس سے ہر مضمون کی آیت اشارہ میں مل سکتی ہے، حصہ پنجم میں فوائد قرآن کا بیان عربی اردو ہر دو خط بے حد، دیانت خوشخطی اور خوشنمائی کے جملہ رموز کے مطابق ہے، قرآن شریف کا سارا نمونہ تفسیر و قلم دکھلانے کی غرض سے کچھ نمونہ یا درج ہے، مگر یہ اصل قرآن کی شان کہاں، کاغذ کا روپ چھپائی اور کتابت دونو کو چرکا دیتا ہے، نمونہ میں اس کا کاغذ کہاں نفیس، اول تو وہ کاغذ ہندوستان میں ملتا ہی نہیں، دوسرے جرمنی سے منگوانا ہر اک کے بس کا کام ہی نہیں ہے، اس کے علاوہ یہ قرآن کا معاملہ ہے جس میں تاجر آپ کے درمیان، صرف امانتداری کا واسطہ بس ہے، اگر مطابق منشا نہ ہو، تو بدیہ دی پی والیس کر سکتے ہیں

**ہدیہ رعایتی خاص صرف ۳۰ رمضان تک مجلد چرمی صرف چار روپے، محصول ڈاک** ایک جلد ایک روپیہ، دو جلد بہ اور ۳ جلد **چار ریل کے ذریعہ**

منگانے والے جس قدر قرآن شریف منگانے ہوں پوری قیمت اور ۱۲ زائد فرچہ، ریلوے کا سمی آرڈر کریں، بغیر سمی آرڈر لئے بغیر ریلوے آرڈر کی تعمیل نہ ہو گی۔ **ملنے کا پتہ:**

**منیجر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی**

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى

اور نہیں کوئی چلنے والا — روئے زمین کے — مگر — اوپر

اور کوئی روزی کھانے والا، جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں

اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا

اللہ کے ہے روزی اس کا — اور جانتا ہے — جگہ قرار اس کے کی

کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو — اور وہ ہر ایک کی زیادہ رہنے کی جگہ کو

وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝

اور جگہ سونپنے اس کے کی — ہر ایک — ہے کتاب بیان کرنے والی کے

اور ہر چلنے والے کی جگہ کو جانتا ہے سب چیزیں کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (بھی مضبوط اور روشن)

(بقیہ صفحہ ۳۱۴)
اور ارشاد فرمایا کہ ہمارے رسول ہم ان کے دل کے حالات سے بھی واقف ہیں جب یہ سب خبر ہو کر سوجاتے ہیں ہم کو ان کے اس وقت کے بھی حالات کا علم ہوتا ہے یعنی اللہ میں یہ قدرت نہیں کہ ہم سے پوشیدہ کرکے کچھ کرسکیں ۱۲

متعلق صفحہ ہذا
فائدہ اس آیت شریف میں جو کل یعنی کا قاعدہ ہوا ہے اس کے معنے اگرچہ وجوب کے ہیں لیکن وجوب کی نسبت اللہ تعالیٰ


## نئی صورت میں نئی کتابوں جو ہوں والا قرآن شریف ابھی ابھی پریس سے آیا ہے

**یہ وہی ۲ دو ترجمہ والا قرآن شریف ہے** جس کی ہزارہا جلدیں ظرف معلوم کے پاس رہتی ہیں۔ اور ہر جگہ ہاتھوں ہر ہے اس مرتبہ اس کی ضخامت بڑھا دی گئی ہے پہلے اس کا پاڑ ہاتھوں میں تہا اور اب ۳ تین میں ہے کاغذ پہلے سے موٹا ہے، مقابلہ ہی جو ہے۔ اس لیے ہر جز پہلے اوزن سے بہتر لگائی ہے کہ نام ہوجا سُبْحَانَ اللّٰہ یا چھپائی ہے، کیا کاغذ ہے، اور کیا لکھائی ہے، اس حسب ذیل اکیاون خوبیاں ہیں۔

(۱) پہلا ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا ترجمہ ہے (۲) اور دوسرا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا (۳) حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن ہے جو بہت حد تک کافی ہے (۴) ہر پارہ نئے صفحہ سے شروع ہوتا ہے تاکہ ہر پارہ علیحدہ علیحدہ ہوسکتا (۵) بی کے سے بڑے نونہ سرخیوں کی ہر پی لکھی ہوئی ہے (۶) ترجمہ منشی ریاض الدین صاحب شیرف رقم کا لکھا ہوا ہے (۷) اور اپنی نیز زیر منش بالکل اپنے صحیح مرتبہ پر لگے ہوئے ہیں، کہ ایک حرف اجاڑ لکھا ہے سرے پر زیر معلوم ہوتا (۸) بعد حضرت فاتحۃ المترجمین علامہ احمد علی صاحبؒ کے کی (۹) اس کے علاوہ سات حفاظ و مصحح نے اس کی مزید تصحیح کی ہے (۱۰) ایک ترجمہ لفظی ہے تاکہ معنی لفظ بلفظ معلوم ہوسکیں اس سے عربی پڑھنے میں بہت مدد ملتی ہے (۱۱) تمام مضامین قرآنی کی مکمل فہرست جو آیت چاہو فوراً نکال لو (۱۲) ضرورت مقامات کا نشان نزول مطابق صحاح ستہ (۱۳) حضرت مولانا شرف علیؒ ترجمہ کی سند جو حضرت موضح کی لکھی ہوئی ہے (۱۵) فضائل قرآن (۱۸) سورتوں کے خواص اور ان کے پڑھنے کا طریقہ (۱۹) ایک آیت کا دوسری آیت سے ربط (۲۰) فضائل قرآن کا ظرائف تلاوت کے اصول (۲۱) حضرت خواجہ حسن نظامی کا مضمون القرآن لکھا جائے (۲۲) کلام الٰہی کی آیتوں پر عیسائی الزامات (۲۴) کلام الٰہی کی آیتوں پر یہودیوں کے الہامات کی تردید (۲۵) کلام الٰہی کو معقول طور پر ثابت کیا ہے کہ یہ خاص الٰہی کتاب ہے اور منزل من اللہ (۲۶) ہیئت اور خوبیاں اور دو رنگ وزیرہ کے بیانات قرآن کی آیتوں کا اتھاس (۲۷) تخلیق عالم یعنی آفرینش کا ذکر قرآن شریف کے حوالہ سے (۲۸) قبل از اسلام عرب کی حالت کیا تھی (۲۹) قرآن کریم نے عرب کی کایا پلٹ دی (۳۰) قرآن شریف پڑھنے کے اوصاف و برکات (۳۰) یا معنی قرآن شریف پڑھنا کیوں زیادہ اجر کا مستحق ہے (۳۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر سعادت (۳۲) رسول اکرمؐ کی ہجرت اور انصار کی ایثار رسانی کا ذکر جو قرآن شریف میں مذکور ہے (۳۴) عورات نبوی اور ان کے برکات جن کا ذکر سورۂ احزاب میں ہے (۳۵) فضائل سورہ یٰسین (۳۶) فضائل سورۂ یٰسین (۳۷) فضائل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و بسم اللہ کے (۳۸) تلاوت قرآن کریم کے فضائل (۳۹) قرآن شریف پڑھانے والے اور پڑھنے والے کے فضائل (۴۰) قرآن مجید کی تلاوت کے فلاہی آداب (۴۱) قرآن مجید کی تلاوت کے باطنی آداب (۴۰) خواص القرآن (۴۱) قرآن مجید کتنے دن میں ختم ہونا چاہیے از صحاح ستہ (۴۲) وہ آیتیں جن کو غلط پڑھنے سے کفر لازم آتا ہے (۴۳) خاص تعویذات قرآن شریف (۴۴) تعلیق مسودہ یعنی "۲ دو ترجمہ والا" کاغذ دبیز سفید چکنا (۴۵) ہر پارہ کی دو اوراق ہے (۴۶) البی دیدہ زیب چھپائی کہ دل خوش ہوجائے (۴۷) تصحیح اس قدر احتیاط سے کرائی گئی ہے جو انسانی استطاعت سے ممکن تھا (۴۸) جاجب ہی نقرئی نہایت پختہ و پائدار (۴۹) شتابی کی وجہ سے جس کرائی گئی ہے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس دفعہ تو انتہائی رعایتی اعلان ہے ۳۰ رمضان تک مجلد چرمی پشت ہدیہ صرف تین روپے محصول عہ

**خوشخبر** اس سے بہتر قرآن شریف نہ ہے اور نہ مل سکتا ہے، کتابت نہایت اعلیٰ چھپائی بے نظیر، اور کاغذ سفید مجلد چرمی اعلیٰ قیمت رعایتی ایک جلد ہے دس جلد ساڑھے بارہ روپے صرف ۳۰ رمضان تک یہ رعایت ہے

یہ سب قرآن شریف نمبر حمیدیہ پریس دہلی سے منگالیجئے

# اعجاز نما متوسط حمائل شریف مترجمہ مولوی اشرف علی صاحب مفسر بطرز جدید

## خدا جانے آپ نے اب تک کیوں نہیں منگائی | اس میں حسب ذیل خوبیاں ممتاز ہیں

۱۰۵۶

وَلَدٌ وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اور اس کے سب مخلوق میں اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَ

آپ کہئے کہ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے مالک کی ہر ایسی چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آجائے اور گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے

فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ الناس مدنی ہے اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان رحم والے ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ

آپ کہئے کہ میں آدمیوں کے مالک آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں

فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ وسوسے ڈالنے والا جن ہو یا انسان ہو

تمت بالخیر

الحمد ہدیہ حمائل شریف بجنور دہلی تمام ہوئی۔ بجنور سالمرو دہلی

---

اب ایسی سستی اور بیش بہا شئے ختم ہو جائے گی تو ناگ شروع ہوگی، اور آپ کا حکم ہوگا کہ کہیں سے ایک جلد تو منگا ہی دیجئے، شائقانہ قرآن شریف جو کل ہدیہ پندرہ روپے کی بجائے آٹھ روپے میں دو چھ ماہ میں ختم ہو گیا، اب آپ بیس پارے میں طلب کرتے ہیں اور نہیں ملتا۔ جب قرآن شریف ہی ہے کی بجائے اصل قیمت سات روپے میں مانگا جا رہا ہے لیکن غنیمت ہے ۲۰ خریداروں والی حمائل شریف روپیہ میں بھی نہیں ملتی۔ انشاء اللہ رمضان شریف میں یہ حمائل بھی نایاب ہوگی، اسوقت آپ کو افسوس ہوگا، کہ کیوں نہیں لی یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ اعجاز نما حمائل کا پہلا ایڈیشن جبکا کاغذ بھی موجودہ سے کہتر تھا چار روپے میں ہاتھوں ہاتھ ہدیہ ہوا، اب جیسا کہ دیتا ہوں ویسا ہی لیتا ہوں زیادہ نہیں، تقریباً نصف ہدیہ ہو گیا ہے اور شاید کرنی پڑے، جلدیں رہ گئی ہوں اس لئے جن بھائیوں نے اب تک یہ حمائل نہ منگائی ہو، ضرور منگا لیں، پھر چار روپے تک تو ملے گی نہیں بہت سے بھائیوں کا خیال ہوگا کہ رمضان میں رعایتی اعلان ہوتا ہے، جب منگائیں گے آسانی سے مطلع ہو جائیے کہ اول تو شاید رمضان تک سب ختم ہو جائے اس کے علاوہ اب تو اس کا ہدیہ تقریباً خرید کے خرچ پر ہے نیز جلدیں بننے لگیں تو مہنگی پڑ جاتی ہیں، اس لئے عجلت کیجئے، بعد میں آپ کو بھی افسوس ہوگا اور مجھے بھی، عاجز تعمیل ارشاد سے ملال، فی کل ہدیہ حمائل شریف صرف سوا دو روپے محصول ڈاک ۱۲ رکل تین روپے، لینے کا پتہ، منیجر رسالہ مولوی محمد یہ پریس دہلی

---

لطافت ایک متقدد دہلی کی خاتون نے کی ہے جو اپنی خطاطی کے لحاظ سے دکن و بہوپال سے وظیفہ یاب ہیں ۳۔ مترجم مولوی اشرف علی صاحب کا انتظار فرمایا ہے اور چونکہ متن سے ترجمہ کی سطر بڑی ہے اس لئے ترجمہ صاف اور واضح ہے ۴۔ تفسیر مرصع الفرقان بیان القرآن تفسیر حسینی اور تفسیر عزیزی کتابوں سے فائدہ اٹھایا گیا ہے اور کسی مستند مولوی کی سند سے صحت بھی اچھی ہے، البتہ اس ایک بسیط مقدمہ ہے جو مولوی عاشق الٰہی صاحب کا لکھا ہوا ہے اس کے مضامین کے چند عنوان یہ ہیں، دیباچہ، آداب تلاوت قرآن کلام اللہ شریف، تا ۲۵۔ اخبار کا صراحتاً ذکر ہے، انکا تمام جہاں حال، رسول کریم کی مبسوط تبلیغی جات ان تمام دشمنوں کا حال جنکا قرآن میں ذکر ہے، وہ کفار جنکا قرآن میں ذکر ہے، وہ یہود جن کا قرآن میں ذکر ہے وہ قبائل جنکا قرآن میں ذکر ہے وہ مقامات جنکا قرآن میں ذکر ہے، آثار کے مقامات جنکا قرآن میں ذکر ہے رسوم و اوقاف قرآن شریف غرضکہ اس رسالہ میں ایسے عمدہ کاغذ ایسے ترجمہ اور ایسی تفسیر کی حمائل نہ جبتک ملی اور نہ آئندہ مل سکتی ہے، اس کی خصوصیات بہت طویل ہیں لیکن گنجائش کی وجہ سے مجبوری ہے

سب سے بڑی خوبی یہ ہے، کہ اگر ایسے ہو تو دامین بھیج دیجئے، اور یہ ایک منت کی تاجر کے اپنا روپیہ دامین لیجئے ہدیہ حمائل ڈاک ۱۲ رکل

**حمیدیہ پریس دہلی**

**۲۸ جو یوں والے غریبوں کا بھرم دو نو قرآن شریف ختم ہو گئے کہیں نہیں ملتے**

عزیز پرنٹنگ پریس دہلی نے محبوب المطابع میں چھاپا

# بہت اعلیٰ کاغذ پر بنورانی قرآن شریف چھپ رہا ہے

## اور اس کے ساتھ ہی ایک مفید ترین مقدمہ بھی ہے جو پہلے اڈیشن میں نہیں تھا اس لیے یہ قرآن شریف

## بیشمار خوبیوں والا

قرآن شریف ہو گیا ہے۔ یہ تو آپ کو یقین ہو گیا ہوگا کہ مولوی کے ناظرین کے لیے ایسا یہ بڑیں دلی ہی بہترین قرآن شریف چھپا کرتا ہے۔ اور یہ قرآن شریف ایسا ہے کہ اس کے دیکھنے اور پڑھنے کے بعد ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے اس کی خریداری کی سفارش کرنے پر مجبور ہے۔ اس اڈیشن کے ختم ہونے کے بعد شاید قرآن شریف دوبارہ نہیں ملیگا کیونکہ ہندوستان ہی نہیں دنیا بھر کے خوشنویسوں کے مزاج مولوی نسخی محمد قاسم صاحب جنہوں نے یہ قرآن شریف خاص طور سے لکھا تھا۔ واصل حق ہو گئے۔ اسمیں بے شمار خوبیاں ہیں۔ حروف الگ الگ ہیں۔ ترجمہ واضح ہے۔ کتابت کی تھوڑی سی شان کا اندازہ آپ کو نمونہ زیریں سے ہو سکتا ہے واقعہ یہ ہے کہ جس کے پاس یہ قرآن شریف آگیا وہ تاحیتی یادگار ہوگا۔ جسطرح حیدت نما قرآن شریف اب بیس روپے کو بھی نہیں ملتا۔ یہ قرآن شریف بھی نہیں ملیگا۔ اس کی ترجمہ اور حاشیہ کی لکھائی بھی بے مثل ہے۔ اور بسا تو سبحان اللہ دیکھنے والی نے کے قابل۔ کاغذ نہایت نفیس سفید چکنا اول نمبر کا۔ **قرجمہ** حضرت حکیم الامۃ علامہ مولوی اشرف علی صاحب محدث تھانوی۔ رظلہ کا ہے جو بامحاورہ اور نہایت سلیس ہونے کی وجہ سے عام پسند ہے۔ حاشیہ پر شان نزول ہے **مقدمہ** میں فضائل و آداب تلاوت اور قواعد تجوید۔ اور سوا دقاف درج ہیں۔ اور ایک بڑی خوبی مضامین ایسی درج ہے کہ جس آیت کو چاہو ایک منٹ میں نکال لو۔ اس کے علاوہ سندرجہ ذیل بیانات و حالات وادعیہ درج ہیں۔ کلام اللہ شریف میں کن کن انبیاء کا ذکر ہے۔ فرشتوں کے حالات جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ فضائل خبکا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ دنیاوی اماکن و مقامات جنکا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ اخروی اماکن و مقامات جنکا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے فضائل۔ قرآن مجید کتنے دن میں ختم کرنا چاہئے۔ قرآن مجید کے وہ مقامات جہاں اعراب کے فرق سے کفر لازم آتا ہے۔ سب سے پہلی اور سب سے آخری وحی۔ قرآن مجید کی مشہور اور ہر مشکل کو آسان کرنے والی دعائیں۔ سرورق ہفت رنگ بہت خوشنما آرٹ پیپر پر نقشہ کہ سنہلہ و مدینہ منورہ جامع مسجد کا اعلیٰ درجہ کا خوشنما چھپا ہوا۔ اور ہر پارہ نئے صفحہ سے شروع ہوتا ہے تقطیع مولوی سے لمبائی میں ایک انچ بڑی اور چوڑائی میں برابر۔ کچھ نمونے کے طور پر قرآن شریف دیکھ لیجئے اس چربہ میں اصلی شان پیدا نہیں ہو سکتی کاغذ ایسا ہی سفید اور چکنا ہے جیسا مولوی کا سرورق **ھدیہ** مجلد چرمی پشتہ صرف ڈھائی روپے محصول ڈاک ۱۴ ار کل ہے، چھپائی سیاہ چمکدار، منیجر رسالہ مولوی دہلی حمیدیہ پریس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے جو بڑے مہربان

الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ

نہایت رحم والے ہیں جو مالک ہیں روز جزا کے ہم آپ ہی کی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا

عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں بتلا دیجئے ہم کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

رستہ سیدھا رستہ ان لوگوں کا جن پر

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

آپ نے انعام فرمایا ہے نہ رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اور نہ ان لوگوں کا جو رستہ سے گم ہو گئے

## منزل

ورقہ نے سنا تو کہا کہ اے محمد تم خوف نہ کرو بلکہ کان لگا کر سنو کہ وہی فرشتہ ہے اس نے جو سب آنحضرت صلعم صحرا کی جانب لے گئے اور جب وہ ستور محمد کی آواز کان میں آئی تو آنحضرت صلعم نے لبیک کہا آواز آئی کہ اے محمد میں جبرئیل خدا کا فرشتہ ہوں اور تم اس امت کے نبی ہو اول ہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اب پڑھو الحمد للہ رب العالمین ۱۲

## کتاب الاسلام

اسلامی معلومات اور مذہبی تفنن کے لیے اردو زبان میں آج تک ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی، ارکان اسلام اور فقہی اسلامی تعلیم کو نعت لاینحل عقائد ثابت کیا ہے کہ نجات کا کوئی راستہ ہو سکتا ہے تو فقط اسلام، اور یہی نہیں عقاید کی تفصیل ہے تو جامع فقہی مسائل ہیں تو کامل، معاملات کا بیان ہے تو اکمل، اسلامی آداب، ریاضت و مجاہدات غرض کہ اسلامی معلومات کا بہترین خزانہ ہے ۱۱۳۶ صفحات کی کتاب ہے مجلد چھپی ہے قیمت فی نمبر ۱۲ روپے لاگت ہے

رعایتی قیمت ہے، محصول ڈاک علیحدہ

## ایسی رعایت تو کبھی نہیں ہوئی

اور ہوتی بھی کیونکر، نہ کسی سال ایسا مندہ رہا، نہ کبھی قرض کا یہ بار ہوا، نہ کتابیں خریدنے والوں کی اتنی سرد مہری ہوئی، مولوی کا سالانہ خرچ ۲۶ ہزار روپیہ ہے اور چندہ کی آمدنی ۱۷ ہزار روپیہ، ۹ ہزار روپیہ یا ۷۵۰ روپے ماہوار کتابوں کی فروخت سے دینے پڑتے ہیں، اتنا بڑا بار خدا ہی اپنے کرم سے پورا کراتا ہے اب تین مہینے سے جو کیفیت ہے وہ خدا پر روشن ہے آپ تو یہ تلہ خالص لاگت کا پر چھ ایک روپے میں لے لیتے ہیں، اور چندہ کے علاوہ کسی بھائی کو اس کی تلافی کا خیال نہیں ہوتا، چھپ پڑتی ہے اسی کا دل خوب جانتا ہے

رمضان کی رعایت نہیں، عزت کی بقا کے لیے رعایت ہے اور اس لیے یہ چاہتا ہے کہ خالصاً للہ اعانت کے لیے ہاتھ پھیلائے بغیر اپنا مال اونے پونے بیچکر قرضداری کا بوجھ ہلکا کروں، آخر فقط سالہا سے تو ہمیشہ کام نہیں چل سکتا

## فلاح دین دنیا

حضرت شاہ محمد علی صاحب قبلہ رامپوری مرحوم کی وہ مقبول عام کتاب جس کا درجہ حنفی مسلمانوں میں بہار شریعت سے بھی بلند ہے بلا سالانہ ہزارہا کے اوٹین ایک ایک سال میں ہدیہ ہوتے ہیں اور آج تک اس کی دیسی ہی طلب ہے، اس سال کا اوٹین صرف تیرہ پاس تھا، اور اب ۱۵ باقی ہے بہر قیمت ہے صرف میں نے بھی تجارتی ہدیہ کی ہے، فقہ حنفیہ کا بولتا نصاب ہے اسی مولوی میں اسکی فہرست مضامین ہم نمونوں میں منگوا لی ہے اب اس کا رعایتی ہدیہ مجلد کا ہم نے فقط ڈاک ۱۲ منگائے اس ہدیہ میں کبھی نہ ٹکے گی

## تفسیر حقانی

جرات کوئی کتاب ختم ہو جاتی ہے تو شوق دید کا دو ہجوم ہوتا ہے کہ دنیا کی نظریں کھچا ہو جاتی ہیں ابھی چار سال کی بات ہے تفسیر حقانی ختم ہو گئی تھی تو پچاس پوے میں لینے والے منتظر و خریداروں نے تو مجھے لکھا، اب جبکہ اس کا ہدیہ ۲۵ روپے ہے تو سو جلدیں بھی ابھی ختم ہوئیں، یہ مولوی عبدالحق صاحب محدث دہلوی رح کی وہ سرکتہ الآرا تفسیر ہے جس کا ترجمہ اردو سے عربی، ترکی اور فارسی میں ہوا، آٹھ جلدوں میں ہے، بے محصول ڈاک میں بھیجتے ہوتے ہیں، رعایت میں محصول ڈاک مفت بشرطیکہ پچیس روپے روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں

## تفسیر موضح القرآن

اردو تفاسیر کی صورت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کی عرقریزی کا شاندار کارنامہ اور یہی تفسیر ہیں کو ہر مخرج مفسر نے اپنے لیے شمع راہ بنایا ہے اب بھی دیسی ہی مقبول ہے جیسے پہلے تھی، اس کے قدردان اب بھی اسی کو ڈھونڈتے ہیں لاکھوں چھپتی ہے اور سب ہدیہ ہو جاتی ہے اس سال کی طباعت سال ماسبق سے بہتر ہے، اتنی سستی پورے قرآن شریف کی تفسیر اور کوئی نہیں بڑی تقطیع کے ۶۰۴ صفحہ کی مجلد تفسیر ہے، دنیا جانتی ہے کہ مجلد کی قیمت للہ ہے ایک پیسہ کم نہیں ہوئی اور محصول ڈاک علیحدہ اب رعایتی مجلد صرف تین روپے علاوہ محصول

## تفسیر سورہ فاتحہ

یہ کتاب اگرچہ بظاہر سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن درحقیقت مذہب اسلام کے متعلق ایک جامع تفسیر ہے اور اسمیں جتنے مضامین ہیں، نئی روشنی میں قرآن کی تفسیر شیطان اور سائنس، خدا کی ہستی کے عقلی دلائل، اسلام مخالفوں کی روحی میں، ملائکہ اور جنات، انسان قادیانی ہے اور مجوسیوں بھی انبیائے کرام کی نظری خاتمیت، عذاب قبر، عقلی نبوت، تکے کھوڑہ ہزارہا، وحی اور سائنس، وحی کی حقیقت نجات کا راستہ، صداقت رسول، قرآن مجید اعجاز کیوں محفوظ ہے، مؤثر کلیے صدہا مضامین ہے علاوہ عیدہ کی تفسیر فاتحہ کا ترجمہ اور بڑے سائز کی کتاب ہے قیمت اور رعایتی چھ کے محصول ہر کل ۱۲

## تفسیر ام الکتاب

الحمد شریف کی تفسیر ہے، مسلمانوں کی ابتدائی تعلیم قرآن شروع ہوتی ہے کوئی مسلمان ایسا بھی بدنصیب ہوا جس کو یہ سورت یاد نہ ہو، لیکن آپ نے پڑھا بھی ہیں کہ الحمد شریف کے متعلق اتنے معارف اور ایسی ایسی بیانات ہیں کہ پورے دو سو صفحہ میں کہے ہیں اور ایسا لفظ وہ وہ حکایات عجیبہ اور نکات غریبہ ہیں، کہ آپ دیکھیں گے آجائیں گے حضرت مولانا مولوی احمد علی صاحب کی لکھی ہوئی حنفیہ مقامات کی آئینہ دار ہے اور اسمیں صدہا اعمال بھی ہیں، ابھی ابھی چھپ کر پریس سے آئی ہے اس کی قیمت بھی ہوتی چاہیے ہیں ۱۲ ہدیہ کی اور اب مجلد دس کاپی میں محصول ڈاک

## تفسیر پارہ عم

نماز پڑھتے ہیں، خدا کی حضوری پانچ وقت نصیب ہوتی ہے، مولا سے راز و نیاز ہوتے ہیں لیکن ایک غم ہیں کہ غم نہیں کہ ہم کیا کہا اور اس کیا سنا، معذرہ کہ کتنی کمیں رہ گئیں آپ سے اور صلی نہ کر دیا، "ہائے کیا لطف ایسی طاعت کا" نماز میں عام طور پر پارہ عم کی ہی سورتیں پڑھی جاتی ہیں، یہ تو کہاں ہو سکتا ہے کہ عربی پڑھیں اور قرآنی زبان پر عبور حاصل ہو لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ ہم حضرت خواجہ حسن نظامی کی تفسیر پارہ عم منگائیں کہ پڑھیں اور وہی سورتیں جو نماز میں آپ پڑھتے ہیں، ان کے مطالب، معانی اور مفاہیم سے آگاہ ہو کر نماز پڑھیں، قیمت ہر رعایتی مجلد محصول

## جواہر القرآن

قرآن کریم وہ نعمت ہے جس سے امراض روحانی کی شفا حاصل ہوتی ہے، قرآن کریم سے بڑا کوئی وظیفہ نہیں اور جو فائدہ دنیاوی کے حصول کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں علمائے صالحین نے اس بحر فضائل میں غوطہ کر کے جواہر القرآن کا استخراج کیا ہے اور رفع حاجات کے لیے اسکے پڑھنے کا یہ طریق فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن سے شروع کرے، جمعہ کے دن کے لیے تجلیات قرآنی ہیں، ہفتہ کے لیے استغفار، اتوار کے لیے تسبیحات پیر کے لیے آیات توکل، منگل کے لیے تسبیحات بدھ کے لیے تحلیلات، جمعرات کے لیے دعوات اور ایک لفظ قرآن شریف ہے قیمت ۱۲ رعایتی مجلد محصول



ملنے کا پتہ حمیدیہ پریس دہلی

## معجزنما بارہ سورہ

جدید ڈیزائن سہ سفت احزاب پر نیا ڈیزائن ابھی تیار ہوا ہے پہلا ایڈیشن ۱۰۰۰ صفحہ کا تھا، یہ ۲۴۰ صفحہ کا ہے، ہفت روزہ مناجات خاندان چشت کے علاوہ اور بھی بزرگ عالمین شامل ہوئی ہیں، ترجمہ لفظی حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اور خواص و فضائل راجاہل سورہ ہائے قرآن از حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تقطیع مولوی سے نصف ہے کاغذ چینی خاص اعلیٰ ہیں اسمیں حسب ذیل اس سورتیں ہیں سورۂ یاسین، فتح رحمن، واقعہ، ملک، مزمل، جن، کہف، فلق اور ناس، بہفت پیکر، شش قفل، دعائے گنج العرش، درود کبیر، نخچہ چشتیہ دعاء دریہ قیمت مجلد یا ڈیزائن ۱۰ رعایتی ۸ رکل ۱۰ر

## خوشنما بارہ سورہ

دو ترجمہ والا، کتابت بہت اعلیٰ، چھپائی دیدہ زیب کاغذ مضبوط، خاکا کا بردر، مجلد، اسمیں بارہ حسب ذیل سورتیں ہیں، سورۂ یاسین، فتح، الرحمٰن، سورۂ واقعہ، سورۂ ملک، سورہ مزمل، سورہ نوح، سورہ جن، سورۂ قیامہ، کہف، فلق، ناس، اول بہفت پیکر، شش قفل، دعائے گنج العرش، اسمائے حسنہ اسمائے رسول، دعائے حبیب، درود تاج، صلوٰۃ تنجینا، نخچہ چشتیہ، نخچہ نظامیہ نخچہ قادریہ، درود اکبر، درود مستغاث بہ سورۂ کا نقش، خواص اور فضائل، مجلد ہے ہدیہ اصلی ۱۰ رعایتی ۸ رمحصول ڈاک ۱۰ر

## مناجات مقبول

ترجمہ حضرت مولانا شاہ اشرفعلی صاحب دعاؤں کی مقبول کتاب ہے اول سات دن کی اردو نظم میں بہت ہی موثر مناجاتیں ہیں۔ دعا مانگنے کے طریقے اور اولیاء عظام کی قبولیت دعا کی حکایتیں، پھر قرآن شریف سے سات دن کی اولیاء کرام کی مجربہ دعائیں ہیں جنکو حضرت مولانا اشرفعلی صاحب نے جمع کیا ہے، پھر استعاذہ منزل، پھر دعائے بعد استعاذہ، نخچہ امدادیہ نظم ترجمہ درود شریف منظوم ترجمہ مولانا اشرفعلی صاحب بڑی موثر اور دلکش انداز بیان ہے، مجلد قیمت ۱۲ر رعایتی قیمت ۸ر، محصول ڈاک ۴ر کل

## دلائل الخیرات

دلائل الخیرات حل مشکلات کے لیے بڑی اکسیر ہے ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے سند جدید شرائط کے ساتھ پڑھی جائے، اس کے اوصاف و انوار بیان کرنے کے لیے دفتر کے دفتر درکار ہیں، جو شخص دلائل الخیرات کا عامل ہے اسکی کوئی بھی حاجت کبھی اٹکی نہیں رہتی، اور اس کے استغنا کا ایک اثر یہ بھی ہے کہ اس کا عامل رسول خدا کی زیارت سے ضرور مشرف ہو سکتا ہے، پھوری اکیلی کیا کچھ کم نعمت ہے، خانہ دو، ترجمہ ہے، ۲۴۰ صفحہ کی ضخامت ہے، قیمت اصلی ایک روپیہ رعایتی مجلد ۱۰ محصول ۸ر کل ۱۸ر

## مجموعہ اعمال قرآنی

آیات قرآنی معہ تصویرات الوانی از اظہار حضرت مولانا اشرفعلی صاحب، حضرت مولانا کے تبحر علمی اور واقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں، آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو یکجا کیا ہے اور دینی و دنیاوی ضروریات میں سے ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جس کا مداوا اس کتاب میں نہ ہو، امراض کی تشخیص بیلیت کی دفع ہے، مقدمات کی بہت سے آسانیاں رزق طیب کے وظیفے ہیں، تسخیر کے نقش ہیں، ۱۰۰ صفحے کی کتاب ہے مجلدے کا غذ اعلیٰ ہے، اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی مجلد ۸ر محصول ڈاک ۴ر

## قرآنی دعائیں

آپ کی دعائیں نہیں قبول ہوتی اس لیے کہ آپ دعا مانگنے کے طریقوں سے ناواقف ہیں، اگر آپ ایسے واقف ہو جائیں، تو پھر خدا کے فضل سے آپکی ہر دعا مقبول ہے، اگر آپ بے اولاد ہونگے تو صاحب اولاد بن جائینگے مفلس ہیں تو زردار ہونگے، بے گھر ہیں تو مالک مکان بن جائینگے، غرضکہ آپ کے ہر مراد کی کنجی قرآنی دعائیں ہیں کیونکہ ان میں طریق دعا کے ساتھ قرآن پاک کی برکت بھی بھی ہے دعائیں بہت ہی مقبول و موثر کتابچہ ہے قیمت ۸ر رعایتی ۶ر محصول ۴ر کل ۱۰ر

## پیغمبری دعائیں

اس کتاب میں قرآن شریف سے رسول پاک کی دعائیں آثار سلف اور بزرگان دین کے مستند و مجرب مناجات سے پراز وظائف لکھے گئے ہیں جن کے مقبول ہونے میں آجتک کسی کو شک ہوا نہ ہوگا، اسمیں وہ دعائیں ہیں جنکو خود باری تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور نیک بندوں کو تعلیم فرمائی یا وہ دعائیں ہیں جو حضرت نے انکیں اور صحابہ و ازواج کو حضور نے تلقین کیں خدا کی اپنے رسولوں کو تعلیم کی ہوئی دعائیں حضور کو صحابہ کو پڑھنے جو بینہ بسینہ وظائف اپنے اندر جتنا بھی اثر رکھیں تھوڑا ہے، قیمت صرف ۸ر رعایتی قیمت ۶ر محصول ڈاک ۴ر

## تاریخ القرآن

معلومات قرآنی کے سلسلہ میں اردو زبان کی سب سے بہتر کتاب ہے جو عہدیہ پریس نے حال میں شائع کیا ہے اس کتاب کے مولف کتاب الاسلام ہیں، ہیبت اعلیٰ کا غذ رنگین ہوئی ہے، دعویٰ ہے کہ معلومات قرآنی کے سلسلہ میں تاریخ القرآن سے بہتر کوئی کتاب آجتک شائع نہیں ہوئی، اگر آپ کو قرآن پاک سے کوئی تعلق ہے تو اس کتاب کا پڑھنا بھی ناگزیر ہے، پوری توجہ کتاب دیکھنے ہی سے معلوم ہوگی یہیں مزید کچھ لکھنا قرآن پڑھنا ہی ہے، قیمت ۱۰ر رعایتی ۸ر محصول ۴ر

## صحیفہ قدسی

اسی کتاب کے ذریعہ اسم اعظم معلوم ہوگیا، اسم اعظم کا وہ گرامی نامہ ہے جس کے ذریعہ ایک دنیا تسخیر ہو سکتی ہے اور اس کا عامل دو عالم ہے جس کے نیز بھکر کا نات ہو جاتی ہے، اور اس کا عامل جو بھی چاہے وہ کر سکتا ہے یہ وہ اسم اعظم ہے جس نے ہزاروں عیسیٰ مالدین بن کے غیب سے ہمارے تجھے مقدمات جتوا دیئے جس نے سینکڑوں ناکام تمناؤں کو آغوش کامرانی سے جالایا، جسمیں ہیسوں محنت سے محنت حاکموں کو دم بھر میں باندی کر دیا، جس نے ہزاروں مایوس بدنصیبوں کو چہچہایا، یہ تو فقد فائدے اسم اعظم کا ذکر ہے کہ رسالہ الہی ملتی ہے قیمت ۸ر رعایتی ۶ر محصول ۴ر

## زیارت رسول ﷺ

آنجناب مدینہ منورہ کی صورت دیکھنے کو کونسا ایسا ہے جو شیدا نہ ہوگا، پھر بہت ہی کم وہ لوگ ہونگے جو سعادت زیارت جمیعت سے بہرہ ور ہو چکے ہونگے خوش نصیب وہ ہے جو علماء حضرت مولانا مولوی احمد سعید صاحب نائب مہتمم علمیہ دیوبند کو خدا جزا خاص عطا فرمائے کہ انہوں نے زیارت رسول کا طریقہ عام کر دیا اور درود شریف کے وہ اوراد و وظائف بتلائے ہیں جس سے زیارت جمیعت الالذاری ہو جاتی ہے، چنانچہ اسی نام سے حضرت ممدوح کی ایک کتاب شائع ہوئی ہے جسمیں درود شریف کی برکات و سعادات اور اسکے فضائل ہیں، قیمت ۸ر رعایتی ۶ر محصول ۴ر کل ۱۲ر

## تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جو آپکا طالب چاہتے ہیں وہ کوئی دل ہو کسی کا بیوہ کا ہو عورت کا ہو، خاوند کا ہو بیوی کا ہو حاکم کا ہو دوست کا ہو، افسر کا ہو چوٹے کا ہو، بزرگ کا ہو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر لیں گے، اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر پڑھیں گے تو آپ کے عامل بن جائیں، اجی کیا تسخیر کرانا تو درکنار صحیح کرانا، آقا و افسر پر قابو پانا، مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کتاب کے عامل کے لیے سہولی بات ہے، ایک نہایت دلچسپ اور عجیب و غریب کتاب ہے ہزارہا فروخت ہو چکی ہے

قیمت ۸ر رعایتی ۶ر محصول ۴ر کل ۱۲ر

## دوائیں دعائیں

فقط نزلہ زکام اور گنٹے سے موقت تکلیف ہی کا علاج کیا ہے، کہاں تک کہا جائے، جہاں تک کہ بیرونی معالجات سے مرض دفع نہ ہو جائے، اکثر شکایت یہی ہے کہ بیوی کے لیے آپ بیوی کو بلائیں تو یہ کہہ دیتے ہیں بغیر قربت شوہر نہیں آسکتا، الغرض لوگوں کے لیے یہ قطعی پیروں کے عمل پر رہ گیا، ہر طبی معالجہ سے جب ناامید ہو جاتے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے فقط دوائیں کے قائل ہیں دعاؤں سے فائدہ نہیں اٹھاتے، بالکل نئی ہیں تیار کی گئی ہیں اکثر دوستوں نے فرمائش کی تھی ہیں، قیمت ہر دو دس آنے رعایتی ۸ر محصول ڈاک ۴ر

## بہشتی زیور کامل

رمضان شریف میں مجلد چرمی
یہ حنفیہ کا پورا نصاب ہے اس کی گیارہ حصہ میں حصہ
ل ہے، اور کچھ عقائد حصہ وضو طہارت اور نماز
مسائل حصہ روزہ زکوٰۃ حج قربانی حصہ طلاق خلع
ولی، عدت وغیرہ نہ حصہ معاملات حقوق معاشرت
ین حصہ اصلاح باطن تہذیب اخلاق حصہ اصلاح
م مروجہ شادی حصہ نیک سیدھی حکایتیں حصہ
ری وصیت علاج، حصہ دنیاوی ہدایتیں اور
ب کتاب حصہ مردوں کے لیے دس حصوں کا خلاصہ
صہ بیچ ہے، رعایتی مجلد چرمی اعلیٰ قسم
صول ڈاک علیحدہ ۱۲ر کل ۱۴ر

## کنز الدقائق

یعنی چھوٹا فتاوے عالمگیری اردو
عربی کی مشہور کتاب فقہ کا اردو ترجمہ بڑی مستند کتاب
ہے اسمیں ۳۴۰ صفحات ہیں، اسلامی معلومات
کے سلسلہ میں بڑی اہم کتاب ہے درمختار کی طرح اس
کتاب کے حوالہ کی بھی سند ہوتی ہے، وضو، نماز
روزہ حج زکوٰۃ، نکاح، طلاق، خرید فروخت رہنا
سہنا، کھانا پینا، محاورہ و ثواب و گناہ ہر قسم کے مسائل
اس کتاب میں ہیں اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ
اس کتاب کے کسی مسئلہ میں ذرا بھی شک کا موقعہ نہیں
لاکھوں چھپ چکی ہے، قیمت مجلد دو روپے رعایتی
مجلد سوا روپیہ، محصول ڈاک ۱۲ر کل عہ

## نماز کے پورے مسائل

آپ کو ایک ہی جگہ اگر کسی کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف
رکن دین مجلد تو ترمیم ہے جس کے پڑھنے سے
نماز کی وہ وہ کیفیت معلوم ہو جاتی ہے اور کوئی
چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے کہ اس
کتاب میں نہ ہو، غرضکہ نماز پڑھنی ہے تو یہ کتاب بھی
منگائیے ایک مرتبہ پڑھ لینے کے بعد آپ نماز کے ہر
چھوٹے بڑے مسئلے سے واقف ہو جائیں گے، کتاب کی
مقبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ہر سال دس ہزار
چھپتی اب اڈیشن مصنف مرحوم نے تمام اغلاط
درست کرکے چھپوایا ہے، قیمت مجلد ۱۲ر
رعایتی مجلد ۱۰ر محصول ڈاک ۸ر (۱۵)

## نماز کی پانچ کتابیں

یہ کتابیں زمانہ حاضرہ کی ذہنیت اور دینی بیگانگی کو
مدنظر رکھ کر لکھوائی گئی ہیں، اور اس قدر مقبول ہوئی
ہیں کہ سال بھر میں دو ایڈیشن نکل جاتے ہیں (۱)
نماز کی حقیقت و فلسفہ عجیب و غریب کتاب ہے
(۲) ترغیب نماز، اسمیں نمازیوں اور بے نمازیوں کی سزائیں
اور جزائیں ہیں (۳) نمازوں کی کتاب، اسمیں تمام
نمازوں کی پڑھنے کی ترکیب ہے (۴) نماز کی
کہانیاں یہ کتاب پڑھ کر نماز پڑھنے کی خوب ترغیب
ہوتی ہے، (۵) عقائد کی کتاب اسمیں سنت باتیں
کی تفسیر ہے، یہ سب پانچوں کتابیں ایک جگہ مجلد ہیں، رعایتی قیمت ۱۴ر محصول ۱۰ر

## نازیانہ غفلت

نافرمانی کی سزائیں، یہ کتاب پڑھ کر پھر گناہ کا ارتکاب
ے ہی بے خوف ہستی کا کام ہوگا، اللہ کی وعیدات
لیجھ کانپ جاتے ہیں عجیب دلیل بیانات ہیں
ک یہاں تارک نماز، تارک سنت، شرک و گناہ کبیرہ
یر کا بیان، علم اور عالم کا بیان، دنیا کی دوستی
س کی مذمت کا بیان، قیامت کا بیان، دوزخ کا بیان
ت کا بیان، سود کھانیوالوں کا بیان، زکوٰۃ کا بیان
ب کا بیان، قرآن شریف کا بیان، رمضان کا بیان
بیان، خانہ بربادی کا بیان، جھوٹ کذب حسد
ر بغض غضب بیجا بدظنی، بیکار لوگوں کے قصے، دنیا
ت ۴۰ صفحات، قیمت مجلد عہ رعایتی ۱۲ر محصول

## دوزخ سے نجات

پانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ انسان آئینہ ہاتھ میں
لے اجتناب کرے اور پچھلی خطاؤں سے صاف دل سے اسکی
نام توبہ ہے۔ توبہ کی تحقیق اور توبہ کے فضائل اثرات
کے متعلق ایک اردو زبان میں کوئی کتاب نہ تھی
عمدہ پریس نے حال ہی میں ایک کتاب **توبہ**
کے نام سے شائع کی ہے جس کے چند مضامین یہ ہیں
توبہ کے معنی اور حقیقت توبہ، توبہ کی حقیقت
فضیلت ثواب، توبہ کی فرضیت باب توبہ کشادہ ہے
اب اور صابر کی توبت، توبہ ترک گناہ صغیرہ و کبیرہ
توبہ کا ذکر قرآن میں اس قسم کے متعدد مضامین ہیں
ضخامت ۱۱۲ صفحات قیمت ۱۰ر رعایتی ۷ر محصول عہ

## مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا حل معلوم کرنے کے لئے ہر
انسان بے چین ہے اس سلسلہ میں اب تک بہت سی کتابیں
لکھی گئیں اور چھپیں ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صحیح
اور مستند اس کتاب میں ہے اور مختصر فہرست مضامین یہ ہے
فلسفہ موت، تناسخ، حقیقت موت، عبادات، اسکا
موت تعلیق جسم سے روح کی پرواز حضرت آدمؑ کی وفات
بیان دخول جنت یعنی علیین، ابرار مقربین، ابرار خالصہ
بری روحیں یعنی، کفار کی ارواح، سوال و جواب
نکیرین، عالم برزخ، عذاب و ثواب قبر کا عذاب تجہیز
و تکفین، نماز جنازہ، فاتحہ و رد عوذ مکرر کے بعد
اور عجیب حالات کل ہیں، ضخامت ۱۲۸ صفحات
قیمت ۱۲ر رعایتی ۹ر و محصول ڈاک ۸ر کل ۱۵ر

## تازیانہ شیطان

یعنی شرح تعوذ، عوذ باللہ من الشیطان الرجیم نہایت
فصاحت کیساتھ اسمیں دریچہ ہے شیطان کے ہاتھ میں
قرآن شریف میں جسقدر آیات آئی ہیں انکی تفسیر اور
مطالب کا بیان، شیطان کی سوانح عمری آدم علیہ السلام
کی تعلیق شیطان کی دشمنانہ قوت، شیطان کی مکاریاں
اور فسوں سازیاں، تحقیق آدم سے تا ایندم اسمیں جا بجا
تفصیلی حکایات ہیں جس سے مطلب عام فہم ہو گیا ہے
آنحضرت اور صحابہ کے قول سے بیان کیا ہے کہ کیسی کیسی دی
گئی ہے جس سے خاص کیفیت پیدا ہو گئی ہے ضخامت
۱۲۸ صفحات مصنفہ مولوی احمد سعید صاحب
قیمت مجلد ۱۲ر رعایتی مجلد ۸ر محصول عہ

## مسدس حالی

عالم اسلامیہ میں تہلکہ ڈالنے والی کتاب مسدس حالی کے
متعلق ہر سعید مرحوم نے کہا کہ خدا کے سامنے صرف یہی
کتاب لے کر جاؤنگا، یہ مسدس اسلام کی جوشیلی
تاریخ ہے اور مدوجزر اسلام ہے لاکھوں سے
زائد چھپی اور فروخت ہوئی، زیر اختیار اڈیشن
اعلیٰ کاغذ اور چیونٹی نقطع کا ہے ابتدا میں یہ
بڑا دیباچہ ہے جسمیں گویا مسدس کا اور
خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانح عمری ہے
بچوں کو یہ سن یاد کرایا جائے تو انمیں ابتدا سے
جوش اسلامی پیدا ہوتا ضخامت ۲۰۰ صفحات
قیمت مجلد ۱۲ر رعایتی مجلد ۸ر محصول عہ

## بڑی سوانح عمری

رسول مقبولؐ یہ کتاب اپنی جامعیت اپنی سلاست
زبان، صحت تاریخ، خوبی کاغذ صفائی طباعت کے
لحاظ سے بہت نمبر ایک ہے تاریخ عرب اور رسالہ رسولؐ
سے لیکر وفات تک کے حالات بتفریح و بسط اس کتاب
میں عاشق رسولؐ مصنف نے ایسے والہانہ انداز میں
لکھا ہے کہ اس کا مطالعہ بے حد بصیرت افروز ہے
کتابت کشادہ ہے، یوں تو آپ نے رسول مقبولؐ کی
صدہا سوانحعمریاں پڑھی ہونگی، لیکن اس کا مطالعہ
آپ کی حیات دینی میں خاص جوش پیدا کرے گا
ضخامت ۶۰۰ صفحات قیمت مجلد عہ ۱۲ر
رعایتی مجلد ۱۰ر محصول ڈاک ۹ر کل ۱۴ر

## چھیانوے اولیاء

کرام کے حالات ان کی کرامات، ان کے خوارق
ان کی تعلیمات انکی والہانہ تبلیغ اسلام ان کے
اوراد و اذکار ان کے اسرار باطنیہ، انکی الوہیت
کا انکشاف اس کتاب سے ہوتا ہے اس کا نام
بھی تذکرۃ الاولیاء ہے، یہ وہی وہ کتاب ہے
جس میں اکابر اولیاء اللہ کے حالات ہیں، اسمیں
ہندوستان کے بھی ہیں ایران کے بھی، عراق کے بھی
ہیں اور شام کے بھی، حجاز کے بھی ہیں اور یمن کے بھی
مشرق قریب کے بھی ہیں اور بعید کے بھی، یہ ضرور ہے
لوگوں کی آمیزش، بڑی تقطیع ضخامت ۱۰۰۰ صفحات
قیمت مجلد عہ رعایتی مجلد عہ محصول ڈاک ۱۴ر

## تاریخ حبیب الٰہ

حضرات کرام کے حالات ہر طبقہ کے اور ہر خیال کے لوگوں نے لکھے ہیں، بعض نے خوارق کو اہمیت دی ہے، بعض نے معجزات کو بڑھا کیا ہے بعض نے ضعیف مگر موضوع روایات سے بزم میلاد کو گرما گرم کیلئے لیکن علمائے دیوبند سے جس عالم نے سیرت حبیب پر قلم اٹھایا ہے اس نے ہر چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سے بڑی روایات اور ہر واقعہ کو بغیر سند لیے اور تحقیق کے نہیں لکھا، اس دیوبندی میلاد میں کوئی روایت اور کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوتا جو ذرہ بھی تنکید علیہ سے مذکورہ کتاب ایسی ہیئت کو ملحوظ رکھکر لکھی گئی ہے، ضخامت ۳۰۰ صفحات قیمت مجلد ۱؎ رعایتی مجلد ۱؎ محصول ڈاک ۸ر کل ۱؎

## تاریخ مدینہ منورہ

سلطان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ایک نادر تحفہ ہے صد فوٹو نہر مدینہ و حدیقہ حضور اقدس و نقشہ طلاف روضہ و مسجد نبوی، کوئی مسلمان ہے جسے آقائے نامدار کے شہر مقدس مدینہ کے حالات پڑھنے کا شوق نہ ہو یعنیاً ہر مسلمان جس کو حضور سے محبت ہے اسے شہر مدینہ کے تاریخی حالات پڑھنے کا شوق ہوگا، لہذا ہم نے صدہا تاریخ کی مستند کتابوں سے مدینہ منورہ کے حالات مذکرہ کیے یہ کتاب تیار کرائی ہے حضور اقدس کے عہد مبارک سے کر موجودہ سلطان مجاز تک کے تمام حالات کا اجتماع ہے بہت مقبول کتاب ہے،

قیمت ایک روپیہ، رعایتی ۱۲ر محصول ہر کاپی ۱؎

## تاریخ مکہ معظمہ

یہ وہ بینظیر کتاب ہے جس سے جزیرۃ العرب کے تمام مکانات حالات معلوم ہوجاتے ہیں، یہ اس وادی غیر ذی زرع کی مکمل تاریخ ہے جو سوا مرحوم کے باپ حضرت ابراہیم کا آباد کیا ہوا ہے یہ اس خطہ طہر کی تاریخ ہے جہاں اسکی سننے والے اصحاب فیل کو ابابیل سے سنگباری، ہر مسلمان جو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے اس قبلہ کی حقیقت سے واقف ہونا ضروری ہے اس کتاب میں تاریخ حج اور مناسک وغیرہ کی بھی پوری تفصیل ہے اور خانہ کعبہ، ارکان، مقام، زمزم، ابواب کعبہ اور ضروری مقامات کے فوٹو بھی ہیں

قیمت ۱؎ رعایتی ایک روپیہ محصول ڈاک ۸ر

## تاریخ شاہان آل عثمان

دیکھئے کہ کس طرح سلطان عثمان خان اول نے اپنی بیکسی کی حالت سے نکل کر سلطنت عثمانیہ کی بنیاد ڈالی اور کس طرح مسلمانوں کی مجاہدانہ برادری سے پہلی ہیرلی عیسائیوں اور دیگر دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا، عیسائی سلطنتیں نے اس اسلامی سلطنت کو کیا کاٹ کر دینے کے لیے کیا کیا منصوبے باندھے لیکن یہ ترک نے جس بہادری سے مقابلہ کیا وہ حیرت انگیز تھا، ایک طرف تمام دنیا کے عیسائی اور دوسری طرف عہد عجلاب، یہ آخر تک کس طرح ہوئی اس کتاب میں ۳۰ باکمال ترکوں کے حالات ہیں اور ترکان اعزاز کا بھی تذکرہ ہے

قیمت ۱؎ رعایتی ۱؎ محصول ۱؎ کل ۱؎

## تاریخ حریت اسلام

جس زمانہ رسالت عہد خلافت راشدہ اور خلفائے بنی امیہ، خلافت بنی عباسیہ عہد بنی امیہ اندلس، سلجوقیہ دولت سپاہیہ و غزنویہ کے علاوہ مصر، ترکی، الجزائر، مراکش و فرمانروایان مشہد، خاندان اتابکیہ خلافت دوسریان و عہد خلیفہ وغیرہ اور سلطان بادشاہان دکن سنہ ۱۰۰ تک ہندوستان کی سنہ تک استبداد و حق پرست فی کو زبردستوں کے بہت خیز جرارت آفرین اور ولولہ انگیز استقلال اور جوش انتہار کے حریت کو حالات اور عدل و انصاف حریت و مساوات کا ایمنہ مجلد کتابت ہے ۱۰ر صفحہ کی ضخامت ہے قیمت مجلد تین روپے، رعایتی مجلد ۱؎ محصول ڈاک ۱۰ر کل ۱؎

## سلطان صلاح الدین

کی سوانح عمری جس سے آپ کو معلوم ہوگا، کہ کس طرح عیسائیوں کے سلاطین کو اور صفحہ ہستی سے مٹانے کا عزم کیا اور کس طرح صلاح الدین غازی نے تنہا ہر محاذ پر کے صلیبیوں و دشمنان اسلام عیسائیوں کو قیمت تاراج کر کے کئی کئی لاکھ روپوں کو خاک میں ملا دیا، کتاب کو پڑھتے پڑھتے سلاطین کی بہادری اور عیسائیوں کی سفاکی و زبردستی کے دردیں آپ کی آنکھوں کے سامنے آئیں گے جس سے آپکا مجاہدانہ خون جوشوں سے سرد ہے فی الفور گرم ہوجائیگا، اور آپ میں حریت و آزادی کا ایک خاص ولولہ پیدا ہوجائیگا، کتاب کے شروع میں سلطان کا فوٹو بھی ہے قیمت عمدہ رعایتی ۱؎ محصول ۱؎

## الفاروق

کیا اسلام تھے اور کیا ہم ہیں نتیجہ ہوا فاروق کی زندگی کے مقدس ایمنہ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق کی زندگی کے تذکرے حالات ہیں، یہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں مکانات نی ترین پیمانہ پر انہیں ہوا، نوشیروان کی فرضی روایات عدل پھیلانے کرنے والو ذرا اس عادل فاروق کے حالات پڑھ جو معلوم ہوگا کہ عدل کسے کہتے ہیں، مساوات مساوات کسے کہتے ہیں، اور ذرا اس جلیل المرتبت محبالی کی شان سادات تو دیکھو ہیبت المقدس میں شاہانہ داخلہ ہے۔ مگر کس طرح علماء سوار اور آقا ہاں بردار، جمہوریت کے سب سے بڑے بادشاہ کی سوانح عمری پر مشتمل ہے

۴۰۰ صفحے مجلد رعایتی خاص صرف ۱؎ محصول ۱؎

## الہارون

خلفائے عباسیہ میں جلیل القدر بادشاہ ہارون رشید کی سوانح حیات، اسیں ابتدا میں تاریخ عرب حالات عہد رسالت شجرہ نسب خاندان بنی امیہ بنی عباسیہ خلفائے راشدین کے حالات بنی امیہ کی تاریخ اس کے بعد عباسیوں کی تاریخ ہارون رشید کی تخت نشینی ہارون رشید کی خلافت کا کمال عروج، زوال خاندان برمکی، ہارون رشید کی خلافت کا آخری زمانہ، اور وفات، ہارون رشید کے بیٹے کے حالات، زبیدہ خاتون مکہ ہارون رشید کی سوانح عمری اور عہد دار تقائے اسلام کے تجدد واقعات، ضخامت ۱۲۴ صفحات قیمت ۱؎ رعایتی مجلد ۱۲ر محصول ۱؎

## الہامون

عباسیوں کا دوسرا دلاور بادشاہ ہارون الرشید کا جانشین، اسیں تاریخ عروج اسلام کے دل افروز واقعات ہیں مامون کی ولادت، تخت نشینی، اندرونی خانہ جنگی، بیرونی بغاوتوں کا قتل، عراق کی بغاوت دوسرے کورنروں کی بغاوت کرنا، بغاوت کا فرو، فتوحات ملکی، جزیرہ، قبرص کی فتح، دولت سلطنت، خزانہ خانہ، مامون کی حوصلہ افزائی، آئین سلطنت کے وجوہ، دواوین علمی، طب، فلسفہ، مجالس، مامون کے عہد کے مسلمہ واقعات از حضرت علامہ شبلی مرحوم، ضخامت ۲۰۰ صفحات، قیمت رعایت ۱۰ رعایتی ۱۰ر محصول ۱؎

## امام ابوحنیفہ

کے حالات پڑھنے ہر حنفی سلمان کے لیے ضروری ہیں کیونکہ ان کی نسبت پردہ فراموش کرتے ہیں ان کے حالات سے بے خبر رہنا بہت ہی نامناسب ہے یہ شرف انسان علامہ شبلی مرحوم کی تصنیف ہے امام صاحب کے حالات علمی کارناموں، مناظروں اور دقیقہ رس سلمانوں کو دقیقہ رس مسائل کے معلوم کرنے کے لیے سب سے بہتر کتاب ہے فقہ کی تدوین کے سلسلہ میں ایسے ایسے نکات علمی بیان ہوئے ہیں، جس سے آدمی عش عش کر رہ جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے امام صرف کا بابہ الاتباع ہی فن ہے

قیمت رعایت در رعایت ۲ر محصول ۱؎

## پانچ برگزیدہ صوفی

امام غزالی، تصوف کے سب سے بڑے علمبردار اور واقف اسرار نہانی بزرگ کے حالات قیمت رعایتی ۱؎

مولینا روم، مثنوی ہست قرآن در زبان پہلوی، منتخب مثنوی قیمت رعایتی ۱؎

حافظ شیرازی، وہی شیدا زما صاحب فال تناء جس کے دیوان کا خانہ صحیح ترجمہ رعایتی ۱؎

شیخ سعدی، جن کی گریا، گلستان اور بوستان آج تک دنیا میں ہمک رہے ہیں رعایتی ۱؎

امیر خسرو، سوخوانان صوفی صافی جن کی زندگی غریب پرور خان تھی، رعایتی قیمت ۱؎

سب کا ایک جگہ رعایتی قیمت ۱؎ محصول ۱؎

## شہید کربلا

اس کتاب میں شہادت امام حسین علیہ السلام کے سچے واقعات نہایت تحقیق و تدقیق کے بعد درج کئے گئے ہیں اور ابتدا سے لے کر انتہا تک اس دردناک تاریخ کو نہایت مرتب کے ساتھ بیان کیا ہے یزید کی تخت نشینی سے اس دردناک باب کا افتتاح ہوتا ہے حضرت امام حسن کو زہر دیا جانا، ترک وطن، امام مظلوم کی روانگی کوفہ کی خراب حالتوں کا معلوم ہونا، کوفہ میں جام شہادت نوش فرمانا، اہلبیت پر مظالم یہ کتاب کربلا کی نہایت دردناک تاریخ ہے اور آخر میں حضرت حسن نظامی کے نثر کے مرثیے تو غضب کے ہیں

قیمت فی جلد ۸ر محصول ۱؎ رعایتی ۷ر

## مظلوم کربلا

حضرت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ شہادت یوں تو ہزاروں کتابوں میں موجود ہے لیکن کتاب مظلوم کربلا اپنی نوعیت میں جداگانہ ہے، مخزن سادات پیر لینا سید سردار علی صاحب کے جذبات کا مجموعہ ہے، اسمیں دس مجلسیں ہیں اور ہر مجلس اس قدر درد ناک ہے کہ خون کے آنسو رلا دیتی ہے، ۵۰ صفحہ کی ضخامت ہے، ایک عجوبہ چیز اسمیں یہ ہے کہ، اکثر مقدس مکی فوٹو بھی شامل ہیں، روضہ حضرت علی، مجمر روضہ حضرت علی، روضہ حضرت امامین، باب گاہ امام پر غزاداری، شہر کربلا، قبہ و مجمر حضرت امام، بنیاد مقدس کاظمین شریف، قیمت ہر رعایتی ۴ مصول ۱

## بارہ مجالس

وعظ کی آسان اردو میں سب سے پہلی کتاب ہیں حزب بارہ مجلسیں ہیں (۱) ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت (۲) توحید (۳) توحید کے پرولے (۴) ثبوت رسالت (۵) ختم نبوت و رسالت (۶) فضائل رسول (۷) اسوۂ حسنہ رسول محترم (۸) محبت رسول (۹) فضائل و اخلاق و حسن معاشرت (۱۰) اسلامی وحدت گیارہویں مجلس اسلام میں عورت کے حقوق (۱۲) واقعات کربلا، یہ بہت ہی مقبول کتاب ہے اور آسان و فنون میں سب سے بہتر اسمین وعظ ہیں قیمت مجلد ایک روپیہ رعایتی مجلد ۱۲ مصول ڈاک ۱

## گھر کا مولوی

یہ بیجا وعظ کی بے نظیر ہے جو حضرت مولانا اصغر صاحب کی مرتبہ ہے اس میں تقریباً ستر رسالے ہیں جمین تمام امراض روحانی حرص، حسد، حب دنیا بخیر، چوری، تہمت بدگمانی بخل، طمع، ظلم غصہ، غماری، زبان، زنا، لواطت وغیرہ سود، سوال، ریا، شان، شوکت احسان جتانا، شرک، شراب، غیبت فحش، افضل حج، کینہ، مزامیر، منافق، نفاق، نوحہ، خود پسندی حق العباد پر پر زور واعظ ہیں اور ساتھ ہی حکایات الصالحین بھی ہیں، نفاست فری تقطیع ۴۰۰ صفحات مجلد قیمت ہیر رعایتی ۱۳ مصول

## حقایق اسلام

اس کا دوسرا نام الکلام المبین ہے، حسین معاندین اسلام کے عقائد باطلہ کی دلائل طریقہ پر تردید کی گئی ہے اور اسلام کے محاسن کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے نیز خدا تعالیٰ کے واجب الوجود ہونے حضرت محمد رسول اللہ کے نبی برحق ہونے اور قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کے متعلق بہت سے عقلی دلائل لکھے گئے ہیں، یہی وہ کتاب ہے جو فتنہ ارتداد کے زمانہ میں معاندین اسلام کے گلے کا پھندا بنی رہی، بہت مقبول اور مدلل نقلی و عقلی ہے قیمت ۱۲ رعایتی مجلد ۱۰ مصول ڈاک ۱

## شرح مثنوی مولینا

روم مثنوی شریف کی جلالت شان محتاج بیان نہیں، ایسی وہ کتاب ہے جو اجل عالم تصوف کی جان ہے، یہی کتاب ہے جو تشنہ کامان طریقت کو جام معرفت پلاتی ہے، یہی وہ کتاب ہے جس نے دنیائے تصوف شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک سیراب ہو رہی ہے کوئی صوفی صافی ایسا نہیں جو اس کتاب سے مستغنی ہو، صوفیوں کو اسکی ضرورت فاضلوں، لیکچراروں، فقیروں، اڈیٹروں کو اسکی ضرورت غرض ہر قسم کے لوگوں کو ہر گھڑی اس کی ضرورت ہے، ضخامت بڑی تقطیع ۵۰۰ صفحات قیمت مجلد رعایت ور رعایت ۱۲ مصول ۱۲

## شرح کریما اردو

حضرت خواجہ سعدی شیرازی کی مقبول کتاب کریما کو کونسا مسلمان ہے جو نہ جانتا ہو، اخلاق پند و موعظت کے مضامین اس سے بہتر کل اور جامع کسی اور کتاب میں نہیں تشریح کریما میں پہلے فارسی اشعار ہیں اسکے تحت میں عام فہم اردو نظم میں ترجمہ ہے اسکے بعد نثر میں الفاظ کے معانی، پھر لغات مشکلہ کی تفصیل درج ہے، پھر مضامین کی شرح آسان اردو میں اور پھر قرآن و حدیث سے تطابق، اور ساتھ ہی اولیائے کرام اور صلحا کے حکایات درج ہے، بچوں کو نیک چلن اور عالی خیال بنانے کو یہ کتاب ضرور پڑھانی ہے، ۱۲۰ صفحہ قیمت ۲ رعایتی ۴

## فارسی بول چال

بلا استاد کی مدد کے چند روز میں فارسی سکھلانیوالی کتاب، یہ فارسی بول چال جسے پنجاب یونیورسٹی سے علم فارسی کی اعلیٰ ڈگری حاصل کئے ہوئے دو فاضل حضرات نے سالہا سال کی مدرسی کے بعد فارسی زبان میں لیاقت حاصل کر سکتا ہے شروع کتاب میں فارسی کے مفرد الفاظ کو گریمر کے لحاظ سے اور مرکب کے ساتھ درج کیا ہے اس کے بعد مرکب الفاظ ہزاروں کی تعداد میں لکھ کر ہر قسم کے کاروباری خطوط کے نمونے، عنایتیاں، چٹھیاں، تبادلہ داری مبارکبادی تقریب وغیرہ کے نمونے اردو میں ترجمہ قیمت ایک روپیہ، رعایتی ۱۲ مصول ۱

## کریم اللغات

فارسی زبان کے ۲۰ ہزار الفاظ کے لغات کی سستی کتاب، آپ کو ہرگز بھی نہیں ہوتی کہ آپکی زبان اور روزمرہ بول چال میں کتنے فارسی کے الفاظ ہیں، جو آپ روزمرہ بولنے کے ہیں ان کے صحیح معنوں سے آپ واقف نہیں اور بعض مرتبہ ان کا محل استعمال غلط ہوتا ہے اور پڑھے لکھے لوگوں میں جب کسی وجہ سے غیر فہمی ہوتی ہے تو بہت غصہ آتا ہے، اتنی بڑی بات کے لئے ذرا سی تکلیف گوارا کیجئے، جدید کریم اللغات منگا کر اپنے مطالعہ میں رکھئے دو چار مہینوں میں آپکی بول چال اور تقریر بہت نہایت موزوں برجستہ اور بمحل الفاظ آجائیں گے ۲۰۰ صفحات قیمت مجلد ایک پیسہ رعایتی ۱۲

## امتیازی معاشرت

ہر وہ قدم جو خدا کے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر اٹھتا ہے وہ عبادت ہے، روزہ نماز ہی عبادت نہیں، روزہ نماز کا بھی یہی مقصد ہے کہ انسان اچھا انسان بنے اور دنیا کے بسنے والوں کے لئے خدا کی رحمت ثابت ہو اسلامی معاشرت بھی عبادت کی طرح تمام ادیان سابقہ سے نہ صرف افضل ہے، بلکہ دنیا کے لئے آیہ رحمت بھی کاش مسلمان اسلامی احکام کے صحیح متبع ہوتے اس کتاب کے پڑھنے کے بعد انسان بہترین انسان، کامل مسلمان، اچھا شہری، شریف ہمسایہ مخلص محب وطن بہترین شوہر، اچھا، وفادار اور بہترین لیڈر بن جاتا ہے قیمت ۱۲ رعایتی، ۹ مصول ڈاک مدرکل ۱

## اسلامی زندگی

مسلمانوں کو دینی جذبات کے ساتھ دنیاوی اصلاحات سے آگاہ کرنیوالی اردو کی شاندار کتاب ایک مسلمان کی زندگی کے ڈھائی سو دینی اور دنیاوی پہلو اس کتاب میں دکھائے گئے ہیں، اس کے علاوہ اسلامی تمدن اسلامی معاشرت اور زندگی میں روزانہ پیش آنیوالی اسلامی ضروریات خواہ انجماعات سے تعلق ہو یا معاملات سے، تعلقات سے ہو یا فرائض سے خواہ کچھ بھی ہو اس کتاب میں موجود ہے ایک مسلمان کے پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک اور مرنے کے بعد تک جن باتوں کا جاننا ضروری ہے وہ سب اس کتاب میں ہیں قیمت چار رعایتی قیمت ۴ مصول ۸ ر ۱۲

## میاں بیوی کے فرایض

بچے گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے، اگر آپ کی بیوی سلیقہ شعار اطاعت گذار ہو، آپکا گھر فردوس بن سکتا ہے اگر آپ بیوی کے فرائض باحسن ادا کرتے لیکن دشواری یہ ہے کہ ہر گھر میں افراط و تفریط ہے کہیں میاں میں تو اپنے گھر کے مختار کل اور بیوی کی کوئی حیثیت نہیں کہیں بیوی ہیں تو سادات کی علمدار اور میاں ہراساں ہر انداز میں تفوق یا برابری چاہنیوالی، یہی وجہ ہے کہ ہر گھر دوزخ بنا ہوا ہے اسی چیز کو مدنظر رکھ کر حضرت پیر نے کتاب میاں بیوی کے فرائض تیار کرائی تاکہ فریقین اپنے اپنے فرائض پہچانیں، اور خدا کی رضا حاصل کریں، قیمت ۸ رعایتی ۱۰ مصول ۱۰

## دہلی کا دسترخوان

دہلی کی ایک ممتاز خاتون کی تحریر کردہ کہانا پکانے کی بہترین، آسانی کس قدر جلد مقبول ہوئی، بہت جگہ دہلی کا دسترخوان وہ مہمل اور آسان کھانا پکانے کی کتاب ہے جس سے بیحد بیوی بھولی بھولی بچیاں، نا فہم عورتیں اور مرد بھی بآسانی مکمل دعوتوں میں اچھے کھانے کھا لیتے ہیں اور پکا لیتے ہیں، یہی وہ کتاب ہے جو ہندو اور مسلمان دونوں میں مقبول ہے اور روزانہ خاصی اچھی تعداد میں فروخت ہو رہی ہے اسمین باورچی نہ رکھنا اہتمام برتنوں کا سلیقہ اور کھانا پکانے کا مہذب طریقہ بھی بتلایا ہے بچے تو بچے یہ کہ یہ کتاب شادی کے جہیز کا جزو شامل ہے، قیمت ۸ رعایتی ۷ مصول ۷



یہ ست کتابیں محمدیہ بک ایجنسی دہلی سے منگائیے

## مبلغ دو عورتیں

حلیمہ خاتون وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنی خداداد ذہن سے مذہبی معلومات حاصل کی اور پھر مرتد ہوئی اس کے بعد اسلام قبول کیا تو اس شان سے کہ ۴۰ دوایانی پنڈتوں سے مناظرہ کیا، اور آخر کار آغوش اسلام میں آگئی ۱۲ر

**صادوتری** یہ ہندو جج کی استری ہے جس نے پنے علم اپنی ذہانت سے اسلام کو دیکھا، پرکھا سوا زندہ کیا، اس کے فطری قوانین نے بالآخر جوہ لیا، پھر نہ صرف یہ کہ خود آغوش اسلام میں آئی بلکہ اپنے ساتھ سارے خاندان کو راہ ہدایت دکھائی قیمت ہر دونوں کی رعایتی قیمت ۱۴ر

## عروس سمرنا

طیفہ خانم سمرنا کی وہ حسین دوشیزہ جو خانہ سطنے کمال پاشا کی جرات اور اسلامی غیرت سے سحر ہو کر جمالہ عقد میں آئی، اور سمرنا کی فتح میں اس غیور دیہاد نے خاتون نے وہ دلیری اور شجاعت کے جوہر دکھائے کہ عہد سلف کی یاد تازہ ہوگئی

یہ کتاب اسی حسین و جری خاتون کی لائف ہے، جو بہت ہی دلولہ انگیز پیرایہ میں لکھی گئی ہے حضور ضا سمرنا کی فتح اور یونانی ہیرو پر مظالم بہت صبر آزما اور جوش انگیز ہیں، ہے قیمت ہر رعایتی ۴ر اور کتابوں کے ساتھ

## گروہ مشاہیر

مصنفہ مولانا فخر الکھنوی، تاریخ نگاری میں مولانا مرحوم کو جو شہرت ملی ہے وہ یگانہ روزگار ہے اور تحریری دلنشینی جو انکی تصانیف کو سرمہ بین شاید ہی کسی دوسرے مصنف کو حاصل ہو، اس کتاب میں حسب فیل مشاہیر کے حالات ہیں، محمود و ایاز، علی بیگ، عجم بن منتی، قوم جیلیا، ہرقل، ابو القاسم ابن سینر، حسان بن ثابت انطاطوں، ابو حنیفہ، امام الپ ارسلان، امیر علی خیر شیرخیتائی، ان مشاہیر کے حالات پڑھنے سے معلومات میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ لطف اٹر بھی ہے،

قیمت ہر جلد رعایتی ۱۰ر محصول ۱ر

## نادر خواتین

جنوں نے اپنے ہمن عالمانہ ہے اور اپنے خواتین کی سلطنت فرماں سے روشن ہی جنہوں نے بہادر اور اعلیٰ خواتین کی قربانیاں کند کر دی ہیں جنہوں نے وار مذہب حسن جو انوں کے جہاز کے جہاز بنا بنا چاندی صورت پر قربان کر ڈالے اس کتاب میں ۳۰ ایسی خواتین کے حالات ہیں جن کے نام یہ ہیں زبیدہ خاتون، ام المؤمنین، مصنفہ، محمد زبدہ، رابعہ شاعرہ، شہدہ کاتبہ، علیہ بنت مہدی فقری الذری، خدیجہ بنت القیم، ام ابی مریم، فاطمہ فقیہہ، فاطمہ بنا پوری، زلیخا مکلمہ مصر بلقیس ملکہ سبا ملکہ زنوبیہ، ام ابان، نوار، ملکہ اسلام، حلیمہ ام سلمیٰ سی رلس ملکہ ستیرا، قاہرہ، ہند، اوغا وغیرہ

مجلد ۶۰۰ صفحات قیمت ہر رعایتی ۱۲ر محصول

## سلسلہ تعلیم الاسلام

جس کو مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لیے علامہ حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے تالیف فرمایا، اس کے پانچ حصے ہیں، اول قاعدہ ہے، اس کے بعد تینوں حصہ سین عنانہ کا ابتدائی حصہ اور عبارت دوسرا حصہ اسین عنانہ کی تفصیل اور خاتمہ کا بیان تیسرا حصہ اسین عنانہ کی اخلاقی باتیں اور روزہ نماز کا بیان چوتھا حصہ اسین بیع زکوٰۃ، حقوق العباد وغیرہ اب تک ان رسائل کی تعداد تین لاکھ چون ہزار شایع ہو چکی ہے اور مسلمانوں کی کوئی کتب ایسا ہو، جہاں یہ نہ پہنچ نہ ہو، پانچوں حصے ایک جلد اصلی ہدیہ مجلد ہر رعایتی مجلد ۱ر محصول

## اسہل القرآن

یہ قاعدہ طبی ایجاد ہے اس کے ذریعہ سے چار برس کا بچہ چھ مہینے میں صرف دو تین گھنٹے کی محنت سے قرآن شریف اور اردو کی کتابیں پڑھ سکتا ہے اس قاعدہ میں رٹنے کی طرح رٹنے کی ضرورت نہیں، بلکہ حروف کو ذہن نشین کرنے کے طریقہ بتائے گئے ہیں ابتدا میں حروف تہجی کے لحاظ سے پچاس اشتہاری تمرینیں دی ہیں، اس کے بعد الف سے، پھر دو حرفی سہ حرفی، چہار پنج حرفی الفاظ اور ان کے معانی درج ہیں، اکثر الفاظ کے ساتھ ساتھ معانی پڑھی عبور حاصل ہو آخر میں قرآن شریف کی بائیس آیتیں ہیں، رعایتی ایک روپیہ کی چھ جلدیں محصول

## ختم القواعد

یہ عربی کا وہ طبی قاعدہ ہے جس الف بے تے پڑھ لینے کے بعد دو کتابیں صرف ایک مرتبہ ذہن نشین کرنے پڑتے ہیں، اور بچے خود پڑھنے لگتا ہے مولف نے کچھ ایسی پرانے اور سہلانے کی کنجی اسین رکھی ہے اور کچھ ایسے گر بتلائے ہیں، کہ نا تجربہ کار کو نکات نہ شناس کو، اب شاید ہی کوئی بچہ ایک فقہ اسین پڑھ لینے کے بعد دوسرے کسی قاعدہ میں پڑھنا گوارا کرے یہ قاعدہ مقبول عام ہو گیا ہے کی ۲۰۰۰۰ چھپ لیے، ایک روپیہ کے سولہ اور پانچ روپے کے سو ہیں، اب رعایتی قیمت ایک روپیہ کی بیس جلدیں، محصول ڈاک ۸ر فی جلد ار

## یسرنا القرآن

قرآن شریف پڑھانے کا وہ مقبول اور بہترین قاعدہ جو ہر سال تین چار لاکھ بک جاتا ہے اور جو مدت اس کی خوبیوں سے واقف ہیں وہ اسی کو مانگتے ہیں، بہت ہی آسان قاعدہ، اس سب سے بڑھ کر کتابت کی خوبی ہے، یعنی نقطے، زیر، زبر اور حروف مفردات کے پہچان لینے کے بعد مرکبات کو بتانے کی مطلق ضرورت نہیں رہتی، مصنف کا دعویٰ ہے کہ قاعدہ پڑھنے کے صرف چھ گھنٹے میں بچہ ناظرہ قرآن شریف پڑھنے لگتا ہے نہایت ۴۰ صفحات، قیمت رعایتی ایک جلد ۱ر اور ایک درجن کے آٹھ آنہ کا محصول ۱ر

## خواب نامہ صدیقی

ہے خواب کی تعبیر کیا ہے، یہ بات دریافت کرنے کے لیے آپ کتنے پریشان ہوتے ہیں جب آپ کے گرد و پیش کوئی صحیح تعبیر بتانے والا نہیں ملتا، اول تو لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ایسا کامل جو صحیح تعبیر کہہ سکے یا خواب کے مفید و مفید اثرات سے اطلاع دے سکے اگر آپ اپنے خواب کے صحیح اثرات معلوم کرنا چاہیں، تو خواب نامہ صدیقی ساتھ رکھیے، یہ عجیب و غریب فن تعبیر خواب میں، بایں ہمہ ایسی خواب کی تعبیں نازل ہوئی ہیں، تعبیر خواب، دنوں کے اثرات، وقت کے اثرات پیٹ کی خرابی، نیابت کا اثر نصف خواب منعکس ہوتا ہے، قیمت ہر رعایتی ۱ر محصول ڈاک ۱ر

## فالنامہ ناصری

ہر کام شروع کرنے سے پہلے اس طریقہ پر یہ کہ کہ انجام کار کیا ہوگا، تاکہ اس انجام اگر ٹھیک نہ ہو تو اسکو ترک کر دیا جائے، اسین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کی کتاب تخارہ قرآنیہ کا ترجمہ ہے اور اس کے علاوہ فرحۃ الاحبا یعنی فالنامہ پنجتن، فالنامہ اولیائے کرام، فالنامہ غوث الاعظم، فالنامہ دیوان حافظ، فالنامہ مثنوی شریف شامل کر دیا ہے، یہ فالنامہ بہت ہی مقبول ہے اور اب تک اسین ایسے ٹھیک جواب ملتے ہیں، جو خیال و یاد فالنامہ میں نہ ہوں، اس لیے یہ ہی بہت زیادہ بکتا ہے

قیمت ہر رعایتی صرف ۸ر محصول ۸ر

## فن خطابت

اگر مذہبی حیثیت سے آپ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں، اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی، اگر آپ کی گفتگو میں نیرنگی نہیں ہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو، تو کتاب فن خطابت ملاحظہ فرمائیے اور اس کی ہزار ہا ہدایتوں پر عمل کیجیے اور پھر دیکھئے کہ الفاظ طلسم بنائیں گے آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی تیزی پیدا ہو جائے گی، مجلس اور محافل کے لوگ آپکو اپنی آنکھ نہیں پر بٹھائیں گے اور ہزاروں کے مجمع میں آپ تقریر کریں گے

قیمت ہر رعایتی ۸ر محصول ڈاک ۸ر

## درس معاشرت

معاشرت کی اصلاح کے سلسلہ میں نواب ناظم کا یہ مجموعہ ایسی موثر تقریر پر مشتمل ہے جو شایع ہوئے کہ ہاتھوں ہاتھ نہ اپنی جگہ ایک کافی و درس عبرت ہے اور ہر انسانہ اسلامی طرز معاشرت کی منہ بولتی تصویر ہے افسانے کے عنوان یہ ہیں، علی ہمت خواجہ کرین کے کہنے، شہید رسوم، بیوفائی کے روز عید کے دن شادی، تقدیر کی گردش، بچے کی بربادی، عذرا کی سرگذشت، احساس فرض اور محبت، انیاز کا پھل، ہر افسانہ بہت ہی موثر اور دلچسپ ہے،

قیمت ہر رعایتی ۸ر محصول ڈاک ۸ر

## عورت

یہ لوگی سچی پرحسن کی رعنائیاں دیکھنے سے چلا جمعیہ تاز کے تمام پوشیدہ رازوں سے واقف ہو جائے اور یہ صرف ہی صورت میں ممکن ہے جب آپ کی عورت پڑھ لیں، اس کتاب میں یورپ و امریکہ کی بہترین صنفی کتابوں کا عرق کھینچا گیا ہے عورت کی نسوانی زندگی کا مکمل فوٹو ہے عورت کے پوشیدہ اعضاء جسم عورت کی فطرت، عورت کی تربیت عورت کے اغراض حسن کی خوبیاں، خوبصورت عورت کی زندگی کے متعلق کوئی پوشیدہ بات ایسی نہیں ہے جو اس کتاب میں نہ ہو اس کتاب میں دو سو کے قریب رنگین فوٹو بلاک اور دلچسپ تصویریں، قیمت عارضی ۱۲ر محصول ۱ر

## شب نامچہ عروسی

ایک مست شباب دوشیزہ کا شب نامچہ ہے اور سہاگ کی چند راتوں کا وہ سرشار اور کیف انگیز الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ پڑھتے پڑھتے مسکیاں بھرنے لگتے ہیں، یہ صرف چند رنگا رنگ الفاظ کا مجموعہ ہی نہیں ہے بلکہ ازدواجی مسرتوں کے پوشیدہ راز اسی کتاب سے معلوم ہوتے ہیں اتنی دلچسپ اور صنفی معلومات سے پر شادی کی کوئی دوسری کتاب ہو، شباب و عروسی میں ڈوبکر کے پرکیف گہرائیوں کے ساتھ ساتھ گیان مکسی فوٹو بھی ہیں تاکہ دل و دماغ کے ساتھ آنکھیں بھی محظوظ ہوں، قیمت ایک روپیہ رعایتی ۱۲ر محصول ۱ر

## لذت شباب

شباب دوائی کی مستجاب و لذت شباب یعنی ایرانی کوک شاستر کا مطالعہ کیجئے جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ شباب کو عرصہ دراز تک کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں عورت کے تاثرات کیا ہیں جس کی مدد سے کس طرح لطف اندوز ہونا چاہئے، گلزار شباب کس طرح وقت خزاں ہوتا ہے شباب کی روشنی ہوئی دیوی کس طرح منتی ہے، عورت اگر عورت سے اور مرد اگر مرد سے اپنی خواہش پوری کرے تو کیسے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں، لذت شباب میں سرمہ ان شباب کی جملہ نازہ بخشنے کے لیے صد ہا عجوبہ نسخے ہیں ۸۰ فوٹو بلاک کی ہیں، قیمت ایک روپیہ رعایتی ۱۲ر محصول ۱ر

## برتھ کنٹرول

عورت کی شباب آفرین لذت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ تم اس کے حسن و جمال کے خزانہ کو محفوظ رکھنے کا راز سمجھ لو، اولاد کی کثرت سے نہ صرف حسن کے بلکہ جمال پر خزاں چھا جاتی ہے بلکہ زوجہ والدین کے لیے ایک مستقل پرورش سر بار ہو جاتی ہے اور انسانی ازدواجی ذوق و لذت سے محروم ہو جاتا ہے دور حاضرہ کا ذول ایک حضرت اگیز علمی کتاب ہے جس کو پڑھنے کے بعد تمہارے سامنے زندگی کی ایک بڑی حقیقت بے نقاب ہو جائے گی اور نتیجہ کے ساتھ اولاد کی پیدائش تمہارے اختیاری ہو جائیگی قیمت ایک روپیہ رعایتی ۱۲ر محصول ۱ر

## کیف موصلت

دنیائے لطف و مسرت اور لذت و کیف میں انتہائی چیز ایک مرد اور جوان مرد کے لیے عورت سے موصلت ہے اور یہی وہ کیف افزا سرور ہے جس پر دنیا کا کاروبار ہے یونہ تو فطرت کی بے پایاں نعمتوں میں ہزاروں مہتابیاں ایسی ہیں جو صرف قانونی طریق پر دنیا کی آبادی میں اضافہ کرتے کرتے پھل بستے ہیں لیکن یہ زندگی تو جانور بھی گذار لیتے ہیں، بات تو یہ ہے کہ اس کیف پرور نعمتیات سے اس درجہ فیض حاصل کیا جائے جو زندگی حیات عالم سے بالاتر ہو یہ کتاب موصلت کے اس درجہ پر پہنچاتی ہے، جہاں لذت بھی لذت ہو، قیمت ایک روپیہ رعایتی ۱۲ر محصول ۱ر

## بہار شباب

صنفی کتابوں میں جس اسلوب بیان کو امتیاز رہا ہے وہ جذبات کی رہبانی یہ چیز مطالعہ کو لیے خواہ کتنی لذیذ کیوں نہ ہو، لیکن اصل فائدہ اس پروگرام کے اتمام ہے جس کے ماتحت وہ کرانسان جوانی حاصل کرتا ہو، کہ کرنا چاہتا ہے کہ یہ بالذات قائم ہو جائے بہار شباب میں ایسا ہی انتظام ہے جوانی کی کیف انگیزی اور اس کو دوام کرنے کے لیے بڑے بڑے مجرب طریقے، قاعدے، نسخے، ہدایات حفظ الصحہ کی ہزارہا باتیں، اور عورتوں کی اندرونی کیفیات کو مردوں پر آئینہ کر دیا ہے

قیمت ایک روپیہ رعایتی ۱۲ر محصول ۱ر

## شاہی کوک شاستر

جوانی شباب کے لیے شاہد ایام ہے اس کتاب میں جوع الشیخ نے لذت کے سر چشمہ عورت کو ایسے انداز میں پیش کیا ہے کہ وہ لذتیں جو ایک جوان آدمی کے ذہن میں عورتوں میں ہوتی ہیں شاید وہ اس کے اپنے بھی نہ ہوں، اور ابو ناشش نے عورت کے روئیں روئیں سے لذت ہی لذت ثابت کی ہے اور اسی طرح مرد کی قوت نہانی کو مزید طاقتور کرنے کے نسخے لکھے اور ہزاروں گر بتلائے ہیں، اور اسی علیحدہ کے سلسلہ میں حکایات و مثل جو بیان ہوئی ہیں، جو صدہا سطور پر لاکھوں مقولات مذہبی اور تجربہ سے زیادہ معنوی ہیں

مجسٹر کمال بیر رعایتی ۱۲ر محصول ۱ر

## دوشیزہ کی ڈائری

ایک دوشیزہ نازنین کے دل میں کس قسم کے پوشیدہ جذبات پیدا ہوتے ہیں شادی سے پیشتر کیا معلوم کرنا چاہتی ہے؟ شادی کے بعد اس کے لیے کن کن باتوں کا علم ضروری ہے حسن و شباب کی حفاظت کس طرح کی جاتی ہے اور دوشیزہ کی پرکیف زندگی سے متعلق اور بہار شباب کس طرح لوٹی جاتی ہے ان تمام باتوں کا جواب ایک دوشیزہ کی ڈائری میں ملیگا، ایک مست شباب دوشیزہ کی زبان سے ان تمام پوشیدہ جذبات کی تصویر کھینچی گئی ہے، فوٹو بلاک کی متعدد حسین و جمیل تصویریں کتاب کی زینت ہیں اور بھی اضافہ کر دیتی ہیں ضخامت ۵۰ صفحات تجربہ کار رعایتی ۱۲ر محصول ۱ر

## میاں بیوی نوک جھوک

اگر آپ حسین ملہمات ہوں اور ہر لطف لطیفہ ہوں تو خانگی زندگی کو پرکیف بنا دیتی ہے، اگر بیوی کی بدمزاجی نے وہ ناک میں کر دیا ہے اور گھر کی زندگی بے لطف ہو گئی ہے، تو گھر بار چھوڑ کر بھاگنے کی ضرورت نہیں، میاں بیوی کی باتیں نامی کتاب آج ہی منگا کر دو فوٹو پڑھنے ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں گے یہ وہ طلسمی تصویر ہے کہ اسکی زیارت کرتے ہی بیوی کا غصہ فرو ہو جائیگا، اس کے بعد میں اگر کبھی جھگڑا ہو تو ہمارا ذمہ بڑی دلچسپ کتاب ہے، قیمت صرف ۸ر رعایتی ۶ر محصول اک ۶ر

## شب عروسی کے افسانے

وہ لذیذ کتاب ہے جو ازدواجی زندگی کے تمام لذائذ گنوانے میں کامیاب ہوئی ہے اس کا دوسرا نام عروس نوچہ ہے، کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ کتاب کیسی دلآویز ہوگی، اور واقعہ یہ ہے کہ عروس نو کی طرح ہی، یہ کتاب حسین پر لذت اور معطر ہے، اسمیں شب عروسی کے متعدد افسانے ہیں، جتنے افسانے ہیں اتنے ہی طریق پر ازدواجی زندگی کی رسم سے بہترات میں مزے لوٹے گئے ہیں نقد باتیں یا کتابیں ہی نہیں ہیں بلکہ ہر افسانے پڑھنے اور جوانی کو پرکیف بنانے کا ایک مکمل عمل ہے متعدد فوٹو بلاک قیمت عارضی رعایتی ۱۲ر محصول ۱ر

## سہاگن کا سہاگ

سات سہیلیوں کا جمگھٹ، سات مست شباب لذت یاب راتوں کی لذیذ داستانیں، ان میں سب کچھ ہے جو تخیل کی لذت میں ہو سکتا ہے سہیلیوں کی پرلطف نوک جھونک محلات لکھنؤ کی خاص زبان میں شب عروسی کی داستانیں ازدواجی زندگی کے اہم ترین پوشیدہ راز، غرض کہ سہاگن کا سہاگ دنیائے صنفیات میں بے نظیر کی انوکھی کتاب ہے جس کو شادی کے ایک جلسہ میں سات دلہنوں نے بیان کیا، بڑی ہی لذت یاب اور پرکیف کتاب ہے متعدد حسین فوٹو بھی ہیں قیمت ایک روپیہ رعایتی ۱۲ر محصول ۱ر

## سہاگ رات

پڑھ لینے کے بعد شب عروسی کی سب باتیں معلوم ہو جائیں گی، اور بعد کی زندگی کا ایسا خوشنما نقشہ طیار ہو جائے گا کہ تمہاری زندگی دن عید اور رات شب برات ہو جائے گی، قابل شوہر ہو یا بیوی جو شادی کے پہلی رات سے آئندہ زندگی کو پرلطف بنانے کا پروگرام بنالے، جو عورت کی فطرت کو سمجھ لے اور بیوی کو محبوبہ بنالے اور اس طرح ازدواجی زندگی کو شاد کام کرے اس کتاب کے پڑھنے سے آپکی معلومات میں ایسا ہی پرلطف اضافہ ہو جائے گا، رنگین تصاویر قیمت ایک روپیہ رعایتی ۱۴ر محصول ۱ر

ہر ظہری ٹائم پیس، کلاک ریگولیٹ کرکے روانہ کئے جاتے ہیں اور اُسکے چلنے کی مدت کی ذمہ داری بھی ہماری ہے

# رعایت کا مبارک مہینہ

## جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

[illegible] صرف ماہ رمضان المبارک کی تخفیف شدہ قیمتوں کی بڑی فہرست اس سے پہلے پرچہ میں شائع کی جاچکی ہے۔ [illegible] فہرست کی فہرست پھر پیش کی جاتی ہے اگر آپ اس۔ رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو جلد سے جلد فرمائش بھیجئے ورنہ ممکن [illegible] موقع ایک سال [illegible] کا امریہ ارسال ضرور لکھیں۔ دیر کیلئے وقت رمضان المبارک کی رعایت کا خواہاں ضرور لکھیے۔ [illegible] ٹک فارغ [illegible]

[illegible] ٹیبل کلاک ریڈیم رعایتی قیمت



یہ گھڑی ہر طرح سے ٹیبل کلاک کا کام دیتی ہے اور اس کے علاوہ [illegible] گھڑی دیکھنے کے علاوہ [illegible] اکثر فیشن دوست لیڈیز اس گھڑی کو [illegible] بھی رکھتی ہیں کیونکہ اس میں [illegible] اسٹاپ کرتے ہیں وقت بتانے کی بھی پوری [illegible] ہمارا لگایا ہوا ہے جو سب سے بھی صحیح [illegible] ضبوط و دلکش، قیمتی [illegible] عمدہ ہے۔ رعایتی قیمت صرف [illegible] اسٹاپ عمدہ ریڈیم [illegible] بارہ آنے۔

[illegible] خوشنما و پائیدار رسٹ واچ



یہ گھڑی خوشنما اور پائیدار بنی ہوئی ہے۔ [illegible] اکثر فیشن دوست لیڈیز اس گھڑی کو [illegible] بھی رکھتی ہیں کیونکہ اس میں [illegible] اسٹاپ کرتے ہیں وقت بتانے کی بھی پوری [illegible] ہمارا لگایا ہوا ہے جو سب سے بھی صحیح [illegible] ضبوط و دلکش، قیمتی [illegible] عمدہ ہے۔ رعایتی قیمت صرف [illegible] اسٹاپ عمدہ ریڈیم [illegible] بارہ آنے۔

[illegible] فیشن خوبصورت رسٹ واچ



یہ گھڑی رعایت خوشنما سے فیشن کی نئی [illegible] ہوئی ہے اور [illegible] کرت سے رکھی جاتی ہے [illegible] لیڈیز بھی مضبوط گھڑیوں [illegible] ہے اور [illegible] صحیح بتاتی ہے۔ رعایتی قیمت صرف [illegible] اسٹراپ عمدہ ریڈیم [illegible] روپے چار آنے۔

[illegible] فیشن کی گولڈن رسٹ واچ



[illegible] اس آرائش کی [illegible] وری دیدہ زیب گھڑی [illegible] نفیس ظاہر میں [illegible] سکتا۔ [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

## کوہ ہمالیہ جہاں سونے چاندی اور لوہے کی کانیں ہوتی ہیں

وہاں اس قادر مطلق کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے وحاتوں کا ست لے کر یہ شلاجیت پیدا ہوتا ہے۔ ہم ایسے دشوار گذار مقامات سے منگا کر ۴۳ سال سے طب (ویدک) طریقے سے صاف کرتے ہیں

## جس کے ہزارہا سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں

رئیس، سنی، علما، طبیب وبید، ڈاکٹر اور مستند دواسازوں کا تعریف کردہ جریان وسلسل بول کو دور کرنیوالی طاقت بخش اکسیر اعظم

# اصلی شلاجیت

جس کے استعمال کرنے سے بوڑھے جوان اور جوان نوجوان بن جاتے ہیں، دو چار خوراک سے ہی فائدہ نظر آجاتا ہے، بدن سے سستی کمزوری یکایک غائب ہوجاتی ہے کچھ دن استعمال کرنے سے ہر قسم کی دہات کی کمزوریاں پتلا پڑ جانا پیشاب کے ساتھ دہات کا جانا، پیشاب میں شکر کا آنا، بار بار پیشاب کا آنا، مثانہ کی کمزوری نامردی ناطاقتی، کمر کا درد تھکن دماغی کمزوریاں درد سر، چکر آنا وغیرہ ہمیشہ کے لئے دور ہوجاتے ہیں اور منی (دہات) کو گاڑھا اور طاقتور بناتا ہے،

اسکے استعمال سے نیا اور صاف خون پیدا ہوتا ہے جسم میں طاقت آنکھوں میں روشنی بدن میں پھرتی چستی اور چہرے پر رونق آجاتی ہے، ایک خوراک سے ہی پیشاب کی جلن اور پیلی رنگت دور ہوجاتی ہے

صرف سات دن کے استعمال سے پرانے سوزاک کو آرام ہوجاتا ہے ایسے ہی خونی وبادی بواسیر کو بھی دور کرتا ہے ہر قسم کا ریاحی درد، ہاتھ پاؤں پسلی اور تمام اعصاب کا درد، چوٹ کا درد اور جسم کی ہر تکلیف دور کرنے کا بے نظیر علاج ہے

## عورتوں کی کمزوری اور پیشاب کے ساتھ سیلان وسفیدی دور کرنے میں بھی اکسیر اعظم ہے

سال بھر میں پانچ تولہ کھانے والے ہزاروں بھائی ایسے شاہد موجود ہیں، جو جسم کی ہر اندرونی وبیرونی کمزوری سے نہ محفوظ ہیں بلکہ ہر سال پہلے سے زائد اپنے میں چستی وچالاکی اور جوانی کی امنگیں پاتے ہیں

آپنے اپنی کمزوری دفع کرنے کے مختلف علاج کئے ہونگے، اگر اصلی شلاجیت کا آپنے استعمال نہیں کیا تو یہ ایسی کمی ہے جس کو آپ شلاجیت کھانے کے بعد ہی محسوس کرسکتے ہیں، بلاشک آپ کہہ اٹھیں گے کہ کاش اس سے قبل اس قدرتی عطیہ کی خبر ہوتی، ترکیب استعمال چھ زبانوں میں چھپی ہوئی ساتھ جاتی ہے، نفع کے مقابلہ میں ذرا قیمت تو دیکھئے،

۵ تولہ قیمت سوا دو روپے ۱۰ تولہ قیمت آٹھ روپے محصول ڈاک ۵ر ۴۰ تولے ۱۵/۸۰ تولہ ۹۳، محصول علاوہ

### ملنے کا پتہ ہمالیہ ڈپو، ہردوار - یوپی - ضلع سہارنپور

تصدیق جناب حکیم مفتی مولانا سید محمد قاسم علی صاحب صدر انجمن "الہلال مراد آباد فرماتے ہیں "شلاجیت فی الواقع بہت اچھا ہے اس کو استعمال کرایا مفید ثابت ہوا جویان کے

عبدالحسیب نے محبوب المطابع دہلی میں چھپوا کر شائع کیا




انتباہ:- آپ کا نمبر خریداری آپ کے پتہ کے شروع میں درج ہے جب تک اس حوالہ کے بغیر کسی شکایت کی تعمیل نہ ہو سکتی ہے نہ ہوگی ۔ منیجر

# بخاری شریف کا اردو ترجمہ چھپنے کو تیار ہے

حدیث شریف کی صحیح ترین کتاب بخاری شریف قرآن پاک کے بعد مقدس ترین کتاب ہے بخاری شریف سب کو معلوم ہے کہ عربی میں ہے اور عربی پڑھنے والے ہندوستانی مسلمان ایک فی ہزار بھی نہیں پھر اگر ان کو کوئی بھی عربی جملہ حدیث بتا دیا جائے تو ان کو کیا معلوم کہ یہ حدیث ہے یا نہیں اسلئے کروڑوں اردو خواں مسلمانوں کی قسمتیں چند عربی داں مولویوں کے ہاتھ میں تھیں اس سے ایک بڑا ضرر یہ ہوتا رہا کہ مختلف فرقہ کے علماء اپنے اپنے مسلک کے مطابق عوام کی رہبری کرتے تھے اور اس سے اختراقی کا بازار گرم ہوتا تھا ضرورت تھی کہ بخاری شریف کا اردو ترجمہ شائع کیا جائے۔

بخاری شریف بہت قیمتی کتاب ہے اور آجکل جبکہ مطبوعات کے لئے بہت آسانیاں ہیں اب بھی اس کی قیمت بچیس روپے ہے اور مترجم معہ عربی کا ہدیہ تیس روپے ظاہر ہے کہ اس قدر قیمت صاحب فن حضرات ہی دے سکتے ہیں عوام کا جذبہ استفادہ خواہ کتنا ہی بے چین کرنے والا ہو لیکن ہدیہ کا سوال سب سے اہم ہو جاتا تھا اسلئے اس کی بھی ضرورت تھی کہ بخاری شریف کا ترجمہ رسالہ مولوی کی طرح ہندوستان کے گاؤں گاؤں پہنچ جائے۔

خدا کی قدرت ضروری اور چھوٹی بڑی صدہا نہیں ہزارہا کتابیں مذہبی مسائل کی چھپیں اور بکیں لیکن محیط رسول کا یہ بے ہمتا نسخہ جس پر آج اسلام اور قوانین اسلام کا انحصار ہے ابھی تک یا تو عربی میں رہا یا مترجم ہوا بھی تو غریبوں کی دسترس سے بہت بلند، واقعہ یہ ہے کہ اس کا چھپوانا معمولی کام ہی نہیں تھا بڑے بڑے تاجر اپنا سرمایہ لگاتے شامل ہوتے تھے اور مجھ جیسے چھوٹے تاجروں کا نہ حوصلہ نہ ان کے پاس پیسہ۔

## وہ اپنا کام جس سے چاہتا ہے لیتا ہے

جہاں اس نے مولوی کو قبولیت عام کا درجہ دیکر اپنی شان کی عجوبہ کاری دکھلائی وہاں اندازہ ہوتا ہے کہ بخاری شریف کے ترجمہ کا کام بھی شاید اسی حکمت سے لے لیا گیا ہو، خیال تھا کہ بخاری شریف کا ترجمہ اس قدر سستا شائع ہو کہ ہر مسلمان اس سے مستفید ہو سکے ہر پہلو سے نفاست کو مدنظر رکھکر جب بھی حساب کرتا تھا تو لاگت پانچ روپے سے زائد ہی ہوتی تھی بہر حال خدا کا نام لیکر میں نے شروع کر دیا اور آج آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ اس کے تقریباً دس پارے ترجمہ ہو گئے اور ان کی کتابت ہی ہو چکی اور کام مسلسل ہو رہا ہے اب چھپائی اور کاغذ کا کام رہ گیا ہے جو مجھ جیسے مزدور اور بے مایہ کے بس کا کام نہیں اب اللہ ہزارہا خدائے اسلام خریداران مولوی میں سے صرف **ایک ہزار ایسے عاشقان رسول کو آواز دیتا ہوں جو اس مہینہ میں پانچ پانچ روپے اس نیک کام کے لئے دے سکیں** بہر کیا اتنے بڑے خدائی فدائیوں کے لشکر میں سے کیا ایک ہزار آدمی بھی آمادہ حصول حسنات نہ ہوں گے

## آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کا فائدہ بھی شامل ہے

چھپنے اور تیار ہونے کے بعد ظاہر ہے کہ اس کا ہدیہ دس روپے ہو گا کیونکہ تمام اخراجات طباعت و اشتہار ملا کر اس سے کم ہدیہ ہونا ہی نہیں چاہیئے ضخامت کا اندازہ ہے کہ بڑی تقطیع کے ۸ سو صفحات ہو جائینگے، ان تمام پیشگی روپیہ والوں کو یہ ترجمہ پانچ روپے میں ہی دیا جائے گا یہ اس کا دنیاوی فائدہ ہے، اگر ضخامت اندازہ سے کم ہوئی تو مجلد چربی بھیجی جائے گی محصول ڈاک کا چونکہ اندازہ نہیں ہے اس لئے اس کا وی پی کر دیا جائے گا جو بھائی اس کار خیر میں حصہ بنا چاہتے ہیں وہ اسی مہینہ میں روپیہ بھیج دیں ورنہ اگر ضروریات پوری ہو گئیں اور سبب الاسباب نے روپیہ کی کوئی اور سبیل کر دی تو پھر رعایتی اعلان بند کر دیا جائے گا۔

بخاری شریف اردو کی تین جلدیں ہوں گی جس میں سے پہلی جلد خدا کو منظور ہے تو شوال کے آخر یا ذی قعدہ کے شروع میں تیار ہو جائے اور دوسری ذوالحجہ کے آخر میں اور تیسری انشاء اللہ رسول نمبر کے بعد۔ جو صاحب اکٹھی لینا چاہیں وہ اکٹھی لے لیں جو صاحب علیحدہ جلدیں لینا ہیں وہ علیحدہ لیں منی آڈر میں اس کی تشریح ضرور کر دیں، محصول ڈاک کا بہر حال وی پی جائے گا

جن بھائیوں نے کتاب الاسلام کی قیمت پیشگی روانہ کی ہے انہوں نے مولوی اور حمیدیہ پریس کی دیانت کا اندازہ کر لیا ہو گا کہ ۸۰۰ صفحہ کا وعدہ ۱۳۳۶ھ کی کتاب وی انشاء اللہ بخاری شریف میں ہی آپ ہی دیکھیں گے۔

بخاری شریف کے ترجمہ کا نمونہ دیکھنا ہو تو مولوی کے ہر پرچہ کو دیکھ لیجئے ترجمہ کا یہی انداز ہے اس کی سلاست کے ساتھ یہ بھی التزام ہے شروع طلب حدیث کا ساتھ ساتھ الشرح ہی ہے

اگر آپ خود نہ لینا چاہیں تو زکوٰۃ کے روپیہ سے خرید کر نادار معلمین اور پڑھے لکھے مسلمانوں میں تقسیم کر دیجئے اس کا ثواب اس قدر زیادہ ہے کہ حساب نہیں جب تک کتاب باقی رہے گی جب تک اس معلم کا حلقہ علم قائم رہے گا اس کا مسلسل ثواب آپ کو ملتا رہے گا۔

تمام رقوم اس پتہ سے روانہ فرمائیے:- **عبد الحمید خاں مہتمم رسالہ مولوی دہلی**

# مقبول عام دین محمدی کے حنفی خطبے

## جو رمضان ۱۳۵۱ھ سے مزید ۲۰۰ مساجد میں پڑھے اور سنی جانے لگے

### یہی وہ خطبات ہیں جن کے پڑھنے اور سننے پر اہل سنت والجماعت کے سب عالم متفق ہو گئے

یہ مکمل دین ہے جس میں چھ خطبے ہیں، پہلا خطبے کے متعلق وعظ ہیں اور آخر میں نظم، اور پھر خطبہ ثانی، اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد مسلمانوں کی بہت ہی بڑی ضرورت رفع ہو گئی ورنہ جمعہ کا یہ عظیم اجتماع عربی خطبوں سے کچھ بھی نفع نہ اٹھتا تھا، اس کتاب میں ہر ماہ کے پانچ خطبے ہیں تاکہ جن ماہ میں پانچ جمعہ آتے ہیں ان میں پانچوں پڑھے جائیں اور جن میں چار آتے ہیں ان میں ایک کوئی سا خطبہ چھوڑ دیا جائے، اور فاضل خطیب نے فضائل الشہور سے ساتھ ہی مسلمانوں کے مذہبی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی وملی تمام ضروریات پر بہت ہی دلنشین انداز پر خطبات مرتب کئے ہیں اور عوام کی ذہنی کیفیات کو ملحوظ رکھ کر سادہ زبان تشبیل اور یہ کمالیات سے خطبات کو دلکش بنا دیا ہے اگر سعین پر نہ غالب نہ ہو اور ان جواہر پاروں سے تہی دست نہ جائیں پانچ سو اسی صفحہ کی ضخامت قیمت مجلد ڈھائی روپے رعایتی مجلد ڈیڑھ روپیہ محصول اک ۱۳ کل ۵

**ہر ماہ کے ۵ عربی خطبے ۵ اردو دلنشین اردو خطبے، اور پانچ دلکش نظمیں اور ۵ خطبہ ثانیہ ہیں**

فہرست عنوانات اردو خطبات

### محرم

نبرا توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت نبرا
نبرا ماہ محرم کی فضیلت اور عاشورہ کے روزے کا
نبرا ایمان اور ارکان ایمان کا بیان
نبرا نماز کی فرضیت تاکید اور اس کی فضیلت
نبرا وضو طہارت فرضیت وفضیلت نماز

### صفر المظفر

نبرا توکل کا بیان اور یہ کہ سب کچھ مقدر ہے
نبرا صبر کی برائی، سچائی کی خوبیاں، الیف قلب
نبرا پیغمبر خدا کی فضیلت، ان کی پیروی واطاعت
نبرا حضور قلب کی نماز اور جماعت کی تاکید
نبرا وجہ کی فرضیت اور فضیلت وآداب

### ربیع الاول مطہر

نبرا ذکر موت اور اس کے بعد کے حالات کا بیان
نبرا حضور کی ولادت باسعادت مجالس میلاد
نبرا رسول کریم کی بعثت کا مقصد دنیا کی اصلاح
نبرا رسول کریم کی ہجرت اور اسلامی فتوحات
نبرا گناہوں کی مغفرت اور توبہ کی ضرورت

### ربیع الثانی

نبرا مرنے کے بعد کے حالات اور دنیا کا اثر
نبرا موت کے بلند درجے، مقبل سے ہونے والے
نبرا اللہ کے نزدیک متقین کے درجے اور رتبے
نبرا موت کی تکلیف اور نزع کے حالات
نبرا وقت کی قدر اور نیکیوں کا تخمین

### جمادی الاولے

نبرا زیارات کی عبادت اور سونے وقت کا ذکر
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الانبیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کے لازم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور ان کی تعمیر کی قدر وقیمت

### جمادی الثانی

نبرا فضائل ضروریہ اور کھانے پینے کے آداب
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الانبیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کے لازم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور ان کی تعمیر کی قدر وقیمت

### رجب المرجب

نبرا زیارات کے سونے اور خواب کے بیان
نبرا قرآن مجید سے تدبر اور بیمار پرسی وتعزیت
نبرا بازار میں جانے کے آداب وتزئین لباس
نبرا نماز کے فضائل، حرج کا بیان
نبرا نماز آخرت، صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ

### شعبان

نبرا موت یعنی اور کار دنیا بدن کی حالتیں
نبرا موت آخرت کے بلند درجے، مقبل سے ہونے والے
نبرا اللہ کے نزدیک متقین کے درجے اور رتبے
نبرا موت کی تکلیف اور نزع کے حالات
نبرا وقت کی قدر اور نیکیوں کا تخمین

### رمضان المبارک

۱۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت وفضیلت
۲۔ روزوں کے آداب اور رمضان کے صدقات
۳۔ رمضان کی عبادتوں کا ثواب، ان کا الصاف
۴۔ لیلۃ القدر اختلاف اور اس کی تاریخ سے فیصلہ
۵۔ رمضان کے دنوں میں گناہوں کی تلافی

### شوال المکرم

۱۔ عید الفطر کا خاص خطبہ (۲ عید الفطر اور اس کے
۲۔ دنیا کی بے ثباتی بے وفائی اور قارون کا ذکر
۳۔ گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان، ان کی تعلیق
۴۔ ان کی سعادت اور دائمی
۵۔ توبہ کا کسی وقت رہتا ہے

### ذی قعدہ

۱۔ اللہ کی عبادت ہر مقام اور ہر زمان میں ہو سکتی ہے
۲۔ ہر ہر چیز مرنا باعث عبرت ہے
۳۔ فضل کا احتساب اور گناہوں سے اجتناب
۴۔ اللہ بندے کے بل اور ہر خیال کو جانتا ہے
۵۔ اللہ تعالیٰ کے کام میں بھی کہول کر خیرات کرتا ہے

### ذی الحجہ

۱۔ عشرہ اول ذوالحجہ کے فضائل وآداب
۲۔ عید الاضحیٰ کا خطبہ (۲ گناہ دلکھا نہ کرتے ہیں
۳۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر
۴۔ اختتام سال کے ساتھ نیکی کرنے کا ایک سال کا

---

**روز حساب**

**بچوں کے متعلق بھی**

ضرور یاد پرس ہوگی، کہ انکو
ضلع کے پسندیدہ دین سے واقف کیا یا نہیں
یا تو اس کے لیے تیار ہو جائیے اور یا بچوں کی
معاملات ان کے ذہن نشین کرائیے اور اس کا آسان
طریقہ یہ ہے کہ حمیدیہ پریس سے اسلام کی آمد دین
کتابیں منگا کر بچوں کو تدریجی طور پر پڑھا دیجے
ان آنکھوں سے دیں میں اسلام کی پوری تعلیم آگئی
ہے بہت صاف اردو میں چھپی ہے اصفہانی تمام
فہرست مضامین حسب ذیل ہیں۔

**اسلام کی پہلی** اللہ کی صفتیں، نتیجہ غیر
صحابہ، فرشتے اور متفرق باتیں ۲ صفحے قیمت ا
**دوسری** ایمان کا بیان، منکر کیر قیامت
پلصراط، حوض کوثر، حساب، احکام شرع، نماز، تیم
اذان اور اقامت کا بیان، ۴۰ صفحے قیمت ۲
**تیسری** نماز کی تفصیلات، فرائض نجوتہ
نماز میں، جنازہ، تجہد، چاشت اور عین، کسو
وخسوف و استسقا کا بیان ضخامت ۳۰ صفحے قیمت ۳
**چوتھی** مرنے کے بعد کے حالات، فاتحہ درود اور
ایصال ثواب، صدقہ فطر اور رمضان کا بیان
روزہ کے متعلق ذرہ ذرہ تفصیل ۴۰ صفحے ۴
**پانچویں**، زکوٰۃ کا بیان، فرائض، مصارف
زکوٰۃ کی تفصیل مصرف زکوٰۃ اور زکوٰۃ کے
متعلق پوری معلومات ۴۰ صفحات قیمت ۵
**چھٹی** روزے کا بیان، فضائل حج، مکہ کی تاریخ
فریضہ، واجبات، سنن، متفرق مسائل احرام
اور حج کی مکمل معلومات اور حج کا بیان ۱۲ صفحے
**ساتویں**، ارکان ایمان، شریعت کی پیروی
نماز کی قضا، اسلامی سلام، سیلاد، سنت، شریعت
ہجرت اور تسلیۃ القدر، اوراد و وظائف ۱۶۰ صفحے
**آٹھویں**، حقوق العباد، توکل، قرآن، درود
گناہ کبیرہ وصغیرہ، توبہ، موت، بیعت، دورہ
بدعات ایام، اور فضائل صحابہ کرام ۱۶۰ صفحے

**سب یکجا مجلد ہیں قیمت ۴ر**
مجلد صرف ایک روپیہ چار آنے میں مول لو اگر
علیحدہ علیحدہ نہیں مل سکیں

---

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا

# مولوی

جوہر اسلامی مہینے کی بارہ تاریخ کو حمیدیہ پریس دہلی کوچہ چیلاں سے شایع ہوتا ہے

جلد ۱۶ | بابت ماہ شوال ۱۳۵۱ھ مطابق فروری ۱۹۳۳ء | نمبر ۴

## خطبہ

الحمد للہ الذی خلق الانس والجان وجعل لہ الدین کاسلام خیر الادیان نحمدہ نسئلہ فیہ یلہ خلقہ اللہ الجنۃ بالفضل والاحسان

اشہد ان لا الہ الا اللہ واحد اصمد اغافر الذنب قابلا بالتوب بالعفو والغفران واشہد ان محمدا عبدہ کاوس سولہ المبدء الخلقا الاکوان صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ واصحابہ الفائزین بالایمان قال اللہ تعالی ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتہا الانہار ومن یتول یعذبہ عذابا الیما۔

برادران اسلام! خطبۂ حجۃ الوداع میں اس آیہ کریمہ میں اس زندگی کے بعد جو دوسری زندگی شروع ہونے والی ہے اس کے متعلق غایت شفقت سے اپنے بندوں کو آگاہ کیا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ دوسری دنیا میں تم عذاب دردناک میں نہ پڑو بلکہ رضائے الٰہی کی جنت میں داخل ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اس کے احکام اور فرامین بجا لاؤ اور اس کے حکموں کی خلاف ورزی نہ کرو ورنہ خدائے قہار کے غضب کی جہنم کا ایندھن بنا دیئے جاؤ گے اور نبلایا گیا ہو کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا وہ ہدایت یاب ہوگا اور جو نافرمانی و سرکشی کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا اور گمراہی کا پہلا سرچشمہ دین میں نئی باتوں کا اختیار کرنا ہے جن کا کوئی وجود کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے نہیں ملتا ہر ایک ایسی نئی بات داخل بدعت ہے اور بدعت ضلالت و گمراہی ہے اور گمراہی کا آخری ٹھکانا جہنم ہے۔

پس برادران اسلام! اسی طرح سمجھ لو کہ راستے فقط دو ہی ہیں ایک رشد و ہدایت کا راستہ ہے جو اطاعت خدا و رسول سے مشروط ہے اور دوسرا راستہ ضلالت و گمراہی کا ہے جو اعراض و سرکشی اور بدعت پروری سے شروع ہو کر جہنم تک پہنچا دیتا ہے اب اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے قدم راہ ہدایت پر گامزن ہوں اور صراط مستقیم سے کبھی نہ ٹلکنے پائیں تو ہمیں چاہیے ہیں اپنے دل سے یہ عہد مستحکم کرنا چاہیئے کہ اطاعت خدا اور رسول سے کبھی سرمو تجاوز نہ کریں گے صرف وہی کریں گے جس کا خدا اور اس کے رسول نے ہمیں حکم دیا ہے اور ان کاموں سے کبھی قریب نہ جائیں گے جن سے منع کیا گیا ہے اور ساتھ ہی کوئی نئی بات اپنی طرف سے دین میں داخل نہ کریں گے خواہ ہزار اسال و قرآن سے ہمارے آباؤ اجداد اس بات کو کرتے ہی کیوں نہ چلے آئے ہوں کوئی بات خواہ وہ ہزار ہا سال سے ہمارے باپ دادا کرتے چلے آتے ہوں اگر خدا اور اس کے رسول نے اس کا حکم نہیں دیا اور اسلام کے بنیادی اصول اس کے خلاف ہیں تو اس کا حکم محدثات اور بدعات ہی میں ہوگا کوئی پرانی اور جدید بات اس لئے اچھی نہیں ہو سکتی کہ وہ پرانی اور قدیم ہے بلکہ اس کی خوبی اور حسن کا معیار اللہ اور اس کے رسول کا فرمان اور اسوہ حسنہ ہے یہی دو باتیں ہیں اپنی زندگیوں کے لئے بطور دستور حیات و منبار زندگی کے انتخاب کر لینی چاہئیں یعنی جو قدم بھی ہم اٹھائیں پہلے یہ سوچ لیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے اس قدم کے اٹھانے کا حکم دیا ہے یا نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے اس قدم کے اٹھانے کی تائید کرتا ہے یا نہیں اگر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے تائید ہوتی ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارا یہ قدم ضیر و فلاح کے لئے اٹھ رہا ہے اور بالآخر ہم کو یہ رضائے الٰہی کی جنت میں پہنچا دیگا لیکن اگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اس گام فرسائی کی اجازت نہیں دیتا اور اس کے باوجود ہم یہ قدم اٹھا لیتے ہیں تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ جہنم کے بپھرتے ہوئے شعلے ہمارا انتظار کر رہے ہیں اور غضب الٰہی کی دوزخ ہمیں اپنے آغوش دامن میں لپیٹ لینے کیلئے بے قرار ہے۔

برادران اسلام! اطاعت خدا و رسول اور اجتناب محدثات و بدعات کی روشنی میں ہمیں اپنی زندگی کے ہر ایک عمل اور ہر ایک فعل کا جائزہ لینا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ ہماری زندگی کس قدر اللہ کے پسندیدہ ہوئے دین مبین کے مطابق ہے اور کس درجہ اس سے منحرف ہے مٹی ہوئی ہے اور نہ صرف ہمیں انفرادی طور پر اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہیئے بلکہ اجتماعی حیثیت سے بھی ہمیں اپنی ملت اور قوم کے اعمال و افعال کو احتسابی نقطہ نظر سے دیکھنا اور جانچنا چاہیئے کہ کہاں تک ہم انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اطاعت خدا و رسول اور اجتناب بدعات و منکرات کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔

برادران اسلام! ممکن ہے کہ ہم میں بہت سے لوگ نماز و روزہ کے پابند ہوں اور بہت سے حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہو چکے ہوں گے مگر صرف اسی قدر کافی نہیں ہے بلکہ اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ اسی پاک ہدایت کے ماتحت گذرے اس لئے اگر ہم نمازی روزہ دار اور حاجی ہیں تو صرف اسی پر اکتفا کر کے ہمیں یہ فیصلہ نہ کرنا چاہیئے کہ ہماری زندگی بہمہ وجوہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں گذر رہی ہے بلکہ ہم جب تک جائزہ اور احتساب کرنے کی یہ ہے کہ بدعات و محدثات سے ہمارا دامن کس حد تک آلودہ اور کس درجہ پاک ہے اور اللہ کے دین میں ہم نے اپنی طرف سے ہمساروں یا آباؤ اجداد کی تقلید میں کتنا اضافہ کر دیا ہے۔

فرزندان اسلام! آج ہماری بدبختی کا ایک بہت بڑا سبب ہماری مبتدعانہ

زندگی ہو ہم نے اپنے دین اور دنیا دونوں میں نئی نئی باتیں تراش لی ہیں خصوصاً دین کے اندر جو من مانا اضافہ ہم نے کر لیا ہے اس نے ہماری انفرادی اور اجتماعی ہر دو قسم کی زندگی کو تباہی و بربادی کے شاہراہ پر لگا دیا ہے اور ہم بغیر محسوس کئے اور بن جانے بوجھے غار ہلاکت کی طرف قدم بڑھائے چلے جا رہے ہیں۔

برادران اسلام! اس اضافہ فی الدین سے میری مراد ان مراسم مشرکانہ اور ان رواسم مسرفانہ سے ہے جن کو بعد پانے سے لیکر مرنے تک بلکہ مرنے کے بعد تک ہم اپنی زندگی کا ایک اہم جزو بنا لیا ہے حالانکہ خدا اور اس کے رسول نے ہمیں ان کا نہ کوئی حکم دیا ہے نہ اجازت بلکہ زیادہ تر اکثر و بیشتر صورتوں میں اسلام کے بنیادی اصولوں اور اسلامی روح کے سراسر خلاف ہیں اور بعض صورتوں میں سراسر شرکانہ ہیں اس مراسم پروری سے ہم نے اپنے اسلام کی صورت زیبا کو بالکل مسخ کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ روز بروز ہمارے اندر غیر اسلامی بن بڑھتا جاتا ہے اور ہم اسلام سے بعید ہوتے اور کفر سے قریب ہوتے جاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جس قدر اسلام سے بعد اور کفر سے قرب ہوگا اسی قدر اسلام کی ترقی فی الخصوصیات ہمارے اندر سے گھٹتی جائیگی اور کفر کی ہلاکت آفریں تاریکی ہم پر مسلط ہوتی جائے گی۔

اے فرزندان اسلام ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنا اور اپنی ملت کے ایک ایک فرد کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کا کتنا اور کون کونسا حصہ غیر اسلامی رواسم اور مشرکانہ و کافرانہ مراسم کی آلودگیوں سے ملوث ہو چکا ہے اور اس عمل کے بعد فوراً اس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اب آپ کو ان غیر اسلامی اور بعض صورتوں میں مشرکانہ مراسم کی طرف دھیان دینا چاہیئے جن کے اندر ہم میں سے اکثر مبتلا ہیں اس طرح اپنا دین اور اپنی دنیا دونوں کو تباہ کر رہے ہیں دین کی تباہی تو ظاہر ہے کہ غیروں کو دین کے اندر داخل کر لینا احکام الٰہی اور فرمان حضرت رسالت پناہی کی صریح خلاف ورزی ہے اور اسی خلاف ورزی کے متعلق وعید نازل ہوئی ہے کہ ومن یتول یعذبہ عذابا الیما اور ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل وغوی اور دنیا کی ہلاکت و بربادی کیسی ہوتی ہے کیونکہ ان مراسم پر بیشمار روپیہ خرچ ہوتا ہے اور مراسم اس قدر ضروری سمجھی جاتی ہیں کہ خواہ اپنے پاس روپیہ ہو یا نہ ہو اور خواہ سودی قرض لینا پڑے اور اس قرض کی ادائگی کی کوئی سبیل اس کے سوا نہ ہو کہ جائداد یا ڈیوڑھی بیچنا پڑے مگر اس کے باوجود ان مراسم کو ادا کرنا اہم فرض سمجھا جاتا ہے اور اس کے لئے جہاں جس سے سودی قرض بلا تکلف لے لیا جاتا ہے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمان روز بروز ہندوؤں کے مقروض ہوتے جاتے اور افلاس کے دام کفر نوازیں گرفتار ہوتے جاتے ہیں اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ کوئی ایسی رسم اختیار نہ کریں جو بلا وجہ ان کو سود در سود کے چکر میں پھنسا دے۔

فرزندان اسلام! یہ مذموم اور ہلاکت آفریں مراسم مسلمان بچہ کے پیدا ہونے سے قبل ہی شروع ہو جاتی ہیں یعنی بچہ ابھی ماں کے پیٹ ہی میں ہوتا ہے کہ ماں باپ اور دوسرے اعزہ فضول رسموں کا آغاز کر دیتے ہیں مثلاً گود دھیرہ بھرائی کے سلسلہ میں خدا معلوم کیا کیا ہوتا ہے لیکن اتنا معلوم ہوتا ہے کہ خاصی رقم صرف کر دی جاتی ہے اب اس رسم کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور قطعی طور پر یہ ہندوؤں کے ہاں سے ہم نے تقلیداً اختیار کی ہے ظاہر اس رسم میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی بلکہ خاندانی اعزہ کے اجتماع اور اظہار خوشی کا موقع ملتا ہے اور تعلقات میں یگانگت و مودت پیدا ہوتی ہے لیکن نظر غور سے دیکھنے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ برائیوں اور قباحتوں کا سرچشمہ اسی جگہ سے پھوٹتا ہے اس لئے کہ غیر اسلامی رواج کے اختیار کرنیکی جرأت کا آغاز یہیں سے ہوتا ہے اور فضول خرچی کی بنیاد یہیں سے پڑتی ہے اگر دین یا دنیا کا کوئی فائدہ اس رسم کے ادا کرنے سے حاصل ہوتا تو قابل چشم پوشی تھا لیکن واقعتاً کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ اس رسم کے حاصل کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا اور اجتماع کا جو فائدہ ہے وہ اس رسم کے بغیر بھی حدود شرعی کے اندر رہکر حاصل کیا جا سکتا ہے گود بھرائی کے بدیہ کے پیدا ہوتے ہی چھلے چلہ وغیرہ کی رسمیں اور کرتہ ٹوپی پہننے کا رواج کہیہ چٹائی کی رسم گھوڑی چڑھانے کا رواج یہ اور اسی قسم کی بیسیوں دوسری رسمیں اس لحاظ سے قطعاً غیر اسلامی ہیں کہ نہ قرآن و حدیث میں ان کا کوئی ذکر ہے اور نہ عہد رسالت و عہد خلافت میں ان کا کوئی وجود تھا اگر بفرض محال کچھ فوائد اور محاسن ان مراسم کے تلاش ہی جا سکیں تو وہ اس قدر کہ ہوں گے ان کے مقابلہ پر ان کی مضرتیں کہیں زیادہ ہوں گی سب سے بڑی مضرت تو فضول خرچی اور اسراف کی ہے اور اسراف و فضول خرچی دوراندیشی کے زمانہ میں ہی ایک فعل مذموم و شیطانی ہے چہ جائیکہ غربت و افلاس کی حالت میں ممکن ہے جس زمانہ میں ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی اور دولت و ثروت ان کے گھر کی کنیز تھی اس وقت ان مراسم سے مسلمانوں کو کوئی سخت و شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ تھا بلکہ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کا یہ بھی ذریعہ ہو اور اسی خیال سے اس زمانہ کے مسلمانوں نے ان مراسم کو اختیار کر لیا ہو لیکن آج یہ کفریہ مراسم بجائے خود اس کے کہ تبلیغ اسلام میں ممد و معاون ہوں الٹے نقصان رساں ہیں یہ اور اسی قسم کی بیسیوں رسمیں مسلمانوں میں رائج ہیں اور مسلمان بیشمار روپیہ ہر سال ان رسموں پر خرچ کرتے ہیں جن میں بیشتر حصہ سودی قرض کا ہوتا ہے اور اس سودی قرض کا اکثر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمانوں کی جائدادیں ہندو مہاجنوں کے قبضہ میں چلی جاتی ہیں اور مسلمان مفلس و نادار ہو کر ہندوؤں کے دست نگر ہو جاتے ہیں مفلس ہو کر ان میں غیرت کی کمی اور بیغیرتی آ جاتی ہے اس لئے کہ ایسے غیور اور خود دار اور مضبوط سیرت کے انسان بہت کم ہوتے ہیں جو افلاس کی وجہ سے مضامین غیرت کو ترک نہ کریں اور افلاس ان پر اپنا اثر ڈال کر انھیں ان امور کے سامنے جھکنے پر مجبور نہ کر دے جن کے سامنے اگر افلاس نہ ہوتا تو وہ کبھی نہ جھکتے اور جب انسان افلاس کی وجہ سے گرتا ہے تو بہت ہی بری طرح گرتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات کفر کو اختیار کر لیتا ہے فخر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کاد الفقر ان یکون کفرا قریب ہے کہ افلاس کفر تک پہنچا دے اور مرد اس قدر نہیں گرتا اگر مسلمانوں میں افلاس نہ ہوتا اس لئے ہر سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایسی تمام رسموں سے کنارہ کشی اختیار کریں جو فضول خرچی کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور جن کا نتیجہ بالآخر مہاجن کے سود در سود کے قرض کی وجہ سے مفلسی و نادار کی صورت میں نکلتا ہے۔

برادران اسلام! گو ہم محسوس نہ کریں گمان مراسم مذمومہ نے ہماری جڑ بنیاد کھوکھلی کر دی ہیں اور ہم نامعلوم اور غیر محسوس طریقہ پر اسلام کی حقیقی اور اصلی روح سے جدا ہو گئے ہیں جن چند رسموں کے نام لئے گئے ہیں صرف انہیں کا یہ اثر نہیں ہے بلکہ مقصد ان تمام مراسم سے ہے جو اپنی بدبطن اور سے عالم وجود میں نہیں آتے تاکہ ان کا سلسلہ

شروع ہوجاتا ہے اور مرنے کے بعد تک جاری رہتا ہے بیشک ان میں بعض ایسی بھی ہیں جو بظاہر کسی حیثیت سے مضرت رساں نہیں معلوم ہوتیں لیکن ایسی رسوں کا یہی مجموعی ضرر ہوتا ہے کہ وہ ایک غیر اسلامی تہذیب کی طرف ہمارے اندر میلان پیدا کردیتی ہیں تجھدار اور تعلیم یافتہ لوگوں پر ان رسموں کا بیشک ہو کوئی بڑا اثر نہ پڑے مگر جہاں ابھی رسموں کے ذریعہ صاف و صریح اعمال کفریہ تک پہنچے ہیں مثلاً ابھی تمام ہندوستان میں خصوصاً بنگال میں جیچک کی وبا پھیل گئی تو وہاں کے جاہل مسلمانوں نے چندہ کرکے ہندوؤں سے درخواست کی کہ وہ ستیلا مائی کی خفگی کو بوجھا پاٹھ کو کے دور کریں۔ بہت سے جاہل مسلمان ایسے ہیں جو اس سے بھی زیادہ کفریہ اعمال میں مبتلا ہوجاتے ہیں ان کو اس اجتلا سے بچانے کے لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان مراسم کے بھی قریب نہ جائیں جن سے کسی نقصان کے پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہے یاد رکھنا چاہئے کہ بعض جائز اور مباح امور کا ترک بھی ان اوقات میں واجب ہوجاتا ہے جب ان کے ذریعہ عوام کے گمراہ ہوجانے کا اندیشہ ہو مثلاً ایک عالم اور مبلغ کے لئے جائز ہے کہ وہ بتخانہ میں جاکر بت پرستوں کی رسموں اور بت پرستی کے طریقوں سے آگاہی حاصل کرے تاکہ اس کی برائیاں بیان کرکے بت پرستوں کو بت پرستی سے روک کر اسلام کی طرف لائے مگر جب یہ خوف ہو کہ ایک عالم کو بتخانہ میں جاتا دیکھکر جہلا غلط فہمی میں مبتلا ہوجائینگے اور اس دھوکہ میں پڑکر کہ ایک عالم بتخانہ میں جاتا اور بتوں کی پوجا کرتا اور ان سے مرادیں مانگتا ہے اس لئے ہم بھی کیوں کالی دیوی یا کسی ایسے ہی دوسرے دیوتا سے مرادیں مانگیں جب اس قسم کی گمراہی کے پھیلنے کا اندیشہ ہو تو خواص پر فرض ہوجاتا ہے کہ وہ ان امور سے بھی کنارکش اور محترز ہو جائیں جو جائز اور مباح ہیں ایک دولتمند مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی شادی پر جائز حدات پر ہزار ہا روپیہ صرف کرے لیکن اگر اس کا یہ فعل غریب مسلمانوں پر یہ اثر ڈالتا ہے کہ وہ باوجود قدرت نہ رکھنے کے اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے اور اس کے لئے وہ سودی قرض تک لینے کے لئے تیار ہوجاتا ہے تو ایسے متمول اصحاب پر واجب ہوجاتا ہے کہ وہ باوجود وسعت کے زیادہ روپیہ صرف نہ کریں تاکہ دوسرے غریب مسلمان افلاس میں گرفتار نہ ہوں۔

بہرحال جو مراسم اور رسوم آج مسلمانوں کے اندر دائر و سائر ہیں ان میں بیشتر ایسی ہیں جو صدی غیر اسلامی اور ساتھ ہی مضرت رساں بھی ہیں ان کا ترک کردینا نہایت ضروری ہے ان کے ترک کردینے سے نہیں دین کا بھی فائدہ ہے اور دنیا کا بھی دین کا فائدہ یہ ہے کہ یہ سیہ خیر اسلامی ہیں اور ان کے ترک سے ہم خالص اور حقیقی اسلام سے قریب ہوجاتے ہیں اور کفر سے جو رشتہ ہم نے جوڑ لیا ہے وہ منقطع ہوجائے گا دنیا کا فائدہ بھی بالکل واضح ہے کہ ان کے ترک کے ساتھ ہی مخصوص خرچی اور اسراف کے منشا و شیطانی فعل سے نجات ملتی ہے اور مسلمانوں کے روز افزوں افلاس کا ایک گہرا سبب دور ہوجاتا ہے اوپر جن رسموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان میں وہ مراسم شامل نہیں ہیں جن کے متعلق علماء میں اختلاف ہے اور بعض کو جائز بتلاتے ہیں اور بعض ناجائز بلکہ یہ ان رسموں کا ذکر ہے جو سب کے نزدیک متفق علیہ طور پر ناجائز اور غیر اسلامی ہیں اور سب کے نزدیک واجب الترک ہیں ان قبیح اور مسرف مراسم پر جس قدر مسلمانوں کی دولت صرف ہوتی ہے ان کا اندازہ حسب ذیل کیا گیا ہے۔

بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں جو رسمیں رائج ہیں ان پر آٹھ کروڑ روپیہ سالانہ شادیوں کی رسموں پر چھ کروڑ سالانہ میت کی رسموں پر دس کروڑ سالانہ محرم کے موقع پر ۴ کروڑ گویا صرف ان چند رسموں پر مسلمانوں کی ہر سال تقریباً پچیس کروڑ روپیہ صرف ہوجاتا ہے۔

پس اے برادران اسلام! اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا شمار اس گروہ اور اس جماعت میں کیا جائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت شعار ہے اور ہدایت یافتہ جماعت کا راستہ اختیار کرنا اور ضلالت و گمراہی سے بچنا چاہتے ہو اور اگر تمہاری یہ دلی خواہش ہے کہ مسلمانوں کے اندر خالص اسلامی روح پیدا ہو اور کفر کا ایک تار بھی ان کے ملبوس حیات میں باقی نہ رہے اور ان کا فقر و افلاس دولت و ثروت سے بدل جائے اور مسلمان غیر مسلم سوہاخواروں کی گرفت سے نجات پاجائیں تو تمہارا اولین فرض یہ ہے کہ تم ان تمام رواسم و رواج کو یکقلم چھوڑ دو جو غیر اسلامی اور مغضوب خرچی کی حامل ہیں اللھم وفقنا لما تحب وترضی بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم اللہ تعالیٰ جواد کریم ملک بر رؤف رحیم

## خطبہ ثانیہ

الحمد للہ نحمدہ حمداً کثیراً طیباً کما امر واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ صلاۃ لا تنفد

برادران اسلام! درود و سلام بھیجو حضرت محمد رسول اللہ پر جو افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں جن کے صدقہ میں ہمیں رشد و ہدایت کا راستہ ملا اور جن کا اسوۂ حسنہ صراط مستقیم کا ضامن ہے اور جن کے نقش قدم کی پیروی دین اور دنیا کی فلاح و بہبود کی کفیل ہے اور جن کا ارشاد ہے کہ مراسم کفر کے پاس ہی نہ جاؤ اور دین میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہ کرو۔

اور درود و سلام بھیجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ آل و اصحاب تابعین و تبع تابعین پر خصوصاً خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت مولا علی اور بقیہ اصحاب عشرہ مبشرہ اور ازواج مطہرات خصوصاً حضرت خدیجہ حضرت عائشہ حضرت حفصہ اور آنحضرت کے چچاؤں حضرت حمزہ اور حضرت عباس اور آنحضرت کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا اور آنحضرت کے پیارے اور محبوب نواسے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم پر جو سب کے سب ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً کے مصداق تھے اور جنہوں مراسم کفریہ کے پاس بھی نہیں گئے اور بدعات کے قلع قمع کرنے والے تھے اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے دائرہ سے کبھی ایک قدم بھی باہر نہیں رکھا۔

اور درود و سلام بھیجو ائمہ اہلبیت حضرت امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادق امام موسیٰ کاظم امام علی رضا امام علی النقی امام محمد تقی اور امام حسن عسکری پر کہ یہ تمام حضرات اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے تھے اور بدعات و محدثات کے قریب بھی نہ جاتے تھے اور مراسم کفر و شرک کو مٹاتے رہتے تھے۔

عباد اللہ اطیعوا اللہ والطیعوا الرسول ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ ینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اذکروا اللہ العظیم یذکرکم

# شذرات

## مسلم کانفرنس اور انکی حرکات مذبوحی

اس وقت ملک ایک عجب ضغطہ میں مبتلا ہے ایک طرف نیشنلسٹ اور حساس مسلم زعماء کی ایک جماعت ہے جو پیہم وعوام کی خلوص اتحاد و مفاہمت کے مقصد کی تکمیل پر مصر ہے اور دوسری طرف مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے ارباب حل وعقد ہیں جو نہیں چاہتے کہ ملک کو سکون نصیب ہو ہندو مسلمان مل کر بیٹھیں اور ہندوستان کو ان خونخوار بلاؤں سے نجات و رستگاری حاصل ہو جو ایک مدت سے اس پر مسلط ہیں انھوں نے ہی خواہان وطن کی مساعی پر پانی پھیرنے اور سب کئے کرائے پر خاک میں ملانے کے لئے مکلتہ میں وہ عظیم الشان جلسے کروائے اور الہ آباد میں جو کچھ کیا گیا تھا اس سب کو بہ یک جنبش قلم مسترد کر دیا۔

یہ جلسے جس طرح منعقد ہوئے جس طرح ان کی کارروائی عمل میں آئی اور جس طرح ایک خانہ ساز مختصر جماعت کے اجتماع کو "عظیم الشان" بنا کر اپنی کامیابی و فتحمندی کا ڈھنڈورا پیٹا گیا یہ ایک المناک اور طویل داستان ہے جسے دامن ملک کے لئے داغ کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا حکومت بھی اسی وقت کے سے اپنے دامن میں دبیز لئے بیٹھی تھی اس نے عین وقت پر علیحدگی سندھ اور مرکز میں مناسب نیابت کا اعلان کر کے ان کی پشت پر تھپکی دی اور عوام پر یہ واضح کر دیا چاہا کہ جو ہندو نہیں دے سکتے وہ حکومت دینے کے لئے تیار ہے اور جو مسلم کانفرنس والے کہتے ہیں وہی صحیح ہے۔ ضرور اس سے ملکی و ملی مقاصد کو نقصان پہنچا اور اس طبقہ کو گمراہی مسلمین کا موقع مل گیا لیکن حق بہرحق ہے ممکن ہے کہ کچھ دنوں تک اسے حق کا چہرہ گرد باطل میں اٹا ہوا پڑا رہے لیکن آخر فتح حق ہی کو ہوتی ہے۔

مسلم کانفرنس ہی نہیں ہندو کانفرنس بھی اس وقت برابر کی نزع کی سختی ہے اس نے محض دو بے حقیقت نشستوں کے لئے ملک کے مقصد جلیل پر ضرب لگائی اگر اس وقت یہ آڑے نہ آجاتی تو مسلم کانفرنس والوں کی ایک پیش نہ جاتی اور اتحاد کا قصر رفیع کبھی کا مکمل ہو چکا ہوتا سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم ان ہندو اور مسلمانوں کو کس نام سے یاد کریں جو اپنے حزبی اور ذاتی مقاصد کے لئے ملک اور قوم کے مقاصد و مفاد کو نظر انداز کر جانے میں ذرہ برابر باک نہیں کرتے ہم آزادی وطن و ملک کے بہبود کارجانی ہیں جیسے ہی ہم اس راستے میں آتے اور سنگ راہ بنتے دیکھیں گے اسے ضرور ہدف مطاعن و اعتراض بنانے کی دانستہ سعی کرینگے حکومت سے ہماری استدعا یہ ہے کہ جن افراد کا ملک میں کوئی اثر نہیں وہ انھیں اہمیت دیکر اور ان کی صداؤں پر لبیک کہکر کچھ حاصل نہیں کر سکتی اگر اسے واقعی حقیقی سکون و امن کی خواہش ہے تو وہ ملک کے حقیقی زعماء کی سنے۔

مسلمانوں سے ہماری گذارش یہ ہے کہ وہ مسلم کانفرنس والوں کے غرضمندانہ دلائل سے متاثر نہ ہوں نہ انہوں نے اب تک کوئی قربانی کی ہے اور نہ آئندہ وقت آنے پر ان سے کسی قربانی کی توقع کی جا سکتی ہے ہر فرد کی قریب سے انشاء اللہ تعالیٰ اس تاریخ تک سارے تنازعات کا فیصلہ ہو جائے گا اور تمام مسائل طے ہو جائیں گے بشرطیکہ اتحاد میں جو رکاوٹیں ہیں وہ بھی جیسے بن میں ہمیں اتحاد ہی کی بدولت انعام نے ترقی کی ہے اور اتحاد ہی ملکوں اور قوموں کی ترقی کا ضامن رہا ہے۔

## تعلیم یافتہ نوجوانوں کیلئے روزگار کی اسکیم

پنجاب یونیورسٹی نے حال ہی میں صنعتی تجارتی اور زرعی تعلیم کے اجرا کا تاثر بلقدر اور منفعت انگیز فیصلہ کیا ہے جس پر اگر مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ عمل کیا گیا تو اس سے ملک و قوم کو کثیر فائدے حاصل ہوں گے اور ہمارے نوجوانوں کو ایک عظیم ضغطہ سے نجات مل جائیگی ہم ابتدا سے یہ کہتے اور زور دیتے چلے آئے ہیں کہ جب تک موجودہ نظام تعلیم میں بنیادی انقلاب پیدا نہ کیا جائے گا اس وقت تک ملک کی حالت درست نہ ہوگی اور نہ ہماری مصیبتوں کا خاتمہ عمل میں آئے گا اس وقت جو نظام تعلیم برسر عمل ہے وہ آج سے سو پچاس سال پیشتر کے لئے تو مناسب تھا اس لئے کہ اس وقت سرکاری کام چلانے کے لئے حکومت کو کلرکوں اور بابوؤں کی ضرورت تھی ضرورتمندوں کو پڑھ لکھکر ملازمتیں مل جاتی تھیں اور حکومت کا کام آسانی سے ساتھ چلتا رہتا تھا لیکن اب کہ زمانہ بدل چکا ہے نہ وہ ضرورت باقی رہی اور نہ ملازمت کے آرزومندوں کا وہ قحط ہے اس نظام کا قائم رہنا ملک کے لئے شدید مضرت کا باعث ہے۔

پہلے از سنہ سابقہ میں صرف متوسط طبقہ ہی ملازمت کی طرف رخ کرتا تھا اس لئے اس صیغہ میں ہمیشہ گنجائش ہی باقی رہتی تھی اب یہ حالت ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ ملازمت ہی کی طرف دوڑ رہے ہیں امرا و رؤسا ہوں یا غربا صناع ہوں یا تجارت پیشہ سب کی سعی یہی رہتی ہے کہ ان کے بچوں کو کوئی نہ کوئی ملازمت مل جائے ظاہر ہے کہ اتنے امیدواروں کی فوج کے لئے ملازمت کا بندوبست کوئی ملک اور کوئی حکومت نہیں کر سکتی اور یہ بھی ہشمندان ملازمت اور کسی دوسرے کام کی اہلیت نہیں رکھتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوان کو بہ کو جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں اور بیکاروں کی فوج میں برابر اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں یونہی اس کساد بازاری کے زمانہ میں متمدن ممالک بھی بیروزگاری کے مسئلہ کی شدت کو سختی کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں اور وہاں بھی بیکاری اپنی تمام خوفناک صورتوں کے ساتھ موجود ہے آچکی ہے لیکن جو حالت ہندوستان میں پیدا ہو چکی ہے اور ہوتی چلی جا رہی ہے اس کی نظیر دنیا کا کوئی دوسرا ملک پیش کرنے سے قاصر ہے دیگر ممالک میں حکومت کم از کم بیکاروں کے جسم و جان کی بھلائی کی بندوبست تو کرتی ہے لیکن ہندوستان کے بیکار کو کسی موٹر کے سامنے لیٹ جانے یا ٹرین کی پٹری پر سر رکھ دینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہوتا۔

اگر یہاں صنعتی زندگی اور تجارتی تعلیم کو صحیح معنوں میں فروغ دیا جائے تو آرٹ کی تعلیم کے طلباء کو بھی کم از کم ایک صنعت سیکھنے پر ضرور مجبور کیا جائے جس سے وہ بیکاری کی حالت میں اپنا پیٹ تو پال سکیں تو یقیناً اس سے ہندوستان کو کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور یہاں سے بے روزگاری کا وجود فنا ہو جائے گا۔ حکومت سے کیا شکوہ ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے زعماء ہی کی توجہ اس طرف مبذول نہیں ہوتی اگر اس صیغہ میں اتنی ہی زبردست سعی و جہد کی جاتی جتنی کہ سیاسی مسائل میں کی گئی تو اب تک ضرور کچھ نہ کچھ ہو رہا ہوتا ضرورت ہے کہ رہنمایان وطن اس مسئلہ

میں حصول مقصد کے لئے پرزور سعی کو رشتہ سنبھالیں۔

## جشن عید اور مسلمان

عید آئی اور مسرتوں اور خوشیوں کے موتی نچھاور کر کے چلی گئی اسلام کے تمام تہواروں میں تعلیم و تبلیغ اور مقاد عامہ کی گہری نکتہ مرکوز ہے مگر کیا مسلمانوں نے اس نکتہ کو سمجھا اور انہوں نے عید سے کوئی سبق حاصل کیا۔ ہو گی کچھ ایسی عید مستیاں جنہوں نے سمجھا ہی ہو سبق ہی حاصل کیا ہو اور جشن عید کے عیش روحانی ہی ابھارے ہوں اسلام میں جو عظمت روحانی مسرت کو حاصل رہی وہ جسمانی مسرت کو کبھی حاصل نہ ہوئی اور نہ ہونی چاہئے حقیقت میں جو کیف و استلذاذ روحانی مسرت میں مضمر ہے وہ جسمانی خوشی کو کہاں حاصل لطائر مسلمانوں نے اس سال بڑے تزک و احتشام کے ساتھ عید منائی اور اس طرح منائی کہ دیکھنے والوں پر بھی ایک مرتبہ تو اسلامیوں کی دریا دلی اور دولتمندی کا سکہ جم گیا زرق برق لباسوں تانگہ اور ٹیکسیوں کی بھرمار کثرت خرید و فروخت قطب اور آگرہ کی سیر مقبرہ ہمایوں اور صفدر جنگ کی کرائیں مہار کباد کے زمزموں اور ہفتہ بھر کے میلوں اور بیکاریوں نے مسلمانوں کے فقہ ہائے مسرت کے ساتھ مل کر شاندار سا کنون ارض کے سامنے پیش کئے عید گاہ جامع مسجد شاہجہانی اور مسجد فتحپوری کے بے شمار و بے اندازہ مجمع نے اعیاد کے دن کو بھما دیا لیکن اصلیت یہ ہے کہ عید کی اس خوشی میں ہر بادی مسلمین کے ہی سو نشتر چبھے ہوئے صاف نظر آ گئے۔

مسلمانوں کی ناعاقبت اندیشیوں اور تجارتی بے پروائیوں نے اکثیر صرف اس قابل رکھا ہے کہ وہ جوں توں کر کے اپنی گذر کر سکیں وہ اپنے اصراف کے مقدمہ میں ایک پیسہ پس انداز نہیں کر سکتے یہ حالت امیر ہو یا غریب سب پر عادی ہے اور سب ایک ہی کشتی میں سوار ہیں جب صورت حال یہ ہو تو ظاہر ہے کہ عید کے روز جو ہیٹ اور سینما دیکھے گئے تاج و رنگ کی جو قسمیں آراستہ ہوئیں ہزار ہا روپیہ طوائفوں تانگوں اور ٹیکسیوں کی نذر ہو گیا۔ العیدہ عرض غذا میں جو پکائیں اور تقسیم کی گئیں یہ شاندار پوشاکیں جو نئیں وہ کہاں سے بنیں؟ مگر کاشیدہ قرضدار ہو یا فرض لیا گیا یا پھر سال بھر کے اندوختہ میں سے دانہ آگ لگا دی گئی۔

بیاہ شادی کے مصارف نے پہلے کم تباہی نہ پھیلائی تھی کہ تہواروں کے اسراف نے رہا سہا بھی کچھ کالعدم بظاہر کچھ احساس نہ ہو لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو سینما تھیٹر گھوڑے انہی مصارف اور اس کے نمونوں کی بدولت تباہ ہوئے اور زمینوں، جائدادوں اور محلوں کے مالک مفلس بنک رہ گئے کتنے افسوس کی بات ہے کہ زمانہ پڑھنا روئے زر کہنا تو معیوب نہیں سمجھا جاتا مگر عید کو کسی کے گھر میں کیا کسی کے لئے نئی پوشاک سے خرد و مجائیں کسی اہل خانہ کے لئے ضروری سامان نہ خریدی جائیں تو شدید بدنامی ہو اور ساری برادری میں ناک کٹ جائے گویا تہوار رسم و رواج نے فرائض و سنن کی جگہ اختیار کر لی ہے نہ اپنی ناعاقبت اندیشیوں اور غفلتوں نے مسلمانوں کو تباہ کر رکھا ہے یہ سب نتائج ہیں تعلیمات اسلامی سے بعد و مفارقت کے اسلام جس جنبت خرچ کرنے کو نہیں روکتا مگر اسراف و تبذیر کی سختی کے ساتھ مخالف ہے کاش مسلمان عبرت حاصل کریں سچے مسلمان بنیں اور اپنے تہوار بھی اسلامی رنگ میں منائیں کہ سچی مسرت کا راز اسی میں مضمر ہے۔

## اودھ میں برطانوی کمانڈر کی تحقیقات

اودھ کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ اب وہاں مظلومیت کے انتہائی دردناک نظارے رونما ہونے اور غریب و فلک زدہ دیہاتیوں کا طوفان پانی کی طرح بہنے کے بعد امن قائم ہو گیا ہے قیام امن کے بعد جونہی برطانوی افواج کے کمانڈر نے حکومت کے سول ایڈوائزر مسٹر ہولمس کی معیت میں رعایائے ریاست کی شکایات سننے کا اعلان کیا تو جوق جوق لوگ آنے اور دلدوز الفاظ میں اپنی شکایات پیش کرنے لگے پہلے ریاستی پولیس کے خوف سے ضرورتوں کی آمد نہ ہوئی لیکن جب انھیں کمانڈر نے بورا اطمینان دلا دیا تو انہوں نے دل کھول کر اپنے دکھ درد بیان کرنے شروع کر دیئے ان کی داستان نالے اور بہت المناک اور جگر دوز ہیں اور اس سے بیک نظر اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اودھ میں رعایا پر حکام و نواب کی کیسی خونین سوز بجلیاں گر رہی ہیں۔

انتہا یہ ہے کہ جہاں ریاست اودھ کے لحظہ ضلع گونڈہ میں کاشتکاروں سے بارانی اراضی پر جو وہ آنے فی بیگہ اور چاہی آبادی پر سوا روپیہ فی بیگہ لگان وصول کیا جاتا ہے وہاں چند میل کے فاصلہ ہی پر ریاست کی حدود شروع ہو جاتی ہے اس لگان کی مقدار یا تو تب چار اور آٹھ روپیہ فی بیگہ ہو جاتی ہے یہ اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ ایک قطرہ آب کو ترستے رہنے کے باوجود کاشتکار کو آبیانہ بھی دینا پڑتا ہے اور بارانی علاقوں میں اسی وجہ سے نو روپیہ فی بیگہ تک کاشتکاروں کو دینا پڑتا ہے اس لگان پر چھ فی صدی مزید ٹیکس سڑکوں، بستانوں اور اسکولوں کے لئے لیا جاتا ہے حالانکہ یہاں ان چیزوں کا انتظام نہایت بدترین حالت میں ہے مہاراجہ بہادر کو شکار کا شوق ہے اس لئے وہاں محفوظ جنگلوں کی بڑی کثرت ہے درندے ہلاک کرنے کی ممانعت ہے یہ درندے غریبوں کی کھیتیاں کھا جاتے ہیں مواشی اٹھا لیجاتے ہیں مگر مجال نہیں کہ کوئی لب شکوہ وا کر سکے۔

جب یہ باتیں میں ہیجان پیدا ہوا اور وہ تنگ ہو کر مالیہ دینے سے منکر ہو گئے اور ان پر گولیاں برسنے لگیں تو مسلمانوں کو قدرتاً اس سے شدید صدمہ پہنچا اسی وقت ہندو مسلم فرقہ پرستوں نے اسے ہندو مسلم سوال بنانے کی سعی شروع کر دی اور مظلوموں کو باغی کا خطاب دیا جانے لگا اور ڈائرکٹر انجمنے یوم الوسنانے کا بھی اعلان کر دیا مگر غنیمت ہے کہ ملک کے دوراندیش زعماء ہندو ہی نے اس کی مخالفت کی اور کشمیر نہ بننے دیا اگر ہندو مسلمان ایسے مواقع پر اسفل جذبات فرقہ پرستی سے کام لینے کے بجائے ٹھوس حقائق پر نظر کر لیا کریں تو باہمی تصادم کے بیشتر امکانات معدوم ہو جائیں اگر ابتدا ہی میں کشمیر والوں کے باشندوں کی بجا شکایات پر برطانی ہند کی تمام رعایا بلا امتیاز مذہب و ملت صدائے احتجاج بلند کرتی تو ایک طرف تو رعایا کو سکون و راحت نصیب ہوتی اور دوسری طرف یہ ریاستیں ہی برطانوی مداخلت کے میش سے محفوظ رہتیں ہمیں توقع ہے کہ حکومت مظلومین اودھ کی شکایات کی تحقیقات کے لئے جلد ایک کمیشن کے تقرر کا اعلان کر کے دی کرے گی جو ایک رعایا پرور حکومت کو ایسے مواقع پر کرنا چاہئے۔

## نہ آزادی اور نہ درجہ مستعمرات

گول میز کانفرنس کا نیرنگ تماشہ ہی ختم ہو چکا لیکن اس کے عواقب و نتائج نے ملک میں بجٹ و تحیص کا ایک سلسلہ لاانتہا شروع کر رکھا ہے قوم پرستوں اور احرار کو اس کے سوا دنیا سے کوئی مسرور نہیں لبرل ضرور سرگرم کار نہیں تو مصروف بحث و تحیص ضرور نظر آتے ہیں اور انہوں نے اپنے ایک اجتماع میں اقل

ترین مطالبات ہی حکومت کے سامنے پیش کر دیے ہیں جو مالیات پر کامل اختیارات مرکزی ذمہ داری کے فوری مطالبہ اور ایسے تحفظات کے قیام پر مشتمل ہیں جو خود ملک ہی کے مفاد کے لئے ہوں۔ دوسری طرف سر تیج بہادر سپرو کی کچھ عجیب شان ہے آپ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے کہ:۔

"برطانوی حکومت مجوزہ دستور اساسی کے ذریعہ ملک کو جو کچھ بھی عطا کرنی چاہتی ہے یہ حقیقت میں نہ آزادی ہے اور نہ درجہ ستعمرات کا کوئی خاکہ ہے ہند وستانیوں کو مزید آئینی جدوجہد کے لئے صرف ایک موثر حربہ مل رہا ہے۔"

اس موثر حربہ کی حقیقت کا اندازہ تو ہر وہ شخص بہ آسانی کر سکتا ہے جس نے آئندہ دستور ہند کے خاکہ پر ایک غلط انداز ہی ڈالی ہے جسے سر موصوف "موثر حربہ" بتا رہے ہیں ہمارے نزدیک اس کی حیثیت ایک کھلونے سے ہرگز زیادہ نہیں جب ملک کو مالیات فوج جیسے اہم و اساسی ضروری شعبوں پر کوئی اختیار حاصل ہوگا وہ دفع کے معاملہ میں ان کی آواز غیر موثر ہوگی گورنر جنرل اور گورنروں کو پورے اختیارات حاصل ہوں گے تو محض آئینی مجالس توسیع یا چند شعبوں کے ہمارے ہاتھ میں آجانے سے کونسا فائدہ حاصل ہو سکے گا۔

ہم کہتے ہیں اور بانگ دہل کہتے ہیں کہ حکومت کی بارگاہ سے ہمیں جو کچھ عطا ہوا ہے وہ نہ صرف ہمارے مطالبات کی تضحیک ہے بلکہ اسے نمک بر جراحت کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے کیا ملک کی بہت سالہ پر جوش جدوجہد اور ہزارہا فرزندان آزادی کی قربانیوں کا یہی حشر ہونے والا تھا جو ہوا ہے نہ سہی آزادی نہ سہی سوراج کم از کم مستعمراتی معیار کی حکومت تو ملنی چاہیئے تبھی جب یہ بھی نہ ملے تو پھر آخر ہند وستانی کس چیز پر اظہار اطمینان کر سکتے ہیں ہمارے نزدیک ملک اس برطانوی ہیٹکس کو قبول کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوگا اور جب تک حکومت ہند وستان کی خواہشات کو پورا نہ کرے گی اس وقت تک ملک میں سکون کا پیدا ہونا دشوار ہے۔

## جاپان میں اصلاح معاشرت

اس ہیبوی صدی میں ضروریات انسانی بہت بڑھ گئی ہیں اور مصارف میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے متمول اور متمدن ممالک کی مخارج پر متوجہ ہو رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ ان کا بیسہ غیر ضروری امور پر ضایع ہو ترکی و ایران نے شادی و بیاہ کے مصارف پر قانونی یا بندیاں عاید کر دیں یورپ و امریکہ میں بھی دولت کی بہتات کے باوجود ان رسوم پر معمولی خرچ کیا جاتا ہے اب ایشیا کا سب سے زیادہ توجہ اسی طرف متوجہ ہوا ہے اور جاپان میں طے پایا ہے کہ کوئی شخص شادی بیاہ پر اپنی آمدنی کے تیس فیصدی حصہ سے زیادہ خرچ نہ کرے مثلاً کے روز جو رقم دلہن کو پیش کی جائے وہ شادی کے کل مصارف کے پانچویں حصہ سے نہ بڑھنی چاہیئے ان مصارف کا زیادہ تر حصہ بھی ضروری اور قیمتی یا ب سامان پر خرچ کیا جا سکے گا شادی کے وقت جو تحائف لے جائے جاتے تھے وہ سب موقوف کر دیئے گئے ہیں۔

یوں سمجھئے کہ جس شخص کی آمدنی ہزار روپے سالانہ ہے وہ شادی پر ساڑھے تین سو روپے سے زیادہ اور جس کی آمدنی پانچ سو روپے سالانہ ہے وہ ڈیڑھ سو روپے سے زیادہ شادی پر خرچ نہ کر سکے گا اب غریب ہند وستان کی حالت پر غور کیجئے یہاں جس کی آمدنی تیس روپے ہے وہ بھی قرض وام لیکر کم از کم چار سو پانچ سو روپیہ تو ضرور ہی خرچ کر دیتا ہے دیہات کے غریب سے غریب کا شتکار اور زمیندار اتنا بہر نوع خرچ کر ڈالتے ہیں جتنا متمول ملک جاپان کا ایک رئیس خرچ کرتا ہے برادران وطن تو بہر حال قابل رحم اور عاقبت اندیشی سے کام لیتے ہیں مگر مسلمانوں کی حالت تو حد درجہ المناک ہے انہوں نے تو رسموں کی خاطر اپنی غرتیں اور جائدادیں تک تباہ کر دیں کاش کوئی امید کا بندہ کھڑا ہوا اور مسلمانوں کی اصلاح معاشرت کا رشتہ سنبھالے مسلمانوں کو اسلام نے سب کچھ بتا دیا ہے اسراف و تبذیر کے مصارف کو زبردست معصیت قرار دی گئی ہیں مگر کتنی بدبختی ہے کہ جن کے یہاں روشنی کے سامان موجود ہیں وہی تاریکیوں اور گمراہیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

## انہماک سیاست کا جنون

انہماک سیاست بہت اچھی اور قابل تعریف شے ہے لیکن اگر یہ انہماک کسی انسان اور کسی قوم کو اصلاح دعمل کے دیگر اہم شعبوں سے یکسر بے پرواہ بنا دے تو پھر یہی امر اس کے حق میں زہر بنتا ہے۔ انگریز یہود ی، پارسی، ہندو اور سکھ کسی قوم کو دیکھ لو ان کے اندر جہاں سیاسی کارکن موجود ہیں وہاں معاشرتی تمدنی اور تنظیمی کام کرنے والوں کی بھی کمی نہیں مگر مسلمان بدبخت و بدنصیب مسلمان محض سیاست کا مورچہ رہ گیا ہے اس کے ہیرو سٹرا اس کے لیڈر اس کے ہیرو اور اس کے عالم سیاسیات کے لئے دف ہیں اور کچھ ایسا دھڑا پڑ گیا ہے کہ اگر کوئی اٹھکر دوسرا کام ہاتھ میں لیتا ہی ہے تو غیار کی طرف سے تو فرقہ پرستی کا طعنہ ملتا ہے اور اپنے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے ڈاکٹر کچلو نے تنظیم کی تحریک شروع کی ہر طرح محفوظ اور بے ضرر تحریک تھی مگر ہر طرف سے لے دے ہوئی آخر کو ڈاکٹر کچلو جیسا دلیر گرنے کا انسان بھی بہت بار بیٹھا برادران وطن میں پنڈت مالوی ڈاکٹر مونجے اور راجہ نریندر ناتھ تو ایک طرف گاندھی جی اور سٹر ہاگر وہاچاریہ تک بھی اپنی قوم کی اصلاح و تنظیم کی طرف سے غافل نہیں ہر لیڈر مختلف شعبوں پر یکساں توجہ نہ بھی کرے تو بھی ان میں ہر جلسہ کے رہنما موجود ہیں خطبہ کا کام یہی ہو رہا ہے اچھوت اور ہاریجن کی تحریک بھی چل رہی ہے صنعتی و تجارتی ترقی اور تعلیمی ارتقا کی سعی بھی جاری ہیں اور اصلاح معاشرت کے کام بھی نشنہ تکمیل نہیں مگر مسلمانوں میں جتنے لیڈر ہیں وہ سب سیاسیات ہی کے بت کے پجاری ہیں اگر مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا کفایت اللہ مذہبی اصلاح کا رشتہ سنبھالتے، سیٹھ محمد الہ ہارون اور سیٹھ محمد جمال تجارت، صنعت کی تحریک کو سنبھالتے علمائے فرنگی محل اصلاح معاشرت کو لیکر کھڑے ہو جاتے مولانا شوکت علی اور ڈاکٹر انصاری تنظیم ملی کو کامیاب بناتے اور باقی رہنما سیاسیات میں لگے رہتے تو آج قوم کی حالت کچھ اور ہوتی ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ بزرگ سیاسیات کے پاس ہی نہ جائیں جائیں ملکر کام کریں مگر اپنے لئے اپنے شعبہ ہائے عمل خاص کر لیں جب تک مسلمانوں میں تقسیم عمل کے دور برکت نہ ہوگا اور ہر شعبہ حیات میں ان کی رہنمائی نہ کی جائے گی اس وقت تک گاڑی سنبھلنا اور میدان ترقی میں آگے بڑھنا بہت مشکل ہے۔

## ترکی میں مصنوعات کی ترقی

ترکان احرار مصنوعات وطنی کی ترقی کے لئے ہر ممکن سعی و جہد جہد سے کام لے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی جمہوریت کو مستحکم و مضبوط بنانے کے لئے انواع و اقسام کے پروپیگنڈے کے جاری ہے ہیں ہر سال اگست کو تمام ایک ہفتہ جشن اقتصاد منایا جاتا ہے اس روز تمام مدرسوں قہوہ خانوں ہوٹلوں اور محلوں کو ملکی مصنوعات کے لئے وقف کر دیا جاتا ہے اور عظیم الشان جلسوں

میں اقتصادی اصلاحات کے متعلق زبردست تقریریں کی جاتی ہیں اس سال بھی حسن اقتصاد کا افتتاح انگورہ میں غازی عصمت پاشا صدر اعظم نے کیا اور اپنی تقریر میں لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ملک کی صنعت و حرفت کی حوصلہ افزائی کریں اور جہاں تک ممکن ہو ملکی مصنوعات ہی سے اپنی ضروریات پوری کریں اس روز کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس تاریخ کو جتنے اخبارات شائع ہوئے ان سب نے نہایت پرزور مضامین لکھے اور ملک کی صنعت و حرفت پر اپنے خیالات میں نہایت گرانقدر اور ترغیب انگیز خیالات کا اظہار کیا زندہ قومیں یہی کرتی ہیں جو اس وقت ترک کر رہے ہیں۔ خدائے قدوس اس قوم کو عروج و اقبال نصیب کرے اور ہمیں بھی اس کے تتبع و تقلید کی توفیق عطا کرے۔

## بلوچستان کا مستقبل

ہندوستان میں عنقریب آئینی اصلاحات کا نفاذ ہونے والا ہے مگر جہاں سندھ وار الیہ کی علیحدگی کا اعلان ہو چکا ہے وہاں بلوچستان کے مسئلہ کو قطعی نظر انداز کر دیا گیا ہے حالانکہ زبان، تاریخ، معاشرت اور آب و ہوا کے اعتبار سے یہ علاقہ ایک بالکل علیحدہ چیز ہے اور حکومت ہند کے ماتحت ہونے کی حیثیت سے پورا حق رکھتا ہے کہ اصلاحات سے یہ بھی بہرہ مند ہو مسلمانوں کے چودہ نکات میں بلوچستان کو بلوچستان کو مستقل صوبہ بنایا جانے کا مطالبہ موجود ہے ہندو مسلمانوں میں جو مفاہمت ہوئی ہے اس میں بلوچستان کے متعلق مسلم مطالبہ کو جوں کا توں تسلیم کر لیا گیا ہے بہتر اور مناسب تو یہی ہے کہ حکومت پریاک اسکیم کو منظور کرے چونکہ اس کی نوعیت مشقفہ ہے اس لئے ہر کسی قوم اور کسی حصہ کو شکوہ کا موقعہ نہ رہے گا اور اگر اس کے مصالح ضروری اُسے اس کی اجازت نہیں دیتے تو اسے بلوچستان کے ساتھ نارواداری کا سلوک نہ کرنا چاہیئے۔ آل انڈیا بلوچ کانفرنس بھی اس کے متعلق پرزور مطالبہ کر چکی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کے باشندوں کے جذبات تمنائے اصلاحات میں کس قدر تیز ہو چکے ہیں۔

## کانفرنسی نمائندوں کی بار یابیاں

خوش اعتقادی بھی اپنی نوعیت میں ایک عجیب پر کیف چیز ہے کہ اچھا بھلا انسان اس کے جوش میں عقل و ہوش سے بیگانہ ہو جاتا ہے وائسرائے نے میز کانفرنس کے نمائندوں کو کیمیں دعوت نامے ارسال کر دیئے بس پھر کیا تھا خوش اعتقاد حلقے سند اور بیرل حلقوں میں ایک شور مسرت پیدا ہو گیا اور مختلف قیاس آرائیاں کی جانے لگیں کوئی کہتا ہے کہ وائسرائے ایک مجلس مشاورت منعقد کریں گے اور اس میں ہندوستانیوں کے اصلاحات کا پتہ لگا کر اصلاح حال کی سعی کریں گے کوئی کہتا تھا بھائی جو کہ گول میز کانفرنس میں رہ گئی تھی وہ اب پوری ہو جائے گی اور ملک کی کوئی آرزو تشنہ تکمیل نہ رہے گی غرض جتنے منہ اتنی باتیں تھیں ادھر ان دعوت ناموں کو بڑی اہمیت دی جا رہی تھی کہ یکایک اعلان ہوا کہ وائسرائے گول میز کانفرنس کے نمائندوں سے سرکاری طور پر نہیں انفرادی طور پر ملاقات کریں گے کوئی کانفرنس یا مجلس مشاورت منعقد نہ ہوگی چنانچہ یہی ہوا اور جن نمائندوں کو شرف ملاقات حاصل ہوا انھیں وائسرائے نے صرف یہ رپورٹ کر دیا کہ گول میز کانفرنس کی کارروائیوں کا اثر آپ پر کیا ہوا اس کے علاوہ تھوڑی بہت باتیں سرسری طور پر ہوئیں چلو جھٹی ہوئی ہم ابتدا سے کہتے چلے آتے ہیں کہ آزادی دی نہیں جاتی بلکہ لی جاتی ہے جب افراد ملک اپنی اپنی جنگوں میں مبتلا ہیں اور تحریک کا زور ٹوٹ چکا ہے تو پھر کیوں توقع کی جاتی ہے کہ انھیں شٹ کچھ مل جائے گا جس کی وہ توقع رکھتے ہیں۔

## ایران کی تعلیمی سرگرمیاں

دولت ایران کی طرف سے تعلیمی رپورٹ سالانہ ملیح ہوتی ہے وہ مظہر ہے کہ اس وقت تک محکمہ تعلیم کی طرف سے (۱۰۸) طلبا یورپ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے جا چکے ہیں ان میں سے صرف ۳۳ طلبا ایسے تھے جو بعلالت کے باعث وہاں اپنا تعلیمی سلسلہ جاری نہ رکھ سکے اور واپس چلے آئے باقی سب پورے شوق کے ساتھ مصروف تعلیم ہیں ۵۳ طلبا اٹلی میں، ۳۲ انگلستان میں، ۲۸ فرانس میں، ۱۵ سوئزرلینڈ میں، ۱۰ جرمنی میں اور ۱۶ بلجیم میں زیر تعلیم ہیں اور یونیورسٹیوں کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

وزارت ذرائع آمد و رفت نے ۹۶ طلبا یورپ بھیجے تھے جن میں سے ۱۷ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وطن واپس آ گئے اسی طرح وزارت جنگ کی طرف سے ۸۵ طلبا بھیجے گئے جو ہنوز وہیں تعلیم پا رہے ہیں ۳۵۳ طلبا ایسے ہیں جو خود اپنے خرچ پر یورپ میں سرگرم تعلیم ہیں (۱۰۰) طلبا امریکہ بھی بھیجے گئے ہیں حکومت ایران مزید طلبا بھیجنے کا انتظام کر رہی ہے ایران کی آبادی پنجاب کی برابر بھی نہیں اگرچہ یہ کم ہے وہاں اپنی حکومت ہے اور اس وقت ایک بیدار مغز اور دور اندیش فرمانروا وہاں سریر آرائے حکومت ہے اسلئے تعلیم اور شوق تعلیم کا دریا امنڈا آیا ہے اور تعلیم و تعلم کے میدان میں ایران قابل رشک ترقی کرتا چلا جا رہا ہے ایک ایران ہے اور ایک ہندوستان جہاں تعلیم کا خاطر خواہ بندوبست ہے اور نہ معاش کی حقیقت یہ ہے کہ آزادی سب سے بڑی نعمت ہے قومیں اسی کے سایہ میں بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں۔

## لارڈ ولنگڈن کی تقریر

ہمارے ملک کے افسر اعلیٰ لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند نے یکم فروری کو اسمبلی کے اجلاس میں جو تقریر ارشاد فرمائی تھی وہ اپنی فصاحت و بلاغت اور دانائی و تدبر میں واقعی ایک اچھی چیز ہے دلفریب الفاظ ہی ہیں اور مربوط و دلکش جملے ہی ہمدردی و احسان کا اظہار بھی ہے اور فرمانروایانہ تعالی و برتری کا شمار بھی یہ بھی آمد بالکل صحیح ہے کہ صوبجاتی خود مختار حکومت کے بعد ہی فیڈریشن کے قیام کی سعی عمل میں لائی جائیگی اور ریزرو بنک کے متعلق تو حکومت اپنی تجاویز اسی سشن کے اختتام سے قبل پیش کر دیگی یہ بھی فرمایا کہ تو ملاس امبیڈکر ہلد شائع کیا جانے والا ہے جس میں آئندہ دستور کا پورا خاکہ پیش کر دیا جائے گا اور پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی میں ہندوستانی ارکان سے بھی مشورہ لیا جائے گا سب کچھ ہے مگر نہیں سوراج آزادی مساوانی یا ہندوستانی کی حکومت اس سیاسی کی رہائی زرعیات، صنعیات، تجارت کسی امر کے متعلق کوئی اعلان موجود نہیں توقعات بہت سی دلائی گئی ہیں حکومت کی پیک بینی کی بھی شور انگیز الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے مگر ملحوظ یہ ہے کہ پالیسی کے تغیر اور زاویہ نگاہ کی تبدیلی کے متعلق کہیں کوئی اشارہ بھی نہیں کیا گیا بڑی بات ہے جو یہ فرمانے کے بعد کہ حکومت کی موجودہ سیاسی انحطاط اب کے دور ہوتے ہی حکومت اور ڈیمینشنوں کو واپس لے لیگی۔ ہر کیف پوری کی


## افشائے راز نہان

اردو زبان میں اس قسم کی یہ پہلی عجیب و غریب کتاب ہے جس میں دو ہزار اردو گزاری اور بیباک عورتوں کی نفسانی خواہشات کے حالات خود انہی کے قلم سے لکھے۔ امریکہ کی ایک نچلی عورت کی کتاب کا ترجمہ، اردو میں سب پہلی اور انوکھی کتاب قیمت سوا روپیہ محصول ۱۰ جیب جاوید کا پتہ۔ نیاز ہری قانون کی زد سے بچ سکے۔ حمیدیہ پریس دہلی

# معارف القرآن

(بسلسلہ سابقہ)

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

(ترجمہ) اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ رسول آئے ہیں کہ جب میں سے جن امور کا تم اخفا کرتے ہو ان میں سے بہت سی باتوں کو تمہارے سامنے صاف صاف کھول دیتے ہیں اور بہت سے امور کو نظر انداز کر دیتے ہیں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشن چیز آئی ہے اور ایک کتاب واضح کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو جو رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلا دیتے ہیں اور ان کو اپنی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آتے ہیں اور ان کو راہ راست پر قائم رکھتے ہیں۔

**تفسیر:** خدا وند تعالیٰ جب یہود و نصاریٰ کی عہد شکنی کو بیان فرما چکا اور ان کی سزا کو بھی بیان کر دیا تو اب ان کو ارشاد و ہدایت اپنے کلام پاک سے فرماتا ہے جو بطور معجزہ ان کی تصدیق کے لیے کافی ہے اور جس میں غیب کی خبریں مندرج ہیں کہ اب یا چند یہودی آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زنا کے متعلق گفتگو کرنے لگے اور کہنے لگے کہ زنا کی سزا سنگساری تو بہت ہی سخت ہے آپ نے فرمایا تم میں سب سے بڑا عالم کون ہے سب نے بالاتفاق ابن صوریا کی جانب اشارہ کیا اور واقع میں ابن صوریا تمام یہود میں بڑا عالم تھا حضور نے ابن صوریا کو مخاطب کر کے فرمایا تم کو اس خدا کی قسم جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی ہے سچ بتا دو کیا تمہارے یہاں توریت میں زنا کی سزا سنگساری نہیں ہے ابن صوریا نے جواب دیا کہ اے محمد جب تم نے مجھے قسم دی ہے تو قسم بھی بڑی سخت اس لیے واقعی بات سچی سچی مجھے ظاہر کرنی پڑی بیشک ہمارے یہاں بھی اہل اسلام کی طرح جرم زنا کی سزا سنگساری ہے لیکن جب ہم میں زنا کی کثرت ہو گئی تو ہم نے اپنی قوم کو سنگسار کر کے گھر کر دینا مناسب نہ سمجھا اس لیے رجم کے حکم کو خود بدل دیا اب کسی سے جرم زنا سرزد ہو جاتا ہے تو اس کے سر پر مار مارتے ہیں اور سر منڈا کر اس کا منہ کالا کر کے تشہیر کراتے ہیں اس گفتگو کے بعد یہ آیت نازل ہوئی آیت میں نور سے مراد نبی گرامی کی ذات مقدس ہے اور کتاب مبین سے مراد قرآن ہے کیونکہ حضور نے اپنے نور ارشاد و ارشاد و ہدایت سے تمام عالم کو روشن کر دیا اور کفر کی تاریکی کو زائل کر دیا اور قرآن نے حق و باطل میں فیصلہ کیا باطل کو مٹا ڈالا اور حق کو ظاہر کر دیا آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے توریت و انجیل والو تمہارے پاس ہمارا بھیجا ہوا رسول آچکا تم کو اس کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں کرنا چاہیے دیکھو تم جو توریت و انجیل کی بہت سی صحیح باتیں چھپایا کرتے تھے آیت رجم کو بالکل ہی مخفی کرتے تھے محمد کے اوصاف اخلاق عادات حلیہ اور آپ کی امت کے خصائل و خصائص اور بعض دیگر مسائل جو تمہاری کتابوں میں مذکور تھے ان سب کو تم نے عوام کی نظر سے پوشیدہ کر لیا تھا ان میں سے بہت سی باتیں جو مناسب نہیں وہ تمہارا رسول تم کو بتاتا ہے اور جو غیر مناسب ہیں جن کے ظاہر کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے اس کو نہیں بتاتا ہے لہٰذا تم کو رسول اللہ کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہمارا رسول جو کفر کی تاریکی کے لئے اجالا ہے وہ تمہارے پاس آچکا اس لئے تم کو چاہیے کہ کفر کی اندھیری سے نکل کر روشنی میں آجاؤ اور یہ فقط ہی نہیں کہ صرف رسول کو ہم نے بھیجا ہو بلکہ قرآن پاک بھی تمہارے پاس آپہنچا جو اپنے قوانین و ضوابط کی وجہ سے حق و باطل میں فیصلہ کر دیگا جو باطل باتیں تم نے پھیلا رکھی ہیں ان کو مٹا ڈالے گا اور حق کو چمکا دیگا دیکھو جو شخص خدا کی رضا جوئی کے درپے ہوتا ہے خدا اس کو اسی قرآن کے ذریعہ ہدایت کی راہیں دکھا دیتا ہے اور نجات و سلامتی کے راستے بتا دیتا ہے اور جو خدا کی رضامندی کا خواستگار نہیں ہے خدا اس کو قرآن کے ذریعہ سے بھی راہ نجات نہیں دکھاتا اس کو اتنی سمجھ ہی نہیں ہوتی کہ قرآن کو سمجھے یا اس کے مقرر کردہ قوانین کو اپنا دستور العمل بنائے اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن بارادہ الٰہی ایسے لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے ارادہ تشریعی و توفیق سے قرآن پاک لوگوں کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لاتا ہے ہاں جس کو رضا مولیٰ کی خواہش نہیں ہے وہ اندھیریوں میں پڑا رہتا ہے نہ اس کو روشنی سوجھتی ہے نہ وہ ایمان لاتا ہے۔ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ قرآن قیامت کے دن نور و حجت ہو گا پھر آگے ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن اس سیدھے رستہ کی ہدایت کرتا ہے یعنی اسلام کا سیدھا رستہ دکھاتا ہے مطلب یہ ہے کہ تم تاریکی میں ..... بڑے ہو تم کو راہ راست نہیں سوجھتی اور ہر ہر قدم پر بھٹک رہے ہو بعض لوگوں کو تو اپنی گمراہی کا احساس ہے اور بعض کو اس کی حس ہی جاتی رہی ہے جن کو احساس ہے ان کو روشنی میں آجانا چاہیے رسول پر ایمان لانا چاہیے قرآن کے مقرر کردہ اصول و قوانین پر کاربند ہونا چاہیے اور جن کو اپنی ظلمت کفر کی احساس ہی جاتا رہا ہے ان کو خدا ہی ہدایت نہیں کرتا ہے۔

**مقصود بیان:** جو شخص خود اپنی مدد کرنی نہ چاہے اس کو کوئی بیرونی امر کوئی غیبی کمک بڑی سے بڑی الہامی کتاب یہاں تک قرآن بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور جو شخص اندھیرے میں ہو اور تاریکی کا احساس بھی نہ رہا ہو اور نہ وہ تاریکی سے نکلنا چاہے تو کوئی روشنی اس کے لئے کارگر نہیں ہو سکتی اور نہ خدا اس کو ہدایت کرتا ہے بلکہ یونہی اندھیرے میں پڑا رہنے دیتا تاوانستہ انسان کے لئے قرآن مشعل راہ ہے اس کے مقرر کردہ قوانین و ضوابط کے باریک سے باریک اور پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیوں کو سلجھانے کے لئے کافی ہیں رسول اللہ کو توریت و انجیل

کا الہامی علم تھا خدا نے ان کو وحی کے ذریعہ سے یہ علوم علما کے تھے جن کا ظاہر کر دینا مناسب نہ تھا تاان کو آپ ظاہر کر دیتے تھے اور جن باتوں کے اظہار میں کوئی فائدہ نہ ہوتا تاان کو آپ بیان نہیں فرماتے تھے۔ رضا خدا اسلام کا اصل لفظ نظر ہونا چاہیے اور اسی کی ہر وقت طلب رہنی چاہیے جو رضائے مولیٰ کا خواستگار نہیں وہ مسلمان نہیں رسول کی ذات گرامی اور آپ کی شریعت حقہ روشنی اور نور ہے جو کبھی اندھیری میں تبدیل نہیں ہو سکتی لہذا آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت تمام شریعتوں کی ناسخ ہے وغیرہ۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(ترجمہ) بلاشبہ وہ لوگ کافر ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عین مسیح ابن مریم ہے آپ یوں یہ پوچھیے کہ اگر ایسا ہے تو یہ بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ابن مریم کو اور ان کی والدہ کو اور جتنے زمین میں ہیں ان سب کو ہلاک کرنا چاہیں تو کوئی شخص ایسا ہے جو خدا تعالیٰ سے ان کو ذرا بھی بچا سکے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خاص ہے حکومت آسمانوں اور زمین پر اور جتنی چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان پر اور جس چیز کو چاہیں پیدا کر دیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت ہے

**تفسیر**:۔ گذشتہ آیات میں یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ یہ لوگ گمراہ ہیں ان کو راہ ہدایت تلاش کرنی چاہیے ان آیات میں ان کتاب اللہ کی وجہ بیان کی گئی ہے اور یہود و نصاریٰ کے اندرونی اور شیطانی خیالات کو توضیح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس کے بعد ان کے عقائد کی تردید و ابطال عقلیہ سے کی گئی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں کہ مسیح ابن مریم خدا ہے وہ لوگ کافر ہیں ان کو بصیرت و ایمان کو یہ نہیں سوجھتا کہ جو شخص مریم کا بیٹا ہے وہ کیسے خدا ہو سکتا ہے اور جس طرح خالق معبود بن سکتا ہے اسی طرح اپنی ماں کا خالق بھی ہو سکتا ہے اگر قادر معبود ہوتا تو اپنی ماں کو جنہوں نے نو مہینہ پیٹ کے ساتھ لٹکائے رکھا اور دنیا میں صعوبت تکلیف کے ساتھ جنا اور بسر کی کیوں غم و اندوہ میں چھوڑتا اور کیوں ان کے آرام و آسائش کے سامان مہیا نہ کرتا یہ بات جان بینی صفدی سے کہ عیسائیوں کی بہت سی فرقے ہو گئے تھے جن میں سے کچھ تو ابتک باقی ہیں اور کچھ ختم ہو گئے شروع دور میں نصاریٰ کے تین عظیم الشان فرقے تھے۔

۱ یعقوبی ۲ ملکائی ۳ نسطوری خدا کے رسول تھے خدا تعالیٰ نے دشمنوں سے ان کو بچا لیا اور آسمان پر اٹھا لیا مسیح نہ خدا کے بیٹے تھے نہ ان کو صلیب دی گئی نہ وہ مقتول ہوئے یہ دشمن میاں بیوی کا گڑھا ہوا قصہ ہے جس پر

۲ فریق نازل ہوا کہ مسیح خدا کے بیٹے تھے جو کچھ دنوں ہم میں رہ کر ان کو صلیب دیدی گئی اور وہ خدا کے پاس پہنچ گئے

۳ یہ گروہ کہتا تھا کہ مسیح درحقیقت خدا تھے ہم کو معلوم نہ تھا جب ہم نے اس کی نافرمانی کی تو وہ خفا ہو کر جلا گیا موخر الذکر دونوں فرقے گمراہ ہیں اور انہوں نے اول الذکر مومن فرقہ کو قتل کر ڈالا آیت مذکورہ میں موخر الذکر دونوں فرقے مراد ہیں کیونکہ نسیاً فریق تو بلا تامل مسیح کو خدا کہتا تھا اور فریق دوم مسیح کو ابن اللہ کہتا تھا کیونکہ ابن اللہ کہنا ہی الوہ ہونا ضروری ہے اس لئے یہ بھی درحقیقت مسیح کو بعینہ خدا کہتے تھے۔

ابن کثیر اکثر مفسرین نے آیت میں ثالث ثلاثہ یعنی یعقوبیہ کو مراد لیا ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نجران کے عیسائی بھی اور سب مسیح کے قائل تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیت نجران کے نصرانیوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے اس کے بعد خدا تعالیٰ الوہیت مسیح کی تردید کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد کہدو کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم اور ان کی ماں بلکہ تمام روئے زمین کی آبادی ہلاک کر دینا چاہے تو کون ان کی حفاظت کر سکتا ہے کس میں طاقت ہے کہ خدا سے ان کو بچا سکے جو آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر خدا کی بادشاہت ہے اسی نے سب کو پیدا کیا اور سب اسی کے قبضہ و تصرف میں ہیں خدا ہر چیز پر قادر ہے سب اسی کی مخلوق ہے جس بندہ کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے کوئی خدا نہیں ہو سکتا مخلوق جو اپنی ہستی میں خود محتاج ہو وہ خدا کیونکر ہو سکتی ہے حضرت عیسیٰ بھی مخلوق تھے اور خدا کی ملک و تصرف میں تھے پھر کس طرح وہ خدا ہو سکتے ہیں حالانکہ اگر خدا ان کو ہلاک کرنا چاہتا تو وہ خدا کو روک نہیں سکتے تھے۔

**مقصود بیان**:۔ اللہ تعالیٰ کی خوبیت و جلال کا بیان۔ خدا واحد و قدوس ہر کوئی اس کا شریک نہیں اس کو ہر چیز پر قدرت کامل حاصل ہے جو چیز دوسروں کی ممکن ہو وہ خدا نہیں ہو سکتی تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ خدا کی مخلوق ہیں اس کے محتاج ہیں اس لئے معبود نہیں ہو سکتے خدا میں وداد اوصاف ہونے ضروری ہیں بے اصابی اور قدرت کاملہ مخلوق میں چونکہ یہ دونوں باتیں نہیں ہیں اس لئے کوئی مخلوق معبود ہونے کی سزاوار نہیں ہے وغیرہ۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ

(ترجمہ) اور یہود و نصاریٰ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں آپ یہ پوچھیے کہ پھر تو کہ تمہارے گناہوں کے عوض تم کو عذاب کیوں دیں گے بلکہ تم بھی بشر ہو اور مخلوقات سے ایک معمولی آدمی ہو اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے بخشیں گے اور جس کو چاہیں گے سزا دیں گے اور اللہ ہی کی ہے سب حکومت آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں ہے ان میں بھی اور اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹ جانا ہے

**تفسیر**:۔ ایک مرتبہ نعمان بن ثامی بحری بن عمرو اور سنا س بن عدی اور بعض دیگر اکابر یہود خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے ان کو اسلام کی ترغیب دی اور فرمایا خدا سے ڈرو اور ایمان لے آؤ وہ بولے اے محمد ہم کو کس سے ڈراتے ہو ہم تو خدا کے بیٹے اور جیتے ہیں ہم کو عذاب ہرگز نہ ہوگا اس کے علاوہ نصاریٰ بھی اس

اس بات کے دعوی تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی نحن ابناء ہ کے چند معنے ہیں ملہ یہود و نصاریٰ کی مراد نحن ابناء اللہ کہنے سے یہ تھی کہ ہم خدا کے رسولوں کی اولاد ہیں ہمارے باپ دادا جنتی بتلاوے تھے لہذا خدا کے عذاب کا ہم کو کوئی خوف نہیں ہے ۲ہم لوگ قرب و منزلت میں خدا کے نزدیک مثل اولاد کے ہیں اور خدا ہم پر شفقت و رحمت فرمانے کے لحاظ سے مثل باپ کے ہے ۳ خدا کے بیٹے ہم ہیں سے تھے یعنی یہود کہتے تھے کہ عزیر خدا کے بیٹے تھے اور وہ ہم میں سے تھے اور عیسائی کہتے تھے کہ مسیح خدا کے بیٹے تھے اور وہ ہم میں سے تھے مطلب یہ ہے کہ ہمارے اسلاف میں انبیاء کے بیٹے گذرے ہیں اور خدا کی عنایت ان کے حال پر مبذول تھی اس لئے ہم کو عذاب کا کوئی خوف نہیں ملہ ابراہیم نخعی نے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ یہود کو دعوی تھا کہ خدا کے بیٹے ہونے کا دعوی فقط ہمیں حال اہل کتاب کا دعوی تھا کہ ہمارا نفس و شرف ہماری قدر و منزلت اور لوگوں کی نسبت خدا کے ہاں زیادہ ہے کیونکہ ہمارے تعلقات خدا سے زیادہ ہیں اس دعوی باطل کی خدا تعالیٰ تردید فرماتا ہے ارشاد ہوتا ہے اے محمدان ہونے دعوے کرنے والوں سے کہدیجئے جب تم خدا کے پیارے اور خدا کی اولاد تھے تو پھر خدا نے تم پر اپنا عذاب کیوں نازل کیا کیوں تمہاری صورتیں مسخ کر کے بندروں اور سوروں کی طرح بنادی تھیں کیوں کوئی حبیب اپنے حبیب کو عذاب دیتا ہے یا کوئی باپ اپنی اولاد کو مصیبت و تکلیف میں مبتلا کرنا گوارا کرتا ہے۔ ایک حدیث میں بروایت حسن بصری آیا ہے کہ اللہ جل جلالہ اپنے حبیب کو ہرگز عذاب نہ دیگا ہاں دنیا میں کبھی مصیبت میں مبتلا کر دیگا۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ یہ تمہارے دعوے غلط ہیں بات صرف اتنی ہے کہ منجملہ دیگر انسانوں کے تم بھی انسان ہو اور خدا کی مخلوق ہو تو جو بھلائی یا برائی دوسرے انسانوں کے لئے ہے وہ تمہارے لئے بھی ہے سب کا یکساں حال ہے تم کو دوسروں پر کوئی خاص شرف و امتیاز حاصل نہیں ہے خدا جس شخص کو چاہیگا بخشدیگا جس کو چاہیگا عذاب دیگا وہ مالک مختار ہے اس کا کوئی مزاحم نہیں ہو سکتا تمام آسمان و زمین اور ان کی درمیانی کائنات اسی کی پیدا کی ہوئی ہے وہ اس کا خالق و مالک ہے اور پھر بالآخر اسی کی طرف سب کو جانا ہے کسی کو کوئی گھٹکہ نہیں ہو سکتا کہ خدا ہم کو عذاب نہ دیگا جیسے جس کے اعمال ہوں گے ویسی ہی اس کی سزا ہوگی۔

**مقصود بیان**:۔ خدا سے کسی کا کوئی خاص رشتہ نہیں خدا بے نیاز ہے مستحق عذاب تو اب ہے اس کے ہاتھ میں کسی کا اس پر کوئی حق نہیں انسان اور خدا کے درمیان اگر کوئی رشتہ موصلت ہے تو نیک اعمال ہیں ورنہ سب و نسب حتی کہ نبی زادہ ہونا بھی بے سود ہے خدا زمانہ اور زمانیات سے خارج ہے اسی سے تمام چیزوں کی ابتدا ہے اور اسی کی طرف سب کی انتہا ہے تمام انسان خدا کی نظر میں برابر ہیں۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾

(ترجمہ) اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ رسول آپہنچے جو کہ تم کو صاف صاف بتلاتے ہیں ایسے وقت میں کہ رسولوں کا سلسلہ موقوف تھا تاکہ تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر اور نذیر نہیں آیا سو تمہارے پاس بشیر اور نذیر آچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

**تفسیر**:۔ جب حضور اکرم نے قوم یہود کو اسلام کی ترغیب دی اور انہوں نے نہ مانا تو معاذ بن جبل اور سعد بن عبادہ نے فرمایا کہ اے جماعت یہود اللہ سے ڈرو تم خوب جانتے ہو کہ محمد خدا کے سچے رسول ہیں ہمارے مسلمان ہونے سے پیشتر تم ہم کو نبی کی نبی تعریف و وصف اخلاق اور رہبی حلیہ بتاتے تھے اب کیوں انکار کرتے ہو رافع بن حریلہ اور وہب بن یہودا نے کہا نہ ہم نے تم سے کبھی ایسا نہیں کہا اس بات پر کہ خدا نے موسیٰ کے بعد تو کوئی کتاب ہی نہیں بھیجی اور نہ کسی نبی کو مبعوث کیا پھر محمد کی نبوت کس طرح بھی ہو سکتی ہے ہمارے بعض مفسرین تو خاتم النبیین کے ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس گفتگو کے بعد یہ آیت اتری۔ آیت کا مطلب تفہیم سے قبل یہ بات جان لینی ضروری ہے کہ بروایت ابن عباس حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے درمیان ایک ہزار سو برس کا فرق تھا اور اس مدت میں ایک ہزار سے زیادہ انبیاء صرف بنی اسرائیل میں سے پیدا ہوئے تھے باقی دیگر اقوام کا اس میں شمار نہیں (سیوطی)

اور حضرت عیسیٰ اور حضور اکرم کے درمیان پانچسو انہتر سال کی مدت تھی اور اس میں کوئی نبی نہیں ہوا (بخاری) اور حضرت سلمان فارسی کی روایت سے جو بخاری میں موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت اور حضرت عیسیٰ کے درمیان چھ سو برس کی مدت تھی بہرحال خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے یہود و نصاریٰ ایک مدت سلسلہ انبیاء منقطع ہونے کے بعد ہمارا رسول اب تمہارے پاس آپہنچا اور اس کی صداقت کی ایک کھلی ہوئی دلیل یہ ہے کہ وہ باوجود اس کے تمہاری خود بعضوں کے احکام سے واقف ہے اور ان کو تمہارے سامنے بیان کرتا ہے اور اس رسول بھیجنے کی حکمت یہ ہے کہ قیامت کے دن کہیں تم یہ نہ کہو کہ خدا یا ہم تیری پرستش ضروری تھی لیکن ہم تیرے کا طریقہ نہیں جانتے تھے ایک مدت دراز بغیر کسی ہادی اور رسول کے گذری تھی اس کی وجہ سے ہم کو احکام دین میں خبط اور خلط ہو گیا تھا ہم حق و باطل کے باہمی امتیاز سے قاصر تھے کوئی مبلغ پیغام تیرا ہمارے پاس تیری طرف سے مدت تک نہیں آیا کہ وہ ہم کو تیرے عذاب سے ڈراتا ثواب کی امید دلاتا رہتا لہذا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب تمہارے پاس ثواب کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا پیغمبر آچکا ہے اب تو تم کوئی دلیل عذر کی نہیں رہی لہذا اس کی اطاعت کرو اور اس کے احکام کی تعمیل کرو خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے تو تمہارے اعمال بد کی سزا بھی دے سکتا ہے تم اس کے قبضہ سے باہر نہیں ہو سکتے۔

**مقصود بیان** بعثت انبیاء کی ایک جامع مانع دلیل کا بیان خداوندی طاقت و شوکت کا اظہار وعدہ و عید بھی ضمناً کے ایک جزو کا بیان وغیرہ۔


# آئینہ موٹر

اس کتاب میں موٹر مشین کے تمام نقائص بتلا کر ان کو درست کرنے کی آسان اور سہل ترکیبیں بتلائی گئی ہیں جس سے ہر شخص مشین کے تمام پرزے اور ان کے نقائص کو سمجھ کر ان کے درست کرنے کی قابلیت آجاتی ہے۔

قیمت صرف عمر علاوہ محصول ڈاک اگر دونوں ساتھ منگائیں تو محصول مفت

پتہ:۔ حمیدیہ پریس دہلی

# صحیح بخاری شریف اردو

جو خاص طور سے مولوی کیلئے ترجمہ کرائی جارہی ہے

(بسلسلہ گذشتہ)

۶۲۸۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک انصاری بڑا ذبیہ اندام ہمارے ہمکم جسم کا تھا اس نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میں حضور کے ساتھ جماعت میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتا اس لئے حضور میرے گھر تشریف لاکر کسی جگہ نماز پڑھ دیں تاکہ میں اس جگہ نماز پڑھ لیا کروں، حضور نے اس کی دعوت قبول کی اور اس کے گھر تشریف لے گئے۔ اس نے آپ کے لئے ایک چٹائی بچھائی اور اس پر پانی چھڑکا آپ نے اس پر دو رکعت نماز پڑھی (یہ حدیث مسئلہ خانہ زان جاروب کے ایک شخص نے حضرت انس سے کہا کہ کیا رسول اللہ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے حضرت انس نے فرمایا اس روز کے سوا اور کبھی میں نے حضور کو چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔

**باب**۔ کھانا تیار ہو اور فرض نماز کی تکبیر ہو جائے تو کیا جائے۔

۶۲۹۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور نماز کی بھی تکبیر ہو جائے تو اول کھانا کھالے اور نماز کے لئے جلدی نہ کرے جب تک کہ کھانے سے فارغ نہ ہو جائے ابن عمر کا بھی دستور تھا کہ جب کھانا رکھدیا جاتا اور نماز کی اقامت ہو جاتی تو جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو جاتے نماز کو نہ آتے اور وہیں بیٹھے بیٹھے امام کی قرأت سنتے رہتے۔

۶۳۲۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کھانے پر بیٹھے تو وہ نماز کی تکبیر ہی ہو جائے لیکن کھانے میں جلدی کرے جب تک کہ خواہش کے موافق کھا نہ لے۔

**باب** اگر امام کو نماز کے لئے بلایا جائے اگر وہ کچھ کھایا ہو تو کیا کرے۔

۶۳۳۔ حضرت عمر بن امیہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ بکری کی دست کاٹ رہے تھے اتنے میں آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا آپ فوراً کھڑے ہو گئے چھری پھینک دی اور بغیر تجدید وضو کے نماز پڑھی۔

**باب** شخص گھر کے کسی کام میں مشغول ہو اور نماز کی تکبیر ہو جائے تو کیا کرے کیا نماز کے لئے آجانا چاہیے۔

۶۳۴۔ حضرت اسود کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے دریافت کیا حضور گھر میں کیا کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ حضور گھر میں گھر والوں کا کام کاج کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے چلے جاتے تھے۔

**باب** جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہو کہ لوگوں کو نماز سکھائے اور سنت نبوی کی تعلیم دے اس کا کیا حکم ہے۔

۶۳۵۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ (ایک بار) مالک بن حویرث ہماری اس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا میں تم کو نماز پڑھاتا ہوں اور میرا (اور کسی) نماز پڑھانے کا نہیں ہے بلکہ اسی طرح نماز پڑھوں گا جس طرح میں نے حضور کو نماز پڑھتے دیکھا ہے (یعنی تم کو حضور کی نماز دکھانا چاہتا ہوں) ابو ایوب (اس حدیث کے سلسلہ رواۃ کے ایک راوی ہیں) کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ کس طرح نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا ہمارے اس شیخ (عمر بن سلمہ) کی طرح اور شیخ مذکور کا یہ قاعدہ تھا کہ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دوسری رکعت میں کھڑے ہونے سے قبل جلسہ (استراحت) کیا کرتے تھے۔

۶۳۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ جب حضور مرض وفات میں مبتلا ہوئے اور مرض شدت پکڑ گیا تو آپ نے فرمایا ابو بکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ نے عرض کیا ابو بکر نرم دل کے آدمی ہیں حضور کے مقام پر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے فرمایا (نہیں) ابو بکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ نے مکرر یہی قول اول عرض کیا تیسری مرتبہ میں حضور نے فرمایا نہیں ابو بکر ہی کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم عورتیں تو یوسف کے ساتھ والی عورتیں ہو (یعنی ظاہر کچھ باطن اور کرتی ہو دل میں تو یہ ہے کہ ابو بکر کے نماز پڑھانے سے لوگوں میں متعین ہو جانے کا خوف ہے اور ظاہر ابو بکر کی نرم دلی کا عذر پیش کرتی ہو (قسطلانی، عمدۃ القاری، دائم) بالآخر حضرت ابو بکر کے پاس رسول اللہ کا قاصد پہنچا اور حضور کی زندگی ہی میں ابو بکر نے نماز پڑھائی۔

۶۳۷۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور نے اپنی بیماری میں فرمایا کہ ابو بکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے عرض کیا کہ ابو بکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو گریہ و بکا کی وجہ سے لوگوں کو قرأت نہ سنا سکیں گے حضور عمر کو حکم دیدیں کہ وہ نماز پڑھا دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ تم ہی حضور سے یہ عرض کرو کہ ابو بکر آپ کی جگہ پر کھڑے ہو کر لوگوں کو قرأت نہ سنا سکیں گے آپ تم کو نماز پڑھا دیں حضرت حفصہ نے ہی میرے قول کے موجب عمل کیا اس پر حضور نے فرمایا چپ ہو جاؤ تم کو ورتیں بلا شبہ و شبہ یوسف کی ساتھ والیاں ہو ابو بکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں یہ سنکر حضرت حفصہ نے مجھ سے کہا میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی تم نے اس وقت ہی حضور کو مجھ نا لائق کہلوایا۔

۶۳۸۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے مرض وفات میں صدیق اکبر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے ایک روز لوگ (جماعت میں) صفیں باندھے کھڑے تھے

پیر کا وقت تھا اتنے میں حضور نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کھڑے ہو کر ہم کو دیکھتے رہے آپ کا چہرہ اس وقت قرآن کا ایک ورق معلوم ہوتا تھا (یعنی جلد کی باریکی اور جمال باکمال کی روشنی کی وجہ سے حضور کا چہرہ صاف اور درخشاں تھا) پھر آپ نے تبسم فرمایا حضور کے دیدار سے ہم کو جو خوشی حاصل ہوئی اس کی وجہ سے ہمارا ارادہ ہوا کہ ہم فتنہ میں پڑ جائیں (یعنی نماز توڑ دیں) ابوبکر اپنی ایڑیوں پر پہنچے ہٹے اور یہ خیال کیا کہ حضور نماز کو تشریف لائے ہیں اور لوگوں کو نماز پڑھائیں گے یہ دیکھ کر حضور نے ہماری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز پوری کرو اس کے بعد حضور نے حجرہ کا پردہ چھوڑ دیا اور اسی روز آپ کی وفات ہو گئی۔

**۴۳۵** حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ جب حضور بیمار ہوئے کی بہت شدت ہو گئی اور آپ مسجد میں نہ آ سکے اور لوگوں کو نماز پڑھانے سے مجبور ہو گئے تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ نماز کون پڑھائے آپ نے فرمایا ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں جب قرأت کریں گے تو ان پر گریہ و بکا کا غلبہ ہو جائے گا اور لوگوں کو نماز پڑھا نہ سکیں گے فرمایا ابوبکر سے کہہ دو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا ابوبکر کو حکم دو نماز پڑھائیں تم عورتیں تو یوسف کی ساتھ والیاں ہو۔

**باب** اگر کوئی شخص کسی سبب سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو تو اس کا کیا حکم ہے۔

**۴۴۰** حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور نے حکم دیا کہ ابوبکر نماز پڑھائیں حسب الارشاد صدیق اکبر لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے حضرت عروہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ کو بیماری سے کچھ سکون ہوا تو آپ گھر سے تشریف لائے اس وقت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب ابوبکر نے حضور کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے حضرت نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر آپ خود تشریف لے گئے حضرت ابوبکر کی برابر ان کے پہلو میں بیٹھ گئے ابوبکر حضور کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے اور دیگر لوگ ابوبکر کی اقتدا میں۔

**باب** اگر کوئی شخص (امام کے علاوہ) امامت کر رہا ہو اور پہلا امام آ جائے تو یہ امام پیچھے ہٹے یا نہ ہٹے اس کی نماز درست ہو جاتی ہے یہ حکم روایت حضرت عائشہ سے غالباً ہے۔

**۴۴۱** حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ خاندان بنی عمر میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے اتنے میں نماز عصر کی اذان کا وقت آگیا مؤذن نے صدیق اکبر کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا میں اقامت کہتا ہوں کیا آپ نماز پڑھائیں گے حضرت صدیق نے فرمایا ہاں پڑھا دوں گا اس کے بعد حضرت ابوبکر نے امام ہو کر نماز شروع کر دی (تھوڑی دیر میں حضور بھی تشریف لے آئے اس وقت اصحاب نماز میں مشغول تھے حضور صفوں کو چیرتے ہوئے نکل کر پہلی صف میں جا کر ٹھہر گئے اصحاب نے وشک دی تاکہ صدیق اکبر کو حضور کی تشریف آوری کی اطلاع ہو جائے لیکن حضرت ابوبکر اور ہر ایک متنفس یہ سمجھتے تھے کہ اس لئے ان کو اطلاع نہ ہوئی جب تالیوں کی آواز بہت زیادہ ہوئی تو حضرت صدیق نے دیکھا کہ حضور صف میں کھڑے ہیں آپ نے حضرت ابوبکر کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو (اور خود امامت کئے جاؤ) صدیق اکبر نے ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا کہ حضور نے مجھ کو امامت کرنے کا حکم دیا اس کے بعد حضرت صدیق پیچھے ہٹتے ہٹتے صف کی برابر ہو گئے اور رسول اللہ نے آگے بڑھ کر امامت کی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا ابوبکر میرے حکم کے باوجود تم کیوں وہاں نہ ٹھہرے رہے صدیق اکبر نے عرض کی کہ ابن ابوقحافہ کے لئے سزاوار نہیں کہ رسول اللہ کے سامنے امام بنے پھر حضور نے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا کیا وجہ کہ میں نے تم کو تالی بجاتے دیکھا جس شخص کو نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو چاہئے کہ سبحان اللہ کہے جب وہ سبحان اللہ کہیگا تو اس کی طرف التفات کیا جائے گا تالی بجانی تو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔

**باب** جب سب لوگ تلاوت قرآن میں برابر ہوں تو سب سے بڑی عمر والا امام بنایا جائے۔

**۴۴۲** حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ ایک بار ہم کئی جوان حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیس روز تک قیام پذیر رہے آپ بڑے مہربان تھے آپ نے جب دیکھا کہ ہم گھروں کے جانے کے مشتاق ہیں تو فرمایا تم اپنے اپنے وطن کو واپس چلے جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو ذہن نشین کرو کہ فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھا کریں جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دیا کرے اور جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔

**باب** اگر امام کی قوم کی ملاقات کو جائے تو اس کے لئے ان لوگوں کی امامت کرنی جائز ہے (یعنی غیر کی جب قوم میں ہو تو یہ امام امام بن سکتا ہے)

**۴۴۳** حضرت عتبان کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ نے میرے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی میں نے اجازت دیدی آپ نے داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ مجھ سے نماز پڑھوانی چاہتے ہو میں جس جگہ نماز پڑھوانی چاہتا تھا وہ حضور کو بتا دی آپ نماز کو کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آخر میں آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیرا۔

**باب** امام تو تشریف اسلئے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے حضور نے مرض وفات میں لوگوں کو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی تھی ابن مسعود کہتے ہیں کہ جب مقتدی رکوع یا سجود میں) امام سے قبل سر اٹھائے تو پھر سر کو وہیں رکھ دے اور امام کے سر اٹھانے کے بعد اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر کہ اس سے پہلے سر اٹھایا تھا پھر امام کی پیروی کرے۔ (اور سر اٹھائے)

**۴۴۴** حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضور کی مرض شدید ہو گیا اور آپ مسجد میں تشریف نہ لے جا سکے، تو آپ نے فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے میں نے عرض کیا ابھی تو نہیں آپ کا انتظار کر رہے ہیں فرمایا میرے لئے پانی کا ٹب لاؤ ہم نے ٹب حاضر کر دیا آپ نے اس میں غسل کیا اور اٹھنا چاہتے تھے کہ بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو دریافت فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے عرض کیا نہیں حضور کا انتظار کر رہے ہیں فرمایا میرے لئے ٹب میں پانی لاؤ ہم نے حاضر کر دیا آپ نے غسل کیا اور اٹھنا چاہتے تھے کہ غش آگیا جب کچھ سکون ہوا تو دریافت فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے عرض کیا ابھی نہیں یا رسول اللہ حضور کا انتظار کر رہے ہیں فرمایا پانی کا ٹب لاؤ ہم لے کر حاضر کر دیا آپ نے غسل فرمایا اور پھر اٹھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ غش آگیا جب ہوش آیا تو پھر دریافت فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے عرض کیا ابھی نہیں حضور کے انتظار میں ہیں اس وقت لوگ واقعی مجمع کئے ہوئے مسجد میں عشا کی نماز کے لئے حضور کا انتظار کر رہے تھے بالآخر رسول اللہ نے حضرت صدیق کے پاس آدمی کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دو آدمی

نے پوچھکر کہدیا کہ حضور اکرم تم کو نماز پڑھانے کے لئے بلا رہے ہیں حضرت صدیق فرمہ دل کے آدمی تھے حضرت عمر سے کہنے لگے تم نماز پڑھا دو حضرت عمر نے جواب دیا اس کے مستحق ہو کہ اصل ابوبکر ان دنوں میں نماز پڑھاتے رہے ایک روز رسول اکرم کو اپنے مرض میں کچھ سکون معلوم ہوا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے جن میں سے ایک حضرت عباس تھے ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے حضرت ابوبکر نے جب آپ کو دیکھا تو مصلے سے پیچھے ہٹنے لگے آپ نے ان کو شانہ سے بتایا کہ اپنی جگہ قائم رہو پھر فرمایا مجھے ابوبکر کی برابر بٹھا دو چنانچہ ان دونوں شخصوں (علی و عباس) نے حضور کو حضرت ابوبکر کی برابر بٹھا دیا راوی کا بیان ہے کہ ابوبکر رسول اللہ کی اقتدار میں اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور باقی لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدار کر رہے تھے۔

۶۴۵ ام المومنین حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک بار حضور کو کچھ علالت تھا آپ گھوڑے سے گر پڑے تھے اور چوٹ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے باہر تشریف نہ لا سکتے تھے اس لئے آپ نے اپنے مکان میں ہی نماز پڑھی تھی آپ اس وقت بیٹھکر پڑھ رہے تھے اور باقی لوگ کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے آپ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام تو صرف اسی واسطے مقرر ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہذا اگر وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور اگر وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی رکوع سے سر اٹھاؤ وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اگر امام بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھکر نماز پڑھو۔

۶۴۶ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں ایک بار حضور گھوڑے پر سوار ہوئے (گھوڑے نے لغزش کھائی) آپ گھوڑے سے گر پڑے اور داہنی پہلو میں خراش ہو گئی ہم سمجھے آپ نے بیٹھکر نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھکر ہی نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا امام تو صرف اسی لئے مقرر ہوا ہے کہ (نماز میں) اس کی پیروی کی جائے اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی رکوع سے سر اٹھاؤ اور اگر وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اگر وہ بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھکر پڑھو۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حمیدی (بخاری کے استاد تھے) نے مجھ سے کہا کہ بیٹھے ہوئے امام کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھنے کا حکم اس وقت تک تھا جبکہ حضور اول اول بیمار ہوئے تھے اس کے بعد کو یہ حکم منسوخ ہو گیا کیونکہ مرض وفات میں حضور بیٹھکر نماز پڑھا رہے تھے مقتدی کھڑے تھے اور کسی کو آپ نے بیٹھکر پڑھنے کا حکم نہ دیا تھا اور چونکہ حضور کا یہ آخری فعل تھا اس لئے یہی فعل معتبر ہے پہلا فعل منسوخ مانا جائے گا۔

**باب** امام کے پیچھے مقتدی کب سجدہ کرے یعنی کیا اس وقت سجدہ کرے جبکہ امام تو سجدہ میں ہو یا اس وقت سجدہ کرے جبکہ امام جلسہ میں ہو۔

۶۴۷ حضرت انس کہتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت امام سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔

۶۴۸ حضرت براء کہتے ہیں کہ حضور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکتے تھے تو اس وقت تک ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیشانی نہ جھکاتا تھا جب تک حضور سجدہ میں نہ پہنچ جاتے تھے جب آپ سجدہ میں پہنچ جاتے تو اس کے بعد ہم بھی سجدہ میں جا پڑتے تھے۔

**باب** جو شخص رکوع یا سجدہ سے امام سے پہلے سر اٹھائے اس کے ناسخے کس قدر گناہ ہے۔

۶۴۹ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا امام سے قبل سر اٹھاتے وقت کیا تم میں سے کوئی اس کا خوف نہیں کرتا کہ (شاید) خدا تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح کر دے یا اس کی صورت گدھے کی صورت کی طرح کر دے۔


# تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ حکمرانی چاہتے ہیں خواہ وہ کسی کا مرد کا یا عورت کا مرد بیوی کا یا حاکم کا مرد دوست کا یا استاد کا یا مرد جولے کا یا ہر رنگ کا ہر دعوے کے لئے میں کہ آپ اس پر قابو حاصل کریں گے اگر آپ ہم سے کتاب

## تسخیر القلوب

منگا کر جو اس میں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیں احباب کو تسخیر کرنا زن و مرد کو مطیع کرنا آسان ہے افسر یا بڑا پانا مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کتاب کے عامل کے لئے معمولی بات ہے یہ ایک نہایت دلچسپ اور عجیب و غریب کتاب ہے اس کے دو حصے ہیں پہلے حصہ میں تسخیر کا فن بتایا جاتا ہے یہ فن ایسا تیر بہدف ہے کہ سوفیصدی کامیاب ہوتا ہے اس کے عامل کے لئے ناکامی کا امکان ہی نہیں دوسرا حصہ اعمال و اوراد کا ہے اس میں صحیح سینہ سے مجرب اعمال و وظائف درج ہیں جن پر وہ کتاب ہے جس کے متعلق یہ سنا ہی نہیں کہ اس کا عامل ناکام ہوا۔ قیمت مع محصول عہ کل ۱۳/

پتہ:۔ منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# خواب نامہ صدیقی

## آپ کے خواب کی تعبیر کیا ہے

یہ بات دریافت کرنے کے لئے آپ کس قدر پریشان رہتے ہیں جب آپ کے گرد و پیش کوئی صحیح تعبیر بتانے والا نہیں ملتا اول تو لاکھوں میں سے ایک آدھ ایسا کامل نکلے جو صحیح تعبیر کر سکے یا خواب کے متعلق مفید اخبارات سے اطلاع دے سکے عام طور پر اس علم سے بے بہرہ لوگوں سے تعبیر لینا کہ خواہ مخواہ تشویش بڑھتی ہے اب اگر آپ کو اپنے خواب کے صحیح حالات معلوم کرنے ہوں تو

## خواب نامہ صدیقی

کو منگا کر ساتھ رکھئے جس میں اس کے مولف نے تعبیر خواب کی پرانی اور نایاب عربی کتابوں کی مدد سے ہر ایک قسم کے خواب کو مفصل بیان کر کے بتایا ہے کہ کس قسم کے خواب قابل تعبیر ہوتے ہیں اور کون سے خواب قابل تعبیر نہیں ہوتے۔ خواب کیسے یاد آتے ہیں اور دن کے کس حصے یا ہفتے کے کس دن اور کس تاریخ کا خواب قابل تعبیہ ہوتا ہے شروع میں خلفہ خواب پر ایک مفصل مضمون ہے اور آخر میں علم قیافہ اور ہاتھ دیکھنے کے علم پر نہایت نایاب ضمیمہ ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ محصول ۶/ کل عہ

پتہ منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# کتاب الفقہ

بسلسلہ گزشتہ

## باب الصوم

### ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

**سوال** اگر آنکھ پر دوا ڈالی یا دوا کہیں اور اس کا مزہ حلق میں آیا تو اس سے روزہ فاسد ہوتا ہے یا نہیں

**جواب** اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

**سوال** اگر کلائی یا ٹخنی یا ناگا اپنے حلق میں داخل کرے اور دوسرا سرا ہاتھ میں لئے رہے تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں۔

**جواب** اگر دوسرا سرا روزہ دار اپنے ہاتھ میں لئے رہے گا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

**سوال** اگر کوئی شخص اپنی دبر میں انگلی داخل کرے یا عورت اپنی شرمگاہ میں انگلی داخل کرے تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں۔

**جواب** اگر انگلی پانی یا تیل سے تر ہوگی تو روزہ فاسد ہو جائیگا ورنہ نہیں اور سینگی لگوانے اور پچھنے لگوانے اور قصد کھلوانے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا اگرچہ ان قصد کے دھواں حلق میں چلا جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا ہاں اگر قصد اد ہواں حلق میں داخل کرے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ دھوئیں کے روکنے پر قدرت رکھتا تھا اگر چاہتا تو دھواں حلق میں داخل نہیں ہوتا۔ اسی طرح کسی قسم کی خوشبو لگائی یا سونگھی جائے تو اس سے بھی روزہ فاسد نہ ہوگا۔

**سوال** اگر بینہ یا آٹا حلق میں اڑ جائیں تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں۔

**جواب** اگر مقدار میں کم ہیں تو کوئی حرج نہیں اگر اتنے ہیں کہ حلق میں ان کی نمکین لذت معلوم ہوئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

**سوال** اگر غبار اڑکر یا آٹا چھانتے ہوئے یا دوا پڑ یا باندھتے ہوئے اڑکر حلق میں چلی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب** ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ان سے احتراز ناممکن ہے

**سوال** اگر کسی کو روزہ نہانے کی حاجت ہو تو کیا کرے

**جواب** اس کو چاہیئے کہ روزہ نہاتا رہے اگر نہائیگا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

**سوال** اگر کوئی کے سوراخ میں تیل ڈالا یا دوائی ڈالی تو اس سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں۔

**جواب** تیل اور دوا کے ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں اگر حلق میں غرغرہ لگایا اور کان میں پانی چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اصح قول یہ ہی ہے

**سوال** روزہ میں کان کروانے کا کیا حکم ہے

**جواب** کان کھجایا یا کریدا تو روزہ نہیں جائے گا اگرچہ میل بھی نکلے۔

**سوال** اگر دماغ سے رینٹ اتر کر ناک میں پہنچا یا حلق میں گئی اور نکل گیا تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں۔

**جواب** ہر دو صورتوں میں روزہ فاسد نہ ہوگا۔

**سوال** قے کا کیا مسئلہ ہے؟

**جواب** اگر قے آپ سے آوے تو روزہ نہیں جاتا اگرچہ منہ بھر کر کیوں نہ ہو اور خواہ حلق میں اتر جائے علماء ازیں کہ منہ بھر کے ہو یا اس سے کم اور قصداً نکل گیا تو روزہ جاتا رہے گا اور اگر منہ بھر کر نہ ہوگی تو قصداً نگلنے پر بھی روزہ نہیں جائیگا ہاں اگر قصداً قے منہ بھر کر کریگا تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہے گا۔

**سوال** اگر دانتوں میں رات کے کھانے میں سے مقدار چنے کے کوئی چیز اٹکی ہوئی رہے گی اور صبح کو اس کو نگل جائے گا تو اس کا روزہ جاتا رہے گا یا نہیں۔

**جواب** اس کا روزہ نہیں جائے گا۔

**سوال** اگر روزہ دار کے منہ سے خون نکلے اور حلق میں داخل نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے

**جواب** اگر یہ خون حلق سے نیچے اترے گا اور پیٹ میں پہنچ جائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں اور خون کی تین حالتیں ہیں اگر خون تھوک پر غالب ہوگا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر خون تھوک سے کم ہے تو فاسد نہ ہوگی اور اگر دونوں برابر ہیں تب بھی فاسد نہ ہوگا۔

**سوال** اگر تل کے برابر کوئی چیز جا ئی اور اس کا مزہ آیا تو اس کا کیا حکم ہے اور اگر مزہ نہ آیا اور یوں کی یوں ہی حلق میں اتر گئی تو اس سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں

**جواب** اگر اس کو چبایا لیکن مزا حلق میں نہیں محسوس ہوا اور اگر محسوس بھی ہوا تو روزہ نہ جائے گا ہاں اگر اس کا مزہ حلق میں آیا اور منہ میں نہ پہنچی ہو تب بھی روزہ فاسد ہو جائے گا اگرچہ وہ چیز ان چیزوں میں سے ہو جن سے قضا لازم آتی ہے تو قضا لازم آئے گی اور اگر کفارہ لازم آتا ہے تو کفارہ لازم ہوگا۔

**سوال** روزہ دار کو روزہ یاد دلانا کیسا ہے؟

**جواب** روزہ یاد دلانا واجب ہے مگر نا توان اور ضعیف کو یاد دلایا جائے اس میں روزہ کا یاد دلانا نہ دلانا طاقت پر موقوف ہے۔

## مایفسد الصوم

### ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے قضا اور کفارہ لازم آتا ہے

**سوال** وہ کونسی چیز ہے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

**جواب** روزہ دار کو روزہ یاد ہوتے ہوئے قصداً کھانا پینا حقہ پینا سگریٹ پینا تمباکو پان کھانا وغیرہ وغیرہ یا دانتوں میں چنے کے برابر یا اس سے زیادہ چیز کو نگل جانا یا حلق تک پانی یا تھوک پر غالب تمباکو کا نگل گیا اور اس کا مزہ حلق تک محسوس ہوا یا قصداً قے کی یا دانتوں کو اڑا دیا اور خون حلق کے نیچے اترگیا اور اس کا مزہ حلق تک محسوس ہوا یا مرد نے روزہ دار عورت کو بوسہ دیا جس سے انزال ہو گیا ان سب صورتوں کو فاعل پر کفارہ اور قضا دونوں لازم آئیں گے اور مفعول پر صرف قضا لازم آئے گی۔ اگر عورت کی طرف دیکھا یا چھوا اور انزال ہو گیا تو اس صورت میں قضا لازم آئیگی اور کفارہ لازم

نے منہ میں آئے گا اگر پیٹ میں دوا دوائی اور دوسری کی چلی گئی تو قضا اور لازم آئیگی کفارہ نہیں اگر دوا نے منہ ہی میں رہکر اشتہا گاہ میں رکھا اور وہ اندر چلا گیا یا اگلی شہ گاہ میں داخل کیا اور وہ تر تھی یا تیل یا پانی ڈالا تو ان سب صورتوں میں روزہ فاسد ہو جائے گا اگر مرد نے اغلام کیا تو قضا واجب ہوئی کفارہ واجب نہ ہوگا کیونکہ جماع صحیحاً نہیں پایا گیا روزہ دار نے سوتے میں پانی لیا یا منہ میں ڈالا لیا اور اس کا رنگ یا مہک پیٹ میں نہ گئی حلق میں چلا گیا یا روزہ دار کوئی چیز لے رہا تھا اور وہ بلا قصد منہ میں چلی گئی یا کسی نے کوئی چیز پھینکی اور وہ روزہ دار کے منہ میں چلی گئی یا کسی مجبور کا ہاتھ پکڑ کر یا ٹونسیا اور اس کا تھوک حلق میں گیا اس سے کچھ حلق میں اتر گئی یا کان میں تیل ڈالا یا کلی کی اور پانی بے اختیار منہ میں رہ گیا یا ناک میں پانی دیتا تھا اتفاقاً دماغ میں چلا گیا یا کسی نے روزہ دار عورت سے زبردستی مباشرت کی تو ان سب صورتوں میں قضا لازم آئیگی کفارہ نہیں ہاں زبردستی مباشرت کرنے والے پر کفارہ بھی لازم آئیگا۔

اور اگر کسی نے سوتے ہوئے آدمی کی حلق میں پانی ڈال دیا تو اس پر قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں یا سمجھا کہ رات ہی صبح صادق نہیں ہوئی اور سحری کھاتا رہا یا معلوم ہوا کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے اور روزہ افطار کر لیا تھا لیکن معلوم ہوا کہ ابھی غروب نہیں ہوا تھا دونوں صورتوں میں قضا آئے گی یا کسی شخص کو جبراً سیر تک اور سے اندر سے باہر آجایا کرتے تھے اس نے ان کو پانی سے تر کیا اور وہ تر ہو کر اندر چلے گئے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا لیکن کفارہ لازم نہ آئے گا صرف قضا آئیگی یا کاغذ کھایا یا روئی کھائی یا کچے پھل کھائے ان سب صورتوں میں قضا لازم آئے گی اور کفارہ نہیں آئے گا ہاں اگر کچے پھلوں کو نمک لگا کر کھایا تو کفارہ بھی لازم آئیگا۔ (کذا فی کتب الفقہ)

**سوال** اگر روزہ کسی وجہ سے فاسد ہو گیا تو باقی دن کیونکر گذارنا چاہیئے۔

**جواب** اگر روزہ دار نے سحری کھائی اور صبح صادق طلوع ہو گئی تھی یا افطار کر لیا اور دن باقی تھا یا مسافر نے اقامت کی یا عورت روزہ دار حائضہ ہو گئی یا نفاس آگیا یا کافر مسلمان ہو گیا یا نابالغ بالغ ہو گیا یا کسی نے جبراً روزہ دار کا روزہ توڑ دیا تو ان سب صورتوں میں روزہ دار کو چاہیئے کہ باقی دن روزہ دار کی طرح گذارے کھائے پیئے نہیں یہ ادب رمضان مبارک ہے

**سوال** کیا ان سب صورتوں میں قضا واجب ہے؟

**جواب** ہاں سب پر قضا واجب ہے صرف بالغ ہونے والا اور مسلمان ہونے والے پر ضروری نہیں۔

**سوال** بچہ کو روزہ کب رکھوانا چاہیئے؟

**جواب** جب بچہ کی عمر دس سال سے زائد ہو جائے تو اس کو روزہ رکھوائیں

**سوال** اگر کوئی عورت زوال کے بعد حیض سے پاک ہوئی تو کیا اس کا روزہ رکھ سکتی ہے؟

**جواب** نہیں رکھ سکتی لیکن لوگوں کے سامنے کھائے پیئے نہیں۔

**سوال** اگر بیمار تندرست ہو جائے یا مجنون کو ہوش آجائے تو ایک روزہ رکھ سکتا ہے؟

**جواب** ہاں اگر یہ دونوں روزہ کی نیت کریں گے تو روزہ ہو جائے گا

**سوال** اگر کسی نے بھول کر صحبت کی اور یاد آتے ہی جدا ہو گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب** اس پر صرف قضا لازم آئے گی۔

## ان چیزوں کا بیان جن سے صرف روزہ کی قضا لازم آتی ہے اور کفارہ نہیں

**سوال** وہ کونسی صورتیں ہیں جن میں روزہ کی قضا لازم آتی ہے اور کفارہ نہیں لیتا۔

**جواب** وہ صورتیں جن میں صرف قضا لازم آتی ہے یہ ہیں مثلاً کسی نے آٹا کو گوندھا

# مقالات غوث الاعظم

(بسلسلہ گذشتہ)

بامرھم من انواع المعاصی والاباطیل والشھوات فزالت تلک الولایۃ فسکنت الجوارح وفرغت دار الملک التی ھی القلب وتنظفت الساحۃ التی ھی الصدر فلما القلب فصار مسلما للتوحید والمعرفۃ والمحبۃ واما الساحۃ فمرحط الموارد ایھا الطالب من الھرب کل ذلک لنجاۃ البلایا و ثم تعالی قال النبی صلعم انا معاشر الانبیاء اشد الناس بلاء ثم الامثل فالامثل وقال صلعم انا اعرفکم باللہ واشدکم لہ خوفا وکل من قرب من الملک اشتد خطرہ وحرس لانہ فی ھوای من الملک لا یخفی علیہ تصاریفہ وکرکۃ ولحظاتہ فان قلت فما الخلیقۃ عند اللہ یا جمعہ کرجل راحلۃ یخفی علیہ منھم شی فای فائدۃ لھذا الکلام قیل الکلام قلیل لمن لہ اعانۃ فلا لتہ وشرفت بنسبۃ عظمہ خطرہ لامتہ وجب علیہ شکرما اولاہ من جسیم نعمہ وفضلہ فلولا الاتفاقات لکن خلقتہ قصصیرین فی شکرہ و ذلک لقصان فی لما عتہ قال اللہ تعالیٰ یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضعف لھا العذاب ضعفین قال ذلک لھن لتمام نعمتہ علیھن بالصالحین

اور اعضا انہیں کے حکم سے ثمر ثمر کے گناہوں اور برائیوں اور لغزشوں سے لئے رکاوٹ کرتے تھے پھر وہ حکومت زائل ہوگئی اور جوارح نے آرام پایا اور محل شاہی خالی ہوا اور وہ قلب ہے اور صحن خانہ پاک وصاف ہوا اور وہ سینہ ہے اور لیکن قلب میں یہ توحید اور معرفت اور حلم کے لئے جگہ ہوگیا اور سینہ علمی تجلیات اور واردات کے نازل ہونے کی جگہ بن گیا اور یہ سب متجہ اور حاصل ہے بلاؤں کا جن کی خبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہرگز انبیا اور لوگوں سے از روئے بلا زیادہ سخت ہیں پھر اسی طرح درجہ بدرجہ اور ادنیٰ اور لوگ ہیں، اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں اللہ کو تم سے زیادہ پہچانتا ہوں اور خدا سے تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں پھر جو شخص بادشاہ سے زیادہ قریب ہوتا ہے یقیناً اس کا خطرہ اور اس کا غصہ بھی زیادہ سخت ہوتا ہے اور یہ اس لئے کہ وہ بادشاہ کی نظر میں ہے اور بادشاہ پر اس کے تصرفات اور اس کے حرکات اور اس کا ملاحظہ مخفی نہیں، ظاہر ہے لیکن اگر تو یہ کہے کہ امر کے نزدیک تمام مخلوق شخص حاسد کی طرح ہے اور امر سے کسی بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں تو پھر اس کلام کا کیا مطلب اور کیا فائدہ ہے تجھ سے کہا جائیگا کہ جب اس شخص قریب از خدا کی منزلت بلند ہوئی اور اس کا مرتبہ بڑھ گیا تو اس کا خطرہ بھی بڑا ہوگیا اس لئے اس پر اس چیز کا شکر کرنا واجب ہوگیا جو اللہ نے اپنی بڑی نعمت اور بڑے فضل میں سے اس کے لئے انعام کی ہے پھر خدا کی خدمت (حضوری) سے (اس کے غیر کی طرف) ادنیٰ التفات بھی ادائے شکر میں ایک قصور ہے اور یہ اس کی طاعت میں کوتاہی کرنی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ازواج نبی تم میں سے جو کھلی ہوئی بے حیائی کریں انہیں (اوروں کی نسبت) دوچند عذاب دیا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ نے ان کی

باللہ وقربہ تعالیٰ اللہ علوا کبیرا عن التشبیہ بخلقہ لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر۔

نسبت اس لئے فرمایا کہ ان ازواج مطہرات پر اتصال رد قربت بارگاہ نبوی صلعم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پوری پروری (نعمتیں تھیں) اور بس اس شخص کا کیا حال ہوگا جو اللہ سے بالکل جدا اور جس کو اس سے "نزدیکی" حاصل ہو لیکن یہ ضمیر

(کہ) اللہ تعالیٰ اس سے اعلیٰ درجہ ہے کہ اسے کسی مخلوق سے تشبیہ دی جائے کوئی شئ اس کی مثل نہیں ہے اور وہ سمیع وبصیر (سننے والا اور دیکھنے والا ہے)

## المقالۃ الثامنۃ والعشرون

فی تفصیل احوال المریدین

ایھا الراحۃ والسرور و الدعۃ والحبور والامن والسکون والنعیم والدلال وانت بعد فی کیر السبک و التذویب وتمویت النفس و مجاھدۃ الھوی وازالۃ اللذات والاعواض دنیاۃ اخری وقد بقی فیک بقیۃ من ذلک ظاھرۃ الاحۃ علی رسلک یا مستعجل ھلا ھلا یا قلیل الباب مسدود الی ذلک وقد بقیت علیک منہ بقیۃ وفیک ذرۃ منہ المکاتب عبد مابقی علیہ درھم انت مصدود عن ذلک مابقی علیک من الدنیا مقدار مص نواۃ الدنیا ھواک وھمک ارادتک ومنک وبینک شئ من الاشیاء و طلبک بشی من الاشیاء و تشوقک نفسک الی شی من الاعواض دنیا واخری فمادام فیک شی من ذلک فانت شاب الاقدام لا تسکن حتی تحصل الفناء علی التمام والکمال فتخرج من الکبیر وتکمل بہ تیا عتک وتحلی

## مقالہ اٹھائیسواں

احوال مرید کی تفصیل

کیا تو ابھی وہ رکابت ہے راحت وسرور کا خوشی نہ آسودگی کا امن وسکون کی ناز نعمت کا اور حالت دلبری یہ ہے کہ ابھی تک تو نفس کو مارنے اور فنا کرنے، خواہشات کا مجاہدہ کرنے اور دنیا وآخرت کے معاوضوں اور مرادوں کے زائل کرنے کے لئے بھگا دینے والی (دو بہاروں) کی بھٹی میں (باقی) ہے اور بالتحقیق ان مذکورہ چیزوں کا بقیہ تجھ میں نمایاں طور پر روشن اور موجود ہے پس اے جلد باز! آہستہ آہستہ چل اے انظار کرنے والے! ٹھہر ٹھہر کر چل یاد رکھ کہ ان مذکورہ چیزوں کے زائل ہوجانے تک تجھ پر دروازہ بند ہے حالانکہ تیرے اس بقیہ کا بقیہ اور اس میں کا ذرہ باقی ہے اور مکاتب غلام ہے کہ جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام ہی ہے، پس جب تک تجھ میں کھجور کی گٹھلی چوسنے کی بقدر بھی دنیا باقی ہے اس وقت تک تو قرب الٰہی سے باز رکھا گیا ہے دنیا کیا ہے تیری خواہش ہے تیری مراد ہے تیری آرزو ہے اور تیرا اشیاء میں سے کسی شئے کو دیکھنا اور طلب کرنا ہے اور دنیا وآخرت میں عوضوں میں سے کسی شئے کی طرف تیرے نفس کا شوق کرنا ہے پس جب تک تیرے اندر ان (مذکورہ چیزوں) میں سے کچھ بھی باقی ہے اس وقت تک تو اکتفا (یعنی ان چیزوں کو اپنے سے منفک کردینے کے دروازہ پر ہے پس کمر جما پہنچنے کو جتنا کمال کو حاصل ہوجائے

و تلبسه وتطيب وتخرج تمر توقع الى الملك الاكبر فتخاطب بذلك اليوم لدنا فمكين امين فتراش وتلاطف وتطعم من الفضل ومنه تسقى وتقرب وتدنى وتطعم على الاسرار وهو عناك لا تخفى فتفضى بما تقضى من ذلك عن جميع الاشياء الا توى الى قرار اضة الذهب متفرقة متبدلة متلاولة عادية راتحة فى ايدى العطارين والبقالين و القصابين والدباغين والكنافين والخراطين والصنادقية والوزيلة الدنية الخبيثة ثم تجمع فتجعل فى كير الصالم فتذوب هناك باشتعال النار عليها فتخرج منه فتطرق وترقق وتطبع فتصاغ فتجعل حليا ثم تحلى وتطيب فتترك فى خير المواضع والاماكنة من وراء الاغلاق فى الخزائن والصناديق والاحتاق او تحلى بها العروس وتزين وتكرم وقد تكون العروس من الملك الاعظم فتنقل الفراضة من ايدى الدنيا عن الى قرب الملك ومجلسه ابدا السبك والدق فهكذا انت يا مومن اذا صبرت على الخارى الاقدار ورضيت بالقضاء فى جميع الاحوال قربت الى مولاك فى الدنيا فتنعم بالمعرفة والعلم والاسرار وتسكن فى الاخرة دار السلام مع الانبياء والصديقين والشهداء والصالحين فى جوار الله و دار كرامته

اور توشہ خانہ میں سے نکالا جائے اور تجھے قالب زر میں ڈھالنے والے کی زرگری پوری ہو جائے تاکہ پھر تجھے زیور و ملبوس پہنایا جائے اور تجھے خوشبو لگائی جائے اور تو بخور کیا جائے اور اس کے بعد بڑے بادشاہ کے پاس پہنچایا جائے اور پھر تو اس کلام سے مخاطب کیا جائے کہ آج کے دن تو ہمارے نزدیک صاحب قدرت اور امین ہے اور اب تجھے آرام دیا جائے گا اور تجھ سے نرمی کی جائے گی اور تجھ کو اس کے فضل سے کھلایا جائے گا اور تو مقرب کیا جائیگا اور اپنے مولیٰ سے زیادہ نزدیک کیا جائے گا اور بھیدوں پر مطلع کیا جائے گا اور اسرار الٰہیہ تجھ سے پوشیدہ نہ رہیں گے اور پھر تو اس نعمت دیئے جانے کے سبب تمام اشیاء سے بے پروا کیا جائے گا کیا تو سونے کے (ان) مختلف ٹکڑوں کو نہیں دیکھتا ہے (جو) عطار کی اور بقالوں اور قصابوں اور دھوبیوں کے ساتھ رہتے ہیں اور تیل فروخت کرنے والوں اور جھاڑو دینے والوں اور قصائیوں (یا) ذلیل نجس اور کثیر پیشہ کرنے والوں کے ہاتھوں میں صبح و شام متداول ..... (ایک ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں آنے جانے والے ہیں پھر وہ روپے کے ٹکڑے جمع کئے جاتے ہیں پھر وہ پتہ زرگر میں ڈالے جاتے ہیں ان پر آگ روشن ہونے کے سبب وہاں (یہ) پگھل جاتے ہیں پھر پتہ زرگر سے نکالے جاتے ہیں ٹوٹے جاتے ہیں نرم کئے جاتے ہیں اور کسی ہیئت و شکل کو اختیار کرنے کے قابل بنائے جاتے ہیں پھر سانچے میں ڈالے جاتے ہیں پھر وہ زیور بنائے جاتے ہیں پھر جلوائے جاتے اور خوشبو لگائے جاتے ہیں پھر بہتر جگہوں اور محفوظ مکانوں کے مقفل خزانوں اور صندوقوں اور تاریک مقاموں میں رکھے جاتے ہیں یا پھر وہ دلہنوں کو پہنائے جاتے اور لہنیں

فاصبر ولا تستعجل وارض بالقضاء ولا تتهمهم فدنيا لك برد عفو ولا وحلاوة معرفته ونطفه وكرمه ومنه وه

اور کہنے کے بعد بادشاہ کے پاس اور اس کی مجلس میں منتقل ہوتے ہیں پس تو بھی اے ایسا ہی ہے تو جب تو نے اے مومن مقدرات الٰہیہ کے جاری ہونے پر صبر کیا اور اس کی قضا و قدر پر اپنے تمام احوال میں راضی رہا تو تو اپنے مولیٰ کا دنیا میں مقرب بنایا جائے گا پھر تجھے معرفت اور علم و اسرار کی نعمت دی جائیگی اور تیری آرام گاہ آخرت میں انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ اللہ کے جوار رحمت اور مقام داود تب دائمی میں دار السلام جنت میں ہو پس صبر کر جلدی نہ کر اور قضا پر راضی رہ اور حق سبحانہ تعالیٰ پر تہمت نہ رکھ پس اس کے عفو و بخشش کی ٹھنڈک اور اس کی معرفت اور اس کے احسان کی حلاوت تجھے پائے گی۔

## المقالة التاسعة والعشرون

(فى قوله صلعم كاد الفقر ان يكون كفرا)

قال فى قول النبى كاد الفقر ان يكون كفرا يومن العبد بالله وبسلم الامور كلها الى الله و يعتقل تسهيل الرزق منه وان ما اصابه لم يكن ليخطيه ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ومن يتوكل على الله فهو حسبه ويقول ذلك وهو فى حال العائلة ثم يبتليه الله تعالى بالبلاء والفقر فيأخذ فى السوال والتضرع فلا يكشفها عنه فحينئذ يتحقق قوله كاد الفقر ان يكون كفرا فمن تلطف الله به كشف عنه ما به فاذا له بالعافية و الغناء وفقه للشكر والحمد والثناء فيدل بعمله ذلك الى اللقاء ومن يرد الله فتنته اداما بلاءه و فقرا فينقطع عنه مدد ايمانه فيكفر بالاعتراض والتهمة للحق والشك

ان سے آراستہ و مکرم بنائی جاتی ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں بڑے بادشاہ کی ہوتی ہیں اور پھر ٹکڑے دیارہ اوائے طلاء دباغت گروں کے ہاتھ سے گئے اور کٹنے کے بعد بادشاہ کے پاس اور اس کی مجلس میں منتقل ہوتے ہیں پس تو بھی ایسا ہی ہے تو جب تو نے اے مومن مقدرات الٰہیہ کے جاری ہونے پر صبر کیا اور اس کی قضا و قدر پر اپنے تمام احوال میں راضی رہا تو تو اپنے مولیٰ کا دنیا میں مقرب بنایا جائے گا پھر تجھے معرفت اور علم و اسرار کی نعمت دی جائیگی اور تیری آرام گاہ آخرت میں انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ اللہ کے جوار رحمت اور مقام داود تب دائمی میں دار السلام جنت میں ہو پس صبر کر جلدی نہ کر اور قضا پر راضی رہ اور حق سبحانہ تعالیٰ پر تہمت نہ رکھ پس اس کے عفو و بخشش کی ٹھنڈک اور اس کی معرفت اور اس کے احسان کی حلاوت تجھے پائے گی۔

## مقالہ انتیسوان

(حدیث: فقر قریب ہے کہ کفر میں ڈالے)

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں کہ فقر قریب ہے کہ کفر کا سبب ہو جائے (آپ نے ارشاد فرمایا) بندہ اول اللہ پر ایمان لاتا ہے اور تمام امور کو اللہ ہی کے سپرد کرتا ہے اور سہولت رزق کا یقین اسی ذات پاک سے کرتا ہے اور (عقیدہ) رکھتا ہے کہ جو چیز اس کو پہنچتی ہے وہ ایسی نہ تھی کہ اس سے خطا کرتی (اور اسے نہ ملتی) اور جو چیز کہ نہیں پہنچتی ہے وہ ایسی نہ تھی کہ اسے پہنچتی اور اعتقاد رکھتا ہے (جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا) جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے تنگی اور سختی سے نکلنے کی جگہ کو آسان کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتا اور جو شخص اللہ پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے پس اسکے لئے اللہ سر انجام کافی ہے اور بندہ ان باتوں کو اس حال میں کہتا ہے جب کہ وہ حالت عافیت و تندرستی میں ہے پھر جب اللہ اسے بلا اور فقر میں مبتلا کرتا ہے وہ رو رو کر سوال کرنے لگتا ہے اور (اگر) اللہ اس سے بلا و فقر کو دور نہ کرتا تو اس وقت یہاں تک ہوتا ہے کہ فقر کا سبب ہو جائے (یعنی) ثابت ہو جاتا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ لطف اور نرمی کا معاملہ فرماتا ہے اس سے بلا کو دور کر دیتا

علی کرم اللہ وجہہ مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں چند دنوں کے قیام ہی میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جو اسلام میں سب سے پہلی مسجد تھی۔

## شہر مدینہ میں داخلہ اور پہلا جمعہ

مجھ کے دن قبا سے رخصت ہو کر آپ مدینہ کو روانہ ہوئے اور نماز جمعہ سے کچھ دیر پہلے وہاں پہنچے ابھی آپ بنو سالم بن عوف ہی کے محلہ میں تھے کہ نماز جمعہ کا وقت آگیا اندا آپ نے سو آدمیوں کے ساتھ ایک میدان میں نماز جمعہ ادا فرمائی اور اس جگہ بھی ایک مسجد تیار ہوگئی جو اسلام میں دوسری مسجد تھی۔ نماز ادا فرما کر آپ اونٹنی پر سوار ہو گئے اب ہر شخص ہر قبیلہ اور ہر محلہ کی خواہش اور اصرار یہ تھا کہ حضور میرے ہی یہاں قیام فرمائیں در یہ سعادت عظمیٰ میرے ہی حصہ میں آئے چنانچہ قبیلہ بنو سالم بن عوف کے لوگوں نے اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور یہ شوق و اصرار اس حد تک بڑھا کہ بحث و تکرار شروع ہوگئی آپ نے یہ حالت دیکھکر فرمایا میرے ناقہ کو نہ روکو اس کی مہار چھوڑ دو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم مل چکا ہے جہاں میرا ناقہ بیٹھ جائے گا وہیں میرا قیام ہوگا چنانچہ آپ نے ناقہ کی مہار بالکل ڈھیلی چھوڑ دی اور وہ اپنی خوشی سے آہستہ آہستہ چلنا شروع ہوا اور تمام مہاجرین و انصار ناقہ کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں ہولئے سب کی نگاہیں اسی کی طرف تھیں کہ دیکھئے یہ کہاں بیٹھتا ہے اور یہ سعادت کس کے حصہ میں آتی ہے جس قبیلہ سے گذرتا اس قبیلہ کا سردار ناقہ کی مہار پکڑ کر اپنے یہاں ٹھہرانا چاہتا مگر آپ فرماتے دعوھا فانھا مامورۃ اسے چھوڑ دو اپنی مرضی سے جانے دو کیونکہ یہ حکم خدا کی طرف سے ہے بہانک کر ناقہ بنو مالک بن النجار کے محلہ میں جا کر ایک غیر آباد زمین میں بیٹھ گیا پھر فوراً کھڑا ہو گیا دور تک چلا پھر کر ایک جگہ بیٹھ گیا ایک جھرجھری لی۔ گردن ڈالدی اور دم ہلانی شروع کی آپ اس پر سے اتر آئے اس اثناء میں زمین کے قریب حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاری کا مکان تھا وہ خوشی خوشی آپ کا اسباب اٹھا کر اپنے مکان میں لے گئے اور آپ نے یہیں قیام فرمایا۔

## اسلام کی غریب نوازی

مدینہ میں جس وقت آپ پہنچے تو ہر ایک کی تمنا یہی تھی کہ حضور میرے یہاں فروکش ہوں بڑے بڑے سردار اور جاہ و اقتدار کے مالک اس آرزو میں بیقرار و بیچین تھے اور ہر ایک ممتاز شخص کو اپنی سرداری اور جاہ و اقتدار کا گھمنڈ تھا مگر ہمارے حضرت ابو ایوب انصاری اپنا کلیجہ مسوسے ہوئے اور بیقرار دل مٹھی میں لئے ہوئے خاموش حسرت و یاس سے ہر ایک کا منہ تک رہے تھے کہ بھلا جب بڑے بڑے لوگ آپ کے پہنچنے کے متمنی ہیں جو امتیازات خصوصی کے مالک ہیں تو ایسی حالت میں مجھ غریب کو کون پوچھتا ہے اور میری دلی تمنا کیسے پوری ہو سکتی ہے حضرت ابو ایوب کی یہ عاجزی و انکساری صبر و قناعت اور ضبط و تحمل ہی ان کا کام بنا گیا۔ آخر کار حضور صلعم کی جہانی انہی کے حصہ میں آئی اور بڑے بڑے سردار اور امراء منہ دیکھتے رہ گئے قربان استعداد کی دنیا میں سرمایہ دار کے مقابلہ میں مزدور کی یہ پہلی فتح تھی جس پر آنحضور کے مشن کی کامیابی اور ترقی کا انحصار تھا۔

## مسجد کی تعمیر اور آنحضرت صلعم بہ نفس نفیس شریک

جس افتادہ زمین میں آپ کی اونٹنی بیٹھی تھی وہ دو یتیم لڑکوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی جس میں چند کھجور کے درخت کھڑے تھے چند قبریں مشرکین کی تھیں اینٹ چار پایوں کا ریوڑ بھی یہیں اگر بند ہتا تھا آپ نے دریافت فرمایا کہ جگہ کس کی ملکیت ہے معاذ بن عفراء نے عرض کیا کہ اس زمین کے مالک میرے رشتہ دار دو یتیم لڑکے ہیں جو میرے پاس ہی پرورش پا رہے ہیں آپ اطمینان رکھیں میں ان کو رضامند کر لوں گا آپ شوق سے یہاں مسجد بنائیں آپ نے یہ گوارا نہ فرمایا کہ زمین بلا قیمت لی جائے یتیم لڑکوں کی زمین سے فائدہ اٹھایا جائے اس لئے فرمایا کہ میں تو قیمتاً خریدنا چاہتے ہیں بلا قیمت نہ لیں گے چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق نے قیمت اسی وقت ادا کر دی۔

اس کے بعد کھجور کے درخت کاٹے گئے قبریں ہموار کی گئیں اور مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا آپ خود بھی بنفس نفیس مسجد کی تعمیر کے کام میں مصروف رہتے تھے اور مہاجرین و انصار بھی بہ خوشی اور جوش و شوق کے ساتھ کام میں لگے رہتے تھے مسجد کی دیوار پتھر اور گارے سے بنائی گئیں چھت کھجور کی لکڑی اور پتوں سے بنائی گئی مسجد کے ساتھ آنحضرت صلعم کے رہنے کے مکان بھی تیار ہوگیا اور آپ نے ایک سال حضرت ابو ایوب انصاری کے مکان میں رہنے کے بعد اس مکان میں آگئے۔ رسول خدا اسلام ابھی حضرت ابو ایوب انصاری کے مکان میں تھے کہ آپ نے زید بن حارث اور ابو رافع کو بھیجکر حضرت فاطمہ حضرت ام کلثوم حضرت سودہ بنت زمعہ حضرت اسامہ بن زید اور ان کی والدہ ام ایمن کو بھی بلوا لیا انھیں کے ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ اور عبد اللہ بن ابوبکر اپنے عزیزوں سمیت چلے آئے ان کے آنے کے بعد حضور نے تعمیر مکان میں تشریف لائے آنحضرت کے زمانہ کی بنی ہوئی یہ مسجد حضرت عمر کے عہد خلافت تک اسی حالت میں رہی حضرت عمر نے اس کو وسیع کیا حضرت عثمان نے اپنے زمانہ خلافت میں اسکی دیواروں کو پختہ بنایا اس کے بعد ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں یہ اور بھی وسیع کی گئی اور ازواج مطہرات کے مکان بھی اسی میں داخل ہوگئے اور مامون الرشید عباسی نے اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا۔

## سنین ہجری کا آغاز

واقعہ ہجرت تاریخ عالم کا ایک عظیم واقعہ ہے جس کی بہلی محرم سے نیا اسلامی سال شروع ہوتا ہے اور اس کی بنیاد یہ واقعہ ہجرت پر رکھی گئی ہے جو تاریخ اسلام کی ایک جاری و قائم یادگار ہے قمری سال کے مہینوں کی ترتیب اور نام وہی ہیں جو پہلے سے ملک عرب میں رائج تھے اس لئے سنہ نبوی کا ہلال سال صرف چند ہی مہینہ کے بعد ختم ہو گیا تھا ہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی داخلہ مدینہ کے اندماہ ربیع الاول سنہ نبوی میں بیان کیا گیا ہے لیکن آپ کی بعثت اور نبوت کو صرف ساڑھے بارہ سال ہوئے تھے اسی طرح آپ کے مدینہ میں ہجرت فرما کر تشریف لانے سے سنہ ہجری شروع ہوتا ہے۔

قومی زندگی کی بنیادی مقومات میں سے ایک نہایت اہم چیز سنہ اور تاریخ ہے جو قوم اپنی قومی سنہ نہیں رکھتی وہ گویا اپنی بنیاد کی ایک اینٹ نہیں رکھتی قوم کا سنہ اس کی ہیدائش اور ظہور کی تاریخ ہوتا ہے۔


## الغزالی

از علامہ شبلی امام الانقیاد الاصفیا امام محمد غزالی کے سوانح حیات علامہ شبلی کے لکھے ہوئے یہ کتاب جس پایہ کی لکھی ہو گی ہے اس پر زیادہ خوامہ تصنف شریعت و طریقت کی جنگ اس میں آکر دست ہوئی ہے امام کا فیصلہ ہے کہ شریعت مقدم ہے یہی وہ کتاب ہے جس کے ذریعہ ہلاکر عرفان حق نصیب ہوا اور یہی وہ کتاب ہے جو امام غزالی کے سوانح علمی اور تصوفی رنگ میں پیش کرتی ہے یہ کتاب ہی ہار ہا چھپ چکی ہے فیمت رعایتی ۴ر محصول ۱۰ر کل ۱۴ر (حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے)

# تکمیل ہدایت اور قرآن

## بصائر و حقائق کا ایک ابلتا ہوا سرچشمہ

(از جناب مولوی سید نذیر الحق صاحب مصنف کتاب الاسلام)

قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ و من عمی فعلیہا وما انا علیکم بحفیظ

اب تمہارے پروردگار کی جانب سے حق بینی کے ذرائع ہو چکے ہیں سو جو شخص بصیر بنے گا وہ اپنا فائدہ حاصل کریگا اور جو شخص اندھا بنے گا وہ اپنا نقصان کریگا۔

### تلاوت قرآن بوقت صبح

پھول کھلے اور کلیاں چٹکیں غنچے چٹکے چڑیاں چہکیں
باد سحر نے گل میں آکر ہلائے گلشن دی جھکا روشیں مہکیں
رحمت کی گھٹائیں زور پر آئیں خلق خدا پر برسیں
نیند سے بہتر یاد خدا ہے سونے کا اب وقت نہیں
عبد کا دعویٰ تجھ کو اگر ہے حق کی عبادت کرنی ہے
اٹھ بندے خدا کے صبح ہوئی قرآن کی تلاوت کرنی ہے
سونے والے کوتے میں جاگنے والے پاتے ہیں
جاگو جاگو جاگو کا نوری شور مچاتے ہیں
رحمت کے فرشتے آتے ہیں جنت کی بہاریں لاتے ہیں
نور سحر کے پیار سے ساماں ہیں حصے سب کے آتے ہیں
عبد کا دعویٰ تجھ کو اگر ہے حق کی عبادت کرنی ہے
اٹھ بندے خدا کے صبح ہوئی قرآن کی تلاوت کرنی ہے
نیند سے اٹھنا زندہ ادا ہے جاگتے رہنا تاج خدا ہے
ایک مرض ہے ایک شفا ہے ایک فنا ہے ایک بقا ہے
نام خدا کیا نام خدا ہے جان ہماری اس پہ فدا ہے
گونج اٹھی ہیں مسجدیں ساری دیکھنا کیسی پیاری صدا ہے
عبد کا دعویٰ تجھ کو اگر ہے حق کی عبادت کرنی ہے
اٹھ بندے خدا کے صبح ہوئی قرآن کی تلاوت کرنی ہے

## دور ظلمہ میں قرآن کریم کی اعجاز نمائی

جب کفر و شرک کی نفس و شیطان نے جہنم کو بھر دینے کی ٹھانی تھی ظلمت کفر نے انسان کا منہ کالا کر دیا تھا باغ عالم پر فسق و فجور ظلم و طغیان سرکشی و ستم اور شقاوت و معصیت کی خزاں کا تسلط تھا جہنستان عالم میں خاک سی اڑ رہی تھی ظہر الفساد فی البر و البحر کی حقیقت تمام کائنات پر طاری ہو گئی تھی جب زمین و آسمان کو اپنی تباہی کا یقین ہو گیا تھا اور جب سعید اور پاکباز روحوں کے جوش میں آئی یعنی آفتاب اسلام فاران کی چوٹیوں پر طلوع ہوا اور تیرہ و تار دنیا میں کائنات کے لئے انوار عالم افروز کا پیغام گھر گھر پہنچا۔

آفتاب اسلام قلوب کی ظلمت، عقول کی تاریکی اور نفوس کی جہالت و بربریت کو فور کرتا ہوا حق و صداقت، عدل و انصاف رحم و کرم اور حریت و سیادت کی شعاعوں سے عالم کو منور کرتا ہوا کفر و شرک، بدعت و ضلالت اور وحشت و بربریت کے جذبات کو فنا کرتا ہوا ظلم و استبداد کے مستحکم قلعوں کو منہدم کرتا ہوا افق مکہ پر چمکا اور برج کعبہ میں در آیا۔

قرآن کریم نے دنیا میں آتے ہی صاف صاف کہدیا کہ بھٹکے ہوئے انسانو! خدا اور اپنی حقیقت کو بھولے ہوئے مگر اپنے اور راستہ سے ہٹے ہوئے شیطانو! تو بلٹ کر عقلی اور فطری ٹائن اور صراط مستقیم پر آجاؤ کہ یہیں نور خدا پاؤ گے جو کچھ تم چاہتے ہو سب یہیں ہے فلاح و نجات ہے تو یہاں کامیابی اور شائستگی ہے تو یہاں بقا ہے تو یہاں اور سب سے بڑھکر یہ کہ خدا ہے تو یہاں، قلوب و ارواح کو مسخر کرنے والی یہ آواز یہ صدائے دلکش اور یہ صدائے عالم گیر کی وادیوں، طائف کی پہاڑیوں اور حجاز کے گزشتاوں میں گونجی گرجتی ہوئی ساری دنیا میں پھیل گئی، سعید روحوں اور پاک بازوں کے کان کھڑے ہو گئے قلوب خود بخود اس آواز کی طرف کھنچنے لگے اور جنگلوں پہاڑوں، وادیوں غاروں اور گپھاؤں سے خدا کے ڈھونڈھنے والے نکلے اور مکہ کی طرف دوڑے، دیکھنے والوں نے دیکھا سننے والوں نے سنا حق کو قبول کرنے والوں نے حق کو قبول کیا اور اعراض کرنے والوں نے دیکھا اور جانا کہ کنکر اور پتھر جواہر پارہوں میں تبدیل ہو گئے جاہل اور وحشی انسان دنیا کے عقلا اور علماء کے استاد بن گئے بھٹکتے اور ڈانوا ڈول جیسے فلاسفروں کے گمان کرنے لگے اونٹوں کے چرانے والے صاحب تخت و تاج ہو گئے ایک خاک نشیں قوم کو تعمیر ملت سے اٹھا کر اوج عزت و عظمت پر پہنچا دیا اور ظالم و وحشی ناحق شناس اور ناخدا ترس ہدایوں میں خدا شناسی، خدا پرستی، سچی عبدیت حقیقی اطاعت ایثار و جاں سپاہی ہمدردی، رحمدلی، زہد و اتقا اور علم و بصیرت کی روح پھونک دی ہے

جن کو کاغذ پہ ہوتا تھا نمک کا دھوکہ — بن گئے خاک کو اکسیر بنانے والے
بینوائی کو تھی آئی خدائی ساری — گھر سے نکلے جو محمد کے گھرانے والے

## شہنشاہ کونین عرب کے ای کا تحیر خیز کارنامہ

کس کو یقین تھا کہ شہنشاہ کونین اور عرب کی امی کائنات روحانی کا بینوائے اعظم عالم کی نجات دہندہ اور منبع علم و فضل ثابت ہوگا مس خام کو کندن بنا دیگا ظلمتکدۂ عالم میں علم و عرفان کے دریا بہا دیگا اپنی حقیقت آگاہی اور فطرت شناسی سے یہی دنیت پاکیزہ، تندی اور مسرت افزا حضارت پیدا کرے گا ایوان قیصر و کسریٰ

مسمار کر دیگا ایوان تثلیث کو ڈھا دیگا بت پرستاں لذت وغرری کو بے نام ونشان کر دیگا آتشکدۂ ایران کو بجھا دیگا یہودیت اور نصرانیت کے علمبرداروں کو بلبل پونٹوں کے سامنے سرنگوں کر دیگا اور غلامی وظلم واستبداد کی بڑھیل زنجیروں کو کاٹ کر رکھ دیگا لیکن عرب کے امی کی مسیحائفسی اور قرآن پاک کی سچی تعلیم کے برق اثر نے ایک قلیل مدت میں یہ سب کچھ کر دکھایا۔

ایک عالم تحیر میں ہے کہ یہ کیونکر اور کس طرح ہوا۔ سحر تھا جادو تھا، منتر تھا افسوں تھا اور یا عالم خواب تھا کہ جس نے آناً فاناً میں کیا سے کیا کر دیا مگر عقل کے اندھوں اور بے بصیرتوں کو کون بتلائے کہ یہ نہ جادو تھا نہ سحر نہ منتر تھا اور نہ افسوں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ امر مقدس قدرت کی فیاضیوں اور اعجاز نما تجلیوں اور قرآن پاک کی سچی تعلیم کا برقی اثر تھا اور کچھ نہ تھا یہ تو اسی قدرت قاہرہ جلیلہ فیاضہ کا ایک ادنیٰ کرشمہ تھا جو موت سے زندگی اور زندگی سے موت نکالتا ہے فطرۃً ناپاک کو خیر العقول آب درنگ دیتا ہے اور شکم مادر میں نقش ونگار ابھارتا ہے اور کائنات کے ذرہ ذرہ پر حکمرانی کرتا ہے اگر یہ ایک لمحہ میں قل خالق کا بابلٹ نہ دے اور جمیع مخلوقات اس کی بارگاہ کبریائی میں اگر نے تو یہی کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اگر اس قادر مطلق ہستی نے عرب کے امی اور قرآن مقدس کے ذریعہ عرب کی کایا پلٹ دی اور کائنات انسانی کو طوعاً وکرہاً اسلامی قوانین پر عمل پیرا کر دیا تو اس میں کون سے تعجب اور حیرانی کی بات ہے قرآن تو اب بھی اپنے اور پرائے تو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ آدمیت آغوش تربیت میں آدمیت سراسر حجۃ اور برہان ہوں علم بصیرت ہوں مریضان یقین واعتقاد کے لئے نسخہ شفا ہوں سرگشتہ راہ ہوں درماندہ کاروں اور گم کردہ راہوں کے لئے ہدایت ورہنمائی کا سرچ لائٹ ہوں میرے یہاں بعد رگنگنائی مایوسی نامرادی شک وریب رشتہ ادراک کے الجھاؤ اضطراب وبیچینی اور ظلمت وجہل کا نام ونشان تک نہیں اور نہ میری حقیقت ہیں اور جہاں تک آنکھ کے لئے کوئی مزیع ہے اور نہ میرے منزل شناس قدم کے لئے کوئی لہو کو اگر تمہیں اس میں کوئی شک ہے تو آؤ مجھے ہر طرح آزما لو اور دیکھ لو۔ اگر تمہارے لئے یہ بات تحیر خیز اور کرشمہ کار ایک اقل قلیل مدت میں میں نے کیسے عرب کے بدوؤں کی کایا پلٹ کی تو آؤ میرا حلقہ اطاعت گلوں میں ڈال کر دیکھو میں اب بھی دنیا کو وہی انقلاب وکرشمہ دکھانے کو تیار ہوں اور میں اب بھی اس بات پر قدرت رکھتا ہوں کہ ایک ٹھوکر سے مردہ قوموں کو زندہ بنا دوں اور ٹھوکر کھائی ہوئی قوم کو فلک الافلاک پر پہنچا دوں۔

## ہے کوئی دنیا کی الہامی کتاب جو قرآن کے سامنے آئے

ہے کوئی دنیا کا مذہب اور قوم مذکورہ بالا قرآنی صداقت وحقیقت کو جھٹلائے اور ہے کوئی دنیا کی الہامی کتاب جو قرآن کے مقابلہ میں آئے اسلام کے دشمنو اور قرآن کے مخالفو! کان کھول کر سن لو اسلام کے الہامی اور آخری نجات دہندہ مذہب ہونے اور قرآن کے منجانب اللہ ہونے کا یہ پہاڑ ہے جس کو تمام دنیا کے انسان مل کر اپنی نگاہ سے نہیں ہٹا سکتے۔ اگر دم خم ہے تو لگاؤ زور۔

قرآن کریم صاف صاف کہہ رہا ہے کہ تم دنیا کے جس کونہ میں بھی جاؤ گے اسلام کی روشنی اور اس کی کارفرمائی کو کارفرما دیکھو گے اس دور تہذیب وترقی کا نجو کا بہاب انسان بھی تم پاؤ گے تمہیں اس کی فطرت میں چھپی ہوئی قوت نظر آہنگی اور جس زندہ اور ترقی یافتہ قوم کے عروج وارتقاء کی تاریخ اٹھا کر دیکھو گے اس میں اسلام کے اصول وقوانین ہی نمایاں طور پر دیکھو گے اور اگر اس میں کوئی شک ہے تو بتلاؤ! کہ موجودہ ترقی یافتہ اقوام میں کونسی قوم ایسی ہے جس نے مذہب کے سایہ میں ترقی کی دیکھئے یورپ کی قوموں نے اس وقت ترقی کی جبکہ انہوں نے عیسائیت کو خیرباد کہہ دیا یا مذہب کو بالائے طاق رکھ دیا یا مذہبی سخت گیریوں کی زنجیروں کو توڑ ڈالے تو کر دیا بتلاؤ! سوائے اسلام کے کونسا دین اور مذہب ہے جو دنیوی اور مادیوی ترقی کے ساتھ ساتھ کفالت کرتا ہے۔

## موجودہ تہذیب وترقی کی بنیاد قرآن نے رکھی ہے

ان تمام ترقیوں کا انحصار اس بات پر ہے کہ انسان کو یہ یقین واعتقاد ہو کہ اس مادی دنیا میں انسان سے بڑھکر برتر اور اعلیٰ مخلوق نہیں خالق حقیقی نے جو اس دارالاسباب دنیا میں طاقتیت کے سامان مہیا کئے ہیں تو اس سارے تر وتو کا مقصد اعلیٰ انسان کی بہبودی ہے کل کائنات کی مرکز یہ دنیا ہے اور اس دنیا کا مرکز یہ حضرت انسان ہے، جو ارتقاء کے درخت کی یہ چوٹی اور آخری پھل ہے اور عالم جمادات، عالم نباتات اور عالم حیوانات جو کچھ بھی ہے سب انسان کی خاطر ہے اور یہ قدرت رکھتا ہے کہ اگر وہ اپنی نیچر اور قوانین الہیہ کے ماتحت اعمال بجا لائے تو باہر کی نیچر یعنی مادی دنیا کو اپنی خادمت میں کر لیتا ہے دیکھئے قرآن کریم نے اس پورے مفہوم کو چھوٹے چھوٹے جملوں میں کس خوبصورتی اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے:۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہم نے انسان کی بناوٹ بہتر سے بہتر بنائی ہے۔

وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا وقال سوائلین

تمام آسمان وزمین کی چیزوں کو تمہارا مسخر کیا ہے۔

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون

اور ہم نے زمین میں تمام ذخیرے آپ تو آپ رکھدیئے ہیں جو ہر ایک جستجو کرنے والے کیلئے برابر ہے اور ہم نے زبور میں بعد ذکر کے لکھدیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے صالح بندے ہوں گے۔

وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض

اللہ تعالیٰ ایمان ویقین اور عمل صالح رکھنے والوں سے وعدہ کرتے ہیں کہ انکو خلافت ارضی کا منصب حقیقی عطا کیا جائیگا۔

سیاہ بھیجے کے انسانو! آفتاب اسلام کا منہ چڑانے والو اور قرآن مبین سے اعراض کرنے والو بتلاؤ تہذیب وترقی کی پہلی بنیاد کس الہامی کتاب نے رکھی اور ترقی کا یہ گر کس نے بتلایا؟ اب ذرا اور آگے چلو

انسان کی تمام ترقیوں کی بنیاد اس یقین واعتقاد پر بھی ہے کہ خیر وشر اور نفع ونقصان کا مالک اور علۃ العلل خدائے قدوس ہے مگر دنیا دین کی تمام کامیابیاں اور انسان کے ترقی وتنزل اور عروج وزوال کا مدار اس کی سعی اور کوشش پر ہے دیکھئے اس اصل کو بھی قرآن نے کس توضیح اور تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے۔

لیس للانسان الا ما سعی — انسان کے لئے اتنا ہی ہے جتنی اس کی کوشش ہے

ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم — یہ اس لئے ہے کہ خدا جب کسی قوم کو کوئی نعمت دیتا ہے تو پھر اس کو بدلتا نہیں جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلے۔

لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت — انسان کو جو فائدہ پہنچتا ہے اس کی کمائی کی بدولت اور جو نقصان پہنچتا ہے اسی کی کرتوت سے!

قرآنی صداقت کو جھٹلانے والو! اب بتلاؤ یہ اصول تمہیں کونسی مذہبی کتاب میں نظر آتا ہے اور کس نے اسلامی تقدیر کا مسئلہ ذہن نشین کیا ہے!

علاوہ ازیں تہذیب و ترقی کے منجملہ دیگر اصول کے یہ چند اصول بھی ہیں جمہوریت حریت مساوات، بے تعصبی، خودداری تقسیم عمل اور تفکر وتدبر وغیرہ جو خصوصیات اسلام سے ہیں۔ بتلاؤ یہ اصول کونسی مذہبی کتاب میں ہیں اور سوائے قرآن کے کس نے ان کو صحیح معنوں میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس مختصر مضمون میں گنجائش نہیں ورنہ میں قرآن کریم سے اصول پر روشنی ڈال کر بتلاتا کہ اسلام نے ان اصول کے ذریعہ کس طرح تہذیب و ترقی میں جان ڈالی ہے اور موجودہ تمدن کو کہاں سے کہاں پہنچایا ہے۔

بتلاؤ! دیانند نے توحید کہاں سے سیکھی؟ نانک نے ایک اونکار کہاں سے لیا اور ہندو دل نے عقیدہ یگان ضلع اور بھوت پرسات کا اف وکس کتاب سے سیکھا ہے کیا آج اس حقیقت کو کوئی جھٹلا سکتا ہے کہ تمام مشرق و مغرب کی ترقی یافتہ قومیں اسلام کی خوشہ چین ہیں ہندو اسلام کے آگے تاثیرات واحکام سے سر جھکائے ہوئے ہے سکھ اسلام کے آگے سرنگوں ہے اور یورپ اسلام کی تقلید کر رہا ہے اور تمام قومیں ترقی کی میدانی کے لئے تمام چیزیں اسلام سے استعارے رہی ہیں اگر نہیں تو اپنے مذہب میں تہذیب و ترقی کے وہی اصول دکھلاؤ جو قرآن حکیم سے پیش کر رہا ہوں۔

کیا اب بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن نے جو عجیب انقلاب کر دکھایا تھا اور عرب کی کایا پلٹ دی تھی اسلام کی فطرت اور قرآن کے اوراق میں وہی عظیم ترین قوت اب بھی موجود ہے اور قرآن نے معجزہ کو پاکیزہ گنی جاتی کا جو زبردست اثر تھا اس کے لئے نہیں اب بھی وہی جنگاریاں دبی پڑی ہیں جو ضلالت و گمراہی میں بھٹکی ہوئی دنیا کو نور ہدایت سے بہرہ ور کر سکتی ہیں فہای حدایث بعدہ یؤمنون۔ ۵

کیا سکتا ہے میں تمدن کی حقیقت کو کوئی — آج قرآن کی دولت کے پرانے والے

فیصلہ کس کا ہے یہ اس پر بھی کبھی غور کریں — اپنی تہذیب کا افسانہ سنانے والے

قرآن حکیم کے معجزنما انقلاب اور اس کی فوقیت و برتری کی نسبت جو کچھ ہم نے لکھا ہے اگرچہ وہ اپنی جگہ ایک حقیقت ثابتہ ہے جیسا کہ میں خود قرآنی آیات سے ثابت کر چکا ہوں تاہم عہد اول کے مسلمانوں کی بے مثال ترقی و کامرانی مضمحل شہود پر نہ آئی تو شاید میری ان باتوں پر کسی کو یقین بھی نہ آتا اگر قدرت نے مخالفوں اور مذہبوں کا منہ بند کرنے کے لئے کچھ ایسا انتظام کر دیا کہ وہ اول کے مسلمانوں کی زندگی کو قرآنی تعلیم کا منونہ بنا کر قرآن حکیم کی صداقت پر مہر لگا دی اور عملی طور پر ہمیشہ کیلئے ظاہر کر دیا کہ اسلام ہی دنیا کا نجات دہندہ مذہب ہے اور اسی کے ذریعہ قومیں دائمی خوشحالی اور ترقی و کامرانی سے ہمکنار ہو سکتی ہیں دیکھئے قرآن حکیم نے ہو دلوں اپنے مخاطبین کو بخشا تھا اور عملی طور پر جو قرآنی صداقت پر مہر لگائی تھی اس کی نسبت ایک حق پرست عیسائی محقق کی کیا رائے ہے۔

## ارتقاء انسانی میں قرآن کا حصہ

رابرٹ برناٹ لٹلٹن نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ارتقاء انسانی ہے اس میں اس محقق اور حق پرست عیسائی نے پہلے تو اسلام سے قبل یورپ کی حالت و کمائی ہے اور پھر بتلایا ہے کہ کس طرح مسلمانوں نے موجودہ تمدن اور علوم و فنون میں جان ڈالی اس کے ضروری حصے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں:۔

یورپ کے آسمان پر اس دور ظلمت و جہالت تمدن و تہذیب کا ہلال طلوع ہوا لیکن مغرب سے مغرب کی طرف سے اور اس وقت جبکہ مسلمانوں نے اپنے مبارک قدم ہسپانیہ کی سرزمین پر رکھے یورپ میں احیاء علوم علم خیال کے مطابق پندرہویں صدی میں نہیں ہوا بلکہ مسلمانوں کے زیر اثر ہوا یورپ کی نشاۃ ثانیہ الحالیہ میں جس ہاگرادس کی سرزمین میں ہوئی جبکہ یورپ وحشت و جہالت کے عمیق قعر میں غرق ہو کر ذلت و نکبت کی انتہائی گہرائیوں میں پڑا ہوا تھا اس وقت اسلامی دنیا میں قاہرہ بغداد قرطبہ اور طلیطلہ ایسے بے شمار بڑے بڑے شہر تھے جہاں سے تہذیب و تمدن پیدا ہو رہے تھے جہاں سے زندگی کی ایک ہر اچھی چیز نے رفتہ رفتہ یورپ کے مردہ جسم میں زندگی کے آثار پیدا کئے۔

یہ امر قرین قیاس ہے کہ اگر مسلمانوں کا وجود نہ ہوتا تو موجودہ یورپین تمدن کبھی پیدا ہی نہ ہوتا یہ امر یقینی ہے کہ اگر عرب نہ ہوتے تو یورپ کا تمدن وہ حیثیت حاصل نہ کر سکتا جو اس نے دنیا کے تمام تمدنوں سے فوقیت لیجانے میں حاصل کی اس لئے کہ یورپین تمدن کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جس پر اسلام کا اثر نمایاں نہ ہوتا ہم سب سے بڑھکر یہ اثر اس قوت پر ہوا ہے جو موجودہ تمدن کی تمام فوقیت کا باعث ہے یعنی سائنس اور اس کی روح:۔

دیکھا آپ نے قرآنی حکمت و صداقت کی بابت صرف ہماری تحلیل آفرینی نہیں بلکہ وہ سچائی ہے جس پر خالف بھی شہادت دے رہے ہیں قرآن کا دنیا پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے دنیا میں آکر جو عجیب تہذیب و ترقی کی دنیا پیدا کی اگر کفر ان نعمت کوئی بڑا ہے تو یقیناً اس سے بڑھکر اور کوئی برائی اور گناہ نہیں کہ ہم قرآن حکیم کے احسان مند نہ ہوں جس نے ہم کو نعمتہائے لازوال سے مالا مال کر دیا ہے۔

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

جو مسلمان یورپین تہذیب کے دلدادہ ہیں اور جن کا یقین نا محققانہ یورپ کے خلاسفروں کی تحقیق کے ماتحت ہے وہ یورپ کے فلسفہ اور تہذیب کی ظاہری چمک دمک سے مرعوب ہو کر یہ ناکام سعی کیا کرتے ہیں کہ یورپ کے فلسفہ اور تہذیب کی ظاہری چمک دمک سے مرعوب ہو کر یہ ناکام سعی کیا کرتے ہیں کہ یورپ کے فلسفہ اور علوم و فنون کو قرآن حکیم سے ثابت کیا جائے اور اپنے خیال میں وہ جانتے ہیں کہ ہم اسلام کی بہت بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں مگر یہ ان کی خام خیالی اور ایک حیثیت سے قرآنی دعاوں کی توہین ہے قرآن کے ایسے نادان دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن حکیم دنیا میں اس لئے نہیں کہ وہ ہمیں ہوائی جہاز بنانا سکھائے اور وہ کوئی سائنس و فلسفہ کی کتاب نہیں بلکہ وہ انسان کو دائمی خوشحالی اور فلاح و نجات کے راستے بتلانے آیا ہے مگر چونکہ وہ دین دنیا دونوں کو ساتھ ساتھ چلاتا ہے اس لئے وہ اپنے لفظی اور معنوی اعجاز سے کہیں ہمیں تہذیب و ترقی کے وہ گر بتلا دیتا ہے جن پر موجودہ تہذیب کی بنیاد ہے مگر فلاح آخروی کے ضمن میں اس نے دنیوی ترقی و کامرانی کا تمام مواد اور

اصول ہم بتا چکے ہیں اور ان کے حصول کو انسانی کوشش دسعی اور تحقیق و تدقیق پر چھوڑ دیا ہے چنانچہ جن قرآنی تعلیمات کے ماتحت مسلمانوں نے ترقی کی اور دنیا کو نئے نئے علوم و فنون سے آشنا کرایا ہی میں جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔

## قرآن قلوب کو متحیر کرنے والا اور عقول کو ہیجان میں لانیوالا معجزہ ہے

آنحضرت سرور کائنات محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر فضائل و کمالات اوصاف و خصائل اور محامد و محاسن کے علاوہ جو سب سے بڑا معجزہ دیا گیا ہے جو حسن یوسف دم عیسیٰ اور ید بیضا سے زیادہ آنکھوں کو خیرہ کرنے والا اور عقول کو ہیجان میں لانے والا ہے اس کتاب مجید اور فرقان حمید کو دربار احدیت مآب سے جو جواعلیٰ بخشے گئے اور جن میں خوبیوں سے اس کو زینت دی گئی ان کا بیان کرنا بڑا ہی مشکل اور بڑی بات اور انسان ضعیف البیان کی طاقت نہیں۔ اصرباک فرماتے ہیں:۔

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم — کیا ان کے لیے یہ بس نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر ایسی کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ کی حدیث ہے:۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کو ایک ایسی چیز دیگئی ہے جس کو دیکھکر لوگ ایمان لائیں اور مجھکو جو چیز عطا کی گئی وہ وحی ہے جس کو خدا نے مجھ تک بھیجا ہے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے متبعین دوسرے انبیاء کے متبعین سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔

درحقیقت قرآن ایک ایسا زندہ معجزہ ہے جو قیامت تک اعظم بنکر باقی رہے گا اور دنیا اس کے اعجاز کا کرشمہ ہمیشہ دیکھتی رہے گی آج دنیا کے تمام مذاہب اس حیثیت سے بھی مردہ ہیں کہ وہ اپنے پاس اس وقت کوئی زندہ معجزہ نہیں رکھتے صرف زبانی دعوی ہی دعوے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں مگر اسلام دنیا کے سامنے اب بھی زندہ معجزہ پیش کر رہا ہے اور سب کو اپنے مقابلہ کے لئے بلا رہا ہے مگر سب عاجز ہیں سب جب میں اور قیامت تک رہیں گے۔

## جمع و ترتیب قرآن کی مختصر تاریخ

جب بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سن چالیس سال کا ہوا اور آپ خلعت نبوت سے سرفراز کئے گئے اس وقت سے نزول قرآن کی ابتدا ہوئی اور ہر وقت نوشتہ ہو جب منشائے خداوندی اور حسب ضرورت و حاجت تیئیس برس تک نازل ہوتا رہا یعنی قرآن مقدس انگلی کتابوں کی طرح ایک ہی مرتبہ نازل نہیں ہو گیا اور قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر نازل کرنے میں سنت خداوندی یہ تھی کہ نزول وحی کی برکت کی تجدید ہوتی رہے تاکہ روحانی نورانیت اور قوت حضور کے لئے زیادتی صدر کا سبب بنے دوسرے یہ کہ صحابہ کے تزکیہ و تربیت میں تدریجی نشو و ارتقا ہو اور قرآن کریم پوری طرح سینوں میں محفوظ ہو جائے۔

قرآن مجید کے نزول کی ابتدا ماہ رمضان المبارک کی شب قدر میں اس طرح ہوئی کہ لوح اقرآن شریف لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہو گیا اور پھر حسب الحکم بعزت تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

قرآن مجید میں نسخ ہی ہوا ہے یعنی آیات قرآنی نسیان التلاوت میں اور بعضی منسوخ الحکم ہیں نسخ کے معنے کسی چیز کا دوسری چیز سے بدل دینا ہے مگر یاد رہے یہ تغیر و تبدل اصول میں نہیں بلکہ فروع میں ہوا۔ اصول سے مراد ذات و صفات باری تعالیٰ قصص و واقعات حضرات انبیا علیہم السلام خدا کی پرستش نماز روزہ، زکوٰۃ و خیرات اور مکارم اخلاق ہیں اور فروع سے مراد ان اصول کی صورتیں اور قوالب ہیں اصول یعنی احکام علمیہ میں تمام شرائع متفق موئید ہیں احکام عملیہ میں اختلاف ہے نسخ کو بالکل ایسا ہی سمجھنا چاہیے کہ مریض کے حسب حال طبیب کے عہد بعہد نسخے تبدیل کرتا رہتا ہے بس جو لوگ نسخ قرآن پر اعتراض کرتے ہیں یا تو وہ نسخ کے معنے ہی نہیں جانتے محض بنی جہالت اور لاعلمی سے اعتراض کرتے ہیں اور یا وہ جان کر تعصب و عناد سے اجتناب پر تہیہ کئے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کتب سابقہ توراۃ و انجیل میں جو کچھ کمی بیشی اور تغیر و تبدل ہوا ہے وہ صرف اہل کتاب کی ہوا و نفسانی کے ماتحت اور ان کو اصل مطلب ایسا خلط ملط ہو گیا ہے کہ اصل مطلب کی شناخت محال ہو گئی لیکن قرآن کریم میں جو کمی بیشی اور تغیر و تبدل ہوا وہ بندوں کے تصرف سے نہیں بلکہ خدا کے حکم سے ہوا اور ہم کو بالیقین یہ معلوم ہے کہ پہلے اتنا تھا اور اب اتنا ہے پس قرآن کریم کو دیگر کتب محرفہ منسوخہ پر قیاس کرنا سخت نادانی جہالت نادانی اور تعصب و عناد ہے۔

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رفیق اعلیٰ جل مجدہ کے جوار رحمت میں سکونت اختیار فرمائی تو اس وقت پورا قرآن صحیا کہ آجکل ہے متفرق چیزوں پر اور سینوں میں محفوظ تھا بعض صحابہ کو پورا قرآن شریف حفظ تھا اور اس کی موجودہ ترتیب بھی حضور کے سامنے ہی عمل میں آچکی تھی البتہ یکجائی صورت میں تحریر شدہ موجود نہ تھا بلکہ ہمارے بعض محققین نے تو قرآن کا موجودہ ترتیب کے ساتھ یکجا تحریر شدہ موئید بھی خود قرآن کریم سے ثابت کیا ہے۔

قرآن مجید کے یکجا کرنے کا خیال سب سے پہلے امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دل میں پیدا ہوا اپنانچہ جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ شہید ہوئے تو امیر المومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے یکجا کرنے کا اہتمام و انتظام فرمایا اور چونکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی اپنے زمانہ حیات میں قرآن کے لکھنے اور ترتیب دینے کا امر فرما چکے تھے اس لئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس خدمت کے لئے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مامور فرمایا جو خود حضور کے ساتھ دو مرتبہ دورہ قرآن مجید میں شامل رہے تھے کاتب وحی تھے، جوان صالح اور عاقل تھے اور یہ اوصاف کسی اور میں نہ تھے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں اس کی نظر ثانی فرمائی کتابت میں جہاں غلطی رہ گئی تھی اس کی تصحیح فرمائی پھر اس کے پڑھنے پڑھانے کا سخت اہتمام کیا حفاظ صحابہ کو دور دراز ملکوں میں قرآن و فقہ کی تعلیم کے لئے بھیجا اور جس کا سلسلہ ہم تک پہنچا پس ہم تک جو قرآن پہنچا ہے اور جو اب موجود ہے یہ وہی ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ترتیب دلایا یا ہمارا اس کی ترتیب اور کمی بیشی میں کسی صحابی کے اجتہاد کو دخل نہیں ہوا اور پوری حفاظت کے ساتھ ترتیب خداوندی کے مطابق آجتک موجود ہے۔

یہ جو مشہور ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جامع قرآن ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں اس مصحف شریف کو نقلیں کرا کر ممالک بعیدہ میں بھیجا اور اختلاف قرارت کی وجہ سے جو طبعی فسادات ہو رہے تھے سب زائل ہو

سے دین اسلام کو پاک کرکے صرف ایک لغت قریش کو عالم اسلام کو متفق کر دیا۔

## قرآن کی نسبت حفاظت خداوندی

قرآن کریم قیامت تک کے لئے تمام بنی نوع آدم کی ہدایت کے لئے آیا تھا یہ شرائع سابقہ کا مہیمن ہے وہ خاتم الکتب ہے ناسخ ادیان ہے اور آخری خدا کا پیام ہے اس لئے آپ کی حفاظت کا اہتمام و انتظام بھی اسی شان کے ساتھ چاہیئے تھا چنانچہ ارشاد ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اس ہدایت نامہ کو ہم ہی نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اس وعدہ کو خدائے مسبب الاسباب نے بندوں ہی کے ہاتھوں پورا کرانا تھا اور یہی ہوا کہ صحابہ کے مبارک ہاتھوں سے یہ کام سرانجام پایا اور سیلانوں کے لئے اس کا حفظ کرنا آسان کر دیا۔

ہم بانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ دنیا میں آج صرف قرآن مقدس ہی ایسی الہامی کتاب ہے جو انسانی تحریف و تبدل سے آج تک پاک ہے جس میں ایک نقطہ تک کی بھی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہوگی باقی تمام الہامی کتابیں انسانی تغیر و تبدل کے ہاتھوں دنیا سے ناپید ہیں اور یہ حقیقت باہر نہ ثابتہ ہے جس کو دنیا جہان کے مخالف اور معاند بھی نہیں جھٹلا سکتے قرآن کا غیر متبدل ہونا اور اصلی شکل میں آج تک محفوظ ہونا آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے آفتاب کو شمع ظلمت بتلایا جا سکتا ہے سفید کو سیاہ تصور کیا جا سکتا ہے حق کو باطل گردانا جا سکتا ہے اور آسمان کو زمین کرکے دکھلایا جا سکتا ہے اور دن کو رات ثابت کیا جا سکتا ہے مگر یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ قرآن میں انسانوں کے ہاتھوں کچھ کمی بیشی ہوئی یا ہو سکتی ہے اور یا ہوگی ہے کوئی دنیا کا انسان جو قرآن کے اس دعوی کو جھٹلائے اور آفتاب پر نہ ہونے کی مضحکہ انگیز حرکت کرے۔

## فضائل قرآن خود قرآن مبین سے

ارشاد باری ذالک الکتاب لا ریب فیہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں یعنی یہی وہ کتاب ہے جس کو اللہ تعالے نے اس لئے نازل فرمایا ہے کہ نبی نوع انسان کو تکمیل ہدایت کرے الہامی مذاہب کی تکمیل و اصلاح کرے اور یہی وہ کتاب ہے جس کے کسی مسئلہ میں کوئی ادنیٰ حجج نہیں اور نہ شک و شبہ اور جو یقین و اعتقاد والوں کو ہدایت یاب کرتی ہے۔

## مخالفین کو چیلنج

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ اگر تمہیں اس کتاب کے آخری تعلق پیغمبر ہونے میں شک ہے جس کو ہم نے اپنے بندہ خاص کے ذریعہ تم لوگوں کے لئے نازل کیا ہے تو جیسا تم ایک آیت اس کے ہم پلہ بنا لاؤ اور خدا کے سوا اپنی مدد کے لئے اپنے حامیوں کو بھی شامل کر لو۔

کیونکہ کلام الٰہی کا مقابلہ کرنا اور قرآنی صداقت کے اس دعوے کو توڑ دینا دنیا کے تمام انسانوں کی طاقت سے باہر ہے اس لئے خود باری تعالے خود ہی اعلان فرماتے ہیں:۔

لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا اور اگر انسان اور جنات جمع ہو کر اس بات پر آمادہ ہوں کہ اس قرآن کی طرح کا کوئی کلام بنا لائیں تو وہ خدہ کوشش کے باوجود بھی اس قسم کا کلام نہیں لا سکتے اگرچہ ان میں ایک ایک کا مددگار ہو جائے۔

ان دونوں آیتوں کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی انسان عربی عبارت نہیں بنا سکتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ قرآن جیسی فصاحت و بلاغت نہیں پیدا کر سکتا کیونکہ جیسا اس کا فعل بے نظیر ہے اسی طرح اس کا کلام بھی بے نظیر ہے۔

## قرآن کی فصاحت و بلاغت

غور کیجئے جس وقت قرآن کریم نے دعوت مبارزت دی اس وقت عرب کی کیا حالت تھی سنئے وہ ملک اور وہ قوم جس کی زبان میں قرآن مقدس نازل کیا گیا اس قوم کی فصاحت و بلاغت کا آفتاب عین نصف النہار پر تھا ان کو اپنی زبان دانی اور قادر الکلامی پر ناز تھا اور بجا ناز تھا وہ اپنے مقابلہ پر تمام دنیا کو عجم کہتے تھے جس کی بہتر میں یادگار قصائد معلقہ ہیں امر واقعی یہ ہے کہ باوجود یکہ قصائد مذکورہ کو تصنیف ہوئے تیرہ سو برس گزر گئے ہیں مگر ان کی فصاحت کا سدا باغ بہار و لب ہی شگفتہ و شاداب ہے اور ان کی بلاغت کا آفتاب عین نصف النہار پر و لب ہی و رخشان و تابناک ہے غرض فصاحت و بلاغت اور زبان دانی میں جس قدر خوبیاں ہو سکتی ہیں وہ ان میں موجود تھیں اور اس قوم کا ہر فرد زبان دانی میں اپنے کو امرا القیس سمجھتا تھا۔

قرآن کریم نے سب سے پہلے ان کے اس فخر و غرور کو توڑنے کے لئے عرب کے فصحاء اور بلغاء کو فأتوا بسورۃ من مثلہ کی دعوت مبارزت دی اب آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے اس چیلنج کو ٹھنڈے دل سے تو سنا ہی نہ ہوگا کیونکہ وہ اسلام کے بدترین اور جان لیوا دشمن تھے اور اسلام دشمنی ان کی رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی چنانچہ ادبا عرب نے مجمع قوت کے ساتھ اس مبارزت کے جواب میں پوری جد و جہد اور انتہائی کوشش صرف کی کہ کسی طرح ہم اس کی مثل لا سکیں لیکن ہوا کیا عرب کے تمام شاعر ادیب راجز اور خطیب قرآن کی فصاحت و بلاغت اور حقائق و معارف کے آگے سرنگوں ہو گئے اور اقرار کر لیا کہ ھذا اما قول البشر یہ کسی انسان کا کلام نہیں جس شاعر اور ادیب نے قرآن کی چند آیتیں سن لیں ہم حق محو حیرت بنکر رہ گیا چنانچہ جب ولید بن مغیرہ کو اس دعوت مبارزت کو قبول کرنے پر مجبور کیا گیا دولت و ثروت کی طمع دلائی گئی اور قرآن جیسا کلام بنانے پر مجبور کیا گیا تو اس نے عاجز ہو کر قرآن کی صداقت و حقانیت کا یوں اعتراف کیا:۔

در تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو مگر واللہ وہ ساحر نہیں میں نے ان کا سحر دیکھا ہے۔ تم نے اس کو شاعر کہا مگر خدا کی قسم وہ شاعر نہیں میں شعر کے ہر صنف کا ماہر ہوں تم نے اس کو مجنون کہا مگر خدا کی قسم وہ مجنون نہیں میں نے اس کی کیفیات جنون کو دیکھا ہے۔ پس اے قریش اپنی حالت پر غور کرو واللہ یہ کوئی امر عظیم ہے جو تمہارے لئے نازل کیا گیا ہے۔

دیکھا آپ نے ادبا عرب نے کس طرح اس مبارزت کے مقابلہ میں شکست کھائی اور اپنے عجز کا اعتراف کیا اب دنیا میں کونسا ایسا فصیح و بلیغ ہے جو اس کے مقابلہ میں آئے یہ اعجاز قرآنی ہی کا اثر تھا کہ شیر کمین عرب اس کی مثل لانے سے عاجز و خائب و خاسر ہو کر اس کو سحر اور جادو بتلاتے تھے اور لوگوں کو کلام الٰہی سننے سے روکتے تھے

## قرآنی فصاحت و بلاغت کا ایک نمونہ

فصیح و بلیغ کلام کے

لئے ضروری ہے کہ وہ کلام کے جملہ عیبوں سے پاک ہو اس میں غیر مانوس الفاظ نہ ہوں متروک الفاظ کا استعمال نہ کیا جائے کلمات کے حروف میں تنافر نہ ہو یعنی زبانوں کی زبان پر ثقیل نہ ہوں الفاظ لغت کے قاعدے کے برخلاف نہ ہوں گلمات کا جوڑ بیقاعدہ نہ ہو اور الفاظ و معانی میں کوئی اتع پیچ اور گرہ نہ ہو اور جھوٹے سے جھوٹے جملہ میں حقائق و معانی کا ادا کیا جانا جائے سو قرآن مجید تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے اور تمام محاسن و اوصاف سے مزین و آراستہ ہے استعارات کنایات اور تشبیہات اس قدر شگفتہ مانوس و حیرت انگیز اور دل پسند و نشین ہیں کہ عقول و افہام پر وجد طاری ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے سحر کر دیا ہے توقع نہیں بلکہ نہ میں اضافہ کلام کے تمام محاسن کو قرآن کریم سے دکھلانا صرف اس کی فصاحت و بلاغت کا ایک نمونہ پیش کرتا ہوں ارشاد باری ہے

**ولکم فی القصاص حیاۃ یا ولی الالباب اے عقلمند و! تمہارے تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے"**

تمام علمائے بیان کا اتفاق ہے کہ یہ آیت تراکیب اعجاز اور جمیع بلاغت معانی کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے تفصیل اس اجمال کی ملاحظہ ہو:-

اس سے پہلی آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قصاص کا حکم دیا تھا اس پر سوال ہوتا تھا کہ یہ کمال رحمت و رافت جان کے بدلے میں جان کا کیونکر حکم دے سکتا ہے اس لئے اس آیت میں قصاص کی حکمت بیان کی اور فرمایا کہ قصاص میں تمہارے ہی لئے زندگی ہے اب بظاہر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ قصاص جو اتلاف حیات ہے اس میں زندگی ہو مگر دانشمندوں کے آگے یہ ہے کہ قصاص مقتضی ابقاء الحیات ہے قاتل و مقتول دونوں کے وارثوں کے لئے وہ اس طرح کہ قاتل جب یہ جانیگا کہ اس فعل کے عوض میری بھی جان جائے گی تو لامحالہ وہ فعل قتل سے باز رہے گا اور وہ زندہ رہے گا جو مقتول کا ولی لینا چاہتا ہے اس کے حق میں اس طرح ہے کہ جب وہ قاتل کے قتل کا ارادہ کرے گا اور قصاص کے خوف سے اپنا ارادہ ترک کر دیگا تو وہ خود زندہ رہے گا اور غیروں کے حق میں قصاص میں اس طرح حیات ہے کہ کنبے اور قبیلے میں ایک قتل کے عوض فتنۂ عظیم برپا ہو جاتا ہے اور ایک جان کے عوض دونوں طرف سے کئی جانیں جاتی ہیں اب اگر قصاص پر اکتفا کیا جائے اور جان کے عوض جان لے لی جائے تو دوسری جانیں بچ جائینگی۔

اسلام سے پہلے عرب کی یہ حالت تھی کہ اگر کسی قبیلہ کا ایک شخص قتل ہو جاتا تو قاتل و مقتول کے قبیلوں میں پشتہا پشت تک بعض و انتقام کی آگ مشتعل رہتی اور سینکڑوں جانیں ضایع ہوتیں سو اب یہ بات صاف طور پر ثابت ہو گئی کہ قصاص کے ذریعہ بعض کا قتل جمیع کے حق میں حیات ہے یعنی قتل دوسرے فاتک قتل کی نفی کرتا ہے اور اس نفی میں ذاتی دوسروں کے لئے حیات ہے اور یہی اس آیت کا منشا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں جو لفظ حیات آیا ہے وہ اپنے اندر ایک دنیائے معانی کو لئے ہوئے ہے اور کثیر مفاہیم کا حامل ہے چنانچہ اہل عرب نے اس کو مختلف معانی سے تعبیر کیا ہے اور سب کے سب صحیح طور پر جسپاں ہوتے ہیں جیسا کہ دو قول مشہور یہ ہیں **قتل البعض احیاء للجمیع** یعنی قتل بعض حیات ہے واسطے جمیع کے **القتل النفی للقتل** قتل نفی کرتا ہے قتل کی۔

اب رہا **یا اولی الالباب** کی قید کو دیکھئے اس سے مراد عقلا ہیں جو تمام امور کے انجام و عواقب کو جانتے ہیں اور جہات خوف سے واقف ہیں جب ایک عقلمند یہ جانے گا کہ اگر میں نے اپنے دشمن کو قتل کیا تو اس کے وارث میری جان لیں گے تو قاتل کبھی بھی غیر کی جان کو تلف کر کے اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالے گا اور یہ اپنی جان کا خوف اس کو اتلاف غیر سے روک لیگا۔

اب اس تمام مفہوم کو اپنے ذہن میں رکھو اور قرآن کے اعلیٰ اعجاز بلاغت کا اندازہ لگاؤ کہ اس مفہوم کو کس طرح خدائے قدوس نے ایک چھوٹی سی آیت میں بیان کر دیا ہے۔

## قرآنی اعجاز اور طفیل بن عمر دوسی کا اسلام

### قرآن کریم کے ایک مقابل وصف اور اعجاز کا کرشمہ یہ ہے کہ وہ قلوب کو اپنی طرف جذب کرتا ہے ارتزاج کو وجد میں لاتا ہے سوئی ہوئی فطرت کو جگاتا ہے اور سامعین کے دلوں میں ایمان و یقین اخلاص و اعتقاد صداقت و راست بازی اور الفت و محبت کے جذبات پیدا کرتا ہے اس کی بے پناہ قوت تسخیر سے انسان تو انسان جنات بھی اپنے آپ کو نہیں بچا سکے چنانچہ ایک تاریخی واقعہ ملاحظہ ہو۔

طفیل بن عمر دوسی ایک مشہور شاعر فلسفی اور عقلمند آدمی تھا جب وہ مکہ میں کسی کام کو آیا تو قریش نے اس خیال سے کہ کہیں قرآن کی حلاوت اس پر نہ چل جائے اس کے پاس آکے اور کہا کہ بھائی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بچتے رہنا اس نے ہمیں سخت پریشان اور تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے ہمارے سیدوں کو برا بھلا کہتا ہے ہماری جماعتوں اور قبیلوں میں اس نے تفریق پیدا کر دی ہے الغرض ہمارے معاملات کو منتشر و پراگندہ کر دیا ہے اس کا کلام ایک زبردست جادو ہے جو باپ بیٹے اور بیٹے سے باپ بھائی بھائی، بہن بھائی اور خاوند کو عورت اور عورت کو شوہر سے جدا کر دیتا ہے کہیں ایسا نہ ہو اس کا جادو تم پر بھی چل جائے انہوں نے کہا کہ تم بیکار ہو میں نہ اس کا کلام سنوں گا اور نہ اس سے باتیں کروں گا۔

طفیل بن عمر دوسی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب صبح کے وقت مسجد کے پاس سے گذرنے لگا تو اس خیال سے کہ کہیں وہ جادو کا کلام میرے کانوں میں نہ پڑ جائے میں نے اپنے کانوں میں کپڑا ٹھونس لیا تھا تاکہ آواز نہ پہنچے لیکن خدا کا یہ کلام مقدس مجھ سنائی دیتا رہا میں ہمت کر کے تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گیا اور دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں اور میرے کانوں میں ایک بہتر کلام کی آواز پہنچی یہ دلنشیں کلام سنکر میں اپنے آپ ملامت کرنے لگا کہ تو تو ایک عقلمند اور شاعر آدمی ہے اور جادو و سحر کو اچھی طرح جانتا ہے اتنا ڈنے کی کیا ضرورت ہے اگر اچھا کلام ہوگا تو قبول کر دوں گا اور اگر برا ہوا تو رد کر تا چلا جاؤں گا یہ خیال کر کے میں وہاں تھوڑی دیر ٹھہر گیا آپ کا کلام سنتا رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت سے فارغ ہو کر مکان کو واپس تشریف لیجانے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا جب میں اور آپ کا سامنا ہوا تو میں نے آپ کی خدمت میں اپنا سارا قصہ عرض کر دیا کہ مجھ کو یہ ڈر تھا اس قدر ڈرایا تھا کہ میں نے اپنے کان میں کپڑا ٹھونس لیا تاکہ آپ کا کلام نہ سنوں لیکن خدا کی مرضی شاید یہی ہے کہ میں آپ کا کچھ کلام سنوں اور میں نے کچھ الفاظ سن ہی لئے ہیں اس لئے جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ میرے سامنے پیش فرمائیے یہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر مذہب اسلام پیش کیا اور قرآن شریف کی تلاوت کی۔ خدا کی قسم میں نے

اس سے بہتر کوئی کلام نہیں سنا تھا میں فوراً مشرف باسلام ہو گیا جب میں وہاں اپنے قبیلہ میں پہنچا تو میرے ضعیف العمر باپ میرے پاس آئے میں نے ان سے کہا کہ اے باپ اب آپ مجھ سے جدا ہو جائیے نہ میں آپ میرا ہوں اور نہ آپ مجھ میں ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کیوں؟ کہا اس لئے کہ اب میں اسلام لے آیا ہوں اور آپ کافر ہیں مسلمان اور کافر کیا تعلق۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ مذہب اچھا ہے تو مجھے بھی اس میں داخل کر لو۔ میں نے ان کو کہا کہ پہلے غسل کرو۔ اور صاف کپڑے پہنکر آؤ جب وہ کپڑے بدل کر میرے پاس آئے تو میں نے ان کو مسلمان کیا اور اسی طرح اپنی بیوی کو بھی مسلمان کیا۔ دیکھا آپ نے قرآن کا مقناطیسی اثر۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسلام بھی قرآن کا اعجاز کار شمہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر لینے آئے تھے بڑے جوش و خروش سے شمشیر بکف ہو کر اسلام کا تیا پانچا کرنے چلے تھے مگر جب قرآن مقدس کی دلکش آواز کانوں میں پہنچی تو شتابانہ بول اٹھے ما احسن هذا الكلام و اجمله یہ کس قدر بہتر اور مختصر کلام ہے گئے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر لینے مگر یہاں اپنا ہی سر دے بیٹھے اور رسول خدا کے قدموں پر بر ضا و رغبت نثار ہو کر کہنے لگے ؎

نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت — سر دوستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی

یہ کچھ طفیل بن عمرو دوسی اور حضرت عمر فاروق ہی پر منحصر نہیں بلکہ اسلام کی تاریخ میں بہت سی ایسی پاک اور مقدس ہستیاں ملیں گی جو قرآنی اعجاز کا شکار ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئیں چنانچہ عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں جو لوگ مشرف باسلام ہوئے وہ قرآن ہی کا ایک ادنیٰ کرشمہ تھا جس نے ان کے دلوں کو مسخر کیا تھا۔

## قرآن کا غیر مسلمین کو سنانا کیوں فرائض تبلیغ میں سے ہے

اسلام نے جو دین کے بارے میں سختی کرنے کو روا رکھا ہے سختی کے ساتھ رد کا ہے اور صاف صاف کہدیا ہے لا اكراه في الدين دین کے بارے میں کوئی سختی نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کو اپنی اشاعت کرنے کے لئے تلوار کی مطلق ضرورت ہی نہیں بلکہ نہ اپنے پاس دور رس کو گھائل کرنے والا خنجر دل میں اتر جانے والی آنی اور لمعات فسانہ کرتا ہے جن کی تحریرات سے انسان تو انسان جنات بھی اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے اور کلام ربانی کو سننے پر مجبور ہیں قولہ تعالیٰ انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو راہ راست کی طرف بلاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم کبھی اپنے رب کا شریک نہ بنائینگے۔

جب اسلام اپنے بارے میں دشمن صداقت رہتا ہے ہو جائے تو وہ ان روحوں کو کاٹنے اور دو بے پناہ قوت تسخیر کہتا ہے کہ بجائے جسموں کے قلبوں کو اپنے قدموں پر جھکاتے تو کیا ضرورت ہے کہ وہ اپنی اشاعت و تبلیغ میں اس مادی تلوار کا استعمال کرے جو انسان کا خونخوار دشمن بنا دیتی ہے قرآن کے اسی اعجاز اور تسخیر قلوب کی بنا پر مشرکین اور کفار کو اسلام میں پناہ دینے کی حد اس وقت تک متعین کی گئی ہے جب تک وہ اس کلام معجز نظام کلام ربانی کو سن لیں گویا اس کا سنانا فرائض تبلیغ میں سے ہے چنانچہ ارشاد باری ہے۔

وان من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله تو ان مشرکین میں سے کوئی تجھ سے پناہ چاہے تو تم اس وقت تک پناہ دو جب تک وہ کلام

سن لیں۔"

بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر خود قرآن شریف سے اس طرح کی ہے۔ او كصيب من السماء فيه ظلمات ورعد وبرق يجعلون اصابعهم في اذانهم من الصواعق حذر الموت والله محيط بالكافرين يكاد البرق يخطف ابصارهم كلما اضاء لهم مشوا فيه واذا اظلم عليهم قاموا یا وہ لوگ ان کی مانند ہیں جو آسمان کی بارش میں گھرے ہوئے ہیں جس میں ظلمت رعد و برق ہو اور وہ اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں کڑک کی وجہ سے موت سے ڈر کر ڈالتے ہیں اور اللہ کفار کو گھیرے ہوئے ہے قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو اچک لے جب روشنی ہوتی ہے تو وہ چلتے ہیں اور جب تاریکی چھا جاتی ہے تو وہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔

یہ مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی پیش کی ہے یعنی بارش در اصل قرآن شریف ہے کیونکہ وہ روح کو حیات تازہ بخشتا ہے جس طرح بارش جسم کو حیات بخشتی ہے اور ظلمات دراصل کفر شرک ہیں رعد وہ چیز ہیں جو حیوانات سے کفار کو قرآن میں ڈرایا گیا ہے مثل نار جہنم اور برق ہدایت و حجت ہے جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے پس کفار جو قرآن کے وقت اس ڈر سے اپنے کان بند کر لیتے ہیں کہ کہیں ان کا دل اس طرف مائل نہ ہو جائے اور وہ ایمان لانے پر مجبور ہوں اس تفسیر کی تائید میں طفیل بن عمرو دوسی کا قصہ قابل غور ہے۔

حقیقت میں اسلام کے پاس قرآن کریم ایک ایسا زبردست معجزہ ہے جسکے مقابلہ کی تاب کسی مادی طاقت میں نہیں چنانچہ تاریخ قرآنی صداقت کو قبول ہی کرتی آئی ہے اگر اعتقاداً نہیں تو عملاً جیسا کہ آجکل تمام ترقی یافتہ قومیں کر رہی ہیں

بس قرآن لفظی و معنوی خوبیوں اور کمالات سے اس درجہ مرصع و مزین ہے کہ دنیا کا کوئی کلام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس کی فصاحت و بلاغت ایجاز و اطناب اسالیب و ہدایت سادگی و شستگی اعلیٰ اصول و قوانین دلچسپ مضامین ایمان کا تنوع سیرت انبیاء قصص و حکایات اور دلاویز تشبیہات و استعارات کی نظیر دنیا کے تمام فصحاء و بلغاء میں تک نہیں پیش کر سکتے پھر اس کے دشمن قرآنی صداقت کے سامنے سرنگوں اور خراب و خاسر ہیں گے اور باطل اس کے سامنے ایسا بیگانہ رہے گا جیسے آفتاب کے سامنے موم ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

## قرآن میں کوئی اختلاف نہیں

افلا يتدبرون القرآن ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا۔ قرآن میں یہ لوگ کیوں غور نہیں کرتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف ہوتا تو اس میں بکثرت اختلاف پائے جاتے یعنی قرآن کے مضامین میں کسی قسم کا اختلاف نہ پایا جانا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

## قرآن عربی زبان میں کیوں نازل ہوا

انا انزلناه قرانا عربيا لعلكم تعقلون بیشک ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اسلئے نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو چونکہ عربی زبان ایک کامل زبان ہے بلکہ ام الالسنہ ہے اور دنیا کی مشترکہ زبان بننے کی صلاحیت رکھتی ہے اس لئے خدا کے آخری پیغام کی حامل عربی زبان ہی

ہو سکتے تھے تاکہ دنیا کے لوگ خدا کے احکام کو اچھی طرح سمجھ لیں اور اسلام ایک بین الاقوامی مذہب کی ضرورت کو پورا کر دے۔ علاوہ ازیں چونکہ قرآن کو دنیا میں علم اولین و آخرین کے دریا بہانے تھے انسان پر روحانی و دینی کمالات و ترقیات کے دروازے کھولنے تھے اور قیامت تک کے لئے نبی نوع انسان کی رہبری کرنی تھی اور یہ غرض عربی جیسی کامل زبان ہی میں پوری ہو سکتی تھی اسلئے قرآن عربی زبان میں نازل ہوا۔

## قرآن جمیع آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنیوالی کتاب ہے

وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومھیمنا علیہ ہم نے یہ کتاب آپ کے پاس بھیجی ہے جو حق ہے اس سے پہلے کی جو کتابیں ہیں اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کتابوں کی حقیقی تعلیمات کی محافظ ہے۔ اللہ اللہ قرآن کریم کی یہ کتنی بڑی فوقیت ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کی تکذیب نہیں کرتا وہ کسی مذہبی صداقت کو اس لئے بامال نہیں کرتا کہ وہ کسی دوسرے مذہب کی طرف منسوب ہے بلکہ وہ تمام مذاہب کی طرف سرپرستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے اور جملہ مذاہب کی صداقتوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنا بنا لیتا ہے گویا وہ جملہ مذہبی صداقتوں کا حامل جامع اور سرپرست ہے۔

## قرآن مذاہب عالم کا مشترک حق اور عالمگیر و جامع صداقت ہے

جس وقت دنیا میں قرآن آیا اس وقت نہ مذاہب کی کمی تھی اور نہ پیروان مذاہب کی بیشمار جماعتیں قائم تھیں اور ہر جماعت اپنے آپ کو سچائی کا وارث اور جنت کا تاجر ٹھیکیدار سمجھتی تھی اور دیگر تمام جماعتوں اور انسانوں کو سچائی سے محروم یقین کرتی تھیں قرآن نے دنیا میں آتے ہی پہلے اس جماعت بندیوں کے تصادم کو بے حقیقت ثابت کیا بتلایا کہ تمام الہامی مذاہب حق ہیں لیکن تمام مذاہب کے پیروان حق سے منحرف ہو گئے ہیں مذہب کے نام سے جس قدر بھی اختلافات اور تنازعات ہیں وہ پیروان مذاہب کے فہم و عمل میں ہیں نہ کہ مذاہب کی اصل تعلیم میں حق ایک ہی تھا ایک ہی ہے ہی رہے گا اور ایک ہی ہونا چاہیے چنانچہ دنیا والوں کو عام اعلان کر دیا

قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسمعیل ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون۔

ہو ہم اس پر ایمان لائے اور اس سچائی پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کی گئی ہے نیز ان صداقتوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ابراہیم پر نازل ہوئیں اور جن کی دعوت اسمعیل و یعقوب اور ان کی نسل کے رسولوں نے دی ہم اس تعلیم پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئی غرض ہم دنیا کے سارے نبیوں اور مذہبی صداقتوں پر ایمان رکھتے ہیں ان میں کسی طرح کی تفریق نہیں کرتے۔

## قرآن مذہبی اختلاف و نزاع کو مٹا کر تمام انسانوں کے سامنے ایک ہی راہ حق رکھتا ہے

قرآن کریم کی کیسی اس پسندیدہ اور صلح جویانہ روش کی تصدیق کرتا ہے اور پیروان مذاہب کے فہم و عمل کی تکذیب اور سب کے سامنے ایک ہی راہ حق و صداقت رکھتا ہے

کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ من بعد ما جاءتھم البینات بغیا بینھم فھدی اللہ الذین امنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

(سورۂ بقرہ)

ابتدا میں سب ایک ہی تھے ایک ہی مذہب پر چلتے تھے جب ان میں پھوٹ پڑ گئی تو اللہ نے ان کی ہدایت کے لئے نبیوں کو مبعوث فرمایا جو نیک کرداری کے پھل کی بشارت دیتے تھے اور بدکرداری کے نتائج سے ڈراتے تھے ان کے ساتھ تعلیم حق کی کتابیں تھیں تاکہ جن جن باتوں میں نادانی اور گمراہی سے جھگڑا اور اختلاف پیدا ہو گیا ہے اس سب کا فیصلہ ہو جائے لیکن انسانی اس پر بھی اختلاف و فساد سے باز نہ آئے جن فیصلوں کے لئے یہ کتابیں آئی تھیں انہی میں ہٹ دھرمی و تعاوت سے اختلاف پیدا کر دیا اور ایمان والوں پر ہدایت کا دروازہ کھول دیا اور وہ جسکو چاہتا ہے ہدایت کی راہ کھلا دیتا ہے۔"

الہامی مذاہب کے پیروں نے اپنی اپنی مذہبی صداقتوں دین حق کی حقیقتوں اور وحدت و یگانگت کو فراموش اور گم کر دیا تھا ضرورت تھی کہ ان تمام اختلافوں اور گمراہیوں کے خلاف دین حق کی حقیقت اور راہ ہدایت کا خدا کی طرف سے عام اعلان آخری اور قطعی طور پر ہو جائے اور نسل انسانی پر پوری طرح اتمام حجت ہو جائے سو قرآن کریم نے دنیا میں آکر اسی ضرورت کو پورا کر دیا جس نے قرآن کا حلقہ اطاعت اپنے گلے میں ڈالا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے انحراف کیا وہ ہلاک ہوا اور جہنم کا گندہ بنا۔

اب ہم نہایت اختصار کے ساتھ نمونۃً قرآن کریم کی ضروری تعلیم پیش کرتا ہیں تاکہ غیروں کو تنقید اور اپنوں کو عمل و نصیحت کا موقعہ ملے۔

## قرآن مبین کی نہایت مختصر اور ضروری تعلیم

قرآن حکیم میں جس طرح کے احکام آئے ہیں اور دو باتوں پر ختم ہیں ایک تو امنوا باللہ ورسولہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ دوسرے اطیعوا اللہ ورسولہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور انہی کو دوسرے لفظوں میں اس طرح ادا کیا امنوا وعملوا الصلحت ایمان لاؤ اور نیک عمل کرو پہلا جملہ "امنوا" کا ہے اور دوسرا "عملوا الصالحات" کا یعنی اسلام میں ایمان و عمل دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

قرآن پہلے امنوا یعنی صحیح یقین و اعتقاد حاصل کرنے پر زور دیتا ہے اس کے بعد عملوا الصالحات یعنی خدا اور اس کے رسول کے حکمانات کی تعمیل پر کیونکہ امنوا روح

ہے اور اطلاعِ جسم جب تک روح کسی چیز کی پابند نہ ہو چلے جسم پابند نہیں ہو سکتا کیونکہ روح حاکم ہے اور جسم محکوم اگر حاکم پر قبضہ ہو جائے تو محکوم خود بخود تابع ہو جاتا ہے اسی لئے قرآن جسم سے پہلے روح کو بذریعہ ایمان اپنے قانون کا پابند بناتا ہے اور جسم پر کوئی احتیاج نہیں رہتا وہ کلی طور پر خدا کا ہو جاتا ہے اس کے وجود کی جملہ اور کلی دونوں طاقتیں خدا کے لئے ہو جاتی ہیں اور اسے کوئی حق نہیں رہتا کہ وہ اپنی مرضی پر چلے یہ مفہوم ان تین آیتوں میں بیان کر دیا گیا ہے۔

## مسلم کی شان اطاعت اور قرآن

اسلام کے لغوی معنے تو ہیں کسی چیز کا مول دینا اور طا بعلم ہونا یا جھکنا مگر اصطلاحی معنے خود قرآن کریم نے دو جا بیان کئے ہیں پہلی من اسلم وجھہ للہ وھو محسن خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے یعنی اپنے تمام وجود کو اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سونپ دے اور اعتقادی اور عملی طور پر خدا کا ہو جائے اعتقادی طور پر اس طرح کہ اپنے وجود کی نسبت سمجھ لے کہ درحقیقت یہ مجھے اسی لئے دیا گیا ہے کہ میں خدا کی معرفت اور عبادت بجا لاؤں اور عملی طور پر اس طرح کہ ہر اس کے احکامات پر چلنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے اور اپنی مرضی کو خدا کے لئے چھوڑ دے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

اسلام جینہ کیا ہے؟ خدا کے لئے فنا ترک رضائے خویش ہے مرضی خدا

اسی شان اطاعت کو دوسرے لفظوں میں قرآن نے یوں بیان کیا ہے

ان اللہ اشتری من المومنین بیشک ہم نے مومنوں سے ان کی جان اور مال انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ کو جنت کے عوض خرید لیا ہے

پھر مومنوں کی شان تسلیم و رضا کو یوں بیان کیا ہے :-

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک تم ہے تیرے رب کی جب تک وہ تجھ کو اپنے فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی جھگڑوں میں حکم نہ بنائیں گے مومن نہیں انفسھم حرجا مما قضیت و ہو سکتے اور پھر تیرے فیصلہ سے وہ اپنے یسلموا تسلیما دل میں کسی قسم کی تنگی بھی نہ پائیں جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے اور زبان سے بھی تیرے حکم کو تسلیم کریں۔

اس آیت میں کسی مسلمان میں صفت ایمان کا تحقق ہونے کے لئے تین باتیں بیان کی ہیں تمام نزاعی امور میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنانا۔ آپ کے فیصلہ سے اپنے دل میں کسی قسم کی تنگی نہ پانا اور پھر زبان سے بھی تسلیم و رضا کا اظہار کرنا کہ زبان و دل دونوں متفق ہو جائیں۔

اب مسلمانوں کو اپنے اپنے گریبان میں منہ ڈالنا چاہیئے اور انصاف سے بتانا چاہیئے کہ کیا واقعی ان میں اسلام اور صفت ایمان کا تحقق ہوتا ہے یا نہیں؟ کتنا مسلمان ان آیات سے اپنی اپنی حالت کا جائزہ لیں اور کامل مومن بننے کی کوشش کریں اور دوسروں کو مومن کامل بنائیں۔

## حقائق الفرقان

قرآن پاک کی زبان میں ایمان کہتے ہیں کسی حقیقت کو دل سے مان لینا اور دل و زبان سے تسلیم کر لینا ایمان کے ضمن میں قرآن کریم نے جو حقائق بیان کئے ہیں اللہ پر ایمان لانا۔ ملائکہ کے وجود پر ایمان لانا۔ کتابوں پر ایمان لانا۔ نبیوں پر ایمان لانا۔ یوم آخرت پر ایمان لانا۔ تقدیر کے اچھا اور برا ہونے کے اعتقاد کے ساتھ ماننا جو قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے ایمان بالغیب کہلاتا ہے ان میں سے اگر کسی ایک چیز کا بھی انکار ہو گا تو اس کا ایمان متحقق نہ ہو گا ان میں سے چند حقائق کو قرآن کریم نے اس آیت میں بیان کیا ہے

ولکن البر من امن باللہ و لیکن بھلائی تو اس کے لئے ہے جو اللہ پر الیوم الاخر والملائکۃ و آخرت کے دن پر، ملائکہ پر کتابوں پر اور الکتاب والنبیین۔ نبیوں پر ایمان لائے۔

دوزخ کے لئے فرمایا :-

اعدت للکافرین دوزخ کافروں کے لئے بنائی گئی ہے

جنت کے لئے فرمایا :-

اعدت للمتقین جنت پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

مرنے کے بعد ہی اٹھنے کے لئے فرمایا :-

کیف تکفرون باللہ وکنتم تم کیسے اللہ کا انکار کر سکتے ہو تم پہلے مردہ امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم تھے پھر تم کو زندہ کیا پھر تم کو مارے گا پھر زندہ ثم الیہ ترجعون کرے گا اور پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

مسئلہ تقدیر کے متعلق فرمایا :-

اللہ خالق کل شیء اللہ ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے۔

قل کل من عند اللہ اے رسول کہدے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

ایمان بالقدر کسی مومن میں اس وقت تک صحیح نہیں ہوتا جب تک وہ خدا کی ذات و صفات کے متعلق وہی عقیدہ نہ رکھے جو قرآن و احادیث سے ثابت ہیں سو جاننا چاہیئے کہ خدا اپنی ذات و صفات میں ایک ہے جس طرح خدا کی ذات ازلی و ابدی ہے اسی طرح اس کی صفات بھی ازلی ابدی ہیں اور اس کی صفات بندوں کی صفات میں صرف نام میں مشترک ہیں ورنہ حقیقت میں خدا ہی جہاں ہیں قرآن میں خدا تعالیٰ کے ید و وجہ نفس عرش اور عین وغیرہ کا ذکر آیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی صفات ہیں جن کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں ذاتیہ اور فعلیہ ان میں سے چند ضروری متفرق طور پر بیان کی جاتی ہیں

ھو الاول والاخر وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم وہ زندہ اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے نہ اس کو نیند آتی ہے نہ اونگھ۔

ان اللہ علی کل شیء قدیر ہر چیز پر ہر چیز کے قادر ہے

ھو السمیع البصیر وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

علیم بذات الصدور دلوں کے بھید کا جاننے والا ہے

لیس کمثلہ شیء خدا جیسا کوئی نہیں۔

لا تدرکہ الابصار اس کو آنکھ نہیں دیکھ سکتی

ایاک نعبد و ایاک نستعین ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے استعانت چاہتے ہیں یعنی اسی کی عبادت کرنی چاہیئے اور اسی سے استعانت مانگنی چاہیئے وہ رب العلمین یعنی دونوں جہان کا پرورش کرنے والا ہے۔

الرحمٰن الرحیم رحم کرنے والا اور مہربان ہے مالک یوم الدین قیامت کے دن کا مالک ہے۔

## توحید مع الاخلاص

اسلامی عقائد کا اصل الاصول توحید ہے جو خصوصیات اسلام سے ہے یعنی کامل اور حقیقی توحید صرف اسلام کے پاس ہے باقی تمام پیروان مذاہب توحید کے نام پر دنوں شرک کرتے ہیں اس لئے قرآن پاک کی تعلیم ہے:۔

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد — کہہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے

لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۵ — نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اس سے کوئی جنا گیا اور نہ اس کے برابر کا کوئی ہے۔

اس آیت مقدسہ میں توحید کی تعلیم ہے اور ان صفات باری کا بیان ہے جن سے مسلمان صحیح معنوں میں موحد بنتا ہے اور تعلق مع اللہ مستحکم ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہے اور شرک فی الذات، شرک فی الصفات اور شرک فی الافعال کی نفی ہے دوسری آیت میں اس کا سراحتاج سے بے نیاز ہونا اور تیسری آیت میں اس کا قدیم ہونا بیان ہوا ہے گویا اس مجملی صورت میں کامل توحید کو بیان کر دیا گیا ہے۔

## قرآن نے حقائق ایمانیہ کو پردۂ غیب میں کیوں رکھا ہے

عقائد کے بارے میں قرآن حکیم کی تمام تعلیم فطری اور عقلی ہے مگر نہ کہ ایسی بدیہی کہ ہر شخص اسے معلوم کر لے اس نے عقائد میں ایک صاف سیدھی اور مبنی بر عقل تعلیم دی ہے مگر بعض امور چونکہ ماورا عقل ہیں ان کو انسان کی عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ان میں عقل کو دخل دینے اور حیران و پریشان ہوا کرنے سے روک دیا ہے۔

اسلام نے حقائق ایمانیہ کو اس لئے پردۂ غیب میں رکھا ہے کہ ان کی ایمانی شان قائم رہے مومن ادنیٰ درجہ مجاہدہ کے روحانیت کی طرف ترقی کرے۔ نفس کی کشمکش میں پڑ کر صدق و اخلاص ٹھیرے اور کشف حقائق کے منازل طے کرے قرآن نے ایمان بالغیب کے ذریعہ سے حق شناسی کے مشکل اور کٹھن مرحلہ کو آسان کر کے اپنے پیروؤں کو گمراہی سے بچا لیا ہے چنانچہ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب یہ کتاب ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے اور ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو خدا سے ڈرتے اور پرہیزگارانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور پرہیزگار وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

حقائق ایمانیہ کو مکلف بنانے اور ان کی حقیقتوں کو معلوم کرنے کا استدلالاً

والذین جاھدوا فینا — اور جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم ان پر

لنھدینھم سبلنا — اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔

یعنی جو لوگ بذریعہ مجاہدات و ریاضات اپنے جسم کی کثافت کو کم اور روح کی لطافت کو بڑھایا کرتے ہیں ہم حقائق ایمانیہ کو منکشف کر دیتے ہیں۔

## عبادات

عبادات میں پانچ باتیں ہیں جن کو ارکان اسلام کہا جاتا ہے ایک تو ایمان باللہ جس کی تفصیل گذر چکی اور اقرار رسالت کہ محمد خدا کے سچے برگزیدہ نماز عبادتوں سے بہتر و افضل اور آخری نبی ہیں۔ دوسرے نماز جو گناہ نماز تیسرے روزہ رمضان کے روزے جو سچے اگر صاحب نصاب ہو تو چوتھے ادائیگی چالیسواں حصہ یعنی زکوٰۃ اور پانچویں حج بیت اللہ

نماز اور روزہ کا حکم قرآن میں اکثر جگہ تاکید اور سختی کے ساتھ آیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ حج کی بابت فرمایا:۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا — اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے گر اس پر جو اس تک راہ پا سکے

## اخلاقیات

اخلاق کی فضیلت و اہمیت جتانے کے لئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انک لعلی خلق عظیم اے رسول ﷺ بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں اس کے بعد بنی نوع انسان کے لئے آپ کو بطور نمونہ کے پیش کیا گیا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اے انسانو تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی میں اچھا نمونہ ہے یعنی اس کی پیروی کرو۔ اخلاق کی تعلیم یوں دی:۔

ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان و ایتاء ذی القربیٰ — اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور امر قبیح اور منکر و ینھی عن الفحشاء و المنکر و البغی سے اور ظلم سے منع کرتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کا حکم دیا ہے اور تین باتوں سے منع فرمایا ہے کل جو اچھی باتیں ہیں پہلی تین باتیں انہی کی اصل ہیں اور دوسری تین بدی کی دنیا جہان کی کوئی خوبی اور بھلائی اور بدی ایسی نہیں جسکے حاصل کرنے اور مجتنب رہنے کی اس چھوٹی سی آیت میں تعلیم نہ دیدی گئی ہو۔

آپس میں ایک دوسرے کو ہدایت کی:۔

وان احکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل — اور جب تم لوگوں کے حاکم بنو یا ان پر حکومت کرو تو عدل سے

ایماندروں کو حکم دیا:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط و لا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی — اے ایمان والو اللہ کے لئے انصاف پر قائم ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کی دشمنی اور تعصب تمہیں اس غرض سے روک دے اور تم عدل کو چھوڑ دو عدل کرو یہی پرہیزگاری کے قریب ہے۔

عالمگیر اور عام حسن سلوک کی ہدایت کی۔

وتعاونوا علی البر و التقوی ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب — تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

اس میں حسن سلوک کا وہ اصول بتلایا ہے کہ اگر مسلمان اس پر عمل پیرا ہوتا تو آن میں قومی تعصب پیدا ہو سکتا ہے اور نہ وہ کبھی اپنے برائے سے ظلم و ناانصافی کر سکتے ہیں اگر وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے

اپنے دشمنوں اور مخالفوں کو زیر کر سکتے ہیں۔

ایفائے عہد کے لئے فرمایا:۔

یاایھا الذین امنوا اوفوا بالعقود۔ اے ایمان والو قول و قرار کو پورا کرو۔

ایک دوسری جگہ فرمایا:۔

واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا ط — اور عہد کو پورا کرو بیشک عہد کے متعلق سوال ہوگا

والدین کی اطاعت کے متعلق حکم دیا:۔

ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن و فصلہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر۔ — اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میری اور اپنے والدین کی شکر گذاری کیا کر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

ایک دوسری جگہ فرمایا:۔

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف و لا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربینی صغیرا ط (سورہ بنی اسرائیل) — تیرے پروردگار نے فرض کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر ان میں سے ایک یا دونو تیرے سامنے بڑھاپے کی حد کو پہنچیں تو تو ان کو اف تک مت کہہ اور نہ ان کو جھڑک اور ان سے شریفانہ بات کر اور شفقت سے ان کے لئے اپنے بازو جھکا دے اور دعا کر کہ اے میرے پروردگار ان پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

رشتہ داروں سے نیک سلوک کی بابت فرمایا:۔

ات ذی القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ذلک خیر للذین یریدون وجہ اللہ واولئک ھم المفلحون ۝ — قرابت دار کو اس کا حق دیا کرو اور مسکین و مسافر کو بھی یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی خوشنودی کے طالب ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

خیرات وصدقات کا ایک عمدہ اصول بتلایا:۔

قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتمی والمساکین وابن السبیل — کہہ دو جو کچھ تم خیرات کرو اس میں والدین کا بہ خوبی خیال رکھو یتیموں کا اللہ سر پرست ہے مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ہے

سخاوت و بخل کے متعلق فرمایا:۔

ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا — اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو۔ (یعنی حد درجہ کا بخل نہ کر) اور نہ اسے پورا پھیلا (یعنی ایسی سخاوت کر کہ بعد میں پچھتانا پڑے)

اسراف سے منع فرمایا:۔

ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین — بیشک اپنی دولت کو بیجا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

زنا کے متعلق فرمایا:۔

ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا — زنا کے قریب بھی مت جاؤ کہ وہ بیحیائی کا کام ہے اور بری راہ ہے۔

قتل ناحق کے متعلق فرمایا:۔

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق — اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو مگر حق سے۔

## آداب و معاملات اور قومی نظام

مسلمانوں کے نظام حیات اور بقائے قوم کے راز بتلائے کل مومن اخوۃ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو ساتھ ہی تفرق و پراگندگی کا انجام بھی بتلا دیا وان تنازعوا ففشلوا وتذھب ریحکم اگر تم نے آپس میں پھوٹ ڈالی تو تمہارا شیرازہ برباد ہو جائے گا اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔

دو مسلمانوں میں صلح و صفائی کی بابت فرمایا فاصلحوا بین اخویکم آپس میں صلح صفائی کرا دیا کرو۔ خود پسندی اور غصہ توڑنے کے لئے فرمایا:۔

یاایھا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون — اے ایمان والو! مرد مرد سے ہنسی نہ بنائیں ممکن ہے یہ ان سے اچھے ہوں اور آپس میں طعن و لعنہ بھی نہ کیا کرو نہ ایک دوسرے کو نام دھر کر ایمان لانے کے بعد برا نام دینا برا ہے اور جو ان باتوں سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں (سورہ حجرات پ)

بدگمانی اور غیبت وغیرہ کے متعلق فرمایا:۔

یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم — اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو یقیناً بعض گمان گناہ ہیں ایک دوسرے کے عیبوں کی تلاش نہ کیا کرو نہ ایک دوسرے سے غیبت کیا کرو کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کریگا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم اس بات سے کراہت کرتے ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔

نیز فرمایا: ولا تمش فی الارض مرحا — زمین پر اکڑ کر مت چلو

مسلمانوں کا فریضۂ حیات بتلایا:۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر — چاہیے کہ تم میں ایک گروہ ایسا ضرور ہو جو لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی طرف بلائے اور بھلائی کا امر کرے اور برائی سے منع کرے

جھوٹ کے متعلق فرمایا لعنت اللہ علی الکاذبین — جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے

مسلمانوں کی شان خصوصی ہے ان کی:۔

وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس — ہم نے تم کو امت وسط بنایا ہے کہ تم خدا کی مرضی پر سچائی کے گواہ عادل بنو۔

جو کلمہ گو دیانت سچائی کے گواہ ہو اسلئے فلا تخافوھم وخافونی ان کنتم مومنین — دشمن دین سے مت ڈرو اگر تم فی الحقیقت مومن ہو تو مجھ ہی سے ڈرو۔

مضمون مقصود سے زیادہ بڑھتا جارہا ہے اور ابھی میں ضروری تعلیم پیش نہیں کرسکا اور نہ ہی ابواب بندی کا خیال رہا اس لئے میں مجبوراً اپنے قلم کو روک کر آگے بڑھتا ہوں مسلمانوں کے عمل اور غیروں کی تنقید کے لئے یہی جواہر ریزے بہت ہیں اور انھیں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن نے کس طرح انسانوں پر ہدایت و سعادت کے دروازے کھولے ہیں اگر اس کے بعد بھی کوئی اسلام کی آواز نہیں سنتا اور قرآن مبین کا دامن نہیں پکڑتا تو اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔

## تلاوت قرآن کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب لوگ خدا کے گھر میں جمع ہوکر قرآن پڑھتے ہیں یا پڑھاتے ہیں تو ان پر خدا کی رحمت ہوتی ہے ان کو رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا تذکرہ فرشتوں سے فرماتا ہے (رواہ ابوداؤد)

قرآن کی تلاوت کرنا گویا صدقہ ہے۔

ابن عامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کو زور سے پڑھنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پوشیدہ طور پر خیرات کرتا ہے۔ اصحاب سنن اس کے راوی ہیں۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ کون عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا سفر کرنے والا اور پھر شروع کرنے والا کہا یارسول اللہ اس کے کیا معنے ہیں فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن کو اول سے آخر تک ختم کرکے پھر شروع کرتا ہے اسی طرح ہمیشہ شروع کرتا اور ختم کرتا رہتا ہے۔

## تلاوت قرآن خدا تعالیٰ سے ہمکلامی ہے

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو ایسا کان لگاکر نہیں سنتے جیسا کہ نبی کہ قرآن کو جبکہ وہ نہایت رقت اور دردانگیز آواز میں پڑھتا ہے۔

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو ایسا کان لگاکر نہیں سنتے جیسا کہ وہ کسی بندہ کی قرأت کو سنتے ہیں جبکہ وہ آدمی رات کے وقت پڑھتا ہے اور نمازی بندہ کے سر پر اس وقت فرشتوں کی بارش ہوتی رہتی ہے جب تک وہ اپنے مصلے پر نماز میں رہتا ہے نیز بندوں کو خدا تعالیٰ سے کسی چیز کی وجہ سے ایسی قربت نہیں ہوتی جیسا کہ قرآت قرآن کی وجہ سے اس کے راوی قزاز ہیں۔

## تلاوت قرآن رحمت الٰہی ہے

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب چند اشخاص خدا کے گھر میں سے کسی میں جمع ہوکر قرآن پڑھنے میں اور ان پر خدا کی رحمت ہوتی ہے ان کو رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا تذکرہ اپنے پاس والوں سے فرماتے ہیں۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا ماہر ہے تو وہ ایسے نیک اور بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو سفارت کا جذبہ رکھتے ہیں (جیسے سفارت جبرئیل) اور جو شخص الگ الگ کرکے پڑھتا ہے (یعنی قرآن ابھی طرح رواں نہیں تو ایسے شخص کے لئے دوہرا ثواب ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسا شخص جس کے پیٹ میں کچھ بھی قرآن نہیں تو مایا ہے جیسے کوئی ویران مکان ہوتا ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

## قرآن کے بھلا دینے کی برائی

حضرت سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک ایسا شخص جس نے قرآن پڑھ کر بھلا دیا ہو وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ سے خوامخواہ کی حالت میں ملیگا۔

حضرت عثمان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگوں میں اچھا وہی ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔

## قرآن کو پیٹ پالنے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ ایک قاری کے پاس سے گذرے جو قرآن پڑھ رہا تھا اس کے بعد اس قاری نے لوگوں سے سوال کیا تو انہوں نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا یعنی افسوس ظاہر کیا اور فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس کو خدا ہی سے سوال کرنا چاہیئے اس لئے کہ چند قومیں ایسی آئینگی جو قرآن پڑھیں گی اور لوگوں سے سوال کریں گی۔

کاش وہ مسلمان جنہوں نے قرآن کو مختلف قسم سے روٹی کمانے کا ذریعہ بنالیا ہے وہ اس حدیث کو اپنی آنکھیں کھول کر پڑھیں

## قرآن پر ایمان کے کیا معنے ہیں

صہیب فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے قرآن میں حرام کی ہوئی چیز کو حلال جانا گویا وہ شخص قرآن پر ایمان ہی نہیں رکھتا، مسلمانوں کی بے عملی کا کیا کہنا ہے کہ لوگ بہانہ قرآن کریم کی تلاوت ہی کرتے ہیں ترجمہ بھی سنتے ہیں تراویح بھی سنتے ہیں اور قرآن کو خدا کا کلام بھی کہتے اور سمجھتے ہیں مگر حرام و حلال میں تمیز نہیں کرتے اور دن رات اس کے قوانین کو توڑتے رہتے ہیں۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ وہ زبان سے تو قرآن کو خدا کا کلام کہتے ہیں مگر دل سے اس پر یقین نہیں رکھتے۔

## مسلمانو! قرآن کو مضبوط پکڑو

حارث اعور سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ لوگ باتیں بنا رہے ہیں میں حضرت علی رضؓ کے پاس گیا اور ان سے اس واقعہ کو بیان کیا انہوں نے پوچھا کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا؟ میں نے کہا جی ہاں اس پر آپ فرمانے لگے کہ دیکھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آگاہ ہوجاؤ کہ عنقریب فتنہ وفساد برپا ہوگا میں نے عرض کیا کہ حضور اس فتنہ وفساد سے بچانے والی کونسی چیز ہے فرمایا وہ قرآن ہے جس میں اگلی پچھلی سب خبریں مندرج ہیں اور موجودہ معاملات جو تم لوگوں کے فیما بین ہوتے رہتے ہیں اس کے احکام بھی اس میں موجود ہیں۔ قرآن ایک قول فیصل ہے جس میں کوئی ہنسی دل لگی نہیں ہے جو شخص جبار سمجھ کر اس کو ترک کرے خدا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا جو شخص غیر قرآن میں ہدایت کی تلاش کریگا خدا اس کو گمراہ کردے گا۔ قرآن خدا تعالیٰ کی ایک مضبوط رسی ہے وہ ایک مضبوط اور محکم ذکر ہے ایک سیدھا راستہ ہے وہ ایک ایسی شے ہے جس میں ہوائے نفسانی کی وجہ سے کوئی کجی نہیں پیدا ہوسکتی جس میں زبانوں کا بس چل نہیں ہوسکتا جس سے

علماء کبھی سیر نہیں ہوسکتے جو کثرت درس و تدریس سے پرانا نہیں ہوتا اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوسکتے ہی ایسی شے ہے جس کو جنات ہی سنکر صبر نہ کرسکے اور کہہ اٹھے انا سمعنا قرانا عجیبا یھدی الی الرشد فامنا بہ جو شخص اس کے موافق بات کہیگا ضرور سچا ہوگا جو شخص اس پر عمل کرے گا ضرور ثواب پائے گا اور جو شخص اس کی جانب بلایا جائے گا وہ ضرور سیدھے راستہ پر بلایا جائے گا اے اعوذ اس حدیث کو یاد رکھ اس کے راوی ترمذی ہیں حاصل ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے اور عمل کرنے کرانے کیلئے ہے نہ کہ خوبصورت جزدانوں میں لپیٹ کر طاقوں میں دھرنے کے لئے۔

## مسلمانوں نے قرآن سے کیا کام لیا

اب یہ بھی سن لیجئے کہ مسلمانوں نے قرآن کریم سے کیا فیض حاصل کیا اور انہوں نے اس سے کیا کام لیا سو انہوں نے طوطے کی طرح سے اس کے الفاظ کو رٹا ساری عمر اس کو پڑھتے رہے مگر سمجھا خاک نہیں جن لوگوں نے سمجھا تو اس لئے کہ کسی کی تکفیر و تفسیق کی بائے عزو جاہ حاصل کیا جائے اور فرقہ بندی و نفاق کو تقویت دی جائے یا اس کی آیات کے تعویذ گنڈے بنا کر کچھ پیسے جمع کئے جائیں یا گھروں میں خیر و برکت کے لئے اونچی جگہ پر رکھدیا جائے اور یا اس کی مراد دیگر جن ہوتوں کو سمجھا دیا جائے بس اس کے سوا انہوں نے قرآن سے اور کچھ حاصل نہیں کیا ان کو شرم سے زمین میں گڑ جانا چاہیئے کہ غیر اقوام تو قرآنی احکام پر عمل کر کے آسمان سے باتیں کریں اور خود مسلمان تحت الثری میں پڑے ہوئے موت کے دن بسر کرتے رہیں۔

## قرآنی صداقت ایک منصف مزاج یورپین کی رائے

پروفیسر آر۔ اے نیکولسن لکھتے ہیں:۔

"اکثر کہا جاتا ہے کہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصنیف ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب توریت و انجیل وغیرہ سے لیا گیا ہے مگر میرا ایمان ہے کہ اگر الہامی دنیا میں الہام کوئی شے ہے اور الہام کا وجود کامل ہے تو قرآن شریف ضرور الہامی کتاب ہے۔"

واشنگٹن ارونگ کہتا ہے:۔

"قرآن میں نہایت بلند مفید اور پر از اخلاص خیالات مندرج ہیں۔"

ڈین سٹیلی لکھتا ہے:۔

"قرآن کا قانون بے شبہ بائبل کے قانون سے زیادہ موثر ثابت ہوا ہے۔"

## قرآن نبی نوع انسان کیلئے ہے

ڈی۔ ایس۔ مارگولیتھ کہتا ہے بے شبہ قرآن کریم نے عربوں کی جو خدمت انجام دی ہے اس کو مبالغہ کے ساتھ بیان نہیں کیا جا سکتا اس نے کہ قادر مطلق نے اپنا پیغام نبی نوع انسان کو ان ہی کی زبان میں بھیجا ان میں برتری و سلطنت کا احساس پیدا کر دیا اور یہ بات کسی نہ کسی وقت میں بہت سی عظیم الشان قوموں کی ترقی کا باعث ہوئی ہے۔"

پروفیسر ایڈورڈ جی براؤن ایم اے۔ ایم بی لکھتے ہیں

"میں جوں جوں قرآن پر غور کرتا اور اس کے مفہوم و معانی کے سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں میرے دل میں اس کی تعظیم و منزلت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔"

گوئٹے کا خیال ہے:۔

"جس قدر ہم قرآن پر زیادہ غور کرتے ہیں وہ اسی قدر دور تک پہنچتا جاتا ہے یعنی زیادہ اعلیٰ معلوم ہوتا ہے وہ بتدریج فریفتہ کرتا ہے فرحت آمیز تحیر میں ڈالدیتا ہے اور آخر کار اپنا احترام کرا کر چھوڑتا ہے۔"

## قرآن مجید ہر زمانے کیلئے قابل ہے

جتنا ہی ہم اس کتاب کو یعنی قرآن کو الٹ پلٹ کر دیکھیں اسی قدر پہلے مطالعہ میں اس کی نامعقولیتیں نئے نئے پہلوؤں سے اپنا رنگ جماتی ہے لیکن فوراً ہمیں مسخر کر لیتی، متحیر بنا دیتی اور آخر میں ہم سے تعظیم کرا کے چھوڑتی ہے اس کا طرز بیان باعتبار اس کے مضامین و اغراض کے لطیف، عالیشان اور تہدید آمیز ہے اور جابجا اس کے مضامین سخن کی غایت رفعت تک پہنچ جاتے ہیں غرض یہ کتاب ہر زمانہ میں اپنا اثر دکھاتی رہیگی (مسٹر وڈل)

ایورنڈ آر میکونل کرنگ کہتے ہیں:۔

"اسلام کی آسمانی کتاب قرآن ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت کے الہامات کا مجموعہ ہے اس میں نہ صرف اسلام کے اصول و قوانین مندرج ہیں بلکہ اخلاق کی تعلیم روزمرہ کے کاروبار کے متعلق ہدایات اور قانون بھی ہے اس لئے ہے مسلمانوں کو کیا کیوں پر فوقیت ہے کہ اسلام کی مذہبی تعلیم اور قانون علیحدہ علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔"

## قرآن کا دنیا پر احسان

یہ ایک کھلی ہوئی صاف اور واضح بات ہے کہ اسلام حقیقت میں ایک طرح کا اجتماعی مذہب ہے جسکو دنیا کی ۱/۶ حصہ آبادی دین حق تسلیم کرتی ہے گویا دنیا کی ہستی اس مذہب کی ہستی پر منحصر ہے۔ میں معلوم ہے کہ اس عالمگیر مذہب کے قانون قرآن کریم میں وہ سارے فوائد و مصالح موجود ہیں جن سے زمانہ حال کا تمدن بنا ہے اور جو گویا اسلام ہی کے امتزاج عناصر کا نتیجہ ہے۔ اس حیرت انگیز اسٹیٹک مذہب اسلام نے دنیا کی عمرانی ترقی کے لئے ہر قسم کے بنیادی مسائل دور اندیش یورپ کو ہم پہنچائے ہیں کوئی شخص ہی اس کی افضلیت کا اعتراف نہ کرے اور اس کی رہین منت نہ ہو (رموسیو کاسٹن کار)

اس منصف مزاج محقق کی اس قیمتی رائے کو سامنے رکھو اور اس مضمون کے ابتدائی حصہ کی صداقت کا اندازہ لگاؤ کہ قرآن کریم نے موجودہ تمدن و ترقی کو کہاں پہنچایا ہے۔

میں صرف انہی پر اکتفا کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں ورنہ اسی قسم کی سینکڑوں ہزاروں آراء پیش کی جا سکتی ہیں قرآن کریم کی صداقت اور اہمیت کا اندازہ لگانے کے لئے یہی آراء بس ہیں۔

میں نے قرآنی حقائق و لطائف اس کی عظمت و بزرگی اور اس کی شان یکتائی کو آپکے سامنے رکھدیا ہے جس سے آپ یقیناً پہلے سے زیادہ متاثر ہوں گے کہ الحمد للہ ہمارا قرآن ایسی شان والا ہے کہ آج ساری دنیا اسی کے تبلائے ہوئے قوانین پر چل کر برتری و برتر کہلا رہی ہے مگر آپ کو اس فخر و غرور کی کوئی حق حاصل نہیں کیونکہ قرآن تو سب کچھ ہے مگر تو کیا ہو اگر تم کچھ نہیں اور قرآن رکھتے ہوئے بھی تباہ حال ہو تو بس یہی کہا جائے گا ؎

آں تاکساں کہ فخر بجلد و میکنند
چوں سگ باستخوان گل خود شادی کنند

# آئینہ میں کیا دیکھا

(جناب محترم ڈاکٹر سید احمد صاحب بریلوی)

توبہ توبہ! اللہ کی پناہ!

ارے یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کس قدر دل ہلا دینے والے منظر ہیں! یہ میں کس دنیا میں آگیا؟ میں تو آئینہ کے سامنے صابون اور استرے سے اپنی ڈاڑھی مونچھوں کی قواعد کرنے کھڑا ہوا تھا، روزمرہ صبح کو اسی طرح کھڑا ہوتا رہا ہوں برسیں گذر چکی ہیں اس میں کبھی فرق نہیں آیا ہیئت اسی آئینہ میں اپنی صورت دیکھی ہے اچھا کھلتا ہوا سانولا، خوب چوڑی پیشانی بڑی بڑی اور سیاہ آنکھیں چھوٹا سا اور خوشنما دہانہ غرض یہ کہ ایک اچھی خاصی خوشنما صورت نظر آیا کرتی تھی۔ دیکھ کے جی خوش ہو جاتا تھا اکثر بڑی بڑی دیر تک میں فخر اور مسرت کی ان لہروں کے ساتھ کھیلتا رہتا تھا جو اپنے حسن اور اپنی جوانی اور اپنی تندرستی کی نشاندہی کو آئینہ میں دیکھ دیکھ کر میرے دل میں اٹھا کرتی تھیں بالوں کی قدرتی سیاہی اور چمکیلی پختہ کاری پر ہاتھوں کو مجبور کر دیا کرتی تھی کہ اٹھیں اور پیشانی کی طرف سے شروع کر کے سر کے تمام بالوں پر سے گذرتے اور ان کی نرمی کی لذت محسوس کرتے پیچھے تک چلے جائیں، استرے کی تیز دھار کا گالوں اور نرم بالیدہ بالوں پر پھسلنا ایک دل خوش کن آواز پیدا کیا کرتا تھا اور مجھے یاد ہے کہ اس ہلکی ہلکی سرسراہٹ سے میری طبیعت کو ایک کیف انگیز سرور حاصل ہوا کرتا تھا۔

آج بھی میں اسی آئینہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا تھا، روز ہی صبح کو بستر سے اٹھکر میں اسی جگہ کھڑا ہوتا تھا پھر یہ آج کیا ہوا کہ آئینہ میں میری صورت کہیں نظر نہیں آتی۔

یہ عجیب و غریب دنیا کونسی ہے یہ تو اچھا خاصا سینما کا پردہ ہے سینکڑوں عمارتیں ہزاروں انسان!

توبہ توبہ! افوہ! کیسا بھیانک منظر ہے! دیکھا نہیں جاتا آنکھیں بند کر لیں تب بھی وہ اسی طرح نظر آرہا ہے۔ خدایا تیرہ پناہ — دنیا میں ایسے بیدرد انسان بھی موجود ہیں۔ ایک غریب اور بیکس عورت پر اس قدر ظلم! مگر ہائیں — یہ تو میری اپنی ہی صورت ہے! یقیناً میری ہی تصویر ہے اور یہ عورت بھی تو میری بیوی ہی ہے! — یا اللہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ مجھے یاد آیا — یہ تو میری اپنی زندگی کا ایک واقعہ ہے مجھے یاد ہے اور خوب اچھی طرح یاد ہے کہ یہ تمام حرکتیں میں نے کیں تھیں۔ افوہ! اس وقت تو میرے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ گذری تھی کہ میں کوئی ظلم کر رہا ہوں میں اسے اپنا جائز حق تصور کرتا تھا بیوی کو تمام دنیا ہی الیسا ہی سمجھتی ہے اور میں بھی یہی سمجھتا تھا کہ وہ میری ایک لونڈی یا باندی ہے جسے میں نے روٹی کپڑے پر رکھ چھوڑا ہے جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں ان میں سے ایک ایک بات بالکل صحیح ہے میں نہ تھی ہی سمجھا کرتا تھا اور میں کیا ساری دنیا ہی سمجھتی ہے کہ مرد پر عورت کا کوئی حق نہیں ہے بجز اس کے کہ اسے برا بھلا کہنا کوسنا مارے اور کچھ موٹا جھوٹا کپڑا پہننے کو دیدے لیکن عورت پر مرد کے بیشمار اور بے تعداد حقوق ہیں دن رات کے چوبیسوں گھنٹے برابر خاوند کی خدمت میں لگے رہنا جس جبیر کو وہ کہے اسے دن اور جسے وہ رات کہے اسے رات سمجھنا خود برا کھا کر اسے اچھا کھلانا اور خود برا پہنکر اسے اچھا پہننے کا موقع دینا، خاوند کے اگر سر میں ذرا سا درد ہو جائے تو ساری ساری رات اس کے سرہانے بیٹھکر بسر کرنا اور اگر خدا نہ ہوتو ما دفعتہً بیماری کی شدت حد سے زیادہ بڑھ جائے اس کا واویلا کر کے کبھی خاوند کی خوشیوں میں خلل نہ ڈالنا اور پھر اس قدر اطاعت شعاری اور خدمت گزاری کے باوجود ہر وقت نہایت خندال پیشانی کے ساتھ ان لات اور جوتوں کے لئے بھی تیار رہنا کہ جو وقتاً فوقتاً خاوند کی متبرک اور مقدس بارگاہ سے اس کے حصہ میں آتے رہیں — ہاں ہاں مجھے خوب یاد ہے، میں نے ایک مرتبہ اسے صرف اس بات پر مارا تھا کہ اس کے دو بیٹوں کے لئے جو تنزیب میں لایا تھا وہ اُسے پسند نہ تھی اور اسکی زبان سے صرف اتنا لفظ نکل گیا تھا کہ "تمہارے گھر آکے مجھے کبھی ایک کپڑا بھی اپنی پسند کا پہننے کو نہ ملا" یہ بالکل صحیح تصویر ہے غصہ سے میری حالت اس وقت بالکل یہی تھی۔

افوہ کتنی بری صورت ہے! اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ غصہ میں آدمی کی صورت اس قدر بری اور نا دیدنی ہو جاتی ہے تو شاید میں کبھی ہرگز غصہ نہ کرتا اس وقت تو مجھے یہی معلوم ہوا تھا کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں یہی بالکل جائز اور درست ہے ایک بیکس اور مظلوم عورت کو مارتے میرے دل نے ذرا سی بھی شرم محسوس نہ کی تھی لیکن اس آئینہ میں اپنی اس حرکت کی تصویر دیکھ کر تو میں شرم سے پانی پانی ہوا جاتا ہوں ہائے اللہ! کیا میں سچ مچ اب ایسا سنگدل اور ظالم انسان ہوں

ایں، یہ کیا! یہ تو میری اپنی بچی ہے وہ کیا، وہ سامنے سلیمہ ہی تو کھڑی ہے یہ اس کے بدن پر نیل کیسے؟ ارے میں نے اسے بھی تو بچپن میں مرتبہ مارا ہے۔ آف! یہ میں نے کیا کیا تھا؟ اس ننھی سی جان پر ایسے ظلم! خدا کی پناہ ہاں میں تو فخر کے ساتھ کہا کرتا تھا کہ "میرا غصہ بہت خراب ہے" وہ تو ہا ہی واقعی خراب ہے اندر ہا ہو جاتا ہا بالکل اندھا! — ہائے! اس چھ برس کی بچی پر کیا گذری ہوگی جب اس کے پھول سے بدن پر میرے موٹے موٹے اور بھاری قوی ہیکل گھونسے اور تھپڑ پڑ رہے ہوں گے! بیدردی کی انتہا ہو گئی! یا اللہ یہ تصویریں کہاں سے میرے سامنے آگئیں؟ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا۔ مارتے وقت تو مجھے کچھ بھی خیال نہ ہوا تھا اس وقت تو میرے دماغ نے یہ عذر گڑھ لیا تھا کہ میں اسی کی اصلاح کی خاطر اسے سزا دے رہا ہوں۔ یہ اب معلوم ہو رہا ہے کہ میرے دماغ نے مجھے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا اور میں درحقیقت بچوں کی اصلاح کے لئے نہیں، بلکہ اپنے غصہ کی آگ کو بجھانے کی خاطر انتقام کے طور پر بچوں کو مارا کرتا تھا۔

الٰہی تیری پناہ! یہ سب میری اپنی زندگی کی تصویریں ہیں اور میرے اپنے اعمال کی تفسیریں ہیں! یا بار خدا یہ میرے ظاہر اور باطن میں اتنا فرق میرا نماز روزہ سب دوسروں کو فریب دینے کے لئے ہوتا تھا میری لمبی ڈاڑھی فی الحقیقت صرف ایک بڑی سی ٹٹی تھی جس کی آڑ میں شکار کھیلا کرتا تھا۔ لوگ سادہ لوح اور بے وقوف لوگ آتے تھے اور آکر انتہائی تعظیم کے ساتھ میرے ہاتھ چوما کرتے تھے دو تو میں نے خود اس زندگی سے عاجز آکر ڈاڑھی منڈا دی ورنہ آج بھی

حالت ہوتی۔ یہ کون؟ ارے یہ بھی تو میری ہی زندگی کا ایک رخ ہے۔ میں ہی تو کھڑا ہوا آزادی وطن پر لوگوں کے سامنے تقریر کر رہا ہوں مجمع میری تقریر سن کر جوش کی وجہ سے بے قابو ہوا جا رہا ہے ہزارہا جوشیلے نوجوان بیتاب ہیں کہ کب انھیں موقع ملے اور وہ مادر وطن کے قدموں پر اپنی جانیں نثار کریں لیکن میرے اپنے دل میں کہیں حب وطن کا نام و نشان تک نہیں ہے اس تمام زبانی جنگ آرائی سے میرا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ میں عوام کا رہنما اور ہیشوا بن جاؤں اور حکومت وقت پر تحکم کر عوام کی باگ میرے ہاتھ میں ہو۔ خوب اچھی طرح میری خود اقراری کرے ایسی عزت و مرتبت کے حصول کے لئے میں نے کیا کچھ نہیں کیا ہے میں نے انتہائی کوشش کر کے قوم کو دو حصوں میں منقسم کر دیا اور ان میں اس قسم کے جذبات پھیلا دیئے کہ دونوں ہمیشہ آپس میں سر پیکار اور مصروف کارزار رہیں۔ میں نے اپنی چرب زبانی سے ایک فرقہ کے دل میں یہ بات بٹھا دی کہ اگر میں موجود نہ ہوتا تو دوسرا فرقہ انھیں جیتا نہ چھوڑتا اور تباہ و برباد کر دیتا یہ سب کچھ اسلئے تھا کہ یہ فرقہ کسی وقت میں بھی میری گرفت سے آزاد نہ ہونے پائے اور ہمیشہ مجھی کو سر اور آنکھوں پر بٹھائے رکھے ظاہر میں اس فرقہ سے اتنی محبت جتاتا اور ہر وقت حب قوم کے راگ گانے کے باوجود دل میں میری یہ حالت تھی کہ میں ہر وقت خود ہی اس فرقہ کی بیخ کنی پر تلا رہتا اور اس کی جماعتوں پر آسے گالیاں دلایا کرتا تھا میری ان سرگرمیوں کی بدولت کیسے کیسے خوابیدہ جذبے ابھرے اور یہ تمام خون کی ندیاں انہی لوگوں کے خون کی تو بہ رہی ہیں کہ جنھیں میں نے بھڑکانا اور شہید کاشنی دلایا تھا۔ کیسے کیسے کڑیل نوجوان! اُف بیسیوں بے گناہ بوڑھے! بچے بے تصور بچے اور بچیاں معصوم عورتیں میری ان منگامہ خیزیوں کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ آہ! میں تو یہ دیکھا نہیں چاہتا فی الجملہ منہ کو آرہا ہے یہ سینکڑوں ہزاروں اور ہزاروں نہیں بیسیوں لاکھوں بیٹے کمزور اور دین کو بچانے سے انہیں آہ میری ہی جادو بھری تقریروں کی بدولت تو پیدا ہوئے ہیں۔ ہائے یہ تازہ تازہ اور رنگین خون جو سڑکوں پر بہتا نظر آتا ہے انہیں لوگوں کا تو ہے کہ جن کے سینوں کے اندر مجھ سے زیادہ سچا اور بے ریا غم وطن اور ہمدرد دل تھے اور جو مجھ سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ میرے ایک اشارے پر انہیں اپنی جانیں دیدینے میں بھی تامل نہ ہوا۔ افسوس میں نے قوم کے کیسے کیسے لائق اور ہونہار فرزندوں کو اپنی خود غرضی اور خود پرستی پر قربان کر دالا!

میں دیکھتا ہوں کہ میری سیاہ کاریاں یہیں تک محدود نہیں ہیں دنیا میری بداعمالیوں کی تصویروں سے بھری پڑی ہے۔ اس سے پہلے تو مجھے کبھی سبا معلوم نہ ہوا تھا کہ میں برا کر رہا ہوں ہمیشہ ہر کام کے لئے کوئی نہ کوئی معقول عذر میرے پاس موجود ہوتا تھا اور اس طرح سے مجھے کامل اطمینان ہی ہو جاتا تھا آج یہ کیا ہو گیا کہ مجھے اپنے سارے کام اپنے اصلی رنگ میں نظر آرہے ہیں! اب وہ کریہ الصورت زمانی زمین ہی کا معاملہ ہے جس وقت میں نے اپنی جھونپڑی بنوانے کے لئے یہ زمین اس سے لی تھی تو اس میں شک نہیں کہ وہ کسی طرح بھی اسے جذبہ کرانا نہ چاہتا تھا، اور میں نے اُسے فریب دیکر اور اس پر مختلف قسم کے ناجائز دباؤ ڈال کر یہ اس سے تامل کی بھی لیکن میں نے یہ سمجھا اپنا اطمینان کر لیا تھا کہ میں نے اپنی طرف سے تو بہر حال اس کی زمین اس سے لی ہے بلکہ اس کا معاوضہ دیکر اپنے کام کے لئے اسے حاصل کیا ہے آج مجھے نظر آرہا ہے کہ وہ اور اس کے بچے بے درد بے گھر مارے مارے پھر رہے ہیں اور میں اتنا بھی ان کے پاس نہیں ہے کہ دلاسا بنا سکوں اور برسات کے موسم جاڑوں کی ہوا اور گرمی کی دھوپ سے بنانے کیلئے آج مجھے یہی محسوس ہو رہا ہے کہ جو معاوضہ میں نے اسے دیا تھا وہ بالکل ناکافی تھا میں نے اس کا امکان لیا تھا اور جو رقم زمین کے دام دیئے تھے میری غریب کاریوں اور میرے ظلم و ستم کے اندھی ہیت سے واقعات اس وقت میری نظر کے سامنے ہیں۔ اس وقت مجھے نظر آرہا ہے کہ میں نے غریب کو اور لوٹ کر اپنا گھر بھرا ہمیشہ اپنا شمار ایسے لوگوں میں کیا ہے جو زیادہ سے زیادہ کامیابیاں حاصل کرنے کی جرأت دنیا میں ہوتی۔ وہ حساب نہیں جانتے اس لئے حساب دینا جانیں وہ کہ دنیا کی کچھ رقم اکٹھا کر لینا، بیوی یا اپنی تمر کی ادھیڑ عمر والوں کے لئے اگر ان میں سے کسی کو یہ بیہودہ خواہش ہوتو انتہائی بے دردی سے ہڑپ کر جانا اور بڑی شرح سود پر انھیں روپیہ قرض دینا اپنے دشمنوں اور سود کی یہ بھوا بیاہ کے لئے ان کا گھر بار اور ان کا ساز و سامان تک قرق کرا کے انہیں بھیک مانگنے کے سوا اور کسی قابل نہ رکھنا غرض یہ کہ اپنی خواہش ادا کرنے اور اپنے ارادے کے پورا کرنے کے لئے ہر قسم کے مظالم روا رکھنا میرا روزمرہ کا معمول ہے اور حیرت یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کام کے کرتے وقت بھی میرا دل نہیں جھجکا اور میرا ضمیر مجھے ملامت نہیں کرتا اس نے کیسے کیسے حیلوں اور فریب کر کے اپنے بھائیوں کی جائداد پر قبضہ کیا اور بھائی کو کیسے فقیر کلاشہ میں پہنچا کر جس روز اس کی موت طبعی واقع ہوئی اس کی تمام جائداد پر قابض و متصرف ہو بیٹھا تو ایسا کارنامہ تھا کہ جس پر میں اپنے دل میں فخر کیا کرتا تھا لیکن آج اس خیال سے میری روح کانپ رہی ہے کالے پالی کی خضر اور ننگ انسانیت آبادی میں جب اپنا خانہ ویران و خستہ اور آوارہ و در بدر گرداں نظر آرہا ہے رنج و غم نے اس کی حالت تباہ کر دی ہے اس کا سرخ و سفید گلگ اب سیاہی مائل زردی میں تبدیل ہو گیا ہے دن کا جھلک خود اس کی گدی میں بال گیت اور اس کا باقی ساڈیل اب ایسا لاغر اور کمزور ہو گیا ہے کہ گویا ہڈی اور کھال کے سوا اس میں کچھ ہی نہیں آہ اس کی حالت زبان حال سے کاش میں نے ایسا نہ کیا ہوتا میری تجسسی ذکیہ ہی تو سامنے کھڑی ہے مرنج و مالی مجسم تصویر۔ حسرت و یاس کا دردناک پیکر۔ مفید جسیہ دلہا کپڑا۔ ہر وقت کے رونے سے آنکھیں سوجی ہوئی۔ میں نے اس کی شادی ایک سالخوردہ کے ساتھ کی تھی صرف اس امید پر کہ وہ جلد ہی مر جائیگا اور اس کی ساری جائیداد میرے تصرف میں آجائیگی ایسا ہی ہوا وہ مر گیا اور اب لنڈا مدیکی زرخیز زمین اور بھٹیلے والا شہور آموں کا باغ میری ملکیت ہو لیکن کلیہ برگیا گندگی ہے یہ مجھے آج معلوم ہو رہا ہے اف اس کی صورت تو کسی طرح نہیں بھولی جاتی میرے دل پر اس وقت جو ہوں چل رہی ہے۔

ارے یہ قطار کی قطار وہ بدنصیب لڑکیاں ہیں جنہیں فریب دیکر میں نے شادی کے جھوٹے وعدے کر کے میں نے اپنی ہوسناکی کی آگ بجھائی تھی ان کے دل فریب حسن کے بیکار ہو گئے ان سب کی صورتوں پر کیسی مردنی چھائی ہوئی ہے اُف توبہ توبہ! الٰہی میری پناہ!

اور اپنی ان تمام شیطانی حرکتوں کے باوجود میں اپنی قوم میں ایک شریف اور ایک معزز آدمی خیال کیا جاتا ہوں۔

—— کیا یہ میری دولت ہے جس نے میرے تمام عیوب پر پردہ ڈال رکھا ہے خدا کرے کہ اس آئینہ پر کسی اور کی نظر پڑے!

ایں یہ کیا! وہ تمام صورتیں غائب:۔

—— وہی میرا اپنا دو رنگ مرہ کا آئینہ ہے، وہی استرا، وہی صابون اور وہی گرم پانی! یہ آج میں نے آخر دیکھا کیا تھا؟

اب میں سمجھا کسی مصور حساس نے اتفاقیہ طور پر میری نظر اپنے دل کے آئینہ پر ڈالی تھی۔

# مسلمانوں کا سیاسی انتشار

(از جناب غازی اسرار حسن خاں شاہجہانپوری)

قومی تنظیم اور اتحاد و اتفاق ایسی چیز ہے جس کے بل بوتے پر قومیں دنیا میں حکمرانی اور فرمانروائی کرتی ہیں اپنی ہستی کو قائم برقرار رکھتی ہیں اور اپنے کارہائے نمایاں و شاندار خیر یوں سے اس کارزار حیات میں نمایاں فتح و کامرانی حاصل کرتی ہیں اور جو قومیں منتشر و پراگندہ اور باہمی ہنگامہ آرائیوں میں مشغول رہتی ہیں وہ زندہ اور منظم قوموں کی ٹھوکروں سے پامال ہو جاتی ہیں یا ذلیل و پسماندہ زندگی بسر کرتی ہیں اگر قوم کے لئے تنظیم و اتحاد مانند اسپرٹ کے ہے اگر انجن سے اسٹیم نکل جائے تو نہ صرف انجن اور اس کے کل پرزے بیکار ہیں بلکہ ریلوے کا تمام متعلقہ سازوسامان اور نظام بیکار ہے اسی طرح جو قوم منتشر اور متفرق ہے اور اس کی تمام جدوجہد لاحاصل ہے

آج جو قومیں منظم و متحد ہیں وہ عزت کی کامیاب زندگی بسر کر رہی ہیں اور ہر طرح فائز المرام و شاد کام ہیں اور جو قومیں اتفاق نہیں رکھتیں وہ ذلیل و خوار اور پراگندہ حال ہیں۔ جو قوم زیادہ منظم زیادہ متحد اور زیادہ متفق ہے وہ قوموں کے مقابلہ میں بازی لے جاتی ہے اور جس قوم کی نیشنلزم منتشر اور بصعوبت پیدا ہوتی ہے وہ پامال ہو جاتی ہے انگریز دنیا کے بیشتر حصہ پر اس لئے حکومت کر رہے ہیں کہ وہ اپنے اتحاد اور انضباط کے لحاظ سے دنیا کی ایک بہترین قوم ہے ہندو انگریزوں کے مقابلہ میں اسلئے بہیم خواہشات حاصل کر رہے ہیں کہ وہ منظم اور متحد ہیں اور نظم و اتحاد نے ان کے اندر ایثار و فداکاری کی ایک جذبہ بے پایاں موجزن کر دیا ہے سکھوں کا رعب ہندوؤں پر اور حکومت پر اس لئے چھایا ہوا ہے کہ ان میں قومی تنظیم موجود ہے اور وہ متعدد بار باوجود اپنی قلت کے اپنی بے نظیر قربانیوں اور حیرت انگیز ڈسپلن سے حکومت کو سرنگوں ہونے پر مجبور کر چکے ہیں اور مسلمانوں کے جو مذہبی اور سیاسی حقوق یوں برباد ہو رہے ہیں ان کی اکثریت و حکومت یوں ذلیل و تحقیر کر رہی ہے اور ان کے مطالبات کو سرمایہ استحقار سے ٹھکرا رہی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ منظم اور متحد نہیں ان کا شیرازہ منتشر ہے اور ان کی جمعیت پریشان ہے۔

## ہماری سب سے بڑی کمزوری

یہی ہے کہ ہمارے یہاں قربانی ڈسپلن اور نظم و اتحاد نہیں انتشار و نااتفاقی کی خطرناک اور مہلک بیماری ہے جو اندر ہی اندر ہماری قومیت کی جڑ میں کھوکھلی کر رہی ہے یہی کمزوری ہے جس نے ہمیں قوموں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے ناقابل بنا دیا ہے ہماری قومی آن بان کو خاک میں ملا دیا ہے اور ہمیں دنیا کی زندہ قوموں کی نظروں میں ذلیل و خوار کر دیا ہے۔

خدا کی شان اور رحم کے کا مقام ہے کہ وہ قوم جس کا اتحاد و سرمایہ قوموں کے لئے قابل رشک اور لائق تقلید تھا جس کے انضباط سے قیصر و کسریٰ کی سطوت و حشمت لرزہ براندام تھی اور جس کے رعب حق سے روم و ایران کے تخت الٹ گئے تھے افسوس ہے آج اپنی نااتفاقی اور پراگندگی کی وجہ سے ممتاز ہونا ایک تو پہلے ہی ان کا مذہبی انتشار اور فرقہ بندی و باہمی جان ہی ہوئی تھی رہتی سہتی کسر کے لیڈر اور مذہبی احساس کو فنا کر رہی تھی اس ظلم پر ظلم اور اندھیر پر اندھیر ہوا کہ سیاسی انتشار سونے پر سہاگہ ہو گیا ہے اور اس کی نظر ناک اور تباہ کن انجام انکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے سیاسی انتشار سے ان کا رہا سہا قومی وقار بھی جاتا رہا اور ایران نے اپنی موت آپ نے کا سامان کر لیا۔

مذکورہ بالا خیالات ایسے نہیں جو ہمارے دانا ان قوم علماء اور رہبران ملت نہ جانتے ہوں بلکہ وہ ہم لوگوں سے زیادہ ان باتوں کو جانتے ہیں اور نظر و اتحاد کی ضرورت سے ہم سے زیادہ واقف ہیں یہی وجہ ہے کہ اخباروں کے کالموں اور پلیٹ فارموں سے یہ صدا آ رہی ہے اور ہر طرف یہی چیخ پکار ہے کہ مسلمانوں منظم و متحد ہو جاؤ تمہاری بہتری اور زندگی اسی میں ہے۔ اس ہمہ گیر خیال اور فکر سے شاید ہی کوئی مسلمان خالی ہو نہ ہر مسلمان کی زبان و قلم پر یہی خیال ہے گویا تنظیم و اتحاد اتحاد پکارنا ایک واجب مشغلہ بن گیا ہے مگر باوجود اس قدر شور و پکار کے مسلمانوں کی تنظیم نہیں ہونے میں آتی اور منتشر حال دور است والا مضمون ہے۔

علماء و زعماء کے زبان و قلم یکسر سادر بے اثر ہو چکے ہیں ان کی آواز بجائے تلقین میں پیوست ہونے کے اور عمل جذبات برانگیختہ کرنے کے فضائے آسمانی میں اپنا نشیمن بناتی ہیں علماء کو شکایت ہیں بیکار تمام جدوجہد لاحاصل اور تمام چیخ پکار صدا بصحرا بلکہ ان کی ہر سعی اختلاف و انتزاع کی ایک نئی لعنت اپنے ساتھ لے آتی ہے ہمارے ڈاکٹر کچلو کی تنظیم کا جو حال ہوا دنیا جانتی ہے سعی اتحاد کی بے اثری اور یہ صدا بنکنی کا ہمانگ اثر ہوا ہے کہ بعض معمر ین ملت کا خیال ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم ایک امر محال ہے کیونکہ آزمودہ را آزمودن جہل است؟

## مسلمان مردہ ہو چکے ہیں یا خود انکے رہنما ہی افتراق کے بانی ہیں

سخت تعجب اور حیرانی ہے جب ہر رہبر و ملت اور ہر قوم دل سے اس بات کا قائل ہے کہ مسلمان متحد و متفق ہوں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کی آواز کو اثر نہیں ہوتا یا ان کے دلوں سے یہ بات نہیں نکلتی یا دلوں کے قول و فعل میں تضاد ہے اور یا خود قوم ہی اس درجہ بے حس اور مردہ ہو چکی ہے کہ لیڈروں کی کوششیں بار آور نہیں ہوتیں مگر ثانی الذکر صورت کی تو بدولت خدا فعال یکسر تکذیب کر رہے ہیں جب کبھی بھی رہنماؤں کی متفقہ آواز مسلمانوں کے کانوں میں آئی انہوں نے گرمجوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا جنگ طرابلس اور بلقان میں مسلمانوں نے حصہ نہیں لیا اور کیا ٹرکیہ خلافت میں انہوں نے شرکت نہیں کر دیا لہ زہ اہی جیس اور مرد نہیں ہوتے بلکہ اپنے اندر دیگر مجسمہ قوموں سے زیادہ غیرت کی صلاحیت اور ایثار و فداکاری کا جذبہ رکھتے ہیں بشرطیکہ ان کے رہنما کوئی مالوی اور گاندھی ہو کیا ہے تو یہی کہ ان کے لیڈروں میں قیادت کی صلاحیت اثر و اقتدار نہیں اشتراک عمل نہیں اور اتحاد و اتفاق نہیں۔

کانگریس میں اسٹیم تو ہے مگر فنوس کوڑا اور کوئی نہیں ڈرائیور ایک ہوتا ہے

گر یہاں ایک ہی انجن کے لئے ہزار ہا ڈرائیور ہیں اور ہر تماشا یہ ہے کہ کوئی مغرب میں لیجانا چاہتا ہے اور مشرق میں کوئی یورپ کی طرف رخ کئے ہوئے ہے تو کوئی تجمع کی طرف ظاہر ہے کہ اس کشمکش میں منزل مقصود پر پہنچنا تو درکنار خود انجن ہی چاروں سمتوں کے چکر میں پھنس کر بیکار ہو جائے گا کل پرزے بگڑ جائینگے اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائے گا بس اگر مسلمان منظم اور متحد نہیں ہوتے تو اس کا الزام قوم پر ہرگز عائد نہیں ہو سکتا بلکہ یہ قصور اور فتور سراسر رہبران ملت کا ہے۔

## آخر تنظیم ہے کیا چیز

کوئی ان تنظیم تنظیم پکارنے والوں سے پوچھے کہ آخر تنظیم ہے کیا بلا یہ زمین سے اگتی ہے یا آسمان سے اترتی ہے کیا یہ کسی کارخانہ میں بنتی ہے یا کسی ملک سے درآمد کی جاتی ہے کیا یہ کسی کے ہاں سے بارسل بلوکر آئے گی قوم کو جو کہا جاتا ہے کہ ایک ہو جاؤ مگر وہ ایک کب تھے اور ایک ہو ہی کیسے سکتے ہیں جبکہ کوئی ان کو مغرب کی طرف بلاتا ہے اور کوئی مشرق کی طرف ہر لیڈر زعیم الہند بننا چاہتا ہے اور قوم کو اپنے ہی پیچھے بلانا چاہتا ہے ہر ایک بہانت بہانت کی بولیاں اور متضاد آوازیں ہیں جوان کے کانوں میں آرہی ہیں اب قوم کس آواز پر کان دھرے اور کس سمت موڑے اور ان کے سامنے مختلف راہیں ہیں وہ کس پر گامزن ہوں کیا تنظیم اور اتحاد اس کا نام ہے کہ مسلمان بیک وقت اقتدار پرست بھی ہوں اور حق پرست بھی برطانیہ نواز بھی ہوں اور حریت کیش بھی حکومت کی چند کھٹ پر بھی جیسے ساہوں اور کانگریس کے علمبردار بھی ایثار و فداکاری سے بھی جان چرائیں اور حقوق بھی مل جائیں جد وجہد اور حصول آزادی سے باز بھی رہیں اور آزاد بھی ہو جائیں انگریزی حکومت کو خدا کا سایہ بھی سمجھیں اور شیطانی حکومت بھی قبلہ کی طرف بھی سر جھکائیں اور بتان کا طواف بھی کریں خود دار بھی ہوں اور خود فراموش بھی ذلیل و خوار بھی ہوں اور ممتاز سرفراز بھی غرض وہ معجون مرکب بنجائیں اگر تنظیم و اتحاد یہ نہیں تو اور کیا ہے۔ صاحبو نظر و اتحاد نام ہے خود علماء و عمائد کی تنظیم کا اور قوم کے سامنے متحدہ و متفقہ لائحہ عمل پیش کرنے کا جس کو لیڈر ایک ہو جائینگے قوم بھی ایک ہو کر ان کے پیچھے لگ جائے گی اور جب تک وہ خود متفرق و متشتت ہیں اور ایک دوسرے کی تذلیل و تحقیر کر رہے ہیں مسلمانوں کی تنظیم بھی ایک امر محال ہے اور ایک ایسا خواب ہے جس کی کوئی تعبیر نہیں بس قوم کو تنظیم و اتحاد کا سبق پڑھانا اور دن و رات اسی کا وعظ کہنا بجز

## ہمارے نفس پرست لیڈر ہی نفاق کے بانی ہیں

وہ تنظیم و اتحاد جس کے لئے قوم کے کان بہرے کئے جا رہے ہیں اس کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ اور سد سکندری ہمارے نفس پرست اور خود غرض لیڈر ہی ہیں جب قوم ایک ہونے لگتی ہے تو مجرموں بنگلوں اور کونسلوں سے ہاتھ افراق نکل آتی ہے ان کی زبانوں پر اتحاد اتحاد ہے مگر دلوں میں نفاق و شقاق اور باہمی بغض عناد کی وہ آگ شعلہ زن ہے جس میں قومی مفاد تہذیب و اخلاق اور روحانیت وغیرہ سب چیزیں بھسم ہو جاتی ہیں مگر اس کی تپش پر ہی بس نہیں کرتی بلکہ ہر وہ یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں اتفاق کرو مگر وہ کہتا ہے کہ پہلے تم اتفاق کرو جو فی الحقیقت مفید آوازوں کی خوشنودی اور انعام و اکرام حاصل کرنے کے لئے ہر بولی بولتے ہیں اگر اس طرح قوم برباد ہوتی ہو تو ہو وہ بلا سے اپنے علوے مانڈے کی خیر رہے ہے ان کے عزم جاہ کی قائمی سنہری درہ بھلی اغراض کا حصول اور وہ کامیابی اسی میں ہے کہ مسلمان کسی ایک نقطہ پر جمع ہو کر ملکی اکثریت سے نہ جا ملیں تاکہ ان کا خریدار کوئی نہ رہے اور ان کے محبوب و مطاع سلطنت کا آفتاب اقتدار سرزمین ہند سے غروب ہو جائے اور یہ دو دوکانوں کے دکاندار ہو جائیں۔

اگر مسلمانوں کے تمام لیڈر قوم کے سچے خیر خواہ ہیں اور دل سے متمنی ہیں کہ قوم کی شیرازہ بندی ہو اور ان کی ہیبت حریفوں کے چھکے چھڑائے تو وہ کیوں نہیں باہم متحد ہو جاتے اور کیوں مسلمانوں کے سامنے ایک مقررہ اور متفقہ لائحہ عمل پیش کرتے تاکہ قوم کا مجہود و خمیود مبدل بہ جد و جہد اور سرفروشی ہو جائے جدا جدا مسالک علیحدہ علیحدہ جماعتیں جدا جدا جلسے اور متضاد نظریئے قائم کر کے قوم کی عملی قوتوں کو منتشر کرنا اور عمل کی توقع رکھنا ایک خیال خام اور جنون ہے اعلیٰ درجہ کی نفس پرستی خود غرضی اور قوم کے ساتھ اہلی غداری ہے ہمارے نفس پرست اور ضدی لیڈر اس درجہ کوتاہ اندیش اور خود فراموش واقع ہوئے ہیں کہ ان کو اپنی لیڈری کو قائم رکھنے اور اپنی رائے کو دوسروں سے زبردستی منوانے کی دھن میں اپنے مفاد اور اقتدار کا بھی خیال نہیں رہتا کیونکہ ان کی اس بے انصافی تو تو میں میں نامیل و تحقیر اور جوتم پیزار سے کسی لیڈر کا بھی اقتدار قائم نہ رہے گا قوم سب ہی سے بدظن ہو جائے گی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائے گی اور پھر حشر ہو گا وہ سب جانتے ہیں اگر وہ قوم کی خاطر اپنی ذاتی رائے کو کثرت رائے میں جذب نہیں کر سکتے اور اپنے اخلاص کا ثبوت نہیں دے سکتے تو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ قوم کی مسند پر دھرنا دبنے بیٹھے رہیں وہ قوم کے راستہ سے الگ ہٹ جائیں قوم کی خود غرض غلامی پسند اور تبک تبک کر سلامیوں لیڈروں کی مطلق ضرورت نہیں یہ ابھی لیڈری ہے کہ قوم تو ان کی بات نہیں پوچھتی اور ان کا بڑھتا ہوا سیاسی شعور ان کی آواز بے ہنگام کو مقبول نہیں ہونے دیتا اور یہ بے غیرت اور بے شرم خود غرض لیڈر ہیں محض اپنے آقاؤں کی واہ واہ پر قوم کے لئے خندۂ استہزا کا سامان کر رہے ہیں۔

## نفاق پسند و نکتہ قوم پرستی بے نقاب

آج جبکہ ہر قوم آزادی و ترقی کے میدان میں برق صفت دوڑ رہی ہیں اپنی بے نظیر قربانیوں ضبط و تحمل اور حیرت انگیز پالیسی سے مادی قوت کا ناگ رگڑا رہی ہیں ایثار و فداکاری کے بے پناہ جذبہ سے سروں میں جان ڈال رہی ہیں اور ضرورت ہے کہ مسلمان بھی سیاسی جد و جہد میں حصہ لیں ورنہ برادران وطن کا بڑھتا ہوا سیاسی شعور اور جمعیت کی قلت شکن قوت انہیں پامال کرے گی اس سابقت اقوام کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کے نفس پرست اور خود غرض لیڈر ان کو مجہود و خمود اور تعطل و بیکاری کی تباہ کن تعلیم دے رہے ہیں عرب پٹانی اور بے جانی ہے کہ وہ قوم کی آنکھ میں لندن کے چبوترے کی خاک جھونک کر غلامی پر ہی قناعت کئے رہنے کی پٹی پڑھاتے رہے ہیں جب آزمائش اور سرفروشی کا وقت آتا ہے تو یہ گمراہ کن لیڈر اپنے بنگلوں مجروں مسجدوں مدرسوں اور کونسلوں میں آرام کی نیند سوتے رہتے ہیں اور یا حفظ کا تلیفہ پڑھتے ہیں اور جب مسلمانوں میں بیداری کے آثار پیدا ہونے لگتے ہیں سیاسی جد و جہد میں حصہ لینے کا ارادہ کرتے ہیں برادران وطن کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا کر آزادی کی بنیادی اینٹ رکھنے لگتے ہیں اور حقوق کی تقسیم کا موقعہ آتا ہے تو جھٹ اپنے اپنے بلوں سے نفاق کے جوہ کے نکل آتے ہیں اور عہود و مواثیق کو کترنے لگتے ہیں۔

اس وقت مسلمانوں کے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کریں برطانوی امپیریلزم کے استحکام کا باعث بنیں اور انگریزوں کے پیروں سے چمٹے رہیں اور یا ہندوؤں سے دوستی کا ہاتھ بڑھا کر شہ طیکہ وہ ان کے حقوق تسلیم کرلیں آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیں ان دو راستوں کے سوا تیسرا کوئی راستہ نہیں اگر ہے تو یہ کہ "دو بلی کا کتا گھر کا رہے نہ گھاٹ کا" پس سیاسی تفریق کا نقطہ میں مسلمانوں میں صرف دو ہی پارٹیاں ہیں ایک تو وہ جو مسلمانوں کو ہندوؤں سے علیحدہ رہنے کی تلقین کرتے ہیں اور حقیقتاً حکومت کے ہاتھوں کو مضبوط کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو حقوق کے تحفظات کے ساتھ ہندوؤں سے اتحاد کرکے۔

ہندوستان کو آزاد کرانا چاہتے ہیں اول الذکر جماعت میں بیشتر وہ لوگ ہیں جن کی عمریں حکومت پرستی میں گذری ہیں جنھوں نے قوم و ملک کی کبھی کوئی خدمت نہیں کی اور جن کی باقاعدہ نمائندہ اور بااثر و اقتدار کوئی جماعت نہیں نمائی الذکر جماعت میں تمام وہ لوگ ہیں جن کی عمریں قوم پرستی اور ایثار و فداکاری میں بسر ہوئیں جو ہمیشہ قوم و ملک کی خدمت کرتے رہے اور آڑے وقت کام آئے ہے اور جن کی بااثر و اقتدار جماعت جمعیت علمائے ہند ہے جو مذہبی اور سیاسی امور میں عرصہ سے بطریق احسن مسلمانوں کی نمائندگی اور رہبری کر رہی ہے۔

مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی شعور اور بیداری سے حکومت پرستوں اور نفاق پسندوں کو آئینی توجرات نہیں کہ مسلمانوں کو علی الاعلان غلامی کی تعلیم دیکر اپنے آقایان ولی نعمت کو خوش کرسکیں اور کہلہا اپنے پست اغراض کو پورا کرسکیں اس لئے لامحالہ ان کو اپنی غلامانہ صورت و سیرت اور تباہی و بربادی خیز مشوروں کو قوم پرستی اور حقوق طلبی کے دیدہ زیب پردے میں چھپانا پڑتا ہے اور وہ اخلاص و ہمدردی کا خانہ ساز کرکے صحیح پرتا دھوکے میں بیچارے عوام الناس محض الفاظ سے مسحور ہو جاتے ہیں کیونکہ بدقسمتی سے مسلمان بہت عرصہ سے فضیل پسند اور نعروں کے پرستار ہو چکے ہیں اس لئے حقیقت حال کی ان کو خبر نہیں ہوتی ان کے نزدیک تو مولانا ابوالکلام آزاد و ڈاکٹر انصاری اور علامہ اقبال ضعیف داؤدی ایک ہی جیسے ہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک کو قوم پرستی کا دعویٰ ہے۔

## حقیقی اور مصنوعی لیڈروں کی پہچان

تو چونکہ حقیقی اور مصنوعی لیڈر ملے ہوئے ہیں اور عوام الناس کے نزدیک ان کی تمیز مشکل ہے سوال یہ ہے کہ آپ کو جھوٹے اور سچے لیڈر کی پہچان کا ایک آسان سا معیار اور ذریعہ بتلائے دیتا ہوں جس کو سامنے رکھکر ہر شخص آسانی سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ کون قوم پرست اور کون حکومت پرست ہے۔ سمجھا جانا چاہیئے کہ دعویٰ عمل سے ثابت ہوتا ہے ہر وہ دعویٰ جو اپنے ساتھ عملی تصدیق نہیں رکھتا جھوٹا اور لغو ہے پس جب کسی حقوق کے پیٹ میں حقوق طلبی کا ڈرونڈا اٹھتا ہوا نظر آئے مسلمانوں کو منظم و متحد ہو جانے کو کہے اور متحدہ قومیت ہند سے علیحدہ رہنے کا مشورہ دے تو سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس نے آجتک اسلام اور مسلمانوں کی کونسی خدمت کی ہے کون کونسی مصیبتیں اور سختیاں قوم کے لئے برداشت کی ہیں اور کون کونسی قربانیاں دی ہیں جو مسلمانوں کو معلوم ہو کہ واقعی یہ قوم کا سچا خیر خواہ ہے اور قوم پرستی کا ثبوت اپنے پاس رکھتا ہے اور اگر وہ ہمیشہ ملت اسلامیہ کے حقوق پر چھری چلاتا رہا ہو ہر نہ ہیچ دیدہ سیاسی

## جمعیۃ العلما اور سیاسی جدوجہد

بدقسمتی سے آج مسلمانوں کے محرک سے علیحدہ رہا ہو اور عیش و آرام کی میٹھی نیند سوتا رہا ہو تو آج کونسا ایسا مصائب و آلام کا پہاڑ ٹوٹ پڑا جو یوں یکلخت گھبرا کر یہ ہدر و قوم میدان سیاست میں کود پڑا علانکہ اس سے پہلے بھی اسلام اور مسلمانوں پر بڑے بڑے مصائب آئے ہیں مگر اس کے کیا معنے کہ اپنی کرسیوں کے تحفظ کے سوا مسلمانوں نے کبھی بھی ان کو قید و بند اور پلیٹ فارموں پر نہیں دیکھا پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ مسلم کانفرنس والوں اور حقوقیوں سے برزور مطالبہ کریں کہ وہ پہلے اپنی قومی خدمتوں اور قربانیوں کی فہرست پیش کریں کیونکہ میدانوں کا حال تو خدا ہی جانتا ہے مگر یہ واقعات و حقائق تو عمل ہی سے ثابت ہوں گے۔

جمعیۃ العلما ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں کی رہبری کرتی رہی ہے اور اس نے ہمیشہ ہی ان کی صحیح رہنمائی کی ہے اور اس لئے اس سے ہی غلطیوں کا صدور ممکن ہے اور وہ واقعی غلطی کر رہی ہے مگر پہلے اس کی غلطی تو ثابت کی جائے۔ یہ کہاں کی لیڈری ہے کہ خواہ مخواہ جمعیت کو پریشان اور اس کے نظام کو درہم برہم کیا جائے میں دعوی سے کہتا ہوں کہ مخالفین جمعیت علمی طور پر اس کے اصول اور نظریوں کی غلطی ثابت نہیں کرسکتے

وہ تو ابھی مخلوط انتخاب کا بھی کوئی معقول نقص بیان نہیں کر سکے ہیں جس پر ہمارا بھی سمجھوتے آزادی جیسی اہم چیز کو قربان کیا جا رہا ہے۔

کیا جمعیۃ مسلمانوں کو سیاسیات سے علیحدہ اور آزادی کی جدوجہد سے باز رکھکر قوم کو ہمارے وطن کے سیاسی شہر اور اقتدار سے بالکل کرا دے ان کو ہمیشہ کی نیند سلوانے کی تھپکی دیدے اور ان کو بحیثیت قطعی کے عمر بھر غلام رکھیں دے حقوق کے چند ٹکڑوں کے لئے ممالک اسلامیہ کی آزادی کو کل علی الاعلان اور اسلامی روایات دو جہت کو خاک میں ملا دے اور کیا وہ قوم میں تخریبی ذہنیت پیدا کرکے تعمیرات کے مواقع کھو دے۔

اگر کانگریس کی حیثیت اور جمعیۃ مسلمانوں کے راستے سے علیحدہ ہو جائے اور اگر ہم ان حقائق کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں جو روز روشن کی طرح عیاں ہیں تو نتیجہ یہی ہوگا کہ ہمارے وطن سے ہمیشہ کے لئے روشنی سلب کر لیں گے اور ان کی زندگی وبال جان ہو جائے گی دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر آزادی کی کوشش ناممکن ہے جب تک اسلامی ممالک پر مستور برطانوی استعمار کی گرفت میں دم توڑتے رہیں گے اسلامی استعمار کا گلا گھٹتا رہے گا سرمایہ داری اور مادہ پرستی کی تباہی خیز موجیں اخلاق و روحانیت کو نگلتے کھسوٹتے رہیں گی غلامی کے جراثیم دین و ایمان کو اندر ہی اندر کھاتے رہیں گے اور مسلمان قعر ذلت میں پڑے ہوئے اسلام کا مضحکہ اڑاتے رہیں گے کیا حقیقت پر حد سے زیادہ اصرار کرنے والے یہی چاہتے ہیں اگر انکی یہی خواہش ہو تو کان کھول کر ان کو سن لینا چاہئے کہ ان کی یہ خواہش کبھی بھی پوری نہ ہوگی شاہ جمعیۃ اور کانگریسی رہنماؤں کا ساتھ دینے کے لئے ان کے زیر اثر ایک مسلمان بھی نہ رہے مگر وہ پیر پرہی آزادی اور کشمکش حیات میں حصہ لینے کا شعور دیتے رہیں گے۔ اگر مخالفین کانگریس یہ نہیں چاہتے اور وہ واقعی قوم کے خیر خواہ ہیں تو کیوں قوم کے سامنے کوئی لائحہ عمل پیش نہیں کرتے اگر وہ نیک نیت ہیں تو اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے حکومت اور کانگریس دونوں کے مقابلہ میں کیوں ہوا نہیں لگاتے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق جہاں ہندو ان کے حقوق دینا نہیں چاہتے وہاں حکومت ہی کب ان کو سنہ لگاتی ہے۔

مختصر یہ کہ اگر مخالفین و موافقین کانگریس کی باتیں جنگلش اسی طرح قائم رہیں اور ان کے سیاسی انتشار کا یہی عالم رہا تو اس کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہوگا اس لئے قوم کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ اپنے رہنماؤں کو مجبور کرے کہ وہ تنظیم ملت کے فرض کو پہچانیں اور کسی ایک نقطہ پر جمع ہو جائیں اس کی ترکیب یہ ہے کہ وہ کسی لیڈر کی بات ہی نہ سنیں کسی کی بھی اندھی تقلید نہ کریں اور ان کے مقابلہ میں ان رہنماؤں کو لا کھڑا کریں جن پر تمام مسلمانوں کو اعتماد اور بھروسہ ہو۔

# دعا

جب انسانی عزائم مایوس ہو جائیں دست و بازو کی کارفرمائیاں شل ہو جائیں مادی طاقتوں کا دماغ گل ہو جائے یا جب انسان اس درجہ درماندہ اور لاچار ہو جائے کہ اس کو کوئی بھروسہ فضل ایزدی کے سامنے ہیچ نظر آنے لگے تب وہ فتادگی و درماندگی ملجا و ماوی کے دربار میں نوازی جاتی اور یہی قبولیت دعا ہے یہ بالکل یقینی ہے کہ خاصان خدا کے طریق پر اگر دعا مانگی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے خواہ بظاہر اس کا نتیجہ حسب خواہش مرتب نہ ہو کیونکہ خدا بھی اپنے بندوں کی دعائیں اور اجابت سے روشناسی فرماتا اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں درجہ اجابت تک پہنچیں تو پہلے قرآن پاک کی دعائیں جو خدا نے انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں فرمائیں پڑھیں کہ ان کی دعائیں جو انہوں نے خدا کو بتلائیں یا خود خدا نے ان کو سکھائیں ہمارے دعاؤں کو اپنا مشعل راہ بنائیں۔

**قرآنی دعائیں** اس کتاب میں دعا کے طریقے دعا کے آداب استجاب دعا کے اوقات کا تذکرہ ہے اس کے ان تمام دعاؤں کے اثرات اور توجیہات ہیں جو قرآن پاک میں وارد ہیں ضخامت ۲۰ صفحے کاغذ ہتھ موٹا چکنا لاجواب ہے۔

**پیغمبری دعائیں** یہ ۹۶ صفحہ کی کتاب ہے بہت موٹا سرورق ہے اس میں احادیث سے فلسفہ دعا پر بحث ہے اس کے بعد عمل دعا اور ادعیہ ماثورہ و اوراد دعاء درج ہیں اس کے بعد تمام وہ دعائیں ہیں جو رسول کریم صلعم نے ہر موقعہ کے لئے صحابہ کرام کو تلقین فرمائی ہیں نہایت مؤثر اور مفید کتاب ہے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کی دعاؤں پر کرلے قیمت صرف آٹھ آنے ہے۔

**دعائے مقبول** یہ علامہ جلیل الامت مولوی اشرف علی صاحب قبلہ کی مرتب کردہ کتاب ہے اور اس میں بقدر ضرورت کے لئے دعا ہے اول سات روز کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں اس کے بعد سات دن کی اور بتلائی جائیں ہیں ہر سلسلہ (رسول اور حزب البحر) کے آخر میں کوئی ضرورت ایسی نہ ہوگی جس کی دعا اس میں نہ ہو آخر میں حضرت اقدس مولانا مولوی اور دعائے حزب البحر کے اعمال خود حضرت مولانا اشرف علی صاحب بہت مقبول و تیر بہدف کا اضافہ ہوا ہے قیمت مجلد عمدہ

**رسول کی دعائیں** یہ دعاؤں کا مجموعہ بعد دیکھ بھال میں تیار ہوا ہے اس میں قرآن شریف سے رسول کی دعائیں اور احادیث طیبہ سے مسنون اور مؤثر دعائیں دین کے مستند و مہتمم بالشان معمولات سے پر اور ظائف لکھے گئے ہیں جن کے مقبول ہونے میں آجتک کسی کو شک و شبہ نہیں ہوا اور نہ ہوگا کیونکہ اس میں ایسی دعائیں [illegible] خود باری تعالیٰ نے اپنے مقرب رسولوں اور نیک بندوں کو تعلیم فرمائی ہیں ظاہر ہے کہ اس کی مرتومہ دعائیں اجابت میں کیا درجہ رکھتی ہوں گی قیمت نہ ف ۰

**اردو دعائیں** حضرت خدا پرست نفاقی کی آسان انشاپردازی کا ایک زمانہ کو اعتراف ہے حضرت ممدوح نے زیارت حبیب کے جلد میں سرور کائنات کے اشارہ سے اردو زبان میں ہر ضرورت کے لئے دعائیں کہی ہیں اپنی زبان سمجھکر جو لفظ دل کی گہرائی سے نکلتا ہے اس لئے ہر ہر جملہ عرش عظیم سے ٹکراتا اور بیساختہ اپنی زبان میں دعا مانگنے کی وجہ سے غایت یکسر الفاظ کے ساتھ ساتھ رقت طاری رہتا ہے اس لئے تمدتاً خشوع پیدا ہو جاتا ہے یہ خاص ایڈیشن ابھی حال میں تیار ہوا ہے قیمت صرف آٹھ آنے ہے ۰ تمام کتابوں کے ملنے کا پتہ :-

(منیجر حمیدیہ پریس دہلی)

# ہماری غلامی کے اسباب

(جناب حافظ عبد القیوم صاحب دریا آبادی)

اکثر حضرات جو ہندوستان کے حالات سے ناواقف ہیں نہایت استعجاب سے پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ ۱۰ یا ۱۲ لاکھ انگریز ۳۱ کروڑ ہندوستانیوں کو غلام بنائے ہوئے ہیں اس کے جواب میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسباب ذیل نے انگریزوں کو حاکم اور غالب اور ہندوستانیوں کو محکوم و مغلوب کر دیا۔

(۱) ہندوستانیوں میں آپس میں اتحاد و اتفاق بالکل نہیں ہے ہر شخص اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا چاہتا ہے ہر شخص ایک نیا نصب العین بناتا ہے اگر ایک مشرق کو چلتا ہے تو دوسرا مغرب کو جاتا ہے رشک و حسد نے دلوں پر قبضہ کر لیا ہے کوئی شخص دوسرے کی فلاح و بہبود کو اچھی نظر سے نہیں دیکھ سکتا متحد ہو کر کام کرنا کوئی نہیں جانتا اگر ایک شخص غریب ہے تو دوسرا امیر۔ تو غریب شخص ہر ممکن سعی کرتا ہے کہ امیر کی دولت چھین لے جب اس میں ناکام رہتا ہے تو اس کے پیچھے ہو جاتا ہے کہ اس امیر کے پاس ہی دولت نہ رہے یہ جذبات رشک و حسد کسی مال ہی کے لئے نہیں ہوتے بلکہ عزت شہرت اعلیٰ عہدوں اعلیٰ تعلیم سب کے لئے یکساں ہوتے ہیں یہ کہنا کہ صرف افراد ہی اس مرض کا شکار ہیں صحیح نہیں اس حاسدانہ کشمکش کا شکار جماعتیں بھی اس طرح ہو رہی ہیں جس طرح افراد مثلاً کسی شعبہ زندگی میں اگر ہندوؤں نے ترقی کر لی تو مسلمان خواص و عوام شور و واویلا مچاتے ہیں اس طرح مسلمانوں کی ترقی پر جملہ ہندوؤں میں صف ماتم بچھ جاتی ہے معمولی معمولی ملازمتوں کے لئے اس قسم کے جھگڑے بکثرت روما ہوتے ہیں اخبارات کے کالم اسی بحث کے لئے وقف ہیں۔ شعلہ بیان مقرروں کی تقریریں اس عنوان پر ہوتی ہیں نتیجہ نزاعات باہمی کی صورت میں نکلتا ہے یہ جھگڑے صرف بھیڑ کی وجہ سے نہیں ہوتے نسلی اور قومی جھگڑے اس سے کہیں بڑھ کر ہیں برہمن اور غیر برہمن کے جھگڑے کون نہیں جانتا شیوخ و سادات کی چپقلش سے کون واقف نہیں ہنگالی اور بہاری کے باہمی حریف ہونے سے کون ناواقف ہے یوپی اور پنجاب کے باشندوں کی جنگ عالم آشکارا ہے برہمن اور راجپوتوں کی عداوتیں الگ جاری ہیں اب ذرا سیاسی میدان پر نظر ڈالئے سوراجی نو چینجرز کی جانی دشمن ہیں کیونسٹ لبرلوں کا فروغ نہیں دیکھ سکتے زمیندار مزدوروں کی پارٹی کانگریسیوں کے مفاد کو پامال کرنا اپنا مقصد حقیقی جانتی ہے حامیان حکومت اور مخالفین حکومت میں وہ گالی گلوچ ہوتی ہے جس کا اعادہ خلاف تہذیب ہے۔ ان تمام فریقوں میں سے ہر فریق دوسرے فریق کے حق میں کوئی سخت کلمہ الٹا نہیں رکھتا بعض جگہ تو مار پیٹ کی نوبت بھی آجاتی ہے، باہمی عداوت و نفاق کا مرض اس درجہ پہنچ گیا ہے کہ اگر فریق مخالف ایسی بات کہتا ہے جس کو ہم خود تسلیم کرتے ہیں مگر چونکہ مخالف کی زبان سے نکلی ہے اس کی ہر ممکن مخالفت ہم پر فرض ہے یہی نفاق باہمی ہے جس نے ہمیں غارت کیا اسی کے باعث سات سمندر پار والے انگریز ہم پر حکومت کر رہے ہیں۔ اسی سبب سے ہمیں سوراج نہیں ملتا یہی وجہ ہے کہ ہم دنیا میں ذلیل سمجھے جاتے ہیں، اور حیوانوں کی طرح غلام بنے ہوئے ہیں خدا معلوم ہمیں کب سمجھ آئے گی انگریز یہ ترکیب کرتے ہیں کہ کبھی ہندوؤں کے ساتھ کبھی مراعات کر دیتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کے ساتھ قدرے فیاضی برت دیتے ہیں مطلب نکل جانے پر ہر دو فریق کو دھتکار دیتے ہیں انگریزوں کی یہ حرکتیں ہمارے نفاق کی سلگتی ہوئی آگ پر تیل کی کام دیکھا سے اور مشتعل کر دیتی ہیں۔

(۲) یہ ہے اسباب یہ ہے کہ ہم نے انگریزوں کی نقالی اس درجہ کی کہ اپنا ہندوستانی مذاق بھول ہو گئے شہروانی و کرتہ و پاجامہ بھول کر کوٹ و پتلون پہن لیا عید کی سویوں کی لذت ہم بھول گئے اب تو ہمیں کرسمس کے کیک بھانے لگے مشرقی شرم و حیا کے بجائے مغربی شوخی و بے باکی ہمارے قلوب میں بس گئی گیند اور گلی ڈنڈا کھیلنا ہم نے فراموش کیا ہاکی فٹ بال کھیلنے لگے مذہب کی باتیں ہمارے لئے قابل مضحکہ، مذہبی پابندیاں ہمارے لئے سوہان روح لیکن ہر انگریزی چیز ہمارے لئے باعث فخر، ہر فرنگی آئین کی پرستش ہمارا شیوہ حافظہ سعدی کی نصائح ہمیں زہر لگتی ہیں لیکن شیکسپیر و ملٹن کے محرک شہوات اشعار ہمیں تمغے پر ابھار کر داد دیتے ہیں مسجد و خانقاہ میں شب بیداری کے بجائے ہماری راتیں سینما اور کلبوں میں گزرتی ہیں حجاز کا سفر متروک ہے لندن کا طواف لازمی ہے ہندوستان کا پانی ہوا چشمہ سراب مغرب کے آگے ہمیں ناپسند ہے ارزنجبوں پیاسے کی طرح اس کی طرف ہم دوڑتے جاتے ہیں اس تقلید فرنگ کا نتیجہ یہ نکلا کہ اپنے والوں میں بڑے بنے قوم والوں اور رشتہ داروں نے حقارت سے دیکھا اور انگریزوں نے بھی منہ نہ لگایا۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔

مغربی فیشن کی اندھا دھند نقل میں ہمارے مصارف اس درجہ بڑھ جاتے ہیں کہ آمدنی کافی نہیں ہوتی مجبوراً ناجائز ذرائع آمدنی اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ قرض کا سلسلہ الگ چلتا ہے انجام یہ ہوتا ہے کہ اگر غیرت باقی ہے تو خودکشی کر لیتے ہیں ورنہ جیل خانے کی ہوا کھاتے ہیں مال و جائداد الگ فنا ہوتا ہے اہل و عیال نان شبینہ کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ خاندانی عزت و ہری کی دھری رہ جاتی ہے

ہمیں بھولے سے بھی اس کا خیال نہیں آتا کہ انگریز کبھی بھی ہمارا فیشن اختیار نہیں کرتے وہ ہماری ہر بات کو ہر چیز کو قابل مضحکہ و تمسخر جانتے ہیں وہ ہماری رسوم و عادات کو مجسم اوہام و تاریک خیال جانتے ہیں اس کے برعکس ہم ان کی ہر ادائی کو اچھائی ہر عیب کو ہنر ہر بدکاری کو نکوکاری ہر پینل کوڈ کو نہ خالص سمجھتے ہوئے اسی کے باعث ہمیشہ خسارہ میں رہتے ہیں اور محکومی کی لعنت میں گرفتار رہتے ہیں۔

(۳) تیسرا عیب یہ ہے کہ ہم وقت و اصول کے بالکل پابند نہیں ہماری زندگی بے قیدی و بے اصولی کا نمونہ کامل ہوتی ہے نہ ہمارا کوئی پروگرام ہوتا ہے نہ نظام عمل ہم سب سونے پر آئے دن ہر سو کر گذارا دوست و احباب میں بیٹھے تو گپ شپ میں ساری شب گذار دی نہ کھانے کا وقت مقرر ہے نہ تفریح کا نہ کتب بینی کا وقت معین ہے نہ فرض منصبی کی انجام دہی کا وقت کا تو کبھی خیال ہی نہیں آتا جائے جلسہ ہوئے جا رہا ہے لیکن ہم جلسہ سے جلد پانچ بجے پہنچیں گے ریل دس بجے چھوٹتی ہے لیکن ہم دس بجے گھر سے روانہ ہوتے ہیں نو بجے رات کو دعوت ہے تو ہم گیارہ بجے پہنچتے ہیں

کے لیے باعث تکلیف ہوں گے اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ دنیا میں مشہور ہو گیا کہ ہندوستانی وقت کے پابند بالکل نہیں ہوتے اس افسوسناک عیب کے باعث ہمارا کوئی کام استقلال کے ساتھ نہیں ہوتا نہ ہماری انجمنیں کام کر سکتی ہیں نہ ہمارے مدارج ترقی کر سکتے ہیں نہ ہماری تجارت بڑھ سکتی ہے صحت کی خرابی تو ظاہر میں ایسی شے ہے جس کا سدباب بغیر پابندی محال ہے۔

انگریزوں کی سب سے بڑی وصف یہ ہے کہ ان کی زندگی منضبط اوقات پابندی جدول کا مجسمہ سنگین ہوتی ہے وہ مجبوری کی حالت میں ہی اپنے اصول نہیں توڑتے ہم نے ان کے کل عیب اختیار کر لیے لیکن خوبیوں کا اختیار کرنا تو درکنار ان پر غور تک نہیں کیا۔

(۴) چوتھا عیب ہم میں بیکاری کا ہے ہم میں سے بہت کم ہاتھ پیر چلا کر روزی کمانا چاہتے ہیں زیادہ تر ایسے ہیں جو بیٹھے بٹھائے کھانا چاہتے ہیں۔ فرض کیجئے کسی گھر میں دس مرد ہیں ادران میں ایک ایک خوش حال ہے تو علی العموم وہ نو اشخاص بیکار بیٹھے رہتے ہیں اور ان کا اور ان کے اہل وعیال کے ہر قسم کے مصارف کا بار اس خوش حال شخص کے کاندھوں پر آ پڑتا ہے وہ بیچارہ مروت کے باعث کچھ نہیں سکتا لیکن اس بار عظیم سے اس کی ساری خوشحالی کافور ہو جاتی ہے زندگی نہایت صعوبت و تلخی سے گزرتی ہے انگریزوں میں اس کے برعکس شخص کماتا ہے باپ الگ کماتا ہے بیٹا الگ کماتا ہے جہاں اولاد سن رشد کو پہنچی باپ نے اسے کسی کار سے لگا دیا اب تو عورتیں تک کمانے لگی ہیں یہ قوم محنت ہی کے باعث اتنے بڑے وسیع رقبہ پر حکومت کر رہی ہے اگر آج انگریزوں میں ہماری جیسی بیکاری سرایت کر جائے تو یقیناً ان کا زوال ہو جائے اس کا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ انگریزوں کی طرح روپیہ کمانے کی مشین بنا جائے کیونکہ انگریز جلب زر میں دوسرے سرے میں پہنچ گئے ہیں تاہم تھوڑی دور تک ان کا راستہ ضرور قابل تقلید ہے۔

(۵) ہمارا پانچواں عیب صفائی کا نہ ہونا ہے۔ ہمارے مکان ہماری دکانیں ہمارا لباس، ہمارے بچے گندگی میں ہر وقت لتھڑے رہتے ہیں مکان کے باہر چھلانگ میں ہزاروں مکھیاں اور دیگر حشرات الارض ہر وقت غوطہ کھاتے ہیں دونوں کا سارا سامان گرد سے بھرا رہتا ہے لباس سے وہ بو آتی ہے کہ پاس بیٹھنے والے ناک بند کر لیتے ہیں بچے ناک و منہ بہتا ہے اور پاخانہ گندگیوں میں اس قدر آلودہ رہتے ہیں کہ جانوروں کے بچے بھی نہ رہتے ہوں گے۔

اس گندگی و عدم صفائی کے باعث ہم میں سینکڑوں عیوب پیدا ہو گئے ہیں ہم ریاء، تزویر، ہر وقت رہتے ہیں حکومت ہمیں ریاکاری کا گھر سمجھتی ہے۔ ہماری تجارت کی ناکامی کی بھی ایک وجہ یہی ہوتی ہے۔ خواہ ہماری چیزیں کتنی ہی اچھی ہوں اور قیمتاً سستی ہوں لیکن دیکھنے میں گندی معلوم ہوتی ہیں خریدنے والا انھیں کسی انگریزی دکان سے خرید لیتا ہے وہاں اگرچہ قیمت دس گنی لیتے ہیں مگر اس کی صفائی دیکھکر اس قیمت بالکل گراں نہیں گزرتی اور ایک کی جگہ دس چیزیں اگر خریدتے نہیں تو کم از کم خریدنے کے لیے تو ضرور بیتاب ہو جاتا ہے۔

انگریزوں کی ترقی تجارت کا راز ان کی صفائی میں مضمر ہے اور یہ تو دنیا جانتی ہے کہ انگریزی سلطنت کی بنیاد تجارت پر ہے۔

(۶) چھٹا عیب ہم میں اسراف کا ہے اگرچہ انگریز بھی اسراف کرتے ہیں لیکن وہ تھوڑی بہت رقم ضروریات آیندہ کے لئے پس انداز کر لیتے ہیں ہماری حالت یہ ہے کہ ہر شعبہ زندگی میں اسراف برتنا ہماری عادت میں داخل ہے۔

مثلاً ایک نومولود لڑکے کی حالت پر نظر ڈالئے، ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا پیدا ہونے کی خوشی میں بے انتہا روپیہ اڑایا پھر جھنڈی ہوئی اس کے مصارف بے پایاں کا دفتر کھلا پھر چھلا، ہاتھ کی رسم میں روپے کے توڑے کیے عقیقہ ختنہ کے موقع میں بے دریغ روپیہ اٹھایا پھر بسم اللہ، آمین، شادی وغیرہ میں اتنا روپیہ خرچ ہو جاتا ہے کہ ساری جائداد فروخت ہو جاتی ہے ہزاروں روپے کا قرضہ ہو جاتا ہے جس کا سلسلہ تین چار پشتوں تک چلتا ہے اور نادہندہ گنا اولاد مفت میں پھنس جاتی ہے۔

یہی حال تجارت میں اسراف کا ہے۔ جونہی آمدنی ہوئی اس کو ہم خرچ کرنے لگتے ہیں۔ حساب و کتاب رکھنا ہمارے لئے باعث عار ہوتا ہے۔ نتیجۃً ہمیں تجارت میں ناکامی ہوتی ہے اسراف کے باعث ہم روز بروز تباہ ہو رہے ہیں ہماری انجمنیں مدرسہ ہی وہ ہیں اسراف کا بری طرح شکار ہو رہے ہیں کوئی کام کرنے سے پہلے ایک لاکھ دو لاکھ کی عمارت بنتی ہے تب جا کر کام شروع کرتے ہیں لوگ بار بار چندہ دیتے اکتا جاتے ہیں آخر کار کوئی چندہ نہیں دیتا نتیجہ ناکامی ہوتا ہے۔

(۱۰)


# علم الصرف

مسلمانوں کو جب تک اسلام اور قرآن سے تعلق ہے وہ عربی سے مستغنی نہیں ہو سکتے مگر معاشی ضرورتوں کی مجبوری اور پرانے طرز تعلیم کی کوتاہی جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے عربی کا سیکھنا بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہو رہی ہے اسی خیال کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا مولوی عبد الہادی فائق شاہجہانپوری پروفیسر کرسچن کالج دہلی نے ایک سلسلہ عربی ریڈروں کا مرقاۃ العربیہ کے نام سے کئی سال ہوئے شائع کیا تھا جو اس وقت کے لحاظ و فرض میں سرکاری اور غیر سرکاری ہر قسم کے مدارس میں رائج ہے اس کتاب میں اسکول کے بچوں کے خیال سے نہایت ابتدائی مسائل کا ذکر تھا اب ایک کتاب مولانا نے علم الصرف نام کی ایک دوسری کتاب شائع کی ہے جو ابتدائی اور انتہائی ہر قسم کے صرفی مسائل پر حاوی ہے طرز بیان نہایت سلجھا ہوا اور نہایت سلیس ہے قوی امید ہے کہ علم الصرف ملک کی ضرورت کو بہت اچھی طرح پوری کر دے گی اور دیسی مدارس اور انگریزی اسکولوں سب جگہ کے طالبعلموں کے لئے یکساں مفید ہوگی۔ قیمت ایک روپیہ عمدہ

ملنے کا پتہ:- منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# انجمن اتحاد الہ آباد

(از جناب ڈاکٹر سید احمد صاحب رئیس قلم رسالہ مسیح)

دنیا میں بہت سی انہونی باتیں ہی ہوجایا کرتی ہیں اور چشم فلک نے اکثر ایسے تماشے دیکھے ہیں کہ (انتہائی مایوسی کے بعد یکایک امید کے) پہلو آثار پیدا ہوئے جس کام کے کرنے سے ابتک انسانی کوششیں عاجز رہی تھیں وہ چشم زدن میں ہوا ہوگیا۔ تمام تاریخی کا تاریخی برت اور پوتنہ کا پیمان اس کی ایک نمایاں مثال ہے وہ عہد کہ جس میں بعض فرقے اپنے سگے بھائی اور اپنی بیوی کے ہاتھ کا کھانا کھالنے سے بھی پرہیز کیا کرتے تھے اور جنھیں بظاہر دنیا کی کوئی طاقت اس بات پر مجبور نہ کرسکتی تھی کہ اجنبی فاتحوں کو اپنے برابر بٹھائیں اور اپنے جیسا انسان خیال کریں یکایک اس قدر گرگئے یا زیادہ صحیح الفاظ میں یوں کہہ لیجئے کہ اس قدر بلند ہوگئے کہ تمام جھوت چھات کے خیال کو بالائے طاق رکھدیا اور اس طرح اچھوتوں کو گلے لگا لیا کہ گویا ان سے کبھی کوئی پرہیز نہ تھا۔

بالکل اسی قدر عجیب نہ سہی لیکن قریب قریب اتنا ہی عجیب نظارہ الہ آباد کی اتحاد کانفرنس نے پیش کیا ہے ہندو مسلم اتحاد کی اس سے پیشتر بہت سی کوششیں ہوچکی تھیں اور ہر مرتبہ کی ناکامیابی لیڈروں کے اس خیال کو مضبوط تر کرتی چلی جارہی تھی کہ "خواہ مشرق اور مغرب آپس میں مل جائیں لیکن ہندو اور مسلمان جو دو دوں مشرقی ہیں کبھی باہم متحد نہیں ہوسکتے خود الہ آباد میں ہی قدم قدم پر مخالفتوں کے پہاڑ اٹھتے رہے اور کبھی کونسل کی کرسیاں سد راہ بنیں اور کبھی سرکاری ملازمتیں، لیکن بالآخر وہ انہونی بات ہوکر رہی اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے وہی نمایندے کہ جو اس وقت تک ایک دوسرے سے دست و گریباں تھے گلے پر گلنگا اور جمنا کی طرح باہم بغلگیر ہوگئے پنڈتوں نے سیدوں سے معانقہ کیا اور مولویوں نے مالویوں کو بڑھکر گلے لگایا ہی خواہ مخواہ اور ہمدردوں کے گھر گھی کے چراغ جلے اور اس وقت تک جو بدخواہ ہم پر ہنس رہے تھے انہیں سر چڑھا کر رونا پڑا مسلمانوں کے مشہور و معروف چودہ مطالبات کہ جنھیں پریسیڈنٹ ولسن کے چودہ نکات کی سی اہمیت حاصل ہوگئی تھی اور جنھیں گذشتہ گول میز کانفرنس کے موقع پر وزیر ہند نے اپنے استقفار سے ٹھکرا دیا تھا ان میں سے ایک دو نہیں بلکہ اکٹھے تیرہ ہندوؤں نے منظور کرلئے اور مسلمانوں نے اس مخلوط انتخاب کو قبول کرلیا کہ جسے ہمارے بہت سے گم کردہ راہ رہنماؤں نے ہماری نظروں میں موت سے بدتر بنا رکھا تھا۔

گنتی کے دو ایک اسلامی اخبار اور معدودے چند خود ساختہ مسلمان زعماء آج بھی اس معاہدہ کی مخالفت میں سرگرم ہیں اور ایک بہت ہی کمزور اور ڈوبتی سی آواز اختلاف اب بھی ہمارے کانوں میں آرہی ہے لیکن یہ آواز اس قدر بے وقعت اور ایسی دھیمی ہے کہ سر سیموئل ہور اور ان کے رفقاء کار کے سوا شاید ہی کسی کی توجہ اس کی طرف منعطف ہوسکے۔

اسی اسی ایک وہ زمانہ تھا کہ یہی اسلام تھا اور یہی مسلمان لیکن پاس عہد عالم تھا کہ ایک مسلمان غلام تھا کی ایک جماعت سے کوئی معاہدہ کرتا تھا تو مسلمانوں کی پوری جماعت اور خود امیر المسلمین اس عہد کا پورا کرنا اپنے اوپر فرض خیال کرلیتے تھے اور اس معاہدہ کے ایک ایک لفظ کی پابندی کی جاتی تھی آج یہ حالت ہے کہ کوئی غلام یا معمولی شخص نہیں بلکہ علمائے اسلام کی سب سے بڑی جماعت اور زعمائے اسلام کا ایک بڑا گروہ اپنی منتقہ رائے کے مندوبین کے ساتھ ایک معاہدہ کرتا ہے اور معاہدہ کی شرطیں بھی وہی ہوتی ہیں کہ جن پر مسلمانوں کی تمام جماعتوں کا اتفاق ہوچکا ہے لیکن خود مسلمانوں ہی کے اندر سے کچھ لوگ اٹھتے ہیں اس لئے نہیں کہ تمام اہل اسلام سے اس معاہدہ کی پابندی کرائیں بلکہ اس لئے کہ یہی زہر بھری تحریر و تقریر سے اگر کسی سے تو کچھ لوگوں کو اسکی مخالفت پر آمادہ کریں اور ابھی کہ ایسا نہ ہو یہ لوگوں کا نام ان لوگوں نے "خدمت اسلام" اور "مسلمانوں کی خیر خواہی" رکھ چھوڑا ہے کہ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کونسا اسلام ہے کہ جس کی خدمت کے لئے یہ لوگ اٹھے ہیں اور مسلمانوں کی وہ کونسی جماعت ہے کہ جسکی خیر خواہی کے لئے وعوی ان کی زبانوں پر ہیں۔

سکھوں اور ہندوؤں کی جماعت میں بھی کچھ دشمنان ملک و قوم ایسے موجود ہیں جو اس معاہدہ کے راستے میں روڑے اٹکا رہے ہیں اور قدم قدم پر نئے نئے جھگڑے اور عجیب عجیب مسئلے پیدا کرکے کام کرنے والوں کی دشواریوں میں برابر اضافہ کر رہے ہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ ہمیں ان سے کچھ کہنے کا زیادہ حق حاصل نہیں ہے یہ معاہدہ فی الحقیقت ترقی کے میدان میں ایک دوڑ ہے جس میں ہندوستان کی تمام مختلف قومیں دوڑ رہی ہیں اور گھوڑ دوڑ میں ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ اپنے گھوڑے کو چھوڑ کر سوار دوسرے کے گھوڑے کو ایڑ لگائیں یا چابک پر چابک جمائیں ان کی جماعتوں میں ان کو پھیر لگانے والے بہتیرے موجود ہیں اور نہ جب ضرورت اپنی کوششوں سے اپنے گھوڑوں کو تیز کرسکتے ہیں جیسا کہ کہا ہے وہ اپنے ہمقوموں سے کہتا ہے اور اس قطعہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ کچھ ہی نہیں کہتا ہے کہ "یہ میرا نہ تیرا" یا یہ ہی میرا اور وہ ہی میرا" اسلامی سیاست کے اصول نہیں ہیں اسلام نے جو سیاست ہمیں سکھائی ہے وہ اس "من و تو" کے جھگڑوں سے بہت زیادہ بلند ہے اور وہ یہ ہے کہ سب کچھ تیرا اگر تو میرا" ہم اپنا سب کچھ دیکر بھی ہندوؤں اور بھائیوں کو اپنا یا اپنا نہ سہی کم از کم اسلام کی راہ اور ہی خواہ بنا سکیں تو یہ انتہائی سیاسی کامیابی اور حقیقی معنوں میں ہماری فتح ہے کونسل کی کرسیاں تخت طاؤسی نہیں ہیں کہ ان پر بیٹھتے ہی ہندوستان کی زمام حکومت ہمارے ہاتھوں میں آجائے گی پھر ایک ایک کرسی کے لئے لڑا جھگڑا آخر کیا معنے رکھتا ہے حقیقی قوت نہ تو اسمبلی اور کونسل کے اندر اٹھے ہوئے ہاتھوں میں اصلی قوت کا سرچشمہ ہمارے دل ہے اگر وہ حق و صداقت سے لبریز ہوں تو دنیا میں آجتک کوئی جابر و ظالم سے ظالم حکومت بھی اپنی تمام مادی قوتوں کے باوجود حق و صداقت پر غالب نہیں آسکی ہے اور صفحہ دنیا سے حق کو نہیں مٹا سکی ہے اندآج ہی قوانین الٰہی بالکل

دہی ہیں جواب سے ہزاروں سال پیشتر تھے نہ غالب ہے اور نہ اس کے قانون اگر اس پر ہمارا ایمان ہو اگر حقیقی معنوں میں ہم مسلمان ہوں تو پھر نہ ہیں اگریزی کی حکومت سے کوئی خوف ہو سکتا ہے اور نہ مہندو راج سے کوئی اندیشہ ہر حکومت اور ہر راج کو دارالحرب یا "اسلام راج" بنا پڑے گا اگر اسے اپنے نیام میں رہنا ہے اور کوئی حکومت ہرگز ہرگز قائم نہیں رہ سکتی اگر اس کی بنیاد حق و انصاف پر نہ ہو ہمیں فی الحقیقت مہندوؤں یا سکھوں یا انگریزوں سے اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے دلوں کی ان شیطانی وسوسوں سے حفاظت کرنے کی ضرورت ہے کہ مہندو یا سکھ یا انگریز یا کوئی فیر اللہ طاقت ہمیں کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے ہمیں اپنے اس ایمان اور اس اعتقاد کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کہ حق کو کوئی طاقت فنا نہیں کر سکتی اور اسلام عین صداقت ہے ہم سے خدائے پاک کا وعدہ ہے کہ لا تھنوا و تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین ہو تم ڈرو نہیں اور رنجیدہ نہ ہو تم ہی سب پر غالب رہو گے اگر تم ایماندار ہو۔

کونسل اور اسمبلی کی کرسی یا سرکاری دفتروں کی ملازمت منفعت بخش اور آرام دہ چیزیں ہوں لیکن یہ بڑی چیزیں نہیں ہیں بڑی چیز ایمان کی قوت ہے اور اگر ہم اس دنیا میں معزز و سربلند بلکہ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو جس طرح ہو سکے اس قوت کو حاصل کرنا چاہیے اس سے پہلے صرف کونسل کی کرسیاں نہیں بلکہ شاہی مسند و تخت ہمارے قبضہ میں مدتوں رہ چکے ہیں لیکن دنیا نے یہ تماشہ دیکھ لیا کہ قوت ایمانی کے بغیر دسلطان محمود غازی تخت و تاج کی حفاظت کر سکے اور نہ اورنگ زیب علیہ الرحمۃ اسد کا قانون ہمارے لئے بدل نہیں سکتا اور وہ یہ ہے کہ الملک زمین کے تارث وفتر اور کرسی والے نہیں بلکہ اس کے نیک بندے ہوا کرتے ہیں جو اس کی زمین کو فتنہ و فساد سے پاک کریں جو ظلم و عدوان کو جڑ و بن سے اکھیڑ کر پھینکتے اور جو اس کے بندوں کی خدمت میں بلا امتیاز مذہب و ملت زیادہ سے زیادہ مصروف و منہمک رہیں ہم بھائی پرمانند اور ڈاکٹر مونجے کے تخلیے رد کی پرزے پر پھر و سارنے کے لئے تیار ہیں اور تمام تر کوشش صرف اس پر صرف کر رہے ہیں کہ کسی طرح وہ یہ لکھ دیں کہ بنگال اور پنجاب میں ہمیں اکیاون کرسیاں مل جائینگی لیکن افسوس کہ خدائے قادر و توانا کی اس تحریر پر کوئی بھروسا اور کوئی اعتماد نہیں ہے کہ اگر ہم ایماندار ہیں تو ہمیں سب پر فائق رہیں گے کیونکہ ہی وہ ہمارا دین اسلام ہے جس کے بلند بانگ دعووں سے ہم نے جنچ جنچ کر دنیا کو سر پہ اٹھا رکھا ہے؛ اور کیا اسد کے کلام اور اسد کے وعدوں کی اس سے زیادہ کوئی اور توہین ہو سکتی ہے؟

طلب حقوق کی لعنت اسلام کی تعلیم نہیں ہے یہ سبق ہم نے مغرب سے سیکھا ہے کس قدر عجیب بات ہے کہ ہم دوسروں سے حق مانگتے پھرتے ہیں کیا اس کے صاف اور صریح معنے یہ نہیں ہیں کہ ہمارے پاس حق نہیں ہے" ہم تو تمام دنیا کو حق دینے اور ظالموں اور غاصبوں سے لوگوں کے حق دلانے کے لئے نکلے تھے یہ کیا ہوا کہ آج خود ہمارے اپنے خزانے خالی ہو گئے اور ہم دوسروں کے آگے اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہیں کہ وہ ہمیں حق دیدیں آخر اسلام سے بہتر و برتر وہ کونسا دین ہے کہ جس کی ہمیں تلاش و جستجو ہے اور جس کے لئے ہم کبھی مالوی جی کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور کبھی سر سیموئیل ہور کی خدمت میں آداب بجا لاتے ہیں؟

حقوق طلبی کا نتیجہ کبھی باہمی نفرت و عناد کے سوا اور کچھ نہیں نکلا کرتا اور ایسے میثاق ناموں کی تم کر جن پر فریقین نے ایک آپس حق پر لڑنے اور جھگڑنے کے بعد دستخط کئے ہوں بہت ہی تھوڑی ہوا کرتی ہے یہ انسانی فطرت ہے کہ ہم ہماری مصیبت کے وقت جو چیز زیادہ ڈال کر حاصل کر لی گئی اس کے واپس لینے کے لئے ہم ہر وقت مضطر و بیقرار رہیں اور یہ بھی انسانی فطرت ہے کہ ہمیں ہر اس شخص سے نفرت ہو جائے کہ جو کسی نازک موقع پر دباؤ ڈال کر ہم سے کوئی چیز لیتے ہندو ہوں یا مسلمان اور عیسائی ہوں یا سکھ ہر حال انسان ہیں اور معاہدہ کی تکمیل کے بعد ہر نفرت خوردہ فرقہ کو رات دن یہی فکر لگی رہے گی کہ جس قدر جلد ممکن ہو کوئی ہوئی چیز واپس لے لے یہی نہیں بلکہ یہ فکر ہی ہوگی کہ صرف اپنے اسی "حق" کی بازیابی پر قناعت نہ کی جائے بلکہ ممکن ہو تو اس سے کچھ زیادہ حاصل کر لیا جائے اور ظاہر ہے کہ اس طرح کشمکش اور فساد کی بنیاد ہر دستور موجود رہتی ہے حقیقی اتحاد صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب ہر فرقہ زیادہ سے زیادہ لینے کی نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ دینے کی کوشش کرے تاریخ ہمیں بتا رہی ہے کہ مسلمان اس وقت میں بھی کہ جب ان کے پاس نہ تعداد کی قوت تھی اور نہ دولت والی کی ایسا کر چکے ہیں کاش وہ پھر اسی آزمودہ کو آج بھی دہراتے اور سادہ کاغذ مہندوؤں اور سکھوں کے سامنے رکھ کر کہدیتے کہ جو تمہارا جی چاہے وہ لکھ لو ہمیں امن و صلح کی خاطر ہر شرط منظور ہے لیکن ایسا تو وہی لوگ کر سکتے ہیں کہ جن کے پاس ایمان و یقین کی قوت موجود ہو!


# مرقاۃ العربیہ

ایک عرصہ سے یہ غلط خیال قائم ہو گیا ہے کہ عربی کا حاصل کرنا مشکل ہے **مرقاۃ العربیہ** اسی خیال کو دور کرنے کے لئے لکھی گئی ہے لائق مصنف نے

مضامین کی ترتیب اس خوبی سے قائم کی ہے کہ

سمجھدار آدمی استاد کے بغیر مرقاۃ العربیہ سے عربی سیکھ سکتا ہے

تمام کتاب میں کوئی بات ایسی نہ لکھی جس کے متعلق پہلے کچھ نہ بتا دیا گیا ہو ہر نئے عنوان کے لئے ایک نہایت سہل اور صاف الفاظ میں قاعدہ کا ذکر ہے اور سبق میں بہت سی مثالوں سے اس قاعدہ کی تشریح ہے غرض قوی امید ہے کہ جو شخص اس کو شوق سے پڑھے تو چھ ماہ کے اندر مہارت پیدا کر سکتا ہے

منیجر حمیدیہ بکسیلر دہلی سے منگائیے قیمت ہر حصص عہ

# استبداد اور اس کے نتیجے

(پروفیسر ہادی شاہجہانپوری)

علماء اور حکماء کی توجہ سے "سیاست" اب ایک باقاعدہ علم بن گئی ہے اب کوئی ایسی قوم دنیا میں اطمینان اور خوشحالی کی زندگی بسر نہیں کر سکتی کہ جسے سیاست سے کوئی واقفیت اور کوئی دلچسپی نہ ہو شطرنج کے بساط پر لکڑی کی باہمی دانت کے مہروں کو حرکت دے دیکر اپنی سیاسی قابلیتوں کے اظہار کا زمانہ اب گذر چکا ہے اب دنیا میں کشمکش حیات کا مدار دورہ ہے اس میں وہی قومیں زیادہ کامیاب رہتی ہیں جن کے افراد علم سیاست کے بہتر ماہر ہوں۔ انگریزی میں اس موضوع پر اچھی سے اچھی صدہا کتابیں موجود ہیں لیکن بدنصیبی سے اردو کا دامن ابھی تک اس "کل حیات" سے خالی ہے جناب مولوی عبدالہادی خاں صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے عربی کی ایک کتاب "طبائع الاستبداد و مصارع الاستعباد" سے علامہ عبدالرحمٰن کواکبی عراقی کے خیالات کا ترجمہ کر کے ہمیں مستفید ہونے کا موقع دیا ہے۔

فی الحقیقت علامہ موصوف کے یہ مضامین "ک" کے نام سے مصری اخبارات ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئے تھے جبکہ عباس حلمی پاشا خدیو مصر تھے اب ان سب کو جمع کر کے مصنف کی نظر ثانی کے بعد کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے مصنف کا یہ خیال کہ تاریکی کا ذکر روشنی کے تصور سے ہمیں آشنا کر دیا کرتا ہے بہت ہی صحیح ہے "تعرف الاشیاء باضدادھا" اور اس بنا پر استبداد کا ذکر کہ جسکے معنی کسی جماعت کے لئے اس کی مرضی کے خلاف انتظام کرنا ہیں فی الحقیقت صحیح طریقہ سیاست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

علم سیاست بہت وسیع علم ہے اور بہت سی دقیق و لطیف قسام پر منقسم ہے جس طرح یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص اس علم کی تمام شاخوں اور تمام مزدعات پر حاوی ہو اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کسی شخص کو اس علم سے ادنیٰ واقفیت ہی نہ ہو۔ دنیا کی تمام متمدن اور مہذب قوموں کے اندر ہر وقت اور ہر ملک میں وقتاً فوقتاً ایسے علماء پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے علم سیاست پر خامہ فرسائی کی ہے عموماً مؤرخ اختلاف ادب اور قانون کے ساتھ اس کے مباحث کا بھی ذکر کیا گیا ہے خالص علم سیاست پر مستقل مین میں بہت کم ہیں اسلامی دماغ و عمدہ کے سوا کسی اور قوم نے اپنا کوئی علمی سرمایہ نہیں چھوڑا ہے جمہوریت پسند رومیوں کے علاوہ دیگر اقوام کی جو تالیفات ہیں وہ یا تو علم سیاست اور علم اخلاق کا مجموعہ ہیں جیسے افلاطون اور ارسطو کی حکیم گریگوری کے بعض رسائل یا مذہب و سیاست کا مجموعہ ہیں جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نہج البلاغت اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الخراج وغیرہ۔

قرون وسطیٰ میں علمائے اسلام کے سوا اور کسی قوم کی کوئی تالیف اس موضوع پر موجود نہیں ہیں۔ بعض علماء نے اخلاق و سیاست کو ملا کر لکھا ہے جیسے امام فخر الدین رازی، محقق نصیر الدین طوسی امام غزالی اور عراقی وغیرہ اور یہ ایرانی طریقہ ہے بعضوں نے سیاست و ادب کو ملا کر لکھا ہے جیسے ابو العلاء معری اور متنبی اور یہ عربوں کا طریقہ ہے بعضوں نے تاریخ و سیاست کو ملا کر لکھا ہے جیسے ابن خلدون اور ابن بطلوطہ یہ مغرب کا طریقہ ہے۔

متاخرین اہل یورپ نے اس فن کو بہت وسعت دی ہے خوب خوب طبع آزمائیاں کی ہیں حتیٰ کہ بعض نے تو ایک ایک موضوع پر ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔ پھر سیاست کی ہر شاخ کو ایک دوسرے سے نمایاں کر کے ریاست عمومی سیاست خارجی، سیاست داخلی، سیاست انتظامی، سیاست اقتصادی اور سیاست قانونی وغیرہ کو ایک دوسرے سے بالکل جدا اور علیحدہ کر کے لکھا ہے پھر انھیں میں نے ہر ایک کو مختلف مباحث اور متعدد درجات پر تقسیم کر کے ہر ایک کے متعلق تفصیل و تشریح کی ہے۔

متاخرین اہل مشرق میں ترکوں میں ایسے بہت سے علماء گذرے ہیں جنہوں نے تنہا علم سیاست پر یا کسی دوسرے علم کے ساتھ اس کو شامل کر کے مستقل تالیفات کی ہیں جیسے جودت پاشا، کمال بک، سلیمان پاشا اور حسن فہمی پاشا وغیرہ عربوں میں ایسے علماء بہت کم ہوئے ہیں اور جو ہیں ان کی تحریرات علم پر بہت کم ہیں اور جس قدر ہیں وہ بھی کچھ بہت زیادہ قابل توجہ نہیں ہیں، رفاعہ بک، خیر الدین پاشا تونسی، احمد فارس شدیاق سلیم بستانی اور صنوع وغیرہ ان لوگوں میں ہیں جن کا اس ضمن میں ذکر کیا جا سکتا ہے

ہندوستان میں جہاں تک ہم کو معلوم ہے اردو میں اس قسم کی تالیفات مفقود ہیں ہندوؤں نے بیشک اس موضوع پر علم الہٰیات سے جس میں غالباً انکا رسچ بیش بیش ہیں۔ گاندھی جی، تلک، آنجہانی، آر بندو گھوش، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا محمد علی مرحوم نے اس موضوع پر لکھا ہے لیکن ان سب لوگوں کی تحریرات بیجز مولانا ابوالکلام آزاد کے یا تو بنگالی مرہٹی اور گجراتی میں ہیں یا انگریزی میں اسلئے مسلمانوں کا بہت بڑا طبقہ جو صرف اردو جانتا ہے اس علم سے قطعاً نا آشنا ہے۔

آج ملک جن حالات سے گذر رہا ہے اسنے اردو میں بھی کسی نہ کسی حد تک اس قسم کا مواد مہیا کر دیا ہے تاہم ابھی اس سب سے زیادہ اہم موضوع پر کچھ بھی نہیں لکھا گیا ہے کہ مشرق کا مرض کیا ہے اور اس کا علاج کیونکر ہوا۔

سیاست کی اس تعریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ سیاست جماعتوں کے مختلف حالات کا عقل و حکمت کے مطابق بندوبست کرنے کا نام ہے، استبداد و مستبد کے حالات کا خود بخود بندوبست کرنا، کی بحث لامحالہ سب سے پہلی اور سب سے ضروری بحث ہو جاتی ہے۔ چیزیں اپنی ضد کے ذریعہ سے بہ آسانی شناخت میں آجاتی ہیں بدی کا ذکر کر کے ہر نیکی کی معنوی لوگوں کے ذہن نشین کرا سکتے ہیں اور تاریکی کا بیان کر کے روشنی کا تصور دلانا بہت آسان ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس بحث پر کچھ لکھنے والے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے وہ اس امر کو تفصیل سے بیان کرے کہ استبداد کیا چیز ہے؟ اسکے اسباب کیا ہوتے ہیں اس کی علامات کیا ہیں اس کی شناخت کیا ہے اس کا اثر کیا ہے اس سے کیا کیا نقصانات ہوتے ہیں انسان کا علاج کیا ہے اور سیاست کی یہ تمام ابحاث علم

ہو جانے کے بعد ہر شخص خود ہی سمجھ سکے گا کہ عملہ سیاست کیا چیز ہوتی ہے ان میں سے ہر موضوع بہت زیادہ تفصیل کا محتاج ہے اور بعض مستقل تالیف چاہتے ہیں۔

بہرحال یہ مسائل من حیث المجموع بہت سے ضمنی اور فروعی مسائل پر مشتمل ہیں جن میں سے بعض اصولی امور پر آئندہ گفتگو کی جائے گی مثلاً یہ کہ استبداد کیا ہوتا ہے؟ مستبد یعنی استبداد کرنے والا ڈرتا کیوں ہے؟ مستبد کی رعایا بزدل کیوں ہو جاتی ہے؟ استبداد کا مذہب پر کیا اثر ہوتا ہے علم پر کیا اثر ہوتا ہے؟ شرافت پر دولت پر اخلاق پر ترقی و تربیت پر کیا اثر ہوتا ہے؟ مستبد کے سب سے بڑے مددگار کون لوگ ہوتے ہیں؟ کیا استبداد کو برداشت کر لینا چاہیے استبداد سے رہائی کیونکر ممکن ہے؟ استبداد کا مقابلہ کس چیز سے کیا جائے وغیرہ۔

اس سے قبل کہ موضوعات مذکورۃ الصدر کی تفصیل کی جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ غور و فکر کرنے والوں نے مختلف لحاظ سے استبداد کے متعلق جو رائیں ظاہر کی ہیں ان کا ذکر کر دیا جائے اس قسم کی تلد رائیں اگرچہ ایک دوسرے سے ملتی جلتی اور الفاظ میں مختلف کیوں ہیں کہ جس نے اپنے نقطۂ نظر کے مطابق جو کچھ سمجھا اس کو ادا کر دیا مگر مفہوم سب کا بالکل ایک ہے۔

(۱) برسٹ کہتا ہے کہ مشرق کی بیماری ایک قوت ہے اور اس کا علاج مقاومت ہے۔ سیاشی نس کہتا ہے کہ مشرق کی بیماری لوگوں کو غلام بنانا ہے اور اس کا علاج آزادی کا حصول ہے۔ ہیگیل کہتا ہے کہ بیماری خلط بے قدرت ہونا اور اس کا علاج انصاف حاصل کرنے پر اتفاق رائے ہے۔ فانونی آدمی کہتا ہے کہ بیماری قانون سازی پر فوقیت قانون کی غلبہ اور علاج قانون سازی کا وقت لفاذ پر غلبہ ہو جانا ہے۔ مذہبی آدمی کہتا ہے کہ بیماری اللہ کے ساتھ غیر اللہ کا جبر و قدرت میں شریک کرنا اور اس کا علاج اللہ کو یکتا سمجھنا ہے مگر یہ تمام علمی پہلو سے ہیں عملی لحاظ سے ذلت کو گوارا نہ کرنے والوں کا مقولہ ہے کہ بیماری لوگوں کا غلام بنانا اور رکھنے میں ٹوٹی ڈالی لینا ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ ذلت سے انکار کر دیا جائے۔ ولیم آڈن کہتا ہے کہ بیماری یہ ہے کہ لوگوں پر حکومت بری خاص کی جائے اور اس کا علاج یہ ہے کہ منکرین کو ذلیل کیا جائے۔ سنجیدہ آدمی کہتا ہے کہ بیماری یہ ہے کہ حکام بلا کسی روک ٹوک کے جو اور اس کا علاج یہ ہے کہ ان کو سخت ترین پابندیوں سے مقید کر دیا جائے۔ ہر منٹے والا کہتا ہے کہ بیماری یہ ہے کہ انسان کو نوکری کی بیماری ہو اور اس کا علاج یہ ہے کہ انسان کو نوکری کے بغیر موت بیماری ہو جائے۔

استبداد کیا ہے؟ یہ کہ اوتار ان امور میں جن کے متعلق اسے مشورہ کی ضرورت ہو صرف اپنی رائے اور اپنی مرضی کے مطابق عمل کرے۔ استبداد کا لفظ عام طور پر جب استعمال کیا جاتا ہے اس سے حکومت کا استبداد مراد ہوتا ہے کیونکہ یہی استبداد انسان کو سب سے زیادہ بدنصیب اور بدبخت بنا دیتا ہے۔ مذہبی علماء کا استبداد یا کسی ایک قسم کی آبادی کا استبداد دوسری آبادی پر جیسے کہ اعلیٰ ذات کے مندرجات کا اچھوت قوموں کے ساتھ وہ صرف مجازاً استبداد کہا جاتا ہے مگر علمائے سیاست کے نزدیک استبداد کے معنے یہ ہیں کہ ایک فرد یا کوئی بڑی جماعت کسی قوم کے حقوق میں اس طرح دست اندازی کرے کہ اس کو باز پرس کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

استبداد سے جو آثار و نتائج مرتب ہوتے ہیں اس کے لحاظ سے استبداد کو ظلم، تسلط تحکم اور غلام بنانا بھی کہہ دیتے ہیں اور اس کے مقابل حالات کے لئے قانون محفوظ

محترم قارئین جس مشترک اور حیات طیبہ وغیرہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں استبداد کرنے والے کو خود رائے حاکم، حاکم مطلق، ظالم اور جابر کہتے ہیں اور اس کی مقابل حکومت کو حکومت عادلہ، حکومت مسئولہ، حکومت مقیدہ اور دستوری حکومت کہتے ہیں۔

مستبد کی رعایا کو غلام، ذلیل، حقیر اور حشرات الارض کہہ دیتے ہیں اور اس کے مقابل کے لئے ذلت کو گوارا نہ کرنے والے آزاد اور زندہ کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

استبداد کی مذکورۃ الصدر تعریف تو مرادف و مقابل الفاظ کے ذریعہ تھی استبداد کی اپنے اوصاف کے لحاظ سے تعریف یہ ہے کہ استبداد حکومت مطلقہ کی ایسی حالت کو کہتے ہیں جبکہ وہ اپنے محکوموں کے ساتھ جیسا برتاؤ جی چاہے ویسا برتاؤ کرے نہ اس کو کسی باز پرس کا کوئی خطرہ ہو اور نہ کسی جواب دہی کا کوئی ڈر ہو۔

استبداد کا باعث یہ امر ہوا کرتا ہے کہ حکومت کو اپنے اعمال و افعال کسی قانون کسی رواج یا قوم کی مرضی کے مطابق کرنے پر کوئی مجبوری نہ ہو وہ ان تمام پابندیوں سے بالکل آزاد ہو خود رائے اور مطلق حکومت کہلاتی ہے جبکہ کہتا ہے کہ بیماری خلط بے قدرت ہونا اور اس کا علاج انصاف حاصل کرنے پر اتفاق رائے ہے۔ فانونی آدمی کہتا ہے کہ بیماری قانون سازی پر فوقیت قانون کی غلبہ اور علاج قانون سازی کا وقت لفاذ پر غلبہ ہو جانا ہے۔ مذہبی آدمی کہتا ہے کہ بیماری اللہ کے ساتھ غیر اللہ کا جبر و قدرت میں شریک کرنا اور اس کا علاج اللہ کو یکتا سمجھنا ہے مگر یہ تمام علمی پہلو سے ہیں عملی لحاظ سے ذلت کو گوارا نہ کرنے والوں کا مقولہ ہے کہ بیماری لوگوں کا غلام بنانا اور رکھنے میں ٹوٹی ڈالی لینا ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ ذلت سے انکار کر دیا جائے۔ ولیم آڈن کہتا ہے کہ بیماری یہ ہے کہ لوگوں پر حکومت بری خاص کی جائے اور اس کا علاج یہ ہے کہ منکرین کو ذلیل کیا جائے۔ سنجیدہ آدمی کہتا ہے کہ بیماری یہ ہے کہ حکام بلا کسی روک ٹوک کے جو اور اس کا علاج یہ ہے کہ ان کو سخت ترین پابندیوں سے مقید کر دیا جائے۔ ہر منٹے والا کہتا ہے کہ بیماری یہ ہے کہ انسان کو نوکری کی بیماری ہو اور اس کا علاج یہ ہے کہ انسان کو نوکری کے بغیر موت بیماری ہو جائے۔

استبداد کیا ہے؟ یہ کہ اوتار ان امور میں جن کے متعلق اسے مشورہ کی ضرورت ہو صرف اپنی رائے اور اپنی مرضی کے مطابق عمل کرے۔ استبداد کا لفظ عام طور پر جب استعمال کیا جاتا ہے اس سے حکومت کا استبداد مراد ہوتا ہے کیونکہ یہی استبداد انسان کو سب سے زیادہ بدنصیب اور بدبخت بنا دیتا ہے۔ مذہبی علماء کا استبداد یا کسی ایک قسم کی آبادی کا استبداد دوسری آبادی پر جیسے کہ اعلیٰ ذات کے مندرجات کا اچھوت قوموں کے ساتھ وہ صرف مجازاً استبداد کہا جاتا ہے مگر علمائے سیاست کے نزدیک استبداد کے معنے یہ ہیں کہ ایک فرد یا کوئی بڑی جماعت کسی قوم کے حقوق میں اس طرح دست اندازی کرے کہ اس کو باز پرس کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

استبداد سے جو آثار و نتائج مرتب ہوتے ہیں اس کے لحاظ سے استبداد کو ظلم، تسلط تحکم اور غلام بنانا بھی کہہ دیتے ہیں اور اس کے مقابل حالات کے لئے قانون محفوظ

خود طائف ہو جانے یا غافل بنا دیئے جانے کی وجہ سے جب کبھی اس کو یہ اطمینان ہو جائے گا کہ اب کوئی اس سے باز پرس کرنے والا اور اس کے اعمال و افعال کی گرفت کرنے والا نہیں ہے وہ خدا استبداد اور خود رائی پر اتر آئے گی اور ایک مرتبہ استبداد میں مبتلا ہو جانے کے بعد استبداد کو کبھی ترک نہ کرے گی خصوصاً جبکہ اس کو باقاعدہ عسکری قوت اور قوم کی غفلت کی مدد بھی حاصل ہو کیونکہ یہی دونوں خصوصاً قوم کی جہالت ایک بڑی خطرناک اور ہولناک طاقت ہے

ابتدائے زمانہ سے لیکر آج تک کسی ذمہ دار اور قوم کے سامنے جوابدہ حکومت کو پچاس سال سے لیکر بڑی بڑی سو سال سے زیادہ مدت تک باقی رہنے کا موقع نہیں مل سکا۔ قبائلی حکومتیں جن کے افراد مختلف قبیلوں اور خاندانوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور خانہ بدوشی کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں شاذ و نادر ہی کبھی استبداد میں مبتلا ہونے پاتی ہیں کیونکہ اگر کبھی حکومت کی طرف سے استبداد کا ادنیٰ مظاہرہ ہوتا ہے جس سے ان کی آزادی کو خطرہ ہو قبائل کا شیرازہ منتشر ہو جاتا ہے اور جس کا یہاں سینگ سمایا ہے چلا جاتا ہے قبائلی حکومت کی بہترین مثال صحرائے عرب کے بدوی اور ہندوستانی سرحد کے وزیری اور مسعودی ہیں۔

حکماء اور خصوصاً متاخرین حکماء نے استبداد کو خوب اچھی طرح واضح کرنے کے لئے ایسے عجیب و غریب جملے استعمال کئے ہیں جن سے ایک بیوقوف سے بیوقوف شخص کی سمجھ میں بھی اچھی طرح آجاتا ہے کہ استبداد کیا ہے اور اس سے رہائی پانے کی کیا صورت ہے؟ بعض مقولے یہ ہیں:۔

مستبد لوگوں کے معاملہ میں ان کی مرضی سے نہیں بلکہ اپنی مرضی سے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ قانون سے نہیں بلکہ اپنی خواہشات کے مطابق حکومت کرتا ہے اور چونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں غاصب اور ظالم ہوں اسلئے کہ دوسروں کو میری مذمت پر ہمیشہ

بند کر دیتا ہے کہ وہ نہ کچھ بول سکیں اور نہ اپنے حقوق کا مطالبہ کر سکیں۔

مستبد حق از آزادی کا دشمن اور قاتل ہے۔ اور حق انسان کا آب ہے آزادی اس ہے۔ عوام لاوارث بچے ہیں جو سو رہے ہیں اور کچھ نہیں جانتے۔ علماء ان کے لائق بھائی ہیں اگر علماء ان کو سوتے سے جگائیں گے تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور اگر ان کو پکاریں گے تو وہ متوجہ ہو جائینگے۔

مستبد ایک انسان ہے اور انسان سے بھلائی اور برائی دونوں سرزد ہو سکتی ہیں یہ قوم کا فرض ہے کہ وہ بھلائی اور برائی میں امتیاز کرنے کے لئے مستعد رہے اور برائی کو برداشت کرنے سے صاف انکار کر دے اور استبداد کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار رہے صرف زبانی انکار ہوئی توجہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا عمل کا جذبہ ہی استبداد کو باز رکھنے کے لئے بہت بڑا عامل ہے۔

مستبد انسان ہے اور انسان چونکہ سب سے زیادہ کتے اور بکری سے مانوس ہوتا ہے اسلئے مستبد چاہتا ہے کہ اس کی قوم بکری کی طرح مسکین اور بے زبان اور کتے کی طرح چاپلوسی اور عجز کا اظہار کرنے والی ہو مگر قوم کا فرض ہے کہ وہ گھوڑے کی طرح رہے جب تک اس کی خدمت کی جائے وہ بھی خدمت کرے اور جب زیادتی کی جائے تو بدلگامی اور مئہ زوری کرنے لگے بھی نہیں بلکہ رعایا کو چاہئے کہ وہ اپنے مربتے کو پہچانے کہ آیا وہ مستبد کی خادم ہے یا مستبد اس کی خادم ہے تاکہ وہ مستبد سے خدمت لے سکے۔ ہمہار قوم استبداد کی مئہ زوری کو ایک ایسی لگام کے ذریعہ قابو میں رکھتی ہے جسے اپنے ہاتھ میں رکھنے کے لئے وہ مر جانے پر بھی تیار ہو جاتی ہے تاکہ استبداد کی مضرتوں سے محفوظ رہ سکے۔

اس قدر بیان سے یہ بات اجمالی طور پر بخوبی ذہن نشین ہو گئی ہوگی کہ استبداد کیا ہے آئندہ مباحث میں اسی اجمال کی تفصیل ہے۔


# کیا آپکو نماز پڑھنی آتی ہے

ضرور آئی ہوگی کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور نماز اسلام کا سب سے زیادہ ضروری فرض ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ آپ نماز کی حقیقت سے ناواقف ہوں آپ کو نماز کے فرائض و واجبات و سنن یا وہ چیزیں جو نماز کو معلوم ہو کہ نماز کی کس قدر تاکید کی گئی ہے اور عاشقان الٰہی کی نماز کیسی ہوتی تھی اگر یہ سب باتیں آپ کو معلوم ہو جائیں تو آپ نماز کے پابند ہی نہیں بلکہ نماز کے عاشق ہو جائینگے اس ضرورت کے لئے حسب ذیل کتابیں منگائیے انشاء اللہ ان کو پڑھ لینے کے بعد آپ نماز قضا کرنے پر قادر نہوں گے

## نماز کی حقیقت

پہلے تو یہ معلوم کیجئے کہ نماز ہے کیا چیز اس کتاب میں نماز کی حقیقت اور فلسفہ کا بیان کیا ہے کہ پڑھنے والے پر اس قدر اثر ہوتا ہے کہ مہوست ہو جاتا ہے اور خود بخود نماز پڑھنے کا دل خایق ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲

## ترغیب نماز

نماز کی حقیقت پڑھنے کے بعد اول تو آپ کو خود شوق ہوگا اس پر مزید تائید حق جل وعلا کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے اور وہ بھی ایسی کہ فضائل کو دیکھئے تو بجان اللہ ایک ایک نماز کے بدلہ میں ہزار ہزار نیکیاں اور غیر پابندی کی وعیدیں العظمۃ للہ عذاب سنکر روئینگے ٹھہرے ہوئے ہو جاتے ہیں تاکید نماز کے لئے یہ دو کتابیں پڑھنے کے بعد ترک نماز کی مجال نہیں رہتی۔ قیمت ۳

## نمازوں کا بیان

جب نماز پڑھنے کا دل شائق ہو جائیگا اور خدا کی وعیدوں سے دل لرزاں ہو پھر نماز کی ترکیب پڑھنے اور بچوں کو پڑھانے بڑوں کو سمجھانے تاکہ گھر کا گھر نمازی ہو جائے

اس کتاب میں نماز پڑھنے کی پوری ترکیب ہے قیمت ۳

## اغلاط نماز

جب نماز پڑھنے لگیں تو اس کے چھوٹے چھوٹے مسائل بھی معلوم کیجئے اس لئے کہ بعض اوقات بہت تھوڑی سی لغزش سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کتاب میں طہارت اور نماز کے تو قریب قریب تمام مسائل ہیں اور روزہ حج زکوٰۃ کے مسائل بھی لکھ دیئے ہیں تاکہ دوسرے ارکان سے بھی واقفیت ہو جائے بہت عمدہ کتاب ہے۔ قیمت ۲

## نمازیوں کی کہانیاں

نماز تو پڑھتے ہیں اس کے مسائل پر بھی عبور ہو گیا لیکن ذرا یہ تو دیکھئے کہ اللہ والے کیونکر نماز پڑھتے ہیں سبحان اللہ نمازیں ان کی تھیں اور وہ نمازیں دین و دنیا کی برتری دیتی تھیں دین ہی نہیں دنیا کے بھی ہزاروں فائدے اس میں مضمر ہیں یہ کتاب عورتوں کو ضرور پڑھائیے کیونکہ اس میں کہانیاں ہیں اس لئے عورتیں اونچے اس کو بہت شوق سے پڑھیں گی قیمت ۲ رب کتابیں اگر ایک ہی وقت منگائیں تو مجلد اور جلد کی قیمت نہیں لی جائیگی قیمت پانچوں مجلد علیحدہ علیحدہ ۱۲ تمام کتابیں حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

# ایستر

(ابن السبیل)

یہودیوں کے فسانوں کا مجموعہ جو بائبل کے نام سے مشہور ہے وہ ہندوستان کے تقریباً ہر بڑے قصبہ میں چند آنے پیسوں کو مل جائے گا شاید ہمارے بہت سے ناظرین کے پاس یہ مجموعہ ہو اور اس کو انھوں نے پڑھا بھی ہو کیونکہ بعض قصے دلچسپی سے خالی نہیں لیکن اگر کسی محترم القسمت کے پاس یہ مجموعہ نہ ہو تو میں رائے دوں گا کہ بہت نہیں دو چار آنے کی بات ہے جی کڑا کر کے خرید لیں اس میں بڑے مزیدار قصے ہیں اور اس سے سارے پیسے وصول ہو جائیں گے اسی میں ایک قصہ ایستر کے نام سے مشہور ہے جو پڑھنے کے قابل ہے لیکن اگر کوئی اب تک اس قصے سے بے خبر ہو تو میں آپ کی معلومات کے لئے اس کا مختصر خاکہ یہاں درج کئے دیتا ہوں۔

بودنہ پو کسی زمانہ میں ایران کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام تھا خشو یرش اس کا ہائے تخت تھا سوسا جس کو اب شوستر کہتے ہیں اور جس کو ایران کے لفظ میں محرف سے اوپر پاؤ کے اور آجکل یہی شہر ایرانی عربستان کا دارالحکومت ہے اس کی ایک ملکہ تھی نہایت حسین دوشیزہ اور ایک وزیر تھا ویسا ہی بدذات اور حرامزادہ جس کا نام ہامان تھا۔ ناظرین رہے کہ یہ نام کسی تاریخ کے صفحوں میں نہ تلاش کریں گے کیونکہ یہ قصہ ہے اور ضرور نہیں کہ جو نام قصہ میں ہوں وہ تاریخ میں بھی ہوں اور ہامان کے نام سے دھوکہ نہ کھائیے کہ یہ فرعون نالا ہامان تو نہیں۔ نہیں فرعون کا ہامان اور چیز ہے۔ وہ اصل میں مصریوں کا سب سے بڑا معبود ہامان یا امان تھا جس کو سیک ہامان یا سیبا کا ہامان بھی کہتے ہیں وہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور موخر الذکر کا وجود فرعون اپنے زمانہ میں اسی معبود سے صلاح و مشورہ لیا کرتا تھا یعنی اس دیوتا کے پروہت سے جو خود ہی اپنے وقت کا ہامان کہلاتا تھا خیر ملکہ کے حسن کو مشہور زمانہ کرنے کے لئے بادشاہ کو ضبط سا یاد اس کو بے پردہ مجمع عام میں آنے کا حکم دیا وہ بیچاری حیا و شرم کے مارے انکار کر بیٹھی بادشاہ نامراض ہوا ملکہ کے اقبال میں گہن لگا اور اس کی جگہ حرم میں ہی ایک دوسری داخل ہوئی یہ وہی ہے جس کے نام پر بائبل میں کتاب کا عنوان ہے یعنی ایستر یہودن اور ہامان جیسوں کا پکا دشمن تھا وہ اس فکر میں لگا ہوا تھا کہ بادشاہ کی سلطنت کے تمام یہودیوں کا ایک مقررہ دن میں قتل عام کرائے ایستر نے بادشاہ کے دل پر قبضہ کر لیا تھا محبت کا عالم ہی ایسا ہے اگرچہ بادشاہ اندر اندر دونوں ہم مذہب تھے مگر ایستر کے آگے کچھ پیش نہ گئی نتیجہ یہ ہوا کہ میں ہامان کو آخر کار پھانسی دی گئی اور اسی روز مقررہ کو یہودیوں نے بادشاہ کی ہم مذہب رعایا کی ایک ہزار کی تعداد میں قتل عام کر دیا یہودی اب تک اس دن کی عید مناتے ہیں اور یہ ایستر کا دن کہلاتا ہے بغداد میں جس ان کے اس جشن میں شریک ہوا تھا اور اسی قصہ کو میں نے ان کی زبانی سنا تھا جو شاید اسی طرح یا مثل میں ہو اور اس مبارک دن کا نام یہودیوں میں ایسا مبارک ہے جیسے ہمارے یہاں فاطمہ کا کہ زیادہ تر عورتوں کا نام اسی نام پر رکھا جاتا ہے خیر یہ تو ایک پرانا فرسودہ قصہ ہے اب میں تم کو ایک ایسا نیا اور سچا قصہ سناتا ہوں۔

(۲)

تم نے شاید جلجہ کا نام سنا ہوگا نہ گل عنبر کا نہ شہر زنگا کا یہ کردستان جنوبی کے بہت چھوٹے چھوٹے قصبے ہیں مگر شاید ستانیہ کا نام سنا ہوگا تو بس سمجھ لو کہ سلیمانیہ کا یہ ایک ضلع ہے جو اس کے جنوب میں سرحد ایران کے قریب واقع ہے جلجہ کو گل عنبر ہی کہتے ہیں پہلا نام عجب جاگا پگا ڑا ہوا ہے اور گل عنبر اس کے معنی معلوم ہی ہیں تو عجب جاگل عنبر اسم با مسمّٰی ہے یہ نہایت زرخیز وادی ہے جس کا نام دشت شہرزور ہے واقع ہے اس میں کثرت سے میوے کے باغات ہیں اور ایسے گلاب خودرو لالہ اور ریحان سال بھر میں بجز ۳ ماہ جاڑے کے جب یہاں ہلکی برف پڑتی ہے باقی سال کا موسم نہایت خوشگوار رہتا ہے میدان میں ہر طرف قدرتی سوتے پھوٹے ہوئے ہیں میدان کے ایک طرف ایک سر بفلک کوہ ہے جس کا نام ہے اورامان اس میں تقریباً ساری گرمی برف جمی رہتی ہے جلجہ سے اس کا منظر نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور یہی کوہ جلجہ اور ایران کے درمیان حد فاصل ہے میں اس پہاڑ پر اکثر شکار کھیلنے جایا کرتا تھا۔ کبک۔ بلنگ کوہستانی بز اور ہرن اور ایک بار تجربہ سے بھی سابقہ پڑا اور بعض میری گولیوں سے مجروح اور مقتول بھی ہوئے اورامان پر چڑھکر دیکھو تو شہرزور کا میدان ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک بڑی چوڑی جھیل اور اس کی ناہموار زمین جیسے پانی کی لہریں مارتا ہوا اور اس میں جا بجا میووں کے باغات اور قصبے جیسے جھیل کے اندر جزیرے اسی اورامان کے دامن میں ایک چھوٹا سا گاؤں ایک برے میں واقع ہے جس کا نام بہارہ ہے میں نے خصوصاً اس کا ذکر اس واسطے کیا ہے کہ اس کا تعلق میرے قصہ سے زیادہ ہے۔

جس زمانہ میں سیدوں یعنی اولاد بنی فاطمہ پر امویوں اور عباسیوں کے دست بیداد سے مصیبتیں برپا تھیں تو یہ غریب بین کردستان ایران ترکستان اور افغانستان کے پہاڑوں کے درمیان میں غیر قوموں کے درمیان جا کر بس جاتے تھے جہاں تک خود اپنی قوم کے حکام کا ہاتھ نہ پہنچ سکتا تھا وہیں وہ شادیاں لیتے تھے اور ان کی اولاد مامنوں کے گھر میں رہکر انھیں کی زبان اور رسم لیتے اختیار کر لیتی تھی جن کو یہاں ہی پناہ نہ ملتی تھی وہ بیچارے ہندوستان بھاگ جاتے یا جزائر میں پناہ لیتے اور وہاں کے امرا و سلاطین ان کے اولاد رسول ہونے کے سبب ان کی حرمت کرتے اس طرح سید دنیا کے ہر حصہ میں پہنچے اور اسلام کے پھیلنے کا ایک سبب ان سیدوں کی خانہ بدوشی میں مضمر ہے یعنی خدا کو اپنا کام اس طرح لینا منظور تھا اسی طرح یہ قبیلے جو اپنے کو اولاد رسول بتاتے ہیں کردستان کے گمنام کوہوں میں آباد ہیں اور اورامان کے دشوار گذار قطعوں کے دیہاتوں میں بھی انھیں کا وجود ہے یہ انھیں کا طفیل ہے کہ کردوں میں اسلامی چرچا باقی ہے "بہارہ" کے سید جن کی اولاد ہیں وہ اپنے وقت کے بہت پہنچے ہوئے بزرگ ہوئے ہیں چنانچہ کردوں تک ان کے سر کی قسم کھاتے ہیں مثلاً جلجہ کا کرد جب قسم کھاتا ہے تو کہتا ہے "بسر شیخ ہورامان" یہ لوگ اصاحب سلسلہ

اور طریقت ہیں اور ہمارے ہموطن اس کو سنکر تعجب کریں گے کہ ہم نے طریقت ہندوستان کے نقشبندیوں سے ملا تے ہیں اور اپنے شیخ کا پورا نام شیخ احمد سرہندی بتاتے ہیں ان کے پاس میں نے سرہندی رحمہ اللہ کے ملفوظات بھی دیکھے اور میرزا عبدالغفار بیگ کا سوانحی کلام جسکو وہ بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ میرا تعلق ان خاندانوں سے فطری طور سے زیادہ تھا اول تو یہ کہ میں خود مسلمان تھا دوسرے یہ کہ میں دوسرے حکومت سیاسی سے میرا تعلق تھا اور ان لوگوں کی زیادہ تر حاجتیں کتاب روز مرہ اوقاف کا تعلق حکومت سے تھا موجودہ سجادہ نشین ایک نہایت درویش صفت ہیں ان کا نام ہے شیخ علی حسام الدین مجھ سے ان سے خط و کتابت تھی اور ان کے اکثر خطوط اب تک میرے پاس بطور تبرک اور یادگار کے رکھے ہیں انھیں کے والد اس جنگ میں روس کے خلاف اپنے ہزاروں مریدوں کے ساتھ جاکر جہاد میں شامل ہوئے۔ شیخ علی حسام الدین کے ایک چھوٹے بھائی شیخ نورالدین ہیں اگرچہ انھیں کی طرح نہایت مصلحت اور نیک آدمی ہیں مگر ان سے زیادہ خوش اخلاق وجیہہ اور خوبصورت میں یوں تو شیخ کے تمام خاندان بلکہ اطراف کے سب کردوں کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ ان خانہ تمام آفتاب است مگر شیخ نورالدین ان سب میں زیادہ جوان رعنا اور میرے پکے دوست ہیں ایک گھڑی کا تحفہ جس پر ان کا نام کندہ ہے میرے پاس ہمیشہ بطور یادگار موجود ہے جس وقت میں پہلے ان سے ملا تھا ان کی عمر کوئی پچیس چھبیس سال کے درمیان تھی۔

(۳)

جلجہ اور اطراف جلجہ میں دو قسم کے لوگ آباد ہیں ایک چادر نشین یعنی خانہ بدوش جو زیادہ تر جادہ قبیلہ کے لوگ ہیں دوسرے شہری اور فلاح یعنی کسان قبائل رئیس اور حاکم سیاسی عموماً شہر کے میدان میں ان چادر نشین قبائل کے درمیان گشت کیا کرتے اور تکالیف تعاون کا بروپیگنڈا کرتے کیونکہ ان کے برسر پرخاش ہوئے ہر تمام ضلع کا امن موقوف رہتا شہر میں جو قضیے اور معمولی جھگڑے وغیرہ ہوا کرتے ان کی خبر موجودگی میں میں ان کو چکاتا ایک روز سلیمانیہ کی ڈاک میں مجھے ایک عرضی ملی جس کو سلیمانیہ کے ایک کردنے دیا تھا مگر مدعا علیہا جلجہ کی تھی اس واسطے اس کے مضامین تحقیقات کرنے کے لئے یہ عرضی یہاں بھیجدی گئی تھی سلیمانیہ کا کرد یوں عرض گذار تھا کہ اس کی بیوی جو جلجہ کے ایک یہودی کی لڑکی ہے وہ خود بخود مسلمان ہوگئی تھی اور اس کے بعد برطا و رغبت اس نے مجھ سے شادی کر لی تھی انگریزی حکومت ہونے کے سبب اس کے ماں باپ اور اس کے رشتہ داراں اس کو زبردستی اپنے گھر واپس لے آئے ہیں اور پھر اس کو برگشتہ کر لیا ہے اور اب وہ میرے ساتھ رہنے سے انکار کرتی ہے مگر خواست ہے کہ میری وسنگیری کیجئے اور اگر لڑکی حقیقت میں واپس آنا نہیں چاہتی تو اس کے ماں باپ سے جبکر مرحمت دلوایا جائے لڑکی کا نام "الیستر" بتایا گیا تھا میں نے ایک چادر نام کو بھیجکر جلجہ کے محلہ میں جاکر لڑکی کو دریافت کرنے اور اس کو بیچ اس کے والدین کے یہاں لے آئے۔ الیستر کا لفظ کردی میں فجر کے معنی میں آتا ہے پہلے تو پولیس والا ٹھٹکا کہ یہ فجر اور یہودی کی لڑکی کیا معنی آفتاب ہی خوشی تو نہیں کرتے کہنے لگا۔

۱۰ آفندی الیستر فجر ہے یا صاحب الیستر یعنی فجر کو لاؤں یا لڑکی فجر کو میں نے کہا نہیں الیستر لڑکی کا نام ہے ممکن ہے کہ وہ یہودی کی لڑکی ہے فجر میل ہونے کے سبب سے فجر کے نام سے مشہور ہوگئی ہو۔ جاؤ تم اسی نام سے تلاش کرو۔

آدھ گھنٹہ کے بعد چادارم نے آکر کہا کہ نینوں حاضر ہیں میں نے سامنے بلایا یہ کہنا فضول ہے کہ الیستر خوبصورت لڑکی تھی کیونکہ یہودی کی اولاد اور بہرکردستان کی پروردہ خوبصورت نہیں بلکہ بہت خوبصورت اکہرے بدن کی بہت نازک اندام سروقد اور کلاسیکل نقشے کی دریا جس کو ہماری اردو میں گتابی چہرہ کہتے ہیں، آنکھوں کی ابروئیں اور پلکیں گویا قیامت برپا کرنیوالی اور پھر اس میں ایک قسم کی شوخی نیلے سرخ لبوں پر ایک ادائی مسکراہٹ اس کی اس نزاکت اور متانت کو دیکھکر میں نے پاس کی بنچ پر اشارہ کیا کہ بیٹھ جایئے۔ ماں باپ پر مجھے اتنا رحم نہ تھا وہ کھڑے رہیں اور میری بات کا جواب دیں میں نے عرضی کا خلاصہ بتایا اور دریافت کیا کہ آیا یہ سچ ہے انہوں نے کہا ہرگز نہیں میری لڑکی اس آدمی کو نہیں جانتی اگر وہ اس کو ترکوں کے زمانہ شقاوت (انارکی) میں پہنچا کرتے گیا ہو تو اب حکومت عادلہ ہے اور ہمارا انصاف چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ سائل کا دعویٰ ہے کہ لڑکی مسلمان ہے اور اس نے اسلامی طریقے سے شادی کی آیا یہ لڑکی مسلمان ہوگئی تھی؟ انھوں نے کہا کہ یہ بھی جھوٹ ہے۔ لڑکی سے میں نے پوچھا وہ کچھ لڑکھڑائی اور جھجکی مگر رعب میں آکر صاف کہہ یا کہ ہاں میں مسلمان ہوگئی تھی میں نے ماں باپ کو سمجھائی کہ ان دونوں کو بیجا کر دو حوالات میں بند کر دو یہ عدالت کا معاملہ کرتے ہیں اور جو جی میں آتا ہے بکتے ہیں۔ نہیں نہیں آفندی معاف کرو میں بولا ہوں میرے حواس جاتے رہے مجھے یاد نہیں کہ کیا کہہ گیا میرے علم میں نہ تھا کہ یہ مسلمان ہوگئی تھی میں نے کہا اچھا تم دونوں جاؤ لڑکی کو یہاں رہنے دو میں صاف اس کے بیان پر اعتبار کروں گا جب وہ چلے گئے تو میں نے لڑکی کو تب اور جا کر دیکھا تعالت اصلی ہوں مجھ سے صاف صاف بیان کر دیں وہی کروں گا جس میں تمہاری مرضی ہوگی اور تم ڈرو نہیں مگر میں ذرا کردی کم سمجھتا ہوں۔ تم کوئی اور زبان نہیں جانتیں اس نے کہا کہ میں عربی بھی جانتی ہوں میں نے کہا پھر بیان کرو۔ لیکن تمہارے بیان سے پہلے میں تم کو یہ بتا دوں کہ میں خود مسلمان ہوں اور تمہارے مسلمان ہونے پر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ جیسا اب مجھے تمہارے اس مذہب کے چھوڑنے سے رنج ہوا۔ مگر اسلام زبردستی کا مذہب نہیں اگر تم واقعی مسلمان ہونا چاہتی ہو تو تم اس مذہب کے بارے میں مجھ سے جو سوال کروگی اس کا میں شفی آسا جواب دے سکتا ہوں لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آیا تم مذہب کی خوبی دیکھکر مسلمان ہوئی تھیں یا کسی اور سبب سے۔

لڑکی نے کہا آفندی مجھے اسلام اور یہودی مذہب کسی سے تعلق نہیں نہ مجھ میں اتنی لیاقت اور شعور ہے کہ یہ فیصلہ کر سکوں کہ کون مذہب اچھا ہے اور کون بُرا میں تو یہ جانتی ہوں کہ جس مذہب میں مجھے ماں باپ نے پالا ہے وہی مذہب میرے لئے مناسب ہے میں نے کہا کہ پھر تمہارا مسلمان ہونا کیا معنی اس کے جواب میں وہ چپکی۔ ذرا دیکھنے میں نے کہا شہ ماموت اور یہود نہیں تو یوں بھی کسی سے نہیں ڈرتا میں تم سے اپنے مسلمان ہونے کا سبب بے کم و کاست بیان کر دو اور اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کر سکتا ہوں اس نے اپنا یہ قصہ شروع کیا

(۷)

آفندی میں نے ایک مسلمان کے عشق میں اپنا مذہب بدل ڈالا ہوا اس کے

اس اثنا میں چونک پڑا اور سمجھ گیا اس کی اف ستونہ ہو گیا یا اللہ یہ کہاں آ گیا ہے جب خطۂ حسن و عشق ہے جہاں جاذبی کا جسم چا۔ اہی اہی میں خیال اس گرداب سے نکل سکوں گا آج پھر عشق کی کہانی معشوق کی زبانی سن رہا ہوں یہ خاتمہ تو عشق کے داستانوں سے عجیب و غریب ہوگی اس نے میرے ساتھ بیوفائی کی اور میں بیس ہی نہ رہی میں نے کہا کہ پنچھ تو میں پہلے ہی کہہ چکا تھا میں تم سے اس قصہ کو مفصل سننا چاہتا ہوں شاید میرے امکان میں ہو اور میں اس کا علاج کر سکوں۔ لڑکی نے کہا آہ! افندی۔ وہ وقت گیا جب میں ایسی باتوں میں بھولی بھالی لڑکی تھی میں نے جس کے پیچھے اپنی زندگی خراب کی اس نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا تو اب مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیجئے۔ میں نے کہا آخر اس آدمی کی کارستانی کو بھی تو سنوں کون الساطا جس نے تمہاری ایسی پرورش لڑکی کی محبت کی پرواہ نہ کی۔ اس نے کہا آپ پر چھتے ہیں تو میں بتا دیتی ہوں آپ کو معلوم ہے سامنے جو پہاڑ نظر آ رہا ہے اس میں کئی گاؤں آباد ہیں میں نے کہا ہاں۔ وہاں کے لوگ شیخ زادے ہیں اور میرے دوست بھی ہیں وہ جملہ سے ہی آپ واقف ہیں۔ میں نے کہا خوب شیخ حسام الدین شیخ علاء الدین شیخ محمد شیخ خلاد شیخ نورالدین سب کو جانتا ہوں شیخ نورالدین کا میں نے دنام لیا تو دیکھا کہ لڑکی کا چہرہ فق اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے یوں معلوم ہوا کہ شیخ صاحب ہی کی کارستانی ہے بڑے چھپے رستم نکلے اس نے کہا ہیں شیخ نورالدین کو جملہ کے ترکی گورنر سے بڑی عداوت تھی وہ ان کی جستجو میں تھا ایک بار جب وہ جلیجہ میں آئے تو اس نے فوج میں بھرتی کرنے کے بہانے سے ان کو گرفتار کرنا چاہا مسلمانوں میں سے شیخ کو پناہ دینے والا ہی نہ تھا میرے باپ سے ان سے پہلے کی راہ و رسم تھی وہ اکثر بغداد کا مال تجارت بیچا کرتا تھا شیخ میرے ہاں اکر چھپے اور باپ نے مجھے ان کی خدمت کے لئے مقرر کیا کردم لوگوں کو غفلت اور غفارت سے دیکھتے ہیں اور یہ شیخ لوگ تو بالکل پاک سوری کی طرح اس لئے کسی کو یہ شبہ نہ ہوا کہ شیخ ہمدوی کے گھر میں چھپے ہوئے ہیں وہ میرے ہاں ایک ہفتہ تک چھپے رہے اور میں نے بسر و چشم ان کی خدمت کی اور انھیں دنوں میں نہ سے اور ان سے ایسی محبت ہو گئی کہ ایک روز شیخ سے میں نے صاف کہہ دیا کہ میں تمہاری نوکر ہی ہوں تم جہاں جاؤ گے میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔ شیخ نے کہا استغفر اللہ تو ناپاک یہودن میں اپنی قوم کا شریف ابن شریف میں نے کہا تو میں مسلمان ہو جاؤں گی اس پر وہ راضی ہو گئے اور ایک رات ہم اور وہ دونوں ادرامان کی طرف بھاگ گئے۔ جب وہ شیخ مسلمانوں سے اپنے مکان کے قریب پہنچے تو مجھ سے کہا تم واپس جاؤ یہ کہکر خود آگے بڑھے اور میں رات بھر برف اور پہاڑوں میں گھرا پانی اپنی نادانی پر روتی رہی آہ ان شیخ کی محبت نے مجھے کسی طرف کا نہ رکھا باپ بھی وہ نہ رہا میں تو میں ان کا منہ اپنی انکھوں سے لگانے کے لئے تیار ہوں اور ان کی سب بیوفائی بھول جاؤں گی لیکن ہوگا بھی اس حالت کو دیکھکر ضرور رحم ہو جائے گا دوسرے دن میں بھٹکتی بھٹکتی بھوکی پیاسی بیمار پہنچی اور وہاں کی خانقاہ میں جاکر ٹھہری وہاں کے شیخ سے میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں گی انہوں نے مسلمان کر لیا میں یہ سمجھ کر شیخ نورالدین جب یہ حال سنیں گے تو شاید میری طرح لیں میں وہاں کوئی دو مہینے ہفتہ ٹھہری رہی اور شیخ نورالدین کا پتہ لگاتی رہی مگر معلوم ہوا کہ کہیں ایران کی طرف چلے گئے ہیں اور ابھی تک واپس نہ آئے۔ میں نے شیخ خانقاہ سے بھی کنارہ کشی کرنے کی کوشش کی دل میں نے کہا کہ اخاہ پیر مرشد شیخ محمد کو یہ برس اس وقت ان کی عمر شریف پچہتر سے متجاوز ہو چکی ہے اور یہ پانچ برس چلے کا واقعہ بیان کر رہی ہے میں اس بوڑھے کے بھروسے چھوڑ کر پھر جملہ واپس آنے کا ارادہ کیا کہ گھر میں واپس آؤں مگر باپ نے مجھے آنے نہ دیا میں پھر باہر نکلی پوربا شی صدق کہ جملہ کے گورنر کو جب یہ معلوم ہوا کہ شیخ کے رہنگنے کا سبب میں ہی تو مجھے پکڑوا منگایا اور مجھے فوجی جیل خانے میں بند کرا دیا تو برائے نام تھا وہ میری عصمت کی درپے ہوا کئی بار اس نے بیت فاسد کا ارادہ کیا اور جب میں نے دیکھا کہ میں بالکل مجبور ہوں اور خدا نے میری توبہ بھی نہ سنی تو میں نے اچار اس کی خدمت میں بھیجنے لگی جب وہ جملیجہ سے بدل گئے تو سلیمانیہ کا یہ گورنر اس وقت وہاں سواروں میں نوکر تھا جب اپنے ساتھ سلیمانیہ میں لیگئے لیکن ترکی فوج کے آنے کے بعد میں اس مقام (دھوبیوں کے پہاڑ کے پاس جاکر توبہ کی اور وہاں سے بھاگ کر اپنے باپ کے گھر آگئی۔ اب مجھے کسی سلیمان کے گھر میں رہنے کی خواہش ہے اور نہ میں باپ کو ناراض کرکے مسلمان ہونا چاہتی ہوں لہذا جو آپ کے جی میں آئے کیجئے۔

(۵)

لڑکی کا بیان سنکر مجھے شیخ صاحب کی اس بیوفائی اور سنگدلی پر سخت تعجب ہوا مگر لڑکی کی ظاہری چھوٹوں سے یہ ہی شبہ ہوتا تھا کہ کہیں یہ لڑکی سکھا نہ ہو اور بات کو بناتی ہو جب تک اس کی تصدیق اور لوگوں سے نہ کر لوں میں شیخ کی نسبت اپنی رائے قائم نہیں کر سکتا اتفاق سے یوربا شی صدق بک جلیجہ ہی میں تھے اور ہمارے جاذبی ارام کے کمانڈر اور وہ انھیں اطراف کے کرد و نواح اور ترکی فوج کے جانے کے بعد وہ جلیجہ ہی میں رہ پڑے اور ہماری ملازمت میں آگئے تھے میرے دوست تھے ایک زمانہ میں روس کے محاربہ میں بڑا نام پیدا کیا تھا اور ان کی دلیری اور جرات کے بڑے بڑے شہرہ تھے شام کو جب مجھ سے ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے ایسٹر کی ذکر چھیڑ دیتے ہی اچھل پڑے "ہاں میں ایسٹر جلیجہ میں ہے کل ہی میں اس فظاعہ کو اپنے گھر کھسیٹ لاؤں گا اور چیخکر آدمی ذرا ہوشیار ہو جائیں ہیں جیٹ، اپنے تمام ارادے ہی ظاہر کر دیئے کہ ایسا یہ خوب ملے گا میں نے خیر میرے ساتھ اور میرے علم میں تم اس پر ہاتھ مت اٹھانا وہ اب میری حفاظت میں ہے مگر یہ بتاؤ کہ جو کچھ سنا ہے کہ سچ ہے انہوں نے کہا سچ کیا جلیجہ کا کون شخص اس کو نہیں جانتا اور ہماری تو تمام رجمنٹ اس کو جانتی تھی اور میں سب سے زیادہ اور حقیقت میں اگر اس کی ایسی ہودیوں کی لڑکیاں نہیں تو ہمیں دنت کا ٹا شوار ہو جائے یا شیخ کا قصہ تو مجھے اس غداراور ریاکار سے کچھ بعید نظر نہیں آتا بہت ممکن ہے کہ اپنا مطلب نکال کے اور اس کو خراب کرکے چھوڑ دیا ہو صادق اور ادرامان کے شیوخ سے سخت ناراض تھا اور خصوصاً نورالدین سے تو ذاتی عداوت تھی آخر کار اپنی انھیں حرکتوں سے وہ میرے

سامنے جلیحہ میں مارا گیا اس واسطے کہ اور امان کے بزرگوں کا اثر عام کردوں پر بہت تھا اب نورالدین سے اس کی تصدیق باقی نہیں مسن الفاق سے دو چار تین روز کے بعد وہ مجھ سے ملنے آئے چونکہ وہ میرے بے تکلف دوست تھے میں نے بلا تمہید بات کا ذکر چھیڑ دیا ایک آہ سرد کھینچی اور کہا ہاں جو کچھ وہ کہتی ہے وہ سب سچ ہے میں نے واقعی اس پر بڑا ظلم کیا تھا مگر میں خود اس وقت مجبور تھا میرے باپ زندہ تھے اگر وہ یہ سن پاتے کہ میں ایک بیوہ لڑکی کو اپنے ساتھ لایا ہوں تو وہ فوراً مجھے عاق کر دیتے اب میرے باپ مر چکے میں اور میں آزاد ہوں اور اب اسکے سامنے ہوں کہ جو میری مناجات کرے سر تسلیم خم ہے میں تمہاری سنا چونکہ پکا ہوا اور آج ہی شام کو بتا دوں گا اگر خانہ کا سامان تم میرے ساتھ بھیجا"۔ میں نے کہا

(۶)

شیخ کی رات کو میں نے دعوت کی اور اپنی بیوی سے کہا کہ تو جا کر ایستر کو اپنے ساتھ بلا لا وہ تمہارے ساتھ چلی کے گی وہ گھبرائیں اور اس کو اپنے ساتھ بلا لائیں۔ نورالدین کو میں نے دوسرے کمرے میں بٹھا دیا ایستر سے میں نے کہا کہ اس وقت میں نے تم کو اس لئے بلایا ہے کہ تم کو یہ بتا دوں کہ تم نے ہم کو ایک بڑے تفکر میں ڈال رکھا ہے۔ تم جانتی ہو کہ انگریزی حکومت کردوں کے خلاف مرضی وہ کام کبھی بھی نہ کرے گی جو ترک ہی نہ کر سکتے تھے تم یہ مت سمجھو کہ ہم لوگ کردوں کو ناراض کر کے کسی دوسری کا فائدہ کر سکتے ہیں اور تم کو معلوم نہیں کہ تم نے کردوں کے دین اور مذہب کی کتنی بڑی بات کی ہے ان کے نزدیک چونکہ ہر مسلمان برگزیدہ ہو جائے وہ اس کو لانتہا گردن زدنی سمجھتے ہیں اگر ہم تم کو چھوڑ بھی دیں تو کردوں کا کینہ تم جانتی ہو وہ تمہاری اور تمہارے باپ کی جان کبھی نہ چھوڑیں گے۔ اس لئے واجبی محبت سے کہا دو، تم کو اپنی ہمارے مذہب کا حال معلوم نہیں تم جب اسلام کا طریقہ سیکھ لو گی تو تم جانو گی کہ اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہا ہے کہ یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ ہر مرد کو دو بیبیاں نہ جائے گا خیر یہ ایسی بات ہے جس کے متعلق ہم تم کو مجبور نہیں کر سکتے ہر گز تم واپس نہ جاؤ گی جب تم خود شادی سے انکار کرتی ہو تو مسلمانوں کے مذہب کے مطابق بغیر دونوں طرف کی رضامندی کے نکاح نہیں ہو سکتا اور اس سے تمہارا نکاح نہیں ہوا لیکن اگر شیخ نورالدین اپنی ہمدردانہ سے تو بہ کریں اور تم سے تصفیہ معاف کرائیں، تو تم ان کا قصور معاف کر دو گی اور ان کے ساتھ رہو گی۔ میں نے دیکھا کہ لڑکی کے چہرے پر شرم اور حسرت کے آثار نمایاں ہیں۔ آہ بادفا عورت پانچ چھ برس گذرے ہیں سب کچھ ہو لیا اور اب بھی وہ سب کچھ جانے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ دوسری طرف سے ایک اشارہ ہو بہت رد و قدح کے بعد اس نے ایسا جواب دیا کہ گویا وہ راضی ہے۔ میں نے یہ سنکر دوسرے کمرے سے شیخ نورالدین کو باہر نکل لائے اس نے یہ حال سن کر دیکھا تو نماز سے اپنا منہ پھیر لیا۔

میان عاشق و معشوق رسم است

اور اب مجھے اس میں دخل در معقولات کرنے کی ضرورت نہیں میں نے نورالدین سے کہا کہ لو میں جاتا ہوں اور ایک اردگرد اور ایک ملا ساتھ لاتا ہوں جب تک تم دونوں اپنے شکوے شکایت کر لو۔

(۷)

شیخ علی حسام الدین کو دوسرے دن میں نے خط لکھا کہ آپ کی بہو صاحبہ کے عزادار شیخ نورالدین کا بارہ جا رہے ہیں مہربانی کر کے نہ خود آپ اور نہ آپ کے مریدین اور حاشیہ نشین ان کی نئی بیوی کے متعلق کوئی شور و شغب کریں وہ کردوں کی طرح نہ لیف ہے اور اس کی نیاستہ جنگلی کی خوبصورتی کہنا دل ایستر کا نام بال کر میں نے رکھا اور نورالدین سے کہا کہ اگر اب تیرے لڑکی پیدا ہو تو اس کا نام میری بیوی کے نام پر رکھنا اور لڑکا ہو تو میرے نام پر اب زاد کے ایک چچیری کی دوکان سے میں نے فرانسیس کر کے ایک جزاوہ بیوی ستارہ کی فکل کا سنگار کیا ایستر کو شادی کا تحفہ کہہ کر نورالدین کا عرصہ کے بعد ایک خط مجھے ملا ہے اس میں وہ لکھتے ستارہ فرش ہم سن ہیں ان کے دو بچے اور ایک لڑکی ہے اور پہلے لڑکے کا نام شیخ احمد ہندی ہے۔


## نماز کے پورے مسائل

اگر آپ کو ایک ہی جگہ کی کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف یہ کتاب ہے لیکن ۲۰۰ صفحہ کی مجلد ہے جس کو پڑھنے سے نماز کی فرد فرد کیفیت معلوم ہو جاتی ہے اور کوئی جھٹکے سے چھوٹا مسئلہ ہی ایسا نہیں ہے جس کی حال اس کتاب میں نہ ہو فاضل مصنف نے ایک خوبی اس کتاب میں یہ رکھی ہے کہ تمام مسائل سوال و جواب کی صورت میں لکھے ہیں اور اس طرح ہر وہ سوال جو کسی انسان کے ذہن میں مشکل سے آسکتا ہے اس کتاب میں موجود ہے غرض یہ کہ نماز پڑھنی ہے تو یہ کتاب ہی ضرور منگائیے ایک مرتبہ یہ کتاب پڑھ لینے کے بعد نماز کے متعلق ایک بھی بات ایسی نہ رہے گی جو معلوم نہ ہو سکے کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ہر سال دس ہزار چھپتی ہے طباعت تقریباً بالکل بے غلطی ہے کتاب عورتوں بچوں کو اور کم علموں کو بڑھوں کو بہت ہی آسان ہے کیونکہ عام فہم عبارت ہے اور بڑے خط میں چھپی ہے قیمت اصلی بلا جلد ایک روپیہ رعایتی مجلد صرف دس آنے محصول ہر رکن علیحدہ

منیجر حمیدیہ پریس دہلی

## تفسیر سورۂ فاتحہ

یہ کتاب اگرچہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن اس میں تمام مذاہب اسلام کے متعلق ایک جامع مانع تحقیق ہے اور اس میں سب ذیل باتیں ہیں:۔

نئی روشنی میں قرآن کی تفسیر شیطان اور انسان خدا کی ہستی کے عقلی دلائل اسلام عقائد کی روشنی میں ملائکہ اور بیان انسان قادر ہی ہے اور مجبور ہی انبیاء کرام کی نبوت معجزات عذاب قبر کا عقلی ثبوت مرنے کے بعد زندہ ہونا دوزخ اور جنت کی حقیقت اور نجات کا راستہ۔ صداقت رسول قرآن مجید آنحضرت کیوں معصوم ہے بسم اللہ کی تفسیر حذا پر ہر سر زمانہ گذشتہ کے علماء اور جدید اسلام اور ہندو بھائی کی خاطر خواہ غایت رسول عربی کا رحمۃ للعالمین کرم تفسیر سورۂ فاتحہ۔ خزائن مجید کی خاصہ بعض اسماء اور معارف علامہ ابوحامد غزالی کی تفسیر کے مطابق کے مطابق کا اقتباس شمار اسلام کا مقصد اور دین متین کا طریق اسلام سے اگر تمام موجود مت اسلام سے گرا ہی۔ نہایت مقبول کتاب ہے کئی بار چھپ چکی ہے۔

قیمت دس آنے رعایتی ہے محصول ۱۵ رکن

ہمیشہ ہمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

# اللہ میاں کی تو عجب

از جناب سید مقبول حسین احمد پوری بی۔ اے۔

جگ میں ہے سب من کی شوبھا جگ میں ہے سب من کی شوبھا
من سندر تو دنیا سندر

سانچ کہے من نرمل رہتے سانچ کی شکتی میں سب بہتے
سانچ کو آنچ نہیں۔ سچ کہتے جگ میں ہو سب من کی شوبھا
من سندر تو دنیا سندر

پنڈت جی تھے تو اپنے مذہب کے پابند مگر مولانا کی دوستی نے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کر دیا تھا کہ اگر یہی خیال رہا تو کسی دن یہ مسلمان ضرور ہو جائینگے۔ بہتیرے تو انھیں درپردہ مسلمان سمجھتے تھے ایک عام بات اگر کچھ حقیقت نہ بھی رکھتی ہو تو عام ہونے پر اکثر حقیقت ہو جاتی ہے پنڈت جی کے متعلق ایسا ہی ہوا تھا سو ہو کر رہا اور مذہب کے معاملے میں وہ پرلے ہی بہت ہی صلاح کار رفاہ ہوئے تھے پوجا پاٹ کے پابند تو وہ ضرور تھے مگر کٹر ہندی وہ ہرگز نہ تھے پابندی اور چیز ہے اور پکا ہونا اور۔ مذہب کے معاملہ میں وہ ہندوستانی تھے نہ ہندو ملکہ دستارِ اسلامی "اگر مذہبی گفتگو کی نوبت کبھی نیر گفتاری تک پہنچتی تو پنڈت جی کی حالت عجیب ہو جاتی۔

قہر درویش بجان درویش

وہ اس قسم کی بات چیت سے کنارہ کشی کی پوشش کرتے یا گفتگو کا موضوع بدلتے جس آدمی کی زندگی خوشگوار وقت دیہات میں گذرا ہو اس کی سادگی تو طبعی اصل ہوتی ہے یعنی لوگ کہتے ہیں بارنم تو نرے دیہاتی ہو جس کا مطلب یہ ہی نہیں کہ تم بھولے سادہ مزاج ہو بلکہ یہ بھی کہ اتنے ہو اداں ہو اور نرے مورکھ ہو غرض آجکل کے زمانہ میں اگر کسی دل کا صاف ہے تو اس سے بڑھکر ہو قوف کوئی نہیں پنڈت جی تھے خدا کے فضل سے گورنمنٹ سرونٹ گران کی سلوگی اور دل کی صفائی نے لوگوں کے سامنے ان کی وقعت ایک کٹھولنے سے زیادہ نہ رکھی تھی اور درحقیقت بات بھی یہی تھی ان کے پاس بیٹھنے سے دنیا کی فکریں اور زندگی کی تکلیفیں یکقلم فنا ہو جاتیں ان کی صورت دیکھنا گویا کسی کھلے ہوئے پھول پر نظر ڈالنا تھا وہ آدمی نہیں فرشتہ تھے صاف رنگ ہنس مکھ چہرہ خندہ پیشانی شگفتہ لب رسیلی مگر چھوٹی چھوٹی آنکھیں باتیں کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچے ہنستے تو خود ہنسنے کو جی چاہتا غمگین ہوتے تو گھلے جاتے کوئی چاہتا وضع سادی رفتار وہمی گفتار زم نگاہ شبھی بہاس بجائے سودیشی ہونے کے دیسی ہوتا تھا دیسی اس وجہ سے کہ کانگریسی نہ معلوم ہوں اس طرح نہ اچھے خاصے شریف النفس ہندوستانی معلوم ہوتے تھے۔

پنڈت جی سے جو کوئی ایک مرتبہ ملتا ہمیشہ کا دوست ہو جاتا اس طرح ان کے احباب بیشمار تھے مگر مولوی بسمل سے جیسی گاڑھی دوستی تھی شاید اس وجہ سے کہ مولانا اور پنڈت جی ایک ہی دفتر میں ملازم تھے ایک ہی محلہ میں رہتے تھے اور ایک ہی جگہ سنتے سنتے سے دونوں ایک دوسرے کے سگے بھائی اور یگانے

ذرا صرف مذہب کا تھا ایک ہندو تو دوسرا مسلمان یہ خدا کی شان نہیں تو اور کیا کہ ایسے وقت میں شیخ و برہمن ہم پیالہ و ہم نوالہ نظر آئیں تاہم مذہب کا فرق کوئی معمولی فرق نہیں۔ مسلمان اور ہندو! ایک کا خدا آسمان پر عرش کرسی سے پرے دوسرے کا کہاں! پتھر کی مورتی میں یہ زمین و آسمان کا فرق نہیں تو اور کیا ہے۔

مگر پنڈت جی اور مولوی صاحب کا خدا تو کہیں اور ہی تھا اور یہ مقام خدا کے ان دو نیک بندوں کے دل کے سوا اور کہاں ہو سکتا ہے پھر ہی ایک ہندو اور دوسرا مسلمان! ہاتھ باؤں دونوں کے کہلاتے بیٹے دونوں، سوتے جاگتے دونوں، شادی بیاہ بال بچے مرنا جینا دونوں کے ساتھ یہ تو کوئی تعجب کی بات نہیں مگر ایک ہر صبح اللہ اکبر کی آواز پر مسجد جاتا ہے نماز پڑھتا اور سربسجدہ ہوتا ہے اور دوسرا نواے ناقوس پر خواے میں ڈنڈوت کرتا ہے۔ اے بالعجب۔

دفتر کا کام اس میں شک نہیں ذمہ داری کا کلمہ تھا دس سے چار تک پنڈت جی کو کرسی سے اٹھنے کی مہلت نہیں ملتی تھی۔ برخلاف اس کے مولانا صاحب پندرہ منٹ کا انٹرول نماز پڑھنے میں ضرور منایا کرتے تھے پنڈت جی کو مولانا پر اگر کسی قسم کا رشک تھا تو صرف یہ کہ ایک بجے کے بعد پنڈت جی کی طبیعت اکثر جاتی اور مولانا صاحب نماز سے آکر اسی طرح لگ جاتے گویا دس بجے گھر سے آئے ہوں ان کو کیا معلوم مورتی۔ آخر ایک دن پنڈت جی نے نہ رہا گیا اپنے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے کہا کہ "حضور مجھے دوپہر کو پندرہ منٹ کی چھٹی مل جایا کرے میں پوجا کرنے جایا کروں گا۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب۔ کیا آپ صبح کو پوجا نہیں کرتے۔

پنڈت جی۔ کرتا ہوں لیکن وہ نام کے پوجا ہے آتما کی سیری نہیں ہوتی۔ دوپہر کا پوجا ہی کروں گا۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب۔ اس وقت دفتر میں تو کوئی پوجا نہیں کرتا آپ یہ نیا دستور قائم کر رہے ہیں لیکن آپ نے ساتھ رعایتی جائے آپ خوشی سے پوجا کو جایا کیجئے"

غرض پنڈت جی روزانہ ایک بجے اٹھتے اور دفتر سے تہوڑی دور ایک جگہ میں ایک درخت کی آڑ میں جا کر پوجا کرتے اور کوٹ اتار کر پتلون چڑھا، ٹوپی کس کر ٹھیک لگا کر شروع کر دیتے پندرہ منٹ اس طرح کسرت کرنے کے بعد پھر کاغذات کی الٹ پلٹ میں مشغول نظر آتے سب جانتے کہ پنڈت جی پوجا کرنے جایا کرتے لیکن وہاں مورتی کسرت اور اٹھا بیٹھی۔

ایک دن پنڈت جی کے دوست مولوی صاحب استنجا کرتے ہوئے ادھر آ نکلے پنڈت جی بیٹھکیں لگا رہے تھے۔

"ہوں اوں اوں ہوں اوں ہوں ہا ہا"

مولانا نے پکار کر کہا "ارے یہاں پنڈت جی! پنڈت جی! پنڈت جی نے آواز سنی اور نداجز ہوئے اور بولے "بھائی تم ادھر کہاں

آن پڑے؟ (اپنی طرف دیکھ کر) کیا کہوں یار ہاتھ پاؤں سیدھے کر رہا ہوں فرصت میں بیٹھے بیٹھے ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں۔"

مولانا۔ "اچھا تو کیا ہو جا کر چکے؟"

پنڈت۔ ارے بھائی ہو جا کون مورکھ کہتا ہے میں تو ہاتھ پاؤں کی چوکی کر رہا ہوں اس لئے کہ لوگوں میں خون رکا ہوا تھا اس لئے ذرا حرکت کر لے لئے یہی مطلب ہے۔"

مولانا۔ ترکیب تو اچھی ہے۔ آج یہ ترکیب سپرنٹنڈنٹ سے بتائی جائے گی۔"

پنڈت۔ نہیں یار دیکھو اُن سے یہ نہ کہنا ہم تو بڑے مزے میں ہیں سچ تو یہ ہے کہ تمہارے پیغمبر تھے بڑے عقلمند۔

مولانا۔ ہیں پیغمبر صاحب عقلمند تھے؟ کیا مطلب؟"

پنڈت۔ یار تم تو نماز میں اٹھا بیٹھی کر لیتے ہو اچھی خاصی کسرت ہو جاتی ہے تمہاری نماز تو عبادت تھی ہی ہے اور کسرت بھی یہ کیا عقل کی بات نہیں؟ سچ پوچھو تو محمد صاحب نے نماز کی پابندی قائم کر کے مسلمانوں کے ساتھ بڑا بھاری سلوک کیا۔"

مولانا۔ آخاہ! بڑی دور پہنچے نہیں بلکہ تہ کو پہنچے۔

پنڈت کو اکیلے میں بڑی دور کی سوجھی

یہ بات ہے! کیوں نہ میں برہمن ہوتا۔ اگر نماز تم کو ایسی ہی پسند ہے تو یار تم بھی مسلمان ہو جاؤ خدا کی شان مسلمان ہوتے ہوئے نماز سے بھاگتا اس لئے کہ بیکار کی دلیل ہے اور بڑے لوگوں کے لئے تو نماز پڑھنا تو پرانے خیالات کی پابندی کرنا ہے روزے کا ذکر ہی کیا رمضان شریف پر تو یار لوگ پھبتیاں کستے ہیں انہی دنوں مہینے کا ذکر ہے کہ نواب صاحب کہتے تھے میاں رمضان اپنی بھوک پیاس کی فوج کے ساتھ آرہے ہیں اور چاند رات کے روز تو نواب صاحب فرمانے لگے وہ دیکھئے آج مطلع ہی صاف ہے عید کے چاند پر بادل گھر آتے ہیں آج تم کو دیکھنے ہیں اور مصاحبین میں سے ایک صاحب بولے حضور وہ دیکھئے ہاں ایک سفید سفید ہلال نظر آرہا ہے آخر مطلع رمضان نے خندہ دندان نما کیا اب کیا ہے کل سے مسلمان کے لئے دنیا کرب و بلا ہے نواب صاحب ہاں بھائی بات تو یہی ہے رمضان صاحب نے خندہ دندان نما کیا نہیں بلکہ کھیں کھیں کاٹ رہی ہے یہ حسن طلب کہ روزہ رکھئے معاند اسد دنیا اور دنیا کی زندگی ہی وبال جان ہے۔ یہ ہیں مسلمانوں کے خیالات احکام شریعت پر۔ ان مسلمانوں سے تو ہندو بھلے پنڈت جی سنئے بھائی اب تم یا تو مسلمان ہو جاؤ یا معذور رہو۔

پنڈت بات تو قریب قریب ایسی ہی ہے۔

مولانا اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو ہمارے ساتھ مل کر اٹھا بیٹھی کرنا یہ تو اللہ میاں کی قاعدے پر ماتما کی ڈرل دو پہر ہی نہیں بلکہ پانچ وقت کی پریڈ پنڈت جی ہماری قواعد تو چوں فنہ ہے چوں فنہ۔

پنڈت۔ ہاں یار بات تو یہی ہے نماز پڑھنے سے جسم بھی پھرت رہتا ہے اور آتما بھی مگن ہوتی ہے بھائی ہم تم سے نماز پڑھنا تو سیکھ لیں گے چاہے کچھ بھی ہو۔

مولانا۔ پہلے مسلمان ہو لو۔ قرآن شریف پڑھ لو تب نماز پڑھو۔

پنڈت۔ اس کی کیا ضرورت ہے ہم نماز میں بجائے قرآن شریف کے رامائن پڑھ لیا کریں گے۔"

مولانا۔ "خیر یوں ہی سہی۔ تمہاری چیز مرضی دین میں زبردستی نہیں۔"

پنڈت۔ نماز کے متعلق کچھ حال معلوم ہونا چاہئے پہلے یہ ضروری ہے۔

مولانا۔ اچھا تو آج نماز کو جانے دیجئے اس میں اس کے متعلق بات چیت ہوگی اب وقت کم ہے آج تم اکیلے ساتھ چلنا کوئی اور نہ ہو نہیں تو جانتے ہو کہ یہ کونسا زمانہ ہے اس قسم کی باتیں کرتے لوگ ہم کو دیوانہ کہیں گے۔"

اس گفتگو کے بعد مولانا نے مسجد کا رخ کیا اور پنڈت جی دفتر میں آدھمکے چار بجے تک ذاکروں کی دیکھ بھال کرتے رہے کہیں تار بھیج دالی کہیں حکم لکھا کہیں دستخط کئے کسی جگہ دیکھا کسی جگہ "جواب طلب" اسی طرح کی لکھا پڑھی کرتے رہے چار بجے کے بعد کچہری برخواست ہوئی دونوں گھر کی طرف اس طرح باتیں کرتے ہوئے چلے۔

پنڈت۔ ہاں مولانا، بتاؤ تم نماز میں کیا پڑھتے ہو۔

مولانا۔ یہ بات تو گھر چل کر بتائی جائے گی مگر تمہارا اصل مطلب کیا ہے۔

پنڈت۔ ہم بھی نماز پڑھیں گے اور کیا۔

مولانا۔ بغیر مسلمان ہوئے۔

پنڈت۔ ہاں ہم نماز میں رامائن پڑھیں گے۔

مولانا۔ تو اسی الٹا بیٹھی اور دنڈ بیٹھک میں رامائن کیوں نہیں پڑھتے مطلب تو لوگوں میں خون دوڑانے سے ہے۔

پنڈت۔ (ہنستے ہوئے) نہیں یار یہ بات تو اسی طرح ہونی چاہئے جیسے کہ تم لوگ کرتے ہو۔"

مولانا۔ خیر اگر تمہاری اسی میں خوشی ہے تو آو سامنے والی مسجد میں چلو تم کو بتائیں نماز کیا ہے۔

(دونوں ایک چھوٹی سی مسجد میں داخل ہوتے ہیں)

مولانا۔ پہلے وضو کیا جاتا ہے یعنی ہاتھ منہ دھویا جاتا ہے وضو کرتے ہوئے یہ پڑھتے ہیں

"اے پرماتما ہمیں پاک کر دے اور ہمیں توبہ کرنے والوں میں داخل کر۔"

اس سے اعضاء کی صفائی اور طہارت کو فرحت ہوتی ہے اس کے بعد نماز اس طرح شروع ہوتی ہے

(مولانا دیسی زبان میں دھیرے دھیرے اس طرح اذان دیتے ہیں)

اذان "ایشور سب سے بڑا ہے۔ ایشور سب سے بڑا ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے ایشور کے کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے ایشور کے کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

محمد پرماتما کے رسول ہیں — محمد پرماتما کے رسول ہیں

بھائیو ایشور کی پوجا کو آؤ — بھائیو ایشور کی پوجا کو آؤ

بھائیو آنند کے لئے آؤ — بھائیو آنند کے لئے آؤ

ایشور سب سے بڑا ہے۔"

سوائے اس کے کوئی نہیں۔"

(اس کے بعد تکبیر کہی اور نماز اس طرح شروع کی)

"ایشور سب سے بڑا ہے۔"

اس کے بعد چار رکعت کی نیت پڑھی اور قیام کیا۔

پنڈت "پہلے یہ بتاؤ کہ آخر تم کیا پڑھتے ہو؟ الحمد اور قل وغیرہ کیا ہے؟"

مولانا۔ سنو اور غور کرو میں تمہارے سامنے پوری نماز پڑھتا ہوں۔"

(مولانا نے چار رکعت کی نیت اس طرح کی۔)

"نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز کی خدا کے لئے قبلہ رو ہو کر نماز وقت عصر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کہا) ایشور سب سے بڑا ہے۔

(اس کے بعد مولانا نے اعوذ باللہ اور بسم اللہ اس طرح پڑھی)

"ایشور سے پناہ مانگتا ہوں اپنی دشمن کی حفاظت کے لئے اور ایشور کے نام سے جو بڑا مہربان اور دیا کرنے والا ہے شروع کرتا ہوں۔"

(اس کے بعد الحمد اس طرح شروع کی)

"ستار کے بعد اکرنے والے برہما کی تعریف جو دیا کرنے والا مہربان ہے بدلے کے دن کا مالک ہے اے برہما ہم تیری ہی پوجا کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھے راستے چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے دیا کی نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن سے تو خفا ہوا اور جو بھٹک گئے۔" (الفاتحہ)

(اس کے بعد مولانا نے کلام پاک کی یہ آیتیں پڑھیں)

"اے پیغمبر کہدے کہ اگر سمندر روشنائی ہو جائے اور برہما کی تعریف لکھتے لکھتے سمندر سوکھ جائے پر برہما کی تعریف نہ پوری ہو چاہے ویسا ہی دوسرا سمندر اور بھی لگنے کے لئے لاویں۔" (سورہ کہف)

(اس کے بعد مولانا نے رکوع کرتے ہوئے کہا "ایشور سب سے بڑا ہے" پھر تین مرتبہ سجدہ میں کہا)

"بندگ برہما تو پاک ہے۔"

(اس کے بعد سجدہ کرتے ہوئے کہا "ایشور سب سے بڑا ہے" پھر تین مرتبہ سجدہ میں کہا:-

"اے سب سے بڑے برہما تو پاک ہے۔"

(مولانا نے التحیات وغیرہ پڑھتے ہوئے چاروں رکعتیں پوری کیں اور سلام پھیرا اس طرح)

(داہنی طرف) "آپ پر ایشور کی کرپا اور دیا ہو۔"

(بائیں طرف) "آپ پر ایشور کی کرپا اور دیا ہو۔"

(اس کے بعد اس طرح دعا مانگی)

"اے برہما تو ستار کے مالک ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور نرک کے دکھ سے بچا۔ اے برہما تو کل ستار پر کرپا کر سب کی سلامتی ہو دنیا کی سلامتی مسلمانوں کی سلامتی ہمارے بھائی ہمارے ماں باپ عزیزوں اور دوستوں کی سلامتی ہو ہمارے پیغمبر کی روحانی اولاد میں برکت ہو اے دیا کرنے والے میری دعا سپھورن ہے۔"

یہ سب سنکر پنڈت جی نے کہا جانی مولانا ایشور کی قسم اب میرا ایسی ہی پڑھوں گا اور یہی پڑھوں گا ہاں میں اور اس میں فرق نہیں بلکہ یہ زیادہ اچھا ہے لہٰذا کرکے مجھے نماز کا کاغذ پر لکھدو اس سے بڑا آسان ہوتا ہے لیکن یار مولانا یہ تو بتاؤ کہ اس الہامی کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہاتھ باندھیں چھاتی اور پھر قبلہ رو ہو جائے۔"

مولانا۔ اگر نماز کا مزہ حاصل کرنے سے متعلق ہوتا تو صبح کی نماز بجائے دو رکعتوں کے دس بیس رکعتوں تک فرض کی جاتی کیونکہ وہ وقت کثرت کے لئے زیادہ مناسب ہے لیکن بات تو کچھ اور ہی ہے۔"

پنڈت جی۔ اس کے متعلق کچھ بیان فرمایئے

مولانا۔ کہاں تک بتاؤں کیا کیا بتاؤں جو پوچھو اس کے متعلق بگھار کر دوں۔

پنڈت جی۔ یہ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کیوں باندھتے ہیں اس میں کیا حکمت ہے۔

مولانا۔ اس بات کی عہد کرنے کے لئے کہ ہم دنیا سے الگ ہو کر ایشور کے سامنے کھڑے ہو رہے ہیں۔"

پنڈت۔ اور جھکتے کیوں ہیں؟"

مولانا۔ آپ بڑے صاحب کو سلام کرنے کیوں جھکتے ہیں؟"

پنڈت (ہنستے ہوئے) اب سمجھے اچھا تو یہ زمین سے سر کیوں ٹیکتے ہیں؟

مولانا۔ اپنی عاجزی اور خاکساری ظاہر کرنے کے لئے جھکنے (رکوع) اور سر ٹیکنے (یعنی سجدہ) میں ایک نکتہ اور بھی ہے وہ یہ کہ جھکنے میں ہم کہتے ہیں کہ اے بڑے برہما تو پاک ہے۔" لیکن سجدے میں کہتے ہیں کہ:-

اے سب سے بڑے برہما تو پاک ہے۔" مطلب یہ ہے کہ جھکنے میں تو ہاتھ سر خاک سے دور رہتا ہے اور سر ٹیکنے میں خاک سر پر ہوتا ہے اور اس حالت میں ہم ایشور کو سب سے بڑا کہتے ہیں اس سے بڑھکر خاکساری کے اظہار کا طریقہ اور کوئی نہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ "اے برہما مجھ خاک میں تو پاک ہے۔"

(پنڈت جی تھوڑی دیر تک خاموش کھڑے رہے پھر کہا۔)

"مولانا سچ تو یہ ہے کہ نماز سے بڑھکر آنند کی حالت دنیا میں کوئی نہیں ہے تو شریر جسم کو یہی چیز ایسی سکھ ملتا ہے اور آتما تو آنند ہوتا ہے یہ تو واقعی اچھی خاصی "اکسر سائز" ہی ہے اور عبادت بھی۔"

مولانا۔ "ابھی کہا۔ ابھی تو تم نے صرف "دہرسل" ہی دیکھا اصل اکسر سائز" تو رمضان شریف کی تراویح میں ہوتی ہے اور پورا آنند صبح کی نماز میں اس وقت جو شانتی ملتی ہے اس کا حال نماز پڑھنے سے ہی معلوم ہوگا اور بعض لوگ چار بجے رات کو تہجد پڑھتے ہیں اس وقت کے آنند کو تم پوچھو۔

پنڈت (جلدی سے) مجھے مسلمان کر لو۔"

مولانا۔ تم مسلمان ہو گئے رہی ایک رسم یعنی یہ کہ نماز کا کلمہ پڑھنا ہاتھ کا کھانا پینا وغیرہ یہ رسم چاہو پوری کر لو اور چاہے نہ ہی کرو۔

من سندر تو دنیا سندر

(اس طرح پنڈت جی مسلمان ہو گئے ایسے مسلمان کہ نماز ہی پڑھتے ہیں اور ٹھاکر جی کی مورتی کو اشنان بھی دیتے ہیں۔ پنڈت اسی حالت میں اوڑھے ہوئے۔

اب ان کو پنشن مل چکی ہے ان کی صورت اب ایسی متبرک ہو گئی ہے کہ خود ان کی پوجا کرنے کو جی چاہے مولانا بھی سن سعید ہو گئے وہ پنڈت جی کے پاس برابر آتے جاتے ہیں ان کی محبت روز بروز بڑھتی ہی گئی ہے۔

لیکن اب پنڈت جی کچھ بیمار رہتے ہیں وہ بالکل لٹ گئے مضمحل ہو گئے

اور یہی حال مولانا کا بھی ہوا۔

پنڈت جی اب بھی پوجا کرتے ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔ دیسی پوجا اور سوویٹ کی نماز ان کو اسی میں اتنا ہے۔

لیکن اب دیکھو پنڈت جی کا آخری وقت ہے بستر مرگ پر پڑے ہیں موت کا وقت آن پہنچا وعدہ پورا ہونے کو ہے چارپائی پر لیٹے ہیں پاس بچے غمگین بیٹھے ہوئے ہیں مولانا بھی سر جھکائے ایک کرسی پر بیٹھے ہیں پنڈت جی مولانا سے کہہ رہے ہیں۔

"مولوی صاحب اس وقت کچھ قرآن شریف پڑھیے"

اور مولانا صاحب بلند آواز میں اس طرح قرآن شریف پڑھتے ہیں۔

صرف ترجمہ کو سمجھ میں آسکے۔ یعنی بالکل اس طرح :۔

"ایشور کسی کو دکھ نہیں دیتا مگر جو اس کی گنجائش ہو۔ اس کو یہ تمہارا جو کیا یا اس پر وہ پڑتا ہے جو کیا۔ اے پرماتما اگر ہم بھولیں چوکیں تو ہماری گرفت نہ کیجیو اور ہم پر بھاری بوجھ نہ ڈالیو" (سورۃ البقرہ)

پنڈت جی یہ سنتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں ہچکی آتی ہے اور وہ ہو چکتے ہیں۔

کیا وہ مسلمان مرے ؟ نہیں کیا وہ مہذب تھے۔ بیشک ان کی نجات ہوگی یا نہیں ؟ ضرور ہوگی بلکہ وہ دوسروں کی نجات کا باعث ہوں گے وہ خدا کے نیک بندے تھے وہ مہذب تھے نیک مہذب۔ سچے مہذب ویسے مہذب جن پر مسلمان رشک کریں وہ مسلمان رشک کریں جو کل تک کا صحیح ترجمہ نہیں جانتے جن کو یہ بھی نہیں معلوم کہ دین کی اصلیت کیا ہے نماز کی حقیقت کیا ہے قرآن پاک میں کیا لکھا ہے اور موت کے وقت مرنے والے کی جذبات کیسے ہونے چاہئیں یوں کہنے کو تو سبھی کہتے ہیں کہ نکل جائے دم یا خدا کہتے تھے مگر دل تو نہیں جانتا موت کا مزہ تو اسی وقت لے جب دل لے۔

پنڈت جی نے مرتے دم تک اپنے من کے ٹھاکر کو اشنان دیا۔ اشنان کہا ہے ؟ آنکھوں کے نرمل جل سے اپنے دیوتا کو مرتے دم تک بھوگ پہنچایا کیا بھوگ ؟ آنکھوں کے سوم رس کا چاہے وہ قرآن شریف کے سننے سے حاصل ہوا ہو چاہے رامائن دیدیا پران سننے سے کاش ہماری مذہبی سنتے سنتے بیسمجھی اور کیف نخوت کی موہنیت نفس عنصری سے نکل جاتی رامائن کا مصنف بیشک "بنا پر بھجے نہیں ملتی نتار کشور اپنے نندکشور کو رجھانے کے لئے اپنے خدا کو سنتے اور اپنے معبود کو راضی رکھنے کے لئے اپنے اسد کو اپنانے کیلئے آدمیں برخاک" ہیکر سنا رہے ہیں۔ کوئی بھی حالت کیوں نہ ہو اللہ کی عبادت سے جسم کو قوت اور روح کو راحت ضرور ہوگی" کاش مرحوم پنڈت کی طرح لیگ نماز کو اصل میان کی قواعد یا پرماتما کی مقرر کی ہوئی مذہبی پریڈ ہی سمجھکر پڑھتے اور اگر یہ سمجھائی پریڈ ہے تو اس سے روح کو قوت پہنچتی ہے کیسی قوت ؟ جو انسان کو کمال اعلیٰ تک پہنچا سکے اور اس کے عروج تک پہنچنے میں نہ تھکنے دے اگر کمال اعلیٰ تک پہنچنا ہے اگر روحانی معراج حاصل کرنا ہے تو خدا کے احکام پر کیوں نہ عمل کیا جائے جسکے جتنا بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خدا کو اپنے بندوں سے بڑی محبت ہے کیونکہ وہ انہیں اپنے سے دور نہیں رکھنا چاہتا وہ حکم یہ ہے۔

"جب کھڑے ہو نماز کے لئے سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھو صبح کو بیشک صبح کا وقت خدا کے روبرو ہوتا ہے"

(سورہ بنی اسرائیل)

اور اس طرح دنیا میں بھی خدا ہی اپنے بندوں کو طیب کہنا چاہتا ہے" (باقی)


# صحیفہ قدسی

## اسی کتاب کے ذریعہ اسم اعظم معلوم ہوا ہے

اسم اعظم خدا کا وہ گرامی نام ہے جس کے ذریعہ ایک دنیا مسخر ہو سکتی ہے اور اس کا عامل وہ عامل ہے جس کے زیر حکم کائنات ہو جاتی ہے اور اس کا عامل جو بھی چاہے کر سکتا ہے یہ وہ اسم پاک ہے جس نے ہزاروں مصیبتیں ٹال دیں جس نے ہارے ہوئے مقدمات غیب سے کشادگی دیئے جس نے سینکڑوں ناکام نامراد شخصوں کو کامرانی سے ہمکنار کیا ہے جس نے بیسیوں سخت سے سخت حاکموں کو دم بھر میں پانی کر دیا جس نے ہزاروں بیمار مریضوں کا علاج کیا یہ تو فقط کے فائدے ہیں اب فرض کے فائدے سن لیجئے اس کتاب کا عامل جنت الفردوس کا مالک بنتا ہے اور خدا کی رحمان بشتی کا مالک ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی سے مسرور ہوتا ہے اور شفاعت رسل کا مستحق ہو جاتا ہے۔

یہ سورہ آیۃ الکرسی کی تفسیر بھی ہے اس کتاب کے ذریعہ اسم اعظم کا عامل چند روز میں دنیا کو مسخر کر سکتا ہے۔ اسم اعظم کا عامل ہر مسلمان بن سکتا ہے۔

قیمت ہر محصول ڈاک کل ۱۴ آنہ

ان تمام کتابوں کے ملنے کا پتہ

پتہ :۔ حمیدیہ پریس دہلی

# بہشتی زیور کامل مجلد

یہ کتاب عورتوں کے لئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے لکھی ہے اور گویا فقہ حنفیہ کا مکمل نصاب ہے اس کے جلد جلد دس حصے ہیں حصہ اول الف بے سے خط تختی تک اور کچھ تعلیم کا بیان۔ حصہ دوم۔ وضو طہارت غسل و نجاست کا بیان نماز کے مسائل۔ حصہ سوم روزہ نماز زکوٰۃ حج قربانی جنائز میت وغیرہ کے مسائل۔ حصہ چہارم طلاق۔ نکاح مہر نان نفقہ عدت وغیرہ کے احکام۔ حصہ پنجم۔ معاملات حقوق معاشرت زوجین قواعد تجوید۔ حصہ ششم۔ اصلاح باطن و تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت حصہ ہفتم اصلاح رسوم۔ حصہ دوم جدید شادی غمی سیلاد عرس۔ حصہ ہشتم نیک بیویوں کی مکالمتیں دیسی تلفاظ نبوی۔ حصہ نہم۔ ضروری اور مفید علاج بچوں اور عورتوں کے لئے۔ حصہ دہم۔ دعائیں ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ۔ حصہ یازدہم بہشتی گوہر یہ حصہ خاص مردوں کے لئے ہے مسائل معالجات دلچسپیوں کا ہے ہر حصہ کی قیمت ۱۲ ہے اور گیارہویں حصہ کی ۱۲ لیکن کامل سٹ کا طالب دیہ نصف ہے یعنی دو روپے مجلد بھی ہے محصول ۱۲ کل چھ

پتہ

حمیدیہ پریس دہلی

# آن راکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| جناب سید حسین صاحب کرنول | ۳ |
| محمد عبدالغفور صاحب غفور کہ چی گوڑہ | ۱ |
| شیخ حسین صاحب اینڈ سنز کھڑک پور | ۱ |
| ایس ایم عزیز الدین صاحب اجمیر | ۱ |
| حافظ شرف الدین صاحب وکیل بھوپال | ۱ |
| بابو احمد علی صاحب آشنین ٹانڈہ | ۵ |
| محمد حسین صاحب بارٹر لسن گنج | ۲ |
| محمد ابراہیم صاحب بنگلور | ۱ |
| محمد نبات الٰہی صاحب فرادد | ۱ |
| محمد جعفر علی الغنی صاحب کانپور | ۱ |
| غلام احمد صاحب کنہ | ۳ |
| غلام دستگیر صاحب ۱۱ لاہور | ۱ |
| اللہ بخش صاحب شاف کالج کوئٹہ | ۳ |
| امیر تراب سید علی محمد صاحب پٹنہ | ۲ |
| سوامی عبدالمجید صاحب مجید آباد | ۲ |
| قاضی نذیر احمد صاحب سرگودہ | ۲ |
| حمت اللہ صاحب ریڈر رینا ورسٹی | ۳ |
| بابو عبدالمجید خاں صاحب لاہور چھاؤنی | ۲ |
| عبدالخالق صاحب باگی پور | ۱ |
| سید محمد ظہور صاحب ورنگل | ۱ |
| عبدالکریم صاحب ڈرگ روڈ | ۵ |
| مولوی سید فضل حسن صاحب امروہہ | ۲ |
| نظر حسن صاحب بخش سٹیشن لاہور | ۳ |
| حافظ مقیم الدین صاحب رسلپور | ۱ |
| عبدالحمید صاحب بیجاپور | ۱ |
| عبدالحق صاحب باگی پور | ۱ |
| سید محمد ظہور صاحب ورنگل | ۱ |
| عبدالکریم صاحب ڈرگ روڈ | ۲ |
| نظیر الحسن صاحب سرگنجیر | ۲ |
| شیخ خلیم الدین صاحب ساگر | ۱ |
| مولانا ظہور الاسلام صاحب لکھنؤ | ۲ |
| ایس وی تسلیم احمد صاحب امیر منزل | ۱ |
| ایم خادم علی صاحب مہاسی | ۲ |
| سید محمد دوست مراد صاحب کھنڈیالہ | ۲ |
| حکیم محمد ایوب صاحب شریف آباد | ۲ |

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| ایس ایم یعقوب صاحب گیا | ۳ |
| جناب احمد خاں صاحب سانہولی | ۱ |
| عبدالستار صاحب گھوڑا ندی | ۱ |
| محمد اشرف صاحب نندرئی | ۲ |
| سید شاہ فخر حسین صاحب پرنیڈہ | ۱ |
| ایس لے شکور صاحب حیدرنگر | ۳ |
| نذیر احمد خاں صاحب اٹاوہ | ۲ |
| رحمت خاں صاحب گرداور رکن پور | ۱۰ |
| ب محمد اشرف صاحب ہوشیارپور | ۱ |
| قاضی نذیر احمد صاحب سرگودہ | ۳ |
| سراج الدین صاحب لاہور | ۳ |
| احمد علی صاحب اوسیر ڈیرہ غازی خان | ۳ |
| قاضی مسعود بن جلال صاحب لائلپور | ۲ |
| سید عبدالعزیز صاحب ایچی | ۲ |
| فیاض خاں صاحب بارہ بنکی | ۲ |
| برکت اللہ صاحب چناروی چونار | ۱ |
| محمد سلطان صاحب دہلی | ۲ |
| بقاء اللہ صاحب بالسنگاؤں | ۲ |
| عبدالحق صاحب کرناٹک | ۴ |
| پیرزادہ انوار الحق صاحب کاموں کے | ۱ |
| محمد شکوع اختر صاحب اٹاوہ | ۱ |
| عبدالمالک صاحب قمر پنی گوندہ | ۲ |
| بابو دوست محمد صاحب کوئٹہ | ۴ |
| رحیم خاں صاحب نصیر آباد | ۲ |
| مولوی مہر محمد بخش صاحب لودھران | ۱ |
| حافظ شرف الدین صاحب باگی پور | ۲ |
| محمد اتحاد الحق صاحب ٹاکر | ۱ |
| مولوی باستار رضا صاحب بھڑیچ | ۲ |
| شرف الدین احمد صاحب جہان آباد | ۱ |
| محمد جمال الدین صاحب سنڈکا ریڈی | ۱ |
| بابو خورشید احمد صاحب نندرئی | ۱ |
| حکیم عزالدین صاحب کھورا کھنڈہ | ۲ |
| حکیم غلام محی الدین صاحب سولپور | ۱ |
| عبدالرحمان صاحب نوان کوٹ | ۱ |
| فخر تہ زینت فخری آرا صاحبہ لاہور | ۳ |

مصرعہ دیوان بانا خواہ کمتری ہی قوم سے ہستیوں کے لئے موزوں کیا گیا ہو لیکن آج تو اس کی صحیح ترین جسپیکی ناظرین مولوی کے سامنے کس زبان سے شکریہ ادا ہو اس کار ساز حقیقی کا جس نے اپنے کرم خاص سے دنیا کے پردہ پر ہنے والے اپنے مخلص دوست مظاہر اور نمائے ہوئی حاصل کرنے کا ذرا سا بھی موقعہ نہیں چھوڑتے اور اپنے پرچہ کا اوقا فاید کرنے کے لئے جو کچھ ہن پڑتا ہے سب کچھ کر دیتے ہیں، بچے بچے کی اپیل جس توجہ سے انہوں نے سنی خدا ان کو اس کا بہترین بدلہ دے الحمد للہ کہ رمضان شریف میں مولوی کے قرض کا خاصہ بار ہلکا ہو گیا، گو ہنوز اس کا قلق رہا کہ روپے کے بارہ آنے ملے، لیکن پنے مہربرد و مخلص جانبوں کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میری ضرورت کا احساس تو کیا، اور کتابیں دوکان نہ تریف خریدنے سے بچ گئے، مقدمہ کر لیا، واقعی ہی ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو اگر نظر میں خاک کو اکسیر کر دیتے ہیں، انجد اللہ تعالیٰ اجمعین۔

**کتاب الاسلام** کی مقبولیت کو دیکھ کر بارہا میں سوچتا ہوں کہ خدا نے میری خدمت کو کتنا بڑے اور مشہور ترین مؤلفین کی کتاب کو یہ ادعا نہیں دیکھا، کہ تین مہینے میں ایک ایڈیشن ختم ہو گیا ہو، پھر کیا یہ چیز انسانی کوشش کی رہین منت ہے حاشا محض فضل ربی الحمد للہ

**بخاری شریف** کے لئے رمضان شریف میں دیہات و دیہ میں جا بجا میں تو قعہ لگائے بیٹھا تھا، پر ہی میں مایوس نہیں ہوں جس وقت ناظرین کے ذہن میں اس کی اہمیت مجھ جائے گی وہ خود جوق جوق اس کو قبول کریں گے لیکن یہ وقت ایسا تھا کہ ان کا اور میرا دونوں کا فائدہ تھا، ان کو دس روپے کی کتاب پانچ روپے میں مل رہی تھی اور مجھے اس وقت چھپنے میں آسانی ہو جاتی اب پھر عرض گذار ہوں کہ اگر آپ دل پر کر لیں تو پانچ روپے ایسے دشوار تو نہیں ہیں،

یہ عنایت بھی ساتھ ساتھ رہے گی جب تک پیشگی روپیہ لے رہا ہوں کہ جونہی پانچ روپیہ بھیجا کر کے چھپی جلد کا مل نسخہ وی پی جلد روانہ کر دیا جائے گا، اگر وہ جاہیں تو پانچ روپے کی دوسری کتابیں بھی لے سکتے ہیں، اگر بخاری منگانی چاہیں اس کے لئے کوشش کی خاص طور سے ضرورت ہے

**ابھی پتوں کی اور ضرورت** رسالہ مولوی کے نئے جدید خریدار فراہم کرنے کے لئے مخلصین اسلامی درد رکھنے والے ۱۲ ساجد، ساکول ماسٹر، عمال کچہری، ہیڈ پولیس کے ماتحتوں کے پتوں کی ضرورت ہے تاکہ میں بھی یہاں سے بیٹھا بیٹھا خدمات الٰہی کا بلا واسطہ رہوں اور یہ سلسلہ مسلسل جاری رکھوں، آگے نہیں یہ میں کا فرض تو ضرور ہے، لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے مخلص پرچہ کے لئے ضرور گوارا کر لیں گے،

**اب ذرا ان سے مل لیجئے** یہ وہ ہیں جنہوں نے مولوی کی اشاعت اسلام کا مقصد سمجھ کر اس کو ۱۸ ہزار سے ساڑھے اٹھارہ ہزار تک پہنچایا، اور جو ہر وقت اور ہر موقعہ اسی جستجو میں رہتے ہیں کہ ہر مطالعہ کرنے والے کی نظر سے مولوی نہ گذر جائے دعا کیجئے کہ الہ العالمین ان کا ایسا ہی مددگار رہے جیسا یہ خدا کے دین کی مدد کرتے ہیں، فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللھم انصر ھم من نصر دین۔ اللھم حصل مرادھم بالخیر بنا تقبل دعا

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| ڈاکٹر محمد عظیم صاحب ریلوے روڈ لاہور | ۳ |
| جناب رحمت اللہ صاحب احمد نگر | ۲ |
| حاجی بنا صاحب لودیانہ | ۱ |
| جناب ایم غلام احمد صاحب گجرات | ۲ |
| عبدالرحمان صاحب پوسٹ مین کمبوڑہ | ۲ |
| عبدالروف صاحب کلرک بکرم | ۱ |
| عبدالوہاب صاحب کلرک حیدرآباد | ۱ |
| بشارت کریم صاحب مومبین | ۳ |
| محمد یعقوب علی صاحب اوورسیر ریاست بھوپال | ۱ |
| مولوی علی محمد صاحب وکیل پرسنگنڈہ | ۱ |
| منشی محمد اسماعیل صاحب فاروقی بالاپور | ۱ |
| عبدالحفیظ صاحب آبکاری افسر سکندرہ | ۱ |
| مولوی محمد سبحان صاحب میٹر | ۱۴ |
| علی احمد صاحب حیدرآباد | ۳ |
| مولوی عبدالرحمان صاحب پٹیالہ | ۳ |
| عبدالرزاق صاحب حویلی پورم | ۱ |
| احمد علی صاحب جدید پور | ۱ |
| محمد قاسم صاحب جہازپور | ۱ |
| قاضی یوسف میاں صاحب بدھوان | ۱ |
| سید بیلیع احمد صاحب مراد | ۲ |
| محمد نواز صاحب انبالہ | ۱ |
| محمد علی صاحب پٹواری مردان | ۱ |
| حکیم الحق صاحب ادنی ہر | ۳ |
| حسین علی صاحب فقار ہری ہرپور | ۱ |
| لیاقت حسین صاحب جہانسی | ۲ |
| سید حسن علی صاحب انسپکٹر پولیس پشنگ | ۱ |
| منشی علی صاحب سکول ماسٹر جہانسی | ۲ |
| جناب منشی محمود حسن صاحب پرتاب گڈھ | ۲ |
| مختار احمد صاحب موضع نادہیل | ۳ |
| سید محمد صاحب گارڈ لاہور | ۱ |
| محمود علی صاحب بزاز کانکناڑا | ۲ |
| اکبر عبدن صاحب سرکاری لین | ۲ |
| محی الدین صاحب ڈرنیج ورکس حیدرآباد | ۲ |
| شیخ ولی النعم صاحب مظفرگڑھ | ۶ |
| شیخ الٰہی صاحب ڈاکخانہ سنگاپانہ | ۱ |
| الیس محمد امین صاحب ہردوئی | ۱ |
| عبدالرشید خاں صاحب آگرہ | ۱ |
| عبدالرحمان صاحب اورنگ آباد | ۱ |
| مولوی عبدالستار صاحب آنولی | ۱ |

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| جناب مولوی ریاض الدین صاحب شوراؤ | ۳ |
| محمد قاسم علی صاحب ٹرلی کین | ۲ |
| محمد شریف صاحب ڈراشیں پشاور | ۱ |
| عبدالرشید صاحب لوکو فورمین آگرہ | ۳ |
| مولوی فضل خاں صاحب پٹاور کیمپ | ۳ |
| حکیم منشی عبدالعزیز صاحب اوبارہ | ۲ |
| خواجہ بخش صاحب بارمین احمد نگر | ۲ |
| ایم ایم شیخ صاحب بوتہ | ۱ |
| سید بخشی صاحب اسٹک روڈ | ۱ |
| عبدالعزیز خاں صاحب سب ایجنٹ ریلوے | ۱ |
| عبدالرزاق صاحب احمد پور شرقیہ | ۲ |
| سردار محمد حسین صاحب شہداد کوٹ | ۱ |
| عبدالغنی صاحب نمبر ۵۰۳۰ کمپنیہ | ۳ |
| ڈاکٹر احسان الٰہی صاحب کریم چک | ۲ |
| مولوی محمد الدین صاحب فیض قصور | ۱ |
| حکیم مجیب عالم صاحب کھلہ شیخ پورہ | ۲ |
| الیس ایچ صاحب بہاولپور | ۲ |
| حافظ عبدالغفور صاحب حضرو | ۲ |
| محمد نواز صاحب انبالہ | ۱ |
| شاہ ولی خان صاحب چکوال | ۱ |
| عبدالستار خاں صاحب شملی | ۱ |
| عبدالرشید صاحب درگاہ پاڑہ | ۱ |
| عبدالحق صاحب الیس آئی امروہا | ۲ |
| ایلچر صاحب الیس ایم کمپنیالا | ۲ |
| محمد عثمان صاحب شولاپور | ۱ |
| منشی شرف احمد صاحب احمد آباد | ۱ |
| عبدالعزیز صاحب تحصیل سیلسی | ۱ |
| قاضی محمد فقیر صاحب نکرالی | ۲ |
| سید فاضل صاحب حیدرآباد دکن | ۲ |
| محمد خیر اللہ صاحب بہدراچلم | ۳ |
| امیر اکبر خاں صاحب سرائے نورنگ | ۱ |
| اسٹیشن ماسٹر صاحب رائے نگر | ۲ |
| محمد اظہار حسین صاحب پاروٹہ | ۱ |
| عبدالکریم صاحب ڈھوئی | ۲ |
| عبدالمجید صاحب کوٹ نجیب اللہ | ۲ |
| منشی نور احمد صاحب رام پور سہارنپور | ۲ |
| شیخ غلام محی الدین صاحب سندلاور | ۳ |
| عشرت حسین صاحب وارثی اٹاوہ | ۱ |
| گل محمد صاحب سنتان دہرنی | ۳ |

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| جناب مفید طلب صاحب ہیڈ ماسٹر | ۱ |
| حافظ حبیب الرحمان صاحب ہیڈ ماسٹر | ۱ |
| بابو دوست محمد صاحب کوئٹہ | ۲ |
| ڈاکٹر عزیز الرحمان صاحب الدور | ۱ |
| حافظ محمد اسماعیل صاحب | ۱ |
| سید عبدالرب صاحب گیا | ۱ |
| محمد شمس الحق صاحب بہیڑیا ہی | ۱ |
| چودھری محمد یوسف صاحب سیالکوٹ | ۴ |
| عبدالعلیم صاحب مژناتھ بھنن | ۴ |
| محمد عبدالرحمان صاحب قریشی اورنگ آباد | ۱ |
| دوست محمد صاحب پٹلاڈ | ۱ |
| ابوسعید میرزا صاحب گلبرگہ | ۱ |
| شیخ جی ولد عبدالرحمان صاحب پوہرا | ۲ |
| ابوتراب صاحب سید صاحب بیڑ | ۲ |
| محمد اسماعیل صاحب اسک | ۲ |
| شیخ محمد افضل کانگڑہ | ۱ |
| الیس محمد حاجی صاحب کورلا | ۱ |
| ڈاکٹر شیخ الدین صاحب خانپور | ۲ |
| حکیم محمد دیدار علی صاحب حیدرآباد | ۲ |
| عبدالستار خاں صاحب شملی | ۱ |
| عبدالرشید صاحب درگاہ پاڑہ | ۱ |
| عبدالحق صاحب الیس آئی امروہا | ۲ |
| ایلچر صاحب الیس ایم کمپنیالا | ۲ |
| محمد عثمان صاحب شولاپور | ۱ |
| منشی شرف احمد صاحب احمد آباد | ۱ |
| عبدالعزیز صاحب تحصیل سیلسی | ۱ |
| قاضی محمد فقیر صاحب نکرالی | ۲ |
| سید فاضل صاحب حیدرآباد دکن | ۲ |
| محمد خیر اللہ صاحب بہدراچلم | ۳ |
| امیر اکبر خاں صاحب سرائے نورنگ | ۱ |
| اسٹیشن ماسٹر صاحب رائے نگر | ۲ |
| محمد اظہار حسین صاحب پاروٹہ | ۱ |
| عبدالکریم صاحب ڈھوئی | ۲ |
| عبدالمجید صاحب کوٹ نجیب اللہ | ۲ |
| منشی نور احمد صاحب رام پور سہارنپور | ۲ |
| شیخ غلام محی الدین صاحب سندلاور | ۳ |
| عشرت حسین صاحب وارثی اٹاوہ | ۱ |
| گل محمد صاحب سنتان دہرنی | ۳ |

| نام معاون | تعداد |
|---|---|
| حضر علی خاں صاحب شاہ آبادی | ۱ |
| فتی محمد صاحب شیخوپورہ یال گنج | ۲ |
| فضل محمد صاحب کنیال کالونی | ۳ |
| خلیفہ عبدالکریم صاحب احمد آباد | ۲ |
| مولوی غلام علی شاہ صاحب اجرہ | ۳ |
| محمد شمس الدین صاحب پوروہ | ۲ |
| شمس الدین صاحب بادکاردار | ۲ |
| دفتر منشی صاحب علی صاحب بنا بھاپور | ۸ |
| محمد خاں صاحب قانونگو کھڑ | ۱ |
| یوسف قاسم صاحب مولمین | ۱ |
| میرزا عبدالحق صاحب لاہور | ۱ |
| امیر علی صاحب دہرراجی | ۵ |
| سید ساجد علی صاحب محرر وکیل اٹاوہ | ۳ |
| شاہ مہدی حسن صاحب گورکھپور | ۱ |
| حسین علی صاحب ترکنڈی | ۲ |
| شیخ فتح محمد صاحب کوئٹہ | ۲ |
| حافظ عبداللہ صاحب میانی افغان | ۳ |
| امیر مجد خاں صاحب لیوان | ۲ |
| محمد یوسف خاں صاحب پشاور | ۱ |
| فقیر محمد صاحب نادرنگ | ۲ |
| قریشی غوث محمد صاحب لائل پور | ۱ |
| بابو فرزند علی شاہ صاحب لاہور | ۲ |
| محمد حسن اعظمی صاحب مولمین | ۴ |
| منشی احمد صاحب کراچی | ۱ |
| محمد فضل طلب خاں صاحب بنوں | ۱ |
| مولوی امداد الدین صاحب کھڑیانوالہ | ۱ |
| میرزا رحمان بیگ صاحب کھکھ ضلع جہلم | ۲ |
| محمد عبدالرحمان شریف صاحب العلم گڑھ | ۱ |
| مولوی غلام رسول صاحب بھاگل پور | ۱ |
| شاہ محمد وجیہ الدین صاحب حسینی | ۱ |
| پیرزادہ احمد سعید صاحب سری نگر | ۲ |
| کے عبدالباری صاحب ریلوے | ۳ |
| قاضی حفیظ اللہ صاحب کنڈرودہ | ۳ |
| حافظ حسین صاحب پولا بازار | ۱ |
| عبدالمجید صاحب لالہ گوڑہ | ۱ |
| سید صاحب علی صاحب فیض آباد | ۲ |
| محمد اسحاق صاحب انا کاٹی | ۲ |
| سید تہور علی صاحب دفتر ڈاکخانہ کنتور گڈھ ریاست | ۱ |

## تفسیر حقانی

وقت کوئی کتاب ختم ہو جاتی ہے تو شوق دید کا وہ ہجوم ہوتا ہے کہ دنیا کی نظریں بھی ہو جاتی ہیں اسی چار سال کی بات ہے تفسیر حقانی ختم ہو گئی تھی تو پچاس روپے میں لینے والے متعدد خریدار بن رہے تھے کہا اب جبکہ اس کا ہدیہ ۲۵ روپے ہے تو سو جلدیں بھی ہاتھوں ہاتھ نہیں بکیں یہ مولوی عبدالحق صاحب محدث دہلوی کی وہ معرکۃ الآرا تفسیر ہے جس کا ترجمہ اردو سے عربی ترکی اور فارسی میں ہوا آٹھ جلدوں میں ہے۔ تین روپے آٹھ آنے محصول ڈاک میں خرچ ہوتے ہیں۔ بذریعہ وی پی رجسٹرڈ بارسل طلب کیجئے تو محصول میں کفایت ہوگی۔

## تفسیر موضح القرآن

اردو تفاسیر کے مؤرخ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی کی عرقریزی کا شاندار کارنامہ ایسی تفسیر جسکو ہر مولوی مفسر اپنے لیے شمع راہ بنایا ہے اب بھی ویسی ہی مقبول ہو جیسے پہلے تھی اس کے قدر دان اب بھی اسی کو ڈھونڈتے ہیں لاکھوں چھپنے سے بھی بہتر ہے اتنی سستی پورے قرآن شریف اور کوئی نہیں بڑی تقطیع کے ۴۰۰ صفحہ کی یہ تفسیر ہے دنیا جانتی ہے کہ جلد کی قیمت بلحاظ ایک پیسہ کر نہیں ہوتی اور محصول ڈاک ۱۱ علیحدہ ہے اب رعایتی جلد ۱۰ بے علاوہ محصول۔

## تفسیر سورۂ فاتحہ

یہ کتاب اگرچہ بظاہر سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن حقیقت میں اسلام کے متعلق ایک جامع تصنیف ہے اور اس میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ نبی روشنی میں قرآن کی تفسیر شیطان اور سائنس خدا کی ہستی کے عقلی دلائل اسلام عقائد کی تشریح میں ملائکہ اور جنات انسان قادیانی ہوا اور مجوزہ بہائی انبیاء کرام کی فطری خاصیتیں عذاب قبر کا عقلی ثبوت مرنے کے بعد زندہ ہونا وحی اور سائنس وحی کی حقیقت نجات کا راستہ صداقت رسول قرآن مجید اتنا سہل کیوں ہے فرضی انبیاء کے عقائد مضامین ہیں علامہ بلاد کی تفسیر فاتحہ کا ترجمہ ہے اچھوتے پائے کی کتاب ہے قیمت ۱۰ محصول ۲ کل عہ

## تفسیر ام الکتاب

اکثر شریف کی تفسیر ہے سادہ اور کی اردو تعلیم اسی سے شروع ہوتی ہے کوئی بچہ جیسا سلطان نہیں ایسا ہوگا جس کو یہ سورت یاد نہ ہو لیکن آپ نے یہ سنا ہی اس میں کیا کیا معارف ہیں اس کتاب میں الحمد شریف کے متعلق اس قدر بیانات ہیں کہ پورے دیدہ صفحے میں آئے ہیں اولیاء امت کی وہ وہ نکتہ آفرینیاں تجسیم اور نکتہ لطیفہ میں کہ آپ جدید میں آجائینگے حضرت مولانا مولوی سید صاحب کی یہی ہوئی تفسیر مقاصد کی آئینہ دار ہے اور اس میں وہ باتیں ہیں جن سے اپنی ہی جیب کر پریس آلی ہوا اس کی قیمت ہو جانا چاہیے ہفتے ۱۲ آنہ ہیں ہدیہ کی اور جلد ۱۲ محصول

## تفسیر سورۂ یاسین

یہ تفسیر اس ماہ میں بھی گی جید علماء دیوبند و فضلاء کرام کے لئے عقلی دلائل مانگنے میں مع تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ مباحث کو معقول الرائے پر پیش کیا ہے تفسیر علامہ سعدی فی تفسیر القرآن سے منسوط ہے اور ایسے عجیب و غریب اسرار میں جو بہت کے اعمال کو ذہن نشین کیا گیا ہے بالآخر بھی ہی ایمان لے آتا ہے صرف تفسیر کے طاقت ہی تفسیر بہت اہم ہے اور مفصل ہے ایک واقعہ کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے گویا بہت سی تفاسیر کا عطر ہے اس کتاب میں نفس بات بڑی بہت ہی پر لطف بحث ہو قیمت ۸ محصول ۱

## تفسیر سورۂ بقر

حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کی لکھی ہوئی بسوط تفسیر معارف آپکا مجتہد امور نبوی کا خزینہ ہے۔ القرآن کا آئینہ اور ہر امر کیا تفسیر ہے اور کیا اور جہاں کہیں یہ تفسیر پوری ہو جاتی تو سبھی اور قرآنی معارف سے سلطان مالا مال ہو جاتے اب یہ جو کچھ ہے غنیمت ہے عقائد اور اور اور اور اور کی اکتشاف اسی تفسیر سے عیاں تو رسول کریم کے اشارات عرفان اسی تفسیر میں نہاں ہیں صحابہ کرام اور ایمان عظیم کی روشنی ایمان اسی سے معلوم ہوتی ہے اس تفسیر میں وہ سب کچھ ہے جو ایک امر دالاجاتا ہے اصلی ثبت بجلد الحد رعایتی ۱۰ محصول ۱۰

## تفسیر پارۂ عم

عام پڑھتے ہیں خدا کی حضوری پانچ وقت نصیب ہوتی ہے سوائے راز و نیاز ہوتے ہیں لیکن ایک ہم ہیں کہ جو ہر نہیں کہ مرنے کیا کہا اور اس نے کیا سنا مگر حرکتیں کیں منہ پر ہاتھ پھیرا اور اصل تکرار ہائے کیا لطف الوقت کا نماز میں علی طور پر پارہ عم کی ہی سورتیں پڑھی جاتی ہیں یہ تو کہاں ہو سکتا ہے کہ عربی پڑھیں اور قرآنی زبان پر عبور حاصل ہو لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ ہم حضرت ۱۰ احسن نظامی کی تفسیر پارہ عم لگا کر پڑھیں اور وہی سورتیں جو آپ نماز میں پڑھتے ہیں ان کے مطالب و معانی اور معارف سے آگاہ ہو کر نماز پڑھیں۔ قیمت ۸ ر محصول ۲

## جواہر القرآن

قرآن کریم وہ نعمت ہے جس سے ہر امراض روحانی کی شفا حاصل ہوتی ہے قرآن کریم سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں اور جو فوائد دنیاوی کے حصول کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں علمائے صالحین نے ان مختلف فوائد میں الگ الگ جو اہر القرآن کی استخراج کیا ہے اور ضروری حاجات کے لئے اس کے پڑھنے کا یہ طریقہ بتلایا ہے کہ جمعہ کے دن کے لئے تحمیدات قرآنی ہیں مفتہ کے استغفار افراد کے لئے تسبیحات پیر کے لئے آیات توکل منگل کے لئے تسلیمات بدھ کے لئے تحلیلات صبرات کیلئے دعوات اور ایک ایک لفظ قرآن مجید سے ثبت قیمت ۱۲ رعایتی مجلد ۱۰ محصول ۷ ر ۱۲ صفحات

## تاریخ القرآن

حالات قرآنی کے سلسلہ میں اردو زبان کی بہترین کتاب جو حمید یہ پریس نے حال ہی میں شائع کیا ہے اس کتاب کے مؤلف ہی مولانا سید نذیر الحق متوفی ہیں مؤلف کی یہ ان اسلام میں بہت اعلیٰ کی غدیر طبع ہوئی ہے یہ کی حالات قرآنی کے سلسلہ میں تاریخ القرآن ہے یہ کتاب قرآنی کی کتاب اجنگ شائع ہوئی ہے آپ خود ہی ایک نظر ڈالیں تو اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے ہی تعریف نہ کی جائے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے اس ضرورت کو ہر قرآن کے پڑھنے والے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے تاریخ قرآن پڑھنے کا نصاب ہے کہ پہلے تاریخ قرآن پڑھی جائے فیمت ۱۰ آنہ محصول ۱

## مناجات مقبول

یہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب عادل کی مقبول کتاب ہے اول سات دن کی اردو تعلیم میں بہت ہی موثر مناجاتیں ہیں۔ مانگنے کے طریقے اور ادعیہ ماثورہ کی قبولیت دعا کی حکایتیں ہیں یہ قرآن شریف کے سات دن کی ادعیہ کرام کی مجربہ دعائیں ہیں جنکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے پھر استعانہ منزل پھر دعائے عہد استعاذہ شجرہ اوراد یہ نظر ترجمہ دعا شریف نظام مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب بڑا ہی موثر اور دلنشین انداز بیان ہے مجلد قیمت ۱۲ رعایتی قیمت ۷ ر محصول ڈاک ۷ کل ۱۹

## دلائل الخیرات

دلائل الخیرات جامع تکالیف کے لئے بڑی اکسیر جنم ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے مندرجہ اوراد کے ساتھ پڑھی جائے اس کے اوصاف و برکات بیان کرنے کے لئے دفتر کے دفتر درکار ہیں چونکہ اہل خیرات کا عامل ہے اس کی کوئی ہی حاجت کبھی آکی نہیں رہتی اور اس کے استعمال کا ایک اثر یہ بھی ہے کہ اس کا عامل رسول خدا کی زیارت سے ضرور مشرف ہو سکتا ہے پھر ہی اکسیر کیا کچھ کہ نعمت سے آراستہ ہے ترجمہ ہے ۲۴ صفحہ کی تقطیع اعلیٰ ایک روپیہ

رعایتی مجلد دس آنے

محصول ۸ کل عہ

## مجموعہ اعمال قرآنی

آیات قرآنی معہ تعویذات لاثانی از عہدہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب حضرت مولانا کے تبحر علمی اور اوقفیت اسرار ربانی کا اگر ان قابل نہیں ہو آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو یکجا کر کے اور دینی و دنیاوی ضروریات میں سے ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کا ۱۰ اس کتاب میں نہ ہو اور اس کی تخلیف کے بیانات کی دفع ہے مقدمات کی جیت ہے کشائش رزق ہے سب کے وظیفہ ہیں تسخیر کے نقش ہیں ۱۶ صفحے کی کتاب ہے مجاہدات کا خلاصہ ہے اصلی قیمت ۱۲

رعایتی مجلد ۷ محصول ڈاک ۷

## بہشتی زیور کامل

رمضان شریف میں مجلد چھپی

فقہ حنفیہ کا بہترین نصاب ہے اس کے گیارہ حصہ ہیں حصہ الف بے اور کچھ عقائد حصہ وضو طہارت اور نماز کے مسائل حصہ روزہ زکوٰۃ حج غرباتی حصہ طلاق نکاح مہر ولی عدت وغیرہ نمبر ۵ معاملات حقوق معاشرت زوجین حصہ اصلاح باطن آداب معاشرت حصہ اصلاح رسوم مہر شادی حصہ نیک بیتی کی حکایتیں حصہ مزدوری اور مفید علاج حصہ دنیاوی ہدایتیں اور حساب کتاب حصہ مردوں کے لئے دسویں حصوں کا خلاصہ فی حصہ ۱ر یعنی سے ۱۱ر رعایتی مجلد چھپی ہوئی تیم ۵ فی حصہ ڈاک ۱ر علیحدہ ۱/۲

## کنز الدقائق

یعنی چھوٹا فتاوے عالمگیری اردو

عربی کی مشہور کتاب فقہ کا اردو ترجمہ بڑی مستند کتاب ہے اس میں ۴۰ مضامین ہیں اسلامی معلومات کے سلسلہ میں بڑی اہم کتاب ہے ہر دفتر کی طرح اس کتابچے کا حوالہ ہی سند ہوتی ہے وضو نماز روزہ حج زکوٰۃ نکاح طلاق خرید و فروخت رہن کھانا پینا گناہ و ثواب غرضکہ ہر قسم کے مضامین اس کتابچے کے اندر ہیں اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کتابچے کے ہر مسئلہ میں ذرا بھی شک کا موقعہ نہیں ہے لاکھوں چھپ چکی ہے قیمت مجلد دو روپے رعایتی مجلد ۱۴ر

## قرآنی دعائیں

آپ کی دعا کیوں قبول نہیں ہوتی اسلئے کہ آپ دعا مانگنے کے طریقوں سے ناواقف ہیں اگر آپ اس سے واقف ہیں ہو جائیں تو پھر خدا کے فضل سے آپ کی ہر دعا قبول ہوگی اگر آپ بے اولاد ہیں تو صاحب اولاد ہیں جائینگے مفلس ہیں تو زر دار ہوں گے بے یار ہیں تو مددگار ملیں گے ذاتی کشیدہ ہیں تو صاحب وصال ہونگے پریشان ہیں تو مطمئن ہو جائینگے غرضکہ آپ کے ہر مراد کی کنجی قرآنی دعائیں ہیں کیونکہ اس میں طریق دعا کے ساتھ قرآن پاک کی بہت ہی عمدہ دعائیں ہیں بہت ہی مقبول و مؤثر کتاب ہے قیمت ۸ محصول ۶ر کل ۱۲ر

## تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر آپ قابو چاہتے ہیں وہ کونسا دل ہوگی ہر مرد کا ہو عورت کا ہو حاذق کا ہو پیر کا ہو حاکم کا ہو دوست کا ہو بیگانہ کا ہو چھوٹے کا ہو بزرگ کا ہو ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ آپ اس پر بڑی آسانی سے حاصل کر لینگے اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگوا کر جو اس میں لکھا ہوا اس کے عامل بنجائیں احباب کا تجربہ کہ ازمنہ دراز سے مطبع رضا قادری واقع پرتاپ پانا مقدر ہے کا ۱ اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کتابچے عامل کے لئے ایک معمولی بات ہے یہ ایک نہایت دلچسپ اور عجیب غریب کتابچہ ہے ہزارہا فروخت ہو چکا ہے قیمت ۸ر محصول ۶ر کل ۱۴ر

## تازیانہ غفلت

یعنی نافرمانی کی سزا میں یہ کتاب پڑھکر ہر مرد عورت کانپ اٹھے گا بڑی ہی خوفناک کتاب ہے اللہ کی دہشت سے کلیجہ کانپ جاتا ہے اس میں سب ذیل بیانات ہیں تارک ایمان تارک نماز تارک سنت شرک و گناہ کبیرہ کفر پر کے بیان علم کیمیاں اور علم کا بیان دوزخ کا بیان جنت کا بیان سود کھانے والوں کا بیان کذوبہ کا بیان شراب کا بیان قرآن شریف کا بیان رمضان و اعتکاف کا بیان حج کا بیان فاسد کا بیان بیوی کا بیان جھوٹ کذب حسد دشمنی بکبر نیک و بد خلق نیک لوگوں کے قصے ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت مجلد عمدہ محصول ۱۱ر

## دوزخ سے نجات

بانے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ انسان آئندہ گناہ سے اجتناب کرے اور پچھلی خطاؤں سے معافی مانگے اسی کا نام توبہ ہے توبہ کی تلخیص اور اردو کے فضائل و اثرات کے متعلق انگریزی اردو زبان میں کوئی کتاب نہ تھی حمیدیہ پریس نے حال ہی میں اک کتاب "توبہ" کے نام سے شائع کی ہے جس کے ہر مضامین میں توبہ کے متعلق لاکھوں لغت ضائع توبہ کی حقیقت فضیلت ثبات توبہ کی ضرورت باب توبہ کشادہ ہے تائب اور صابر کی فضیلت توبہ ترک گناہ صغیرہ و کبیرہ توبہ کا ذکر قرآن میں اس قسم کے مضامین ہیں۔

ضخامت ۱۲۰ صفحات قیمت دس آنے

## مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا حال معلوم کرنے کے لئے ہر انسان بے چین ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صحیح معلومات اس کتاب میں ہے اور مختصر فہرست مضامین یہ ہے:۔

فلسفہ موت نتائج حقیقت موت عبادت سکرات موت یعقوبی جسم روح کی پرواز حضرت آدمؑ کی وفات ایمان و کفر نیک روحیں علیین ابرار مقربین براء ائمہ بری روحیں سجین کفار ارواح سوال و جواب کیبر علیہ برزخ عذاب ثواب قبر کا عذاب تجہیز و تکفین نماز جنازہ فاتحہ درود طریقہ مرنے کے بعد کے اور عجیب غریب حالات مکمل ہیں ضخامت ۱۲۸ صفحات قیمت بارہ آنے ۱۲ر محصول ۶ر کل ۱۸ر

## تازیانہ شیطان

یعنی شرح لعنۃ اللہ علیہ بالہند سوانح شیطان الموسوم بہ ابلیس نامہ بصحاح کے ساتھ اس میں درج ہے شیطان کے بارے میں قرآن شریف میں جس قدر آیات ہیں ان کی تفسیر اور مطابق کے بیان شیطان کی سوانح عمری سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق شیطان کی دشمنانہ قوت شیطان کی مکاریاں اور فضول باتیں تخلیق آدم سے تا ابتدائے دنیا تک تفصیلی حکایات ہیں جس سے علماء تا عوام فہم ہوتے ہیں حضرت اور صحابہ کے اقوال سے بیان کرایا ہے بہت دلچسپی کتاب ہے جس سے خاص عوام کو بہت فائدہ ہوگا ضخامت ۲۸ صفحات مصنفہ مولوی احمد سعید صاحب قیمت مجلد ۱۲ر رعایتی مجلد ۱۰ر محصول ۷ر

## نبیوں کے قصے

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رسول زیر صلعم تک جس قدر نبی مبعوث ہوئے اور ان کو قرآن شریف میں جو کچھ واقعات عمری اور کتاب میں ہے بڑی مستند احادیث سے مستنبط ہے ۲۷۶ صفحہ کی کتاب ہے انبیاء کے حالات ظاہر ہے کہ عجیب و غریب حالات و معارف سے پر ہوں گے ایسے اہم ترین جلیل القدر کے متعلق یہ ہوگا کہ دیگر مسلموں کی نسبت زیادہ تر یہ کتاب ہے ہوگا کہ دیگر مسلموں کی نسبت زیادہ تر یہ کتاب ہے مقابلہ میں ہوگا کہ دیگر مسلموں کی نسبت زیادہ تر یہ کتاب ہے ہوگا کہ دیگر مسلموں کی نسبت زیادہ تر یہ کتاب ہے

## چھیانوے اولیا

کرام کے حالات ان کی کرامات ان کی خوارق ان کی تعلیمات ان کی واعظانہ تبلیغ اسلام ان کے اوراد اذکار ان کا سراپا باطنی اتباع سنت کا اخلاص اس کتاب سے ہوتا ہے اس کا نام ہی تذکرۃ الاولیا ہے یہ وہی دو کتابیں ہیں جن میں اکابر اولیا راسد کے حالات ہیں ۳۵ ہی ہندوستان کے ہیں ایران کے ہی عراق کے ہی ہیں اور شام کے ہی ہیں حجاز کے ہی ہیں اور یمن کے ہی ہیں مشرق تا مغرب کے ہی ہیں ابدال سیدہ کو گویا کا بجلی آبدہ ہے بڑی تقطیع ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت ۱۲ر محصول ڈاک ۱۴ر رعایتی عمر

## بڑی سوانح عمری

رسول مقبولؐ یہ کتاب بنی جامعیت اپنی سلاست زبان صحت تاریخ خوبی کا غذ صفائی طباعت کے لحاظ سے بہت ممتاز ہے تقریباً تمام عرب اور میلاد رسول کے لیکر وفات تک کے حالات بشرح وبسط اس کتاب میں طریق رسول المصنف نے اپنے انداز میں لکھا ہے کہ اس کا مطالعہ بجد بصیرت سے ناظرین کتاب کشادہ ہے یہ نہ تو اپنے رسول مقبولؐ کی صدہا سوانح عمریاں پڑھی ہونگی لیکن اس مطالعہ آپ کی حیات دنیا میں خاص جوش جدید اثر کریگا ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت مجلد عمدہ ۱۲ر رعایتی مجلد ۱۲ر محصول ڈاک ۹ر کل عمر

## مسدس حالی

عالم اسلامیہ میں دھوم ڈالنے والی کتاب جس کے متعلق سرسید مرحوم نے لکھا کہ خدا کے سامنے پیش کی جائیگی تو کہونگا کہ یہ لیکر جا رہا ہوں مسدس اسلام کی بہترین تاریخ ہے اور مرقع جزر اسلام ہے کاپیوں سے زائد چھپی اور فروخت ہوئی نیز اشتہار فیشن اصلی کا غذ اور عمدہ طباعت کا ہے ابتدا میں ایک بڑا دیباچہ ہے جس میں گویا مسدس ہی اور خواجہ الطاف حسین حالی کی سوانح عمری ہے پھول کو یہ مسدس یاد کرایا جائے تو ان میں ابتدا سے جوش اسلامی پیدا ہوتا ضخامت ۲۰۰ صفحات۔

قیمت مجلد ۱۲ر رعایتی ۶ر محصول ۷ر

یہ سب کتابیں حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

## تاریخ حبیب اللہ

دنیائے اسلام کے حالات ہر طبقہ کے اور ہر خیال کے لوگوں نے لکھے ہیں بعض نے اختصار کو اہمیت دی ہے بعض نے تفزات کو بالا کیا ہے بعض نے ضعیف مگر مؤثر روایات سے بھی استدلال کیا ہے لیکن تنقید و پسند سے کسی عالم نے سیرت حبیب خدا قلمبند نہیں کی جو ہر پہلو سے جامع ہو ہماری اس چھوٹی سی بڑی دنیا میں اس کی ضرورت تھی اب اس نے ہر پہلو سے تحقیق کے ساتھ تنقید کے ساتھ اہل یورپ کی اصطلاح میں علمی روایت اور کہنی واقعیت کو ہم جمع کر دیا جس پر ذرا بھی شک عاید ہو سکے ذکر نہ کیا ہے اسی اہمیت کو ملحوظ رکھا گیا ہے ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت مجلد عہ رعایتی مجلد ۱۰ محصول ڈاک ۸ کل عہ

## تاریخ مدینہ منورہ

مولانا محمد علی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک نادر کتاب ہے سہ نوٹ شہر یثرب دیہ حضور اقدس کے نقشہ غلاف روضہ مسجد نبوی کو اسلامیان ہے جسے آقائے نامدار کے شہر مقدس مدینہ کے حالات پڑھنے کی شوق ہو یقیناً ہر مسلمان جس کو حضور سے محبت ہے اسے شہر مدینہ کے تاریخی حالات پڑھنے کا شوق ہوگا لہذا ہم نے صدہا تاریخ کی مستند کتابوں سے مدینہ منورہ کے حالات اخذ کر کے یہ کتاب تیار کرائی ہے حضور اقدس کے عہد مبارک سے لیکر موجودہ سلطان حجاز تک کے نامہ حالات کا اجتماع ہے بہت مقبول کتاب ہے قیمت ایک روپیہ

محصول ۶ کل عہ

## تاریخ مکہ معظمہ

یہ وہ بے نظیر کتاب ہے جس کے مؤلف جرجی زیدان کے نام سے کون اہل علم ناواقف ہے جو کچھ معلوم ہو جاتا ہے اس میں یہ اس بلادی خیر دی ذوق کی مکمل تاریخ ہے جو امت مرحومہ کے باپ حضرت ابراہیم کی آبادکردہ ہوا ہے یہ اس خطہ ارض کی تاریخ ہے جہاں اس کے مٹانے والے بھی قبول کو ابابیلوں سے مٹا دیا ہر سال جو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے آپ واقعات کی حقیقت سے واقف ہونا ضروری ہے اس کتاب میں تاریخ حج اور مناسک وغیرہ کا بھی پوری تفصیل سے اور خانہ کعبہ خاندان صفاء مروہ مسجد جاء زمزم ابواب کعبہ اور ضروری مقامات کے نوٹو بھی ہیں

قیمت ہدیہ محصول ڈاک ۶ ر

## تاریخ شاہان آل عثمان

دیکھئے کہ کس طرح سلطان عثمان خاں اول نے اپنی جبکہ کی حالت سے مکمل سلطنت عثمانیہ کی بنیاد ڈالی اور کس طرح اور کس طرح سلطانوں کی مجاہدانہ پیداری سے پہلی پھیلی عیسائیوں اور دیگر دشمنان اسلام کو قلعہ کیا خیانی سلطانوں نے اس اسلامی سلطنت کو تباہ کرنے کے لئے کیا کیا تصنیف بازیاں کی ہیں لیکن ترکوں نے جس بہادری سے مقابلہ کیا وہ حیرت انگیز ہے ایک طرف تمام دنیا کے عیسائی اور دوسری طرف چند غدار آخر حق کو فتح ہوئی اس کتاب میں ۳۷ بادشاہوں کے حالات میں اور ترکان احرار کا بھی تذکرہ ہے

قیمت عہ محصول ۱۰ کل عہ

## سلطان صلاح الدین

کی سوانح عمری ہے آپ پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ کس طرح عیسائی یورپ نے مسلمانوں کو صلیبی جنگ سے سلطان کی عزم بالجزم کیا اور کس طرح صلاح الدین غازی نے صلیبی جنگوں کے ساتھ ان شیطان اسلام عیسائیوں کو پیٹتے پیٹتے ترکستان کی سرحدوں کو یورپ تک میں علاوہ اکتساب پڑھتے پڑھتے مسلمانوں کی بہادری اور عیسائیوں کی صفائی و بزدلی کے سچے نقشے آنکھوں کے سامنے آجائیں گے اب کا بادہ فروش جو ہاتھوں سے سرد ہے فی الفور گرم ہو جائے گا اور آپ میں حریت و آزادی کا ایک خاص ولولہ پیدا ہو جائے گا کتاب شروع میں سلطان کا فوٹو بھی ہے تیمت عہ محصول ۱۰

## الفاروق

کیا اسلام کے اور ہمارے ہیرو جانشین حضرت فاروق اعظم کی سوانح عمری ہے آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح حالانکہ یہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی نسبت پر پیدا نہیں ہوا تو پیدا ہوا ان کی فرضی روایات عدل و انصاف کرنے والوں نے الزام لگائے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے جو مورخ یہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایران کی تمدنی ترقی کو نہیں دیکھا وہ خود ہی غلطی پر ہیں حالانکہ یہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی نسبت پر پیدا نہیں ہوا تو پیدا ہوا ان کی فرضی روایات عدل و انصاف کرنے والوں نے الزام لگائے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے جو مورخ یہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایران کی تمدنی ترقی کو نہیں دیکھا وہ خود ہی غلطی پر ہیں حالانکہ یہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی نسبت پر پیدا نہیں ہوا تو پیدا ہوا ان کی فرضی روایات عدل و انصاف کرنے والوں نے الزام لگائے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے جو مورخ یہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایران کی تمدنی ترقی کو نہیں دیکھا وہ خود ہی غلطی پر ہیں

## الہارون

خلافت عباسیہ میں جلیل القدر بادشاہ ہارون رشید کی سوانح عمری ہے اس میں ابتدا تاریخ عباسیہ عہد رسالت شجرہ نسب خاندان بنی امیہ بنی عباسیہ خلفائے بنی امیہ خلافت عباسیہ حالات خلفائے عباسیہ تا ہارون رشید کی تاریخ اس کے بعد ہارون رشید کی تاریخ ہے ہارون رشید کی خلافت کا کمال عروج زوال خاندان برمکی ہارون رشید کی مخالفت کا آخری زمانہ اور وفات ہارون رشید کے بعد حالات ربیدہ خاتون مکلمہ ہارون رشید کی سوانح عمری اور عزیز دار تقائے اسلام کے ضمیمہ اضافات ضمنی ہیں ۴۲۴ صفحات قیمت عہ رعایتی مجلد ۱۲ محصول ۱۰

## المامون

عباسیہ کا عظیم الشان بادشاہ اور اولوالعزم بادشاہ اردن اکثر یہ جانشین اس میں تاریخ عروج اسلام کے اول فروغ واقعات مامون کی ولادت تعلیم تخت نشینی اخراج خانہ جنگی بھائیوں کی قتل خانہ جنگی ثانی وفات دوسرے گورنروں کی بغاوت کا فرو فتوحات علمی نیز مقابلہ کی فتح سلطنت ثانی تعلیم صنعتی اداب بھی وصول انزالی اکبر سلطنت کے عہدے فوق علمی طریب اذواج سکہ اور مامون کے عہد کے مشاہیر علماء ادبا وفات مذہب مجلد ۱۰ صفحات قیمت رعایتی ۸ محصول ۱۰

## پانچ برگزیدہ صوفی

امام غزالی کی تصنیف کے سب سے بڑے عالم اور ادیب اسرار الہٰی بزرگ کے حالات قیمت رعایتی ۸ ر

مولانا روم حکیم سنائی سبزواری فرید الدین عطار نظامی گنجوی کے دیوان کا نامہ صحیح ترجمہ رعایتی ۳ ر

فلسفہ سعدی جن کی گریا گلستان اور بوستان تمام دنیا میں مہک رہے ہیں رعایتی ۳ ر

ادبیہ خسرو مؤلف الزمان صوفی صافی جن کی زندگی عجیب پر عرفان تھی رعایتی قیمت ۳ ر

سبک ایک مجلد رعایتی قیمت عہ محصول ۱۲

## امام ابو حنیفہ

کے حالات پڑھنے ہر حنفی مسلمان کے لئے ضروری ہیں کیونکہ جن کی نسبت ہر فخر کرتے ہیں ان کے حالات سے بیخبر رہنا بہت ہی نامردی ہے سیرۃ النعمان علامہ شبلی مرحوم کی تصنیف ہے امام صاحب کے حالات علمی مذاہب اس مخالفوں اور فقہ رس مسائل کو فیصلہ رس مسائل کے معلوم کرنے کے لئے سب سے بہتر کتاب یہ ہے فقہ کی تدوین کے مسائل میں ایسے نکات علمی بیان ہوئے ہیں جس سے کوئی شخص بے خبر رہ جاتا ہے اور حقیقت میں امام صاحب کا یہ الامتیاز بھی نہیں ہے

ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت رعایتی ۸ محصول ۸ ر

## شہید کربلا

اس کتاب میں شہادت امام حسین علیہ السلام کے سچے واقعات نہایت تحقیق و تدقیق کے بعد درج کئے ہیں اور ابتدا سے لیکر انتہا تک اس دردناک تاریخ کو نہایت ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے جو مرثیہ کی تخت تشبیہ ہے اس دردناک باب کا افتتاح ہوتا ہے حضرت امام حسین کو زہر دیا جانا تک امام مظلوم کی روانگی کوفہ کی بے وفائی شہادت تک اہل بیت کی مصیبتوں تک جن جن کی جانوں نے شہادت پائی اہل بیت پر مظالم یہ تمام کربلا کی ہولناک داستان ہے اور آخر میں حضرت خواجہ حسن نظامی کے شرکت سفر شہادت کے بیان

قیمت مجلد عہ محصول ۸ رعایتی ۶ ر

## مبلغ دو عورتیں

**حلیمہ خانم** دو خاتون ہیں جنھوں نے اپنے خداداد ذہن سے مذہبی معلومات حاصل کی اور پھر مرتد ہوئی اس کے بعد اسلام قبول کیا تو اس شوق سے کہ ۴۰ دیانی پنڈتوں سے مناظرہ کیا اب آخر کار آغوش اسلام میں آگئی قیمت ۱۲ر

## ساوتری

یہ ہندو جنم کی استری ہے جس نے اپنے علم اپنی ذہانت سے اسلام کو دیکھا پرکھا موازنہ کیا اس کے فطری قوانین نے بالآخر یہی بتایا پھر نہ صرف یہ کہ خود آغوش اسلام میں آئی بلکہ اپنے ساتھ سارے خاندان کو راہ ہدایت پر لائی قیمت ۸ر

## خواب نامہ صدیقی

آپ کو خواب کی تعبیر کیا ہے یہ بات دریافت کرنے کیلئے آپ کس قدر خوش رہتے ہیں جب آپ کے گرد و پیش کوئی صحیح تعبیر بتانے والا نہیں ملتا اول تو لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ایسا کامل ہو جو صحیح تعبیر کر سکے اگر آپ کے مطمئر مفید اثرات سے اطلاع دے سکے اگر آپ اپنے خوابکے صحیح اثرات معلوم کرنا چاہیں تو خواب نامہ صدیقی ساتھ رکھیے یہ عجیب و غریب فن تعبیر خواب میں نایاب ہے اس میں خواب کی قسمیں قابل اکتساب تاویل آسان ضابطے دونوں کے اثرات وقت کے اقرات پر ٹیبل کی حیرانی تفصیلات کا اثر فلسفہ خواب صدہا مضامین

## گھر کا مولوی

یہ مختصر کتابچہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی مرتبہ ہے اس میں تقریباً ستر بیانات ہیں جس میں تمام امراض روحانی جس سے آج دنیا مبتلا ہے مثلاً بخل، طمع، ظلم، خصومت، غیبت، بدگمانی، بخل، طمع، ظلم، ریا، نفاق، شوکت، ظلم، ان جیسا ناشکر، شہوت، عجلت، محض، تعصب، حرص، کینہ، مزاحمت، منافقانہ، فحش، خوشامد، بدی، حق العباد پر زور دیا، غلطیوں اور ساتھ ہی حکایات الصالحین بھی ہیں۔

ضخامت بڑی تقطیع ۲۰۰ صفحات۔

مجلد قیمت عہ رعایتی ۱۴ر محصول ۱۰ر

## حقائق اسلام

اس کا دوسرا نام الکلام المبین ہے جس میں مبادیات اسلام کے عقائد و باطلہ کی دلائل ظنیہ پر تردید کی گئی ہے اور اسلام کے محاسن کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے نیز اثبات الٰہی کے واجب الوجود ہونے حضرت محمد رسول اللہ کے نبی برحق ہونے اور قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کے متعلق بہت سے عقلی دلائل لکھے گئے ہیں یہ کتاب نہایت فصیح و بلیغ زبان میں ہے جو فتنہ ارتداد کے زمانہ میں مبلغین اسلام کے گلے کا ہار بنا اپنے رہی بہت مقبول اور دلیل لقلبی و عقلی ہے۔

قیمت ۱۲ر رعایتی مجلد ۶ر محصول ڈاک ۷ر

## شرح مثنوی مولینا

رقم مثنوی شریف کی جلالت شان محتاج بیان نہیں ہی نہ کتاب ہے جو آج عالم الغیب و شہادت کی جلالت ہی کتاب ہے جو تشنہ کامان طریقت کو جام معرفت پلانی ہے ہی کتاب ہے جس سے دنیائے تصوف شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک سیراب ہو رہی ہے کوئی صوفی معانی ایسا نہیں ہے جو اس کتاب سے مستغنی ہو صوفیوں کو اس کی ضرورت نہایت ضروری ہے لیکن بڑے بڑے اہل قلم اہل علم اہل نظر کو اس کی ضرورت ہے غرض ہر قسم کے لوگوں کو ہر گھرانے اس کی ضرورت ہے ضخامت بڑی تقطیع ۲۰۰ صفحات قیمت مجلد رعایت دور رعایت پیکر محصول ۱۴ر

## فارسی بول چال

بلا استاد کی مدد کے چند روز میں فارسی سکھلانے والی کتاب یہ فارسی بول چال جسے پنجاب یونیورسٹی سے علوم شرقیہ کی اعلیٰ ڈگری حاصل کئے ہوئے دو فاضل مصنفوں نے سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد فارسی زبان میں لیاقت حاصل کر سکنے کے خیال سے شروع کتاب میں فارسی کے مفرد الفاظ کو گرامر کے لحاظ سے اردو معنی کے ساتھ درج کیا ہے اس کے بعد مرکب الفاظ ہندوؤں کی تعداد میں تکملہ رقم کے کاروباری اصطلاحی تعزیت وغیرہ کے نمونے اور اردو میں ترجمہ قیمت ایک روپیہ رعایتی ۱۲ر

محصول ۷

## کریم اللغات

فارسی زبان کے ۲۰ ہزار الفاظ کے لغات کہنے کی کتاب آپ کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ آپ کی زبان اور روزمرہ بول چال میں کتنے فارسی کے الفاظ ایسے ہیں جو بادجود روزمرہ بولنے کے بھی ان کے صحیح معنوں سے آپ واقف نہیں اور بعض مرتبہ ان کا محل استعمال غلط ہوتا ہے اور پڑھے لکھوں میں جب ایسی بات ہوتی ہے تو سننے والے کو بہت غصہ آتا ہے اتنی بڑی بات کے لئے ذرا سی تکلیف گوارا کیجیے۔ یہ کریم اللغات منگا کر اپنے سامنے رکھیے دو چار صفحوں میں آپکی بول چال اور تقریر نہایت روزمرہ دلچسپ اور محاورہ الفاظ سے جگمگا اٹھے گی۔ ۲۰۰ صفحات قیمت مجلد عہ رعایتی ۱۲ر محصول ۹

## اسلامی زندگی

مسلمانوں کو دینی معلومات کے ساتھ دنیاوی تعلیمات سے آگاہ کرنے والی اردو کی شاندار کتاب ایک مسلمان کی زندگی کے ذاتی سوسائٹی اور تمدنی پہلو اس کتاب میں دکھائے گئے ہیں اس کے علاوہ اسلامی تمدن اسلامی حکومت اور زندگی میں روزانہ پیش آنے والی اسلامی ضرورتیں خواہ ان کی عبادات سے تعلق ہو یا معاملات سے تعلقات سے ہو یا خواص سے غرضیکہ جو کچھ بھی ہو اس کتاب میں موجود ہے ایک مسلمان کے پیدا ہونے سے لیکر مرنے تک اور مرنے کے بعد تک جن باتوں کی جاننا ضرورت ہے وہ سب اس کتاب میں ہیں۔

قیمت عہ رعایتی قیمت محصول ۸ر

## اتیاری معاشرت

ہر زمانہ قدم قدم پر بتا رہے ہوئے راستہ پر لگا رہا ہے وہ ہدایات ہو وہ زمانہ کے رواج کو لوگ کا بھی ہی مقصد ہے کہ انسان اچھا انسان بنے اور دنیا کے لئے مفید ہو اسی لئے خدا کی رحمت ما بعث ہوا اسلامی معاشرت بھی اسی کی آج تمام ادیان سابقہ سے نہ صرف افضل بلکہ دنیا کے لئے آیہ رحمت بھی کاش مسلمان اسلامی احکام سے واقف ہوتے تو اس کتاب کے پڑھنے کے بعد انسان بہترین انسان کامل مسلمان اچھا نہ بنتا یہ کتاب ہمارے فاضل محبوبان بہترین شوہر اچھا آقا اچھا بیرسٹر ایٹ لا بنا چاہتا ہو۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۹ر محصول ڈاک ۷، رکھیں عمر

## دہلی کا دسترخوان

دہلی کی ایک نمائندہ تو ان کی تحریر کردہ کتاب ہے جو دہلی کی بہترین اشیائے کی فہرست مع ترکیب بنانے کی دہلی کا دسترخوان بہت سہل اور آسان کھانا پکانا سکھاتی ہے جس سے چھوٹی چھوٹی بچیاں فائدہ اٹھا سکتی ہیں اور ہر بیاہی لڑکی اس میں سے چٹکلے نکال سکتی ہے اور بچا لیتے ہیں یہی وہ کتاب ہے جو ہندو مسلمان دونوں میں مقبول ہے اور روزانہ ضامنی اچھی تعداد میں فروخت ہو رہی ہے اس میں بازار غالہ کا انتظام برتنوں کا سلیقہ اور کھانا پکانے کے مختلف طریقے بتلائے گئے ہیں سچ ہے کہ یہ کتاب ہاتھ کی تسخیر کا بیلنا عمل ہے قیمت ۸ر محصول ۶ر

## میاں بیوی کے فرائض

آپ کا گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے اگر آپ کی بیوی سلیقہ شعار اطاعت گذار ہو آپ کا گھر فردوس بن سکتا ہے اگر آپ بیوی کے فرائض جاننے پورے کرنے لگیں لیکن دشواری یہ ہے کہ ہر گھر میں ذرا ذرا سی غلط فہمی کہیں میاں میں تو اپنے گھر کے متعلق کامل بیوی کی کوئی حیثیت نہیں کہیں بیوی میں تو سادات کی عملی دلچسپیات اور ہر انداز میں نقص یا بیداری جہالت کی وجہ ہے کہ ہر گھر دوزخ بنا جا رہا ہے اسی چیز کو مدنظر رکھ کر حمیدیہ پریس نے کتاب میاں بیوی کے فرائض طیار کرائی تاکہ زوجین اپنے اپنے فرائض پہچانیں اور رضائے الٰہی حاصل کریں قیمت ۸ر محصول ۶ر

## عورت

پہلی نظر میں مسیح پرچین کی رنگا رنگیاں دیکھنے سے پہلے مصنف کی تازہ کے تمام پرستاروں سے واقف ہو جاتے ہیں اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب آپ کتاب عورت کی پڑھیں اس کتاب میں یورپ نے امریکہ کی بہترین صنفی کتابوں کا عطر کھینچ لیا ہے عورت کی نسوانی زندگی کا مکمل خاکہ ہے عورت کے پوشیدہ اعضائے جسم عورت کی فطرت عورت کی تربیت عورت کے باغ حسن کی خوشی صنعتی عورت کی عورت کی زندگی کے متعلق کوئی بات ایسی نہیں ہے جو اس کتاب میں نہ ہو اس کتاب میں دوسو کے خوبصورت رنگین خوبصورت باریک میں اور قلمی تصویریں قیمت عمدہ مجلد محصول ۱۰ر

## شب ناچہ عروسی

ایک ہی شباب دو خیزہ کا شب ناچہ ہے اور بہاگ کی چند راتوں کا یہ سرشار اور کیف انگیز افسانہ میں ذکر کیا ہے کہ پڑھتے پڑھتے سسکیاں بھرنے لگتے ہیں یہ صرف چند نشاط افزا الفاظ کا مجموعہ ہی نہیں ہے بلکہ ازدواجی مسرتوں کے پوشیدہ راز اسی کتاب سے معلوم ہوتے ہیں اتنی دلچسپ اور صنفی معلومات سے پر شاید ہی کوئی دوسری کتاب ہو شب ناچہ عروسی میں لطیف کے پر کیف گوشہ نہاں کے ساتھ ساتھ گیارہ علمی خوبیاں بھی ہیں تاکہ دل و دماغ کے ساتھ آنکھیں بھی لطف اندوز ہوں قیمت عمدہ مجلد محصول ۷ر

## لذت شباب

شباب جاودانی کی جستجو ہو تو لذت شباب یعنی ایرانی کوک شاستر کا مطالعہ کیجئے جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ شباب کو عرصہ دراز تک کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں عورت کے تاثرات کیا ہیں حسن کی ملکہ کے کس طرح لطف اندوز ہونا چاہیئے گلزار شباب کس طرح خزاں ہوتا ہے شباب کی روحی ہوئی دیوی کس طرح ہنستی ہے عورت اگر عورت سے اور مرد اگر مرد سے اپنی خواہش پوری کرے تو کیسے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں لذت شباب میں ہر سہ ستان شباب کو حیات تازہ بخشنے کے لئے صدہا مجرب نسخے بھی ہیں ۸ خوبصورت باریک رنگین تصویریں ہیں قیمت عمدہ مجلد محصول ۷ر

## عروس سمرنا

لطیفہ خانم سمرنا کی حسین دوشیزہ جو غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی جرأت اور اسلامی غائیت سے متاثر ہو کر جہاد عقد میں آئی اور سمرنا کی فتح میں اس غیور، بہادر خاتون نے وہ دلیری اور شجاعت کے جوہر دکھائے کہ عہد سلف کی یاد تازہ ہو گئی۔

یہ کتاب ایسی حسین و جری خاتون کی تالیف ہے جو بہت ہی دلوالعزیز ہیرایہ میں لکھی گئی ہے خصوصاً سمرنا کی فتح اور یونانی لٹیروں کے مظالم بہت صبر آزما اور جوش انگیز ہیں۔

قیمت عمدہ مجلد محصول ۷ر اور کتاب بینک سے ساتھ سکتے ہیں

## کیف مواصلت

دنیائے لطف و مسرت اور لذت و کیف میں انتہائی چیز ایک جوڑا ہے جو ازدواج کے لئے عورت سے مواصلت ہے اور جس کا کیف انتظار سرد رہے جس پر دنیا کی بقا کا مدار ہے یہ نتیجہ فطرت کی بسیط دنیا میں ہزاروں جسیال ایسی ہیں جو صرف قانونی طریق پر دنیا کی آبادی میں اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں لیکن یہ زندگی تو جانوروں کی زندگی ہے انسان کی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہ ہے کہ اس کیف پرور خصوصیات سے اس وجہ تمتع حاصل کیا جائے جو دوسرے ذی حیات عالمات کا بہ الامتیاز ہوتا کہ یہ حقیقت سکھائی جائے اس پر ہی بنیاد ہے جہاں قربت ہی لذت ہو قیمت ایک روپیہ محصول ۱ر

## بہار شباب

صنفی کتابوں میں جس اسلوب بیان کو امتیاز حاصل ہے وہ جذبات کی ہیجانی یہ جیز مطالعہ کے بعد زیادہ کشش لفظ کیوں نہ ہو لیکن محل فائدہ اس پروگرام کے ماتحت ہے جس کے ماتحت رکھ رکھاؤ جوانی دیوانی کو قابو میں رکھکر جاتا ہے کہ یہ بالذات قائم ہو جائے بہار شباب میں ایسا ہی انتظام ہے جوانی کی کیف انگیزی اور اس کو دوام کرنے کے لئے بڑے بڑے مجرب طریقے تا عدے تا عدے نسخے ہدایات حفظ ماتقدم کی ہر کہ رہا خوبیوں اور عورتوں کی اندرونی کیفیات کو مردوں پر آشکار کر دیا ہے

قیمت عمدہ محصول ۱۰ر

## شاہی کوک شاستر

یہ بادشاہوں کے لئے تھا: اب عام ہے اس کتاب میں رجیم الشیخ نے لذت کے مرتعشہ عورت کو ایسے انداز میں بیان کیا ہے کہ وہ لذتیں جو ایک جوان آدمی کے ذہن میں عورتوں میں ہو سکتی ہیں شاید وہ اس کے بالکل ہی نہ ہوں ارباب مفتش نے عورت کے روئیں روئیں سے لذت ہی لذت ثابت کی ہے اور اس طرح مرد کی قوت ثانی کو مزید طاقتور کرنے کے نسخے لکھے اور ضرورتوں کو گنتا ہے میں اور بھی علاج کے سلسلہ میں حکایات وصل جو بیان ہوئی ہیں جو عمدہ ہاتھوں کا ہوں ہدایات تا ہیں کمیدہ سے زیادہ مفوی ہیں قیمت کامل عمدہ محصول ۷ر

## نادر خواتین

دنیا ہمیشہ اپنے عہد کی ممتاز ہستیوں کی سلطنت نادر شاہ و زوری دنیوں نے دار فتہ حسن و جمال کے جوہر کی جہاز انہی چاندسی صورت پر قربان کر ڈالے اس کتاب میں ایسی خواتین کے حالات ہیں جن کے نام پر ہیں زبیدہ خاتون، امراء الخیر، بعد مصنفہ فرخ، زبیدہ رابعہ شامیہ، شہزادہ کتابہ، علیہ بنت مہدی، نظری الندوی، ضعیفہ بنت القعیر، ام ہانی مریم، فاطمہ فقیہ، فاطمہ بنیانہ پوری، زلیخا ملکہ معشوقہ، ملکہ صبا، ملکہ زنوبیہ، ام ابان نوار، لیلیٰ، خلیفہ ام سلمیٰ، سمیرامس، ملکہ سیبر، ملکہ بلقیس، حمدہ اور دنیا وغیرہ مجلد ۷۰۰ صفحات قیمت عمدہ رعایتی ۳ر محصول ۱ر

## میاں بیوی کی نوک جھونک

اگر اس میں تحریرات ہوں اور پر لطف لطیف ہوں تو فائق زندگی کو کیف بخشتی ہیں میاں بیوی کی بدمزگیاں میاں بیوی کی باتیں ہوتی ہیں جو ہر وقت ہوتی رہتی ہیں ہر ہفتے ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں یہ دلچسپ تحریر ہیں جو ہر گھر میں ہوتی ہیں ہر ایک کو ان سے لطف حاصل ہوتا ہے ہر ایک کو ان سے سبق ملتا ہے ہر ایک کو ان سے عبرت ہوتی ہے ہر ایک کو ان سے مسرت ہوتی ہے ہر ایک کو ان سے راحت ہوتی ہے ہر ایک کو ان سے فرحت ہوتی ہے ہر ایک کو ان سے خوشی ہوتی ہے ہر ایک کو ان سے مزہ آتا ہے ہر ایک کو ان سے لطف آتا ہے ہر ایک کو ان سے آرام ملتا ہے ہر ایک کو ان سے سکون ملتا ہے ہر ایک کو ان سے اطمینان ملتا ہے ہر ایک کو ان سے تسکین ملتی ہے ہر ایک کو ان سے تشفی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے تسلی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلجمعی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلداری ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلجوئی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلنوازی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلشادی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلخوشی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلپسندی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلآرامی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلفریبی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلکشی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلربائی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلستانی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلبری ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلآویزی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلفگاری ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلنشینی ملتی ہے ہر ایک کو ان سے دلپذیری

بالکل آسان اُردو میں وعظ کی ایک بے نظیر تازہ کتاب

# بارہ مجالس

یہ وعظ و مجالس کی طلسمی کتاب ابھی حال میں حمیدیہ پریس دہلی نے شایع کی ہے اور دعوٰی ہے کہ اس موضوع پر یہ کتاب اپنی آپ نظیر ہے چونکہ وعظ کی مجالس ہندوستان کے ہر حصہ میں محرم، ربیع الاول ربیع الثانی اور رجب میں منعقد ہوتی ہیں اور ان میں خاص طور سے پیر و نجات کے واعظ بمشکل فراہم کئے جاتے ہیں اس لئے یہ کتاب بہت ہی سہل اُردو میں طیار کرائی ہے تاکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں بآسانی بھیجی جائے اور اپنی اپنی مجالس میں ہر بھائی اُس کی روزانہ ایک مجلس پڑھ دیا کرے اس طرح علاوہ اجر آخرت کے ہر پڑھنے والا اچھا مقرر اور شیریں زبان واعظ ہو سکتا ہے اس کتاب میں حسب ذیل بارہ مجالس ہیں:۔

**پہلی مجلس** ہستی باری تعالٰی کا ثبوت یہ وعظ بہت ضروری ہے تاکہ عوام صرف قولاً آمنا باللہ لفظاً ہی نہیں مانیں بلکہ خدا کی ہستی کو خوب سمجھکر اور مجبور ہو کر ایمان لائیں۔

**دوسری مجلس** "توحید الٰہی" یہ بھی ہمیشہ سلام کا مایہ الامتیاز ہے اور عقلی دلائل سے ثابت ہے کہ خدا ایک ہی ہو سکتا ہے، اہرمن یزدان، باپ بیٹا روح القدس، اور ۳۰ کروڑ دیوتاؤں کے جھمیلے سے خدا پاک ہو وہ ایک ہے اور ایکلا ہی رہے گا۔

**تیسری مجلس** "شمع توحید کے پروانے" یہ مجلس بہت ہی جوش انگیز اور ولولہ خیز ہے اسی کے ذریعہ روح مسلمین میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور مومن اسلاف کے کارنامے معلوم ہوتے ہیں۔

**چوتھی مجلس** "نبوت و رسالت" اس میں نبوت و رسالت کی تحقیق کے ساتھ ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین اور دنیا کا آخری مصلح ثابت کیا ہے۔

**پانچویں مجلس** "ختم نبوت" اس میں ہزارہا دلیلوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ رسول کریم کے ساتھ خدائی پیام رسانی کا سلسلہ دنیا میں ختم ہو گیا الیوم اکملت کی تفسیر ہے۔

**چھٹی مجلس** "فضائل رسول" اس میں رسول اعظم کا تفوق دیگر انبیاء پر بتلایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ آپکے خواہاں ہمہ نیاز مند تو تنہا دار کی۔

**ساتویں مجلس** "اسوۂ حسنہ" رسول محترم بحیثیت انسان کے جس قدر مکمل تھے اس کی بیمثل سیرتی پر داجب ہے اس کی ہی تشریح اس مجلس میں ہے۔

**آٹھویں مجلس** "محبت رسول" اس میں رسول کریم کی محبت کے ہزارہا واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کی نجات ہی رسول کی اطاعت و محبت میں ہے۔

**نویں مجلس** فضائل اخلاق اور حسن معاشرت اس میں ہر دو عنوانات بہت ہی عجیب انداز میں ایک مسلمان کی زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو ہر مدعی ایمان کے لئے قابل تقلید ہے

**دسویں مجلس** اسلامی وحدت اسلامی سادات اس میں دوسرے تمام مذاہب سے اسلام کی وحدت و مساوات کا موازنہ بہت لطیف اور مؤثر پیرایہ میں

**گیارھویں مجلس** اسلام میں عورت کے حقوق "یہ مدعی تہذیب جو عورتوں کے حقوق کے سب سے بڑے علمبردار ہیں اسلام میں عورتوں کے حقوق کیا ہیں معلوم کریں۔

**بارھویں مجلس** "واقعات کربلا" یہ مجلس بہت ہی دردناک انداز میں مرتب کی گئی ہے واقعات شہادت بہت صحت کے ساتھ لئے گئے ہیں گویا سارے واقعات آنکھوں کے سامنے ہو رہے ہیں کوئی شخص بلا آنسو بہائے دو سطریں نہیں پڑھ سکتا ہے ضخامت دو سو صفحات کتاب مجلد ہے اور قیمت صرف ایک روپیہ محصول ۱۰ر

کل عہ کے پتہ:۔ **حمیدیہ پریس دہلی**

۷۸۶

# سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

## لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب اڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ قوت کا عطا فرما رکھا ہے اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے

"ایک ہفتہ کے استعمال میں ہر صد سالہ مثل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے تادم مرگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے ہر روز ..... سے بیزاری نہ ہوگی اور ایک وقت میں بجز تین چار ..... طبیعت کو قرار نہ ہوگا یہ نسخہ بسلسلہ خاندان حکیم سید عبد اللہ خاں دہلوی شاہی میرے عم بزرگوار حضرت فخر الدین مرحوم سے مجھ کمترین کو عطا ہوا جو طلبگار باگاہ بسماندگان درج نمودا یہ نسخہ حقیقی و درست و صحیح میری اوائل عمری میں ایک وقت طیار ہوا تھا راجگان ہندوستان سے میرے عم مرحوم کو ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ انعام ملا تھا اور نواب سالار جنگ اولی ہی چہار خوراک معجون ہذا کا استعمال فرما کے جاگیر و منصب ڈیڑھ سو روپے ماہانہ عطا فرمائے تھے یہ نکرہ بماہ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ کا ہے بسماندگان کو اس کا پورا علم ہے"

اس نسخہ سے جو معجون تیار کی جاتی ہے اس کا نام **معجون مدوگار غدود** ہے جانوروں اور دیہڑوں کو معجون مدوگار غدود کی سات خوراکیں چار روپے میں دی جاتی ہیں (علاوہ محصول ڈاک) لیکن اگر کوئی سو برس کی عمر والے صاحب طلب فرمائیں گے تو اُن سے سات خوراک کی قیمت صرف تین روپے لوں گا اور محصول بھی اپنے پاس سے لگا کر معجون بھیجدوں گا شرط فقط یہ ہے کہ سو برس کے ہونے کا وہ کسی طرح اطمینان دلا دیں سو برس نہ سہی لگ بھگ سہی۔

## نوٹ

جنھیں جریان کی شکایت ہو وہ معجون مدوگار غدود نہ منگائیں کیونکہ معجون مدگار غدود صرف قوت کی دوا ہے جریان کے مریضوں کے لئے معجون کایا پلٹ مفید ہوگی۔ قیمت بیس خوراک ڈھائی روپے علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ

## منیجر رسالہ نظام المشائخ ۷ اکوچہ چیلاں دہلی

ہمالیہ پہاڑ میں جہاں سونا چاندی لوہے کی کانیں ہوتی ہیں وہاں ان کاست لیکر عنایات پروردگار اسیم الیسوری کرپا سے یہ شلاجیت پیدا ہوتا ہے۔ ہم ایسے دشوار گزار مقامات سے عرصہ ۴۳ سال سے منگا کر طب ویدک طریقہ سے صاف کرتے ہیں جو کہ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے جسکے ہزار ہا سرٹیفکیٹ ہمارے پاس ہیں

## قوت باہ اور اعضائے جسمانی کو طاقت دینے والی تمام قسم کے جریان و سلسل البول کو دور کرنیوالی شی منہی علماء و حکماء کی متفقہ رائے سے اکسیر اعظم و اعز

# اصلی شلاجیت

حکیم ویدک ڈاکٹروں نے متفق ہو کر تجربہ کر کے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ دنیا بھر کی ادویات میں شلاجیت کی برابر ہر قسم کے جریان کو دفع کر کے طاقت دینے والی کوئی دوا نہیں ہے جسکے استعمال کرنے سے بوڑھے جوان اور جوان نوجوان بنجاتے ہیں دودھ چاول خوراک سے ہی فائدہ نظر آجاتا ہے بدن سے سستی کمزوری یکایک غائب ہو جاتی ہے کچھ دن استعمال کرنے سے ہر قسم کی دھات و جریان کی کمزوریاں خواب میں احتلام ہو جانا اور لطفہ کا پتلا پڑ جانا پیشاب کے ساتھ دھات کا جانا پیشاب میں شکر کا جانا بار بار پیشاب آنا، شانہ کی کمزوری نامردی ناطاقتی، کمر کا درد ٹھکاوٹ دائمی کمزوریاں سر کا درد، چکر آنا یا گل پن، مرگی وغیرہ ہمیشہ کے لیے دور ہو جاتے ہیں اور مفید دھات کو طاقت دیتا ہے اس کے استعمال سے نیا صاف خون پیدا ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم میں طاقت آنکھوں میں روشنی بدن میں پھرتی اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے ایک خوراک سے ہی پیشاب کی جلن کڑک پیلی رنگت دور ہو جاتی ہے سات دن استعمال کرنے سے نئے پرانے سوزاک کو آرام ہو جاتا ہے ایسے ہی خونی و بادی بواسیر کو بھی دور کرتا ہے۔ ہر قسم کا باؤی درد (ریح) کا درد، ہاتھ پاؤں، کمر، پسلی کا درد، پرانی چوٹ کا درد یعنی جسم کی ہر تکلیف کو امرود م و نزلہ زکام کھانسی اور کف و سہ تپ دق۔ بدن پیلا پڑنا۔ پیٹ اور سانس کی بیماریوں کو دور کرنے کی خاص طاقت اور اثر رکھتا ہے۔

اس کے اوصاف یونانی و مصرفی طب و حکمت کی بڑی بڑی کتابوں میں لکھتے ہیں دنیا میں کوئی ہمیماری ایسی نہیں کہ جس کو شلاجیت سے نفع نہ پہنچے نیز عورتوں کی کمزوری اور پیشاب کے ساتھ سفیدی آنے کو دور کرنے کی خاص دوا ہے

ہر سال جو شخص کہ سے کم ہماری اس شلاجیت کو ایک ماشہ (۵ تولہ) کھاتا رہے اور بچوں کو بھی کھلاتا رہے تو ہر قسم کی بیماریوں سے بچکر موٹا تازہ اور تندرست رہے گا اور عمر بھی زیادہ ہوگی

ترکیب استعمال کی چھوٹی بڑی باتوں سے بھری ہوئی کتاب بلا قیمت بھیجی جاتی ہے اور قیمت بھی بغرض فائدہ ہر خاص و عام بہت کم رکھی گئی ہے

۵ تولہ قیمت ۲ روپیہ ۱۰ تولہ قیمت ۳ روپیہ ۲۰ تولہ قیمت ۵ روپیہ ۴۰ تولہ ۸ روپیہ ۸۰ تولہ ۱۵ روپیہ

ڈاک خرچ علیحدہ ڈاک خرچ ۵ آنہ ڈاک خرچ عہ

## سارٹیفکیٹ ہمالیہ ڈپو کا صاف شدہ شلاجیت

کیمیو اینڈ سلی مصر کے سند یافتہ جناب حکیم مفتی سید محمد فاہم علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا شلاجیت میں نے ذاتی طور پر استعمال کیا ہے و نیز اکثر مریضوں کو بھی استعمال کرایا ہے میں بڑی مسرت کے ساتھ نیچر صاحب ہمالیہ ڈپو کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپکا صاف شدہ شلاجیت فی الواقع بہت ہی بہتر اور مفید ہے جریان۔ سوزاک قبلہ الربح و فوطہ میں پانی کا آجانا ریح الکلیہ غرضکہ امراض گردہ و مثانہ کے لئے یقینی بہترین چیز ہے (مہر علی از ہمہ غنی عنہ)

مفتی و امام مسجد و پریسیڈنٹ انجمن اطب، مراد آباد

پتہ ہمالیہ ڈپو ہردوار یوپی (متصل ریلوے سٹیشن)

# مذہبی معلومات کے لیے عورتوں کا بہترین کتب خانہ

## تعلیم نسواں کی چار کتابیں

**ہدایت** مذہبی کی مفید، پندرہ نصیحتیں، دلچسپ تعلیم، دلنشین ترتیب، ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**دوسری** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**تیسری** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**چوتھی** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

یہ کتاب بچیوں کی رفیق حیات ہے یکجا مجلد قیمت مجلد ۱۰

## زنانہ بستہ مجلد

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

## بہشتی زیور کامل الاحصے مجلد

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

[illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

## پانچ تقدس مآب ہستیاں

**تاج انبیاء** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**سیرت الرسول** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**تاریخ الاسلام** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**تاج القرآن** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**تاج زہرا** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**خدا پرست بیوی** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

یہ سب کتابیں ایک جگہ مجلد ہیں قیمت مجلد ۱۰

## سات تاریخی کتابیں

**بہشتی حوریں** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**ہندوستان کی شہزادیاں** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**زیب النساء** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**نور جہاں** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**شہزادی بلقیس** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**خوشی جہاں** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**خدا پرست بیوی** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

یہ سب کتابیں ایک جگہ مجلد ہیں قیمت مجلد ۱۰

## سات اخلاقی کتابیں

**بدیع المستورات** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**ادیب نسواں** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**انتظام خانہ داری** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**کھانا پکانا** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

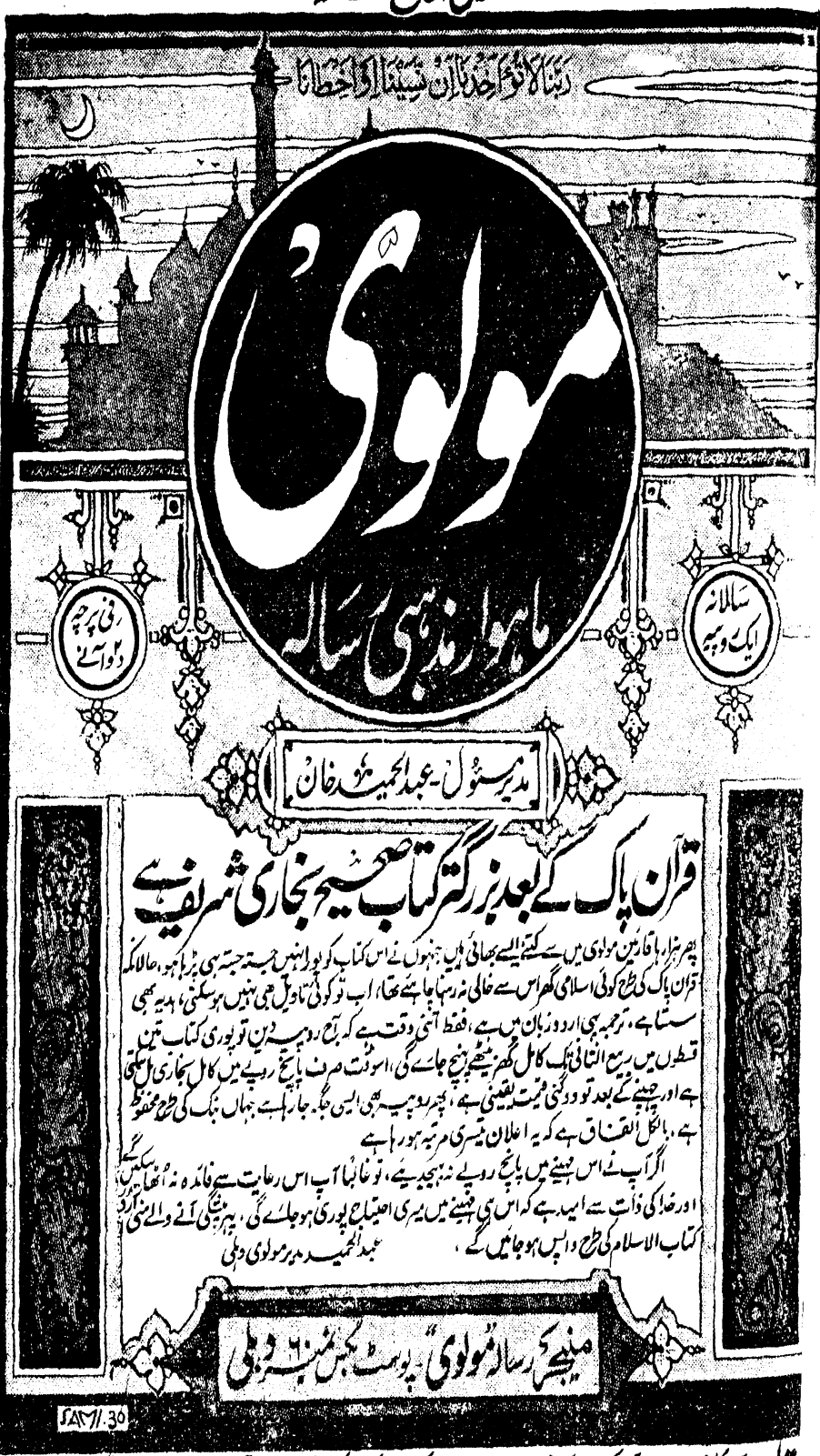
**بنت مرزی** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**لیڈی ڈاکٹر** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

**اخلاقی گیت** [illegible] ۱۰ صفحات قیمت ۱۰

یہ سب کتابیں مجلد ہیں ایک جگہ قیمت مجلد کی ہیر اور

تمام کتابوں کی کتابیں منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیں




تنبیہ:- آپ کا نمبر خریداری آپ کے پتہ کے شروع میں درج ہے اسکے حوالہ کے بغیر کسی شکایت کی تعمیل نہ ہو سکتی ہے نہ ہوگی ۔ منیجر

# یہ حمائل شریف آپ نے دیکھی تو ہوگی؟

اور ضرور دیکھی ہوگی، کیونکہ اس کا اشتہار ایک مرتبہ مولوی میں بھی ہو چکا ہے، پھر اس نہیں دبا کر اس کا ہدیہ چھپا۔ یہ پریس دلی کے معیار سے زائد تھا۔ اللہ کے فضل سے اب مین بستی حال خریدنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب بہت ہی مسرت کے ساتھ عالمان کرتا ہوں کہ اپنے اس کا ہدیہ نصف ہو گیا ہے یعنی

## ڈھائی روپے کی بجائے سوا روپے میں خلد چہری

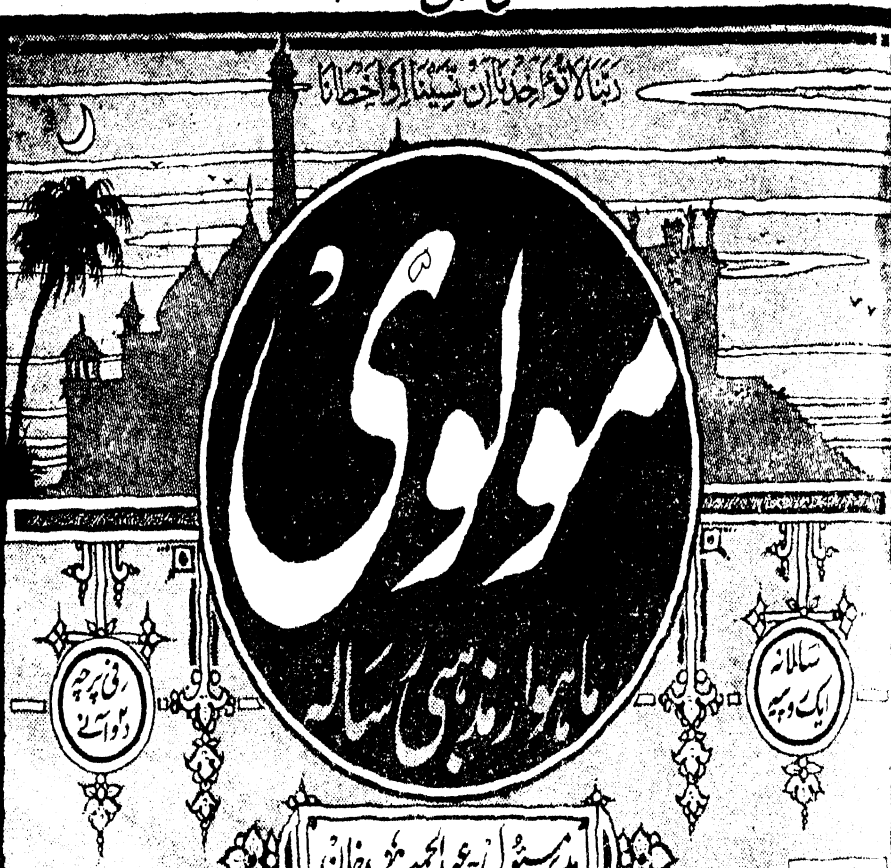
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا



# مولوی

ماہوار مذہبی رسالہ

سالانہ ایک روپیہ

فی پرچہ دو آنے

مدیر مسئول - عبدالحمید خان

## قرآن پاک کے بعد زرگتر کتاب صحیح بخاری شریف ہے

پھر ہزار ہا قارئین مولوی میں سے کتنے ایسے بھائی ہیں جنہوں نے اس کتاب کو پورا نہیں جستہ جستہ ہی پڑھا ہو، حالانکہ قرآن پاک کی طرح کوئی اسلامی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے تھا، اب تو کوئی تاویل بھی نہیں ہو سکتی، ہدیہ بھی سستا ہے، ترجمہ بھی اردو زبان میں ہے، فقط آٹھ روپیہ دین تو پوری کتاب تین قسطوں میں ربیع الثانی تک کامل گھر بیٹھے پہنچ جائے گی، اس وقت صرف پانچ روپے میں کامل بخاری مل سکتی ہے اور چھپنے کے بعد تو دوگنی قیمت یقینی ہے، پھر روپیہ بھی ایسی جگہ جا رہا ہے جہاں بنک کی طرح محفوظ ہے، بالکل اتفاق ہے کہ یہ اعلان تیسری مرتبہ ہو رہا ہے

اگر آپ نے اس مہینے میں پانچ روپے نہ بھیجدیئے، تو غالباً آپ اس رعایت سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے اور خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس ہی مہینے میں میری احتیاج پوری ہو جائے گی، پھر بقیہ آنے والے منی آرڈر کتاب الاسلام کی طرح واپس ہو جائیں گے،

عبدالحمید مدیر مولوی دہلی

منیجر رسالہ "مولوی" پوسٹ بکس نمبر ۶۰ دہلی

SAM1.30

نتباہ:- آپ کا نمبر خریداری آپکے پتہ کے شروع میں درج ہے اسکے حوالہ کے بغیر کسی شکایت کی تعمیل نہ ہو سکتی ہے نہ ہوگی ۔ منیجر

# جناب مولوی نور محمد صاحب کا مشہور ترین کامل تفسیر والاقران سیر لف معجز نما متوسط بطبع

ابھی چوتھی مرتبہ پریس سے آیا ہے، یہ وہ مشہور و معروف قرآن شریف ہے جو کم و بیش دو لاکھ مسلمانوں کے ہاتھوں سے گزر چکا ہے اور جس کی مقبولیت اور شہرت کا اندازہ اس سے کر لیجئے، کہ ایک ایڈیشن کے ختم کے بعد دوسرا ایڈیشن کے آنے میں جو چند مہینہ کا وقفہ ہوتا ہے اسمیں اس کا ہدیہ درگنا تو یقیناً اور سہ گنا تک ہو جاتا ہے اور پھر بھی نہیں ملتا، یہ چیز خدا کی عطا کی ہوئی ہے جسے وہ بمقبول عام بنا دے

**تازہ ایڈیشن** سابقہ ایڈیشن سے بڑھ کر ہے اور اس مرتبہ کا کاغذ غیر معمولی اچھا ہے گذشتہ سال چونکہ اس کا ہدیہ زیادہ ہو گیا تھا اس لئے مولوی صاحب موصوف اس کا انتہا نہیں ہوا، اب کہ سستا حاصل کرنے میں کامیاب ہوا تو آپ کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ اب اس قرآن شریف کے منگانے کا وقت آگیا ہے، کیونکہ اس سے کم ہدیہ ہونے کی کسی وقت میں بھی ایسا نہیں کی جا سکتی **یہ کامل تفسیر کیا ہے**

**دو ترجمہ والا قرآن شریف ہے** ترجمہ اول حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ہے جو ہندوستان کے تمام مقامات کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ان کے ترجمہ کی یہ خاص خوبی ہے، کہ قرآن کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے، ترجمہ دوم حکیم الامت قرآن کے ظاہری و باطنی علوم کے ماہر حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے یہ دو ترجمہ تمام اغلاط اور خلل لفظی سے پاک ہیں جو آزادی پسند اصحاب کے ترجموں میں موجود ہیں اور خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفسیر مثل تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، صحیح مسند حاکم، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب و شان نزول از جلال الدین سیوطی وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث مثل بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ وغیرہ کے فوائد و مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت و سند کیساتھ ہدیۃً ہی عام فہم اردو میں چڑھائی گئی ہے جو آجتک نہ تو کسی قرآن پر دیکھی اور نہ کسی نے اس قدر کثیر خرچ کرنے کی ہمت کی جس نام بنام و مکام و مسائل و قرآن جملہ قصص کل تاریخی واقعات، ذکر اولین و آخرین اور قرآن کے جملہ ظاہری و باطنی اشارات اور شان نزول، ربط آیات، خواص قرآن، ناسخ منسوخ کا کامل تفسیر ہے اور جس تفسیر کا مضمون درج ہوا ہے اگلا پورا پورا حوالہ دیا ہے اور ایک خاص بات یہ ہے کہ حاشیہ پر سلسلہ تفسیر میں ہر صفحہ پر اس مضمون کی سرخی دی گئی ہے جس کی بابت تفسیر میں بیان ہوتا ہے، نیز بحوالہ غرائب القرآن حسب ضرورت حل لغات و ترکیب بیان ہے، یہ پارہ نزول جبرائیل نقش و نگار سے مزین ہے، صحت میں لاثانی ایک ایک نقطہ کی ذمہ داری کہ اس کی صحت باہر حافظوں کی سعی سے بھاوندی و قرآن کے دیگر فوائد و جدید فنون کے مطابق ہوئی ہے، جلد اوقاف بھاوندی کے مطابق ہے، نیز اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں، حصہ اول میں حضرت آدم سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور انکی امت کے حالات ہیں، اسلام سے قبل عرب کی تاریخ اور رسول کریم صلعم کی پیدائش سے لے کر وفات تک مفصل سوانح و بیان اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھی اور آپ نے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے، حصہ دوم میں خلفائے راشدین کے کامل حالات ہیں، حصہ دوم میں فضائل قرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ کے بزرگوں کے مختصر احوال قرآن و خواص اور جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن شریف کے تعویذ ہیں، اور تصویر خواب و ترکیب خال سند کے ساتھ درج ہیں، حصہ چہارم میں مضامین قرآن کی فہرست ہے جس سے ہر مضمون کی آیت اشارہ میں کھل سکتی ہے حصہ پنجم میں قواعد نواۃ القرآن کا بیان، عربی اردو ہر دو خط بے حد و نہایت خوشخط اور خوشنمائی بجلد رموز سے مطابق ہے اس قرآن شریف کا سا ترجمہ تفسیر و خط و کپڑے کی خوبی سے کچھ نمونہ نیچے دیا ہے، کہ وہ اہل قرآن کی شان کہاں، کاغذ کا روپ جیسا ہی اور کتابت دونو کو چمکا دیا ہے، ثمرۃ ثمین اس کا کاغذ کہاں نصیب، اول تو وہ کاغذ ہندوستان میں ملتا ہی نہیں، دوسرے جرمنی سے منگوانا ہمارے بس کا کام نہیں، اس کے علاوہ یہ قرآن کا مسالہ ہے جس حاسے اور آپ کے درمیان صرف ایمانداری کا واسطہ ہے، اگر مطابقت ہفت ہزار نمونہ تو بذریعہ وی پی واپس کر سکتے ہیں۔

**ہدیہ رعایتی خاص صرف چار روپے محصولڈاک ایک روپیہ کل پانچ روپے معہ جلد چرمی کامل نفیسی کا اجزا و شیرازہ بندی** ریل کے ذریعہ کم از کم تین قرآن شریف منگانے میں فائدہ ہے ایک میں تو نقصان ہے اور دو میں شاید کہ دو آنہ کا فرق ہو، ریل کے ذریعہ منگانے ہوں تو تین جلد کے لیے ساڑھے بارہ روپے کا منی آرڈر کیجئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی **پتہ حمیدیہ پریس وٹی** (یہ صفحہ کی آخری صف تین سو قدموں کا نمونہ پیش ہے جس قلم اور کامل نفیسہ کا اندازہ فرمائیے)


فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا

اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے تو ہی ہے دوست میرا دنیا و دنیا کے

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو میرا کارساز ہے دنیا میں بھی

وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

اور آخرت کے قبض کر مجھ کو بھیجے اپنا اور ملا دے مجھ کو ساتھ نیکوں کے

اور آخرت میں بھی مجھ کو پوری فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے اُٹھا لے اور مجھ کو خاص نیک بندوں میں شامل

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ

یہ ہے خبروں غیب کی سے کہ وحی کرتے ہیں ہم طرف تیرے اور نہیں تھا تو

یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے، جو ہم نے وحی کے ذریعہ تم کو بتایا ہے، کیونکہ تم یوسف کے بھائیوں کے پاس نہیں تھے

حضرت یعقوب کا یہ عہد میں وفات کا وقت آیا تھا، تو یوسف علیہ السلام کو وصیت کی تھی، کہ مجھے ملک شام میں پہنچا کر اپنے ہی پاس دفن کرنا، چنانچہ یوسف نے ایسا ہی کیا، جنازہ کے ساتھ یوسف کے علاوہ اجلاف مصر بھی بادشاہ مصر کے حکم سے شامل ہو گئے تھے، جب یعقوب کی لاش مبارک شام میں پہنچی تو اسی موقع پر آپ کے بھائی حضرت عیص کا بھی وہیں انتقال ہو گیا چنانچہ یوسف نے دونو کو ایک قبر میں دفن کیا، خود مصر واپس آئے یہود کے بکثرت تواریخ نے حضرت سے بنی اسرائیل کے مصر جانے کی وجہ دریافت کی تھی، جس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی، سارے قصہ کو پیغمبر خدا نے حضرت سے خطاب کیا کہ تم یوسف کے بھائیوں کے ساتھ موجود نہ تھے جب وہ یوسف کے ساتھ نہایت مذبرانہ تدبیر سے پیش آئے اور شیء سارا قصہ اس تفصیل سے توریت میں موجود ہے

کریہ سارا ٹھیک واقعات وحی کے ذریعہ تیرے پاس کہے گئے، یوسف کے وقت بادشاہ مصر فی راعیل پرحیان تھا، مگر حد فرعون حضرت موسیٰ کے وقت میں ہوا وہ بنی اسرائیل کا سخت دشمن تھا،

حضرت یعقوب جب مصر میں داخل ہونے لگے تو آپ کے ساتھ کل اولاد نرینہ موسیٰ، جب چار سو برس بعد ان کو حضرت موسیٰ سے لے کر بے شمار ہو جانے کی وجہ ملا کر بارہ لاکھ تعداد تھی، اور کثرت اصلی معنی ہی ہیں پھیلنے اور نشو نما ہونے کے، بولا کرتے ہیں فطار البیر اذا بادت اور فطرت یعنی فانفطرای انشقت وقال اللہ تعالیٰ اذا السماء انفطرت ای انشقت، پھر اس کے معنی ایجاد کے ہو گئے، کیونکہ ہر چیز فقدا اور خلقت میں ہوتی ہے اور جب وہ وجود میں آتی ہے تو گویا وہ کا پردہ پھاڑ کر ظاہر ہوتی ہے (غرائب القرآن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم


# مولوی

جو ہر اسلامی مہینے کی بارہ تاریخ کو حمیدیہ پریس کوچہ چیلان دہلی سے شائع ہوتا ہے

جلد ۱۶ | بابت ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق مارچ سنہ ۱۹۳۳ء | نمبر ۵


## خطبہ

بیان اللہ الجلیل الاکبر من قال و البدن جعلناھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر فاذکروا اسم اللہ علیھا صوافا فاذا وجبت جنوبھا فکلوا منھا و اطعموا القانع و المعتر کذالک سخرناھا لکم لعلکم تشکرون و قال اللہ تعالیٰ لن ینال اللہ لحومھا و لا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم کذالک سخرھا لکم لتکبروا اللہ علی ما ھداکم و بشر المومنین، اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ، ایھا الناس

خدا نے ابراہیم و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق دلی سے تسبیح و تہلیل اور تشکر و امتنان کے لئے اپنی زبانوں کو وقف کر دیا جس نے تمہیں سال بھر کے پیہم یہ مبارک و سعید دن دکھایا ہے جس کو الاضحیٰ کہتے ہیں، جس کو خدا و ندی دفتر نے اپنے دو برگزیدہ رسولوں کی یادگار سے معظم فرمایا ہے، و فدینا ہ بذبح عظیم کے شرف سے مشرف فرما کر ہم کو حکم دیا ہے، اور و ترکنا ہ فی الاخرین کہ ہم بھی ان برگزیدہ اور مقدس و محترم ہستیوں کے نقش قدم کو اپنی راہ ہدایت بنائیں، جنہوں نے اپنے رب کی رضا و خوشنودی کے لئے سب کچھ قربان کر دینے کی آمادگی ظاہر فرما دی، اللہ کے راستے میں ایثار و قربانی کا یہی وہ پاک اور قابل پرستش جذبہ صادق تھا جس نے سیدنا ابراہیم کو دربار الٰہی سے خلیل اللہ کا خطاب دلوایا اور سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ کے رتبہ سے مشرف ہوئے اور ان کے اعمال کی تقلید کو قیامت تک کے لئے ہم پر واجب کر دیا، کہ ہم بھی ان نعائم اخروی و برکات سماوی سے بحرہ اندوز ہو سکیں اور جن سے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے فرزند جلیل حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کے دامان (بصیلہ ایثار و اخلاص فی سبیل اللہ) بھر دیئے گئے تھے۔

برادران اسلام، خدا و ندی دفتر کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ایثار پیشگی کس قدر پسند تھی، اس کا اندازہ ان آیات مقدسہ سے ہو سکتا ہے جن میں سیدنا ابراہیم کے اس عمل کو بیان فرمایا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں رب ھب لی من الصالحین ایک نیکو کار فرزند عطا کر فبشرناہ بغلام حلیم پس ہم نے ان کو ایک بردبار فرزند کی بشارت دی فلما بلغ معہ السعی قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری جب وہ بڑے ہو گئے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا اے فرزند دلبند میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں، بس تمہاری صوابدید کیا ہے قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین

حضرت اسمٰعیل نے اپنے بزرگ باپ سے عرض کیا اے پدر بزرگوار جو حکم آپ کو ہوا ہے اس کی تعمیل کیجئے، یعنی مجھے ذبح کر ڈالئے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے، فلما اسلما و تلہ للجبین، جب حضرت ابراہیم نے اپنے لخت جگر کو راہ خداوندی میں ذبح کرنے کے لئے پیشانی کے بل زمین پر دھر دیا، اور قریب تھا کہ چھری پھیر دیں و نادیناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا تم نے خواب پورا کر دکھایا اور جو امتحان ہم نے لینا چاہا تھا، تم اس میں پورے اترے، اس امتحان میں پورے اترتے ہی تمام غیب کے دروازے خدا نے آپ پر کھول دیئے، چنانچہ اسی اجر و ثواب کی طرف اشارہ کر کے ارشاد ہوتا ہے انا کذالک نجزی المحسنین یعنی ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں، کیونکہ یہ ایک کھلی ہوئی آزمائش تھی ان ھذا لھو البلاء المبین اور چونکہ ابراہیم علیہ السلام ابتلا و آزمائش کی منزل میں پورے اترے اس لئے خدا نے حضرت ابراہیم کی اس قربانی کو قبول فرما کر اس کو ذبح عظیم فرمایا، و فدیناہ بذبح عظیم اور یہی نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے اس ذبح عظیم کو سیدنا ابراہیم خلیل کی یادگار کے طور پر ملت ابراہیمی کے لئے واجب ٹھہرایا، چنانچہ ارشاد ہوا کہ و ترکنا ہ فی الاخرین، صرف اس پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ رضائے الٰہی کی سند حضرت ابراہیم پر درود و سلام بھیجنے کی اور فرمایا سلام علی ابراھیم ان کذالک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المومنین

برادران اسلام آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خداوند ذوالجلال و الاکرام نے کیسے بیان پر و الفاظ میں سیدنا ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کے اس واقعہ کو بیان فرمایا ہے جس کی یادگار عید قربان قرار دی گئی ہے، ہر سال ہم اس کو مناتے ہیں، مگر ہمیں سوچنا چاہئے کہ اس مبارک یادگار اور اس مقدس یوم ذبح عظیم کو ہم میں سے کتنے ہیں جو اس طرح مناتے ہوں کہ ان کے قلوب و ارواح پر بھی وہی کیفیت طاری ہو جاتی ہو، جو راہ خداوندی میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ پر طاری ہوئی تھی اور جس کیفیت سے متاثر ہو کر ایک باپ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گیا ہو، اگر دن بھر وہ کیفیت نہیں رہتی تو کیا اس یوم عظیم میں کوئی ایک لمحہ ہمارے قلوب و ارواح پر گذرتا ہے کہ اس کیفیت ابراہیمی و ذوق اسمٰعیلی کا ایک نمونہ پیدا ہوتا، اگر روزمرہ کی طرح اس یوم ذبح عظیم میں بھی ہمارے دنوں کی بستی اسی طرح اجاڑ اور سونی پڑی رہتی اور اقلیم قلب و روح میں کوئی ولولہ للہیت و خلوص اور کوئی جذبہ فدویت و قربانی پیدا نہیں ہوتا، تو سمجھ لینا چاہئے کہ ہم اس روز سعید اور یوم مسعود میں کی حقیقی برکات سے محروم ہیں، اور اس دن کی عظمت جو خدا نے بیان فرمائی ہے اس سے ہم بالکل آشنا نہیں ہیں،

برادران ملت، عید قربان کے صرف یہی معنی نہیں ہیں، کہ ہم قربان وام کر کے لباس فاخرہ

زیب تن کرلیں اور عیش وراحت کی صحبتوں میں اس دن کو گذاردیں بااینہمہ بہت بطور ایک رسم کے محض نمائش ونام آوری کے لئے کسی جانور کو ذبح کردیں قربانی کرنا شعائر اللہ میں سے ہے اور اس کے متعلق خدا کا فرمان ہے والبدن جعلناھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر فاذکروا اسم اللہ علیھا صواف فاذا وجبت جنوبھا فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر کذلک سخرنا ھا لکم لعلکم تشکرون (حج رکوع ۵) یعنی قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لئے مقرر کئے ہیں ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے پس جب وہ قطار میں کھڑے کئے جائیں تو ان پر اللہ کا نام لو اور جب پہلو کے بل گر پڑیں تو ان کا گوشت کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور سوال کرنے والے دونوں کو کھلاؤ اس طرح ہم نے ان کو تمہارے قابو میں کردیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ قربانی کے اصل مقاصد دو ہیں ایک تو یہ کہ اللہ کا نام لیا جائے دوسرے یہ کہ اس کے گوشت سے خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد اللہ کا نام لینا ہے اور گوشت کا کھانا کھلانا ضمنی مقصد ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں قربانی کے جانوروں کے گوشت اور خون کے متعلق فرمایا گیا ہے لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم (حج رکوع ۵) یعنی اللہ کو قربانی کے جانوروں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اس کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو خواب حضرت اسماعیل کے ذبح کرنے کا دکھلایا گیا تھا اس کے معنی بھی یہ نہ تھے کہ حضرت ابراہیم اپنے فرزند دلبند کو ذبح کر ڈالیں کیونکہ فرزند کشی کو اسلام جائز ہی نہیں ٹھہراتا، پھر بھلا خدائے اسلام سے ابراہیم کو جو اوّل المسلمین اور امام المسلمین کا لقب اللہ کی طرف سے مل چکا تھا یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ ایسے کام کا حکم دیتا۔ اصل یہ ہے کہ مقصد اس رویا کا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل دونوں کے قلب متقی کو جانچے اور امتحان لے کہ خلت وصدیقیت کے جس مرتبہ بلند ورفیع پر سرفراز فرمانا منظور ایزدی میں طے پایا ہے اس کی پوری پوری صلاحیت پیدا ہو چکی ہے یا نہیں اور اب کوئی ایسی چیز قربانی کی نہیں رہی جس کو ہمارے راستہ میں قربان کرنے سے ابراہیم دریغ کریں چنانچہ دنیا میں اولاد سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور پھر اولاد بھی حضرت ابراہیم کی سی خدا سے بے نیاز نے اس سے زیادہ عزیز ومحبوب شے کے متعلق حضرت ابراہیم کا امتحان لینا چاہا تھا اور نہ صرف بایں اس امتحان میں پورا اترا بلکہ اس کا فرزند علیم وبردبار بھی اس آتش امتحان میں پڑ کر صحیح وسالم نکلا یہ امتحان تھا دل اور روح کا کہ وہ کس قدر تقویٰ شعار ہیں، اور مقصود اتقا پرہیزگاری کی ذبح ہی اس طرح قربانی جو ہمارے لئے شعائر اللہ میں سے قرار دی گئی ہے اور لکم فیھا خیر کے ذریعہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اس میں تمہارے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے تو اس کا مقصد وہی جانور کشی نہیں بلکہ مقصد اصلی یہ ہے کہ ہماری روح اور دل کی بستیاں اتقا اور پرہیزگاری سے آباد ہوں اور تقویٰ کی روشنی دل اور روح کی اس تاریکی کو دور کردے جو غیر متقیانہ اعمال سے ہمارے ارواح قلوب پر چھائی ہوئی ہے پس اے برادران ملت عید قرباں کے آنے سے پہلے اپنے دلوں کو ٹٹولو اور اس کے ایک ایک گوشہ کی جستجو اور تلاش کرکے دیکھو کہ اس للہیت واخلاص اور راہ خدا میں اس ایثار وقربانی کا کتنا حصہ موجود ہے جو سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ میں موجود تھا، اور اگر اس کی ایک رمق بھی موجود ہو، تو اللہ کا شکر ادا کرو اور کوشش کرو کہ اس میں ترقی ہو اور اگر اپنے دل کی پستی کو پاؤ اور تمہاری روح کی اقلیم اس جنس گرامی سے بالکل محروم ہو تو اپنی کلیم ہمتی کو للہانہ یعنی کی مٹی میں چڑھاؤ اور گریہ ہائے سحری سے اس کی سیرابی کرو اور کوشش کرو کہ یہ علیم پرچھی پیدا ہو اور اس توفیق سے تمہارا دل معمور ہو جائے جو اس قربانی اور ذبح عظیم کے شعائر سے مقصود ہے، اگر آپ کے دل میں اس یوم جلیل وعظیم کی کوئی اہمیت نہیں اور آپ کہتے ہیں کہ محض زیب وزینت عیش ورائت اور اسی قسم کی دوسری تعیشات کے لئے یہ سارا کرو فر نہیں اور نہ محض جانوروں کو ذبح کرنے اور ان کا خون بہانے کے لئے ہے اگر خدا کے اس ارشاد پر آپ کو ایمان ہے کہ قربانی کے جانور کا گوشت وپوست اللہ تعالیٰ کے حضور میں نہیں پہنچتا کیونکہ وہ گوشت وپوست کا محتاج نہیں ہے بلکہ صرف تمہارے دل کا تقویٰ اور تمہارے روح کی طہارت وپاکیزگی اور تمہارے قلب کی پرہیزگاری پہنچتی ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اصل مقصود کے حصول کی کوشش نہ کرو،

برادران ملت اصل مقصود کے حصول کا پہلا ذریعہ یہ ہے کہ خلاف تقویٰ امور سے پرہیز کیا جائے اس لئے عید قرباں کے دن اجتماع سے لے کر ایام تشریق کے خاتمہ تک اپنے تمام اعمال کی نگرانی اور اپنے تمام حرکات کا جائزہ اور اپنی نیت کا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے مخصوصاً نیت کا محاسبہ نہایت ہوشیاری کے ساتھ کرنا چاہئے کیونکہ نیت کا ذرا سا کھوٹ اعمال کے حسن کو اس طرح غارت کردیتا ہے جس طرح بارش اور اولے خربوزوں کی کچی فصل کو تباہ وبرباد کرکے رکھ دیتے ہیں یا جس طرح آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے قیمتی سے قیمتی کاغذ جس میں کروڑوں روپے کا حساب وکتاب ہو آناً فاناً جلا کر خاک سیاہ کردالتے ہیں اس لئے ملت ابراہیمی کے ہر اک فرد کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنی نیت کو ہر اک قسم کی کھوٹ سے بچائے۔

برادران اسلام آپ دریافت کریں گے کہ قربانی میں نیت کے کھوٹ کے کیا معنی ہیں اور یہ کیونکر پیدا ہو جاتا ہے سو یاد رکھئے کہ نام ونمود ورواورنمائش ضد اور کسی کی دل آزاری کا خیال جس نیت کے رخ یا لگا کھوٹ ہے اس پر اپنے دل کے ایک گوشہ کا جائزہ لو کہ کہیں تم اس ضد سے متاثر ہو کر قربانی تو نہیں کر رہے کہ اگر نہ کروگے تو کمینہ اور برادری میں تمہاری ناک ہوگی اور اس لئے تو قربانی نہیں کر رہے کہ برادری اور خاندان میں نام آوری ہو، اور لوگ یہ سمجھیں کہ یہ بڑے اللہ والے ہیں، اور ان سے بڑھ کر یہ دیکھو، کہ کسی کی ضد اور کسی کی دل آزاری کے لئے تم جانور کی جان نہیں لے رہے ان میں سے ہر اک صورت غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے میں داخل ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو گے کہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا کیسا ہوا ترک ہے، برادران اسلام ان باتوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے وہ کیا اور کیا کیا ہے وہ کیا اور اگر غور سے اپنے باطن کو دیکھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ کس درجہ نام ونمود اور نمائش ونام آوری کی گندگی نیت کی طہارت دیا کیزگی اور تقویٰ وپرہیزگاری کو برباد کردیتی ہے، خصوصاً آج کل سب سے زیادہ جس چیز کی احتیاط کرنی ضروری ہے وہ گائے کی قربانی ہے، ہندوستان کی غیر ہندو قومیں والی قوم نے گائے کو ایک متبرک جانور قرار دے لیا ہے اور وہ ہر ممکن طریق سے اس کو ذبح کرنے میں روکتی رہتی ہیں، اور اکثر جگہ یہ صورت سخت اشتعال پذیر ہو جاتی ہے، اسمیں شک نہیں کہ مذہبی تعصب کی بنا پر ان کو گائے کشی سے تکلیف ہوتی ہے لیکن سال کے تین سو ساٹھ دن برابر ہزاروں لاکھوں گائیں ذبح ہوتی رہتی ہیں اور صرف اگر بڑوں کے لئے پچاس لاکھ کے لگ بھگ سال بھر میں گائیں ذبح کی جاتی ہیں، مگر اس عظیم وشدید مخالفت کشی سے ہندوؤں کو تکلیف نہیں ہوتی، یا اگر ہوتی ہے تو اس سے مشتعل ہو کر آمادہ فساد نہیں ہوتے صرف بقر عید کے تین دن کی قربانی گاؤ ان کو آمادہ فساد کر دیتی ہے اور گائے کے بدلے وہ انسان کے قتل سے بھی پرہیز نہیں کرتے اس صورت میں ہندوں کی ضد اور انکی دل آزاری کے جذبہ کا دل میں پیدا ہو جانا غیر ممکن نہیں ہے اس لئے بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے دل کو ایسے جذبات سے بچانے کی پوری سعی کرنی چاہئے جو ضد اور دل آزاری پر مبنی ہو، اور اگر محض ہندو کی ضد میں باوجود وسعت او قدرت کے بھیڑ بکری کی قربانی پر گائے کی قربانی کو ترجیح دی تو سمجھ رکھو کہ قربانی ضایع ہوئی اور الٹی برابر ثواب بھی تمہاری جیبی میں نہ پڑے گا بلکہ ممکن ہے کہ الٹا عذاب ہو گا، جس طرح اگر ہندو کی دل آزاری کے جذبہ سے متاثر ہو کر تم نے گائے کی قربانی کی اور بھیڑ بکری کی قربانی کرنے کی وسعت رکھنے کے باوجود محض اس لئے گائے کی قربانی کو ترجیح دی تاکہ ہندو کے دل کو صدمہ پہنچے، انہیں تکلیف ہو، وہ چڑیں تو اپنا رکھو ایسی قربانی الٰہی تمہارے منہ پر ماری جائے گی، اور دل آزاری کی سزا علیحدہ ملے گی اس لئے اے فرزندان اسلام اپنی قربانیوں کے ثواب کو برباد ہونے سے بچانے اور عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے تمہارے لئے ضروری ہے کہ ضد اور دل آزاری کے جذبہ سے اپنے قلوب کو متاثر ہونے دو اور محض اللہ کی خوشنودی اور رضائے الٰہی کے لئے اس طرح قربانی کرو کہ کسی کو تکلیف پہنچے کسی کی دل آزاری نہ ہو اور فتنہ وفساد کا کسی کو موقعہ نہ ملے قربانی کی گائے اگر مہنگی ہے بھاری تو لے لو مگر پہلے سے آرام سے کرکے یا جیسی بنا کر لے جاؤ تاکہ یہ شبہ نہ ہو، کہ یہ محض ہندو دل کی دل آزاری کے لئے کیا جا رہا ہے، نہ کسی سے گوشت واپس لاؤ تو اسے ہی ڈھاک کر واپس لاؤ

کہ ہندو کی نظر پڑے، اور اگر گھر پر قربانی کرو تب بھی اس امر کا لحاظ رکھو کہ ہمارے ہمسایہ ہندو کو اذیت و تکلیف نہ ہونے پائے،

برادران اسلام اس امر کو ابھی طرح یاد رکھو کہ بہ نسبت گائے کی قربانی کے بھیڑ بکری کی قربانی زیادہ افضل ہے، اگر تم کو خدا نے مقدرت دی ہو، اور تم آسانی سے بھیڑ بکری کی قربانی کر سکتے ہو، تو گائے کی قربانی سے پرہیز کرنا تمہیں ثواب کا زیادہ مستحق بنا دے گا، لیکن اگر بھیڑ بکری کی قربانی کی مقدرت نہ ہو، تو پھر گائے کی قربانی اس طرح احتیاط سے کرو، کہ ہندوؤں کو تکلیف نہ ہو اور اشتعال انگیز طریقوں سے بالکل بچے رہو، کہ غیر اللہ کی شرکت سے قربانی کا ثواب ہی برباد نہ ہو، اور فتنہ و فساد کا امکان ہی نہ رہے، اگر مخالف تقویٰ امور سے بچو گے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب کو نور تقویٰ سے منور کر دے گا، اور اس طرح عظیم کا اصلی اور حقیقی مقصد بھی حاصل ہو جائے گا،

برادران اسلام، قربانی کے سلسلہ میں دو باتوں کا اور لحاظ رکھنا ضروری ہے اول یہ کہ بعض لوگ گوشت ملنا میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ صرف اپنے غیر مستحق اعزا اور احباب میں تقسیم کر دینا کافی سمجھتے ہیں، اور مستحق غربا کو محروم کر دیتے ہیں، ایسی طرح سمجھ لو کہ گوشت کا ایک تہائی حصہ غربا کو تقسیم کرنا واجب ہے، بقیہ دو حصوں میں سے ایک حصہ خود اپنے صرف میں لا سکتے ہو اور دوسرا حصہ اعزا و احباب میں تقسیم کرنا چاہئے، قربانی کے گوشت سے غربا کو محروم کر دینے کے معنی یہ ہیں کہ ہم قربانی کے اصل مقصد تک پہنچنے ہی کی پرواہ نہیں کرتے اس لئے ایک تہائی گوشت غربا میں ضرور تقسیم کر دینا چاہئے،

دوسری چیز چرم قربانی کا مصرف ہے، چرم قربانی کی قیمت بڑے بڑے ڈھنگ پا سے وصول کی جاتی ہے، بہتر طریقہ یہ ہے کہ قیمت چرم کے بھی تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ تہائی غربا میں تقسیم کر دیا جائے، ایک حصہ کسی تہائی دوسرے رفاہ عام کے مقصد میں دیدیا جائے، ایک حصہ کسی اجتماعی مقصد میں دیدیا جائے، مثلاً تبلیغ، تعلیم، یا مدارس کے طلبا کو کتابیں خرید کر دیدی جائیں،

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اللہ تعالیٰ جزاء کریم ملک برحمتہ وفیضہ

## خطبۂ ثانی

بعد الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ وصلی اللہ تعالیٰ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم

برادران اسلام درود و سلام ہو اس نبی برحق و رسول کریم پر جن کے صدقہ میں ملت ابراہیمی میں ہمارا اظہار ہوا اور سنت ابراہیمی کی پیروی ہم میں سے ذی استطاعت پر واجب کر کے ہمارے لئے بھی ابراہیمی نعائم و خلیل الٰہی برکات کے دروازے کھول دیئے اور درود و سلام ہو سلفاً بعد سلف راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت مرتضیٰ اور بالتعمیم اصحاب عشرۂ مبشرہ پر جو سنت خلیل الٰہی کے پیچھے اور مخلص پیرو تھے اور جن کے قلوب وارداتِ اسی کیفیت ایثار و اخلاص سے معمور تھے جس کی کثرت نے حضرت ابراہیم کو راہ الٰہی میں اپنے فرزند دلبند کی قربانی پر آمادہ کر دیا تھا، اور درود و سلام ہو آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات خصوصاً حضرت خدیجہؓ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ برادر آنحضرتؐ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ پر اور آنحضرتؐ کے محبوب نواسوں حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ پر اور آنحضرتؐ کے چچاؤں حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ پر کہ یہ سب کے سب راہ خداوندی میں ایثار و اخلاص کی اسی مقدس کیفیت کے حصہ دار تھے جس کے سرمایہ دار حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے،

اور درود و سلام ہو آئمہ اہلبیت پر جو ایثار و قربانی فی سبیل اللہ میں ابراہیمی اور اسمٰعیلی سنگاوٹ میں نمونہ کے خوشہ چین تھے

اور درود و سلام ہو اربعہ حضرت امام ابوحنیفہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد حنبل پر جنہوں نے حضرت ابراہیمؑ کی اس سنت اور عبد قربان کے اس انثار الٰہی میں ہمارے لئے تمام مسائل قرآن و حدیث سے سنبھال کر کے مرتب کر دیئے اور ہر بلا وقت تا آج آگاہی مسلسل کرتے ہیں عباد اللہ اتقوا اللہ، ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر یعظکم لعلکم تذکرون واذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ

# تیرہ سو برس پہلے کا اچھوت اُدھار مسلم

جب ہندوستان میں داخل ہوا تو یہاں کی اکثریت آبادی اس زمانہ سے بہت مختلف تھی، ان جہاں سے ہر ترانوں پر جو مظالم ہوتے تھے وہ آج کی چشم سادات تصور ہی نہیں کر سکتی، جس وقت اسلام بنا چہارم سادات سنایا ہندوستانی آبادی حیران ہو گئی اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کے الفاظ مسلمان ہو ہی گئے تھے، اور سب اشرف تھے لیکن ان کے ساوات نے یہاں کی نومسلم آبادی کو ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کا سبق پڑھایا، ایک دو نجیب سے ایک آج کل کے شریف ہیں جنہوں نے شرافت کے زعم باطل سے قومیت کا شیرازہ منتشر کر دیا، اور مسلمانوں میں بھی برہمن اور شودر پیدا کر دیئے، یا خود اسلام میں صرف وہی شریف ہے جس کے اعمال شریف ہیں، اس کا ثبوت چاہتے ہیں تو آج ہی کتاب

**مساوات المسلمین** منگا کر دیکھئے اس میں مفروضہ شرافت کی پول کھولی گئی ہے اور بتایا گیا ہے، شریف و نجیب خود کہنا مسلمان ہی وہ ہے جس کے اعمال اچھے ہوں، ورنہ بڑے سے بڑے عالی نسب سے چھوٹا مسلمان افضل ہے، اسی تفاخر نے تو آج غیر مسلموں کو اسلام لانے سے روک دیا ہے، یہ کتاب ایسی ضروری ہے کہ ہر مسلمان کو تقسیم کرنی چاہئے، ۱۰۰ صفحات قیمت ۴ محصول ڈاک بھی ہے اور کتابوں کے ساتھ منگانے

# عبادت کا مقصد

اللہ اللہ کرنا ہی ہوتا، تو انسان کی تخلیق کیوں ہوتی، کیونکہ خدا کی تسبیح کرنے کے لئے تو زمرہ ذی وجود ہے، عبادت کے معنی ہیں کہ ہر انسان خدا کے خوشنودی کے لئے جو بات کہے اور جو حرکت کرے اس کا مقصد صرف رضائے خدا ہو، عبادت کو صرف نماز روزہ حج زکوٰۃ تک محدود کر دیا گیا اسی لئے صرف وہی مسلمان مقدس سمجھے جاتے ہیں جو صرف صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں، حالانکہ مقدس وہ تھا جس کا ہر فعل خدا کے بتائے احکام کے ماتحت ہو اچھی معاشرت بھی خدا کا حکم ہے اور شاید کم لوگ اس سے واقف ہوں گے، کہ ہمارا رہنا سہنا بھی اگر اسلام کے ماتحت ہو جائے تو رہنا سہنا، کھانا پینا، بال بچوں کو پالنا اور تجارت و نوکری سب عبادت ہو جائیں صرف نیت و اخلاص کی ضرورت ہے اگر آج ہی کتاب منگا کر آپ پڑھ لیں، تو آپ کی زندگی کا لمحہ عبادت بن جائے اور جو آج

# اسلام کی امتیازی معاشرت

نماز و روزہ کے اوقات میں ملتا ہے وہ چوبیس گھنٹے ملتا رہے اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ میاں بیوی، بچے، والدین، اعزا و اقربا، دوست آشنا، پڑوسی و محلہ والے، شہری وطنی سب کے ساتھ کس طرح رہنا چاہئے اور اسلام کے ماتحت معاشرت اختیار کر لینے سے دینی و دنیاوی کیا کیا فائدے ہیں بہت موثر اور دلچسپ کتاب ابھی اس کی مستقل قیمت دس گنے ہو گئی ہے ۱۵۰ صفحہ کی ضخامت چھپائی کاغذ بہت عمدہ ہے مصول ڈاک ۱۰ ہر مکمل ایڈیشن

# شذرات

## الور کی صورت حالات پر ایک نظر

مہاراجہ صاحب الور کی بے بسی و مایوسی کا ہمیں بڑا احساس ہے اور اسپر ہم دلی رنج و افسوس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ مگر "خود کردہ" کا "علاج" کیا ہے جس وقت مہاجرین الور "درد دیوار وطن" پر حسرت کی نظر ڈال کر نکلے تھے اور ان کی شکایات اور اس اقدام کو بے اساس اور بیرونی ایما اور ترغیب کا نتیجہ بتایا گیا تھا۔ ہم نے اسی وقت مہاراجہ بہادر اور ان کے ہمنواؤں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اس وقت تدبر و چشمبندی سے کام لیں، رعیت نوازی کریں اور وہ صورت پیدا ہونے دیں جو خود ان کی شہرت و تدبر اور امن و امان ریاست کے لئے ضرور ساماں ثابت نہ ہو۔ افسوس ہے کہ والی کشمیر کی ناعاقبت اندیشی کی نظیر سامنے ہوتے ہوئے بھی آپ نے اسی راستہ پر گامزنی اختیار کی جو خار دار جھاڑیوں سے بھرا ہوا تھا اور جس کا ہر کانٹا دامن عمل کو تار تار کر دینے کی دعویت دے رہا تھا۔ نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا اور جس کا اثر آپ کے اعلان و تقریر کے ہر لفظ میں مرکوز نظر آرہا ہے۔

لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آپ سے جو غلطی پہلی منزل پر سرزد ہوئی تھی وہی اب بھی کر رہے ہیں۔ وہ ہوا ہو رہی ہے اور جس "رواداری" کا مظاہرہ آپ ابتدائی مراحل پر کر کے جملہ دشمن عواقب سے اس وقت محفوظ و مامون رہ سکتے تھے اسی "رواداری" کا قحط آج بھی نظر آرہا ہے۔ مسلمانوں کے مطالبات اجمالاً یہی تو تھے کہ اردو تعلیم اور مذہبی مدارس جو پابندیاں عائد ہیں وہ دور کر دی جائیں۔ جن مساجد پر دربار کا قبضہ ہے انہیں واگذار کیا جائے۔ مالیہ آراضی کی حد سے بڑھی ہوئی شرح کو مناسب اور منصفانہ حد تک گھٹا دیا جائے وغیرہ۔ مگر انہیں کوئی اہمیت دینے کے بجائے بالکل بے بنیاد قرار دے کر مسلمانوں کے منہ پھیر دینے کی پرجوش مساعی عمل میں لائی گئیں۔ مہاراجہ بہادر نے سمجھا کہ ہندو مہاسبھا اور ہندو فرقہ پرست ان کے ساتھ ہیں۔ بلا خیج ان کا پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ موقعہ مغتنم ہے انہیں کچلکر رکھ دیا جائے مبوا تیوں کے جذبات میں آگ لگتے ہی یہ رنشہ تیز سے تیز تر ہو گیا اور اس نازک موقعہ پر غافلانہ تدبر سے کام لینے کے بجائے مہاراجہ بہادر نے مسلم ایجی ٹیشن کو ہمیشہ کیلئے کچلکر رکھ دینے کا عذر بنا کر صرف یہ کہ اپنی ریاستی فوجوں سے میواتیوں کے دل و جگر کو غربال بنوایا بلکہ انگریزی عسکر کو بھی دعوت دیدی۔ یہ وہ وقت تھا کہ مہاسبھائی جرائد اونچے سروں میں مسلم بغاوت کا راگ گا رہے تھے اور دربار الور کو اسے پامال و غارت کرنے کی دعوت زور و شور کے ساتھ دی جا رہی تھی۔ جوش و خروش انتقام میں عواقب امور تک کسی کی نظر نہ پہنچتی تھی اور کسی کو یہ خیال نہ آتا تھا کہ اگر اس طرح مسلمان رعایا کا منہ بند بھی کر دیا گیا تو اسکی قیمت کتنے خونخوار کی تعداد و شمار کی صورت میں دینی پڑیگی۔

افسوس کچھ تو نشہ استقدار کی تڑنگ اور زیادہ تر نشہ مہندو دنیا اور ہندو رائے عامہ کی پشت پناہی کی توقع پر مہاراجہ نے وہ کچھ کیا جو ایک حکمراں کے لئے ہرگز مناسب نہ تھا انگریزوں کو ایسے موقع "اسٹے اور بندے لے" کا مضمون ہے۔ انہوں نے یہاں اپنے قدم جما لئے اور اس طرح جما لئے کہ آئندہ مہاراجہ بہادر کو اپنی کے ہتھ اوپر پر قدم کہ اپنے پیچھے یا بدرجہ اقل ان کے اختیارات بہت بڑی حد تک کو ہو جائیگے۔ مہاراجہ بہادر کی موجودہ بے اختیاری بے بسی کا سب کو افسوس ہے۔ اگر اس وقت ان کی طرف سے مسلم شکایات کے ازالہ اور مسلم مطالبات کی منظوری کا اعلان ہو جاتا تو اس کا اثر بہت اچھا پڑتا۔ لیکن جو اعلان کیا گیا ہے کہ جن جن رعایات کے باشندے ریاست کی متفرد مساجد کو استعمال کرتا چاہتے تھے وہ محض درخواستیں دیدیتے اور مسجدیں انہیں واپس مل جاتیں کتنی مضبوط و قوی دلیل ہے مساجد پر تصرف ریاست کی۔ ہزار سال تک بھی مسلمانوں کی مصیبت میں رہنے کے بعد کیا مہاراجہ بہادر مسلمانوں کے جذبات مذہبی کے عمق اور مساجد کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکے تھے جو انہیں سرکاری قبضہ جما لیا اور درخواستوں کی ضرورت خیال کی۔

ایک الور کیا کشمیر، بھوپال اور جیپور وغیرہ میں صدہا مساجد پر آپ کو ہندو تصرف کی مثالیں ملیں گی۔ لیکن بھوپال و حیدرآباد کیا کسی ایک اسلامی ریاست میں بھی آج آپ کو کسی مندر پر سرکاری تصرف کی نظیر نہ ملیگی۔ آخر مسلمان کب تک اور کہاں تک ضبط و تحمل سے کام لیں اور "خانۂ خدا" کی یہ بیحرمتی بیٹھے دیکھتے رہیں۔ گو ریاست میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے مگر موجودہ اعلان میں بھی اردو زبان کو لازمی نہیں بلکہ ایک اختیاری مضمون کے طور پر رکھنے کی اجازت عطا کی گئی۔ مذہبی مدارس پر پابندیوں سے قطعی انکار کیا گیا ہے حالانکہ یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ ریاست بھر میں بلا اجازت مدرسے قائم کرنے کی ممانعت تھی اور بعد ازاں اس "اجازت" کو "اطلاع" کے لفظ سے مرصع کر دیا گیا ہے۔ اسلامی مدارس کوئی انقلابی یا اشتراکیت و نوعیت کے مدرسے تو نہیں جن پر شبہ کی نظریں پڑیں اور "اجازت" و "اطلاع" کی کسی نہ کسی صورت میں اتنی پابندی ضرور عاید رہے آخر ریاست کو مذہبی زبان اور کلچر کے معاملہ میں دراندازی ہونے کی ضرورت کیا ہے۔ مالیہ آراضی میں جس کمی کا اعلان کیا گیا ہے وہ بھی غیر تشفی ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ بہت سی دیگر اہم شکایات کے ازالہ کی طرف کوئی توجہ کی ہی نہیں گئی جنگلات و جاگیرات، شکاری جانوروں کی حفاظت اور اسی قسم کے دیگر قوانین کی متعلقہ شکایات کے متعلق کوئی توجہ ہی نہیں کی گئی۔ کل تک دربار سے لیکر تمام ہندو دنیا تک مہاجرین اور اُن کے ہمنوا معتوب و بدنام تھے۔ مگر آج جن شکایات کا کم و بیش ازالہ کیا جا رہا ہے کیا یہی اس مہاجرت کا باعث نہ بنی تھیں اور میواتیوں کی "بغاوت" انہی شکایات سے بے پرواہی کی بناؤں پر اُستوار نہیں ہوئی تھی۔ اور اگر صورت حالات یہی تھی جس کا کل نہیں آج بزبان مجبوراً علان و اعتراف کیا جا رہا ہے تو پھر ریاست میں جو بیگناہ مسلمان شہید کئے گئے اور ہزارہا مسلمانوں نے جو تکالیف برداشت کیں اُنکا وبال و عتاب کس کے سر ہے۔ ہم ایک فرد اور سری حضور مہاراجہ بہادر سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ تلافی افاقات کیلئے فرمانروایانہ عدل کے ساتھ کھڑے ہوں مسلمانوں کی جملہ شکایات کا ازالہ کریں، گوبند گڑھ کے حادثہ فاجعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرا کے ذمہ دار آفیسروں سے باز پرس کریں اور رعایا کو مطمئن کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں کہ معدلت و انصاف کا مقتضا یہی ہے

## مسلم کانفرنس کے ڈھول کا پول

"خان بہادروں" "وزیروں" اور "سروں" کی وہ نکسالی انجمن جسے عرف عام میں مسلم کانفرنس کے نام سے پکارا اور موسوم کیا جاتا ہے اور جو ہندوستان میں اپنے "دباطن ہیچ" "طبل بلند بانگ" کی بلند آہنگیوں اور حکومت کی ہمنوائیوں کے باعث کافی رسوا و بدنام ہو چکی ہے۔ کرتی کچھ نہیں مگر چلاتی بہت ہے۔ اسکے ارباب حل و عقد اور کارکنان خصوصی میں منفعت اندوز اور شہرت پسند طبائع رکھنے کی وجہ سے

ہمت و شجاعت اور صداقت بیانی و حقیقت سرائی کے جوہر ہا پیدا ہیں مگر اسکے باوجود دونوں کی لیتی رہی ہے ابھی کل ہی کی بات ہے کہ اس پلی میں آدرس سے قبل و بعد شملہ و لاہور میں اس کانفرنس کے جلسے کس شکوہ و شان اور کس دھڑلے کے ساتھ منعقد کئے گئے۔ اسکی کارروائی کتنے طمطراق و جوش کی حامل تھیں تقریروں میں بھی زور تھا اور جو تجویز منظور کی گئی تھی اس سے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ واقعی "زمانہ کی بھیڑیں" "صحرا کے شیر" کی صورت اختیار کر چکی ہیں اور اب کے ضرور کچھ نہ کچھ ہو کر رہے گا۔ انتہا یہ تھی کہ کانفرنس کے اجلاس میں ایک شب کو یہ طے کر لیا گیا کہ "اگر مسلمانوں کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ حکومت کے خلاف عدم تعاون شروع کر دینگے۔ اسی وقت ایک "جنگی کونسل" کے قیام کا بھی اعلان ہو گیا۔

اب جو فرقہ وارانہ فیصلہ سب سے بڑے ذمہ دار برطانوی افسر کی "زبان فیض ترجمان" سے مسلم حقوق کی قربانیوں اور بتا ہوں کا محضر لئے ہوئے سامنے آیا تو تمام بولنے اور آگ برسانے والی زبانیں خاموش تھیں اور کسی کی ہمت نہ تھی کہ اس "میاؤں کے ٹھو" پر کوئی گھنٹی باندھنے کے ارادہ کا اظہار کرے۔ اس سے بھی زیادہ یہ کہ اس نے نہ صرف یہ کہ مزعومہ تحفظ حقوق مسلمین ہوا کو ہوا میں اڑا دیا بلکہ اس سرکاری فیصلہ پر اپنی منظوری کی مہر بھی ثبت کر دی۔ سبحان اللہ کوئی حیرت بالا اور حیرت انگیز چیز تھی اندھا دھند وفاداروں اور ابدی کاسہ لیسوں کی جماعت سے اسکے سوا اور کوئی توقع ہو بھی نہ سکتی تھی۔ مگر ہمیں نے نہیں اس نیلگوں آسمان نے بھی یہ دیکھا کہ اس سے عام مسلمانوں میں بددلی پیدا ہو گئی اور ایسے بڑے بڑے ذمہ دار کارکن بددل ہو کر ٹوٹ گئے۔ اور احرار کی صف میں منسلک نظر آئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بے تحاشی کے ساتھ جلب منفعت اور طلب شہرت کے جذبہ نے ان سے عاقبت اندیشی کا جوہر بھی سلب کر لیا ہے۔ اس تجربہ و رجعت سے انہیں کم از کم اتنا تو سبق حاصل ہو جانا ہی چاہئے تھا کہ آئندہ کے لئے کم از کم وہ دوغلی زبان نہ پالنے جو آنحوالامر انہی کی شہرتوں پر بُرا اثر ڈالتے اور قول و فعل کا عدم تطابق خواص کے ساتھ عوام کو بھی ان سے بیزار نہ کرتا۔ مگر تو بہ!

ان کے پیش نظر کوئی خدمت اور کوئی کام تو تھا نہیں یہ تو محض کسی اشارۂ خفی پر رقص کرنے والی پتلیاں تھیں۔ انہیں کسی چیز کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ کانفرنس کے بورڈ کا ایک اور اجلاس دہلی ہی میں منعقد ہو گیا اور اجلاس میں پھر حسب عادت مستعدہ گول میز کی کارروائیوں کے خلاف ایک تجویز منظور کر کے یہ واضح کر دیا گیا کہ اگر آئندہ دستور اساسی کی صورت وہ نہ رکھی گئی جو ان کے پیش نظر ہے وہ ان کے لئے ناقابل ہوگی۔ اگرچہ ان کے مفہوم میں جو صورت ہے وہ ہمارے زاویہ نگاہ سے بالکل مغائر ہے اور ہم اسے مفاد ملت کے منافی سمجھتے ہیں۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ سب کچھ بھی نہ ہوا تو یہ شہرت پسند اور رجعت پسند جماعت کر ہی کیا۔ دستور کے قبول نہ کرنے کے معنی تو یہی ہیں کہ یہ اس سے قطعاً علیحدگی و بعد اختیار کرے۔ اور "علیحدگی و بعد" کونسلوں و اسمبلی سے الگ ہو جانے اور کسی سرکاری کام میں شرکت نہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسکی ذہنیت کا جو تجزیہ ہم تک ملک کر چکا ہے وہ اپنی نوعیت میں ایک بالکل جداگانہ چیز ہے۔ ملت و قوم میں کوئی وقعت و اثر نہیں جذبات اور قربانیوں کا کوئی اندوختہ و امن عمل میں نظر نہیں آتا۔ ہمت و استقامت کی دولت سے بھی بے بہرہ محض ہیں۔ شہرت طلبی نے بدبخت بنا دیا ہے جو کچھ اثر و اقتدار ہے وہ انہی نشستوں اور سرکاری مشنری کے ایک پرزہ کی حیثیت سے ہے۔ پھر کس طرح توقع کی جا سکتی ہے کہ کوئی دستور بھی خواہ وہ کتنا ہی بُرا ہو ان کے لئے "ناقابل قبول" ہو سکتا ہے۔ خوب سمجھ لیجئے کہ مسلم کانفرنس والے جو کچھ کہتے ہیں اس سے نہ سرکار پر اثر ڈالنا مقصود ہے اور نہ کسی کی تہدید و ترہیب پیش نظر ہے مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمان بے راہ رو نہیں بلکہ گمراہ ہیں، کوئی کام نہ کر سکیں اور سرکار والا تبار ان کے اس فعل و عمل سے خوش ہو کر انہیں اپنے انعام و اکرام کی بارش کرتی رہے۔ مرتبان ملت کا فرض ہے کہ وہ ہوشمندی سے کام لیں اور ان کے بتائے اور دکھائے راستہ چلکر گمراہ نہوں

## پارلیمنٹ میں مسئلہ ہند پر بحث

اس مرتبہ برطانی پارلیمنٹ میں مسئلہ ہند پر پُرزور بحث و تمحیص ہوئی۔ چرچل پارٹی اپنے تمام قدامت پرستانہ اسلحہ سے مسلح ہو کر میدان میں اُتری اور علانیہ اسپہ زور دیا کہ ہندوستانیوں کو آئندہ اصلاحات و دستور میں حقیقی ذمہ داری ہرگز عطا نہ کی جائے۔ اس سلسلہ میں ہور کے عزائم کی شد و مد کے ساتھ مخالفت کی۔ مگر اسے کامیابی نصیب نہ ہو سکی۔ بہت ممکن ہے کہ اس سے بعض زود رنجیں افزا یہ خیال کر لیں کہ صاحب وزیر ہند بہت ہمدرد ہیں اتنے ہمدرد کہ وہ اور کہیں نہیں پارلیمنٹ کے اندر ہندوستان کی حمایت میں چرچل پارٹی سے لڑے بھڑے اسلئے اور کامیابی حاصل کی لیکن جن اصحاب کی نظر سیاست پر ہے وہ جانتے ہیں اور بخوبی سمجھتے ہیں کہ یہ سب "ملی بھگت" کے مظاہر ہیں اور معزی مدبر ایسے مواقع پیدا ہی قسم کے آئین و طور اختیار کیا کرتے ہیں۔ جب انہیں کسی مطالبہ سے انکار کرنا ہوتا ہے تو سیدھے اور صاف لفظوں میں کبھی انکار نہیں کرتے۔ وہ اندر ہی اندر ممبروں کو اکساتے ہیں اور مخالفت کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھی خوب شور مچاتے ہیں خوب لڑتے ہیں اور انتہا یہ ہے کہ ذمہ داران حکومت پر آوازے بھی کس جاتے ہیں اور طعن و تعریض سے بھی کام لیتے ہیں تاکہ دنیا پر اصلیت ثابت ہونے پائے اور صاف طور پر یہ نہ واضح ہو سکے کہ جو کچھ کہا اور کیا جا رہا ہے وہ سب ایک ڈھونگ ہے۔ جب یہ سب کچھ ہو چکتا ہے تو وزیر آگے بڑھتا ہے اور اس رنگ میں تقریر کرتا ہے کہ وہ تو ہر طرح ہمدرد اور پیکر حمایت ہے مگر کیا کرے مخالفوں کی مخالفت اسکے لئے سنگ راہ بنی ہوئی ہے پھر وہ جو کچھ بھی منظور کر لے وہ بہت معتدل سمجھا جائے اس سے بھی بڑھکر نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اب کسی کو زیادہ تر مسلمانوں کے بڑھانے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر پُرزہ اپنی جگہ خود بخود حرکت کرنے لگتا ہے۔ حال کا بحث و مباحثہ اس برطانی کھوپا معزبی تدبر و حکمت عملی کا ایک زندہ نمونہ ہے۔

اسد فوج چرچل پارٹی کو ۲۹۹ آرا سے شکست ہوئی۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اسی پارٹی کا ملوطی پارلیمنٹ میں بول رہا ہے۔ اگر کوئی "ملی بھگت" نہ ہوتی اور مخالفت واقعی جماعتی بناؤں پر کیجاتی تو کسی کی ہمت نہ تھی کہ تجویز منظور کرا لیجاتا۔ پھر وزیر ہند بھی تو اسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے ثابت کرنا مقصود یہ تھا کہ انگلستان میں اس وقت رائے عامہ تو ہندوستان کو اصلاحات دینے کے حق میں ہے۔ لیکن اگر کوئی انتہائی قدم اُٹھایا گیا تو کچھ بھی نصیب نہ ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستان ان شاطرانہ چالوں سے متاثر ہو جائے گا اور اسکے قلب میں حریت و آزادی کی جو تڑپ پیدا ہو چکی ہے وہ مٹ جائے گی نہیں اور ہرگز نہیں!

## ملک کی ایک اہم ضرورت

عالمگیر کساد بازاری اور ارزانی نے جہاں بیروزگاری و بیکاری میں خوفناک اضافہ کر دیا ہے وہاں زمینداروں اور کسانوں کا تو جو اس وقت کم از کم ہندوستان کی اصلی آبادی کہے جا سکتے ہیں کچومر نکال کر رکھدیا ہے اور وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں ظاہر ہے کہ ان کی موت و حیات کا تعلق ملک کی موت و حیات سے ہے اور ان کی خوشحالی ہندوستان کی خوشحالی اور انکی بدحالی ہندوستان کی بدحالی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ملک کے تمام طبقے بلا استثناء حد سے ہر ایسے قانون و آئین کی حمایت کرتے جو اس سب سے

بڑے مرسب سے زیادہ غریب و مظلوم طبقے کی فلاح و بہبود پر مبنی ہوتا۔ اور اگر حکومت خود غفلت کرتی تو وہ خود کسی ایسے قانون کو لیکر آگے بڑھتے مگر اسکے بجائے ہو یہ رہا ہے کہ جو صورت بھی ارباب حکومت یا نظمائے ملک کی طرف سے اس مظلوم و فلاکت زدہ طبقہ کی بہبود کے لئے اختیار کی جاتی ہے اسکی شد و مد کے ساتھ اس طبقہ کی طرف سے مخالفت شروع ہو جاتی ہے جیسے کچھ دولتمند اور سرمایہ پرست افراد پر اس کا اثر پڑتا نظر آتا ہے "جہد کبیرہ" ہزاروں کو قربان کر دینے کے اصول کو۔ بہر نہاد رکھنے والے فریق نے اپنی اس پالیسی سے نہ صرف "دوسرے فریق" نہیں "فریقوں" کو، ملک کو، رعیت کو اور اقتصادی مسائل کے تصادم کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

ظاہر ہے کہ زمینداروں اور کسانوں کیلئے اس وقت سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ انہیں سب سے پہلے اس امر کا اطمینان حاصل ہو کہ جس کام میں لگے ہوئے ہیں وہ مستقل حیثیت سے انہیں کے ہاتھوں میں رہے گا۔ ان کی آراضی انہی کے لئے وقف ہوں گی اور انہیں کوئی ہاتھ نہ لگا سکے گا۔ اگر یہ اطمینان حاصل نہ ہو تو یقیناً کسان لوگ اپنی زمینوں پر محنت کرنے اور انہیں زرخیز بنانے کی سعی کی طرف سے غافل ہو جائیں گے اور اس کا اثر نہ صرف ملکی زرعیات، ملکی مالیات بلکہ عام ملکی حالات پر پڑے گا دوسری اہم ضرورت یہ ہے کہ غیر جو قرضوں کے سیلاب اُمڈتے ہیں اُن سے انہیں نجات دلانے کی تدابیر عمل میں لائی جائیں اور آئندہ کے لئے ایسی صورت اختیار کی جائے کہ انہیں قرضہ لینے کی ضرورت ہی واقع نہ ہو اور اگر ہو بھی تو اس طرح قرضہ حاصل ہو کہ وہ دُگنی اور چوگنی صورت اختیار کر سکے اور نہ اس میں بد دیانتی کا کوئی امکان رہے۔ قرضوں کی گرانباری و انکا بھی انسان کو پست ہمت اور بد دل بنا دیتی ہیں۔ اسکے علاوہ تیسری صورت یہ ہے کہ انہیں فاضل وقت میں مزید روپیہ پیدا کرنے کے لئے گھریلو صنائع سے مانوس بنایا جائے وغیرہ۔ قانون انتقال آراضی اوّل الذکر صورت اور قانون انضباط حسابات دوسری مشکل کے انسداد کیلئے کلی طور پر نہ سہی بڑی حد تک ضرور مفید ہیں۔ مگر جو کمال کا پہلا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں جو ابہام ہے اُس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ اس قانون کے نفاذ سے اسلامی علاقے اور وہاں کے زمیندار اور کسانوں میں کثیر تعداد مسلمانوں کی ہے اُنہیں ضرر پہنچے اور اس سے ملک کو نقصان ہونے کا امکان ہے۔ اس لئے بہبود ان وطن کی طرف سے اسے ایک دشمن قانون سمجھکر اس کی شدت کے ساتھ مخالفت شروع ہو گئی۔

فرد وار قانون وہ ہے جس سے نہ صرف یہ کہ ملک کے ایک فریق کو فائدہ ہی پہنچے بلکہ دوسرے کو نقصان پہنچنے کا بھی قوی اندیشہ ہو۔ جزیرہ العرب میں جائیداد و صنعت داری کا رنگ غالب ہو۔ یہاں یہ صورت بالکل ناپید تھی اگر جناب وسندھ یا بنگال میں کثرت سے زمینداروں اور کسانوں کی ہے تو یہاں مدراس اور [illegible] ہزاروں [illegible] حیثیت سے [illegible] کرنا ہے تو [illegible] کو فائدہ پہنچتا ہے تو [illegible] ہے کہ ساہوکاروں کی [illegible] ملک کا جتنا فائدہ مزارعین کی فائدہ رسانی سے متصور ہے [illegible] کوئی تباہی نہیں [illegible] پھر اس نقصان سے [illegible] کوئی تباہی نہیں [illegible] جاتے ہیں۔ اس حقیقت کو جانتے اور سمجھنے کے باوجود حالت ہے کہ نہ صرف ہماری بلکہ بسا اوقات کانگریسی بزرگوں کی طرف سے بھی اس قانون کے قوانین کی [illegible] ہوئی ہے اور [illegible] ہندوستان کی [illegible] تو [illegible] مزارع [illegible] کانگریس جانتی تھی

پنڈت موتی لال نہرو کنجانی کی اجازت سے دوبارہ داخل ہوئی اور ایک طوفان بپا کیا۔ یہ فرقہ پرستی کا ایک اندوہناک ہی نہیں بلکہ انتہائی خوفناک مظاہرہ تھا۔ گو اس وقت مہاسبھائی اثرات بہت غالب تھے تاہم اس قصوروجنوں پر سب کے دربار جمہوریت ہندیہ ضرور مجرم قرار پائینگے مسلسل تیس سال سے قانون انتقال آراضی کی مخالف بزرگان وطن کی طرف سے کی جاری ہے۔

اب کہ دربار کپور تھلہ نے اس قانون کو سود مند خیال کر کے نافذ کرنا چاہا تو اسپر بھی شور محشر بپا ہے۔ مزید لطف یہ کہ حیدرآباد دکن کے لئے بھی جہاں نوے فیصدی کاشتکار ہندو ہیں اسے اندھا دھند طریق پر مورد طعن بنا لیا گیا۔ مزارعین کی جماعت کوئی مذہبی اور فرقہ وار جماعت نہیں۔ اس میں ہر قوم و ملت کے مظلوم و مفلوک شریک ہیں اور انکی حمایت بلا امتیاز مذہب ملت ہونی چاہئے اور اگر آج نہ بھی کی گئی تو کل تمام ملک اور تمام فرقوں کو اس کا خمیازہ اُٹھانا پڑیگا۔ ضرورت ہے کہ اس وقت ملک کے تمام ہمنوا بان عظام اس تحریک کو ہاتھ میں لیں اور حکومت کو مزارعین کے مفاد کی غرض سے انتقال آراضی اور قرضہ سے سبکدوشی کے لئے قانون بنانے پر مجبور کر دیں۔ جبتک مزارعین اپنی آراضی کے استقلال کی طرف سے اطمینان نہ ہوگا اور وہ قرضوں کے خبگل سے نکلکر فارغ البال زندگی بسر کرنے کے قابل نہوں گے اس وقت تک ملک کی زرعی حالت اسی طرح تباہ رہیگی۔ ہمیں تسلیم ہے کہ حکومت اس ضمن میں بالکل خوابیدہ نہیں مگر جتنا کچھ وہ کر رہی ہے وہ ہرگز ایک مؤثر قدم نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس وقت ضرورت ہے ایک دلیرانہ قدم اُٹھانے کی اور وقت کا اقتضا بھی یہی ہے۔

## جاپان کی ارزاں فروشی کے اثرات

جاپان کی طاقت و ترقی ہی نے نہیں بلکہ اس کی تجارتی سرگرمیوں نے بھی یورپ کو پریشان کر دیا ہے اتنا پریشان کہ انگلستان جیسا ملک اپنے یہاں سودیشی تحریک کو ہر دلعزیز بنانے پر مجبور ہو گیا ہے اور آج کل وہاں ہر طرف "مائی بُرش" "برطانوی مال خریدو" کا شور سُنائی دے رہا ہے۔ لنکاشائر کے مال تک کو کوئی نہیں پوچھتا اور جاپانی مال سے منڈیاں پٹی پڑی ہیں۔ ہندوستان میں یہ حالت ہوگئی ہے کہ گو اسکے مال پر پچاس فیصدی محصول عاید کر دیا گیا ہے مگر پھر بھی یہ پیلا ہے کہ اُمڈا ہی چلا آتا ہے اور برابر تباہی پھیلاتا چلا جا رہا ہے۔ بمبئی میں سرکے ایک لیے میں کئی کارخانے بند ہو کر ساٹھ ستر ہزار مزدوروں کو بیکار بنا چکے ہیں اور ہر طرف ایک شور پڑ گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ جاپان اپنا مال اس قدر ارزاں فروخت کر رہا ہے کہ مالک عالم اسکے مقابلے سے عاجز آ گئے ہیں۔ عالمگیر کساد بازاری کا زمانہ ہے۔ لوگوں کی یہ حالت ہے کہ جس مال کو ارزاں دیکھتے ہیں اُسی کو خرید لیتے ہیں۔ جب ہر طرف سے مایوسی ہو چکی اور کوئی صورت سمجھ میں نہیں آئی تو سودیشی کی تحریک پر سب کی نگاہیں اٹھیں اور انہیں کی ذریعہ سہارا یہی نظر آیا۔ یہ واقعہ ہے کہ کسی ملک کی اقتصادی و مالی خوشحالی کا دارومدار اس ملک کی صنعتی و تجارتی ترقی میں مضمر ہوتا ہے اور اس زمانہ میں تو جو ممالک پسماندہ اور ان محسوس نعمتوں سے محروم اور بے پر و ا ہیں ان کی زندگی بھی مشکل ہے۔ پھر یہ حالت ہے کہ جس ملک کی تجارت جتنی وسیع ہوتی ہے اور صنائع جس قدر ترقی خاص ہوتی ہے اتنا ہی اس کا معیار تہذیب بلند خیال کیا جاتا ہے اور دُنیا میں اسی تناسب سے عزت و رفعت حاصل ہوتی ہے۔ ہندوستان کی حالت تو مدتوں سے یہ ہے ہی افسوسناک ہے مگر یہ ایک طرف تو اغیار کے چنگل میں گرفتار ہے اور دوسری طرف اسکے باشندے کچھ ایسے مدہوش اور بے پروا واقع ہوئے ہیں کہ انہیں

ضروریات زمانہ کی طرف سے بالکل بے نیازی سی حاصل ہوگئی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ کیا سب سے زیادہ افلاس و فلاکت کا دور دورہ ہے اور یہاں کے بیکاروں اور بیروزگاروں کی حالت دنیا بھر کے بیروزگاروں سے بری اور بدتر ہے۔ جنگ ہند و ستانی جذبہ حب وطن سے سرشار ہو کر خود ہی اپنی مصنوعات کی سرپرستی نہ کریگا اور اپنے ملک کی اشیاء کو دیگر ممالک کی اشیاء پر ترجیح نہ دیگا ہمارے ملک کی حالت کا سدھرنا اور سنبھلنا دشوار ہے۔ لنکا شائر اور دیگر ممالک مغربی کا مال ہی ہندوستان کی منڈیوں اور تجارتوں کو تباہ اور پامال کرنے کے لئے کچھ کم نہ تھا کہ اب جاپان انہیں ملکوں کو سب حوادث بنانے کے لئے سامنے آگیا۔

## ہندو بیوہ اور مسئلہ طلاق

سر ہری سنگھ گور نے اسمبلی کے اجلاس میں اپنا یہ اہم مسودہ قانون پیش کیا دیا کہ ہندو عورتوں کو بھی اپنے شوہروں سے خاص صورتوں پر طلاق حاصل کرنیکا حق حاصل ہونا چاہئے۔ اسپر بہت زور و شور کے ساتھ بحث و تمحیص شروع ہوئی جس کے بعد آپ کو صرف ایک رائے کی اکثریت سے کامیابی حاصل ہوگئی اور مسودہ قانون مجلس منتخبہ کے سپرد ہوگیا۔ گو ابھی تک ہندوؤں کے خالص مذہبی حلقوں میں اس مسودہ قانون کی مخالفت کا جوش موجود ہے مگر توقع یہی ہے کہ یہ مسودہ بھی بالآخر قانونی صورت اختیار کر جائیگا۔ ہندوؤں میں اس قسم کے کسی قانون کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اور اس ضرورت ہی نے اس مسودہ کی شکل اختیار کی ہے۔

کچھ ہو ہم تو اس مسودہ کے بروئے کار آنے کو اسلام کی برتری کا ایک اور زندہ ثبوت سمجھتے اور خیال کرتے ہیں اور ایک اس طلاق ہی پر کیا منحصر ہے۔ اسلامی شریعت کے متعدد قوانین و ضوابط کی طرف لوگوں اور قوموں کی نگاہیں اٹھ رہی ہیں۔ وراثت، تعدد ازدواج، طلاق، خلع اور مساوات وہ چیزیں ہیں کہ زبان سے خواہ کوئی کچھ کہے ——— مگر ہر طرف سے یہی سعی جاری ہے کہ انہیں اپنا لیا جائے۔ مغرب میں کچھ عرصہ پیشتر تک طلاق و تعدد ازدواج اور پردہ پر جو شدید اعتراضات وارد کئے جاتے تھے وہ کسے یاد نہیں ہیں کہ ان کا مذاق اڑایا جاتا تھا مگر زمانے نے بہت جلد اسے بتا دیا کہ اسلام ایک ربانی مذہب ہے اور اسکے قوانین و شرائع انسانی مفاد و انسانی فطرت پر مبنی و مستمل ہیں اور وہ زبان سے نہیں تو عمل سے ضرور اسلام کی برتری کا اعتراف کرتے چلے جا رہے ہیں اس دنیا میں بڑے بڑے مذاہب موجود ہیں لیکن کسی کے ادبار کو بھی وہ مقبولیت اور عالمگیر ہر دلعزیزی اب تک حاصل نہیں ہوئی جو اسلامی اصول کو حاصل ہو رہی ہے۔ ہندوؤں نے بھی بتدائً اصول اسلامی پر بڑے شد و مد سے اعتراضات کرنے شروع کئے تھے۔ مگر زمانہ کے دباؤ نے انہیں بھی احساس حقیقت کرا دیا۔ اور بیواؤں کی شادی۔ طلاق، خلع اور مساوات کے اصول انہیں اسی اسلام سے مستعار لینے پڑے جن پر کل تک وہ شد و مد کے ساتھ حرفگیری کرتے رہے تھے کیا یہ اسلام کی حقانیت اور صداقت کا ایک اور زندہ ثبوت نہیں۔ کہ سیزدہ صد سال زمانہ گزرنے کے بعد بھی دنیا والوں کو اگر اپنی فلاحت کیلئے کوئی راہ ملی تو وہ اسی کی ضرورت داعی ہوئی ہے تو اسلام ہی کے دامن میں منہ چھپا رہا ہے۔ غرضیکہ مسلمان اپنے مذہب کی طرف سے خود ہی غفلت برتتا کر تباہ ہوتے چلے جاتے ہیں اور انہوں نے شاہراہ مذہب و رسم و رواج کو اختیار کر کے اپنی زندگی خود اپنے ہاتھوں اجیرن بنالی ہے۔ کاش مسلمان اب بھی ہوشمندی سے کام لیں اور مذہبی اوامر و نواہی ہی کو اپنا شعار عمل بنائیں۔

## گاندھی جی اور مالوی جی میں شدید اختلاف

جب گاندھی جی نے بنیاق پنا کے اتباع میں اچھوتوں کے دا خلہ مناد رکی تحریک چلائی اگیر طریق پر شروع کی بھی ہم نے اسی وقت کہہ دیا تھا کہ گو یہ تحریک مبارک ہے مگر ہزار سال کے رسم و رواج کے ہندو کا ٹوٹنا علی الخصوص اس عہد اور زمانہ میں کہ ان کی اساس مذہبی بناؤں پر قائم ہو دشوار ہی نہیں بلکہ غیر ممکن ہے۔ جب تک دھرم شاستر اور منو کے آئین موجود ہیں کوئی ہندو ہندو رہتے ہوئے ان سے انکار و اعراض کی جرأت نہیں کر سکتا اور ٹھیک بھی ہے یہ اصول سلامتی ہے ہندو بیوہ کو اس سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں۔ پھر اگر داخلہ مناد رکی اجازت مل بھی گئی اور اس اجازت کو قانونی امداد و اعانت بھی حاصل ہوگئی تو مناد رکا مرکز خوشحالی بنا اور دیکھنا کون گوارا کریگا۔ اور جو لوگ ہزار سال سے ملیچھ و ناپاک خیال کئے جاتے رہے ہیں اُن کے قدوم سے کون اپنے عبادتخانوں کی حرمت کو برباد ہوتے دیکھے گا۔ علاوہ ازیں اس سے اچھوتوں کو کوئی معتدبہ فائدہ یا سہولت بھی پہنچنے کا امکان نہیں۔ مندر میں گئے یا نہ گئے ضرورت تو یہ ہے کہ اُن کے اقتصادی، معاشرتی اور مذہبی حائل میں وہ دور کی جائیں۔

ڈاکٹر امبیدکر نے بھی گاندھی جی سے یہی مطالبہ کیا تھا کہ وہ مندروں میں داخلے کا مسئلہ چھوڑ دیں اور جماعت پات کی تقسیم توڑنے اور رسم آشرم کو منسوخ کرنے کی سعی کریں کیونکہ جب تک یہ امتیازات باقی ہیں اس وقت اچھوتوں کی اصلاح حال کا مسئلہ طے نہیں ہو سکتا اور نہ اُن کی حالت بہتر بن سکتی ہے لیکن گاندھی جی نے اسکی مخالفت کی اور ڈاکٹر امبیدکر کے خیالات کو کسی نے کوئی وقعت نہ دی۔ لیکن اب مالوی جی میدان مخالفت میں اتر رہے ہیں، تو اس معاملہ نے ایک نازک صورت اختیار کی ہے پہلا موقعہ ہے کہ گاندھی جی اور مالوی جی جیسے دو زبردست ہندو رہنماؤں میں شدید مخالفت شروع ہوئی ہے۔ مالوی جی فرماتے ہیں کہ مسٹر گاندھی آگر کا مسودہ قانون بنیاق پنا کی روح کے بالکل مخالف ہے۔ گاندھی جی کہتے ہیں کہ اس بنیاق کا نتیجہ اس مسودہ کی صورت میں نکلنا چاہئے۔ مالوی جی گاندھی جی کی منشا کے خلاف استصواب رائے عامہ زور دیتے ہیں۔ ذات پات کے امتیازات کو توڑنے اور ورن آشرم کو منسوخ کرنے کے متعلق گاندھی جی تو خاموش ہیں جواب دے چکے ہیں مگر مالوی جی بالکل خاموش ہیں اور ہونا چاہئے کہ آپ پختہ کار سناتنی ہندو ہیں۔ یہ دو اچھوتوں کیلئے بہت تارک ہے۔ ذات پات کے امتیازات اکھاڑنے کی مخالفت تو گاندھی جی کر رہے ہیں۔ رہ گیا اخذ مساوات کا سوال اسکے مخالف میں مالوی جی اکھڑے ہوئے ہیں جس کا اثر علم ہے اس سے ظاہر ہے کہ اچھوتوں کا معاملہ یہاں کے وہاں رہے گا اور انہیں بنیاق پنا کی قسمت میں کچھ بھی حاصل نہ ہو سکے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت پروپنڈ کی باگ سناتنی بھائیوں کے ہاتھ میں ہے اور انکی زندہ دلی اور سرگرمیوں نے انہیں ہندو بیت کا رہنما بنا رکھا ہے ورنہ کبھی اصل ہندو بیت ایسے ہی خطرات میں گھرا ہوا نہیں ہوئے ہیں جیسے کہ اس کے حریف اس کے گرد اکٹھے ہوئے اور دیکھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندو دنیا اچھوتوں کے خلاف ہوگئی ہے مگر اصلیت یہ نہیں۔ سناتنی پنا میں بھی خود گاندھی جی کے خلاف ایک طوفان عظیم برپا ہے۔ مالوی جی جیسے [illegible] رہے مگر یہ نہیں معلوم کہ [illegible] کروڑوں ہندو کے [illegible] ہوئے گئے اور یہ بھی [illegible] کہ [illegible] چاہتے ہیں

سیاست بڑی چیز ہے مگر مذہب کے مقابلہ میں اسکی کوئی اہمیت نہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بھی سبق حاصل کرنا چاہئے۔ دیکھئے غیر اقوام کو اپنی مذہبی باتوں کا کتنا خیال ہے۔ جب مولوی جیسا ہوشمند اور سیاست داں بھی ایک ایسے سیاسی معاملہ میں جسکے سلجھنے سے یقیناً ہندو بیت کی تقویت پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے مذہب کو آگے کرتا اور مذہب کو پس پشت ڈالتا نظر آتا ہے تو مسلمانوں کو شرم آنی چاہئے۔ مسلمانوں میں اس وقت ایسے افراد پیدا ہو چکے ہیں جو مذہب کو سیاست کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ہمدوزبان سے کچھ کہیں مگر عمل ان کا ہر گز اپنے دھرم کے خلاف نہیں ہوتا۔ اور مسلمانوں کا ہر قدم مذہب کے خلاف اُٹھتا ہے اُنہیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اُن کے پاس ایک ایسا مذہب موجود ہے جو ان کی جملہ ضروریات کا کفیل ہے اور انہیں ہر گز اُن تکالیف کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جو اس وقت ہندو کو پیش آرہی ہیں۔ ان میں نہ کوئی اچھوت ہے اور نہ بچھوت!

## ہسپانیہ کی ایک آواز

اس وقت مجلس شورائے ہسپانیہ کا ایک اہم مضمون پیش نظر ہے۔ وہ لکھتا ہے اور کس تڑپ کے ساتھ لکھتا ہے:۔

"اہل عرب ہمارے باپ دادا تھے۔ ان کی یادگاریں ہم اب بھی ان کی عظمت اور حقیقت سے آگاہ کر رہی ہیں۔ ہسپانیہ میں عربوں کے آثار لاطینی سے زیادہ ہیں اس لئے یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ہسپانیہ عرب کی بیٹی ہے۔ نہیں نہیں بلکہ دمشق کی پیاری اور محبوب دختر ہے۔ خود ہمارے ملک کے لوگ خلیفہ دمشق کی خدمت کے سلسلہ میں عرب جا کر آباد ہوئے تھے اور وہیں کے ہو رہے۔ انہوں نے وہیں شادیاں کیں اور وہیں اپنی قبریں بنالیں۔ یہاں عرب حکمراں رہے آباد ہوئے۔ یہاں کے خاندانوں میں شادیاں کیں اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ ہسپانیہ کے باشندے عرب آباؤ اجداد کی اولاد ہیں اور جھوٹ ہسپانیہ کا فرض ہے کہ وہ دنیائے اسلام کے ساتھ محبت کے رشتے قائم کرے اور وہ تدابیر عمل میں لائے جن سے قرآن و انجیل کا جھگڑا باہمی طور پر ختم ہو جائے علاوہ ازیں ہمارا فرض ہے۔ ہمارے ملک کا فرض ہے کہ وہ ہر سال عرب کے اسلامی بہادروں کی یاد میں ایک جشن منایا کرے اور انکے علمی اور ملکی کارناموں کا تذکرہ کیا جائے جنکے آثار ہسپانیہ میں آج بھی جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔"

یہ کسی فرزند توحید کے قلم حقیقت رقم کے نشانات نہیں بلکہ مسیحیت کے ایک پرستار کے ایک اخلاق قلب کی بے چینیوں کی ایک آواز ہے جسنے ہماری آرزوؤں کو زندہ اور ہماری مُردہ توقعات کو پیدا کر دیا ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے سیاسی تبلیغی مقاصد کے لئے رُخ بھی کیا تو برطانیہ اور جرمنی کا۔ جو اسلام اور کارنامہ ہائے اسلام سے اگر بیگانہ نہیں تو ناواقف تو ضرور نہ تھے۔ اُس وقت تو جو ہسپانیہ کی فضا اور تھی، حالات اور تھے رنگ دوسرا تھا۔ اب تو وہاں جمہوریت قائم ہو چکی ہے۔ اور جمہوریت بھی ایسی جسکے اگر رشتے اس تعصب، عناد کے جراثیم سے بہت بڑی حد تک پاک نظر آتے ہیں جو شاہ فرڈی نینڈ اور ملکہ ازیلا کے وقت سے ہسپانیہ میں مسلمانوں کے متعلق متوارث چلا آرہا ہے اور برق قہر و غضب کی صورت اختیار کر کے عہد حاضر پر گر رہی ہے۔ اب اگر دنیائے اسلام نے ہسپانیہ سے رشتہ ہائے مودت قائم کئے اور فعال مواصلات قائم کر لیا تو اس سے نہ صرف یہ کہ اس سے تبلیغ اسلام کی راہیں وہاں مسلمانوں پر کشادہ ہو جائینگی بلکہ اس سے ان میں احساس عمل بھی پیدا ہو جائے گا۔

## تجارت اور مسلمان

زمانہ بہت نازک ہے اور حالات روز بروز حد درجہ نزاکت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جتنی زمانہ شناس قومیں ہیں وہ زمانہ کے تیور پہچان کر آگے قدم اُٹھاتی اور میدان میں اُترتی چلی جا رہی ہیں۔ وہ جانتی ہیں، سمجھتی ہیں، آگاہ ہیں کہ زمانہ اُنہی کا ساتھ دیتا ہے جن کے پاس دولت ہے، علم ہے، تجارت ہے، طاقت ہے۔ اس لئے وہ اپنے مستقبل کو خوشگوار بنانے کے لئے ہر شعبہ حیات کو ضروری سمجھتی ہیں اور سیاسیات، صنائع اور تجارت و تنظیم پر ان کی یکساں توجہ مبذول ہوتی ہے۔ لیکن ایک بدبخت قوم مسلمان ہے کہ وہ خواب خرگوش میں پڑے سو رہی ہے اور کچھ خبر نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونا چاہئے۔ ان کے جتنے رہنما ہیں، جتنے لیڈر ہیں وہ سب کے سب ایک شعبہ سیاست میں منہمک ہیں۔ اور دیگر تمام شعبہ ہائے حیات تشنہ عمل پڑے ہیں۔ جانتے ہیں کہ زمانہ میں حصول طاقت اور سرداری کے لئے تجارت بہت اہم چیز ہے مگر اونہہ یہاں اس سلسلہ میں یہاں کوئی قدم نہیں اُٹھتا ہے۔ نہ ان کے پاس بنک ہیں۔ نہ کارخانے ہیں اور نہ فرمیں۔ دوسروں پر جی رہے ہیں اور زمانہ کا شکوہ کر رہے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان بھی اپنی دینی حیثیت میں بیدار ہوں۔ کمر ہمت چست کریں اور سیاسیات کے ساتھ اپنے ہر شعبہ زندگی کو بنانے اور سنوارنے کی سعی عمل میں لائیں۔ جبتک مسلمان اپنی تجارتی، صنعتی معاشری اور تعلیمی اصلاح پر آمادہ نہوں گے وہ ہرگز کامیاب نہو سکیں گے۔ ہم بار بار کہہ رہے اور اسپر برابر لکھتے چلے آرہے ہیں اور اس وقت تک یہ سلسلہ قائم رکھیں گے جبتک کہ ان میں حرکت عمل پیدا نہو جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہو۔


# شرطیہ ڈھائی مہینے میں انگریزی آجائیگی

اگر آپ مومن صاحب کی **انگلش ٹیچر** کا صرف ایک سبق روزانہ پڑھ لیں، اور روزانہ محض ایک گھنٹہ اس کے نکالنے کی ضرورت ہے، کسی استاد کی حاجت نہیں، ہر گذشتہ سبق آیندہ سبق کا استاد بنتا جاتا ہے، یہی وہ کتاب ہے جو دو سال میں تین ہزار روپے میں بکی، اس سے بہتر اگر یہ سکھانے والی کتاب آجتک نہیں لکھی گئی اور نہ کوئی کتاب پراپوزیشن میں اس درجہ مقبول ہوئی، ضخامت ۲۳۰ صفحات

قیمت صرف ایک روپیہ محصول ڈاک ۴ر کل ۱۴ر

ملنے کا پتہ **حمیدیہ پریس دہلی**

# افشائے راز نہان

اردو زبان میں سب سے پہلی عجیب و غریب کتاب

## جسمیں دو ہزار دو سو ۲۲۰۰ کنواری اور بیاہی عورتوں کی نفسانی خواہشات

کے حالات ذاتی قلم کے لکھے ہوئے امریکہ کی ایک بیٹی عورت کی کتاب کا ترجمہ اردو میں سب سے پہلا اور انوکھی کتاب ہے جسکے شائع ہونے پر شاید ہی قانون کی زد سے بچ سکے ۔۔ صفحات

قیمت سوا روپیہ محصول ۴ر (۱۴ر) منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# معارف القرآن

(بسلسلہ سابقہ)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ
اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ
كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى
يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ قَالَ رَجُلٰنِ
مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ
فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ
اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ
اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ قَالَ فَاِنَّهَا
مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

ترجمہ اور وہ وقت بھی ذکر کے قابل ہے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کے انعام کو یاد کرو جو کہ تم پر ہوا ہے یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم میں بہت سے پیغمبر بنائے اور تم کو صاحب اقتدار بنایا اور تم کو وہ چیزیں دیں جو دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیں اے میری قوم اس متبرک ملک میں داخل ہو کر اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصہ میں لکھ دیا ہے اور پیچھے واپس مت پلٹو پھر بالکل خسارے میں پڑ جاؤ گے کہنے لگے اے موسیٰ وہاں تو بڑے زبردست آدمی ہیں اور ہم تو وہاں ہرگز قدم نہ رکھیں گے جبتک کہ وہ وہاں سے نہ نکل جائیں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم بیشک چلے جائیں تو ہم بیشک جانے کو تیار ہیں۔ ان دو شخصوں نے جو کہ ڈرنے والوں میں سے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا تھا کہا کہ تم ان پر دروازہ تک تو چلو سو جس وقت تم دروازہ میں قدم رکھو گے اسی وقت غالب آجاؤ گے اور اللہ پر نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو کہنے لگے اے موسیٰ ہم تو ہرگز کبھی بھی وہاں قدم نہ رکھیں گے جب وہ لوگ وہاں موجود ہیں تو آپ اور آپ کے اللہ میاں چلے جائیے اور دونوں لڑ بھڑ لیجئے ہم تو یہاں سے سرکنے نہیں۔ موسیٰ دعا کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار اپنی جان اور اپنے بھائی پر البتہ اختیار رکھتا ہوں سو آپ ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں فیصلہ فرما دیجئے ارشاد ہوا تو یہ ملک ان کے ہاتھ چالیس برس تک نہ لگے گا یوں ہی زمین میں مرمارتے پھریں گے سو آپ ایسے حکم قوم پر غم نہ کیجئے۔

تفسیر۔ گذشتہ آیت میں یہود و نصاریٰ کو اسلام و ایمان کی دعوت دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ رسول کا مبعوث ہونا خدا کا ایک فضل و انعام ہے جو خدا تعالیٰ نے تم کو دیا ہے اس ذیل میں اب اُن انعامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کو عنایت کئے گئے تھے تاکہ یہود کو اسلام کی طرف میلان ہو اور خدا کی نافرمانی کا جو نتیجہ بد برداشت کر چکے ہیں اُس کا لحاظ کرتے ہوئے اب حکم خدا سے سرتابی نہ کریں۔ آیت میں جو قصہ بیان کیا گیا ہے اُسکی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ عمالقہ (جو ملک شام میں رہتے تھے جہاد کر کے اُن سے وہ ملک چھین لو اور خود وہاں حکومت کرو کیونکہ عمالقہ کافر ہیں اور ملک شام میں انبیاء بکثرت پیدا ہوئے ہیں اس لئے وہ نہایت متبرک ملک ہے عمالقہ کا رہنا وہاں مناسب نہیں تم جاؤ دیری سے لڑو اُن کی شوکت و قوت دیکھ کر پیچھے نہ پھرنا انجام کار خدا تعالیٰ تم کو فتح دیگا اور ہمیشہ کے لئے ملک شام تمہارا ہو جائے گا جب جناب باری کا یہ حکم ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو جن کی تعداد بروایت صحیح چھ لاکھ کے قریب تھی لیکر مصر سے چلے اور حدود شام میں پہنچکر شہر اریحا کے قریب اقامت کی اور یہاں سے بارہ آدمی (جن کو گذشتہ آیات میں نقیب کہا گیا ہے) عمالقہ کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجے۔ یہ سب کے سب اپنی اپنی جماعت کے سردار تھے۔ جب یہ لوگ دار السلطنت کے پاس پہنچے تو قوم عمالقہ میں سے ایک شخص نہایت تنومند طویل القامت جسیم ان کو آتا ہوا دکھائی دیا اور ان سب کو اپنی پاکر ایک چادر میں باندھ کر کاندھے پر گٹھری بنا کر رکھ لیا اور اپنی قوم کے سامنے جا کر ان کو کھول دیا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو یہاں آنے سے تمہاری کیا غرض ہے اور کون لوگ ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم موسیٰؑ کے جاسوس ہیں تمہارے احوال کی تفتیش کرنے آئے ہیں تاکہ احوال معلوم کر کے تم کو اس ملک سے نکالدیں۔ عمالقہ کہنے لگے کہ تم ہمارا کیا کر سکتے ہو تمہارے یہ اعضاء یہ صورت اُسپر ہمارے مقابلہ کی جرأت۔ پھر انہیں میں عمالقہ نے کہا کہ ان کو زندہ ہی چھوڑ دو تاکہ یہ اپنی قوم میں جا کر ہمارے قد و قامت اور قوت کا ذکر کریں اور ان کی قوم مرعوب ہو کر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے یہ مشورہ کر کے ان کو چھوڑ دیا جب یہ چھوٹ کر چلے تو راستے میں باہم طے کر لیا کہ سوا حضرت موسیٰ کے اور کسی سے اسرائیل جہاد کرنے سے انکار کر دیا اور نہ سب قوم مرعوب ہو کر بیٹھ رہیگی اور حکم خدا کی تعمیل نہ کریگی چنانچہ حضرت موسیٰ سے جا کر اس واقعہ کہدیا موسیٰؑ نے بھی ان کو حکم دیدیا کہ کسی اور سے اس کا تذکرہ نہ کرنا لیکن سوا یوشع بن نون کے اور کالب بن یوفنا کے دسوں آدمیوں نے جو سب لوگوں سے کہدی حضرت یوشعؑ اور کالب تو موسیٰؑ کے بعد نبی ہوئے مگر اور سب گمراہ ہو گئے اسکے بعد بنی اسرائیل نے جہاد کرنے سے انکار کر دیا حضرت موسیٰ سے لوٹنے پر چند کہا کہ وہ لوگ دیکھنے میں تو ڈیل ڈول کے بڑے ہیں مگر بزدل ہیں ان میں شجاعت نہیں ہے اور نہ اُن کے پاس دل ہے مگر بنی اسرائیل نے ایک نہ مانی اور صاف کہدیا کہ آپ جا کر لڑیے ہم تو مصر واپس جا رہے ہیں اسکی سزا اُنکو یہ ملی کہ چالیس برس تک حیران پریشان ایک ہی میدان میں پھرتے رہے صبح کو چلتے تھے اور شام کو پھر اُسی جنگل میں ہوتے تھے جہاں سے چلے تھے بھوکے ہو کر وہیں رہ پڑے جب چالیس برس کے اندر حضرت موسیٰؑ کی بھی وفات ہو گئی اور یہ قوم بھی سب کی سب تباہ ہو گئی تو مذکورہ بالا دونوں شخصوں کو نبوت اور اُس میدان بیابان سے نجات ملی اور انہی کے ہاتھوں ملک فتح ہوا۔ بعض مورخین جو بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے شام میں جا کر عوج بن عنق کو مارا جو حضرت آدمؑ کی بیٹی کا لڑکا تھا اور کافر دراز القامت تھا اور چار ہزار گز کا قد تھا یہ سب لغو حدیثوں سے اسکی تائید نہیں ہوتی ہے اسکی کوئی اصل نہیں ہے مسلمانوں میں یہود نے اس قسم کی جھوٹی باتیں پھیلائی ہیں۔ بہرحال خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بنی اسرائیل خدا کی نعمتوں کو اور احسانوں کو یاد

خدا نے تمہیں میں سے انبیاء پیدا کئے (اور اسی وجہ سے تم شرافت میں کسی سے کم نہ رہے اور نہ کم تھا کہ کبھی کسی دوسری قوم میں سے پیدا کیا جاتا، اور وہ تم میں کے ہمیشہ ہونے کی وجہ سے تم سے اشرف و برتر ہو جاتی کیونکہ کسی قوم کی شرافت نبی کی وجہ سے ہونا بعضی ہے) حضرت ابراہیم سے حضرت عیسیٰ تک، رہا تمہارا یہ دستور تھا کہ جب کوئی نبی وفات پاتا تو اس کا جانشین دوسرا ہی ضرور ہوتا تھا، دوسرا احسان یہ کیا کہ تم کو بادشاہ بنایا یعنی تم میں سے ایک کو دوسری قوم کی غلامی اور محکومیت سے آزاد کیا، کسی قوم کے محکوم اور غلام نہ تھے اور تم کو ایسے کھلے کھلے نشانات دیئے جو تمہارے میں کے کسی نبی میں نہ تھے مثلاً نیل کو تمہارے گزرنے کے لئے پارہ پارہ کر دینا من و سلویٰ آسمان سے تمہارے لئے بھیجنا۔ الغرض کہا جاتا ہے کہ اس پاک سرزمین (بیت المقدس یا تمام شام) میں خود خدا نے داخل ہو جو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے مقرر کر رکھی ہے اور دیکھو ہرگز پیٹھ نہ دکھانا کہ پھر ہو گے تو اپنا ہی نقصان کرو گے بنی اسرائیل بولے صاحب ہم تو وہاں ہرگز نہ جائیں گے ہاں اگر وہاں سے وہ جلد ہی نہ نکلیں تو ضرور ہم جانے کو تیار ہیں (اسپر بنی اسرائیل میں سے دو آدمی جن پر خدا کی عنایت تھی بولے (یوشع و کالب) کہ دروازہ کے اندر تو چلے چلو اگر شہر کے دروازہ میں گھس گئے تو تم ضرور غالب ہو جاؤ گے وہ لوگ بزدل ہیں لڑائی سے انکا دل لرزتا ہے انکے قد و قامت کا خوف نہ کرو خدا پر بھروسہ رکھو خدا کی مدد کا یقین رکھو کہنے لگے کہ موسیٰ ہم تو ہرگز نہ جائینگے تم اور تمہارا خدا دونوں جاؤ ہم تو نہیں بیٹھے ہوئے ہیں یہ الفاظ جو کہہ رہے بے تمیزی اور بے ادبی کے تھے۔ موسیٰؑ کو غضب الٰہی کا خوف ہوا اس لئے عرض کرنے لگے۔ الٰہی مجھے تو اپنا اور اپنے بھائی کا اختیار ہے اور کسی کو میں تعمیل حکم پر مجبور نہیں کر سکتا تو میرے اور اس نافرمان قوم کے درمیان فیصلہ کر دے (الفاظ سے کہ بنی اسرائیل کی حوصلہ شکنی کر رہے تھے اور مذکورہ کلمات عرض کئے) اس کے بعد خدا نے حکم صادر فرمایا کہ جا تجھیں برس تک ان لوگوں کو اس پاک سرزمین یعنی بیت المقدس و شہر میں قدم رکھنا نصیب نہ ہوگا اور اس مدت میں یہ یونہی وادی ارتجا میں حیران و سرگرداں پھرتے رہیں گے، تیسرے کوئی نجات کی سبیل ملے گی اور جن پانچ قلعوں پر عمالقہ قابض ہیں ان کو یہ ہرگز فتح نہیں کر سکینگے پھر حضرت موسیٰ کو خطاب ہوتا ہے کہ تم بھی ان بدکار نافرمانوں کا کچھ غم نہ کرنا کیونکہ یہ ایسی ہی زمین میں فساد کرنے والے ہیں ان کا تباہ ہونا ہی بہتر ہے اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو حکومت ہے۔

**مقصود بیان**۔ حکومت۔ شرافت۔ آزادی اور خود مختاری خدا کی نعمتیں ہیں اور محکومی و غلامی ایک لعنت ہے۔ یہ نیز کاری و حکم خدا کی پیروی قوت جسمانی کے مقابلہ میں ایک زبردست آلہ ہے یہ نیز کاری کے مقابلہ میں قوت و طاقت ہیچ ہے۔ نافرمان بدکاروں کو خدا ذلیل و غلام رکھتا ہے اور ہر طرح کی مصیبتیں نازل فرماتا ہے ان کو دوسری قوم کا غلام بناتا ہے اور اگر کثیر جماعت میں چند فرماں بردار خدا کے اور فرمان بردار بھی ہوں تو یہ بھی ان نافرمانوں کی خود اور وہ مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ جس شخص کا خدا پر کامل یقین ہے وہ کسی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتا اور نہ کسی پر بھروسہ کرتا ہے بے ادبی اور بے تمیزی بہت بری چیز ہے بڑے سے بڑا بھی اور چھوٹا بھی اس کو برداشت نہیں کر سکتا بدکاروں کو خدا تباہ کر دیتا ہے۔ انسان الغرض اگرچہ ترقی یافتہ دماغ ہو مگر چونکہ وہ ہمیشہ خدا سے سرتابی کرتا ہے اس لئے کسی معاملہ کو اس سے بعد ادا نہیں ہوئی چاہئے۔ اس قصہ کا خلاصہ اور مختصر مضمون یہ ہے تبلیغ اسلام ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ

مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝

(ترجمہ) اور آپ ان اہل کتاب کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنائیے جبکہ دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی اور ان میں سے ایک کی تو مقبول ہوگئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی وہ دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھ کو ضرور قتل کروں گا۔ اس ایک نے جواب دیا کہ خدائے تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لئے دست درازی کرے گا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کے لئے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں۔ میں تو خدائے پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر رکھ لے پھر تو دوزخیوں میں شامل ہو جاوے اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی۔

**تفسیر**۔ مذکورہ بالا آیات میں یہود کی عہد شکنی نافرمانی اور سرکشی کا بیان تھا اور اس سے غرض ان کو اسلام کی طرف مائل کرنا اور خدا کے غضب سے خوف دلانا تھا ان آیات میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کا تذکرہ ہے اس سے بھی مدعا یہی ہے کہ اہل کتاب خدا کے جلال و غضب سے ڈریں اسلام لائیں اور گفتار اطوار اور کردار درست کریں حسن و صلاح کے نزدیک جن دونوں شخصوں کا ان آیات میں تذکرہ ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نہ تھے بلکہ کسی اور شخص کے تھے اور بنی اسرائیل میں تھے اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے بطور نظیر و مثال کے یہودیوں کے واسطے ان کا قصہ بیان فرمایا ہے مگر اکثر علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ دونوں حضرت آدمؑ کے بیٹے تھے اور ہابیل و قابیل ان کے نام تھے چنانچہ سدی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ و بعض دیگر صحابہ سے ذیل کا قصہ نقل کیا ہے کہ حضرت حوا کے ایک حمل میں دو بچے یعنی ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوتے تھے اور اس وقت بضرورت ایک بطن کے بھائی کا دوسرے بطن کی بہن کے ساتھ نکاح کرنا حکم تھا حضرت آدمؑ کے دو بیٹے تھے قابیل و ہابیل قابیل کی بہن اقلیمیا نہایت خوبصورت تھی اور ہابیل کی بہن بدصورت تھی شریعت کے حکم کے موافق حضرت آدمؑ نے ہابیل کا نکاح اقلیمیا سے کرنا چاہا اور قابیل کا نکاح ہابیل کی بہن سے۔ مگر قابیل راضی نہ ہوا اور اقلیمیا سے نکاح کا خواستگار رہا۔ قابیل کو اس کا بھی غرور تھا کہ آدمؑ جب کہیں کو گئے تھے تو مجھے اپنا نائب مقام کر گئے تھے اس لئے میری مرضی کے مطابق اقلیمیا مجھے ہی ملنی چاہئے حضرت آدمؑ نے قطع حجت کے لئے فرمایا اچھا تم دونوں خدا کی کوئی نذر پیش کرو جس کی نذر قبول ہو جائے اقلیمیا اسی کی ہے دونوں راضی ہو گئے۔ ہابیل نے ایک عمدہ دنبہ اور قابیل نے کسی غلہ کی بالیوں کا ایک مٹھا لاکر رکھا اور اس میں سے بھی جو اچھا خوشہ تھا اسکو کھا لیا غرض بدلی نے نذر جھٹ پٹ کی آسمان سے ایک بے دھوئیں کی آگ اتری اور ہابیل کی نذر کو غائب کر کے لے گئی اور قابیل کی نذر ویسی ہی رہی قبول ہوئی جب قابیل اس میں بھی ہار گیا تو زبردستی اقلیمیا کو اپنے تصرف میں رکھا اور حسد کی وجہ سے ہابیل کے مارنے کے درپے ہوا ہابیل ڈر کے مارے پہاڑوں کا کھڈا کیے پہاڑ پر جا چھپے مگر قابیل نے ان کو وہاں بھی نہ چھوڑا اور بالآخر ڈھونڈ ہی لیا ایک حدیث صحیح میں آیا ہے کہ دنیا میں جو خون ناحق ہوتا ہے اس کے وبال کا ایک حصہ ہمیشہ قابیل کے سر رہتا ہے کیونکہ خونریزی کی بنا قابیل نے ہی ڈالی ہے غرض قابیل نے جب ہابیل کو قتل کر ڈالا تو لاش کو کاندھے میں ہی لئے پھرتا رہا چند دن تک لاش پڑی رہی آخر یہ ڈرا اور ہابیل کی لاش کو سال بھر تک مرغیلا دے بعد کیونکہ دنیا میں یہ پہلی موت تھی اور کسی کو میت کا دفن کرنا نہ آتا تھا آخر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو دوسرے کوے سے لڑا اور اس کو مار کر اپنے

چونچ اور پنجوں سے زمین کھود کر اُسکو گڑھے میں دبا دیا قابیل نے جو یہ دیکھا تو اپنی حالت پر بہت افسوس کیا اور کہنے لگا افسوس میں تو اس کوّے سے بھی زیادہ نادان ہوں ہوا ایک سال تک بھائی کی لاش اُٹھائے پھرا اور دفن نہ کر سکا بالآخر قابیل نے زمین کھود کر ہابیل کی لاش کو دفن کیا اور خود اقلیما کو لیکر بھاگ گیا۔ حضرت ہابیل کی عمر اُس وقت تیس سال کی تھی اسی قصہ کا بیان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمدؐ آدمؑ کے دونوں بیٹوں کا سچا قصہ ان بنی اسرائیل کو سُنا دیجئے دونوں نے نذر نہ پیش کیا تھا (یعنی ہابیل نے ایک موٹا دُنبہ اور قابیل نے بالیوں کا گٹھا پیش کیا ابن جریر نے بروایت ابن عباس بیان کیا ہے کہ اُس زمانہ میں چونکہ کوئی فقیر و مسکین نہ تھا جس کو صدقہ دیا جاتا اس لئے ہابیل و قابیل نے باہم یہ طے کیا کہ آؤ ہم تم قربانی نذر پیش کریں ہابیل نے اپنی بکریوں میں ایک عمدہ دُنبہ اور قابیل نے غلہ کی بالیوں کا ایک خراب گٹھا پیش کیا۔ اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ) ایک کی نذر قبول کر لی گئی اور دوسرے کی نہیں قبول کی گئی (یعنی ہابیل کی نذر قبول ہو گئی آسمانی آگ اُس کو اُٹھا کر لیگئی اور قابیل کی نذر غیر مقبول ہوئی دیسی ہی باقی رہی ابن ابی حاتم نے باسناد صحیح ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ بکریوں والا ایک مینڈھا سپید بڑی آنکھوں والا اور بڑے چرنے سے پیٹ والا لایا اور کھیتی والا اناج کی ایک ڈھیری لایا اللہ تعالیٰ نے مینڈھا قبول فرمایا اور اُسکو جنت میں چالیس خریف (ایک خاص مدت کا نام ہے) تک رکھا اور یہی وہ مینڈھا تھا جو ابراہیمؑ کو ذبح فرزند کے فدیہ میں دیا گیا۔ قابیل کا جب نذر نہ مقبول نہ ہوا تو وہ بہت غضبناک ہوا اور دل میں جلنے لگا اس لئے قابیل سے کہنے لگا کہ تو لوگوں میں تباہ ہو گا کہ تیری نذر قبول ہو گئی اور میں بدنام رہوں گا اس لئے) میں تجھے قتل کر ڈالوں گا (ہابیل نے کہا کہ کیوں تو جلا تیری نذر قبول ہوئی اور تو نیک نام ہوا اس لئے میں تجھے چھوڑوں گا) ہابیل نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ پرہیزگاروں اور خدا ترسوں کی نذر قبول فرماتا ہے (تو پرہیزگار اور خدا ترس تھا اس لئے تیری نذر قبول نہ ہوئی میرا اس میں کیا قصور ہے جو کچھ تجھے ضرر پہنچا وہ تیرے نفس کی طرف سے تھا باقی خواہ (مخواہ) اگر تو میری طرف قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائیگا تو جو دل چاہے کر تب بھی تجھے قتل کرنے کے لئے دراز دستی نہ کروں گا میں اگر تجھ سے قوی اور طاقتور ہوں مگر میں پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں (حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم آدمؑ کے بیٹوں میں سے مقتول قاتل سے قوی تھا لیکن تقویٰ اُس کو مانع ہوا کہ بھائی کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھاوے۔ صحیحین میں آیا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے مقابل ہوں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہیں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ قاتل سے تو قتل کیا مقتول کیوں دوزخی ہے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے قاتل کے مار ڈالنے پر حریص تھا۔ اسکے بعد ہابیل کہنے لگا کہ میں تجھے مارنا نہیں چاہتا اس کی وجہ یہ نہیں کہ تیں تجھ سے کمزور ہوں بلکہ یہ سبب ہے کہ) میں چاہتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا دونوں کا گناہ اُٹھا کر دوزخی ہو جائے (یعنی میں نے جو اپنی عمر میں گناہ کئے ہیں اور تو نے جس قدر گناہ کئے ہیں بار قیامت سب کا بار بھی تو ہی تیری گردن پر ہو جائے اور قیامت کے دن تجھے دوزخ میں ڈالدیا جائے۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مظلوم و ظالم لائے جائینگے ظالم کی نیکیاں لیکر مظلوم کی نیکیوں میں ملا کر اضافہ کیا جائیگا تاکہ انصاف ہو جائے اور اگر ظالم کی نیکیاں نہ ہوئیں یا کافی نہ ہوئیں تو مظلوم کی برائیاں ظالم کے اوپر ڈالی جائینگی) اسکے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالموں کی سزا یہی ہے (یعنی ظالم کو یہی سزا ہے کہ مظلوم کے گناہ اُن کی گردن پر ڈالدئے جائیں اور مظلوم کے گناہوں کا بار بھی الگ اُن کو اٹھانا پڑے۔ اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے) بالآخر قابیل کو اُس کے نفس نے بھائی کے قتل میں کچھ خوبیاں دکھائیں اور بھائی کو اُس نے قتل کر دیا اور دین و دنیا میں زیاں کار ہو گیا (دین میں راحت ملیگی نہ دنیا میں کامیاب۔ تا قیامت تک تمام دنیا میں بدنام ہوا۔

پھر جب قابیل قتل کر چکا تو پریشان ہوا کہ بھائی کی لاش کو کیا کرے) اُس وقت خدا تعالیٰ نے ایک کوّا بھیجا (تاکہ قابیل کو معلوم ہو جائے کہ بھائی کی لاش کو کس طرح چھپایا جائے (ایک کوّے نے دوسرے کو قتل کر کے زمین کھود کر دفن کر دیا اور اس سے قابیل کو دفن کرنے کا طریقہ معلوم ہوا) یہ دیکھ کر قابیل کہنے لگا افسوس میں اس کوّے کی طرح بھی نہیں کہ بھائی کی لاش کو چھپا سکوں اُس وقت پریشان ہوا (قتل کرنے پر پشیمان نہیں ہوا بلکہ پشیمانی اس بات کی ہوئی کہ میرا کیا ہوا اتنی مدت تک لاش کو کہ پڑا اُٹھائے پھرتا رہا پہلے سے کیوں دفن نہ کر دیا)۔

**مقصود بیان** کسی مصیبت کے وقت یا ضروری کام کے لئے خدا کی نذر ماننی چاہئے نذر خراب اور ذلیل مال کی نہ ہونی چاہئے بلکہ نہایت عمدہ مال سے ہونی چاہئے ورنہ مقبول ہونے کی اتقاء پرہیزگاری تمام اعمال و عبادات کے قبول ہونے کی بنیاد ہے اگر تقویٰ نہیں تو کوئی عبادت مقبول نہیں۔ بغض و حسد بُری بلا ہے ان سے خدا کا غضب آتا ہے۔ غرور و تکبر سے اکثر گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ مسلمان اپنی جان کی حفاظت کیلئے مدافعت تو کر سکتا ہے مگر قصداً کسی مسلمان کو قتل نہیں کر سکتا ہے مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے اس کی سزا جہنم ہے۔ ظالم پر مظلوم کے گناہوں کا وبال بھی پڑتا ہے۔ ظالم دُنیا میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا انجام کار تباہ ہو جاتا ہے۔ دفن کرنے سے مردہ کے عیوب (نقص مثلاً گلنا وغیرہ) پر پردہ پڑ جاتا ہے وقت قتل جانے کے بعد شیطانی مسرور ہے وغیرہ۔

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْأَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَىٰ أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْأَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ۝ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝

(ترجمہ) اور اُس کے نفس نے اُسکو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا پھر اس کو قتل ہی کر ڈالا جس سے بڑے نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوّا بھیجا کہ وہ زمین کو کھودتا تھا تاکہ وہ اسکو خفیہ کر دے اپنے بھائی کی لاش کو کس طریقہ سے چھپاؤں کہنے لگا افسوس میری حالت پر کیا میں اس سے بھی گیا گذرا کہ کوّے کی سی برابر ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا پھر شرمندہ ہوا اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی شخص کو بلا عوض و دوسرے شخص کے یا بدون کسی فساد کے زمین میں کسی سے بھیا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص کسی شخص کو جیا رہنے دے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو جیا رہنے دیا (دینی اہمیت کے باعث ہم سے یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ہمارے بعد بھی جہنم کے ان میں سے زیادہ حق دار ہونے والے ہی رہیں)۔

**تنبیہ** ۔ اگر شبہ آپ میں ہابیل و قابیل کا تذکرہ تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کہ مظالم ارتکاب کی جائیں وہ کسی نہ کسی حد تک ضرور ہوتے ہیں اس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ وہ خواہ مخواہ ہی ہوں

# صحیح بخاری شریف اُردو

## جو خاص طور سے مولوی کیلئے ترجمہ کرائی جارہی ہے

(بہ سلسلہ گذشتہ)

**باب** - غلام اور آزاد کردہ کی امامت (درست ہے) اور عایشہ کی امامت ان کا غلام ذکوان مصحف سے (دیکھ دیکھ کے) کیا کرتا تھا اور ولد الزنا اور گنوار کی اور اس لڑکے کی امامت جو بالغ نہوا ہو (درست ہے) بدلیل قول نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اُن سب میں کتاب اللہ کی قرارت زیادہ جانتا ہو اور بجوجہ غلام کو جماعت سے روکا نہ جائے۔

**۶۴۵** - عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لانے سے پہلے جب مہاجرین اولین عصبیں جو قبا کا ایک مقام ہے آئے تو اُن کی امامت ابو حذیفہ کے مولی سالم کیا کرتے تھے اور وہ قرآن کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔

**۶۴۶** - انس بن مالک نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی حبشی (امیر) حاکم بنا دیا جائے (اور وہ ایسا بدرو ہو کہ گویا اسکا سر انگور کا ہے)

**باب** - جبکہ امام (نماز کو) پورے (طور سے ادا) نکرے اور اسکے پیچھے والے پورے (طور سے ادا) کریں (تو ان کی نماز ہو جائے گی)

**۶۴۷** - ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر یہ ٹھیک پڑھائینگے تو تمہارے لئے (ثواب) ہے اور اگر وہ غلطی کرینگے تو تمہارے لئے (ثواب ہی) ہے اور انپر (گناہ) ہے۔

**باب** - مبتلائے فتنہ اور بدعتی کی امامت (بھی درست ہے) اور حسن کہتے ہیں کہ (بدعتی کے پیچھے نماز) پڑھ لو اس کی بدعت (کا گناہ) اسپر ہے اور ہم سے محمد بن یوسف نے (بسبہ واسطہ) عبداللہ بن عدی بن خیار سے روایت کی ہے کہ وہ عثمان بن عفان کے پاس گئے اس حالت میں کہ وہ گھر سے[1] ہوئے تھے اور اُن سے کہا کہ آپ امام کل ہیں اور آپ کی یہ کیفیت ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں اور ہمیں امام فتنہ نماز پڑھاتا ہے اور ہم دلتنگ ہوتے ہیں تو عثمان نے فرمایا کہ نماز آدمی کے تمام اعمال میں سب سے عمدہ چیز ہے پس جب لوگ عمدہ کام کریں تو تم بھی ان کے ہمراہ عمدہ کام کرو اور جب وہ بُرا کام کریں تو تم بھی اُن کی بُرائی سے علیحدہ رہو اور عبید کہتے ہیں کہ زہری نے کہا ہے کہ ہم مخنث کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں جانتے لیکن کسی ایسی ضرورت کے سبب سے جس سے مفر نہو۔

**۶۴۸** - انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر سے فرمایا کہ سنو اور مانو اگرچہ ایک حبشی (کی اطاعت) کے لئے (تم سے کہا جائے) جس کا سر انگور کے مثل ہو۔

**باب** - جب دو (نماز پڑھتے) ہوں تو مقتدی امام کے داہنی طرف اس کے پہلو میں (اس کے) برابر کھڑا ہو۔

**۶۴۹** - ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر میں ایک شب رہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز (مسجد سے) پڑھ کر تشریف لائے اور چار رکعتیں آپ نے پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی اور جب کبھی آپ سوتے تھے سانس کی آواز (ضرور آنے لگتی تھی۔ بعد اسکے مؤذن آپ کے پاس آیا اور آپ باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر پڑھی۔

**باب** - جبکہ امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو پھر کچھ لوگ آ کر شریک ہو جائیں اور وہ ان کا امام بن جائے (تو اُن لوگوں کی نماز ہو جائے گی)

**۶۵۱** - ابن عباس کہتے ہیں میں ایک شب اپنی خالہ میمونہ کے ہاں رہا تو میں نے دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز شب پڑھنے کھڑے ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ پڑھنے کھڑا ہو گیا اور میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوا پس آپ نے میرا سر پکڑا اور مجھے اپنے داہنی جانب کھڑا کر لیا

**باب** - جب امام (نماز کو) طول دے اور کسی شخص کو کچھ ضرورت ہو اور وہ (نماز توڑ کر) چلا جائے (اور کہیں اور) نماز پڑھ لے (تو جائز ہے)

**۶۵۲** - جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (عشاء کی) نماز پڑھتے بعد اس کے (گھر) لوٹ کر جاتے تو اپنی قوم کی امامت کرتے (ایک مرتبہ) انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقر پڑھی ایک شخص جلید یا اس سبب سے معاذ کو اس سے رنج رہنے لگا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے معاذ سے تین مرتبہ فرمایا کہ فتان فتان فتان[1] یا فرمایا فاتن فاتن فاتن اور آپ نے اُن کو وسط مفصل کی دو سورتوں (کے پڑھنے) کا حکم دیا عمرو (راوی حدیث) کہتے ہیں میں ان کو بھول گیا۔

**باب** - امام کو قیام میں تخفیف کرنا (چاہئے) اور رکوع و سجود کو پورا کرنا (چاہئے)

**۶۵۳** - ابو مسعود کہتے ہیں کہ ایک شخص نے (آکر) کہا کہ یا رسول خدا کی قسم میں صبح کی نماز سے صرف فلاں شخص کے باعث پیچھے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ ہماری نماز میں طول دیتا ہے پس میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی نصیحت میں اُس دن سے زیادہ غضبناک نہیں دیکھا اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ تم میں کچھ لوگ (آدمیوں کو عبادت سے) نفرت دلانیوالے ہیں پس جو شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہئے کہ وہ تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں ضعیف (بھی ہوتے) ہیں اور بوڑھے (بھی) اور صاحب حاجت (بھی)

**باب** - جب کوئی شخص اپنے لئے نماز پڑھے تو (اس کو اختیار ہے) چاہے جس قدر طول دے

---

[1] حضرت عثمان والی کی امیر شورات میں باغیوں نے گھیر لیا تھا کئی دن اپنے مکان میں بند رہے آخر باغیوں نے مکان پر چڑھ کر ان کو شہید کر دیا رضی اللہ عنہ ۱۲

[1] فتان کے معنی لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا فاتن کے بھی یہی معنی ہیں فرق یہ ہے کہ فتان میں مبالغہ کے معنی پائے جاتے ہیں ۱۲

۶۵۴ - ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اُسے چاہئے کہ تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور اور بیمار اور بوڑھے (بھی) ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اپنے لئے نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔

**باب** - جو شخص اپنے امام کی جبہ (نماز میں) طول دے (کسی سے) شکایت کرے (تو کچھ گناہ نہیں) اور ابو اسید نے (اپنے بیٹے سے ایک مرتبہ) کہا کہ اے میرے بیٹے تو نے ہماری نماز میں طول دیا۔

۶۵۵ - ابو مسعود کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ایک شخص نے (آکر) کہا کہ یا رسول اللہ میں نماز فجر سے پیچھے رہ جاتا ہوں کیونکہ ہماری نماز میں فلاں شخص طول دیتا ہے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے کہ میں نے آپ کو اس دن سے زیادہ غصہ آتے ہوئے کسی نصیحت میں نہیں دیکھا بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ اے لوگو تم میں سے کچھ لوگ (آدمیوں کو) عبادت سے نفرت دلانے والے ہیں تو جو شخص تم میں سے لوگوں کا امام بنے اس کو چاہئے کہ تخفیف کرے کیونکہ اسکے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت (بھی) ہیں۔

۶۵۶ - جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص دو اونٹ پانی بھرنے والے لئے آرہا تھا اور رات شروع ہو گئی تھی اُس نے معاذ کو نماز پڑھتے پایا پس اُس نے اپنے دونوں اونٹوں کو بٹھا دیا اور معاذ کی طرف متوجہ ہوا معاذ نے سورۂ بقر یا سورۂ نساء پڑھی تو وہ شخص (نماز توڑ کے) چلا گیا اور اس کو یہ خبر پہنچی کہ معاذ اس سے رنجیدہ ہیں لہذا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے معاذ کی شکایت کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اے معاذ کیا تو فتنہ (برپا) کرنے والا ہے (اگر ایسا نہیں ہے) تو تو نے سبح اسم ربک الاعلی اور والشمس وضحھا اور واللیل اذا یغشٰی کے ساتھ کیوں نماز نہ پڑھ لی کیونکہ تیرے پیچھے بوڑھے اور کمزور اور صاحب حاجت (سب ہی طرح کے لوگ) نماز پڑھتے ہیں اور عمرو اور عبید اللہ بن رفیع اور ابو الزبیر نے جابر سے روایت کی ہے کہ معاذ نے عشا میں سورۂ بقر پڑھی تھی۔

**باب** - نماز میں اختصار کرنا اور (پھر) اُس کا کامل کرنا (سنت ہے)

۶۵۷ - انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھتے اور اس کو کامل (ادا) کرتے تھے۔

**باب** - جو شخص لڑکے کے رونے سے نماز کو مختصر کر دے (تو اُس پر کچھ گناہ نہیں)

۶۵۸ - ابو قتادہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اس میں طول دوں لیکن بچے کے رونے کی آواز سُن کر میں اپنی نماز میں اختصار کر دیتا ہوں اس لئے کہ میں سمجھ کر کہ میں اسکی ماں کی تکلیف کا باعث ہو جاؤں گا۔

۶۵۹ - انس بن مالکؓ کہتے ہیں کسی امام کے پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور کامل نماز نہیں پڑھی اور بیشک آپ بچے کا رونا سُن کے (نماز میں) تخفیف کر دیتے تھے اس خوف سے کہ اس کی ماں پریشان ہو جائیگی۔

۶۶۰ - انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (جب) نماز شروع کرتا ہوں تو اس کو طول دینا چاہتا ہوں مگر بچے کا رونا سُن کے اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ رونے سے اسکی ماں کی سخت پریشانی سمجھتا ہوں۔

۶۶۱ - انس بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو اس کو طول دینا چاہتا ہوں مگر بچے کے رونے کی آواز سُن کر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں اس کے رونے سے اسکی ماں کی سخت پریشانی سمجھتا ہوں۔

**باب** - جب خود فرض نماز پڑھ چکا ہو بعد اسکے لوگوں کا امام (اسی نماز میں) بنے[1] (تو درست ہے)

۶۶۲ - جابر کہتے ہیں کہ معاذ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ لیتے تھے بعد اسکے اپنی قوم کے پاس جاتے تھے اور انہیں نماز پڑھاتے تھے۔

**باب** - جو شخص مقتدیوں کو امام کی تکبیر سُناتا جائے (وہ سُنت کے موافق کرتا ہے)

۶۶۳ - حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ نے وفات پائی ہے تو بلال آپ کے پاس نماز کی اطلاع کرنے آئے آپ نے فرمایا ابو بکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں میں نے عرض کیا کہ ابو بکرؓ ایک نرم دل شخص ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے لگیں گے اور قرأت پر قادر نہ ہوں گے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھا دیں میں نے پھر ویسا ہی عرض کیا تو تیسری بار یا چوتھی بار آپ نے یہ فرمایا کہ تم یوسف کی عورتوں کی مثل ہو ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھا دیں میں نے پھر ویسا ہی عرض کیا تو تیسری بار یا چوتھی بار آپ نے یہ فرمایا کہ تم یوسف کی عورتوں کی مثل ہو ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھا دیں پس ابو بکرؓ نے نماز شروع کی (اتنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مرض میں کچھ خفت معلوم ہوئی) اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے بیچ میں سہارا دیتے ہوئے باہر تشریف لے گئے گویا میں (اب بھی) آپ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپ کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں پس جب ابو بکرؓ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے مگر آپ نے ان کو اشارہ فرمایا کہ پڑھو چنانچہ ابو بکرؓ ہٹ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پہلو میں بیٹھ گئے اور ابو بکرؓ لوگوں کو تکبیر سُناتے جاتے تھے۔

**باب** - ایک شخص امام کی اقتدا کرے اور (باقی) آدمی (اُس) مقتدی کی اقتدا کریں تو درست ہے) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا تم لوگ میری اقتدا کرو اور جو لوگ تمہارے بعد میں وہ تمہاری اقتدا کریں۔

۶۶۴ - حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بلال آپ کے پاس نماز کی اطلاع کرنے آئے آپ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے کہا یا رسول اللہ ابو بکرؓ ایک نرم دل آدمی ہیں اور وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو رونے کے سبب سے) لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکینگے تو کاش آپ عمرؓ کو حکم دیتے پھر آپ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تب میں نے حفصہ سے کہا کہ تم آپ سے عرض کرو کہ ابو بکرؓ نرم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگوں کو (اپنی آواز بسبب رونے کے) نہ سنا سکینگے تو کاش آپ عمرؓ کو حکم دیتے (چنانچہ حفصہ نے عرض کیا) اس پر آپ نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ یوسف کے بعض عورتوں کے مثل ہو ابو بکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں (چنانچہ) ابو بکرؓ سے کہہ دیا گیا) پھر جب وہ نماز شروع کر چکے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے آپ میں کچھ خفت (مرض کی) پائی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا دیکر باہر تشریف لے گئے اور آپ کے دونوں پیر زمین میں گھسٹتے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ مسجد میں داخل ہوئے پس جب ابو بکرؓ نے آپ کی آہٹ سُنی تو ابو بکرؓ پیچھے ہٹنے لگے مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا (کہ ہٹو نہیں) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آکر ابو بکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے ابو بکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے تھے ابو بکرؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی نماز کے مقتدی تھے۔

[1] یہ بات حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ جو شخص ایک مرتبہ فرض پڑھ چکا اب بارہ چوتھے گانہ وہ نفل ہوگی اور انکے نزدیک نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتدا صحیح نہیں (لال) کی بڑی بڑی گنجائشیں ہیں۔

# کتاب الفقہ

## باب الصوم

(از سرنو)

### تمہید

الحمد للہ الذی اعظم علی عبادہ المنۃ۔ بادفع عزم کبیر الشیطان و خیب ظنہ۔ اذ جعل الصوم حصنا لاولیائہ وجنۃ و فتح لھم ابواب الجنۃ۔ والصلوٰۃ علی محمد قائد الحق و ممھد السنۃ و علی اللہ و اصحابہ ذوی الابصار الثاقبۃ۔ والعقول المرجحۃ۔ وسلم تسلیما کثیرا

روزہ کی ابتداء معلوم کب سے ہوئی ہے۔ جہاں تک پتہ لگ سکا ہے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہود و نصاریٰ (اہل کتاب) بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ توریت کی تثنیہ کتاب کے باب ششم آیت ۲۹ اور باب بست و سوم آیت ۲۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں پر ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو کفارہ کا روزہ رکھنا واجب تھا اور اعمال حواریوں کے باب دوم کی آیت ۹ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ چالیس روز تک کوہ طور پر موسیٰؑ نے روزے رکھے (دیکھو کتاب خروج باب سی و چہارم) اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی جبکہ وہ بیابان میں تھے چالیس دن کے روزہ رکھے تھے (دیکھو انجیل متی باب چہارم) آیت ۲ و انجیل لوقا باب چہارم آیت ۲)۔

روزہ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ پہلا رکن نماز ہے جو معراج کی رات میں فرض ہوئی تھی۔ اس کا ذکر سورۂ بنی اسرائیل میں تفصیل سے ہے۔ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ پہلے پچاس نمازیں روزانہ پڑھنی فرض ہوئی تھیں۔ پھر حضرت موسیٰؑ کی صلاح سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی خواہش کی۔ چنانچہ پانچ دن رات کی پانچ نمازیں باقی رہ گئیں۔ رمضان کے روزہ جہت کے دوسرے سال جبکہ یہ آیت شریف سب معراج کی صبح کو نازل ہوئی فرض ہوئے۔ ابتداء اسلام میں جو چاہتا تھا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں حکم دیا گیا کہ جو تم میں سے یہ مہینہ پائے تو روزہ رکھے۔ تو رمضان کے بدلے مسکین کو کھانا کھلانا موقوف ہوا۔ اس سے پہلے کوئی روزہ فرض نہ تھا۔ لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ عاشورہ کا روزہ فرض تھا اور بعض بتاتے ہیں کہ ایام بیض کے روزے فرض تھے۔

روزہ سے مطلب بھوکے مرنا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک عبادت ہے کہ انسان اپنی خواہشات نفسانی کو روک کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ چنانچہ دنیا میں جتنے مذہب مروج ہیں سب میں فاقہ عبادت سمجھا گیا ہے۔ یوں تو ہر مہینہ ہی عبادت کا حکم ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ لیکن بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ (ماہ رمضان) زیادہ عبادت کی طرف متوجہ ہونیکا ہے۔ اور پھر رمضان ہی کا مہینہ روزوں کے واسطے کیوں مخصوص کیا گیا۔ اسکی وجوہ ہیں۔ اس ماہ میں قرآن شریف نازل ہوا۔ اسی ماہ میں حضرت آدمؑ کی خلقت کا مادہ جمع کیا گیا۔ اسی مہینہ میں بہشت کے پودے لگائے گئے وغیرہ وغیرہ۔ اس مہینہ میں دو عبادتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ ایک صوم۔ دوسرے صلوٰۃ۔ پھر تراویح بھی اسی مہینہ کے واسطے خاص ہے اور شب قدر اسی شہر مبارک میں ہونی بتائی گئی ہے اور اعتکاف اسی ماہ کے آخر میں سنت مؤکدہ ہے۔

اہل معرفت نے اس روزہ میں بھی باریکیاں نکالی ہیں۔ الصوم ثلاثۃ صوم العوام۔ وصوم الخواص۔ وصوم اخص الخواص۔ فصوم العوام ترک الاکل والشرب والوقاع۔ وصوم الخواص محافظۃ الجوارح والاعضاء وان یعفو عمن ظلمہ ویکفو لسانہ عن اھل القبلۃ وصوم الاخص الخواص ترک ماسوی اللہ تعالیٰ۔ یعنی روزہ کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو روزہ عام لوگوں کا ہے۔ دوسرا روزہ خاص لوگوں کا ہے تیسرا روزہ خاص الخاص لوگوں کا۔ تو عوام کا روزہ تو صرف کھانا پینا اور جماع ترک کرنا ہے۔ اور خواص کا روزہ یہ ہے کہ ساتھ ہی اپنے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو اپنے قبضہ میں رکھیں۔ اور اگر کوئی ان پر زیادتی کرے تو اس کو معاف کر دیں اور اپنی زبان کو اہل قبلہ سے روکیں۔ اور روزہ خاص الخاص کا یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف لو لگائے رکھیں اور سب چیز کو ترک کر دیں۔

بزرگان دین روزہ کی تعریف میں طب اللسان ہیں۔ ایک اہل حقیقت کا قول ہے الصوم دواء داء الذنوب وبہا تحیی القلوب۔ یعنی روزہ مرض گناہ کی دوا ہے۔ اور اس سے دل زندہ ہو جاتے ہیں۔ ایک اہل ریاضت نے کہا ہے الصوم للمشی جنۃ وللمحسن جنۃ۔ روزہ بداعمالی کے واسطے ڈھال ہے اور نیک اعمالی کے لئے باغ ہے۔ ایک مرتبہ ابو ربیع زاہد نے داؤد طائی سے کہا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت کریں۔ داؤد نے کہا کہ دنیا کے تمام عیش و آرام اور خوبیوں کو چھوڑ کر روزہ رکھو اور قیامت کے دن روزہ کو کھول۔ اور آدمیوں کی صحبت سے ایسا بھاگ جیسے شیر سے ڈر کر بھاگتا ہے۔ ایک بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ انما نہایوم ولنا فیہ صوم۔ یعنی ہماری ایک دن کی ہستی ہے ہم کو اس میں کیا چاہیئے۔ روزہ رکھنا۔

اگر دنیوی لحاظ سے پوچھے تو روزے مسلمانوں کو چست و چالاک اور صابر و ضابطہ قوم بنانے کے واسطے ایک اچھا آلہ ہیں۔ حریص اور طامع اور بندہ شکم ہونے کا مادہ تو انسان میں سے بالکل جاتا رہتا ہے۔ وقت پڑے پر بھوک اور پیاس کو خوب ضبط کر سکتے ہیں۔ گیارہ مہینے میں جو ردی رطوبتیں بدن میں پیدا ہو جاتی ہیں وہ سب خشک ہو جاتی ہیں۔ صحت میں نمایاں ترقی ہوتی ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ روزے سے مزاج میں عجز و انکساری آجاتی ہے۔ اور بھوکوں کی مصیبت کا اندازہ ہو جاتا ہے اور اس اندازہ کی وجہ سے طبیعت میں امداد کا تقاضہ پیدا ہو جاتا ہے۔

روزہ ایک بڑے اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے مگر آج کل عوام نے اس کو فضول فاقہ کشی

بنا رکھا ہے۔ جھوٹ بولتے ہیں اور روزے سے ہیں۔ فحش کلام مُنہ سے نکالتے ہیں اور روزے سے ہیں۔ غیبت کرتے ہیں اور روزے سے ہیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ بخاری کی روایت میں ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ۔ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ۔ یعنی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور کلام فحش نہ چھوڑ سکے۔ تو خدا تعالیٰ کے واسطے کیوں بھوکا مرکر روزہ میں نام لکھوائے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اپنی زبان کو نہ روک سکے تو روزہ نہ رکھے۔ گویا ایسا روزہ محض فاقہ ہے۔ ایسے ہی روزہ کے متعلق دارمی کی روایت میں آیا ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الظماء وکم من قائم لیس لہ من قیامہ الا السّھر یعنی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کے روزہ کا نتیجہ کچھ نہیں۔ صرف پیاسے مرنا ہے۔ اور بہت سے شب بیدار ہیں کہ اُن کی شب بیداری کا نتیجہ کچھ نہیں۔ صرف جاگ کر آنکھیں پھوڑنا ہے۔ تو عامہ ناس کو چاہئے کہ روزہ کی انجام دہی میں پوری توجہ کریں اور اگر کبھی ایسا موقع ہو جائے کہ کسی روزہ دار سے کوئی سخت کلامی کرے تو جیسا کہ بزرگان دین کیا کرتے تھے۔ اسکو بھی چاہئے کہ کہدے کہ میں روزہ سے ہوں۔ روزہ کے بعد کچھ کہہ سکوں گا۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا روزہ۔ کان النبی اجود الناس واجود ما یکون فی رمضان۔ آنحضرت تمام مخلوق سے سخاوت اور کرم میں زیادہ تھے اور رمضان میں تو یہ سخاوت اور بخشش بہت ہی بڑھ جاتی ہے اور آپ اس ماہ میں ذکر اور نماز اور اعتکاف اور تلاوت میں دن رات غرق رہتے تھے۔ اور عادت شریفہ یہ تھی کہ رمضان کے روزے بغیر چاند دیکھے نہ شروع کرتے تھے۔ اور ایک عادل شخص کی گواہی تسلیم کر کے شروع کروایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک بار ابن عمرؓ کی گواہی پر روزے رکھے گئے۔ اور ایک مرتبہ ایک اعرابی کی گواہی کافی سمجھی گئی۔ اور اس میں آپ نے یہ بھی نہ کہلوایا کہ چاند دیکھنے والا یہ کہتا کہ "میں شہادت" دیتا ہوں کہ میں نے چاند دیکھا اور اگر چاند نظر نہ آتا اور نہ کوئی گواہی پہنچتی تو آپ شعبان کے چاند کا حساب پھیلاتے اور اگر تیس کا شعبان ہوتا تو روزے شروع ہو جاتے۔

آپ لوگوں کو ہدایت فرماتے کہ ایک شخص کی گواہی پر روزے شروع کرو اور دو کی گواہی پر روزے ختم کرو۔ آپ افطار میں جلدی کرتے تھے اور سحری ہمیشہ کھاتے اور دیر کر کے کھاتے اور اپنی امت کو سحری کھانے کی طرف ترغیب دیتے تھے۔ افطار کے متعلق آپ فرماتے کہ روزہ دار تین تازی کھجوروں سے افطار کرے اگر تازی کھجوریں نہ ملیں تو سوکھی کھجوروں سے افطار کرے اور اگر وہ بھی نہ ملیں تو صاف پانی سے۔ اطباء اس امر پر متفق ہیں کہ اگر خلو معدہ پر کچھ مٹھاس کھائی جائے خصوصاً کھجوریں تو بینائی کو بہت فائدہ دیتی ہیں۔ افطار کے وقت آپ یہ دُعا پڑھتے تھے اللّٰھمّ لک صُمْنَا وعلیٰ رزقک افطرنا فتقبّل منّا انک انت السمیع العلیم اے خدا تیرے واسطے ہم نے روزہ رکھا اور تیرے عطا کردہ رزق سے ہم نے افطار کیا۔ تو ہم سے یہ روزہ قبول کر لے۔ تو خوب سُنتا اور جانتا ہے۔ اسکی اسناد میں کچھ تامل ہے۔ لیکن سُنن ابو داؤد میں آیا ہے کہ آپ فرماتے اللّٰھمّ لک صُمْتُ وعلیٰ رزقک افطرت۔ اور بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ فرماتے تھے ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالےٰ

پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں۔ اور خدا کی مرضی سے اس کا اجر ملنا قائم ہو گیا۔ آپ روزہ دار کو کلام فحش سے منع فرماتے تھے۔ اور ہدایت فرماتے تھے کہ اگر تم کو کوئی گالی دے یا بُرا کہے تو اس کے جواب میں یہ کہہ دو کہ میں روزہ دار ہوں۔ علماء اس بارے میں مختلف الرائے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ مسنون بھی ہے کہ جواب میں یہی الفاظ کہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور اپنے تئیں یاد دلائے کہ میں روزہ دار ہوں کہ اس طرح جواب دینے سے بھی باز رہے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ فرض روزہ میں تو یہ الفاظ زبان سے کہے اور نفل روزہ میں دل میں کہے کہ زبان پر الفاظ نہ آئیں اگر آپ رمضان میں سفر کرتے تو کبھی روزہ رکھتے تھے اور کبھی نہ رکھتے تھے اور ساتھیوں کو بھی اجازت دیتے تھے کہ چاہے روزہ رکھیں اور چاہے نہ رکھیں۔ اور جب دشمن سے مقابلہ کا موقع ہوتا تھا تو آپ لوگوں کو افطار کا حکم دیتے تھے۔ رمضان کی رات میں اگر غسل کی حاجت ہوتی تھی تو رات کو غسل کر لیتے اور بعض دفعہ تاخیر کرتے اور صبح غسل کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص بھول کر کچھ کھا لیتا تو فرماتے تھے انّ اللہ ھو الذی اطعمہ واسقاہ (اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلا دیا اور پلا دیا) اور اُس شخص کا روزہ قائم رکھتے تھے۔ رمضان میں سینگی لگواتے اور مسواک کرتے تھے۔ اور غرارہ اور ناک میں پانی ضرورت سے زیادہ نہ دیتے تھے۔

نفل روزے۔ آپ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ چھوڑتے تھے۔ آپ کبھی اتنے روزے پے در پے رکھتے تھے کہ لوگ جانتے تھے کہ برابر روزے ہی رکھے جائینگے پھر بعض دفعہ ایسے روزے رکھنے چھوڑ دیتے تھے کہ لوگ خیال کرتے کہ اب روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ رجب میں روزہ رکھنے کو آپ منع فرماتے۔ اور شوال کے چھ روزوں کے متعلق آپ فرماتے کہ اگر رمضان کے بعد یہ چھ روزے بھی رکھ لئے تو گویا تمام سال کے روزے رکھے۔ عاشورہ کے روز آپ روزہ رکھتے تھے۔ تو عاشورہ کے روز روزہ رکھے۔ تو چاہئے کہ ایک روزہ اس سے پہلے اور ایک اس کے بعد شامل کر لے۔ اگر آپ عرفہ کے دن حج میں ہوتے تو روزہ نہ رکھتے تھے۔ حدیث میں حضرت ام سلمہؓ کی ہے کہ آپ سے لوگوں نے پوچھا کہ کس دن نبیؐ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے قالت یوم السبت والاحد (تو فرمایا کہ ہفتہ اور اتوار کو) اور فرماتے تھے انما یومًا عید للمشرکین فانا احب ان اخالفھم (یہ دو دن مشرکین کی عید کے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف کروں) اور نبیؐ کی عادت نہ تھی کہ ہمیشہ روزہ رکھیں بلکہ فرماتے تھے لا صام ولا افطر کہ ایسے شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی تھی کہ اکثر گھر میں تشریف لاتے تو پوچھتے تھے کہ کچھ کھانے کو ہے۔ اگر جواب ملتا کہ نہیں تو فرماتے تھے کہ پس میں روزہ دار ہوں۔ اور اُسی وقت روزہ کی نیت کر لیتے تھے۔

اعتکاف۔ ایک بار آپ نے رمضان کے عشرہ اوّل میں اعتکاف فرمایا۔ پھر دوسری دفعہ عشرہ وسط میں۔ اور تیسری مرتبہ عشرہ آخر میں۔ اور جب معلوم ہوا کہ شب قدر عشرہ آخر میں ہے تو اسی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اعتکاف آپ سے فوت ہو گیا تھا تو آپ نے ماہ شوال میں اسکی قضا دی تھی۔ یہ کہیں نہیں پایا جاتا کہ آنحضرت بے روزہ کے کبھی معتکف ہوئے ہوں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ اعتکاف نہیں ہو سکتا بغیر روزے کے۔ جب آپ اعتکاف کا ارادہ کرتے تو مسجد میں خیمہ کھڑا کیا جاتا تھا۔ اور اس میں تخت بچھایا جاتا تھا۔ اور اس پر صاف فرش ہوتا تھا۔ اور آپ صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کے خیمہ میں داخل ہوتے تھے۔ آپ

خیمہ سے گھر میں نہ آتے تھے۔ مگر ضروری حاجت جیسے پاخانہ وغیرہ کے واسطے۔ اور اکثر سر مبارک خیمہ سے باہر کر دیتے تھے کہ حضرت عائشہ رضؓ دھو کر کنگھی کر دیتی تھیں اور حالت اعتکاف میں امہات المؤمنین میں سے جو چاہتی تھیں آپ کی زیارت کو تشریف لیجاتی تھیں۔ اور جب جانے کے وقت اُٹھتی تھیں تو آپ بھی اُٹھتے تھے اور اُن سے مل لیتے تھے۔ اور یہ اکثر رات کو ہوتا تھا۔ جب وضو کے واسطے گھر میں آتے تو کسی کی طرف توجہ نہ کرتے تھے۔ بلکہ اگر کوئی گھر والوں میں سے بیمار ہوتا تھا تو اسکے پاس بھی توقف نہ کرتے تھے۔ ہاں چلتے چلتے اس کا حال دریافت کر لیتے تھے۔ ہر سال میں دس روز اعتکاف فرماتے تھے۔ اپنی عمر کے آخری۔ سال میں بیس روز اعتکاف فرمایا تھا۔ جیسا کہ ہر سال جبرئیل کو ایک مرتبہ قرآن شریف سُناتے تھے۔ اور آخری سال میں دو مرتبہ سُنایا تھا۔

## فصل اوّل۔ روزے اور ان کی فرضیت و افضلیت

### باب ۱

خلاصہ:۔ صوم یعنی روزہ سے مطلب یہ ہے کہ روزہ رکھنے والا عبادت کے خیال سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانا پینا اور مجامعت چھوڑ دے۔ ہر مسلمان کے ذمہ صرف رمضان کے روزے فرض ہیں۔ یعنی سال کے نویں مہینہ میں پورے مہینہ کے روزے رکھے خدا تعالیٰ نے سورہ بقر میں فرمایا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ۔ لہٰذا روزہ بھی اسلام کا ایک رکن ہے اور فرض ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔ "اے لوگو! رمضان کا بابرکت مہینہ آپہنچا۔ کہ اس ماہ میں روزے رکھنے خدا تعالیٰ نے تم پر فرض کئے ہیں"۔ ان روزوں کی فرضیت کا حکم جملہ مسلمانوں کے واسطے ہے جو صحیح العقل ہوں اور بالغ ہوں۔

۱۱ صوم رمضان کے معنی و مطلب

۱۔ صوم کے معنی لغت میں بند رہنے کے ہیں۔ اور شرع میں اُس کے معنی کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کے ہیں صبح صادق سے غروب آفتاب تک بہ نیت عبادت۔ ہدایہ و عالمگیری

تشریح ۱۔ لفظ صوم جو قرآن شریف میں آیا ہے اُس کے معنی امساک کے ہیں۔ مگر شرع میں نیت بھی زیادہ بڑھا دی گئی ہے۔ تاکہ عادت اور عبادت میں فرق ہو جائے۔ ہدایہ۔

۲۔ روزہ رات کو کیوں نہ مقرر ہوا۔ روزہ دن کو اس وجہ سے مقرر کیا گیا۔ کہ اگر رات دن کا مقرر کیا جاتا تو وہ تو ناممکن تھا۔ لہٰذا دن کا وقت مقرر کیا کہ خلاف عادت کوئی چیز کی جاوے تو عبادت میں شمار ہو۔ ہدایہ (دیکھو دفعہ ۲۷)۔

تشریح ۲۔ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہٗ نے تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے کہ روزہ دن کے واسطے اس لئے مقرر کیا گیا کہ رات کو تو سب ہنو جاتے ہیں بازار کی چہل پہل سب بند ہوتی ہے اور دن کو مشقت اور کاموں میں مصروف ہوتے ہیں تو روزہ سے ان کو تکلیف زیادہ پہنچ سکتی ہے اور مشقت نفس زیادہ متحقق ہوتی ہے۔ (دیکھو نوٹ ۲)

۳۔ رمضان رمض سے مشتق ہے جسکے معنی جلانے کے ہیں (گرمی ماہوں کو جلا دیتا ہے) اور رمضان سال کا ایک مہینہ ہے۔ جس میں روزے رکھنے مسلمانوں پر خدا تعالیٰ نے فرض کر دئے ہیں۔

۱۔ لغوی معنی۔ رمض کے معنی گرمی سے پاؤں جلنے کے بھی ہیں۔ چونکہ رمضان میں نفس کی سختی و تکلیف ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ نام ہوا۔ نیز رمضان کے معنی گرم پتھر کے بھی ہیں کہ اگر اس پر چلیں تو پاؤں جل جائیں۔ شاید اس زمانہ میں یہ نام رکھا گیا ہوگا تو ماہ رمضان موسم گرما میں واقع ہوا ہوگا۔ از غیاث اللغات وغیرہ۔

۲۔ رمضان کے اور نام۔ کفایہ شعبی میں لکھا ہے کہ توریت میں رمضان کا نام حِطَّة تھا (یعنی جو شخص اس ماہ میں روزے رکھے اسکے گناہ محو ہو جاتے ہیں)۔ انجیل میں اس مہینہ کا نام طابٗ تھا کہ اس مہینہ میں روزہ دار کا دل پاک رہتا ہے) زبور میں اس مہینہ کا نام قریبٗ تھا (کہ اس ماہ میں روزہ دار کو خدا تعالیٰ سے نزدیکی حاصل ہوتی ہے)۔ قرآن شریف میں اس مہینہ کا نام رمضان ہوا (کہ گناہ روزہ دار کے اس ماہ میں جل جاتے ہیں)۔

۳۔ رمضان سال کا نواں مہینہ ہے۔ اور یہ یا تو اُنتیس دن کا ہوتا ہے یا تیس دن کا۔ نہ کم و بیش۔

۱۔ کیا رمضان کا نام اب سے لینا ضروری ہے۔ مجاہد نے کہا ہے کہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی شخص کہے کہ "رمضان آیا"۔ "یا رمضان گیا" کیونکہ شاید رمضان اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو۔ پھر امام محمد نے بھی مجاہد کے قول کو رد نہیں کیا۔ لیکن اصح یہ ہے کہ ایسا کہنا مکروہ نہیں ہے۔ جیسا کہ محیط سرخسی میں ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

(۲) آیات قرآنی متعلق روزہ و شب قدر و اعتکاف

۱۔ پارہ ۱۔ سورہ بقر۔ رکوع ۲۳۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ
اے ایمان والو حکم ہوا تم پر روزہ کا جیسا حکم ہوا تھا تم سے
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ
پہلوں پر (اس توقع پر کہ) شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ چند ایام گنتی کے ہیں (کہ ان میں روزہ رکھنا لازم ہے)
مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ
(پھر بہ آسانی رکھی جاتی ہے) کہ جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے دن شمار کر کے بعد میں روزہ رکھ لے اور
عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ
اُن لوگوں کے واسطے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ایکے ذمہ فدیہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دے پھر
تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ
جو شخص خود ہی (زیادہ) خیرات کرے تو اسکے واسطے اور بھی بہتر ہے اگر تم روزہ رکھو (باوجود طاقت نہ رکھنے کے) تو
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ
تمہارے واسطے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو روزہ کی فضیلت کی خبر ہو (ماہ رمضان وہ مہینہ ہے کہ اس میں قرآن فرقان
الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ
نازل ہوا جو لوگوں کے واسطے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالۃ ہے مجملہ اُن کتابوں کے جو ذریعہ ہدایت ہیں اور
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا
تو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اسکو ضرور روزہ رکھنے چاہئیں اور جو شخص بیمار ہو
اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ
یا سفر میں ہو تو اتنے دن شمار کر کے اور ایام میں روزہ رکھ لے اللہ تعالیٰ کو تمہارے واسطے احکام میں آسانی
وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ
اور دشواری مطلوب نہیں اور اس خیال سے کہ تم روزوں کی شمار پوری کر لو تاکہ اللہ خالق کی بزرگی بجا لاؤ
عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ
تم کو ایسا (آسان) طریقہ بتا دیا اور شاید تم احسان مانو اور جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں
عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۝
(تو زیادہ بھید نہ بتلا دیجئے) میں قریب ہوں اور غور کر لینا ہوں ہر بلانے والے کی دعا جبکہ وہ مجھ سے مانگے
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝
ان کو چاہئے کہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تو امید ہے کہ وہ لوگ رشد و فلاح حاصل کریں

# مقالات غوث الاعظمؒ

(بسلسلہ گذشتہ)

فی وعدہ فیموت کافرا باللہ وجاحدا لہ یاتیہ مستحطا علی ربہ الیہ اشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اشار الناس عذابا یوم القیمۃ رجل جمع اللہ لہ بین فقر الدنیا وعذاب الاخرۃ نعوذ باللہ من ذلک وھو الفقر المنسی الذی استعاذ منہ النبی صلعم والرجل الثانی ھو الذی اراد اللہ اصطفاءہ واجتباءہ وجعلہ من خواصہ واحبائہ واخلائہ ووارث انبیائہ وسید اولیائہ ومن عظیم عبادہ وعلمائھم وحکمائھم وشفعائھم وشحنتھم ومتبوعھم ومعلمھم وھادیھم الی مولاھم ومرشدھم الی سنن الھدی واجتناب سبل الردی فارسل الیہ جبال الصبر وبحار الرضی والموافقۃ والثناء فی بلوی تزید برکۃ بجزیل العطاء بدلیلہ فی اناء اللیل واطراف النھار فی الجلوۃ واذا خلوا فی الظاھر مرۃ وفی الباطن اخری بانواع اللطف والمن الحین بات فیتصل لہ ذلک الی حین اللقاء۔

اور فضل مولیٰ میں فنا ہونیکی (اُسے توفیق دی) پھر اُس (برگزیدۂ بارگاہ) پر اللہ زیادت عطا (وموہبت) فرماتا اور دن اور رات کی (تمام) ساعتوں میں خلوت و جلوت میں کبھی ظاہر میں (اور) کبھی باطن میں طرح طرح کے لطف (واکرام) اور قسم قسم کے جذبات (کشش) سے اُس کی نازپروردگی فرماتا ہے۔ اور یہ (انعام خاص) اُس کے لئے (اُس کی) موت کے وقت تک باقی رہتا ہے۔

## المقالۃ الثلثون

(فی صفۃ الصبر وفوائدہ)

قال ما اکثر ما تقول لیش اعمل وما الحیلۃ فیقال لک قف مکانک ولا تجاوز حدک حتی یاتیک الفرج ممن امرک بالقیام فیما انت فیہ قال اللہ اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ امرک بالصبر یا مؤمن ثم بالمصابرۃ والمرابطۃ والمحافظۃ والملازمۃ لہ تزحزح عن ترکہ فقال واتقوا اللہ فی ترک ذلک ای لا تترکوا الصبر فان الخیر والسلامۃ فی الصبر وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصبر من الایمان کالرأس من الجسد وقیل لکل شیء ثواب بمقدار الا ثواب الصبر فانہ بغیر مقدار کما قال اللہ تعالیٰ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب فاذا اتقیتہ فی حفظک للصبر ومحافظۃ الحدود انجز لک ما وعدک فی کتابہ وھو قولہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب وکنت بصبرک حتی یاتیک الفرج من المتوکلین وقد وعدک اللہ عز وجل بالکفایۃ فقال ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ وکنت مع صبرک وتوکلک من المحسنین وقد وعدک بالجزاء فقال عز وجل کذلک نجزی المحسنین ویحبک اللہ

پھر اُسے عافیت اور غنا (تونگری) دی اور (پھر) اُسے شکر اور حمد و ثنا کرنے کی توفیق دی (اور) اس عافیت و غنا کو اللہ اُسکے لئے موت (کے آنے) تک ہمیشہ (قائم) رکھتا ہے" اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ جس کی امداد کا ارادہ کرتا ہے" اُس (شخص) اللہ بلا اور فقر کو ہمیشہ کھنچا ہے پھر ایمان کی مدد اس سے منقطع ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اعتراض کرنے اور حق سبحانہ تعالیٰ پر تہمت لگانے اور اس کے وعدے پر شک کرنے کے سبب "کافر" ہو جاتا ہے پھر وہ اللہ سے کافر اور اُسکی اور اسکی علامات (ربوبیت و نعمت) سے منکر اور اپنے پروردگار پر ناخوش ہو کر مرجاتا ہے اشارہ فرمایا ہے رسول صلعم نے اسی (حالت) کی طرف "بیشک (دوزخ) کے عذاب لوگوں میں سخت تر شخص روز قیامت پر وہ ہی ہوگا کہ اللہ نے اُسپر محتاجی دُنیا اور عذاب آخرت کو جمع کیا" ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں (وہ ہی غفلت) فراموشی لانیوالا فقر ہے جس سے نبی صلعم نے پناہ چاہی ہے دوسرا شخص وہ ہے کہ اللہ نے اُسکی برگزیدگی (عظمت و کرامت) کا ارادہ کیا اور اُسے اپنے خواص اور احباب اور دوستوں میں سے بنایا اور اپنے انبیاء کا وارث اور اپنے اولیاء کا سردار اور اپنے بزرگ بندوں اور علماء اور حکماء میں سے بنایا اور اپنے بندوں کا (اُسے) شفیع اور نگہبان اور اُن کا متبوع اور اُستاد اور مولیٰ کی طرف اُن کا رہنما اور اُن کو ہدایت کی راہیں بتانے والا اور راہ روی (راہ ہلاکت) سے بچانیوالا بنایا اور اُس (محترم ہستی) کی طرف صبر کے پہاڑوں کو اور رضا کے سمندروں کو بھیجا اور (ارادہ پروردگار کے ساتھ) موافقت کرنے

## مقالہ تیسواں

(صفت صبر اور اسکے فوائد)

فرمایا: تعجب ہے کہ تو اکثر کہا کرتا ہے کہ کونسا کام اور کونسی تدبیر کروں (کہ اپنے مقصد و مدعا کو پہنچوں) بس تجھے جواب دیا جاتا ہے کہ اپنی جگہ میں ٹھہر جا اور اپنی حد سے تجاوز نہ کر یہاں تک کہ تیرے پاس کشائش آجائے اُس ذات کی طرف سے جسنے تجھے اس حال میں کہ جسپر تو ہے تجھے قیام کا حکم کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا "صبر کرو اور صبر پر غالب ہو" اور ربط پیدا کرو اور خدا سے ڈرو" (پس) اے مومن اُنچھے اللہ نے صبر کا حکم دیا ہے پھر صبر پر مبالغہ کرنے کیلئے امر کیا اور صبر سے ربط پیدا کرنے اور اسکی نگہداشت اور ملازمت کرنے پر (تجھے تنبیہ) کی (اور) اسکے بعد ان سب کے چھوڑنے پر ڈرایا اور کہا واتقوا اللہ انکے چھوڑنے میں اللہ سے ڈرو" یعنی صبر کو مت چھوڑو اس لئے کہ خیر اور سلامتی صبر (ہی) میں ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان میں صبر ایسا ہے جیسا کہ جسم کیلئے سر" اور (یہ) فرمایا کہ "ہر چیز کا ثواب اُسکی مقدار (اُسکے اندازہ) پر ہے لیکن صبر کا ثواب بے حد اور بے اندازہ ہے" جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے "اسکے سوا (کچھ) نہیں ہے کہ صبر کرنیوالے کامل (طور پر) دئے جائینگے اپنا اجر بے شمار" پھر جب تو اپنے صبر کی حفاظت اور حدود (الہیہ) کی محافظت میں خدا سے ڈرا۔ تو پھر اللہ تجھے وہ چیز پوری پوری دے دیگا جس کا اُسنے اپنی کتاب میں وعدہ کیا ہے اور اُسی کا قول ہے "جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے لئے (نکلنے اور بخشی معاش سے) جائیگی جگہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جس کا اسے گمان (بھی) نہیں ہوتا" (تو کشائش کے آنے تک) اپنے صبر (کرنے) کے سبب تو متوکلین میں سے ہوا اور اللہ نے تجھ سے کفایت کا وعدہ فرمایا ہے اور (اُسنے) کہا "جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے پس اللہ اُسکے لئے کافی ہے"۔ پھر تو اپنے صبر و توکل (دونوں صفات) کے ساتھ محسنین میں (شمار) ہوا اور بالتحقیق اللہ نے تیرے لئے جزا کا وعدہ فرمایا ہے

مع ذالك لانه قال ان الله يحب المحسنين فالصابر اس محل خير وسلامة دنيا واخرى ومنه يترقى المؤمن الى حالة الرضاء والموافقة ثم الفناء فى افعال الله حالة البدلية والغيبوبة فاحذر ان تتركه فتتذلل فى الدنيا والاخرة ويفوتك خيرهما۔

اور (یوں) فرمایا "اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو خود دیتے ہیں"۔ اور اللہ احسان کی وجہ سے تجھے دوست رکھتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ نے فرمایا "اللہ احسان کرنیوالوں کو (اپنا) محبوب بنا لیتا ہے"۔ پس صبر دنیا و آخرت دونوں عالم میں ہر بھلائی اور ہر سلامتی کی اصل ہے اور بندۂ مومن صبر ہی کے واسطہ (اور وسیلہ) سے رضا اور موافقت (مولیٰ) کے مقام تک عروج (ترقی) کرتا ہے پھر اسکے بعد (کیا ہے؟) افعال الٰہیہ میں فنا ہو جانا (اور یہ) حالت بدلیت اور غیبوبت (نابود ہو جانے کی) ہے۔ بس تو اس (مقام) کے چھوٹ جانے سے ڈر (اور بچ) دنیا و آخرت میں شرمندہ ہو گا اور دونوں جہان کی بہتری تجھ سے فوت ہو جائے گی۔

## المقالة الحادية والثلثون

(فى الحب فى الله والبغض فى الله)

قال رضى الله عنه اذا وجدت فى قلبك بغض شخص او حبه فاعرض اعماله على الكتاب والسنة فان كانت فيهما مبغوضة فابشر بموافقة الله ورسوله وان كانت اعماله فيها محبوبة وانت تبغضه فاعلم انك صاحب الهوى تبغضه بهواك ظالما له ببغضك اياه وعاصيا لله عز وجل ورسوله مخالفا لهما فتب الى الله من بغضك واسئله محبة ذلك الشخص وغيره من احباب الله واوليائه واصفيائه والصالحين من عباده وتكون موافقا له فى محبته وكذلك افعل فيمن تحبه يعنى اعرض اعماله على الكتاب والسنة فان كانت محبوبة فيهما فاحبه وان كانت مبغوضة فابغضه كيلا تحبه بهواك وتبغضه بهواك وقد امرت بمخالفة هواك قال الله

## مقالہ اکتیسواں

### خدا کیلئے بغض و محبت کرنا

فرمایا رضؓ: جب تو اپنے قلب میں کسی شخص کی محبت یا عداوت پائے تو اُس شخص کے اعمال کو کتاب و سنت (کلام اللہ اور سنت رسول اللہ) پر پیش کر اگر اُس کے اعمال کتاب و سنت کے مخالف ہوں تو تو اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ اپنی موافقت پر خوش ہو (اور ایسے شخص کو بھول جا) اور اگر اُس کے اعمال کتاب و سنت میں پسندیدہ ہوں اور (اس کے باوجود) تو اُس سے بغض رکھتا ہے تو اس بات سے آگاہ ہو جا کہ تو ہوا (نفس) کا پابند ہے اور اپنی خواہش (نفسانیت) سے تو اُسے دشمن جانتا ہے اور اُس سے بغض رکھنے کے سبب تو اس پر ظلم کرنیوالا اور اللہ عزوجل اور اُسکے رسول کا نافرمان اور اُن سے مخالفت کرنے والا ہے تو بس تو اُسکے ساتھ بغض رکھنے سے اللہ کی طرف توبہ کر اور اللہ سے اُس کی محبت کا اور اُسکے سوا اللہ کے (تمام) برگزیدوں اور اس سے محبت رکھنے والوں اور اُسکے برگزیدہ اور صالح بندوں (کی محبت) کا سوال کر اور چاہئے کہ اُس سے محبت رکھنے میں تیری موافقت اللہ کے ساتھ ہو جائے۔ اور اس طرح تو (ہر) اُس شخص کی جانچ کر جس سے تو محبت رکھتا ہے یعنی کتاب و سنت پر اُسکے اعمال کو پیش کر اگر اسکے اعمال کتاب و سنت میں محبوب ہوں تو بھی اُس سے محبت کر اور اگر اسکے اعمال (کتاب و سنت) میں مبغوض ہوں۔ تو بھی اُسے دشمن

## المقالة الثانية والثلثون

(فى عدم المشاركة فى محبة الحق)

قال رضى الله عنه ما اكثر ما تقول كل من احبة لا تدوم محبتى لله فيحال بيننا اما بالغيبة او بالموت او العداوة او انواع الاموال بالتلف والفوات من اليد فيقال لك اما تعلم يا محبوب الحق المعنى به المنظور اليه المغار له وعليه المعول ان الله خير خلقك له وترومه ان تكون لغيره اما سمعت قوله يحبهم ويحبونه وقوله وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون اما سمعت قول الرسول اذا احب الله عبدا ابتلاه فان صبر اقتناه قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما اقتناه قال لم يذر له مالا ولا ولدا وذلك لانه اذا كان له مال وولد اجتهما فتشعبت محبته لربه عز وجل فتنقص وتخرى فتصير مشتركة بين الله وبين غيره والله لا يقبل الشريك وهو غيور قاهر فوق كل شئ غالب على كل شئ فيهلك شريكه ويعدمه ليخلص قلب عبده له من غير شريك فيتعقرج قوله يحبهم ويحبونه حتى اذا تنظف القلب من الشركاء

## مقالہ بتیسواں

(محبت الٰہی میں شرکت نہیں)

فرمایا رضؓ: تعجب ہے کہ تو اکثر کہتا ہے کہ جس شخص کو میں دوست رکھتا ہوں اُسکے ساتھ میری محبت کو دوام نہیں ہوتا بلکہ ہمارے اس کی (بالعموم) یا تو جدائی ڈالدی جاتی ہے (اور یہ جدائی) یا غائب ہونے سے یا مرنے سے یا ہم دشمنی (وغیرہ) ہو جانے سے ہوتی ہے۔ اور اموال کے اقسام میں جدائی واقع ہوتی ہے یا تو (مال کے) ہلاک (وضائع) ہونے سے یا (مال کے) ہاتھ سے گذر جانے سے (تو اُسکے متعلق) تجھ سے کہا جاتا ہے اے حق کے محبوب! اور اے اللہ کے عنایت (و نعمت) یافتہ اللہ (ہی) کیلئے اور اللہ پر رشک کیا گیا (تیرے لئے) کیا تو (اس بات کو) نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل غیور ہے؟ اُسنے تجھے اپنے اپنے لئے (ہی) پیدا کیا ہے اور تو اراده کرتا ہے کہ تو اُسکے غیر کیلئے ہو جائے! کیا تو نے اللہ کا قول نہیں سنا؟ "اللہ اُن سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں" اور (کیا) اسکا یہ فرمان (نہیں سنا؟) "میں نے جن اور انسان کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں" (معرفت حق حاصل کریں) کیا تو نے قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنا؟ "جب اللہ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اُسے بلا میں ڈالتا ہے پھر اگر (اُس نے) صبر کیا تو اُسے "ذخیرہ بناتا ہے" (صحابۂ کرام نے) کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) "ذخیرہ بنانے" کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے فرمایا "اللہ کا اپنے کسی بندہ کو "ذخیرہ بنانا" ایسا ہے کہ (اس بندہ کیلئے) (اللہ) نہ مال (باقی) چھوڑتا ہے نہ اولاد۔ اور (مال و اولاد کا اسکے پاس نہ چھوڑنا) اس لئے ہے کہ اگر اُس کے پاس مال و اولاد ہو گی (تو) وہ اُن سے محبت کرنے لگے گا پھر خدا کے لئے اُسکی محبت شاخ در شاخ ہو جائیگی پھر (کمال) محبت (مولیٰ) میں نقصان (و قصور) آجائیگا اور محبت (کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے۔ پھر (اُسکی محبت (مولیٰ) اللہ اور اُسکے غیر میں مشترک

جان تاکہ تو اُسے اپنی ہوا (خواہش نفس) سے دوست اور دشمن رکھنے والا نہ ہو اور بیشک تجھے اپنی خواہش نفس کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے (چنانچہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا "خواہش نفس کا اتباع نہ کر۔ پھر یہ (بیہودی خواہش نفس) تجھے اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دے گی"۔

## عز وجل ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله

# تاریخ اسلام

(بسلسلہ گذشتہ)

(از جناب مولانا سید نذیر الحق صاحب میرٹھی)

## ہجرت کا پہلا سال اور تعمیر ملت کے اہم واقعات

### اسعد بن زرارہؓ کی وفات

حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہؓ پہلے سے کچھ بیمار نہ تھے کہ اچانک انپر کسی مرض کا حملہ ہوا اور آپ فوت ہو گئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اب مشرکوں اور دشمنوں کو یہ کہنے کا موقعہ ملگیا کہ مسلمانوں کا یہ رسول کیسا ہے کہ اسکے دوستوں میں سے ایک شخص اچانک فوت ہو گیا۔ ابو امامہ قبیلۂ بنو نجار میں سے تھے آپ کی وفات کے بعد قبیلہ مذکور کے لوگ حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یوں عرض گذار ہوئے کہ ابو امامہؓ ہمارا سردار تھا۔ اب چونکہ وہ ہم میں نہیں ہے اس لئے ہم میں سے کوئی اس کا قائم مقام سردار مقرر فرما دیجئے تاکہ اسکی سرداری کی خالی جگہ پر ہو جائے۔ اسکے جواب میں رسول اکرم صلعم نے فرمایا کہ تم بنو نجار میرے ماموں ہو اس لئے میں تم میں شامل ہوں اور میں خود تمہارا سردار ہوں۔ آپ کی اس دور اندیشی اور عقل و بینش سے بنو نجار بھی بالغ باغ ہو گئے اور یہ اندیشہ بھی نہ رہا کہ اگر کسی شخص کو ان میں سے سردار بنایا تو دوسرے اشخاص جن کو سرداری کی توقع اور ہوس ہے وہ ایک دوسرے کے رقیب بن جائینگے اور باہمی بغض و عناد اور نااتفاقی کے جراثیم ان کی قومیت کو کمزور کر دینگے۔ آپ کی اس مصلحت بینی سے باہمی اتفاق میں پہلے سے بھی زیادہ اضافہ ہو گیا۔

### مدینہ کا امن و امان اور اسکے باشندوں کے تعلقات

مدینہ میں تشریف لانے کے بعد حضور صلعم نے جن اہم اور مقدم کاموں کی طرف توجہ خصوصی اور کوشش صرف فرمائی۔ وہ شہر کا امن و امان اور اسکے باشندوں کے تعلقات باہمی کا خوشگوار بنانا تھا اور اقوام عالم میں ایک ایسی قوم بنانا تھا جو اقوام عالم کی استاد اور اس کارگاہ عالم کے بست و کشاد کی مالک بننے والی تھی۔ اور یہ اُسی وقت ممکن تھا کہ مدینہ میں امن و امان ہو اور باشندوں کے تعلقات باہمی خوشگوار ہوں۔ آپ نے اس بات کو اچھی طرح محسوس کر لیا تھا کہ بغیر امن و امان کے تعمیر ملت کا کام سرانجام نہیں پا سکتا چنانچہ ہجرت کے پہلے سال کا قابل تذکرہ آپ کی سیاست دانی کا روشن ثبوت اور دُنیا میں بین الاقوامی خیالات کی بنیاد ڈالنے والا واقعہ یہ ہے کہ آپ نے اسلام کے مستقبل کو شاندار بنانے کے لئے آنحضرت صلعم نے تمام باشندگان مدینہ کے درمیان جن میں یہود و مشرکین وغیرہ سب شامل تھے ایک عہدنامہ مرتب فرمایا جس پر سب نے بخوشی دستخط کر دئے۔ اس عہدنامہ میں بہت سی شرطیں تھیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) مدینہ پر جب کوئی بیرونی دشمن حملہ کرے گا۔ تو تمام مدینہ والے ملکر اسکی مدافعت اور مقابلہ کریں گے۔

(۲) یہود ان مدینہ قریش مکہ یا اُن کے حلیفوں کو مسلمانوں کے خلاف پناہ نہ دینگے۔

(۳) باشندگان مدینہ میں کوئی شخص کسی دوسرے کے دین و مذہب اور جان و مال سے تعرض نہ کرے گا۔

(۴) باشندگان مدینہ میں کوئی دو فریق کسی بات پر آپس میں جھگڑیں۔ اور تنازعہ فیہ معاملہ کو خود نہ سلجھا سکیں تو اس کا ناطق فیصلہ آنحضرت صلعم صادر فرمائینگے جس سے کسی کو انحراف و انکار نہ ہوگا۔

(۵) جنگ کے مصارف اور فوائد میں تمام باشندگان مدینہ بحصہ مساوی شریک ہونگے۔

(۶) جن قبیلوں یا قوموں سے مدینہ کے یہودیوں کا معاہدہ ہے اور وہ یہود ان مدینہ کے دوست ہیں مسلمانان مدینہ بھی ان کو اپنا دوست سمجھیں گے اور دوسروں کی طرح اعانت کرینگے۔ اسی طرح جو قبیلے مسلمانوں کے دوست ہیں۔ مدینہ کے یہودی بھی انکے ساتھ دوستانہ سلوک کرینگے۔

(۷) مدینہ کے اندر کشت و خوں کرنا حرام سمجھا جائیگا اور مظلوم کی امداد سب پر فرض ہوگی

اس معاہدہ کی شرائط کو ہر شخص بآسانی معلوم کر سکتا ہے کہ بانی اسلام نے امن امان اور رفاہ خلائق کو کس قدر ملحوظ رکھا اور آپ نے بین الاقوامی سیاسیات میں کیا تغیر و انقلاب پیدا کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا میں صرف بانی اسلام صلعم ہی نے آکر دُنیا کا امن و امان بحال کیا اور مظلوموں و کمزوروں کو زبردستوں سے نجات دلائی۔ اگر اسلام دُنیا میں نہ آتا تو دُنیا کی سیاسیات کا کچھ اور ہی نقشہ ہوتا۔

اس معاہدہ کی تکمیل کے بعد آنحضرت صلعم نے کوشش فرمائی کہ مدینہ کے ارد گرد کے قبیلے بھی آپس میں شامل ہو جائیں اور آئے دن کی خونریزی کا بالکل استیصال ہو جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے وُدّان تک جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے سفر فرمایا۔ قبیلۂ بنی حمزہ بن عبد مناف کو اس معاہدہ میں شریک کر کے ان کے سردار عمرو بن مخشی سے مستوطد کرائے کہ وہ تواطؤ کے لوگوں کو بھی متحد معاہدہ کیا اور بنو مدلج سے بھی اس معاہدہ پر دستخط کرائے نیز حضور صلعم نے اس کام سے فارغ ہو کر مدینہ میں آتے ہی آس پاس کی قبیلوں کو مشتہر اختیار فرمایا کہ امن امان اور رفاہ خلائق کو ترقی ہو اور لوگوں کو دین اسلام کے سمجھنے کا اچھی طرح سے موقعہ ملے۔ مگر ابھی نواحی مدینہ کے تمام قبائل شریک معاہدہ نہ ہونے پائے تھے کہ مدینہ کے اندر خفیہ اور مدینہ کے باہر سے علانیہ دشمنوں سے حملے شروع کر دئے۔

مسلمانوں کو اپنے ہی صلعم کے اس طریق عمل کی روشنی میں اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے اور اپنے فرض منصبی کو پہچاننا چاہئے وہ دُنیا کے امن و امان کے داعی اول ہیں انکے مذہب حقہ کی اشاعت اور کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ ان کے تعلقات دیگر اقوام سے خوشگوار اور صلح جویانہ ہوں۔ ان کا وجود دُنیا کے لئے امن و ترقی کا باعث ہونا چاہئے نہ کہ وہ فتنہ و فساد کا دروازہ کھولیں اور اپنی امتیازی شان کو بٹہ لگائیں۔

### مسلم قومیت کی اساسی بنیاد یعنی اخوت و اتحاد

آپ نے خارجی سیاست سے فارغ ہونے کے بعد اس بات کو بھی جانتے ہی محسوس فرمایا کہ مہاجرین و انصار کے درمیان ایک مضبوط رشتۂ اخوت قائم کیا جائے تاکہ مہاجرین جنہوں نے اسلام کیلئے اپنے گھر بار اور مال و متاع کو چھوڑا وہ اہل مدینہ کے لئے باعث اذیت اور موجب تکلیف نہ ہوں اور خود مہاجرین زیادہ شکستہ دل اور پریشان نہ ہوں اور آئندہ

چل کر ایک ایسی قوم تیار ہو جو ایک جسم اور ایک جان ہو۔ اگر پہاڑوں سے ٹکرائے تو انہیں پیر کاہ سمجھ کر اڑا دے اور اگر باہمی مقابلہ میں آئیں تو ان کو ایک پشتہ کی برابر بھی حیثیت نہ دے چنانچہ آپ نے تمام مہاجرین و انصار کو ایک جلسہ میں جمع کر کے اخوت اسلامی کا وعظ فرمایا اور مسلمانوں کے اندر مواخاۃ یا بھائی چارہ قائم کر کے مہاجرین و انصار کے تعلقات کو نہایت خوشگوار بنا دیا۔ عموماً ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصار کے درمیان مواخاۃ قائم ہوگئی۔ حضرت ابوبکرؓ کے دینی بھائی خارجہ بن زیدؓ انصاری بنے۔ حضرت عمرؓ فاروق کے حضرت عتبان بن مالک انصاریؓ۔ حضرت عبیدہ بن الجراحؓ کے سعد بن معاذؓ انصاری حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے سعد بن الربیعؓ انصاری۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کے ثابت بن المنذر انصاریؓ۔ مصعب بن عمیرؓ کے ابوایوب انصاریؓ۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کے حذیفہ بن الیمانؓ۔ طلحہ بن عبید اللہؓ کے کعب بن مالکؓ۔ اور حضرت زبیر بن العوام کے سلامہ بن سلامہؓ بھائی بنے۔ اس عہد مواخاۃ کو انصار مدینہ نے اس مضبوطی خلوص ایثار اور احتیاط سے نباہا جس کی نظیر تاریخ عالم نہ آج تک پیش کر سکی ہے اور نہ قیامت تک پیش کر سکے گی۔ انصار نے مہاجرین کو حقیقی معنوں میں اپنا بھائی سمجھا اور جذبہ ایثار اپنا تمام مال و اسباب ان کے سپرد کر دیا۔ یہانتک کہ بعض انصار نے تو اپنے مہاجر بھائیوں کی ایسی دلجوئی اور دلداری کی کہ اگر کسی کے دو بیویاں تھیں تو ایک کو طلاق دیکر اپنے مہاجر بھائی سے اس کا نکاح کر دیا۔ مگر مہاجرین کی معاملہ فہمی اور خودداری ملاحظہ ہو کہ انہوں نے بھی اپنا کام کیا۔ ایک دم انصار پر ہی نہیں ڈالدیا بلکہ انہوں نے نہایت جفاکشی اور مستعدی کے ساتھ محنت مزدوریاں کرنے پر کمر باندھ لی۔ کاشتکاری اور مفید تجارتیں شروع کر دیں اور اپنی ضروریات زندگی اپنے قوت بازو سے مہیا کرنے لگے اور اپنے انصار بھائیوں کے لئے ایک ناگوار بار بان پر داشت بوجھ نہیں بلکہ موجب تقویت بن گئے۔

یہ مذہب اسلام کا وہی اصول اساسی اور وہی اخوت اتحاد اور تنظیم و یگانگت قومی ہے جس کی بنیاد آج سے تیرہ سو برس قبل ہادی برحق نے ڈالی تھی اور اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ عرب کے خونخوار قبائل کی خون آشامی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔ تاتاری تخت و تاج کا قلع قمع ہو گیا اور تمام خونی واقعات قابل نفرت انسانیت بن گئے ؎

اقوام جہاں ہو گئیں سب مل کے ہم ایک — رومی عربی اہرمنی وائل عجم ایک
تھی سب کی روش ایک خوشی ایک الم ایک — اس فوج کی چال ایک تھی دل ایک قدم ایک

تاتاری و خوارزمی و زنگی ہوئے بھائی
سب مٹ گئی آپس کی دورنگی ہوئے بھائی

دراصل یہی وہ اسلامی فتوحات کی جہاں کشائی اور اسلامی اصول کی ملکہ جسکی حکمرانی و جہانبانی فاران سے جنوبی افریقہ تاتار سے سواحل اطلانطک جزائر فلپائن سے اندلس اور ڈچ انڈیز سے ڈانٹک پہنچ گئی تھی اور جس نے نسلی، قومی اور شخصی امتیازات کو مٹا کر صفحۂ دنیا سے ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیا تھا ؎

ملت بیضا نے تو موں کی مٹا دی تھی تمیز — تھے بلالؓ و جعفرؓ و سلمانؓ برابر محترم
فرق رکھا تھا کہ و میں نہ کچھ اسلام نے — تھے برابر نفقہ و کسوتے میں آقا و غلام

یہی وہ قوت تھی جس نے مختلف العادات، مختلف اللسان اور مختلف اللون اقوام کو ایک دوسرے سے اس قدر متحد و متفق کر دیا تھا کہ گویا سب ایک جسم ایک جان بن گئے تھے اور یہی وہ قوت مقناطیسی تھی جس نے سب کو بلا امتیاز ایک مرکز پر متحد کر دیا تھا۔

کیا منتشر، پراگندہ، فرقہ بند اور خونخوار مسلمان اس واقعہ سے کوئی عملی سبق حاصل کریں گے جس سے غیر قوموں نے زندگی کے سبق سیکھے اور اپنے تن مردہ میں حیات تازہ کی لہر دوڑا دی۔


# استاد روزگار

یہ وہ خاص کتاب ہے جسمیں مصنف نے خلق خدا کی بھلائی کے لیے ہر قسم کی صنعت و حرفت کے کام نہایت آبادی سے صحیح صحیح تحریر کر کے درج کر دیے جس سے معمولی آدمی بھی اس کتاب کے مطالعہ سے کوئی نہ کوئی ہنر سیکھ کر اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکتا ہے اگر چند روز تک استقلال سے کام کرتا رہے تو یقیناً ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے کا مالک بن سکتا ہے یہی صاحبان بیانی کے ہر قسم کے طریقے، ہر قسم کے شربت ہر قسم کے حلوے، ہر قسم کے اچار ہر قسم کے مربے بنانے کے طریقے ہر قسم کی سیاہی تیار کرنے اور ان کو فروخت کرنے کے لیے مشورہ، ڈبل، روئی، بسکٹ، کیک بنانا، نقلی سونا نقلی چاندی نقلی ہیرا بنا کر فروخت کرنا، فوٹو گرافی، گھڑی سازی، عطاری حکمت، غرض کوئی ایسا کام نہیں جسکی سہل ترکیب اس کتاب میں درج نہیں ہو، مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس سے پیشتر ایسی اعلیٰ ایسی مفید اور ایسی ہمہ رنگ کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی لکھائی چھپائی اعلیٰ، قیمت ۲ ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک ۔ مختصر فہرست مضامین

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| باب ۱ | ہر قسم کے حلوے بنانا | چاندی کا ٹانک، ورق | ترکیب کہانڈ کے کھلونے | بھی مارکاغذ موم جامہ | اونی پارچہ کا صابن پیمانہ |
| بنانی مرکب ادویات | باب ۷ | دودھ کا سفوف، دودھ | بنانا، کالا ٹانک گند کا کشتہ | بنانا، ٹنک کا پیالہ بنانا | سرمہ بنانا، سیہ والہ صابن |
| باب ۲ | ہر قسم کے عطر، عرق، لونڈر | پیدائی زیادہ کرنا، زرد | اور گلاس بنانا، اعل بنانا | فولاد کا تیل بنانا | مچھلی کا صابن، نارنگی کا |
| دیگر کے خاص نسخے | باب ۸ | زمرد، زنجار، سہیندھو | لوہے کا پانی بنانا، لوہے کے | یاقوت بنانا | صابن، بن لاش صابن |
| باب ۳ | پارہ کا گلاس پیالہ پانی | سونے کا ٹانک، سونے کا ورق | پگھلانا، ٹنک بنانا، موم | باب ۹ | گلوبا نک صابن گلیسرین |
| ذاکری خاص خاص نسخے | ٹانک، تیل، چیستہ | سونے کا عرق بنانا، ٹانک | بنانا، موتی کی | انگریزی سیاہی، عام | صابن بنانا، خیاصابن |
| باب ۴ | جادو کا ساپ، جرمن سلور | بنانا، شنگرف بنانا، شنگرف | لاکھ بنانا، موتی کی | انگریزی صابن، چربی اور | باب ۱۰ |
| داغوں کا صاف کرنا | نقلی سونا، پھولوں کے دانت | کا تیل نقلی کرنے کی ترکیب | شناخیس بنانا، مروار | آگ نیفہ صابن، بال اڑانے | بلور اور بلور کی اشیا |
| باب ۵ | لکھنے کی تختی، سیاہی کی ٹکیا | قلعی کا پانی بنانا، قلعی | بنانا، مچھلی کو محفوظ | کا صابن، بارسوپ، | دوربین کا شیشہ |
| قسم کے آبے، وغیرہ بنانا | نقلی چاندی بنانا۔ | کلور بنانیکی ترکیب کلور | رکھنے کی ترکیب، موم | عجائب کا صابن، وہی | شیشہ پر لکھنے والی سیاہی |
| باب ۶ | باب ۹ | لوہے کو زنگ لگانا، لوہے | بنانا۔ | اوسط صابن، اونی | شیشہ پر نقلی چڑھانا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| شیشہ پر تصویر چڑھانا | ہر قسم کی سیاہیاں بنانا | باب ۱۱ | باب ۱۵ |
| ہر قسم کی شمع سازی کرنا | ہر قسم کے انتخابات کے کیمل | باب ۱۲ | باب ۱۶ |
| آتشبازی ہر قسم کی بنانا | ۔ ٹوٹ وارنش، چمڑے | باب ۱۳ | باب ۱۷ |
| کی وارنش، لکڑی کی وارنش | مٹی کے برتنوں کا روغن | فوٹو گرافی کے طریقے | |
| ہر چیز پر لگانے کی ورنش | باب ۱۴ | باب ۱۸ | |
| گھڑی صاف کرنے اور | ہر قسم کے رنگ بنانیکی ترکیبیں | | |
| باقی اصل کتاب میں دیکھئے | | | |

قیمت صرف ۱۲ بارہ آنے ہے جو بھائی بے روزگار ہوں ان سے قیمت نہ لی جائیگی۔ ۱۲ بارہ آنے کا ٹکٹ بھیجدیں۔ محصول ڈاک ۱۲ بارہ آنے۔

منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے۔

# قرآن کا پریمی سندیسا

(از جناب مولانا تجمل حسین صاحب رضوی بلاسپوی)

جس وقت کہ قرآن مجید مجموعی حیثیت سے کام کرنے کی خاطر قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے تو عام لوگوں میں ایک کھلبلی مچتی ہے کہ پہلے تو بیت المقدس کی طرف منہ کرتے تھے۔ اب کیوں قبلہ کی طرف منہ کیا۔ بحث مباحثہ ہوتے ہیں اور آپس میں مختلف خیالات کی مختلف پارٹیاں بنتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی سی ظاہر داری کی باتوں پر بڑے بڑے نتیجے سمجھ کر پھوٹ پڑنے کو ہوتی ہے۔ اُس وقت قرآن پھر سامنے آتا ہے اور بولتا ہے کہ لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتب والنبیین واٰتی المال علی حبہ ذوی القربا والیتٰمی والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واٰتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عٰھدوا والصابرین فی الباساء والضرّاء وحین الباس اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون۔ یعنی بھلائی اور نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے رخ کو مشرق کی طرف پھیرو یا مغرب کی۔ (مطلب یہ کہ صرف اس بات کو نیکی یا بدی سمجھ کر آپس میں اختلاف کرنا فضول ہے) سچی بھلائی تو یہ ہے کہ (۱) جو کوئی اللہ پر ایمان لاوے اور خدائی موجودگی دل سے سمجھ اُسکی صفات کے جن میں چند ایک یہ ہیں۔ حاضر۔ ناظر۔ خبیر۔ سمیع۔ عالم الغیب وغیرہ وغیرہ مانے تو انسان پر یہ اثر ضرور ہوگا۔ کہ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ ہر جگہ مجھے دیکھتا ہے۔ میری ہر بات کی خبر رکھتا ہے۔ سنتا ہے غیب کی بات جانتا ہے اور وہ یعلم ما تسرون وما تعلنون ہے۔ اور جو کچھ میں چھپاتا ہوں اور ظاہر کرتا ہوں وہ سب جانتا ہے اور وہ مجھے ہر جگہ دیکھتا ہے۔ اور میرے قریب ہی ہے۔ تو اب مجھے لازم ہے کہ چھپکر یا ظاہر دونوں طرح گناہ نہ کروں۔ ظاہر میں تو انسان شاید پولیس سے ڈرتا مگر چھپکر کرنے میں تو کسی انسانی گورنمنٹ کا بس نہیں چلتا۔ وہاں صرف خدائی قانون اُسکے حاضر اور موجود رہنے کے اعتقاد ہی کی حکومت ہے جو انسان کو ٹھیک راستہ پر چلا سکتی ہے۔ صرف یہی نہیں کہ انسان کو بُرے کام کرنے سے روکے بلکہ یہ عقیدہ کہ خدا دلوں کی بات جانتا ہے۔ اس لئے بُرے خیال تک کی گنجائش دلوں میں کرنے نہیں دیتا۔ دیکھا اپنے خدا پر ایمان لانے کا اثر اور اسکے صفات کی طاقت اسی لئے تو قرآن ہمیں نیک عمل والا بنانے کے لئے اٰمنوا۔ اٰمنوا بار بار چلاتا ہے۔ آدا گر ہم اس اٰمنوا کے بھید کو سمجھ لیتے اور سچے دل سے عمل پیرا ہوتے تو پھر دنیا میں گناہوں کی حکومت کے بدلے نیکیوں کی حکومت ہوتی۔ کیا آج پھر دنیا اس اٰمنوا کے اعتقاد کو مستحکم کرے گی اور اپنے بیچ میں سے گناہوں کے بیج کو۔ شیطانی حکومت کو نفس کی غلامی کو۔ جانوروں کی سی کرتوں کو دور کرنے کی فکر کرے گی۔ اے غلامی سے آزادی چاہنے والو۔ سب سے پہلے نفس کی غلامی سے اپنے آپ کو آزاد کرو۔ یہی تمہاری حقیقی آزادی ہے۔ اسی کو روحانی آزادی کہتے ہیں یہی تمہارا زبردست ہتھیار ہے۔ اسی کے ذریعہ گناہوں کا کشت وخون کروگے۔ دنیا کے لئے تم اور تمہارے لئے دنیا مفید ہوگی۔ نفس مفید ہوگا۔ شیطان اپنا سا منہ لیکر رہ جائے گا۔ روحانی طاقتوں کی ترقی ہوگی جسم میں ایک نئی جان پیدا ہوگی۔ دنیا میں اطمینان اور عافیت بخیر حاصل ہوکر دونوں جہان میں نہایت خوشگوار زندگی موثر ہوگی۔ چلو دوڑو خدا کی واحد انیت اُسکے تمام صفات کے ساتھ تھام لو اور اپنے آپ کو غارمذلت سے بچالو اپنے اوپر رحم کرو۔ اپنے نونہالوں کو بچاؤ اور سب کے خون میں وحدانیت کا مع صفات کے انجکشن دیدو اب دوسری نیکی قرآن کیا بتاتا ہے والیوم الاٰخر جس کا مطلب قیامت کے دن پر ایمان لاؤ دیکھئے غور کیجئے۔ فرض کرو کہ میرے ذمہ ایک کام دیا گیا ہے۔ یا میں حاکم ہوگیا یا میرے پاس بہت پیسہ ہے۔ اب اسکے ذریعہ میں چاہوں تو مخلوق خدا پر ظلم کرسکتا ہوں آج مجھے اختیارات ہیں میں اُن کا غلط استعمال کرسکتا ہوں۔ لیکن اگر مجھے اس بات کا یقین ہو کہ کل مجھے اس کا جواب دینا پڑیگا۔ میں پکڑا جاؤں گا مجھے سزا ملیگی تب سوچئے میری چند روزہ زندگی مجھے کہاں تک بے انصاف وظالم اور بُرے کام کرنے دیا سکے گی۔ جب میری رگوں اور دماغ میں بازپرس کا خیال دوڑے گا تب تو میں اپنا ہر ایک کام پھونک پھونک کر کروں گا۔ اپنے اختیارات کو غلط استعمال کرنے سے باز آؤں گا۔ توبہ کروں گا۔ مخلوق پر شفقت کروں گا اور بے انصاف نہ ہونے پاؤں گا۔ آپ خود جانتے ہیں کہ ملازمت میں ایک پر دوسرا افسر ہونے سے کیسا کام چلتا ہے۔ ماتحت اپنے افسر بالا کے خوف سے کوئی ناجائز وخلاف حرکت کا استعمال نہیں کرسکتا۔ پس انسان کو ناجائز حرکت۔ غیر واجب سختی۔ بے انصافی اور اختیارات کے غلط استعمال سے ہی روکنے کے لئے قرآن ہمیں قیامت پر اعتقاد رکھنے کا سبق دیتا ہے۔ تاکہ کوئی انسان قانون شکنی نہ کرسکے۔ اگر کرے تو ہر ایک جرم کی سزا کی لسٹ بھی موجود ہے۔ قرآن مکمل۔ اس اشرف المخلوقات کے لئے اسکے خالق حقیقی کی جانب سے ایک ایسا نوٹس ہے جسکے ذریعہ دنیا اور دنیا کے ہر گوشہ میں رہنے والو اور ہر نوع کی طبیعت کے ٹھیک موافق ہر خاص وعام کو اطلاع دی گئی ہے تاکہ اُس مقررہ دن ہمارا کوئی عذر نہ چل سکے۔ اُف ڈرو اور آؤ قرآن تمہیں نیک انسان۔ اچھا شہری پڑوسیوں کا حق دلانیوالا۔ ماں باپ کے رشتے جورو خاوند کے تعلقات اور اچھا بزرگ۔ قوم پرست وملک پرست۔ اور خالق ومخلوق کا رشتہ۔ اور گم گشتوں کو اپنے مالک حقیقی سے ملا کر دنیا تمہارے لئے کامیاب اور تمہیں دنیا کیلئے مفید بنادے گا۔

عم کے پارہ میں سورہ تم دیکھ لو آنکھوں کے سامنے قیامت کا نقشہ کھنچ جائے گا اور سچا یقین اور نیک عمل تمہیں کامیاب بندہ بنادیگا۔ اور اطمینان قلب تمہیں حاصل ہوگا۔ ہر حرکت تمہاری انسانوں کیلئے مفید ہوگی۔ اور نیک نام زندگی گذار کر قیامت کے دن سرخرو ہوگے۔ تیسری نیکی یہ کہ والملٰئکۃ والکتب والنبیین۔ یعنی فرشتوں وکتابوں اور نبیوں پر ایمان لانا۔ ملائکہ کے دقیق مسئلہ کو چھوڑ کر۔ یہاں کتابوں اور نبیوں پر ایمان لانے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ دیکھئے دنیا میں جب کوئی نیا مذہب نکلتا ہے تو وہ پرانوں کو چھوٹا کہدیتا ہے تب ہی تو اُسکی دال گلتی ہے۔ اگر وہ سچا کہے تو اُس کی کیا ضرورت اسکا اثر سوائے نفاق اور کشت وخوں اور خلل امن کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ برعکس اسکے قرآن سب کتابیں سچی اور سب نبی سچے بتاتا ہے اور حکم آتا ہے کہ ایمان لاؤ۔ فرشتوں۔ کتابوں۔ اور نبیوں پر۔ سبحان اللہ کیا اچھا دستور العمل ہے جو کہ میل جول میں کوئی نکتہ تفریق کا نہیں رکھتا۔ بلکہ سب نبیوں پر سلام بھیجنے کا ایک ایسا ثبوت ہے گویا کہ یہ ایک ہی اسکول یا یونیورسٹی کے کسی کلاس کے ماسٹر ہیں

بہتان باندھا۔ اور ہم سے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم تمہارے دین میں لوٹ آئیں۔ بجز اسکے کہ خدا جو ہمارا پروردگار ہے وہی چاہے۔ ہمارا پروردگار علم کی رو سے تمام چیزوں پر حاوی ہے۔ ہمارا بھروسہ اللہ ہی پر ہے۔ اے میرے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے اصول پر فیصلہ کردے۔ تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے

(حضرت) شعیب کی قوم کے صاحب حیثیت لوگوں نے کہا۔ اگر تم نے شعیب کی اتباع کی تو تم بالیقین برباد ہو جاؤ گے۔ پھر نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کو زلزلے نے آلیا، اور وہ اپنے گھروں میں ایسے بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔" (اعراف ۹۲)

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے متعلق ارشاد ہے۔

"ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ تو وہ ان میں پچاس کم ہزار برس ان لوگوں میں رہے۔ پس اس حال میں کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے ان کو طوفان نے آلیا، تو ہم نے نوح کو اور نوح کے ساتھ جو کشتی میں تھے نجات دی، اور ہم نے اس واقعہ کو تمام جہان کے لئے عبرت بنایا۔" (عنکبوت ۱۴)

"ان لوگوں نے جو نوح کی قوم میں باعزت تھے کہا کہ ہمارے نزدیک تم صریح گمراہی میں ہو۔ اس پر نوح نے کہا کہ گمراہی میں کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ تم کو پروردگار کا پیغام پہونچاتا ہوں اور تمہارے حق میں خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے ایسی باتیں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔ کیا اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تم ہی میں سے ایک شخص کی معرفت تمہارے پروردگار کا ارشاد تم کو پہونچا تا کہ تم کو (خدا کے عذاب سے) ڈرائے۔ اور تا کہ تم خدا کے غضب سے بچو۔ اور تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ پھر بھی لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور ان لوگوں کو جو کشتی میں ان کے ساتھ تھے نجات دی۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا غرق کر دیا۔ اس لئے کہ وہ کفر کی وجہ سے اندھے ہو رہے تھے۔" (اعراف ۶۳)

"قوم عاد نے ناروا طریق پر ملک میں تکبر کیا۔ اور کہا قوت میں ہم سے بڑھکر کون ہے؟ کیا ان کو اتنا نہ سوجھا کہ جس اللہ نے ان کو پیدا کیا وہ قوت میں ان سے کہیں زیادہ ہے۔ اور یہ لوگ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے تو ہم نے بھی نحوست کے دنوں میں ان پر ریح کا جھکڑ (آندھی) بھیجا تھا۔ تا کہ دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت کے عذاب کا مزہ چکھائیں۔ اور البتہ آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کرنے والا ہوگا اور ان کو کوئی مدد نہیں ملے گی۔" (حم سجدہ ۱۴)

قوم عاد کے سخت آندھی سے ہلاک کر دیئے جانے کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد ہوا۔

"اور ثمود کو بھی اس سخت آندھی سے ہلاک کر دیا گیا۔ اللہ نے ان پر ہدایت کی راہ کھول دی تھی اس پر بھی انہوں نے اندھا پن کو ہدایت پر ترجیح دی۔ پس ان کو اس آندھی کی ذلت کے عذاب نے آلیا۔ ان کے برے کرتوتوں کی وجہ سے۔ اور ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو ایمان لائے تھے اور (عذاب الٰہی سے) ڈرتے رہتے تھے۔" (حم سجدہ ۱۷)

قوم ثمود کے متعلق ارشاد ہے۔

"قوم ثمود نے اللہ کی قدرت کی نشانیاں (یعنی پیغمبر) کو جب ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ ایک خاص وقت تک دنیا سے فائدہ اٹھا لو۔ مگر انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی تو ان کو دیکھتے دیکھتے ایک زور کی کڑک نے پکڑ لیا۔ پھر ان میں نہ اٹھنے کی طاقت رہی نہ اسکی کہ وہ (کسی سے) مدد لے سکیں۔" (ذاریات ۴۴)

قوم لوط کے لئے ارشاد ہے۔

"پس جب ہمارے عذاب کا حکم آپہونچا تو ہم نے الٹ کر اس بستی کے اوپر کے حصہ کو اسکے نیچے کا حصہ کر دیا۔ اور اسپر تہ بتہ کنکر کے پتھر برسائے، جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں نشان کیا ہوا تھا کہ یہ قوم لوط پر برسیں گے) اور یہ ان (مکہ کے) ظالموں سے دور نہیں ہے۔" (ہود ۸۲)

یہودیوں کے متعلق ارشاد ہے۔

"اور یہودیوں پر ہم نے ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے۔ اور گائے اور بکری میں سے ان کی چربی بھی حرام کر دی تھی۔ مگر وہ چربی جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں میں لگی ہو یا ہڈی کے ساتھ لگی ہو۔ یہ ہم نے ان کی شرارت پر جزا دی تھی اور بیشک ہم سچے ہیں۔ پھر اگر یہ لوگ تم کو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے اور مجرموں پر سے اس کا عذاب ٹلنے والا نہیں ہے۔" ان سب مثالوں میں قدرتی جزا کا بیان ہے جو حیات دنیا کے اعمال و کردار اور ان کی شرارت و بغاوت پر خدا نے قوانین فطرت کے ماتحت انپر مرتب کیا۔

پھر اس قسم کی مثالوں کے علاوہ عقائد کی تکذیب بھی بتا دیا گیا ہے کہ اعمال و کردار کا جو قدرتی نتیجہ ہے اس کا اس حیات دنیا میں مرتب ہونا خدا کی ایسی سنت ہے جس میں ندرت و مجال نہیں۔ ارشاد ہے۔

"یہ منکرین اللہ کی قدرت کی پکڑ کیوں نہیں کھاتے جو ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو یہ ہر امت سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے۔ پھر جب ڈرانے والا ان کے پاس آپہونچا تو ان کی نفرت کو اور بھی زیادہ کر دیا (یعنی اکبر و غرور کرنا اور بری بری تدبیریں کرنی۔ اور بری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے تو ہونہ یہ لوگ اسی برتاؤ کے منتظر ہیں جو اگلوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ تو تم خدا کی سنت کو ہرگز بدلتے ہوئے نہ پاؤ گے۔ اور تم خدا کے قاعدے کو ہرگز ٹلتا ہوا نہ پاؤ گے (یعنی اپنی بری تدبیروں کے نتائج سے دوچار ہوں گے۔" (فاطر ۴۳)

## حیات برزخ

برزخ لغوی معنے کے اعتبار سے ایسی چیز کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کے درمیان ہو اس لئے انسان کی اس حیات کو جو اس کی حیات دنیا اور بیان آخرت کے درمیان میں ہوتی ہے حیات برزخ کہتے ہیں جو اپنی حقیقت کے اعتبار سے نہ تو حیات دنیا کی طرح سراپا نفع اعتقادی و اعمالی کا عالم ہوتی ہے نہ حیات آخرت کی طرح سراپا غیر منفع اعتقادی و اعمالی کا عالم ہوتی ہے۔ حیات برزخ کی طرح انسان کے [illegible] اعتقادی و اعمالی کے متعلق ایسے [illegible] جس کے متعلق کوئی حالت منتظرہ باقی نہ ہو۔

بلکہ ایک درمیانی حیثیت رکھتی ہے یعنی منفع اور غیر منفع کا مجموعہ ہوتی ہے کیونکہ انسان جب تک حیات دنیا سے متعلق رہتا ہے اعمال و اعتقاد کے اعتبار سے اس کی زندگی ہمیشہ آثار خیر و شر کا مخزن رہتا ہے اور ہر وہ انسان کے متعلق خیال رہتا ہے کہ شاید کل آنیوالا دن اس کے ہدایت کا آفتاب لیکر آئے اور وہ اسکی بدکاریوں کی تاریکی کو پاش پاش کر کے اس کے قلب کو پاکیزگی اور تقویٰ و طہارت کی روشنی سے اجالا کر دے اور ہر نکما کار انسان کے متعلق یہ وہم اور خطرہ رہتا ہے کہ دفعتہً وہ دنیا کو دل بیمار میں فریب دیکر نہ نکلیں۔

لیکن جب حیات دنیا کی آخری سانس ایکدم حیات برزخ میں چلا قدم رکھتا ہے تو اسی وقت سے اس کے اعتقادات کا اثر اور خیر و شر کا [illegible] ختم ہو کر

یہ امر منقح ہو جاتا ہے کہ اس کی یہ حیثیت اب اپنے لئے کوئی حالت منتظرہ نہیں رکھتی ہے۔ بخلاف اعمال کے اس کا تعلق بہتر ہے۔ "صدقات جاریہ" اور "سیئات متعدیہ" سے ہوتا ہے۔ جس کا سلسلہ ممکن ہے کہ حیات دنیا کی آخری سانس تک ممتد ہو۔ اس لئے اعمال کے متعلق حیات برزخ میں بھی یہ فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے کہ اپنی حیثیت میں حالات منتظرہ سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ مسند شریف کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"جو شخص نیک سنت کی بنیاد رکھنے کا اسکو اس کا اجر ملے گا اور جتنے لوگ اس کے بعد اسپر عمل پیرا رہیں گے بغیر اسکے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو ان سب کا اجر بھی اسکو ملیگا۔ اور جو شخص بری سنت کی بنیاد رکھیگا اسکو اس کا گناہ ہوگا۔ اور جتنے لوگ اسکے بعد اسپر عمل پیرا ہونگے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی ہو ان سب کا گناہ بھی ان کو ہوگا۔"

پس اس بنا پر کہ حیات برزخ ایک درمیانی حیثیت رکھتی ہے۔ اور منقح اور غیر منقح دونوں کا مجموعہ ہے یہاں عذاب و ثواب کی دونوں صورتیں پائی جائینگی یعنی اعتقادات کے متعلق تو خدا کی جانب سے اسلئے کہ وہ اپنے اندر حالت منتظرہ نہیں رکھتے ہیں فیصلہ ہو کر **جزائی عذاب و ثواب** مترتب ہوگا اور ہر شخص حسب حیثیت اپنے اعتقاد کے عذاب و ثواب میں مبتلا ہوگا اور اس حیثیت سے حیات برزخ کو حیات آخرت سے مشابہت ہو جائے گی۔ رہے اعمال اور اس کے متعلق جو کچھ اس دوران میں ہونا ہے وہ ہونا پڑے گا تو اس کی [illegible] اور اس حیثیت سے حیات برزخ کو حیات دنیا سے مشابہت ہو جائے گی۔ اور حیات برزخ کی برزخی شان برزخی حیثیت سے مکمل ہو جائے گی۔ اور دونوں خطہ حیات کے لئے حیات برزخ کا ایک ایسا نقطہ مشترک ہوگا جسکی حیثیت دونوں کے ساتھ مساوی اور مکمل ہو جائے گی۔

کیونکہ حیات برزخ کو اپنے دونوں اطراف و جوانب یعنی حیات دنیا اور حیات آخرت کے ساتھ جب تک مشابہت نہ ہوگی اس میں برزخی شان پیدا ہوگی نہ امر کو صحیح معنوں میں ان دونوں کا برزخ کہنا صحیح ہوگا۔ اس لئے کہ اگر حیات برزخ محض آخرت سے مشابہت ہو۔ اس کی خصوصیت ایسی موجود ہو اور حیات دنیا کے ساتھ اس کو کسی طرح کی کوئی مشابہت نہ ہو تو حیات برزخ کو حیات دنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہیگا۔ اور جب کوئی تعلق نہیں تو اس کو حیات دنیا کا برزخ کہنا غلط ہوگا۔ اور حیات برزخ کو حیات دنیا اور حیات آخرت کے بین بین کہنا بے حقیقت امر ہوگا؛

اسی طرح اگر حیات برزخ کو محض حیات دنیا سے مشابہت ہو اور حیات آخرت سے کوئی مشابہت نہ ہو تو اس کو حیات آخرت کا برزخ کہنا غلط ہوگا۔ حالانکہ قرآن مجید کی تصریح کی روشنی میں حیات دنیا کے بعد اور حیات آخرت کے پہلے درمیانی حیات کا نام برزخ ہے۔ ارشاد ہے:

"یہاں تک کہ ان میں سے جب کسی کی موت آجائے گی تو دعائیں مانگے گا کہ اے میرے پروردگار اب مجھے پھر بھیج دیجئے۔ شاید ان چیزوں کے متعلق جن کو چھوڑ کر آیا ہوں نیک عمل کر دوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ایک (ان ہونی) بات ہے) جو کہتا ہے اور ان لوگوں کے پیچھے (عالم) برزخ ہے۔ اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں گے۔ پھر جب صور پھونکا جائیگا تو اس دن نہ تو لوگوں میں رشتہ داریاں رہینگی نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے۔ پھر جن کا پلہ بھاری ہوگا، وہی لوگ بامراد ہوں گے۔" (مومنون پ۱۸)

الحاصل حیات برزخ کا اپنی اشتراکی خصوصیت اور برزخی حیثیت کی بنا پر دونوں قسم کے عذاب و ثواب کا مجموعہ ہونا عقلاً ضروری ہے۔ یعنی اعمال کے متعلق غذائی جانب سے اس لئے کہ ابھی ہنوز حالات منتظرہ باقی ہے بحیثیت آخری فیصلہ کے کوئی "جزائی عذاب و ثواب" نہیں ہو۔ چنانچہ شرعی قاعدہ حیات میں بھی اسکے متعلق کوئی شہادت نہیں ملتی ہے۔ بلکہ حیات برزخ میں اعمال پر عذاب و ثواب اسی طرح پر ہو جس طرح حیات دنیا میں تھا کیونکہ یہاں بھی اعمال کی حیثیت ہنوز وہی باقی ہے حیات دنیا میں تھی۔ رہے اعتقادات تو اس کے متعلق غذا کی جانب سے اس لئے کہ اسکے اندر اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں ہے۔ عذاب و ثواب کا فیصلہ ہو جانا اور جزائی حیثیت سے اسکا مترتب ہونا ضروری ہے چنانچہ قرآن مجید میں اسکی شہادت بھی ملتی ہے۔

"اگر تم ان ظالموں کو اس وقت دیکھو کہ موت کی سکرات میں مبتلا ہوں اور فرشتے ہاتھ بڑھائے ہوئے (یہ دیکھتے ہونگے) کہ اپنی جانوں کو حوالہ کر دو آج کے دن سے تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس لئے کہ تم خدا کے متعلق ناروا بات کہتے تھے۔ اور خدا کی آیتوں سے اکڑتے رہتے تھے۔" (انعام پ۷)

یعنی ایک طرف ظالم انسان حیات دنیا کی کشمکش میں مبتلا ہے دوسری طرف خدا کے فرشتے بدنتائج سے یہ کہکر مطلع کر رہے ہیں کہ آج ہی سے تم ذلت کے عذاب میں اس وجہ سے مبتلا کر دیئے جاؤ گے کہ تم خدا کے متعلق تمہارا اعتقاد صحیح نہ تھا۔ خدا کی آیات (قرآن مجید) کو اپنے فخر و غرور کے اکڑ میں تم نے رانا تھا۔ یہاں یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ آج ہی سے اس لئے عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے کہ تم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ روزہ نہیں رکھتے تھے۔ زکوٰۃ نہیں ادا کرتے تھے۔ یا حقوق العباد کا امتثال نہیں کرتے تھے وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح صحابہ کی حدیثوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حیات برزخ میں محض اعتقادیات کے متعلق تمام تحقیق کے طور پر سوال کیا جائیگا۔ اور محض ان ہی سوالات کا جواب لیکر اس کو فیصلہ سنا دیا جائے گا کہ تم مستحق عذاب ہو یا مستحق ثواب ہو۔ چنانچہ صحیح روایات میں اسکی تصریح موجود ہے کہ انسان جب قبر میں سونپ دیا جاتا ہے تو خدا کے دو فرشتے منکر نکیر آکر محض اعتقادیات کے متعلق یہ پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تم میں مبعوث کئے گئے تھے کون ہیں؟ اگر وہ ان سب کا جواب صحیح دیتا ہے تو وہ خدا کے حکم سے خدا کے انعامات کا مورد بنا دیا جاتا ہے۔ ورنہ عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ ابوداؤد کی روایت ہے۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں پھر اس کو بٹھلاتے ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا پروردگار کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر پوچھتے ہیں اس شخص کے متعلق جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا کیا رائے رکھتے ہو۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر پوچھتے ہیں تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا۔ کہتا ہے کہ میں نے خدا کی کتاب میں پڑھا تھا۔

اس لئے ایمان لایا اور تصدیق کی۔ اسی کے متعلق خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الخ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے بعد آسمان سے یہ ندا آتی ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا ہے۔ اسکا اور بھی بچھونا سب جنت سے مہیا کرو۔ اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس سے جنت کی خوشبو اور پاکیزہ ہوا آنے لگتی ہے اور اس کی حد نظر تک قبر وسیع کر دی جاتی ہے۔ لیکن کافر تو حضور صلعم نے اسکی موت کا ذکر فرمایا اور کہا کہ اسکی روح اسکے جسد میں ڈالی جاتی ہے اور دو فرشتے اسکو آکر جھلاتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں۔ تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے تو پھر وہ یہی کہتا کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھتے ہیں کہ یہ شخص جو تم میں مبعوث کئے گئے تھے ان کی حیثیت کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ اسکے بعد آسمان سے منادی ندا کرتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا بچھونا کر دو اور دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو۔ چنانچہ دوزخ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ حضور صلعم نے فرمایا کہ پھر دوزخ کی لپک اور گرم ہوائیں آتی رہتی ہیں اور قبر اسپر تنگ ہو جاتی ہے۔ پھر اسپر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے ساتھ ایسا گرز ہوتا ہے کہ اس سے پہاڑ کو مارا جائے تو مٹی ہو جائے پس اس سے وہ مارنے لگتا ہے کہ جسکو انسان اور جنوں کے علاوہ ہر جاندار جو مشرق اور مغرب کے درمیان ہوتا ہے سنتا ہے۔"

پھر اس شے کی مدبیثیں بخاری و مسلم میں اور ابن ماجہ میں مسند امام احمد بن حنبل میں دارمی میں نسائی میں اور چھ ثوں کی دوسری کتابوں میں نہایت واضح الفاظ میں مروی ہیں اور اسی الفاظ کی طرف قرآن مجید کی دلیل کی آیتوں میں اشارہ ہوا۔

"مومن کو تو اللہ نے فرعونیوں کی تدبیروں کے شر سے بچا لیا اور فرعونیوں ہی کو بری سزا ملی یعنی آگ کی۔ کہ ہر صبح و شام ان کو اس کے سامنے لاکر کھڑا کیا جاتا ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا) کہ فرعونیوں کو سخت سے سخت عذاب میں داخل کرو۔" (مومن ۵ ع ۴)

"اور (مسلمانو) تمہارے آس پاس کے دیہاتیوں میں سے بعض منافق ہیں۔ اور خود مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں۔ تم ان کو نہیں جانتے۔ ہم ان کو جانتے ہیں۔ ہم ان کو دو مرتبہ (یعنی دنیا اور برزخ میں) عذاب دینگے۔ پھر (قیامت میں) بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔" (توبہ ۱۳ ع ۱۱)

## حیات آخرت

حیات آخرت انسان کی وہ حیات ہے جہاں پہنچکر انسان مرنے کے کسی پہلو میں کسی حیثیت سے حالت فنا و بقا نہیں رہتی ہے۔ اعتقادات کا معاملہ تو عالم برزخ ہی میں منتج ہو جاتا ہے اور وہیں سے اسکے متعلق ہمیشہ کے لئے جزا و سزا واقع ہو جاتی ہے۔ اعمال وہ یہاں پہنچکر منتج ہو جاتے ہیں اور یہ ہوا ان ہوتا ہے کہ اسکے متعلق عذاب و ثواب کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ پس یوم الفصل یعنی قیامت کے دن محض اعمال کے فیصلہ سے تعلق ہوتا ہے جیسا قرآن مجید کی صریح آیت شاہد ہے۔ ارشاد ہے۔

"اور صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب قبروں سے نکلکر اپنے پروردگار کی طرف چل کھڑے ہونگے۔ اور کہیں گے ہائے ہماری خواہ کاہے

اٹھایا۔ یہی تو وہ قیامت ہے جس کا وعدہ (خدائے) رحمٰن نے کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے۔ قیامت ایک زور کی آواز ہوگی۔ پس سب کے سب ہمارے حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔ پھر اس دن کسی شخص پر ذرا سا بھی ظلم نہ ہوگا۔ اور کسی قسم کی وہ جزا نہیں دی جائیں گے۔ لیکن فقط ان اعمال کی جن کو وہ کرتے تھے (یٰسین ۴ ع ۳)

یعنی آج کے دن کو کسی اور قسم کی جزا سے تعلق نہ ہوگا فقط اعمال ہی اعمال ہونگے اسی کے متعلق فیصلہ ہوگا۔ اسی کے متعلق پرسش ہوگی۔ اسی کے متعلق حساب و کتاب ہوگا۔ میزان عدل کھڑی ہوگی۔ مجرمین کی عدالت الٰہیہ میں روبکاری ہوگی۔ ایک ایک فرد اعمال کا سامنے آجائیگا اور اسکے متعلق فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اور ہر شخص کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق جزا و سزا سے دوچار ہونا پڑیگا۔

اسی طرح سورۂ زلزال میں قیامت کے لوازمات و آثار کے بیان کے بعد حشر و نشر کے متعلق یہ تصریح ہے کہ اس کا مقصد اور اس کی علت غائی محض اعمال کی جزا و سزا ہے۔ ارشاد ہے۔

"قیامت کے دن مختلف حالتوں میں لوگ نکلیں گے تاکہ وہ اپنے اعمال کی جزا پاویں۔ تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو پالے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اس کو پالے گا۔" (زلزال ۱ ع)

اسکے علاوہ قرآن مجید میں اس مضمون کی بکثرت آیتیں ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن کو جزا سے اعمال سے تعلق ہے۔ مثلاً

"اور آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے اور جس دن قیامت ہوگی اہل باطل پر بہت گھاٹے میں ہو جائیں گے۔ تم دیکھو گے ہر ایک اُمت گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی۔ اور اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلائی جائے گی آج ہی کے دن جیسے جیسے عمل کرتے رہے ہو اسکی جزا دی جائے گی۔" (جاثیہ ۴ ع)

قیامت کے دن وہ لوگ (خدا کے سامنے) موجود ہوں گے۔ ان کی کوئی بات خدا پر پوشیدہ نہیں ہوگی۔ (خدا ہوگی) آج کس کی حکومت ہے؟ اکیلے خدا ہی کی ہے جو غالب و زبردست ہے۔ آج ہی کے دن ہر شخص کو اسکے اعمال کی جزا دی جائے گی۔ آج مطلق ظلم نہ ہوگا۔ بیشک جلد حساب کرنیوالا ہے۔" (مومن ۲ ع ۲)

کافروں کا گمان ہے کہ ہرگز ان کو اٹھایا نہیں جائیگا (اے پیغمبر ان سے) کہہ دیجئے۔ ہاں قسم ہے مجھے اپنے پروردگار کی کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔ پھر جو کچھ بھی تم نے کیا ہے ضرور تم کو بتا دیا جائے گا۔ اور یہ اللہ کے نزدیک آسان ہے (تغابن ۱ ع)

ان سب آیتوں کا حاصل یہ ہے کہ "انصر کے ساتھ فرماتا ہے کہ جزا سے اعمال کے لئے قیامت ہی کا دن مختص ہے۔ مجرمین کو اسی دن ان کے جملہ اعمال و کردار کی خدا کی جناب سے ایک ایک کرکے اطلاع بھی دی جائے گی اور ہر شخص کو اسکے اعمال و کردار کی جزا بھی ملیگی۔ اور یہ محض اسکی رحمت عمومی کا فضل ہے کہ وہ مجرمین کی گرفت اور ان کے اعمال کے مواخذہ میں جلد بازی انسان کی طرح عجلت سے کام نہیں لیتا ہے۔ اور ان کو جیسا کرتا ہے "لہم موعد" یاد رکھو مجرمین کے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے۔ جہاں خدا کے سوا کہیں پناہ نہیں ملیگی۔

تمہارا پروردگار بخشنے والا صاحب رحمت ہے۔ اور اگر وہ لوگوں سے ان کے اعمال کے مطابق مواخذہ کرتا تو فوراً ان کو عذاب دیتا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے اس سے بچنے کے لئے کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ (کہف ۷ ع)

## حیات برزخ میں اعمال کی حیثیت

اعمال کے متعلق حیات برزخ کے سلسلہ میں اسکی برزخی

اقتضاء ما و اس اصول پر کہ اس حیات میں چونکہ اعمال اپنے اندر حالت منتظرہ رکھتے ہیں اور اس حیثیت تک نہیں پہونچتے ہیں کہ یہ اطمینان کر لیا جائے کہ سلسلۂ اعمال کی اب کوئی کڑی باقی نہیں ہے۔ ہم یہ لکھ چکے ہیں کہ خدا کی جانب سے ان کے متعلق نہ تو فیصلہ ہوتا ہے نہ فیصلہ کی حیثیت سے جزا و سزا کا ترتب ہوتا ہے اور نہ ایسا ہونا عقلاً صحیح امر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس عالم میں اعمال کی وہی حیثیت رہیگی جو حیثیت اسکی حیات دنیا میں تھی۔ اور یہ اپنی جگہ پر اتنی واضح چیز ہے کہ اس کے متعلق کسی مزید بحث کی حاجت نہیں رہتی ہے۔ پھر بھی یہ اس کی غالب حیثیت عقلی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق نقلی حیثیت سے بھی مختصر سی روشنی ڈالدی جائے تاکہ ان اصحاب کے لئے جو ہر چیز کے اخذ و قبول اور اپنے ضمیر کے اطمینان کے لئے نقلی شہادت کو ضروری چیز سمجھتے ہیں اسکے متعلق کوئی شبہ نہ رہجائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلیم الحکیم۔

اس سلسلہ میں ہم سب سے پہلے اس کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ حیات آخرت کی بحث میں نقلی حیثیت سے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں ایک بات کو آپ کو یہ معلوم ہو چکی ہے کہ فیصلہ کی حیثیت سے انسانی اعمال کی جزا و سزا قیامت کے دن پر موقوف و منحصر ہے۔ دوسری بات یہ کہ قیامت کے دن کو اعمال کے سوا اور کسی چیز کی جزا و سزا کے فیصلہ سے تعلق نہیں ہے۔

ان دونوں باتوں کے واضح ہو جانے کے بعد لازمی طور پر دو باتیں نتیجہ کی حیثیت سے سامنے آتی ہیں۔ اوّل یہ کہ قیامت کے پہلے اعمال کے متعلق جزا و سزا کا نہ تو فیصلہ ہوگا نہ فیصلہ کی حیثیت سے جزا و سزا کا ترتب ہوگا۔ دوسرے یہ کہ قیامت کے پہلے اعمال کے متعلق اگر کوئی جزا و سزا شرعی تصریحات سے معلوم ہو گی تو اسکی حیثیت اس جزا و سزا کی نہیں ہوگی جو جرم کی تنقیح تام کے بعد ہوتی ہے۔ اور جب وہ اس قسم کی جزا و سزا نہیں ہوگی تو پھر لازمی طور پر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس جزا و سزا کا تعلق اسی قسم سے ہوگا جو خود انسان کے اپنے اعمال و کردار کا نتیجہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جزا و سزا کی کوئی تیسری قسم نہیں ہے۔ جس میں اسکو داخل کیا جائے۔

بس حیات برزخ میں اعمال کے متعلق حدیثوں یا قرآن مجید کی آیتوں میں جن سزاؤں کی تصریح ہے قرآن مجید کی مذکورہ آیتوں کی روشنی میں اسکی حیثیت اس جزا و سزا کی ہے جو خود انسان کے اپنے اعمال و کردار کا نتیجہ ہوتی ہو۔

اس کے بعد اس سلسلہ میں ہم اس کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ جزا الٰہی کا یہ قول فیصل ہے کہ جب کسی امر کے متعلق خدا کی جناب سے فیصلہ ہو جاتا ہے تو پھر اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ چنانچہ ہنگامہ محشر کے سلسلہ میں جب دو فرشتوں کو یہ حکم ہوگا۔ کہ

| | |
|---|---|
| اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ | ہر ایسے کافر سرکش نیکی سے روکنے والے |
| مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ | حد سے بڑھے ہوئے شک پیدا کرنے والے کو |
| ۵ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ | جو اللہ کے ساتھ دوسرے کو معبود ٹھہراتے |
| فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ۵ | تھے۔ ان سب کو سخت عذاب میں ڈالدو۔ |

اور اسپر بعض مجرمین کی جانب سے یہ عذر کیا جائے گا۔ کہ

| | |
|---|---|
| رَبَّنَا مَآ اَطْغَیْتُهٗ وَلٰكِنْ | میرے پروردگار میں نے اسکو سرکش نہیں |
| كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ۵ | بنایا تھا لیکن یہ خود پرے درجہ کی گمراہی میں تھا۔ |

تو جناب باری سے یہ جواب ملے گا۔ کہ

| | |
|---|---|
| لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ | ہمارے حضور میں جھگڑے نہ کرو۔ ہم نے تو تم کو |
| اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ۵ مَا یُبَدَّلُ | پہلے ہی وعید سے آگاہ کر دیا تھا۔ ہمارے |
| الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا | ہاں فیصلہ بدلا نہیں کرتا۔ اور ہم بندوں پر |
| بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۵ (ق رع ۲) | ظلم نہیں کرتے؛ |

اسی طرح سورۂ رعد میں ارشاد ہے۔

| | |
|---|---|
| وَاللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۵ | اور اللہ فیصلہ فرماتا ہے۔ کوئی اسکے حکم کو ٹال |
| وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (رعد رع ۴) | نہیں سکتا ہے اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ |

یعنی یوں تو بفحوائے یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۵ اللہ تعالیٰ کو یہ اختیار ہے کہ جس چیز کو چاہے محو کر دے اور جس چیز کو چاہے ثابت رکھے۔ مشرک کے علاوہ جس کو چاہے بخشدے۔ جس کو چاہے عذاب دے۔ مگر خدا جب اپنے اختیار کو کام میں لاکر ایک فیصلہ کر ڈالتا ہے تو پھر اسکے حکم میں جب تک وہ کسی طرح پر خود نہ چاہے عالم اسباب کے ماتحت اس میں کسی طرح کی تبدیلی یا تغیر و تخفیف نہیں ہو سکتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ عذاب قبر کا کیا حال ہے۔ آیا اسمیں تبدیلی ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر احادیث سے جیسا کہ اس سے حیات برزخ میں اعمال پر عذاب و ثواب کا پتہ چلتا ہے۔ اگر یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اسمیں تبدیلی بھی ہوتی ہے تو پھر غیر متردد کے اس کا فیصلہ ہو جائے گا کہ حیات برزخ میں اعمال پر عذاب و ثواب کا جو ترتب ہوتا ہے اس عذاب و ثواب کو جزائی عذاب و ثواب سے تعلق نہیں ہے جو خداوندی فیصلہ کے ماتحت ہوتا ہے بلکہ وہ قدرتی نتائج کے ماتحت ہوگا۔ جیسا کہ حیات دنیا میں ہوتا رہتا ہے۔ کہ جب انسان کوئی ایسا کام کرتا ہے جو قدرتی طریقہ پر نتائج کے لحاظ سے اپنے ساتھ تکلیف رکھتا ہے تو وہ عمل اس کے لئے تکلیف کا سبب بن جاتا ہے۔ پھر اگر کوئی ایسا کام کرتا ہے جو اس تکلیف کے ازالہ کے لئے سبب ہوتا ہے تو وہ تکلیف دور ہو جاتی ہے اور رنج راحت سے بدل جاتا ہے۔ بہ نظر اختصار ہم چند ایسی حدیثیں پیش کرتے ہیں جو اس امر پر کھلے الفاظ میں شاہد ہیں کہ حیات برزخ کے عذاب میں عالم اسباب کے ماتحت تبدیلی ہوتی ہے۔

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ ہم دو قبروں کے پاس گذرے تو حضور صلعم کھڑے ہو گئے۔ آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ کے چہرہ کا رنگ بدلنے لگا۔ پھر ہم لوگوں نے پوچھا کہ حضور کا مزاج کیسا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس چیز کو نہیں سن رہے ہو جس کو میں سن رہا ہوں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ کیا واقعہ ہے آپ نے فرمایا کہ دو شخص اپنی قبروں میں معمولی قصور پر سخت عذاب میں مبتلا ہیں ہم لوگوں نے پوچھا کہ کس قصور پر یہ عذاب ہے آپ نے فرمایا کہ ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ دوسرا لوگوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتا تھا۔ ان کی بات ان کو جا کر لگا دیتا تھا۔ اسکے بعد آپ نے کھجور کی شاخ لے دو شاخ منگوائی اور ہر ایک قبر پر ایک شاخ رکھدی۔ ہم لوگوں نے پوچھا کیا اس سے ان کو نفع پہنچے گا آپ نے فرمایا کہ ہاں جب تک یہ تر و تازہ رہیگی (یعنی خشک نہیں ہو گی)

## عذاب و ثواب کی کیفیت

اس مسئلہ کے صاف ہو جانیکے بعد کہ عالم برزخ میں اعمال کی قدرتی عذاب و ثواب کا ترتب ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس عذاب و ثواب کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ یعنی یہ عذاب و ثواب جسمانی ہوتا ہے یا روحانی۔ یا ان دونوں صورتوں سے الگ کوئی تیسری صورت ہوتی ہے۔

یہ جسم جس سے حیات دنیا میں انسان تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ حیات برزخ میں عموماً نہیں رہتا ہے اس لئے برزخ کا عذاب و ثواب جسمانی نہیں ہو سکتا ہے۔ روحانی عذاب و ثواب جس کے معنے یہ ہوں کہ محض روح کو حیات برزخ کے عذاب و ثواب سے تعلق رہتا ہے اور مادہ سے اس کا کسی طرح تعلق نہیں رہتا ہے اور اس عذاب و ثواب کی حقیقت اس سے کچھ زیادہ نہیں ہوتی ہے کہ روح اپنی برائیوں کو یاد کر کے اپنے اندر ندامت اور اپنی نیکیوں کو یاد کر کے اپنے اندر مسرت محسوس کرتی ہے تو اسلامی تصریحات کی روشنی میں یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ یونانی فلسفہ کا جنت و جہنم ہے۔ جس کا حامی اسلام نہیں ہے

اسلام کے نقطۂ نظر سے حیات برزخ میں انسان مادہ سے بالکل مجرد نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ روح انسانی خود ایک مادی چیز ہے۔ مگر لطیف مادہ ہے اور ایسا لطیف جسکی کوئی نظیر ان کثیف جسمانیات میں نہیں ہے۔

پس عالم برزخ میں چونکہ کثیف جسم و مادہ نہیں رہتا ہے۔ کثیف مادہ کا مادی عمل بھی نہیں رہتا ہے۔ ہاں کثیف مادیات کا وہ اثر جو لطیف مادہ تک حیات دنیا میں بواسطہ کثیف جسمانیات کے پہونچتا ہے وہ لطیف مادہ کے ساتھ باقی رہتا ہے اور اسی کی طرف اس آیت میں ارشاد ہے۔

| | |
|---|---|
| اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ (تطفیف پ ۳۰) | جب اسپر ہماری آیتیں تلاوت کی جائیں تو کہے کہ اگلوں کا قصہ ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ان قلوب پر ان کے اعمال کے زنگ بیٹھ گئے ہیں۔ |

اور چونکہ کثیف جسمانیات کے یہ اثرات حیات برزخ میں باقی رہتے ہیں۔ لہٰذا خدا کا مقرر کردہ قدرتی عذاب لطیف شکل میں اسکے ساتھ وابستہ رہتا ہے اور روح اس میں مبتلا رہتی ہے۔

یعنی جس طرح حیات دنیا میں مادی عذاب قدرتی طور پر مختلف صورتوں میں خدا کی جانب سے مترتب ہوتے ہیں۔ مثلاً کبھی مجرمین پر بجلی گرا دی جاتی ہے۔ پتھراؤ کر دیا جاتا ہے۔ آندھیوں کا جھکڑ بھیج دیا جاتا ہے۔ پوری قوم کی قوم کو دریا میں غرق کر دیا جاتا ہے۔ سیلاب کے ذریعہ تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ زلزلہ کے ذریعہ سے زمین کے طبقہ کو الٹ دیا جاتا ہے۔ ایسی جابر قوم کو جو مادی طاقت میں اس سے بڑھی ہوتی ہے اسپر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ جو ان کو طرح طرح کی مادی تکالیف اور مادی عذاب میں مبتلا رکھتی ہے۔

اسی طرح حیات برزخ میں اسپر لطیف بجلی گرتی ہے۔ لطیف پتھراؤ ہوتا ہے لطیف پانی کے دریا میں ڈبایا جاتا ہے۔ لطیف جابر اقوام (یعنے فرشتے) اسپر مسلط کر دئے جاتے ہیں۔ جو طرح طرح کے لطیف عذاب دیتے رہتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور جس طرح یہاں کثیف قسم کی لاٹھیاں ہوتی ہیں جو بھالے ہوتے ہیں گز ہوتے ہیں۔ انگارے ہوتے ہیں۔ سانپ ہوتے ہیں۔ بچھو ہوتے ہیں یہ سب چیزیں حیات برزخ میں بھی ہوتی ہیں۔ مگر وہ اپنی مادی حیثیت سے لطیف ہوتی ہیں۔ ایسی لطیف ہوتی ہیں کہ ہماری کثیف آنکھیں ان کو محسوس نہیں کر سکتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر جس طرح انسان یہاں کثیف حالت میں اذیت کی وجہ سے چیختا ہے واویلا کرتا ہے۔ حیات برزخ میں بھی چیختا ہے واویلا کرتا ہے۔ مگر چونکہ اسکی حیثیت لطیف ہوتی ہے۔ ہمارے کثیف کان نہ اسکو محسوس کرتے ہیں نہ اسکے احساس کی استعداد رکھتے ہیں۔ ذیل کی حدیثوں میں اس طرف اشارہ ہے۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے۔ پھر لوگ اسکو کندھوں پر اٹھاتے ہیں۔ تو اگر نیک ہوتا تو کہتا ہے کہ جلد لے چلو۔ جلد لے چلو۔ اور اگر نیک نہیں ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ ہائے یہ مجھ کو کہاں لے جا رہے ہو اسکو انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔ اور اگر انسان سنے تو بیہوش ہو جائے"

"(یہ کاروں کو فرشتے) لوہے کے گرز سے مارتے ہیں جس سے وہ چیختا ہے اور اس کو انسان اور جنوں کے علاوہ وہ سب سنتے ہیں جو اسکے قریب ہوتے ہیں"

(سوال و جواب کے بعد کافر کے متعلق) آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ اسکے لئے آگ کا اوڑھنا بچھونا بناؤ اور دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس اسکی قبر میں دوزخ کی لپک اور گرم ہوا آنے لگتی ہے اور قبر اسپر تنگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اسکے بازو اکھڑ جاتے ہیں۔ پھر اندھا بہرا فرشتہ اسپر مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اسکے ساتھ ایسا گرز ہوتا ہے کہ وہ پہاڑ پر مارے تو مٹی ہو جائے جس کو انسان اور جنوں کے علاوہ ہر وہ چیز جو مشرق و مغرب کے درمیان ہوتی ہے سنتی ہے۔

خاتمۂ سخن پر ارباب نظر کی خدمت میں یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون اپنی وسعت بحث اور اپنے کثیر اطراف و جوانب کی حیثیت سے نہایت ہی ایجاز کی حد میں ہے۔ اس کا پیش نظر مقصد محض یہ ہے کہ اول قدم پر انسانی حیات کے ساتھ عذاب و ثواب کے تعلق کی نوعیت کو بغیر کسی منطقی استدلال کے محض قرآن و حدیث کی تصریحات کی روشنی میں بیان کر دیا جائے۔ اور آئندہ فرصت اور توفیق الٰہی پر اسکی تفصیل و تحقیق اور اسکے اطراف و جوانب کی مناسب توضیح کر دی جائے۔

اسوۂ النبی
حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محاسن و مناقب اور اخلاق فاضلہ و اوصاف حسنہ کے متعلق یہ مختصر لیکن جامع حضور رسول کریم صلعم کی تمام نبوت و رسالت کو یورپ کے سربرآوردہ محققین اور دنیا کے تمام مشہور و معروف غیر مسلم مستندین کے اقوال و اعتراف سے مبین طور سے ثابت کیا گیا ہے عظیم القدر ارباب علم نے تسلیم کیا ہے "اسوۃ النبی" تیرہویں صدی ہجری کی ایک بڑی مدلل اور جامع تصنیف ہے اور مولانا اقبال نے بڑی محنت کیا ہے اس کو لکھا ہے پہلے سات بہت سی مجالس میلاد میں یہ کتاب ٹیرہی کی جگہ ہفت تقسیم کی گئی ہے قیمت فی جلد پانچ آنے اور کتابوں کے ساتھ مفت ملتا ہے۔ منیجر حمیدیہ پریس دہلی

# عید اضحیٰ

(از جناب مولانا الحاج محمد عبدالبصیر صاحب عتیقی آزاد)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید اضحیٰ کہتے ہیں۔ اور اسکی نماز سنہ ۲ ہجری میں مسلمانوں پر واجب ہوئی۔ ایام جہالت میں اہل مدینہ نے سال بھر میں دو یوم خوشی کے مقرر کر رکھے تھے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے انکی بابت دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اسلام سے پیشتر ان دنوں میں خوشی کیا کرتے تھے۔ آپنے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے انکے عوض میں تم کو دو بہتر دن دیئے ہیں۔ عید الفطر اور عید اضحیٰ" (بحر الرائق۔ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## (۱) مسائل متعلقہ عشرۂ ذی الحجہ

(۱) قربانی کرنے والے اس عشرہ میں جبتک قربانی نہ کریں بال اور ناخن نہ ترشوائیں (شامی) صحیح مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو اور کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال کو ہاتھ نہ لگائے۔ اور ایک روایت میں ہے بال نہ کاٹے اور ناخن نہ ترشوائے۔ اور ایک روایت میں ہے جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور قربانی کا ارادہ ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ ترشوائے۔

(۲) جو وجوہ کم بختی یا کم مائگی کے قربانی نہ کر سکیں اُن کو بھی مسئلہ بالا کے احترام کے تحت بال اور ناخن نماز عید اضحیٰ کے ادا کرنے سے پیشتر نہ ترشوانے چاہئیں۔

(۳) بال اور ناخن کا قبل از قربانی نہ کاٹنا خلاف سنت ہے۔ حرام نہیں ہے۔

وَتُسْتَحَبُّ الْاِسْتِکْثَارُ مِنَ التَّہْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّقْدِیْسِ عید کو سنت ہے دو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْقُدُّوْسِ کے پڑھنے سے۔

(۵) نسائی شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عاشورہ کا روزہ اور ذی الحجہ کے نو دن کے روزے اور ہر ماہ میں تین دن کے روزے ترک نہیں فرماتے تھے۔

(۶) نہیں ہے کوئی دن کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں عمل نیک اسمیں زیادہ محبوب ہو ان دنوں سے بڑھکر جو کہ ماہ بقر عید کے اول کے دس دن ہیں۔ (بخاری شریف)

(۷) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرفہ کا روز بمنزلہ ہزاروں روزوں کے ہے۔

(۸) عرفہ کا روزہ سال بھر کے گناہوں کے کفارہ کا موجب ہے (مسلم شریف)

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے محفوظ رکھا اپنی زبان کو اور کانوں کو اور آنکھ کو عرفہ کے دن (یعنی جھوٹ غیبت بدنظری سے) تو بخشے جاتے ہیں اس کے لئے گناہ اس عرفہ سے اگلے عرفہ تک (بیہقی)

(نوٹ) عرفہ کے دن روزہ رکھنا مسنون ہے۔

## (۳) اعمال متعلقہ شب عید اضحیٰ

عید اضحیٰ کی شب میں عبادت کرنیکی بڑی فضیلت آئی ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ شب عید اضحیٰ کو شب بیداری کرے اور اللہ تعالیٰ عزاسمہ کی تسبیح و تحمید میں خوب مشغول رہے۔ اور گناہوں کی معافی چاہے جیسی کہ چاہنی چاہیئے۔ اور کثرت سے استغفار کرے۔

(۱) مَنْ اَحْیَا لَیْلَۃَ الْفِطْرِ وَلَیْلَۃَ النَّحْرِ لَمْ یَمُتْ قَلْبُہٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ۔ جو شخص عید الفطر اور عید اضحیٰ کی رات میں جاگتا رہے تو جس دن اور لوگوں کے دل مردہ ہوتے ہیں اُس کا دل مردہ نہ ہوگا۔

(۲) ابن عساکر کی روایت ہے لیلۃ الترویہ (آٹھویں شب ذی الحجہ عرفہ کی رات) اور عید قربانی اور عید الفطر کی رات میں کوئی شخص شب بیداری کرے تو اس کے لئے مغفرت واجب ہوتی ہے۔

(۳) عیدین کی شب کو عبادت اور دعا کرنا مستحب ہے۔ (مغنی المحتاج)

(۴) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ (پارہ ۱۹)

"وہ کون ہے جو پریشان مضطر کی دعا قبول کرے اور اُسکی تکلیف کو دور کرے اور تم کو زمین پر خلیفہ بنائے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (ہرگز نہیں) تم بہت کم یاد کرتے ہو۔

## (۴) سنن عید اضحیٰ

عید اضحیٰ میں یہ جو وہ افعال مسنون ہیں:۔

(۱) علی الصباح اُٹھنا۔ خداوند عزاسمہ کی تسبیح تحمید اور دلوں سے یاد کرنا۔ اور درود شریف (یعنی وہ ہر درود شریف جو کہ نماز میں بعد تشہد پڑھا کرتے ہیں) کثرت سے پڑھنا۔

(۲) شرع شریف کے موافق اپنے مکانات وغیرہ کی صفائی وآرائش کرنا لیکن اگر قرض اُدھار کرکے اور سود سے قرض لیکر اس کام کو انجام دیا تو دینی و دنیوی ہلاکت کا موجب ہوگا۔ نیز اگر تصویروں سے مکان کو سجایا جائے گا تو اللہ کی رحمت کے نزول سے محروم رہیگا۔ اور رحمت کے فرشتے اس مکان سے کوسوں دور رہیں گے۔ اللہ اللہ ایک زمانہ تھا جبکہ مسلمان اپنے مکانوں کو احادیث وکلام اللہ شریف اور بزرگوں کے اقوال کے کتابات سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکتوبات سے مزین کیا کرتے تھے۔ مگر اب یہ زمانہ ہے کہ مردانہ مکانوں کے علاوہ زنانہ مکانوں کی بھی اگر آرائش و زیبائش کی جاتی ہے تو

غیر عورتوں کی تصاویر سے اور وہ بھی برہنہ تصاویر سے۔

(۳) نماز سے پیشتر غسل کرنا اور اس کے ہی وضو سے نماز ادا کرنی بھی سنت ہے۔

(۴) مسواک کرنا بھی سنت ہے۔ مگر آجکل کوئی ٹوتھ پاؤڈر (یعنی دانتوں کا وہ منجن جو کہ پوڈر سے بنکر آتا ہے) کا استعمال فیشن میں داخل ہوگیا ہے جس کے اجزاء ترکیبی ہی کے لحاظ سے استعمال کرنا کراہیت سے خالی نہیں۔

(۵) نئے کپڑوں کا پہننا۔ اگر نئے کپڑے نہ ہوں تو استعمالی کپڑوں میں سے جو کپڑے عمدہ سے عمدہ ہوں ان کو پہننا۔

(۶) یتیم و بیوہ و غرباء و مساکین و مسافرین کو حسب مقدرت نئے کپڑے بنا کر دینا ورنہ استعمالی کپڑوں میں سے دینا۔

(۷) ایسی خوشبو لگانا جس کے استعمال سے کپڑے پر دھبہ نہ لگے۔ اور خوشبو بھی پاک استعمال کرنا نہ کہ انگریزی سینٹ وغیرہ جو خلوط الخمر ہوتا ہے۔

(۸) سرمہ لگانا۔ مگر چاندی سونے کی سرمہ دانی و سلائی و عطر دان و خاصدان و کلاب پاش کے استعمال سے بچنا۔ چونکہ اس کا استعمال عورت و مرد پر یکساں حرام ہے۔ اور اسکے متعلق سخت وعید آئی ہے۔ چونکہ یہ (یعنی روز عید اضحیٰ) خوشی اور برکات خداوندی کے نزول کا دن ہے۔ اس لحاظ سے حرام اشیاء کے استعمال سے اللہ تعالیٰ عز اسمہ کے غضب کو نہیں حاصل کرنا چاہیئے۔ جو کہ موجب خسران ہے۔

(۹) شملہ باندھنا مگر ٹوپی پر بدون ٹوپی کے شملہ باندھنا مکروہ ہے۔

(۱۰) عید اور جمعہ میں مسجح ہو کر جانا یعنے ہتھیار باندھکر جانا۔

(۱۱) عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت سویرے عیدگاہ تشریف لیجاتے تھے۔ اور اپنی مسجد مبارک (یعنی مسجد نبوی) جسکی بڑی فضیلت آئی ہے اسمیں نماز نہ پڑھتے تھے بلکہ عیدگاہ میں جاکر نماز ادا فرماتے تھے۔ آجکل مسلمانوں نے سستی و کاہلی کے سبب اپنی اپنی مسجدوں میں عیدین کی نمازیں پڑھنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ سنت کے خلاف ہے۔

(۱۲) عید اضحیٰ میں نماز کے ادا کرنے سے پیشتر کچھ نہ کھانا۔ اور اگر نماز کے پیشتر تکمیہ کھالیا نماز کو ادا ہو جائے گی اسمیں کسی قسم کی کراہیت نہ آئیگی اور یہ فعل اس کا دوام بھی سمجھا جائیگا البتہ سنت کے خلاف ہوگا۔ اور مندرجہ ذیل بشارات سے محروم رہیگا جو کہ بردست خسران ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص عید اضحیٰ کے روز کھانا کھاتا ہے اس وقت کہ جب کہ نماز سے فارغ ہوگیا۔ خدائے تعالیٰ اسکو ہزار سال کی عبادت کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

کھانے سے وہ اشیاء مراد ہیں جن کو کہ عرف میں دعوت قبول کرنے کے بعد انسان اپنے گھر میں نہیں کھاتا ہے۔

مگر اس کو روزہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ چونکہ عید اضحیٰ کے روز روزہ رکھنا حرام ہے بلکہ اس قدر روک شریعت نے قربانی کے گوشت سے ابتدا کرانے کے لئے قائم کی ہے۔

مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقر عید کے روز نہیں کھاتے تھے جہاں تک کہ نماز سے واپس ہوتے تو اپنی قربانی کے کھاتے تھے۔

جس راستہ سے عیدگاہ جائے اسکے علاوہ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

(۱۴) عیدگاہ کو پیدل جانا اور راستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ بلند آواز سے پڑھتے ہوئے جانا اور واپسی میں بھی بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے آنا۔ آجکل مسلمانوں نے خدا کے راستہ میں اپنی امارت کا اظہار ضروری سمجھا ہے۔ چنانچہ عید کی نماز کے ادا کرنے کے لئے پیدل جانا کسر شان سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ سواری نہ ملنے پر پوری نماز اسواری کے انتظار میں نماز کے ایک بڑے حصہ کو فوت کر دیتے اور اس ثواب سے جو کہ پیدل چلنے پر ملتا ہے اس سے محروم ہو جانے کو کوئی نقصان تصور نہیں کرتے۔ حالانکہ سرکار دو عالم پیغمبر آخر الزماں محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو پیادہ پا تشریف لیجایا کرتے تھے۔

## (۵) تکبیرات ایام تشریق

(۱) ۹ ذی الحجہ کی صبح سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ سے ادا کی جائے ایک مرتبہ تکبیر کا کہنا واجب ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

(۲) تکبیرات ایام تشریق مقیم پر واجب ہیں۔ عورت و مسافر پر واجب نہیں اور اگر جماعت میں عورت و مسافر بھی شریک ہوں تو ان پر بھی بالتبع تکبیرات ایام تشریق واجب ہو جاتی ہیں۔

(۳) اگر ایام تشریق کی نمازیں قضا ہوگئیں۔ اب اگر ان کو ایام تشریق ہی میں ادا کرنا ہے تو ان کے ساتھ تکبیرات ایام تشریق کو بھی ادا کرے۔ مثلاً ۱۰ ذی الحجہ کے عصر کی نماز قضا ہو گئی۔ اب اگر اس فوت کردہ نماز کو ۱۱ ذی الحجہ کی عصر کے وقت ادا کرنا چاہتا ہے تو جہاں اس نماز کو ادا کرتا ہے وہیں اسکے ساتھ جو تکبیر ایام تشریق کی قضا ہوئی ہے اسکو بھی ادا کرے کیونکہ تکبیر کا ادا کرنا واجب تھا اور اسکے ادا کرنے کا زمانہ موجود ہے۔

(۴) اور اگر نماز فوت کردہ کو بعد ایام تشریق کے ادا کرے تو تکبیرات ایام تشریق کو ادا نہ کرے۔ مثلاً ۱۲ ذی الحجہ کی صبح کی نماز قضا ہوگئی اب اگر اس فوت کردہ نماز کو ۱۳ ذی الحجہ کی صبح کے وقت ادا کرنا چاہتا ہے تو اب اب نماز ہی کی قضا کرے نہ کہ تکبیر کی جو کہ اسکے ساتھ فوت ہوگئی تھی۔ کیونکہ اس کے ادا کرنے کے دن گذر چکے۔

## (۶) وقت صلوٰۃ عید اضحیٰ

سورج جب ایک نیزہ یا دو نیزہ بلند ہو جائے اس وقت سے لیکر دن کے ڈھلنے تک عید اضحیٰ کی نماز کا وقت ہے۔ نماز میں اس وجہ تاخیر کرنا جیسا کہ آجکل کے مسلمانوں کا طرز ہے کراہت فی الصلوٰۃ کا موجب ہے۔

## (۷) نوافل قبل صلوٰۃ عید اضحیٰ

نماز عید الفطر سے پیشتر نوافل کا پڑھنا خواہ مسجد میں یا مکان میں وہ جنگل میں نہ امام کو جائز ہے نہ مقتدی کو۔

## (۸) طریقہ ادائی نماز عید اضحیٰ

عید اضحیٰ کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو عربی میں نیت کرے جو کہ مسنون طریقہ ہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْوَاجِبِ صَلٰوۃَ عِیْدِ الْاَضْحٰی مَعَ سِتَّۃِ تَکْبِیْرَاتٍ۔

یا اردو میں اس طرح نیت کرے۔ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت واجب نماز عید الفطر کی مع چھ تکبیرات کے اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھ لے۔ اور اسکے بعد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ تک پڑھکر دوسرے امام کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا اٹھا کر لیجائے اور اللہ اکبر کہہ کہہ کر چھوڑ دے۔ اور پھر تیسری مرتبہ امام کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر لیجائے اور اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھ لے۔ اور اب نماز کے بقیہ افعال کو اسی طرح ادا کرے جس طرح ہمیشہ امام کے ساتھ ادا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ امام دوسری رکعت کی قرأت سے بھی فارغ ہو جائے۔ اب اسکے بعد پھر سابق کی طرح امام کے ساتھ تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا اٹھا کر لیجائے اور اللہ اکبر کہہ کہہ کر چھوڑ دے۔ مگر جب چوتھی تکبیر امام کہے تو خود بھی تکبیر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے۔ لیکن اس چوتھی تکبیر کے کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور اب بقیہ نماز کو حسب دستور ادا کرے۔

**(۹) خطبۂ عید اضحیٰ** خطیب اپنی نماز کے منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے پڑھے اس حال میں کہ اگر دشمن جنگ کے ارادہ سے حملہ آور ہوا ہو تو خطیب کے ہاتھ میں نیزہ یا تلوار ہو جو ہر سہارا دیتے ہوئے ہو کیونکہ اس طرح خطبہ دینا سنت ہے۔

ہتھیار ہاتھ میں لیکے خطبہ دینے سے مطلب یہ ہے کہ اگر یہاں کے لوگ امام کی اطاعت کریں تو خیر ہے ورنہ پھر ان کے لئے یہی تلوار ہے۔ اور اگر وہ شہر صلح کے ذریعہ قبضہ میں آیا ہو تو خالی ہاتھ کھڑا ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہتھیار ساتھ ہی نہ رکھے۔ بلکہ ہتھیار تو مسلمانوں کو ہر حالت میں ساتھ رکھنا چاہیے لیکن جو شہر صلح بقبضہ میں آیا ہو تو صرف خطبہ کے وقت ہتھیار ہاتھ میں نہ لے۔ کیونکہ ان لوگوں نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھایا ہی نہیں جن سے ڈرانے اور دھمکانے کو وہ ضروری ہو۔ اسلام امن و امان کی تعلیم دیتا ہے۔ اُسکے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔

خطبہ عید اضحیٰ میں سنت ہے مگر اُس کا سننا واجب ہے۔ خطبہ میں قربانی و تکبیرات ایام تشریق کے مسائل بیان کرے۔ خطیب خطبہ دیتے وقت جب تکبیر کہے تو سامعین بھی دل میں تکبیر کہیں۔ مگر جب خطیب خطبہ دیتے وقت دعا پڑھے تو سامعین دیتے جواب دیں جیسا کہ جمعہ کو دیتے تھے یعنی زبان سے جواب نہ دیں۔ اور اگر خطیب خطبہ میں آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدۂ تلاوت کو اس وقت ادا نہ کیا جائے۔ کیونکہ ایسے مواقع میں افسدہ کا اندیشہ ہے خطیب کو چاہیئے کہ ایسے مواقع میں جان کر آیت سجدہ کو تلاوت نہ کرے۔ اور اگر ایسی آیت آجاوے تو اُس کو ترک بھی نہ کرے۔ یہ صورت عموماً جب ہی پیش آئیگی جب خطبہ بصورت کتاب ہو۔

**(۱۰) حقیقت قربانی** یہ جان و مال جس کو کہ ہم ناداری سے اپنا سمجھے ہوئے ہیں درحقیقت ہماری کمائی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ سب اس مالک حقیقی کا ہے جس نے ہر دو عالم کو پیدا کیا۔ بالخصوص اس حالت میں جبکہ ہم نے اپنے جان و مال کو جنت کے عوض میں فروخت کر دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ۔

"اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور انکے مال (اس وعدہ پر) خرید لئے ہیں کہ اس کے بدلے میں ان کو جنت دیگا۔ ان کے لئے جنت (مقام) رضامندی و رحمت) ہے"۔

یہی وہ شے ہے جسکی طرف حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو مطلع فرمایا ہے۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

"میری نماز (میری پوجا) میری قربانیاں (اور منتیں) بلکہ میری زندگی اور میری موت (کسی مخلوق کے لئے نہیں) اللہ کے لئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے اپنا سب کچھ خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ اور اسکے آگے جھک جاتا ہوں"۔

اور اپنے آپ کو بلا تردد واپس و پیش آگ میں ڈال کر رجوع دے تبلیغ تو جہ پر آپ کی نذر کے لئے تیار کیا تھا) "محض خوشنودی باری تعالیٰ اسمٰعیل کے لئے" ہم کہ سیتی پڑھا دیا کہ تعلیم و رضا کا اصلی پہلو یہی ہے بلکہ اسکے بعد بھی بندہ تقصیر سے خالی نہیں

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی ✤ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اور پھر اپنی تمناؤں کے سر چشمے بڑھاپے کی ٹیک آنکھوں کے نور دل کی ٹھنڈک کینے اکلوتے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مالک حقیقی کے حکم کی بنا پر زمین پر پیشانی کے بل پچھاڑ کر اور ان کی گردن پر بظاہر کسی رحم و حنان کے چھری چلا کر ہمکو سچی وفاداری اور بندہ عبدیت کے انتہائی مقام سے آگاہ اور جَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ اللہ کے بارے میں خوب جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنا چاہیئے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ تم بھلائی کو ہرگز نہ پاسکو گے جبتک کہ تم وہ چیز جس کو تم دوست رکھتے ہو کی حقیقت سے مطلع فرمادیا ؎

بہ شہادت کہ الفت میں قدم رکھنا ہے — لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا
درد و منزل لیلیٰ کہ خطر ہا است بجاں — شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی
جانتا ہے جو صلۂ شے تو قربانی کر — خون کی قدر ہے قیمت نہیں کچھ پانی کی

اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ نے مالک حقیقی کی راہ میں بلا خوف و خیال اپنی جان عزیز کو پیش کر کے اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۔

"آپ کو جو حکم دیا گیا ہے کر گذریئے آپ مجھے انشاء اللہ تعالیٰ صابر پائیں گے"۔ ہم کو سچی مالکانہ و مخلصانہ فرمانبرداری کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا ؎

لبھجو اسمٰعیل پیش سر بنہ — شاد و خنداں پیش تیغش سر بنہ

اور اس طرح باپ بیٹوں نے مالک حقیقی کی اصلی خوشنودی و رضا کو حاصل کیا۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰھِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔

اور جب حضرت ابراہیم و اسمٰعیل پر حقیقت اسلامیہ طاری ہوئی اور دونوں نے اپنی گردنیں جھکا دیں اور حضرت ابراہیمؑ نے اسمٰعیل کو ماتھے کے بل زمین پر پٹک دیا تو ہم نے پکارا کہ اے ابراہیم بس کر تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ یہ حقیقت اسلامیہ کے ایسے ہی مدارج صاحبان احسان و ایمان کو عطا

فرماتے ہیں:

اے ابراہیم! شاباش تم نے خواب کو سچ کر دکھایا۔ اب ہم اسکو منسوخ کرتے ہیں۔ پس ان کو چھوڑ دو اور ایک دنبہ (جو کہ جنت سے لایا گیا تھا) ذبح کرو عوض میں۔

پس یہ قربانی سنت ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جنکی ملت کے پیرو ہم سب مسلمان ہیں۔

قَالُوْا مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ۔

"صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا طریقہ ہے"

جو کہ سال بھر میں ایک مرتبہ آتی ہے اور ہم کو یہ سبق پڑھاتی ہے کہ راہ خدا میں اپنی جان، مال، اولاد و عیال کی قربانی کرنے میں تامل سے کام نہ لینا بلکہ ادھر حکم ہوا اُدھر تعمیل کر دکھاؤ۔ اور جس طرح کہ تم عید قربانی کے موقعہ پر اپنے مال کو (یعنی وجیہ کو بلا تامل دشمن قاتل اللہ کے راستہ میں پیش کرتے ہو اسی طرح اپنے اور اپنے اہل و عیال کی جانوں کی قربانی کرنے میں جب جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ کا حکم ہو تو اُس وقت معمولی سے معمولی درجہ کا بھی تامل اور رنج و غم اپنے پاس نہ آنے دینا۔

## (۱۱) صلوٰۃ عید الضحیٰ کے ضروری مسائل جنکا حفظ کرنا واجب ہے

**مسئلہ** (۱) اگر کوئی عذر شرعی درپیش آجائے۔ مثلاً لگاتار بارش ہو جانے ایک روز پیشتر ہونے کی اطلاع آجائے تو عید الضحیٰ کی نماز کو ۱۲ ذی الحجہ تک بھی مؤخر کیا جا سکتا ہے۔

(۲) اور اگر قصداً امام نے دسویں ذی الحجہ کو نماز عید اضحیٰ نہ پڑھائی تو سخت گنہگار ہوگا۔ اور اسکو چاہیئے کہ ۱۲ ذی الحجہ تک فوراً نماز پڑھاوے۔

**(۱۲) مسائل قربانی** قربانی کے وجوب میں چار شرطیں ہیں غنی (اُس شخص کو کہتے ہیں جسکے پاس جان اور آبرو کے بجائے کے بعد بقدر نصاب مال ہو) یعنی چھتیس تولہ ساڑھے باون ماشہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ ڈھائی ماشہ سونا یا اس جنس کے اشیاء یا اسی قبیل کا اسباب یا جائداد خواہ تجارت سے ہو یا اس قیمت کے کتب ہوں۔ اسلام یعنی مسلمان ہونا۔ آزاد ہونا مقیم ہونا۔ اگر ایسا شخص جسپر قربانی واجب ہو مگر وہ اپنی بدبختی سے قربانی نہیں کرتا تو اُس کو بموجب ارشاد الزبان قدر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث شریف کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

من وجد سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا جو شخص مقدور والا ہو پھر قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آوے۔

شہر والوں کو چاہیئے کہ وہ قربانی بعد فرض نماز کریں۔ اور قریہ والے جس وقت اور اگر انکے حدود میں کیا تو وہ فعل قریہ والوں کا مکروہ ہوگا۔ اور اگر کسی شہری نے اپنی قربانی امام کے سلام پھیرنے سے قبل کرادی تو قربانی ادا نہ ہوگی۔

قربانی کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے لیکر ۱۲ ذی الحجہ کے آفتاب ڈوبنے سے تھوڑا پہلے تک ہے۔ رات کو قربانی کرنا محض مکروہ ہے

قربانی کا وجوب صرف اپنے ہی ذات پر ہوتا ہے۔ نہ کہ بیٹا۔ بیٹی۔ بہو۔ بیوی کے طرف سے بھی۔

مسافر بارہویں تاریخ تک اگر کسی جگہ مقیم ہو جائے تو قربانی اُسپر واجب ہے۔ اور اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے ایام قربانی میں خدانخواستہ قربانی نہ کر سکا پس اگر جانور خرید چکا تھا تو جانور کو صدقہ کر دے۔ ورنہ جانور کی قیمت صدقہ کر دے باعتبار اپنے حصہ کے۔

اگر قربانی بکرا، مینڈھا، دنبہ یا اُن کی مادہ کی جائے تو اُسمیں دو سرا شخص شریک نہیں ہو سکتا۔ صرف ایک ہی آدمی کی جانب سے ان جانور وں کی قربانی ہو سکتی ہے۔

اور اگر قربانی اونٹ۔ گائے۔ بھینس۔ کی خواہ نر ہوں یا مادہ کیجائے تو ان میں سات آدمی شرکت کر سکتے ہیں۔ خواہ ان شرکاء میں سے بعض کی نیت عقیقہ یا ولیمہ یا خیرات کی ہو۔ اور اگر کسی ایک شریک کی بھی نیت محض گوشت کھانے کی ہو یا کوئی کافر و مرتد شریک ہو تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔

قربانی کے جانور کم از کم اس قدر عمر کے ہوں۔ تب ان کی قربانی جائز ہو سکتی ہے۔

(۱) بکرا۔ ایک برس کامل کا۔

(۲) مینڈھا۔ چھ مہینے سے زیادہ کا بشرطیکہ اس قدر تیار ہو کہ اگر بڑی بھیڑوں کی جگہ کھڑا ہو جائے تو دور سے تین فرق نہ معلوم ہو۔

(۳) دنبہ۔ ۷ ماہ کا۔

(۴) گائے بھینس۔ دو برس کامل۔

(۵) اونٹ پانچ برس کامل۔

## ایسے عیب دار جانوروں کی قربانی جائز نہیں

اندھا۔ کانا۔ بہت دبلا۔ اس قدر لنگڑا کہ ذبح تک نہ جا سکے یا جسکا آدھے سے زیادہ کان یا دم یا چکتی یا ایک پاؤں یا ایک ہاتھ یا چوتھائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔ یا اسکی آنکھ تہائی سے زیادہ کانی ہوئی ہو۔ تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔

ہاں اگر جانور میں صرف اس قدر عیب ہے کہ یا تو سینگ نہیں یا بڑھا یا دیوانہ ہے تو اسکی قربانی جائز ہے۔

## طریقہ ذبح

جانور کے ذبح کرنے سے پیشتر پہلے اس کے ہاتھ پاؤں کو خوب مضبوط باندھے اس کے بعد جانور کا منہ قبلہ کی طرف کر دے اور تیز چھری سے حلق اور سینہ کے اوپر کی ہڈی کے درمیان چھری کو چلائے اور ترخرا اور دانہ پانی کے جانے کی کل اور اسکے آس پاس کی شہ رگیں جو ہوتی ہیں انکو چھری سے کاٹے۔ اور اگر یہ چاروں رگیں نہ کٹیں ان میں سے صرف تین کٹ جائیں تب بھی درست ہے۔ ونیز ذبح تک چھری کا لجانا یا سر کا بالکل علیحدہ کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اگرچہ جانور ان امور کے ہو جانیکے بعد بھی حلال رہتا ہے اور اسکے کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ مگر یہ فعل کفار کی طرز کے موافق ہے جو کہ کراہت کو پیدا کرتا ہے۔ اور ذبح کے وقت یہ کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْکَ وَلَکَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ۔

اور اگر ذبح کرتے ہوئے مادہ کے پیٹ میں سے بچہ نکلے تو اگر وہ زندہ نہیں ہو تو اُس کا کھانا حرام ہے اور اگر زندہ ہے تو اسکو ذبح کرنیکے بعد کھا سکتے ہیں۔

جانور کے ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا۔ تو کچھ بھی حرج نہیں اور اگر بسم اللہ کو قصداً ترک کر دیا تو ذبح کیا ہوا جانور مردار ہو جائے گا۔ اس کا کھانا درست نہیں۔ مستحب یہ ہے کہ خود قربانی کرنے والا اپنے جانور کو ذبح کرے اور اگر چند شریک ہوں تو شرکا میں سے کسی ایک کو اس کام کے لئے متعین کر دیں ورنہ کسی دوسرے شخص سے جو ذبح کرنا جانتا ہو ذبح کرالیں۔ و نیز یہ بھی مستحب ہے کہ قربانی کرنے والے اپنے ہی سامنے جانور کو ذبح کرائیں۔

یہ بھی درست ہے کہ غائب شخص کی جانب سے اسکی غیبوبت میں باجازت اُسکے جانور کو ذبح کر دیا جائے۔

نہایت ضروری ہے کہ قربانی کا حساب گوشت کی تقسیم بہت صفائی اور بلا رو رعایت کی جائے۔ تاکہ کسی کے دل میں کسی قسم کا شبہ پیدا نہ ہو۔ جو کہ موجب وبال و عذاب ہے۔ اس ہی بنا پر گوشت کو تول کر تقسیم کیا جائے تو بہتر ہے۔

قصاب کی اُجرت کو کھال یا اُسکی قیمت میں مجرا نہ کرے بلکہ علیحدہ دے۔

قربانی کرنے والے کو اختیار ہے کہ اپنے جانور کی کھال یا قیمت خیرات کر دے وہ بھی اُن لوگوں کو جن کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز ہے۔ مسجد کی مرمت یا کسی دوسرے نیک کام میں لگانا جائز نہیں۔ ہاں اسکو اپنے مصرف میں بھی لایا جا سکتا ہے مگر یہ اچھا نہیں۔

مستحب یہ ہے کہ ہر حصہ دار اپنے حصہ میں سے تہائی حصہ کو خیرات کر دے بقیہ کو خود بھی کھائے اور عزیز و اقارب و دوست و حاکم کو بھی دے۔ اور کچھ اگلے روز کے واسطے رکھ چھوڑے۔

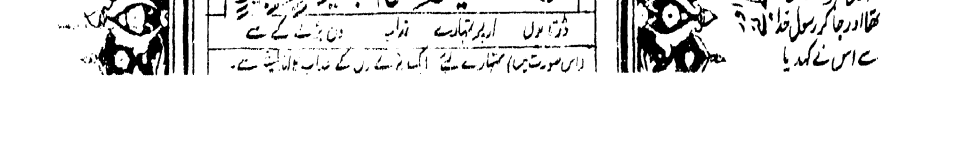

# اکیاون خوبیوں والا جدید طرز میں تین سو صفحہ کی زائد ضخامت کیساتھ ابھی ابھی طیار ہوا ہے

اب اس کی تقطیع رسالہ مولوی کے برابر اور ضخامت ۹ سو صفحات کاغذ نہایت مضبوط اور دیدہ زیب نہایت سفید خوب چھپائی ہے جس کی ہزارہا جلدیں ناظرین مولوی کے پاس پہنچ چکی ہیں اور ہر جگہ مقبول ہوا ہے اس مرتبہ اس کی ضخامت

سُبْحَانَ اللّٰہِ یہ وہی دو ترجمہ والا قرآن شریف ہے

بھی ڈیوڑھی ہو گئی ہے پہلے اس کا پارہ ۲۲ صفحوں کا تھا اب ۳۰ صفحہ کا ہے۔ کاغذ پہلے سے مولوی سے زائد ہی چھپا اس لئے ہر چیز بہتر لگائی ہے۔ کرام موجب صلی علی کیا چھپائی ہے اور کیا کاغذ ہے اسمیں حسب ذیل خوبیاں ہیں۔

(۱) پہلا ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کا ہے (۲) دوسرا ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب قبلہ کا ہے (۳) حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن و بیان القرآن سے ماخوذ ہے جو حضرت مولوی عبدالحق صاحب قبلہ ناظم جمعیۃ علمائے دہلی نے افادہ فرمائی ہے جو بہت جامع ہے (۴) کتابت خطاطی نفیر جناب منشی صلاح الدین صاحب کی جو دہلی میں نسخ کے بہترین ماہر ہیں (۵) ہر پارہ نئے صفحہ سے شروع ہوتا ہے تاکہ ہر پارہ علیحدہ ہو جائے (۶) ترجمہ منشی ریاض الدین صاحب نیز ترجمہ رحمت اللہ صاحب کا کتابت شدہ ہے (۷) اعراب یعنی زبر زیر پیش بالکل اپنے وقت پر لگے ہوئے ہیں، کہ ایک حرف کا اعراب دوسرے حرف، نہ معلوم ہو (۸) حضرت مولانا احمد علی شاہ محدث نے ذرا بھی اس صحت کی ہے (۹) اس کے علاوہ ۔ مزید حفاظت اس طرح کی ہے (۱۰) ایک ترجمہ بالائی لفظی ہے تاکہ عربی کے ہر لفظ کے نیچے لفظ بلفظ معلوم ہو سکیں اس سے قاری پڑھنے میں بہت مدد ملتی ہے (۱۱) تمام رمضان قرآنی کی مکمل فہرست جو آیت چاہو فوراً نکال لو (۱۲) ضروری مقامات کا نشان نزول بطابق مصاحح ستہ (۱۳) حضرت مولانا اشرفعلی کے ترجمہ کی سند جو حضرت مدرصے کی بھی ہوئی ہے (۱۵) فضائل قرآن (۱۸) صورتوں کے ذوامی اور ان کے پڑھنے کا طریقہ (۱۹) ایک آیت کی دوسری آیت سے ربط (۲۰) تلاوت قرآن کا طریقہ اور تلاوت کے اصول (۲۱) حضرت غواجہ حسن نظامی کا معجزۃ القرآن لکھا ہوا ہے (۲۲) کلام الٰہی کی آیتوں پر عیسائی الزامات کی تردید (۲۳) کلام الٰہی کی آیتوں پر آریوں کے الزامات کی تردید (۲۵) کلام الٰہی کو معقول طور پر ثابت کیا ہے۔ کہ یہ خالص الہامی کتاب ہے، اور منزل من اللہ ہے (۲۶) بنت اور حور و غلمان اور دوزخ وغیرہ کے بیانات۔ قرآن کی آیتوں کا انتساب (۲۷) تخلیق عالم یعنی آفرینش کا ذکر قرآن شریف کے حوالے سے (۲۸) قبل از اسلام عرب کی حالت کیا تھی (۲۹) قرآن کریم نے عرب کی کایا پلٹ دی (۲۹) قرآن شریف پڑھنے کے اوصاف و برکات (۳۰) یا یعنی قرآن شریف پر قسمیں کیوں زیادہ اجو کا ستھی ہے (۳۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر سعادت (۳۲) رسول کریم کی ہجرت اور کفار کی ایذا رسانی کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے (۳۴) غزوات نبوی اور ان کے برکات جن کا ذکر سورۂ انفال میں ہے۔ وفات سرور کائنات (۳۵) فضائل تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ کے فضائل (۳۶) تلاوت قرآن کریم کے فضائل (۳۷) قرآن شریف پڑھنے والے اور پڑھنے والے کے فضائل، (۳۸) قرآن مجید کی تلاوت کے ظاہری آداب (۳۹) قرآن مجید کے تلاوت باطنی کے آداب (۴۰) خواص القرآن (۴۱) قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم ہونا چاہئے، (۴۲) مصاحح ستہ (۴۲) وہ آیتیں جنکو غلط پڑھنے سے کفر لازم آتا ہے (۴۳) خاص تعویذات قرآن شریف (۴۴) تقطیع متوسط یعنی ۲۰×۲۶ کا غذ دیدہ زیب چھپائی (۴۵) ہر مرض کی دوا قرآن ہے، (۴۶) ایسی دیدہ زیب چھپائی کہ دہلی کے موجودہ قرآنوں میں سب سے افضل (۴۷) تصحیح اس قدر احتیاط سے کرائی گئی جو انسانی احتیاط سے ممکن تھا (۴۸) جلد چرمی نہایت پختہ و پائدار (۴۹) خانہ دیدہ زیب اور بلا خانہ وہی ہے کہ ضخامت پہلے سے زیادہ اور ہر پہلے سے کم مجلد چرمی نقرئی خانہ دار ساڑھے تین روپے محصول علیحدہ


مراد یہ ہے کہ کافر کچھ مخالفت کی بات کہہ میں کہتے اور اس کا جواب قرآن میں نازل ہو جاتا تھا تو کہتے تھے کہ کوئی کہنے والا سنتا تھا اور جا کر رسول خدا سے اس نے کہدیا

# اُسوۂ حسنہ ابراہیمی

از مشتہر

جناب مولانا مولوی محمد انوار الحق صاحب خیرپوری گورنمنٹ آنریری مجسٹریٹ ریاست بہاولپور

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سارے عالم کے پالنے والے اللہ کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی کے لئے میں مامور ہوں۔ اور میں پہلا ہوں فرمان الٰہی پر گردن جھکانے والا

ماہ ذیحجہ الحرام وہ مبارک مہینہ ہے جس میں سنت ابراہیمی کی شان کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اس متاع ہستی کے واہب الاختراع افعال کی تقلید کا نمایاں حصہ اسی مہینہ میں عمل میں آتا ہے اور ان یادگاروں کے معائنہ سے جذبات قلبی کو حرکت ہوتی ہے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بڑے مشہور اولوالعزم پیغمبر ہیں۔ اور ان کی سراپا برکت ذات ایسی خیر و خوبی اور اصلاح عالم کی قوت رکھتی تھی جو آج تک دنیا میں حکومت کر رہی ہے۔ اور ان کے معمولی سے معمولی فعل کے آگے دنیائے مذہب سر خم کئے ہوئے ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ جہاں نہایت قدیم بہار رکھتا ہے مگر ان کے افعال و اقوال کے اثر کا آج بھی قلوب کو متاثر کرنے میں بے نظیر قوت دکھانا ان کی مقدس ہستی کی عظمت کا ثبوت ہے۔ آپ کے بعد متعدد پیغمبر دنیا میں آئے اور دنیا کو ان کی ضلالت و گمراہی سے نکالنے کی سعی کر کے چلے گئے۔ اور ہر اصلاح کے وقت اپنی اپنی موثر ہدایتوں سے دنیا کو غفلت کی نیند سے بیدار کرتے رہے مگر کسی زمانہ اصلاح میں حضرت ابراہیم کی ہدایتیں فراموش نہیں ہو سکیں۔ ہر وقت ان کی عظمت کا ڈنکا بجتا رہا۔ اور ہر پیغمبر اپنی ہدایت کو موثر بنانے کیلئے حضرت ابراہیم کے ارشادات اور عمل کا حوالہ دیتے رہے۔ زمانہ نے کئی پلٹے کھائے مگر حضرت ابراہیم کی تعلیم اور تعلیم کے پاک اثر کو نہ مٹا سکا۔ اور جو غلطیاں زمانہ کی امتداد سے پیدا ہو گئی تھیں۔ پیغمبر وقت کی کوشش سے جب دور ہوئیں تو یہ حضرت ابراہیم کی تعلیم کی دل نشینی کی واضح مثال ہے کہ حضرت ابراہیم کی پاک و صاف تعلیم نے لوگوں کو اپنا مطیع و منقاد بنا لیا۔ ہمارے پیغمبر آخر الزماں صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ نے بھی اس پر گرویدگی کے کمال نامے بہت واضح فرمائے ہیں۔ اور اپنی قوم کو جب پیش کرتے ہیں ان سے مدلل ہے اور اس قدر عرصہ گذرنے کے بعد بھی جو غلط سلط اعتقاد لوگوں کے دلوں میں جم گئے تھے وہ اسی غلط فہمی کا نتیجہ تھا کہ یہ فکر پیدا ہوا کہ حضرت ابراہیم کا ہے اگر غلطی بھی کرتے تھے تو اس سمجھ کے تحت کہ ہم حضرت ابراہیم جیسے پیغمبر کے حکم پر چل رہے ہیں۔ اور جب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے یہ معلوم کرایا گیا کہ جو کچھ تم کر رہے ہو اور یہ سمجھ کر کر رہے ہو کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم یا عمل ہے یہ صحیح نہیں ہے تو انہوں نے فوراً اس کو چھوڑ دیا۔ اور جو اصلی ہدایت حضرت ابراہیم کی تھی اس پر عمل کرنے لگے۔ آپ سے پیشتر ایسی زبردست شخصیت کے پیغمبر دوسرے نہیں گذرے ہیں۔ سوانح عمریاں اور حالات زندگی بڑی اثر ڈالنے والی چیزیں ہیں۔ اور خصوصاً نامور لوگوں کے حالات جذبات میں بہت برانگیختگی پیدا کرتے ہیں اور انسان میں بڑا جوش عمل بڑھا دیتے ہیں اور کسی چیز کی خوبی پیدا کرنے اور اسکے نتائج کی طرف توجہ دلانے سے زیادہ موثر چیز یہ ہے کہ کسی بزرگ کے حالات زندگی نہایت خاموشی اور سکون کے ساتھ بیان کر دیئے جائیں اور صرف اس کا خیال رکھا جائے کہ سچائی سے علیحدگی نہ ہونے پائے۔ اور مبالغہ اور زیادتی سے اسکو پاک و محفوظ رکھا جائے۔ سوانح عمریوں میں لوگوں کی طبیعتوں کو اپنے میں جذب کرنے کی خاص قوت ہوتی ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور قوم کو کسی نیک راستہ پر لگانا ہو تو اس سے بڑھکر کوئی اچھی چیز نہیں ہے کہ اسکے معتقدوں اور رہنماؤں کا ذکر کیا جائے۔ واقعات دلچسپ ہوں سادے طرز میں کبھی کبھی قوم کو سنا دیئے یا سنوا دیئے جایا کریں۔

ماہ ذیحجہ کا مبارک اور محترم مہینہ آگیا ہے اور اسمیں اکثر و بیشتر ارکان حج اور قربانی کے فضائل و احکام بیان کئے جاتے ہیں۔ اور اس سالانہ فریضہ کے متعلق معلومات کی اشاعت ہوا کرتی ہے۔ اس موقع میں اس پاک ہستی کا ذکر اور اسکی خصوصیات کا بیان بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جس کی زندگی کا ایک کارنامہ عید قربان کی صورت میں روشناس عالم و عالمیان ہے اور ہر سال اپنے متعلق فرائض کی تکمیل کی طرف دنیائے اسلام کو بلاتا ہے اور مسلمان خاص طور پر اسکی انجام دہی میں مصروف نظر آتے ہیں۔ یوں تو جتنے مسلمان ہیں وہ قربانی کرنے میں بقدر وسعت حصہ لیتے ہیں اور اگر مالی حالت کی مجبوریوں سے اس سے محروم رہ جاتے ہیں تو اسکی حسرت تو ایک حد تک ان کی دلوں کو اپنی طرف مائل رکھتی ہے۔ اور یہ ایک نشانی ہے اسلامی شعائر سے محبت اور اپنے بزرگوں کی پیروی کے میلان کی۔ مگر بہت کم لوگ ہیں جو اس عمل کو بار بار دہرانے اور ایک مسنون اور واجب عمل کی صورت میں ہر سال اپنی پابندی کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ واقف ہوں اس لئے نہایت ضرورت ہے کہ اس عمل کے حقیقی فائدہ سے آشنا کرنے کے لئے مسلمانوں کو اس کے باقی کی نیت پاک اور عمل خالص کے سچے اور واجب القدر جذبات دکھائے جائیں کہ کن کن حالات اور کن کن صورتوں میں ان سے خدا کی خوشنودی کے لئے وہ افعال سرزد ہوئے جو قرنہا قرن اور صدیوں پر صدیاں گذرنے پر بھی قوم کو اور دنیا کے ہر حصہ میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کو اپنی پیروی پر مائل کر رہے ہیں اور جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ بطیب خاطر نہایت خوشدلی اور فراخ حوصلگی کے ساتھ اسکی تعمیل سے مسلمان مستفید اور عدم استطاعت کی صورت میں اپنی کوتاہی پر تاسف کرتے ہیں۔ یہ وہ با اخلاص اور نیک نیت بزرگ تھے کہ ان کی قوت اخلاص نے امتداد زمانہ کے باوجود اپنے عمل کی تقلید پر اپنے پیروؤں کو آج تک قائم رکھا ہے

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات و حالات سے سب ہی واقف ہیں مگر مسلسل اور تمام کے تمام ہر شخص کے علم میں نہیں ہیں۔ اور یہی ہم گذرے زمانہ والوں کی باتیں اکثر مختلف روایتوں کے راستہ میں الجھ کر واقعیت سے دور ہو جاتی ہیں اور روایتوں کی بھیڑ سے راہ نکال کر اصلی خط و خال تک اور یکجہتی کے کچھ نظر آنے لگتے ہیں۔ اور تحمل سے اس نقل کو پوری مطابقت اور مشابہت تک پہنچتی ہے کبھی تو ایسی ہیں کہ جس کے لحاظ سے ہم چاہتے ہیں کہ حضرت کے حالات جو سچے اور قابل اعتبار روایات کی بنا پر معلوم ہو سکے ہیں ایک سلسلہ میں بیان کئے جائیں اور اُن کی پُر شان اور واجب الاحترام ہستی کے فیض بخش کارناموں میں جو رچ کا کام کر رہی ہے اُس کو نمایاں اور محسوس کر کے دکھایا جائے۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ۔

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ ان کی پیدائش سے لیکر ان کی زندگی کے مبارک خاتمہ تک کچھ ایسی خوبیوں سے بھری ہوئی ہے اور ان کے استدلالات کی قوت ایسی مضبوط اور پائیدار ہے کہ آج تک دلوں کو ملا رہی ہے خصوصاً وجود باری تعالیٰ اور اسکی وحدانیت کے دلائل براہین سے ان کی رسالت کا کارنامہ نہایت روشن و تابناک ہے۔ اور خدا کی قدرت کاملہ اور افعال اختیار مطلقہ کا اظہار جس خوش اسلوبی سے آپنے فرمایا ہے سخت سے سخت منکر کو وہ اب بھی سر بسجود کرلے اور اسکے ساکت و خاموش کر دینے میں ناقابل تردید اثر رکھتی ہے۔ آپ کے حالات زندگی میں اور برکات کے سوائے یہ بڑی بات ہے کہ آپ کے سوانح کو پڑھنے والا اور آپ کے حالات کا سننے والا وجود باری اور وحدانیت ذات بحث کے یقین میں بہت کچھ اضافہ پاتا ہے۔ اسکے یقین کو آپکی طرز ادا سے بڑی قوت پہنچتی ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مُہوڑہ حضرت آدم صفی اللہ سے تین ہزار تین سو تینتیس برس بعد عالم وجود میں جلوہ افروز ہوئے۔ آپ کا مقام پیدائش بابل ہے جو نمرود کا پایۂ تخت تھا۔ نمرود بہت زبردست حکومت رکھتا تھا اور اس کا حکم تمام دُنیا پر چلتا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ زمین کا بادشاہ تھا اگر تاریخ سے اسکی یہ دنیس ملتی۔ اسکو کوئی نیاس بھی کہتے ہیں۔ اس کو طرف کو باجبروت حکومت نے آپے سے باہر کر دیا وہ اپنی ہستی کو بھول گیا اور خدائی دعوے کرنے لگا۔ اور اپنے آپ کو خود عالم بنا لیا۔ مگر ہر کمالے را زوالے۔ قدرت کا یہ سلسلہ اصول ہے کہ جو چیز اپنی وضع ترکیب میں مکمل ہو جاتی ہے پھر اس کے لئے اس صورت کمال پر قائم رہنے کے لئے کچھ زیادہ مہلت ملتی ہے تو اور آگے بڑھنے کا کوئی راستہ ہوتا ہے بجز اسکے کہ زوال کی طرف رجوع کرے اور بلندی سے پستی کی طرف اُترے۔ نمرود کے اقبال کا ستارہ مائل بہ زوال ہوا۔ اسکے دربار کے نجومی حضرت ابراہیمؑ کے بطن مادر میں آنے سے تین روز قبل دربار شاہی میں نہایت طول و تفصیل حاضر ہوئے۔ نمرود نے دریافت کیا کہ وجہ ملال کیا ہے انہوں نے بادشاہ کو دعا دی اور عرض کیا کہ ایک ستارہ آسمان پر ایسا نمایاں ہوا ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اور اسکے آثار بتلاتے ہیں کہ ایک شخص پیدا ہوگا جو آپ کی ذات کا دشمن اور آپ کی سلطنت اور آپ کے مذہب کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔ نمرود نے کہا کہ آثار نجوم سے اس شخص کے پیدا ہونے کا زمانہ کیا ظاہر ہوتا ہے۔ نجومیوں نے کہا کہ تین روز کے اندر ہی اندر اس کا حمل قائم ہوگا۔ نمرود نے حکم دیا کہ کوئی شخص آج سے اپنی بیوی کے پاس نہ جانے پائے۔ اور جو حمل اس زمانہ میں موجود ہے قتل کر دیا جائے۔ کاربردازان شاہی نے اپنے علم کی حد تک اسکی تعمیل کی مگر ایک محدود ہے جو انسان کی وسعت علم کی حد سے باہر ہے اور اس حد تک نہ انسان کا ہاتھ پہنچتا ہے نہ نظر کو وہاں تک رسائی ہے۔ اور خدا کی شان سیران کرنیوالی اور تقدیر و تغیر بناؤں کی عبرت کا سامان کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ جو منظور رب تھا وہی ہو کر رہا جمع میں جب نجومی دربار میں حاضر ہوئے تو بادشاہ نے پوچھا کیا حال ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ شخص لطن مادر میں آگیا ہے۔ بادشاہ نے احکام دیئے کہ ہر حاملہ وضع حمل کے ساتھ ہی بچوں کو ہلاک کر دے۔ اس حکم کی تعمیل ہوئی مگر انتظام تھا ظلم جو کچھ تھا ہوا۔ مگر مشیت جو چاہتی تھی وہ بھی ہو کر رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ آثار حمل کو مخفی رکھنے میں کامیاب ہوئیں اور جب وضع حمل کا وقت آیا تو ایک ایسے غار میں چلی گئیں جو عام رہگذر سے دور تھا۔ اور ایسی کیفیت میں تھا کہ کسی کو خیال بھی نہ ہوتا تھا کہ یہ کوئی ایسا غار ہے جس میں اُن کے بادشاہ اُن کے خدا کا دشمن ابتدائی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ بچہ غار میں رہتا ہے ماں آتی جاتی ہے مگر لوگوں کی آنکھوں پر غفلت کی ٹٹی پڑی ہوئی ہے۔ اسکی طرف کسی کا خیال نہیں جاتا کہ ایک نبی اپنے بادشاہ کے دشمن کی پرورش میں مصروف ہو جو اسکو تخت و مذہب کو اسکی ملکی حکومت کو اسکے بادشاہ کو غارت کرنیکا باعث ہوگا اس سلسلہ میں یہ خارق عادت واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ غار کا دہانہ ایک پتھر سے بند ہو جاتا تھا جب ماں غار سے نکلتی تھی۔ اور کسی کو یہ خیال کرنے یا شبہ کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا تھا کہ یہ بچہ کو غار میں چھپاتی ہوئی ہیں۔ اور اسکی نگرانی کے لئے یہاں آیا جایا کرتی ہیں۔ اور جب وہ غار میں بچہ کو چھوڑ کر چلی جاتیں اور جب تک پھر غار میں جانیکا موقع نہ پاتیں خداوند عالم اپنے اولوالعزم پیغمبر کی پرورش کے لئے اسکے انگوٹھوں میں شہد و شہد پیدا کر دیتا جس کو چوس چوس کر یہ ننھی معصوم جان قوت پاتی اور نشوونما حاصل کرتی۔ وہ خدا جس نے کرۂ زمین کو معلق لٹکا دیا اور اپنے عظیم الشان بلند پہاڑوں کی میخیں ٹھوک دیں اور اسکے اطراف آسمان کی فضا پیدا کی۔ اسکی قدرت کے سامنے یہ کونسی تعجب خیز بات ہے کہ ایک غار کے منہ پر بلا کسی ذریعہ اور سبب معمولی کے پتھر کی چٹان خود بخود آکر غار کو بند کر دیا کرے اور جب بچہ کی ماں اسکی خبر گیری کو آئے تو غار کے منہ سے ہٹ جائے۔ اور اس طرح غیروں کی نظر سے بچہ چھپا رہے۔ اور غار کے اندر نشوونما پاتا رہے اور اسکو غذا دنیا کے مقررہ طریقوں کے سوائے دوسرے غیر معمولی طریقے سے ہو یکبارگی اسکی پرورش کا باعث ہوتی رہے۔ مگر مادہ پرست لوگ اسپر بالکل یقین نہیں کرتے اور ایسے ذرائع سے کسی واقعہ کے وجود کا ثبوت دیئے تو سرے سے واقعہ ہی کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ اور نفس واقعہ جب معمولی طریقہ پر تسلیم کیا جاتا ہے تو اس نشان عظمت پر حجت کرکے واقعہ سے دور جا پڑنے کی ضرورت نہیں پاتے۔ خواہ خرق عادت سے خواہ معمولی اسباب سے کسی طرح سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم غار میں پیدا ہوئے اور ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے کہ حکومت اس وقت کے پیدا شدہ بچوں کو ہلاک کر رہی تھی۔ یہ غار میں تنہا چھوڑ دیئے جاتے تھے۔ غار کا تنگ دہانہ یا اسکی پیچیدہ ہیئت سے لوگوں کا خیال اسکے وجود کی طرف نہ جا سکنا یہ معجزہ قوت اور خارق عادت امور نے انکی حفاظت کی۔

بہر حال اس زبردست ہستی نے جب ایسے فتنہ کے زمانہ میں دُنیا میں قدم

رکھا تو اس غیر معمولی طور پر پرورش پانا بھی تعجب خیز نہ تھا۔ اسی طرح آپ کے بطن اور میں منتقل ہونے کی روایات معجزانہ اثر دکھاتی ہیں جو خدا کی قدرت کے ماننے والے کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ مگر اس زمانہ میں واقعات کا اس طرح وجود اصلیت سے دور سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ان روایات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے ہماری نظروں میں یہی بہت کافی ہے کہ ایسے ظالم اور خود سر بادشاہ کے عہد میں اس کا سر کوب پیدا ہوتا ہے اور اسکے حدود حکومت اور پایۂ تخت کے قریب اسکی سلطنت کو برباد کرنے والا پرورش پاتا ہے۔ اور اسکے جاسوس اس کے کاہر دو فاوار باوجود تجسس و تلاش و کوشش پیہم کے اس کا پتہ لگانے سے عاجز رہتے ہیں۔ اور صاحب شعور ہو کر غار سے نکلتا ہے اور خود مختار باجبروت بادشاہ کے خلاف اعتقادات اظہار خیالات سے نہیں جو کتابی بات کیا کچھ کم قدرت کے کمال کی سرمایہ دار ہے کہ ایک ابلہ جنگل میں ایک غار کے تاریک حصہ میں پیدا ہوا اور وہیں اپنی آغاز عمر کے دن گذارے۔ مہینہ دو مہینہ نہیں برسوں اسی غار میں رہے۔ اپنے ہمجنسوں سے دور اور ان سے محض ناآشنا رہے۔ اسکو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ میری جیسی اور بھی مخلوق ہے جنسوں کا ذکر ہی کیا ماں کی آغوش محبت سے محروم رہے۔ وہ تنہا غار میں پڑا رہتا ہے۔ فضائے عالم کا نظارہ اور اسکی ظاہری وسعت و فحصت سے فرحت و سرور حاصل کرنے سے بھی بے بہرہ ہے۔ مگر وہ جب دنیا کی کشادگی اور اسکی پہنائی پر نظر ڈالتا ہے اور اُنکی عظمت کو جانچتا ہے تو یکبارگی ان کی حقیقت کو ہیچ سمجھ جاتا ہے اور کس خوبی سے اس حقیقت کو لوگوں پر ظاہر کرتا ہے اور ان کی ظاہری شان اور عالمگیر عظمت کو ہیچ اور بے وقعت کر دکھاتا ہے۔ لوگ سیرتوں کا مطالعہ کرتے ہیں مگر غور اور توجہ سے کام نہیں لیتے سبق آموز باتوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور اسکو صرف ایک قصہ کی حد تک گزری محفل کا باعث سمجھتے ہیں۔ خداوند کریم حضرت ابراہیمؑ کے وجود باوجود کو ایک حیرت انگیز اور معنی خیز و سبق آموز کیفیات میں پیدا کیا اور دنیا کو انکا خاصہ سبق حاصل کرنے کا موقع دیا کہ ایک انسان صرف اپنی سمجھ سے اشد بار عالم کا مطالعہ کرے تو وہاں پہونچ سکتا ہے جہاں بڑے بڑے شہ زور نہیں جا سکتے۔ اور بڑے بڑے مایہ فن استاد اس کو نہیں پہونچا سکتے۔ پڑھنے کی ضرورت پڑھانے کی محتاجی توجہ اور نظر ہو تو اس زمین و آسمان کے دو ورق کا مطالعہ انسان کو سب کچھ بتا سکتا ہے اور ان حقائق و معارف کی آگاہی تک پہونچا سکتا ہے جو خلافت الٰہی کی عظیم الشان خدمت اور نیابت خداوندی کے منصب جلیلہ کے امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے کافی ہے۔ گو اب اس نفسا نفسی کے امتحان نبوت و رسالت میں داخلہ بند کر دیا گیا ہے مگر اسکے ظلی انواع میں اب بھی رسائی ہو سکتی ہے اور منصب ولایت تک انسان کا پہونچ جانا اب بھی ممکن ہے مگر آہ کہ ایک تفرج گاہ سے سمجھا نہیں جاتا اسکو دیکھتے ہیں تو نظر کو تازگی بخشتے ہیں دل میں خوشی کی لہر دوڑانے کے لئے اسکی حقیقت اور اسکے نتیجہ بخش اسباب پر غور کرتے ہیں نہ اسکی ضرورت سمجھتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کی اس حالت پر غور فرمایئے کہ حضرت ابراہیمؑ کی اولوالعزمی اور عظمت و جلال کا آفتاب ان کے اسی غور و فکر کی بدولت نکلا ہے اور ان کی پاکیزہ زندگی کے نیک تذکروں کی کرنیں دنیا کے لئے روشنی کی آخری منزل تک چراغ ہدایت بننے کا کام دے رہی ہیں آپ نے ہر قوم پر اوہستی کی سرگرم کاوشوں کو نمایاں کیا ہو جانے پیدا کرنے والے کے لئے اس مقدس ذات کی محبت و دیدہ نیاز اسی لئے ہے کہ

ہم ان کی زندگی کے نمونہ کو اپنے لئے ہر وقت ہر ایک عمل کے راستہ میں رہنمائی کا چراغ بنائیں۔ اس روشنی میں دیکھیں اسکی روشنی میں سمجھیں اور اسکی روشنی میں عمل کا قدم اٹھائیں۔ کارخانۂ دنیا میں کونسی چیز بدل گئی ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے وقت تھی اور اب نہیں ہے یا اس وقت جو اس سے نتیجہ عمل نکل سکتا تھا آج نہیں نکل سکتا یہی خیال پیدا کرنا اور اسی حقیقت کو بے نقاب کرنا حضرت ابراہیمؑ کے سوانح پڑھنے پڑھانے کا اصلی مقصد ہے۔ یہ نہیں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا قصہ پڑھیں اور انکے حالات سنیں اور اتنا بھی نہ سمجھیں کہ اسمیں کیا ندرت ہے اور کیا خصوصیت ہو کہ ہزارہا سال کے بعد آج بھی حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہر زبان پر اور انکے اعمال کی تقلید ہر انسان پر ضروری ہو گئی ہے۔ اور وہ کیا نکتہ ہے کہ پیغمبر آخر الزماں سرور انس و جاں کو خدا نے جو شریعت عطا فرمائی وہ بھی ابراہیمؑ کے محامد و فضائل سے بھری ہوئی ہے اور ہر ہدایت ابراہیمی کو درجۂ وحی قرار دیا گیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ انسان دنیا کو دیکھنے میں تھوڑی بہت تقلید حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کرنے لگے تو بہت سے مساعی اصلاحی کے نتائج سے زیادہ نتیجہ بخش اور فائدہ رساں ہوگا۔ اسی ہم اس حقیقت کو زیادہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ لڑکپن کا زمانہ جو غار کی اندھیری کوٹھری میں گذرا اسپر آپ غور فرمایئے کہ کوئی مولف کوئی رفیق کوئی ہمدم نہیں جو انسان کی بدنی الطبع کے لئے لازمی ہے یہاں تک کہ اکثر راتیں اور بہت سے دن ان کی ابتدائی عمر کے آغوش مادری سے بھی محروم رہے۔ تنہائی تھی اندھیری تھی ہیبتی تھی۔ کیا اس سے بڑھکر وحشت کے اسباب اور بھی ہو سکتے ہیں۔ اس وحشت میں پرورش پانے والا وحشی نہ ہو گا تو اور کیا خاص صورت ہے جو ایک انسان کو وحشی بنا سکے وہ مادہ پرست غور کر سکتے ہیں کہ یہی اسباب تھے جس میں حضرت ابراہیمؑ نے پرورش پائی یا کوئی اور اسباب بھی تھے جس کو عالم اسباب کے نتائج کے طور پر ترتیب دیکر نتیجہ برآمد کیا جا سکے کوئی نہیں تھے پھر کیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ عادت کے خلاف نتیجہ نکلا۔ کیا خود حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کا یہ حصہ جس نتیجہ کو پہنچا وہ خارق عادت نہیں ہے۔ کیا یہ معجزانہ کیفیت کو نمایاں کرنیوالا امر نہیں ہے کہ ایک لڑکا تربیت سے محروم ہو صحبت یافتہ نہ ہو۔ اسباب نیوی تمام اسکے وحشی بنانے کے لئے فراہم ہوں اور وہ وحشت کی بجائے میل ملاپ اتحاد و خدا پرستی اور خدا شناسی کا سرچشمہ ہو۔ ہماری نظر میں یہ خرق عادت زیادہ دلوں کو متاثر کرنے والا ہونا چاہیئے اور اس کا اثر سمجھداروں کے لئے اس سے زیادہ ہونا چاہیئے جو ایک پتھر سے حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ ناقہ کی شکل میں برآمد ہونے کی صورت میں ہو سکتا ہے کیونکہ وحشی کا مہذب اور جنگلی کا متمدن بننا حقیقت میں جمادات سے حیوانات کے ظاہر ہونے سے زیادہ خارق عادت ہو کر عوام کی نظر اس خرق عادت پر جیسی کہ چاہیئے نہیں پڑتی اور اس سے وہ اثر نہیں لیتے جو اس سے کم درجہ کی خارق عادت باتوں میں لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم ہمیشہ اور اکثر و بیشتر صحیح نتیجہ پر نہیں پہونچتے اور ناقص اور ناتمام باتوں کمال اور خوبیوں کے گردیدہ ہو کر رہجاتے ہیں اور حقیقی و اصلی کمال و خوبی کا سررشتہ ہمارے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ بزرگوں کے حالات زندگی پڑھنے اور پڑھانے کا مقصد کم سے کم اتنا تو ہو کہ ان حقائق سے انکو آشنا کرایا جائے

اور ان کو اتنی توجہ دلائی جاسکے کہ دنیا کی اشیاء کو کس نظر سے دیکھنا چاہیئے اور بھی دنیا کی چیزیں جو اپنی عظمت یا اپنی ندرت سے اپنی طرف سے ہر نظر کی جاذب ہوتی ہیں حقیقت کی تلاش نگاہیں اُن کو کس طرح معدوم کر لیتی ہیں۔ اور اُن کی عظمت کا نقاب کس طرح الٹ دیتی ہیں اور اُن کی ہیچ اور ناکارہ ہستی کو عیاں کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ آؤ دیکھو ایک ایسا شخص جس کو کسی قسم کی تربیت نہیں دیگئی اشیاء کی حقیقت کا کسی نے اُسکو سبق نہیں پڑھایا۔ اور اُس زمانہ تاریک میں کون تھا جو ایسا سبق پڑھاتا۔ مگر ایک بچہ ان کے مشاہدہ سے نتائج نکالتا ہے اور اُن کی پُرشان دسرا باشوکت نظارہ سے مرعوب نہیں ہوتا اور ایک مقابلہ میں دوسرے کو اور دوسرے کے مقابلہ میں تیسرے کو فوقیت دیتا ہوا آخر زوال و فنا اور تغیر حالات کو ان کے ہیچ اور ناکارہ ہونے کے ثبوت میں حجت پکڑتا ہے اور دُنیا کی سب سے عظیم الشان ہستیوں کو اس لئے کسی دوسری ہستی کا تابع اور مطیع قرار دیتا ہے کہ انکی عظمت کو دوام نہیں اور اُن کی شان زوال کی دست بُرد سے محفوظ نہیں ہے۔ اور کوئی ہستی جو زوال و انتقال سے محفوظ نہیں اُسکو یہ حق نہیں کہ دوسری اس سے کم درجہ کی چیزوں پر بھی اس کو اختیار و اقتدار ہو سکے حضرت ابراہیمؑ نے یہ ایسا طریق استدلال قائم فرمایا ہے کہ کسی ہستی کو قادر مطلق قرار دینے میں کبھی غلطی اور سہو پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور جتنی چیزیں دنیا میں نظر آتی ہیں اور جتنی عظمت و شان میں کمی و بیشی پیدا ہے۔ وہ سب کی سب کسی ایسی ہستی کی تابع ہیں اور ایسی ہی ذات ان کے وجود و بقا کی ذمہ دار اور اُن کے فنا و زوال پر قدرت رکھتی ہے جسکی شان تغیر حال اور فنا و زوال سے پاک ہو۔ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو اور ہم اُس کو نہ دیکھ سکتے ہوں تو یہ ایک دلیل اس ذات کے زیادہ منزہ اور اور مقدس ہونے کی ہے۔ ہماری نظر جس آلودگی نقص سے بھری ہوئی ہے اس سے کسی چیز کا محسوس ہو جانا خود اس چیز کے نقص کی دلیل ہے اس لئے تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا اسپر تصرف رکھنے والا ایسا ہی وجود ہو سکتا ہے جو دنیا کی آلودہ نگاہوں کی دسترس سے بالاتر ہو۔ اور وہی عبادت و پرستش اور عظمت و حیرت کے لائق ہے حضرت ابراہیمؑ غار سے باہر آئے ہیں۔ دُنیا کی فضا میں سانس لیتے ہیں۔ اسکی وسعت ضرور ان کی نظر کو بسیط عالم میں پھیلاتی ہے اور غار کے باریک گوشہ میں رہنے والے کے لئے ایک عجیب منظر دکھاتی ہے۔ رات کا وقت ہے و دنیا پر بھی رات کی طرح نہیں نہ سہی۔ مگر ایک سیاہی کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ کائنات کی وہ چیزیں جو زمین پر پھیلی ہوئی ہیں جیسی کہ چاہیئے ان کو نہیں دکھائی دیتیں۔ مگر بلند آسمان اُن کو اپنے مناظر قدرت سے حیران کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ تجسس و تفحص کی نظر اس کی طرف بڑھاتے اور اسکے دامن میں ایک تابدار چمکیلا ستارہ دیکھکر ان سوالات کا جو استفہامی انداز میں پاتے ہیں اپنے دل میں اپنے اور ان تمام اشیاء کی جو انکو حقیقت اور اسکے پیدا کرنے والے کی دریافت میں موجزن تھے کلام پاک میں اسکا تذکرہ ان الفاظ میں آیا ہے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى كَوْكَبًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي۔ جب رات کی سیاہی پھیلی تو حضرت ابراہیمؑ نے ایک ستارہ دیکھا۔ فرمایا یہ میرا پروردگار ہے۔ لفظوں میں کوئی لفظ استفہام کا نہیں ہے مگر بہت سے استفہامی جملے لفظوں کی صراحت سے نہیں بلکہ لہجہ کی مدد سے ظاہر ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کو غار میں تنہائی کا شغلہ یہی تھا لہ بنکہ جب کسی وارد کی آمد ہو دی دان کہ چیکنی کجا فرای رفت ہے میں کون ہوں، یہ کونسا مقام ہے کیسی جگہ ہے میں کیونکر یہاں آگیا اور کیوں آیا کس نے لایا۔ اس سوال کا جواب وہ چاہتے تھے اور اسی کی جستجو میں تھے کہ یہ عقدہ حل ہو۔ غار کے باہر جب اُنہوں نے آسمان پر ستارے کو چمکتا دیکھا کہ یہ بہت بلند مقام پر ہے۔ سب سے اونچا اور روشن بھی ہے کیا یہ خدا ہے؟ مگر تھوڑی دیر اسپر رائے قائم کرنے میں نہ گزرنے پائی کہ چاند نکل آیا جو ستارہ سے بدرجہا بڑا اور اس سے کئی حصے روشن تھا اسکو دیکھکر یہ گمان ہوا کہ سب سے بڑی چیز ہی خدا ہو سکتی ہے تو یہ چیز اس پہلی چیز سے زیادہ عظمت و حیرت دکھاتی ہے یہ خدا ہے؟ استفہامی لہجہ میں اسکو اد اکر رہے تھے۔ قرآن مجید کے بلوغ اشادات یہ ہیں فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي۔ پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے کہنے لگے کہ میرا پروردگار ہے؟ مگر جب رات کی سیاہ چادر ساط عالم سے کھینچ لیگئی اور آفتاب اپنے جلال و حیرت کا مظاہرہ کرتا ہوا چاند سے بھی منہ پھیر لیا اور سورج کی طرف عجلی نگاہی اور اسکے احوال پر غور کرنے لگے۔ اس کیفیت کو خدا نے عالم و عالمیان لئے کلام پاک میں اس طرح بیان فرمایا ہے فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ۔ پھر جب سورج کو دیکھا آفتاب کو روشن کہا یہ میرا پروردگار ہے یہ بہت بڑا ہے؟ مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کھل گیا کہ یہ تمام چیزیں ایک حال پر نہیں رہتی ہیں انمیں تغیرات لگے ہوئے ہیں انکے کمال کو زوال سے بچاؤ نہیں۔ آج بلندی پر ہیں کل پستی میں۔ ابھی چمکتے ہیں ابھی ماند اور گہنے پڑ جاتے ہیں لہٰذا ہرگز ربوبیت کے سزاوار نہیں ہیں پس آپ استفہام اور استفسار کے لہجہ سے بالاتر مقام پر پہنچ گئے اور لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ کی سرا یا یقین سے بھری ہوئی آواز لگائی کہ میں ایسی متغیر الحال چھپ جانیوالی ہستیوں کو پسند نہیں کرتا وہی خدا ہونے کے سزاوار ہے جو تغیر و زوال سے پاک ہو اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ میں نے اپنے چہرے کو اُسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے تمام آسمان اور زمین کو درست


## جو تجارت کرنا چاہتے ہیں

وہ ہم سے کٹ پیس کپڑے کے ٹکڑے منگوا کر فروخت کریں۔ چھیٹ، دریس، واسکٹ جاکٹ، نری وغیرہ کئی قسم کے ٹکڑوں کا ایک بنڈل دس پونڈ کا جس سب ٹکڑے کارآمد ہوتے ہیں، اور خوبصورت رنگین مضبوط اور اچھے ہیں، قیمت معہ محصول صرف پچیس روپے مستقل طور پر منگوا کر فروخت کرنے سے کافی نفع ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ ناواقف لوگ بھی فروخت کر سکیں ہر قسم کے کپڑوں کی علیحدہ علیحدہ قیمت آپ کو فہرست میں بتا دی جائے گی، بچوں والے گھر میں یہ ٹکڑے سب کارآمد ہیں۔ آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے جوڑے بڑے کپڑے ازاں قیمت میں بہت اچھے تیار ہو جائیں گے، درزی صاحبان اگر منگوا کر اور کپڑے تیار کر کے فروخت کریں تو معقول نفع ہوگا، ایک مرتبہ تجربہ کرنے سے صداقت معلوم ہو جائے گی پانچ روپے پیشگی روانہ فرمایئے باقی بیس روپے کا وی پی ارسال ہوگا، اپنا مفصل پتہ صاف لکھئے جواب کے لئے جوابی کارڈ بھیجئے ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔ پتہ میرزا عزیز بیگ پارچہ فروش امین گنج نمبر ۴۴ کانپور

# زندگی

انسان کو دنیا میں عزت، دولت، شہرت، حکومت، دوست، عزیز، بیوی، اولاد وغیرہ بہت سی چیزیں عزیز ہوتی ہیں، لیکن جتنے عزیز ان سب سے بڑھ کر ہوتی ہے وہ خود اسکی زندگی ہے اپنی جان سے پیار کرنا اور عزیز رکھنا اسکی فطرت میں کوئی نہیں ہوتی جاتی محبت اصل ہے باقی اور تمام محبتیں اور انفقتیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں، انسان سب سے زیادہ خوف دو چیز سے کھاتا ہے، اس لئے کہ اس کے خیال میں موت اس کی زندگی ختم ہو جانے کا نام ہے، بقائے نام کی جو خواہش ہر دل میں موجود ہوتی ہے وہ بھی اسی سے پیدا ہوتی ہے، اب جاننا یہ ہے کہ انسان جب یہ جانتا ہے کہ موت زندگی ختم کر دیتی ہے، تو چاہتا ہے کہ کم از کم اسکا نام ہی عرصہ تک زندہ رہے،

جس خدا نے اپنے بندوں کے دلوں میں یہ اتنی گہری آرزو پیدا کر رکھی ہے، اسی مہربان خدا نے اس فطری تقاضہ کے مطابق یا اس امید کو پورا کرنے اور اس خواہش کے پورے ہونے کی ایک عملی صورت بھی انسان کے لئے پیدا کر دی ہے جس کے تسلیم و قبول کر لینے کا نام اسلام ہے اسلام نہ چند عقیدوں اور ایمان، عمل ربط اور باہم غیر متعلق احکام کے مجموعہ کا نام نہیں، بلکہ زندگی کا ایک مکمل اور مرتب نظام، ایک مکمل و مستقل مستقل آئین ہے جو خود خدا کا بھیجا ہوا ہے، خدائے اسلام جی و قیوم زندہ اور ہمیشہ زندہ رہنے والا، پالنے والا اور برقرار رکھنے والا ہے اسی کے تبلک ہونے والے راستے کا نام اسلام ہے جس پر چل کر ہم بھی دائمی زندگی حاصل کر سکتے ہیں،

ایک بڑا دھوکا یہ ہے کہ ہم لفظ زندگی سے مراد صرف اس زندگی سے لیتے ہیں جو تنگ اور سے تولد ہونے کے وقت سے لے کر قبر میں دفن ہوتے وقت تک رہتی ہے، گویا زندگی کو ہم نے سانس کی آمد و شد کے مرادف قرار دے لیا ہے زندگی کا یہ تنگ و محدود مفہوم کسی طرح صحیح نہیں زندگی ایک بڑے طویل سلسلہ کا نام ہے اور ہماری موجودہ مادی زندگی تو اس طویل سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور اس زندگی کے مختلف دور ہیں، انسان کو مختلف عالموں کی زندگی سے گذر کر آنا ہوتا ہے لیکن بہر حال یہ سب زندگی ہی کے مختلف نمونے ہوتے ہیں، شکم مادر میں جس وقت حمل قرار پا جاتا ہے اسی وقت سے ولادت تک جتنے عرصہ تک بچہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے، زندہ رہتا ہے، گو وہ زندگی بعد ولادت کی زندگی سے بہت ہی مختلف ہوتی ہے اسی طرح حرکت قلب کے بند ہو جانے، سانس کی آمد و رفت رک جانے اور جسم کے سرد پڑ جانے کے بعد بھی انسان کی زندگی ایک دوسرے عالم میں قائم رہتی ہے، گو اس عالم کے قانون ہماری آپ کی دنیا کے قانون سے بہت ہی مختلف ہیں،

ہر عالم کے قوانین و ضوابط جدا گانہ ہیں، ہر دور زندگی اپنے مخصوص طریقے رکھتا ہے، تاہم ان سب عالموں کے درمیان ان تمام مختلف اور ارتباط میں کچھ اصول مشترک بھی ہوتے ہیں اور یہ مختلف عالم ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ان سب کے درمیان سلسلہ ارتباط و اتحاد قائم رہتا ہے بالکل ممکن ہے، جو خدائی دستور العمل ان مختلف عالموں کے باہمی تناقض و اختلاف دور کر کے ارتباط و اتحاد پیدا کرتا ہے، ان کے درمیان ایک رشتہ ارتباط و اتحاد پیدا کرتا ہے، اور ہر عالم کی زندگی کو دوسرے عالم کی زندگی سے منسلک اور مربوط و متحد رکھتا ہے اسی کا نام اسلام ہے

ہم اپنی جلد بازی سے عموماً صرف اسی زندگی کی لذتوں کو بلکہ اس زندگی کے اندر بھی بہت ہی قریب کی فوری لذتوں کو پیش نظر رکھتے ہیں، جبکا نتیجہ خود اپنے آپ کو مستقل اور سخت نقصان پہنچانا ہوتا ہے، اسلام کا ہدایت نامہ ہماری اس تنگ نظری کو ترمیم و تبدیل اور عمدہ پسندی کا علاج ہے، کلام پاک میں کافروں کی پہچان یہ بتائی گئی ہے، کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی وقتی اور فوری لذتوں کے سامنے مستقل راحتوں اور دائمی مسرتوں کو بھولے ہوئے ہیں، تاکہ ہر مریض بد پرہیزی کر کے خود اپنے مرض کو اور بڑھا لیتا ہے سمجھدار طبیب اسے مفید اشیاء کے استعمال، اور مضر اشیاء سے پرہیز کی ہدایت کرتا ہے ایک نظر محض وقتی لذت اور فوری مرغوبیت محدود ہے، دوسرے کی نظر مستقل نفع اور دیرپا راحت و مسرت کی ہے،

موجودہ زندگی یقیناً اپنے اندر بہت سی لذتیں رکھتی ہے، ان کو خواہ مخواہ اپنے اوپر حرام کر لینے کی اجازت ہرگز اسلام نہیں دیتا، بلکہ ان کو وہ رہبانیت سے موسوم کرتا ہے اور اس سے روکتا ہے وہ تو اصل ان وقتی لذتوں سے ہے جو انسان کی مستقل مسرت، دائمی راحت اور ابدی سرور کے حق میں رکاوٹ پیدا کر دینے والی ہوتی ہیں، اور ایسی قسم کی لذتوں میں پڑ جانے کا نام اس کی اصطلاح میں خسران و فجور ہے، نادان بچہ فوری جذبات سے مغلوب ہو کر ایسے طریق طریق کے خطرات و ہلاکتوں میں پڑ جاتا ہے، دانا والدین کا کام ہے کہ ایسے خطروں سے بچائیں، اور سلامتی کی راہ پر قائم رکھیں، نادان بچے جب دیکھتے ہیں، کہ انکی منہ بھری نہیں ہوتی، تو روتے اور چیختے چلاتے ہیں، بچے مریض جب دیکھتے ہیں، کہ انہیں پرہیز کی اجازت نہیں ملتی، تو طبیب کو سخت سست کہنے لگتے ہیں لیکن یہ ماں باپ اور والدین اور طبیب اپنے اندر ذرا بھی بے رحمی نہیں محسوس کرتے، بالکل غیر متاثر رہتے ہیں، یہانتک کہ بچہ سمجھدار ہو جانے کے بعد اور مریض تندرست ہو جانے کے بعد خود اپنی غلطیوں اور نادانیوں کا اقرار کرنے لگتے ہیں، خدا بندہ تمام باپوں سے زیادہ شفیق، تمام ماؤں سے زیادہ مہربان اور تمام طبیبوں سے زیادہ حکیم ہے، کیونکر ممکن ہے کہ اپنے مقرر کئے ہوئے دستور العمل (اسلام) میں کوئی ضعیف سی بات بھی ایسی آنے دے جو انسان کی دائمی مسرت اور مسلسل زندگی کی راہ میں وہ بھر بھی خلل انداز ہو سکے،

ہم محض آج کی لذتوں میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ بھولے ہوئے ہیں، کہ آج کا ایک کل بھی ہوتا ہے اور اسی آج میں پڑے رہنے کا نام قرآن پاک کی زبان میں "عاجلہ" (کما ان تحبون العاجلہ) اور کل کے یاد رکھنے کا نام "آخرہ" (ما نذرون الا خرہ) ہے اگر اپنی نظر کو ہمنے "آج" تک محدود رکھا اور زندگی کو مختلف عالموں کے مسلسل نظام سے اس ٹکڑے کو الگ کر کے اسی کے تانے بانے سے جوڑ اور بٹ بٹا دیا تو ہم متاع الاباطیل کے نکارہ ہو گئے اور اس کے نتائج کے بھگتنے کے لئے ہمیں تیار ہو جانا چاہئے، بس اگر ایک وسیع منشاء نظرت کو ہمنے سمجھ لیا ہے اپنے آج کو کل سے جوڑے رکھنا اور اس کو دائمی اور عمدہ زندگی کو کل نہیں بلکہ محض ایک جزو ہونا اپنے ذہن نشین کر لیا ہے، تو "ان الدار الاخرہ لھی الحیوان" کی مستقل راحتیں اور دائمی مسرتیں بھی ہمارے حصہ میں آنا یقینی ہیں، آج انسان بچے کے نام کا دیوانہ و حریص ہے لیکن اگر اس کی عقل سلیم نے فطرت کائنات کے قانون کو کہ اسی کا نام اسلام ہے قبول کر لیا، تو اس کا نام نہیں بلکہ وہ خود زندہ رہیگا، بقین مادر میں اگر بچہ صحیح و تندرست رہا تو اس عالم آب و گل میں بھی وہ صحیح و توانا پیدا ہو گا لیکن اگر وہاں وہ ان کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا رہا، تو اس دنیا میں وہ بہت ہی کمزور ناتوان حالت میں وارد ہو گا، ٹھیک اسی طرح اگر آج اس دنیا میں ہم اپنے وجود کا رشتہ وجود مطلق سے جوڑے ہوئے ہیں (وہ تعلق بالله یا مع الله ان یوصل) تو کل آنیوالی دنیا میں ہماری مسرتوں کا کوئی اندازہ و حساب نہیں ہو سکتا، لیکن اگر بدقسمتی سے ہم نے اس رشتہ کا پاس و لحاظ نہ رکھا

# زندہ دلی

(از مولانا عبدالماجد صاحب بی۔اے)

دُنیا، زندہ دلی کی بھوکی ہے، کیا اب تک پا سکی ہے؟ انسان، تفریح و انبساط، لطف و سیرت کی تلاش میں رہتا ہے، کیا اب تک حاصل کر سکا ہے؟ انسانی حکمت و دانائی نے غم سے بچنے اور مسرت میں غرق رہنے کے بیشمار طریقے ایجاد کر رکھے ہیں، کیا ان میں سے کوئی تدبیر کارگر ہو سکی ہے؟ تاش و گنجفہ، شطرنج اور پتنگ، مرغ بازی اور تیتر بازی، یو لو اور گھوڑ دوڑ، سیر و شکار، ناول اور ناٹک، سینما اور بیسکوپ، شراب اور جوا، افیون اور کوکین، کیا ان چیزوں نے دُنیا کو زیادہ مطمئن اور زندہ دل بنا دیا ہے؟

اگر ان سوالات کا جواب اثبات میں ہے، تو پھر یہ کیا ہے، کہ دُنیا میں کشمکش روز افزوں ہے، بیوری اور ڈپریشن میں کمی نہیں ہوتی، قزاقی اور جھپٹا زی بڑھتی جاتی ہے، ضرورتِ زندگی گراں ہوتی چلی جا رہی ہے، جہازوں کے ڈوبنے، ریل گاڑیوں کے الٹنے، ہوائی جہازوں کے گر کر پاش پاش ہو جانے، اور موٹروں سے کچل کچل کے مرنے والوں کی تعداد میں سچ کے تخفیف کے ہر سال اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے، نئی نئی مہلک دبائیں برابر نمودار ہوتی جاتی ہیں، خودکشی کے واقعات کی افراط رہنے لگی ہے، جیلخانے بجائے سنسان ہونے کے روز بروز آباد ہوتے جاتے ہیں، سلطنتوں کی باہمی بے لطفی و بدمزگی کی ترقی ہی پر ہے، ہڑتالوں کی ہر ملک میں کثرت ہوتی جاتی ہے، بے روزگاروں کی تعداد روز دارالممالک میں کسی طرح کم ہونے کو نہیں آتی، لاکھوں ہوبو مہذب ممالک میں بلا شو ہر رہی جاتی ہیں، ایک ہی ملک و قوم میں اندرونی ہنگامہ آرائیوں کا شور ہر طرف سُنائی دے رہا ہے، کمپنیوں اور جتھوں کے دیوالے آئے دن نکلتے رہتے ہیں، کیا یہی علامتیں زندہ دلی کی ہیں؟

ہم نے مٹی کے چراغ کو پھینک کر گیس اور بجلی کے لیمپ روشن کئے، کہ رات میں دن کا پورا لطف اُٹھا سکیں گے، سُست اقتار قاصدوں اور ہرکاروں کو موقوف کر کے صبا رفتار ڈاک اور تار کا انتظام قائم کیا، کہ گھڑی گھڑی ہر ہر گوشہ کی خبر ملتی رہیں گی، پرانے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں کو اُتار کر نئی وضع کا تنگ و چست لباس اختیار کیا، کہ اس سے صحت و تندرستی زیادہ قائم رہیگی، دیہات کی سکونت ترک کر کے بڑے بڑے شہروں میں آباد ہونا شروع کیا، کہ یہاں ہر طرح کی دلچسپی حاصل رہے گی، مسجد کی دعاؤں کو چھوڑ کر اسپتال کی دواؤں سے لو لگائی، کہ ڈاکٹروں کی مسیحائی موت کے پنجہ سے چھڑا لے گی، غرض فطرت کی قائم کی ہوئی ساری ترتیب اُلٹ دی، زندگی کا سارا نظام بدل دیا، موت پر زندگی کو ترجیح دی، خاموشی پر تقریر کو، خلوت نشینی پر بزم آرائی کو، مسجد پر کلب کو، سوچنے پر دوڑنے کو، تسبیح پر ایڈریس کو، آہ پر واہ کو، آنسوؤں پر قہقہوں کو، سسکیوں پر تالیوں کو، قبرستان پر پارک کو، نماز جنازہ پر گارڈن پارٹی کو، زکوٰۃ پر سود کو، حج پر ہیرپھری کو یہاں تک کہ اللہ پر تنخواہ کو، زبان سے بھی اور عمل سے بھی، دماغ سے بھی اور دل سے بھی، پر آخر میں جو دیکھا، تو دل کی اُلجھن دور نہ ہونا تھا نہ ہوئی، طبیعت کو اطمینان و سکون اب بھی نصیب نہ ہوا، یکسوئی و شگفتگی کسی طرح حاصل نہ ہوئی، اُلٹا یہ اور آرزوئیں برابر بڑھتی ہی گئیں، مقابلہ و کشمکش سے طبیعت میں ہیجان ترقی ہی کرتا رہا۔ کامیابیوں کا اندازہ غلط ہی ثابت ہوتا رہا، ناکامیوں کا داغ خون میں جوش ہی پیدا کرتا رہا، حریفوں کی کامیابی روکے نہ رُک سکی، اپنی صحت و بیماری اور اپنے والوں کی موت و زندگی قابو میں نہ آ سکی، زندہ دلی جس طرح پیشتر مفقود تھی، اب بھی رہی، بلکہ اب شاید پہلے سے بھی زیادہ دور ہو گئی!

دُنیا کا یہ تجربہ آج سے نہیں، مدت سے چلا آ رہا ہے، کسی ایک ملک یا قوم میں نہیں، ہر جگہ یہی صورت پیش آتی رہی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں، کہ ابتک ہم زندہ دلی کا صحیح مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھاتے رہے، اور اس کی تلاش میں ایک بالکل غلط راستے پر چلتے رہے ہیں؟

وہ دھوکا بالکل ہمیشہ واضح ہے، کوئی طبیب اگر آنکھ کا علاج اس طرح کرنے لگے، کہ کوّا زندہ جسم انسانی سے وہ بالکل الگ اور غیر متعلق ایک مستقل وجود رکھتی ہے، تو کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ قلب انسانی کو اگر بجائے ایک عضو جسمانی کے نظام جسم سے بالکل بے تعلق و یگانہ ایک علیحدہ ہستی قرار دے لیا جائے، تو اس نقد پر جتنی رائیں قائم کی جائینگی اُن میں سے کوئی صحیح ہو گی؟ زنجیر کی ہر کڑی دوسری کڑی کے ساتھ رشتہ و تعلق رکھتی ہے، اگر اس رشتہ ارتباط کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے، تو کڑی کی بابت کوئی صحیح رائے قائم ہو سکے گی؟ غرض کسی مجموعہ کے جب کسی خاص جزو کو تمام دیگر اجزا سے بالکل یگانہ و بے تعلق سمجھ لیا جائے گا، اور اس ایک جزو سے کوئی ایسا کام لیا جانے لگے گا، جو اُس "کل" یا مجموعہ کی فطرت و سرشت کے منافی ہے، تو قدرۃً ہر ہر قدم پر ناکامی کا سامنا ہوگا اور نتائج غلط در غلط نکلتے چلے آئینگے۔

اسی بڑے دھوکے نے ہم کو ابتک زندہ دلی کی تلاش میں سرگرداں رکھا۔ ہم نے انسان کے نظامِ زندگی کی وسعت پر نظر نہ کی، اور یہ سمجھتے رہے، کہ زندگی سے صرف وہ حصۂ زندگی مراد ہے، جو آغوش مادر اور آغوش قبر کے درمیان ہوتا ہے، اور پھر اس محدود زندگی میں بھی صرف اُن جہانی زندگی کے قوانین کو پیش نظر رکھا، اور روحانی و اخلاقی زندگی کے توانین کو، کہ وہی مدار زندگی ہیں، بالکل پس پُشت ڈال دیا۔ زندگی کے اس قدر ناقص و محدود غلط در غلط، معنی لینے سے قدرۃً زندہ دلی کا بھی بالکل غلط اور یکسر ناقص مفہوم اب تک دلوں میں جاگزیں رہا، اور اسکے نتائج سب پر ظاہر ہیں۔

کسی فقرہ کا صحیح مفہوم جب ہی سمجھ میں آ سکتا ہے، جب اُسے اگلی اور پچھلی عبارتوں کے سیاق سے ملا کر پڑھا جائے۔ ٹھیک اسی طرح اس ناسوتی و عنصری زندگی کا صحیح مفہوم صرف اُسی وقت ذہن میں آ سکتا ہے، جب اگلی اور پچھلی زندگیوں پر بھی نظر رہے، جب کائنات کا سارا نظام پیش نظر ہو، جب یہ عقیدہ راسخ ہو کہ اس "آج" کا ایک "کل" بھی پیش آنا ہے، اور جب ہمیں یہ بات بھی ہو، کہ ہم محض اتفاق سے وجود میں نہیں آ گئے، بلکہ ہماری ہستی سے کوئی خاص غرض و غایت بھی پوری ہوتی ہے (اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ)

دل کا مضطرب و بیقرار، اور طبیعت کا بے چین رہنا، انسان کی انتہائی تکلیف دہ اذیت کا باعث ہے، اسی سے بچنے کے لئے وہ بیکیل کو، میں ہی بہلانا چاہتا ہے، یا پھر شعور سے غافل ہو جانا چاہتا ہے۔ اطمینان قلب کے معنی یہی ہیں کہ دل بجائے ڈانوا ڈول رہنے کے کسی ایک مرکز پر آ کر ٹھہر جائے، اور بجائے انتشار کے اسے سکون و یکسوئی حاصل رہے۔ یہ صورت صرف اسی وقت ممکن ہے، جب جزو کو اپنے "کل" کی، نطفہ کو سمندر کی، ذرہ کو آفتاب کی، مقید کو مطلق کی، محدود کو نامحدود کی، فانی کو باقی کی، مجبور کو مختار کی، عظمت، وسعت، و قدرت کا احساس ہو اور ہوتا رہے۔ جن لوگوں نے اس نظم کائنات، آئین فطرت، ناموس قدرت، سنت اللہ کو سمجھ لیا ہے، اُن کا دل تکلیف و مصیبت کے وقت ٹھکانے رہتا ہے (وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ

قلبہ) اسکے لشکر کو بڑا سے بڑا طوفان جو اوث بھی جنبش میں نہیں لاسکتا (فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا) وہ ہمیشہ مطمئن رہے گا (الا بذکر اللہ تطمئن القلوب) لیکن جس کی نظر اس عالم کی بے بنیادی تک محدود ہے، جو اس زندان حواس ہی کو ساری کائنات کا مراد سمجھے ہوئے ہے، جو مذہب، دین و اعتقاد کو مادہ کے مظاہر کا نتیجہ سمجھتا ہے، وہ اس زندگی کی ناہمواریوں پر قدرۃً ناخوش، مضطرب ہوگا، اسے اپنے گرد پیش کے واقعات و حوادث میں حق و انصاف کی خلاف ورزیاں بکثرت نظر آئیں گی، نااہلوں کی سر افرازی اُسے سخت دشکن و اشتعال انگیز نظر آئے گی، اور اس سے اسکے ذہن میں خلفشار دل میں تلملاہٹ، طبیعت میں اُلجھن پیدا ہوگی، اور اسکی ساری زندگی، شورش و اضطراب کے عذاب میں گذرے گی (ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا)

زاہدوں کی زندگی آج "خشک" کہی جاتی ہے، خدا ترسوں کے مزاج کو آج رنگینی و لطف طبع سے محروم بتایا جاتا ہے، یہ بالکل اسی بات سے ہے جیسے چھوٹے بچے جو سوا اپنے کھلونے اور مٹھائی کے اور کسی شے کے مزہ سے واقف نہیں ہوتے، علمی زندگی رکھنے والوں یا لطافت اذواق اٹھانے والے نوجوانوں کی زندگیوں کو "خشک" و "بے مزہ" قرار دینا، ایسی ہی ہم سب کو کھیل اور مٹھائی مرغوب، وہ چکی ہے لیکن اب بالغ ہو کر تجربہ کے بعد ہر شخص جانتا ہے، کہ دنیا میں کھلونے اور مٹھائی سے بھی کہیں زیادہ بامزہ و لطیف کچھ اور چیزیں بھی موجود ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جن لوگوں کو اُس عالم کی موادیات سے بہرہ اور مادہ ہے، ہلکی سی خوشبو بھی اگر پہنچ چکی ہے، وہ جانتے ہیں کہ اسکے مقابلہ میں اس مادی دنیا کے لطف و عیش، چھچھورے اور فتیلے کی درجہ پست و حقیر ہیں! واقعی "زندہ دل" بھی لوگ ہیں جن کے دل زندہ ہیں، جن کے دل "آج" اور "کل" "حال" و "مستقبل" دونوں کا احساس رکھتے ہیں، جن کے دل مُردہ نہیں کہ حواس خمسہ کی حدود سے باہر کسی شے کے احساس کی قابلیت ہی نہ رکھتے ہوں (بل کذبوا بما لم یحیطوا بالعلم) اور اصل زندہ دلی مراد ہے ایمان سے کہ ایمان ہی دل کو زندہ اور طبیعت کو شگفتہ رکھتا ہے اور چشم تصور کے سامنے وہ پُرلطف و دلچسپ نقشے پیش کرتا رہتا ہے جو اس کے مقابلہ میں اس موجودہ مادی دنیا کی رنگینیاں اور دلچسپیاں، بہاریں اور دلفریبیاں، نغمے اور تماشے اتنی وقعت بھی تو نہیں رکھتے، جتنی تعلیم یافتہ باغوں کی نظر میں بچوں کے کھلونے!

## سلسلہ تعلیم الاسلام

بعض اہل خیر سے اس خیال میں تھے کہ ابتدائی دینی تعلیم کے لئے کوئی مختصر سا رسالہ ایسا ہو جس سے بچوں کی علمی استعداد ترقی پذیر ہو سائل دینیہ بھی ذہن نشین ہوتے جائیں، تالیف کے لئے انہوں نے علامہ فاضل حضرت مولانا مولوی **سفتی کفایت اللہ** صاحب سے جو ہمیشہ علماء ہند کی توجہ اس امر تعلیم کی طرف دلاتے رہتے ہیں اپنا یہ خیال پیش کیا، حضرت موصوف نے مسلمان بچوں کی تعلیمی ضرورت کا لحاظ فرما کر تعلیم الاسلام کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ تالیف فرمایا، جو اب تیار ہو کر شائع ہو گیا، مولانا ممدوح ایک مدت سے مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے ایک مختصر سا رسالہ تیار فرمانا شروع ک

# تجارت اور مسلمان

(از جناب سر محمد یاسین صاحب نگاہ ضلع رہتک)

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم (سورۃ النساء)

ترجمہ:- اے ایمان والو تم لوگ اپنا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ لیکن یہ کہ تجارت ہو آپس کی رضامندی سے +

تجارت پڑھنے ہی سے نہیں بلکہ کرنے سے آتی ہے۔ تجارت سب قوموں کی زراعت اور صنعت وحرفت وفنون کو زندہ کرتی ہے۔ جس طرح پانی کے اندر خداوند کریم نے کثرت پیدائش کا راز نہاں رکھا ہے۔ اسی طرح قوموں کی زندگی کا راز تجارت کے اندر ہے۔ جن قوموں نے تجارت کی طرف رجوع کیا۔ تجارت نے ان کو بام عروج پر پہنچا دیا۔ ہمیں گذشتہ اقوام سے قطع نظر کرکے اپنے رہبر اعظم پیغمبر خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے اس طرف دیکھنا ہے۔ حضور انور بذات خود امہات المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کا اسباب تجارت لے کر تجارتی مرکزوں میں تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام کا بہترین مشغلہ معاش تجارت تھا۔ مہاجرین جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ پہنچے۔ اور جب سردار دوجہاں نے انصار اور مہاجرین کا بھائی چارہ کروادیا اور انصار نے جملہ اشیاء میں نصف نصف حصہ کردیا۔ اس میں بہت سے مہاجرین صحابہ ایسے تھے کہ انہوں نے کہا کہ یہ گھر بار سب تم کو مبارک۔ ہم کو صرف بازار بتلادو۔ فرقا حمید میں رب العزت نے ہماری بیماری افلاس اور ادبار کا کیا نسخہ عنایت فرمایا ہے۔ قابل غور ہے۔ جملہ ذرائع معاش میں تجارت کو سب پر فضیلت دی۔ حکم ہوتا ہے۔

فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ — جب نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور خدا کا فضل ڈھونڈو یعنی تجارت۔

صحابہ کرام جو اوراد عبادت میں سرشار ومدہوش تھے۔ ان کا طرۂ امتیاز اور نشان مخصوص اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

تراھم رکعًا سجدًا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا — تم ان کو رکوع اور سجود کرتے ہوئے خدا کا فضل یعنی تجارت اور رضائے معبود ڈھونڈھتے ہوئے دیکھو گے

تحصیل معاش کیلئے نسخۂ تجارت ملاحظہ ہو۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بین الباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم — اے ایمان والو تم لوگ اپنا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ۔ لیکن یہ کہ تجارت ہو آپس کی رضامندی سے۔

ایسے مقدس قرآن رب العزت کی تفسیر عظیم ذات رسالت کو دیکھئے خود کرکے دکھاتے ہیں اور قرآن رسالت ہوتا ہے۔ تم تجارت ضرور کرو۔ کیونکہ دس میں نو حصہ رزق تجارت میں ہے۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس نعام الٰہی کو سمجھا اور اس پر اس طرح کاربند ہوئے۔ کہ مسلمان اور تجارت، تجارت اور مسلمان لازم وملزوم شے تھی بلکہ ایک لڑکے کو جس کی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال تھی۔ بغداد کے راستوں پر آوارہ پھرتے ہوئے دیکھ کر کسی شخص نے طعنہ دیا۔ کہ تم مسلمان کے لڑکے ہوکر آوارہ پھرتے ہو۔ ان الفاظ نے اس نوجوان کے تن بدن میں برقی رد دوڑادی۔ وہ غائب ہوا اور چند روز کے بعد ملک التجار کی حیثیت سے شہر میں داخل ہوا۔ جب عروج سلاطین اسلام کا زور ہوا مشرق سے مغرب تک شاہان اسلام کے سامنے کسی کو چون وچرا کرنے کی طاقت نہ تھی مسلمانوں نے تجارت کو چھوڑ دیا۔ اور جہانبانی کی طرف راغب ہوئے۔ اور پھر یہ حال تھا کہ بھیڑوں کے غلہ کو جنگل میں چھوڑا اور تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے حکومت وامارت نے تجارت کی طرف سے لاپرواہ کردیا۔ تخت وتاج ہمہ سلطانان ہند سے کنارہ کش ہوا۔ اور جملہ صفات حسنہ جو بدولت امارت میں [illegible] تھیں۔ اور نقائص جو اس طرح سے گروہ در گروہ آئے کہ آج سینکڑوں سال حکومت نکل جانے کے بعد بھی فضول خرچی۔ عیش پرستی لہو ولعب۔ اپنے خود نوشت دعوتوں کی بیہودہ عادتیں اس قدر غالب ہیں کہ مٹائے نہیں مٹ سکتیں۔

آج کل مسلمانان ہند میں بہت کم ہستیاں نکلیں گی جو قرض کے بار سے محفوظ ہوں اس لئے قرضدار کبھی سربلند نہیں ہوتا۔ خدا کی کیسہ ہمیشہ سرنگوں ہی رہتا ہے۔ وہ اپنے مہاجن کا گویا غلام ہو جاتا ہے۔ اس نے کیا سمجھ رکھا ہے۔ قرض کی پیٹھ پر ہمیشہ بیٹھا سوار رہتا ہے۔ قرضدار کی نظر ہمیشہ نیچی ہی رہتی ہے۔ جہاں ایک دو دفعہ قرض لیا۔ پھر تو بدبلا ایسی پیٹھی ہے کہ چھٹکارہ ناممکن ہے۔ قرض کیوں ہوتا ہے؟ فضول خرچی و لہو ولعب کے باعث۔ اس کے بعد مایوسی وناامیدی کے دریا میں غرق ہو جاتا ہے۔ پھر داغ پست خیال ہوکر یہ فقرے نکالتا ہے۔ دنیا نہایت خراب جگہ ہے مسلمانوں کے واسطے صرف آخرت ہے۔ دنیا کفار کے واسطے ہے۔ کس طرح کام کروں وغیرہ وغیرہ امید کی مثال آفتاب کی ہے۔ جو شخص اس کی طرف رخ کرتا ہے۔ اس کی مصیبتیں سایہ کی طرح اس کے سامنے سے ٹل جاتی ہیں ؎

مجھے چاہنے والوں سے نہ ہو داریں میری سوائی
تمہارا ہوں شہ والا چھپا لو مجھ کو دامن میں

آؤ اپنے سیہ کار چہرہ کو دامن ہادیٔ برحق میں چھپاؤ۔ اور امید اور استقلال کی عینک لگاکر یاد خدا کے ساتھ اس دارالاسباب کی طرف متوجہ ہوکر دنیائے عالم کو دکھلا دیجئے۔ کہ ہم مرنہیں گئے۔ بلکہ زندہ ہیں غفلت کی نیند سو گئے تھے۔ اب بیدار ہوئے ہیں اور تجارت اور مسلمان جو لازم اور ملزوم شے پہلے تھی وہی اب بھی ہے۔ آوارہ گردی کے میدان سے باہر آیئے۔ یہ مسلم کی شان کے شایاں نہیں کہ جیل خانہ کی چاردیواری کی کثرت ان سے پُر۔ گداگروں کے صف اولیں کے حقدار یہ مقروضوں کی فہرست میں امتیازی حصہ حاصل کرتے۔ پہلے کی رونق کے زیادہ حصہ دار یہی ہوں۔ غرض دنیا میں جس کو کوئی پسند کرے۔ ایسے نشان امتیاز نہیں۔ بلکہ مسلم کی شان یہ تھی کہ دست بکار دل بیار کا نقارہ دارالاسباب کی گھنٹیوں کو بجا رہے ہیں۔ اور دل یاد خدا سے لبریز ہے۔ قرآن رسالت ہے الجہاد ۃ جزءًا فضلھا طلب الحلال عبادت کے ستر حصے ہیں۔ ان میں سب سے افضل حلال روزی کا تلاش کرنا ہے۔ دوسری جگہ حضور انور فرماتے ہیں۔ جو شخص حلال سے مال جمع کرنا پسند نہ کرے۔ ایسا مال جس سے اپنی آبرو کو محفوظ رکھ سکے۔ اپنا قرض ادا کرسکے۔ اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرسکے ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ آیئے غور کریں۔ اب بھی وقت نہیں گیا۔ اس طرف توجہ کی تو انشاء اللہ تعالیٰ چند سالوں میں کایا پلٹ جائے گی۔ اب میری گزارش

ناظرین کے سامنے یہ ہے۔ کہ کلام الٰہی اور ذریعہ رسالت جسپر ہمارے دین و ایمان کا انحصار ہے کس طرح پُر زور طریقہ پر جائز فائدہ حاصل کرنے کو بتلا رہے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ ان اصولوں پر جو عامل ہیں۔ آج وہ کس اعزاز و اکرام کی سطح پر ہیں۔ اور ہمارے واسطے بزریعہ انعامات الٰہی ہوئے۔ ممالک یورپ کی تجارت جو آج ہماری آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی ہے کیا وہ شکم مادر سے یہ سب مشینری وغیرہ لیکر آئے تھے۔ نہیں۔ بلکہ کوشش و جستجو سے آج دُنیا یورپ کا لوہا مانے ہوئے ہے۔ ان کامیاب ہستیوں کے اندر سرمایہ داروں سے زیادہ حصہ بلکہ کل کا کل وہ طبقہ ہے جو بالکل گمنام بلکہ ضروریات زندگی کے بھی محتاج تھے۔ مگر اپنی جانفشانی سے دُنیا میں روشن ہیں۔ کل تک جاپان کا کہیں شمار نہ تھا آج ہمدان ممالک کے دوش بدوش ہے۔ ضروریات زندگی میں سر سے پیر تک کی اشیاء کو ملاحظہ کیجئے۔ بیشتر حصہ سامان یورپ کا مرہون منت ہے۔ آج سکولوں و کالجوں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہمارے نوجوان دربدر تلاش ملازمت میں سرگرداں ہیں۔ جرائد پر صدا لگاتے ہیں۔ مایوسانہ جواب پاکر دیوانوں کی طرح سے بڑبڑاتے ہوئے گلی کوچوں کی خاک چھانتے پھرتے ہیں۔ اگر یہ نونہالان اسلام ذرا دماغ کو درست کرکے تجارت پر گامزن ہوں تو اپنی علمی قابلیت سے تجارت کا منور رُخ دکھا سکتے ہیں۔ تجارت کے لئے زیادہ علمیت کی ضرورت نہیں۔ مگر معمولی نوشت و خواند خواہ کسی زبان میں ہو ہونا ضروری ہے اور سب سے ضروری امر تجارت کے واسطے سرمایہ کا ہے۔ سرمایہ کا ہونا تجارت کے واسطے ضروریات سے ہے۔ مگر ایسی بایں ہمہ ہستیاں بھی گذری ہیں جن کے پاس ابتدا میں ایک پیسہ بھی نہیں تھا اور کچھ دنوں کے بعد تجاروں کی اولین صف میں اُن کا شمار تھا بغیر تجارت دشوار طلب ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ محنت اور دولت کا ایک مفہوم ہے تو چند روز کی محنت۔ کفایت شعاری اور چند روز اپنے دل پر جبر کرنے سے ہو سکتا ہے۔ یورپ و امریکہ میں تو کثرت سے مگر ہندوستان میں بھی ایسی قابل تقلید ہستیوں کی کمی نہیں۔ مگر ہاں کسی کی طرح سے صرف رگڑنے کی دیر ہے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مسلمانوں کے اندر کسی عالی ہمت کو خداوند کریم توفیق عطا فرمائے کہ نکلے۔ جو ایک صنعتی کالج کو قائم کرے جس میں عام مصنوعات کی تعلیم دی جائے۔ چھوٹی اشیاء جن کی ضرورت زندگی میں روز مرہ ضرورت ہے بنانی سکھائی جائیں جس کے اندر تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ دونوں فائدہ اُٹھا سکیں جس طرح آگرے کی دریاں امرتسر کے گنجھے کنگھیاں۔ رسّی گھر بند۔ روتی۔ چوتی۔ پاٹہ۔ اُون اور ریشم کا کام۔ امروہے کے اونی اور سوتی قالین۔ دیاسلائی۔ پنسل۔ ہولڈر۔ اورنگ آباد کے کپڑے۔ غرض ضروریات زندگی میں ہزاروں اشیاء ہیں۔ جن کے بغیر کام نہیں چلتا اور ہندوستان ہی میں بنتی ہیں۔ اور کثرت سے مزدور مسلمان ہیں۔ مگر سرمایہ دار ہندوؤں کے دست نگر ہیں۔ اور کارخانوں میں یہ بکلی اس حد تک سرایت کر گیا ہے کہ ایمان کی طرح سے اس ہنر کو بھی قبر میں ہمراہ لیجانا فرض سمجھتے ہیں۔ جتنے ہُنر ہیں زیادہ تر طبقہ جہلا کے ہاتھ میں ہیں۔ اگر تعلیم یافتہ گروہ اس طرف توجہ کر چکے تو انشاء اللہ اعلیٰ منازل تک پہنچانے میں کامیاب ہوں گے غیر تعلیم یافتہ بھی اس کالج سے فیض حاصل کرکے شکم پروری و تن پوشی کے وبال سے فارغ ہو کر ترقی میں ممد معاون ہونگے۔ ہمدرد سکھانے والے اُستادوں کا بندوبست کرکے طلبا کو مطلع کریں۔ فیس بھی رکھی جائے مگر کمی کے ساتھ۔ جس سے اساتذہ وغیرہ کی تنخواہ کا آسے۔ غرباء کو مفت کی تعلیم کا انتظام ہو جائے۔ ایسے کئے اگر مسلمانان ہند ذرا سا ایثار کر دکھائیں۔ تو یقیناً انشاء اللہ تعالیٰ طلوع صبح کا منور چہرہ مسلمانان ہند کے سامنے ہوگا۔ اہل سرمایہ بھی اگر تجارت کی طرف رُخ کریں تو دو سال ورنہ کم از کم ایک سال تو یہ سمجھ کر کریں کہ سکول میں تعلیم پا رہا ہوں۔ ابتداء میں نفع کا خیال نہ کریں۔ بلکہ جس طرح طلبا فیس دے کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ دُکانوں پر محنت کام کرکے کام سیکھیں ایک دو سال کے بعد ہر شعبۂ تجارت کو سمجھ جائینگے۔ اس لئے کہ سرمایہ سے یعنی بقدر سرمایہ ان کے پاس ہو اس کا چوتھائی حصہ لگائیں اور ایک سال کا کورس پورا کرنے کے بعد پھر تجارت کے میدان میں پوری قوت صرف کریں۔ انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔

**قوت فیصلہ** جس کام کو کرنا ہے پہلے اسکے ہر پہلو پر غور و خوض کر لو۔ جو واقعی تجربہ کاروں ان سے مشورہ بھی لو۔ اور جب کسی ارادے کا فیصلہ اپنے دل سے کر لو تو نہایت استقلال اور سرگرمی کے ساتھ اس میں مصروف ہو جاؤ۔ جو فیصلہ کر چکے ہو اسکے خلاف کسی بات سے متاثر نہ ہو۔ تذبذب سے اجتناب کرو۔ کام کرنے سے پہلے اپنے خیالات و کام کا ایک پروگرام یعنی نقشہ کھینچ لو۔ اور اس خاکہ پر روزانہ صبح و شام ایک نظر ضرور ملاحظہ کر لیا کرو۔

قوت فیصلہ کی دستگیری ملاحظہ ہو۔ ایک جوان مالدار نے دو تین سال کے عرصہ میں اپنی کل جائداد عیاشی اور فضول خرچی میں برباد کر دی۔ اور بالکل محتاج ہو گیا۔ چھوٹے دوست بھلا ایسے وقت میں کیا کام آتے۔ غم خواری کے بدلے اس سے نفرت کرنے لگے جب وہ نہایت ہی محتاج ہو گیا تو اپنی آئندہ کی ذلت اور مصیبت کو خیال کرکے اس نے جان دینے کا ارادہ کر لیا۔ اور پہاڑ پر چڑھ گیا کہ نیچے گر کر اپنی جان کا خاتمہ کر دے۔ پہاڑ پر چڑھنے کے بعد اس کو وہ تمام بستیاں نظر آئیں جو ایک روز خاص اس کی تھیں ان کو دیکھ کر وہ دریائے تحیر میں ڈوب گیا اور غور و خوض کے بعد قوت فیصلہ نے رہنمائی کی خداوند کریم کا لطف و کرم ہو گیا۔ ناامیدی سے نکل کر امید کے دروازہ پر پہنچا۔ ہمت و استقلال نے جو بازو پکڑے تو ساحل مقصود نظر آنے لگا۔ خوشی کے مارے اُچھل پڑا۔ اور یہ کہتا ہوا اُترا کہ اس جائداد کو پھر دوبارہ انشاء اللہ مالک ہوں گا۔ چند مزدوروں کو کوئلہ اُٹھاتے دیکھ کر خود مزدوروں میں شریک ہو گیا۔ جو مزدوری ملی اس سے قوت جسمانی کو قائم رکھنے کے لئے قدرے خرچ کیا اور باقی پس انداز جمع کرنا شروع کیا۔ اسی طور پر برابر محنت کرتا رہا۔ اور موقع کی تلاش میں رہا۔ جہاں مزدوری زیادہ ملتی۔ وہ محنت بھی یقیناً زیادہ ہوگی لیکن محنت کی پرواہ کئے بغیر وہ کام کرتا رہا۔ چند روز کی محنت کا عوض سرمایہ کی صورت میں اسکے پاس موجود تھا۔ ایک معمولی سی تجارت شروع کی اور کفایت شعاری اور محنت سے برابر سوداگری کرتا رہا۔ تھوڑے عرصہ میں بہت بڑا مالدار ہو گیا۔ اس نے اپنی کل جائداد پھر خریدی اور چھ لاکھ روپیہ نقد چھوڑ کر مرا۔ جو اس نے ہمارے چوٹی پر سو چڑھ کر گذرا۔ ہم مسلمانان ہند کے واسطے قابل عبرت ہے مسلمان غور کریں۔ یا تو نیچے گر کے ذلت و رسوائی کی موت مر کر دُنیا کو اپنے وجود سے پاک کر دیں یا بام ترقی پر جلوہ افروز ہوں۔

اگر آپ اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر غفلت و آرام پرستی و فضول رسم و رواج و بیجا خرچ اخراجات کے خلاف جہاد کرتے ہوئے تجارت پر گامزن ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی آپ کے قدموں پر نثار ہوگی۔ ذرائع معاش میں اوّل زراعت۔ دوم حرفت۔ سوم تجارت چہارم ملازمت۔ انہی چار لائنوں میں ہر فرد بشر کو داخل ہونا پڑتا ہے۔ زراعت نہایت عمدہ باعزت کاروبار ہے۔ اس لئے دیکھا جاتا ہے کہ زراعتی رقبہ کے لئے اس لائن میں کافی مقداریں ہیں۔ البتہ یہ فن طبقہ جہلا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر اہل علم ہاتھ بٹائیں۔ تو بات جو دن کو فوقیت حاصل ہے اسی طرح کایا پلٹ ہو سکتی ہے۔ اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔

مگر صرف کاشتکاری سے کوئی شخص کروڑپتی نہیں بن سکتا اور سرمایہ دار نہیں ہو سکتا۔ جس پر قوموں کی زندگی کا انحصار ہے دوسرا نمبر حرفت کا ہے۔ تمدن کی جو روشنی پھیلی ہے وہ اہل حرفہ کے کارگاہوں سے پھیلی ہے۔ اور اسی کی طرف میں نے ناظرین کو توجہ بھی دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی صاحب ہمت کو توفیق عطا فرما دے۔ مگر اہل حرفہ بھی زراعت کی طرح سے تجاروں کے دست نگر ہیں اور اپنی پوری کوشش کرنے کے بعد وہ مزدوری کے اخراجات جوں توں پورے کرتے رہیں۔ ان کی کاریگری سے اصل فائدہ تجارہی اُٹھا سکتے ہیں۔ کوئی کاریگر جب تک تجارت سے مدد نہ لے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کامیابی کا راز تجارت کے اندر پیوستہ ہے۔ اس لئے تجارت کو جملہ پیشوں پہ فوقیت ہے رہی ملازمت تو اس کا ذکر ہی فضول ہے۔ ملازمت کے یہ معنی ہیں کہ انسان اپنی آزادی۔ اور بعض وقت اپنا ضمیر اور اپنا دماغ اپنے دست و پا ایک دوسرے انسان کے ہاتھوں فروخت کر دیتا ہے۔ ملازمت کا یہ مفہوم ایک چوکیدار سے لیکر وزیر ریاست تک معمولی فرق مراتب کے ساتھ یکساں صادق آتا ہے جہاں تک محنت و مشقت کا تعلق ہے اگر وہ اس کا سوا ادا کرتا ہے تو عموماً کم معاوضہ پاتا ہے اور اگر حق ادا نہیں کرتا۔ تو ایک اخلاقی و مذہبی گناہ اس پر عائد ہوتا ہے۔ ملازمت کی حالت میں کسب حلال سہایت مشکل بلکہ بعض صورتوں میں ناممکن ہوتا ہے۔ کوئی ایسی مثال آپ کو نہ ملے گی۔ کہ صرف اپنی خواہ پر قناعت کر کے کوئی شخص دولتمند بن گیا ہو یہ ثروت خداوندی کہ یہ نے صرف تجارت کو عطا کیا ہے۔ کہ دولت اور تجارت کا ایک مفہوم سمجھا گیا ہے۔ یورپ و امریکہ میں اس وقت کتنے ہی ارب پتی اور کروڑپتی بن گئے ہیں جو چند سال پہلے لوازمات زندگی کے محتاج تھے۔ اور ہندوستان کے اندر کتنی قومیں اور کتنے ہی قبیلے ہیں۔ جن کو تجارت نے گمنامی سے نکال کر اوج کمال پر پہنچا دیا ہے۔ متمدن دُنیا کی ترقی کا دارومدار تمامتر تجارت پر ہے۔

پس اگر مسلمانان ہند کو دُنیا میں باعزت زندگی بسر کرنی ہے۔ تو پوری مہر گرمی اور پوری طاقت کے ساتھ تجارت کو اپنا شعار بنانا چاہئے اور کفایت شعاری ہر پہلو پر حاوی ہو۔ ہمیں تعلیم یافتہ طبقہ کی بھی ضرورت ہے۔ مگر اس وقت اپنے بچوں اور نوجوانوں کو عملی کاروبار تجارت میں مشغول کرنا ہے۔ اس میں بڑی کثرت سے دُکانیں پیدا ہوں گی۔ مگر یہ مسلم کی شایان شان نہیں کہ جب آگے بڑھنے کا ارادہ کر چکا۔ تو پیچھے کو کھسکے ہمارے رہبروں اور لیڈروں کو بھی تعلیم تجارت کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ارباب تجارت کے لئے نظام تعلیم میں یہ امر ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے کہ بچوں کی عمر کا زیادہ حصہ تعلیم ہی کی نذر نہ ہو جاوے۔ غیر ضروری مضامین وقت و جسمانی حالت کو برباد نہ کریں اپنی زبان کے علاوہ انگریزی زبان کی بھی آج کل اہل تجارت کو خط و کتابت کے واسطے ازحد ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے اپنی زبان کے علاوہ انگریزی زبان میں خط و کتابت حساب و کتاب سیکھنا ضروری ہے۔ دُکاندار کے پاس چند روز اگر ملازمت اس امر کو مدنظر رکھ کر کر لی جاوے تو نور علیٰ نور۔ بازار کے رنگ سے واقفیت۔ لین دین کا تجربہ بمحنت و مشقت کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور یہی کامیابی کی بنیاد ہے۔ اس غلطی کی بنا پر آج کل عموماً مسلم دُکانیں کامیاب نہیں ہوتیں۔ اس ناتجربہ کاری کی بنا پر سمجھ لیا گیا ہے کہ دُکان میں اسباب ڈال لینے کے بعد ہم کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اب صرف جنتی مخلوق الٰہی ہے جو تو نہ ہے۔ اور ہم ان سب کی رقمیں آسانی سے اپنی طرف منتقل کر لیں گے۔ اول تو بازار میں ہی سینکڑہ ایک دُکان مسلم ہے۔ اہل معاملہ کی دُکانوں پر جب گاہک نے رُخ کیا۔ بلکہ نظر ڈالتے ہی آداب و بندگی سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد اگر گاہک نے فرمائش کی تو بازاری چیز ممکن ہے گرد و غبار کی وجہ سے دلپسند نہ ہو۔ اس کو نہیں۔ بلکہ اندر سے کاغذ میں لاکر دُکاندار پیش کرتا ہے اور نظروں ہی سے اڑا لیتا ہے کہ دل لبھانے میں کامیاب ہوئی یا نہ۔ اگر نہیں تو جھٹ منٹ دو منٹ کا موقع حاصل کرتا ہے۔ اور دوسری کمپنی کی چیز جو گاہک کو مطمئن کر سکے پیش کرتا ہے اور گاہک کو بیٹھنے کے لئے جگہ دیتا ہے۔ غرض پانی اور اشتہار دکھلانے میں گاہک کو اپنا گرویدہ کر لیتا ہے اور کہیں خوش قسمتی سے گاہک کی نظر مسلم دُکان پر پڑی اور خیال کیا کہ چلو مسلمان کے یہاں سے لیں گے۔ مسلم دُکان پہ پہنچے۔ اول تو دُکاندار صاحب کا ناشتہ جو صبح کو کیا گیا تھا اس قدر ثقیل تھا کہ آنتوں کو ہضم کرنا دشوار۔ تجارت داغ پر داغ بڑھ رہے ہیں۔ گاہک کی خبر ہی نہیں۔ جب دُکان پہ گاہک پہنچ کر کہتا ہے۔ کہ فلاں چیز۔ تو لاپرواہی سے جواب ملتا ہے۔ ہے تو۔ مگر لڑکے نے نہ معلوم کہاں رکھی ہے۔ اچھا ذرا بیٹھئے ہم تلاش کرتے ہیں۔ لڑکے کو بُلاتے ہیں دس منٹ تلاش میں لگتے ہیں۔ وقت کے بے قدر دانوں کو یہ نہیں معلوم کہ یہ دس منٹ کسی مفید کام میں لگائے جاتے تو کیا نتیجہ نکلتا۔ اس کے بعد گاہک کی مطلوبہ شے آئی تو میلی کچیلی۔ اور دُکاندار نے بغیر صفا کئے ویسے ہی گاہک کے ہاتھوں میں منتقل کر دی۔ اب گاہک کو بجائے خریدکر لے جانے کے اس چیز ہی سے نفرت ہوتی ہے اور کہیں بھو لے بسرے میں قیمت دریافت کر لی تو دوسری دُکانوں سے ۴ ہم ۲ رزائد ضروری بات ہے۔ اب جو گاہک نے کہا کہ پچھلی دُکانوں پر یہ قیمت ہے۔ تو جھٹ کہہ دیا۔ کہ ہاں ان کے ہاں سامان پرسال کا پڑا ہے۔ اب گاہک کا وقت برباد۔ چیز ناقص۔ قیمت زیادہ۔ مذربدہ ارگناہ۔ مفرحت کے بجائے نفرت لیکر دُکان سے رخصت ہوا۔ کیا وہ پھر اس دُکان پہ آنا گوارا کرے گا۔ یہ سابق تجارت کے واسطے سم قاتل ہے اور اسلامی اخلاق سے بعید اور اپنے واسطے گاہک بھی طیار نہیں۔ کہ اگر دو آنہ زیادہ لیتا تو بھائی فائدہ اُٹھاتا ہے۔ پھر بھی ہماری دُکان ہے۔ مگر اس خرابی کا گاہک سے زیادہ دُکاندار مجرم ہے۔ میرے خیال میں بے ملک نوابی و سلطانی کے تمار کو داغ سے رخصت کر کے دو چار روپیہ کا سامان اپنی مناسبت طبع کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک چھابے میں صفا کر کے قرینہ سے لگا کر محلوں میں گشت لگائے اسی طرح مٹھائی۔ پان۔ بساط خانہ مصالحہ جات غرض ہزاروں قسمیں ہیں۔ اور پھیری کے علاوہ دس بارہ روپیہ کا سامان لیکر کسی کو نے میں معمولی دُکان لے کر کام کرے۔ سبزی سے لیکر جملہ خورد و نوش و پوشش کی چیزیں یعنی اگر دال منظور ہے تو جملہ سات قسم کی دال مہیا کر لے۔ تجارت مسالہ جات کی کرنی ہے تو جملہ مسالہ جات کو مہیا کرے۔ رنگ لینا ہے تو تھوڑا تھوڑا رنگ ہر قسم کا جو دُکان عام رائج ہو۔ لے۔ مگر ابتدا میں ہر ایک چیز کم کم لے۔ اس میں نفع نہیں ہوگا۔ مگر مہینہ پندرہ روز صبر کرے تاکہ اُس کو معلوم ہو جائے کہ یہاں پر کس چیز کی زیادہ مانگ ہے اور پھر رفتہ رفتہ اپنی دُکان کو حسب حیثیت ترقی دیتا جائے۔ نفع اس واسطے نہیں ہوگا کہ مال بڑھتے سے کم مقدار میں خریدا جائیگا۔ اس لئے موپیارانہ فائدہ نہ لے گا۔ دوسرے دُکاندار سے بھاؤ میں یہ خرید کر لایا۔ وہ فروخت کرتے ہیں گے۔ اُن سے گراں بیچنا کسی طرح موزوں نہیں اس لئے مہینہ بھر صبر سے کام لے۔ پھر بیوپارانہ فائدہ حاصل ہوگا۔ اب جو فائدہ حاصل ہوا۔ اُس میں سے اپنے خرچ اخراجات کی نگرانی کرنی ہوگی۔ اور یہ سمجھ لینا ہوگا کہ آزادی کے مسند پر ضرور بیٹھے ہیں۔ مگر ایک قیدی کی طرح سے مقید ہیں۔ جو کارکنان جبلی اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ گو طبیعت نہیں چاہتی مگر کھانا پڑتا ہے۔ گو شکم سیر نہیں ہوتے مگر کلی کرنی پڑتی ہے۔ لباس کو دل نہیں چاہتا مگر زیب تن کرنا پڑتا ہے۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ مگر بے چون و چرا بھگتنا پڑتا ہے۔ اسی طرح باوجود آزاد ہونے کے اپنے

نفس کے ولولوں کو اپنی قوت روحانی سے مجبور کرنا پڑتا ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے ذاتی اخراجات کم کرنا چاہئے۔ ایک ہمسایہ اقوام کا فرد جو سات آٹھ ہزار کا کاروبار کر رہا ہے۔ صبح ہی منہ دھونے کے بعد ایک مٹھی کا ناشتہ کر کے کاروبار میں لگ جاتا ہے اب معدہ بھی گرانی سے محفوظ ہے۔ دماغ بھی کاروبار شیب و فراز کو سوچ رہا ہے گاہکوں سے بہ اخلاق ملکر اپنے کاروبار کو وسعت دے رہا ہے۔ بارہ بجے یاد بھر آیا یا چاول۔ اگر آٹا ہے تو ایک مرچ یا ایک پیسہ کی سبزی ہیں پورا خاندان۔ اگر چاول ہیں تو ایک پیسہ کی دال جو پانی سے زیادہ گاڑھی نہیں ہوتی۔ مگر نمک مرچ کی تیزی اپنا کام دے جاتی ہے۔ کھانا کر پھر اپنے کاروبار میں مشغول۔ یہی لباس کل حال ہے۔ جاڑے کی کچی (میان) اور ایک دھوتی۔ دو آنے کی ٹوپی۔ معمولی کرتا۔ صبح ہی کھونٹی پر ٹانگا رکھا۔ کہیں جانا ہوا تو زیب تن کر کے سیٹھوں کی لائن میں جا بیٹھے۔ ہندو افسران سے اپنی ہمدردی بھائیوں کو اس مبارک۔ مگر شش کش تعلیم کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اخلاق کی طرف خاص طور سے رجوع ہونا چاہئے۔ اخلاق اسلام سے اُن کے اخلاق کو نسبت تاہم وہ موجودہ مسلمان تاجروں سے آگے ہیں۔

## تجارتی آدمی کیلئے مفید باتیں

(۱) تجارا اپنے عہد و پیمان کا پابند ہو۔

(۲) لاپرواہی اور دوسروں کی محتاجی سے دور رہے۔ یعنی ممکن صورت تک خود کام کرے

(۳) قابل فروخت اشیا کو حتی الامکان صاف ستھری اور قرینہ سے رکھے۔ علی الصبح ہر چیز کو صفا کرے۔ اور جو کام کر سکتا ہے اُس کو دوسرا نہ جھوڑے۔

(۴) تجارتی رازوں کو ہر کس و ناکس پر ظاہر نہ کرے۔ اپنے گاہکوں سے با اخلاق پیش آئے۔ خواہ مخواہ کسی سے بگاڑ کر نہ رکھے۔ عفو و درگزر سے کام لے۔ اگر کوئی بے جا بات کرے تو اس کو ٹال دے۔ اس کا جواب نہ دے۔ اس سے بحث نہ کرے۔ اور بے انصافی سے کسی کا نقصان بھی نہ ہونے دے۔

(۵) معاملہ کا صاف۔ محنتی۔ خرید و فروخت کو تحریری صورت میں رکھے۔ بیک وغیرہ محفوظ رکھے۔ ہر چیز اپنی جگہ پر ہونی ضروری ہے۔

(۶) اپنے کام پر حاوی ہو۔ ذرا سی غفلت پشیمانی دکھلا دیتی ہے۔ اگر اُس نے ذرا بھی کاروبار سے غفلت برتی تو ہمیشہ ہمیشہ اُس کا خمیازہ بھگتے گا۔

(۷) ہاہوار اشیاء دکان کی فہرست۔ بکری۔ موجودہ مال اور نفع نقصان کا بجٹ تیار کرے تاکہ مہینے بھر کی غلطی اور مہینے بھر کی کوشش معلوم ہو جائے۔

(۸) حتی الامکان عدالت کی طرف جانا گناہ سمجھے۔ یعنی اُس کا موقع ہی نہ آنے دے اور چارہ ہی نہ ہو تو پوری مستعدی سے مقابلہ کرے۔

(۹) ہر امر سے باعزت پیش آئے۔ اعتبار ہر کس و ناکس پر جلدی نہ کرے اور بے انصافی سے کسی کو نقصان بھی نہ پہنچنے دے۔

(۱۰) اپنے کام سے کام رکھے۔ عقلمند و بیوقوف۔ بچے اور بڑے سب سے دیانتداری کے ساتھ جاملا کرے اور اس مقولہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔

"ہزار داں فروش بسیار فروش" سب سے ضروری امر یہ ہے کہ جو دکان پر بیٹھ کر کام کرنا چاہیں کوشش و خوشامد و خدمت کر کے کسی ہنرمند سے اپنی مناسبت طبع کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی ہنر سیکھیں کہ فالتو وقت میں مشغول رہیں اور وقت کو بیکار نہ جانے دیں۔ یہ سب کچھ کر گذرنے کے بعد نتیجہ خداوند کریم جل شانہ پر چھوڑ دیں۔ چونکہ نماز فرض پڑھ کر دعا مانگیں۔ اگر خداوند کریم جلشانہ توفیق عطا فرما دے تو کبھی شب اُٹھنے کی ضرورت کو کوشش کریں۔ تزئی دین اور دنیا کے واسطے اکسیر ہے۔ مقبولیت دعا کا خاص وقت ہے۔


## کیا آپ کو نماز پڑھنی آتی ہے؟

ضرور آتی ہوگی کیونکہ آپ مسلمان ہیں، اور خانہ اسلام کا سب سے زیادہ ضروری رکن ہے یہ ممکن ہے کہ آپ نماز کی حقیقت سے ناواقف ہوں آپ کو نماز کے واجبات و فرض و سنن یاد نہ ہوں، یہ نہ معلوم ہو کہ نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے کا عذاب و ثواب کیا ہے یا یہ کہ عارضی الٰہی کی نماز کیسی ہوتی ہیں، اگر یہ سب باتیں آپ کو معلوم ہو جائیں، تو آپ نماز کے بے ہی نہیں عاشق ہو جائیں، اس لئے یہ کتاب منگا لیجئے، اس کے پڑھ لینے کے بعد آپ نماز قضا کرنے پر قادر نہ ہوں گے۔ اور نماز میں ایک عجیب و غریب حظ کرنے لگے گا

**نماز کی حقیقت** ۱ پہلے تو یہ معلوم کیجئے کہ نماز ہے کیا عجیب، اور نماز کیوں پڑھی جاتی ہے اس کتاب میں نماز کی حقیقت اور اس کا فلسفہ بیان کیا ہے۔ کہ پڑھنے والے پر بھی اس کا اس قدر اثر ہوتا ہے کہ پھر بلا پڑھے نہیں رہا جاتا ہے ۲

**ترغیب نماز** ۲ نماز کی حقیقت پڑھنے کے بعد اول تو آپ کو خود شوق ہوگا اس پر مزید تائید حق جل وعلا کی طرف سے اور وہ بھی ایسی کہ سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تاکید اگر پھر بھی کوئی نماز کی طرف سے بے پروا ہو تو اس کتاب میں نماز نہ پڑھنے کے بارے میں ہزار ہزار نکیاں اور غیر پابندی کی دنیا و دین اور العقوبۃ عقبیٰ عذاب سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تاکہ نماز کے لئے یہ کتاب پڑھ لینے کے بعد ترک نماز کی مجال نہیں رہتی قیمت صرف ۳

**نمازوں کا بیان** ۳ نماز پڑھنے کا دل نہیں ہو جائیگا، اور ذرا سی دقتوں سے دل نڑان ہوگا اسوقت آپ نماز کی ترکیب پڑھیں گے تاکہ گھر کا گھر نماز ہو جائے اس کتاب میں نماز پڑھنے کی پوری ترکیب ہے قیمت صرف ۴

**نمازیوں کی کہانیاں** نماز پڑھتے ہی میں اور اس کے سمجھ آتے ہی پڑھنے والے پر جو عاشقانہ کیفیت طاری ہوگی، اس کی نہیں ہوتی، اگر تو دیکھنا ہو کہ اللہ والوں کی نماز میں کیسی مستغرق ہوتی ہیں، سبحان اللہ نماز میں ان کی کیسی دلچسپی ہوتی ہے اور وہ نماز میں دین و دنیا کی بہتری کا باعث ہیں، دین ہی نہیں بلکہ دنیا کے بھی ہزاروں فائدے اس میں مضمر ہیں، یہ کتاب عورتوں کو ضرور پڑھنا چاہئے کیونکہ کہانیاں شوق سے پڑھتی ہیں قیمت ۵

**کتاب العقائد** اس میں ایمان کا مفصل بیان ہے اور نماز کے ساتھ ہی ساتھ اس کتاب کا بھی پڑھنا ضروری ہے یہ کتاب اہلسنت والجماعت کی تفسیر ہے، اس کی قیمت ۶ ہے، اس لحاظ سے پانچوں کی قیمت ۲۵ ہوتی ہے جو صاحب ان کو منگانا چاہیں ان کے لئے عنایت ہے ڈھیلی ہی لے گی اور ایک روپیہ میں ہی مجموعہ ۱۱ کاپی مکمل ۵ ہر

حمیدیہ پریس دہلی



## جرمنی کی چھپائی

ہندوستانی کی نسبت نوے فیصدی بہتر ہوتی ہے

اسلامی نزہت اور پاکیزگی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے ہندوستان میں بہترین چھپائی کے خواہشمند ہمیشہ جرمنی میں اپنی تصانیف چھپواتے ہیں مسلمانوں میں ہزارہا خوشنویس مسلمان اسکے جویا رہتے ہیں، کہ کہیں سے اچھا قرآن شریف چھپا ہوا مل جائے تو وہ لے سے ہی خریدیں ہندوستان میں ایسی اعلیٰ طباعت کہاں جہاں ایک ایک حرف فوٹو معلوم ہوں آپ پسند کر خوش ہوں گے، کہ حمیدیہ پریس دہلی کے پاس ایک اعلیٰ

## جرمنی کا چھپا ہوا قرآن شریف

موجود ہے جس کا کاغذ اتنا اعلیٰ ہے کہ ہندوستان کے کسی قرآن میں آپ کو وہ کاغذ نہیں ملے گا، اور جلد بھی جرمنی کی بنی ہوئی ہے اور ملحقہ یہ کہ حمیدیہ پریس دہلی کی ارزاں فروشی آئین ہی موجود ہے جس کا کاغذ اتنا اعلیٰ ہے کہ ہندوستان کے کسی قرآن میں آپ کو وہ کاغذ نہیں ملے گا، اور جلد بھی جرمنی کی بنی ہوئی ہے اور ملحقہ یہ کہ حمیدیہ پریس دہلی کی ارزاں فروشی آئین ہی موجود ہے یعنی مجلد کا ہدیہ صرف ۳۴ ہے، آپ ہی نہیں دنیا متعجب ہوتی ہے کہ حمیدیہ پریس کیونکر ارزاں فروشی میں کامیاب ہے، ذرا سکہ دیکھئے تو باوجود حساب دانی کے تحیر زدہ جائیں گے کہ ۳۴ میں چھپائی، ملاک کی پوائی اعلیٰ کاغذ اتنی خوشنما نفیس جلد اور ۲ ہزار میل کا کرایہ اجوا نہیں، قیمت ۳۴ مصول ڈاک الگ کل ۳۸ آنے ہر کامل

حمیدیہ پریس دہلی

# استبداد اور مذہب

(مترجمہ از جناب مولوی عبدالہادی خاں صاحب شاہجہانپوری)

(بہ سلسلہ گذشتہ)

گذشتہ بیان میں اس امر کا اجمالی ذکر ہو چکا ہے کہ استبداد کسے کہتے ہیں لیکن یہ اجمالی بیان بھی اُس وقت تک ناممکل ہے جبتک بعض اُن مباحث پر خامہ فرسائی نہ کی جائے جن کا گذشتہ بیان میں اشارۃً ذکر کیا جا چکا ہے۔

فرنگی سیاسی مصنفین میں سے اکثریت کی رائے یہ ہے کہ سیاسی استبداد دینی اور مذہبی استبداد ہی سے پیدا ہوا ہے۔ تھوڑے سے افراد ایسے بھی ہیں جن کا یہ خیال ہے کہ گو سیاسی استبداد مذہبی استبداد سے پیدا نہیں ہوا ہے۔ جب بھی اس میں کسی طرح شک نہیں کہ دونوں کسی تیسری چیز سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور دونوں کو ایک دوسرے سے بہت قوی تعلق ہے یعنی ہر وقت انسان کو ذلیل کرنے کے لئے ایک کو دوسرے کی امداد و اعانت کی ضرورت ہے۔ دونوں کی یکسانی ظاہر ہے۔ ایک کی حکومت اگر دلوں پر ہے تو دوسرے کو اجسام پر تسلط اور تغلب حاصل ہے۔

ہمارے خیال میں جہاں تک کہ متقدمین اولین کی تحریرات کو تاریخی حصہ اور اُن رسائل کا تعلق ہے جو انجیل سے الحاق کئے گئے ہیں ان لوگوں کا خیال صحیح ہے۔ اور علی الاطلاق غلط ہے۔ اسی طرح اُن کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ قرآن کریم نے ایک ایسے استبداد کی مثال پیش کی ہے جو سیاسی استبداد کا ممد و معاون ہے یا سیاسی استبداد سے خود اعانت حاصل کی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں ان لوگوں کو اس وجہ سے معذور رکھا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ بروز راست قرآن کریم کے رموز و نکات لطائف و اشارات سے محض نابلد ہیں۔ ان کے استدلال کا مبنی تمام تر مسلمانوں کی موجودہ حالت ہے کہ مسلم مستبدین مذہب کی کس کس طرح آڑ لیا کرتے ہیں۔

ان لوگوں کا مقولہ ہے کہ مذہبی کتابیں انسان کو ایک ایسی زبردست اور فوق العادت طاقت سے خوفزدہ کرتی ہیں جس کی حقیقت و ماہیت عقل بشری کے حدود ادراک سے بالا ہے ورا فوق الادراک قوت انسان کو دُنیاوی زندگی میں بھی ہر قسم کی مصیبت اور تکلیف میں مبتلا کر سکتی ہے اور مرنے کے بعد دائمی یا طویل عذاب میں بھی ڈال سکتی ہے۔ اور یہ خوف جذبۂ شدید ہوتا ہے جس سے قوی مضمحل ہو جاتے ہیں اور عقل ماند پڑ جاتی ہے۔ اس لئے ہر قسم کے توہمات میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے۔ پھر یہ تعلیمات نجات کا دروازہ بتاتی ہیں جس کی دربانی انسان کے ذمہ ہے، وہ دربان راہب، پادری اور مشائخ ہیں۔ اس دروازہ میں داخل ہونے کا ذریعہ یہ ہے کہ انسان قلب اور قالب سے انتہائی تعظیم کا اعتراف کرے۔ سب سے پہلے اپنی ذلت کا اعتراف اور اُس قوت کی عزت کا احترام کرے۔ یا ان دربانوں کے سامنے جسم پوستی کا نذرانہ پیش کرے یا بیت المال سے ان لوگوں کا وظیفہ مقرر کرے۔ ان دربانوں میں سے بعض کے متعلق تو یہاں تک عقیدہ رکھنے کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ روح کو بھی خدا کے دیدار سے باز رکھ سکتے ہیں۔ اگر اُن کو قبر تک جانے کا ٹیکس اور اقرار سے رہائی کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔

سیاست دانوں کا خیال ہے کہ سیاسی مستبد اپنے استبداد کی بنیاد ایسی ہی باتوں پر قائم کرتے ہیں۔ کیونکہ سیاسی مستبد لوگوں کو شخصی برتری اور سربلندی سے مرعوب کرتے ہیں۔ لوگوں کو زور و قوت سے مال و دولت کو چھین کر اس درجہ ذلیل و خوار اور اپنا مطیع و فرمانبردار اور اپنا آلہ کار بنا لیتے ہیں۔ جیسے آدمی بھی حیوانات غیر عاقلہ کی ایک قسم ہیں اور ضروریات زندگی میں سے صرف اس قدر کی اُن کو حاجت ہے جس سے نوعی حفاظت ہو سکے ان لوگوں کا خیال ہے کہ دینی اور سیاسی استبداد کی صورت اور نتائج کی یکسانی کا یہ اثر ہے کہ فی الجملہ جیسے ملک میں پیرس سے باہر عمل ہو رہا ہے دونوں اس طرح مشترک ہیں جیسے ایک دوسرے کے معاون ہوں اور روس جیسے ملک میں ایک دوسرے سے اس طرح وابستہ ہیں جیسے قسم دوات کسی بدنصیب کی قسمت کا فیصلہ لکھنے کے لئے ضروری ہے۔

اس سے یہ لوگ ثابت کرتے ہیں کہ مذہبی اور سیاسی استبداد کے متحد اور ہم صورت ہونے سے عوام کو جن کی غالب اکثریت ہے، معبود برحق اور مستبط میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا کہ دونو اُن کی فہم ناقص میں عزت و رفعت کے مستحق اور جوابدہی اور بازپرس سے بالا ہیں۔ اس لئے اُن کو کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ مستبد سے بازپرس کا اُن کو کوئی حق حاصل ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ عوام بہت سے خیالات جن نام میل اور صفات میں معبود برحق اور جابر میں ایک اشتراک پاتے ہیں۔ جو کچھ وہ ہیں ظاہر ہیں۔ اُن کے لئے یہ ناممکن ہو جاتا ہے کہ وہ تعال مطلق اور حاکم خود رائے، جواب دہی سے برتر و بالاتر اور غیر جواب دہ منعم حقیقی اور ولی نعمت جل شانہٗ اور جلیل الشان کے درمیان کوئی امتیاز اور فرق قائم کر سکیں اس لئے عوام اپنے اوپر مسلط اور غالب جابرین کی بھی وہی عزت و تعظیم کرنے لگ جاتے ہیں جو صرف خدا کی شان تھی۔

انہی حالات نے گذشتہ غیر مہذب اقوام کے مستبدین کو خدائی کا دعویٰ کرنے پر آمادہ کر دیا۔ پھر جتنی جس کو حالات نے اجازت دی اُتنے ہی اُس نے ہاتھ پاؤں نکالے۔ چنانچہ ایسا کوئی سیاسی مستبد نہ ہوگا جو اپنے لئے کسی قدسی صفت کو اختیار نہ کرے جس سے وہ خدا کا شریک یا اُسکے متعلقین میں داخل ہو جائے۔ کم از کم یہ صورت ہوگی کہ وہ مذہبی مستبدین میں سے بعض کو اپنا زاد دربنائے تاکہ اُن کی امداد و معاونت سے وہ لوگوں پر مذہب کے نام سے ظلم و زیادتی کر سکے۔

ان لوگوں کے اس خیال کی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ داؤد اور قسطنطین کے جانشینوں کا فعل فی الواقع سپانیہ کا ہنری ہشتم شاہ انگلستان کا مذہب کی حمایت اور حفاظت کرنا۔ حتیٰ کہ ہنری ہشتم نے تو انگریزوں کی مذہبی مجالس بھی قائم کیں یا فاطمی سلاطین مصر اور دیگر غیر عربی سلاطین نے جو کوٹھ قبریں، پیروں فقیروں کی مدد کی اور تکیہ جات اور خانقاہیں تعمیر کیں۔ یہ سب کچھ صرف اس لئے تھا کہ اس طرح مسکینوں پر دل کھول کر بلا کسی روک ٹوک کے مظالم کئے جا سکیں۔

ان وجوہ سے ان لوگوں کا فیصلہ ہے کہ مذہبی اور سیاسی استبداد میں بہت قریبی تعلق ہے کہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہو سکتا۔ جب کبھی ایک صورت پائی جائیگی دوسری صورت ضرور پائی جائیگی اور جب ایک صورت چلی جائیگی تو دوسری بھی معدوم ہو جائیگی اور ایک صورت کو ضعف آجائے گا یعنی اُس کی کسی قدر اصلاح ہو جائے گی تو دوسری بھی خود بخود اصلاح ہو جائیگی۔ اس کی مثالیں ہر وقت اور ہر ملک میں موجود ہیں۔ جو یہ بھی بیانگ دہل بتاتی ہیں کہ مذہب کا اثر سیاست سے بہت زیادہ قوی ہے جس کی بہترین مثال یہ ہے کہ

مسکونی اقوام کی اصلاح جو عام طور پر پروٹسٹنٹ عقیدہ کی ہیں اُن قوموں کی بہ نسبت بہت زیادہ اور بہت جلد ہو سکی ہے جو کیتھولک عقائد کی پابند ہیں۔ غرض کہ ان وجوہ سے تمام سیاسی محققین کی یہ رائے ہے کہ دین اور سیاست ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ مذہبی اصلاح آسان بھی ہے اور سیاسی اصلاح کیلئے صحیح تر یہی صورت بھی ہے۔

ان لوگوں کا خیال ہے کہ خدائی میں اشتراک کا عقیدہ داخل کر کے سیاسی اصلاح کے مسئلہ کو سب سے اوّل یونانی حکما نے حل کیا اور خود انہوں نے یہ عقیدہ اشوریوں سے اخذ کیا۔ پھر اُس میں مصری توہمات کو شامل کر کے اس طرح پیش کیا کہ عدالت اور انصاف ایک خدا ہے، جنگ دوسرے سے، سمندر اور دریا تیسرے سے، بارش چوتھے سے متعلق کی اور اسی طرح ہر کام کا ایک الگ خدا فرض کر لیا۔ اور خدائے خدایاں کا کام یہ بتایا کہ وہ سب کی نگرانی کرتا ہے اور اگر کسی وقت ماتحت خداؤں میں اختلاف ہوتا ہے تو اپنے کاسٹنگ ووٹ سے کسی ایک کی رائے کو ترجیح دیتا ہے۔ اور اس طرح ان حکما نے اپنے مستبد بادشاہوں کو سیاست میں اشتراک پر آمادہ کر دیا۔ پھر جب یہ عقیدہ آسانی سے سمجھ میں آجانے والی جادو بیانی کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں خوب مضبوطی سے قائم ہو گیا تو پھر لوگوں کو اسپر آمادہ کرنا آسان ہو گیا کہ وہ اپنے مستبد اور مستغلب بادشاہوں کو انفرادیت کے بجائے اس امر پر مجبور کر دیں کہ دُنیا کا انتظام بھی آسمانی انتظام کی طرح فرد واحد کے بجائے جماعت کے متعلق ہو۔ اور بادشاہوں کو جبراً اور قہراً لوگوں کے اس مطالبہ کو تسلیم کرنا پڑا۔ اجتہاد اور سپارٹا کی جمہوریات کے قیام کا یہی سب سے بڑا باعث تھا۔ یعینہٖ اسی پر رومیوں نے عمل کیا۔ شاہی اور جمہوری حکومتوں کے شعبہ جات کی تقسیم کی یہ سب سے پرانی مثال ہے۔

مگر خدائی میں اشتراک کے اس عقیدہ سے جو فی نفسہٖ بھی ایک نہایت لغو اور باطل چیز ہے آخر میں ایسا رد عمل ظہور میں آیا جو سخت مضر تھا۔ ہر جماعت کے نقطۂ نظر کو اپنے لئے کسی قدسی صفت اور روحانی تقرب کا دعویٰ کرنے کی جرأت ہو گئی جو صرف خدائے متعال کی ذات پاک سے مخصوص ہیں۔ اس سے پہلے اس قسم کی جرأت بڑے بڑے جابروں اور مستبدین کے سوا کسی اور کو نہیں ہوتی تھی۔ اور چونکہ انسانی طبیعت کا اس خرابی سے بوجود بہت زیادہ مناسبت ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ خرابی اس قدر پھیلی کہ مستبدین کی اعانت کیلئے ایک جرار فوج تیار ہو گئی۔

توریت نازل ہوئی تو اس نے نہایت باقاعدگی اور جوش سے اسباط بنو اسرائیل میں سے اس اشتراک کے عقیدہ کو دور کر دینا چاہا۔ مخالف خداؤں کو اُس نے ملائکہ کہا لیکن بعض اسرائیلی بادشاہوں کو توحید پسند نہ آئی اور اُنہوں نے توراۃ کی تعلیمات کو مسخ کر دیا۔

پھر حلمہ و برداشت کی تعلیم لیکر انجیل نازل ہوئی اور اُس نے بھی عقیدۂ توحید کی تائید کی۔ مگر انجیل کے پہلے معلم اُن غیر مہذب اقوام کو جو مہذب اور شائستہ اقوام کی بہ نسبت انجیل کی تعلیمات پر سب سے پہلے ایمان لائیں باپ بیٹے کا مسئلہ بھی طرح ذہن نشین نہ کرا سکے کہ بعض مسائل عقل کی دسترس سے بالاتر ہوتے ہیں اور کسی طرح اُنکو عقل سے سمجھا نہیں جا سکتا بلکہ صرف تسلیم کر لینا چاہیئے۔ ان اقوام نے اب بیٹے کے حقیقی اور اصلی معنی لئے کیونکہ وہ لوگ اپنے بعض انبیاء اور مستبد بادشاہوں کے متعلق ابن اللہ ہونیکے عقیدہ سے آشنا تھے۔ اُن کو یہ بات گراں گذری کہ یسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کسی ایسی صفت کو تسلیم کر لیں جو ان ظالم اور مستبد بادشاہوں کی صفت سے کمتر مرتبہ رکھتی ہو۔ پھر تھوڑے ہی دنوں بعد جیسا کہ سابق اور ان کا حشر ہوا تھا عیسائیت نے بھی اپنا چولا بدل لیا اور پولس حکیم وغیرہ کے رسائل بھی انجیل میں داخل ہو گئے اور یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ کاہنوں کو نائب خدا، معصوم اور شارع سمجھا جانے لگا۔ ان عقائد میں سے اکثر حصہ کو پروٹسٹنٹ یعنی اصلی انجیل کے پیروؤں نے آخر کو ترک کر دیا۔

پھر اسلام حکمت و عزم کے ساتھ آیا اور اُس نے اشتراک کو بیخ و بن سے اُکھاڑ پھینکا اور ایک ایسی سیاسی آزادی کے اصول کی حمایت کی جو دیموقراطی (ڈیماکریٹک Democratic) اور ایستوقراطی (ارسٹوکریٹک Aristocratic) آزادی کی درمیانی صورت ہے۔ اُس نے توحید کی بنیادوں کو مضبوط کیا اور خلفاء راشدین کی ایک ایسی حکومت قائم کی جس کی مثال دُنیا کی تاریخ میں مفقود ہے۔ بلکہ خود مسلمانوں میں بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما، مہدی عباسی سلطان نورالدین زنگی شہید رحمہما اللہ وغیرہ چند نفوس کے علاوہ اس قسم کی مثالیں مفقود ہیں۔

ان خلفاء راشدین رحمہم اللہ تعالیٰ نے چونکہ قرآن کو سمجھا تھا اس لئے اُسی کے مطابق اُنہوں نے عمل کیا اور اُسی کے احکام کو اپنا دستور العمل اور امام بنایا۔ اسی وجہ سے اُنہوں نے ایک ایسی حکومت قائم کی جہاں کسی قسم کا کوئی امتیاز اور کوئی خصوصیت نہ تھی خود ان حضرات اور قوم کے کمترین فرد کے درمیان بھی ادنیٰ امتیاز نہ تھا خلیفہ وقت اپنی رعایا کا رنج و راحت میں برابر کا حصہ دار تھا۔ اور اپنے اس برتاؤ سے ان حضرات نے مسلمانوں کے درمیان کچھ ایسے برادرانہ جذبات اجتماعی تعلقات اور مشترک معاشرتی حالات پیدا کر دئے تھے جو ایک ماں اور ایک باپ کے آغوش شفقت میں تربیت پائے ہوئے دو بھائیوں میں بھی نہیں ہوتے۔

قرآن کریم خود استبداد کو مٹا دینے، مساوات اور عدل قائم کرنے کی تعلیمات سے بھرا ہوا ہے حتیٰ کہ قصص قرآن بھی یہی تعلیم پیش کرتے ہیں:۔

بلقیس ملکہ سبا اپنی قوم تبع کے اشراف کو مخاطب کرتی ہے یٰاَیُّھَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ اَمْرِیْ الآیہ۔ اے لوگو مجھے میرے معاملہ میں بتاؤ۔ میں کسی امر کا اُس وقت تک فیصلہ نہیں کرتی جبتک تم تصدیق نہ کرو (لوگوں نے) کہا ہم قوت والے اور سخت جنگ کرنیوالے ہیں اور اختیار آپ کو ہے۔ غور کر لیجئے جو کچھ آپ حکم دینا چاہیں (بلقیس نے) کہا بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اُسے برباد کر دیتے ہیں معززین کو ذلیل کر دیتے ہیں اور اسی طرح کرتے ہیں۔

اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہوں کو ملا یعنی اشراف رعیت سے کیونکر مشورہ لینا چاہیئے؟ کسی امر کا اُن کی رائے کے بغیر فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ قوت و بأس رعایا کے قبضہ میں محفوظ رکھی جائے۔ بادشاہوں کا کام صرف تنفیذ ہو۔ امر کی نسبت اُن کی طرف کی جائے یعنی امیر کے معزز لفظ سے اُن کو مخاطب کیا جائے مستبد بادشاہوں کی حالت کا اعلان کیا جائے کہ اُن سے بأس و بربادی کی جاتی چاہیئے۔

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں مذکور ہے وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ الآیہ اور اشراف قوم فرعون نے ایک دوسرے سے کہا یہ تو جادو گر ہے وہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے کال دے پھر تمہاری کیا رائے ہے۔ (پھر جب اُن کی ایک رائے قرار پائی) لہٰذا اُنہوں نے فرعون سے کہا حضرت موسیٰ اور اُن کے بھائی کو بلاؤ اور لوگوں کو ملک بھر میں بھیجو کہ وہ دوڑتے ہوئے جادوگروں کو جمع کر لائیں پھر ان میں کسی رائے پر اختلاف ہوا۔ اور اُنہوں نے خفیہ گفتگو کی۔ یعنیہٖ یہی آج دنیا کی نمائندہ مجالس میں ہوتا ہے کہ اگر کسی امر پر کھلے اجلاس میں بہت زیادہ اختلاف ہوتا ہے تو بند اجلاس ہوتا ہے۔

اس بنا پر ان آیات کے بعد اسلام پر استبداد کا الزام لگانا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا

خصوصاً ایسے حال میں کہ ان آیات کی آیات احکام سے تفسیر بھی کر دی گئی ہو اور صاف صراحت کے ساتھ بتا دیا گیا ہو کہ کیا مراد ہے۔ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (اُن سے معاملات میں مشورہ کر) وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ (اُن کی شان آپس میں صلاح و مشورہ ہے) یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اللہ کے رسول کی اور شان والوں کی یعنی علماء اور عاملین کی) پھر اس معنی کی ان آیات سے مزید تائید ہوئی۔ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ (اور امر فرعون کچھ اچھا نہیں ہے) حدیث میں ہے اَلْمُشِيْرُ مِنَ الْمَلَكِ جِبْرِيْل (میرا امیر یعنی مشورہ دینے والا فرشتوں میں سے جبریل ہے)

اس بیان سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی کہ اسلامیت جمہوری ادارہ اور مشورہ و اشتراک کے اصول پر قائم کی گئی ہے۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ ان اصول کے مطابق عملدرآمد کا بہترین اور کامل ترین نمونہ تھا خصوصاً اس معاملہ میں کہ دینی مسائل کے قیام کے سوا اسلامیت یا ورکسی قسم کا دینی نفوذ اور اثر نہیں تھا۔ اسلام ایک نہایت سادہ، آسان اور آزادی سکھانے والا دین تھا جس نے ہر قسم کے امتیاز، ہر نوع کی تفریق اور ہر صورت کے استبداد کو مٹا یا تھا مگر جاہلوں نے قرآن کی مصلحتوں اور حکمتوں کو نظر انداز کر کے اسلام پر بہت سخت ظلم کیا۔ ایسے علماء اور دین کے ایسے خادم اُس کی خدمت کرنے سے معذور ہو گئے جو اُس کی حقیقت اور حکمت کو سمجھتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ مستبدین نے اسپر قبضہ کر لیا اور خواہشات نفسانی حاصل کرنے کی خاطر قوم میں تفریق اور تقسیم کے لئے انہوں نے اُس کو آلۂ کار بنا لیا۔ اُسے بھی بگاڑ دیا اور اُس میں بیحد تحکمیوں اور غیر اسلامی باتوں کو داخل کر کے قوم کو بھی برباد کر دیا۔ اسلام کی بھی وہی حالت کر دی جو سابق مذاہب کی ہو چکی تھی کہ اُن تمام باتوں پر جن کو اسلام سمجھا جا رہا ہے اور جن کے بارے میں خاص و عام دونوں کو تردد ہے کسی طرح عمل نہیں کیا جا سکتا اور کوئی شخص خواہ کتنا ہی مذہبی کیوں نہ ہو موجودہ اسلام پر پوری طرح عامل نہیں ہو سکتا۔

اس کا لازمی اثر یہ ہوا کہ ہر شخص اپنے آپ کو قاصر اور مجرم سمجھنے لگا۔ اور یہ اعتقاد دل میں داخل ہو گیا کہ اس حالت سے نہ رہائی کی کوئی صورت ہے نہ نجات ہو سکتی ہے مجاہدہ نفس کا کوئی امکان نہیں۔ ان عقائد اور خیالات سے انسان خود اپنی نظر میں ذلیل ہو جاتا ہے۔ طبیعتیں بجھ جاتی ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی جسارت مفقود ہو جاتی ہے اور اسی پر مذہب اور نظام عدل کا مدار و انحصار ہے۔

اس نگرانی اور بازپرس میں سستی نے ملاحین اسلام کے لئے استبداد اور حدود سے تجاوز کے زیادہ سے زیادہ موقع پیدا کر دئے۔ اور جتنا جتنا روحِ فداء کی یہ پیشینگوئیاں پوری اُتریں۔ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ یعنی دین میں سختی کرنے والے ہلاک ہوئے اور اَنَّا مُرْتُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيَسْتَعْمِلَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ فَلَيَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ (یا تو تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضرور کرتے رہنا نہیں تو یہ تمہارے اوپر خدائے تعالیٰ تمہارے بُروں کو مسلط کر دے گا اور وہ پھر تم کو بُرے سے بُرا عذاب دینگے۔

بعض لوگوں نے چند ایسی باتوں کو جمع کیا ہے جو حقیقت میں اسلام کی باتیں نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں نے اور قوموں سے سیکھ کر اپنے دین میں داخل کر لی ہیں:۔

پانچویں سے یہ لیا کہ بزرگوں کی عزت و احترام کو عبادت کے درجہ کو پہنچا دیا۔ بڑوں کی اندھی اطاعت شروع کر دی۔ بطریقوں، کردینالوں، شہیدوں اور ہر شہر کے اُسقفوں کی طرح مراتب قائم کئے (عیسائی راہبوں اور عالموں کے مختلف نام ہیں)

قدیسین کی شکل صورت اور کرامات، پادریوں کی وضع قطع اور صلیب کی مختلف شکلوں پر متوں قائم رہنے کی نقل کی گئی۔ رہبانیت اور اُس کا لباس، گرجے اور اُن کے خدام و مجاور، کاہن اور اُن کے مراتب و لباس وغیرہ اختیار کئے گئے۔ گرجوں کی رسومات اور اُن کی زیبائش و زینت، محافل مجالس، اُن کی موسیقی کے ساتھ عبادت اور اُس کے اوزان اخذ کر لئے گئے۔ قبروں پر قبہ جات اور گنبد بنائے گئے، قبور پر روشنی کی جانے لگی دور دراز کی مسافت سے اُن کے عرس میں شرکت اور زیارت کیلئے سفر اختیار کئے جانے لگے۔ اور قبر کے لوگوں سے منتیں مانی جانے لگیں۔ بزرگوں کی دستار، عصا، مزار کے غسل کے پانی کو متبرک سمجھا جانے لگا۔ سینہ پر صالحین کے ذکر کے موقع پر ہاتھ پھیرا جانے لگا جو صلیب کا اشارہ تھا۔ سر سے حقیقت بتائی گئی، حلول، تجسم، وحدۃ الوجود کا عقیدہ گھڑا گیا۔ مجاوریت سے خلافت نکلی۔ مولود عیسائی مسیح سے اخذ کیا گیا اور محفل مولود عید میلاد مسیح سے سیکھی گئی۔ مکان میں تصویروں کے بجائے اسماء کی تختیاں لگائی جانے لگیں جن پر یا علی، یا شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ لکھا ہوتا ہے۔ مراقبہ جس کے سامنے سر جھکا کر متوجہ ہونے سے اخذ کیا گیا۔ کیتھولک کاہنوں اور یہودیوں کے تفتیش قدم پر چلتے ہوئے، کہ وہ لوگ اپنے سوا کسی کو انجیل اور تلمود پڑھنے نہیں دیتے، قرآن کریم اور حدیث رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کو پڑھنے میں دنیا منع کیا گیا۔ مجوسیت سے نجوم سیکھا گیا احرام قبلگی سے خون کیا جانے لگا۔ سعد و نحس کا عقیدہ ہونے لگا۔ اسکے علاوہ اسرائیلیات اور اسی قسم کے دیگر مذہبی افسانوں سے بہت سی باتیں اخذ کی گئیں اور اُن کا نام لدنیات رکھا گیا۔

ان باتوں پر غور کرنے سے ہر شخص کو آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ تمام کی تمام استبداد کا سرچشمہ اور غلامی کی زنجیریں ہیں۔ اسی طرح دین برباد ہوا کرتے ہیں اور انسان کی پستی کی ابتداء ہوتی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اسی طرح عیسائی بدعتوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ متاخرین نے جن بہت سی باتوں کو دین سمجھ رکھا ہے جن کو خود تثلیث کا مسئلہ اس کی اُس تعلیم میں کوئی اصل نہیں ہے جو عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ الخ حصہ بعض میں اضافہ کیا گیا ہے [illegible] اور بڑا حصہ دوسروں سے اخذ کیا گیا ہے۔ آج اثری علماء [illegible] خرافات میں [illegible] نوقتا کتبوں اور تختیوں کی صورت میں برآمد ہوتے جا رہے ہیں [illegible] بہت سی مذہبی امور کی اصل دریافت کی ہے۔ یہودی احبار کی بہت سی زیادہ کی ہوئی باتوں کی اصل اشوری مذہبی افسانوں اور تحریرات میں دریافت کی ہے۔ تحقیق و تفتیش کرتے کرتے وہ لوگ اس حد تک کامیاب ہو گئے ہیں کہ انہوں نے معلوم کر لیا ہے [illegible] قریب کے اکثر مذاہب کی اکثر خرافات مشترک بعید یعنی ہندوستان میں کے خلاف کی تعلیمات اور خیالات سے ماخوذ ہیں۔ خود کردہ تمام [illegible] مذاہب مسیح ہو گئے ایک دوسرے سے دوستانہ [illegible] کی طرح [illegible]

اسلام کی تاریخ کو اگر کوئی شخص غور سے مطالعہ کرے تو [illegible] سلاطین و خلفاء اور مذہبی علماء نے کیا کیا خوفناک تغیریں کی ہیں اور کس کس طرح اور کن ترکیبوں سے علم کے چراغ کو گل کرنا چاہا ہے مگر خدا کا وعدہ ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ بیشک ہم ہی نے قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اُسکے محافظ ہیں۔ مخالف لوگ اس کتاب علم اور کنز العلوم میں کسی قسم کی کوئی تحریف تو نہ کر سکے زیادہ سے زیادہ یہ کر سکے کہ تاویلات کر لیں اور یہی قرآن کا منشاء ہے کیونکہ قرآن اس کی جو وجہ [illegible] فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ

وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ - پھر وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے پس وہ اُس کی متشابہ آیات کا پیچھا کرینگے فتنہ کی خاطر اور تاویل کی خاطر۔

ناظرین کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ استبداد نے حکیم علماء کو قرآن کریم کی آیات فہم اور آیات اخلاق کی باریک ولطیف تفسیر نہیں دیکر تعصب کیا علماء کو خوف تھا کہ اگر ان لوگوں نے سلف صالحین کی لئے سے اختلاف کیا جو ان سے برابر دیگر علوم میں بصیرت نہ رکھتے تھے تو فوراً ان پر کفر کا فتویٰ لگ جائیگا اور قتل کر دئے جائینگے - یہی ایک اعجاز قرآن کا مسئلہ لیجئے جس پر بہت اہم اور بہت بڑا مسئلہ ہے مگر آج تک حکیم علماء اس کو اچھی طرح صاف نہ کر سکے کہ آیا قرآن کریم کے معجزہ ہونے کا یہ مطلب ہے زیادہ سے زیادہ قرآن کے اعجاز کے متعلق جو کہا گیا ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کی فصاحت و بلاغت اور بعض آئندہ ہونے والی باتوں کی پیشینگوئی قرآن کا اعجاز ہے - لیکن اگر اہل تناویل کی طرح حکیم علماء کو بھی قرآن پر غور کرنے اور سمجھنے کا موقع دیا جاتا تو قرآن کی ہزاروں آیات میں اعجاز کی ہزاروں نشانیاں ملتیں اور ایسی نشانیاں ملتیں جو حوادث و واقعات کے ساتھ ساتھ ایک نئے معجزہ کا اظہار کرتیں اور ثابت کر دیتیں کہ لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ إِلَّا وَفِي كِتَابٍ مُّبِينٍ - کوئی تر اور خشک کوئی خشک بلکہ ہر چیز کتاب مبین میں ہے اور یہ ثبوت مشاہدہ و معائنہ پر مبنی ہوتا صرف ایمان اور عقیدہ نہ ہوتا۔

مثال کے طور پر یوں سمجھو کہ علم نے آج بہت سی ایسی باتیں منکشف کی ہیں جو یورپ اور امریکہ کے اکتشاف کرنے والوں کی طرف منسوب ہیں مگر قرآن میں غور کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر کا قرآن میں ذکر موجود ہے کہیں صراحت کے ساتھ ہے کہیں اشارہ و کنایہ کی صورت میں ہے - ابتک یہ باتیں اسی لئے پوشیدہ رہیں کہ جب اکتشاف ہوں تو اعجاز قرآن پر دلالت کریں اور ہمارے دل دنیا کو بتائیں کہ قرآن اُس خدا کا کلام ہے جس کے سوا اور کوئی غیب نہیں جانتا مثلاً آج یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ موجودات عالم جس مادہ سے بنی ہیں وہ اثیر (ایتھر) ہے - قرآن میں بھی ابتدائے تکوین کا ذکر موجود ہے - وَاسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ اور مستوی ہوا وہ آسمان کے اور وہ دخان (یعنی اثیر) تھا۔

اکتشاف کیا گیا ہے کہ کائنات ایک دائمی حرکت میں ہیں - قرآن کہتا ہے وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا ..... وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ

تحقیق کیا گیا ہے کہ زمین نظام شمسی سے ٹوٹ کر الگ ہوئی ہے - قرآن کہتا ہے أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا آسمان اور زمین دونوں جڑے ہوئے تھے پس جدا کیا ہم نے اُن دونوں کو۔

تحقیق کیا گیا ہے کہ چاند زمین سے پھٹ کر الگ ہوا ہے - قرآن کہتا ہے أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا کیا وہ نہیں دیکھتے ہیں کہ ہم زمین کو کم کرتے جا رہے ہیں اور إِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ - قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔

تحقیق کیا گیا ہے کہ زمین کے سات طبقات ہیں - قرآن کہتا ہے خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ سات آسمان پیدا کئے ہیں اور زمین کے بھی انہی کی طرح۔

تحقیق کیا گیا ہے کہ اگر پہاڑ نہ ہوتے تو تقل نوعی کی وجہ سے زمین اپنی دوری حرکت میں ہلنے لگتی - قرآن کہتا ہے وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ اور زمین میں اُس نے پہاڑ قائم کئے ہیں کہ کہیں وہ ہلنے لگے۔

دریافت کیا گیا ہے کہ ترکیب کیمیاوی ہوا معنوی اس میں اختلاف نسبت اجزا کے اختلاف سے ہوتا ہے قرآن کہتا ہے وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ کے پاس ہر چیز ایک اندازہ سے ہے۔

دریافت کیا گیا ہے کہ جمادات کی زندگی بھی پانی پر موقوف ہے قرآن کہتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور کیا ہے ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ۔

تحقیق کیا گیا ہے کہ عالم عضوی اور اسی میں انسان بھی ہے جمادات سے ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت تک پہنچا ہے - قرآن کہتا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ اور بیشک پیدا کیا ہے ہمنے انسان کو مٹی سے۔

دریافت کیا گیا ہے کہ تمام نباتات میں اصول تلقاح (یعنی نر نباتات کا کوئی حصہ مادہ میں پیوست کر دیا جائے تو پھل اور پھول خوب آتا ہے ورنہ کم آتا ہے) جاری و ساری ہے۔ قرآن کہتا ہے خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ نباتات کے تمام جوڑے پیدا کئے فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ پس ہم نے پانی کے ذریعے بہت سے جوڑے مختلف نباتات کے نکالے اِهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ وہ ہلی اور بڑھی اور اُگائے اُس نے تمام عمدہ جوڑے - وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اور تمام پھلوں کو زمین میں جوڑا جوڑا بنایا۔

دریافت کیا گیا ہے کہ مسالک ظل یعنی تصویر شمسی (فوٹو) کا کیا طریقہ ہے قرآن کہتا ہے أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا کیا تو نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا کس طرح اُس نے بڑھایا ہے سایہ اور اگر وہ چاہتا تو اُس کو ساکن کر دیتا پھر ہم نے سورج کو اُس پر دلیل بنایا ہے۔

دریافت کیا گیا ہے کہ جہاز اور گاڑیاں کل اور بھاپ سے چلائی جا سکتی ہیں اور قرآن چوپایوں اور بادبانی جہازوں کا ذکر کرنے کے بعد کہتا ہے وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ اور پیدا کی ہیں ہم نے اُنکے لئے انہیں جیسی وہ چیزیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔

دریافت کیا گیا ہے کہ جراثیم موجود ہیں اور مختلف امراض کا باعث ہوتے ہیں قرآن کہتا ہے وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ اور بھیجے ہم نے اُنپر پرندے جھنڈ کے جھنڈ پھینکتے تھے وہ اُنپر پڑی ہوئی جگہوں کی سوکھی مٹی۔

غرض کہ یہ اور ان کے علاوہ اور بہت سی آیات اس قسم کی موجود ہیں جو علم ہیئت کے اکتشافات اور ناموس فطرت کی معلومات کی تصدیق کرتی ہیں اور اس بناء پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسی بہت سی آیات ابھی ہوں گی جن کا راز اپنے وقت پر منکشف ہوگا تاکہ جہانگیر دنیا موجود رہے اعجاز قرآن کی دفعتاً فوقتاً تجدید ہوتی رہے۔


## حقایق اسلام

اس کتاب کا دوسرا نام الکلام المبین ہے حقایق اسلام کو سمجھنے اور معلوم کرنے کے لئے اس کتاب سے بہتر کتاب دوسری کوئی نہیں ہو سکتی ہے مسلمان ہیں ساذجین اسلام کے عقائد باطلہ کی دلیل طریقہ پر تردید کی گئی ہے اور اسلام کے مخالفین کو نہایت عمدہ براہین کے ساتھ ثابت کیا ہے نیز خدا تعالیٰ کے واجبی الوجود ہونے حضرت رسول کریم کے نبی برحق ہونے اور قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کے متعلق ہیئت سے عقلی و نقلی دلائل لکھے ہیں اور ایسی حسب ذیل مضامین ہیں، وجود باری تعالیٰ، عرفت ربی، مظاہر قدرت ہر نماز نظر توحید الٰہی، نبوت و رسالت، حیات نبوت، سرد بیران در حدیث دیگراں، قرآن مجید، وحی والہام، قرآن کی فصاحت، قرآن کا ثبوت، قرآن کا دعویٰ، قرآن کے وقت، فصاحت عرب، زبردست حملہ ناقوس ہرزہ، ایک زبردست دلیل چند براہین ہزہ، بدعتوں کی حقیقت، وہ مدوں کی تعلیم، ساذجین کے اعتراضات، غرضکہ اس کتاب کو پڑھ لینے اور سمجھ لینے کے بعد کوئی مسلمان غیر مسلم اقوام کے اعتراضات سے متاثر نہ کر سکے گا، ایک زبردست دلیل چند براہین ہزہ، بدعتوں کی حقیقت، وہ مدوں کی تعلیم، ساذجین کے اعتراضات، غرضکہ اس کتاب کو پڑھ لینے اور سمجھ لینے کے بعد کوئی مسلمان غیر مسلم اقوام کے اعتراضات سے متاثر نہ کر سکے گا، بہت ہی مدلل اور مبسوط کتاب ہے پہلے اس کی قیمت ایک روپیہ تھی، اب ۸ر ہے، محصول ۶ر کل ۱۴ر

ملنے کا پتہ:- حمیدیہ پریس دہلی

# خلافت راشدہ کا دورِ پنجم

(از فدائے ملت سید امداد علی صاحب باسودوی)

مسلمان کیسا ہونا چاہیئے۔ اسلام کا صحیح نمونۂ عمل کیا ہے۔ اسکے اثبات و تمثیل میں اسلام کی ایک بزرگ ترین ہستی کا مختصر کارنامۂ حیات پیش کرتا ہوں۔

ابو حفص حضرت عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم خلفائے راشدین میں خلیفۂ خامس میں وہ خلیفہ صالح کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ اکثر مشائخ اسلام اور اکابر مسلمین کا قول ہے کہ خلفائے راشدین پانچ ہیں۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ۔ عمر بن عبد العزیزؒ۔

حضرت عمرؒ بن العزیز کے والد عبد العزیز بن مروان مصر کے حاکم تھے کہ ۶۲ھ ہجری میں عمر بن عبد العزیز پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ حضرت فاروق اعظمؓ کی پوتی یعنی عاصم بن عمر فاروقؓ کی بیٹی تھیں۔ ان کے والد عبد العزیز عبد الملک بن مروان کے بعد خلیفہ ہونے والے تھے لیکن اُن کا انتقال عبد الملک کے سامنے ہوا لہذا وہ خلیفہ نہ ہو سکے۔ بچپن میں گھوڑے نے اُن کے لات ماردی تھی۔ اُنکے چہرے پر اُسکے زخم کا نشان تھا۔ فاروقؓ اعظم فرمایا کرتے تھے کہ میری اولاد میں سے ایک شخص ہوگا اُسکے چہرے پر داغ ہوگا اور وہ زمین کو عدل اور داد سے بھر دیگا جیسا کہ وہ اُس وقت ظلم اور استبداد سے بھری ہوئی ہوگی بلال بن عبد اللہ کے چہرے پر بھی ایک داغ تھا اس لئے خیال تھا کہ شاید یہی بشارت عمرؓ کے مصداق ہوں۔ لیکن حضرت عمر بن عبد العزیز کے خلیفہ ہونے پر سب کو معلوم ہوگیا کہ فاروقؓ اعظم کی پیشینگوئی کی شان مصداق وہی تھے۔ اُن سے پہلے عام طور پر لوگ آپس میں ذکر کیا کرتے تھے کہ دُنیا کا خاتمہ نہ ہوگا جبتک کہ مثیل عمر حاکم نہ ہولے۔

بچپن میں عمر بن عبد العزیز کے باپ نے اُن کو مدینہ میں بھیجدیا تھا۔ مدینہ ہی میں اُنکی تربیت ہوئی۔ فقہائے مدینہ کی صحبت میں اُن کی عمر کا ابتدائی حصہ گذرا۔ علمائے مدینہ ہی سے اُنہوں نے علوم دینیہ حاصل کئے علم و فضل اور تفقہ فی الدین میں اُن کا وہ مرتبہ تھا کہ اگر وہ خلیفہ نہ ہوتے تو ائمہ شرع میں اُن کا شمار ہوتا اور وہ سب سے بڑے امام مانے جاتے۔ مدینہ میں ان کے والد نے اُن کو عبید اللہ بن عبد اللہ کے پاس بھیجا تھا اُنہیں کے زیر توجہ ان کی تربیت ہوئی۔ زید بن اسلم نے انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ہم نے بجز عمر بن عبد العزیز کے اور کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول کریم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہو۔ محمد بن علی بن حسین رضؓ سے کسی نے حضرت عمر بن عبد العزیز کی نسبت سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ وہ بنو امیہ کے نجیب ہیں اور قیامت میں بصورت اُمت واحدہ اُٹھیں گے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہونے سے پیشتر نہایت پُر تکلف اور قیمتی لباس پہنتے تھے لیکن خلیفہ ہونے کے بعد اُنہوں نے کھانے اور پہننے میں درویشانہ روش اختیار کرلی تھی۔ میمون بن مہران کا قول ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے ہمراہ بہت سے مشہور علماء شاگردوں کی طرح رہا کرتے تھے۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہم عمر بن عبد العزیز کے پاس اس خیال سے آئے کہ وہ ہم سے کچھ سیکھیں مگر اُن کے پاس آکر ہم کو خود اُنہی سے بہت کچھ سیکھنا پڑا۔

جب ان کے والد عبد العزیز بن مروان کا انتقال ہوا تو یہ مدینہ ہی میں تشریف رکھتے تھے۔ عبد العزیز کی وفات کا حال سُن کر عبد الملک بن مروان نے اُن کو دمشق بلا کر اپنی بیٹی فاطمہ کے ساتھ شادی کردی۔ عبد الملک کی وفات کے بعد جب ولید خلیفہ ہوا تو اُس نے ان کو مدینہ منورہ کا حاکم مقرر کیا چنانچہ یہ ۹۳ھ ہجری سے ۹۶ھ تک مدینہ کے حاکم رہے۔ کئی مرتبہ امیر حج کی حیثیت سے حج کیا۔ امارت مدینہ کے زمانے میں تمام فقہا، و علماء ان کے پاس جمع رہتے تھے۔ فقہائے مدینہ کی ایک کونسل آپ نے بنائی تھی اور اُنہیں کے مشورے سے امور مہمہ انجام دیتے تھے حجاج کی شکایت پر ۹۳ھ میں ولید نے امارت مدینہ سے معزول کرکے شام میں بُلالیا۔ جب ولید نے ارادہ کیا کہ اپنے بھائی سلیمان کو ولیعہدی سے معزول کرکے اپنے بیٹے کو ولیعہد بنائے۔ حجاج وقتیبہ وغیرہ نے تو ولید کے ارادے کی پُر زور تائید کی لیکن دوسرے امراء نے اُس کو ناپسند کیا۔ سب سے پہلے جس شخص نے ولید کے ارادے کی مخالفت کی وہ حضرت عمر بن عبد العزیز تھے چنانچہ ولید نے ان کو قید کردیا تین برس قید میں رہے پھر کسی کی سفارش سے رہا کردئے گئے۔ سلیمان بن عبد الملک اسی لئے عمر بن عبد العزیز کا بہت شکر گذار و احسانمند تھا چنانچہ اُس نے خود خلیفہ ہونے کے بعد ان کو اپنا وزیر اعظم بنایا اور مرتے وقت ان کی خلافت کے لئے وصیت لکھ گیا۔

جب سلیمان بن عبد الملک کا انتقال ہوا تو رجاء بن حیوۃ والق کی مسجد میں گئے تمام بنو امیہ اور اعیان عساکر کو جمع کیا۔ سربمہر فرمان ولیعہدی اُن کے پاس تھا اُنہوں نے سب کو خلیفہ کے فوت ہونے کی خبر سُنا کر دوبارہ اُس ملفوف سربمہر فرمان پر لوگوں سے بیعت لی پھر سب کے سامنے اُس سربمہر فرمان کو کھول کر پڑھا اور لوگوں کو سُنایا اُس میں سلیمان بن عبد الملک نے لکھا تھا:-

"یہ تحریر بندۂ خدا امیر المومنین سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے عمر بن عبد العزیز کے نام ہے۔ میں نے اپنے بعد تم کو اور تمہارے بعد یزید بن عبد الملک کو خلافت کا ولیعہد مقرر کیا پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ سُنیں اور اطاعت کریں اور خدا سے ڈریں اور آپس میں اختلاف نہ کریں تاکہ دوسروں کو تمہارے مغلوب کرنیکی طمع نہ ہو"

اس فرمان کو سُن کر ہشام بن عبد الملک نے کہا کہ ہم عمر بن عبد العزیز کی بیعت نہ کرینگے مگر رجاء بن حیوۃ نے جرأت سے کام لیکر نہایت سختی سے نوراً جواب دیا کہ میں تمہاری گردن اُڑا دونگا ہشام یہ سُن کر خاموش ہوگیا۔ عبد الملک کی اولاد اس وصیت اور فرمان کو اپنی حق تلفی کا موجب سمجھتی تھی لیکن عام طور پر لوگ عمر بن عبد العزیز کے خلیفہ ہونے کو بہت ہی پسند کرتے تھے اور آپ کے سوا کسی دوسرے کا خلیفہ ہونا نہیں چاہتے تھے اُدھر عمر بن عبد العزیز کے بعد یزید بن عبد الملک کو چونکہ خلافت کے لئے ولیعہد بنایا تھا لہذا اولاد عبد الملک کو کسی قدر تسکین بھی ہوئی تھی کہ عمر بن عبد العزیز کے بعد خلافت پھر ہمارے ہی گھر میں آجائیگی۔ جب رجاء نے سلیمان کا مذکورہ وصیت نامہ سُنایا تو عمر بن عبد العزیز خلافت کے لئے اپنا نام سُن کر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ رہے تھے۔ اُدھر ہشام بن عبد الملک بھی اپنا نام نہ ہونے کی وجہ سے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ رہا تھا۔ عمر بن عبد العزیز اس تحریر کو سُن کر اپنی جگہ بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے رجاء بن حیوۃ نے ہاتھ پکڑ کر اُن کو اُٹھایا اور مسہر پر لیجا کر بٹھایا۔ سب سے پہلے ہشام بن عبد الملک کو بُلایا کہ آکر بیعت کرو۔ ہشام بن عبد الملک آیا اور بیعت کی۔ ہشام کی بیعت کے بعد سب لوگوں نے بخوشی خاطر بیعت کی اور کسی نے کسی قسم کی چون وچرا نہ کی۔ بیعت کے بعد

عمر بن عبدالعزیز نے سلیمان بن عبدالملک کے جنازے کی نماز پڑھائی اور تدفین سے فارغ ہو کر چلے تو لوگوں نے شاہی اصطبل کے گھوڑے لا کر پیش کیے کہ آپ سوار ہو کر تشریف لیجیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری سواری کیلئے میرا خچر کافی ہے۔ چنانچہ آپ اسی اپنے خچر پر سوار ہو کر اپنے خیمے تک آئے لوگوں نے آپ کو قصر خلافت میں لیجانا چاہا آپ نے فرمایا کہ وہاں ابوب بن سلیمان کے اہل و عیال اور حرم اور زنانہ وجود میں ہیں تک وہ وہاں سے ہٹ جائیں میں اپنے خیمے میں رہوں گا۔

بیعت خلافت کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں کو مخاطب کر کے جو تقریر کی وہ اس طرح شروع کی۔

"حمد و ثنا کے بعد، لوگو قرآن حکیم و الفرقان المجید کے بعد اسی کوئی کتاب نہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں کسی چیز کو شروع کرنے والا نہیں بلکہ پورا کرنے والا ہوں متبوع نہیں متبع ہوں۔ میں کسی حال میں تم سے بہتر نہیں ہوں البتہ میرا بوجھ بہت زیادہ ہے جو شخص ظالم بادشاہ سے بھاگ جائے وہ ظالم نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھو کہ احکام الٰہی کے خلاف کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔"

جب آپ سلیمان بن عبدالملک کے کفن دفن سے فارغ ہو کر واپس آ رہے تھے تو آپ کے غلام نے عرض کیا کہ آپ تو بہت ہی تمگین نظر آتے ہیں آپ نے اسکو جواب دیا کہ آج اس دنیا میں اگر کوئی شخص تمگین ہو سکتا ہے تو وہ میں ہوں مجھ پر یہ بوجھ کیا کم ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ قبل اسکے کہ میرا نامۂ اعمال لکھا جائے اور مجھ سے جواب طلب ہو میں حقدار کو اس کا حق پہنچا دوں۔

آپ جب اپنے گھر میں بیعت خلافت اور سلیمان کے دفن سے فارغ ہو کر داخل ہوئے تو آپ کی ڈاڑھی آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی۔ آپ کی بیوی صاحبہ نے گھبرا کر پوچھا کہ کیوں خیریت تو ہے آپ نے فرمایا کہ خیریت کہاں ہے میری گردن میں امت محمدی کا بوجھ ڈالا گیا ہے۔ بھوکے بیمار مظلوم مسافر قیدی بچے بوڑھے کم حیثیت عیالدار وغیرہ سب کا بار میرے سر پر ہے۔ اسی خوف سے رو رہا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کی حق تلفی ہو اور قیامت میں اسکا مجھ پر سوال جواب دینے سے عاجز رہوں۔

خلیفہ ہونے کے بعد آپ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت عبدالملک سے کہا کہ تم اپنے تمام زیورات بیت المال میں داخل کر دو ورنہ میں تم سے جدائی اختیار کروں گا کیونکہ مجھ کو یہ کسی طرح گوارا نہیں کہ تم اور تمہارے زیورات اور میں ایک گھر میں ہوں۔ اُن کی بیوی نے فوراً اپنے تمام زیورات جن میں ایک دو قیمتی موتی بھی تھا جو عبدالملک نے اپنی بیٹی کو جہیز میں دیا تھا سب مسلمانوں کے لئے بیت المال میں بھجوا دئے۔ عمر بن عبدالعزیز کی وفات کے بعد جب یزید بن عبدالملک خلیفہ ہوا تو اس نے فاطمہ بنت عبدالملک سے کہا کہ آپ چاہیں تو اپنے زیورات بیت المال سے واپس لے لیں۔ فاطمہ نے جواب دیا کہ جس چیز کو میں نے اپنی خوشی سے بیت المال میں داخل کر دیا تھا اب عمر بن عبدالعزیز کے بعد اُس کو کیسے واپس لے سکتی ہوں۔

عبدالعزیز بن ولید سلیمان کی وفات کے وقت موجود نہ تھا۔ اُس کو عمر بن عبدالعزیز کی بیعت کا حال معلوم تھا۔ سلیمان کی وفات کا حال سن کر اُس نے خلافت کا دعویٰ کیا اور فوج بکر دمشق کی جانب آیا جب دمشق کے قریب پہنچا اور عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا حال سنا تو بلا توقف اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر بطیب خاطر بیعت کر لی اور کہا کہ آپ کے دست مبارک پر بیعت ہونے کا حال مجھ کو معلوم نہیں تھا۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اگر تم خلافت اور حکومت کے لینے پر مستعد ہوتے تو میں ہرگز تمہارا مقابلہ نہ کرتا اور لڑائی کے پاس نہ جاتا بلکہ اپنے گھر میں بیٹھ جاتا کیونکہ میں ایسے کام ہرگز پسند نہیں کرتا جو اختلاف بین المسلمین اور رشتۂ اخوت کے توڑ دینے کا باعث ہوں۔ بس یہ سن کر عبدالعزیز بن ولید نے کہا کہ واللہ میں آپ کے سوا کسی دوسرے کو مستحق خلافت نہیں سمجھتا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہی حکم جاری فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان مبارک میں کوئی شخص ناشائستہ الفاظ ہرگز استعمال نہ کرے۔ بلکہ بجائے اس کے عام طور پر رواج تھا کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بُرا کہتے اور جمعہ کے خطبے میں بھی اُن پر لعن وطعن سے دریغ نہ کرتے تھے۔ حجاج بن یوسف ثقفی کو آپ ظالم سمجھتے تھے اسی لئے سلیمان کے زمانے میں اُن کے عاملوں اور متوسلوں کو جو حجاج کے نقش قدم پر چلتے تھے آپ نے معزول کر دیا تھا۔ یزید بن مہلب گورنر خراسان کو آپ بُرا نہ جانتے تھے مگر آپ کو معلوم تھا کہ یزید بن مہلب نے جرجان کے علاقہ کا جزیہ وصول کر کے بیت المال میں نہیں بھیجا ایا ہے۔ چنانچہ آپ نے یزید بن مہلب کو طلب کیا اُس نے حاضر دربار ہو کر مذکورہ رقم کے داخل کرنے میں عذر و انکار اور حیلے حوالوں سے کام لیا۔ آپ نے کہا کہ یہ مسلمانوں کا مال ہے میں اسکو کیسے معاف کر سکتا ہوں۔ چنانچہ یزید بن مہلب کو آپ نے معزول کر کے قلعہ حلب میں قید کر دیا اور اُس کی جگہ جراح بن عبداللہ حکمی کو خراسان کی گورنری پر بھیجا یا۔ سلیمان بن عبدالملک اور اُسکے لشکریوں کو جو رومیوں کے مقابلے اور قسطنطنیہ کے محاصرے میں مسلسل مصروف رہنے کے سبب شکستہ حال ہو رہے تھے آپ نے واپس بُلوا لیا۔ چند روز کے بعد آپ کے پاس جراح بن عبداللہ حکمی گورنر خراسان کی یہ شکایت پہنچی کہ وہ موالی کو (آزاد کردہ غلام کو) بلا وظیفہ درسد جہاد پر بھیجتا ہے اور ذمیوں میں سے جو لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں اُن سے بھی خراج وصول کر لیتا ہے۔ آپ نے یہ شکایت سن کر جراح بن عبداللہ کے پاس حکم بھیجا کہ جو شخص نماز پڑھتا ہو اُسکو جزیہ معاف کر دو۔ لوگ یہ سنتے ہی جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے شروع ہو گئے جراح بن عبداللہ کو ان نو مسلموں کی طرف سے اطمینان نہ تھا اُس نے فتنہ کے ذریعہ لوگوں کا امتحان لیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یہ خبر پہونچی تو انہوں نے جراح کو صاف لکھ بھیجا کہ آنحضرت صلعم کو خدا تعالیٰ نے داعی بنا کر مبعوث فرمایا ہے خاتن بنا کر نہیں بھیجا۔ اسکے بعد جراح بن عبداللہ کو اپنے پاس طلب کیا۔ جراح اپنی طرف سے عبدالرحمٰن بن نعیم کو اپنا نائب مقرر کر کے خود دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کب خراسان سے روانہ ہوئے تھے اُس نے عرض کیا کہ ماہ رمضان المبارک میں۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ کو ظالم بناتا ہے وہ بچتا ہے۔ تو نے کیوں نہ قیام کیا اور ماہ صیام کے گذرنے کا انتظار کیوں نہ کیا مجھ کو اچھا معلوم ہوتا کہ تو میرے حکم کی تعمیل میں توقف کر کے خدا و رسول کے احکام کی پابندی کرتا۔ اسکے بعد آپ نے عبدالرحمٰن بن نعیم کو حرب اور تمام زمین پر امیر مقرر کر کے عبدالرحمٰن قشیری کو خراج کا افسر مقرر فرمایا۔

آذربائیجان کے علاقہ پر دشمنوں نے حملہ کر کے مسلمانوں کو لوٹا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابن حاتم باہلی کو فوج دیکر اُس طرف روانہ کیا اُس نے وہاں پہنچکر دشمنوں کو قرار واقعی سزا دی اور اسلامی رعب از سر نو قائم کیا۔ سندھ کے لوگوں اور وہاں کے راجاؤں نے آپکے ہی عہد خلافت میں بطیب خاطر اسلام قبول کیا اور سندھ میں اسلام کو خوب اشاعت ہوئی۔ اندلس کی طرف ضرورت پیش آئی تو آپ نے اُس طرف فوج معہ ساز و سامان روانہ کی اسی طرح رومیوں کے مقابلہ میں بھی فتوحات حاصل ہوئیں۔ خوارج کا فتنہ بھی ابتدا سے مسلسل جاری تھا اور اکثر حصہ ملک کا غارتگری و قزاقی اور بغاوت میں مصروف کار نظر آتا تھا۔ لیکن جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو آپ کے حسن تدبر کا ہی نتیجہ تھا کہ تمام فتنوں کا ایک دم سدباب ہو گیا۔ بلکہ اکثر لوگوں نے تو آپ کی پاک باطنی و حسن اخلاق کو دیکھ کر قسم کھالی تھی کہ جبتک عمر بن عبدالعزیز خلیفہ رہینگے ہم ایسے کام ہرگز نہ کرینگے کہ خلیفہ کی بدنامی کا باعث ہوں۔ سبحان اللہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بھی کیا پاک ہستی گذری

ہے کہ اُنہیں خاندان بنوامیہ جتنا بھی فخر کرے وہ بجا ہے۔

## مساواتِ اسلامی پر ایک نظر

بنوامیہ نے اپنی خلافت اور حکومت کے زمانے میں اچھی اچھی جاگیریں بڑے استحقاق سے زیادہ قبضہ کرلیا تھا جس میں دوسرے مسلمانوں کی حق تلفی ہوتی تھی مگر چونکہ بنوامیہ حکمراں تھے اس لئے کوئی چون وچرا نہیں کرسکتا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انہوں نے سب سے پہلے اپنی بیوی کے زیورات جن میں وہ بلا استحقاق مال کی آمیزش سمجھتے تھے اپنے گھر سے نکلوا کر بیت المال میں بھجوائے۔ پھر آپ نے بنوامیہ کو بھیجا کر کے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے پاس باغ فدک تھا جس کی آمدنی سے آپ بنوہاشم کے بچوں کی خبرگیری و پرورش کیا کرتے تھے اور اُن بیواؤں کے نکاح کردیا کرتے تھے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اس باغ کو آنحضرت صلعم سے مانگا مگر آپ نے دینے سے انکار کردیا۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت فاروقؓ کے زمانے میں بھی وہ باغ اُسی حالت میں رہا آخر مروان نے اُسپر قبضہ کرلیا۔ مروان سے منتقل ہوتے ہوتے وہ مجھے ورثہ میں پہنچا ہے مگر میرا سمجھنا ہیں یہ بات نہیں آتی کہ جس چیز کو آنحضرت صلعم نے اپنی صاحبزادی کے دینے سے انکار کردیا وہ مجھ کو کس طرح حلال ہوگئی۔ لہذا میں تم سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں باغ فدک اُسی حالت میں چھوڑے دیتا ہوں جیسا کہ وہ آنحضرت صلعم کے زمانے میں تھا۔ اسکے بعد آپ نے اپنے تمام رشتہ داروں پھر تمام بنوامیہ سے وہ تمام جائدادیں اور اموال وسامان واپس کرائے جو ناجائز طور پر اُن کے قبضہ وتصرف میں تھے۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ ایک روز آپ کے مکان میں بنوامیہ کے اکثر اشراف سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اُن سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمہاری یہ خواہش ہیں ہے کہ میں تمہیں کسی لشکر کا سردار اور کسی علاقہ کا مالک وحاکم بنادوں؟ یا درکھو میں ان باتوں کا بھی روادار نہیں ہوں کہ میرے مکان کا فرش تمہارے پیروں سے ناپاک ہو۔ تمہاری حالت بہت ہی افسوسناک ہے تم کو اپنے دین اور مسلمانوں کے اغراض کا مالک کسی طرح نہیں بنا سکتا۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ کیا ہم کو بوجہ قرابت کوئی حق اور کوئی فضیلت حاصل نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس معاملے میں تمہارے اور ایک ادنیٰ مسلمان کے درمیان میرے نزدیک رتی بھر فرق نہیں ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد خلافت بنوامیہ میں شانِ جمہوریت بالکل جاتی رہی تھی اور حکومت میں وہی شخصی مطلق العنانی حکومت کا رنگ پیدا ہوگیا تھا جو قیصر وکسریٰ کی حکومتوں میں پایا جاتا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسلامی جمہوری شان کو پھر واپس لانے کی کوشش فرمائی اور صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ کا زمانہ پھر لوگوں کی نگاہوں میں گھومنے لگا۔ چونکہ بنوامیہ کو آپ کی خلافت میں بہت نقصان پہنچا۔ وہ جائدادیں جو غاصبانہ طور پر اُنکے قبضہ میں تھیں اُن سے چھن گئیں اور عزت وعظمت کا بلند مقام جو اُن کو دوسرے قبائل کے مقابلہ میں اپنی قومی حکومت کے سبب حاصل تھا مساوات اسلامی سے تبدیل ہونے لگا۔ لہذا تمام بنوامیہ کی خلافت کو اپنے لئے بیحد مضر اور باعث نقصان سمجھنے لگے۔ اُن کی نیکی و پاک باطنی کے بنوامیہ بھی اسی طرح قائل تھے جیسے اور لوگ۔ مگر بنوامیہ اُن کے وجود کو اپنی قوم اور قبیلے کے لئے سم قاتل جانتے تھے۔

ایک مرتبہ بنوامیہ نے اپنی جائدادوں کو بچانے کے لئے یہ تدبیر کی کہ عمر بن عبدالعزیز کی پھوپھی فاطمہ بنت مروان کے پاس گئے اور سفارش کی درخواست کی عمر بن عبدالعزیز اپنی پھوپھی کا بہت ادب ولحاظ کرتے تھے چنانچہ فاطمہ بنت مروان نے آکر بنوامیہ کی سفارش کی۔ اُنہوں نے پھوپھی کو اس طرح سمجھایا کہ وہ یہ کہنے پر مجبور ہوئیں کہ میں تو تمہارے بھائیوں کے اصرار سے تمہیں سمجھانے آئی تھی مگر جب تمہارے ایسے پاک اور نیک خیالات ہیں تو میں کچھ نہیں کہتی۔ یہ کہکر واپس آئیں اور بنوامیہ سے کہا کہ تم نے فاروق اعظمؓ کی بیوی سے رشتہ کیا تھا لہذا وہی فاروقی رنگ اولاد میں موجود ہے۔

پس یہ سُن کر بنوامیہ کو اپنے ناجائز اور ناپاک مقاصد میں جب ناکامیابی نظر آئی تو اُنہوں نے آپ کے غلام کو ایک ہزار دینار کا لالچ دے کر اپنا شریک کار بنالیا اور اُسکے ذریعہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو زہر دلوادیا۔ تاریخ ۵ رجب ۱۰۱ھ بروز جمعہ کے آپ ہمیشہ کے لئے اس عالم انسانی کو خیرباد فرما گئے وفات پائی (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) آپ کی وفات کے وقت دنیا کی ہر قوم اور ہر ملت کے لوگ سوگوار نظر آئے۔ عیسائی، یہود کے راہبوں نے اپنے اپنے عبادت خانوں میں سر پیٹ لئے اور کہنے لگے کہ آج دُنیا سے عدل وانصاف کا پیکر نورانی پردہ ہائے عالم جاودانی میں مخفی اور نہاں ہوگیا۔

## فضائل وخصائل پر ایک نظر

ابونعیم نے بسند صحیح بیان کیا ہے کہ ایک روز رباح بن عبید نے دیکھا کہ عمر بن عبدالعزیز نماز کے لئے جارہے ہیں اور ساتھ ایک بوڑھا آدمی اُنکے ہاتھ پر سہارا دئے ہوئے چلا جارہا ہے۔ جب نماز سے فارغ ہوکر آپ اپنے مکان پر تشریف لے آئے تو رباح نے پوچھا کہ وہ بوڑھا آدمی کون تھا جو آپ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے جارہا تھا عمر بن عبدالعزیز نے یہ سُن کر تعجب سے کہا کہ ہائے تم نے بھی دیکھ لیا۔ تم بھی ایک صالح آدمی ہو لہذا تم کو بتادیتے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ خضر علیہ السلام تھے مجھ سے امت محمدیہ کا حال پوچھنے اور عدل وانصاف کی تلقین کرنے آئے تھے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ آنحضرت صلعم تشریف رکھتے ہیں آپ کے داہنی طرف صدیق اکبرؓ اور بائیں طرف فاروق اعظمؓ بیٹھے ہیں اور سامنے آپ (عمر بن عبدالعزیز) ہیں۔ دو آدمی کچھ خصومت لئے آنحضرت صلعم نے آپ (عمر بن عبدالعزیز) سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے دو زمانِ خلافت میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے قدم بقدم چلنا۔ حضرت فاروق سے عرض کیا کہ جب دیکھو ان کو یہ ایسا ہی کرتے ہیں یہ خواب بیان کرکے راوی نے اس خواب پر قسم کھائی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رونے لگے۔

حکم بن عمر کہتے ہیں کہ میں ایک روز عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر تھا کہ داروغہ اصطبل حاضر ہوا اور اصطبل کا خرچ مانگنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ تم گھوڑوں کو شام کے شہروں میں بھیجکر جس قیمت پر ممکن ہو فروخت کرکے ان کی قیمت بیت اللہ دیدو تاکہ بھوکے پیاسے بندگان خدا کا بھلا ہو میری سواری کیلئے تو یہ خچر ہی کافی ہے۔

علیبہ بن سعید بن عاص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ آپ سے پہلے جتنے خلفاء ہوئے وہ ہمیں انعامات دیا کرتے تھے مگر آپ نے خلیفہ ہوکر وہ سب دینا کے میرے پاس کچھ بھی نہیں بھیجا اگر آپ حکم دیں تو میں اس مختصر معاش میں سے اس قدر نکالا کروں کہ میرے اہل وعیال کو کافی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے بلا استحقاق صرف چاپلوسی اور تملق سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اور دیکھا دیکھا کرسا بقہ خلفاء بنوامیہ سے انعامات وجاگیریں لیتے تھے میں ایسی ناجائز رقومات کو ہرگز بحال نہیں رکھ سکتا اس لئے اُن کو ضبط کرکے اُن کی آمدنی بغرض رفاہ عام بیت المال میں شامل کردی ہے تم خوب سمجھ لو کہ میں مصرف دہندہ نہیں ہوں۔ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ (اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ) پس جو کچھ محنت ومشقت سے حاصل کرو وہ تمہارا مال ہے خدا اُس میں ہر طرح کی خیر وبرکت دیگا۔ پھر فرمایا کہ موت کو اکثر یاد کیا کرو کیونکہ اگر تم تکلیف میں ہوگے تو تسلی پاؤ گے اور عیش میں ہوگے تو اُس میں کچھ کمی ہوگی۔

ابراہیم سکونی کا قول ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھے معلوم ہوا ہے کہ جھوٹ بولنا عیب ہے تو میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ اگر اس امت میں کوئی مہدی ہونیوالا ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

خمیر بن فضالہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز ایک راہب کے پاس سے گذرے جو ایک جزیرہ میں رہتا تھا وہ راہب ان کو دیکھ کر ان کے پاس چلا آیا۔ حالانکہ وہ کبھی کسی کے پاس نہیں جاتا تھا۔ اُن سے کہنے لگا کہ تم کو مسلم ہے میں تمہارے پاس کیوں چلا آیا۔ اُنہوں نے کہا نہیں۔ راہب نے کہا کہ محض اس لئے کہ تم ایک امام عادل کے بیٹے ہو۔

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو جرواہے نے بھیڑ بکریوں کو چرانے سے انکار کر دیا۔ کہنے لگا کہ اب یہ ہماری بکریوں کو اب کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ موسیٰ بن اعین کہتے ہیں کہ ہم کرمان میں برابر چرایا کرتے تھے۔ بھیڑیے ہماری بکریوں کے ساتھ چلتے پھرتے تھے اور بکریوں کو نقصان نہ پہنچاتے تھے۔ ایک روز ایسا ہوا کہ بھیڑیا ایک بکری کو اُٹھا لے گیا۔ میں نے اُسی روز کہدیا کہ آج خلیفہ صالح یقیناً فوت ہو گیا چنانچہ جب تحقیق کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اُسی روز عمر بن عبدالعزیز نے انتقال فرمایا تھا۔

ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ میں بالشدہ خراسان سے نہ اب میں دیکھا کہ کوئی اُس سے کہتا ہے کہ جب بنو اُمیہ کا ایک دانہ دار آدمی خلیفہ ہوتا تو اُس کی بیعت کر لیتا چنانچہ وہ ہر ایک خلیفہ کا زمانہ پاتا رہا۔ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو اُس نے متواتین رات خواب میں دیکھا کہ وہی شخص کہتا ہے کہ جا اب بیعت کر اسپر وہ فوراً خراسان سے روانہ ہوا اور حاضر خدمت شریف ہو کر حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔

عطا کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رات کے وقت علماء و فقہا کو جمع فرماتے اور موت قیامت کا ذکر کر کے اس قدر روتے کہ گویا اُن کے سامنے کوئی جنازہ رکھا ہوا ہے عبداللہ بن غیار کہتے ہیں کہ ایک روز آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ لوگو اپنی پوشیدہ باتوں میں اصلاح کرو ظاہری باتوں میں خود اصلاح ہو جائیگی آخرت کے واسطے عمل کرو اور دُنیا کے لئے اسی قدر توجہ کرو جتنی ضرورت ہے جو زیادہ تمہارے آباؤ اجداد کو دنیا سے فوت کر چکی ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ سلف صالحین کی راہ پر عمل کرو۔ کیونکہ وہ تم سے اچھے اور زیادہ عالم اور قرآن حکیم کے سمجھنے والے تھے۔ جب آپ کے صاحبزادہ عبدالملک نے انتقال کیا تو آپ اُن کی تعزیت کرنے لگے مسلمہ نے کہا کہ یا امیرالمومنین اگر وہ نہ ہوتے تو کیا آپ اُنکو ولیعہد خلافت بنا دیتے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ مسلمہ نے کہا کیوں۔ اُن کی تو آپ تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھا یہ ہے کہ وہ مرحوم میری ہی نظروں میں قابل تعریف تھا یا اور سب لوگ بھی اُس کو قابل تعریف سمجھتے تھے۔ کیونکہ باپ کی نگاہوں میں بیٹا ہمیشہ قابل تعریف ہوتا ہے اور ایسے موقع پر جوش محبت باپ حقیقت پر پردہ ڈال دینے والی چیز ہے اس لئے اُسکے اندازے کا اعتبار نہیں ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے عمر بن ولید سکونی کو لشکر صائفہ کا سپہ سالار بنا کر روانہ کیا اور رخصت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کے نیک لوگوں کی بات سُننا اور بدوں سے درگذر کرنا۔ جانے ہی اُنکا قتل شروع نہ کر دینا اور آخر میں بدنام نہ اُٹھانا اور ارتداد نبی صلعم کو یاد رکھنا کہ (خیرالامور اوسطہا) پس متوسط حالت اختیار کرنا کہ وہ تمہارا مرتبہ بھول جائیں اور تمہاری نہ بنیں سمجھنے کی تمنا لئے رہیں۔

صالح بن جبیر کہتے ہیں کہ کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ میں کوئی بات امیرالمومنین سے کہتا اور وہ مجھ سے ناراض ہو جاتے۔ ایک مرتبہ اُن کے سامنے ذکر ہوا کہ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ بادشاہ کی ناراضگی سے ڈرنا چاہئے اور جب بادشاہ کا غصہ اُتر جائے تب اُس کے سامنے جانا چاہئے۔ آپ نے سُن کر فرمایا کہ صالح میں مجھے اجازت دیتا ہوں کہ تو میرے ساتھ اسکی پابندی نہ کر۔

ایک مرتبہ بنو مروان حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دروازے پر جمع ہوئے اور آپ کے صاحبزادہ سے کہا کہ اپنے والد سے جاکر کہو کہ آپ سے پہلے جتنے خلیفہ ہوتے رہے ہیں وہ سب ہمارے لئے عطایا اور جاگیریں مخصوص کرتے رہے ہیں لیکن آپ نے خلیفہ ہو کر ہم پر تمام چیزیں حرام کر دیں۔ آپ کے صاحبزادے نے یہ پیغام جا کر کہا تو آپ نے فرمایا کہ اُن سے جا کر کہدو کہ میرا باپ کہتا ہے کہ اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا زمانہ حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت کی طرح بہت ہی مختصر ہے لیکن جس طرح عہد صدیقی بہت ہی اہم اور قیمتی زمانہ تھا اُسی طرح عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا زمانہ بھی عالم اسلام کے لئے نہایت قیمتی و کامیاب زمانہ گذرا ہے۔ بنو اُمیہ کی حکومت نے بتدریج لوگوں میں دُنیا پرستی اور حب جاہ و مال پیدا کر کے آخرت کی طرف سے غفلت پیدا کر دی تھی۔ عمر بن عبدالعزیز کی چند روزہ خلافت نے یکلخت ان تمام خرابیوں کا سدباب فرما کر مسلمانوں کو پھر روحانیت اور نیکی کی طرف راغب کر دیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اُنہوں نے خلافت اسلامیہ کو خلافت راشدہ کے نمونے پر قائم کر کے عہد صدیقی و عہد فاروقی کو دُنیا میں پھر ظاہر کیا۔ خلفاء کے استبداد اور قہر و جبر کو وہ سخت ناپسند کرتے اور دُنیا میں آزادی و امن قائم کر کے ہر شخص کو اُسے انسانی حقوق سے متمتع ہونے کا موقع دینا چاہتے تھے اُنہوں نے ایک منکر قضا و قدر کو بھی مجبور کرنا نہیں چاہا۔ اُنہوں نے خوارج کو بھی اپنے اظہار خیال کا موقع دیا وہ خلیفۃ المسلمین کا مرتبہ اسی حد تک قائم رکھنا چاہتے تھے کہ اگر کوئی خلیفہ کو گالی دے تو زیادہ سے زیادہ خلیفہ بھی ویسی ہی گالی اُس کو دے سکتا ہے۔ وہ اپنے احترام کے اس سوا کچھ خواہاں نہ تھے کہ ان کی ہر ایک جا و بیجا بات کی تائید کی جائے وہ خلیفہ کو رعیت کا حکمراں اور فرمانروا نہیں جانتے تھے بلکہ مسلمانوں کا شفیق باپ سمجھتے تھے۔ غرض کہ عہد صدیقی و فاروقی میں جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اس کے تمام و کمال نمونے ہم عمر بن عبدالعزیز کے عہد مبارک میں موجود پاتے ہیں اور اسی لئے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے فوت ہونے پر خلافت راشدہ ختم ہو گئی۔ اُن کے زمانے میں کثیر التعداد لوگوں نے بطیب خاطر اسلام قبول کیا۔ نو مسلموں کی یہ کثرت کسی دوسرے خلیفہ کے زمانے میں نظر نہیں آتی۔ حالانکہ آپکے عہد خلافت میں لڑائیاں و چڑھائیاں کم ہوئی ہیں تاہم آپ کی حکومت و سلطنت کے حدود سندھ و پنجاب و بخارا و ترکستان و چین سے لیکر مراقش و اندلس و فرانس تک وسیع تھے۔ اتنی بڑی عظیم الشان سلطنت میں ہر جگہ کیسا امن سکون اور امن و امان موجود تھا آپکے عہد مبارک میں اقتصادی ترقی کے علاوہ حسب ضرورت اور بھی ترقیات جاری تھیں۔ زمانہ منزل ارتقائی راہ پر نہایت کے ساتھ گامزن تھا۔ سڑکیں نکالی گئیں۔ سرائیں مدرسے اور شفاخانے وغیرہ جاری ہوئے۔ عدل و انصاف دُنیا نے آپکے بعد آج تک کبھی ایسا نہیں دیکھا۔ بزرگان سلف کی شجاعت و حوصلہ مندی اور اُنکے محیر العقول کارنامے دیکھ کر انسان کا دل مغلوب ہو جاتا ہے اور دُنیا کے بڑے بڑے سورما کا۔ لوگوں کو بے اختیار ایسے لوگوں سے محبت ہو جاتی ہے اور جبراً و ناچار اُن کی خدمات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ خاک و خون میں لوٹنا تمام حق بر سینے پر چھریوں اور تیروں کے زخم کھا کر آگے بڑھنا اور دشمنان حق کو تہ تیغ کرنا ایسا دشوار اور مشکل کام ہے اُس سے زیادہ مزیدار اور خوشگوار بھی ہے۔ قلب کی قوت ارادے کی پختگی اور ہمت و حوصلے کی بلندی کے اظہار کا موقع تلواروں کی چمک برچھیوں کی انی اور تیروں کی بارش میں ہی سب سے بہتر میسر آ سکتا ہے۔ ہمارا زمانہ بھی کیا منحوس زمانہ ہے کہ صفحات تاریخ میں دشمنوں کی بہادری اور بہادروں کی جانفروشی کے قصے تھوڑی دیر کے لئے ہماری رگوں میں خون کے دوران کو بڑھا دیتے ہیں لیکن ہم اپنی آنکھوں سے

کوئی ایسا میدان نہیں دیکھ سکتے جہاں سر تلواروں سے کھٹ کٹ کر گر رہے ہوں۔ نیزے سینوں کو چھید چھید کر مکڑے بار نکل رہے ہوں۔ گردنوں سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہوں۔ لاشیں خون کی کیچڑ میں تڑپ رہی ہوں۔ گھوڑوں کی ٹاپوں میں کچل کچل کر لاشوں کے قیمے بن رہے ہوں کٹے ہوئے سر فٹ بال کی طرح گھوڑوں کی ٹھوکروں سے اِدھر اُدھر لڑھک رہے ہوں۔ گرد و غبار میں آفتاب چھپ گیا ہو۔ تکبیر کے نعرے بلند ہو رہے ہوں۔ مردانِ خدا اپنے معبودِ حقیقی کا بول بالا کرنے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتے ہوں اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا ملائکہ اُس خوش فضا نظارہ کا احاطہ کر لیا ہو۔ یہ مسرت آمیز اور روح افزا دلفریب نظارے طلحہؓ و زبیرؓ۔ خالدؓ بن ولید و ضرارؓ۔ عبدالرحمٰنؓ۔ سعد بن ابی وقاصؓ۔ حسینؓ بن علیؓ۔ عبداللہؓ بن زبیرؓ۔ طارق بن زیادؒ۔ محمد بن قاسم۔ محمود خاں ثانی فاتح قسطنطنیہ۔ سلیمان اعظم۔ صلاح الدین ایوبی و نورالدین زنگی۔ محمود غزنوی۔ شہاب الدین غوری کے حصے میں آئے تھے۔ ہم ضعیف الایمان بزدل لوگوں کی ایسی قسمت کہاں تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے تلواروں و نیزوں اور تیروں کو بیکار کر کے اُن کی جگہ توپوں بندوقوں مشین گنوں ہوائی جہازوں کو دنیا میں بھیجا ہے کیونکہ قلب کی قوت۔ ارادے کی پختگی۔ ہمت و حوصلہ کی بلندی یعنی ایمان کامل کے اظہار کا مظہر جس خوبی سے تلوار کی دھار بن سکتی تھی بارود کا شعلہ نہیں بن سکتا۔

# منادا اور واعظین کو بشارت

ملک کی موجودہ نشو و نما پر نظر رکھتے ہوئے اور اس لحاظ سے بھی کہ اسلام کی تمام معلومات اردو زبان میں چھپ گئی ہیں۔ اب وعظ عوام کسی خاص طبقہ کے لئے مخصوص نہ ہونا چاہئے۔ تبلیغ اسلام ہر مسلمان پر فرض ہے جو کچھ بھی وہ اپنے نادان بھائی کے دل و دماغ تک پہنچا سکتا ہے ضرور پہنچانا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے ہی طریقہ کار کی ضرورت تھی، اسی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر حمیدیہ پریس دہلی نے ایک نہایت آسان اور بہت ہی دلچسپ وعظ کی کتاب چھاپی ہے جس کا نام

## وعظ سعید

ہے، اور نہایت معقول و فاضل عالم باعمل حضرت مولانا مولوی احمد سعید صاحب دہلوی نے اس کو وعظ گویوں کی سہولتوں کی آسانی کے لئے ردیف وار لکھا ہے اور واعظوں کی آسانی کے لئے ایسی ترتیب قائم کی گئی ہے کہ اس کتاب کے ایک دفعہ کے مطالعہ کے بعد عمولی اردو خوان بھی بہترین تبلیغی خدمات انجام دے سکتا ہے اس میں تمام امراض روحانی، حرص، حب دنیا، تجسس، چوری، تہمت، گمانی، بخل، طمع، غصہ، لغزی، زبان، زنا، مراہقہ، دغا، سود، سوال، یاس، شان و شرکت جتانا، شرک، شراب، غیبت، خوش، قضولچی، کینہ، مزامیر، نفاق، نفاق، نوحہ، خود پسندی حق العباد وغیرہ کے لکھا ہے، ساتھ ہی اخلاق حمیدہ کی ترغیب احسان، اکل حلال، امانت، آگہی، ایمان، تسبیح، اصلاح البین، توابع، توبہ، تحمل، توکل، تہجد، حمد، خوف، حج، فضائل و مسائل قربانی دغیرہ و ترتیب زیارت مدینہ منورہ، اسلام، سلام میں امر بالمعروف، اعتقاد استغفار، اخلاص، رجاء رضا، فضائل درود شریف و بسم اللہ شریف داور ماہ رجب و ربیع الاول، روزہ رمضان شریف، ذکر، اذکار، استغفار، اتفاق، پیشہ کسان سرکار، وعالم و پیشہ تجارت، خلق، نیک و بد، زہد و سخاوت، مع چار یار طریقت، سنت دعا کے آداب، انعیان کے فضائل و نسب برات، رشک، وصبر، صراط مستقیم، صدق و صدیق، نیکی و بدی جنت و دوزخ علم و عمل، صلہ و عیادت، فقر و فکر، قانع، قرض حسنہ کلمہ طیبہ، پانچوں کلمے کھانا کم کھانا، لڑکوں کی تربیت، محبت باری تعالیٰ، تسبیح مراقبہ، نماز و نماز کے مسائل، وضو و نماز کے مسائل، وضو و مسواک کے مسائل اور فوائد، ہدایت، ہمدردی و بہتری کا طریقہ یاری دوستی، غرضکہ اس میں **۱۰۰ بیان** ہیں جو آیات قرآنی اور احادیث سے مزین ہیں اور حکایات صالحین سے بیان کو عام فہم کیا ہے جس سے لطف دوبالا ہو گیا ہے، سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر حکایت اور ہر قصہ خود اپنی جگہ ایک وعظ کی کتاب، انداز بیان بہت ہی دلچسپ ہے۔ وعظ کہنے والی کتابوں میں یہ کتاب بہت ہی ممتاز ہوگی

اس کی ضخامت ۵۰۰ صفحات کے قریب ہے، چونکہ یہ فائدہ عوام کے لئے ہے اس لئے اس کی قیمت بھی لاگت کے برابر ہے، یعنی مجلد کی قیمت صرف ہیر ڈیڑھ روپیہ محصول ۱۲ کلاں

**پتہ:- حمیدیہ پریس دہلی**

# فقہ اسلامی کا بحر ذخار تین سو چالیس صفحوں میں

عربی کی اس کتاب کا ترجمہ جو سب سے زیادہ مستند ہے

# کنز الدقائق اردو

بھی کتاب ہے جس کو امام اعظم حنفیہ حضرت امام ابوحنیفہ نے اختصار کے ساتھ تمام ضروری مسائل کو عوامی میں لکھا، اور اب اردو میں اس کا سلیس ترجمہ ہو گیا، عوامی معمولی کی قیمت تو بالکل کوڑے ہے لیکن اردو میں باوجود بڑی تقطیع اور ۴۰۰ صفحہ ضخامت کے مجلد کی قیمت سوا روپیہ اور بلا جلد کی صرف ایک روپیہ ہے، پتہ حمیدیہ پریس دہلی کی اس فراوشی آسان قسط میں مضامین ہیں، کتاب الطہارت، وضو، غسل، استنجا، کنویں، دریا کے مسائل، نماز، نماز کے اوقات، اذان، نماز کی شرائط، فرائض و واجبات، امامت، نماز میں وضو ٹوٹنا، مفسدات نماز، وتر اور نفل نماز، فرائض میں شریک ہونے والے مسائل، فوت شدہ نمازوں کی قضا، سجدہ سہو، جماعت کی نماز، تلاوت قرآن، مسافر کی نماز، جمعہ کے مسائل، عیدین کے مسائل، کسوف، خسوف، استسقا، خوف، جنازہ کی نماز، شہید کی نماز اور کفن میں نماز، زکوٰۃ کا بیان، جانوروں کی زکوٰۃ، مال کی زکوٰۃ، زکوٰۃ وصول کرنے والے کے مسائل، عشر، مصرف صدقۃ الفطر، روزے کے مسائل، مفسد روزہ، اعتکاف، شب قدر، حج کے مسائل، احرام باندھنا، حج و عمرہ کیلئے، بعد حج کے مسائل، اعمال حج، میقات کا بیان، ماجصار حج فوت ہونا، دشمن کی طرف سے حج، حرم کے جانور، کتاب الذبائح، ضحایا، ولی و وکیل، مسائل مہر غلام باندی کا نکاح، کافر کا نکاح، طوائف کی باری، دودھ پینے کے مسائل، طلاق کے مسائل، طلاق صریح جامع سے قبل طلاق، طلاق کنایہ، تفویض طلاق، طلاق معلق، طلاق الرجعی، مطلقہ سے دوبارہ نکاح، ایلا عورت کا کچھ دیکر طلاق لینا، ظہار کے مسائل، لعان، نامرد کا بیان، عدت، نسب، کفو، پرورش اولاد، نفقہ، غلام آزاد کرنا قسم کھانا، مال کے عوض غلام آزاد کرنا، لونڈی سے اولاد، قسم توڑنا، کن میں داخل ہونا، کھانے پینے اور کپڑے کے مسائل، طلاق دینے کی قسم کھانا، بیع و شرا کی قسم کھانا، قسم اٹھانے کی قسم، قسموں کا ذکر، دعوی کا شبہ، زنا کی گواہی، شراب کی سزا، بہتان کی سزا، چوری کا بیان، ڈاکہ کی سزا، کفار کے عذاب، کافروں سے لڑنا، جہاد، مال غنیمت، غلہ کفار، امان دشمن، خراج و جزیہ، مرتد کا بیان، باغیوں کا بیان، زندہ بچہ اگر لاوارث ملے، لاوارث اثنیا، بہا کا ہوا سامان، مفقود و شہر شرکت، مسائل وقف کے مسائل، بیع، خیار الشرط، دکھا کر بیع کرنا، بیع کے بعد نقص ہو تو، بیع فاسد، بیع کا واپس کرنا، سود کے مسائل، وہ حقوق جو بیع میں داخل نہیں ہے، بیع میں دوسرے کے حق کے متعلق بیع کے متفرق مسائل، ضامنی کے مسائل، دودھ دوہنے اور طعام کا ضامن ہونا، قضا کا بیان، پنچایت کے مسائل، متفرق مسائل گواہی کے مسائل، گواہی کا اختلاف، گواہ ہے پہنچا، وکالت، خرید و فروخت کے وکیل جھگڑا کرنا وکیل کا طرف کرنا، خرید و فروخت کا جھگڑا، ایک چیز کے دو مدعی دار، لونڈی کی اولاد، قول و قرار، اقرار صلح کے مسائل، دین میں صلح، نفع کی شرکت، امانت کا بیان، ہبہ کا بیان، ہبہ کرنا، اجارہ، کرایہ کا بیان، رہن کا بیان، عاریت، غصب کا بیان، شفعہ کے مسائل، مزارعت کے مسائل، مضاربت کے مسائل، وصیت کے مسائل، فرائض کے مسائل، ولاء کے مسائل، مفقود کے مسائل، خنثی کے مسائل، مشکل کے مسائل، مرتد کے مسائل، باغی کے مسائل، لقیط کے مسائل، مکاتب کے مسائل، مدبر کے مسائل، ام ولد

# ایستر اسرائیلہ

(شاہ نذر علی صاحب علیگ)

بخت نصر شاہ بابل جب چوتھی قوم بنو اسرائیل کو گرفتار کرکے ارض بابل میں لے گیا اور فراعنہ مصر کے جور و ستم سے نجات پانیکے بعد خدائی قوم کو دوبارہ اسیری و غلامی کی مصیبت میں مبتلا ہونا پڑا تو بابل میں انقلابات سلطنت اور مختلف تاجداروں کے اقتدار کے بعد جب یہ قوم ایران میں آئی تو ایران کے مشہور بادشاہ اخشویرش کے ہاتھ سے شاہ بابل کے بعد بھی اگرچہ ایک مدت تک یہود کو آزادی نہیں نصیب ہوئی۔ مگر ان کی قسمت کا ستارہ اقبال چمک بھی رہا تھا۔

اُنہیں خوش اقبالی کے واقعات میں سے ایک حسین و پری پیکر سراپا سلیقہ لڑکی ایستہ کا واقعہ ہے جو سچ یہ ہے کہ اپنے حسن و جمال اور اپنی دلفریب پیاری صورت کی بدولت خود ہی اپنی قوم کا ستارہ اقبال بن گئی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے دلفریب چہرے میں جیسی نزاکت و نازنینی تھی ویسی اُسکے دل میں نہ تھی کیونکہ اُسنے اپنے حسن کی کرشمہ سازیوں سے فقط اپنی قوم کے بچانے ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ ہزارہا خلقت کو قومی بغض کے جوش میں قتل کرا دیا۔

اُسکی داستان جو کتاب مقدس توراۃ (عہد نامۂ قدیم) میں درج ہے یہ ہے کہ شہنشاہ اخشویرش (جو تاجداران فارس میں سے ششم سمریا نے سلطنت ہوا اور جس کا حکم صدود ہندسے کر سواحل بحیرۂ روم تک جاری ہو گیا تو اپنی تخت نشینی کے تیسرے سال اُس نے ایک بڑا بھاری جشن منایا اور تمام امراء و معززین کو دور دور سے بلاکے خاص اپنے دار السلطنت شوشن میں ٹھہرایا۔ ہر اداؤ اعلیٰ کی دعوت کی۔ اس جشن کے لئے بڑے بڑے سامان کئے گئے۔ جابجا باغوں اور چمنوں میں پرتکلف فرش اور نقرہ و طلائی تخت بچھائے گئے۔ ہر سو ارغلہ کے پردے لٹکائے گئے اور سونے چاندی کے برتنوں میں تمام شاہی مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ شراب بلائی گئی۔ شراب کی بہت بھاری کثرت سے لوگوں کے اندر خوشی کی سیلی لگا دینے کے بعد بادشاہ نے مردمہمانوں کی اور محل میں کی مشہور گھاٹ آلائی و شتے ملکہ کے عورتوں کی مہمانی کی اور انہیں انعام و اکرام سے سرفراز کیا۔

جشن شروع ہوئے کئی روز ہو چکے تھے اور بادشاہ کا دل خوشی و سرور سے لبریز تھا اور ہر روز ہر وقت بادشاہ کے حکم سے ملکہ وشتی کو بلانے کے لئے شاہی خواجہ سرا جاتے تھے اور ہر بار ملکہ کے آنے سے انکار کا جواب لے کر آتے تھے۔ آخر ایک روز بادشاہ کا دل بہت بھر آیا اور اُسنے اپنے مشیروں سے کہا کہ ملکہ وشتی کو تاج شاہی سر پر رکھ کر یہاں لے آؤ۔ اس لئے کہ وہ بہت جلوہ افروز ہو کے میری مہمانوں کو اپنا جمال جہاں آرا دکھائے۔ خواجہ سراؤں نے بادشاہ کا یہ حکم ملکہ کو پہنچایا تو اُسنے اس حکم عالم مطاع سے انکار کیا جس پر شہنشاہ اخشویرش نہایت برافروختہ ہوا اور اپنے مشیروں سے جو فارس کے سات معزز و بہادر قوموں سے تھے مشورہ طلب کیا کہ اس نافرمان ملکہ کے بارے میں کیا جائے۔ وہ یہ حکم سنکر زمین بوس ہوئے عرض کیا کہ ملکہ نے فقط حضور کی نافرمانی نہیں کی بلکہ ایک بڑا بھاری قومی گناہ کیا ہے اُسکی نافرمانی کی خبر جگہ جگہ مشہور ہوگی اور تمام عورتیں جو یہ کہ کے کہ بادشاہ کی ملکہ اُن کا کہنا نہیں مانتی اپنے شوہروں کی نافرمانی کرنے لگیں گی اور سارے شوہر اپنی جوروؤں کی نظر میں حقیر ہو جائینگے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ سے تاج شاہی کی محبوبہ خاص میں سے کوئی عالیجاہ اس سے بہتر اعلیٰ کسی دوسری خاتون کو بلایا جائے جو حضور کی فرمانبرداری کرے اور بھاری دبدبہ کے ساتھ ملکہ کے عاری ملکہ کے تمام عورتیں اپنے شوہروں کی نظر میں عزیز ہو جائیں۔ یہ رائے بادشاہ کو پسند آئی اور اسی پر عمل ہوا۔ اور وشتی ملکہ کا شاہی محبوبہ خاص ہونیکا درجہ اور تاج شاہی سر پر رکھنیکا حق ہمیشہ کے لئے محروم کر دی گئی۔

اب بادشاہ کیلئے کسی نئی حسینہ کی تلاش شروع ہوئی۔ بادشاہی غلاموں کی تحریک پیاری نظر میں حکم جاری ہوا کہ ہر جگہ حسین و کنواری لڑکیاں جمع کی جائیں اور اُن میں سے جو بادشاہ کی نظر میں منتخب ہو اُسے ملکہ وشتی کی جگہ ملکہ بنا دیا جائے۔ اس شاہی حکم کے زیر اثر بہت سی خواجہ سراؤں کے زیر نگرانی لائی گئیں اور بادشاہ کے ملاحظہ میں پیش کی گئیں۔ بادشاہ کی خلوت میں جانیکے لئے ہر دوشیزہ کو جو حسین

ایک سال تک خواجہ سراؤں کے زیر اہتمام رہنے جیسے چھ مہینہ تک مُر اور لوبان اُود وغیرہ کی دھونی دی جاتی اور جو جیسے تک اُسکے چند ہفتے عود اور اگر اور دیگر خوشبودار چیزوں کے تیل اُبٹنے اور عطر لگائے جاتے۔

الغرض سارے ملک سے آٹھ جا دوشیزہ اور سروقامت دلربا میں چن کے بادشاہ کیلئے رکھی گئیں انہیں میں ایک ایستر بھی تھی جسکی اصلیت یہ تھی کہ ارض مقدس سے یہودی گرفتار ہو کے بابل میں آئے تھے اُن میں ایک سراسیلی خاندان میں ابی حیل نامی ایک شخص تھا جو اپنے ماں باپ کے مر جانے سے مردخائے کی تولیت میں تھی اور مردخائے نے بیٹی بنا کے اُسے ناز و نعم سے پالا تھا جس و جمال میں دور دور تک اُس کا جواب نہ تھا اور یہ حالت تھی کہ جس کی طرف نظر اُٹھا کے دیکھ لیتی اُس کا شیدا اور گرویدہ ہو جاتا۔ مردخائے نے خود ہی ایستر کو خواجہ سراؤں کے پاس بھیجا۔ مگر تاکید کر دی کہ خبردار کسی کو یہ نہ بتانا کہ میں سراسیلی ہوں کیونکہ ممکن تھا کہ وہ منتخب کرکے رکھ لی جاتی۔ خواجہ سراؤں نے اُسے پسند کرکے رکھ لیا اور اُسکی تمدین و تہذیب ہونے لگی۔

جن گیارہ نیکے بعد اُن آٹھوں لڑکیوں میں سے ہر ایک بادشاہ کی خلوت سرا میں بھیجی گئی اور صبح کو ناپسند ہو کے نکل گئی ایستر کی باری آئی تو بادشاہ اخشویرش دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا اور اسی کو بادشاہ کی محبوبہ خاص و ملکہ خاص بننے کی عزت دی گئی۔ اس طریقہ سے اخشویرش کی تخت نشینی کے ساتویں برس ایستر اُسکی ملکہ بنی ایسی بڑی جمال و حور وش نازنین کے ملنے پر بادشاہ نے بڑی خوشیاں کیں جشن منائے۔ لوگوں کو انعام و اکرام سے سرفراز کیا۔ ایستر نے ابتک کسی کو اپنا اسرائیلہ ہونا نہیں بتایا تھا۔ مگر ہر امر میں اپنے مربی مردخائے کی مطیع و منقاد تھی اور مردخائے کو بھی اُس سے اس قدر محبت تھی کہ اب اُس نے بھی بادشاہ کی ڈیوڑھی ہی پر بیٹھا رہنا ترک کر دیا۔

اتفاق مردخائے کو شاہی ڈیوڑھی پر پڑے پڑے یہ حال معلوم ہوا کہ بادشاہ کے دو غلام اُسکی جان لینے کی تاک میں ہیں اس حال کی اُس نے ایستر کو بتا دیا اور ایستر نے جا کے بادشاہ سے عرض کر دیا۔ تحقیقات کی گئی تو ثابت ہو گیا کہ وہ دونوں غلام ایسی نمک حرامی کی تجویز میں تھے اس جرم کی سزا میں اُن دونوں کو سولی دی گئی۔ اور بادشاہ نے حکم دیا کہ یہ واقعہ پورا پورا اُسکے روزنامچے میں درج کر دیا جائے۔

اس اثنا میں بادشاہ وزرا میں سے اپنے ایک وزیر ہامان نامی کا نام ہمان ہوا۔ اس کا تقرب روز بروز بڑھتا گیا اور ساتھ ہی ساتھ اُسکی عزت و وقعت بھی بڑھائی گئی۔ یہانتک کہ عام حکم دے دیا گیا کہ جب وہ دربار شاہی میں آیا کرے تو تمام غلامان شاہی اُسکے سامنا ہوتے ہی اُسکے سامنے سجدہ میں گر پڑا کریں سب غلاموں نے اس حکم کی تعمیل کی مگر مردخائے جو ہمیشہ آتے جاتے وقت ہامان کو بادشاہ کی ڈیوڑھی پر بیٹھا نظر آیا کرتا تھا کبھی سجدہ نہ کیا۔ بعض غلاموں نے کہا بھی کہ تم سجدہ کیوں نہیں کرتے؟ اُسنے جواب دیا کہ یہ تو مجھ سے نہ ہوگا کہ ایک مخلوق کے آگے سجدہ کروں غلاموں کا سب مردخائے پر غصہ تو ہوا اور ہامان سے جا جا کے لگائی بھی کہ یہ شخص آپ کے آگے سجدہ نہیں کرتا مگر ہامان کے ساتھ ہی ہمدرد یہودی ہے۔ ہامان کو یہ سنکر نہایت برافروختہ ہوا اور ارادہ کیا کہ اُس سے انتقام لے۔ مگر دل میں کہا کہ اکیلے اس ایک شخص سے بدلہ لینا بھی تو کیا میں اس کی ساری قوم سے بدلہ لونگا اور اس کا میں لگا کہ اخشویرش کی سلطنت میں جتنے اسرائیلی ہیں اُن سب کو قتل کر ڈالے۔

اخشویرش کی تخت نشینی کے بارہویں سال ہامان نے پوری طرح پتہ لگا لیا کہ ساری قلمرو میں کتنے یہودی اور کہاں کہاں ہیں۔ پھر بادشاہ کی خدمت میں گزارش کی کہ حضور کے ملک میں ایک سرکش گروہ ہے جو الگ متفرق و منتشر طور پر جا بجا آباد ہیں اور سب کی یہ حالت ہے

احکام شاہی کی بجاآوری میں تامل کرتے ہیں اُن کا کیش و آئین اُن کا طور و طریق اور اُن کے رسم و رواج سب جُدا ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ زندہ نہ چھوڑے جائیں اس لئے اگر حضور کی مرضی ہو تو اُن سب لوگوں کے قتل و غارت کا حکم جاری کر دیا جائے تاکہ وہ مطلقاً فنا کر دیئے جائیں اور اسکے معاوضہ میں مُس ہزار وزن (جو اُس زمانہ میں مروج ہو) چاندی اُن لوگوں کے ہاتھوں سے جو قتل و غارت کی کارروائی کریں گے خزانہ شاہی میں داخل کرا دوں گا"۔ بادشاہ نے وزیر کی یہ درخواست قبول کر لی۔ اپنی انگوٹھی اُتار کے اُسکے ہاتھ میں دی اور کہا "یہ میری مُہر ہے جو حکم تم کو مناسب معلوم ہو میری جانب سے جاری کر دو"۔

بادشاہ سے منظوری حاصل کر کے ہامان نے اتنا خوش ہوا اور اُسی وقت تمام ممالک محروسہ کل اضلاع و اقطاع میں عمدہ داروں۔ والیوں۔ امیروں۔ مرزبانوں (قلعہ داروں) کے نام فرمان جاری ہو گیا کہ فلاں تاریخ ہر جگہ جتنے اسرائیلی ہوں بلا استثناء و امتیاز مع زن و فرزند قتل کر ڈالے جائیں اور اُن کا گھر بار لوٹ لیا جائے۔ خبردار کوئی یہودی زندہ نہ بچنے پائے۔ اس حکم کے جاری ہوتے ہی ہر جگہ کہلکہ پڑ گیا۔ یہود کے دشمن اپنی تلواریں تیز کرنے لگے اور یہود میں کہرام ماتم بپا ہو گیا۔ ہر جگہ ایک گھبراہٹ و اضطراب کا عالم طاری تھا۔ ہاں ایک ہامان لعینہ بادشاہ کی صحبت خاص میں بیٹھا شراب کے جام اُنڈھا رہا تھا۔

مردخائے کو ان باتوں کی خبر ہوئی تو اُس نے ماتمی صدمہ کے کپڑے پھاڑ ڈالے سارے پنڈے میں خاک مَلی۔ ایک کھال اوڑھ لی اور وسط شہر میں کھڑے ہو کے چیخیں مار مار کے رونا اور اسی وضع سے شاہی ڈیوڑھی پر آیا جہاں عام حکم تھا کہ جو شخص کھال اوڑھے ہوئے ہو چاہے کوئی ہو اندر نہ آنے پائے۔ مردخائے کی اس حالت کی خبر خواجہ سراؤں نے اسیتر کو پہنچائی تو وہ غمزدہ ہوئی اور کپڑے بھیجے کہ اُن کی کھال کی پوشاک بدلوا دو جس سے مردخائے نے قطعاً انکار کیا۔ ب اسیتر نے اپنے رازدار خواجہ سرا ہتاخ کو بھیجا کہ پوچھو آخر واقعہ کیا ہے؟ ہتاخ سے مردخائے نے ساری کیفیت بیان کر دی۔ اور وہ رقم بتائی جسپر اسرائیلیوں کی جانیں مول لی گئی تھیں اور شاہی فرمان کی ایک نقل بھی بھیجدی کہ اسیتر خود ہی پڑھ کے معلوم کر لے کہ اسرائیلیوں کا کیا حشر ہونیوالا ہے۔ اسکے ساتھ کہلا بھیجا کہ تم بادشاہ کے سامنے جاکے روؤ اور اپنی قوم کو اس عام ہلاکت سے بچاؤ"۔ یہ پیغام سُن کے اسیتر نے کہلا بھیجا "بڑی خرابی تو یہ ہے کہ میں بالکل مجبور ہوں۔ میں ابھی تیس مہینہ بھر تک بادشاہ کے یہاں بُلائی نہ جاؤں گی اور وہاں عام قاعدہ یہ ہے کہ چاہے کوئی ہو مرد ہو یا عورت عزیز ہو یا دوست اگر بے بُلائے بادشاہ کی خلوت خاص میں چلا جائے تو بلا تامل قتل کر ڈالا جاتا ہے سوا اُس شخص کے جسے خود بادشاہ اپنے سونے کے عصائے شاہی سے اشارہ کر کے اس عام قاعدہ سے مستثنیٰ کر دے میں بے بُلائے جاؤنگی تو جبتک "۳۰ متواتر دن قتل نہ ہو جاؤں گی"۔ اس جواب پر مردخائے بہت برہم و آشفتہ ہوا اور کہلا بھیجا "یہ نہ سمجھ کر اپنی ساری قوم کے قتل ہو جانیکے بعد تو بادشاہ کے محل میں ہو بیٹھے باعش بیٹھ سکیگی اگر تو نے اس موقع پر قوم کی سفارش کو مآل دیا تو بنی اسرائیل تو اُس عالم میں پہنچ کے آرام پائینگے اور سرور و نجات کا رتبہ پائینگے مگر تو اور تیرا گھرانہ ہلاکت میں پڑ جائیگا اور تیرے دل پر ہمیشہ ایک کوفت رہیگی خدا کی مصلحتوں کو کون جان سکتا ہے؟ ممکن ہے کہ اسی دن اور اسی گھڑی کیلئے اُس نے تجھے بادشاہ کے محل میں پہنچایا ہو"۔ یہ سُن کے اسیتر کے دل میں قومی ہمدردی کا جوش پیدا ہوا اور کہلا بھیجا "اچھا میں قوم کیلئے جان دینے کو تیار ہوں۔ آپ شہر شوشن کے سارے اسرائیلیوں کو جمع کر کے حکم دیجئے کہ میری طرف سے سب روزہ رکھیں میں اُن کی سفارش کیلئے بے بُلائے بادشاہ کے پاس جاؤں گی۔ اگر مار ڈالی گئی تو مضائقہ نہیں قوم کی خدمتگذاری میں مروں گی اور جیتی بھی تو شاید خدا میری سُن لے"۔ یہ جواب پا کے مردخائے واپس گیا اور کل یہودیوں کو روزہ اور دعا و استغفار کی ہدایت کر دی۔

جب اسیتر اور اُسکے ساتھ ساری قوم نے تین دن تک روزہ رکھ لیا تو تیسرے دن اسیتر نے شاہی لباس اور زیور سے آراستہ ہو کے اور اپنے آپکو خوب بنا ٹھا کے بادشاہ کے اندرونی محل میں قدم رکھا اور اُس کمرے کے سامنے جا کھڑی ہوئی جس میں بادشاہ اپنے تخت سلطنت پر جلوہ افروز تھا اور جہاں سے بادشاہ کا سامنا ہوتا تھا۔ لوگ اُسکے قتل کیلئے جھٹپٹے ہی کو بھیجے کہ بادشاہ کی نظر پڑ گئی اور جوش محبت سے بیتاب ہو کے فوراً اپنی سونے کی چھڑی اُسکی طرف اُٹھا دی اسیتر نے دوڑ کے اُس چھڑی کی نوک کو ادب سے چوم لیا اور مودب کھڑی ہو گئی۔ بادشاہ نے نہایت ہی محبت کے لہجے میں کہا "ملکہ اسیتر کیا چاہتی ہو۔ بتاؤ۔ مانگو گی تو آدھی سلطنت تک دینے کو تیار ہوں"۔ اسیتر نے عرض کیا کہ "اور نہیں بس اتنا چاہتی ہوں کہ بادشاہ اور زیرہامان آج میری دعوت قبول فرمائیں"۔ بادشاہ نے فوراً دعوت قبول کی اور اُسی وقت ہامان کو بلوا کے ملکہ کی دعوت میں چلا آیا۔ یہاں جب شراب کے دو ایک جام پیے اور سرور ہوا تو جام شراب منہ سے لگا کے کہا "ملکہ اسیتر تمہارا کیا سوال ہے؟ بتاؤ اگر پوری آدھی سلطنت تک مانگو گی تو دیدوں گا"۔ اسیتر نے عرض کیا "میری تمنا بس یہ ہے کہ کل پھر یونہیں حضور اور زیرہامان میری دعوت میں شریک ہوں" بادشاہ نے یہ درخواست بھی قبول کی اور اسیتر دوسرے دن کی دعوت کیلئے بڑے سامان کرنے لگی۔

ہامان خوش خوش یہاں سے نکل کے چلا تھا کہ ڈیوڑھی پر مردخائے کی صورت نظر آئی جس نے نہ اُسے سلام کیا نہ اُسکے سامنے سجدہ کیا بدیکھ کے اُسکے دل میں ایک کانٹا سا لگا جو گھر تک کھٹکتا گیا گھر پہنچتے ہی اُسنے اپنی جورو زرش اور اپنے یاران صحبت سے کہا "خدا نے مجھے بہت کچھ دولت و عزت دی ہے اولاد کی طرف سے بھی خوش نصیب ہوں قدر و منزلت کی یہ انتہا ہے کہ بادشاہ نے مجھے ملک کے تمام امرا سے زیادہ معزز بنا دیا۔ یہانتک کہ دیکھو علی الترتیب ملکہ اسیتر کی دعوت میں بادشاہ کے ساتھ شریک ہونے کی عزت ساری سلطنت میں میرے سوا اور کسی کو نصیب نہیں ہوئی اور کل پھر ملکہ نے کمال اطمینان و کرم سے مجھے اور بادشاہ کو اپنے ہاں مدعو کیا ہے مگر یہ سب باتیں دو ساری عزتیں خاک میں ملیا دیتی ہیں جب دیکھتا ہوں شاہی محل کی ڈیوڑھی پر مردخائے یہودی غرور و نخوت سے بیٹھا ہوا ہے جو نہ میرے سامنے سجدہ کرتا ہے اور نہ مجھے سلام کرتا ہے"۔ یہاں کی زبان سے یہ باتیں سُن کے زرش بولی "تو تم ایک کام کرو۔ آج ہی ایک پچاس ہاتھ کی لمبی دھنی ہوا کھڑا کرا دو اور کل جاتے ہی بادشاہ کی خدمت میں عرض کرنا کہ یہ یہودی ایسا گستاخ اور بے ادب ہے اور حضور سے منظوری لیکے اُسے کل ہی اُس دھنی پر سولی دلوانا اور جب وہ سولی دے چکنا تب خوش جا کے ملکہ آفتاب کی دعوت میں شریک ہونا"۔ ہامان نے یہ تجویز پسند کی اور اُس دھنی کا تیار کرا کے لوگوں کو ہدایت کر دی کہ میرے جانے کے تھوڑی دیر بعد تم اُسے لیکے ایوان شاہی میں آجانا۔

ادھر آج ہی رات کو بادشاہ اختشویرش کے تاج واقعہ میں "یاد بادشاہ کی نیند اُچاٹ ہو گئی اور جب کسی بات میں دل نہ لگا تو اپنے کاتب کو بُلا کے حکم دیا کہ میرا روزنامچہ پڑھ کے سُناؤ۔ روزنامچہ سُنتے سُنتے جب اس واقعہ پر پہنچا کہ "دو شخص حرام خلا موتے بادشاہ کے قتل کی سازش کی تھی مگر مردخائے کی خبر کی گزاری سے اُن کا فریب فیل گیا"۔ تو چونک کے بولا "اس شخص مردخائے کے حق میں اس گزاری کے صلہ میں کیا سلوک کیا گیا؟" لوگوں نے عرض کیا کچھ نہیں۔ یہ بات رات بھر بادشاہ کے خیال میں رہی اور صبح کو بھی اسی فکر میں بھرا کے سامنے سے ہامان نمودار ہوا۔ اُسکی صورت دیکھتے ہی اختشویرش بولا "ہاں تم خوب آئے۔ بتاؤ کہ جس شخص سے بادشاہ خوش ہو اور اُسکے ساتھ احسان کرنا چاہتا ہو اُسکے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟" ہامان نے دل میں کہا میرے سوا بادشاہ اور کس سے خوش ہو گا اور زیرہامان کے سوا اور کون ہو سکتا ہے جس پر وہ احسان کرنا چاہتے ہوں لہذا جوش مسرت سے اچھل رفتہ ہو کے بولا "خداوند اُسے اپنا ملبوس خاص پہنائیں اپنا تاج اُسکے سر پر رکھیں اپنے خاص گھوڑے پر اُسے سوار کرائیں پھر شہر شوشن کے اُسے شہر کی گلیوں اور کھلے میدانوں میں لیکر حکم دیں کہ اُسکے ہمراہ کا رہے یہ اور یہ منادی کرتا جائے کہ جسے حضور بادشاہ سرفراز کرنا چاہیں یوں سرفراز کرتے ہیں"۔ ہامان کی زبان سے یہ الفاظ سُن کے بادشاہ اختشویرش نے کہا "بہتر میرا لباس تاج اور گھوڑا

لیکے ڈیوڑھی پر پہنچا وہاں مردخائے نام ایک یہودی بیٹھا ہے اُسکو لباس اور تاج پہنائے اور اُسکو گھوڑے پر سوار کرکے شہر میں پھرایا اور خود اُسکے ہمراہ رہا۔ پھر اُسکے منادی کرکے کہا جس بادشاہ سرفراز کرتا ہے یوں سرفراز کرتا ہے۔ یہ حکم سُنتے ہی ہامان کے دل میں ایک گرہ سی لگ گئی۔ مگر کیا کر سکتا تھا؟ حکم حاکم مرگ مفاجات۔ فوراً شاہی حکم کی تعمیل کی۔

اس کارروائی کے بعد مردخائے تو پھر جا کے بادشاہ کی ڈیوڑھی پر ٹھہر گیا۔ مگر ہامان خوجہ کے آنسو بہاتا اور اپنے حسد کی آگ میں جلتا بھنتا اپنے اہلی کی درخواست پر اپنی آمد کی کیفیت بیان کی۔ اُس نے میاں کی دل شکستہ دیکھ کے کہا "تو تم کڑھتے کیوں ہو؟ ایسا ہی ہے تو آج قتل ہوجاؤ۔ تم تو ہی اسرائیل کی خون ریزی کی ابتدا نہ ہوسکو گے۔ مردخائے سے کیا اور اسی دھن پر اُسے مصلوب کیا۔" میاں بی بیوی ہنوز باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ شاہی ہرکاروں نے آکے کہا "آپ کی بلاہوتی ہے۔ ملکہ آفاق حسین اور حسین ملکہ اسیر کی دعوت میں چلئے۔"

اس پیام سے ہامان کی گویا اشک شوئی ہوئی۔ فوراً داڑھی کپڑے سیدھے کیے گیا اور بادشاہ و وزیر دونوں اسیر کی محلسرا اور ایوان میں کے کھانے پینے میں مصروف ہوئے۔ بادشاہ آج بہت ہی خوش اور شاداں تھا اور ملکہ اسیر کے حسن نے اُسکو از خود رفتہ بنا رکھا تھا۔ جام شراب کو مُنہ سے لگاتے ہی بولا "تازہ بتا مرحبیں ملکہ! بتا تیرا کیا سوال ہے؟ کہہ جو کہیگی وہ تجھے ملیگا۔ آدھی سلطنت کہے دیدوں گا۔" اسیر نے ایک ناز آفرینی کی موثر ادا سے کہا "بادشاہ جم جم کے نمانا اگر مجھ پر حضور کی نظر عنایت ہے اور بسر و چشم التجا و بھی تمنا و آرزو ہے کہ میری جان بخشی ہو اور میرے ساتھ میری قوم کی بھی جان بخشی کیجائے کیونکہ ہر سال قتل و غارت کے لیے جو ڈالے گئے ہیں اور دو دن میں ہم سب قتل ہو جائینگے کہ اس انتہا ہی ہوتا کہ ہم لوگ بیچ سکے تو لونڈی غلام بنائے جاتے تو یہ صبر کرتی۔ مگر ہائے ہماری بدنصیبی کہ تو ہی جانے کو ہے۔" بادشاہ نے غضبناک ہوکے کہا "کون ہے جس کا ایسا ارادہ ہے؟ اب اسیر نے غصہ ضبط کرکے تاب تھی بولی "یہی جنت طلاد ہامان جو پاس بیٹھا ہوا ہے اور ہم سب کے خون کا پیاسا ہے۔" ملکہ کی زبان سے یہ الفاظ سنکے ہامان تو مارے خوف کے کانپنے لگا اور بادشاہ جوش شراب پیتے پیتے عالم وجد میں کوہا تھ سے رکھ کے مارے غصہ کے اُٹھا اور سامنے باغ میں جا کے ٹہلنے لگا مگر چہرے سے غیظ و غضب کے آثار نمایاں تھے۔

بادشاہ کے ہٹتے ہی ہامان ملکہ اسیر کے قدموں پر گر پڑا اور عفو تقصیر کیلئے گڑگڑانے لگا کہ بادشاہ غصہ کے عالم میں واپس آیا اور ہامان کی طرف جو ملکہ اسیر کے تخت کے آگے بہ سجود پڑا ہوا تھا مخاطب کے بولا "اے ہامان تیری موت تیرے سامنے کھڑی ہے۔ تو نے میری ملکہ کے قتل کا حکم کیوں دیا؟" ہامان نے ہاتھ جوڑ کے کہا "بادشاہ سلامت! میں نے تو ایسا حکم نہیں دیا۔ یہ تو مردخائے نے اپنی طرف سے لکھ کے میری مہر لگا دی تھی۔" بادشاہ نے کہا "مردخائے کون ہے؟" ہامان نے کہا "وہ یہودی ہے جو حضور کے دروازے پر بیٹھا ہے۔" بادشاہ نے کہا "اچھا اُسکو بلا لاؤ۔" ہامان نے کہا "مردخائے کو بلانے کی ضرورت نہیں۔ وہ تو حضور کے حکم سے پہلے ہی پھانسی دیا جا چکا۔" بادشاہ نے کہا "اچھا تو اُسکی لاش کو بلا لاؤ۔" ہامان نے کہا "لاش بھی اُسکی نہیں ہے

# حمیدہ کی سرگذشت

ایک آراستہ اور جدید سامان سے سجے ہوئے کمرہ میں حمیدہ اور کامنی زرتار اور ریشمی ساریوں میں ملبوس بیٹھی ہوئی ہیں۔ شام کا وقت ہے۔ پائین باغ کے نہ ہت بیز پھولوں کی مہکتی فروزخوشبوؤں سے کمرے کی پوری فضا طبلۂ عطار بنی ہوئی ہے۔ یہ دونوں سہ سہیلیاں ادھر اُدھر کی باتوں میں مصروف تھیں کہ ان کے نازک کانوں میں موٹر کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز آئی اور ابھی یہ سنبھلکر بیٹھے بھی نہ پائی تھیں کہ سامنے کے برآمدے میں ایک خوبصورت کار آکر رُک گئی۔ حمیدہ نے عجلت سے ہاتھ بڑھا کر اپنا برقعہ اُٹھالیا اور اس میں ملفوف ہوکر بیٹھ گئی۔ کامنی اُٹھ کر برآمدے میں آگئی۔ دیکھا تو اسکی سہیلی رام پیاری جو روسانہ لباس میں ملبس ایک مستانہ انداز میں اٹھلاتی ہوئی اُتری چلی آرہی ہے۔ کامنی نے استقبال کے جوش میں حمیدہ کو برقعہ اوڑھتے دیکھا بھی نہ تھا۔ اب جو ان دونوں سہیلیوں کی نگاہیں فقرہ پوش حمیدہ پر پڑیں۔ تو ایک طرف تو کسی مرد کو نہ دیکھکر اس نے برقعہ اتارنا شروع کردیا اور دوسری طرف کامنی اور رام پیاری نے ایک فرمائشی قہقہہ لگایا۔ رام پیاری نے مسکراتے ہوئے کہا اخاہا بہن حمیدہ ہیں۔ میں تو سمجھی تھی کسی پردہ نشین بیوی کو کوئی گٹھری رکھی ہوئی ہے کامنی ۔ بہن کیا کہوں۔ کہاں تک سمجھاؤں۔ کہنے کو خیر سے پنجاب یونیورسٹی کی ایم اے ہیں۔ ادب دانشا اور فلسفہ ومنطق میں وہ تبحر حاصل ہے کہ بسا اوقات مجھے کہنا پڑتا ہے کہ بعض اوقات یہ علوم کی قابلیت وذہانت پر رشک ہونے لگتا ہے جسن وجمال پر اترانا نہیں آتا ہے اور طبیعت تو ایسی شگفتہ اور مزاج ایسا شیریں پایا ہے کہ میں نے ہر صحبت میں ان کی تعریف ہی سُنی اور جو بہن ایک دفعہ ان سے مل لی وہ ان کے اخلاق ستودہ کی گرویدہ ہو کر رہ گئی۔ مگر قدامت پسندی کا یہ عالم ہے کہ اپنے تابناک چہرہ اور دلکش و دلفریب حسن وغنائی کو ہمیشہ ملفوف رکھتی ہیں۔ کیا مجال جو کسی مرد کی نگاہ ان پر پڑسکے اور انکے رُخ روشن کی عکس کسی آئینہ قلب میں دو گھڑی کے لئے بھی اُترنے پائے۔

رام پیاری ۔ میں خود حیران ہوں کہ ہماری سوسائٹی کا یہ درخشندہ ستارہ اپنی لمعانیوں اور نازنینیوں کا کیوں دشمن بن کر رہ گیا ہے۔ ماشاء اللہ آپ زندہ دل بھی ہیں مزاج میں شوخی وشگفتگی بھی موجود ہے۔ ڈانٹے۔ اسکر وائلڈ۔ اور اقبال وغالب کا کلام نوک زباں رہتا ہے۔ اور ہاں بہن کامنی نہیں یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کو موسیقی میں بھی کمال حاصل ہے۔ اور آواز میں تان دلکش پھیلاؤ۔ ایسا سُوٹر کھٹکا اور اتنا سحر آلود ترنم موجود ہے کہ جس وقت میری پیاری حمیدہ کے گلے سے کسی موقعہ پر کوئی نغمہ اتفاقیہ نکل جاتا ہے تو گھنٹوں دیر کے لئے تو سب محویت اور رنصو پر سکوت بن کر رہ جاتی ہیں۔

حمیدہ ۔ چلو بنے بھی دو۔ (بازو پکڑکر) ابھی جامۂ عروسی سے عطر سہاگ کی لپٹیں نکل رہی ہیں اتنی زیادہ باتیں نہ کرو اور اس سونے پر بیٹھ جاؤ۔ آتے ہی پھیل پڑیں ظالم تجھ پر پڑی کیا پڑھی۔ اپنی "بیتا" تو سُنا "کسی کے" دل کو دُکھا اور کسی کو ہنسا۔ میری ندامت سے تیرے دل کی کونسی رگ اینٹھی جارہی ہے۔ زمانہ سے پردہ کرتی ہوں۔ چھپتی ہوں اور چھپانے والی چیزوں کو چھپاتی ہوں۔ لیکن تم سے تو نہیں چھپتی۔ اچھا سُناؤ۔ بیاہ رچالیا۔ اہلا سے استری بن گئیں۔ شباب دوآتشہ بن گیا۔ کیئے دنیٔ حیات تو حسب منشا ملے۔ اور مدت کی متاب آرزوؤں کو کچھ سکون بھی نصیب ہوا۔

رام پیاری ہزار آزاد مزاج سہی۔ تھی پھر بھی مشرقی کی بیٹی اور ہندوستانی روایات کے گہوارے میں جھولی ہوئی۔ ہزار سعی وکوشش کے باوجود بھی رُخ نگاہ پر حیا کی سُرخی جھلکنے لگی۔ آنکھیں نیچی ہوگئیں اور کچھ جواب نہ بن پڑا۔ گو یہ ایک ہنگامی جذبہ تھا مگر تھا استاد ضرب دلربا۔ اگر فضا میں بھی ایک رنگ پیدا ہوگیا اور کامنی بولی۔

کیوں پیاری میں نہ کہتی تھی کہ حمیدہ کا غصب کی ذہانت اور بلا کی شوخ خاتون ہیں اور ان کی بے پناہ منطق سے اُلجھنا آسان امر نہیں۔ دیکھا نہ دو فقروں میں سر جھکا دیا اور سر کیا ہتھیار ڈال دیا سرشار کردیا۔

رام پیاری ۔ واقعی آپ سچی فرماتی ہیں کہ بسا اوقات مجھے بھی یہ خیال ہوتا ہے۔ جیسے کوئی ایک ساتھ چونک پڑتا ہے۔ (ہنسی اور اُٹھکر چلی) (جھک کر) کامنی کو نہ بتانا اور ہمکر کہنے لگی کہ ٹھہرئے آپ سے تو ابھی انتقام لینے ہیں اور جو حمیدہ ہی کی "سیہ پاہ منطق" کے حربے سے آپ کو شکست دیتی ہوں۔ حمیدہ بہن نے جو "کسی کے دل دُکھانے" کا جملہ استعمال کیا تھا اس کا اشارہ کس طرف تھا۔ اور پانی کی وہ لہر کس سمت بہی تھی۔ کامنی کتنی ہی مسہور اور بے پرواہ مزاج کی لڑکی ہو۔ مگر جذبات کا محبسہ تھی۔ تیر نشانہ پر بیٹھا۔ کامنی پہ یک بیک افسردگی طاری ہوگئی۔ کچھ یاد آگیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بولی میں "نصیب کب کسی کی حرفِ حق سنتی ہوں مجھے تو قدرت ہی نے شکست دے رکھی ہے پھر میں کیا کسی کا مقابلہ کروں ۔۔۔۔ کچھ دیر تک کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ اور حمیدہ نے اُٹھکر بجلی روشن کی۔

(۲)

رام پیاری، کامنی اور حمیدہ میں دیر تک مختلف عنوان پر باتیں ہوتی رہیں۔ چھیڑ خانیوں کا سلسلہ بند ہوا تو رام پیاری نے حمیدہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ حمیدہ پرانا ناتا ہے ایک سوال دوستانہ کرتی ہوں؟ حمیدہ ۔ (ہنسکر) کہیئے ۔ شوق سے کہیئے ۔ لیجئے میں سنبھلکر بیٹھی جاتی ہوں۔ رام پیاری ۔ آپ کو نہ جانے میں شوخیاں سوجھتی ہیں بات کہی نہیں اور مذاق شروع کردیا۔ حمیدہ ۔ اے ہے کیا پھر میں نے نئے دوشیزہ کی داستان چھیڑ دی۔ کوئی پُرانی لی کسی دُکھتی رگ پر اُنگلی رکھ دی۔ یہی تو کہا کہ بیٹھکر سیدھی جاتی ہوں۔ آخر گلگتہ یونیورسٹی کی گریجویٹ ہو۔ زندگی کی حقیقی منزل میں قدم رکھ چکی ہو ڈر لگتا ہے کہ خدا جانے کیا سوال کربیٹھو۔ رام پیاری ۔ اچھا جانے دیجئے۔ ہماری سوسائٹی مندو مسلمان۔ عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ اگر مخواتین بھی شریک ہوتی رہتی ہیں پوری کی پوری سوسائٹی تعلیم یافتہ ہے۔ آزاد خیال ہے۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا اور میری سمجھ میں کیا نہیں آتا پوری سوسائٹی کو حیرت ہے کہ اتنی تعلیم یافتہ خاتون اور پردہ کی اتنی پابند۔ برقعہ بغیر قدم اٹھانا غیر ممکن۔ آخر یہ کیا نعوذ ہے۔ حمیدہ ۔ (مسکرا کر) نعوذ نہیں کہا ہے کامنی کے یہاں نہیں آتا۔ کہتا ہے یہاں بے وقوف ہیں بھی تو جاہل۔ کلچر میں شریک نہیں ہوتی شاید اور راوی کی سیر میں کچھ ہاں کرتی ہوں۔ پچھلے دنوں تم سب کے ساتھ کشمیر کی سیاحت کو نہیں گئی تھی نہیں ہیں کیا ملتی۔ اسپر بھی آپ کو حیرت ہے تو اس حیرت کے مرض کا علاج میں ہی دے کر اُٹھ جاؤں۔ تینوں ہنسے لگیں کہ کامنی بولی بہن آخر اس زہد سے فائدہ کیا؟ حمیدہ ۔ اور اس بے پردگی سے آپکے اندر کو سے کمالات پیدا ہوگئے۔ رام پیاری ۔ کمالات پیدا ہونیکا سوال نہیں ایک فضول کا بار تو ہے پابندی تو ہے۔ آزادی کے ساتھ گھر جا تو نہیں سکتیں۔ حمیدہ ۔ کہاں جا نہیں سکتیں۔ وہ کونسی جگہ ہے جہاں میں آتی جاتی نہیں ہوں بار کی ایک ہی کہی۔ پھیلیں منتاب۔ اگر ہماری فارغ البالیاں ہمیں اپنے بچوں کو زیادہ وقت آغوش میں لکھنے کا موقعہ بھی دیں تو پیٹ بھرا تو نو ماہ کھٹائی پیٹ کی

یہ "بار" ہی بار معلوم ہونے لگے تو آخر کس بار سے نجات حاصل کی جائیگی۔

کامنی۔ آپ تو بھڑک جھانٹنے لگیں سوال تو یہ ہے کہ ہم جس آزادی کے شیدائی ہیں وہ ٹھیک کہاں جا ہیں چل جاتی ہے آپ تو نہیں جا سکتیں۔ حمیدہ۔ اگر آپ کا مطلب مردوں کی سوسائٹی میں جانے سے ہے تو بلاشائبہ ریب کے دھڑک تو کیا دھڑک کے ساتھ بھی جا نہیں جا سکتی۔ رام پیاری۔ آخر اسمیں حرج کیا ہے میں ہنوز نوعروس ہوں گردن بھر دوں کی نگاہوں کے سامنے رہی ہوں۔ آخر اس میں مجھے کیا نقصان پہنچا۔ دل صاف ہے۔ نیت پاک ہے تو کوئی خطرہ نہیں۔ رام پیاری۔ آوارگی کیلئے یہ کوئی ضروری امر نہیں کہ وہ بے پردہ خواتین ہی کو اپنے لئے مخصوص کرے۔ بہن برا نہ مانے پردہ میں بھی کیا کچھ نہیں ہوتا۔ بری نیت کی عورتیں پردے کے اندر بھی سب کچھ کر لیتی ہیں اور اسکی صدہا مثالیں مسلمانوں ہی میں ایک پردہ پوش قوم میں مل سکتی ہیں۔

کامنی۔ یہ کہیں تیرتھ خانہ بدیش قومیں تو پردہ کے ہرنکلنے والیاں ایسی بیباک اور سخت کیرکٹر کی ہوتی ہیں کہ کوئی ان کی طرف نظر بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ حمیدہ۔ برا ماننے کی کوئی بات نہیں مجھے بیساختہ اعتراف ہے کہ بری نیت اور بڑے ارادے ہزاروں میں بھی رنگ لاتے ہیں۔ رام پیاری۔ جب یہ تسلیم ہے کہ برائی کی محرک بدنیتی ہے اور بڑے ارادے پردہ میں اور بے پردگی میں کسال رفرما رہتے ہیں تو آخر پردہ کی ان پابندیوں اور عقوبت خیزیوں کی وجہ نیت اچھی ہو نہ ہو نے اور غیر یقینی ہے میں بنا پر کیا اور نیت بری ہے تو پردہ اسکے لئے کوئی ذریعہ تحفظ نہیں بن سکتا۔ اب فرمائیے کہ اس اصول کو تسلیم کرنیکے بعد پردہ کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے اور غریب بیکس عورتوں کیوں مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ چشم بند و گوش بند و لب بند" چار دیواری میں قید بھی رہیں۔ یہ تو محض مردوں کی زیادتی ہے کہ انہوں نے نہیں عقل و فہم سے محروم بنانے اور لونڈیوں کی طرح رکھنے کیلئے پردہ کا ایک ڈھونگ کھڑا کر دیا۔ ورنہ حقیقت میں یہ محض ایک لغو چیز ہے۔ کامنی۔ آخر ہمیں حمیدہ اور مسلم نہیں۔ نہ کبھی ہوئی۔ نہ کہیں کی گروہ ہم سے زیادہ کیرکٹر کے معاملہ اور نیت میں صاف ہیں ہماری زندگیاں انکے سامنے ہیں انکی زندگی کا ہر قدم ہمارے سامنے ہے اسپر بھی کیا ہمارا سب کا دامن صاف پھر ہمیں حمیدہ ہمیں بتائیں کہ پردہ کرنے اور برقعہ اوڑھنے سے انکے کونسا سرخاب کا پر لگ گیا جس کی بدولت وہ نسبتی عزت حاصل کر سکیں۔

رام پیاری۔ بس بس بہن اب کچھ نہ کہہ۔ حمیدہ معترف و قائل ہوئیں۔

(۳)

باہر سے کشوری لال کی آواز آئی۔ کامنی کا بھائی ہے اور اسی وقت کسی ٹرین سے واپس آیا ہے۔ کامنی عجلت سے اٹھکر باہر آئی۔ بھائی کا خیر مقدم کیا۔ کشوری لال بولا کہ میں ابھی سیدھا تمہاری باتیں سن رہا ہوں تم تہذیب یافتہ ہو کر کیسی جاہلوں سے گفتگو میں مصروف تھیں اول تو تمہیں ان مسلمان عورتوں سے میل جول ہی نہ رکھنا چاہئے ان کی عورتیں ہوں یا مرد ان سے تعلق رکھنا ہی بُرا ہے غریب فلاش، وحشی جنون پسند اور مذہبی پولنے لوگ ہیں بھارت ورش کو ان کے وجود نے تباہ کر رکھا ہے انہیں مائیے نہ ملنے کے سوا کچھ آتا ہی نہیں اپنے سوا ہر قوم کو کافر سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کو دیکھ کر دیا۔ ویسے ہی بیوقوف آپ بلکہ بارہ الزام ان کے یہاں قابل تعظیم کا باعث ہے۔ کامنی بھائی کی گفتگو سنکر حیران رہ گئی اتنی حیران کہ تھوڑی دیر تک اسکی زبان سے کوئی لفظ بھی نکل سکا اور بمشکل نکلا بھی تو یہ کہ "افسوس"۔ کشوری لال بولا بہن تم آزاد خیال ہو۔ پڑھی لکھی ہو تمہارا خیال جاہل گنوار نہ میں ہونا چاہئے۔ تم کو ان سے نفرت کرنا چاہئے وہ اڈائی اور جھگڑے میں کہاں جو بھائی میں تمہاری ان باتوں کی کبھی مؤید ہوئی ہو سکتی ہوں۔ کشوری لال سوختہ و برافروختہ ہو کر اُٹھے باؤں پٹختا چلا گیا۔ اور ابھی کامنی اندر جا کر بیٹھنے بھی پائی تھی کہ اسکی ماں دیدھ وج بھیری ہوئی اندر داخل ہوئیں اور کہنے لگیں کہ کامنی یہ تم سے کیا ہو سکتا کہ ہم اپنا دھرم بھرشٹ کریں اور تیری غلطیوں اور حماقتوں کو دوستیوں کی غلط گھر میں فساد پیدا کر لیں میرا تو ابھی غصے میں بھرے بیٹھے ہیں کشوری لال سے گستاخی کی۔ یہ بات ختم بھی ہونے پائی تھی کہ کشوری لال و سیٹھ جی (اسکے والد) غصے سے بیچ و تاب کھاتے ہوئے وارد گھر ہوئے اور جہالت و تعصب کے کرشمہ نے اچھی خاصی صحبت کو ناگوار صورت میں مبدل کر دیا۔ حمیدہ نے عجلت سے برقعہ اوڑھا اور موٹر میں سوار ہونے کو چلنے لگی۔ کامنی جلدی سے اُٹھ کر آگے بڑھی اور کہنے لگی بہن حمیدہ کیا کرتی ہو مجھے معاف کر دو ابھی جاؤ سیٹھ جی بوڑھے اور جماندیدہ آدمی تھے گر خدا جانے اس وقت کشوری لال نے کیا پڑھا دیا اور کیا کہنہ یا کہ ان کا پارہ غضب بھی اس وقت کھولاؤ کے درجہ تک پہنچا ہوا تھا۔ ڈانٹ کر کہنے لگے کہ بیٹری میں بڑی خاطر بیٹے کو نہیں چھوڑ سکتا۔ تجھے اس کا کہنا کرنا ہوگا ورنہ میں بُری طرح پیش آؤں گا۔ کشوری لال پڑھا لکھا نوجوان تھا مگر ہندو سبھا کی صحبتوں نے اسکے خیالات بہت خراب مسموم کر دئے تھے ایک تو قدرتاً مغرور پھر رئیس کا بیٹا اسپر ہندو کی معقول اگر خلاف باتوں نے تن بدن میں آگ ہی تو لگا دی اور اس سانحہ فتنہ کا بانی ہوا۔ کامنی کوئی معمولی قابلیت کی لڑکی نہ تھی غیر تعلیم یافتہ جوانی دوسیلیوں کے سامنے اپنی بے عزتی کبھی نہ دیکھ سکتی تھی تو اسکے آنسو نکل آئے۔ آزاد خیالی نے جذبات کو ہوا دی۔ اس نے کہا کہ میں گھر کی لڑکی سہی مگر لڑکے سے کم کسی حیثیت سے نہیں ہوں اور اگر آپ کا نام بھاری ہے چلتا ہے۔ میری صورت نہیں گوارا اور میرے خیالات بُرے معلوم ہوتے ہیں تو مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قسمت آپ بناؤں اپنی روٹی آپ پیدا کروں۔ یہ کہا اور ہنستے کہکرا رام پیاری کی موٹر میں بیٹھکر چلدی۔ حمیدہ بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ کامنی پر جذبات کا وہ ہجوم تھا کہ راستہ بھر وہ بات نہ کر سکی اور روتی رہی۔ رام پیاری کی شاندار کوٹھی میں پہنچکر موٹر جو رکی تو اسکا شوہر لمبے کوٹ بڑھانیوں اُتار کر ایک کمرے میں بیٹھا تھا رام پیاری کے تعارف کے بعد نام سمر کانت سُنائی تو رگھبر دیال رام پیاری کے شوہر کو بیحد افسوس ہوا۔ رگھبر دیال گو نوجوان تھا مگر ہندو سبھائی خاندان میں ہندو روایات ہی کے نیچر پر پرورش پائی تھی۔ ایم اے تھا اور وسیع کاروبار کا واحد مالک تاہم تعصب نے اُسے نفرت تھی اور وہ نسلی و مذہبی منافقتوں کو ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اس نے بہت افسوس کے ساتھ تمام حالات سُنے۔ کامنی کی ہمت بڑھائی تسکین دی اور یہ کہکر موٹر میں آ بیٹھا کہ کشوری لال کے پاس پہنچو اور کہنے لگا کہ آخر یہ کیا حماقت ہے۔ آخر کامنی تمہاری بہن ہے کشوری لال نے فرمایا بیشک بہن ہے لیکن وہ بہن کیا جو بھائی کی تذلیل کرے اور اسکے خیالات کو حقارت سے ٹھکرا دے۔ رگھبر دیال۔ تذلیل کیسی کی ذرا میں بھی تو سنوں کشوری لال۔ بھائی آپ جانتے ہیں کہ مسلمانوں نے اس وقت ملک میں کس قدر اودھم مچا رکھی ہے۔ بنگال میں ہماری کھیاؤں کو اُٹھا بھا گئے ہیں۔ ہماری باتوں کے خلاف انہوں نے شور مچا رکھا ہے ملک کی ترقی کے دشمن ہیں ہم سے علیحدگی کے یہ آرزومند ہیں جداگانہ انتخاب اصرار کے آخر معنی کیا ہیں بمبئی وغیرہ میں گو کونسی ہار نگری تھی جو انہوں نے نہ کی۔ پھر ہمارا دل اتنی طرح کیونکر صاف ہو سکتا ہے۔ رگھبر دیال۔ حمیدہ نے کونسی کوٹھی لوٹ لی۔ کس پر حملہ آور ہوئی؟ کشوری لال ہے تو مسلمان ہی کی بچی۔ رگھبر دیال۔ تو پھر تم مسلمانوں کو کیوں معطون کرتے ہو۔ جب تم جیسے تعلیم یافتہ افراد ہندو کی ایک سہیلی کو محض مسلمان کی بچی ہونے پر بُری نگاہ سے دیکھتے ہو تو پھر اگر شکوہ نہ کرو۔ ظالم اچھے بُرے ہر قوم میں ہوتے ہیں اگر مسلمانوں میں تم اقبال، شیفع، عبدالحامد کا نام لے سکتے ہو تو کیا مسلمان بھائی پرمانند، مونجے اور نریندر ناتھ کا نام نہیں لے سکتے اگر تمہارا گاندھی نہرو اور پٹیل موجود ہیں تو کیا تم مسلمانوں کے انصاری اجمل اور شردھانی کو بچشم مغز اور قوم پرست نہیں کہہ سکتے۔ بمبئی میں ہندوؤں کی دکانیں لٹیں تو تین سو مسلمان بوہرے تاجر بھی تو تباہ ہو گئے۔ بنگال میں مسلمان لڑکیوں کو اُٹھا بھاگنے ہیں تو پنجاب میں سکھوں نے اور یوپی میں جوتوں نے کونسی کسر اُٹھا رکھی ہے۔ یہ باتیں لینے کی نہیں جبتک ہندو مسلمان متفق ہو کر نہ جینگے اس وقت تک ملک کی خوشی اور آزادی نصیب نہ ہوگی مقصد آزادی ہندو ہوں یا مسلمان قوم اور ملک دونوں کے دشمن ہیں۔ کشوری لال۔ بھائی رگھبر دیال کچھ ہو سلوک سے یہ دل صاف نہیں ہو سکتا اور میں کبھی نہیں دیکھ سکتا کہ میری چھوٹی بہن میری رائے کی

تبدیل کرے۔ وہ آجائے۔ مگر اسے مجھ سے معافی مانگنی ہوگی اور میری رائے پر چلنا ہوگا۔ ورنہ وہ اپنی قسمت بنا کر تو دیکھ لے۔ لاکھ جیال نے "بہت انسوس ہے" کہا اور غصہ و ناخوشی کے ساتھ اٹھ کر چلا آیا۔ وکاسی سے کہنے لگا بس تم اسے اچھا گھر سمجھو اور بس۔ کاسی نے جواب میں صرف اتنا کہا کہ آپکا بہت بہت شکریہ۔ حمیدہ نے رام پیاری سے اجازت حاصل کرکے کاسی کو بتا لیا اور اپنی کوٹھی جا پہنچی۔ رات زیادہ گذر گئی تھی اس لئے وہ کسی کو گفتگو نہیں ہوئی صبح اٹھ کر کاسی خاموشی کے ساتھ کوٹھی سے نکلی اور غائب ہو گئی۔ کسی کو پتہ نہ لگا کہ کاسی زمین کھا گئی یا آسمان کاسی کو نگل گیا تھا اور اسے گھر والوں کو بھی کوئی قلق ہوا اور نہ کاسی کا کوئی پتہ نہ لگا۔ عام خیال تھا کہ غیر قسمتی نے اسے دبوچ لیا ہوگا۔ مگر حمیدہ مطمئن تھی کہ کاسی اپنے گھر میں آرام سے ہوگی۔ اس کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ اس نے اپنی ساری مجلس میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

کاسی کی مرگ نے مسٹر سب جج کو بہت غمگین کر دیا تھا۔ اتنی ناز کی اندام اور پارسا لڑکی کے کس طرح تنہا سفر کرے لاہور سے بمبئی اور بمبئی سے مصر اور مصر سے امریکہ پہنچی اور اب ایک معزز عہدہ پر فائز ہے۔ کاسی جسم پر جو زیور ظاہری اس کا زار دار تھا۔ وہ سیدھی لدھیانہ مشن ہسپتال پہنچی اور قلیل تر میں تنخواہ پر ملازمت کر لی۔ اسی محنت و دیانت سے مشن کی تمام ہسپتال خوش تھیں بہال اس نے ایک چال چلی اور انکی خوشنودی سے فائدہ اٹھانیکے لئے بظاہر عیسائیت قبول کر لی اس مشن کے ایک پادری کے ساتھ امریکہ پہنچی اور وہاں جا کر تعلیم کی تکمیل کی۔ کاسی خود ہی کہا کرتی تھی کہ ہندوستان امریکہ میں بالکل امن و سکھی اور نہ بھیڑ اس عصمت کا لالہ لوگوں سے بغیر بنائے ترجیب غیر ممکن تھا۔ وہاں سے واپس آکر کاسی مشن ہسپتالوں کی جنرل ڈائریکٹر بن گئی اور طبیعت نے یہ بھی نہ محض ہسپتالوں کے لئے لاہور چلوا دی۔ حمیدہ کے کشوری لال کو فون کیا۔ مگر اس طویل مدت نے کشوری لال کی دنیا کے خیال میں بھی ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا اور اس کاسی کی اس اکھلوی لڑکی کی بظاہر الٰہی مخالفت اور بیداد نے سب کے ساتھ اسے بھی بیحد متنفر بنا رکھا تھا۔ انسان جوش تعصب میں غصہ میں کیا کچھ نہیں کر بیٹھتا لیکن سکون ہونے پر پچھتاتا ہے۔ اتنی عمر تک ایسی عقلمند اور اسود رجہ فاضل لڑکی میں شباب کے عالم میں داغ دے اور بیچ نہ ہو سیلیون شکر ہے سب بھوپکا سے بن گئے کسی کو یقین آتا تھا کہ حمیدہ کے جھوٹ بولنے کی بھی کبھی سمجھ میں آتی تھی۔ تو ہم یقین سے بلا تو اب اس خیال سے آیا کہ حمیدہ کے یہاں جاتی کشش سے۔ وہی ہے جسکی تبدیل و انانت کی گئی تھی۔ محبت اور پھر خون کی محبت بڑی بلا ہوتی ہے پوسے نہیں مٹتی بھی نہ گذرے تھے کہ سب موجود ہو گئے۔ کاسی کو حیرت یا گلہ حمیدہ کے چہرہ ڈالی اور آنکھیں بھی لرزیں جن سے موتی آنسو نکلکر فرش پر ٹوٹ گئے۔ ماں دوڑ کر لپٹ گئی بھائی پڑا تھا گرو ذوجذبات سے ہاتھ باندھکر کھڑا ہو گیا۔ کچھ پر یک عجیب قسم کا الجھن اور دلدوز سماں بندھا رہا سب کی آنکھوں سے آنسو بہنے اور ہچکیاں لے لے چلنے کو کاسی نے صفائی سے انکار کر دیا کہ میں ہندو کیونکر ہو جب ایک دفعہ گھر سے نکل گئی تو اب کیا جاؤں گی۔ دوسرے دن زار و حال ایک نصب کہ دیں میرا گذر ہو سکتا ہے جس نصب سے جنم بگھو پوری دنیا کو صدیوں مبتلائے آلام رکھا ہو اسی دیوتا نے میرے گھر پر بھی قبضہ کر رکھا ہے گو میں بظاہر عیسائی ہوں مگر میرا دل ہندو ہے اس لئے اپنے دھرم کا بیاگ نہیں کیا۔ مگر کاسی اور نصب ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔ کشوری لال نے کہا ہمیں سچ کہتی ہے مجھے بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ اب ہمارے نزدیک ایناد ھرم کشائی بیند ہو گیا ہم ہر مذہب والوں سے محبت کرنے اور انہیں بھی ایشور کی سرپرستی سمجھنے میں کاسی نے خوش ہو کر کہا کہ ایشور تیرا شکر ہے کہ یوں فرمانبرداری بار آور ہوئیں۔

وہی گھر ہے اور وہی کاسی وہ راستہ کر چکے اور وہی شام کا وقت۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ آج یہاں اسکا دوسو سائٹی کی مجلس منتظمہ کی کوئی بھیجی جوان ممبر موجود ہیں اور اہم امور پر مشورہ ہو رہا ہے۔ سیٹھانی کاسی نے حمیدہ بانو کی نیز صدارت قائم کی ہے جسکی شاخیں متعدد بڑے بڑے شہروں میں بھی قائم ہو چکی ہیں انجمن ہذا کا مقصد یہ خیال کی نوجوان عورتیں شریک ہیں اسکے اہم مقاصد مختلف اقوام ہندکی خواتین میں میل جول اور محبت پیدا کرنا اور تعصب و تنگدلی کے جذبات کو مٹانا ہیں۔ ذیلی مقاصد میں اصلاح رسوم، کفایت شعاری، نئے کپڑے کی تلقین، ہر فرد و قوم سے منصفانہ برتاؤ کی تعلیم اور باہمی امداد شامل ہے۔ اسکے جلسوں میں مذہبی، تاریخی اور علمی بحثوں کیلئے بھی تاریخیں مقرر ہیں۔ مگر یہ بحثیں جذبات سے بالکل مبرا ہوتی ہیں اور ہر مسئلہ پر نفسیاتی اور علمی و عملی زاویہ نگاہ سے گفتگو کی جاتی ہے اب اسکے ارکان ہر تنقید ہو لی ہے۔ اعتراض کئے جاتے ہیں مگر بے جوشی کے ساتھ اور سمجھنے اور سوچنے کیلئے نکتہ دانی کے لئے۔ اس سوسائٹی کی طرف سے حمیدہ بانو کے زیر اہتمام اس قسم کے رسائل بھیجوا کر مفت تقسیم کئے گئے ہیں۔ جن میں مختلف مذاہب کی خوبیاں اور اعلیٰ و مفید نصائح، حکام [illegible]

[illegible] ہیں اور مختلف اقوام کی تاریخ کے وہ واقعات جن پر ہر ایک ہندی کو بجا ہی محبت بھی کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

جلسہ میں رام پیاری کماری بھی حمیدہ کچھ مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ آپ جیسی لائق ہیں اسی گھر اور اسی فرد کی ایک صحبت میں عزت نفاست کے باوجود اس سوسائٹی میں ابتک پردہ ہر فرقہ کی اتنی دیوانی کیوں ہے آپ پردہ والی ہو کر ہم سے کچھ زیادہ عفت مآبی کا ادعا نہیں کر سکتیں اور نہ تم یہ کہہ سکتی ہو کہ ہماری بے پردگی ہماری عزت کے دامن کا کوئی داغ بنی ہوئی ہے۔ حمیدہ۔ حیران ہوں کہ تمہیں اپنی پیاری کیوں یا رام پیاری۔ پیاری بیان پیاری مگر رہ رہ کر جی چاہتا ہے کہ اپنی پیاری کہوں (رام پیاری ہنسکر) کوئی حرج نہیں پر ان پیاری سے اجازت لے لوں گی۔ کوئی تم مرد والو نہیں۔ افسوس تمہاری ہی پیاری سہی مگر مجھے۔ حمیدہ۔ شکریہ پردہ کا فلسفہ یہ ہے کہ عورت جو مقاطیس کہ رہا ہے زیادہ کشش اپنے اندر رکھتی ہے فطرتاً بے لوث و سادہ لوح ہے۔ نازک مزاج ہے۔ ضعیف و کمزور ہے اور کہیں حسین بھی ہے تو ایک زندہ جادو اور سحر حلال ہے۔ غیر مردوں کی آنکھ اور اخلاقی نگاہوں سے اوجھل رہے۔ کاسی۔ اگر طبائع صاف اور نیت پاک ہو۔ حمیدہ۔ تو بھی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ صفائی طبع اور پاکی نیت کیلئے اس کی اشد ضرورت ہے۔ نیز یہ نوع انسان مرد و عورت پر مشتمل ہے اسی طرح معاشری فرائض کے بھی دو حصے ہیں ایک بیرونی اور ایک اندرونی امور میں مردوں کا کام ہے کہ وہ باہر نکلیں کمائیں محنت کریں کھیتیاں کاروبار قائم کریں اور روپیہ پیدا کر کے لائیں عورت کا فرض ہے کہ وہ گھر میں رہ کر خانہ داری کے انتظامات کا انصرام کرے۔ بچوں کی نگہداشت و تربیت میں مصروف رہے اور اپنے شوہر کو اپنے لئے اور بچوں کے لئے گھر کو بہشت بنائے۔ دلاری۔ کیا گھر سے باہر نکل کر گھر کے بہشت بننے میں کوئی کسر رہ جاتی ہے اگر ہم شوہروں کے ساتھ ہمیشہ ساتھ سیر کو جائیں اور ساتھ آئیں تو اس سے کون نقصان پہنچتا ہے۔ حمیدہ۔ اول تو یہی کہ اسکے پاک چہرے پر ضرور نگاہیں لوٹ پڑیں گی۔ دوسرے اس حرکت میں کچھ کسی دوسرے کی حق تلفی کرنا ہوگا۔ پھر ہر وقت آپس کے تو دونوں تھکے ہوئے ہو گے اور دونوں جو رکن کس کی دلداری کرے خود حضور کیجئے کہ شوہر دن بھر کا تھکا ماندہ گھر میں آئے اور اسکی رفیق حیات کھیل دل سے اسکے استقبال کو بڑھے اور اسکے غسل جائے کی فوری اہتمام کرے یہ چیز بہتر ہے یا یہ کہ شوہر گھر میں اور بیوی باہر۔ کاسی۔ اس تو گھر میں قیام کی اہمیت ثابت ہوئی یہ کہاں واضح ہو گیا کہ پردہ بھی کرنا چاہئے۔ رام پیاری۔ سیر تفریح کیلئے گھر میں رہتے بھی طرح واضح نہیں ہوئی۔ حمیدہ۔ بہن رام پیاری عورت کے ذہن کی پرورش نسل کی پرورش اور اسے انسان بنانے کا اہم سوال ہے اور یہ سوال خانہ ہا در فقہ ہے کوئی قوم بھی نہیں سمجھتی کہ نقصان پہنچائے بغیر اس سے بے نیازی نہیں برت سکتی عورت اس ذہ ہر ایسی غفلت برتے گی۔ چونکہ پراس کا تباہی خیز اثر پڑے گا۔ رام پیاری آخر یہ تم کیوں کیا جائے۔ حمیدہ۔ عورت مرد کی نگاہ کی نوعیت کا جس خوبی سے اندازہ لگا سکتی ہے مرد ہرگز نہیں کر سکتا۔ کاسی بیشک درست اچھا پھر ا۔ حمیدہ۔ اپنے سینوں پر ہاتھ رکھ کر دیکھو۔ متنی نگاہیں تمہارے چہروں پر پڑتی ہیں اُن میں کتنی نگاہیں بالکل پاک اور صاف ہوتی ہیں علی الخصوص اُس وقت کہ عورت حسین بھی ہو اور عمدہ لباس میں ملبوس بھی ہو۔ ایک تو خود میں کشش پھر حسن کی سحر بیانیاں اور قیامت بالائے قیامت زینت و آرائش پھونسی نگاہ ہے جو اس شعلۂ ملتہب پر پڑے اور جل کر زندہ جائے۔ شمع کے گرد پروانوں کا ہجوم اور حسن کے گرد عشاق کا جھمگٹ ایک مسلّمہ چیز ہے۔ باہر نکلیں گی اور نگاہیں بھی پڑیں گی تو سب ہی کی پڑینگی۔ کوئی دعوے کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ سب مرد اور سب عورتیں نیک ہی ہیں ایک کا قدم لغزش کرے گا۔ پھر ایک دو کی پرلغزش سے خراب و خوگر بنا دے گی تو اسکا زمرد کس خراب کرے گا۔ پھر حسن کی تعریف سن کر اور خود کو سراہے جاتے دیکھ کر کسی طبیعت خوش نہیں ہوتی دونوں میں ایک دوسرے کے لئے منظر کی کشش موجود ہے۔ بہن کاسی خدا کے لئے غور کرو کہ ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان عورت تنہائی میں ملیں جلیں تو کمزور وہی نہیں قوی طبائع بھی متزلزل ہو جاتی ہیں اور بے خلا ملابد وضعی کی صورتیں بھی شکل پذیر ہو نوعشق کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

پھر قدرت بہت بڑی کمزور قوت ہے عورت میں آزادہ وی کا خیال مقابلہ کا عدم پیدا کر گا زن و شو ہر میں اختلافات شروع ہو کر حیات معاشری برباد ہو کر اجڑ جائیگی۔ یہ بے پردگی کی وہ نتائج ہیں جو ناتجربہ کار اور نوجوان لڑکیاں جن کے ساتھ ملک کی تہذیبی و معاشری آسودگی وابستہ ہے بھی جوانا دخائی راحت و آرام کی ذمہ دار سمجھی جاتی تھیں اور جن کی گود میں قوم کے نونہال پرورش پاکر قوم کی عظمت کا باعث بن سکتے تھے اخلاقی اعتبار سے دنیائے خوب میں برباد ہو کی چل جاری ہیں۔ خانگی آرام کے کاشانے اُجڑ گئے۔ میز دل نگاہیاں تباہ ہو گئیں۔ کورٹ شپ کے باوجود زن شوہر کو بیوی سے محبت اور نہ بیوی کو شوہر سے اُلفت۔ انتہا اس بے پردگی کی عریانی چشم ہو رہی ہے۔ ہر ہفتہ کمپنیوں کی جلوس نکلتے ہیں حسن کی نمائش ہوتی ہیں۔ بداخلاقی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا۔ طلاقوں کی بھرمار ہے۔ جب عورت خود بے پردگی و آزادی کے مظاہرہ سے تنگ آ گئی ہے تو ہم خیر ہی کیا ہیں۔ سچ کہتی ہوں خواتین یورپ نگاہ انسانیت اور غیرت سوز سمجھ کر میں ہر غور کرتی ہوں تو خود پانی پانی ہو جاتی ہوں۔ بے پردگی حیا کو جو انسانیت کا جوہر ہے جلا دیتی ہے۔ نسائی تعلق مرد کیلئے بے سبب ہے۔ مذاہب کی گرفت ڈھیلی

[illegible] ہی ہے۔ پھر حیا کے انتفاء کے بعد کون ہے جو اسے ہاتھ سے کھو دیگا۔ عورت اگر کرانہا تو ہر ہے۔ اسے پردہ ہی میں رہنا چاہئے۔ اسے پردہ کے ساتھ سے کھو دیگا۔ نہ ایک دوسرے کو دیکھیگا اور نہ جذبات میں ہیجان پیدا ہو گا۔ پردہ کیا ہے صرف دلی

# پھر وہی ہم ہیں وہی دشت کی سیاحی ہے

رمضان کا مقدس مہینہ اپنی برکت سامانیوں کی کچھ تاثیر اول عشرہ خیال تک چھوڑ جاتا ہے، اسی میں ہی کتب وقرآن شریف کی ہدایوں کا خاصہ چھپ رہتا ہے، اسی بنا پر پچھلے مہینہ کی مدد امید خدائے فضل کی نا کامی ہی، عشرہ ثانی سے تو یہ معلوم ہونے لگا کہ خاکم بدہن قرآن پاک وکتب دینی کے مطالعہ سے ناظرین بے نیاز ہو گئے۔ جہاں یہ کیفیت ہو کہ روز کنواں کھودنا اور پانی پینا ہو تو ایک دن کی بھی کسمپرسی بیحال سا مار دیتی ہے، جس قدر فروخت کتب وچندہ کا روپیہ آتا ہے فوراً دو سو روپیہ پر جا لگ جاتا ہے، جو سود وہ سو قرضہ کا ہوتا ہے وہ ایسے مراتب پر پورا ہو جاتا ہے جیسے رمضان شریف یا رسول نمبر، اب اگر کسی مہینے میں غیر معمولی فروخت کتب یا جدید خریداروں کی فراہمی کم ہو جائے تو پھر ہر وقت ہی الجھن یا دقت میں ہوتا ہے، احوال کا جائزہ اب ہی تقریباً کورا لگ رہا، پرچ ہے سو اوہ ہزار روپے اسی ہوا کا آئی خیر رقم کا جمع ہونا معمولاً ہی بات دشوار ہوتا ہے اور خیال کی غیر معمولی کمی بالکل ہے تقریباً اس مہینے کا پورا قرض سر پر رہ گیا، وہ تو بخاری شریف کے پیشگی کے ہوئے روپے محفوظ تھے جو اس نقد اخراجات میں مدد دے گئے

یہ کیفیت تو ہر مہینے ہی پیش نظر رکھئے، آپ کی ذرا سی توجہ ہٹی، اور یہاں کشتی ڈگمگائی اب پھر فضل اور ہیں کہ خدا را ادھر ہی نہ جائے رہئے اور کوئی ہی امدادی مدد کا موقعہ فراموش نہ کیجئے، اشاعت میں پیش از پیش سعی فرمائیے، اور جس کسی کتاب کی بھی ضرورت ہو، تو صرف مولوی کے دفتر سے ہی منگائیے

## مولوی کہاں نہیں جاتا

ہندوستان کوئی ضلع تو اب باقی نہیں رہا ہے جہاں مولوی نہ جاتا ہو، اور مسلمان پریکٹیکل انڈیا، فرانسیس انڈیا، برٹش ایسٹ انڈیا، جاوا، برٹش گیانا، برٹش جاسامیں ہی لاکھا خدا ہیں خریدار ہیں، یہ ہی خواہش یہ ہے کہ ہندوستان کوئی ہی گاؤں اور قصبہ ایسی باقی نہ رہے کہ مسلمانوں کی آبادی ہو اور وہاں مولوی کا پرچہ موجود نہ ہو، ظاہر ہے کہ یہ کام میں تو کر سکتا نہیں، مولوی کے خریدار ہی کر سکتے ہیں، خصوصاً وہ بھائی جو قصبات میں رہتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے، کہ مثلاً آپ کی تحصیل میں سو قصبہ مواضعات ہیں ان کے نام تو آپ کو معلوم ہی ہونگے اور یہ بھی آپ کے علم میں ہو گا، کہ ان مواضعات میں مسلم آبادی ہے یا نہیں، اس گاؤں کے کسی بھی پڑھے لکھے مسلمان کا نام و پتہ لکھ کر بھیجدیجئے میں یہاں سے بیٹھا بیٹھا اس بھائی کو مولوی کی اعانت پر آمادہ کر لونگا اور لکھ دوں گا کہ اس خدائی احکام کے ناشر سے ایک مرتبہ تو روشناس کرا ہی دو نگا، اگر یہ کام تمام کے ساتھ ہو جائے، تو پھر آپ یہ کہہ سکیں گے کہ ہم نے خدا کا پیام ہندوستان کے چپہ چپہ پر پہنچا دیا، اور تبلیغ اسلام کا حق ادا کر دیا،

اس سے ہمارا ایک دنیاوی فائدہ بھی ہے، یعنی اگر ضرورت پڑی تو کبھی کسی ایک بات اور ایک ضرورت پر پورے ہندوستان کو ایک ہی وقت میں متنفس کر سکیں گے یا کم از کم مسلم اسکین کو کسی ایک آواز پر ہندوستان کے پورے مسلمان متنبہ ہو جائیں گے، یہ بھی کام کی بات ہے، اور یہ چیز سب سے زیادہ آسانی سے مولوی کو ہی نصیب ہو سکتی ہے کیونکہ وہ اب ہی پورے ہندوستان پر پھیلا ہوا ہے، جہاں جہاں نہیں پہنچا ہے وہ ایک ادنیٰ کوشش سے پہنچ سکتا ہے، اور اس کام میں ہر کوشش کرنیوالا یعون الی الخیر کے زمرہ میں آکر ثواب کماتا ہے، ترغیب دینی کے لئے میرے لئے تو کچھ نہیں جو کہوں کہ ہماری تو یہ کوشش ہے، میں تو یہ ہی کہہ سکتا ہوں کہ تم خدا کا کام کرو، خدا تمہارے کام بنائے گا

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ، ان اللہ لا یخلف المیعاد ، ومن اصدق

## کتاب الاسلام

خدا کے فضل سے بہت ہی مقبول ہوئی، یہ اس کا رساز حقیقی کا احسان ہے ورنہ مجھ بیچ بہرز کے کہاں نصیب جو اس کی محنت اس قدر بار آور ہو اور تین مہینے میں اس کا ایک اڈیشن اخوان مولوی نے خرید لیا، اب دوسرے اڈیشن کی کتابت شروع ہو گئی ہے، جن حضرات نے کتاب الاسلام کا مطالعہ کیا ہے، وہ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں اگر ممکن ہوا تو ان کی رائے اس اڈیشن میں شامل کر دی جائے، لیکن رائے مختصر اور جامع ہو اور اس خط میں رائے کے علاوہ اور کوئی بات نہ ہو تاکہ وہ خط علیحدہ محفوظ ہو سکے، بہر حال کتاب پڑھنے کے بعد کوئی نہ کوئی تو رائے آپ نے قائم کی ہوگی بس وہی مختصر کر کے لکھ دیجئے

**مشورہ** جو کچھ کتاب میں کمی ہو وہ خط کی پشت پر منسوبہ کے عنوان سے لکھ دیجئے جو کچھ کمی پورا کرنا امکان میں ہوگا، ضرور کیا جائے گا،

وراثت، بیع رشتہ ارد باب میں نے قصداً چھوڑ دیئے تھے، کیونکہ یہ بہت طویل ابواب تھے کتاب اور بڑھ جاتی، خصوصاً تجربہ کے مسائل کی ضرورت تو ہمیشہ ہی کام پڑتی ہے اور کتاب پڑھ لینے سے یہ چیز بالکل سمجھ میں جی نہیں آتی کسی صاحب افتا سے استمداد لازمی ہوتی ہے، البتہ، ربوٰی (سود) حقیقہ، فتنہ، اور قسم بیانات اور اس اڈیشن میں بڑھائے جائیں گے انشاء اللہ، یہ اڈیشن ۵ ہزار انشاء اللہ چھپوا ؤنگا، کتابت کے بعد روپے کی فکر پڑے گی، اس کے لئے تیار رہئے گا، وقت پر اطلاع دونگا،

## بخاری شریف

خدا کے فضل سے چھپنی شروع ہو گئی ہے اور خدا نے چاہا تو اس پرچہ کے ساتھ ساتھ پڑھیں سے آجائے گی پہلی جلد دس پاروں کی ۲۰ صفحوں پر تمام ہوتی ہے، اس لحاظ سے غالباً پوری بخاری سات سو صفحے میں آئے گی، اس لئے تینوں جلدیں مجلد چرمی پیشگی پہنچنے والوں کو روانہ ہونگی، اکہری جلدیں میں تو ۲ میں ایک جلد تیار ہوتی اس حساب سے مہر تو پانچ روپے میں ہے، جلدوں کے کل گئے، ۳ میں کامل بخاری رہی، یہ بھی آپ نے پہلے پرچہ کی خدمت دیتی،

بخاری شریف جلد اول کسی کو علیحدہ نہیں ملے گی، کامل ہونے تک صرف پیشگی صد پانچ روپے بھیجنے والوں کو دی جائے گی، جب مکمل ہو جائے گی تو جن قیمت مقرر ہوگی وہ لی جائے گی، اسوقت پیشگی بھیجنے والوں کے روپے نہیں لئے جائیں گے، بلکہ غالب خیال ہے کہ پیشگی روپے لینے تو اسی بھیجنے میں بند ہو جاتے اگر نوال کا مندا صبر آزما نہ ہوتا،

بخاری شریف کا انڈکس آخری جلد میں شامل ہوگا اس لئے پہلی جلد پانے والے اعتراض نہ کریں،

خدا نے چاہا تو عید الاضحیٰ کے بعد بخاری کے پیشگی روپوں کی ضرورت نہ رہے گی اس لئے ایک مہینہ اور یہ رعایت کا ہے چاہے تو فائدہ اٹھا لیجئے،

## اجرش و مدخلہ کہ کرونیا وری

اب ذرا ان حضرات سے بھی سوال کیجئے جنہوں نے اس مہینے میں مولوی کی ترقی اشاعت میں کوشش فرمائی، دعا کیجئے، کہ خدا ان کا ساعی و کوشش کامیاب و بامراد فرما دیتا تقبل منا انک انت السمیع العلیم، اللھم حصل مرادھم الخیر آمین

| اسمائے معاونین | تعداد | اسمائے معاونین | تعداد |
|---|---|---|---|
| جناب سید عبد الحکیم صاحب اٹاوہ | ۲ | خانصاحب شمشیر خاں صاحب، روہتیانی | ۱ |
| ۔ صدیق احمد صاحب شان | ۲ | ۔ محمد بخش صاحب کوٹ | ۲ |
| ۔ خورشید صاحب شان کارہ | ۱ | حکیم سید بادل شاہ صاحب تونسہ | ۲ |
| ۔ نذیر علی صاحب بیسٹار | ۱ | حافظ قاری ولی محمد صاحب لکھنو | ۲ |
| ۔ سید فرخ محمد صاحب شاہ پور | ۱ | عبد العزیز صاحب مالدہ | ۲ |

| اسمائے معاونین | تعداد |
|---|---|
| جناب عبدالہادی صاحب جھجھا | ۲ |
| منشی لال محمد صاحب ہردوہ | ۲ |
| محمد دلدار حسین صاحب نوادہ | ۱ |
| محمد یاسین صاحب پولوامہ | ۱ |
| محمد شریف صاحب پشاور | ۱ |
| حکیم سید بدیل شاہ صاحب شہر توبہ | ۲ |
| حافظ ولی امام صاحب لکھنو | ۲ |
| ایم دلدار حسین صاحب گیا | ۱ |
| بابا عبدالعزیز صاحب جالندہر | ۲ |
| عبدالعزیز صاحب خطوط رساں پرگی | ۵ |
| شیخ محمد عزیز صاحب چک نمبر ۳۷۹ | ۱ |
| شیخ عظیم صاحب اقل نویس اورنگ آباد | ۲ |
| میرزا شاہ علی بیگ صاحب محبوبنگر | ۲ |
| سید آل محمد صاحب سیتاپور | ۱ |
| ڈاکٹر مطیع الرحمان صاحب کوئے پیرس | ۲ |
| ایس لیاقت حسین صاحب آرہ | ۱ |
| سید ہاشمی صاحب ہنڈگوڑہ | ۲ |
| مولوی نثار احمد صاحب ہوئی | ۵ |
| منیجر موٹر ٹرینگ کمپنی گورکھپور | ۴ |
| محمد جلیل احمد صاحب دوکاندار جلگاؤں | ۷ |
| نظام الدین صاحب بہوساول ٹانڈہ | ۲ |
| محمد خاں صاحب ٹیلہ دھو | ۱ |
| ماسٹر محمد حسین صاحب ملہی | ۱ |
| بیگم لے جے خلیل صاحب خلیل آباد | ۱ |
| امیر شاہ صاحب بنگلہ نیز انپاور | ۲ |
| خان بہادر صاحب موضع بہادر خاں | ۲ |
| محمد ابراہیم صاحب ستکرگڑہ | ۱ |
| مولوی سید عبدالغفور صاحب بوگم | ۲ |
| مالک محمود الحسین صاحب میانوالی | ۱ |
| ایم لے صبور خاں صاحب بنارس | ۴ |
| محمد نصیب صاحب باجپاپورہ | ۱ |
| چوہدری علی خاں چھچھوالی | ۲ |
| سید عزیز الرحمان صاحب سلیم پور | ۱ |
| جیون بخش صاحب پٹیالہ | ۳ |
| چوہدری شاہ ولی صاحب جالندہر | ۳ |
| علی محمد صاحب لاہور | ۱ |
| مولوی محمد عبرعلی صاحب پرگی | ۵ |
| مولا بخش صاحب آئرن مرچنٹ ہمبرگ | ۲ |

| اسمائے معاونین | تعداد |
|---|---|
| جناب شیخ فقیر علی نذیر علی صاحب گورکھپور | ۱ |
| ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ناگر بستی | ۱ |
| نصیر الدین حیدر صاحب پٹنہ | ۱ |
| سید احمد صاحب زمیندار بھگاؤں | ۱ |
| جعفر خاں صاحب جبل پور | ۱ |
| حکیم نظام الدین صاحب بنجارا من | ۱ |
| عبداللطیف خاں صاحب جوناگڑھ | ۱ |
| محمد بشیر صاحب محرر مجھیاؤنان بارہ | ۱ |
| حمید الدین صاحب سیر ٹھہ | ۲ |
| سید غلام محمد صاحب پٹن کشمیر | ۲ |
| مولوی شمس الدین صاحب کرور | ۱ |
| محمد یعقوب صاحب حیدرآباد | ۲ |
| عبدالرحمان صاحب رسالدار مراد | ۲ |
| محمد شمس الحق صاحب اجیاسی | ۲ |
| حاجی تاج محمود صاحب اہوا | ۲ |
| شاہ محمد صاحب کلرک خبگارات سا | ۱ |
| سرفراز علی بیگ صاحب بدایوں | ۲ |
| ہائی کلاس ٹیلرنگ فرم | ۳ |
| سید ظہیر حسن صاحب ابور روڈ | ۲ |
| علی زماں خاں صاحب حسین پور | ۳ |
| تاج محمد صاحب ڈسپنسر لائل پور | ۱ |
| نثار احمد صاحب انصاری سیون پور | ۳ |
| فخر الدین صاحب ہلیال | ۳ |
| سید کرامت علی صاحب مہاگاؤں | ۱ |
| محمد عمر خاں صاحب امروہہ | ۲ |
| ایم اے عظیم صاحب مدراس | ۲ |
| احمد جان محمد خاں صاحب بدلہ | ۴ |
| منشی سید پیر صاحب امراوتی | ۲ |
| مہتاب خش صاحب جمعدار | ۱ |
| عزیز احمد صاحب رائے بریلی | ۲ |
| محمد ابراہیم صاحب ٹونک | ۱ |
| محمد خاں صاحب پٹھان سہارنی | ۱ |
| احمد رضا صاحب ڈومرکا | ۲ |
| شیخ احمد صاحب آبکاری افسر جھنگ | ۴ |
| محمد شمس الدین صاحب سورت | ۲ |
| عبدالمجید خاں صاحب سکندرراؤ | ۲ |
| عبدالغنی صاحب کنویج ہیدرآباد | ۱ |
| سید محمد حسین صاحب ہرپالہ مالیب | ۱ |

| اسمائے معاونین | تعداد |
|---|---|
| جناب حکیم سید ظہیر علی صاحب ڈیدولی | ۲ |
| مولوی کریم بخش صاحب لائل پور | ۲ |
| حکیم محمد ابراہیم صاحب بانڈا | ۲ |
| مولوی بشیر احمد صاحب پالن پور | ۱ |
| شیخ نظر حسین صاحب گجرات | ۱ |
| محمد بیر صاحب پٹواری جاند | ۱ |
| شیخ پیر بخش غلام رسول صاحب ڈلہوزی | ۱ |
| نذیر احمد صاحب نواب گنج | ۱ |
| چوہدری خیر محمد صاحب منجن آباد | ۱۲ |
| سوداگر محمد حسن صاحب مہندرگڑہ | ۲ |
| شیخ عبدالغنی صاحب ترنتارن | ۵ |
| منشی عیسیٰ بھائی پٹیل صاحب سورت | ۲ |
| مولوی فضل کریم صاحب چک نمبر ۳۷۹ | ۳ |
| محمد حبیب صاحب پلی بھیت | ۲ |
| امیر جاں صاحب سیونی مالوہ | ۳ |
| عبدالرحمان صاحب بیاولپور | ۳ |
| محبوب شیر خاں صاحب عبداللہ پور | ۲ |
| حکیم حاجی عبدالغفور صاحب سنکاپور | ۳ |
| حاجی محمد یوسف صاحب کراچی | ۲ |
| مولوی شبیر علی صاحب بمبئی | ۱ |
| احمد علی صاحب موضع پرگڈیا | ۱ |
| حمید ار ہیڈ کلرک شادی خاں جے پور | ۳ |
| محمد الدین صاحب محکمہ نہر جہنگ | ۵ |
| میرزا اسماعیل بیگ صاحب ونیاپور | ۲ |
| محمد فتح علی صاحب ایس آنس جہانسی | ۳ |
| میاں فاضل حسین صاحب لائل پور | ۲ |
| معین علی صاحب کانپور | ۱ |
| عبداللطیف صاحب رڑکی | ۱ |
| سرفراز علی بیگ صاحب بدایوں | ۱ |
| حافظ توسل حسین صاحب نورآباد | ۱ |
| عبدالرحیم صاحب کرنال | ۱ |
| سید حسن صاحب پربھی | ۱ |
| ایم راحد صاحب کلرک | ۱ |
| شیخ فضل حسین صاحب بنڈالہ | ۲ |
| حاجی اللہ بخش صاحب المورہ | ۲ |
| محمد حبیب صاحب کرسی نگ | ۲ |
| ایم نقی الدین صاحب نرمت پور | ۵ |
| سید احمد خاں صاحب سیلا | ۱ |

| اسمائے معاونین | تعداد |
|---|---|
| جناب عزیز حسین صاحب اجمیر | ۳ |
| علیم بخش صاحب لاڈنو | ۱ |
| فقیر محمد صاحب کراچی | ۱ |
| محمد یوسف صاحب محمود نگر | ۱ |
| صوفی محمد دین صاحب جہلم | ۲ |
| ایم امیر الدین صاحب مونگیر | ۲ |
| فتح محمد صاحب کھیتا | ۲ |
| مولوی صدر الدین صاحب لوٹ سنڈ | ۳ |
| عبدالغفور خاں صاحب پیاگپور | ۲ |
| شیخ پیر بخش صاحب ظلم رسول دلہوزی | ۵ |
| وی فخر الدین صاحب نازہٹی | ۴ |
| سید محمد واصل صاحب پلاسوں | ۲ |
| غلام رسول صاحب دیرودال | ۱ |
| سید رسول صاحب پنڈ دادنخان | ۱ |
| عرفان نبی خاں صاحب گوا | ۳ |
| قاضی عبدالحمید صاحب راولپنڈی | ۱ |
| محمد اسداللہ صاحب ہاسن | ۲ |
| چراغ الدین صاحب چک نمبر ۲۲ | ۱ |
| مولوی رفعت علی صاحب الہ آباد | ۳ |
| ایم اے رحمان صاحب کلکتہ | ۱ |
| سر فراز علی بیگ صاحب بدایوں | ۱ |
| فضل الدین صاحب بٹ گجرات | ۱ |
| عبدالقادر صاحب بڑہ بٹر | ۳ |
| محمد فتح حسین صاحب اجین | ۲ |
| وقار عبدالفتاح صاحب حیدرآباد | ۲ |
| مفتی محمد مشتاق حسین صاحب ہاپوڑ | ۱ |
| محمد طالب الدین صاحب ملتان | ۱ |
| صوفی محمد الدین صاحب جہلم | ۱ |
| ڈاکٹر عزیز الرحمان صاحب اندور | ۱ |
| محمد عباس صاحب کراکرت | ۱ |
| محمد بشیر حیدر صاحب گورکھپور | ۱ |
| محمد زمان خاں صاحب جنڈوال | ۲ |
| مولوی عبداللطیف صاحب کپورتھلہ | ۲ |
| عبدالغفور صاحب مدراس | ۱ |
| عبدالرحمان صاحب فرنیواسکو دیگا | ۱ |
| قاسم لا صاحب کیننگ سٹریٹ کلکتہ | ۲ |
| ماسٹر فقیر علی صاحب گوڑگانوہ | ۳ |

ہمالیہ پہاڑ جہاں سونے چاندی اور لوہے کی کانیں ہوتی ہیں وہاں ان کانوں سے کرعنایت پروردگار سے یہ سلاجیت پیدا ہوتا ہے، ہم ایسے دشوار گذار مقامات میں بڑی مشکل سے پہنچتے ہیں، ۴۳ سال سے طب ویدک طریقہ سے صاف کرتے ہیں تاکہ ہر موسم میں استعمال کیا جاسکے

جس کے ہزارہا سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں اور آرہے ہیں

قوت بڑھانیوالی عجیب وغریب طاقت دینے والی تمام قسم کے جریان وسلسل بول کو

دور کرنے والی رئیسی منی، علما، حکماؤں کی تعریف کردہ اکسیر اعظم دوا

# اصلی سلاجیت

حکیم وید، ڈاکٹروں نے متفق ہوکر تجربہ کرکے یہ ظاہر کردیا ہے، کہ دنیا بھر کی ادویات میں شدہ سلاجیت کی برابر ہر قسم کے جریان کو دفع کرکے طاقت دینے والی کوئی دوا نہیں ہے جس کے استعمال سے بوڑھے جوان اور جوان نوجوان بن جاتے ہیں، دو چار خوراک سے ہی فائدہ نظر آجاتا ہے، بدن سے سستی کمزوری یکایک غائب ہوجاتی ہے کچھ دن استعمال کرنے سے ہر قسم کی دہات وجریان کی کمزوریاں خواب میں احتلام ہونا، اور نطفہ کا پتلا پڑنا، پیشاب کے ساتھ دہات کا جانا، پیشاب میں شکر کا جانا، بار بار پیشاب آنا، مثانہ کی کمزوری، نامردی، ناطاقتی، کمر کا درد، تھکاوٹ، دماغی کمزوریاں، سر کا درد، چکر آنا، پائل، مرگی وغیرہ ہمیشہ کے لئے دور ہوجاتے ہیں، اور منی دہات کو طاقت ور بناتا ہے اس کے استعمال سے نیا صاف خون پیدا ہوتا ہے دل ودماغ اور جسم میں طاقت آنکھوں میں روشنی، بدن میں پھرتی وچستی اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے، ایک خوراک سے ہی پیشاب کی جلن، کرک پیلی رنگت دور ہوجاتی ہے سات دن استعمال کرنے سے نئے پرانے سوزاک کو آرام ہوجاتا ہے ایسے ہی خونی بادی بواسیر کو بھی دور کرتا ہے، ہر قسم کا ریاحی درد، ہاتھ پانوں، کمر پسلی کا درد، پرانی چوٹ کا درد، یعنی جسم کی ہر تکلیف کو اور ورم نزلہ زکام کھانسی، اور کف دمہ، تپ دق، بدن پیلا پڑنا، پیٹ اور سانس کی بیماری کو دور کرنے کی خاص طاقت اور اثر رکھتا ہے،

اس کے اوصاف یونانی ومصری طب وحکمت کی بڑی بڑی کتابوں میں لکھتے ہیں، دنیا میں کوئی بیماری ایسی نہیں کہ جس کو سلاجیت سے نفع نہ پہنچے نیز عورتوں کی کمزوری اور پیشاب کے ساتھ سفیدی آنے کو دور کرنے کی خاص دوا ہے،

ہر سال جو شخص کم سے ہماری اس سلاجیت کو ایک ماہ ۵ تولہ کھاتا رہے اور بچوں کو بھی کھلاتا رہے، تو ہر قسم کی بیماریوں سے بچکر موٹا تازہ تندرست رہے گا، اور عمر بھی زیادہ ہوگی،

ترکیب استعمال کی ہر زبانوں میں چھپی ہوئی کتاب بلا قیمت بھیجی جاتی ہے، اور قیمت بھی بغرض فائدہ ہر خاص وعام بہت کم رکھی گئی ہے

پانچ تولہ کی قیمت سوا دو روپے عہ دس تولہ کی قیمت سوا چار روپے للعہ بیس تولے کی قیمت آٹھ روپے محصول ڈاک ۵ر

۴۰ تولہ آدھ سیر ساڑھے پندرہ روپے محصول ڈاک عہ ملنے کا پتہ **ہمالیہ ڈپو ہردوار ضلع سہارنپور**

۸۰ تولہ سیر بھر تیس روپے محصول ڈاک ۱۲ر

Address :- Himalaya Depo Hardowar U. P.

## تصدیق

ہماری سلاجیت کی صداقت میں کیمیو پیتھی مصر کے سند یافتہ جناب مفتی حکیم سید مولانا محمد فاہم علی صاحب انہری امام وصدر انجمن طلبا مراد آباد تحریر فرماتے ہیں،

"آپ کا سلاجیت میں نے ذاتی طور پر بھی استعمال کیا ونیز اکثر مریضوں کو استعمال کرایا۔ بڑی مسرت کے ساتھ پنجر ہمالیہ ڈپو ہردوار کو مبارکباد دیتا ہوں، کہ آپ کا صاف شدہ اصلی سلاجیت فی الواقع بہت ہی بہتر اور نفیس چیز ہے جریان، سوزاک قیلۃ المار، وقیلۃ الریح فوتہ میں پانی آجانا وریح الکلیہ نیز جو کہ امراض گردہ ومثانہ کے لئے بہترین چیز ہے (حکیم) محمد فاہم علی مراد آباد

# مذہبی معلومات کے لیے عورتوں کا بہترین کتب خانہ

## تعلیم نسواں کی چار کتابیں

**پہلی** اللہ پاک کی صفتیں، پیغمبر، اللہ نعمتیں، اللہ کی قدرتیں یاد کرنے والی بیبی، حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ، اکبر و کلثوم، بہلول اور جوجہ سنہ، ان بیٹیاں، گنتی، یہ مضامین ہیں ۳۲ صفحے قیمت ۲ ر

**دوسری** اللہ پاک کے احسان، نبی کی پاک عادتیں، لڑکیوں کا مدرسہ، روزوں کا چاند، پیدائش علم، جانور، درخت اور پودے، بادل اور بارش، معدنیات، ادب، اطاعت اخلاق، مہدوی دنیا، ۳۲ صفحے

**تیسری** ایمان، اسلام، قرآن، موسم، بادل، بجلی، بارش، اجناس علم و ہنر، رنگ کا گھر، دیسی رنگ، ادب، اخلاق، یہ ۵ دیانت داری، احسان، گھر کا انتظام، رسالیاں اور پرانے اور تمام انبیاء کے علاوہ علاوہ حالات ہیں ضخامت ۴۲ صفحے قیمت ۴ ر

**چوتھی** تعلیم، طریقہ زندگی، لباس و زیور، بنت رسول، جمیلہ کی اور رہنی، راہ ابائی، قناعت، کفایت شعبہ، اور ستارے، راہ الہدیٰ بچوں کا زیور، منازل عمل جہان نوردی، رسومات و دنگون، گھر اور اس کا انتظام، اصحابیات کا طریقہ زندگی ۱۰۰ صفحات ۴ ر

**یہ کتاب بچیوں کی رفیقہ حیات ہی یکجا مجلد ہے**
قیمت مجلد ایک روپیہ، رعایتی مجلد ۱۰ محصول ۴ ر کل ایک روپیہ

## زنانہ بستہ مجلد

جس کو ہر لڑکی پانچ سال کی عمر سے پچیس سال کی عمر تک پڑھنے اور اس کے مضامین پر عمل کرنے سے تمام عمر عیش و آرام سے زندگی گزار سکتی ہے، دس نئی پھولوں کا گلدستہ ہے جس کو گلدستہ بہار زندگی بھی کہتے ہیں ہیں بچیوں اور بڑی لڑکیوں کے پڑھنے کے لیے ایسے فائدے بتائے ہیں کہ الف، بے سے لے کر اردو لکھنا پڑھنا، اور قرآن شریف پڑھنا بہت جلد سیکھ جاتے ہیں، شادی بیاہ تک کے تمام کام جینے کی تیاری ساس نندوں کے برتاؤ بھی بتائے گئے ہیں، ایک مرتبہ تیرہ بار بڑی تقطیع پر شایع ہوئی ہے جس ذیل کتابیں ہیں،

(۱) بسم اللہ کی کتاب کہانیوں کی کتاب (۲) کھیل کی کتاب، لکھنے کی کتاب، نماز کی کتاب، ... اپنے کی کتاب، (۵) ... کی کتاب، (۶) تہذیب کی کتاب (۷) پردے کی کتاب (۸) ... کی کتاب جن مضمون پر شروع کی ہے اس کو مکمل کروایا ہے اپنی بچی کو ضرور اس کتاب کی تعلیم دیجئے تاکہ وہ گھرداری کے تمام کاموں سے مثلاً کھانا پکانا، سینا پرونا، گھرداری کا سلیقہ اور انتظام لکھنے پڑھنے کی پوری واقفیت حاصل کرلیں، دس کتابیں ایک ہی جگہ مجلد ہیں، قیمت مجلد ۴ ر عایتی قیمت مجلد صرف ایک روپیہ

## بہشتی زیور کامل ۱۱ حصے مجلد

یہ ایک ہزار صفحہ کی مجلد چھپی کتاب ہے اور گیارہ حصوں میں اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی تالیف ہے اس حصے میں تفصیل بیان ہیں

**پہلا حصہ** الف، ب سے خط لکھنے تک کچھ عقائد کی باتیں ۸ صفحات

**دوسرا** وضو، طہارت، حیض و نفاس اور نماز کے مسائل ۷۰ صفحات

**تیسرا** ذکر، روزہ، حج، قربانی، سنت وغیرہ کے مسائل ۷۰ صفحات

**چوتھا** طلاق، خلع، مہر، ولی، عدت وغیرہ کے احکام ۷۰ صفحات

**پانچواں** سمالات حقوق، معاشرت زوجین اور فوائد مجدد ۷۰ ،،

**چھٹا** اصلاح باطن، تہذیب و اخلاق، ذکر قیامت و جنت ۴۰ ،،

**ساتواں** اصلاح رسوم، مروجہ شادی و غمی، مسئلہ عورتیں جنہ ۴۸ ،،

**آٹھواں** نیک بیبیوں کی حکایات و سیرت اخلاق ۷۰ صفحات

**نواں** ضروری اور مفید علاج معالجات بچوں اور عورتوں کے سوالات

**دسواں** بنیادی باتیں اور ضروری باتیں حساب و کتاب ۸ ،،

**گیارہواں** خاص مردوں کے لیے پورے اسلامی مسائل ۴۸ صفحات ہر حصہ کی قیمت ۷ اور گیارہویں کے ۱۲ حصوں کی بیزاں لیمہ ہوتی ہے لیکن عایتی مجلد چھپی کامل ۱۱ حصے کی قیمت صرف دو روپے محصول ڈاک ایک روپیہ

حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

## پانچ مقدس ہستیاں

**سرتاج انبیا** اسلامی کتابے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوانحات مفروع سے آخر تک بالترتیب درج ہیں اور بہت موثر انداز میں لکھے گئے ہیں ضخامت ۹۶ صفحات قیمت چھ آنے

**صدیق الرسول** رفیق رسول مہیا حضرت ابوبکر صدیق کے حالات نہایت دلچسپ موثر اور مفید مسلمات کے ساتھ، آپکا اپنا سخاوت اور فدائیت اسلام کا حال ۴۰ صفحات قیمت ۴ ر

**فاروق الاسلام** حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پر تاثیر سبق زندگی کے دلچسپ حالات عورتوں اور بچوں کے لیے صاف سادہ اسلوب اور دلوالعزم سرانجام عمدی میں موجود ہیں، قیمت ۴ ر ۴۰ صفحات

**جامع القرآن** عورتوں اور بچوں کی ذہنیت ملحوظ رکھکر حضرت عثمان رضہ کے حالات لکھے گئے ہیں، ضخامت ۴۰ صفحے ۳ ر

**تاج زہرا** حضرت علی اور حضرت خاتون جنت کے حالات ان میاں بیوی کی پر اخلاص زندگی سے بڑے بڑے سبق ملتے ہیں ۴۰ صفحے ۴ ر

**سب کتابیں ایک ہی جگہ مجلد ہیں قیمت مجلد ۸ ر**
عایتی قیمت مجلد صرف بارہ آنے محصول ڈاک ۱۰ ر کل ۱ ر

## سات تاریخی کتابیں

**بہشتی حوریں** اس میں تیس اللہ کی برگزیدہ بندیوں کے حالات ہیں جس سے اخلاق، طہارت، حضرت مریم حضرت آسیہ بی بی ۳۲ صفحے ۳ ر

**ہندوستان کی شہزادیاں** اس شاہان مغلیہ کی چودہ بیبیوں، بہوؤں اور بیٹیوں کے حالات ہیں اور بہت دلچسپ انگریزی، بہت صاف چھپی ہوئی ہے ضخامت ۱۵۰ صفحے قیمت ۹ ر

**زیب النسا** خاندان مغلیہ کی تاجدار شاہزادہ اورنگ زیب کی منجھلی بیٹی کے حالات معہ انتخاب دیوان مخفی ۸۰ صفحات ۳ ر

**نور جہاں** جہانگیر بہشت، ہندکی جیتی جاگتی ملکہ کی ایسی زندگی کے بڑے بڑے دلچسپ حالات کا مجموعہ ۱۰۰ صفحات قیمت ۴ ر

**شہزادی بلقیس** حضرت سلیمان کی بیوی ملکہ سبا جنات بلقیس کے حالات زندگی دلچسپ واقعات ۱۰۰ صفحے قیمت ۴ ر

**خورشید جہاں** ایک شریف لڑکی کی دل ہلا دینے والی دلچسپ سرگذشت راستبازی مہدوی و اخلاق کا آئینہ ۴۰ صفحے ۴ ر

**خدا پرست بیوی** نجات کی ملکہ کے حالات ۹۰ صفحے ۴ ر

**یہ سب کتابیں ایک جگہ مجلد ہیں قیمت مجلد ۸ ر**
رعایتی مجلد صرف بارہ آنے محصول ڈاک ۱۰ ر کل ۱ ر

## سات اخلاقی کتابیں

**ہدیۃ المستورات** عورتوں کے لیے مذہبی معلومات اور اخلاقی مسائل کی بہت دلچسپ کتاب مذہبی صداقت کا ثبوت ۴۰ صفحات ۴ ر

**ادیب نسواں** بچیوں کو ادب سکھانے والی کتاب جس میں تعلیم پردہ، حیا، تواضع، انکساری، کفایت، صفائی وغیرہ کی ترغیب ہے صفحے ۵ ر

**انتظام خانہ داری** مضمون نام سے ظاہر ہے نہ صرف عورتوں کے پڑھنے اور سمجھنے کی کتاب ۴۸ صفحات قیمت ۳ ر

**کھانا پکانا** ہنڈیا کلیا سے لے کر بڑے بڑے روزمرہ کے کھانے کیا، عمدہ میٹھی، اچار و مربہ وغیرہ قیمت ۳ ر ۴۸ صفحات

**ہنرمندی** بچیوں کے لیے بڑی مفید کتاب جس میں انگلی جیاتی کڑھائی، سلائی، اور مختلف ہنروں کی ترغیب ترکیب ۸۰ صفحے ۳ ر

**لیڈی ڈاکٹر** عورتوں کی اندرونی بیماریوں کے مطابع خوبصورتی تمام کرنے والا دوائیاں، بچوں کی پرورش کے متعلق مفید معلومات ۳ ر

**اخلاقی گیت** مضمون نام سے ظاہر ہے ۱۶ صفحے قیمت ۱ ر

**یہ سب کتابیں مجلد ہیں ایک جگہ قیمت مجلد کی ۴ ر اور**
عایتی مجلد کی قیمت صرف ۱۲ ر محصول ڈاک ۱۰ ر کل ۱ ر

**تمام صفحہ کی کتابیں منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے**

## تفسیر حقانی اردو

جوقت کوئی کتاب ختم ہوجاتی ہے تو شوق دید کا وہ ہجوم ہوتا ہے، کہ دنیا کی نظریں کھلی ہوجاتی ہیں، ابھی چار سال کی بات ہے، تفسیر حقانی ختم ہوگئی تھی تو پچاس روپے میں لینے والے سو سو خریداروں نے تو مجھے لکھا، اب جبکہ اس کا ہدیہ ۲۵ روپے ہے تو لوگ کہیں ہی، عایت چاہتے ہیں، یہ تفسیر مولوی محمد لعل صاحب محدث دہلوی کی وہ سمرکۃ الآرا تقریر ہے جبکا ترجمہ اردو سے عربی ترکی اور فارسی میں ہوا آٹھ جلدوں میں، لیجے اور بھی رعایت ہے اب کامل کا ہدیہ ۲۰ روپے علاوہ محصول ڈاک ہی، الگ الگ اب نہیں ملتی

## تفسیر موضح القران

اردو تفاسیر کی سورخ اعلی حضرت مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی کی عرفریزی کا شاندار کارنامہ اور السحو تفسیر جبکہ ہر موخر مفسر نے اپنے لیے شمع راہ بنایا اب بھی ویسی ہی مقبول ہے جیسے پہلے تھی اس کے قدردان اب بھی اسی کو ڈھونڈتے ہیں لاکھوں چھپتی ہے اور سب ہدیہ ہوجاتی ہے اس سال کی طباعۃ سال بہتر سے بہتر ہے اتنی سستی چوبے قرآن شریف کی تفسیر اور کوئی نہیں بڑی تقطیع کے ۶۴۰ صفحے کی مجلد تفسیر ہے دنیا جانتی ہے کہ مجلد کی قیمت بعد سے ایک پیسہ کم نہیں ہوئی، اب رعایتی مجلد کا ہدیہ تین روپے محصول ڈاک کل ۱۱ھ

## تفسیر سورۂ فاتحہ

یہ کتاب اگرچہ بظاہر سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن حقیقت میں مذہب اسلام کے متعلق ایک جامع تفسیر ہے اور اسمیں حسب قبول مضامین ہیں نئی روشنی میں قران کی تفسیر، شیطان اور رئیس، خدا کی ہستی کے عقلی دلائل، اسلام عقائد کی روشنی میں ملائکہ اور جنات، انسان قادر ہی ہے اور مجبور بھی، انبیاء کرام کی فطری طاقتیں، عذاب قبر کا عقلی ثبوت مرنے کے بعد زندہ ہونا، وحی اور سائنس، وحی کی حقیقت، نجات کا راستہ، صداقت رسول قران مجید آجبکہ کیوں محفوظ ہے، غرضکہ ایسے اہم مضامین علامہ عبدہ مصری کی تفسیر سو قیمت ۱۰ر

## تفسیر اُم الکتاب

الحمد للہ شریف کی تفسیر سے مسلمانوں کی ابتدائی تعلیم ہی سے تھوڑا ہوتی ہے کوئی مسلمان ایسا ہی بدنصیب ہوگا، جس کو یہ صورت یاد نہ ہو لیکن اپنے یہ سورۃ ہی ہیں کیا کیا معارف ہیں اس کتاب میں انہی مضامین کے متعلق استدر جانات ہیں، کہ ہر ہر دو سو صفحہ میں آپ کو اولیاء اللہ کی وہ وہ حکایات عجیبہ اور نکات لطیفہ ملیں گے کہ آپ عش عش کر اٹھینگے، حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی لکھی ہوئی فقیہ عقائد کی آئینہ دار ہے اور اسمیں عجیب اعمال ہی ہیں، ابھی ابھی چھپ کر پریس سے آئی ہے اسکی قیمت بھی ہونی چاہیے میں نے ۱۲ میں ہدیہ کرنی شروع کردی ہے، قیمت ۱۲ر محصول ۱ر علاوہ

## تفسیر پارہ عم

نماز پڑھتے ہیں خدا کی حضوری پانچ وقت نصیب ہوتی ہے، مولا سے راز و نیاز ہوتے ہیں، لیکن ایک ہم ہیں کہ ہر نہیں ہمنے کیا کہا اور اس نے کیا سنا، حرکتیں نہ یہ ہاتھ پیر سے اور صلی تہ کردیا، ہائے کیا لطف ایسی طاعت کا، نماز میں عام طور پر ہاتھ ہم کی ہی صورتیں پڑھی جاتی ہیں، تو یہ کہاں ہوسکتا ہے کہ دل پڑھے اور قرآنی زبان پر صور حاصل ہو لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ ہم حضرت خواجہ حسن نظامی کی تفسیر پارہ عم منگا کر پڑھ لیں اور وہی سورتیں جو نماز میں پڑھتے ہیں ان کے مطالب معانی اور معارف سے آگاہ ہو کر نماز پڑھیں، قیمت ۲ر محصول ۱ر کل ۳ر

## جواہر القران

قران کریم وہ نعمت ہے جس سے امراض روحانی کو شفا حاصل ہوتی ہے، قران شریف سے قطع نظر کوئی وظیفہ نہیں اور جوابیح دینی و دنیوی کے حصول کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں، علماء صالحین نے اس کی دعائیں جو اسی کے جواہر القران کا انتخاب کیا اور ہر مرض رفع حاجات کے لیے اس کے پڑھنے کا یہ طریق فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن سے شروع کرے جمعہ کے دن کے لیے تجمیدات قرانی ہیں، ہفتہ کے لیے استغفار انوار کو تسبیحات یہ کو آیات توکل ہنگل کے لیے تسلیمات پیر کے لیے تحلیلات جمعرات کے لیے دعوات اور ایک ایک لفظ قران شریف سے قیمت مجلد ۱ر محصول ۲۰ر

## مناجات مقبول

ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دعاؤں کی بہترین کتاب ہے اول سات دن کی اردو نظم میں بہت ہی موثر سنا جاتیں ہیں، دعا مانگنے کے طریقے اور ادعیہ اعظم کی فضیلت دعا کی حکایتیں، پھر قران شریف سے سات دن کی اولیاء کرام کی مجربہ دعائیں ہیں، جبکہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے جمع کیا ہے، پھر ستارۂ منزل پھر دعائے بعد استعارہ نتیجۂ امداد یہ، نظم ترجم، درود شریف منظوم ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب بڑی موثر اور دلکش الفاظ میں لکھی گئی ہے اور لاکھوں مسلمانوں کے زیر عمل ہے، قیمت مجلد ۱ر محصول ۲۰ر ۲۰ر

## دلائل الخیرات

دلائل الخیرات حل مشکلات کے لیے بڑی اکسیر چیز ہی لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے مندرجہ شرائط کے ساتھ پڑھی جائے اس کے اوصاف اثرات بیان کرنے کے لیے دفتر کے دفتر درکار ہیں جو شخص دلائل الخیرات کا عامل ہے اس کی کوئی ہی حاجت کبھی آئی نہیں سکتی اور اس کے استفادہ کا ایک اثر یہ ہی ہے کہ شامل رسول خدا کی زیارت سے مشرف ہوسکتا ہی پھر جی اکیلی کیا کچھ کہا نعت ہے، وظائف داوراد کے سلسلہ میں اس کتاب کو بڑی اہمیت ہے، ۲۲۴ صفحہ کی ضخامت ہے قیمت اصلی ایک روپیہ دفتیہ دس آنے محصول ۱ر کل ۱ر

## معجز نما پارہ سورہ

جدید ادیشن سہ شنبہ احزاب یہ نیا ادیشن ابھی تیار ہوا ہے، پہلا چھپا ہوا ۲۰۸ صفحہ کا تھا، یہ ۲۲۴ صفحہ کا ہے اسمیں ہفت روزہ مناجات خاندان حضرت کے علاوہ اور بہت سی مجرب دعائیں شامل ہوئی ہیں ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب رفیع الدین صاحب خواص و فضائل و اعمال سورہ ہائے قران از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تقطیع مولوی سے نصف سائز کاغذ چھپائی خاصب اعلی ہے اسمیں حرف اول ہر سورتیں سورہ یاسین، فتح، رحمن، واقعہ، ملک، منزل من کہف، ملک اور اس ہفت منزل شش فصل، دعائے گنج العرش درود مستغفات وغیرہ قیمت مجلد ۱۲ر محصول

## قرانی دعائیں

آپکی دعائیں نہیں قبول ہوتی اس لیے کہ آپ دعا مانگنے کے طریقوں سے ناواقف ہیں، اگر آپ اس سے واقف ہوجائیں، تو پھر خدا کے فضل سے آپکی ہر دعا مقبول ہے، اگر آپ بے اولاد ہیں گے تو صاحب اولاد بن جائیں گے مقدمے میں قرض دار ہونگے تو ادا ہوجائیں گے، دشمن ہیں تو مطیع ہوجائینگے، غرضکہ آپکے ہر مراد کی کنجی قرانی دعائیں ہیں، کیونکہ یہ سب طریق دعا کے ساتھ قران پاک کی بہت ہی مجرب دعائیں ہیں، بہت ہی مقبول و موثر ترکت ہے قیمت ۸ر محصول ۵ر کل ۱۳ر

## پیغمبری دعائیں

اس کتاب میں قران شریف سے رسول پاک کی دعائیں آنا سلف اور بزرگان دین کے مجرب معمولات سے پر اثر و طائف لکھے گئے ہیں جن کے مقبول ہونے میں اب تک کسی کو شک نہیں ہوا ہوگا، یہ سب وہ دعائیں ہیں جنکو خود باری تعالی نے اپنے رسولوں اور نبیوں کو تعلیم فرمائی یا وہ دعائیں ہیں جو آنحضرت نے اپنے اور صحابہ و ازواج کو حضور نے تلقین کیں خدا کی اپنے رسولوں کو تعلیم کی ہوئی دعائیں ہیں جو آنحضرت نے اپنے اور صحابہ و ازواج کو تلقین فرمائیں اور جس قدر بھی موثر ہوں کم ہیں، اور امت کے لیے بہت مفید ہیں، قیمت ۸ر محصول ۵ر کل ۱۳ر

یہ سب کتابیں منیجر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

## مجموعہ اعمال قرآنی

آیات قرآنی معہ تعویذات لاثانی از علامہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب، حضرت مولانا کے تجلی اور واقعیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے آپ نے قرآن شریف کے خصوص اعمال کو یکجا کیا ہے اور دینی و دنیاوی ضروریات میں ایک بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے جس کا ماوا اس کتاب میں نہ ہو، امراض کی شفا، بلیات کی دفع ہو مقدمات کی جیت ہے کشائش رزق ہے محبوب کے وظیفے ہیں، تسخیر کے نقش ہیں، ۱۶۰ صفحے کی کتاب ہے، مجلد ہے، کاغذ اعلیٰ ہے، اصلی قیمت ۱۲ ر رعایتی مجلد ۱۰ ر محصول ۱ ر کل ۱۳ ر

## احسن الوظائف

انمیں حسب ذیل مضامین ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قربت کی راہ، تصوف کیا ہے، پہچان کامل، ارکان تصوف اولیاء اللہ کی قسمیں، بیان لطائف ستہ، بیان چار سیر سالک، مراقبات، فضائل اسم اللہ شریف اسماء الحسنیٰ و اسماء النبی، فضائل کلمہ شریف، طریقہ کلمہ شریف، توجہات مبوا اسماء، فضائل درود شریف درود کبریت احمر شریف، درود مستغاث شریف صد درجہ، درود تاج، درود دلکھی، درود وسموع شریف دعائے ضرب البحر، طریق ضرب البحر، مہمات عشر، عیادات اولیاء وصایا برائے مریدان، وصایا برائے پیران، طریقہ بیعت شجرہ شریف، متفرق معمولات قیمت ۱۰ ر محصول ۵ ر

## صحیفہ قدسی

اسی کتاب کے ذریعہ اسم اعظم معلوم ہو گیا، اسم اعظم خدا کا وہ گرانی نام ہے جس کے ذریعہ ایک دنیا متحرک ہو سکتی ہے اور اس کا عامل وہ عامل ہے جس کے زیر حکم کائنات ہو جاتی ہے، اور اس کا عامل جو چاہے وہ کر سکتا ہے یہ وہ اسم پاک ہے جس نے ہزاروں صعبتہ الدین کے مقدمات جو ایسے غیب سے ہمارے ہوئے مقدمات جزاوبے جس نے سینکڑوں ناکام تمنا عاشقوں کو آغوش مراد سے جا ملایا، جس مصیبتوں سخت سے سخت حاکموں کو دم بھر میں پانی کر دیا جس نے ہزاروں بلاؤں مریضوں کو اچھا کیا، یہ تو نفع تمام ہے اور فوری فائدہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی قیمت نہیں ہے قیمت ۸ ر

## تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جسے آپ قابو چاہتے ہیں وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو، عورت کا ہو، خاوند کا ہو، بیوی کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو، آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو بزرگ کا ہو، ہم دعوے سے کہتے ہیں، کہ آپ اس پر قابو حاصل کر لیں گے، اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اسمیں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیں اجاب کا سخر کرنا، زن و مرد کا مطیع کرنا، آفاد افسر پر قابو پانا مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کتاب کے عامل کے لیے معمولی بات ہے، ایک نہایت دلچسپ اور عجیب و غریب کتاب ہے، ہزار ہا مفروخت ہو چکی ہے قیمت ۸ ر محصول ۵ ر کل ۱۳ ر

## اوراد وظائف

مخدوم جہانیاں جہاں گشت، جب طرف سے مایوسی ہو جائے اور دنیا کے اسباب سکتہ ہو جائیں انسانی تگ و دو مجبور ہو کر بیٹھ جائے، راحت و اطمینان کی گھڑیاں مفقود ہو جائیں، پھر انسانی ہستی ایک دوسری طرف رجوع کرتی ہے اس کا نام اوراد و وظائف ہے جو انسانی تکان کا آخری زینہ ہے یہ بیس سے دو سو برس انسانی کی

## نبیوں کے قصے

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول کریم صلعم مکہ میں قدرتی مبعوث ہوئے اور ان کا قرآن شریف میں ذکر ہے سب کی مکمل سوانح عمری اس کتاب میں بڑی مستند احادیث سے مستنبط ہے ۶۰۰ صفحہ کی کتاب ہے انبیاء کے حالات ظاہر ہے کہ عجیب و غریب معارف سے پُر ہونگے، سب سے اہم ترین پہلو اس کتاب کے مطالعہ کا یہ ہے، کہ وہ گمراہ کے سخت ترین ریاضات کے مقابلہ میں امت محمدی کی مکمل عبادتوں اور اعلیٰ اجر سے عبادات الٰہی کی تشریح ہوتی ہے، اتنی ضخیم کتاب اور بدیہ بہت کم مجلد ہر رعایتی صرف ۱۲ر محصول ڈاک ۱۰ر

## چھیانوے اولیا

کرام کے حالات ان کی کرامات ان کے خوارق عادت تعلیمات الٰہی و الہامیہ تبلیغ اسلام ان کے اور ان کے اسرار باطنیہ، انکی الوہیت کا انکشاف اس کتاب سے ہوتا ہے اس کا نام ہی تذکرۃ الاولیا ہے، یہی وہ کتاب ہے جس میں اکابر اولیا اللہ کے حالات ہیں، اس میں ہندوستان کے بھی ہیں اور ایران کے بھی، عراق کے بھی ہیں شام کے بھی، حجاز کے بھی ہیں، یمن کے بھی، مشرق قریب کے بھی ہیں، اور بعید کے بھی، یہ کتاب خدا رسیدہ لوگوں کا مجلی آئینہ ہے، بڑی تقطیع ضخامت ۷۰۰ صفحے قیمت ۱۲ر رعایتی مجلد بہ محصول ۱۴ر

## تذکرہ اولیائے ہند

کفرستان ہند میں ۷۰۰ اولیا کرام تو ایسے مدفون ہیں، جن کا حال اس کتاب میں ہے یہ ایک تیموریہ خاندان کے چشم و چراغ کی لکھی ہوئی کتاب ہے، اور اسمیں حالات و کرامات کے ساتھ اقوال الاولیا کا وہ خزانہ بھی لعل ہے جو شاید اور کہیں بھی نہ ملے، یہ کتاب اپنی جگہ جو حرف صاحب تصرف ہے، کیونکہ ایک ہندو پریس نے اس کو پہلے چھاپا تھا، اور اس کتاب کی وجہ سے مالا مال ہو گیا، اگر یہ کتاب مسلمانوں کے مطالعہ سے گذرتی تو ان کے دماغ چکما پھر سے پُر ہو جائیں گے قیمت رعایتی مجلد ۱۲ر

## بڑی سوانح عمری

(رسول مقبولؐ) یہ کتاب اپنی جامعیت انجامیت سلاست زبان صحت تاریخ، خوبی کاغذ صفائی طباعت کے لحاظ سے بہت مستند ہے "تاریخ عرب اور میلاد رسول" سے لے کر وفات تک کے حالات بالشرح و ربط اس کتاب میں عاشق رسول مصنف نے ایسے والہانہ انداز میں لکھا ہے کہ اس کا مطالعہ بعد بصیرتا فرفرہ ہے کتابت کشادہ ہے، یوں تو آپ نے رسول کریمؐ کی صدہا سوانح عمریاں پڑھی ہونگی لیکن اس کا مطالعہ آپ کی حیات دینی میں خاص جوش پیدا کر دیگا ضخامت ۶۰۰ صفحات قیمت بہر رعایتی مجلد صرف ۱۲ر محصول ۱۱ر

## تاریخ القرآن

معلومات قرآنی کے سلسلہ میں اردو زبان کی سب سے بہتر کتاب جو حمیدیہ پریس نے حال میں شائع کی ہے اس کتاب کے مولف بھی مولانا نسیم نذیر الحق صاحب ہیں، مولف کتاب بالا اسلام میں، بہت اعلیٰ کاغذ پر طبع ہوئی ہے دعویٰ ہے کہ معلومات قرآنی کے سلسلہ میں تاریخ القرآن سے بہتر کوئی کتاب آجتک شائع نہیں ہوئی، اگر آپ کو قرآن پاک سے کوئی تعلق ہے تو اس کتاب کا پڑھنا بھی ناگزیر ہے پوری تقطیع کی کتاب دیکھنے ہی سے معلوم ہوگی میں یہ عرض کر دوں قرآن پاک پڑھنے کا لطف ہی الٰہی میں ہے کہ پہلے تاریخ القرآن پڑھی جائے قیمت ۱۰ر محصول ۵ر کل عم

## دوزخ سے نجات

پانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ انسان آئندہ گناہوں سے اجتناب کرے اور پچھلی خطاؤں سے معافی مانگے اسی کا نام توبہ ہے، توبہ کی تحقیق اور توبہ کے مختلف اثرات کے متعلق انگ اردو زبان میں کوئی کتاب نہ تھی حمیدیہ پریس نے حال ہی میں ایک کتاب توبہ کے نام سے شائع کی ہے، جس سے چند مضامین یہ ہیں، توبہ کے معنی از روئے لغت مناجات توبہ توبہ کی حقیقت، فضیلت ثواب توبہ کی ضرورت باب توبہ کشادہ ہے، تائب و صابر کی قبولیت توبہ ترک گناہ وغیرہ وغیرہ۔ توبہ کا ذکر قرآن میں ۱۵ قسم کے متعدد مضامین ہیں، قیمت ۱۰ر محصول ۵ر

## مرنے کے بعد

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا حل معلوم کرنے کے لئے ہر انسان بے چین ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صحیح معلومات اس کتاب میں ہے اور مختصر مضامین کی فہرست یہ ہے، فلسفہ روح، تناسخ، حقیقت موت عبادات، سکرات موت تلقین جسم سے روح کی پرواز حضرت آدمؑ کی وفات ایمان و کفر نیک و بد ملائکہ علیین، ابرار، سجین، فجار، برادر تعزیت، بہشتی دوزخی، بہشتی کی ارواح، سوال و جواب نکیرین عالم برزخ عذاب قبر عذاب تجہیز و تکفین نماز جنازہ وغیرہ اور سب سے بہتر وہ حصہ ہے جو اولیائے بعد الممات کیفیات اپنے متعلقین کو خواب میں بتائی ہیں، قیمت ۱۲ر محصول ۵ر

## بارہ مجالس

وعظ کی آسان اردو میں سب سے پہلی کتاب اسمیں جن بارہ مجلسوں میں، سب سے زیادہ اہم مجلس میں (۱) ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت (۲) توحید الٰہی (۳) توحید کے پردے (۴) نبوت و رسالت (۵) ختم نبوت و رسالت (۶) فضائل رسولؐ (۷) اسوۂ حسنہ رسول مقبولؐ (۸) محبت رسول (۹) فضائل و اخلاق و شمائل رسولؐ (۱۰) اسلامی وحدت (۱۱) اسلام میں عورت کے حقوق (۱۲) واقعات کربلا یہ بہت ہی مقبول کتاب ہے اور آسان وعظوں میں سب سے بہتر اسمیں وعظ ہیں، ہر محرم میں صدہا مجالس میں پڑھی جاتی ہے، قیمت ایک پیسہ مجلد رعایتی ۱۲ر محصول

## شاہان تغلق

یہ حضرت مولانا اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی کی وہ مقبول کتاب ہے جو آئینہ حقیقت فلک کے نام سے ہزاروں فروخت ہو چکی ہے، یہ حصہ جو شاہان تغلق کی تاریخ ہے بہت مقبول ہے کیونکہ اس ہی زمانہ میں ہندوؤں کا سنگھٹن پاش پاش ہوا اور بہادران دین اللہ افواجا کا دکھن منطقہ اس عہد میں بے نظیر تھا،

مولانا اکبر شاہ خاں صاحب کا نام ہی اس کتاب کے اہم ہونے کی بڑی ضمانت ہے اور ناظرین مولوی اس کو بہت پسند کریں گے قیمت بہر محصول ڈاک ۸ر کل عم

## الفاروق

کیا، ملاقات بھی کیا ہم میں جلنے ہو کہ الفاروق میں کیا ہے یہ عین خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کی زندگی کے مقدس حالات ہیں، یہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جنکا ثانی زمین پر پھر پیدا نہیں ہوا، نوشیروان کی ذہنی قوتوں عدل پر شش عش کرنیوالوں ذرا اس جلیل القدر صحابی کی شان سادات سادگی کے سامنے والوں ذرا اس جلیل المرتبت صحابی کی شان سادات قریب کچھ بیت المقدس میں شانہ اندام کے لگرس تاج علام سوار اور آقا بردار، جمہوریت کے سب سے بڑے بادشاہ کی سوانح عمری پڑھو، ضخامت ۷۰۰ صفحے مجلد رعایتی صرف ۱۲ر محصول

## الہارون

خلفائے عباسیہ میں جلیل القدر بادشاہ ہارون رشید کی سوانح حیات، اسمیں ابتدا سے تاریخ عرب حالات عہد رسالت، شجرہ نسب خاندان بنی امیہ بنی عباسیہ، خلفائے راشدین کے حالات، بنی امیہ کی تاریخ اس کے بعد عباسیوں کی تاریخ ہارون رشید کی تخت نشینی، ہارون رشید کا زمانہ خلافت کمال عروج، زوال خاندان برمکی، ہارون رشید کی خلافت کا آخری زمانہ اور وفات، ہارون رشید کے نجی حالات، زبیدہ خاتون ملکہ ہارون کی لائف اور عروج و ارتقائے اسلام کے تحیر واقعات، ضخامت ۴۲۴ صفحات قیمت بہر رعایتی ۱۲ر

## امام ابوحنیفہ

کے حالات پڑھنے ہر حنفی مسلمان کے لئے ضروری ہیں کیونکہ جن کی نسبت یہ دعویٰ کرتے ہیں، ان کے حالات سے بے خبر، نہایت ہی ناموزوں ہے سیرۃ النعمان علامہ شبلی مرحوم کی تصنیف ہے امام صاحب کے حالات علمی کارناموں، مناظروں اور دقیقہ رس مسائل کے معلوم کرنے کے لئے، سب سے بہتر کتاب ہے فقہ کی تدوین کے سلسلہ میں ایسے ایسے نکات علمی بیان ہوئے ہیں جس سے آنکھ ششدر رہ جاتی ہے، اور حقیقت میں امام موصوف کا مابہ الامتیاز یہی فن ہے

قیمت رعایت در رعایت ۷ر محصول ۱۳ر

## سیدہ کا لال

اس شاہ پر یحیٰی علامہ راشد الخیری کا لکھا ہوا شہادت نامہ جس کے فرضی، اصلاحی قصے پڑھنے سے سخت سے سخت دل ہل جاتے ہیں، اور بیساختہ امام حسین علیہ السلام کے لئے دعائے مغفرت نکلتی ہے، اور اب بارہ لے کر انتہائی اشک ناک تاریخ کو نہایت ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے، یزید کی تخت نشینی سے اس دردناک باب کا افتتاح ہوتا ہے حضرت امام حسن کو زہر دیا جانا ترک وطن، امام مظلوم کی روانگی، کوفیوں کی شرارت ظالموں کا معصوموں تک کو چن چن کر جام شہادت اہل بیت پر مظالم، یہ کتاب کربلا کی نہایت دردناک تاریخ ہے اور آخر میں حضرت خواجہ حسن نظامی کے تبرک مرثیے توضیح دیئے ہیں، قیمت ۸ر محصول ۵ر

## شہید کربلا

اس کتاب میں شہادت امام حسین علیہ السلام کے پیے واقعات نہایت تحقیق و تدقیق کے بعد درج کئے گئے ہیں، اور اب بارہ لے کر انتہائی اشک ناک تاریخ کو نہایت ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے، یزید کی تخت نشینی سے اس دردناک باب کا افتتاح ہوتا ہے حضرت امام حسن کو زہر دیا جانا ترک وطن، امام مظلوم کی روانگی، کوفیوں کی شرارت ظالموں کا معصوموں تک کو چن چن کر جام شہادت اہل بیت پر مظالم، یہ کتاب کربلا کی نہایت دردناک تاریخ ہے اور آخر میں حضرت خواجہ حسن نظامی کے تبرک مرثیے توضیح دیئے ہیں، قیمت ۸ر محصول ۵ر

## صلاح الدین اعظم

کی سوانح عمری جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح عیسائیوں نے مسلمانوں کو مٹھر ستی ہے مٹانے کا عزم بالجزم کیا اور کس طرح صلاح الدین غازی نے بھی چھڑا دیئے ساتھ ان دشمنان اسلام عیسائیوں کو نیست و نابود کر کے ان کی آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا کتاب پڑھتے پڑھتے مسلمانوں کی بہادری اور عیسائیوں کی سفاکی و بربادی کے وہ سین آپ کی آنکھوں کے سامنے آئیں گے جس سے آپکا بھڑکا نہ خون جوش میں آجائیگا اور آپ میں حریت و آزادی کا ایک خاص ولولہ پیدا ہو جائیگا، کتاب کی اہمیت اس سلطان کا فوٹو دیا ہے، قیمت عہ ر محصول ۱۰ر

## تاریخ مدینہ منورہ

غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دلکش کتاب ہے سہ فوٹو شہر مدینہ درود مدینہ حضور اقدس ﷺ کے نقشہ علاقات و بعد نبوی، کون مسلمان ہے جسے آقائے نامدار کے شہر مقدس مدینہ کے حالات پڑھنے کا شوق نہ ہو، بالخصوص ہر مسلمان جسکو حضور سے محبت ہے اسے شہر مدینہ کے تاریخی حالات پڑھنے کا شوق ہوگا، لہٰذا ہم نے صحابہ تاریخ کی مستند کتابوں سے مدینہ منورہ کے حالات اخذ کر کے یہ کتاب تیار کرائی ہے، حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک سے لے کر موجودہ سلطان حجاز تک کے تمام حالات کا اجتماع ہے بہت مقبول کتاب ہے قیمت ایک روپیہ، رعایتی ۱۲ر محصول ۷ر

## شہید وطن

کون وہ جنت اپنی محبت کو قوم پر قربان کیا اور قوم کی خاطر غریب الوطن ہو کر دامن حق برا یہ علم انسان و انسانیت ہے جس کو دنیا میں الاحرار محمد علی کہتی تھی اگر آپ کہنے ہیں، کہ آپ کی قوم کو محمد علی کی ضرورت ہی اور ضرورت ہے اور رہے گی تو محمد علی کے مزار محمد علی کے جوش اور محمد علی کی خدمات ملی کی اتباع کیجئے آپ میں ہر شخص کو محمد علی کو زندہ کرنا ممکن ہے، بشرطیکہ وہ اہلیت کیا بتہ محمد علی کے بنائے ہوئے راستہ پر گامزن ہو ان کا راستہ اور نصب العین کیا تھا یہ آپ کو اس کتاب سے معلوم ہوگا، اسمیں جانے کے متعدد فوٹو بھی ہیں، قیمت ۱۴ر رعایتی ۱۰ر محصول ۱۱ر

## نامور خواتین

جنہوں نے اپنے خون عالمتاب سے دنیا کے ہوں کی سلطنت فرد توں سے روندی جنہوں نے جہاد اور تبلیغ کی تلوار کے زور سے کفر کو دبن جنہوں نے وارفتہ حسن جوانوں کے جہاز کے جہاز اپنی چاندی صورت پر قربان کر ڈالے اس کتاب میں ۴۰ ایسی خواتین کے حالات ہیں جن کے نام پر ہمیں سے ہر ایک ام المؤمنین رابعہ، حفصہ، محمد، زبیدہ، رابعہ شاہدہ، شہدہ کاتبہ، علیہ بنت مہدی، فقری الدنی، خدیجۃ القمر ام ابانی، مریم، فاطمہ، فقیہ فاطمہ نیشاپوری، زلیخا ملکہ مصر بلقیس ملکہ سبا، ملکہ زنوبیہ، ام ایمان ملکہ واقعہ، کسی واسی ملکہ الیسر فلورڈ ہندہ وغیرہا مجلد ۴۰۰ صفحات قیمت عہ ر رعایتی ۱۲ر محصول ۱۰ر

## مقالات شرر

مولانا عبد الحلیم شرر لکھنوی کے تاریخی ناول پڑھنے والے انکی آسان اردو نویسی سے واقف ہیں، مقالات شرر ان لوگوں کی آسانی کے لئے ہے جو اردو آسان نویسی کے شائق ہوں، یہ کتاب چند چنیدہ مضامین کا مجموعہ ہے، اور مرحوم کے ۴۵ مضامین اس کتاب میں ہیں اس کے ذریعہ سے بہت سے لوگوں کو اردو لکھنے کی آگئی ہے مضمون نگار وہ آسان اردو کے خود اپنی جگہ بہت دلچسپ ہے اور پڑھ کر بے اختیار مصنف کی داد دینی پڑتی ہے ۲۰۰ صفحہ کی مجلد کتاب ہے آٹھ پیڑ دس ایڈیشن چھپ چکے ہیں، قیمت مجلد عہ ر رعایتی ۱۲ر محصول ۸ر کل

## پانچ برگزیدہ صوفی

امام غزالی تصوف کے سب سے بڑے علمبردار اور واقف اسرار روحانی بزرگ کے حالات قیمت ۸ر

مولینا روم جنکی مثنوی ہست قرآن در زبان پہلوی معہ انتخاب مثنوی قیمت رعایتی ۸ر

حافظ شیراز کی وہی شیراز کا صاحب عرفان شاعر جس کے دیوان کا فالنامہ صحیح ترقیمت ۳ر

شیخ سعدی جن کی گریا و گلستان اور بوستان کچ کے دیسے ہی مہک رہے ہیں، رعایتی ۳ر

امیر خسرو جو خزاں صوفی صافی، جن کی زندگی شیب بہ عرفان تھی رعایتی قیمت ۳ر

سب کی ایک جلد رعایتی قیمت صرف ۱۲ر محصول ۱۱ر

## اسلامی زندگی

مسلمانوں کو دینی معلومات کے ساتھ دنیاوی تعلیمات سے آگاہ کرنیوالی اردو کی نمائندہ کتاب ایک مسلمان کی زندگی کے دو اہم پہلو دینی اور دنیاوی پہلو اس میں دکھائے ہیں، اس کے علاوہ اسلامی تمدن اسلامی معاشرت اور زندگی میں روزانہ پیش آنیوالی اسلامی ضروریات خواہ ان کا عبادات سے تعلق ہو یا معاملات سے تعلقات سے یا فراغت سے خواہ کچھ بھی ہو اس کتاب میں موجود ہے ایک مسلمان کے پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک اور مرنے کے بعد تک جن باتوں کا جاننا ضروری ہے وہ سب اس کتاب میں ہیں، قیمت عہ ر رعایتی قیمت عہ ر محصول ۸ر کل ۶ر

## امتیازی معاشرت

ہر قوم جو خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتی ہے وہ عبادت ہے، روزہ نماز ہی عبادت نہیں روزہ نماز حج زکوٰۃ ہی عبادت نہیں بلکہ ہے کہ انسان اچھا انسان بنے اور دنیا کے لیئے والوں کے لئے خدائی رحمت ثابت ہو اسلامی معاشرت بھی عبادت کی طرح تمام ادیان سابقہ سے نہ صرف افضل ہے بلکہ دنیا کے لئے آیہ رحمت بھی کاش مسلمان اسلامی احکام کے صحیح متبع ہوتے اس کتاب کے پڑھنے کے بعد انسان بہترین انسان، کامل مسلمان اچھا شہری، شریف ہمسایہ مخلص محب وطن بہترین شوہر، اچھا آقا اور بہترین لیڈر بن جاتا ہے، قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر محصول ۶ر

## میاں بیوی کے فرائض

آپکا گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے، اگر آپکی بیوی سلیقہ شعار اطاعت گزار ہو، آپکا گھر فردوس ہو سکتا ہے اگر آپ بیوی کے فرائض باہمی ادا کرنے لگیں لیکن دشواری یہ ہے کہ ہر گھر میں افراط تفریط کا ہمیں مسلمان ہیں تو اپنے گھر کے مختار کل اور بیوی کی کوئی حیثیت نہیں کہیں بیوی میں تو مساوات کی علمبردار اور ہر بات اور ہر انداز میں فوقیت یا برابری جتانیوالی یہی وجہ ہے کہ ہر گھر دوزخ بنا ہوا ہے اسی چیز کو مدنظر رکھکر حکیمہ پریس نے کتاب میاں بیوی کے فرائض چھاپی تاکہ فریقین اپنے اپنے فرائض سمجھ لیں اور خدا کی رضا حاصل کریں قیمت ۸ر محصول ۵ر (۱۳)

## دہلی کا دسترخوان

دہلی کی ایک مشہور خاتون کی تحریر کردہ کہانا پکانے کی بہترین آسانی کس قدر جلد مقبول ہوئی کہ چند ہی ہفتوں میں دوسری بار چھپوانی پڑی، دہلی کا دسترخوان دو سہیل اور آسان لیکن پکانے کی کتاب ہے جس سے جتنی بیوی ناواقف عورتیں اور مرد بھی آسانی کے کھانے کہا لیتے ہیں اور پکا لیتے ہیں جن دو کتاب جو ہندو اور مسلمان دونوں میں مقبول ہے اور ہر خاصی بڑی تعداد میں فروخت ہو رہی ہے کہ یہ کتاب ہر خانہ کا انتظام، بہترین کا سلیقہ اور کھانا پکانے کا مہذب طریقہ بھی بتلاتی ہے بیچ تو یہ ہے کہ یہ کتاب خانہ داری کی تجربہ کار بنانے کا مکمل ہے، قیمت ۸ر محصول ۵ر

## فارسی بول چال

بلا استاد کے چند روز میں فارسی سکھانے والی کتاب یہ فارسی بول چال ہے پنجاب یونیورسٹی سے علم فارسی کی اعلیٰ ڈگری حاصل کئے ہوئے دو فاضل حضرات نے سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد فارسی زبان میں لیاقت حاصل کر سکتا ہے، شروع کتاب میں فارسی کے مقررہ الفاظ کو گریمر کے لحاظ سے اردو معنی کے ساتھ درج کیا ہے اس کے بعد مرکب الفاظ ہزاروں کی تعداد میں لکھ کر ہر قسم کے کاروباری خطوط کے نمونے، عرضیاں، چٹھیاں، تیار داری مبارکبادی تعزیت وغیرہ کے نمونے اور اردو سے ترجمہ کرنے کی مشق دی گئی ہے، قیمت فی کاپی ایک روپیہ رجسٹری ۱۲ علاوہ محصول

## کریم اللغات

فارسی زبان کے ۲۰ ہزار الفاظ کے لغات کی سستی کتاب، آپ کو خبر ہی نہیں ہوتی، اور روزمرہ بول چال میں کتنے فارسی کے الفاظ ایسے ہیں جو باوجود روزمرہ بولنے کے بھی ان کے معنوں سے آپ واقف نہیں اور بعض مرتبہ ان کا محل استعمال غلط ہوتا ہے اور پڑھے لکھے لوگوں میں جب اسکی وجہ سے شرمندگی ہوتی ہے تو بڑا غصہ آتا ہے، اتنی بڑی بات کے لئے ذرا سی تکلیف گوارا کیجئے جدید کریم اللغات منگا کر اپنے مطالعہ میں رکھئے دو چار مہینوں میں آپکی بول چال اور تقریر میں نہایت موزوں و برجستہ الفاظ آجائیں گے مجلد ۲۰۰ صفحات طباعی ۱۲ محصول

## مرقاۃ العربیہ

ایک عرصہ سے یہ خط خیال قایم ہو گیا ہے کہ عربی کا حاصل کرنا مشکل ہے، مرقاۃ العربیہ اسی خیال کو دور کرنے کے لئے لکھی گئی ہے، لائق مصنف نے مضامین کی ترتیب اس خوش اسلوبی سے قائم کی ہے کہ بیدار آدمی بغیر استاد کی مدد کے اس کتاب سے عربی سیکھ سکتا ہے، تمام کتاب میں کوئی بات ایسی نہ لکھی گئی جس کے متعلق پہلے سے کچھ نہ بتا دیا ہو، ہر نئے عنوان کے لئے ایک ہدایت صاف اور سہل الفاظ میں خاص کا ذکر ہے اور بیچ میں بہت سی مثالوں سے اس قاعدہ کی تشریح ہے ہر سہ جلد کی قیمت بغیر محصول ڈاک ہر کل ۳ ہے

## عربی کا معلم

دو حصہ اور دو فرہنگ مجموعی ضخامت چھ سو صفحات کے قریب ہر یونیورسٹی میں داخل ہے حضرت علامہ مولوی نصیر حسین صاحب نظامی پرنسپل دار العلوم دیوبند اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ "میرے خیال میں بہت ہی مفید کتاب ہے ہمارے ملک میں، جبکہ اس موضوع پر شاید ہی اس سے بہتر کتاب لکھی گئی ہے، حقیقۃً اپنے طالبین عربی پر بڑا احسان کیا ہے" یہ نقطہ ایک رائے اسی قسم کی تقریباً ۵ سو علمائے عرب کی رائیں مطبوعہ اس کتاب کے سلسلہ میں موجود ہیں، اتنی ضخیم کتاب اور قیمت صرف دو روپے، محصول ۸ ہے

## مونٹز انگلش ٹیچر

کوئی جدید اطلاع نہیں دہرانے سے ہر مہینہ اطلاع ہوتا ہے کہ سترطبعہ ڈوائی جینے میں انگریزی آجاتی اور حقیقت یہ ہے کہ آرہی ہے اسی وجہ سے ہر مہینہ صد ہا کتابیں فروخت ہوتی ہیں اور اسی اندازہ سے برابر بک رہی ہے، اگر آپ یہ کتاب کا ایک بستہ روزانہ صرف ایک گھنٹہ کی محنت سے پڑھ لیں، تو بغیر استاد کی ذرا سی مدد کے آپ انگریزی لکھنے پڑھنے کا کام بخوبی چلا لیں گے اب تو یہ ہمشتہار ہی نہیں دعویٰ ہو گیا ہے کیونکہ اسکے خلاف مثال نہیں ملتی اس کی ضخامت ۳۰۰ صفحات ہے، قیمت فی کاپی ایک روپیہ محصول

## تعلیم موٹر

۱۸۰ صفحہ کی کتاب اور تقریباً ۱۰۰ موٹر کے ہر پرزہ کا فوٹو، موٹر چلانے اور بنانے کے لئے ایسی مفید کتاب جس کو سمجھ لینے کے بعد صرف نسخہ کی ضرورت رہتی ہے معلومات مکمل ہو جاتی ہے موٹر آٹو اور موٹر ڈائیو دونوں کے لئے ازبس ضروری کتاب ہے اس کتاب کے ذہن نشین ہونے کے بعد شاید ہی کبھی آپ ڈائیو ہو، کیونکہ اس کا ماہر ہر پرزوں کی آواز سے سمجھ جاتا ہے کہ گاڑی اس وقت کس حال میں ہے ہوڑی سی جلدیں ہیں، قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک ۸ ہے کل ۱۰ ہے

## موٹر کا استاد

اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلا حصہ معلم موٹر کار ۳۲۴ صفحے دوسرا حصہ ۱۰۰ صفحہ انابیق موٹر، اختصاراً میں مضامین کی تفصیل تین چار صفحوں میں کی ہے مختصر یہ ہے کہ یہ کتاب پاس ہو تو پھر ولایت تک موٹر کی معلومات کی اس زائد تفصیل نہ ملے گی اس کو موٹر انسائیکلوپیڈیا کہئے، ہر موڈل ہر کار خانہ کی ہر موٹر میں سے آگاہی اس کتاب سے ہو سکتی ہے، حد تو یہ ہے کہ موٹر ایکٹ تک کا ترجمہ اس میں موجود ہے اسی کتاب کو یہ امتیاز ہے جو اردو میں لکھی گئی اور اگر یزدان تک میں مقبول ہوئی رائے قیمت ہر دو حصہ تین روپیہ محصول ۱۰ ہے

## روح انجنیری

جن شبکہ دار و سے اس کتاب کو اپنا گائیڈ بنایا انکو گمراہی نہیں ہوا، کیونکہ اس کو سامنے رکھا اور تعمیرات کا سچا تخمینہ بنا لیا، اس کتاب میں فن تعمیر کی پوری معلومات ہے، تفصیل کی کہاں گنجائش ہے، اردو زبان میں، اس سلسلہ کی یہ پہلی کتاب ہے، اسمیں علاوہ تعمیر کام اور جدید ڈیزائنوں کے تعمیری مسالوں کے نسخے بھی ہیں، ۱۸۰ صفحہ کی کتاب ہے اور اس سے فن تعمیر میں کسی انجنیر کی صلاح کی ضرورت باقی نہیں رہتی، قیمت صرف ۴ محصول بہت ہی ہوڑی جلدیں ہیں

## دائی

دیہات میں جب آدم جان کی جان خطرے میں ہوتی ہے اسوقت اس چھوٹی سی کتاب کی قدر ہوتی ہے جب گھر میں بچے ہوتے ہیں تو یہ کتاب بھی ہونی چاہئے، اسمیں حمل، مضامین ہیں، پرینٹ کی احتیاط، زچہ خانہ، دائی کی ہنیدی، مردہ بچہ کو زندہ کرنا، نال کاٹنا، آنول نال نکالنا، دردوں میں دیر، جمنے کے بعد کیا کرنا چاہئے، خون بہہ چلنے لگے تو کیا کرنا، بچہ کو پہننے کی ترتیب، نال بچہ کی حفاظت، آنول کا پھینکنا، پیٹ گرنا، گیلیں کا درد، بڑی مفید کتاب ہے مختصر ہے، قیمت ۴ علیحدہ نہیں منگائیے

## زنانہ و مردانہ خط و کتابت

لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کتابیں ہیں، بظاہر دل کا حال ہر شخص لکھ سکتا ہے، لیکن بڑا مشکل ہے، اور جنتوں کو اردو لکھنا پڑھنا آتا ہے مگر خط لکھنا نہیں آتا یہ کتاب لڑکوں اور لڑکیوں کو خط و کتابت سکھاتی ہیں، اور خط نویسی کا ایسا انداز تحریر اسمیں موجود ہے کہ بڑے دفتر کو چھوڑنے سے خط میں بند کر دیا جاتا ہے، بات ہی سے اگر خط و کتابت کی بچوں کو مہارت ہو جائے تو آئندہ اسمیں خوب چلا ہو جاتی ہے ہر دو کتابوں کی الگ الگ قیمت ۴ ہے، دونوں ۱۰ میں ہیں گی علاوہ محصول

## اسہل القرآن

یہ قاعدہ علمی ایجاد ہے اس کے ذریعہ سے چار برس کا بچہ ۲ مہینے میں صرف دو تین گھنٹے کی محنت سے قرآن شریف و اردو کی کتابیں پڑھ سکتا ہے اس قاعدہ میں ملوٹے کی طرح رٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ حروف کو ذہن نشین کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں ابتدا میں حروف تہجی کے لحاظ سے پچاس اشیاء کی رنگین تصاویر ہیں، اس کے بعد الف سے یے پھر دو حرفی سہ حرفی، چار پنج حرفی الفاظ اور ان کے معانی درج ہیں تاکہ الفاظ کے ساتھ ساتھ معانی یاد ہوتے جائیں تاکہ الفاظ کے ساتھ ساتھ معانی پر بھی عبور حاصل ہو فی جلد ۴ ایک روپیہ کی ۱۰ جلدیں محصول علاوہ

## یسرنا القرآن

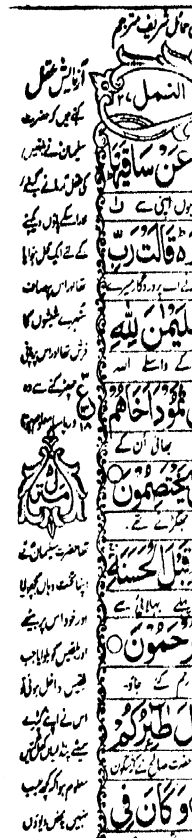
قرآن شریف پڑھانے کا وہ مقبول اور بہترین قاعدہ جو ہر سال تین چار لاکھ کا بہہ جاتا ہے، جو مدتوں اس کی خوبیوں سے واقف ہیں وہ اسی کو منگاتے ہیں، بہت ہی آسان قاعدہ ہے اسمیں سب سے کتابت کی خوبی ہے، یعنی نقطے زبر زیر اور حروف مفردات پر ہجا ن لینے کے بعد مرکبات کو بتانے کی ضرورت نہیں رہتی مصنف کا دعویٰ ہے قاعدہ پڑھنے کے صرف چھ مہینہ میں بچہ بغیر استاد کی مدد قرآن شریف پڑھنے لگتا ہے ضخامت ۴۰ صفحات قیمت رعایتی ایک جلد صرف ۳ اور ایک درجن کی ۸ جلدیں، محصول علاوہ

# یہ حمائل شریف آپ نے دیکھی تو ہوگی؟

اور ضرور دیکھی ہوگی، کیونکہ اس کا اشتہار ایک مرتبہ مولوی میں بھی ہو چکا ہے، پھر اس لئے نہیں دیا کہ اس کا ہدیہ حمیدیہ پریس دہلی کے معیار سے زائد تھا، خدا کے فضل سے اب ہم سستی حمائل خریدنے میں کامیاب ہوگئے، آج بہت ہی مسرت کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ اب اس کا ہدیہ نصف ہوگیا ہے یعنی

## ڈھائی روپے کی بجائے سوا روپے میں مجلد حمائل

ایک نمونہ آپ کے سامنے موجود ہے اس کی کتابت ملاحظہ فرمایئے کتنی خوشنما ہے، آج ہندوستان کے اس سرے سے لے کر اس سرے تک کوئی بھی کارڈ سائز حمائل اتنی خوشنما بدہ زیب حمائل لکھی گئی یا چھپی ہے اور اتنی سستی تو دور دور گمان میں بھی نہیں آسکتی کیا آپ میری اس سعی کی داد نہ دیں گے اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا لگو یا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں ہر ایک بوڑھا مرد عورت بچہ آسانی پڑھ سکتا ہے، زیر تمن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے، اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے، حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسائل اور ان کا حل احادیث سے دیا گیا ہے، تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر و احادیث سے حضرت مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ برادر رشید حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے تالیف کیا ہے ہندوستان کے مشہور ترین خوشنویس استاد یگانہ جناب منشی عبدالغنی صاحب خلف منشی محمد ممتاز علی صاحب نسخ




رقم حاجی نے اپنی خاندانی پاداگار کے طور پر لکھا ہے، اس کی صحت کا یہ حال ہے، کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے، دہلی کے بڑے بڑے علماء اور حفاظ سے اسکی صحت سے دو دفعہ کی گئی ہے باوجود کارڈ سائز ہونے کے جلی قلم اور عربی وارد و ہر دو خط نہایت صحیح زیر و زبر و غیرہ لیتے لیتے حروف پر دیئے گئے ہیں آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں، جیب میں آسانی سے آجاتی ہے مزید برآں جلد کی ڈبیہ اچھے ہر صفحہ پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہوگئی ہے ہندوستان میں اس شان کی حمائل کبھی نہیں چھپی

ہدیہ مجلد چرمی نصرتی کا نرخ صرف ۱۲ مصولڈاک ۱۰ رکال ۱۴ ، پانچ جلد مجلد اچھے روپے میں، دس جلد گیارہ روپے آنہ آنے میں مصول ڈاک بذمہ خریدار

# شرح مثنوی مولانا روم

از طرف ہند علامہ مولوی محمد عبدالرحمان صاحب پانی، مثنوی شریف کی جلالت شان محتاج بیان نہیں ہی وہ کتاب ہے جو کیمیا عالم تصوف کی جان ہے، ہی وہ کتاب ہے جو تشنہ کام طریقت کو جام معرفت پلاتی ہے، ہی وہ کتاب ہے جس سے دنیائے تصوف شرق و غرب تک اور شمال سے جنوب تک سیراب ہو رہی ہے، کوئی صوفی یا صوفی مزاج انسان ایسا نہیں جو اس کتاب سے مستغنی ہو، اہل فیض کو اس کی ضرورت خانقاہوں، مکیچروں، فقیروں اڈوں کو اسکی ضرورت غرض ہر قدم پر لوگوں کو اسکی ضرورت ہے اور ہر وقت اس کی ضرورت رہتی ہے اور ہر شخص اپنے اپنے مذاق اپنے اپنے خیال کے مطابق اس سے مطلب لے سکتا ہے، پس ایسی اعلیٰ مفید کتاب کی شرح کو ایک ایسے فاضل اہل اور عالم بے بدل جو تصوف کے اسرار سے واقف نہیں بلکہ ہر فن حال و قال خانے لکھا ہے جس کی شرح شرح نہیں بلکہ مولانا روم کے اسرار صدیہ کا تفصیل سے اور واقعیہ ہے کہ حضرت روم کا تصوف ہے جو شرح کی صورت میں نمودار ہوا، زبان کی سلاست برمحل اشعار، کیف تصوف، اسرار دلیل، تذکرۃ الصحابہ، اور احادیث کا مزا نہ سب اس شرح میں موجود ہے، مثنوی کا ہر شعر جلی قلم سے بعض بعض مشکل الفاظ کو زیر زبر لگا کر لکھا ہے مشکل الفاظ کی پوری تشریح ہے، ہر شعر کی صرفی و نحوی ترکیب کی گئی ہے، ہر شعر کے اندر علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات مضمر تھے ان کو ظاہر کر دیا ہے، ہر شعر کا ترجمہ اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ تحت اللفظ بھی ہے اور بامحاورہ بھی، اور ہر شعر کا مفصل مطلب لکھا گیا ہے اور عجیب و غریب عرفانی تشریح کی گئی ہے، جس کا انداز اس قدر والہانہ ہے کہ مثنوی کے متعلق یہ صحیح معلوم ہونے لگتا ہے کہ بہت قرآن و در زبان پہلوی، جا بجا بلکہ تقریباً تمام اشعار کو قرآن و حدیث کے حوالوں سے منطبق کیا ہے، بڑی تقطیع کے پانچ سو صفحوں کی ضخامت ہے نہایت عمدہ مجلد ہے، قیمت رعایتی ڈیڑھ روپیہ مصولڈاک ۱۲ رکال ۱۴

منیجر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی سے طلب فرمایئے

شبان الحمیدیہ پرنٹر پبلشر نے محبوب المطابع دہلی میں چھپوایا

# مقبول عام دین محمدی کے حنفی خطبے

## جو رمضان ۱۳۵۱ھ میں مزید ۲۰۰ مساجد میں پڑھے اور سنے جانے لگے

### یہی وہ خطبات ہیں جن کے پڑھنے اور سننے پر اہل سنت والجماعت کے سب عالم متفق ہو گئے

کیونکہ ان میں پہلے فرضی خطبے ہیں، پھر خطبے کے متعلق وعظ ہیں اور آخر میں نظم، اور پھر خطبہ ثانی، اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد مسلمانوں کی بہت ہی بڑی ضرورت رفع ہو گئی ورنہ جمعہ کا یہ عظیم اجتماع مزہبی خطبوں سے کچھ بھی نے کر نہ اٹھتا تھا، اس کتاب میں ۱۲ کے پانچ خطبے ہیں تاکہ جن ماہ میں پانچ جمعہ آئیں ان میں پانچوں پڑھے جائیں اور جن میں چار آئیں ان میں ایک کوئی سا خطبہ چھوڑ دیا جائے، اور فاضل خطیبے فضائل الشہور کے ساتھ ہی مسلمانوں کے مذہبی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی وطنی تمام ضروریات پر بہت ہی دلنشین انداز پر خطبات مرتب کئے ہیں اور عوام کی ذہنی کیفیات کو ملحوظ رکھ کر سادہ زبان نہایت اور حکایات سے خطبات کو دلکش بنا دیا ہے تاکہ سامعین پر نہایت غالب نہ ہو اور ان جواہر پاروں سے تہی دست نہ جائیں پانچ سو اسی صفحہ کی ضخامت مع جلد ڈھائی روپے رعایتی محصول ڈیڑھ روپیہ صلاۃ اک ۱۳ کل ۵

**ہر ماہ کے ۵ عربی خطبے ۵ اردو دلنشین اردو خطبے، اور پانچ دلکش نظمیں اور ۵ خطبہ ثانیہ ہیں**

فہرست عنوانات اردو خطبات

### محرم

نبرا توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت نبرا
نبرا ماہ محرم کی فضیلت اور عاشورہ کے روزہ کا
نبرا ایمان اور ارکان ایماں کا بیان
نبرا نماز کی فرضیت تاکید اور اس کی فضیلت
نبرا وضو طہارت، فرضیت وفضیلت نماز

### صفر المظفر

نبرا توکل کا بیان اور پھر کرب کچھ مضمر ہے
نبرا جھوٹ کی برائی، سچائی کی خوبیاں، الیف قلب
نبرا پنجوقتہ نماز کی فضیلت باجماعت کی پابندی واطاعت
نبرا حضور قلب کی نماز اور حاجت کی تاکید
نبرا حج کی فرضیت اور فضیلت وآداب

### ربیع الاول مطہر

نبرا ذکر موت اور رسول کریم کی وفات کا بیان
نبرا بشری ولادت باسعادت مجالس میلاد
نبرا رسول کریم کی محبت کا مقصد دنیا کی اصلاح
نبرا رسول کریم کی ہجرت اور اسلامی فتوحات
نبرا گناہوں کی مضرت اور توبہ کی ضرورت

### ربیع الثانی

نبرا نے کے بعد کے حالات اور دنیا کا اثر
نبرا ماہ نصائح اور غوث اعظم کے حالات
نبرا میاں کا نفقہ اور دینی تعلیم
نبرا مسلمانوں کا تنا عصب جوئی بدگمانی کا بیان
نبرا اللہ کی دی ہوئی مصیبت پر راضی رہنا

### جمادی الاولے

نبرا رات کی عبادت اور سونے وقت کا ذکر
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الاولیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کا لزوم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور عزیز کی قدر وقیمت

### جمادی الثانی

نبرا ضیاع عمر وبے اور کھانے پینے کے آداب
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الاولیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کے لزوم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور عزیز کی قدر وقیمت

### رجب المرجب

نبرا رات کے سونے اور خواب کے بیانات
نبرا قرآن مجید سے تبرا اور بیمار پرسی وتعزیت
نبرا بازار میں جانے کے آداب وتزئین لباس
نبرا نماز کے فضائل، معراج کا بیان
نبرا زادآخرت، صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ

### شعبان

نبرا موت یتی اور کا فروبیداری کی خصلتیں
نبرا آخرت کے بلند درجے اعمال صالحہ سے ملتے ہیں
نبرا اللہ کے نزدیک متقین کے درجے اور رتبے
نبرا موت کی تکلیف اور نزع کے حالات
نبرا وقت کی قدر اور نیکیوں کا کمانا

### رمضان المبارک

۱۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت وفضیلت
۲۔ روزوں کے آداب اور رمضان کے صدقات
۳۔ رمضان کی عبادتوں کا ثواب انکا الصاعف
۴۔ لیلۃ القدر اعتکاف اور دورزخ سے چھٹکارا
۵۔ رمضان کے دنوں میں گناہوں کی تلافی

### شوال المکرم

۱۔ عید الفطر کا خاص خطبہ (۲) عید الفطر اور شوال عید
۳۔ دنیا کی بے ثباتی بے وفائی اور قارون کا ذکر
۴۔ گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان انسانی خلقت
۵۔ انسان کی سعادت اور دانائی
۶۔ آخرت کا کھٹکا ہر وقت رہنا چاہئے

### ذی قعدہ

۱۔ اللہ کی عبادت ہر کام اور ہر مکان میں ہو سکتی ہے
۲۔ ہر عمر میں مرنا باعث حسرت ہے
۳۔ نفس کا احتساب اور گناہوں سے اجتناب
۴۔ اللہ بندے کے بیچ اور ہر خیال پر واقف ہے
۵۔ اللہ تعالیٰ کے کام میں جی کھول کر خیرات کرنا چاہئے

### ذی الحجہ

۱۔ عشرہ اول ذوالحجہ کے فضائل وآداب
۲۔ یوم ذی الحجہ یعنی نویں تاریخ کی فضیلت
۳۔ عید الاضحیٰ کا خطبہ (۴) گناہ دکھوانہ کا کردہ ہیں
۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر
۶۔ اختتام سال کے ساتھ نیکی کرنیکا ایک سال

## بچوں کے متعلق بھی روز حساب

ضرور باز پرس ہوگی، کہ انکو خدا کے پسندیدہ دین سے واقف کیا یا نہیں یا تو اسکے برا بچے کے لیے تیار رہو جائے اور یا پھر مذہبی معلومات ان کے ذہن نشین کرائیے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کا یہ عظیم اجتماع مزہبی خطبوں سے کچھ بھی نے کر نہ اٹھتا تھا، اس کتاب میں ۱۲ کے پانچ خطبے ہیں تاکہ جن ماہ میں پانچ جمعہ آئیں ان میں پانچوں پڑھے جائیں اور جن میں چار آئیں ان میں ایک کوئی سا خطبہ چھوڑ دیا جائے، اور فاضل خطیبے فضائل الشہور کے ساتھ ہی مسلمانوں کے مذہبی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی وطنی تمام ضروریات پر بہت ہی دلنشین انداز پر خطبات مرتب کئے ہیں اور عوام کی ذہنی کیفیات کو ملحوظ رکھ کر سادہ زبان نہایت اور حکایات سے خطبات کو دلکش بنا دیا ہے تاکہ سامعین پر نہایت غالب نہ ہو اور ان جواہر پاروں سے تہی دست نہ جائیں پانچ سو اسی صفحہ کی ضخامت مع جلد ڈھائی روپے رعایتی محصول ڈیڑھ روپیہ صلاۃ اک ۱۳ کل ۵

**ہر ماہ کے ۵ عربی خطبے ۵ اردو دلنشین اردو خطبے، اور پانچ دلکش نظمیں اور ۵ خطبہ ثانیہ ہیں**

فہرست عنوانات اردو خطبات

### محرم

نبرا توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت نبرا
نبرا ماہ محرم کی فضیلت اور عاشورہ کے روزہ کا
نبرا ایمان اور ارکان ایماں کا بیان
نبرا نماز کی فرضیت تاکید اور اس کی فضیلت
نبرا وضو طہارت، فرضیت وفضیلت نماز

### صفر المظفر

نبرا توکل کا بیان اور پھر کرب کچھ مضمر ہے
نبرا جھوٹ کی برائی، سچائی کی خوبیاں، الیف قلب
نبرا پنجوقتہ نماز کی فضیلت باجماعت کی پابندی واطاعت
نبرا حضور قلب کی نماز اور حاجت کی تاکید
نبرا حج کی فرضیت اور فضیلت وآداب

### ربیع الاول مطہر

نبرا ذکر موت اور رسول کریم کی وفات کا بیان
نبرا بشری ولادت باسعادت مجالس میلاد
نبرا رسول کریم کی محبت کا مقصد دنیا کی اصلاح
نبرا رسول کریم کی ہجرت اور اسلامی فتوحات
نبرا گناہوں کی مضرت اور توبہ کی ضرورت

### ربیع الثانی

نبرا نے کے بعد کے حالات اور دنیا کا اثر
نبرا ماہ نصائح اور غوث اعظم کے حالات
نبرا میاں کا نفقہ اور دینی تعلیم
نبرا مسلمانوں کا تنا عصب جوئی بدگمانی کا بیان
نبرا اللہ کی دی ہوئی مصیبت پر راضی رہنا

### جمادی الاولے

نبرا رات کی عبادت اور سونے وقت کا ذکر
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الاولیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کا لزوم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور عزیز کی قدر وقیمت

### جمادی الثانی

نبرا ضیاع عمر وبے اور کھانے پینے کے آداب
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الاولیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کے لزوم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور عزیز کی قدر وقیمت

### رجب المرجب

نبرا رات کے سونے اور خواب کے بیانات
نبرا قرآن مجید سے تبرا اور بیمار پرسی وتعزیت
نبرا بازار میں جانے کے آداب وتزئین لباس
نبرا نماز کے فضائل، معراج کا بیان
نبرا زادآخرت، صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ

### شعبان

نبرا موت یتی اور کا فروبیداری کی خصلتیں
نبرا آخرت کے بلند درجے اعمال صالحہ سے ملتے ہیں
نبرا اللہ کے نزدیک متقین کے درجے اور رتبے
نبرا موت کی تکلیف اور نزع کے حالات
نبرا وقت کی قدر اور نیکیوں کا کمانا

### رمضان المبارک

۱۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت وفضیلت
۲۔ روزوں کے آداب اور رمضان کے صدقات
۳۔ رمضان کی عبادتوں کا ثواب انکا الصاعف
۴۔ لیلۃ القدر اعتکاف اور دورزخ سے چھٹکارا
۵۔ رمضان کے دنوں میں گناہوں کی تلافی

### شوال المکرم

۱۔ عید الفطر کا خاص خطبہ (۲) عید الفطر اور شوال عید
۳۔ دنیا کی بے ثباتی بے وفائی اور قارون کا ذکر
۴۔ گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان انسانی خلقت
۵۔ انسان کی سعادت اور دانائی
۶۔ آخرت کا کھٹکا ہر وقت رہنا چاہئے

### ذی قعدہ

۱۔ اللہ کی عبادت ہر کام اور ہر مکان میں ہو سکتی ہے
۲۔ ہر عمر میں مرنا باعث حسرت ہے
۳۔ نفس کا احتساب اور گناہوں سے اجتناب
۴۔ اللہ بندے کے بیچ اور ہر خیال پر واقف ہے
۵۔ اللہ تعالیٰ کے کام میں جی کھول کر خیرات کرنا چاہئے

### ذی الحجہ

۱۔ عشرہ اول ذوالحجہ کے فضائل وآداب
۲۔ یوم ذی الحجہ یعنی نویں تاریخ کی فضیلت
۳۔ عید الاضحیٰ کا خطبہ (۴) گناہ دکھوانہ کا کردہ ہیں
۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر
۶۔ اختتام سال کے ساتھ نیکی کرنیکا ایک سال

**سب کتابیں، منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے**

## روز حساب

ضرور باز پرس ہوگی، کہ انکو خدا کے پسندیدہ دین سے واقف کیا یا نہیں یا تو اسکے برا بچے کے لیے تیار رہو جائے اور یا پھر مذہبی معلومات ان کے ذہن نشین کرائیے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کا یہ عظیم اجتماع مزہبی خطبوں سے کچھ بھی نے کر نہ اٹھتا تھا، اس کتاب میں ۱۲ کے پانچ خطبے ہیں تاکہ جن ماہ میں پانچ جمعہ آئیں ان میں پانچوں پڑھے جائیں اور جن میں چار آئیں ان میں ایک کوئی سا خطبہ چھوڑ دیا جائے، اور فاضل خطیبے فضائل الشہور کے ساتھ ہی مسلمانوں کے مذہبی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی وطنی تمام ضروریات پر بہت ہی دلنشین انداز پر خطبات مرتب کئے ہیں اور عوام کی ذہنی کیفیات کو ملحوظ رکھ کر سادہ زبان نہایت اور حکایات سے خطبات کو دلکش بنا دیا ہے تاکہ سامعین پر نہایت غالب نہ ہو اور ان جواہر پاروں سے تہی دست نہ جائیں پانچ سو اسی صفحہ کی ضخامت مع جلد ڈھائی روپے رعایتی محصول ڈیڑھ روپیہ صلاۃ اک ۱۳ کل ۵

**ہر ماہ کے ۵ عربی خطبے ۵ اردو دلنشین اردو خطبے، اور پانچ دلکش نظمیں اور ۵ خطبہ ثانیہ ہیں**

فہرست عنوانات اردو خطبات

### محرم

نبرا توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت نبرا
نبرا ماہ محرم کی فضیلت اور عاشورہ کے روزہ کا
نبرا ایمان اور ارکان ایماں کا بیان
نبرا نماز کی فرضیت تاکید اور اس کی فضیلت
نبرا وضو طہارت، فرضیت وفضیلت نماز

### صفر المظفر

نبرا توکل کا بیان اور پھر کرب کچھ مضمر ہے
نبرا جھوٹ کی برائی، سچائی کی خوبیاں، الیف قلب
نبرا پنجوقتہ نماز کی فضیلت باجماعت کی پابندی واطاعت
نبرا حضور قلب کی نماز اور حاجت کی تاکید
نبرا حج کی فرضیت اور فضیلت وآداب

### ربیع الاول مطہر

نبرا ذکر موت اور رسول کریم کی وفات کا بیان
نبرا بشری ولادت باسعادت مجالس میلاد
نبرا رسول کریم کی محبت کا مقصد دنیا کی اصلاح
نبرا رسول کریم کی ہجرت اور اسلامی فتوحات
نبرا گناہوں کی مضرت اور توبہ کی ضرورت

### ربیع الثانی

نبرا نے کے بعد کے حالات اور دنیا کا اثر
نبرا ماہ نصائح اور غوث اعظم کے حالات
نبرا میاں کا نفقہ اور دینی تعلیم
نبرا مسلمانوں کا تنا عصب جوئی بدگمانی کا بیان
نبرا اللہ کی دی ہوئی مصیبت پر راضی رہنا

### جمادی الاولے

نبرا رات کی عبادت اور سونے وقت کا ذکر
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الاولیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کا لزوم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور عزیز کی قدر وقیمت

### جمادی الثانی

نبرا ضیاع عمر وبے اور کھانے پینے کے آداب
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الاولیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کے لزوم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور عزیز کی قدر وقیمت

### رجب المرجب

نبرا رات کے سونے اور خواب کے بیانات
نبرا قرآن مجید سے تبرا اور بیمار پرسی وتعزیت
نبرا بازار میں جانے کے آداب وتزئین لباس
نبرا نماز کے فضائل، معراج کا بیان
نبرا زادآخرت، صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ

### شعبان

نبرا موت یتی اور کا فروبیداری کی خصلتیں
نبرا آخرت کے بلند درجے اعمال صالحہ سے ملتے ہیں
نبرا اللہ کے نزدیک متقین کے درجے اور رتبے
نبرا موت کی تکلیف اور نزع کے حالات
نبرا وقت کی قدر اور نیکیوں کا کمانا

### رمضان المبارک

۱۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت وفضیلت
۲۔ روزوں کے آداب اور رمضان کے صدقات
۳۔ رمضان کی عبادتوں کا ثواب انکا الصاعف
۴۔ لیلۃ القدر اعتکاف اور دورزخ سے چھٹکارا
۵۔ رمضان کے دنوں میں گناہوں کی تلافی

### شوال المکرم

۱۔ عید الفطر کا خاص خطبہ (۲) عید الفطر اور شوال عید
۳۔ دنیا کی بے ثباتی بے وفائی اور قارون کا ذکر
۴۔ گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان انسانی خلقت
۵۔ انسان کی سعادت اور دانائی
۶۔ آخرت کا کھٹکا ہر وقت رہنا چاہئے

### ذی قعدہ

۱۔ اللہ کی عبادت ہر کام اور ہر مکان میں ہو سکتی ہے
۲۔ ہر عمر میں مرنا باعث حسرت ہے
۳۔ نفس کا احتساب اور گناہوں سے اجتناب
۴۔ اللہ بندے کے بیچ اور ہر خیال پر واقف ہے
۵۔ اللہ تعالیٰ کے کام میں جی کھول کر خیرات کرنا چاہئے

### ذی الحجہ

۱۔ عشرہ اول ذوالحجہ کے فضائل وآداب
۲۔ یوم ذی الحجہ یعنی نویں تاریخ کی فضیلت
۳۔ عید الاضحیٰ کا خطبہ (۴) گناہ دکھوانہ کا کردہ ہیں
۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر
۶۔ اختتام سال کے ساتھ نیکی کرنیکا ایک سال

**سب کتابیں، منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے**

## روز حساب

ضرور باز پرس ہوگی، کہ انکو خدا کے پسندیدہ دین سے واقف کیا یا نہیں یا تو اسکے برا بچے کے لیے تیار رہو جائے اور یا پھر مذہبی معلومات ان کے ذہن نشین کرائیے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کا یہ عظیم اجتماع مزہبی خطبوں سے کچھ بھی نے کر نہ اٹھتا تھا، اس کتاب میں ۱۲ کے پانچ خطبے ہیں تاکہ جن ماہ میں پانچ جمعہ آئیں ان میں پانچوں پڑھے جائیں اور جن میں چار آئیں ان میں ایک کوئی سا خطبہ چھوڑ دیا جائے، اور فاضل خطیبے فضائل الشہور کے ساتھ ہی مسلمانوں کے مذہبی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی وطنی تمام ضروریات پر بہت ہی دلنشین انداز پر خطبات مرتب کئے ہیں اور عوام کی ذہنی کیفیات کو ملحوظ رکھ کر سادہ زبان نہایت اور حکایات سے خطبات کو دلکش بنا دیا ہے تاکہ سامعین پر نہایت غالب نہ ہو اور ان جواہر پاروں سے تہی دست نہ جائیں پانچ سو اسی صفحہ کی ضخامت مع جلد ڈھائی روپے رعایتی محصول ڈیڑھ روپیہ صلاۃ اک ۱۳ کل ۵

**ہر ماہ کے ۵ عربی خطبے ۵ اردو دلنشین اردو خطبے، اور پانچ دلکش نظمیں اور ۵ خطبہ ثانیہ ہیں**

فہرست عنوانات اردو خطبات

### محرم

نبرا توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت نبرا
نبرا ماہ محرم کی فضیلت اور عاشورہ کے روزہ کا
نبرا ایمان اور ارکان ایماں کا بیان
نبرا نماز کی فرضیت تاکید اور اس کی فضیلت
نبرا وضو طہارت، فرضیت وفضیلت نماز

### صفر المظفر

نبرا توکل کا بیان اور پھر کرب کچھ مضمر ہے
نبرا جھوٹ کی برائی، سچائی کی خوبیاں، الیف قلب
نبرا پنجوقتہ نماز کی فضیلت باجماعت کی پابندی واطاعت
نبرا حضور قلب کی نماز اور حاجت کی تاکید
نبرا حج کی فرضیت اور فضیلت وآداب

### ربیع الاول مطہر

نبرا ذکر موت اور رسول کریم کی وفات کا بیان
نبرا بشری ولادت باسعادت مجالس میلاد
نبرا رسول کریم کی محبت کا مقصد دنیا کی اصلاح
نبرا رسول کریم کی ہجرت اور اسلامی فتوحات
نبرا گناہوں کی مضرت اور توبہ کی ضرورت

### ربیع الثانی

نبرا نے کے بعد کے حالات اور دنیا کا اثر
نبرا ماہ نصائح اور غوث اعظم کے حالات
نبرا میاں کا نفقہ اور دینی تعلیم
نبرا مسلمانوں کا تنا عصب جوئی بدگمانی کا بیان
نبرا اللہ کی دی ہوئی مصیبت پر راضی رہنا

### جمادی الاولے

نبرا رات کی عبادت اور سونے وقت کا ذکر
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الاولیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کا لزوم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور عزیز کی قدر وقیمت

### جمادی الثانی

نبرا ضیاع عمر وبے اور کھانے پینے کے آداب
نبرا صبح وشام کے مذاکرات اور قصص الاولیا
نبرا قرآن مجید کی تلاوت اور صبح کے اذکار
نبرا اتباع شریعت کے لزوم اور دنیاوی زندگی
نبرا آداب مساجد اور عزیز کی قدر وقیمت

### رجب المرجب

نبرا رات کے سونے اور خواب کے بیانات
نبرا قرآن مجید سے تبرا اور بیمار پرسی وتعزیت
نبرا بازار میں جانے کے آداب وتزئین لباس
نبرا نماز کے فضائل، معراج کا بیان
نبرا زادآخرت، صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ

### شعبان

نبرا موت یتی اور کا فروبیداری کی خصلتیں
نبرا آخرت کے بلند درجے اعمال صالحہ سے ملتے ہیں
نبرا اللہ کے نزدیک متقین کے درجے اور رتبے
نبرا موت کی تکلیف اور نزع کے حالات
نبرا وقت کی قدر اور نیکیوں کا کمانا

### رمضان المبارک

۱۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت وفضیلت
۲۔ روزوں کے آداب اور رمضان کے صدقات
۳۔ رمضان کی عبادتوں کا ثواب انکا الصاعف
۴۔ لیلۃ القدر اعتکاف اور دورزخ سے چھٹکارا
۵۔ رمضان کے دنوں میں گناہوں کی تلافی

### شوال المکرم

۱۔ عید الفطر کا خاص خطبہ (۲) عید الفطر اور شوال عید
۳۔ دنیا کی بے ثباتی بے وفائی اور قارون کا ذکر
۴۔ گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان انسانی خلقت
۵۔ انسان کی سعادت اور دانائی
۶۔ آخرت کا کھٹکا ہر وقت رہنا چاہئے

### ذی قعدہ

۱۔ اللہ کی عبادت ہر کام اور ہر مکان میں ہو سکتی ہے
۲۔ ہر عمر میں مرنا باعث حسرت ہے
۳۔ نفس کا احتساب اور گناہوں سے اجتناب
۴۔ اللہ بندے کے بیچ اور ہر خیال پر واقف ہے
۵۔ اللہ تعالیٰ کے کام میں جی کھول کر خیرات کرنا چاہئے

### ذی الحجہ

۱۔ عشرہ اول ذوالحجہ کے فضائل وآداب
۲۔ یوم ذی الحجہ یعنی نویں تاریخ کی فضیلت
۳۔ عید الاضحیٰ کا خطبہ (۴) گناہ دکھوانہ کا کردہ ہیں
۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر
۶۔ اختتام سال کے ساتھ نیکی کرنیکا ایک سال

**سب کتابیں، منیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے**

# الحمدللہ بے شمار خوبیوں والا نورانی قرآن شریف آگیا اور چھپ گیا

## ایک مرتبہ اس کیساتھ ایک مفید ترین مقدمہ بھی ہے جو پہلے اڈیشن میں نہیں تھا اور کاغذ بہت ہی بہتر ہے

یہ تو آپ کو یقین ہو گیا ہوگا کہ مولوی کے ناظرین کے لئے حمیدیہ پریس دہلی ہی بہترین قرآن شریف چھاپ کر لاتا ہے، اور یہ قرآن شریف تو ایسا ہے کہ اس کو پڑھنے اور دیکھنے کے بعد ایک مسلمان کو اس کی خریداری کی سفارش کرنے پر مجبور ہے اس اڈیشن کے شروع ہونے کے بعد ایسا خوشنما کتابت والا قرآن شریف دوبارہ نہیں ملیگا، بلکہ اب وطن ہی نہیں دنیا بھر کے مشہور پریس کے ذمہ دار مفتی صاحبوں نے یہ قرآن شریف خاص طور سے لکھوایا تھا وہ سل ہو گئے آپس کے فاصلے، حروف الگ الگ ہیں ترجمہ واضح ہے، کتابت کی تیزی سی نمایاں کا اندازہ آپ خود ہی لگا سکتے ہیں ہو سکتا ہے، واقعہ یہ ہے کہ جس کے پاس یہ قرآن شریف آگیا وہ تلاوتی بن جائیگا، ہم کو بلا مبالغہ کہنا پڑتا ہے کہ قرآن شریف اب ہی چھپے ہیں ورنہ پہلے نہیں تھا، یہ قرآن شریف ہی نہیں بلکہ اس کے ترجمہ اور حاشیہ کی کتابت بھی بے مثل ہے اور طباعت تو دیکھنے والے کہنے کی کہ ایسی نہایت نفیس صاف چھپی اول نمبر ہے تو جملہ مصنفین کبیر الامۃ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو اجمالاً درج ہے اور نہایت سلیس ہونے کی وجہ سے عام طبیعت ہے، حاشیہ پر شان نزول ہے، مقامہ میں فضائل و آداب تلاوت اور قواعد تجوید و ضوابط وقف درج ہیں، اور ایک ضمیمہ میں ایسی دعائیں ہیں جو اس قرآن شریف کے ساتھ ایک مستقل ہیں کلال ہیں اس کے علاوہ ضروری مسائل و ضروریات دعوات و عبادات ہیں، مقامات قرآن شریف میں کل کتنی آیتیں ہیں، وسطی کلمہ و وسطی آیت قرآن میں کونسا ہے، قابل تلاوت قرآن مجید کیسے ہونا چاہئے، دینی اہل و مقامات نہ ملنا کر قرآن مجید میں ہے، دینی اہل کی وضاحت کہ قرآن شریف نہیں ہے، قرآن مجید کی تعلیم کے متعلق ہدایات کہ کیا جائے، کن لوگوں کو قرآن مجید پڑھنا چاہئے، وہ دعائیں جو ختم قرآن کے وقت کی جاتی ہیں، اور سب سے پہلی اور سب سے آخر کی وحی، قرآن مجید کی تعلیم کی تاریخ، قرآن مجید کی تعلیم کے متعلق، اسلامی کانفرنس کی تجویز

بڑے بڑے کام کرنے والے جہان میں کسی حساب سے بھی اس قدر بڑا قرآن شریف اتنا سستا نہ چھپ سکتا ہے نہ نل سکتا ہے

# آسان دید قرآن مجید

میں بھی حضرت مولینا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے

حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن ہے، بہت

صاف چمکدار چھپائی ہے، بہت اچھی صاف کتابت ہے، اعراب برجا اور حروف کشادہ ہیں، قلم کا نمونہ یہ موجود ہے، ترجمہ بھی ٹھیک ایسا ہی حروف کے نیچے ہے جس سے عربی حروف والفاظ کے معانی معلوم ہو جاتے ہیں، اس کا کاغذ مصری ہے، جو قرآن شریف ہی کے لیے مخصوص ہوتا ہے، اس پر سیاہ طباعت بہت ہی نمایاں ہو جاتی ہے اور یہ قرآن شریف چونکہ بہت موٹے قلم کا اور سیاہ چمکدار چھپائی ہے اس لئے اس کے بہت نمایاں حروف بلا مبالغہ ۵ گز کے فاصلہ سے پڑھ لیے جاتے ہیں، اور

## ضعیف العمر بزرگ ہلکی سے ہلکی روشنی میں بھی اسکی بے تکان تلاوت کر سکتے

ہیں، اسی وجہ سے اس قرآن پاک کا نام آسان دید ہے، اور اس کا کاغذ بھی کافی دبیز ہے، گلیز ڈ ہے اور مجلد قرآن شریف کا وزن پانچ سیر سے کچھ ہی کم ہے،

**بڑی خوبی یہ ہے** کہ اس کے ابتدا میں ایک طویل مقدمہ بھی ہے اور جس قدر قرآن پاک بڑا ہے اسی نسبت سے یہ مقدمہ بھی اہم معلومات سے پُر ہے، اس کی خوبیاں اور مضامین گنوائے جائیں تو دفتر درکار ہیں، اس لئے مختصر یہ ہے کہ یہ اپنی شان کا نزالا قرآن شریف اور بہت ہی کم ہدیہ کا ہے، مگر تعداد میں یہ بھی تھوڑا ہے ہدیہ مجلد چرمی پشتہ چار روپے محصول ڈاک ۱۰ دو طلبا دین ریل کے ذریعہ منگائیں کہ اسمیں فائدہ ہے لیکن ریل کے لیے روپیہ پیشگی آنا چاہیئے، ریل کے اخراجات کرایہ کی مد قیمت سے زائد بذریعہ منی آرڈر بھیجئے۔ ملنے کا پتہ منیجر حمیدیہ پریس دہلی

## خدا کیلئے بچوں کو ایسا قرآن پڑھایئے جو انکی ذہنی طاقت ذرا بھی بار نہ ڈالے

ایسا قرآن شریف وہی ہو سکتا ہے، جس کے حروف کشادہ ہوں، کتابت ایسی ہو جسمیں حروف کی نشاندہی غیر مشتبہ ہو، اور اعراب بالکل صحیح ٹھیک حرف پر لگے ہوئے ہوں، یہ صحیح ہے کہ بچے قرآن پاک جلد پڑھ جاتے ہیں اس لئے سستے ہدیہ والے قرآن شریف کی تلاش ہوتی ہے لیکن اس کا نتیجہ یہی تو تلاش ہوگا، ایسا قرآن لے جو بچے کی ذہنی قوت پر بار نہ ڈالے، بچے میں متعارف کرا آئیں، کہ اس وصف کا سستا قرآن شریف

## خوشنما سولہ فہری معری قرآن شریف

ہے، فن کتابت کا کمال اسی قرآن شریف میں نمایاں ہے، قابل خطاط نے بچوں کی ذہنیت ملحوظ رکھ کر اس کی کتابت کی ہے یعنی حروف کی نشست اور ان کے جوڑ اس قدر واضح رکھے ہیں، کہ بچہ بلا قصد غلط پڑھ ہی نہیں سکتا، اور بچہ کو یہ سمجھ لینے میں ذرا بھی توقف نہیں کرنا پڑتا، کہ اس لفظ میں کونسا حرف پہلے اور کونسا بعد میں ہے اس قسم کی غلطیاں الفاظ کے درمیانی حروف، ب، ت، ی، ان وغیرہ میں ہوتی ہیں اور چھکڑہ حروف کی گھمائی اور جوڑ کی زیادتی کی وجہ سے مذکورہ حروف میں اشتباہ ہو جاتا ہے اس لئے بچہ کا پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے، قابل خطاط ان سب باتوں کا لحاظ کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس قرآن شریف میں پڑھنے میں بچے کے ذہن پر ذرا بار نہیں پڑتا، جو بچہ دو سپارہ قرآن شریف کا سبق گھنٹہ بھر میں یاد کرتا ہے تو اس قرآن شریف میں پندرہ منٹ میں یاد کرے گا، اور پھر اس قرآن شریف میں غلط نہیں پڑیگا، یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس قرآن شریف کا ایک صفحہ کا پڑھا ہوا سبق بچے کے ذہن نشین کرنے کے لئے [illegible] شریف میں چار دفعہ پڑھایا ہوا یہ بھی دعویٰ ہے کہ جن عجوبوں کو ذرا بھی حروف شناسی ہو وہ اس قرآن شریف کو بآسانی پڑھ لیں گی، اس لیے صرف ایک ہی سال میں یہ قرآن شریف کشمیر، سیلون اور کراچی سے برابر تقریباً ہر اسلامی کتب میں رائج ہو گیا، آپ ہی بتلایئے کہ محبت کرنے والے باپ یا استاد کا یہ فرض نہیں ہے کہ اپنے بچوں کو ذہنی تکان سے محفوظ رکھے، اگر یہ ضروری ہے تو آپ ہندوستان بھر کے کسی کتب خانہ کا ایسا قرآن شریف بتلا دیجئے جو اس ہدیہ کا ایسی خصوصیات پیش نظر رکھ کر چھاپا گیا ہو، اس کے علاوہ یہ قرآن کا معاملہ ہے اس کے اشتہار میں کون جھوٹ بول سکتا ہے، ایک قرآن منگائیے اگر صفات مذکورہ کے مطابق نہ ہو زبانی واپس کر دیجئے اور ایک ایک پیسہ واپس لیجئے، ہدیہ مجلد چرمی پشتہ محصول ڈاک ۱۱ ار کل ۱۲ ملنے کا پتہ حمیدیہ پریس دہلی

عبدالحمید پرنٹر پبلشر نے مجتبائی المطابع میں چھپایا

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا




مدیر مسئول عبدالحمید خان

ترجمہ: آپ کو پسند ہے

اور آپکے نزدیک اس پرچہ کے ذریعے اسلام کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے تو اسلامی تبلیغ میں میرے شریک کار ہو جائیے۔ اور یہ نمونہ والا مستحکم ارادہ کر لیجیے کہ جس طرح بھی ممکن ہوگا اس سال میں کم از کم پانچ بھائیوں کو اس کا خریدار بنا دینگے ؛

علاوہ اجر آخرت کے آپ کی اس سعی اور کوشش کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر مہینے "مولوی" میں بھی ہوتا رہے گا۔

منیجر رسالہ "مولوی" پوسٹ بکس نمبر ۶۰ دہلی

SAM1-30

تنبیہ:- آپ کا نمبر خریداری آپکے پتہ کے شروع میں درج ہے اسکے حوالہ کے بغیر کسی شکایت کی تعمیل نہ ہو سکتی ہے نہ ہوگی ؛ منیجر

# منادا اور واعظین کو بشارت

ملک کی موجودہ ضروریات دینی کو دیکھتے ہوئے اور اس لحاظ سے بھی کہ اسلامی کتابوں کی اشاعت اردو زبان میں چھپ کر ہی

# وعظِ سعید

# ہدایت الطالبین

# سیرت العالم ربانی

# سیرت غوث الثقلین

# اب کے محرم میں کیا ہوگا

خدا کے فضل و کرم سے مولوی کی رفتار سناعت کے ساتھ مولوی کی خوشنمائی، فصاحت اور افادت میں سال بہ سال رفعت ہو رہی ہے۔ اس کی دکار سازہ کا احسان ہے جس نے اپنے بیچے پرستاروں کو مولوی کی امداد پر آمادہ کر دیا، ورنہ مجھ جیسے فرد یا یہ مزدور کے تکمیل میں ہمیہ قبولیت عام نہ تھی۔ یہ اسی کارسازی کی مدد ہے کہ خود بخود مولوی کی رفعت شان کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں

**محرم ۱۳۵۲ کی سب سے بہتر کتاب** فخر شہادت ابن بنول حضرت مولانا سید نفیس الحق صاحب نے اپنی خوشنمیت راقمہ کو بلا بھیجا ایک کتاب لکھ کر مجھے عنایت فرمائی، چونکہ یہ ان کے لئے موسے ملہوم آباد اجداد کی داستان ہی ظاہر ہے کہ کتاب کس پایہ کی ہو گی، اسی بنا پر الامتیازات یہ ہی کہ باوجود حضرت امام ہمام کی اولاد ہونے کے انہوں نے کہیں بھی واقعات کو فرضی روایتوں سے کسی واقعہ کو ایسہ نہیں بنایا کہ خواہ مخواہ نا کردہ امولوں کو بھی لپیٹ لیتے، حالانکہ اس دردناک واقعہ کو ذکر کرتا ان انصاف باتی نہیں رہا گرا، اور پھر وہ تو سید ہیں، ان کے تو گھر میں آگ لگی ہوئی تھی بیتا کہنے تھا ہوتا تھا، تاریخ کی تہی سے بھی سند کے ساتھ انہوں نے ہر واقعہ پر نظر ڈالی، اور بھی ان کی وضع الجمالی کا بلند ترین کارنامہ ہے، ازبسکہ وہ کتاب بہت ہی نادر تھی، میں نے ارادہ کر لیا کہ اس کو کتابی صورت میں چھپوالوں، ہزار کتاب اس محرم میں کلنی ذرا بھی تکلیف نہ تھی اور مسودہ کے دو صفحات کی کتاب ایک روپیہ میں بھی خوشی بک جاتی، میرا ذاتی نفع بھی حاصل تھا،

لیکن اپنا سا سمجھتا ہی ان ۱۹ ہزار ناظرین مولوی کی جن کے صدقہ میں یہ سب کچھ حاصل ہوا، دل کو بھی یہ کتاب قیمتاً دی جاتی، میں نے اسی خیال سے متاثر ہو کر اپنی اس دھینگ کی کمائی کو خرچ کر مولوی پر نثار کر دیا، اور یہ تہیہ کر لیا کہ یہ پوری کتاب مولوی کے محرم کے پرچے میں شایع کر دوں، خواہ مجھے ریڈنگ پیپر کے کچھ صفحات کا اضافہ ہی کرنا پڑے اس لئے محرم ۱۳۵۲ کا رسالہ مولوی

**کربلا نمبر** ہوگا، اور اس میں واقعہ شہادت کی پوری تبلیغ ہوگی، ہمارے لاکھوں بھائیوں کو اچھا تک یہ معلوم نہیں ہوگا کہ آخر اس درجہ المناک واقعہ کیوں ہوا، اور حضرت حسین علیہ السلام نے آخر کس لئے دولت نرد حشمت عزت کو لات مار الہی الذاکی شہادت پائی اور اپنے ننھے ننھے نونہالوں کو خاک و خون میں غلطاں کرایا، ان تمام واقعات کو ذہن نشین کرانے کے لئے وفات رسول سے لے کر شہادت حضرت امام تک کے پورے پورے واقعات تضمین کئے گئے ہیں، اور یہی ایک بہترین صورت تھی،

**آل رسول پر نمایاں ظلم و ستم ڈھانے والے** جو ہر فرقہ نام لیوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم محمد علی آلہ پڑھتے ہیں، ان کا فرض بھی ہے کہ اگر ان کے دل میں آل رسول کی محبت ہے تو وہ ان بزرگوں کی قدسی صفات بیبت رسول اکرم کے تبرک نواسہ کا نام سے تبرک ہونے کا زمین کے چپہ چپہ پر پھیلا دیں اور **مولوی کا کربلا نمبر اپنے ہر واقف کے پاس پہنچا دیں** خدا علیم ہے کہ اگر یہ کتابی صورت میں شایع کرتا تو ایک ہی روپیہ میں کتا، اگر مولوی کے جید خریدار اسی ترغیب سے ہم پہنچا میں کہ ایک روپیہ کا خط یہ ایک ہی پرچہ ہے تو اس سے بھی بہتر اور خدا جانے کتنے نئے سال بھر میں ملیں گے، تو کیا یہ کشش کچھ کم ہے کہ زینہ تو سب کچھ ہے۔

**جن لوگوں کا چندہ اس پرچہ کے ساتھ ختم ہو رہا ہے** ان کو اول تو دہی یاد دہانی ہوگا، اس کے علاوہ کوان کو یاد دہانی کا خط بھی بھیجا جائے گا اس لئے ان کو اپنا چندہ پیشگی بھیجنا چاہیئے وی پی میں ۵ درجم میں جاتے ہیں، مینی آرڈر فارم پر بیشتر خریداری ضرور تحریر فرمائیں،

**کربلا نمبر انشاء اللہ میں ہزار چھپے گا، اور اگر روپیہ وقت پر آگیا تو بیت آل اطہار کے نوٹ بھی شامل ہونگے** اس لئے جدید ۱۵ سو خریدار فراہم کر کے سنت رسالت آل بیت کا ثبوت دیجئے کیونکہ اس رسالہ کی دوبارہ چھپنا اس کے بغیر ممکن نہیں رہے گا، اپنا نام صاف کے لفظیہ مضامین ترتیلا خبری فہرست مضامین لکھتا ہوں جتنی ہی آسکے

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اغازیان | شہادت عثمان کے دو اگر گواہ | عبدالرحمن علم خاجی | کوفیوں کی بیوفائی اور شہادت علی | لشکر امام پر نہروں کی بارش | حضرت امام کی شہادت کے |
| ذکار محرم سے مقصود | حضرت ہبور نصاری | حضرت علی کی آخری وصیت | دوبارہ مدینہ تشریف لے جانے کی تجویز | امام علی اکبر کی شہادت | حسینی تضحیک کے آنسو ہیں |
| نبی اکرم کی بہو بیٹی لاسہ یاں | آئندہ فتوں کی پیشگوئی اور ولایت | چند ضروری باتیں | حضرت امام حسین کی روانگی | آفتاب سوا نیزہ پر | اسلامیوں کو کیا سبق دیا |
| نبی کریم کے مین لازم | رسول اکرم اگر بچی پھر خلافت | حضرت علی کے زمانہ میں چار فرقے | حضرت امام کی شہادت کی پیشگوئی | حضرت عبداللہ بن حسن کی شہادت | حضرت زینب کا اہتمام |
| حادثہ کربلا کے حقیقی اسباب | عبداللہ بن سبا کی کوتاہ اندیشی | شہادت حضرت امام حسن | حضرت امام حسین کا مدینہ سے روانگی | حضرت عباس کی شہادت | ظالمان حسین کی بربادی |
| سبائی ذہنیت کی شہادت | ابوبکر و عمر کی اولاد الطاف پر پرشش | ایزید معاویہ کی وفات اور یزید کا تخت نشین | حضرت امام حسین کی مدینہ سے روانگی | حضرت رسالت مآب کی بیعت | یزید پلید کے قاتل |
| سبائی ذہنیت کی بربادی | عثمان کی خلافت اور ان کی خلافت | ولید کی حکومت | بنو ہاشم کی مکہ سے روانگی | حضرت امام حسین کی مدینہ سے روانگی | آخری خطاب |
| حضرت عثمان | عثمان کی خلافت اور ان کی خلافت | بیعت یزید کی خبر | ایک حسینی کی شہادت | حضرت رسول کی بیعت | امام حسین کی روشنی میں |
| سلسلہ خلافت | حضرت عثمان ستم کی تلواروں میں | یزید کی حکومت نشینی | ابن زیاد کی حکومت | حضرت امام حسین کا مدینہ سے روانگی | ظالموں کا فرض |
| غلام پر ایک نازک وقت | خلیفہ سوم کا بیرونی کا قتل | کوفہ والوں کا بلوا اور بلوا خط | بنو ہاشم کی روانگی | بنو ہاشم کی مکہ سے روانگی | ظالموں پر بلا فاقہ کی روانگی |
| حضرت ابوبکر کی منتخبہ خلافت | عثمانی خلافت کا انتخاب | حضرت مسلم کی روانگی کوفہ | دشمن محرم اور صبح شہادت | حضرت زینب کے بیٹے کی شہادت | شب عاشورہ کا اول |
| حضرت عثمان کی خلافت | جنگ جمل اور صفین | کوفہ کا عامل نعمان بن بشیر | حضرت امام حسین کا ایک خطبہ | حضرت امام حسین کا مدینہ سے روانگی | شب عاشورہ کا دوم |
| حضرت عثمان کی خلافت | عبداللہ بن سبا کی شہادت اور جنگ | ابن زیاد کا کوفہ میں داخلہ | حضرت امام حسین کا خطبہ | حضرت امام حسین کا مدینہ سے روانگی | شب عاشورہ کا سوم |
| حضرت عائشہ کے مکان پر حملہ | جنگ صفین نما سول کا نمونہ | حضرت مسلم کا جذبہ اتباع رسول | حضرت امام حسین کا مدینہ سے روانگی | حضرت امام حسین کا مدینہ سے روانگی | عاشورہ کا دن |
| حضرت عثمان کی شہادت | حضرت علی کی شہادت | خدا کے گھر میں گرفتاری | حضرت حر کی شہادت | حضرت امام حسین کا مدینہ سے روانگی | |

**تمام ہے!**

عمدۃ الاحیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# مولوی

جو ہر اسلامی مہینے کی بارہ تاریخ کو حمیدیہ پریس کوچہ چیلان دہلی سے شایع ہوتا ہے

جلد ۱۶ | بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ مطابق اپریل ۱۹۳۳ء | نمبر ۶

## خطبہ

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد رسول اللہ امابعد قال اللہ تعالیٰ وما اصابکم من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب مبین من ان نبرأھا وقال اللہ تعالیٰ ولکتم فی بیوتکم الذین کتب علیھم القتل الی مضاجعھم وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ اصحابہ محمد وسلم۔

اما بعد برادران اسلام یہ ماہ مبارک اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور کئی لحاظ سے اہمیت اور عظمت و رفعت کا حامل ہے اسی ماہ مبارک میں یوم عاشورا ہے جسکے فضائل سے کتب احادیث لبریز ہیں اسی مہینہ میں وہ جانگداز اور روح فرسا حادثہ کربلا واقع ہوا ہے جو تیرہ سو سال سے مسلمانوں کی آنکھوں کو دریائے فرات بنائے ہوئے ہے اور جسکے سیلاب رواں رہتے ہیں اور یہ بھی وہ مہینہ ہے جس کو خدا اور رسول کے احکام کے خلاف بدعات سیئہ کا مرکز بنالیا ہے اور آج کے خطبہ میں انھی تین امور پر ہمیں غور کرنا چاہیے اور اپنی زندگی کو ہر سہ لحاظ نظر سے اسلام اور سنت رسول کے مطابق کرنے کی پرکس کرنا چاہیے کہ کہاں تک صحیح اور درست اتر رہی ہے

سنت الٰہیہ یہ ہے کہ اس ماہ مبارک سے اسلامی سال کا آغاز ہوتا ہے آغاز سال ویسے تو کوئی مذہبی اہمیت نہیں رکھتا ہر مہینہ کے بعد نیا سال شروع ہو جاتا ہے اور ہر شخص خود اپنی سالگرہ کا سال کی گردش کا حساب رکھتا ہے اور ہر سال کے ختم ہونے پر خوشیاں مناتا ہے اگر قلب غافل ہو تو اس تبادل سنہ و سال سے انسان بہت کچھ اپنی زندگی کو سنوار سکتا ہے اور بری عادتوں کو اصلاح کر سکتا ہے

برادران اسلام ہمیں غور کرنا چاہیے کہ اس ایک سال کے اندر ہم نے اپنی زندگی کس نہج پر کس طرح گزاری ہے ہمیں چاہیے کہ ہر ایک مہینہ کے بڑے بڑے کاموں کا پہلے جائزہ لیں کہ ان اہم اور بڑے کاموں میں کتنے ایسے کام ہم نے کئے کہ جن کے متعلق ہمارا قلب اس لحاظ نظر سے مطمئن ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک وہ کاموں میں شمار ہوں گے اور اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہونے کا ذریعہ ہوں گے اور جب ہم جائزہ لیں گے تو نہ معلوم کتنے کاموں کے دیکھنے کا موقع ہی نہ ملے گا اور کتنے کام ایسے ہوں گے جن کو ہم نے اعمال حسنہ میں شمار کرنے کے لئے لیا اور کتنے ایسے ہیں جن کے متعلق اب قلب یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے بتلائے ہوئے اور صادر کئے ہوئے احکام کے خلاف ہیں اور ان کی بازپرس اور جواب دہی کا خوف محسوس ہوتا ہے۔

اس کے بعد چھوٹے چھوٹے کاموں پر نظر ڈالئے کہ خدا نے جو ایک سال کی مہلت عنایت فرمائی اس کی عطا کی ہوئی عمر کا ایک سال بحیثیت مجموعی کیسا گذرا کتنا وقت اچھے کاموں پر صرف ہوا کتنا برے کاموں پر صرف ہوا اور کتنا بیکار صرف ہوا اور کتنا بیفائدہ کاموں میں صرف ہوا اللہ کی طاعت و عبادت میں ہی کچھ وقت گذرا یا طالب دنیا میں سارا برباد ہو گیا دنیاوی عیش و عشرت ہی میں تمام وقت کٹا یا کچھ خدمت خلق و طاعت حق میں بھی صرف ہوا۔

اس طرح پورے گذشتہ سال کا احتساب کرنا چاہیئے اور اپنے برے نیک دہ جائزہ نامہ اعمال گذشتہ و سنیہ اعمال کو احتساب کے ترازو میں تول کر اپنے دل کا فتویٰ حاصل کرنا چاہیئے اگر تمہارے قلب کا فتویٰ یہ ہو کہ سال اچھا گذرا اچھے کاموں میں گذرا برے کاموں میں نہیں گذرا تو اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس قادر ذوالجلال نے تم کو نیک توفیق عطا فرمائی مگر یاد رکھو کہ فتوائے قلب کے یہ معنے نہیں کہ تمہارا دل مطمئن ہو گیا فلاں خلش نہ ہو گی تم بے فکر ہو جاؤ۔

لیکن اگر میزان احتساب میں نیکیاں کم اور بدیاں زیادہ اتریں تو گذشتہ غفلت شعاری پر سچے دل سے نادم ہونا چاہیئے اسی سے توبہ و ندامت کرنا چاہیئے اور گذشتہ عزم کے ساتھ یہ ارادہ کر لینا چاہیئے کہ اب جو ماہ محرم الحرام سے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے وہ گذشتہ سے مختلف گذرے گا اور خدا کی توفیق اگر شامل حال رہی تو اس اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق زندگی بسر ہو گی اگر ہم آغاز سال نو پر یہ فیصلہ کر لیں اور کامیابی کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوں تو یہ ایسی سعادت ہے جو ہر کسی حصہ میں نہیں آیا کرتی۔

محرم کے خطبہ کا دوسرا حصہ یوم عاشورا اور اس کے فضائل میں جن پر عمل کرنا چاہیئے۔ یوم عاشورا کے فضائل میں بہت زیادہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے صرف چند ذیل میں لکھتے ہیں۔

امام ترمذی سے مروی ہے قال صوموا اللہ تعالیٰ فیہ یوم تاب فیہ علی قوم ویتوب فیہ علی قوم آخرین۔ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی دن ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔ یہ یوم عاشورا ہے اسی یوم مبارک کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اسی دن حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی اسی دن حضرت نوح کی کشتی جودی پر جا کر ٹھہری اور طوفان کی ہلاکت خیزی سے نجات ملی اسی دن نار نمرود علیہ السلام پر گلزار بنی اسی دن حضرت موسیٰ کو فرعون پر فتح حاصل ہوئی اور یہ سب انبیاء کرام پر خدائے عزوجل کے خاص انعام و الطاف کا نزول ہوا

یہود بہت زیادہ خوشی و مسرت کا اظہار کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی وجہ دریافت کی گئی تو بتلایا گیا کہ اسی دن حضرت موسیٰ کو فرعون پر فتح حاصل ہوئی تھی اس لئے ہم اس دن خوب جشن مسرت کرتے ہیں حضور نے فرمایا کہ میں اپنی موسیٰ کا زیادہ حقدار ہوں چنانچہ آپنے یوم عاشورا کا روزہ رکھنا شروع فرمادیا اور ہر ایک کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور صوم عاشورا کے متعلق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ صیام یوم عاشورا انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ یعنی یوم عاشورا کے متعلق میں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں کہ سال گذشتہ کا کفارہ ہو جاوے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ عاشورا کے روزے کی کس قدر فضیلت وارد ہوئی ہے اور کس قدر ثواب کی امید ہے حقیقت یہ ہے کہ یوم عاشورا کے روزے سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ اور کسی دن یا مہینہ کے روزے پر اس قدر زور نہیں دیا بیشمار احادیث اس باب میں مروی ہیں۔

مگر ہماری حالت عجیب ہے کہ کتاب و سنت سے جو چیز ثابت ہے اور جس چیز پر ثواب کا مترتب ہونا نص قطعی سے یقینی ہے۔ اس کی طرف تو کوئی توجہ نہیں کرتے اور اس کے مقابلہ پر اپنی طرف سے ایسی باتیں مشروع کر لیتے اور ان پر کاربند ہو جاتے ہیں جنکا شریعت میں نہ صرف یہ کہ کوئی ذکر نہیں بلکہ روح شریعت کے بالکل خلاف ہوتی ہیں۔

برادران اسلام! یوم عاشورا کے متعلق جو کچھ احادیث سے ثابت ہے وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ اس دن روزہ رکھنا ایک نفل مسنون ہے آنحضرت نے خود بھی روزہ رکھا اور امت کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا اور اس کے فضائل بیان فرمائے مگر ہماری بدبختی کا یہ حال ہے کہ اس صاف و صریح امر کی طرف تو کوئی توجہ نہیں کرتے اور اپنی ایجاد کردہ باتوں پر جو صراحتاً روح اسلامی کے خلاف ہیں عمل پیرا ہیں یہ کیسی موئی بدبختی ہے اور اس قدر جلد ہم اس بدبختی سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اسی قدر ہمارے لئے یہ بہتر ہوگا اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ یوم عاشورا پر رسول اللہ صلعم کی ہدایت کے مطابق روزہ رکھا کریں۔

روزے کے علاوہ ایک حدیث میں توسیع علی العیال کی اجازت بھی دیگئی ہے یعنی اس دن معمول سے زیادہ اچھے کھانے پکانا اور بال بچوں کو کھلانا مگر یہ حدیث بھی ضعیف ہے نہ اس سے زیادہ کچھ کہہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں وہ سب غیر مشروع اور ناجائز ہے۔

## اسوۂ حسینی

برادران اسلام! اس ماہ محرم الحرام کا سب سے اہم اور سب سے زیادہ دردناک اور سبق آموز واقعہ شہادت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ ہے یہی وہ مہینہ ہے جس میں فرزند رسول جگر گوشہ بتول کو بیکس و بیمدد یزیدی کوفیوں نے تیغ ظلم سے بکمال سفاکی و بیرحمی کے ساتھ شہید کر ڈالا سید نا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا واقعہ دنیا میں اندوہناک ترین واقعہ ہے اور اس آسمان کے نیچے اور اس زمین کے اوپر سب سے بڑا شہداء امام حسین کی شہادت سے بڑھکر کوئی دوسرا المناک و اندوہناک واقعہ نہیں ہوا تاریخ کے صفحات شہادت اور شہیدوں کے حوادث سے پر ہیں ہیرو میوں اور خونخواریوں کی داستانوں سے بھرے ہیں مگر آج سے تیرہ سو برس قبل سرزمین کربلا اور ارض بابل پر محمد رسول اللہ کے نواسہ کو جس بیدردی جس بیرحمی اور جس شقاوت و سفاکی کے ساتھ قتل کیا گیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔

لیکن دوسری طرف حق کی پرستاری اور راہ حق و صداقت میں صبر و استقامت اور ہر قسم کے مصائب و آلام کی برداشت کا جو اسوہ حسنہ جناب امام حسین علیہ السلام نے پیش کیا اس کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی صرف انبیاء کرام ہی اس مرتبہ صبر و رضا پر فائز کئے جاتے ہیں غیر انبیا میں کوئی دوسری مثال حق کی پاسداری اور صبر و رضا کی ایسی نہیں ملتی جیسی کہ امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا میں پیش کی اس لئے واقعہ کربلا ایک ایسا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے جو رشد و ہدایت کا کبھی نہ ختم ہونے والا سرچشمہ ہے اور مسلمان عالم قیامت تک باطل کے خلاف حق نشانی حق پرستی کا سبق اس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

واقعہ کربلا کی تمام تفصیلات اس خطبہ میں بیان نہیں کی جا سکتیں ضروری واقعات محرم کے مواعظ میں شائع کئے جا چکے ہیں لیکن اس اہم واقعہ کی ہمہ گیر روح سے روشناس کرانا خطبہ کے ذریعہ ہم ضروری خیال کرتے ہیں۔

شہادت امام حسین علیہ السلام صرف ایک ایسا واقعہ نہیں ہے کہ اس کے حالات پڑھ اور سنکر ہم اپنی آنکھوں کو نمناک کر لیں اور اپنی زبان کو وقف ماتم کر کے رہ جائیں بیشک کوئی واقعہ تاریخی ہی اس واقعہ کا مقصد اصلی نہیں ہوا اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ جس دل میں حب رسول و حب اہلبیت کرام کا ذرا سا شائبہ بھی ہوگا اس کے سامنے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے غم انگیز و المناک واقعات آئینگے تو ممکن ہے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی سیلاب جاری نہ ہو جائے اور دل آتش غم و الم کے شعلے نہ بھڑکنے لگیں اول تو واقعہ کربلا خود ہی غایت درجہ دردناک اور الم انگیز ہے جس کو سنکر اور پڑھکر کوئی شخص بہانک کہ غیر مسلم ہی ضبط نہیں کر سکتا دوسرے واقعہ کا تعلق اس ذات گرامی کے نواسہ سے ہے جس کو مسلمان خدا کے بعد سب سے زیادہ عزیز ترین انسان سمجھتے ہیں اور جس کی محبت جزو ایمان ہے، وجہ کہ اپنے نواسہ سے حد درجہ کی الفت اور محبت تھی اور پھر خود جناب امام حسین علیہ السلام کی ذات قدسی سے غایت درجہ کی عقیدت مسلمان کو ہے اور اس پر یہ مستزاد ہے کہ آپ کو شہید کرنے والے وہ لوگ تھے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اس لئے یہ تو ناممکن ہے کہ کربلا ہمارے سامنے آئے اور ہمارے دل پر مجروح نہ ہو جائیں۔ مگر برادران اسلام! شہادت امام حسین علیہ السلام ایک عام اور عالمگیر اسلامی مقصد کے سلسلہ میں واقع ہوئی ہے اور اس نہایت عظیم الشان شہادت عظمیٰ سے ہر مسلمان کو مقصد اور اسی غرض سے جناب امام عالی مقام نے اپنی عظیم قربانی پیش کی تاکہ محمد رسول اللہ کی امت قیامت تک حق و صداقت کا سبق اس شہادت حسینی سے سیکھتی رہے چونکہ مسلمان کربلا میں آپنے امت اور اپنے تمام عزیز و اقارب کی مقدس جانیں قربان کر کے تاکید کر گئے تھے اس شہادت عظمیٰ کو ہمیشہ اسی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیئے اور یہ کہنا چاہیئے کہ صرف رونا اور ماتم کرنا ہی امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا مقصد و حید ہے

برادران اسلام! آپ کو معلوم ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو کیوں شہید کئے گئے اور کس نے آپ کے ان عزیز اقارب و متعلقین کو شہید کیا جنکی شہادت کے منظر دیکھنے کے بعد آپ نے خود اپنی مقدس جان کو بچا سکتے تھے مگر بار بار اعوان و انصار اور آل و اولاد کو قربان ہوتے دیکھتے رہے یہ شہر الطف اور کربلا کس نے آباد کیا تھا یہ سب کچھ صرف ایک نہ ختم ہونے والی آپ کی دست برداری پر مبنی تھا اس پر حجت قائم کرنے کے لئے کہ آپ کو خلافت کی کوئی خواہش نہیں اور نہ ہی آپ کسی خلیفہ وقت کے خلاف ہیں آپنے اس خرابے کے تیار کرنے سے پہلے ہی کوفہ کا سفر اختیار کیا اور تلوار کے سایہ میں ہی کوفہ پہنچنے کی کوشش کرتے رہے اور بجز شہادت کوئی چارہ نہ رہا۔

برادران اسلام! یزید پلید کی بیعت سے آپ نے اس لئے انکار فرمایا کہ اس میں وہ خلافت کی مستحق نہ تھا! امیر معاویہ سے جو صلح امام حسین علیہ السلام سے ہوئی تھی اس کی شرائط کے علاوہ یزید کسی طرح خلیفہ ہو ہی نہیں سکتا تھا اس کے علاوہ جو طریقہ آپ کی بیعت کا اختیار کیا گیا وہ غلط و ناجائز اور شیر مشروع تھا اور ایک اہل ہوی باغت اور ظلم تھا یزید زبردستی تخت خلافت پر قابض ہو گیا تھا نہ صحیح اور جائز طریقہ پر مسلمانوں کی آزاد رائے عامہ کا موقع نہیں دیا گیا بلکہ غیر مشروع طریقوں سے مثلاً لالچ دیا یا ظلم وغیرہ کے ذریعہ مسلمانوں کو دبا کے کا گلا گھونٹ دیا گیا اور کسی کو صدائے حق بلند کرنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا پھر دوسری مصیبت یہ پیش آئی کہ نہ امام کی پابندی نہ منکر و نواہی سے احتراز! جناب حسین منصب پر ابو بکر و عمر سے زیادہ پہنچ چکے تھے اسی پر یزید قابض ہو گیا اور شراب و کباب اور فسق و فجور میں علانیہ مشغول ہو گیا تھا یہاں تک کہ سب ہی اغراض کے لئے جب حج کرنے مکہ آیا اور مدینہ میں ٹھہرا تو ایک صحبت میں خود امام حسین علیہ السلام کو جام شراب پیش کرنے کی زیادتی جرات بھی کی اور یہی نہیں بلکہ ان عورتوں کو بھی علانیہ حلال کر لیا جن کو خدا اور رسول نے حرام قرار دیا ہے۔

ان حالات میں امام عالی مقام کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ بیعت یزید سے انکار فرما دیتے تاکہ امت محمدی اس ضلالت و گمراہی میں نہ پڑے کہ یزید جس طرح تخت خلافت پر بیٹھا اور جن اعمال کو اس نے مباح کر رکھا ہے اگر وہ جائز اور صحیح نہ تھے تو امام عالی مقام جیسے شخص یزید کی بیعت کیسے کر سکتا تھا۔

امام حسین علیہ السلام اس ذات قدسی کے فرزند تھے جو دنیا میں حق و صداقت کے فیاد و استقلال کی مرکز کی آئی تھی پھر یہ کیونکر ممکن تھا کہ ایسی واضح ضلالت اور کھلی ہوئی گمراہی کو دیکھتے ہوئے آپ یزید کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس ضلالت و گمراہی پر رضامندی ثبت فرما دیتے آپ اپنے نانا جان کا یہ ارشاد یاد رکھتا کہ امر منکر کو دیکھو تو اگر استطاعت ہو تو ہاتھ سے اس کو دور کر دو اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کو دور کرنے کی کوشش کرو یعنی وعظ و پند کے ذریعہ اگر یہ طاقت بھی نہ ہو تو دل ہی سے اس کو برا سمجھو اور یہ ضعیف ترین ایمانی درجہ ہے اس ارشاد نبوی کی موجودگی میں امام عالی مقام سے یہ کیونکر توقع کی جا سکتی تھی کہ آپ یزید کے ہاتھ پر کھلی ہوئی ضلالتوں کو دیکھتے ہوئے بیعت کر لیتے۔

اور یزید نے تہیہ کر لیا تھا کہ جب بھی امام حسین سے بیعت حاصل کی جائے اور اگر وہ بیعت نہ کریں تو قتل کر دیا جائے چنانچہ امام عالی مقام کے مجبور ہو کر مدینہ منورہ کا قیام ترک کر دیا اور یہ خیال تھا کہ میں عبادت الٰہی میں مشغول ہو جائیں گے لیکن وہاں بھی یہ سازش کی گئی کہ حج کے زمانہ میں بدامنی پیدا کر کے آپ کو شہید کر دیا جائے اس غرض سے بنی امیہ کے قریب الوقت شقی ترین یزید نے شام سے مکہ معظمہ روانہ کیا تھا امام حسین کو ان کی اطلاع مل گئی تھی چنانچہ ۳ ذی الحجہ کو جبکہ آپ مکہ معظمہ کو وداع کہہ چکے تھے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ مکہ معظمہ میں شہید کر دیئے جاتے اور آپ سے حرم کی حرمت نہ ہو سکتی اور قتل و خونریزی کا مرکز نہیں بنانا چاہتے تھے اگر یہ خیال دامنگیر نہ ہوتا تو ہرگز آپ حج ترک نہ کرتے کیونکہ آپ کا ہر ہر فعل اور ہر ہر قدم اس کا گواہ ہے کہ آپ کو حج سے کتنا عشق تھا اور دوسرے اہل کوفہ نے خدا اور رسول کے واسطے دے دے کر آپ کو بلایا تھا اور حق و صداقت کی حمایت کا وعدہ کیا تھا اس لئے ارشاد نبوی کی تعمیل کی نیت سے ہی آگے بڑھا اور امر منکر کو بزور و قوت دور کرنے سے آپ مجبور نہیں فرما سکتے تھے لیکن جب آپ کوفہ پہنچے تو ان کو اپنے تمام وعدوں سے پھرے

اس لئے شرط استطاعت مفقود ہو گئی اسلئے امام عالی مقام نے بزور امر منکر کے دفع کرنے کا خیال ترک فرما دیا۔

برادران اسلام! ممکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ امام عالی مقام یزید کی بیعت کرنے پر رضامند ہو گئے بیعت کرنے سے آپ نے صاف انکار فرما دیا اور باوجود اس علم کے کہ اس کا نتیجہ آپ کی شہادت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا آخر وقت تک آپ یزیدی کمانڈر کی اس شرط بیعت کو ٹھکراتے رہے یہاں تک کہ ایک ایک کر کے تمام بھائی بھتیجے بھانجے اور بیٹے آنکھوں کے سامنے شہید کر دیئے گئے مگر آپ کی جبین مبارک پر شکن تک نہیں آئی اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال ذہن میں نہیں گزرا کہ وقتی طور پر ہی باطل کے سامنے سر جھکا دیں۔

پس برادران اسلام! ہمیں اسوۂ حسینی سے صاف طور پر یہ سبق ملتا ہے کہ حق پرستی سب سے بڑا فرض انسانی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا انسانی شرف نہیں ہے کہ ان حق کا پرستار موت کے لئے زندہ رہے اور حق ہی کے لئے موت کو خوش آمدید کہے باطل کی سطوت اور قوت کے سامنے کسی حال میں بھی گردن نہ جھکائے چنانچہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے نانا کی امت کے سامنے اپنی اور اپنے تمام خاندان کی مقدس جانیں قربان کر کے یہ اسوۂ حسنہ قائم فرما دیا کہ جب بھی حق اور باطل کا معرکہ پیش آئے تو اپنا سب کچھ قربان کر کے حق کی حمایت و پاسداری کرنی چاہیے اگر امام حسین علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگی کے لئے شمع ہدایت بنا لیں تو دین اور دنیا کی سربلندی و سرفرازی سے بہرہ ور ہونا ان کے مقدر میں ضرور ہو جائے مگر ہماری بدبختی کا یہ عالم ہے کہ ہمارے اہل حقیقت کو تو فراموش کر دیا ہے کبھی بھولے سے بھی اس کی طرف دھیان نہیں دیتے اور یہ نہیں سوچتے کہ امام عالی مقام نے کیوں اس قدر مصائب برداشت کئے اور کس غرض و مقصد کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ظاہر ہے کہ جان جیسی حقیر فضول اور بیکار تو ضائع نہیں کرتا جب تک کہ کوئی اہم و عظیم مقصد پیش نظر نہ ہو اور وہ مقصد تھا حق کی حمایت و پاسداری جس کے لئے امام علیہ السلام نے اپنا اور اپنے تمام اعزہ و اہل و عیال و خاندان و اقصار کی جانیں قربان فرما دیں ہمیں بھی جب کبھی موقع آئے حق کی حمایت و پاسداری اسی طرح کرنی چاہیے اور خدا سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی حق پرستی کی ایسی ہی توفیق عطا فرمائے اور اسی طرح ثبات اور حق کی حمایت میں استقلال عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جواد کریم ارحم الراحمین و ارحم الرحیم۔

## خطبہ ثانیہ

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ الطاھرین و اصحابہ الطیبین اما بعد فیا ایھا الاخوان فرد و سلام اجمعین اکمل تحیات صلی اللہ علیہ وسلم ارتقائے اہلبیت و اصحاب و ازواج مطہرات خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت امام حسن حضرت امام حسین حضرت فاطمہ زہرا حضرت خدیجہ حضرت عائشہ حضرت مقدسہ اور بقیہ بخشندہ محشر شہداء اور جملہ اصحاب کرام پر کہ یہ سب حق پرست و صداقت شعار اور حق کے حامی و صداقت کے ناصر و معین تھے انہوں نے کبھی باطل کے سامنے گردن نہیں جھکائی اور حق کی حمایت و نصرت سے منہ نہیں موڑا اور درود و سلام ہو آل و اہلبیت طاہرہ اربعہ اور جملہ اولیاء و علماء و الصالحین پر جنہوں نے حق کی حمایت کی اور حق پرستی کو اپنی زندگی کا شعار بنایا اور مراتب عالیہ پر فائز ہوئے۔ اے اللہ تمام مومنین و مومنات کو حق پرستی اور حق شماری کی توفیق عطا فرما اور اسوۂ حسینی پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما وما توفیقی الا باللہ

# شذرات

## قرطاس ابیض

**برعکس نہند نام زنگی کافور** حکومت انگلستان ہندوستان کو کیا دینا چاہتی ہے اور کیا نہیں دینا چاہتی ان تجاویز کا خاکہ قرطاس ابیض میں پیش کیا گیا ہے۔ قرطاس ابیض ایک اصطلاح ہے جو ان دستاویزات کے لئے استعمال کی جاتی ہے جس میں حکومت اپنی پالیسی کا اعلان و اظہار کرتی ہے۔

ہندوستان کو کیا دینا تجویز کیا گیا ہے اس کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس ایجی ٹیشن کی پوری تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈال لی جائے۔

آجکل یہ نظام حکومت ہندوستان میں رائج ہے یہ دوعملی کہلاتا ہے یعنی کچھ محکمہ ہندوستانی وزراء کے اختیار میں دیدیئے گئے ہیں جن پر گورنر کی پوری پوری نگرانی ہے اور کچھ محکمے براہ راست گورنر کے ماتحت ہیں یہ تو صوبوں کا حال ہے اور مرکزی گورنمنٹ میں کوئی حصہ ہندوستانیوں کا نہیں ہے اس طرز حکومت کی اجرا سنہ ۱۹۱۹ء میں ہوا تھا اور مانٹیگو چیمسفورڈ فارم کے نام سے مشہور ہے۔

جس وقت جدید اصلاحات کے ماتحت نئے انتخابات ہونے لگے تو کانگریس خلافت سول نافرمانی میں مشغول تھیں اور دونوں نے عدم تعاون کر رکھا تھا اس لئے وہ لوگ پیچھے رہ گئے جو ترک موالات کے حامی نہ تھے بلکہ گورنمنٹ سے تعاون اور موالات کے حامی تھے تین سال اس طرح گذرے کہ کانگریسی اور خلافتی تو جیلخانوں میں سڑتے رہے اور حامیان تعاون اسمبلی اور کونسلوں میں مزے کرتے رہے اور وزارتوں پر قابض رہے۔ تین سال کے بعد جب نئے انتخاب ہونے لگے تو کانگریس کے اندر دو جماعتیں ہوگئیں ایک نے کہا کہ ہمیں کونسلوں اور اسمبلی پر قبضہ کر لینا چاہیئے اس کا نام سوراج پارٹی پڑا دوسری جماعت نو تبدیلی کہلائے جو کونسلوں اور اسمبلی سے دستبردار رہنا چاہتی تھی کچھ دنوں دونوں جماعتوں میں کشمکش رہی لیکن آخر کار باہم یہ فیصلہ ہوگیا کہ کانگریس سوراج پارٹی کی مخالفت نہ کرے گی۔

چنانچہ سوراج پارٹی اس عہد کے ساتھ انتخاب میں کھڑی ہوئی کہ وہ کونسلوں اور اسمبلی میں جاکر مزاحمت کی پالیسی اختیار کرے گی اور حکومت کہ کل موں کو ناممکن بنا دے گی لیکن یہ وہ زمانہ تھا کہ ملک میں خلافت کی وبا پھیل چکی تھی اور ہندو مسلمانوں کے درمیان سخت نفرت و عناد پھیلا ہوا تھا اس لئے سوراج پارٹی کو کامیابی حاصل نہ ہو سکی کہ ہر ایک پارٹی سے منفرد ۱۰ سوا سو نیچ پنجاب کے سوا اکثریت میں رہی بہرحال چھ سال تک یہ پارٹی اسمبلی اور کونسلوں میں گورنمنٹ سے لڑتی رہی موجودہ اصلاحات ناکارہ ہیں اور ملک ان سے خوش نہیں اور اس کا حکم ہے کہ مطالبہ یہ ہے کہ ڈومینین اسٹیٹس یا جائے یعنی جیسی حکومتیں کہ انگریزی آبادیوں کی ہیں مثلاً آسٹریلیا کینیڈا وغیرہ کی ہے ویسی ہی حکومت ہندوستان کو بھی دی جائے وغیرہ وغیرہ

ایجی ٹیشن بڑا زور باندھ رہا تھا تک کہ حکومت نے اس امر کو محسوس کیا کہ اب جدید اصلاحات کی طرف کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا چاہیئے۔

**سائمن کمیشن کا تقرر** چنانچہ مسٹر بالڈوین نے سائمن کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا اس وقت ہندوستان کے وائسرائے لارڈ اروین اور وزیر ہند لارڈ برکن ہیڈ تھے لارڈ برکن ہیڈ ایک سخت قسم کے رجعت پسند تھے انہوں نے اس کمیشن میں اہل ہند کی توقعات کے خلاف ایک بھی ہندوستانی کو شامل نہیں کیا ہندوستان نے اس کو اپنی توہین سمجھا اور کانگریس نے اس کمیشن کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا اور نہ صرف کانگریس نے بلکہ لبرل فیڈریشن اور مسلم لیگ اور خلافت کمیٹی وغیرہ تمام سیاسی جماعتوں نے بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کر دیا چنانچہ سوائے خود غرض اشخاص کے ہندوستان کی مسلم یا غیر جماعتوں میں سے کسی ایک نے بھی کمیشن کے ساتھ تعاون نہیں کیا اور اس کے نفرز کے خلاف ہر جگہ مظاہرے کئے گئے ہڑتالیں ہوئیں جلوس نکالے گئے اور جیسے کے گئے غرضکہ اس قدر شدید ایجی ٹیشن ہوا کہ حکومت کو مجبور ہو کر اعلان کرنا پڑا کہ کمیشن اور اسکی رپورٹ محض ابتدائی چیز تھی آئندہ اصلاحات کا معاملہ ایک راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں طے کیا جائے گا جس میں انگلستان اور ہندوستان کے نمائندے بیٹھ کر فیصلہ کرینگے۔

یہ فیصلہ مناسب تھا اگر حکومت نیک نیتی کے ساتھ صحیح اور حقیقی نمائندے اس میں بھیجنے کا انتظام کرتی مگر اس نے اپنی مرضی سے زیادہ تر ایسے نمائندے منتخب کر لئے جو حکومت کی ہمنوائی کو سب سے اہم رکھتے تھے۔

اسی دوران میں اسی سلسلہ میں پنڈت موتی لال آنجہانی اور مہاتما گاندھی کی وائسرائے سے ملاقات ہوئی اور گفت و شنید انقطاعی درجہ پر پہنچ گئی نتیجہ یہ نکلا کہ وائسرائے سے ملنے کے بعد یہ دونوں بزرگ سیدھے گئے جہاں انڈین نیشنل کانگریس کی اجلاس ہونے والا تھا وہاں کامل آزادی کا ریزولیوشن پاس ہوگیا اور کچھ عرصہ کے بعد کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے سول نافرمانی شروع کرنے کے اختیارات مہاتما گاندھی کو دیدیئے اور ۱۶ اپریل ۳۰ء کو تمام ہندوستان میں سول نافرمانی شروع کر دی گئی جو سن ۳۱ء تک نہایت آب و تاب کے ساتھ باوجود ریاستی فسادوں کے کامیابی کے ساتھ جاری رہی۔

**عارضی صلح اور سول نافرمانی کا التوا** یہاں ہندوستان میں سول نافرمانی کا زور بندھا ہوا تھا ادھر مصر و ملیشیا میں جاری تھے۔ دراصل ہندوستان میں گول میز کانفرنس ہو رہی تھی چونکہ ملک میں بیحد زیادہ ہیجان پیدا ہوا تھا اس لئے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی طرف کسی نے دھیان ہی نہیں دیا اور حکومت نے محسوس کیا کہ بغیر گاندھی جی کے تعاون کے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا نتیجہ کامیاب نہ ہوگا چنانچہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے آخر میں وزیر اعظم انگلستان نے ایک اہم تقریر کی جس میں بہت سے خوشگوار وعدے کئے گئے اور ہندوستان سے پہلی کی کہ سب لوگ جدید اصلاحات کے لئے تعاون کریں اور وائسرائے نے بھی ایک تقریر میں کانگریس کی اہمیت کو تسلیم کیا اور ہر جگہ سے رہا کئے گئے اور ورکنگ کمیٹی کے تمام ممبران کو جیل سے بلا کر وائسرائے ہاؤس میں مدعو کیا گیا جو کہ تعداد میں ۲۰ تھے وائسرائے اور مہاتما جی کے درمیان مصالحت و مفاہمت کی گفتگو شروع ہوئی اور تقریباً ایک ماہ کی مسلسل روزانہ گفتگوؤں کے بعد کانگریس اور حکومت کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوگیا جس کی بنا پر ایک

طرف تو یہ بیکل تیدی رہا کر دیئے گئے اور دوسری طرف سول نافرمانی ملتوی کر دی گئی یہ سمجھوتہ بہت باعزت تھا بالکل اس پیرٹ میں کیا گیا تھا جس کا دو سال پہلے مسلمانوں میں بڑا چرچا ہوا تھا ۱۹۱۹ء کے بعد نہایت گاندھی دوسری بار وائسرائے کی تعریف کی شہرت کے لئے لندن گئے ان کے جانے کے بعد مفاہمت کی شرائط کے سلسلہ میں صوبہ متحدہ اور صوبہ سرحد میں کچھ مشکلات رونما ہوئیں اور اس خدشہ کی وجہ سے گیوں میں اطمینانہ ہوتا گیا کہ مہاتما کی واپسی سے قبل ہی یوپی اور صوبہ سرحد میں گرفتاریاں شروع ہو گئیں یوپی میں پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر قدوائی اور خان عبدالغفار خاں گرفتار کر لئے گئے اور سرحد میں خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی وغیرہ گرفتار ہو گئے

مہاتما جی واپس ہوئے تو ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں منعقد ہوا مہاتما جی نے وائسرائے کو خط لکھا اور پھر یہ مسائل پر گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی مگر وائسرائے نے یوپی و سرحد کے مسئلہ پر غور کرنے اور بات چیت کرنے سے صاف انکار کر دیا اس کے بعد مہاتما جی کے لئے اسکے سوا اور کوئی صورت ہی باقی نہ رہی تھی کہ وہ پھر جیل چلے جائیں چنانچہ ۱۱ مئی کو سول نافرمانی کی اعلان ہوا اور ہندوؤں کی آبادی میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا اور گورنمنٹ نے نہایت سخت و شدید اضطراری قوانین یعنی آرڈی ننس نافذ کرنے اور سخت کشمکش شروع ہو گئی

اس کے بعد فیری گوس میز کانفرنس منعقد ہوئی اور اس کے بعد اس کے نتائج کا ہوا ہے میں یہ قرطاس ابیض شائع ہوا جس میں ان تجاویز کا خاکہ درج ہے جو آئندہ مشترکہ کمیٹی کو اصلاحات کے نام سے دیا جانے والا ہے

اس کے بعد پھر ایک مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی ان تجاویز پر غور کرے گی جس میں کچھ منتخب ممبر بھی شریک ہوں گے اور اس کمیٹی کے غور و خوض کے بعد پارلیمنٹ میں پیش کر کے قانون بنا دیا جائے گا۔

## قرطاس ابیض اور رائے عامہ

قبل اس کے کہ ہم قرطاس ابیض پر اظہار رائے کریں یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ اس پر ملک اور مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈروں نے جو اظہار رائے کیا ہے اس کا خلاصہ درج کر دیں تاکہ ان آراء سے ناظرین مولوی کو اس امر کا اندازہ لگانے میں آسانی ہو گی کہ ملک نے قرطاس ابیض کا کس طرح خیر مقدم کیا ہے نیز ان تجاویز کی نوعیت کو بھی خلاصہ ہو سکے جو قرطاس ابیض میں درج ہیں

مولانا شوکت علی مرحوم، مسٹر محمد علی جناح، سید حسین امام، چودھری خلیق الزمان، سید مرتضیٰ بہادر، مسٹر مسعود احمد، مسٹر آصف علی بیرسٹر، مسٹر رفیع احمد قدوائی، مولانا احمد سعید، مولانا عاطف مسعودی، چودھری شیخ الزماں، ڈاکٹر محمد عالم، ملک برکت علی، خانی بہادر نبی بخش

یہ سب مسلمان لیڈر ہیں جو مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان سب نے قرطاس ابیض کو ناقابل اطمینان بتایا ہے کسی نے قابل قبول نہیں بتایا ہے کسی نے کہا کہ یہ بالکل ناقابل قبول ہے کسی نے کہا کہ یہ قابل قبول ہے کسی نے کہا کہ ابھی قابل قبول نہیں ہے کسی نے کہا کہ ابھی قابل قبول ہے کسی نے کہا کہ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کسی نے کہا کہ یہ مسلمانوں کے مطالبات کے مطابق ہے کسی نے کہا کہ یہ مسلمانوں کے مطالبات کے مطابق نہیں

علیحدہ کرسکیگی کہ ان کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کردیگی جس کے بعد ان کو وزارت سے مستعفی ہونا پڑے گا۔

کونسل میں جس قدر ممبران ہوں گے وہ سب منتخب ہوکر آئینگے سرکار کے نامزد کردہ نہ ہوں گے جیسا کہ اب ایک تعداد ہوتی ہے یہ کونسل اور وزارت مل کر صوبہ کا تمام نظم و نسق چلائینگے سارے محکمہ اسی وزارت کے ماتحت ہوں گے۔ وزراء گورنر کو مشورہ دیں گے جس پر گورنر عمل کرے گا۔ مگر گورنر کو خاص اختیارات دیئے گئے ہیں اور جو مخصوص ذمہ داری اس کے سپرد کی گئی ہے اگر ان ذمہ داریوں کے خلاف وہ وزراء کے مشورہ کو سمجھے گا تو عمل نہیں کرے گا۔ اب صوبہ کی حکومت کے سلسلہ میں غور طلب امر یہ ہے کہ ایک طرف تو صوبوں کا تمام نظم و نسق وزراء کے سپرد کیا گیا ہے مگر ایک دوسری ترکیب بھی ملاحظہ طلب ہے کہ اس کے ذریعہ جس قدر ذمہ داری اور اختیارات دیئے گئے وہ سب کے سب نہیں تو اکثر بیک جنبش قلم یعنی چھین لئے گئے ہیں۔

## گورنروں کی خاص ذمہ داریاں

گورنروں کی مخصوص ذمہ داریاں گورنر جنرل کی ذمہ داریوں کے مطابق ہونگی صرف ایک استثناء رکھا گیا ہے جو یہ صورت ہونا ہی چاہیئے تھا وہ استثناء یہ ہے کہ امن عامہ کے کسی خطرہ کا اندیشہ کے اختیارات گورنر صرف اپنے ہی صوبہ میں جاری کرسکیگا ظاہر ہے کہ کسی صوبہ کا گورنر صرف اپنے ہی صوبہ میں اپنے اختیارات کا نفاذ و اجرا کرسکتا ہے اسلئے اس استثناء کا اظہار ہی غیر ضروری تھا۔

اس کے علاوہ اگر وزراء کی رائے گورنر جنرل کی رائے کے خلاف ہوئی تو صوبہ کا گورنر وزراء کی رائے کو نہ مانیگا اور اس کو مسترد کردیگا۔ نیز گورنر جنرل کی طرح صوبوں کے گورنروں کو بھی آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔ یعنی بغیر کونسل کی رضامندی کے گورنر اپنے اختیارات سے جس قسم کے قانون چاہیگا نافذ کردیگا جیسا کہ اکھل ہند اسمبلی نے نافذ کرنے تھے۔

گورنروں کو جو اختیارات ہوں گے اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ گورنر جنرل کے اختیارات کے مطابق ہوں گے یعنی جو اختیارات گورنر جنرل یعنی وائسرائے کو سارے ہندوستان کے متعلق حاصل ہوں گے بعینہٖ وہی اختیارات صوبوں کے گورنروں کو اپنے اپنے صوبوں کے لئے حاصل ہوں گے گورنر جنرل کو کس قدر وسیع اختیارات حاصل ہوں گے اس کا ذکر ہم ابھی آگے چل کر کرینگے لیکن اس جگہ صرف اسقدر عرض کردینا کافی ہے کہ ان اختیارات کے بعد جو گورنروں کو دیئے گئے ہیں صوبجات کی آزادی بھی بالکل مہمل اور لغو ہوجاتی ہے اور اس کے کوئی معنی نہیں رہتے اور ایک لمحہ کے لئے کوئی سمجھدار شخص اس کو صوبجاتی آزادی کے نام سے موسوم نہیں کرسکتا اور صوبوں کے ناظرین جس وقت گورنر جنرل کے اختیارات کی طویل فہرست پڑھیں گے اور یہ بھی صوبوں کے اندر گورنروں کو بھی حاصل ہوں گے تو ہمیں یقین ہے کہ فارمین صوبوں کی بھی یہی رائے قائم ہوگی کہ صوبجاتی آزادی کا جو غلغلہ برپا کیا گیا ہے حقیقتاً یہ محض افسانہ ہی افسانہ ہے حقیقت کا شائبہ اس کے اندر بہت ہی کم ہے اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ ایک ہاتھ سے تو سب کچھ دیا گیا ہو مگر دوسرے ہاتھ سے سب کچھ واپس لے لیا گیا ہو۔ قارئین صوبوں ہمارے اس قول کی تصدیق اس وقت کرینگے جب گورنر جنرل کے اختیارات کی فہرست ملاحظہ فرمائینگے کیونکہ بعینہٖ وہی اختیارات گورنروں کو بھی حاصل ہوں گے۔

## بالائی ایوان

یہاں پر یہ ذکر کردینا ضروری ہے کہ اس وقت تو صوبوں پر ہندوستان منقسم ہے آئندہ گیارہ صوبوں پر منقسم ہوگا دو صوبے اور بڑھ جائینگے ایک صوبہ سندھ دوسرا صوبہ اڑیسہ بنگال بہار اور یوپی کو چھوڑ کر باقی سب صوبوں میں ایک ہی ایک لیجسلیٹو کونسل ہوگی کونسل ہی میں سے وزراء کی ایک مجلس ہوگی جو کونسل کے سامنے جوابدہ ہوگی اور ایک گورنر ہوگا جو ازراہ خود مختار ہوگا۔ البتہ بہار اور بمبئی میں ایک ایوان بالائی بھی ہوگا گویا ایک طرح کی کونسل آف اسٹیٹ اس کو بھی وہ اختیار دیئے گئے ہیں اکثر نظر ثانی کے لئے بہر ایوان زیریں کی طرف مسائل کو لوٹانے اور دوسرے یہ کہ کسی مسئلہ کو تعیین زمانہ تاخیر میں ڈالنے مطلب یہ کہ جب تک بالائی ایوان تصدیق نہ کرے اسمبلیٹو کونسل کے پاس کردہ امور پاس نہیں سمجھے جائینگے۔

ہمارے نزدیک تو اس بالائی ایوانوں سے کوئی فائدہ نہیں خواہ مخواہ خرچ بڑھے گا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی چلتی گاڑی میں جب جی چاہے گا یہ ایوان روڑا اٹکا دیگا اس ایوان میں حکومت کی طرف سے ہی بس کس ممبر نامزد کئے جائینگے یہ عموماً رجعت پسند لوگ مقابلہ کیا کرسکیگا گویا اونٹ کے گلے میں خواہ مخواہ کی ایک بلی باندھ دی گئی ہے

## مرکزی فیڈریشن کھٹائی میں

اسکیم کا پہلا جز یہ ہے کہ فیڈریشن قائم ہو اور پھر یہ بتلایا جائے کہ اس میں ہندوستانیوں کو کیا دیا گیا مگر قرطاس ابیض میں دوسری صورت اختیار کی گئی ہے کہ فیڈریشن کے تیار کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کردیا گیا ہے مگر جب کبھی وہ قائم ہو اس وقت کے لئے بتلایا گیا ہے کہ ہندوستانیوں کو کیا دیا جائے گا۔

فیڈرل لیجسلیچر کا نظام دو حصوں پر منقسم ہوگا ایک ایوان زیرین ہوگا جس میں براہ راست نمایندے منتخب ہوکر آئینگے اور ایک ایوان بالائی جس میں صوبوں کی کونسلوں سے ممبر منتخب ہوکر آئینگے اس شرط کے ساتھ مشروط کردیا گیا ہے کہ اول تو موجودہ ریاستوں کی نصف تعداد فیڈریشن میں شریک ہونے پر آمادہ ہوجائے اور دوسرے یہ کہ رزرو ووٹ قائم ہوجائے یعنی جب تک یہ دونوں شرطیں پوری نہ ہونگی اس وقت تک فیڈریشن قائم نہ ہوگا اور ان دونوں شرطوں کی تکمیل مستقبل قریب میں تو ناممکن نظر آرہی ہے کیونکہ ریاستیں پہلے تو تیار نہیں کہ اب ان کی اکثریت مخالف ہوگئی ہے اور یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ تو ہیں جو چاہیں اس کے مرکز میں کسی قسم کی ذمہ داری دی جائے اندرونی طور پر ایسی پیچیدگیاں اور الجھنیں پیدا کردیں کہ ریاستوں کی اکثریت شرکت سے انکار کردے اسی طرح رزرو ووٹ کی تیاری بھی بحالات موجودہ آسان کام نہیں ہے اور اس کے لئے ہمارے یہاں بہت سی دشواریاں ہیں اگر جلد سے جلد بھی یہ قائم ہو تو کئی سال لگ جائینگے اس لئے یہ اندیشہ حق بجانب ہے کہ فیڈریشن کا قیام ہی سرے سے کھٹائی میں پڑجائے اگر قرطاس ابیض اس مسئلہ کو اس طرح صاف کردیتا کہ اگر سال بھر کے اندر ریاستیں شرکت پر آمادہ نہ ہوں تو فیڈریشن ہندوستان کا فیڈریشن قائم ہوجائے گا تو شک و شبہ کی گنجائش نہ ہوتی مگر موجودہ صورت حال تو ایسی ہے کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیچہ وطنی اس لئے رکھی گئی ہے کہ نہ یہ فی الحال پوری ہوگی اور نہ مرکز میں ہندوستانیوں کو ذمہ داری دینے کا سوال پیدا ہوگا اور آسانی سے ان لوگوں کو جواب دیا جاسکے گا جو مرکز کی ذمہ داری پر اصرار کرینگے کہ حکومت کی کیا صورت ہے حکومت تو تیار ہے مگر ریاستیں ہی تیار نہیں ہوتیں غرضکہ اس طرح مرکزی ذمہ داری کھٹائی میں ڈال دیگئی ہے اور مستقبل قریب میں اس کے حاصل ہونے کی کوئی خوشگوار امید اور یقین نہیں ہے۔

## بصورت قیام فیڈریشن مرکز میں کیا دیا جائیگا

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر فیڈریشن قائم ہوگئی تو اس میں ہندوستانیوں کی کس قدر حصہ رسی ہوگی مرکز میں بعض حیثیت تو کل گورنر جنرل کے ماتحت ہوں گے جس میں فیڈرل لیجسلیچر کو دخل دینے کی کوئی اختیار نہ ہوگا

مسئلاً فوج جس پر بجاس کروڑ روپیہ صرف ہوتا ہے، امور خارجہ مذہبی نظام یعنی مسیحی نظام، نیز مالیات جس پر تقریباً تمام کنٹرول گورنر جنرل کا ہوگا۔ فوج اور مالیات ہی دو اہم صیغے ہیں ان میں سے فوج تو کابینہ گورنر جنرل کے اختیار میں ہوگی جس قدر اس کی چاہے صرف کرے کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ مالیات کا محکمہ بھی تقریباً تمام کا تمام گورنر جنرل ہی کے زیر حکم ہوگا۔

اس کے بعد ہندوستانیوں کے ہاتھ میں کیا رہے گا وہ ظاہر ہے لیکن اب آگے چل کر دیکھیں گے کہ جو کچھ ہندوستان کو دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ گورنر جنرل کے اختیارات اس قدر وسیع ہیں کہ اس کے بعد ہر کوئی ذمہ داری کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی تمام تر گورنر جنرل کا اپنی بیحد اختیارات جس طرف چاہے گا نظام حکومت کو پھیرے گا۔

## گورنر جنرل کے بے پناہ اختیارات

پہلے آپ مختصراً گورنر جنرل کے اختیارات کی فہرست سن لیجئے:۔

(۱) ہندوستان یا اس کے کسی حصہ کے امن وامان کے شدید خطرہ کی اشتہار۔

اس دفعہ کے یہ معنے ہیں کہ گورنر جنرل صاحب جس وقت چاہیں گے جس قسم کے آرڈیننس جاری کردیں گے ان آرڈیننسوں کی نوعیت خواہ کتنی ہی وحشیانہ و ظالمانہ کیوں نہ ہو اور خواہ جب تک چاہیں ان کی مطلق ضرورت نہ ہو مگر ان کو اختیار ہوگا کہ وہ ہر قسم کے خاص قوانین مروجہ کو منسوخ کردیں اس میں کسی قسم کی پابندی ان پر نہ ہوگی ذرا کسی قسم کی اچنبھی ہوا اور وائسرائے نے آرڈیننس جاری کیا۔

(۲) "وفاق ہند کے مالی استحکام اور اس کی ساکھ کا تحفظ" یہ دفعہ بھی نہایت وسیع ہے اور سرکاری زبان میں جو اس کی تشریح کی گئی ہے وہ بھی کچھ کم خطرناک نہیں ہے پہلے اسکو سنئے:۔ "مالیات کے متعلق گورنر جنرل کی ذمہ داری کے معنے یہ ہیں کہ اگر اس کے وزیر کی مالی یا پالیسی جو موجودہ دنیا کی حالی مسلمہ اری میں ہندوستان کی ساکھ خراب کرے اور محصولات صیغہ جات یا وفاق ہند کی دیگر ذمہ داریوں پر اثر انداز ہو تو گورنر جنرل مداخلت کرکے ہندوستان کی مالی ساکھ کو برقرار رکھیگا۔ گویا اس کے معنے یہ ہیں کہ ہندوستانی وزارت اور اس کی پشت پر جو پبلیجر ہوگا وہ سب اس قدر احمق ہوں گے کہ وہ ایسی تجاویز پیش کریں گے کہ ہندوستان کی مالی ساکھ برباد ہوجائے گویا وہ تو اپنے ملک کے دشمن ہونگے اور گورنر جنرل صاحب نہایت ہی خواہ اور دوست ہوں گے اور وہ یہ نہیں دیکھ سکیں گے کہ یہ دشمنان بدبخت ہندوستان کی مالی ساکھ کو برباد کردیں اس لئے بیک جنبش قلم ذمہ داریات و پبلیجر کے فیصلہ کو منسوخ فرما دینگے

ہندوستان کی مالی ساکھ کا برباد ہونا اصل مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی تجویز وزیر مالیات کی طرف سے آئے جس کا انگلستان کے مفاد کے خلاف ہونا ہر تو خواہ اس تجویز سے ہندوستان کا کتنا ہی زیادہ مفاد وابستہ کیوں نہ ہو ہندوستان کی مالی ساکھ کے تحفظ کا عذر کرکے اس تجویز پر خط نسخ پھیر دیا جائے گا اور نہ ظاہر ہے کہ ہندوستانی ایسی ہتھ تانی تجویز پیش کرنے لگے جس سے ہندوستان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو یہ بالکل لغو و مہمل اندیشہ ہے کہ ہندوستانی وزارت ہندوستان کی مالی ساکھ کو نقصان پہنچانے والی تجاویز پیش کرے گا یہ اختیار تو صرف ایسی تجاویز کو رد کرنے کے لئے دیا گیا ہے جس سے انگلستان کے اور انگریزوں کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا ذرہ برابر احتمال ہو۔

(۳) اقلیتوں کے جائز مفاد کا تحفظ اس دفعہ کے ذریعہ بھی بہت سی مفید تجاویز کو جو ترقی پذیر ہونگی روکا جاسکیگا۔

(۴) عام ملازمتوں کے ارکان کے ان حقوق کا تحفظ جو آئین کے مطابق ان کو حاصل ہوں گے۔ یہ دفعہ بھی سخت مضر ہے کیونکہ ہندوستان کے مفاد کے لئے وزارت ان ملازمتوں کی تخفیف یا تنخواہوں اور پنشنوں وغیرہ کے بارے میں کچھ نہ کرسکے گی۔

(۵) ہندوستانی ریاستوں کے حقوق کا تحفظ۔

(۶) تجارتی ہتھیار کا کاف راویہ سخت مضر اور ہمیشہ ہندوستانی تجارت کی ترقی اور صنعت و حرفت کے ارتقار میں سنگ گراں بنے گی کیونکہ قومی وزارت ہندوستانی صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے بیرونی مال پر ٹیکس لگائیگی تو گورنر جنرل صاحب فوراً اس کو منسوخ فرما دینگے یہ دفعہ تو محض اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ انگلستان کا مال بلا روک ٹوک آتا رہے خواہ ہندوستانی صنعت و حرفت کا گلا اس کی وجہ سے بالکل گھونٹ ہی کیوں دیا جائے۔

## گورنر جنرل کو مزید اختیارات

اوپر کی سطور میں گورنر جنرل کی جن ذمہ داریوں کا ذکر کیا گیا ہے وہی ایسی ہیں کہ جو کچھ دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بے معنی اور بے حقیقت ہوکر رہ جاتا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیے:۔

"گورنر جنرل کو مجلس قانون ساز کے ہر مخالف فیصلہ کو مسترد کرنے کا حق ہوگا مخالف فیصلہ کے معنے یہ ہیں کہ وائسرائے کے نزدیک وہ فیصلہ اس کی ذمہ داریوں کے منافی ہو اگر کسی مسودہ قانون کو گورنر جنرل اپنی ذمہ داریوں کو بجا لانے کے لئے ضروری سمجھتا ہے اور فوجی وزارت اس کی مخالفت کرتی تو گورنر جنرل اس قانون کی مکمل اپنے قلم سے رد کردیگا اور اگر وزارت اس کی حمایت کرے تو گورنر جنرل اس قانون کی مکمل یا جزوی منظوری دیدیگا اور اگر وزارت اس کی حمایت کرے لیکن مجلس قانون ساز میں وہ اکثریت حاصل نہ ہو اس میں بھی بیشی کرے تو بھی وائسرائے اس کو اصلی حالت کے مطابق بحال کردینگے اور مجلس قانون ساز کے فیصلہ کو ٹھکرا دیں گے"

اسی طرح مالیات کے سلسلہ میں بھی وسیع اختیارات گورنر جنرل کو دیئے گئے ہیں یعنی وزارت کے تیار کردہ بجٹ میں گورنر جنرل صاحب جس قسم کی مداخلت چاہیں کرسکیں گے کمی بیشی کرسکیں گے خواہ وزارت رضامند ہو یا نہ ہو اور مجلس قانون ساز خواہ قبول کرے یا نہ کرے مگر گورنر جنرل کی ترمیمات لازمی ہونگی بجٹ پاس ہونے کے بعد بھی گورنر جنرل ترمیمات جب منظور کرسکتے ہیں"

اسی قسم کے اختیارات صوبہ کے گورنروں کو بھی دیئے گئے ہیں یعنی وہ بھی مطلق العنان بادشاہ اپنے صوبہ کے ہوں گے:۔

ان اختیارات کے بعد تو یہ بھی آزادی کے کوئی معنی رہتے ہیں اور نہ مرکزی وزارت کی کوئی حقیقت رہ جاتی ہے۔

## آخری سوال

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایسا ناقص مکمل ناقابل بخش فاتوں ہمارے سر تھوپا جارہا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے ہماری میں تو اس کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ تمام اہم سیاسی جماعتیں متحد ہوکر اس میں ضروری ترمیمات کرائیں تاکہ یہ قابل قبول اور قابل عمل ہوجائے اور اگر حکومت مناسب اور جب مناسب ترمیم کرنے پر رضامند نہ ہو تو پھر اس ایکٹ اصلاحات کی شدید مخالفت کی جائے اور اس کا بائیکاٹ کردیا جائے یا پھر اس کا چلنا ناممکن بنادیا جائے عام انتخابات کی وجہ سے ہمنے نہایت اختصار کے ساتھ خطاس اہم پر تبصرہ کیا ہے دیف اہم نکات سے بحث کی ہے اور ابھی بہت سے وہ امور باقی ہیں جن پر بحث ہوسکتی تھی

# معارف القرآن

(بسلسلہ سابقہ)

بھائی برادروں کا خون بہائے اور قابیل نے ہابیل کو ظلماً قتل کیا تھا اس لئے ہم نے بنی اسرائیل کو بھی حکم دیدیا کہ جو شخص کسی آدمی کو بغیر قصاص کے اور بغیر زمین پر بربادی و تباہی پیدا کرنے کے قتل کریگا تو گویا اُس نے تمام آدمیوں کو مار ڈالا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اُس کے مار ڈالنے کا بے وجہ حکم نہیں دیا۔ تو جو شخص حکم خدا کے خلاف کسی ایک جان کو ضائع کرے گویا اُس نے سب جانوں کو ضائع کیا وجہ یہ ہے کہ حرمت میں سب برابر ہیں ایک کی ہتک حرمت کرنی گویا سب کی ہتک حرمت ہے۔ ہاں جس شخص نے کسی کو مار ڈالا ہو یا زمین پر تباہی پھیلائی ہو اُس کو مار ڈالنے میں گناہ نہیں ہے۔ زمین پر فساد پھیلانے سے یہ مطلب ہے کہ وہ دُنیا کو تباہ کر رہا ہو یا خود اپنے نفس کو ہلاک کر رہا ہو شرک و کفر میں مبتلا ہو خالق و رازق کی اطاعت چھوڑ کر غیر اللہ کی پرستش کر رہا ہو گویا ان بداعمالیوں سے اُس نے اپنے نفس کو ہلاک کر ڈالا ہو (کیونکہ کافر مردہ برابر ہے) تو ایسے شخص کا قتل بھی جائز ہے اور جہاد ضروری ہے۔ اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص کسی ایک شخص کی زندگی کا باعث ہوا اور اُس کو زندہ چھوڑ دے تو گویا اُس نے تمام لوگوں کو زندہ چھوڑا اور سب کی حیات بخشی کا سبب ہوا یعنی اگر کوئی شخص کسی کے قتل سے باز رہا یا اپنے نفس کو ہلاکت سے بچایا شرک و کفر نہ کیا خدا کے اسلام کی تعمیل میں ہر موقع کو تباہی و تراس کا حکم ایسا ہے جیسے اس نے تمام لوگوں کو زندگی بخشی تو اور سب لوگوں کی زندگی کا سبب بنا ہو۔ کیونکہ ایک جان کی حرمت محفوظ رکھنی تمام جانوں کے حفظ حرمت کے برابر ہے۔ آگے حکم ہوتا ہے کہ ان بنی اسرائیل کے پاس ہمارے رسول معجزات اور ہدایت کی کھلی کھلی نشانیاں لیکر پہنچے لیکن ان ازلی بدبختوں کو کچھ فائدہ نہ ہوا ان میں سے اکثر زمین پر فساد مچاتے رہے قتل و غارت کفر و شرک اور دیگر نافرمانیوں کا ارتکاب کر کے قوانین الٰہی کے حدود سے آگے بڑھتے رہے۔

**تفصیل و بیان:** قصداً قتل کرنے والے سے قصاص لینا چاہئے۔ جو شخص زمین پر تباہی پھیلائے اپنے اخلاق عادات سے دُنیا کو تباہ کر رہا ہو اُسکو قتل کر دینا چاہئے کسی کی بلا وجہ شرعی کے جان لینی سب سے بڑا گناہ ہے۔ تبلیغ اسلام ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اسی سے دُنیا میں روحانی حیات پیدا ہوتی ہے۔ تبلیغ اسلام سے بڑھکر اجر کسی عمل کی نہیں ہے۔ حدود شرعیہ سے تجاوز کرنا حرام ہے وغیرہ۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(ترجمہ) جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اسکے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دئے جائیں یا زمین پر سے نکال دئے جائیں یہ انکے لئے دُنیا میں سخت رسوائی ہے اور انکو آخرت میں عذاب عظیم ہوگا ہاں جو لوگ قبل اسکے کہ تم ان کو گرفتار کرو توبہ کرلیں تو جان کر لیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربانی فرمانیوالے۔

**تفسیر:** اہل عرینہ نے جب مسلمان ہو کر ہجرت کی اور مدینہ میں آکر رہنے لگے تو مدینہ کی آب و ہوا ہم کو موافق نہیں ہے ہم بیمار رہتے ہیں ہمیں علاج بتائیے حضور نے فرمایا صدقہ کے اونٹ جو جنگل میں چرنے جاتے ہیں ان کے ساتھ چلے جایا کرو اور اُن کا دودھ و پیشاب پیا کرو۔ (پیشاب پینا اگرچہ حرام ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہے مگر یہ مخصوص علاج حضور کو وحی کے ذریعہ سے معلوم ہوا تھا) غرض اس علاج سے اہل عرینہ تندرست ہو گئے اور جرأت ہو کر قتل کر کے تمام اونٹ ہنکا کر لے گئے اُس وقت اُن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے شان نزول یہ بیان کی ہے کہ ابو بردہ ایک سرکش شخص تھا اور کفار کی ایک جماعت کا سردار تھا۔ آنحضرت سے اُس نے صلح اس شرط پر کی کہ نہ تو مسلمانوں کا وہ ساتھ دے نہ مسلمانوں کے مقابلہ میں آئے مگر ابو بردہ نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی چنانچہ ایک مرتبہ اسکے بعد چند آدمی مسلمان ہو کیلئے ارادہ سے مدینہ آرہے تھے کہ راستہ میں ابو بردہ نے انکو لوٹ لیا۔ اسپر یہ آیت اتری آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ خدا اور رسول سے یعنی مسلمانوں سے لڑتے ہیں کیونکہ خدا سے لڑنا تو ممکن ہی نہیں اور رسول سے بھی اب لڑائی نہیں ہو سکتی یا صلح کے ساتھ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں دانستہ کفر کرتے ہیں لڑتے ہوئے قتل ناحق کرتے ہیں قتل کی دھمکیاں دیکر مال وصول کرتے ہیں اور زمین پر تباہی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی سزا یہ ہے کہ اگر انہوں نے قتل کیا ہو تو ان کو بھی قتل کر ڈالو اور اگر قتل کے علاوہ مسافر کا مال بھی لوٹا ہو تو سولی پر چڑھا دو اور اگر صرف مال لوٹا ہو اور کسی کو قتل نہیں کیا ہو تو ان کا دایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں کاٹ ڈالو اور اگر مسافروں کو صرف دھمکایا ہو ذرا یا ہو کسی کا مال بھی نہ لوٹا ہو قتل بھی نہ کیا ہو تو اس صورت میں ان کو ملک بدر کر دو۔ یہ مطلب ہے کہ صبر و امن کو درہم برہم کرنے والے ہی سزا ہے آخرت میں اس پر بڑا سخت عذاب ہے ہاں جو شخص گرفتار ہونے سے پہلے پہلے دل سے تائب ہو کر توبہ کر لے تو خدا اُس کو معاف کر دیگا کیونکہ خدا بڑا مہربان اور رحیم ہے۔ اب یہاں دو باتیں جاننا ضروری ہیں۔ ۱ یہ آیت مسلمانوں کے یا مشرکوں کے بارہ میں نازل ہوئی اس حکم عام ہے۔ ۲ کیا یہ دُنیوی سزائیں جاری ہونے کے بعد آخرت کا عذاب باقی رہ جاتا ہے یا ساقط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اُن کی تفصیل یہ ہے کہ شیخ ابن کثیر کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے بارہ میں نازل ہوئی کیونکہ حضرت عکرمہ حسن نے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مشرکوں کے حق میں ہے اگر مشرک گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو سزا نہ دیجائیگی کیونکہ اسلام لانے سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور اگر مسلمان نے کوئی جرم کیا اور گرفتار سے جا کر ملا تو اُس پر حد جاری ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے (ابن جریر۔ ابو داؤد۔ نسائی) امام ابو حنیفہ شافعی اور مالک وغیرہ کے نزدیک اس آیت کا حکم ان کافروں کا مسلمانوں کیطرف سے جو جرأت فی وغیرہ کرتے ہوں کیونکہ مشرک تو گرفتار ہونے سے پہلے یا بعد کسی وقت توبہ کرے اسکی توبہ مقبول ہے اور اُسکو کبھی حد قصاص کی سزا نہ دی جائیگی اور آیت میں یہ تصریح ہے کہ اگر گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو معاف کیا جائیگا اس سے معلوم ہوا کہ آیت کا حکم مسلمانوں کیلئے ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ اس آیت کا حکم عام ہے مسلمان ہو یا کافر بہر حال مجرم کو سزا دی جائیگی۔ نیز سزا کے مستوجب ہونیکا یہ مطلب ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر مسلمان نے کوئی گناہ کیا اور اُس کی سزا اُس کو دیدی گئی تو قصاص

مثلاً فوج جس پر بجاس کروڑ روپیہ صرف ہوتا ہے، امور خارجہ مذہبی نظام یعنی مسیحی نظام، نیز مالیات جس پر تقریباً تمام کنٹرول گورنر جنرل کا ہوگا۔ فوج اور مالیات یہی دو اہم صیغے ہیں ان میں سے فوج تو کابینہ گورنر جنرل کے اختیار میں ہوگی جس قدر اس کی جی چاہے صرف کرے کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ رہا مالیات کا معاملہ یہ بھی تقریباً تمام کا تمام گورنر جنرل ہی کے زیر حکم ہوگا۔

اس کے بعد ہندوستانیوں کے ہاتھ میں کیا رہے گا وہ ظاہر ہے لیکن آپ آگے چل کر دیکھیں گے کہ جو کچھ ہندوستان کو دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ گورنر جنرل کے اختیارات اس قدر وسیع ہیں کہ اس کے بعد مرکزی ذمہ داری کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ قدم قدم پر گورنر جنرل کا آئینی یا غیر آئینی اختیارات جس طرف چاہے گا نظام حکومت کو پھیر دے گا۔

## گورنر جنرل کے بے پناہ اختیارات

پہلے آپ مختصراً گورنر جنرل کے اختیارات کی فہرست سن لیجئے:۔

(۱) ہندوستان یا اس کے کسی حصہ کے امن و امان کے شدید خطرہ کی اشاعت۔

اس دفعہ کے یہ معنے ہیں کہ گورنر جنرل صاحب جس وقت چاہیں گے جس قسم کے آرڈیننس جاری کردیں گے ان آرڈیننسوں کی نوعیت خواہ کتنی ہی وحشیانہ و ظالمانہ کیوں نہ ہو اور خواہ جب بھی کے نزدیک ان کی مطلق ضرورت نہ ہو مگر ان کو اختیار ہوگا کہ وہ قیصر کے خاص قوانین مروجہ تاریخ سکیں اس میں کسی قسم کی یا بندی ان پر نہ ہوگی خواہ کسی قسم کی انجمن بنے، ہوا اور اسمبلی نے اردیننس جاری کیا۔

(۲) اتفاق ہند کے مالی استحکام اور اس کی ساکھ کا تحفظ۔ یہ دفعہ بھی نہایت وسیع ہے اندر سرکاری زبان میں جو اس کی تشریح کی گئی ہے وہی کچھ کم خطرناک نہیں ہے پہلے اسکے معنے ہیں مالیات کے متعلق گورنر جنرل کی ذمہ داری کے معنے یہ ہیں کہ اگر اس کے وزیر کی مالی یا پالیسی ایسی ہو جو دنیا کی حالی منڈی میں ہندوستان کی ساکھ خراب کرنے اور محصولوں صیغہ جات یا دفاق ہند کی دیگر ذمہ داریوں پر اثر انداز ہو تو گورنر جنرل مداخلت کرکے ہندوستان کی مالی ساکھ کو برقرار رکھیگا۔ گویا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستانی وزارت اس کی بہت پرواہ نہ کریگی وہ سب اس قدر آزاد ہوں گے کہ وہ ایسی تجاویز رکھیں گے کہ ہندوستان کی مالی ساکھ برباد ہو جائے گویا وہ تو اپنے ملک کے دشمن ہونگے اور گورنر جنرل صاحب نہایت ہی خوش اور دوست ہوں گے اور وہ نہیں دیکھ سکیں گے کہ یہ دشمنان وطن ہندوستان کی مالی ساکھ کو برباد کردیں اس نے بیک جنبش قلم زیر ایات دفعہ پالیسی کے فیصلہ کو مسترد فرما دینگے۔

ہندوستان کی مالی ساکھ کا برباد ہے اصل مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی تجویز وزیر مالیات کی طرف سے آئے جس کا اثر انگلستان کے مفاد کے خلاف ہوتا ہو تو خواہ اس تجویز سے ہندوستان کا کتنا ہی زیادہ مفاد وابستہ کیوں نہ ہو ہندوستان کی مالی ساکھ کے تحفظ کا عذر کرکے اس تجویز پر قطعی فیصلہ دیا جائے گا۔ نہ ظاہر ہے کہ ہندوستانی ایسی متعانہ تجویز کیوں پیش کرنے لگے جس سے ہندوستان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو یہ بالکل لغو و مہمل اندیشہ ہے کہ ہندوستانی وزارت ہندوستان کی مالی ساکھ کو نقصان پہنچانے والی تجاویز پیش کرے گا یہ اختیار تو صرف ایسی تجاویز کو رد کرنے کے لئے دیا گیا ہے جس انگلستان کے اور انگریزوں کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا ذرہ برابر احتمال ہو۔

(۳) اقلیتوں کے جائز مفاد کا تحفظ۔ اس دفعہ کے ذریعہ بھی بہت سی مفید تجاویز کو جو ترقی پذیر ہونگی روکا جا سکیگا۔

(۴) عام ملازمتوں کے ارکان کے ان حقوق کا تحفظ جو آئین کے مطابق ان کو حاصل ہوں گے۔ یہ دفعہ بھی سخت مضر ہے کیونکہ ہندوستان کے مفاد کے لئے وزارت ان ملازمتوں کی تخفیف یا تنخواہوں اور پنشنوں وغیرہ کے بارے میں کچھ نہ کرسکے گی۔

(۵) ہند دستانی ریاستوں کے حقوق کا تحفظ۔

(۶) تجارتی امتیاز کا انسداد۔ یہ سخت مضر دفعہ ہے ہندوستانی تجارت کی ترقی اور صنعت و حرفت کے ارتقار میں سنگ گراں بنے گی کیونکہ قومی وزارت ہندوستانی صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے بیرونی مال پر ٹیکس لگائیگی تو گورنر جنرل صاحب فوراً اس کو مسترد فرما دینگے۔ یہ دفعہ تو محض اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ انگلستان کا مال بلا روک ٹوک آتا رہے خواہ ہندوستانی صنعت و حرفت کا گلا اس کی وجہ سے بالکل گھونٹ ہی کیوں دیا جائے۔

## گورنر جنرل کو مزید اختیارات

اوپر کی سطروں میں گورنر جنرل کی جن ذمہ داریوں کا ذکر کیا گیا ہے وہی ایسی ہیں کہ جو کچھ دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بے معنی اور بے حقیقت ہو کر رہ جاتا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیے:۔

"گورنر جنرل کو مجلس قانون ساز کے ہر مخالف فیصلہ کو مسترد کرنے کا حق ہوگا مخالف فیصلہ کے معنے یہ ہیں کہ وزارئے کے نزدیک وہ فیصلہ اس کی ذمہ داریوں کے منافی ہو اگر کسی مودہ قانون کو گورنر جنرل اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے ضروری سمجھتا ہے اور قومی وزارت اس کی مخالفت کرتی تو گورنر جنرل اس کو قانون کی شکل اپنے دستخط سے دیدیگا اور اگر ضرورت سمجھے تو اس کی حمایت کا تہیہ کرلیں اور مجلس قانون ساز میں وہ گر جائے یا وہ اس میں کمی بیشی کرے تو بھی والسرائے اس کو اصل حالت کے مطابق بحال کردینگے اور مجلس قانون ساز کے فیصلہ کو ٹھکرا دیں گے"

اسی طرح مالیات کے سلسلہ میں بھی وسیع اختیارات گورنر جنرل کو دیئے گئے ہیں یعنی وزارت کے تیار کردہ بجٹ میں گورنر جنرل صاحب جس قسم کی مداخلت چاہیں گے کرسکیں گے کمی بیشی کرسکیں گے خواہ وزارت رضامند ہو یا نہ ہو اور مجلس قانون ساز خواہ قبول کرے یا نہ کرے مگر گورنر جنرل کی تریمات آئل ہونگی بجٹ پاس ہونے کے بعد بھی گورنر جنرل ترمیمات جب منظور کرسکتے ہیں:۔

اسی قسم کے اختیارات صوبہ کے گورنروں کو بھی دیئے گئے ہیں یعنی وہ بھی مطلق العنان بادشاہ اپنے صوبہ کے ہوں گے:۔

ان اختیارات کے بعد نہ تو ہندوستانی آزادی کے کوئی معنی رہتے ہیں اور نہ مرکزی ذمہ داری کی کوئی حقیقت رہ جاتی ہے۔

## آخری سوال

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایسا ناقص مکمل ناقابل بخشش فاتوں ہمارے سر تھوپا جا رہا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے ہماری میں تو اس کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ تمام اہم سیاسی جماعتیں متحد ہو کر اس میں ضروری ترمیمات کرائیں تاکہ یہ قابل قبول اور قابل عمل ہو جائے اور اگر حکومت مناسب اور حسب منشا ترمیم کرنے پر رضامند نہ ہو تو پھر اس ایکٹ اصلاحات کی شدید مخالفت کی جائے اور اس کا بائیکاٹ کردیا جائے یا پھر اس کا چلنا ناممکن بنا دیا جائے عدم گنجائش کی وجہ سے ہمنے نہایت اختصار کے ساتھ خطاس اہم دفعات پر تبصرہ کیا ہے ان دفعہ اہم کائنات سے بحث کی ہے اور ابھی بہت سے وہ امور باقی ہیں جن پر بحث ہو سکتی ہے

# معارف القرآن

(بسلسلہ سابقہ)

بھائی برادروں کا خون بہائے اور قابیل نے ہابیل کو ظلماً قتل کیا تھا اس لئے ہم نے بنی اسرائیل کو بھی حکم دیدیا کہ جو شخص کسی آدمی کو بغیر قصاص کے اور بغیر زمین پر بربادی دنیا ہی پیدا کرنے کے قتل کریگا تو گویا اُس نے تمام آدمیوں کو مار ڈالا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اُس کے مار ڈالنے کی بے وجہ حکم نہیں دیا۔ تو جو شخص حکم خدا کے خلاف کسی ایک جان کو ضائع کرے گویا اُس نے سب جانوں کو ضائع کیا وجہ یہ ہے کہ حرمت میں سب برابر ہیں ایک کی ہتک حرمت کرنی گویا سب کی ہتک حرمت ہے۔ ہاں جس شخص نے کسی کو مار ڈالا ہو یا زمین پر تباہی پھیلائی ہو اُس کو مار ڈالنے میں گناہ نہیں ہے۔ زمین پر فساد پھیلانے سے یہ مطلب ہے کہ وہ دنیا کو تباہ کر رہا ہو یا خود اپنے نفس کو ہلاک کر رہا ہو مشرک و کفر میں مبتلا ہو خالق و رازق کی اطاعت چھوڑ کر غیر اللہ کی پرستش کر رہا ہو گویا ان بداعمالیوں سے اُس نے اپنے نفس کو ہلاک کر ڈالا ہو کیونکہ کافر مردہ برابر ہے) تو ایسے شخص کا قتل بھی جائز ہے اور جہاد ضروری ہے۔ اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص کسی ایک شخص کی زندگی کا باعث ہوا اور اُس کو زندہ چھوڑ دے تو گویا اُس نے تمام لوگوں کو زندہ چھوڑا اور سب کی حیات بخشی کا سبب ہوا یعنی اگر کوئی شخص کسی کے قتل سے باز رہا یا اپنے نفس کو ہلاکت سے بچا لیا شرک و کفر نہ کیا خدا کے احکام کی تعمیل میں سرمو کوتاہی نہ کی تو اس کا حکم ایسا ہے جیسے اس نے تمام لوگوں کو زندگی بخشی دی اور سب لوگوں کی زندگی کا سبب بنا ہو۔ کیونکہ ایک جان کی حرمت محفوظ رکھنی تمام جانوں کے حفظ حرمت کے برابر ہے۔ آگے حکم ہوتا ہے کہ ان بنی اسرائیل کے پاس ہمارے بہت سے رسول معجزات اور ہدایت کی کھلی کھلی نشانیاں لیکر پہنچے لیکن ان ازلی بدبختوں کو کچھ فائدہ نہ ہوا ان میں سے اکثر زمین پر فساد مچاتے رہے قتل و غارت کفر و شرک اور دیگر نافرمانیوں کا ارتکاب کر کے تو انہوں الٰہی کے حدود سے آگے بڑھتے رہے۔

**تفسیر و بیان** قدرت قتل کرنے والے سے قصاص لینا چاہئے جو شخص زمین پر تباہی پھیلائے اپنے اخلاق عادات سے دنیا کو تباہ کر رہا ہو اُسکو قتل کر دینا چاہئے کسی کی بلا وجہ شرعی کے جان لینی سب سے بڑا گناہ ہے۔ تبلیغ اسلام ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اسی سے دنیا میں روحانی حیات پیدا ہوتی ہے۔ تبلیغ اسلام سے بڑھکر اجزا کسی قتل کی نہیں ہے۔ حدود شرعیہ سے بچاؤ کرنا حرام ہے وغیرہ۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۙ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(ترجمہ) جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اسکے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دئے جائیں یا زمین پر سے نکال دئے جائیں یہ انکے لئے دنیا میں سخت رسوائی ہے اور انکو آخرت میں عذاب عظیم ہوگا ہاں جو لوگ قبل اسکے کہ ان کو گرفتار کرو توبہ کرلیں تو جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربانی فرمانیوالے۔

**تفسیر** اہل عرینہ نے جب مسلمان ہو کر ہجرت کی اور مدینہ میں آکر رہنے لگے تو مدینہ کی آب و ہوا ہم کو ناموافق ہے ہم بیمار رہتے ہیں ہمیں علاج بتایئے حضور نے فرمایا صدقہ کے اونٹ جو جنگل میں چرنے جاتے ہیں ان کے ساتھ چلے جایا کرو اور اُن کا دودھ و پیشاب پیا کرو۔ (پیشاب پینا اگرچہ حرام ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہے مگر یہ مخصوص علاج حضور کو وحی کے ذریعہ سے معلوم ہوا تھا) غرض اس علاج سے اہل عرینہ تندرست ہو گئے اور جو دراصل قتل کر کے تمام اونٹ ہنکا کر لے گئے اُس وقت اُن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے شان نزول یہ بیان کی ہے کہ ابو بردہ ایک سرکش شخص تھا اور کفار کی ایک جماعت کا سردار تھا۔ آنحضرت نے اُس سے صلح اس شرط پر کی کہ نہ تو مسلمانوں کا وہ ساتھ دے نہ مسلمانوں کے مقابلہ میں آئے مگر ابو بردہ نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی چنانچہ ایک مرتبہ اسکے بعد چند آدمی مسلمان ہونیکے ارادہ سے مدینہ آرہے تھے کہ راستہ میں ابو بردہ نے انکو لوٹ لیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ خدا اور رسول سے یعنی مسلمانوں سے لڑتے ہیں کیونکہ خدا سے لڑنا تو ممکن ہی نہیں اور رسول سے بھی اب لڑائی نہیں ہو سکتی یا صدہ کے ساتھ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں دانستہ کفر کرتے ہیں راستے بند کرتے ہیں قتل ناحق کرتے ہیں قتل کی دھمکیاں دیکر مال چھینا کرتے ہیں اور زمین پر تباہی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی سزا یہ ہے کہ اگر انہوں نے قتل کیا ہو تو اُن کو بھی قتل کر ڈالو اور اگر قتل کے علاوہ مال بھی لوٹا ہو تو بھی سولی پر چڑھا دو اور اگر صرف مال لوٹا ہو اور کسی کو قتل نہ کیا ہو تو اُن کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ ڈالو اور اگر مسافروں کو صرف دھمکایا ڈرایا ہو یہ کسی کا کچھ نہیں کیا ہو تو اس صورت میں ان کو قید کر کے نکال دو اور ملک بدر کر دو۔ یہ مطلب ہے کہ جس دوام کفر و ایذا رسانی کی سزا یہ ہے کہ آخرت میں بڑی سخت سزا ہے ہاں جو شخص گرفتار ہونے سے پہلے پہلے تائب ہو جائے تو خدا اُس کو معاف کر دیگا کیونکہ خدا غفور رحیم ہے۔ اب یہاں دو باتیں بیان کرنی ضروری ہیں۔ ۱۔ یہ آیت مسلمانوں کے یا مشرکوں کے بارہ میں نازل ہوئی اس کا حکم عام ہے۔ ۲۔ کیا یہ سزائیں دنیوی سزا ملے جانے کے بعد آخرت کا عذاب باقی رہ جاتا ہے یا ساقط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اول کی تفصیل یہ ہے کہ شیخ ابن کثیر کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے بارہ میں نازل ہوئی کیونکہ حضرت علی مرتضیٰ نے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مشرکوں کے حق میں ہے اگر مشرک گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرے تو اسکو سزا نہ ملیگی کیونکہ اسلام لانے سے سب گناہ مٹ جاتے ہیں اور اگر مسلمان نے کوئی جرم کیا اور گرفتار ہوا تو اُس پر حد جاری ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے (ابن جریر۔ ابو داؤد۔ نسائی) امام ابو حنیفہ شافعی اور مالک وغیرہ کے نزدیک اس آیت کا حکم اُن کفار مسلمانوں کیلئے ہے جو رہزنی وغیرہ کرتے ہوں کیونکہ مشرک تو گرفتار ہونے سے پہلے پہلے کسی وقت توبہ کرے اسکی توبہ مقبول ہے اور اسکو گذشتہ قصوروں کی سزا نہ دی جائیگی اور آیت میں یہ تصریح ہے کہ اگر گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو معاف کیا جائیگا اس سے معلوم ہوا کہ آیت کا حکم مسلمانوں کیلئے ہے۔ قرطبی کہتے ہیں اس آیت کا حکم عام ہے مسلمان ہو یا کافر بہر حال مجرم کو سزا دی جائیگی۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر مسلمان نے کوئی گناہ کیا اور اُس کی سزا اُس کو دیدی گئی تو یہ سزا

نہیں لے آخرت میں اسپر عذاب نہوگا - خدا چاہے گا عذاب دے گا نہ چاہے گا نہ دیگا بعض علماء رکھتے ہیں کہ دنیوی حل جانے کے بعد آخرت کا عذاب ساقط ہوجاتا ہے اور یہ گروہ استدلال میں چند احادیث پیش کرتا ہے -

**مقصود بیان** - مفسدوں کی تیغ کنی کرد اسی میں دُنیا کی نجات ہے - خُلق اللہ پر کاربند ہو رحم کرو - بقتول کے ورثہ کو چاہئے کہ قاتل کو خون معاف کردیں اور اپنا مال واپس لیلیں کیونکہ علم و حلم سے خدا خوش ہوتا ہے - حکام کو چاہئے کہ مجرم کو کما حقہٗ سزا دیں - احکام الٰہی اور تعلیم پیغمبر انسانیت کی خلاف ورزی کرنے والا دُنیا میں ذلیل و خوار اور رسوا ہوتا ہے - قوم کو چاہئے کہ اُس وقت تک موقعہ رہتا ہے جبتک گرفتار ہونا یقین نہو یعنی جو خالص دل سے محض خدا کے خوف سے ہو ورنہ دنیوی سزا کے ڈر سے توبہ کرنی مقبول نہیں - اسلام کا مقصد دُنیا میں امن پیدا کرنا اور تباہی و فساد کی بیخ کنی کرنا ہے وغیرہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(ترجمہ) اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہوجاؤ گے -

**تفسیر** - جب کفار و مشرکین کو دعوت اسلام خدا تعالیٰ سے ڈرکا تو اب مسلمانوں کو خطاب فرماتا ہے - ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو اللہ کے عذاب سے ڈرو خدائے احکام کی پابندی کرو اُسکی مخالفت سے بچتے رہو اور اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ طلب کرو یعنی وہ چیز تلاش کرو جو خدا تعالیٰ سے تم کو قریب کردے - مطلب یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرو - قوانین اسلام کی پابندی کرو اور خدا کے راستہ میں جہاد کرو کہ خدا کی بات اونچی ہوجائے اور دُنیا میں خالص خدا کی پرستش ہونے لگے - حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ وسیلہ سے راہ و قرب خدا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو راہ خدا میں جان و مال سے (ربیع) ذکر کیا کہ وسیلہ سب قرب خدا کا ذریعہ ہے - بعض مفسرین کا قول ہے کہ وسیلہ جنت میں ایک خاص مرتبہ کا نام ہے اور وہ مرتبہ رسول اللہ کے واسطے مخصوص ہے چنانچہ عمرو بن عاص راوی ہیں کہ حضور سے فرماتے سنا تو تم بھی ویسا ہی کہتے جاؤ مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک درود پڑھتا ہے خدا اُس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے خدا اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اسکے بعد میرے واسطے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ مجھے وسیلہ عطا فرمائے اور وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو بندوں میں سے ایک ہی شخص کے لئے ہوسکتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا لہٰذا جو شخص اس وسیلہ کی میرے لئے دعا کریگا میری شفاعت اُس کو نصیب ہوگی - اس تقدیر پر آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ جنت میں جو درجہ خاص ہے اُس کو طلب کرو کیونکہ یہ درجہ اگر پیغمبر کے ساتھ مخصوص ہے مگر صالحین امت کا بھی وہاں حصول کے لئے سوال منوع نہیں ہے - اسکے بعد حکم ہوتا ہے کہ تمہاری یہ تمام طاعت و فرمانبرداری تمہارے لئے ہی سود مند ہے ہمیں اسکی ضرورت نہیں ہے لئے اس کا حکم عرت اس وجہ سے دیا ہے کہ تم کو فلاح و بہبودی حاصل ہو ورنہ ہم سب چیزوں سے غنی ہیں -

**مقصود بیان** - ممنوعات اور محرمات سے بچنے کا حکم - طاعت و فرمانبرداری پر کاربند ہونے کی تعلیم - ذات خدا و نبی کا استغنا - اور حسن نتیجہ کا وعدہ وغیرہ -

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ

(ترجمہ) یقیناً جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس تمام دُنیا بھر کی چیزیں ہوں اور ان چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں اور بھی ہوں تاکہ وہ اس کو دے کر قیامت کے عذاب سے چھوٹ جاویں تب بھی وہ چیزیں ہرگز ان سے قبول نہ کی جاویں گی اور ان کو دردناک عذاب ہوگا - اسبات کی خواہش کریں گے کہ دوزخ سے نکل آویں اور وہ اس سے کبھی نہ نکلیں گے اور ان کو عذاب دائمی ہوگا -

**تفسیر** - گذشتہ آیت میں سب سے اوّل خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو حرام و ممنوع سے بچنے کا حکم دیا اسکے بعد طاعت و عبادت کی طرف رغبت دلائی اور جہاد پر آمادہ کیا تاکہ دنیوی اور اُخروی کامیابی حاصل ہو اب اُن خبیث لوگوں کا حال بیان فرماتا ہے جو خدا کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں - نیک و بد کا باہمی امتیاز نہیں کرسکتے اور عاقبت کا وبال اپنے سر لیتے ہیں یہ لوگ راندۂ درگاہ اور مقہور ہیں اور اوّل فریق کی بالکل ضد ہیں - (قرآن کا قاعدہ ہے کہ مومن سے کافر و موحد کے ساتھ مشرک کا ذکر کرتا ہے مومنوں اور موحدوں کے نیک اعمال کا ثواب اور کافروں مشرکوں کی بداعمالی کا نتیجہ بیان کرتا ہے تاکہ لوگوں کو اسلام کی طرف رغبت اور کفر و نافرمانی سے نفرت ہو اسی اصول کے تحت یہاں مومنین کے ذکر کے بعد کافروں کا ذکر کیا گیا ہے) ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ کفر و شرک میں مبتلا رہے اور اسی پر مرگئے - اگر بفرض محال تمام روئے زمین کا مال خزانہ بلکہ اتنا ہی اور اس کے قبضہ میں آجائے اور قیامت کے دن عذاب خدا سے چھوٹ جانے کے لئے اس تمام مال کو فدیہ اور معاوضہ میں پیش کریں تب بھی اُن سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور لامحالہ یہ عذاد الیم میں مبتلا ہوں گے وہ ہر چند آرزو کرینگے کہ کسی طرح ہم یہاں سے نکل جائیں لیکن ہرگز کبھی نہ نکل سکینگے ہمیشہ دوزخ میں رہینگے ان کا عذاب دائمی ہوگا کبھی ان کی خلاصی نہوگی حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے فرمایا قیامت کے دن دوزخی آدمی کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا اے آدمی تو نے اپنا ٹھکانا کیسا پایا وہ عرض کرے گا بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے حکم ہوگا کہ کیا زمین بھر سونا تو اپنے فدیہ میں دے سکتا ہے عرض کرے گا ہاں دے سکتا ہوں - خدا تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے اس سے بہت زیادہ آسان چیزوں کا تجھ کو حکم دیا گیا تھا مگر تو نے نہیں کیا پھر حکم ہوگا اس کو دوزخ میں لیجاؤ - (مسلم - نسائی - بخاری) جمہور اہل سنت کے نزدیک بالاتفاق یہ امر مسلم ہے کہ کفار کی دوزخ سے کبھی رہائی نہ ہوگی ہاں مسلمان گنہگار ایک مدت خاص تک سزا پانے کے بعد دوزخ سے نکال لئے جائینگے اور تمام صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے -

**مقصود بیان** - وعید و ترہیب - کفر سے محترز رہنے کی تعلیم - کفار کے لئے دائمی جہنم ہونے کی تصریح وغیرہ -

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(ترجمہ) اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے سو ان دونوں کے (داہنے) ہاتھ کاٹ دو (یعنی) ہاتھ کاٹ ڈالو انکے کردار کے عوض میں بطور سزا کے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والے ہیں (جو سزا چاہیں مقرر فرمائیں) بڑے حکمت والے ہیں (کہ مناسب ہی سزا مقرر فرماتے ہیں)

**تفسیر** - جب مومنوں اور کافروں کے حالات کا جدا جدا بیان ہوچکا اور ہر ایک کو ہدایت و ارشاد کما حقہ کردیا نیز ہر فرقہ کے نتیجہ کا بیان بھی ختم ہوگیا اب ایک عام اخلاقی یا معاشرتی

تم بیان کیا جاتا ہے ہو کا ذمومین مرد عورت سب کو یکساں شامل ہے کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ کر تاکہ اُن کو اُنکے عمل بد کی پاداش ملجائے اور خدا کی مقرر کردہ سزا برداشت کرنی پڑے یہاں چند باتیں توجہ طلب ہیں۔ اول چور کی دماغی حالت صحیح ہو۔ دیوانہ نہ ہو۔ بالغ ہو نابالغ نہ ہو۔ ایسے شخص کا مال چرائے جسکے قبضہ میں مال لینے کو عام طور پر چوری کہا جاتا ہے۔ مال مسروقہ بقدر نصاب سرقہ ہو جس کی مقدار حنفیہ کے نزدیک کم از کم دس درہم کھرے ہوئے یعنی ۷ ماشہ ہے اور اسکی قیمت کا کوئی مال ہو۔ امام مالک کے نزدیک نصاب سرقہ کی مقدار تین درہم ہے۔ شافعی کے نزدیک نصاب سرقہ چوتھائی دینار یعنی تقریباً ڈھائی درہم ہے۔ مال محرز اور محفوظ رکھا ہو کہیں شرک پر یا عام گزرگاہ پر نہ پڑا ہو۔ سارق توبہ کرنے یا مالک کے معاف کرنے سے قبل گرفتار ہو جائے۔ ان سب باتوں میں شافعیہ کے نزدیک پہلی چوری میں دایاں ہاتھ دوسری چوری پر بایاں پاؤں پھر بایاں ہاتھ پھر دایاں پاؤں کاٹا جائے گا اور پانچویں مرتبہ چوری کرنے پر تعزیر کی جائیگی۔ ہاتھ ہونیچہ سے قطع کیا جائیگا اور پاؤں بھی ٹخنے کے سامنے سے۔ اسکے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں غالب اور ہدایت وارشاد میں حکمت والا ہے کوئی حکم خلاف حکمت نہیں دیتا۔

**مقصود بیان**۔ اخلاقی تعلیم۔ جرم سرقہ کا کلی انسداد۔ دنیا میں تمام لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کا عام قانون۔ فساد کی بیخ کنی اور امن عام کا ضابطہ وغیرہ۔

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(ترجمہ) پھر جو شخص توبہ کرلے اپنی اس زیادتی کرنے کے جاور اعمال کی درستی رکھے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرمائیگا بیشک اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے ہیں (کہ اسکا گناہ معاف کردیا) بڑی رحمت والے ہیں (کہ آئندہ بھی مزید عنایت کی) کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لئے ثابت ہے حکومت سب آسمانوں اور زمین کی وہ جس کو چاہیں سزا دیں اور جس کو چاہیں معاف کردیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے۔

**تفسیر**۔ یہ گذشتہ آیت کا تتمہ ہے۔ پہلی آیت میں چوری کی سزا کا بیان تھا یہاں چوری سے توبہ کرنے اور اسکے مقبول ہونے کا تذکرہ ہے۔ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ خاندان بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی اور چوری کھل گئی چونکہ شریف عورت تھی اس لئے قریش کو فکر ہوئی۔ چوری کا واقعہ فتح مکہ کے دوران میں ہوا اس لئے کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ حضورؐ سے کچھ عرض کرے مجبور ہو کر آپس میں مشورہ کیا کہ کون شخص سوائے اسامہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کرسکتا ہے بعض نے کہا کہ اسامہ زید کے سوا اور کسی میں جرأت نہیں ہوسکتی کیونکہ اسامہ حضورؐ کا پیارا ہے اسامہ زید عورت کو لیکر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سفارش کی یہ سن کر حضورؐ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور فرمایا حد الٰہی کے مقرر کردہ قوانین میں سے کسی قانون کے خلاف تو سفارش کرتا ہے حضرت اسامہ نے عرض کیا میں معافی چاہتا ہوں حضورؐ بھی میرے لئے استغفار کریں اسکے بعد ظہر کے وقت حضورؐ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ تم سے سابق قومیں اسی وجہ سے ہلاک ہوگئیں کہ اُن میں جب کوئی شریف چوری کرتا تو اُس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی ضعیف کمزور آدمی چوری کرتا تو اُس کو قانونی سزا دیتے تھے قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اُس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔ پھر آپ نے اُس چور عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اس کے بعد وہ عورت حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضورؐ اب تو میرا گناہ بخشے جانے کے بعد میری توبہ قبول ہوسکتی ہے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر اُس عورت نے خالص توبہ کرلی اور ایک شخص سے نکاح کرلیا اور میرے پاس آیا کرتی تھی اور جو کچھ وہ حاجت بیان کرتی میں حضورؐ سے عرض کردیتی تھی۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ظلم کر کے خالص دل سے چوری سے توبہ کرے اور خدا اور رسولؐ کے حکم کے موافق اپنے اعمال کی اصلاح کرلے تو خدا تعالیٰ اُسکی توبہ قبول کرلیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے رہا مال مسروقہ تو اُس کا رد کرنا جمہور کے نزدیک واجب ہے اور اگر مال تلف یا خرچ ہوگیا تو اُس کا مثل اصل مالک کو دینا ہوگا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر مال موجود ہو تو دیا جائے گا اور اگر موجود نہ ہو تو تاوان نہیں دیا جائے گا۔

**مقصود بیان**۔ حق تعالیٰ سے خالص دل سے توبہ کرلینے کے بعد معافی ہوسکتی ہے۔ حق العباد کو خدا معاف نہیں کرتا ہے۔ ہر گناہ سے توبہ کرنیکی تعلیم۔ خدا پر کسی شخص کو خدا تاوان دینا واجب نہیں ہے اُسکی مرضی ہے جس کو چاہے عذاب دے جس کو چاہے معاف فرمادے۔ عذاب و ثواب دونوں خدا کے قبضہ میں ہیں کوئی اُس کو کسی بات پر مجبور نہیں کرسکتا۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

(ترجمہ) اے رسول جو لوگ گھر میں دوڑ دوڑ گرتے ہیں آپ کو غم نہ کریں خواہ وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کے دل یقین لائے نہیں اور خواہ وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو کہ یہودی ہیں یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں آپ کی باتیں سننے کی غرض سے نہیں آتے بلکہ دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر دھر سنتے ہیں جس قوم کے یہ حالات ہیں کہ وہ آپ کے پاس نہیں آئے کلام کو بعد اسکے کہ وہ اپنے موقع پر ہوتا ہے بدل دیتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہ حکم شدہ ملے تو اس کو قبول کرلینا اور اگر تم کو یہ حکم نہ ملے تو احتیاط رکھنا اور جس کا خراب ہونا خدا کو منظور ہو تو اس کے لئے اللہ سے تیرا کچھ زور نہیں چل سکتا یہ لوگ ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو انکے دلوں کا پاک کرنا منظور نہیں

# صحیح بخاری شریف اردو

## جو خاص طور سے مولوی کیلئے ترجمہ کرائی جارہی ہے

(بسلسلہ گذشتہ)

**باب** - کہا نماز کو جب (نماز میں) شک ہو جائے تو (جائز ہے کہ) وہ لوگوں کے کہنے پر عمل کرنے

**۶۶۵** - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ چار رکعت والی نماز کی) دو رکعتیں پڑھکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم علیحدہ ہو گئے تو ذوالیدین نے کہا کہ کیا نماز کم کر دی گئی یا رسول خدا آپ بھول گئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (اور لوگوں سے) فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں اور پڑھ لیں پھر سلام پھیرا پھر سجدہ کیا مثل اپنے (معمولی) سجدوں کے یا ان سے زیادہ طویل۔

**۶۶۶** - ابوہریرہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں تو (آپ سے) کہا گیا کہ آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں پس آپ نے دو رکعتیں (اور) پڑھ لیں پھر سلام پھیرکر دو سجدہ (سہو کے) کئے۔

**باب** - جب امام نماز میں رونے کی وجہ کر نماز فاسد ہو جائے گی) اور عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے عمر کے رونے کی آواز صفوں کے پیچھے حالانکہ میں سب سے پچھلی صف میں تھا وہ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ پڑھ رہے تھے۔

**۶۶۷** - حضرت عائشہ ام المؤمنین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے (آخیر) مرض میں فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے آپ سے کہا کہ ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب سے لوگوں کو (اپنی قرأت) نہ سنا سکیں گے لہذا آپ عمر کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے حفصہ سے کہا کہ تم آپ سے عرض کرو کہ ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب سے لوگوں کو (اپنی قرأت) نہ سنا سکیں گے لہذا آپ عمر کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پس حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ تم سے کبھی کچھ نہ ہوا (ایسا ہی کیا) اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرو بیشک تم لوگ یوسف کی ہمنشیں عورتوں کے مثل ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں پس حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ تم سے کبھی کچھ سے کوئی بھلائی نہ ملی۔

**باب** - صفوں کا برابر کرنا ضروری ہے (واجب ہے) اقامت کہتے وقت (برابر کر لیا جائے یا بعد کہے)

**۶۶۸** - نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تمہارے چہروں میں تغیر کر دے گا۔

**۶۶۹** - انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو درست کرو میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے (بھی) دیکھتا ہوں۔

**باب** - صفوں کو برابر کرنے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا (ثابت ہے)۔

**۶۷۰** - انس بن مالک کہتے ہیں ایک مرتبہ نماز قائم کی گئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ ہماری طرف کر کے فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو۔ سیدھا کر لو اور مل کے کھڑے ہو اس لئے کہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے (بھی) دیکھتا ہوں۔

**باب** - پہلی صف کی فضیلت کا بیان۔

**۶۷۱** - ابوہریرہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء (یہ لوگ ہیں) جو ڈوب کے مرے اور جو پیٹ کے مرض میں مرے اور جو طاعون میں مرے اور جو دب کے مرے اور آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ جان لیں کہ سوا ئے نماز پڑھنے میں کیا (فضیلت) ہے تو بیشک اس کی طرف سبقت کریں اور اگر وہ جان لیں کہ عشا اور صبح کی نماز (باجماعت) میں کیا (ثواب) ہے تو یقیناً ان میں اگر شریک ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل (چلنا پڑے) اور اگر وہ لوگ جان لیں کہ پہلی صف میں کیا (فضیلت) ہے تو بے شبہ (اس کے لئے) قرعہ اندازی کریں۔

**باب** - صف کا درست کرنا نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے۔

**۶۷۲** - ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہذا اُس سے اختلاف نہ کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف کو درست کرو اس لئے کہ صف کا درست کرنا نماز کی خوبی کا ایک جزو ہے۔

**۶۷۳** - انس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرنا نماز کے درست کرنے کا جز ہے۔

**باب** - صف کے اندر شانہ کا شانہ سے ملا دینا اور قدم کا قدم سے (ثابت ہے) اور اور نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ ہر شخص ہم میں سے اپنا ٹخنہ اپنے پاس والے آدمی کے ٹخنے سے ملا دیتا تھا۔

**۶۷۴** - انس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اپنی صفوں کو درست کر لو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے (بھی) دیکھتا ہوں (اور ہم میں سے) ہر شخص اپنا شانہ اپنے پاس والے کے شانہ سے اور اپنا قدم اسکے قدم سے ملا دیتا تھا۔

**باب** - جب کوئی شخص امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اس کو اپنے پیچھے سے اپنے داہنے پھیرلے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

**۶۷۵** - ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز (تہجد) پڑھی تو میں (نا واقفی سے) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر میرے پیچھے سے پکڑ کر مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا اور آپ نے نماز پڑھی اور سو رہے پھر آپ کے پاس مؤذن آیا تو آپ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

**باب** - عورت تنہا (بھی) ایک صف ہے۔

**۶۷۶** - انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے اور ایک بچہ نے اپنے گھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری ماں ام سلیم ہم سب کے پیچھے تھیں۔

**باب** - مسجد اور امام کا داہنا جانب (ایک مقتدی کے لئے ہے)

---

لہ ایک عورت بھی تنہا کھڑی ہو مردوں کے ساتھ ملکر نہ کھڑی ہو ۱۲

---

کی روزہ توڑ دیا۔ یا بلا عذر بیماری۔ تو اسکے بدلہ تمام عمر بھی اگر روزے رکھے تو بدلہ نہ لے سکیں گے۔ روایت کی احمد نے اور ترمذی نے۔ اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے کہ بخاری نے باب کے ترجمہ میں۔

جا ۷۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سے روزہ دار ایسے بھی ہیں کہ انکے روزہ کا کچھ نتیجہ نہیں۔ صرف پیاسا رہنا ہے۔ اور اسی طرح بہت سے شب بیدار رہنے والے ہیں کہ ان کا جاگنا کچھ نتیجہ نہیں رکھتا فضول ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

۸۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ تلاش کرو تم شب قدر کو طاق راتوں میں مگر رمضان کے عشرہ آخری۔ روایت کیا بخاری نے۔

۹۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو تم اس کو رمضان کے عشرہ آخریں۔ کیونکہ وہ طاق راتوں میں ہیگی۔ جیسے اکیسویں۔ تیئیسویں۔ پچیسویں۔ ستائیسویں۔ انتیسویں یا آخر سے آخر رات تو جو شخص اس رات کو شب بیدار رہا۔ ایمان کے خیال سے اور طلب ثواب کی غرض سے تو اسکے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے گئے۔ روایت یہ طبرانی نے۔

۱۰۔ کتنے ہی آدمیوں کو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی۔ تو یہ رمضان کی آخر کی سات راتوں میں ہوا تھا۔ تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم سب کے خواب آخری سات راتوں کے متفق متفق ہیں تو جو شخص شب قدر کو تلاش کرے تو چاہیئے کہ رمضان کی آخر سات راتوں میں تلاش کرے۔ روایت کی بخاری و مسلم نے۔

۱۱۔ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا رمضان کے عشرہ اول میں۔ پھر اعتکاف کیا بیچ کے عشرہ میں تو آپنے خیمہ سے سر باہر نکالا (لوگوں کو) بتایا تھا۔ کہ پہلے میں نے اعتکاف کیا تھا عشرہ اول میں کہ شب قدر کو اس میں تلاش کروں اور اعتکاف کیا تھا عشرہ وسطی میں۔ پھر میرے پاس آیا فرشتہ اور اس نے کہا کہ شب قدر آخر عشرہ آخر میں ہے۔ تو جس شخص کا ارادہ ہو کہ اعتکاف کرے تو میرے ساتھ عشرہ آخیر اور فرض کرے۔ مجھے یہ رات دکھائی گئی۔ پھر میرے دل سے بھلا دی گئی۔ پھر میں نے صبح تو اسے پایا کہ بہتے پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ تو تم اس کو آخر عشرہ میں تلاش ہو سو اور تلاش کرو اس کو طاق راتوں میں بات یہ تھی کہ اس رات مینہ خوب برسا تھا

باب ۶۸۱ کی چھت کھجور کی لکڑی کی تھی۔ تو مسجد خوب ٹپکی تو میں نے دیکھا اکیسویں صبح کو خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر کیچڑ لگی تھی۔ روایت کیا بخاری و مسلم نے۔

گھوڑے ہ روزہ افضل ہے یا نماز

ہیں اس میں نماز افضل ہے روزہ سے۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جان لو پھر جب آ سے بہتر عملوں میں سے نماز ہے (بروایت ابو داؤد) تو جمہور کے نزدیک نماز ہی افضل ہے۔ لہذا جب روزہ فضل ہے نماز سے (بعض کے نزدیک)۔ چنانچہ نسائی نے ابو امامہ سے تو تم بھی پڑھا ہے کہ میں حاضر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا کہ تو تم بھی سمجھ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے مجھکو کوئی ایسا کام جو میں اختیار کروں اپنے واسطے

۶۸۲ یا کہ تو روزہ رکھنے اختیار کر کہ کوئی عمل اسکے برابر نہیں ہے۔ اسکے متعلق کہا گیا گرمیں ہم اسی شخص کو دیا گیا تھا۔

تو ہم نے بھی

## بنایا گیا ہے کہ ۔ جملہ قسم کے روزے اور ان کا بیان باب

کرے تو تم بھی

سمع اللہ لمن ۔ روزے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ یا فرض ہوں گے۔ یا واجب۔ یا نفل۔

فرض روزے صرف رمضان کے ہیں۔ اور واجب روزہ وہ ہیں جو کوئی شخص خود اپنے اوپر واجب کرلے۔ باقی سب روزے نفل ہیں۔ مگر حال میں بعض ان ایسے بھی ہیں جن میں نفل روزہ بھی نہیں رکھا جا سکتا جیسے عیدین کے روزے۔ ایام تشریق وغیرہ کے روزے۔ رمضان کے روزے کسی پر معاف نہیں ہیں مگر بعض خاص عذروں کی وجہ سے معاف ہیں مثلاً بیماری یا سفر یا حیض و نفاس کی وجہ سے یا اگر حاملہ عورت کو اپنے یا اپنے بچہ کی جان ضائع ہونے کا خوف ہو۔ مگر ان صورتوں میں بھی بعد میں قضا دینی ہوتی ہے + واجب روزے وہ ہیں کہ کوئی شخص اپنے اوپر خود واجب کرلے۔ لہٰذا ایسے روزوں کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ (چاہئے کہ تم نے جو نذر مانی ہے اس کو پورا کرو)۔

## (۵) جملہ قسم کے روزے اور ان کی تشریح

۱۔ جو روزے کہ فرض لازم ہوتے ہیں وہ تیرہ قسم کے ہیں۔ سات ان میں سے ایسے ہیں جن کو برابر رکھنا واجب ہے۔ وہ یہ ہیں۔ رمضان۔ کفارہ قتل۔ کفارہ ظہار۔ کفارہ قسم۔ کفارہ روزہ رمضان۔ نذر معین۔ قسم معین۔ اور چھ روزے ایسے ہیں جن کو برابر رکھنا واجب نہیں۔ وہ یہ ہیں۔ قضائے رمضان کے روزے۔ تمتع کے روزے۔ احرام میں سر منڈوانے کے کفارہ کے روزے۔ احرام میں شکار کرنے کی جزا کے روزے۔ نذر غیر معین کے روزے۔ اور قسم غیر معین کے روزے ۔ عالمگیری۔

۲۔ روزے دو قسم کے ہیں ایک واجب۔ دوسرے نفل + پھر واجب بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو کسی وقت معین سے متعلق ہیں۔ جیسے ماہ رمضان کے روزے اور نذر معین کے روزے۔ دوسرے وہ جو کسی وقت معین سے متعلق نہیں جیسے قضائے رمضان کے روزے اور کفارہ کے روزے ۔ ہدایہ

۳۔ رمضان کا روزہ فرض ہے۔ اگر کسی عذر سے ترک ہو جائے تو اسکی قضا دینی بھی فرض ہے + نذر اور کفارہ کے روزے واجب ہیں۔ ان کے سوا باقی سب نفل ہیں ۔ شرح وقایہ

لیکن نذر اور کفارہ کا روزہ بھی فرض ہے۔ اور واجب سے بھی مراد فرض ہے جیسا اکثر کتب فقہیہ سے پایا جاتا ہے۔ م

---

۱۔ **فرض (معین)** یعنی وہ روزے جو ایک وقت مقررہ پر فرض ہیں (دیکھو دفعہ ۱) ۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ رمضان۔ روزہ ہائے ماہ رمضان کے واجب ہونے کا سبب رمضان کا مہینہ ہے۔ لہذا ماہ رمضان کی طرف مضاف ہے۔ اور جب ماہ رمضان آتا ہے جب ہی واجب ہو جاتا ہے۔ اور رمضان کا ہر ایک روزہ اس روزے کے واسطے واجب ہوتا ہے اور روزہ نذر کے واجب ہونے کا سبب نذر ماننا ہے ۔ ہدایہ رمضان کے روزہ کے واجب ہونے کی نسبت قاضی امام ابو زید اور فخر الاسلام اور صدر الاسلام ابو الیسر نے کہا ہے کہ ہر روز کا وہ پہلا جزو ہے جس کے اور اجزاء نہیں ہو سکتے۔ یہی کنز الکبیر میں ہے ۔ فتاوی عالمگیری۔

۱۔ رمضان کا روزہ فرض ہے۔ رمضان کا روزہ فرض ہے۔ (دیکھو دفعہ ۷ + کتاب کے جملہ احکام صوم رمضان سے متعلق ہیں۔ باقی روزے ان کے تابع ہیں +

۲۔ **فرض (غیر معین)** یعنی وہ روزے جن کا ادا کرنا فرض تو ہو گیا ہے مگر کوئی خاص وقت متعین نہیں کہ اس وقت وہ روزے رکھے جائیں۔ وہ یہ ہیں:۔

---

لہ حنفیہ کے نزد

# مقالات غوث الاعظم رح

(بسلسلہ گذشتہ)

والاولاد من الاهل والمال والولد والذات والشهوات وطلب الولايات والرياسات والكرامات والحالات والمنازل والمقامات والدرجات والقربات والزلفات فلا يبقى فى القلب ارادة ولا امنية فيصار كالاناء المنتظم الذى لا ينبت فيه مائع لانه انكسر بفعل الله كلما تجمعت فيه ارادة كسرها فعل الله وغارته فضربت حوله سرادقات العظمة والجبروت والجبروت والالهية وحضرت من دونها خزائن الكبرياء والسطوة فلم يخلص الى القلب ارادة شئ من الاشياء فح لا يبقى القلب الا سبب من المال والولد والاهل والاصحاب والكرامات والحكم والعبارات فان جميع ذلك يكون خارج القلب فلا يقار الله بل يكون جميع ذلك كرامة من الله لعبده ولطفا به نعمة ورزقا ومنفعة للوارد عليه فيكرمون به ويرحمون ويحفظون لكرامته على الله فيكون خفيرا لهم وشحنة وكفا وحرزا وشفيعا دنيا واخرى

یا ئی جائیگی ۔ اور اللہ "شریک" کو قبول نہیں کرتا اللہ غیور اور ہر شے پر غالب اور ہر شے کو مغلوب کر دینے والا ہے پھر وہ اپنے "شریک" کو ہلاک اور معدوم کر دیتا ہے، تاکہ اپنے بندہ کے قلب کو "شریک" سے خاص اپنے لئے پاک کر لے (اب) اس وقت اسکے قول ینتهم ویحق الحق (کہ اللہ اس سے محبت کرتا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں) کے معنی (بندہ پر صادق آتے ہیں) اور (اللہ عزوجل کا یہ فرمانا اسکے حق میں) ثابت ہو جاتا ہے حتی کہ جب (بندہ کا) قلب تمام اشیاء الٰہی اور شریکوں (یعنی) اپنی بیوی، مال (دولت) لذات شہوات اور حکومت و ریاست کرامت و حالت اور منازل و مقامات اور "درجات" اور "قربات" کی طلب (سب) سے پاک ہو گیا (تو) پھر (اس) قلب میں نہ کوئی ارادہ باقی رہتا ہے نہ کوئی آرزو (باقی رہتی ہے) اور (اب یہ) قلب (صافی) اس سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا جس میں کچھ بھی ڈالی چیز نہیں ٹھہرتی اس لئے کہ (جب) اللہ کے فعل سے ٹوٹ چکا ہے جب کبھی ارادہ اس میں پیدا ہوا اللہ کی غیرت اور (اسکے) فعل نے (وہیں) اسے توڑ دیا (پس اب اس) قلب کے آس پاس عظمت و جبروت اور ہیبت الٰہیہ کے پردے ڈالے جاتے ہیں اور اسکی سطوت و کبریائی کے خزانے حائل کر دیئے جاتے ہیں پھر اشیاء میں سے کسی شے کا بھی کوئی ارادہ قلب کی طرف راستہ نہیں پاتا پھر اس وقت (یہ حال ہو جاتا ہے کہ) سامان (دنیوی) مال، اہل و عیال، احباب، اصحاب اور سامان دنیوی کرامات اور حکم اور عبارات (اس) قلب میں ضرور (اور فعلاً) نہیں ہوتے لیکن (اب حالت یہ ہے کہ) یہ سب چیزیں قلب سے باہر رہتی ہیں پھر (اب) اللہ ان چیزوں کے بندوں کے پاس ہونے کے سبب) غیرت نہیں کرتا بلکہ یہ تمام سامان (اس حالت میں) اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندہ کے لئے لطف و کرامت اور اسکے پاس آنے والوں کیلئے نعمت و رزق اور منفعت (کا سبب) ہوتے ہیں۔ پھر ان ہی (اسباب) سے واردین کی تعظیم (مدارات) کی جاتی ہے اور خدا کے نزدیک اس (بندہ) کی (جو) کرامت (اور قبولیت) ہے (اس) کی وجہ سے واردین پر رحمت ہوتی اور اُن کی حفاظت کی جاتی ہے اور یہ (بندۂ خاص) اُن واردین (داخلین) کا نگہبان اور کوتوال و پشت پناہ اور بچاؤ اور دُنیا و آخرت میں اُن کا شفیع ہو جاتا ہے۔

## المقالة الثلثون والثلثون

(فى بيان تقسيم الرجال)

قال رض الناس اربعة رجل لا لسان له ولا قلب وهو العامى الغدر العبى سفساف لا يعبأ الله به ولا خير فيه هو وامثاله حثالة لا وزن لهم الا ان يعمهم الله برحمته فيهدى قلوبهم للايمان به ويحرك جوارحهم بالطاعة له فاحذران يكون منهم ولا تقربهم ولا تكثرث بهم ولا تقم فيهم فانهم اهل العذاب والغضب والسخط سكان النار واهلها نعوذ بالله منهم الا ان تكون من العلم بالله ومن معلم الخير وهداة الدين وقواده ودعاته فلا بأس فانهم واد عوهم الى طاعة الله وحذرهم عن معصية الله فكنت عند الله مجاهدا فتعطى ثواب الرسل والانبياء قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلى رض لان يهدى الله بهداك رجلا خير لك مما طلعت عليه الشمس والرجل الثانى لسان بلا قلب فيخلط

(لوگوں کی تقسیم اور تعریف)

فرمایا رض: لوگ چار قسم کے ہیں ایک وہ شخص جس کے نہ زبان ہے نہ دل ہے۔ اور یہ عامی، غافل اور ذلیل (شخص) ہے اللہ اسکی پرواہ نہیں کرتا، اس (شخص) میں کوئی بھلائی نہیں ہے (یہ) بھوسی کی مثل ہے ایسے لوگوں کا کوئی وزن نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ انہیں اپنی رحمت میں شامل کرلے اور اُن کے قلوب کو اپنے ایمان کی ہدایت دے اور اُنکے اعضاء کو اپنی طاعت (و عبادت) میں حرکت دے بس تو اُن لوگوں (میں ہو جانے) سے احتراز کر اور ان میں نہ پڑ جانے، اور ان سے خوف نہ کر اور ان میں ٹھہرا نہ ہو اس لئے کہ یہ لوگ عذاب و غضب و ناراضی الٰہی کے اہل (میں) اور نار (دوزخ میں رہنے والے ناری ہیں ہم ان (لوگوں) میں ہو جانے سے اللہ سے پناہ مانگتے ہیں لیکن یہ کہ تو عالمان باللہ (اللہ کے جاننے والوں) اور معلمین خیر (نیکی سکھانے والوں) اور دین کے ہادیوں اور دین کی دعوت دینے والوں اور دین کی طرف سے آنیوالوں میں سے (اگر) ہو تو (پھر) ایسے (عامی) لوگوں کی صحبت اختیار کر اُن کے پاس آ اور انہیں طاعت الٰہی کی دعوت دے اور انہیں اللہ کی نافرمانی کے عذاب سے ڈرا اور اگر تو ایسا کرے گا تو پھر تو اللہ کے نزدیک "جہید" (بڑا مجاہد کرنے والا) ہوگا اور تجھے رسولوں اور نبیوں کا ثواب عطا کیا جائے گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین مولیٰ علی (علیہ السلام) سے فرمایا "البتہ تمہاری ہدایت سے اللہ تعالیٰ کا ایک شخص کو (بھی) مقصود تک پہنچا دینا تمہارے لئے (ہر) اُس چیز سے بہتر ہے جس پر آفتاب (نے) طلوع کیا ہے: دوسرا شخص (وہ ہے)

## مقالہ تینتیسواں ۳۳

بالحکمۃ ولا یعمل بہ یدعوا
الناس الی اللہ وھو لغیرہ منہ
فیستقبح عیب غیرہ ویدیوم
ھو علی مثلہ فی نفسہ یظھر
للناس تستکا ویبارئ اللہ
بالعظائم من المعاصی اذا
خلا کانہ ذئب علیہ ثیاب
وھو الذی حذر منہ النبی
یقول اخوف ما اخاف علی
امتی علماء السوء نعوذ باللہ
من ھذا فابعد منہ وھو رجل
لئلا یتخطفک بلذیذ لسانہ
فتحرقک نار معاصیہ یفتک
بین باطنہ وقلبہ۔ والرجل
الثالث قلب بلا لسان وھو
مؤمن سترہ اللہ عن خلقہ
واسبل علیہ کنفہ وبصرہ
بعیوب نفسہ وابتلی قلبہ و
عرفہ غوائل مخاطل النفاس
وسوم الکلام ونطق ویتقن
ان السلامۃ فی الصمت
والنجاۃ کما قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من
صمت نجا وکما قال ان
للعبادۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ
منھا فی الصمت فھذا رجل
ولج اللہ فی سر اللہ محفوظ
ذو سلامۃ وعقل وافر
جلیس الرحمن منعم علیہ
فالخیر کل الخیر عند
فی ولدک وھو صاحبہ و
مخالطتہ وخدمتہ والتقرب
الیہ بقضاء حوائج یتسخ لہ
وھو افق یوفق فیھا فیحبک
اللہ ویصطفیک ویدیحدث
فی ذمرۃ احبائہ وعبادہ
الصالحین بلزیلتہ ان شاء
اللہ تعالیٰ والرجل الرابع
المدعو فی الملکوت بالعظیمۃ

جس کے لئے زبان ہے دل نہیں اور وہ حکمت (نصیحت
کی باتیں) کرتا ہے (مگر خود) عمل نہیں کرتا وہ لوگوں
کو (تو) اللہ کی طرف بلاتا ہے مگر خود اللہ سے بھاگتا
ہے۔ (دوسروں کے عیب کو برا جانتا ہے اور خود
اُسی (عیب) کے مثل پر ہمیشہ رہتا ہے وہ لوگوں
پر (تو) اظہار پارسائی کرتا ہے مگر بڑے گناہوں
کے ساتھ (خود) اللہ سے لڑتا ہے (یہ شخص جب
تنہائی میں ہوتا تو گویا وہ لباس کے اندر ایک بھیڑیا
ہے یہ وہ شخص ہے جس سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ڈرایا اور (یہ) فرمایا ہے "(سب سے)
زیادہ ڈر کی بات جس سے میں اپنی امت پر خوف
کرتا ہوں "علماء السوء (بُرے عالم ہیں) ہم ان
سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ بس ایسے شخص سے
دور رہ اور جلدی بھاگ۔ تاکہ اسکی زبان کی لذت
تجھے لبھا نہ لے (اور) پھر اُسکے گناہ کی آگ تجھے
جلا دے، اور اُسکے باطن اور اُسکے قلب کی گندگی
تجھے ہلاک کر دے۔ تیسرا شخص وہ ہے جس کے دل ہے
زبان نہیں ہے اور یہ (شخص) "مومن" ہے اللہ
نے اُسے اپنی مخلوق سے چھپایا اور اُسپر اپنا
پردہ ڈالدیا ہے۔ اُسے اُسکے عیوب نفس کی بصیرت
(اور سمجھ) دی اور اُسکے قلب کو "نورانی کر دیا"
اور اُسے اختلاط مردم کی سختیوں (اور خرابیوں)
اور گفتار (و گویائی) عیب کی بُرائی سے آگاہ
اور) شناسا کیا ہے اور اُسے یقین ہو چکا ہے
کہ سلامتی خاموشی اور گوشہ نشینی (ہی) میں
ہے جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
"جو خاموش رہا اُس نے (آفات سے) نجات پائی"
اور جیسا کہ (آپ نے) یہ فرمایا "عبادت کے
دس حصے ہیں ان میں سے نو حصے (ایک)
خاموشی میں ہیں"۔ پس یہ شخص اللہ کے (ساتھ
اپنے) بھید میں (جو یہ اللہ سے رکھتا ہے) اللہ
کا "ولی" ہے (اور) سلامتی والا صاحب عقل
کثیر، مقرب خدا (اور ایک) نعمت یافتہ ہے
بس بہتری تمام بہتری اُسکے پاس ہے۔ پس ایسے
شخص کو لازم پکڑ۔ اُسکی مصاحبت (دوستی) اور
(اُس سے) اختلاط اور اُسکی خدمت کو اپنے
لئے لازم جان۔ اور وہ حاجتیں اُسے عارض ہوں
اُن کے پورا کرنے سے اور اُس کو ایسی چیزیں
پہنچا کر جس سے وہ فائدہ پائے اُس کے ساتھ

کما جاء فی حدیث موتعلم
وعمل بہ وعلم دعی فی الملکوت
عظیما وھو العالم باللہ وایاتہ
استودع قلبہ غرائب علمہ
واطلعہ اللہ علی اسرارہ
طوالھا عن غیرہ واصطفاہ
واجتباہ وجذبہ الیہ و
ھداہ ورقاہ الیہ وشرح
صدورہ لقبول ذلک
الاسرار والعلوم وجعلہ
جھبذا وداعیا للعباد ونذیرا
لھم وحجۃ فیھم ھادیا
مھدیا شافعا مستفعا صادقا
مصدقا بین الرسلہ و
انبیائہ علیھم صلواتہ
وتحیاتہ وبرکاتہ فھذا
ھو الغایۃ والمنتھی فی بنی
آدم لا منزل فوق ھذا المنزلۃ
الا النبوۃ فعلیک بہ احذر
ان تخالفہ وتنافرہ وتجانبہ
وتعادیہ وتترک القبول منہ
والرجوع الی قولہ ونصیحتہ
فان السلامۃ فیما یقول و
عنہ والھلاک والضلال
عن غیرہ الا من یوفقہ
اللہ ویعصمہ بالسلامۃ والرحمۃ
فقد قسمت لک الناس
فانظر لنفسک ان کنت
ناظرا واختر لھا ان کنت
مختبرا الھا شفیقا علیھا
ھدانا اللہ وایاک لما یحبہ
ویرضاہ دنیا واخری ۝

دوستی کر۔ بھلا اللہ تعالیٰ اُسکی (بزرگی) جیسی
کی (دولت) اللہ تجھ سے محبت کریگا اور تجھے
برگزیدہ بنا دے گا اور تجھے اپنے احباب اور نیک
بندوں کے زمرہ میں شامل کرلے گا۔ چوتھا شخص
وہ ہے کہ "عالم ملکوت" میں بزرگی کے ساتھ پکارا
گیا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے
(علم کو) سیکھا اور اُسپر عمل کیا اور (دوسروں کو)
سکھایا اُسے عالم ملکوت میں بزرگ (کے نام سے)
پکارا جائیگا (جو) اللہ کو اور اسکی آیات کو جاننے
والا (عالم) ہے" اور اُس کا قلب "نور" اور
"علوم الٰہیہ" کا امانت دار بنایا گیا ہے۔ اور اللہ
نے اُسے ایسے بھیدوں پر آگاہ کیا ہے جن (بھیدوں)
کو اللہ نے اپنے غیر سے پوشیدہ رکھا ہے اور اللہ
نے اُسے "برگزیدہ" اور "مقبول" بنایا اور اُسے
اپنی طرف کھینچا اور ملن کیا اور ہدایت کی اور
اُسکے سینہ کو (اپنے) علوم و اسرار کے قبول کرنے
کے لئے کھولدیا اور اُسے پرکھنے والا اور بندوں
کو (اپنی) طرف دعوت دینے والا اور اُن کو
(بُرائی سے) ڈرانے والا اور اُنکے درمیان دلیل
اور) راہ) یافتہ اور راہ (حق) دکھانیوالا اور شفیع
وشفیع (سفارش کرنیوالا۔ سفارش قبول کیا گیا)
صادق و مصدوق (راستباز و مصدقہ) اور جملہ
نبیوں اور رسولوں کا خلیفہ (نائب) بنایا۔ اُن پر اللہ
کے درود اور رحمت (سلام) اور برکتیں نازل ہوں!
پس یہی شخص بنی آدم میں (مقصد پیدائش انسان
کی) غایت اور انتہا ہے۔ (اس شخص کے مرتبہ)
نبوت کے سوا کوئی اور مرتبہ نہیں ہے پس ایسے
شخص (کی محبت کو لازم پکڑ) پس ایسے شخص کی مخالفت
کرنے اور اُس سے بھاگنے اور اُسکے ساتھ عداوت
رکھنے سے ڈر اور اُس سے (ہدایت و ارشاد کو)
قبول نہ کرنے اور اُسکے قول (نصیحت) کی طرف
رجوع نہ کرنے سے احتراز کر (اس لئے کہ ایسے
واسطے) سلامتی اُسکے پاس ہے اور اُس (خیر) میں ہے۔ جسے وہ رکھتا ہے اور بلاؤں و
گمراہی (سے بچنے کے لئے) اُسکے غیر کے پاس ہے۔ الا (جسکو) اللہ جسے توفیق دے اور اُسے اپنی
اور رحمت کے ساتھ مدد دے۔ بس میں نے تیرے لئے لوگوں کی تقسیم کر دی ہے۔ اب اپنے
جی میں سوچ لے اگر تو سوچنے والا ہے اور اپنے نفس کو جانچ لے اگر اُسے پہچانے والا ہے
اور اُس پر مہربان ہے۔ اللہ ہمیں اور تمہیں ہدایت کرے۔ اُس چیز کے لئے جس کو وہ پسند
فرماتا اور دُنیا و آخرت میں جس میں بھلائی ہوتا ہو

# مسلمان اور قرآن

## (ایک مسلسل کتاب جو خاص مولوی کیلئے لکھوائی گئی ہے)

(نوشتہ حضرت مراد مارہروی)

گذشتہ سے پیوستہ

## قرآن اور دلائل توحید

قرآن کریم میں توحید باری تعالیٰ کے متعلق ارشاد ہے۔ ونفس وما سوّٰھا فالھمھا فجورھا وتقوٰھا۔ (قسم ہے نفس کی اور اس ذات کی جس نے نفس کو درست کیا اور پھر اسکے اندر بدی اور نیکی کا علم ڈالدیا) دیکھئے اس آیت میں کیا فلسفہ بیان کیا ہے اور کیسا نفسیاتی مسئلہ پیش کرکے دلوں کو توحید کی طرف کھینچا اور مائل کیا گیا ہے۔ پھر دوسری جگہ ارشاد ہے۔ فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم۔ واللہ لا یحب القاسقین (پس جب انہوں نے کجروی اختیار کی۔ تب اللہ نے بھی ان کے قلوب کو کج کردیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتا)

امّن یجیب المضطر اذا دعاہ (کون ہے جو بیقرار کی پکار اس وقت سنے جبکہ وہ بیقراری میں اُسے پکار رہا ہو) ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ مثال دیکر فرماتا ہے کہ فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین۔ فلما نجّٰھم الی البر اذا ھم یشرکون ۲۹/۶۵ (پس جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں اس وقت تو اللہ تعالیٰ کو خالص ایمان اور یقین کے ساتھ پکارتے ہیں۔ مگر جب ہم سلامتی کے ساتھ انہیں خشکی پر پہنچا دیتے ہیں تو پھر شرک کرنے لگ جاتے ہیں) کتنی فطری باتیں ہیں کیسا ہی عصیت کار انسان ہو اضطراب و بیقراری کے عالم میں اُسکے منہ سے اللہ نکل ہی جاتا ہے۔ اور وہ خدا کو پکار ہی اُٹھتا ہے۔ تو سمجھا نا یہ ہے کہ جب حالت اضطرار میں تمہارے منہ سے خدا ہی نکلتا ہے۔ تو پھر خدا ہی کو کیوں معبود نہیں بناتے اور ان بتوں کی پوجا میں کیوں اپنی ہستی خراب کرتے ہو جو تمہاری آواز پر جواب دے سکتے ہیں اور نہ تمہاری امداد کی قوت رکھتے ہیں۔ پھر شکوہ کیسا پیارا ہے کہ خوف و خطرہ کے وقت تو خدا یاد آتا ہے۔ ایک ہستی کی طرف سے بچاؤ اور تحفظ کی توقع رکھتا ہے اور جب اسی امداد سے یہ خطرہ دور ہوجاتا ہے تو پھر سیکڑوں بتوں کے شرک اور جال میں پھنس جاتے ہیں حالانکہ چاہئے یہی تھا کہ اسی واحد و ناصر ہستی کی پرستش کرتے اور اس ضلالت کے گڑھے سے باہر آجاتے۔ دیکھئے قرآن کس خوبصورتی اور حکمت کے ساتھ بت پرستوں کے عقائد کے حلقوں پر غیر محسوس و غیر مرئی طریق پر گولہ باری کر رہا ہے۔ اور براہ راست کچھ نہیں کہا جاتا کہ ضد پیدا ہونے کا امکان ہے اور اعلیٰ پیرایہ اختیار کیا ہے کہ بت پرستی ترک کردو۔ بلکہ ایسی چیزیں "بیان کیجاتی ہیں جو مشرکین کو متذبذب میں مبتلا کردیں اور ان کے عقائد میں تزلزل پیدا ہوجائے۔ یہ بہترین اور اعلیٰ ترین طریق تعلیم ہے جو صرف قرآن ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور جو دل کی بیماریوں کو مٹانے کیلئے اور ان کے اندر ایک انسانی خیال و غور پیدا کرتا چلا جارہا ہے۔

والذی قال فھدٰی ۲۰/۵۰ (جسنے ہر پرورش اور ارتقائے نوع وغیرہ کے لئے قانون بنادئے اور ہر ایک خلق کو اسکے حسب حال ہدایت کردی) روزمرہ کے مشاہدات ہیں کہ بے زبان جانور بھی اپنی اپنی نوعیت و بساط و ضرورت کے مطابق اپنی غذا کو پہچانتے اور اُسے حاصل کرتے ہیں۔ گائے ہو بکری ہو یا گھوڑا یہ بے عقل جانور ہیں اور جنگل میں یونہی آزادانہ چرتے پھرتے ہیں لیکن اسی گھاس میں جا بجا بہت سی زہریلی بوٹیاں بھی ہوتی ہیں لیکن یہ کبھی انپر منہ نہیں ڈالتے اور ضرورت کے مطابق انہیں پہلے سے عقل دیدی گئی ہے۔ آخر سوچنے کی بات ہے کہ غذا اور زہر میں انہیں تمیز کیسے عطا ہوئی، کس نے دی، کیسے سکھایا، کیسے بتایا۔ حالانکہ برگ و بار اور شکل کے اعتبار سے ان میں چنداں تفاوت نہیں ہوتا۔ کتے کے زخم آجاتا ہے تو وہ اسے اپنی زبان سے چاٹتا ہے۔ آخر اُسے کس نے بتایا کہ تیری زبان میں زخم کے اچھا کرنے کی خاصیت ہے۔ بندر کے کوئی چوٹ لگے۔ کوئی تکلیف ہو فوراً دوڑ کر اکسیر بوٹی لے آتا ہے۔ آخر اس کا علم اُسے کس طرح حاصل ہوگیا۔ بتوں کی تو یہ کارفرمائی نہیں ہوسکتی کہ وہ خود محجور محض ہیں۔ رہے اوتار وہ ہم ہی جیسے انسان ہیں۔ کچھ نہیں یہ سب کچھ حمایت الٰہی کا انتظام ہے جو اُسنے ہر جاندار کی ضرورت کے لئے پہلے سے کر رکھا ہے اور اُسکی ضروریات کے مطابق علم اس کی فطرت میں ودیعت کردیا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انکی نسلیں آج منقطع ہوچکی ہوتیں۔ بیل وغیرہ کا دکھ اشارہ دیا گیا کہ ان مشاہدات کے باوجود تم خدا کی ہستی و عظمت سے انکار کرتے چلے جاتے ہو کیسی بین اور زبردست دلیل ہے اور کتنے مختصر الفاظ میں سنتے اور پڑھتے ہی قلب میں اُتر جاتے ہیں۔

آگے چل کر مزید دلیل ملاحظہ فرمائیے واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون (ہم نے شہد کی مکھی کو بتلایا کہ پہاڑ اور درختوں میں گھر اور اس میں چھتے بنائے) کیا سیدھی سی بات ہے اگر اللہ تعالیٰ نے نہیں بتایا تو ان کی فطرت میں یہ چیز کہاں سے اور کس طرح ودیعت ہوئی اور پھر آدمی سے بہتر چھتے بنانے اور ان میں شہد بھرنا کس نے سکھایا۔ قرآن کہتا ہے کہ یہ خدا نے اور صرف خدا نے سکھایا۔ مشرکین کے پاس اس دلیل کا کیا جواب ہو سکتا تھا اور سوائے خاموشی کے وہ اس کا اور کیا جواب دے سکتے تھے۔

وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا (زمین کے تمام جانوروں کا رزق اللہ کے ذمہ ہے)۔ وھو رب کل شیء (اور وہی ہر چیز کا پالنے اور پرورش کرنے والا ہے) کس میں جرأت تھی جو اس سے انکار کرتا اور انکار کرتا تو بتاتا کہ اگر (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے ذمے نہیں تو کیا لات و ہبل کے ذمے ہیں جو اپنی مخلوق کی پرورش کے لئے بھی ان کے ہاتھوں کے محتاج تھے۔ جنگل میں اور زمین پر بلکہ ہوا میں جانوروں سب ہی کو روزی ملتا اور سب ہی کی پرورش ہوتی ہے پھر کون اتنی قدرت والا ہے جو دنیا کے جانداروں کی پرورش کا ذمہ لے سکے۔ ہے اور وہ خدا اور صرف خدا ہے۔

اولم یروا الی الطیر فوقھم صٰفّٰت ویقبضن ما یمسکھن الا الرحمٰن ۱۹/۶۷ (کیا انہوں نے پرندوں کی حالت پر غور نہیں کیا۔ جو ہوا میں اُڑتے، اُنکے اوپر پر پھیلائے اور بند کرتے ہیں۔ ان کو رحمٰن کے سوا کوئی نہیں سنبھالتا) کتنی شاندار دلیل ہے۔ کون اسکے جواب و تردید میں زبان کھول سکتا تھا کہ یہ پرند خدا کے سوا اور کس کے بنائے ہوئے ہیں۔ آج بھی یہ چیز ایک حقیقت ہے۔ آخر پرندوں کو اُڑانا، مچھلیوں کو تیرنا اور گوشت خور جانوروں کو شکار کی تدابیر کس نے سکھائیں۔ باز کو شکار پکڑنے کے متعلق سبک پروازی اور تیز چشمی، بلی کو تاریکی میں نور اور روشنی پھیلانے والی آنکھیں، اور مچھلیوں کو تیرنا کس نے اکتسابی طور پر سکھایا۔ ظاہر ہے کہ یہ جانور ہیں کسی مدرسہ اور کسی اسکول و کالج میں انکی تربیت و تدریس کا اہتمام نہیں۔ عقل و دانائی سے بہرہ وافر عطا نہیں ہوا لیکن پھر بھی جس جانور، جس پرند اور جس درندہ کو اپنی غذا اور پرورش کے متعلق ضروری چیزوں کے وہ ماہر ہوتے ہیں۔ اس آیت میں "رحمٰن" کے لفظ نے کیسی روح ڈالی ہے۔ رحمانیت کی صفت ہی یہ ہے کہ پہلے سے تمام ضروریات کا مہیا کر دینے اور انتہائی رحم و پرورش سے کام لینے والا۔ پوری دُنیا آنکھوں کے سامنے پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی انسان کوئی ایسا جانور کیا ایک چیونٹی بنانے پر بھی قادر ہے۔ اور اگر کوئی چیز بفرض محال بنا بھی لے تو وہ اسکی پرورش و بقا کے لئے بھی یہ اہتمام کر سکتا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں یہ خدا اور صرف خدا ہی کا کام ہو سکتا ہے اور یہ سب چیزیں اور سب باتیں اس کی مافوق ہستی کی دلیل اور شرک کے منافی ہیں۔

قرآن کریم میں ہے۔ سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوّٰی والذی قدر فھدی ۸۷/۱-۳ (ربّ اعلیٰ کے نام کی تسبیح کر جس نے سب کچھ پیدا اور پھر درست کیا اور جس نے پرورش و بقا وغیرہ کے جُدا جُدا طریقے مقرر کئے اور پھر وہ طریقے انہیں پہلے ہی سے بتا بھی دئے۔

لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا الیل سابق النھار (آفتاب کی مجال نہیں کہ وہ چاند کو پکڑے اور نہ رات کی مجال کہ وہ ان پر یلغار کرے) کتنے مختصر الفاظ اور کیسی چھوٹی سی آیت ہے مگر معانی و مطالب کے اعتبار سے دفتر کے دفتر اس میں پوشیدہ و مرکوز ہیں۔ خدائے قدوس اپنے نظام کی اکملیت کے متعلق بندہ کو آگاہ کر رہا ہے کہ گو ان چیزوں کا باہم تعلق ہے لیکن ان میں اقتدام کا کوئی امکان نہیں سوچ ہے کہ کروڑوں میل دور رہ کر بھی دُنیا کو گرمی پہنچانے، فصلیں پکانے، ہوائیں چلانے، بادلوں کو لانے اور روشنی پھیلانے میں مصروف ہے۔ چاند اپنے فرائض میں لگا ہوا ہے اور سمندر میں تموج پیدا کرتا ہے۔ رات اور دن اپنے اپنے مقررہ وقت پر ختم ہوتے ہیں۔ یہ کارخانہ ہزارہا سال سے سورج ایک ہی نہج پر نکلتا اور غروب ہوتا ہے رات اور دن کے طلوع کے ایک ہی اوضاع ہیں۔ ورنہ انسانی چیزوں اور خود مخلوق میں یہ ضبط و نظام کہ ایک پل بھر کا فرق نہ پڑے کبھی نہیں ہو سکتا۔ اجرام سماوی بھی اپنے اپنے دوائر میں گردش کر رہے ہیں وکل فی فلک یسبحون۔ کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ ان سب چیزوں کی خالق و منتظم ہستی ایک اور صرف ایک ہے جو ربوبیت کی بہترین مظہر ہے۔ کفار اور مشرکین عرب تو ان دلائل توحید کا جواب کیا دیتے کیا سکتے تھے۔ خود رب قدیر ہی نے فرما دیا۔ ولو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے سوا ارض و سما میں کوئی اور بھی خدا ہوتا تو ضرور فساد پھیلتے۔ لیکن سکون و نظم کے دائمی قیام سے واضح ہو رہا ہے کہ خدا ایک ہی ہے اور وہی اس نظام عالم کو چلا رہا ہے۔ قرآن حکیم نے بالکل صحیح بتایا ہے۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم ۳۶/۳۸ - یہ اللہ تعالیٰ کا انتظام جو زبردست ہے اور ہر چیز اور ہر نقص سے باخبر رہتا ہے۔ رب السموات والارض وما بینھما ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم یعنی آسمانوں اور زمینوں کا رب اور مالک ہے اور ان دونوں کے درمیان میں جو مخلوق ہے وہ بھی اُسی کی خدائی میں شامل ہے۔ وہ ان کے تحفظ و بقا کی مساعی سے کبھی نہیں تھکتا۔ وہ بڑا عالی مرتبہ اور عظمت والا ہے۔

منکرین عرب کے پاس اس سوال کا کیا جواب صحیح ہو سکتا تھا یا اب دہریوں کے پاس ہو سکتا ہے کہ یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم الذی خلقک فسوّٰک فعدلک فی ای صورۃ ما شاء رکبک ۸۲/۶-۸ (اے انسان تجھے کس چیز اور کس خیال نے تیرے رب سے پھیر دیا اور مغرور بنا دیا۔ اُسی نے تو تجھے پیدا کیا۔ درست حالت میں کیا۔ اعتدال پر لایا اور پھر جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دی)۔ کتنے جچے تُلے الفاظ ہیں اور انسان کی پیدائش پر کتنا گہرا فلسفہ پیش کر رہے "خلقک فسوّٰک فعدلک" کے مفہوم اور وسیع معانی اور پھر ان کی بلاغتوں پر غور کرو۔ چونکہ اپنے اس عجز تخلیق کے باعث انسان نے غفلت و اعراض کی راہ اختیار کی۔ اسلئے آفاقی اپنے بندوں سے سوال کرتا ہے کہ سب کچھ جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی تم اپنے آقا سے غداری کرتے ہو، اور کرتے ہو تو کس پر تے پر۔ ان آیات نے قلب پلٹ دئے۔ دلوں میں طوفان برپا کر دئے۔ لیکن جو شقی ازلی تھے سمجھے تو وہ بھی لیکن ضد و ضلالت نے انہیں آغوش اسلام میں نہ آنے دیا۔ پھر غور و تدبر قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ومن آیٰتہ خلق السمٰوٰت والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذٰلک لاٰیٰت للعالمین ۳۰/۲۲ (حقیقت یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں میں اختلاف جاننے اور علم رکھنے والوں کے لئے نشانات اور اشارات موجود ہیں) کیسے اشارات اور کس قسم کی نشانیاں؟ ایسی نشانیاں جو انسان کے دماغوں میں روشنی پیدا کر کے پھر اُسے اپنے آقائے حقیقی کے دروازہ پر لا سکتی اور بتا سکتی ہیں کہ تمہارا خالق اور تمہارا رب وہی ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا اگر وہ ایسا نہ کرتا تو تمہیں ایک دوسرے کی شناخت اور پہچان میں کتنی دشواریاں اور مشکلات پیش آتیں۔

## قرآن اور ترقی

مسلمانوں کے بچے بچے کو ان اللہ لا یغیر ما بقوم والی آیت کا مفہوم معلوم ہے قرآن ڈنکے کی چوٹ کہہ رہا ہے کہ خدائے برتر تو تا اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک کہ وہ خود بدلنے پر آمادہ نہ ہو۔ لیکن مسلمان اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور جب تو ہی کی توجہ کو اپنا زیور نہیں بنا لیا۔ چونکہ وہ رب المسلمین نہیں رب العلمین ہے اس لئے اسکی رحمت و رافت اور اصول عالم میں۔ جو قومیں بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں خدائے ذوالجلال انہی امداد و توفیق سے انہیں بڑھاتا اور اس بڑھنے اور اُبھرنے میں انکی پوری اعانت کرتا ہے اور جو خود ہی ڈوبنا چاہیں ان کی طرف سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ دُنیا کی تاریخ اس آیت اور اس فرمان کی صداقت میں کھلی ہوئی ہے لیکن بڑھنے اور اُبھرنے کے لئے اُسنے کچھ قوانین بھی مقرر کر دئے ہیں جو انپر عامل و کاربند ہو کر یقیناً عروج حاصل کرے گا اور جو غفلت برتے گا ذلیل و خوار رہے گا۔ محض خواہش کوئی چیز نہیں جبتک عمل نہ ہو۔

مغرب میں اتحاد و تنظیم، تجارت اور تعلیم اور اسکے ساتھ سرگرمی عمل موجود ہے وہ اصول ربانی کے متحقق خواہش و عمل کا مالک ہے ترقی پا رہا ہے اور عہد حاضر کے مسلمان محض متدین خواہش تو رکھتے ہیں لیکن عمل سے بیگانہ ہیں۔ اس لئے وہ برابر گرتے چلے جا رہے ہیں۔ واللہ تو صان ارشاد ہے۔ والعاقبۃ للمتقین ۲۰/۱۳۲ (یعنی آخری عزت اور فتحمندی خدا ترسی اور پرہیزگاروں ہی کو حاصل ہوتی ہے)۔ ان للمتقین مفازاً۔ (یقیناً خدا ترسی اور پرہیزگاری شاہراہ مقصد سے ہمکنار ہوتے ہیں) یہاں متقین سے مراد ایسے لوگ ہیں جو زوال و انحطاط کو پہنچانے والی باتوں اور عمل سے احتراز کرتے ہوں مغرب والوں کے اخلاق ضرور خراب ہو گئے مگر اس کی پاداش میں وہ معاشری مصائب بھگت رہے ہیں۔ لیکن ترقی کے لئے جن محاسن و خصائص کی ضرورت ہے وہ ان میں موجود ہیں اور جبتک اتحاد و تنظیم اور تعلیم و تجارت ان میں قائم رہیگی وہ برابر ترقی کرتے چلے جائینگے۔

فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین ۲۷/۶۹ (خود دیکھو اور غور کرو کہ ظالموں کا خاتمہ کیسا ہوتا ہے)۔ ہندو یرانگی، حجاج بن یوسف، نادر شاہ، قیصر فوریس، پرویز، بخت نصر، ٹیٹس وغیرہ کے انجام دنیا کے سامنے ہیں۔ رہزنوں، ڈاکوؤں اور چوروں کی عبرتناک موت کے نظارے سب دیکھتے ہیں۔ باطل تحریکات، مفسد لارڈن اور تشدد کے تمام مصرف باطل پر رہے ہیں۔ ظلم کی بستیاں اجڑ گئیں خدائے قدوس تو خود ہی فرماتا ہے۔ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۱۳/۱۷ ظلم غیر مفید چیز ہے اس لئے اسے کبھی قیام نہیں رہا اور بنی نوع انسان کیلئے جو چیز بھی غیر مفید ہوئی وہ ہمیشہ برباد ہوتی رہی، بغاوتیں ہوں یا خیانت سوز تحریکیں کبھی انہیں فروغ حاصل نہیں ہوا۔ مزدک کی تحریک مٹ گئی باطنی تحریک برباد ہوئی اور باشندگان ارض کو تکلیف و اذیت پہنچانے والے تمام طریق کچھ دن رہ کر برابر مٹتے رہے۔

## تمثیلات اور قرآن

یہ ایک بدیہی امر ہے کہ تمثیلات اور نظائر کا اثر قلوب اور دماغ پر بہت زیادہ اور اکثر فوری ہوتا ہے اس لئے قرآن کریم میں خدائے ذوالجلال نے ہندوں کی اصلاح و انتباہ کیلئے کثرت مثالیں پیش کی ہیں اور موقعہ بموقعہ انہیں پیش کر کے دعاوی و دلائل کو مستحکم بنایا۔ ارشاد ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ (اللہ تعالیٰ نے لکھدیا ہے کہ میں اور میرے تمام رسول ہی غالب رہا کرینگے) زبور، توریت اور انجیل شاہد ہیں کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا اور فرستادگان رب جلیل کو آخر میں ہمیشہ کامیابی ہوئی حضرت ابراہیم کی سنگساری اور نذر آتش کر دینے کی خوفناک دھمکیاں دی گئیں۔ قرآن کریم اور دیگر کتب مقدسہ میں ان دھمکیوں کی صراحۃ موجود ہے۔ حضرت ابراہیم حضرت ایوب، حضرت یونس، حضرت لوط، حضرت یعقوب، حضرت سلیمان اور حضرت نوح کے استقلال حق گوئی، استقامت، صداقت اور صبر کی مثالیں اور فداکاری و ثبات قدمی کی تلقین پیش کر کے بندوں کو نصیحت کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ انہوں نے کیا کیا مصائب پڑے، ان کے خلاف کیا کیا سازشیں ہوئیں۔ انہیں کن کن اذیتوں اور الجھنوں سے واسطہ پڑا اور اس ہولناک تاریخ میں خدائے قدوس نے ان کی کیسی کیسی حفاظت کی اسکے علاوہ عاد و ثمود وغیرہ اقوام کی قوت و جبروت بتا کر یہ ثابت کیا ہے کہ جب ان کی معصیتیں اور نافرمانیاں حد سے متجاوز ہو گئیں تو انہیں تباہ کر دیا گیا، متذ بستیاں تباہ کر دی گئیں۔ ان سے واضح کیا گیا ہے کہ نافرمانی اور معصیت کا انجام کیا ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے جہاں مظالم و معاصی کے نتائج کی مثالیں پیش کر کے عبرت دلائی ہے وہاں نیکوکاروں کو بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔ چنانچہ ان اللہ مع المتقین۔ ان اللہ

## اتفاق و اتحاد کی قرآنی تعلیم

یحب المتقین۔ جا بجا فرمایا ہے اور جتایا ہے کہ واتقوا اللہ واعلموا کہ اللہ (اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تعالیٰ تمہارا معلم بن جائیگا) ولینصرن اللہ من ینصرہ ۲۲/۴۰ (اللہ تعالیٰ ضرور اسکی مدد کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و خدمت کرتا ہے)۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ اسکے لئے نجات و مخلص کا راستہ بنا دیتا ہے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اُسے گمان بھی نہیں ہوتا) اس قسم کی صدہا شہادتیں موجود ہیں انہیں کا اثر تھا کہ مشرکین کے قلعہ مسمار ہونے لگے اور اسی تعلیم نے ان کے ایمان ایسے پختہ اور مضبوط کر دیئے کہ کوئی طاقت اور کوئی مصیبت انہیں اپنی جگہ سے نہ ہلا سکی اور وہ حلقہ بگوشان اسلام میں داخل ہو کر سچے مسلمان ثابت ہوئے۔

## اتفاق و اتحاد کی قرآنی تعلیم

ولا تکونوا من المشرکین۔ من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا۔ کل حزب بما لدیھم فرحون ۳۰/۳۲ (اور مشرک نہ بنو۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔ انہیں سب اُسپر خوش ہیں جو ان کے پاس ہے) کیا اس آیت سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ دینی اور ملی اختلافات بہت بُری چیز ہیں اور کسی قوم و ملت کا مختلف گروہوں اور جماعتوں میں تقسیم ہونا بہت بُرا اثر پیدا کرتا ہے۔ جب قسم ہوتے ہیں تو لڑائیاں شروع ہوتی ہیں ہر جماعت اپنے معتقدات ہی کو بہتر سمجھتی ہے اور اتحاد کی برکات مرتفع ہو جاتی ہیں اسی لئے شرک اور اس قسم کے اختلافات سے روکا گیا۔

واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصٰبرین (اور اللہ اور اسکے رسولوں کی اطاعت کرو اور جھگڑو نہیں اس سے تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ اور صبر کرو تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے) کتنی صحیح اور سچی بات کہی ہے۔ لڑنے والوں کا بھرم جاتا رہتا ہے اور باہمی جنگیں بالعموم بربادی کا باعث ہوتی ہیں۔ وقل انی انا النذیر المبین۔ کما انزلنا علی المقتسمین الذین جعلوا القرآن عضین (اے محمدؐ تو کہدے کہ میں تو صاف طور پر ڈرانیوالا ہوں۔ اور جیسا عذاب ہم نے اُن لوگوں پر اُتارا تھا جو خود بھی گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور اپنی کتاب کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر لیا تھا (یعنی ہونے) ایسا ہی عذاب اس حرکت پر تمہارے لئے ہوگا) یعنی مسلمانوں پر واضح کر دیا گیا کہ اگر یہود کی طرح تم نے بھی عمل کیا تو تمپر بھی عذاب نازل ہوگا۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاءھم البینٰت۔ واولئک لھم عذاب الیم (ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ۔ جنہوں نے صاف نشانیاں آنے پر اور اسکے بعد تفرقے ڈالے اور اختلافات پیدا کئے اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے عذاب عظیم ہے)

خدائے قدوس کس شکوہ اور طمطراق کے ساتھ فرماتا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذلک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تھتدون (اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوط کے ساتھ پکڑ لو اور تفرقہ نہ ڈالو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انعامات تمپر ہوئے انہیں یاد کرو کہ تم باہم دشمن تھے۔ اس نے تمہارے قلوب میں محبت پیدا کر دی اور اسکے فضل و کرم سے بھائی بھائی بن گئے۔ تم تو آگ کے غار کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ اسی نے تمہیں اس میں گرنے سے بچایا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ) افسوس ہے کہ مسلمان قرآن پڑھتے ہیں مگر وہ ان آیات کے مطالب و معانی پر غور نہیں کرتے اور انہیں

---

سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور نہ ان پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ کتاب ہدایت ہے اور ہر شخص کیلئے ہدایت ہے۔ اور ہر شخص کو اس سے ہدایت ملتی ہے۔ اور ہر شخص اس سے ہدایت لیتا ہے اور سمجھتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ خود براہین و دلیل ہیں۔

# اللہ کے نیک بندے

نوشتہ حضرت مولانا مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب ناظم کتب خانہ نذیریہ دہلی

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما والذین یبیتون لربھم سجدا و قیاما والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جھنم ان عذابھا کان غراما انھا ساءت مستقرا و مقاما والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مھانا الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما والذین اذا ذکروا بایات ربھم لم یخروا علیھا صما وعمیانا والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا ویلقون فیھا تحیۃ وسلاما خالدین فیھا حسنت مستقرا و مقاما۔

حضرات یہ سورۂ فرقان کے دوسرے رکوع کی چند آیتیں ہیں جن میں خداوند عالم نے اپنے بندوں کی چند صفتیں بیان کی ہیں جن سے وہ دوسرے انسانوں سے ممیز ہوجاتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے اعمال کی جزا کا بھی ان کی تسکین خاطر کے لئے ذکر فرمایا گیا ہے نیز ان آیتوں میں ان اشخاص کی سزا کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو اس کے بندوں کی صفتوں کے خلاف عمل کرتے ہیں ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے کہ رحمن کے بندے جو مبالغہ کا وزن ہے جو رحیم سے بڑا ہوا ہے، وہ ہیں جو زمین پر نرمی اور آہستگی سے چلتے ہیں اور جب وقت جاہل ان سے مخاطبت کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلاما یعنی ان کو وہ ایسا جواب دیتے ہیں کہ جس کی وجہ سے سلامتی سے گذر جاتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے واسطے رات سجدہ کرتے ہوئے اور دن قیام کرتے ہوئے بسر کرتے ہیں اور عباد الرحمن وہ لوگ ہیں جو عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ دوزخ کے عذاب سے ہم کو ہٹالے کیونکہ اس کا عذاب بچڑ جانے والا اور ٹوٹے میں ڈالنے والا ہے بیشک دوزخ نہایت ہی بری قرارگاہ ہے اور ٹھیرنے کی جگہ ہے اور عباد الرحمن وہ ہیں کہ جس وقت وہ خرچ کرتے ہیں تو بیجا نہیں خرچ کرتے اور بخیلی بھی نہیں کرتے بلکہ ان دونوں کے درمیان ایک اعتدال کی راہ نکالتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کرتے وہ کسی جان کو جس کا اللہ نے حرام کردیا ہے قتل نہیں کرتے لیکن حق پر یعنی اگر شرعی حیثیت سے کسی شخص کا قتل کرنا واجب ہوتا اس میں دریغ نہیں کرتے اور جو شخص ایسا کرگیا یعنی خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا اور ناحق قتل نفس کرے گا اور زنا کرے گا تو وہ گناہگار ہوگا اور قیامت کے دن اس کو دوگنا عذاب دیا جائے گا اور اس عذاب میں وہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہوکر رہے گا مگر وہ شخص جس نے توبہ کی اور ایمان لایا تو ایسے لوگوں کے حق میں خداوند عالم نہ صرف ان کے گناہوں ہی کو معاف کریگا بلکہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے اور جس نے توبہ کی اور عمل صالح کئے بالتحقیق وہ اللہ کی طرف رجوع ہونے والا ہے اور عباد الرحمن وہ لوگ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جس وقت لغو باتوں کی طرف سے گذرتے ہیں تو بزرگانہ گذر جاتے ہیں اور عباد الرحمن وہ ہیں کہ جس وقت ان کے سامنے خدا کی آیتیں ذکر کی جاتی ہیں تو ان آیتوں پر اندھے اور بہرے ہوکر نہیں گرتے اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو اس امر کی دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے خداہم کو عطا فرما ہماری بی بیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور پرہیزگاروں کا پیشرو اور امام بنا اور ان خدا کے بندوں کے لئے ان اعمال صالحہ کی جزا جنت ہے اور قصور میں اس لئے کہ انہوں نے بکارہ پر صبر اور اعمال صالحہ پر استقامت کی تھی اور جنت میں ان کو دعا اور سلامتی ملیگی یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے جو بہت ہی اچھی قرارگاہ ہے۔

حضرات! یہ ان آیتوں کا ترجمہ تھا جس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ آپ کو کن صفات کا حامل بننا چاہیئے اور اسلام آپ سے کن اعمال صالحہ کا طالب ہے ساتھ ہی میں آپ سے اس امر کی درخواست کرتا ہوں اور میں خدا سے لئے ہوئے ہوں کہ آپ اس امر پر غور کریں کہ آیا کہ صفات ہم میں موجود ہیں اور ہم کو عباد الرحمن کہا جاسکتا ہے یا نہیں سب سے پہلے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے بندے زمین پر نرمی اور آہستگی سے چلتے ہیں اتراتے اور اکڑتے نہیں۔ ایک اور جگہ قرآن مجید میں پروردگار عالم نے حضرت لقمان کی زبان سے جبکہ وہ اپنے صاحبزادے کو نصیحت فرما رہے تھے ارشاد فرمایا کہ لا تمش فی الارض مرحا یعنی زمین پر اکڑتا ہوا۔ اتراتا ہوا نہ چل انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا اسلئے کہ تو تیز چلنے اور اکڑتا ہوا چلنے سے زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ دراز ہوکر پہاڑ تک پہنچ سکتا ہے جب یہ حالت ہے تو پھر غرور اور تکبر کیوں؟ آج ہماری کیا حالت ہے ہم کس انداز سے چلتے ہیں معمولی سا امتیاز لباس اور جوتے اور کھڑی وغیرہ میں ہوجاتا ہے تو ہماری کیا کیفیت ہوتی ہے اور اگر کہیں موٹر چلے یا ایر و پلین پر سوار ہوجائیں تو پیدل چلنے والے اور دوسرے انسانوں کو تو ہم حشرات الارض سے بھی بدتر سمجھنے لگتے ہیں اب تو تیز رفتاری کے لئے ریل موٹر ہوائی جہاز اور اسی قسم کی چیزیں ہیں ایک زمانہ تھا کہ ان چیزوں کے لئے ہی بلا پیڑوں کے صرف کرلے اور زیادہ وقت دینے کے ایک آن میں دور دراز کی مسافت طے کرلی جاتی تھی۔

حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جن کی عظمت شان کا آپ سب کو علم ہے ایک مرتبہ وعظ فرما رہے تھے جن کی محفل وعظ میں اغواث، اقطاب، ابدال، علماء عرفا اولیاء اور ملائکہ شریک ہوتے تھے چنانچہ اثنائے وعظ میں ایک مرتبہ آپ نے آسمان کی طرف منہ اٹھاکر فرمایا اے اسرائیلی کہاں جارہے ہو ٹھہر جاؤ! تھوڑی دیر وعظ مسمون نہ ختم وعظ کے بعد لوگوں نے عرض کیا کہ آپ یہ کس کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا تھا بظاہر تو یہاں کوئی شخص نظر نہیں آتا آپ نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام اڑتے ہوئے جارہے تھے میں نے ان سے محفل وعظ میں شرکت کی درخواست کی۔ ایک دفعہ حضرت غوث اعظم کے وعظ میں ایک بزرگ نہ ایک ہوئے جنہیں

متعلق حضرت نے فرمایا کہ یہ شام سے آرہے ہیں ان کا ایک قدم شام میں تھا اور دوسرا عراق میں جہاں محفل وعظ منعقد تھی اس قدر وہ تیز رفتار تھے کہ ان کو کسی ہوائی جہاز کی ضرورت نہ تھی مگر حضرت فرماتے ہیں کہ ہم نے ان سے توبہ لی ہے ایک صاحب جو اسی محفل میں تھے ان کے دل میں یہ نظر وہ پیدا ہوا کہ اس عظمت و شان کے بزرگ کو توبہ کی کیا ضرورت ہے حضرت کو بذریعہ کشف کے یہ اطلاع ملی ہے اور فرماتے ہیں کہ ہم نے ان سے توبہ لی ہے اور اس امر کی بیعت لی ہے کہ کہیں ان کے قلب میں اس سرعت سیر کی وجہ سے غرور نہ پیدا ہو۔

حضرات! اب اندازہ کیجئے ان بزرگوں کی حالت اور اپنی حالتوں کا۔

دوسری صفت اللہ کے بندوں کی یہ ہے کہ جس وقت جاہل ان سے مخاطبت کرتے ہیں تو وہ ان سے الجھتے نہیں اس کا جواب سختی اور درشتی سے نہیں دیتے بلکہ ایسی بات کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے معاملہ نہایت آسانی سے رفع دفع ہو جاتا ہے اور وہ سلامتی سے گذر جاتے ہیں مولانا روم نے اس کی تفسیر اپنے دو شعروں میں کی ہے اسی ہتھ طریقہ سے کی ہے فرماتے ہیں ؎

اگر گوید ت دارزاق و سالوس ۔۔۔ بگو ہستم دو صد چنداں وفی رو
وگر از خشم دشنامے دہندت ۔۔۔ دعا کن خوشدل و خنداں وفی رو

یعنی اگر جاہل تجھ سے کہیں کہ تو مکار اور دغاباز ہے تو اس کے جواب کی کوشش مت کر اور نہ اسی قسم کا جواب دے بلکہ یہ کہہ کہ ہاں میں مکار اور دغاباز ہوں بلکہ جو جس قدر کہہ رہا ہے اس سے دو سو گنا زیادہ۔ اس لئے کہ جس قدر کہ میں اپنے عیوب سے واقف ہوں تو واقف نہیں ہے یہ کہہ اور چلا جا اور اگر جاہل غصہ سے تجھے گالی دے تو بدلے میں گالی نہ دینا بلکہ دعا دے کہ خدا تمہیں اعمال خیر اور طاعات کی توفیق عطا فرمائے اس دعا کے بعد ٹھیر نہیں بلکہ خوش دلی اور بغیر کسی انقباض اور زردی کے ہنستا ہوا چلا جا یہ ہے تفسیر قولہ ؎ سلاما کہ فرمایا ہے کہ "وفی رو" اس لئے کہ اگر تو ایسا نہ چاہے گا تو منزل کھوٹی ہو گی سالک اور عارف کے لئے سکوت ضروری ہے جہاں تجھے اس کے مرتبہ اور سلوک و عرفان میں کمی پیدا ہوئی مثلاً تم نماز کو جا رہے ہو حدیث میں آیا ہے جتنے قدم تم مسجد کی طرف بڑھو گے اتنی نیکیاں تمہارے نامۂ اعمال میں لکھی جائینگی یا تحصیل علم کے لئے جا رہے ہو یا کسب معیشت حلال کے لئے گھر میں ہو رہے ہو یا مخلوق کی خدمتگذاری کے لئے تمہارا قدم نکلا ہو راستہ میں تمہیں کسی نے برا بھلا کہا اور تم نے بھی گالی دی تو پھر وہ قدم جس پر نیکی لکھی جا رہی تھی جہنم کی طرف نہ ہوں گے اور اصلاح فساد میں بدل جائے گی اور شیطان خوش ہو گا کہ یہ تو اعمال صالحہ کے لئے مستعد ہو کر جا رہا تھا کہ میں نے ایسی چال چلی کہ اس کی محنت اکارت ہو گئی (سبحان عباد الرحمٰن اور مسلمان بھائیوں سے مخاطبت نہیں کرتے اور اگر کبھی ناگہانی ہو ہی جاتی ہے تو سلامتی روی سے گذر جاتے ہیں حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے حالات میں لکھا ہے کہ ابتدائی زمانہ میں مصروف عبادت و مجاہدہ اور ریاضت تھے سالک اور معرفت کے مدارج طے کر رہے تھے ماسوی اللہ سے منقطع ہو کر بارگاہ صمدیت میں مشغول تھے حضرت کے خلوت میں تھے کہ ایک رات حضرت فرماتے ہیں نور نظر آیا۔ آسمان پر ایک تجلی ظاہر ہوئی اور ایک آواز آئی کہ عبد القادر میں نے تجھ کو اپنا مقبول بارگاہ بنا لیا تیری عبادت قبول کی۔ حرام تجھ پر جنے حلال کر دیا اور روزانہ کی عبادت معاف کر دی۔ حضرت عبد القادر جو کہتے ہوتے ہیں اور غور فرمانے کے بعد یہ معلوم فرماتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا شریعت مکمل ہو چکی اس لئے حرام کو حلال کون کر سکتا ہے ہو نہ ہو یہ شیطان کا دھوکہ اور وسوسہ ہے پڑھتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فوراً وہ نورظلمت سے بدل جاتا ہے روشنی غائب ہو جاتی ہے اور ایک شخص سر پیٹتا ہوا بھاگتا نظر آتا ہے جو یہ کہہ رہا تھا کہ عبد القادر تم کو تمہارے علم نے بچا لیا ورنہ یہ ایسی تدبیر ہے کہ اس حیلہ سے میں نے بڑے بڑے ستر اولیاء کو ان کے رتبہ سے گرا دیا ہے یہ ہے۔ اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما کی علمی تفسیر آج کون ہے جو یہ کہے کہ مجھے نماز اور روزہ کی ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ ہم کو معرفت رب حاصل ہے۔

اس کے بعد رحمٰن کے بندوں کی صفت یہ بیان فرمائی جاتی ہے کہ ان کی رات اس طرح بسر ہوتی ہے کہ وہ کبھی سجدہ کرتے ہیں اور کبھی مصروف قیام رہتے ہیں اور یہ سجدہ و قیام بھی پروردگار عالم ہی کے لئے ہوتا ہے اس سے کوئی اور غرض نہیں ہوتی اس آیت کی تفسیر میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سرکردہ سلاسل چشتیہ و قادریہ نے فرمایا کہ یہ اللہ کے بندوں کی رات کا بیان ہے پہلے ان کے دن کا بیان تھا تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عشا کی نماز کے بعد دو رکعتیں نفل اپنی خواہش سے پڑھ لیتے ہیں۔ اور حضرت عبد اللہ ابن عباس نے اسی کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جو لوگ عشا اور صبح کی نماز اپنے اپنے وقت پر پڑھ لیتے ہیں وہ بھی "سجدا و قیاما" کی تعریف میں آجاتے ہیں۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اس قدر عبادت فرماتے تھے کہ پاؤں ورم کر جاتے تھے متورم ہونے کے بعد پھٹ پھٹ جاتے تھے رات رات بھر عبادت میں گزار دیتے تھے حتیٰ کہ پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے کہ قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا یعنی آدھی یا تہائی رات آرام فرما لیا کیجئے۔ حضرت ابو حنیفہ کی سوانح مبارک میں لکھا ہے کہ چالیس برس عشا کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی ہے ایک دن نہیں ایک ہفتہ نہیں ایک سال نہیں چالیس سال ان کی استقامت اور محبت حیرانی کو ملاحظہ کیجئے ٹھیک اسی قسم کا واقعہ حضرت محبوب سبحانی کے حالات میں بھی لکھا ہے کہ انہوں نے بھی صلوۃ عشا کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی۔ ہم کمزوروں اور گناہگاروں سے یہ تو کیا ہوتا ہے کہ ذرا سا انکار کریں کہ نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں نفل اور صبح کی نماز اپنے وقت پر پڑھ لیں تو سب تفسیر حضرت عبد اللہ ابن عباس و حضرت حسن بصری اسی آیت پر عمل کرنے والوں میں شمار کئے جا سکتے ہیں ہمارا کیا حال ہے رات جاگنے کی بندگی اور عبادت کے لئے عنایت فرمائی گئی تو سینما اور تھیٹروں میں گذارتے ہیں کل ہی میں نے دیکھا جبکہ میرا گذر سینما کی طرف سے ہوا تو ایک جم غفیر اور انبوہ کثیر ایک جگہ پر جمع ہے۔ میں نے خیال کیا کہ کوئی عجیب و غریب واقعہ یا غیر معمولی حادثہ پیش آیا ہوگا۔ خیال کرنے سے معلوم ہوا کہ لوگ کیمل کے منتظر ہیں۔ سینما کا دروازہ ابھی نہیں کھلا ہے۔ افسوس ہے ہماری عقلوں پر کہ ہٹ لیتے ہیں اور اپنے ہی لئے نہیں بلکہ دوست احباب کے لئے بھی اور آخری درجہ کے نہیں بلکہ اول درجے اور بہر سیٹیں رزرو کی جاتی ہیں اس طرح آنکھیں اور صحت خراب کی جاتی ہے۔ وہ بیہودہ اور وقت ضائع کیا جاتا ہے اور خدا کی نعمت کی ناقدری اور اس کے احکام کی نافرمانی کی جاتی ہے رات کو بارہ ایک بجے لوٹتے اور دن میں نو دس بجے اٹھتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کو حکم یہ تھا کہ رات سجدہ میں دن

قیام میں سب کریں اگر یہ نہ کر سکتے تو کم از کم نماز عشا اور نماز صبح وقت پر ادا کرتے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مسلمان روم کے بادشاہ کے مصرف بیکار تھے اگرچہ مسلمانوں کے پاس اسلحہ کافی نہ تھے اور تعداد کم تھی لیکن دشمن پر غلبہ حاصل کرتے جاتے تھے پھر قتل سلطان روم بہتر سے بہتر سپاہی عمدہ سے عمدہ سامان حرب اور زیادہ سے زیادہ رسد بھیجتا تھا لیکن شکست و ناکامی کی اطلاعیں آتی تھیں میدان جنگ کے سپہ سالار کے اطلاعات کا یقین نہ کر کے اپنے چند مخصوص مقرب درباریوں کو مسلمانوں کے لشکر میں ان کی حالت کی ٹوہ لگانے اور تجسس کرنے کے لئے بھیجتا ہے جاسوس واپس آکر عرض کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے لشکر کی حالت یہ ہے کہ رھبان فی اللیل و فرسان فی النھار یعنی دن میں وہ شہسوار ہیں اصابت میں وہ تارک الدنیا اور زاہد شب زندہ دار ایسی قوم کا کیا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ فاتح اور کامران رہے۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ وہ عذاب جہنم کو ان سے دفع کرنے کی استدعاؤں میں مصروف رہتے ہیں یعنی اعمال خیر کے بجا لانے کے بعد اترانے نہیں اور ان کے نفس میں ان طاعات کی وجہ سے کبر و خود بینی نہیں پیدا ہوتی بلکہ خداوند عالم کے عذاب سے ڈر کر اس کے غضب و عتاب کے دفع کرنے کی دعا کرتے رہتے ہیں کیونکہ اس کا عذاب بڑا ہے اور غرم کہتے ہیں اس شخص کو جس نے کسی سے قرض لیا ہو اور ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے دائن نے اس کو پکڑ لیا ہو گنہ گار بھی خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو غلط طور پر استعمال کرنیکی وجہ سے مبتلائے عذاب ہوگا اور جہنم جو بدترین قیام گاہ ہے اس بات میں اس کو پکڑ لیگی اسی لئے غرام کا لفظ استعمال کیا گیا اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کے بندے جس وقت خرچ کرتے ہیں تو بخل و اسراف دونوں سے بچکر اعتدال و توسط کی راہ اختیار کرتے ہیں "الفقوا" کا مفعول نہیں بیان کیا گیا یہ قرآن کی بلاغت اور اعجاز کلام ہے کہ اس کے تحت میں سب چیزیں آگئیں کہ جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں اس میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں مثلاً روپیہ پیسے تو وہ بجا طریقہ سے صرف کرتے ہیں روپیہ کے اس میں بھی حاسے تجاوز نہیں کرتے کہ پھر مفلس و قلاش اور ذلیل و خوار ہو جائیں بڑے جیسے قرآن پاک میں ایک اور جگہ میں آیا ہے ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا اور نہ بخل کرتے ہیں کہ بال بچوں اعزہ و اقارب و طبا و مساکین کے حق کو نظر انداز کر دیں تمثیلاً ایک دوائی کو لے لیجئے ان کی یہ کیفیت نہیں ہوتی کہ مشباب کی قوت و طاقت حسن و اعتدال کو بجا لانے کو بجا حد سے زیادہ صرف کریں جیسا کہ آجکل کالجہ پڑھنے والوں کی کیفیت دیکھی جاتی ہے کہ یا تو سرخ سفید اور وجیہہ و خوبصورت تھے یا چند روز میں گردن نکلی ہوئی ہے آنکھیں گڑھے میں گئی ہوئیں رنگ میں زردی ہے تو چلنے میں کسی قدر لنگ بھی اسلئے کہ انہوں نے جوانی کا بیجا اور حد سے زیادہ استعمال کیا جب بڑھنے لگے تو آنا پڑا کہ آنکھیں خراب ہو گئیں دماغ میں فتور آگیا یا پگل بن گئے غرض مسلمان اور اللہ کے بندے وہ ہیں جو ہر قسم کی قوتوں اور طاقتوں اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو نہایت احتیاط اور اعتدال سے جائز مصارف میں صرف کرتے ہیں۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ وہ شرک نہیں کرتے یعنی زبان میں کہہ دینا ہی نہیں اور نہ خدا اللہ کو اپنی طاقتوں کا بھی برابر کا شریک تصور کرتے ہیں اور نہ کسی نفس کو قتل ہی نہیں کرتے لیکن اگر قصاص کی ضرورت ہو اور شریعت کی رو سے اس کا قتل کرنا ضروری ہو تو وہ اس سے دریغ نہیں کرتے اور بیہودیاں اور جائز شرعی نکڑیوں کے سوا غیر عورتوں سے زنا ہی نہیں کرتے اور زنا کو اس قدر بڑا گناہ قرار دیا ہے کہ اسکو شرک اور قتل نفس کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے اور تینوں کے مرتکبین کے لئے ارشاد ہوا ہے کہ یوم قیامت میں دونا عذاب دیا جائے گا اور ذلت کے ساتھ جہنم میں دیا جائے گا اس سے اندازہ ہوگا کہ یہ تینوں گناہ بڑے ہیں اور مسلمانوں کو ان سے بچنے کی شدید ضرورت ہے ساتھ ہی دریائے رحمت جوش میں آتا ہے اور توبہ کرنے والوں کے لئے طغیان رحمت کی توقع دلائی جاتی ہے۔ توبہ کہتے ہیں رجوع ہونے کو اس کے لئے تین چیزوں کی ضرورت ہے ایک تو یہ کہ توبہ کے وقت میں اس کے قلب میں ایسی ندامت ہو جیسے کسی مجمع کے سامنے کسی بڑی خصلت کے سرزد ہونے اور اس کا علم لوگوں کو ہو جانے سے خاطی کو ہوتی ہے دوسرے یہ کہ جو گناہ کیا ہے اور جس خطا سے توبہ کی جاتی ہے اس کو چھوڑ دے تیسرے یہ کہ پھر اس گناہ کی طرف متوجہ ہونے اور اعمال خیر کرنے کا عزم مصمم ہو اگر کسی شخص نے ان تینوں چیزوں کی موجودگی کے ساتھ توبہ کی ہو اور اللہ اور اس کے احکام پر ایمان بھی ہو اور عمل صالح بھی کرے تو اس کی جزا کیا ہے اس کی برائیوں کو بھی نیکیوں سے بدل دیتا ہے دنیا میں بڑے سے بڑا شخص مثلاً بادشاہ بھی اگر احسان کرتا ہے تو اس قدر کہ خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے لیکن چونکہ خدا غفور و رحیم ہے اس لئے وہ اپنی شان کے مطابق نہ صرف گناہوں کو معاف ہی کر دیتا ہے بلکہ اس کی برائیوں کو نامۂ اعمال سے مٹا دیتا ہے اور ان برائیوں کے بدلے میں نیکیاں عطا فرماتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے روز نامۂ اعمال کھولے جائیں گے اور خداوند عالم کے روبرو پہلے انسان کے چھوٹے چھوٹے گناہ بیان کئے جائینگے یہ اپنے دل میں کہتا ہوگا کہ وہاں ہر چیز محسوس و مشاہد ہوگی اور جلد دیکھنے والے اور اس کے اعضا ہی مخالف میں گواہی دیں گے جب کثرت سے صغیرہ گناہ بیان کئے جائینگے تو دریائے رحمت جوش میں آئے گا ارشاد ہوگا کہ ان سب کے بدلے نیکیاں لکھدی جائیں اس لطف و عنایت پر گنہگار کی ہمت اور بڑھے گی اور مزید عفو و کرم کا مستحق ہوگا۔ عرض کریگا یہ تو سب چھوٹے چھوٹے گناہ تھے میں نے اور بہت سے گناہ کبیرہ کئے ہیں ان سب کے معاوضہ میں بھی نیکیاں ملنی چاہئیں اس پر حدیث میں جو الفاظ ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ دندان مبارک نمایاں ہو گئے غرض اس بوڈھا تائب کے لئے پروردگار عالم کی صفت غفران و رحمت متوجہ ہوتی ہے اللہ کے بندے جھوٹی گواہی بھی نہیں دیتے اور کہتے نہیں اس چیز کو جو واقعہ کے خلاف ہو مثلاً واقعہ نہ ہوا اور بیان دوسری طرح کیا جائے لیکن مسلمانوں کی یہ شان نہیں بلکہ حاکم کے سامنے مسلمان جھوٹ نہیں بیان کرینگے من عن صحیح بیان کر دینگے اسی طرح جب وہ لغو اور غیر ضروری کام کے پاس سے گزریں گے تو اس میں مصروف و منہمک نہ ہوں گے بلکہ اس سے شریفانہ گذر جائینگے اور بیہودہ لعب و لایعنی امور میں مصروف نہ ہوں گے۔

جس وقت خدا کی آیتیں رحمٰن کے بندوں کے سامنے تلاوت کی جائیں تو اس پر اندھوں اور بہروں کی طرح نہیں گر پڑتے بلکہ توجہ سے سنتے ہیں معانی اور مرام و مطالب کو سمجھتے ہیں اور اس مفہوم پر غور و فکر کرتے ہیں اور اس کے بعد عمل بھی کرتے ہیں اور اللہ کے بندے اپنے بیوی بچوں کے لئے دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا پیشرو بنا یعنی وہ بندوں کے حقوق کو نظر انداز نہیں کرتے دنیا کو نہیں ترک کر لیتے بلکہ وہ معاشی بھی کرتے ہیں اور

جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی پرورش اور غور و پرداخت اور تربیت اس طریقہ سے کرتے ہیں کہ خدا بندے عالم نے جو قوتیں ان میں ودیعت کی ہیں ان سے صحیح طریقہ سے کام لیا جائے اور وہ خالق کے مطیع و منقاد اور مخلوق کے لئے مفید اور کارآمد ہوں اور ان کی آنکھوں ٹھنڈک سینا ٹھیلے اور کو کھوں میں نہیں ہوتی بلکہ گھر میں ان کو سکون ہوتا ہے اور اولاد کو تقوی اور پرہیزگاری کی تعلیم دیتے ہیں اور اب بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف خود متقی ہوتے ہیں بلکہ متقیوں کے امام اور پیشرو ہوتے ہیں ان اعمال حسنہ کی جزا میں وہ خداوند عالم کی جانب سے جنت اور اس میں تحیت و سلام پاتے ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور جو بہترین مقام ہے جس میں حوریں ہونگی عالیشان قصر ہوں گے نہریں ہونگی اور سب سے بڑھ کر خدا وند عالم کا قرب اس کی رضامندی اور اس کا دیدار حاصل ہوگا اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ان اعمال حسنہ کی جزا آخرت ہی میں ملیگی زحمت و مزدوری تو دنیا کی نقد اور مزد اور اجرت رہی اور جیسا کہ شاعر بعض دفعہ زاہدوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ تم کو تو شراب طہور جنت میں ملے گی اور ہم تو یہیں مزے اڑاتے ہیں نہیں بلکہ ایک دوسری آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس دنیا میں بھی تم کو جزا ملیگی بلکہ عام دنیا تمہاری ہوگی بشرطیکہ تم مومن ہو یا مومن بنجاؤ ارشاد ہوتا ہے لنستخلفنکم فی الارض یعنی ہم زمین پر تم کو اپنا نائب اور وارث اپنے ان ہی مومن بندوں کو بنائینگے جو اعمال صالحہ کرتے ہیں اور زمین کی وراثت تمہارے اسلاف کو بھی تو زبانی وعدہ ہی نہیں کیا گیا اور مہینہ بہ مہینہ سال دو سال یا صدی دو صدی نہیں بلکہ پورے ہزار برس تک اس دنیا کی مرنوعت خواہ وہ سمندر ہی ہو ہوا میں ہو زمین کے اندر ہو یا آسمان کے اوپر مذلل اور تسخیر ہو بالعید ہو سب کچھ ان زمین کی حکومت مومن بندوں کو عطا فرمائی تھی اس لئے کہ عباد الرحمن کے صفات کے حامل تھے اور جب سے انہوں نے یہ صفتیں چھوڑ دیں دنیا نے بھی انہیں چھوڑ دیا تین صدی سے مسلمانوں کی جو کچھ حال ہو رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے پس یہ مسلم ہے کہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کی دیکھ بھی انہیں ہے کہ ہمارے نوجوان ہی یورپ جا کر یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے زوال کا باعث ان کا مذہب ان کا عقیدۂ تقدیر ہے وہ یہ نہیں دیکھتے کہ تقدیر کے قائل نہیں بلکہ مذہب سے ہی منحرف ہیں غیر قوموں سے بڑھکر کیوں ترقی نہیں کرتے بلکہ مزید یہ کہتے ہیں جو لوگ تقدیر کے قائل ہیں وہ بہت زیادہ کام کر سکتے ہیں اور دنیا میں کامیاب اور بہت استقلال سے کامیاب اور فائز المرام ہوتے ہیں۔ فلک اخبار میں کی واقعہ تو آپ سن چکے ہیں جس میں مسلمان روسیوں پر غالب آئے تھے جو تقدیر ہی کے قائل تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شام کی حکومت پر ایران کے ملک پر فتح کرنے کی غرض سے مسلمان روانہ ہوئے راستہ میں دریا حائل تھا موجیں مار رہا تھا کوئی اور راستہ نہیں تھا جہاں سے گذر کر دشمن کے ملک پر حملہ آور ہوتے تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں کے سپہ سالار نے حکم دیا کہ دریا میں گھوڑے ڈال دو اور سپہ سالار نے خود بھی گھوڑا ڈال دیا اس پر جتنے سپاہی تھے سبھوں نے تقلید کی دشمن کی فوج میں تالیاں بجنے لگیں اور خوشیاں منائی گئیں کہ اب یہ مسلمان بوکھلا جائینگے گھوڑے آگے بڑھے دریا کے کنارے سے بڑھتے ہوئے بیچ میں پہنچے انہوں نے کہا اب تو ان کی خیر نہیں ہے بہ جائینگے اچھا ہوا جانوں نے تھوڑی سی قوت کی ادا اپنے ہاتھوں سے آپ ہلاک ہوئے لیکن وہ اسی طرح سے بڑھتے گئے اور اتنے بڑھے کہ مسلمانوں کا پورا لشکر دریا کے اس پار ایران کی سرزمین میں داخل ہوا پھر تو دشمنوں کے ہوش اڑے اور تاریخ کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے حیرت و استعجاب سے کہنا شروع کیا "دیوان آمدند" دیوان آمدند" یہ تو انسان نہیں دیو ہیں اور بالآخر انہوں نے سارا ایران فتح کر لیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بڑھکر تقدیر کا کون قائل ہوگا آپ کے آخری وقت میں جبکہ مرض کی شدت ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا حکیم ہو تو کسی حکیم کو طلب کریں۔ ارشاد فرمایا حکیم نے دیکھ لیا۔ پوچھا دیکھ کیا کہا۔ فرمایا کہ حکیم فرماتا ہے: انی فعال لما ارید جو چاہتا ہوں کر ڈالتا ہوں اب طبیب کی ضرورت نہیں ہو حضرت ابوبکر نے جو کہنا تھا کہہ دیا کامیابی حاصل کی تھی جیسی کہ خلافت کی تھی آپ پر عیاں ہے۔ ایک واقعہ ملک شام کا ہے ایک مقام ہے عمواس وہاں طاعون پھیلا ہے جس میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ شہید ہوتے ہیں اور اس شدت کا طاعون تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باوجود کہ آپ مصر و فتوحات کے وہاں جانے کی زحمت گوارا فرمائی تھی، اس طاعون عمواس میں مسلمانوں نے جس صبر و شکر سے کام لیا اور تقدیر الٰہی پر شاکر رہے وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کے چھ جوان بیٹے طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں اور حضرت معاذ اپنے فرزند صاحبزادہ کو مخاطب فرماتے ہیں کہ اے بیٹا امید رکھیو انہیں ہے کہ تم طاعون سے پریشان نہ ہونا صاحبزادے عرض کرتے ہیں ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین ابا جان میں گھبراتا نہیں اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

حضرات ایسے تھے قضا و قدر کے قائل مسلمان پس آپ کو یہ وسوسہ اور اوہام کے غلط خیالات و سرکہ میں ڈالیں کہ اسلام اور مذہب باعث ہرنا کامی اور پسپائی کا ہے بلکہ اسلام اور خداوند عالم کے احکام ہی دنیا اور دنیائی نجات کا باعث ہیں بس مومن بنجاؤ اور اعمال صالحہ اختیار کرو اور عباد الرحمن کی صفتوں سے متصف ہو امید پر

## نماز کے عملی فائدے

نماز کی حکمت و فوائد کے متعلق ایک مبسوط فاضلانہ علامہ رشیدی کی کتاب مرصاد العباد کا ترجمہ ہوا ہے جس کا نام ہم نے تجویز کیا ہے اس میں جب ذیل بیانات ہیں، مقدمہ، نماز کے دنیوی اور اخروی فوائد، اذان کے اسرار، وضو کے فوائد، نماز ظہر میں بلند قرات کیوں نہیں کی جاتی، نماز کا درجہ اور اس کی فلاسفی دو نیکیوں کا وقفہ کیوں ہے، جلوس کی فلاسفی، نماز کے معنی سمجھنے کی ضرورت، نماز کے باطنی ارکان نیت کی دستگی، حضور قلب نماز کے معنی سمجھنے کی کوشش، تعظیم و تکبر، ہیبت، رجاء، امید، حیاء، تعظیم، یقین، اقامت کی فلاسفی، یا پنجوں نمازوں کی فلاسفی، نماز کے اقسام، واجب سنت و نفل جماعت کی نماز، اول وقت کی نماز، تحلل، وعدہ، جمعوات کی نماز، جمعہ کی نماز، عیدالفطر و عیدالاضحی کی نماز، نماز تراویح، ماہ رجب کی نماز، شعبان کی نماز، شرف و خسوف کی نماز، استسقا کی نماز، نماز جنازہ، نماز تحیۃ المسجد، نماز استخارہ، نماز خوف، نماز تسبیح، رجوع الی اللہ ہمیں کیوں پڑھی جاتی ہیں سنتوں کی کمی بیشی کی وجہ، نماز کی برکات و ثمرات، تکبیر سے نماز پڑھنے کی غلامی، موجودہ فاقہ کشی خدا اور بندے میں تقسیم، نماز باجماعت کے فوائد، نماز جمعہ کا بیان ... صفحات متجاوز ۲۰۰ صرف ادارک

# اسلام کی امتیازی خصوصیات

(از قلم زدہ پروفیسر یوسف سلیم صاحب)

(بسلسلہ جمادی الاول)

**چھٹی خصوصیت** جو اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ اسلام کوئی بات زبردستی نہیں منواتا جن باتوں پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے ان کو معقول پیرایہ میں پیش کرتا ہے اور ان پر عقلی دلائل دیا کرتا ہے تاکہ ہر شخص کھلے دل سے سوچ سمجھ کر ایمان لائے اور اس میں شک ہی کیا ہے کہ جو چیز مدلل یقین نہیں ہوتی وہ مدار ایمان کب ہو سکتی ہے۔

آپ بچوں کو کوئی بات زبردستی تو منوا سکتے ہیں ڈرا دھمکا کر بہلا پھسلا کر کسی بات کی طرف راغب کر سکتے ہیں لیکن جب وہ بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو آپ پھر انہیں کسی طرح مجبور نہیں کر سکتے اسلام ایسا مذہب ہے جو قیامت تک قائم رہے گا اور اس کے نازل کرنے والے کو علم تھا کہ بیسویں صدی میں دنیا علم و فہم میں اس قدر ترقی کر جائے گی کہ کوئی بات زبردستی نہیں تسلیم کرے گی اس لئے اسلام کے نازل کرنے والے نے پہلے ہی دن یہ اعلان کر دیا کہ لا اکراہ فی الدین دینی معاملات میں کوئی جبر نہ ہوگا اور اسی اصول کے ماتحت اسلام نے جس قدر عقائد پیش کئے وہ سب کے سب ایک طرف معقول ہیں دوسری طرف ان کی معقولیت پر دلائل بھی دیئے تاکہ کسی شخص کو یہ عذر باقی نہ رہے کہ ظلال عقیدہ کی معقولیت پر دلیل کیا ہے۔

عیسائی مذہب میں جس قدر اصولی عقائد ہیں سب کے سب خلاف عقل بھی ہیں اور غیر مدلل بھی مثلاً تثلیث کا عقیدہ کہ سر اسر خلاف عقل ہے اور نہ عیسائیت میں اس عقیدہ کی معقولیت پر کوئی دلیل ہے اسی طرح تجسم مسیح اور کفارہ مسیح کا عقیدہ ہے ایک طالب حق سوال کر سکتا ہے کہ جناب من! خدا و ہو زید کے سر میں اور دو انگلیاں بحر کے سر میں تو بھلا زید کو کس طرح آرام مل سکتا ہے ظاہر ہے کہ یہ اعتراض سراسر مناسب اور بجا ہے لیکن عیسائیت میں کسی جگہ اس اعتراض کا جواب آپ کو نہیں مل سکتا وہاں تو یہ لکھا ہے کہ خداوند یسوع پر ایمان لے آؤ تو نجات ہو جاوے گی اسی کو انگریزی میں Dogma کہتے ہیں یہ طریقہ زبردستی نہیں تو اور کیا ہے؟ کہ نہ دلیل طلب کرو نہ سمجھنے کی کوشش کرو بس جو کلیسا کہتی ہے اس پر آنکھ بند کر کے ایمان لے آؤ اگر ایسا نہ کرو گے تو جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے ممکن ہے پہلی صدی عیسوی میں دنیا اسی حالت میں ہو کہ دلیل کی ضرورت نہ تھی لیکن آج معاملہ برعکس ہے آج کوئی شخص بلا دلیل کسی دعویٰ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

ہندو دھرم کی تعلیم ہے کہ خدا کے علاوہ روح اور مادہ بھی ازلی اور قدیم ہے یعنی جس طرح خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور اسے کسی نے پیدا نہیں کیا اور بذات خود موجود ہے اسی طرح روح اور مادہ بھی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اب ایک طالب حق دریافت کر سکتا ہے کہ روح اور مادہ کے قدیم ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اگر واقعی یہ دونوں بھی قدیم ہیں تو پھر خدا کو ان پر کیا فوقیت ہے؟ اور یہ دونوں خدا کے مطیع کیوں ہیں؟ آخر روح کو کیا ضرورت ہے کہ وہ مادہ کی قید میں گرفتار رہے اور خدا کو کیا حق ہے کہ وہ اس چیز پر حکومت کرے جو اس کے حیطۂ اقتدار سے باہر ہے اور در اصل خدا، روح اور مادہ پر حکومت کر ہی کب سکتا ہے وہ تو خود اس کی طرح قدیم ہیں ہندو مذہب ان سوالات کے جواب سے عاری ہے۔

اسی طرح تناسخ کا عقیدہ ہے گویا ہم ان میں کہ مرنے کے بعد روح اپنے اعمال کے مطابق دوسرے انسانوں یا حیوانوں کی شکلوں میں جاتی رہتی ہے آخر اس امر پر کیا دلیل ہے؟ اور اگر بفرض محال یہ صحیح ہے تو پھر خدا یعنی آریوں کے خدا کی خود ہی منشا ہے کہ دنیا میں بدی ہوتی رہے وگرنہ جانور کہاں سے آئیں گے۔

علاوہ بریں جب ایک بیل کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کس جرم میں بیل بنا تو اب اصلاح کیا کر سکتا ہے اسی طرح دیگر عقائد کا حال ہے اب ان مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کے عقائد کو دیکھئے اور خود انصاف کیجئے کہ تسکین کا سامان کہاں مل سکتا ہے۔

اسلام کا پہلا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ایک ہے قل ھو اللہ احد مخالفین کو بھی اعتراف ہے اسلام سے بڑھکر کسی مذہب نے توحید الٰہی پر زور نہیں دیا اسلام اور توحید باری گویا مترادف الفاظ ہیں۔ اسلام نے مسلمانوں کا کلمہ ہی لا الہ الا اللہ قرار دیا ہے اول تو یہ عقیدہ خلاف عقل نہیں ہے دنیا انسان کی فطرت کے مطابق ہے یعنی انسان کو فطرت نے ایک سے زیادہ آقاؤں کو خوش رکھنے کی صلاحیت نہیں دی انسان دو یا تین خداؤں کی عبادت و اطاعت کر ہی نہیں سکتا، تاثا یہ عقیدہ اس قدر معقول اور مطابق فطرت ہے کہ آج تمام دنیا میں عقیدہ کی طرف آ رہی ہے۔ ربانا قرآن مجید نے ان باتوں کے باوجود پہلے تو ہستی باری تعالیٰ پر دلائل دیئے ہیں اس کے بعد توحید پر دلائل دیئے ہیں یہ نہیں کہ ایک عقیدہ پیش کر کے بیروؤں کو یہ حکم دیدیا ہو کہ اس پر ایمان لے آؤ ورنہ جہنم کے وارث ہو جاؤ گے۔

قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ خدا پر ایمان لاؤ لہٰذا قرآن نے مختلف طریقوں سے خدا کی ہستی کو ہمیں سمجھایا قرآن میں ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں عالم اور عالم دونوں کی تشریح کی ساتھ موجود ہے۔ عالم سے کہا گیا انظروا الی الابل کیف خلقت۔ اونٹ کی طرف دیکھو کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے" عالم سے ارشاد ہوتا ہے کہ کائنات پر نظر ڈالو اور دیکھو کیسی باقاعدگی اور استواری ہے کیسا نظر و نسق ہے دن رات چاند سورج پہاڑ دریا اور دیگر مظاہر کائنات پر غور کرو کائنات قوانین کی پابندی کرتی ہے اور ظاہر ہے کہ قوانین خود نہیں بنتے ان کا کوئی بنانے والا ضرور ہے۔

اس کے بعد توحید کا نمبر آتا ہے یہاں بھی دلائل کی کمی نہیں ہے لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا اگر دنیا میں اللہ کے سوائے اور خدا بھی ہوتے تو یقیناً فساد ہو جاتا مثلاً ایک خدا زید کو دولتمند بنانا چاہتا ہے دوسرا خدا اسے مفلس دیکھنا چاہتا ہے تو اب خود سوچئے کہ اس آویزش کا کیا حشر ہوگا جب دونوں خدا اس میں جنگ ہوگی تو نہ خدا رہے گا نہ کائنات اسی لئے خدا نے اس معاملہ کو بھی صاف کر دیا اور دلیل کیسی آسان دی ہے کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔

اب رسالت کے عقیدہ کو لیجئے قرآن کی تعلیم ہے کہ محمد رسول اللہ آنحضرت صلعم اللہ

کے رسول ہیں چونکہ یہ ایک دعوٰی ہے اس لئے اس پر بھی قرآن مجید نے دلائل دیئے ہیں یہ نہیں کہا کہ اگر نجات کے طالب ہو تو فلاں شخص پر ایمان لے آؤ ورنہ جہنم کے وارث ہو جاؤ گے۔ قرآن نے اگر یہ کہا ہے کہ محمد (صلعم) خدا کے رسول ہیں تو اس کے ساتھ ہی آپ کی رسالت کے دلائل و شواہد بھی مہیا کئے ہیں پہلی دلیل یہ ہے کہ حضورؐ کو حکم ہوتا ہے کہ ان منکرین سے کہدو کہ میں تمہارے درمیان اپنی عمر گذار چکا ہوں پس تم غور نہیں کرتے (یعنی میں تم لوگوں ہی میں پیدا ہوا اور تمہاری آنکھوں کے سامنے پلا بڑھا ہوں جوان ہوا ہوں اور میری ساری زندگی تمہارے سامنے ہے میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کسی پر افترا نہیں کیا تہمت نہیں لگائی فریب کاری اور دغابازی سے دور ہوں اور میرے کیرکٹر پر خود دشمن بھی گواہ ہے جو تم نے مجھے دیا ہے تم خود کہتے ہو کہ میں امین ہوں تو پھر سوچو کہ جو شخص زندگی کے چالیس سال تک امین اور صادق رہا ہے اور جس نے کبھی کسی انسان پر افترا نہیں کیا وہ یکلخت بلا وجہ خدا پر افترا کرنے کے لئے کیونکر آمادہ ہو گیا۔

پھر اسی نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ ظالموں کو فلاح اور کامیابی نصیب نہیں ہوتی اس کے بالمقابل آنحضرت صلعم کو لے لیجئے آپ کو ایسی کامیابی نصیب ہوئی کہ آپ کے مخالفوں کو بھی باعتراف ہے اور سائیکلو پیڈیا برطانیکا میں صاف طور پر ایک یورپین غیر مسلم نے تسلیم کیا ہے کہ تمام بانیان مذاہب میں آنحضرت صلعم کامیاب ترین انسان ہو گذرے ہیں تو اب خود غور کیجئے کہ آپ اگر ظالم تھے تو یہ کامیابی اور فلاح کس طرح نصیب ہوئی۔ غرضکہ جس قدر عقائد اسلام نے انسانوں کو سکھائے ہیں پہلے سب کی معقولیت نہایت دلنشیں پیرایہ میں بیان کی ہے اس کے بعد ان کو قبول کرنے کا حکم دیا ہے۔

**ساتویں خصوصیت** جو اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی وہ یہ ہے کہ مذہبی فرائض کی بجاآوری میں ایک مسلمان کسی خاص آدمی کا محتاج نہیں جیسے ہندو پنڈتوں کے عیسائی پادریوں کے یہود احبار اور کاہنوں کے مجوسی دستوروں کے اور ہائی پریسٹ کے یہودی اپنے بھکشوں اور مذہبی استادوں کے اور ستارہ پرست صابی اپنے مذہبی رہنماؤں کے محتاج ہیں۔

ایک ہندو بغیر پنڈت کے اپنی مذہبی رسوم کی بجاآوری سے سراسر قاصر ہے نہ وہ مندر میں عبادت کر سکتا ہے نہ گھر پر خود انجام دے سکتا ہے نہ بطور خود مذہبی کتب پڑھ سکتا ہے نہ نکاح پڑھا سکتا ہے نہ مردے کا کریا کرم کر سکتا ہے غرضکہ معاشرت کے جملہ شعبوں میں وہ ایک جماعت کا محتاج ہے جس کے افراد کو پنڈت کہتے ہیں پنڈتوں کی جماعت قدیم الایام سے ہندوؤں کے دماغوں اور جیبوں پر حکومت کرتی ہے اور جب تک یہ قوم اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلے گی اس وقت تک یہ مستور پنڈتوں کی غلامی میں گرفتار رہے گی۔

میاں کو دیکھئے اگر وہ تعلیمیافتہ شخص ہے شادی کرنا چاہیں تو سب سے پہلے گرجا ہوتا ہے کیونکہ ان کے خیال میں گرجے کے باہر جس قدر زمین ہے وہ ناپاک ہے کیونکہ اسے (پادری صاحب نے) اپنے مقدس ہاتھ سے تقدیس کا رنگ عطا نہیں فرمایا پھر ایک پادری ہونا چاہیے جو نکاح پڑھے اگر میں یا آپ چاہیں تو نکاح نہیں پڑھا سکتے خواہ ہم بڑے بڑے عالم و فاضل ہی کیوں نہ ہوں۔

اسی طرح تدفین کے معاملہ میں کوئی دنیاوی آدمی نہ کسی مردہ کی نماز پڑھا سکتا ہے نہ قبر میں رکھتے وقت دعا پڑھ سکتا ہے بپتسمہ کے لئے پادری کا ہونا شرط ہے غیر پادری کسی شخص کو دائرہ مسیحیت میں داخل نہیں کر سکتا اگرچہ میں بعض مقامات ایسے ہیں جہاں صرف پادری ہی قدم رکھ سکتا ہے اگر پادری نہ ہو تو عامۃ الناس عبادت نہیں کر سکتے نیز وہ مقدس شراکت یا عشائے ربانی کے مجرالعقول فوائد سے بھی محروم رہیں گے ان نام نہاد مذہبی نے تو بنی نوع آدم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ایک طبقہ دیندار دوں کا اور دوسرا دنیاداروں کا یہ تقسیم منشائے فطرت کے جس قدر خلاف ہے ظاہر ہے مضدانے تو یہ تقسیم کی نہیں اس نے تو ہر انسان کو دین اور دنیا دونوں کا وارث بنا دیا ہے۔

**آٹھویں خصوصیت** جو اسلام کو دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ اسلام میں رسوم ظاہری کو کوئی خاص مرتبہ نہیں دیا گیا۔

اسلام کے علاوہ اور جس قدر مذاہب ہیں سب میں ظاہری رسوم مذہب کا جزو لاینفک ہیں پہلے مجوسیت کو لیجئے اس مذہب میں آگ کو خدا کا مظہر تسلیم کیا گیا ہے اور اس لئے اسکی پرستش کی جاتی ہے مجوسی عبادتخانوں میں مذہب کی شرط اولین یہ ہے کہ آگ ہر وقت جلتی رہے کسی وقت بجھنے نہ پائے اور اگر آگ نہ ہو تو ہر ایک مجوسی اپنی عبادت کرنے سے قاصر رہے گا۔

یہودیت میں قربانگاہ کا ہونا لازمی ہے اس کے لئے کبوتر یا فاختہ کوئی پرندہ ہونا چاہیئے بعض اوقات جانوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

بدھ مذہب میں "لاما" اور "دلائی لاما" اور دیگر مذہبی معتمدوں کے لئے خاص قسم کا لباس، خاص وضع اور خاص سامان ضروری ہے اس کے بغیر وہ عبادت نہیں کرا سکتے۔ عیسائی مذہب میں بھی پادریوں کو ایک خاص قسم کا لباس خاص وضع اور خاص سامان عبادت کرانے وقت ضروری ہے بہر حال جامیں قربانگاہ کا ہونا بھی ضروری ہے۔

ہندو مذہب میں عبادت کے لئے گئی صندل۔ آگ اور بہت سی چیزیں ضروری ہیں غریب آدمی اس قسم کی عبادت نہیں کر سکتا جس قسم کی دولتمند لوگ کر سکتے ہیں۔

ان جملہ مذاہب میں رسوم پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی شرط پوری نہ ہو تو عبادت ناقص رہے گی یا بالکل ہی نہ ہوگی۔

لیکن اسلام جسمانی اور ظاہری قیود و رسوم سے بالکل آزاد ہے اس میں رسوم ظاہری کو کوئی خاص مرتبہ نہیں دیا گیا۔ قرآن فرماتا ہے۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملئکۃ والکتب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون۔

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو بلکہ (اور اصل) نیکی (یہ) کہ کوئی شخص اللہ پر یوم آخرت پر فرشتوں پر کتابوں پر اور انبیاء پر ایمان لائے اور خدا کی محبت میں اپنی دولت اپنے رشتہ داروں یتیموں مسافروں، سائلوں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں صرف کرے نماز قائم کرے زکوٰۃ

دے اور جب کوئی عہد کریں تو اسے پورا کریں اور مصیبت اور تکلیف میں صبر کریں اور لڑائی کے وقت یہی لوگ صادق ہیں اور یہی دراصل متقی ہیں۔

یہ آیت قرآن شریف کی ان آیات بینات میں سے ہے جنہوں نے اپنے حقائق پیش کردہ کی بدولت اشد مخالفین اسلام سے بھی خراج تحسین وصول کیا ہے۔

بیشک مسلمان نماز پڑھتے وقت خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے صاف الفاظ میں مسلمانوں کو بتا دیا کہ شریعت کے ظاہری ارکان اسلام کی روح رواں نہیں ہیں چنانچہ اگر کسی مسلمان کو کسی غیر معروف اور غیر آباد مقام میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہو اور اسے یہ نہ معلوم ہو کہ کعبہ کس طرف ہے تو اسے آسانی ہے کہ جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھ لے خدا سب طرف ہے۔

بیشک وضو لازمی ہے لیکن یہ نہیں کہ اگر پانی نہ ملے تو مسلمان نماز ہی نہیں پڑھ سکتا اسی طرح جس قدر ظاہری ارکان میں سب کا مرتبہ باطنی پاکیزگی اور تقوی سے کمتر رکھا گیا ہے اور جس چیز پر اسلام نے سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ تقوی ہے۔

## نویں خصوصیت

جو اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ اسلام میں عورت کو بہت بلند درجہ دیا گیا ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں دیا گیا۔ ہندو مذہب میں عورت کی ہستی کو کوئی وقعت نہیں دی گئی چنانچہ منوجی فرماتے ہیں کہ عورت لائق اعتماد نہیں جب وہ بچہ ہو تو والدین کے ماتحت رہے جوان ہو تو خاوند کے ماتحت رہے گویا پیدائش کے وقت سے لیکر تا دم وفات عورت غلامی اور ماتحتی کے لئے ہے دھرم شاستروں کی رو سے بیٹی کو باپ کی جائداد سے کوئی حصہ نہیں دیا گیا اس کی شادی کو ہندی میں کنیا دان کہتے ہیں یہ لفظ صحیح طور پر ایک تحقیر کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے

یہود میں عورت کو جائداد منقولہ تصور کیا جاتا تھا اسے سوسائٹی میں کسی قسم کے حقوق حاصل نہ تھے خاوند جب چاہے اسے طلاق دیدے وہ کچھ نہیں کر سکتی لیکن وہ خود کسی حال میں خاوند سے طلاق نہیں لے سکتی غرضیکہ اسے ایک ادنیٰ درجہ کی مخلوق سمجھا گیا ہے اور اس کا مرتبہ حیوانات سے ملتا جلتا نظر آتا ہے۔

عیسائی مذہب میں عورت کو گناہ کی جڑ قرار دیا گیا ہے کیونکہ ارباب کلیسا کی رائے میں گناہ اس کی وساطت سے دنیا میں آیا۔ طرطولین اسے دوزخ کا دروازہ قرار دیتا ہے دیگر مقتدایان کلیسا بھی اس بیچاری کو اسی قسم کے ذلیل القاب سے یاد کرتے ہیں سوسائٹی میں اسے حقوق نہیں دیئے گئے وہ اپنے نام سے کوئی جائداد منتقل نہیں کر سکتی تفصیل کے لئے فاضل لٹریچر ملاحظہ فرمائیے۔

بارہ مذہب میں بھی عورت کو کسی قسم کے حقوق حاصل نہیں بلکہ اس کے متعلق بانئے مذہب نے ذکر ہی نہیں کیا گویا دنیا کی نصف آبادی کو نظر انداز کر دیا گیا ہے چونکہ اس مذہب میں تجرد کو بڑی خوبی قرار دیا گیا ہے اس لئے مآلاً عورت کی حیثیت عورت تحقیر کی گئی ہے غرضکہ اسلام سے پہلے جس قدر مذاہب ہیں سب نے اس صنف نازک کی طرف سے یا تو تغافل برتا ہے یا تحقیر کی ہے۔

اسلام نے عورت کو اس کے جائز حقوق پوری فراخدلی کے ساتھ عطا کئے ہیں شادی کے معاملہ میں اس کی رائے کو مقدم ٹھہرایا ہے لڑکی کے ولی کو یہ حق نہیں کہ وہ لڑکی کی مرضی کے خلاف اس کی شادی کرے جس طرح مرد کو عورت پر کچھ حقوق حاصل ہیں اسی طرح عورت کو مرد پر حقوق حاصل ہیں اگر مرد اسے طلاق دے سکتا ہے تو وہ بھی اگر چاہے تو خاوند سے خلع حاصل کر سکتی ہے وہ اصالتاً یا وکالتاً جس طرح چاہے کاروبار کر سکتی ہے باپ کی جائداد سے حصہ پا سکتی ہے۔

یہ سچ ہے کہ الرجال قوامون علی النساء مردوں کو عورتوں پر فوقیت حاصل ہے لیکن اسکے یہ معنے نہیں کہ عورت کو حقوق اور مراتب حاصل نہیں یا اس کی ہستی کالعدم ہے اس کے علاوہ اسلام نے کسی عورت کی تحقیر نہیں کی بلکہ سوسائٹی میں اسے رتبہ عطا کیا ہے آنحضرت صلعم نے اپنی بیٹی کی بیٹیوں سے زیادہ عزت کی اور اس طرح دنیا کو بتا دیا کہ عورت کوئی ذلیل اور ناپاک ہستی نہیں علاوہ بریں آپ نے فرمایا ہے الجنۃ تحت الاقدام الامھات جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

اسی تعلیم کی بدولت اسلامی لٹریچر میں عورت کو وہ عزت حاصل ہے جو کسی مذہب میں حاصل نہیں، سعدی فرماتے ہیں ؎

دانی کہ چہ گفت حق تعالیٰ — آن کن کہ رضائے مادر انست
با مادر خود ادب نگہدار — زیرا کہ رضائے مادر انست
جنت کہ سرائے جاودانیست — زیر کف پائے مادر انست

## دسویں خصوصیت

جو اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتی ہے یہ کہ اسلام ہی نے سب سے پہلے دنیا کو حریت اخوت اور مساوات کی تعلیم دی ہے۔ ہندو دھرم میں ان اصولوں کے برطلاف یہ تعلیم ملتی ہے کہ برہمن خدا کے منہ سے چھتری سینہ سے ویش ہاتھوں سے اور شودر ٹانگوں سے پیدا ہوئے ہیں برہمن کا مرتبہ سب سے اونچا ہے اور شودر بیچارے کا مرتبہ سب سے نیچا ہے مساوات کا نام و نشان نہیں ہے اخوت تو بڑی چیز ہے برہمن شودر کے ہاتھ کا پانی نہیں پی سکتا۔

حریت کا یہ عالم ہے کہ منوجی کا فرمان ہے کہ اگر شودر کے کان میں وید کا منتر پڑ جائے تو گرم گرم سیسہ پگھلا کر ڈال دو خود پڑھنا یا ویدوں کا جھوٹا تو بڑی چیز ہے مختصر یہ کہ ہندو دھرم میں ذات پات کی تمیز اور اچھوتوں کا وجود یہ دو باتیں ان اصولوں کی تردید کر رہی ہیں اور روزمرہ مشاہدہ کی باتیں ہیں مزید تفصیل کی ضرورت نہیں۔

یہود میں بھی ان اصولوں کا پتہ نہیں چلتا وہ اپنی قوم کے علاوہ باقی تمام دنیا کو ادنیٰ درجہ کی مخلوق سمجھتے تھے انہوں نے انسانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا ایک تو یہود دوسرے غیر یہود یا مشرک اور یہ لوگ اپنے سوائے دیگر اقوام کو نظر حقارت دیکھتے تھے چنانچہ ایک یہودی کسی غیر یہودی کے ہاتھ کا پانی نہیں پیتا تھا یہی حریت تو حضرت عیسیٰ کے ہنود اپنے ہنڈتوں کے محتاج تھے اسی طرح یہود اپنے احبار کے تھے ان لوگوں میں حریت فکر پائی جاتی تھی نہ حریت علم اور نہ حریت نفس۔

یہی حال نصاریٰ کا تھا رنگ اور نسل کا امتیاز اس بیسویں صدی میں بھی موجود ہے امریکہ میں آپ کو بعض دکانوں پر لکھا ہوا ملیگا "یہاں صرف سفید آدمیوں کے کپڑے دھوئے جاتے ہیں" بعض ہوٹل بھی سفید آدمیوں کے لئے مخصوص ہیں حتیٰ کہ بعض گرجوں میں صرف سفید رنگ ہی کے لوگ داخل ہو سکتے ہیں اس پر ایک مرتبہ ایک سیاہ فام آدمی نے یہ تبصرہ کیا تھا کہ اگر آج جناب مسیح امریکہ تشریف لائیں تو انھیں کی امت اپنے گرجوں کے دروازے ان پر بند کر دیگی اور جب وہ بسبب دریافت کرینگے تو انھیں بتایا جائے گا کہ یہ گرجا سفید رنگ کے آدمیوں کے لئے ہے آپ چونکہ کالے ہیں اس لئے خدا کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے۔

جب تک پاپائے اقتدار قائم رہا حریت کا نام و نشان بھی مسیحی ممالک میں نہیں تھا جس طرح ہندو میں اچھوتوں کا وجود اسی طرح نصاریٰ میں محکمہ احتساب حریت کے زرین اصولوں کی تردید کے لئے کافی ہے آج اگر مسیحیہ باعلم یا فکر کی آزادی پائی

جاتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اب کلیسا کا یورپ اور امریکہ میں وہ اقتدار باقی نہیں جو ازمنہ وسطیٰ میں تھا بینک آج یورپ سائنس اور حکمت میں آگے آگے ہے لیکن یہ محض اس وجہ سے کہ اب یورپ پوپ کی غلامی سے آزاد ہو چکا ہے بینک پاپائیت کا سکہ رواں۔ یا علم و حکمت کا چراغ ایک منٹ کے لئے بھی روشن نہ ہو سکا اس بحث کی تفصیل کے لئے ڈاکٹر ڈریپر کی مشہور کتاب معرکۂ مذہب و سائنس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

فلسفہ اور حکمت کی تعلیم ۵۲۹ء میں بند کر دی گئی تھی اور پورے ایک ہزار سال تک یورپ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتا رہا یا آخر مسلمانوں سے متاثر ہو کر لوتھر وغیرہ نے پوپ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور سولہویں صدی سے وہ تاریکی دور ہونی شروع ہوئی کلیسا اگر خاموش ہے تو اس لئے نہیں کہ اب زاویہ نگاہ بدل گیا بلکہ عصمت نبی ہی اب جاہلی والا معاملہ ہے۔

آیئے اب اسلام کی مطالعہ کریں سب سے پہلے حریت کے اصول کو لیجئے حریت کی تین صورتیں ہیں حریت علم حریت فکر حریت نفس۔

پہلی صورت کے متعلق یہ عرض کرنا کافی ہوگا کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے طلب علم کو فرض قرار دیا ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے نیز فرمایا اطلبوا العلم ولو کان فی الصین یعنی علم حاصل کرو خواہ وہ چین (جیسے دور دراز ملک) ہی میں کیوں نہ ملے نیز فرمایا الحکمۃ ضالۃ المومن یعنی حکمت تو مومن کی گمشدہ چیز ہے (جس جگہ سے ملے بلا تامل لیلے) وغیرہ وغیرہ۔

آنحضرتؐ کے ان اقوال اور تعلیمات نے مسلمانوں میں طلب علم کا بڑا زبردست جذبہ پیدا کر دیا اور ہر شخص صحیفہ فطرت کے مطالعہ میں منہمک ہو گیا اسلام سے پہلے لکھنا پڑھنا اور علم حاصل کرنا یہ امور ایک مخصوص طبقہ سے تعلق رکھتے تھے لیکن اسلام نے اس دولت کو مفت لٹانا شروع کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ دو صدیاں نہیں گزرنے پائی تھیں کہ مسلمان جملہ علوم و فنون میں دنیا کے استاد ہو گئے اس کی تفصیل کے لئے ڈاکٹر ڈریپر کی تصانیف اور معرکۂ مذہب و سائنس اور یورپ کے ارتقائے ذہنی کی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

حریت فکر کے لئے قرآنی ارشادات کثرت وار د ہوئے ہیں۔ قرآن شریف کا مطالعہ کیجئے آپ کو ہر جگہ غور و فکر کرنے کا حکم ملیگا جو لوگ غلط عقائد میں مبتلا ہیں ان سے یہ نہیں کہا گیا کہ تم غلطی پر ہو بلکہ یہ کہا گیا ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین اگر تم سچے ہو تو اپنی صداقت پر دلیل لاؤ۔ نہ قرآن خود کسی بات کو زبردستی منواتا ہے اور نہ دوسروں پر زبردستی کوئی الزام عائد کرتا ہے ان دو باتوں کے علاوہ دو باتیں اور بھی قابل غور ہیں۔

اولاً یہ کہ اسلام نے دین میں جبر کو روا نہیں رکھا اور یہ اصول بالواسطہ فکر حریت پر دلالت کرتا ہے یعنی ہر شخص کو اپنے لئے دستور العمل کے انتخاب میں آزاد کی ہے۔

دوسرے یہ کہ اسلام نے ہر شخص کو اپنے افعال کا ذمہ دار ٹھہرا دیا ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان کو حریت فکر حاصل ہو۔

حریت نفس کے لئے سب سے پہلے آنحضرت صلعم نے اعلان فرمایا کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ یعنی ہر شخص فطرت الٰہیہ پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔

اسلام ہر شخص کو آزاد قرار دیتا ہے اور ہر قسم کی غلامی کا دشمن ہے اسی لئے اسلام میں نہ بت ٹوں کا گروہ ہے نہ رسوم میں نہ انکلیانہ عقائد میں نہ شخصیت پرستی ہے نہ ہیں اخلاق والخلوق کوئی واسطہ ہے۔ دینی معاملات میں کسی قسم کی زبردستی ہے صاف اعلان کیا ہے لکم دینکم ولی دین تمہیں تمہارا دین مبارک رہے مجھے میرا (اسی تعلیم کا اثر تھا کہ مسلمان نصف خود آنا ذی سے لطف اٹھاتے تھے بلکہ شیعہ مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بھی ان کا طرز عمل شریفانہ تھا انہوں نے کبھی یہود و نصاریٰ مجوسی و صابی کو مذہبی اختلافات کی بنا پر نہیں ستایا۔

اسلام نے کبھی شخصی حکومت کو پسند نہیں کیا کیونکہ شخصی حکومت میں حریت نفس قائم نہیں رہ سکتی چنانچہ قرآن میں وارد ہے وشاورھم فی الامر اے رسول اپنے صحابہ سے معاملات میں مشورہ کر لیا کرو۔ شوریٰ ایسی چیز ہے جو حریت نفس کا ضامن ہی ہے اور معاون بھی اور ہم دیکھتے ہیں کہ آج یہی اصول ہر ملک میں جاری ہے۔

حریت کے بعد اخوت کا درجہ ہے اسلام نے صاف لفظوں میں بیان کر دیا ہے کل مومن اخوۃ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں چنانچہ جب آنحضرت صلعم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو آپ کے جاں نثاروں نے اخوت اسلامیہ کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا مدینہ کے مسلمانوں نے بڑی خوشی سے کہ مہاجرین کو اپنی جملہ منقولات کا نصف دیدیا اور ان سے اٹھ کے بھائیوں سے بڑھکر حسن سلوک کیا۔

اخوت کے بعد مساوات کا مرتبہ ہے اسلام نے ہر قسم کے امتیازات کو حاشیہ کے لئے مٹا دیا اور اس کے لئے اگر ضرورت پڑی تو آنحضرت صلعم کی توہین کریں تو کہ خدا نے تمام اولاد آدم کو یکساں پیدا کیا ہے لیکن خود انسان نے رنگ نسل قوم ذات یات اور زبان کے امتیازات پیدا کر کے بنی نوع آدم کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا اور اس طرح تخلیق کا مقصد فوت ہو گیا۔

آنحضرتؐ نے پہلی مرتبہ اعلان فرمایا کہ دولت، ثروت حکومت، رنگ ذات نسل یا قوم کی بنا پر کسی شخص کو کسی پر فضیلت حاصل نہیں ہے اور اس طرح آپ نے انسان کے تمدنی اور سیاسی ارادوں میں ایک خوش آئند انقلاب پیدا کر دیا اور قرآن شریف نے نہایت بلیغ انداز میں یہ زریں اصول ارشاد فرمایا کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہی معزز اور محترم ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے۔ جو اس کے دستور کی اطاعت کرتا ہے) حضورؐ نے ان ارشادات پر مہر تصدیق ثبت فرما دی۔

آنحضرت صلعم نے مساوات بنی انسانی کا جو اصول آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے قائم کیا تھا وہ آج تمام تعلیم یافتہ اور متمدن اقوام کا نصب العین بنا ہوا ہے کیا یہ قابل حیرت نہیں کہ جس کے ایک ہی نے آج سے صدیوں پہلے بیسویں صدی کے مسائل اور ضروریات کو مدنظر رکھکر قواعد وضع کیئے تھے اور یہ کہ سوسائٹی کی اصلاح کے لئے جو باتیں یورپ کے بڑے بڑے دماغوں مثلاً روسو

کارل مارکس مزنبی وغیرہ نے آج پیش کی ہیں وہ آپ نے ان سے بہتر اور برتر طریقوں پر صدیوں پہلے پیش کر دیں؟ میں نے بہتر اور برتر اس لئے لکھا کہ روسو مارکس مزنبی اور لینن کی تعلیمات میں روحانیت کا عنصر بالکل مفقود ہے یہ لوگ مادیت کے تنگ دائرہ میں محدود ہیں چنانچہ موجودہ اشتراکیت اور اشتراکیت کے متعلق علامہ اقبال نے فرمایا ہے کہ موجودہ تحریک اشتراکیت کی بنیاد روحانیت اور مساوات ارواح پر نہیں بلکہ خالص مادیت اور مساوات شکم پر ہے اور اس لئے یہ تحریک بنی نوع آدم کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔

عجیب بات ہے کہ جس زمانہ میں تمام دنیا میں غلامی کا چرچا تھا اسلام نے غیر مبہم طور پر حریت اخوت اور مساوات کی تعلیم دی اسلام کے بانی نے نہیں قدر دلیرانہ انداز میں کہا ہے غلامی کی جملہ فلوقات بمنزلہ اس کے خاندان کے ہیں اور خدا کی نظر میں وہی شخص سب سے زیادہ محبوب ہے جو اس کی مخلوقات پر سب سے زیادہ مہربانی کرتا ہے الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ۔

علامہ اقبال نے رموز بیخودی میں ان اصولوں پر اپنے مخصوص انداز میں فلسفیانہ ڈالی ہے اور عنوان دی ہے اپنا عقیدہ بایں الفاظ ظاہر فرمایا ہے کہ امۃ مقصود رسالت ہے یہ تشکیل و تاسیس حریت و اخوت و مساوات بنی نوع آدم است" یعنی آنحضرت صلعم کی بعثت کی علت غائی ہی ہی ہے کہ دنیا میں حریت و اخوت و مساوات کی بنیادیں استوار ہو جائیں میں بکشف طوالت ان مقامات کو اس جگہ نقل نہیں کرتا شائقین صفحہ ۱۱۹ سے صفحہ ۱۲۴ تک خود ملاحظہ کریں۔

## گیارھویں خصوصیت

جو اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتی ہے یہ کہ اسلام کے علاوہ کسی مذہب نے دیگر ادیان مذہب کا احترام کرنا نہیں سکھایا دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام ہی کو یہ فوقیت حاصل ہے کہ اس نے صاف الفاظ میں اعلان کر دیا کہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے نذیر نہ آیا ہو نیز فرمایا و لکل قوم ہاد ہر قوم کے لئے ہادی رہبر آیا گیا ہے ان آیات کی موجودگی میں ایک طرف مسلمان کے اندر معجت قلب پیدا ہوتی ہے جو اخلاقی ترقی کے لئے ازبس ضروری ہے دوسری طرف دنیا کے تمام بانیان مذاہب کی عزت سے یاد کرتا ہے اور اس طرح ان کے خلاف سب بشمول کے دیگر اقوام کی دل آزاری کا مرتکب نہیں ہوتا چنانچہ ہندوستان کی مذہبی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں نے من حیث القوم کبھی کسی بانی مذہب کی توہین میں پیشدستی نہیں کی مثلاً جب شیواجی کرشن جی

## بارھویں خصوصیت

جو اسلام کے علاوہ اور کہیں نہیں پائی جاتی یہ ہے کہ اسلام نے انسان کو خلیفۃ اللہ فی الارض کا نائب قرار دیا ہے۔ بدھ مذہب میں تو سرے سے خدا ہی کا وجود نہیں نیابت اور خلافت کیسی اور کس کی وہاں تو جہاں ہر شخص کو ہی ایک نعمت قرار دیا گیا ہے اور اس مذہب کا نصب العین یہ ہے کہ انسان اپنی خودی کو فنا کر دے نابود ہو جائے نہ رہے بالفاظ دیگر بدھ مذہب میں چونکہ خدا کے تصور کو اپنے اندر کوئی جگہ نہیں دی اس لئے وہ کائنات اور انسان سے متعلق ان قدر مسائل متعلق میں ان کا کوئی حل پیش نہیں کر سکتا اور نہ تہذیب و تمدن کے اصول وضع کر سکتا ہے اس کی تعلیم یہ ہے کہ دنیا دھوکہ ہے یہاں کی ہر چیز باطل دھوکہ میں تعمیر تخریب تشکیل تاسیس ترتیب تنظیم غرضیکہ جملہ شئون حیات لغو اور بیکار ہیں اس کو چاہیئے کہ دنیا سے قطع تعلق کر کے کسی پہاڑ کی کوہ میں چلا جائے اور وہاں خاموش بیٹھ کر

تیسری کتاب کا نام ابدیق نامہ تھا یہ کتاب مصنف نے ۱۶۱۹ء میں جہانگیر کی خدمت میں پیش کی تھی جہانگیر کو خیر نہ ہے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی جہانگیر نے اس کتاب کو درخور اعتنا نہ سمجھا ہاں سبھی پادری نے فرخ تبلیغ ادا کر دیا جو کہ مصنف کیتھولک تھا اس لئے اس نے استدلال عقول المقبول شفاعت انبیاء پرستش مریم عذاب معصومیت پاپائے روم پر بہت خاص زور دیا ہے بائبل کا الہامی اور کافی ہونا اور جناب مسیح کا خدا ہونا اور نجات کا کفارہ پر منحصر ہونا ان امور پر تو کتاب ہی لکھی گئی تھی اس کی بابت کچھ صراحت ضروری نہیں۔

چونکہ اس کتاب کے بالواسطہ اسلام کی تردید ہوتی تھی اسلئے ۱۶۱۲ء میں مولوی زین العابدین وطوی نے جو علامہ شیخ عبد الحق محدث کے ہمعصر تھے اس کتاب کا جواب لکھا تھا۔

اسی طرح ۱۸۵۴ء میں ہنری مارٹن نے کلکتہ میں مسلمانوں سے مباحثہ کی بھی کی اور چند کتابیں اسلام کے خلاف لکھیں مجبوراً مسلمانوں کو مدافعت میں قلم اٹھانا پڑا ۱۸۵۴ء میں پادری ٹیلر کا بنارس آیا اور یہاں بھی مباحثہ و مناظرہ کا بازار گرم ہو گیا ۱۸۳۵ء میں ڈاکٹر فینڈر ہندوستان میں آیا اور آگرہ میں طرح اقامت ڈالی مسلمانوں نے اس سے بھی کوئی تعرض نہیں کیا لیکن جب اس نے میزان الحق لکھی اور شائع کی تو مجبوراً مسلمانوں نے دوبارہ قلم اٹھایا اور ۱۸۵۴ء تک آگرہ میں مناظرہ کا بازار گرم رہا اسی پر باقی کتب مناظرہ کو قیاس کر لیجئے۔

ہندو کے ساتھ بھی مسلمانوں کا طرز عمل یہی رہا کہ مسلمانوں نے کبھی ہندو کے معبودوں یا بزرگوں کی شان میں کوئی دل آزار کلمہ شائع نہیں کیا۔ لیکن اندرمن مراد آبادی نیکاہ امرپت دری اور ان کے مرشد بانی آریہ سماج نے پہلے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا پھر انہوں نے واقعات میں تحریر الہاما موجودہ زمانہ میں بھی یہی حال ہے پہلے ہندو نے رسوائے عالم رنگیلا ..... نامی کتاب شائع کی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس کا جواب باصواب لکھا۔

الغرض ان شواہد سے ثابت ہے کہ مسلمان من حیث القوم امن پسند صلح جو اور آشتی پسند واقع ہوئے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم ان کے سامنے ہے کہ اے مسلمانو تم غیر مسلموں کے معبودوں کو برا نہ کہو مبادا وہ غصہ میں آکر تمہارے برحق خدا کی شان میں گستاخی کریں اگر دیگر مذاہب کے پیرو بھی اسلام کے ان زرین اصول پر عامل ہو جائیں تو ہندوستان میں دوبارہ امن و امان کی ہوا چلنے

"وھیان" لگائے۔

ہندو کے یہاں انسان کا مرتبہ یہ ہے کہ کائنات کی ہر شئے انسان کی معبود اور مسجود ہے آفتاب اور ماہتاب سے لیکر شجر و حجر تک لائق پرستش ہیں اندریں حالات انسان کے دماغ میں اپنی برتری اور بلندی کا تصور تک نہیں آسکتا چہ جائیکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا نائب خیال کرے اور اس مرتبہ کے حصول کے لئے کوشاں ہو۔

مجوسی مذہب میں بھی انسان کی وہ عزت و عزت کا کوئی خاص تصور موجود نہیں ہے اور خدا کو اس مذہب میں بھی نہایت دور اور غیر ممکن بیان کیا گیا ہے کہ انسان کے دل میں اس کے تقرب حاصل کرنے کا خیال پیدا نہیں ہو سکتا۔

مسیحی مذہب میں انسان کو پیدائشی طور پر گناہگار قرار دیا گیا ہے اس لئے اس میں خدا کا نائب ہونے کی صلاحیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ گناہ اس کی سرشت میں داخل ہے وہ لاکھ کوشش کرے پاکیزہ زندگی بسر نہیں کر سکتا اندریں حالات نیابت و خلافت آلہیہ کا تصور بھی نہیں آسکتا۔

اسلام نے کھلے الفاظ میں انسان کو خلیفۃ اللہ علی الارض قرار دیا ہے کما قال اللہ تعالیٰ واذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں چونکہ انسان کو اس مرتبہ پر فائز کرنا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُسے بہترین انداز پر پیدا کیا والقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور اس کے اندر ترقی کرنے کی بیشمار استعدادیں ودیعت کر دیں اور جمیع مخلوقات کو اس کا خادم قرار دیا اُسے اشرف المخلوقات کے لقب سے ممتاز کیا اُسے بتایا کہ سورج اور چاند زمین و آسمان شجر و حجر سب تمہارے لئے مسخر ہیں تم انہیں اپنا خادم سمجھو یہ سب تمہاری خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں

انسان کا مقام بہت بلند ہے خدا کے بعد کائنات میں کوئی شئے ذی روح یا غیر ذی روح اس کی ہمسر نہیں ہے۔ بقول علامہ اقبال

ستارے جس کی گرد راہ ہوں وہ کارواں ہے تو

قرآن فرماتا ہے کہ انسان کی ترقی کی کوئی انتہا نہیں ابھی اجر غیر ممنون اقبال نے اسی حقیقت کو شاعرانہ انداز میں پیش کیا ہے ؎

زجوے کہکشاں بگذر زنیل آسماں بگذر ۔۔۔ زمنزل دل مسیر دگر چہ باشد منزلہا ہے

بیت میں عمدگی میں علامہ موصوف سے بہتر انداز میں کسی شخص نے اس حقیقت کو مسلمانوں پر آشکارا نہیں کیا۔

## تیرہویں خصوصیت

جو اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتی ہے یہ کہ اسلام میں مذہب اور سیاست جدا جدا نہیں ہیں بلکہ بقول علامہ اقبال اسلام ایک ایسے نظام نصب العین کا نام ہے جس سے کہ ساتھ ایک خصوصی معاشرتی نظام بھی وابستہ ہے اور اس وجہ سے مسلمانوں کو دین اور دنیا میں تفریق کرنے کی ضرورت نہیں ترک دنیا کرنے کا نام مذہب نہیں ہے یا مذہبی زندگی کے ساتھ لبسہ کرنے کے لئے دنیا ترک کرنا ضروری نہیں ہے جیسا کہ بدھ مذہب یا مسیحیت میں خیال کیا گیا ہے بلکہ ایک مسلمان دنیا میں رہکر اسلامی اصولوں پر عمل کرکے اعلیٰ درجہ کا دیندار بن سکتا ہے مفکر شہیر اسلام کی خاصہ ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے تعظیما لامر اللہ و شفقت علی خلق اللہ یعنی اللہ کے احکام کی اطاعت اور اس کے بندوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہی اسلام ہے۔

مولانا ظفر علی خاں نے ان حقائق عالیہ کو اپنے مخصوص انداز میں نظم فرمایا ہے میں اس جگہ وہ اشعار آبدار ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے نقل کرنا چاہتا ہوں ؎

شریعت کیا ہے؟ دنیا میں فقط اللہ سے ڈرنا ۔۔۔ حضور خواجۂ کونین کی عزت پہ کٹ مرنا

سیاست کیا ہے؟ سر فرعون بے سامان کر دینا ۔۔۔ شریعت سے ہو جس کو شخصی سینہ سپر کرنا

سیاست اور مذہب میں یہی تفریق کرتے ہیں ۔۔۔ ہے جن کا مشغلہ شام و سحر باطل کا دم بھرنا

مذہب اور سیاست کے اس اجتماع کا نتیجہ یہ ہے کہ جس طرح دینی اور اخلاقی معاملات میں مسلمانوں کو سوائے قرآن کے کسی ہدایت کی ضرورت نہیں اسی طرح معاشرتی اور تمدنی امور میں وہ کسی دستور العمل کے محتاج نہیں قرآن شریف بیک وقت مجموعی طور پر دینی اور دنیوی دونوں معاملات میں ان کی رہنمائی کے لئے کافی ہے۔

## چودھویں خوبی

جو اسلام کے علاوہ اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی یہ ہے کہ اسلام انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو یکساں طور پر اپیل کرتا ہے یعنی انسان کی جسمانی اخلاقی عقلی جذباتی اور روحانی تمام حیثیات کی نشوونما کا کافی سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔

بالعکس مذہب میں انسان کی روحانی زندگی پر کوئی توجہ نہیں کی گئی جذبہ مذہب کی رو سے دنیا جسے کہتے ہیں بلاخانہ ہے اس میں ہر طرف مصیبت ہی مصیبت ہے اور اس لئے تمدنی بہبود مصیبت ہے کہ ہے ملکہ رنج والم کی ایک داستان مسلسل ہے اس لئے انسان کا فرض ہے کہ اپنی ہستی کو فنا کر دے ظاہر ہے کہ فنا کی طرف جانا ترقی نہیں کہلا سکتا یہ تو تنزل کی انتہائی صورت ہے۔

ہندو مذہب میں تناسخ کا عقیدہ انسانی ترقی کی راہ میں حائل ہے اگر ذرا سی غلطی ہو جائے تو انسان دوسرے جنم میں آدمی سے گھوڑا بن جائیگا ظاہر ہے کہ گھوڑا عقل و دانش سے محروم ہے لہذا یہ بھی ترقی معکوس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

اس کے علاوہ اس مذہب میں معتقدات اس قدر بعید از عقل بیان کئے گئے ہیں کہ اگر سچائی کے ساتھ ان پر ایمان رکھا جائے تو انسان کی عقلی زندگی بالکل تباہ ہو جائے گی۔

یہودی مذہب میں اخلاقی ترقی کا سامان موجود نہیں حضرت موسیٰ کے دس حکام صرف اس لئے ہیں کہ سوسائٹی میں امن و امان قائم رہے لیکن انسان تمدن اور کلچر کا بلند مقام حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے اس مذہب میں اُسے کوئی سہارا نہیں مل سکتا خدا کے بندوں سے اس قدر دور بیان کیا گیا ہے کہ انسان کا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں رہتا اور نہ انسان کے اندر اس تک پہنچنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

پارسی یا مجوسی مذہب میں دو خداؤں کا تصور انسان کی روحانی ترقی سے بالکل بعید ہے ایک شخص دو آقاؤں کو خوش نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح ایک شخص دو خداؤں کو خوش نہیں کر سکتا اور چونکہ یہ دو خدا ایک دوسرے کی ضد ہیں اس لئے جب تک خدا کی تقریب حاصل کریگے تو دوسرے کے لامحالہ دور ہوں گے اور اگر ایک خدا اچھا ہے تو دوسرا بُرا تو پھر پورے خدا سے تعلق چہ معنی دارد؟ لہذا اُسے خدا کے لقب سے محروم کرنا چاہیئے اس صورت میں صرف ایک خدا رہا لیکن یہ تو اس مذہب کی ہیئت کذائی کے مترادف ہے۔

عیسائی مذہب میں جذباتی پہلو پر زیادہ زور دیا گیا ہے جس کی وجہ سے عقل

کمزور ہوگیا ہے اور خدا کر بندوں سے اس قدر قریب کر دیا گیا ہے کہ بندہ خدام حالانکہ طالب و مطلوب میں مغائرت ضروری ہے اس کے علاوہ اس میں ایمان پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ عمل پہلو کمزور ہوگیا ہے۔

ان باتوں کے برخلاف اسلام میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر یکساں زور دیا گیا ہے میں اس جگہ تفصیل تو نہیں کر سکتا ہاں ہر پہلو کے متعلق چند اشارات پیش کروں گا ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

(۱) جسمانی پہلو کی ترقی کے لئے اسلام نے طہارت اور جسمانی صفائی اور پاکیزگی کو لازم قرار دیا ہے اور عام اجازت ہے کہ انسان جملہ حلال اشیاء سے لذت اندوز ہو اور دائرہ اعتدال میں رہکر جسمانی زینت بھی جائز ہے اس کے ساتھ لباس کی پاکیزگی اور صفائی پر بھی زور دیا گیا ہے چنانچہ آنحضرت نے غسل مسواک خوشبو لگانا، بالوں میں تیل ڈالنا، کنگھی کرنا صاف اور ستھرے لباس اور جسمانی صفائی کو سنت قرار دیا ہے بلاشک آپ سادہ زندگی بسر کرتے تھے لیکن طہارت، پاکیزگی اور صفائی کا آپ کو ہر دم خیال رہتا تھا۔

(۲) اخلاقی پہلو سے قرآن شریف ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے اور غیر مسلم اصحاب کو بھی اس کا اعتراف ہے چنانچہ عربوں کو جو وحشت اور جہالت میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے متمدن بنا دینا قرآن شریف کا ایک ادنیٰ سا معجزہ ہے جس کی صحت و صداقت سے کسی شخص کو انکار کی مجال نہیں ہے۔

(۳) ایک طرف قرآن نے کوئی بات خلاف عقل سلیم تلقین نہیں فرمائی دوسری طرف بار بار انسان کو غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے جس کی وجہ سے انسان کا عقلی پہلو قوی

فذا اسلیم وتلہ للجبین وناد ینہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرویا انا کذالک نجزی المحسنین ان ھذا لھو البلاء المبین وفدینہ بذبح عظیم جب وہ دونوں تیار ہوگئے اور ابراہیم نے اس (فرزند) کو پیشانی کے بل لٹایا کہ عنوان دی کر اسے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں بدریا سے ہیں شک یہ آزمائش تھی اور ہم نے اسکا عوض ایک بڑا ذبیحہ دیکر چھڑا لیا (۵) جذباتی پہلو یہ ہیں آدمی ہر حال حضرت ابراہیم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کو موجب متقی بننے کے لئے محض فرمانبرداری کی شکل میں مناتے ہیں اور اس کا طریقہ تعلیم سنت ضروری ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے

لگے گا اور تم اس کے محبوب بن جاؤ گے قرمائی پر تمام ملفوظ اس آیت کریمہ میں بیان کیا گیا ہے اس طرح کہ وہ ان کی پکار کرنے کانت لکم اسوۃ حسنۃ خالق اور مخلوق میں رشتہ محبت استوار ہو سکتا ہے ان کے اصحاب میں ایک بحث (۶) روحانی پہلو پر اس سے زیادہ اور کس طرح زور دیا جا پسند کیا ہوا مذہب کو حکم دیا ہے کہ میرا رنگ اختیار کرو صبغۃ اللہ ومن مراد ہوا اسی اللہ صبغۃ چونکہ مسلم کا نصب العین یہ ہے کہ خدا کے رنگ میں رنگ جائے اور خدا تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں غیر محدود ہے اس کی کوئی انتہا نہیں اس لئے کہ مسلم کی ترقیات کی بھی کوئی انتہا نہیں علامہ اقبال نے اپنے اس شعر میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

درشت جنون من جبریل زبوں صیدے
یزداں بکمند آور اے ہمت مردانہ


# کیا آپ کو نماز پڑھنی آتی ہے؟

ضرور آتی ہوگی کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور نماز اسلام کا سب سے زیادہ ضروری رکن ہے یہ ممکن ہے کہ آپ نماز کی حقیقت سے ناواقف ہوں آپ کو نماز کے واجبات و فرض و سنن یاد نہ ہوں، بیزیہ نہ سلم ہو کہ نماز نہ پڑھنے اور پڑھنے کا عذاب و ثواب کیا ہے یا یہ کہ عاشقان کی نماز میں کیسی ہوتی ہیں، اگر یہ سب باتیں آپ کو معلوم ہو جائیں تو آپ نماز کے پابند ہی نہیں عاشق ہو جائیں اس لئے یہ کتابیں سنگا لیجئے ان کے پڑھنے کے بعد آپ نماز قضا کرنے پر قادر نہ ہوں گے اور نماز میں ایک عجیب و غریب حظ آنے لگے گا۔

**نماز کی حقیقت** پہلے تو یہ معلوم کیجئے کہ نماز ہے کیا چیز اور نمازیں کیوں پڑھی جاتی ہے اس کتاب میں نماز کی حقیقت اور فلسفہ بیان کیا ہے کہ پڑھنے والے پر بھی اسکا اس قدر اثر ہوتا ہے کہ پھر باند ہو جاتا ہے، ۲ر

**ترغیب نماز** نماز کی حقیقت پڑھنے کے بعد اول تو آپ کو خود شوق ہوگا، مزید برآں تائید غیبی جل وعلا کی طرف سے اور وہ بھی اس طرح کہ فضائل دیکھئے تو سبحان اللہ ایک نماز کے بدلہ میں ہزار ہزار نیکیاں اور فیر پابندی کی وعید یا العیاذ باللہ فضا سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تاکید نماز کے لئے یہ کتاب پڑھ لینے کے بعد ترک نماز کی مجال نہیں رہتی، قیمت صرف ۳ر

**نمازوں کا بیان** جب نماز پڑھنے کا دل شائق ہو جائے گا، اور خدا کی وعید دل سے دل لرزاں ہوگا، اسوقت آپ نماز کی ترکیب پڑھئے اور بچوں کو پڑھائیے تاکہ گھر کا گھر نمازی ہو جائے اس کتاب میں نماز پڑھنے کی پوری ترکیب ہے ۲ر

**نمازیوں کی کہانیاں** نماز تو پڑھتے ہی ہیں اور اس کے مسائل پر بھی عبور ہو گیا لیکن ذرا یہ تو دیکھئے کہ اللہ والوں کی نماز کیسی ہوتی ہیں بلکہ دنیا کے بھی ہزاروں نامدار مسلمین مضمر ہیں، یہ کتاب عورتوں کو ضرور پڑھائیے کیونکہ وہ کہانیاں شوق سے پڑھتی ہیں قیمت ۵ر

**کتاب العقائد** اسمیں ایمان کا مفصل بیان ہے اور نماز کے ساتھ ہی ساتھ اس کتاب کا پڑھنا بھی ضروری ہے، یہ کتاب عقائد کی تفسیر ہے اس کی قیمت ۲ر اس لحاظ سے پانچوں کی قیمت ۱ہر جو صاحب کچھ منگائیں ان کے لئے یہ رعایت ہے کہ مجلد ہی ملے گی اور ایک روپیہ میں بھی محصول ڈاک ۱ر کل ۱ہر

**حمیدیہ پریس دہلی**

# جرمنی کی چھپائی ہندوستان کی نسبت نوے فیصدی بہتر

ہوتی ہے اس کی نزہت اور پاکیزگی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے ہندوستان میں بہترین چھپائی کے دعوےمند جرمنی میں اپنی تعلیم بھیجتے ہیں سلطانوں میں ہزاروں خوبیاں ہیں سلطان اس کے جویا رہتے ہیں کہ کہیں سے اچھا قرآن شریف چھپا ہوا مل جائے تو وہ لے ہی خریدیں ہندوستان میں ایسی علمی طباعۃ کہاں نہیں ایک ایک حرف فوٹو معلوم ہوں آپ یہ سنکر خوش ہونگے کہ حمیدیہ پریس دہلی کے پاس ایک اعلیٰ درجہ کا

**جرمنی کا چھپا ہوا قرآن شریف**

موجود ہے جس کا کاغذ اتنا اعلیٰ ہے کہ ہندوستان کے کسی قرآن میں آپ کو وہ کاغذ نہیں ملے گا، اور جلد بھی جرمنی کی نئی ہوئی ہے اور لطف یہ کہ حمیدیہ پریس دہلی کی ارزان فروشی اسمیں بھی موجود ہے یعنی مجلد کا بھی یہ صرف ۱۲ر آپ ہی بتائیں دنیا تعجب ہوتی ہے کہ حمیدیہ پریس کیونکر ارزان فروشی میں استعداد کامیاب ہے ذرا اس کو دیکھئے تو باوجود حساب دانی کے تحیر رہ جائیں گے کہ پونے دو روپے میں چھپائی، جلاک کی ہوائی ایسا اعلیٰ کاغذ اتنی خوشنما نفیس جلد اور ۲ ہزار مسائل کا کرایہ اجازت ہے قیمت ۱ہر

قیمت ۱ہر محصول ڈاک ۱ر کل ۲ر

**حمیدیہ پریس دہلی**

# حج

(از قلم اے صدر ریاض توحید دہلی)

ساری عمر میں
رسول اللہ صلعم
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرض کیا ہے تم پر حج
پھر کھڑا ہو کوئی بدو
اس سے۔ حدیث میں ہے ابو ہریرہ سے
علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ لوگو بیشک تم پر حج فرض
بعض نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہر سال حج کریں آپ
رہے اس نے تین بار یہی سوال کیا پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں
سوال واجب ہو جاتا اور پورا نہ ہو سکتا (بخاری و مسلم)

اس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے لوگو بیشک اللہ نے تم
حج فرض کیا پس اقرع بن حابس نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال حج
کریں آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہدیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا اور اگر واجب
ہو جاتا تو نہ کرتے تم اس کو اور نہ طاقت رکھتے اس کی اور حج ایک ہی بار فرض ہے
پس جو ایک بار سے زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے نفل ہے۔

ترک حج کرنے پر نہایت سخت وعید ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
صلعم نے نہیں عدول کرتا ترک حج اسلام میں یعنی جو شخص ذی استطاعت ہو نیکے
باوجود حج نہ کرے وہ اسلام سے خارج ہے (ابو داؤد)

ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس شخص کو کسی ظاہری
حاجت یا ظالم بادشاہ یا شدید مرض نہیں روکتا اور وہ حج کئے بغیر مرگیا تو اسے اختیار
ہے کہ خواہ یہودی ہو کر مرے خواہ عیسائی ہو کر (مشکوٰۃ)

ان دونوں حدیثوں میں تارک حج کے کمال اسلام کی نفی کی گئی ہے کیونکہ حج
اسلام کا ایک رکن عظیم ہے اور اسکا بغیر ہونا مذہب ناقص ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص حج کا ارادہ کرے
اسے چاہیئے کہ جلدی کرے کیونکہ ممکن ہے کہ بیمار ہو جائے کوئی ضرورت ہو جائے۔

یہ امر بہت افسوسناک ہے کہ اکثر مسلمان اس رکن اسلام کو محض سیر و تفریح کی خاطر کئی
کئی دن پہلے سے وطن کو چھوڑ دیتے ہیں مگر اتنا ہی وقت زیارت مکہ و مدینہ میں صرف کرتے
ہیں مذکورہ بالا احادیث ان کے لیے تازیانۂ عبرت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لوگوں
میں حج کا اعلان کر دو وہ تمہارے پاس آئینگے پیادہ اور ہر دبلے اونٹ پر سوار ہو کر
ہر دور افتادہ مقام سے۔"

گو اس کے مخاطب اول ابراہیم علیہ السلام اور رسول اللہ صلعم ہیں مگر حکم عام ہے
لہذا ہر مومن اس فریضہ کی تعمیل میں بقدر استطاعت اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکتا ہے

**تاریخ** اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ
بیشک پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے واسطے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت
والا اور مکہ تمام جہان کے لوگوں کے واسطے

دنیا میں عبادت الٰہی کی سب سے پہلا مقام کعبہ ہے جو اس قدر قدیم ہے کہ تاریخ اسکی
زمانہ معین کرنے سے عاجز ہے اس کی عظمت و حرمت زمانہ قبل از تاریخ سے مسلم چلی
آتی ہے تمام اہل عرب اسکی بیحد عزت کرتے تھے اور اس کی زیارت کو موجب خیر و برکت
مانتے تھے ہر سال ممالک عرب شام و روم عراق فارس کے ہزارہا آدمی اس میں جمع ہو کر
اپنے اپنے طریق کے مطابق عبادت کرتے تھے مشرکین عرب کے علاوہ اکثر یہود و نصاریٰ
صابی رجوسی بھی اسکی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ روم ایران اور حبشہ کے فرمانروا مکہ معظمہ
کو اپنی قلمرو میں شامل کرنے کی تمنا رکھتے تھے چنانچہ ابرھہ حاکم یمن نے اسی غرض سے
اس پر فوج کشی کی مگر ذلت کے ساتھ شکست کھائی دنیا کے اکثر معبد اغیار کے جور و ستم کے
تختۂ مشق بنے اور مدت دراز تک ان کے قبضہ میں رہے بدھ۔ جین اور ہندو مذہب کے
تیرتھ بارہا منہدم ہوئے اور صدہا سال سے اجنبیوں کے تصرف میں چلے آتے ہیں
یہود و نصاریٰ کے عظیم الشان ہیکل چند صدیوں میں دشمنوں کے ہاتھوں تباہ و برباد
ہو گئے لیکن بخلاف اس کے بیت اللہ آج تک مخالفین کی دست درازی سے محفوظ ہے
اور ہمیشہ ایسے لوگوں کی نگرانی میں رہا ہے جو اس کے احترام کو اپنے ایمان کا جزو اور
اپنے لیے سرمایہ سعادت سمجھتے تھے یہ شرف دنیا میں کسی معبد کو نصیب نہیں ہوا کلام اللہ
کی پیشگوئی ہے کہ مَن دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا یعنی جو اس میں آیا اس کو امن ملا۔

اہل ہند اہل ایران اور اہل مصر کے قدیم مذہبی نوشتوں میں بھی اس گھر کے
فضائل مذکور ہیں چنانچہ آجکل بعض ہندو کہا کرتے ہیں کہ حجر اسود دراصل ہندوستان سے
لیا گیا تھا۔ یہ گھر جس طرح غیر زمانہ میں اقوام عالم کا مرجع تھا اسی طرح آج بھی روئے
زمین کے کروڑوں فرزندان توحید کا مرکز ہے۔ بندۂ ناچیز و فقہ لاقلہ از اقصائے ہند
وہ دنیا کے کسی حصہ میں سکونت پذیر ہوں اس کی طرف رخ کر کے اس کے ادلین بانی
یعنی اللہ تعالیٰ کی جناب میں ہدیۂ عبودیت پیش کرتے ہیں اور سال میں ایک مرتبہ اسکی
زیارت کر کے شرف الٰہی اور عالمگیر اخوت و مساوات کی سطوت ظاہر کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلعم کی بعثت سے کئی ہزار برس پیشتر ایک مرتبہ زمانہ کی گردش سنت
اس مکان کی ہیبت بہت شکستہ ہو گئی اور اس کے متعلق محافظ منتشر ہو گئے مگر خدا
کو تو یہ منظور تھا کہ یہ اس کے برگزیدہ بندوں کا مرجع اور آدمی کی ہدایت کا سرچشمہ ہو
لہذا اس نے ایک مشرک قبائل میں ایک ایسے شخص کو پیدا کیا جو کفر و شرک کی ظلمت
میں آفتاب توحید بنکر چمکا اور بیت اللہ کی تجدید و تعمیر اس کے لیے مقدر کی گئی۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا
قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ اور جب آزمایا ابراہیم کو
اس کے رب نے کئی باتوں میں پھر اس نے وہ پوری کیں تو فرمایا رب نے میں بناؤنگا
تجھکو لوگوں کا پیشوا کہا (ابراہیم نے) اور میری اولاد میں بھی کہا رب نے نہیں پہنچتا
میرا اقرار بے انصافوں کو۔

بعد ازاں ان کو بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کا حکم دیا گیا وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً
لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبْرٰهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰٓى
اِبْرٰهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ اَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

نبی بنایا ہے نے اس گھر کعبہ کو اجتماع کی جگہ لوگوں کی اور جائے پناہ اور بنایا مقام ابراہیم کو اپنی نماز کی جگہ اور حکم دیا ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہ پاک کرو میرا گھر واسطے طواف کرنے والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع اور سجدے کرنے والوں کے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیل کی۔ واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل اور جب اٹھاتے تھے ابراہیم بنیادیں اس گھر کی اور اسمٰعیل

اسکے بعد یہ دعا آپ کی زبان مبارک پر جاری ہوئی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم واکثر تیری جو کچھ عبادت کرتے ہیں اسکو قبول کر تو ہے تو سننے والا اور جاننے والا اے رب ہمارے اور ہم کو فرمانبردار بنا تو اپنا اطاعت شعار بنا اور ہماری اولاد میں بھی ایسی امت پیدا کر جو ہماری طرح مسلمان ہو ہم کو حج کے طریقے سمجھا دے اور ہمارے گناہوں کو معاف کر بیشک تو معاف کرنے والا مہربان ہے اے رب ہمارے اولاد میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کو تیری آیتیں سنائے کتاب حکمت کی تعلیم دے اور ان کی اصلاح کرے تو ہی زبردست حکمت والا۔

یہ دعا میں بارگاہ الٰہی میں مستجاب ہوئیں اور پانچ سو برس بعد اس مقدس سرزمین میں وہ انسان کامل اور خیر البشر پیدا ہوا جس کے دامن رحمت میں انوام عالم کو پناہ ملی اسکی شان میں رب السموات والارض کا ارشاد ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین۔

بیشک اللہ نے مسلمانوں پر احسان کیا کہ ان میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو خدا کی آیتیں سناتا ہے ان کی پوری تربیت کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ سخت گمراہی میں مبتلا تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے مطابق ان کی ذریت میں ایک برگزیدہ رسول بھیجا ایک ایسی جماعت پیدا کی جس کی نسبت ان کو یہ بشارت دی گئی ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ تم بہتر سب امتوں سے جو پیدا کی گئیں لوگوں پر حکم دیتے ہو اچھی باتوں کا اور منع کرتے ہو بری باتوں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر۔

حج کا ایک اہم رکن یعنی قربانی بھی حضرت ابراہیم کی یادگار ہے ایک رات آپ نے خواب دیکھا کہ آپ اپنے نور نظر حضرت اسمٰعیل کو ذبح کر رہے ہیں انبیاء علیہم السلام کا خواب بھی ایک قسم کی وحی ہوتا ہے اس لئے آپ نے اپنی اس رؤیا کو اللہ تعالیٰ کے مطابق اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین جب ابراہیم سے اس کے رب نے کہا کہ اطاعت کر تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اطاعت کی تمام جہانوں کے رب کی۔

بلا کم و کاست اپنے خواب کو عملی جامہ پہنانے کی مصمم کر لیا اور صبح کو حضرت اسمٰعیل سے فرمایا یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا ترٰی قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین اے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھ کو ذبح کرتا ہوں پس اس بارہ میں تیرا کیا خیال ہے؟ حضرت اسمٰعیل نے جو عشق الٰہی میں اپنے جلیل القدر والد کے نمونہ تھے فوراً جواب دیا یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین اے باپ کر ڈال جو کچھ تجھ کو حکم ہوا ہے تو انشاء اللہ مجھ کو صبر کرنے والا پائے گا۔ لیکن

فلما اسلما وتلہ للجبین وناديناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرویا انا کذالک نجزی المحسنین ان ھذا لھو البلؤا المبین وفدیناہ بذبح عظیم جب وہ دونوں تیار ہو گئے اور ابراہیم نے اس فرزند کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں بیشک یہ آزمائش سخت تھی اور ہم نے اسکے عوض ایک بڑا ذبیحہ دیکر اس فرزند کو چھڑا لیا۔

اس واقعہ سے کروڑوں آدمی ہر سال حضرت ابراہیم کے اس جذبہ عشق کی نذر ہوتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں قربانی کی شکلیں مناتے ہیں اور اس سنت کا دنیا میں قیامت تک منائے رہیں گے۔

## حضرت ابراہیم کا اسوۂ حسنہ

حج اور قربانی کے تمام طریقے اس آیت کریمہ میں بیان کر دیا گیا ہے قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور ان کے اصحاب میں ایک بہترین اسوہ حسنہ کو اسی اسوۂ حسنہ کو امام "اسلام" نے جو ابتدائے آفرینش سے خدا کا پسندیدہ مذہب ہے اور ہر مامور من اللہ پیغمبر رسول نے خواہ وہ کسی قوم اور کسی ملک میں مبعوث ہوا ہو اسی کی اشاعت کی اختیار کی یہ خیال کہ اسلام ایک جدید مذہب ہے بالکل لغو اور بے اصل ہے یہی سب اسلام دنیا کا قدیم ترین مذہب ہے حضرت آدم نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ یحییٰ وغیرہ سب اسلام ہی کے مبلغ تھے ان کے اصول یکساں تھے البتہ زمانہ کے حالات وضروریات کی مناسبت سے فروعات مختلف تھیں اسلام کے علاوہ جو مذاہب آجکل رائج ہیں وہ دراصل اسلام ہی کی مسخ شدہ شکلیں ہیں جب کبھی دنیا نے اپنے نبی کی تعلیمات کو مسخ کر دیا اور اپنی الہامی کتاب میں تحریف کر دی تو سب سے پہلی آواز اسلام کی تجدید کی بلند کی گئی نئی کتاب نازل کی گئی یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تا آنکہ دنیا تمدن کے کمال کو پہنچ گئی اس وقت تکمیل نبوت کے ساتھ ایک عالمگیر مذہب کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ اس عظیم الشان مقصد کے لئے مکہ مکرمہ میں جیسے دنیا کا قدیم ترین معبد ہونے کا شرف حاصل تھا اس جلیل القدر شخصیت کا انتخاب ہوا جو خاتم النبیین اور رسول رحمۃ للعالمین کے لقب سے مشہور ہے۔

حضرت ابراہیم کا ہر فعل اسلام الٰہی اور تعالیٰ کی کامل الاطاعت تھا آپ کا اسوۂ حسنہ آپ کے ناموں میں سب سے افضل مسلم تھا اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں بدرجہ اتم ظاہر ہوا چنانچہ حضرت ابراہیم کی دعا حج کے بھی یہی شان ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاٰخر وذکر اللہ کثیرا بیشک تمہارے واسطے کامل نمونہ ہے رسول اللہ اور یوم قیامت کی امید رکھتے ہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کو یاد کرتے ہو رسول اللہ کی زندگی میں یہ اچھا نمونہ ہے۔

حضرت ابراہیم ایک ایسی قوم میں مبعوث ہوئے تھے جو کفر و شرک اور توہم کا بدترین اور نفرت انگیز نمونہ تھی ہر جگہ بت پرستی کا چرچا تھا ہر گھر میں بیشمار منصب قسم قسم کے بت تراشی لوگوں کی محبوب مشغلہ تھا انہ فی الملکوت انسان اپنے خالق اور رب کو فراموش کر کے اپنے ہی ساختہ سنگی معبودوں کے سامنے سر جھکاتا تھا قتل الانسان ما اکفرہ ان لوگوں کی بیدلش گو نبوت اسلام پر ہوئی تھی اگر کفر کی تاریکی نے ان پر غلبہ ان کے دلوں سے اسلام کا نور زائل کر دیا تھا بلکہ بھی شعلہ بن کر بھڑکتا ہوا لیکن بعض تعصبات مخاصمت ازلی ان کی ضلالت سے بیزار ہو کر اپنے رب کے خلاف ایسے خود فراموش ہوئے کہ ہمعصر اسلام بن گئے جب ماہ و سورج اور ستاروں نے کئی بعد دیگرے اپنی چمک دمک سے آپ کو گمراہ کرنا چاہا تو آپ کے ضمیر بیدار کی آواز

سامنے ماند ہو گئے اور آپ کی فطرت اسلامی نے اعلان کر دیا کہ انی لا احب الآفلین میں فنا ہونے والی ہستیوں کو دوست نہیں رکھتا۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین میں خلوص کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین اور اس طرح ہم ابراہیم کو آسمان اور زمین کی سلطنت دکھاتے رہے تاکہ وہ کامل یقین کرنے والا ہو جائے۔

ان کی آنکھیں اپنے گرد و پیش کو دیکھ رہی تھیں لیکن ان کا دل یہ صدا لگا رہا تھا الذی خلقنی فھو یھدین والذی ھو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فھو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی یوم الدین وہ جس نے مجھ کو پیدا کیا اور پھر مجھ کو ہدایت کرتا ہے وہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اور بلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو شفا دیتا ہے اور جو مجھ کو مارے گا اور پھر زندہ کرے گا اور جس سے امید رکھتا ہوں کہ انصاف کے دن میری خطائیں معاف کرے گا۔"

آپ کی قوم جس میں آپ کا باپ تراش بت بھی شامل تھا آپ کو بت پرستی کی ترغیب دیتی تھی تو آپ صاف انکار کر دیتے تھے اور فرماتے تھے انی بریء مما تشرکون تم جن کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے بیزار ہوں" اللہ تعالیٰ آپکے موحد ہونے کی گواہی دیتا ہے وقالوا کونوا ھودا او نصاری تھتدوا قل بل ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین (یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تاکہ ہدایت پاؤ ان سے کہدو کہ ابراہیم ہی کے مذہب میں ہدایت پاؤ اور وہ مشرک نہیں تھا۔

ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین ابراہیم نہ یہودی تھا نہ نصرانی بلکہ مخلص اطاعت شعار تھا اور مشرک نہ تھا۔" الغرض حضرت ابراہیم اس حد تک فنا فی اللہ ہوئے کہ انکی نگاہ میں دنیا و ما فیہا کی کوئی حقیقت نہ رہی اور کوئی دنیوی تعلق ان کو اطاعت و فرمانبرداری سے باز نہ رکھ سکا۔ چنانچہ جب آزمائش کا وقت آیا اور ان کو حکم ہوا کہ فی سبیل اللہ اپنے بیٹے کو قربان کر تو وہ اس امتحان میں بھی سرخرو ہوئے اور بلا تامل اپنے لخت جگر کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گئے حج اور قربانی سے محض اسوۂ ابراہیمی کی یاد دہانی مقصود ہے کعبہ کا طواف اور سعی اور قربانی کافی نہیں ہو سکتیں جب تک ان کی ادائیگی کے وقت حضرت ابراہیم کے جذبات اپنے اوپر طاری نہ کیے جائیں کہ جس طرح وہ ہر لحظہ اپنی جان و مال کو راہ خدا میں فنا کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اسی طرح ہم کو بھی وقت اسلام کی خاطر بڑے سے بڑا ایثار کرنے میں دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ اگر یہ احساس ہمارے دلوں سے مفقود ہے تو ہمارا حج بے روح ہے۔

## حج اور عشق الٰہی

حج اسلام کا پانچواں اور آخری رکن ہے لہذا اس میں اکثر مذہبی امور کا اظہار بدرجہ اتم ہوتا ہے کلمہ، نماز، روزہ اور زکوٰۃ بھی عاشقانہ افعال ہیں لیکن حج اس ارتقائے روحانی اور محبت الٰہی کا آخری اور بلند ترین مرحلہ ہے کلمہ زبانی عبادت ہے نماز جسمانی اور زکوٰۃ مالی مگر حج کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ زبانی، جسمانی اور مالی عبادت کی ایک شاندار مرقع ہے۔ ... ... ... ... ... یہ عبادت الٰہی کا وہ رفیع درجہ ہے جس میں انسان اپنے جملہ سفلی تعلقات قطع کر کے راہ خدا میں ہر شے کی قربانی کرنے کے لئے کمربستہ ہو جاتا ہے اور عشق الٰہی میں اپنی ہستی کو محو کر دیتا ہے وہ جہنم تصور سے حاجیوں کی حالت کا معائنہ کیجئے کہ وہ کیونکر اپنا وطن چھوڑ کر اور اپنے اعزہ و اقارب دوست و احباب والدین اور اہل و عیال سے جدا ہو کر اور دور و دراز راستوں کی خاک چھان کر اور سفر کی گوناگوں صعوبتیں برداشت کر کے معبود حقیقی کے قدیم معبد میں حاضر ہوئے ہیں اور اس کی جستجو میں حیران و سرگرداں دیوانہ وار کبھی دشت ریگ زار و بیابان میں بھاگے بھاگے پھرتے ہیں ان کو اپنے تن بدن کا ہوش ہے نہ آرام و آسائش کی پروا ان کے جسم پر صرف ایک معمولی کپڑا ہے بال بکھرے ہوئے اور ناخن بڑھے ہوئے ہیں سر و پا برہنہ ہیں ہر قسم کی خوشبو سے پرہیز کرتے ہیں اور اسی وضع کے ساتھ اپنے محبوب کے گھر کا طواف کر رہے ہیں اور یہ نعرہ لگا رہے ہیں اللھم لبیک اللھم لبیک اے رب ہم حاضر ہیں اور ہم حاضر ہیں۔ عشق الٰہی کا یہ مجسم نمونہ کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتا۔

## ایک غلط خیال

بعض مخالفین کا اعتراض ہے کہ مسلمان نماز اور حج میں کعبہ کی پرستش کرتے ہیں یہ خیال محض تعصب پر مبنی ہے مسلمانوں کے دلوں میں کعبہ کی عزت و حرمت صرف اس سبب سے ہے کہ یہ خالص عبادت الٰہی کا سب سے قدیم مرکز ہے اور ہمیشہ انبیاء و اولیاء کا مرجع رہا ہے نماز میں اس کی طرف رخ کرنے سے مسلمانوں کی یک جہتی اور تنظیم مقصود ہے بہر حال عبادت میں کوئی نہ کوئی سمت اختیار کرنی پڑے گی۔ پس اگر معبود کے بزرگترین معبد کو قبلہ قرار دیا جائے تو کیا قباحت ہے؟ عبادت میں سب کے لئے ایک خاص رخ معین نہ کرنے سے عابدوں کے شیرازہ کی پراگندگی لازم آتی ہے اور اسلام اتحاد و تنظیم کا سب سے زبردست علمبردار ہے۔

علاوہ ازیں اگر کعبہ معبود ہوتا تو عبادت میں اس کو ضرور مخاطب کیا جاتا لیکن نماز اور حج میں اس کا نام ہی نہیں لیا جاتا۔

## عالمگیر اتحاد انسانی

اسلام اتحاد عام کا پیغام ہے اسکے آخری اور سب سے بڑے داعی رحمۃ اللعالمین تھے جن کی دعوت کسی خاص قوم یا ملک کے لئے مخصوص نہیں تھی پس لازماً آپ کی تعلیم محبت و اخوت کا پیام ہے جو مختلف اقوام عالم کو شیر و شکر کرتا ہے اسکے تمام ارکان بتدریج انسانوں کے دلوں میں الفت و اخوت کا جذبہ پیدا کرکے ان کو ایک سلسلہ میں منسلک کرتے ہیں صرف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھکر ایک شخص اسلام کی عالمگیر برادری میں شامل ہو جاتا ہے اور روئے زمین کے کروڑوں مسلمانوں کو اپنا بھائی تصور کرتا ہے اور اجنبیت کا خیال ہی دل میں نہیں لاتا۔

اقرار توحید و رسالت کے بعد اسلام کے چار تعمیلی ارکان میں جو حسب درجہ بدرجہ باہمی تنظیم و اتحاد کا درس دیتے ہیں روزانہ پانچ دفعہ نماز باجماعت کی تاکید کی گئی ہے تاکہ ایک محلہ کے مسلمان مقامی مسجد میں جمع ہو کر ایک دوسرے کے حالات معلوم کریں جس سے رشتہ الفت و موانست قائم ہو یہ اسلامی تنظیم کی ابتدائی صورت ہے بعد ازاں ہفتہ میں ایک روز ایسا مقرر کیا گیا ہے جس میں تمام شہر یا قصبے یا ایک علاقے کے مسلمان جامع مسجد میں جمع ہو کر نماز باجماعت کے علاوہ خطبہ نصیحت سے مستفید ہوں اور باشندگان شہر کے حالات سے واقف ہو کر ان سے دوستی و ہمدردی کے تعلقات استوار کریں اور بوقت ضرورت ان کی امداد کر سکیں اس کا نام نماز جمعہ ہے پھر سال میں دو بار یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقعوں پر تمام شہر اور مضافات کے مسلمان ایک بڑے میدان میں جمع ہو کر مساویانہ حیثیت سے

خدائے وحدہ لاشریک کے حضور میں سر تسلیم خم کرکے ہیں اور گرد و نواح کی اسلامی برادری کی ملاقات سے محظوظ ہوتے ہیں، اسی طرح سال میں دو دفعہ اہل اسلام کے اجتماع کو بڑے پیمانہ پر دیکھا جاتا ہے۔ اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو اسلام کے تیسرے اور چوتھے رکن یعنی روزہ اور زکوٰۃ بھی نہایت لطیف پیرائے میں اشتراکیت اور ہمدردی کی تعلیم دے رہے ہیں۔

## ایک اہم مسئلہ

اس جگہ جملہ معترضہ کے طور پر ایک اہم مسئلہ غیر مناسب نہ ہوگا قرآن مجید اور احادیث شریف میں نماز باجماعت کی شدید تاکید کی گئی ہے اور بلا عذر ترک جماعت کی رخصت نہیں دی گئی بلکہ بعض احادیث ایسی بھی وارد ہوئی ہیں کہ نماز بلا جماعت در اصل نماز ہی نہیں ہے یعنے نماز کامل نہیں ہے اس تاکید میں تنظیم و اتحاد کا راز مضمر ہے انفرادی نماز سے تنظیم کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا اس لئے نماز ناقص رہتی ہے۔

نماز جمعہ صرف خاص خاص بڑی مسجدوں میں ہونی چاہیئے تاکہ اس کی خصوصیت قائم رہے افسوس ہے کہ آجکل بعض شہروں میں ہر مسجد جامع مسجد ہے یعنی ہر مسجد میں بلا استثنا جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہے جس سے نماز جمعہ کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے یہ اہل بدعت کا شیوہ ہے اسی طرح عیدین کی نمازیں شہر سے باہر میدان میں پڑھنی چاہئیں شہر کی کسی مسجد میں پڑھنے سے ان کی شان باقی نہیں رہتی۔

اسلام کے پانچویں اور آخری رکن میں اس تنظیم کی وسعت اور شان و شوکت غایت درجہ کو پہنچ جاتی ہے اسلام نے اپنے متبعین کے مابین رابطہ اتحاد و اتفاق مضبوط کرنے کی خاطر دنیا کے ہر خطے مسلمان پر عمر میں ایک مرتبہ حج بیت اللہ فرض کر دیا ہے چنانچہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں مشرق و مغرب، شمال و جنوب غرض دنیا کے گوشے گوشے سے ہر قوم اور نسل کے فرزند ان توحید خدائے واحد کی عبادت کے قدیم ترین مقام پر جمع ہوتے ہیں اپنی جبین نیاز جھکاتے ہیں اور ساتھ ہی اپنے دور دراز ممالک میں رہنے والے دینی بھائیوں سے روشناس ہوتے ہیں اور "کل مومن اخوۃ" کی تعلیم کا نمونہ بن جاتے ہیں۔

## یہود و نصاریٰ کو دعوت اتحاد

اس عظیم الشان اجتماع حج کا مرکز وہ مکہ معظمہ ہے جو رسول اللہ سے قبل ممالک عرب و عجم کا مرجع تھا اور جسے مشرکین عرب کے علاوہ بہت سے یہود و نصاریٰ اور مجوس و صابی عزت و وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ رسول اللہ صلعم نے اس مقام کا تقدس برقرار رکھا جو آپ کے خلوص و صداقت کا ایک روشن ثبوت ہے کیونکہ آپ نے اپنے مرقد مبارک کے عبادتگاہ بنائے جانے کی مذمت کی اور اس کی بجائے اسی قدیم بیت اللہ کو مقام حج قرار دیا جو ابراہیم علیہ السلام سے منسوب تھا اسی طرح آپ نے اپنے لطف عام سے یہود و نصاریٰ کو بھی اتحاد کی دعوت دی کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مسلمانوں کی طرح ان کے بھی مذہبی پیشوا ہیں اور ان کی عظمت تینوں کے نزدیک مسلمہ ہے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ لطف عام نہ صرف یہود و نصاریٰ بلکہ تمام بنی آدم کو شامل ہے کیونکہ کعبہ دنیا کا قدیم ترین معبد ہونے کی وجہ سے ہر شخص اور ہر طبقے کے لئے واجب الاحترام ہے۔

## خدائی جمعیۃ الاقوام

مغربی اقوام نے اپنے سیاسی اختلافات کے تصفیہ اور باہمی جنگ و جدل کے سدباب اور زبردست کے مقابلہ میں زیردست کے حقوق کے تحفظ کی غرض سے ایک جمعیۃ الاقوام (لیگ آف نیشنز) قائم کی ہے جس کے سالانہ اجلاس میں بین الاقوامی تعلقات پر بحث کی جاتی ہے اس اجلاس میں قریباً تمام سلطنتوں کے نمائندے شریک ہو کر اپنے خیالات و نظریات کا اظہار کرتے ہیں لیکن یہ انجمن ایک خانگی رسمی اور نمائشی ثابت ہوئی ہے اس کے اراکین بظاہر حریت اخوت مساوات کی حمایت میں تقریریں کرتے ہیں مگر ان کی یہ حمایت زبانی دعووں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی انکی زبانیں اتحاد اتحاد کا غلغلہ بلند کرتی ہیں مگر ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی طرف سے بغض بھرا ہوا ہوتا ہے اور وہ پہلے ہی اپنے حقوق کی نسبت تعصب و جانبداری کے جذبات سے متاثر ہو کر آتے ہیں اور ان پر "طبل بلند بانگ و در باطن هیچ" کا مضمون صادق آتا ہے جب تک ان اقوام کے نمائندے کینہ و خود غرض متعصب اور دور رہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے رہیں گے اور عداوت و منافقت کو چھوڑ کر انصاف پسندی خلوص رواداری ہمدردی اور مساویانہ حیثیت سے پیش نہیں آئینگے یہ جمعیۃ ہرگز کامیاب نہ ہوگی لہذا ایک ایسی خدائی جمعیۃ الاقوام کی ضرورت ہے جو دنیوی خود ساختہ انجمن کے تمام نقائص سے پاک ہونے کے علاوہ حقیقی مقاصد کے حصول کی اہلیت و صلاحیت رکھتی ہو۔

کیا صفحہ ہستی پر ایسی کوئی جمعیۃ موجود ہے؟ بیشک اس کا نام "حج" ہے یہ اپنی جگہ بڑی قدیم جمعیۃ الاقوام اتحاد مساوات اخاء اور اخوت کے اصول پر مبنی ہے اس کا نصب العین یہ ہے یا ایها الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم کہ اے لوگو ہم نے تم کو پیدا کیا ایک مرد اور ایک مونث سے اور بنائے تمہارے خاندان اور قبیلے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے وہی زیادہ بزرگ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے"۔

ان الله یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینهی عن الفحشاء والمنکر والبغی اللہ حکم دیتا ہے انصاف اور نیکی کا اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بیحیائی اور نامعقول کام اور سرکشی سے"۔

کوئی قوم اس سے بہتر عالمگیر اتحاد و اخوت کا نمونہ پیش نہیں کر سکتی یہ مظاہرہ صدہا سال سے بغیر کسی ترمیم و تغیر کے اسی طرح ہوتا چلا آرہا ہے اور تا قیام قیامت اسی طرح ہوتا رہے گا اس مظاہرے میں نہ انواع و اقسام کے تکلفات اور سازوسامان کی ضرورت ہے نہ دنیوی صدر معتمد اور رضا کاروں کی حاجت۔

## مساوات

اسلام مساوات کا زبردست علمبردار ہے اس کے نزدیک بزرگی و شرافت کا معیار خاندان، قومیت رنگ نسل نہیں ہے بلکہ ان اکرمکم عند الله اتقاکم بزرگی کا انحصار نیکی پر ہے۔

اسلام کے تمام ارکان میں تاریخی مساوات کا درس دیا گیا ہے کلمہ پڑھکر ہر شخص بلا کسی شخصی امتیاز کے اسلام کی عالمگیر برادری کا رکن بنجاتا ہے نماز میں شاہ و گدا لیکر گداگر ایک ایک صف میں دوش بدوش اپنے رب کے سامنے گردن جھکاتے ہیں آخری رکن یعنی حج میں اس مساوات کی تکمیل ہو جاتی ہے نماز میں گو شاہ و گدا برابر کھڑے ہو جاتے ہیں تاہم دیکھنے والا ان کی ظاہری وضع اور انداز سے ان میں امتیاز کر سکتا ہے لیکن حج میں ہر مرتبے اور حیثیت کے آدمی یکساں پوشاک میں ملبوس ہوتے ہیں اور کوئی شخص غیر ملکی کے گروہ میں بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی شناخت نہیں کر سکتا مثلاً۔ ترکی ہندی عرب فرنگی امریکی افریقی ہم آہنگی سے ندائے

واحد کی توحید کے نعرے لگاتے ہیں اس عظیم الشان اجتماع میں قومیت رنگ زبان رنگ اور دولت و ثروت کے امتیازات مٹ جاتے ہیں اور "خلقکم من نفس واحدۃ" کا مضمون مساوی آنکھ سے دیکھا گیا۔ دنیا کی اس سے بہتر عملی تفسیر کی تاریخ میں نہیں مل سکتا آج بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ جو کام دنیا کی متحدہ کوششوں سے نہ ہو سکا وہ ایک امی عرب نے کر دکھایا اس نے مختلف اقوام کو متحد کر کے خدائے واحد کے جھنڈے کے نیچے لا کھڑا کیا تاکہ وہ ہر سال ایک مقررہ دن ایک قدیم تاریخی مقام عرفات میں جمع ہو کر خضوع و خشوع اور خلوص و محبت کے ساتھ اپنی نقل و ہبود کی تجاویز سوچیں اور دنیا میں حق و صداقت کی اشاعت کریں۔

کیا اس سے بہتر جمعیۃ الاقوام کبھی وجود میں آئی؟ کیا عالمگیر اتحاد و مساوات کا اس سے بہتر مظاہرہ ممکن ہے کیا وہ شخص رحمۃ للعالمین نہیں ہے جس نے اپنی عام المثال روحانی قوت سے تھوڑے ہی عرصہ میں بادشاہ کا ہمسر کر دیا ہے

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز ۔۔۔ نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے ۔۔۔ نہ ی سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

## فلسفہ قربانی

قربانی حج کا ایک ضروری جزو ہے مگر دنیا کے ہر مستطیع مسلمان پر خواہ وہ حج کرے یا نہ کرے یکساں فرض ہے قربانی کی رسم ابتدائے آفرینش عالم سے جاری ہے چنانچہ قرآن مجید میں آدمؑ کے دو بیٹوں کی قربانی کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے ایک کی قربانی قبول ہوئی۔

بعد ازاں ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش ہوئی اور ان کو خواب میں بیٹے کی قربانی کا حکم پایا گیا جب کی تعمیل کے لئے وہ آمادہ ہو گئے مگر دفعتہً ان کو اس قدام سے روک دیا گیا اور ان فرمانبرداری کی یادگار کے طور پر ان کی قربانی کے عوض جانور کی قربانی کی تعلیم کی گئی۔

اسلام زمانہ سے قربانی کا مفہوم ہی مسخ ہو گیا اور انسان اپنی جہالت کو راسخ تقدیس و تقسم کی وجہ سے اس عقیدہ سے کو اپنے گناہوں کا کفارہ اور خدا کی خوشنودی کا واحد ذریعہ تصور کرنے لگے اسی طرح شومیٔ قسمت سے گائے کی قربانی کی جو بڑی جس کا ذکر تاریخ ہند قدیم میں پایا جاتا ہے آج ہی بنگال میں پائی جاتی ہے ہندو اور دیگر مواشی کالی دیوی کے بھینٹ چڑھا دیئے جاتے ہیں ان گروہوں کا عقیدہ ہے کہ صرف خون ریزی سے خدا کا غصہ فرو کیا جا سکتا ہے۔

یہ بعض لوگوں نے خیال کیا کہ جانور کی قربانی سے معمولی لغزشوں کا کفارہ ہو سکتا ہے لیکن گناہ کبیرہ کے لئے بارگاہ ایزدی میں کسی گرانقدر قربانی کے پیش کرنے کی ضرورت ہے یہ شیطانی خیال انسانی قربانی کا محرک ہوا اور اس کے باعث عہد جاہلیت میں بنی نوع انسان بالعموم اور بنی اسرائیل خصوصاً ہر ملک و زمانہ میں اپنے گناہوں کا کفارہ اپنے لڑکوں کی قربانی سے دیتے رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کئی سو سال بعد بعض عیسائیوں نے بلد تخیل و اختراع سے ترکیب کر کے یہ مسئلہ ایجاد کیا کہ انسان فطرتاً گناہگار ہے اور ہر وقت گناہ کرتا رہتا ہے نیک اعمال سے معصیت کی تلافی نہیں کر سکتے جانوروں اور انسانوں کی قربانیاں ہی معمولی باتیں ہیں اور اس خلقی معصیت کی تلافی کے لئے ناکافی ہیں لہٰذا ایک عدیم النظیر اور عظیم الشان قربانی درکار ہے پس خدا کے لئے لازم ہے کہ وہ بشری قالب اختیار کر کے دنیا میں آئے اور اپنی مخلوق کے گناہوں پر خود قربان ہو جائے چنانچہ وہی خدائے قادر و خالق حضرت عیسیٰ کی صورت میں ظاہر ہو کر دشمنوں کے ہاتھوں مصلوب ہوا تاکہ جو قربانی اس کی قربانی پر ایمان لائے ابدی نجات پائے یہ کفارہ و خون کا عقیدہ مسیحیت کا بنیادی اصول ہے۔

اسلام نے ان عقائد باطلہ کی زبردست تردید کر کے قربانی کی نسبت تمام اوہام و خیالات زائلہ کیا اور برملا دہل اعلان کر دیا کہ "تلک مبادلۃ لنفس ان تعذب او تکفر عنہا واذ دکتہ وبال نفسہا اخرجہ ہر نفس اپنے فعل کا ذمہ دار ہے اور کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا من اہتدی فانما یہتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا ولا تزر وازرۃ وزر اخری" جس نے بدایت پائی پس ہدایت پائی اپنے ہی واسطے اور جو گمراہ ہوا پس گمراہ ہوا اپنے ہی لئے اور کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

ہر شخص اپنے ہی اعمال کا ذمہ دار اور جواب دہ ہے کسی کا خون دوسرے کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا قیامت کے روز کوئی شخص کسی کے کام نہیں آئے گا "یوم لا تملک نفس لنفس شیئا" اس دن کوئی شخص کسی کا مطلق سہارا نہ بنے گا "لیس للانسان الا ما سعی" آدمی کو وہی ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے"۔

اسلام کے نزدیک انسان فطرتاً گناہگار نہیں تو جبلۃً معصوم پیدا ہوتا ہے اور حسن شعور کو پہنچ کر گناہ کرتا ہے بعد ازاں اسلام نے کفارہ کا یہ طریقہ بتایا جو یہ ہے:- "والذین امنوا وعملوا الصالحات لنکفرن عنہم سیاٰتہم ولنجزینہم احسن الذی کانوا یعملون" اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کی برائیاں دور کر دیں گے اور ان کے اعمال کا بہتر بدلہ دیں گے"۔

یعنی نیکیاں برائیوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں ان الحسنات یذہبن السیئات اگر انسان اپنے گناہوں کا کفارہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ نیک عمل کرے" یہ ہے حقیقی اور قدرتی کفارہ جسکا عقل سلیم ہی یاد کرتی ہے اسلام محض زبانی اقرار کا نام نہیں ہے اسی لئے "امنوا" کے ساتھ "عملوا الصالحات" کی شرط لگائی گئی ہے یہ پیغام "کل نفس" کے عقیدہ اعمال کے لئے پیام مرگ ہے۔

رسول اللہ صلعم نے دین ابراہیمی کے مجدد کی حیثیت سے سنت ابراہیمی یعنی قربانی کی تجدید کی اس کا صحیح اور اصل مفہوم واضح کیا اور ہمیشہ کے لئے ہر قسم کی ظالمانہ اور جاہلانہ قربانیوں کی جڑ اکھیڑ دی اور کہا کہ آپ کی شان رحمۃ للعالمینی ان امور کی متقضی تھی اسلام کا ہر عمل مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ اور حج ایک قسم کی روحانی ریاضت ہے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ قربانی کرنی پڑتی ہے درحقیقت انسان کا امتحان قربانی ہی سے ہوتا ہے جو حقیقی محبت کا واحد معیار ہے اور قربانی وہی ہو سکتی ہے جو محبوب ترین چیز کو شامل ہو اور اپنی جان سے زیادہ کونسی شے عزیز ہو سکتی ہے یہی حقیقت انسانی قربانی کی محرک بھی بعض مذاہب میں خود کشی سب سے بڑی عبادت تصور کی جاتی ہے لیکن قربانی کی نسبت اسلام کا نظریہ اس سے بلند ہے وہ ہر فعل کے ظاہر سے بجائے دیکھنے کے اس کے مغز اور روح کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اس نے غیر مبہم الفاظ میں منادی کر دی "لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤہا ولکن ینالہ التقوی منکم کذلک سخرہا لکم لتکبروا اللہ علی ما ہداکم وبشر المحسنین" ہرگز نہیں پہنچے گا اللہ کو گوشت ان کا اور نہ خون ان کا لیکن پہنچے گی اس کو پرہیزگاری تمہاری اسی طرح اللہ نے تابع کر دیا ان کو تمہارے واسطے تاکہ بزرگی بیان کرو اللہ کی بسبب اس کے کہ ہدایت دی تم کو اور خوشخبری سنا نیکی کرنے والوں کو"۔

اس اعتبار سے انسانی قربانی جانور کی قربانی پر کوئی فضیلت نہیں رکھتی کیونکہ گوشت اور خون دونوں میں مشترک ہیں جس طرح جانوروں کے گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتے اسی طرح انسان کے گوشت اور خون بھی اس کے نزدیک بے حقیقت ہیں قربانی کی روح جو انسان اور جانوروں میں یکساں پائی جاتی ہے اب صرف ایک چیز انسان کو جانوروں سے ممتاز کرتی اور اسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیتی ہے وہ عقل ہے عقل کی قربانی گوشت اور خون کی قربانی سے بڑھ کر افضل ہے عقل کی قربانی کے معنے ہیں اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کرنا یہی عقل قربانی حضرت ابراہیم کی سب سے بڑی خصوصیت تھی۔

اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت اسی قربانی کا نام اسلام ہے اسی کی اشاعت حضرت ابراہیم کا نصب العین تھی اسی قربانی کے آخری اور سب سے بڑے داعی سید المرسلین امام القبلتین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین تھے جن کا مشن ہے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا جو اسلام کا بنیادی نعرہ ہے۔

جانور کی قربانی اسی جذبہ اطاعت کی ایک ظاہری شکل ہے چونکہ حضرت ابراہیم خلق آلہی میں یہ جذبہ بیدار کرکے اپنی عقل کو اللہ تعالےٰ کی مرضی کے تابع کر چکے تھے لہذا اس کے فرمان کی تعمیل میں انہوں نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور خدا تعالےٰ نے آپ کے خلوص و فدا کاری کی بدولت آپ کے متبعین کے لئے ہر سال اس روح کی قربانی فرض قرار دی تاکہ وہ بھی اسوۂ ابراہیمی سے متاثر ہو کر جذبہ فی سبیل اللہ بڑی سے بڑی قربانی کرنے میں دریغ نہ کریں یہی جذبہ ہے جو خدا کی جناب میں مقبول ہے اس کے بغیر قربانی محض ایک رسم ہے جو خون بہانے اور گوشت کھانے یا تقسیم کرنے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی قال کانت کلمۃ اسلم جمعت فی ابراھیم والدین و جمعہ

## حج کا اخلاقی اثر

اسلام کا ہر رکن فرض مصلحت ہے لیکن حج کا اخلاقی اثر دیگر ارکان کی طرح حج کے کئی محاسن ہیں سے یہی ایک ہے اور محض رسم کے طور پر اس کو ادا کرنے سے بھی دنیا کے اسلام اس وقت کروڑوں حاجی موجود ہیں جن میں ہر سال لاکھوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے مگر ان میں سے اکثر پر شیخ سعدی کا مشہور مقولہ صادق آتا ہے الا ماشاء اللہ ؎

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

یہ اس کس درجہ دردناک بات ہے کہ اکثر جو لوگ ہر سال زیارت بیت اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں وہ بالعموم مفلس، نا تعلیم یافتہ اور ملکی و قومی حالات سے مطلق ناآشنا ہوتے ہیں اور اس فرض کی ادائیگی سے اپنی ملت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے بلکہ خود بھی ایک حد تک حج کی برکات سے محروم رہتے ہیں تعلیم یافتہ سیاست دان، دولتمند اور سرمایہ دار طبقوں کو یورپ و امریکہ کی سیر و تفریح اور وہاں کے امور و رسوم کی صحیح واقفیت سے اتنی فرصت ہی نہیں ملتی کہ اس مقدس مقام کا رخ ہی کریں جہاں سے ان کو توحید اور عالمگیر اخوت و مساوات کی تعلیم عظیم میسر ہوتی تھی جس نے ان کو قعر ذلت سے نکال کر عزت و حکومت کے اوج پر پہنچا دیا آج زار زار پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ تمام اہل اسلام کو جن کا خدا ایک ہے ایک قرآن ایک ہے ایک سطح پر دوش بدوش جمع ہو کر اپنی فلاح و اصلاح کی کوشش پر غور کر کے ایک لائحہ عمل تیار کرنا چاہیئے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ میں عرض دعا ہے اس تعلیم اور ان اجتماع (حج) کی

کافر مسلمانوں کی تعلیم یافتہ اور اعلیٰ طبقہ اپنی خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنی قوم کی بقا و بہبود کی طرف متوجہ ہو آمین حضرت ابراہیم نے یہی دعا کی تھی۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک۔

## خطبۃ الوداع
### آخری نبی کا آخری پیام

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبۃ الوداع کی طرف متوجہ ہو کر کے اس کے چند نکات درج کرتا ہوں۔

اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر سوار تھے آپ کے گرد قریباً ایک لاکھ مسلمان مرد، عورتوں اور بچوں کا مجمع تھا یہ ایسا کوئی جلسہ نہیں تھا جس میں ایک سٹیج بنا دی جاتی اور مقررین باری باری تقریر کرتے بلکہ یہ تو ایک قافلہ تھا جو اپنے مقام پر پہنچا تھا وہاں دن منانا تھا قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر کی گئی تھی آپ کے اصحاب پر اتنا قابل بیان اظہار کیلئے تھے اور زبان کو حیرت پر مجبور کیا گیا تھا لیکن اس قلیل وقت میں آپ نے ایسے انقلاب عظیم پیدا کر دیا جس نے تین سو سال تک قوموں کی پرورش ہونا تھا آج اسکے در و دیوار نسل در نسل آنے والی دنیا کی آنکھوں سے گویا ہو رہے تھے اور جن لوگوں نے آپ کو جلا وطن کیا تھا وہ آج آپ پر اپنی جانیں تک قربان کر رہے تھے۔ اس وقت آپ نے ایک بصیرت افروز خطبہ دیا۔

اے مسلمانو! میری بات سنو کیونکہ مجھے یقین نہیں ہے کہ آئندہ سال تم مجھے اپنے درمیان دیکھ سکو گے یہ مقدس مہینہ مقدس یوم اور مقدس سرزمین ہے جس کو تم حرمت کرتا ہوں کہ تمہاری جانیں، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایکدوسرے کے نزدیک ایسی ہی مقدس ہونی چاہیئے جیسا یہ مقدس مہینہ جیسا یہ مقدس دن اور جیسا یہ مقدس شہر جو لوگ حاضر ہیں وہ یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں جو غیر حاضر ہیں تم اپنے ماتحت رہنے والے ہو جو تمہارے اعمال کا حساب لینے کے لئے تم کو بلائے گی۔

"آج کے دن شیطان اس سے مکمل طور پر مایوس ہو گیا کہ تم اس کی عبادت کرانے سے مایوس ہو گیا لیکن اگر تم کسی اور بات میں اس کی پیروی کرتے ہو اس کی اطاعت کرو گے تو یہ اس کے لئے باعث مسرت ہوگا لہذا اپنے دین کے معاملہ میں تم کو اس کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

تمہارے کچھ حقوق تمہاری بیویوں پر ہیں اور اسی طرح تمہاری بیویوں کے تم پر دیکھو وہ تمہارے پاس خدا کی امانت ہیں اس لئے تم کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ عورتوں کی نسبت یاد رکھو کہ تم نے ان کو خدا کے نام کے ساتھ لیا ہے اور وہ جو تم کہتے ہو اسی پر ان کے جسم حلال ہوئے ہیں۔

یاد رکھو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے تم سب برابر ہو کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی پر کالے کو گورے پر گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہے تم سب ایک ہی برادری کے افراد ہو اس لئے تم پر ہر ایک کے لئے اپنے بھائی کی جیز فی الجملہ اپنے لئے پسند کرنا واجب ہے سب کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرو۔ کسی پر ظلم نہ کرو یعنی ان کی حق تلفی نہ کرو۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا یا اللہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ سامعین کے اس جواب پر کہ ہاں آپ نے پہنچا دیا۔ آپ نے فرمایا اللھم فاشھد (اے اللہ تو گواہ رہ) ثم قال ایھا الناس وصلی اللہ علی الہ

# قربانی و ایثار

(نوشتہ عبدالمجید خاں)

قربانی و ایثار وہ جوہر لطیف ہے جو حیات انسانی کو عروج دار تقا کی بلندیوں سے روشناس کرا دیتا ہے اور اگر اس میں روحانیت و خلوص بھی کی رنگ ملا ہوا ہو تو یہ چیز میں انسان کو فوز و فلاح دارین کی برکات و سعادت سے بہرہ مند بنانے کی کفیل بنجاتی ہیں قربانی ہو یا ایثار ان کے موثر اور نتیجہ خیز ہونے میں کسی کو کوئی کلش و اشتباہ نہیں دنیوی امور کے لئے قربانیاں کی جائیں حصول عزو جاہ کے لئے ایثار سے کام لیا جائے کسب معیشت و دولت کے لئے راحت و آرام کی قربانی عمل میں لائی جائے نتیجہ خیز ضرور ہوتی ہے اور یہ کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں بلکہ ایک حقیقت نفس الامری ہے جسے شوہد نے دن ہمارے قریب تھکی آنکھوں کو دعوت نظارہ دیتے رہتے ہیں دور کیوں جایئے اپنے گرد و پیش کے حالات ہی پر کیوں نہ نظر ڈالی جائے جو طبقات دن محنت کرتے اور اپنے کمیل کود کے عذاب کو قربان کرتے ہیں جو تاجر عافیت و راحت سے جگا نہ ہو کر کاروبار کے لئے محنت کرتا ہے وہ فی الحال مرفہ حال ہو تا ہے مغربی موجدین کے سوانح حیات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے تار برقی ریلوے ٹیلیفون ہوا بی جہاز ہوا بی طیارے دبوہیکل مشینیں عظیم الجثہ یہ سب چیزیں اور ایجادیں انسانی قربانی ہی کے نتیجے میں انہوں نے شبانہ روز کی جانفشانیوں اور جگر کاویوں سے انہیں کامیاب بنایا جو بھی شہرت حاصل کی اور بنی نوع انسان کو بھی فائدہ پہنچایا اسی طرح جلیل سی نوا آئینگے جنھوں نے پورے خلوص و نیت کے ساتھ محض خدا کے مقابلے کے لئے تکالیف الٹا میں مختلف کیں قربانیاں دیں اور کامیاب ہوئے مگر انتہائی مصیبت میں مبتلا ہوئے جن کی تفصیل مختصر تھی وہی ملا جو وہ چاہتے تھے کسی نے خلاموں کو آزاد کرانے کا بیڑا اٹھایا کوئی دنیا بھر یورپ کو تجدد و حیات نو سے روشناس بنانے کے لئے آگے بڑھا کسی نے جوان آف آرک لیمارک اور برک کی صورت اختیار کی اور ایک آواز کیا آپ کو نہیں سے ٹیکسپیئر ٹیٹے ولنگٹن رادسو والٹیر اور ڈیک ایسے ایسے گئے جن کی مساعی جمیلہ کا سلسلہ فوارے کی طرح ان میں اپنا دامن اتحاد کی کامیاب ہونے کے ادوان کی کامیابیوں نے انہیں سرخرو ہی بنایا۔

## نفوس انسانی کا ارتقا

اسی طرح دینی اور روحانی مراحل میں علمی و ارتقائی منازل میں نفوس انسانی نے بڑی بڑی قربانیاں کر کے حاصل کیا ہے حضرت امام ابو حنیفہ حضرت امام احمد حنبل حضرت امام بخاری بعلی سینا فارابی ابن طفیل ابن رشد البیرونی الکندی نے جو علمی شہرت عظمت حاصل کی تاریخ دیسر کی کتب متداولہ کے اوراق سے ہویدا ہے کہ انہیں کتنی قربانیوں کے بعد حاصل کی اہل اللہ و اولیائے کرام کے مجاہدات و ریاضت کے حالات سنتے اور پڑھتے ہیں تو حیرت سے انگشت بدنداں رہجاتے ہیں خواجہ غریب نواز حضرت غوث الاعظم حضرت شہاب الدین سہروردی حضرت صابر کلیری حضرت بدرالدین شاہ ولایت اور حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی کو جو قرب و معرفت عطا ہوئی اور سپہر کمال پر آفتاب بنکر چمکے کون نہیں جانتا کہ یہ سالہا سال اور عرصہ ہائے دراز کی نفس کشیوں اور مجاہدوں کا ثمرہ شیریں تھا جنہوں نے برس ہا برس غاروں میں مجاہدے کئے دنوں رات بھر نمازیں پڑھیں اور دن بھر روزے رکھے ایک زمانہ مرتسدین عظام کی خدمات میں گذار کر مرتبہ جلیل پر پہنچے مجاہدین اسلام کے کارنامہ ہائے عمل ہمارے لئے قربانیوں کی ایک زندہ تفسیر ہیں گھر بار چھوڑا دلیس بزدیس کو خیرباد کہا زن و فرزند سے مفارقت اختیار کی عیش و آرام اور لذائذ حیات کو ترک کیا زخم کھائے مجروح ہوئے خون سے کھیلے خطرات میں مبتلا ہوئے ہزار در ہزار مصائب و نوائب برداشت کئے گو ناگوں قربانیاں کیں اور جب یہ درجہ حاصل کیا جسے ہم کیا آج ساری دنیا سر اپنے پر مجبور ہے۔

## انبیائے کرام کے مراتب

انبیائے کرام کا درجہ جو کلمہ کائنات انسانی میں سب سے بلند و برتر سب سے ارفع و اعلیٰ ہے اس لئے انھیں آزمائش و ابتلا کے تنگنیوں میں بھی زیادہ کیا جاتا رہا اور انھوں نے جو قربانیاں کیں وہ بھی صرف عظیم و جلیل بلکہ اتنی حیرت انگیز اور تعجب خیز ہیں کہ انسان محض ان کے تصور سے مبہوت رہجاتا ہے اس مختصر مضمون میں اتنی گنجائش ہرگز نہیں کہ ہم چند جلیل القدر نبیوں کی زندگی اور قربانیوں کا بھی اجمالی تذکرہ کر سکیں اس وقت ہمیں صرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قربانیوں پر تبصرہ کرنا مقصود ہے اور یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کی فطرت کتنی بلند اور آپ کی قربانیاں کتنی شاندار تھیں اور آپ نے کس رنگ اور کس خلوص کے ساتھ راہ خدا میں سب کچھ قربان کر کے دنیا اور دنیا والوں کے لئے کیسی عظیم الشان مثال پیش کی ہے۔

کلدانی تمدن - وہ تمدن جس کی عظمت و عجوبیت کا اعتراف آج اس مغرب کو بھی ہے جو خود کمالات انسانی کا ایک چمکتا ہے پورے عروج پر تھا اور روز بروز یک اس کے اقتدار کے ڈنکے بج رہے تھے اور اس وقت کی معلوم دنیا میں کوئی اس کا ہمسر نہ تھا اور اس فخر و غرور نے کلدانیہ کے فرمانروا نمرود کو تخت عظمت پر بٹھا کر خدائی کرنے کا آرزومند بنا دیا تھا فرمانروا اور پھر کلدانیہ جیسے ملک خصہ کا فرمانروا کونسی چیز تھی جو اس کی آرزو کی تکمیل کے راستہ میں حائل ہو سکتی تھی بندہ خدا بن بیٹھا ہزار ہا نہیں لاکھوں سر اسکے سامنے سجدہ ریز ہونے لگے سلطنت کے ہر گھر میں اس کی تصاویر پہنچکر ایک بت کی صورت اختیار کر گئیں اور جہاں جہاں ہبل ہندر کل ہالعموم اور کواکب و سیارہ کی بالخصوص پرستش ہوتی تھی وہاں نمرود بھی ایک پرشکوہ خدا بن گیا بندہ خدا بن جائے اور اس کی خدائی کے اندر ایک دوسری خدائی قائم ہو جائے تو تب تک گوارا کی جا سکتی ہے اور پھر ہر جبار جلال ربانی کی تجلی کی کڑک کو کون روک سکتا ہے وقت آگیا تھا کہ تمام کو اکب وال بت پرست بندے ایک ہی ربانی بلبلش شدید کی نذر ہو جائیں لیکن ذات احدیت و صمدیت رحانیت کے رنگ میں آگئی اور چاہا کہ بھٹکے اپنے گمراہ بندوں کو پیغام حق سے آشنا کر دیا جائے چنانچہ اسی ضلالت کدہ سے اسی دہشت خیز عالم میں ایک پاک ہستی کی زبان سے یہ نعرہ بلند ہوتا سنا گیا۔ انی وجہت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین یعنی میں نے اپنا رخ اس قادر مطلق کی طرف پھیر دیا ہے جسنے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا میں اپنا سر اسی کے سامنے جھکاتا ہوں اور کہتا اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کا کوئی شریک و ہمسر نہیں۔

## کلدانی تمکدوں میں شور

اس نعرہ کا بلند ہونا تھا کہ کلدانی تمکدوں میں شور محشر بپا ہو گیا شقاوتی ہیبتیں پر پل پڑ گئے اور

نمرود غیظ و غضب کا پتلا بن گیا غصہ بھرا ایک مطلق العنان مقتدر فرمانروا کا غصہ اور مقابلہ میں ایک ضعیف و ناتواں دبے بارو مددگار انسان جو کچھ نہ ہوتا تو یہ تنہا آخر نمرود کی تمام ہمہ گیر اور حوصلہ سوز طاقتیں اپنی پوری تیاریوں کے ساتھ آگے بڑھیں اور ایک تنہا ضعیف مگر سر بفلک اجلال کے برگزیدہ پیغمبر کی صمیمیت کا راد صلاحیت قربانی و ایثار کا امتحان نمرود کی طرف سے نہیں بلکہ خدائے قدوس کی طرف سے شروع ہو گیا حکم ہوا سلطنت سے ٹکر کیا؟ اور نمرود کو جا کر کہا؟ دیکھ معمولی رسم کے خلاف خود بات کہنا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا نہ کہ ایک مطلق العنان فرمانروا اور فرمانروا بھی نمرود جیسا۔ بہت بڑے حوصلہ کا کام تھا۔ لوگوں نے حضرت خلیل اللہ کو اس وادی ہیبریز نا میں قدم رکھتے دیکھا تو ہیبت زدہ رہ گئے اور سینکڑوں نہیں ہزاروں تو ایسے تھے کہ اس اقدام کے تصور ہی سے لرزہ براندام نظر آنے لگے مگر آپ کے قدوم میں ذرہ برابر تزلزل اور بال برابر ہچکچاہٹ نہ تھی اور کیوں ہوتی آنا فانا حقیقی کا حکم تھا اور حکم بھی ان کے اکابر مردان خدا کا کبھی شیوہ رہا ہی نہیں امتحان و ابتلا کی بھٹی میں گرنے اور جھلسنے لگے وہ گہرائے جسے خالق ارض و سما کی قدرت کاملہ پر اعتماد اور بھروسہ خود جھکا دینے والا تھا اس میں بچا نے کی غیر محدود طاقت تھی کتنی ہی تعبیبیں پڑیں کتنے ہی پہاڑ سامنے آئیں خلیل بندہ اور عاشق ہو کر جب حقیقی کے حکم سے ابا نا عراض کر جائے یہ تو ممکن ہی نہ تھا کچھ بھی تعمیل حکم کرنی ہی سو کی اور اس شان و اہتمام سے کی کہ اس دور کے بڑے بڑے گردن فراز دیکھتے رہ گئے ظاہر ہے کہ اس جلو پر قدم، کہتے ہیں آپ پر مصائب و نوائب کے آسمان ٹوٹ پڑنے والے تھے لیکن ٹوٹ پڑیں آپ بے اختیار نہ پڑے اور جب اس آزمائش گاہ میں پورے اتر گئے اور آپ کو ذرہ بھر بھی ہراساں پریشان نہ پایا تو اس سے بھی شدید تر ایک اور امتحان درپیش تھا اور ایسا امتحان جس کا تصور ہی کائنات میں زلزلہ ڈال سکتا تھا۔

## حضرت خلیل اللہ کا امتحان

جب نمرود کے قہر و غضب کا پارہ حد درجہ کے بڑھ چکا اور دنیوی آگ کو جہنم کا نمونہ بنا کر حضرت خلیل کو اس میں جھونک دیا آپ پر اب بھی جوف ہوس کا کوئی اثر نہ تھا خوش تھے کہ حکم ربانی میں یہ سعادتیں نصیب ہو رہی ہیں جس وقت آپ کو بھڑکتی اور شعلے اگلتی ہوئی آگ کے الاؤ کے سامنے لایا گیا ہے تو ہمت سے دیکھنے والے کانپ اٹھے مگر یہ معبود برحق کا خلیل اس کی رضا کا بندہ بنا ہوا اور خانہ زاد نار کو نبی پڑھتا ہوا دیکھتے دیکھتے اس کے اندر سما چکا چونکہ بندہ بندگی کا حق پوری طاعت و خرمی کے ساتھ ادا کر رہا تھا اور اسے حکم ربانی میں اس ہولناک جسمانی قربانی کا کوئی خیال نہ تھا اسلئے بندہ نواز خالق کی رحمت کاملہ بھی اس کے ارادوں کی تکمیل اور عمل کے پورا ہونے کے بعد اس کی یار گیری کو آگے بڑھی اور یہ آگ گلزار بنا دیگئی کہ اطاعتمان کو بارگاہ ربانی سے ایسے ہی الفاظ ملا کرتے ہیں کہا تک کہا اور لکھا جائے اور کہاں سے تفصیل و تشریح کی گنجائش لائی جائے امتحان پر امتحان ہوتے تھے آزمائش پر آزمائش کی جاتی تھی اور آپ برابر ان میں پورے اترتے جاتے تھے۔

سلطنت سے ٹکرائے آگ میں پہاڑے ہی نہیں جو کہا گیا فوراً عمل اور اطاعت کا قدم اٹھا اور کیا گھر چھوڑنے کا حکم ہوا چھوڑ دیا بات سے انقطاع تعلق کے لئے کہا گیا فوراً تعمیل کر دی تحائف و گرانی کی اذیتوں میں ڈالا گیا گردن جھکا دی اطمینان کے ساتھ برداشت کر لیا بھیجا گیا ہنسی گئے عزت و ناموس کا دیا کو ہمیشہ بہت پیارا رہا ہے آپ حکم ربی میں پہنچ کر اور اگر گئے رفیقہ حیات ہوی جہاں گئی صابرہ شاکرہ رہے آپ نبی سہی پیغمبر سہی تھے تو انسان سینہ میں دل اور دل میں آرزوئیں رکھتے تھے عیش و سکون اور راحت و آرام سے زندگی بسر کرنے کی آرزو کسے نہیں ہوتی اور آپ کو بھی تھی مگر ماضی رضا تھے دیکھتے تھے اور اپنی کھلی آنکھوں دیکھتے تھے کہ کفران نعمت کرنے والے اور خالق و بندہ کے رشتے کو منقطع کر کے رکھ دینے والے پھل پھول رہے ہیں ہر طرف عافیت و آرام کے گلزار کھلے ہوئے ہیں جدھر نگاہ اٹھتی ہے سرور و عیش کا دروازہ نظر آتا تھا مگر آپ کو کبھی یہ خیال نہ گذرتا تھا کہ میں خلیل ہو کر اعانت و سالت سے منہ موڑ بیٹھا ہوں اور مصائب میں گرفتار ہوں۔

## قربانیوں کے حیرت انگیز مظاہر

ایک مدت خاک کے امتحان پر امتحان ہوتے چلے جا رہے تھے اور جو امتحان بھی لیا جاتا تھا وہ اپنی حد کو نہ پہونچا ہوا اور عہدہ برآ ہوتا تھا خود کشی ہرگز اتنی دشوار نہیں جتنا مشورا ان مصائب و نوائب کا برداشت کرنا ہے جو خود کشی کا باعث بنا کرتے ہیں اپنی جان دیدینا کسی کے نزدیک بھی اتنا مشکل امر نہیں جتنا مشکل اپنے اہل و عیال کی گردن خود کٹا دینا اور اس سے بھی بڑھ کر خود کو کاٹ دینا ہے خلیل اللہ سے جو قربانی بھی طلب کی گئی دی اور خوشی کے ساتھ دی مگر یہ اعزہ و اقارب و رسم و وطن اور عیش و آرام سب کو چھوڑ دیا جو کہوں میں جانکاہ اذیتوں کی زندگی بسر کرنے لگے اور جہاں تک جینے اور آگ میں کودنے تک سے باک نہ کیا مگر اب تک جو کچھ طلب کیا تھا اور جتنا زیادہ قربانیوں کے متعلق تھا اپنی جان تک محدود تھا گو بہت ہولناک اور صبر آزما تھا مگر چلکر جس قربانی کا مطالبہ ہوتا ہے وہ قربانی اتنی سخت اور اتنی شدید ہے کہ ہم یہ تصور کئے ہی ہر جل کر خاکستر ہوئے جاتے ہیں۔ ۱۵۰ برس تک کوئی اولاد نہیں ہوتی اس کے بعد کہن سالی کے زمانہ میں نخل آرزو برآتا ہے اور ان لٹ پٹوں اور سرفروشوں کے ساتھ لاتا ہے "تیرے ایک بیٹا ہوگا جس کا نام اسمٰعیل رکھنا تیری اولاد کو بڑھاؤں گا۔ تو میں تجھ سے پیدا ہوں گی اور بادشاہ تجھ سے پیدا ہوں گے" حضرت اسمٰعیل پیدا ہوتے ہیں شباب میں قدم رکھتے ہیں بوڑھے باپ کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں کہ یکایک خواب میں بہترین جذبہ بہترین نعمت کی قربانی طلب کی جاتی ہے بہترین نعمت بوڑھے باپ کے لئے اکلوتے بیٹے سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے ہم دل پتھر کا نہ تھا سینے میں دل کے بجائے سنگ خارا نہ رکھا ہوا تھا جو اثر پذیر نہ ہوتا ہوا اور ضرور ہوا لیکن آقا اور مولا کا حکم تھا خلیل آزمائشوں اور ابتلاؤں کی گود میں پلنے والے جوان اور بوڑھا ہونے والا خلیل خلیل ہی تھا کب سنبھلنے والا تھا ایک لمحہ اور ایک تانیہ کی بھی دیر نہ کی اور اپنے ہاتھوں اپنے اکلوتے جگر گوشہ اور نور چشم کی آنکھوں پر پٹی باندھکر زمین پر پٹخ کر اور اللہ اکبر کہکر چھری چلا دی فرشتے تھرا اٹھے ملائکہ کی آنکھیں بہہ نکلیں زلزلہ و کپکپی پڑ گئی آسمان و زمین کی کائنات میں تہلکہ پڑ گیا کہ بکرا ذبح کیا جا رہا ہے آسمان نے اپنی آنکھوں دیکھا آفتاب عالمتاب نے اپنی شعاعوں کی عینک سے برائے یقین مشاہدہ کیا کہ امر الٰہی کے حکم سے اپنے اکلوتے فرزند کے سینہ پر چھری چلا رہا ہے جگر گوشہ کی گردن اپنے ہاتھ سے کاٹ رہا ہے یہ اقدام ربانی تھا کر چکنے کے بجائے کہ ذبح ہوا خلیل نے تو امتحان غلط دیدیا ہی اس طرح کہ حق قربانی ادا کر دیا بندہ کی اس بندگی پر بندہ نوازی رحمت و کرم سے مکمل کہلا الٰہی اور اسے اپنے آغوش ناز میں لے لیا قربانیوں پر ناز کرنے والو اور ایثار و قربانی کے حقیر جذبات پر سر فخر اٹھا کر چلنے والو دیکھو ایسے ہوتے ہیں امتحان اور یوں دی جاتی ہیں قربانیاں!

اس قربانی کی بہتر بالشان یادگار ہر سال عید الضحیٰ کے موقع پر بکروں اور بھیڑوں کی شکل میں منائی جاتی ہے خود کو راہ میں قربانیاں کرنے والے اور خلوص دل سے اذیتیں اٹھانے والے ہمیشہ کامگار و فائز المرام ہوئے ہیں۔

# شہادت سیدنا حسن علیہ السلام

(از جناب مولوی ریاست علی صاحب قادری)

## اسم گرامی اور کنیت اور القاب وغیرہ

اسم گرامی حضرت امام حسن علیہ السلام ہے اور کنیت ابو محمد اور القاب آپ کے بہت سے ہیں جن میں سبط، سبط رسول الثقلین، سبط اکبر اور سید شباب اہل الجنۃ بہت مشہور ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور والد بزرگوار امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ نانا جان حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

## ولادت باسعادت

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے یہاں فرزند ارجمند پیدا ہوا ہے تو آپ تشریف لائے اور اس بچے کو اپنی گود میں لے کر اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی درخواست پر حضور نے اس بچے کا نام حسن رکھا۔ ساتویں دن عقیقہ کیا گیا۔ دو مینڈھے قربان کئے اور سر کے بالوں کے وزن کی برابر چاندی خیرات کی گئی اور اسی سلسلہ میں خود اپنے ہی دست مبارک سے ختنہ بھی کر دیا۔

## بچپن کے حالات اور شفقت رسول

آپ کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ہمارے حضور کو اولاد نرینہ بھی عطا فرمائی تھی جن کے اسمہ مبارکہ طیب، طاہر، قاسم، ابراہیم تھے مگر آپ کے یہ بیٹے زمانہ شیر خوارگی میں ہی انتقال کر گئے۔ ایک بار آپ اپنے ایک صاحبزادے کو ایک زانو پر اور حضرت امام حسن علیہ السلام کو دوسرے زانو پر بٹھلائے ہوئے کہلا رہے تھے جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور یہ پیغام الٰہی سنا کر سلام کہتے ہوئے فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک کو اختیار فرما لیجئے۔ چنانچہ آپ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو اختیار فرمایا اس واقعہ کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد آپ کے صاحبزادے جن کا نام غالباً قاسم تھا انتقال ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن علیہ السلام کا منہ چومتے اور فرماتے کہ میں نے اپنے اس بیٹے پر اپنے خلد کو نثار کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے خدا جانے میں اس کو دستہ رکھتا ہوں آپ ہی اس کو دستہ رکھیں۔

اگر اب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شفقت کو دیکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کبھی آپ کی پیٹھ پر اور کبھی دوش مبارک پر سوار ہو جاتے یا کبھی جیبیں اکر پھنس جاتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سجدہ کو طویل فرماتے کہ حسن تو پیٹھ پر سے اتر جائیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذاتی تکلیف کی کچھ پروا نہ تھی بلکہ آپ کو اس میں راحت ملتی تھی جب حضرت امام حسن علیہ السلام کو حضور کی گود میں دیتے تو آپ نے اپنے دہن مبارک کو ان کے دہن مبارک پر رکھ دیا اور اس طرح چوسنے لگے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو یہ معلوم ہوا کہ حضور مجھ کو دودھ پلا رہے ہیں۔ شیطان اور اس کے شر سے حفاظت کی دعا دیں دیا کرتے تھے۔

پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس بچے کی تربیت کرو۔ حضرت علی نے عرض کیا کہ میں آپ کے ہوتے ہوئے آپ کی تربیت کو اپنی تربیت پر کیسے ترجیح دے سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی اس کا ماموں ہوں۔ غرضیکہ حضور کی تربیت کرنا ثابت نہیں ہوتا۔ ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو السلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ حسن کے ماموں کو میں بہت عزیز رکھتا ہوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل کہتے ہیں کہ میں بھی اس کا ماموں ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں بھی اس کا ماموں ہوں۔ اس کے بعد حضور نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو اپنے دہن مبارک میں لے کر چوسنا شروع کیا۔ جب آپ نے ان کے منہ سے دہن مبارک نکالا تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو السلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں حسن کے ماموں کو بہت عزیز رکھتا ہوں۔ حضور

اے انس! خرابی ہو تم میرے لختِ جگر کو مجھ سے جدا کرنے والے ہو، خدا کی قسم اس کی آرزو کی مجھکو بھی تکلیف رسانی ہے اور یاد رکھو جو شخص میرے تکلیف کے درپے ہوگا اس کو خدا تعالےٰ تکلیف پہنچائے گا۔

ان تمام باتوں سے جو میں نے نہایت اختصار کے ساتھ عرض کی ہیں اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام سے کس قدر محبت اور شفقت فرماتے اور آپ نے کس طرح ناز و نعم کے ساتھ پرورش پائی اور بچپن کا زمانہ گذارا۔

## تعلیم اور تربیت

اگرچہ مورخین نے آپ کے خلد ظاہری کا ذکر نہیں کیا پھر بھی تلاش و جستجو سے بعض روایتیں ایسی ملتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اور بچے تعلیم پاتے ہیں آپ نے بھی تعلیم پائی روایت ہے کہ ایک بار حضرات حسنین علیہ السلام اپنی اپنی تختیاں لکھا رہے تھے کہ والدہ مکرمہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس واسطے لائے کہ آپ فیصلہ فرمائیں کہ خط کس کا اچھا ہے حضرت بی بی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حسن کا خط اچھا ہے اور حسین نے بھی برا نہیں لکھا سیدنا امام حسین نے ماں کے اس بہترین فیصلہ کو نہیں مانا اور دونوں نے اپنے نانا جان حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ بتائیے کہ لکھنا کس کا اچھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں خوب اچھا لکھتے ہو ہاں یہ ضروری ہے کہ اس زمانہ میں مدارس و مکاتب کا بڑا زور ہے اور یہ غنیمت ہے کہ شیطان کی جنگی مدارس نہ تھے مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اس زمانہ میں کہ جس سے بہتر کوئی زمانہ نہیں ہو سکتا ہر شخص معلم اور ہر گھر ایک مدرسہ کی حیثیت رکھتا تھا پس جس خوش نصیب نے انا مدینۃ العلم و علی بابھا کے آغوشِ رحمت میں رہکر تعلیم و تربیت پائی ہو اس کی تبحرِ علمی کی نسبت رائے قائم کرنا کچھ آسان کام نہیں ہے ایسے حوصلہ نصیب اگر ایک منٹ یا ایک سکنڈ میں تمام علوم و معارف پر عبور پا جائے تو کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے بلکہ ایک ادنیٰ سی بات ہے یہی وجہ ہے کہ مورخین نے اس خاص عنوان پر کچھ بھی تو نہیں لکھا۔

البتہ کتب تواریخ و سیر کی ورق گردانی سے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ سیدنا امام حسن اپنے سن بلوغ سے پہلے ہی ایک علامہ و حکیم شیخ الوقت کے رتبوں سے زیادہ بلند رتبہ پا چکے تھے اور کیوں نہ پاجاتے جبکہ آپ کے استاد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہوں۔

جب آپ کی عمر آٹھ سال سے کچھ کم و بیش ہوئی تو ۱۱ھ میں جناب رسالتمآب کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور اس کے بعد قدرت نے مادرِ شفقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آغوشِ محبت و کنارِ عاطفت سے جدا کر دیا ان حادثہ ہائے عظیمہ سے آپ کے قلب مبارک پر جو اثر ہوا ہوگا اس کا اظہار زبان و قلم سے ہونا ناممکن ہے تاہم شفقت پدری نے بظاہر ان صدمہائے عظیمہ کو زیادہ تاب شکن ثابت نہ ہونے دیا اگرچہ وہ نازبرداریاں جو حضرت سرورِ کائنات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جس محبت کا اظہار حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے ہوتا رہتا تھا اب ان کا نشان بھی نہ تھا مگر پھر بھی حضرت شیر خدا کرم اللہ وجہہ رات دن آپ کی دلجوئی اور محبت و پیار میں لگے رہتے تھے۔

دوسرے ایک بات یہ بھی تھی کہ اب آپ سے صغر سنی رخصت ہو رہی تھی ذمہ داری کے دن آنے والے تھے جن کے لئے آپ کو قید ہو رہنا لازمی اور لابدی تھا پہلے زیادہ کیا بلکہ تمام اوقات نانا جان کی خدمت سراپا رحمت میں گذارتے تھے اب حضرت قبلہ والد ماجد کی خدمت میں بسر کرنے لگے یہاں ان تمام علوم و معارف کی تکمیل ہو گئی جن کا تخم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سینہ مبارک میں بو دیا تھا۔

## ذہانت اور ذکاوت

سیدنا امام حسن علیہ السلام کی ذہانت اور ذکاوت کے متعلق صاحب تفسیر زاہدی کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے اپنا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ:-

ایک دن میں مدینہ طیبہ میں بیٹھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت بڑے مجمع میں حدیث روایت کر رہا ہے میں نے موقع پا کر اس شخص سے دریافت کیا کہ شاہد اور مشہود کے کیا معنے ہیں اور ان دونوں لفظوں سے کیا مراد ہے اس شخص نے جواب دیا کہ شاہد سے بہکہ کا دن اور مشہود سے عرفہ کا دن مراد ہے میں یہ جواب سنکر خاموش ہو گیا اور آگے بڑھکر دیکھا کہ ایک اور صاحب ایک جماعت کثیر کو مخاطب کئے ہوئے ہیں میں نے ان سے بھی وہی سوال کیا جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ شاہد سے جمعہ اور مشہود سے قربانی کا دن مراد ہے مجکو اس جواب سے بھی تسکین نہیں ہوئی اور آگے بڑھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوخیز جوان جسکے چہرے پر نورانی شعاعیں ہجوم کئے ہوئے ہیں کمال طلاقت لسانی سے بہت بڑے مجمع کو مخاطب کئے ہوئے ہے اور عجیب و غریب نکات و لطائف اور دقائق بیان کر رہا ہے اگرچہ اس نورانی شخص کی ہیبت نے مجکو مرعوب کر دیا تھا مگر موقع پاکر ان سے بھی وہی سوال میں نے کیا انہوں نے فرمایا کہ اے سائل شاہد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مشہود سے قیامت کا دن مراد ہے (اے سائل) کیا تو نے قرآن پاک کی وہ آیت نہیں سنی جس میں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یاایھا النبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا (یعنی اے نبی بیشک ہم نے آپ کو خلائق کے حالات دیکھنے والا مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری سنانے والا اور کافروں کو عذاب دوزخ سے ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے) اور کیا یہ بھی آیت نہیں سنی کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے ذلک یوم مجموع لہ الناس وذلک یوم مشہود یعنی قیامت کا وہ دن جس کے لئے سب لوگ جمع ہوں گے وہ دن خاص کیا گیا ہے (اے سائل) کیا قرآن پاک کی ان دونوں آیتوں کے ملانے سے ثابت نہیں ہوتا ہے کہ شاہد ذات محمدی اور مشہود قیامت کا دن ہے؟

میں جواب پاکر بہت خوش ہوا لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے صاحب حضرت عبداللہ ابن عباس اور دوسرے صاحب حضرت عبداللہ ابن عمر اور تیسرے نوخیز شاہد رعنا حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ایک بار آپ نہایت عمدہ پوشاک پہنکر ایک راستہ اور بہت راستہ سبک رفتار عربی گھوڑے پر سوار تفریح کو یا متوجہ حج ہو کر ایک طرف چلے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک خستہ حال محتاج بیٹھا پرانے کپڑے پہنے ہوئے روٹی کھا رہا تھا اور آپ کو دیکھ کر کہنے لگا کہ یا حضرت آپ کے نانا جان کا یہ قول ہے کہ دنیا مومن کے واسطے قید خانہ اور کافر کے واسطے جنت ہے لیکن میں اس وقت اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں یعنی آپ کو جو اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں اس جنت میں پا رہا ہوں اور میں جو آپ کا فرنیال کرتے اپنے آپکو ایک بڑی تکلیف خانہ میں پاتا ہوں۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے یہودی اگر تو آخرت کے انعام و عیش دارام کو دیکھ لے جو خدا نے مومنین کے واسطے مہیا کر رکھے ہیں تو تجکو قید خانہ ہی سمجھنے لگے اور کافروں کے واسطے جو خدا نے عذاب تیار کیا ہے اس کو دیکھ لے تو اپنے کو باوجود اس

خستہ حالی کے جنت میں خیال کرنے لگے۔

## حُسنِ صورت یعنی حلیۂ مبارک

یہ بالکل سچ ہے کہ کہربا کی رنگ و روپ عارضی اور مستعار ہوتا ہے اصلی رنگ وہ روغن وہ ہے جو عالم شباب میں نظر آئے چنانچہ ہم اس وقت جو حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کا حلیہ مبارک پیش کریں گے وہ عالم شباب سے ہی شروع ہوگا۔

آپ اپنی جوانی میں نہایت خوشرو جوان تھے رنگ سفید مائل بسرخی، قد متوسط تھا نہ بہت رسیلی تھیں بیاض گردن چاندی کی صاف معلوم ہوتی تھی رخسار مبارک نہایت نرم تھے سینہ مبارک چوڑا اور سینہ سے ناف تک نہایت باریک نرم بالوں کی ایک خط تھا ریش مبارک (یعنی ڈاڑھی) گھنی تھی سر کے بال گھونگر والے اکثر اوقات شانوں پر پڑے رہتے تھے شانے بلند بازو اپھرے ہوئے کلائیاں گول ہاتھوں کی انگلیاں متوسط ناخون ہوئے ہتھیلیاں سینہ پیر مبارک درمیانہ تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام سے روایت کرنے کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا اور خود آپ کے پدر بزرگوار حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ حسن سر سے ناف تک اپنے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہیں۔

حضرت مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص خواب میں حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو لوگ اس سے دریافت کرتے تھے کہ اچھا بتاؤ یہاں کوئی اس صورت شکل کا ہے پس اگر وہ شخص حضرت سیدنا حسن علیہ السلام کی صورت کے مشابہ بتاتا تو لوگ یقین کرتے کہ بیشک یہ شخص خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا ہے۔

جب آپ کے بال سفید ہونے لگے تو آپ ان کو مہندی سے سرخ کرلیا کرتے تھے اور آپ کی انگشتری کے نگینہ پر لفظ نعم ما شاء اللہ وحسنا کندہ کیا ہوا تھا۔

## حُسنِ سیرت

آپ کا حسن باطنی یعنی آپ کے اخلاق و عادات شریفہ آپ کے نانا جان سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطابقت رکھتے تھے۔ آپ سے تمام عمر کبھی گندہ نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ آپ کو تقی کے لقب سے یاد کرتے ہیں کیونکہ تقی کے معنے ہیں پاک و صاف اور بالکل آپ ہر جہات کو وجیہ کے مصداق ہیں فیاض ایسے ہوتے خلاف کبھی تمام گھر اس قدر روتے کہ جگہ تک تر ہو جاتی یاد جو کبھی آپ پاک صاف عن الکبائر تھے پھر بھی خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کیا کرتے اور گناہوں کے خوف سے ہمیشہ لرزہ براندام رہتے تھے اسی وجہ سے آپ کو تقی یعنی خدا سے ڈرنے والا لقب ملا آپ جس سے ملتے نہایت فراخدلی اور خندہ پیشانی اور بشاشی کے ساتھ ملتے نرم دلی اور خوش مزاجی کے تمام آثار آپ سے نمایاں تھے جب ہی تو آپ کو طیب یعنی خوش مزاج کا لقب ملا ہر وقت اور ہر حالت آپ کو ان باتوں یاد رہتا تھا۔

ایک مرتبہ آپ اپنے برادر خورد حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کہیں راستہ چلے جا رہے تھے راہ میں بارہ برداری کا اونٹ جس پر سامان جہیز و تلوار لدا ہوا تھا گر ہو گیا جب سب کو بھوک لگی تو کہا نے پینے کی جستجو ہوئی تلاش کرتے کرتے ایک ضعیفہ عورت کے پاس پہنچے اور اس سے کھانا وغیرہ تیار کرنے کا سوال کیا ضعیفہ بولی کہ میرے پاس یہ تھوڑا سا ستو دھرا ہے اس میں پانی ملا کر پی لیجئے اور کہا نے کو اس ایک بکری کے سوا میرے پاس اور کچھ سامان نہیں ہوا جو تو یہ بھی حاضر ہے چنانچہ دودھ گرم دیا گیا اور کہا نا تیار ہونے پر جب آسودہ ہو کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا کہ تمہارے کتنے بچے ہیں اور جمع کرنے کو جارہے ہیں جب ہم واپس ہو کر مدینہ پہنچیں گے تو تم ہمارے پاس آنا یہ کہہ کر چلے گئے۔ بعد عرصہ نماز کے اٹھا قبیلہ بنو ضعیفہ عورت سعدیٰ اپنے ضعیف شوہر کے مدینہ منورہ میں پہنچی اس ضعیفہ کو وہ واقعہ یاد ہی نہیں تھا حالت نہایت خستہ خراب بوجہ غربت کے ہو رہی تھی ایک دفعہ اس کا گزر آپ کے سامنے سے ہوا آپ نے فوراً پہچان لیا بلا کھٹکا اس کو سلام کیا بعد جواب سلام کے پوچھا کہ امی تم نے مجھے پہچانا کہ میں کون ہوں ضعیفہ نے کہا میں نے آپ کو نہیں پہچانا آپ نے اس کو پہلا قصہ یاد دلایا تب آپ کو اس نے پہچان لیا پھر آپ نے اس کو ایک ہزار بکریاں عنایت فرمائیں یہ تھی آپ کی سخاوت اور یاد داشت کہ جس کی وجہ سے آپ کو لقب تقی کی مرحمت ہوا۔

## سخاوت

اس ضعیفہ والے واقعہ سے آپ کی سخاوت کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کس قدر سخی اور کریم ابن الکریم تھے۔ ایک شخص کو دیکھا کہ سوال کرتا ہے کہ خدایا دس ہزار درہم عطا فرما آپ نے اس کی یہ سوال سنکر فرمایا کہ بھئی تمہارا سوال تو میں پورا نہیں کر سکتا ہاں اگر تجھ کو معلوم ہو جائے کہ جو کچھ میں پیش کروں قبول کرو تو عرض کرو اس خوش نصیب سائل نے عرض کیا کہ آپ کے دست مبارک سے جو کچھ بھی ملیگا وہ بہت سمجھوں گا اور تمام عمر مرہون منت رہوں گا آپ نے اپنے نجیب الطرفین غلام کو بلا کر دریافت کیا کہ کچھ ہے اس نے کہا کہ ہزار درہم موجود ہیں آپ نے فرمایا کہ پانسو درہم اور بھی تو تجھے عرض کر بال رو بھی موجود ہیں آپ نے حکم دیا کہ سب اس سائل کی خدمت میں پیش کر دو۔ بارہا سنا ہوگا اللہ کا نام ہے کیا اپنی سخاوت کی کوئی مثال پیش کر سکتا ہوں ایک مرتبہ ایک کنیز نے آپ کی خدمت میں ہدیۃً ایک خوشبودار پھول پیش کیا جس کے صلہ میں آپ نے اس کو آزاد کر دیا لوگوں نے جب پوچھا کہ آزاد کرنے کا کیا موقع تھا تو آپ نے فرمایا کہ خدا کا حکم ہے کہ جب کوئی تم کو کچھ ہدیہ دے تو تم اس سے بہتر دو چونکہ اس کے تحفہ میں یہ پھول ہی بہتر چیز تھا اس نے پیش کیا اور میرے نزدیک اس کو آزاد کرنا اس سے اچھا بدلہ تھا اس وجہ سے آزاد کر دیا۔ سبحان اللہ

آپ کی عادت شریفہ تھی کہ آپ خود فاقہ سے رہنا گوارا فرماتے مگر سائل کو کبھی دروازہ سے محروم واپس نہ ہونے دیتے تھے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو ارشاد فرمایا کہ میں خدا کی درگاہ کا سائل ہوکر اپنے سائل کے سوال کو رد کرنا نہیں مناسب سمجھتا خدا کی حکمت اور عنایت ہے کہ وہ مجھے اپنی نعمتوں سے مالا مال رکھتا ہے اور میری یہ عادت ہے کہ جس اس کی نعمتیں مخلوق تک پہنچاتا رہتا ہوں میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں اپنی عادت روک لوں تو کہیں خدا اپنی عادت نہ روک لے۔

آپ نے اپنی تمام عمر میں تین دفعہ اپنا تمام زر و مال خدا کی راہ میں خرچ کر دیا اور دو دفعہ آدھا اور مال و اسباب غربا و مساکین کو تقسیم کر دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس دو جوڑا جوتہ تھا انہیں سے ہی ایک جوڑا ہوتا راہ خدا میں خیرات کر دیا اور ایک رکھ لیا۔

## عبادت اور ریاضت

حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کو عبادت سے محبت ہی تھی کوئی وقت بھی عبادت سے خالی نہ جاتا تھا اور ایسے اشغال کا دوام فرماتے تھے جو نفس پر بہت ہی شاق گذرتے تھے۔ حضرت ابو نعیم محمد بن علی اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام نے پندرہ حج اور بروایت حاکم عبداللہ بن عباس بن حمید رضی اللہ عنہم ۲۵ حج پاپیادہ ادا فرمائے اس آپ کی پیادہ پائی سے یہ سمجھنا چاہیئے کہ (سواری) میسر نہ تھی نہیں بلکہ یہ ہے کہ سواری آپ کے ساتھ ہمیشہ کو تیار ہوتی

تھی اور یہ کچھ آپ کرتے تھے وہ محض نفس کشی کے واسطے کیا کرتے تھے۔ برداشت العظیم رضی اللہ عنہ آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نہایت شرم آتی ہے کہ خدا سے ایسے حال میں ملاقات کروں کہ اس کے گھر کا پابند وہ چیز نہ کیا ہو ان باتوں سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جو ذات پاک ایسی تاب شکن اور صبر آزما کام پر استقدر دلیری کا ثبوت پیش کرے کہ ہفتہ یا پچیس چیز پیادہ پا کرے وہ ذات پاک فرائض ذاتی جہات۔ سنن اور نوافل روزہ و تلاوت قرآن پاک وغیرہ اور ان میں کس قدر مشغول رہتی ہوگی کس شعور سے تا وفات کبھی آپ کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی اور نہ کوئی فریضہ آپ سے ترک ہوا اور یہی محبت خدا کی نشانی ہے جزو کاموں کا حکم خدا نے دیا تھا وہ سب آپ کے معمولات میں ہمیشہ موجود رہے عنفوان شباب اور اس قدر سخت ریاضت اور مجاہدات در حقیقت یہ روحانی قوت تھی جو ہمیشہ آپ پر ہر مشکل ریاضت اور عبادت کو سہل اور آسان کر دیتی تھی یہی وجہ ہے جو آپ کو بلا تعین خدا کا دوست محبت، کہنے والا لقب ملا۔

## تواضع اور انکساری

حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کی تواضع اور انکساری کے متعلق یہ ایک روایت کافی ہوگی کہ ایک مرتبہ آپ ایک مقام پر چند لڑکے کھیل رہے تھے آپ اتفاقاً ادھر سے گذرے لڑکوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ ہماری دعوت قبول فرمائیے آپ اُن کی دعوت سواری پر سے اتر کر ان کے پاس بیٹھ گئے لڑکوں نے سوکھی روٹی کے ٹکڑے حاضر کئے آپ نے بخندہ پیشانی ان بچوں کے ساتھ بیٹھ کر وہ سوکھی روٹی کے ٹکڑے کھائے پھر آپ ان بچوں کو اپنے مکان پر لے گئے نہلا دلا کر عمدہ کپڑے پہنائے۔ اور کچھ نقد بھی عطا فرمایا۔ لڑکوں نے عرض کیا کہ حضور ان بچوں نے جو کچھ کیا وہ تو کھیل تھا اس کے عوض میں اس انعام کی کیا ضرورت تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ بچوں کے پاس اس کے سوا کچھ موجود نہ تھا جو انہوں نے مجھے کھلایا اور میرے پاس بہت زیادہ موجود تھا پھر میں ان کو کیوں نہ دیتا۔

## حلم و بردباری

آپ کے حلم و بردباری کی یہ کیفیت تھی۔ آپ اپنے نفس کے واسطے کسی سے بدلہ نہ لیتے تھے اگرچہ انتقام لینے کی قوت موجود ہوتی تھی اور نہ اپنے نفس کے واسطے کسی کو برا بھلا کہتے تھے اگر آپ کو کوئی برا بھلا کہتا تو خاموشی کے ساتھ سنتے رہتے مگر جواب نہ دیتے نہ کسی کو آپ کے واسطے بددعا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ مروان (جو بنی امیہ کی طرف سے مدینہ کا گورنر تھا) ایک شخص کی زبانی آپ کو بہت برا بھلا اور سخت و سست کہلا بھیجا۔ قاصد نے لفظ بلفظ اگر بیان کیا۔ آپ نے نہایت خاموشی اور متانت کے ساتھ اس کے الفاظ سنے مگر ذرا بھی رنجیدہ اور خشمگین نہ ہوئے اور فرمایا کہ تم مروان سے جا کر کہنا اگرچہ میں تجھ کو اس سے زیادہ برا کہہ سکتا ہوں مگر میں تجھ کو ہرگز برا بھلا نہ کہوں گا اس لئے کہ تجھ کو برا کہنے سے تری بدزبانی دور نہ ہوگی بس میں اس کا بدلا خدا کے حوالہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں وہ سخت بدلا لینے والا ہے۔

اسی طرح ایک دوسری روایت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شامی شخص یعنی ملک شام کا رہنے والا مدینہ منورہ میں آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک شخص نہایت آن بان سے گھوڑے پر سوار جا رہا ہے شامی شخص کہنے لگا کہ میں نے اس سے پہلے اس طرح کا حسین اور خوبصورت مرد اور اس سے بہتر سوار نہیں دیکھا تھا۔ لوگوں سے دریافت کرنے پر جب اس شامی نے معلوم ہوا یہ حضرت امام حسن بن علی شیر خدا رضی اللہ عنہم ہیں تو اس کے سینے میں بغض و حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور تعجب کے ساتھ قریب پہنچکر دریافت کیا کہ کیا تم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے ہو آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد وہ شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بہت برا بھلا اور سخت و سست کہنے لگا آپ اس کی ہرزہ کلائی تک خاموشی کے ساتھ سنتے رہے جب آپ کی طرف سے اس کو کوئی جواب نہ ملا تو خود شرمندہ ہو کر چپ ہو رہا۔

اس کے بعد حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام نے نہایت خندہ پیشانی سے فرمایا کہ اے شخص معلوم ہوتا ہے کہ تم ملک شام کے رہنے والے کوئی مسافر ہو اس نے کہا ہاں میں شام ہی کا رہنے والا ہوں اور مسافر ہوں آپ نے فرمایا کہ اچھا تم میرے گھر چلو وہاں چل کر کہنا کھاؤ اور جو حاجت رکھتے ہو بیان کرو جتنی الامکان تمہاری حاجت پوری کروں گا وہ شامی شخص آپ کے اس اخلاق حسنہ و جھکڑ اور جواب سنکر بہت شرمندہ ہوا اور پھر تو آپ سے اس قدر محبت کرنے لگا کہ آپ سے زیادہ اس کو کوئی پیارا ہی نہ تھا۔

## فضیلت اور بزرگی

حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کی فضیلت و بزرگی اس قدر ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی کیونکہ جس ذات اقدس کے نانا جان۔ شہنشاہ دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور نانی حضرت سیدتنا آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا باپ علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ ماں حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور چچا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور بھائی حضرت سیدنا امام عالی مقام حسین علیہ السلام شہید کربلا ہوں اس کی فضیلت و بزرگی کیا اور کس طرح بیان ہو سکتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی جوانان جنت کے سردار کو دیکھنا چاہے تو وہ میرے حسن کو دیکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بحوالہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ خدا کے بندو! گوش دل سے سن لو کہ حسن ابن علی کو اللہ رب العزت کی بارگاہ سے اس درجہ بزرگی اور مرتبہ اولاد آدم سے ہے کہ اتنا بزرگی اور مرتبہ سوائے حضرت یوسف بن یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اور کسی کو نہیں ملا اور ابو داؤد میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بچہ جنت کے نوجوانوں کا سردار ہے اگرچہ بہت سی حدیثیں آپ کی فضیلت میں پیش نظر ہیں مگر بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

## خلافت اور خلافت سے دست برداری

حضور صلعم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ میرے بعد خلافت صرف تیس سال رہے گی بعد ازاں سلطنت یا بادشاہت ہو جائے گی اور ایک دوسرے موقع پر یہ پیشینگوئی فرمائی کہ میرے اس بچہ (یعنی حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کے بارے میں بڑی بڑی جماعتوں میں صلح واقع ہوگی اب ان دو لڑائی کرنے والوں کے پھر سے ہونے کی نوبت قریب آچکا۔

ہم مسلمانان اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ بعد وفات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم باتفاق رائے جمیع مسلمانان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے بہران کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت ذی النورین عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہوئے ان چاروں خلفائے رضی اللہ عنہم کا زمانہ خلافت ۲۹ سال اور جہہ ماہ رہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زمانہ خلافت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی (جو ملک شام کے گورنر تھے) خلافت کا دعویٰ کیا اور بالآخر خلیفہ بن بیٹھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دار الخلافت کوفہ اور امیر معاویہ کا ملک شام کا شہر دمشق دار الخلافت تھا جب حضرت

شہید خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا بتاریخ ۱۲ ماہ رمضان المبارک ۴۰ھ ہوئیں ابن ملجم خارجی کی تلوار زہر آلود سے زخمی ہو کر اس سرائے فانی سے طرف عالم جاودانی کو رخ ہو گیا تو تمام مسلمانوں نے حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کو تخت خلافت پر بٹھایا آپ خلیفۃ المسلمین مقرر ہوئے آپ کے دست حق پرست پر چالیس ہزار سے زیادہ مسلمانوں نے بیعت کی حضرت امیر معاویہ کو یہ بات پسند نہ آئی وہ چاہتے تھے کہ ایسے شان خلافت بنی قریش سے نکل کر ہو امیہ میں آجائے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب خلافت کے تیس برس پورے ہونے میں ابھی چند ماہ باقی تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ارشاد کے بموجب بادشاہی کی بنیاد قائم ہونے والی تھی اور حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کو اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان لفظ بہ لفظ یاد تھا۔ جب آپ نے یہ دیکھا کہ محض حمایت خلافت میں مسلمانوں کے دو گروہوں میں جنگ چھڑنا اور خونریزی ہونا چاہتی ہے تو آپ نے اس کو پسند نہ فرمایا خونریز جنگ کو روکا خلافت کے تیس سال پورے ہونے پر جمادی الاولیٰ ۴۱ھ خلافت کر کے خلافت سے جو بلد کو بادشاہت ہو گئی دست بردار ہو گئے اور امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور مسلمانوں کے دو گروہوں میں جو سبب بیعت کی آپ کے اس فعل سے صلح ہو گئی اور خونریز جنگ رک گئی اور آپ ہر خلافت راشدہ کا خائنہ ہو گیا اب آپ خدا پر توکل کر کے گوشہ عافیت میں بیٹھکر یاد خدا میں مشغول ہو گئے جو کچھ حضرت امیر معاویہ نے آپ کا وظیفہ مقرر کر دیا تھا اسی میں گزر اوقات کرتے تھے اور اب آپ کو نہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں چلے آئے تھے۔

## واقعہ شہادت اور اسکے اسباب

جب حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام خلافت سے دست بردار ہو گئے تو اب صرف حضرت معاویہ ہی خلیفہ رہ گئے انہوں نے بخلاف طریقہ حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی زندگی ہی میں اپنے بیٹے یزید کو جو ان کی نگاہ میں قابل خلافت تھا مگر فی الحقیقت وہ بڑا ہی خبیث تھا ولیعہد مقرر کیا یزید کو اپنے دست باطنی کی بنا پر یہ خیال پیدا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت امیر معاویہ کی آنکھیں بند ہونے ہی حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام یہ یزید کو خلافت کریں اور اس طرح میرے بادشاہ ہونے میں روڑے اٹکیں لہٰذا کوئی ایسی تدبیر ہونی چاہیئے کہ یہ کھٹکتے ہوئے دونوں کانٹے نکل جائیں تاکہ میں اطمینان کے ساتھ بادشاہت کروں ورنہ ضرور میری سلطنت میں خرابی واقع ہوگی۔

یزید سر دست ابھی اسی سوچ میں تھا کہ اسی زمانہ میں ایک نہایت حسینہ جمیلہ عورت جعدہ بنت اشعث تھی کہ اس کے حسن و جمال کا شہرہ تمام اطراف و جوانب میں تھا بہت سے لوگوں نے اس سے شادی کی خواہش کی ان خواہشمندوں میں حضرت امام حسن علیہ السلام اور یزید پلید بھی تھا جعدہ نے اور اسکے والدین نے اور سبھوں کی درخواستوں کو مسترد کر دیا اور حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کے ساتھ شادی کرنا پسند کیا چنانچہ آپ کے ساتھ جعدہ کی شادی ہو گئی۔

اس موقعہ پر آپ کے مقابلہ میں یزید پلید نے یہ دیکھا تو اس کو آپ سے اور بھی عداوت ہو گئی اور آپ کے مار ڈالنے کے درپے ہو گیا۔ اس زمانہ میں مدینہ منورہ کا گورنر مروان خبیث تھا یہ شخص بیعت سے خاندان رسالت سے دشمنی رکھتا تھا یزید پلید نے مروان کو لکھا کہ جس طرح بھی ہو سکے تو حضرت امام حسن علیہ السلام کو قتل کرا دے تاکہ بادشاہ ہوں گا تو میری اس خدمت کے عوض میں بہت کچھ اعزاز و اکرام کروں گا اور بخشش بہا انعام دوں گا اور تجھکو بڑے بڑے مراتب سے سرفراز کروں گا۔ جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں کہ مروان شیطان اول نوبیتی خاندان رسالت سے عداوت رکھتا تھا دم جبکہ یزید پلید نے اس کو اس قدر لالچ دیا تو فوراً وہ قتل حضرت امام حسن علیہ السلام پر آمادہ ہو گیا مگر چونکہ حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کے واسطے شہادت سری (خفیہ) مقدر ہو چکی تھی اس لئے مروان شیطان نے بھی علانیہ تلوار سے قتل کرانا خلاف مصلحت سمجھکر زہر ہلاہل سے شہید کرنے کی تدبیر کرنے لگا۔

چنانچہ ایک دن مروان مردود نے مدینہ طیبہ کی ایک مشہور کٹنی یعنی دلالہ عورت السیونیہ کو بلایا اور اس سے کہا کہ اگر تو کسی طرح جعدہ کو اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر ہلاہل پلا کر مار ڈالے تو تجھکو بہت کچھ انعام و اکرام دوں گا۔ السیونیہ نے عرض کیا کہ حضور یہ تو بڑی بات ہے میں آج ہی جاکر جعدہ کو حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر ہلاہل پلانے پر آمادہ اور مستعد کر دونگی لیکن اس کے انعام میں ایکبارگی اشرفیوں سے کم نہ لوں گی اور اسمیں سے نصف ابھی دیدیجیئے تو پھر میں جانوں مروان مردود نے یہ انعام منظور کر کے بانسو اشرفیاں اسی وقت السیونیہ کو دیکر رخصت کیا السیونیہ نے یہ اشرفیاں لیجاکر اپنے گھر میں رکھیں اسکے بعد وہاں سے جعدہ کے پاس آئی اور بہت سی خیر خواہی اور ہمدردی کی باتیں کرنے کے بعد کہا کہ بی بی خدا نے آپ کو ایسا حسینہ اور جمیلہ بنایا ہے کہ جسکو دیکھو آپ کے حسن کی تعریف کر رہا ہے ہر طرف آپ کے حسن و جمال کا شہرہ ہے مگر اس کے ساتھ ہی آپ بڑی بدقسمت نکلیں کہ آپ کا شوہر ایسے فقیر کے پاس ہیں جو آپ کو کسی طرح عیش و آرام نہیں پہنچا سکتا۔ اور امیر یہ آپ کا حسن و جمال اور یہ آپ کی حالت افسوس۔ حالانکہ بڑے بڑے امیر زادے اور دولتمند لوگوں نے آپ کی خواہش کی مگر آپ نے کسی کو منظور نہ کیا اور ایک فقیر کے گھر میں آنا پسند کیا جہاں آپ کی یہ کیفیت ہو گئی یہ آپ کی بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے یزید جو آج ولیعہد سلطنت ہے اور چند دنوں میں اپنے باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ ہو گا آج آپ کے عشق میں مبتلا ہے اکثر آپ کو یاد کر کے آہ و زاری کیا کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ آپ اس کی بادشاہ بیگم بلکہ عیش و آرام سے زندگی بسر کریں۔ جعدہ السیونیہ کی ان پر فریب باتیں سننے سے اسکے جال میں پھنس گئی اور نہایت حسرت کے ساتھ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کہ ہمیں اب کیا ہو سکتا ہے جو میری اس چھوٹی قسمت میں لکھا تھا وہ ہوا اور جو کچھ اور لکھا ہوا ہوگا وہ بھی ہو کر رہے گا۔ السیونیہ بولی نہ نہ کہا کہ بی صاحبہ یہ کتنی بڑی بات ہے جو آپ اسقدر ہراساں ہیں میں آپ کو آج ہی زہر ہلاہل لا کے دیتی ہوں آپ اس سے حضرت امام حسن علیہ السلام کا کام تمام کر دیں اور تازندگی عیش و آرام کے ساتھ بسر کریں یعنی یزید پلید کے یہاں پہنچکر اور بادشاہ بیگم بلکہ خود بادشاہت کریں اور اپنی جوانی و حسن و جمال کی بہاریں لوٹیں۔

السیونیہ نے جعدہ کو جب اس فعل شنیع پر بالکل تختہ طور پر آمادہ کر لیا تو وہاں سے اٹھکر سیدھی مروان کے پاس آئی اور کامیابی کی خوشخبری سنائی پھر ایک شیشہ زہر ہلاہل کا جو مروان نے پہلے ہی سے مہیا کر رکھا تھا) اس کے پاس سے لاکر جعدہ کو دیا اور راز پوشیدہ رکھنے کی تاکید کر کے چلی گئی اور اپنا بقیہ انعام یعنی بانسو اشرفیاں مروان سے لیکر اپنے گھر ہو رہی۔

جعدہ نے حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کو پانچ دفعہ زہر دیا مگر چونکہ ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا جسکے متعلق اللہ پاک کا ارشاد فرمایا ہے کہ لا یستاخرون ساعۃ و لا یستقدمون (اسلئے زہر نے کچھ اپنا اثر نہیں کیا جس سے کچھ نقصان ہوتا اللہ آپ

بچتے رہے مجھے بار آپ کے پانی میں جو آپ نے رات کو پینے کے واسطے رکھا تھا موقع پاکر بہت زیادہ مقدار میں زہر ہلاہل ڈال کر صراحی کو ہلا دیا اور رہگذر چپکے سے چلی آئی اور اپنی جگہ پر سو رہی۔ اب وقت موعودہ آگیا تھا جو نہ ایک ساعت تاخیر کرتا ہے اور نہ تقدیم حضرت امام حسن علیہ السلام کی آنکھ کھلی تو پیاس معلوم ہوئی صراحی اٹھا کر دیکھی زہر ہلاہل ملا ہوا پانی خوب اچھی طرح کافی مقدار میں پیا پینے ہی ارشاد فرمایا کہ آہ یہ کیا پانی تھا کہ جس نے میرے جگر تک چاک چاک کر دیا اسی وقت آپنے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو طلب کیا جب وہ آئے تو اب نے آبدیدہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے بھائی حسین میں تم سے جدا ہوتا ہوں انشاء اللہ قیامت کے دن میرا تم کو اور تمہارا مجھکو دیدار نصیب ہوگا اے بھائی حسین اس سے قبل بھی اگرچہ دشمنوں نے مجھکو پانچ دفعہ زہر دیا مگر خدا کے فضل و کرم سے بچتا رہا لیکن اب کی مرتبہ کا زہر نہایت سخت ہے ایسا حال میرا کبھی نہیں ہوا جو اسوقت ہوتا ہے

حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام رونے لگے اور عرض کیا کہ بھائی جان آپ کو زہر کس نے دیا فرمایا حسینؑ کیا تم اس سے بدلا لینا چاہتے ہو سیدنا امامؑ نے عرض کیا کہ ہاں میں اس سے ضرور بدلا لوں گا آپ نے فرمایا کہ بھائی حسینؑ اگر میرا قاتل وہی ہے جس پر مجھکو شبہ ہو تو میں اس کو اللہ تعالیٰ منتقم حقیقی کے سپرد کرتا ہوں وہ نہایت زبردست بدلا لینے والا ہے اور اگر میرا قاتل وہ نہیں ہے تو میں نہیں چاہتا کہ ایک بے گناہ کے خون ناحق کا میدان قیامت میں تم سے باز پرس اور مواخذہ ہو۔ بھائی میرا بلیت ثبوت ہیں کسی پر بلا ثبوت بدگمانی کرنا اور نفس کا بدلا لینا ہمارے شایان شان نہیں لہذا تم کو چاہئے کہ صبر سے کام لو اور میرے خون کا بدلا اللہ پاک کے سپرد کر دو وہ جو چاہے گا کرے گا۔

زہر کے اثر سے حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کا یہ حال ہو گیا تھا کہ آپ کو اسہال کبدی شروع ہو گئے تھے یعنی جب آپ کو دست آتے تو اس کے ساتھ خون کے ٹکڑے جگر اور آنتوں کے کٹ کٹ کر گرتے تھے اور آپ کو سخت تکلیف تھی یہانتک کہ جب آپکا وقت آخیر ہوا تو آپ نے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام سے وصیت کی کہ بھائی حسین میں نے ایک موقع پر حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت لیلی ہے کہ اپنے جد امجد کے قریب دفن ہوں اور انہوں نے اگرچہ مجھ سے وعدہ کر لیا ہے پھر بھی دریافت کر لینا لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی جانتا ہوں کہ بنی امیہ مجھکو وہاں دفن نہ ہونے دینگے تم میرا جنازہ تیار کر کے نانا جان کے روضہ اطہر کے پاس لیجانا اگر کوئی روک ٹوک نہ کرے تو وہیں دفن کر دینا اور اگر بنی امیہ آمادہ فساد ہوں تو ایسی صورت میں ان سے جھگڑا نہ کرنا اور میرا جنازہ بقیع کے مسلمانوں کے عام قبرستان جنت البقیع میں دفن کر دینا۔

اس کے بعد اپنے سب کو بٹھا دیا اور جعدہ کو بلا کر اس سے فرمایا کہ اے جعدہ دار ادر اے بنو فاطمہ کی تو نے جو کچھ مجھ پر ظلم کیا میں اس پر صبر کرتا ہوں دیکھ میں نے تیرا پردہ یہانتک رکھا ہے کہ اپنے بھائی بندوں کو بھی تیری اس نامعقول حرکت سے مطلع نہیں کیا تیرے ظلم کو میں خدا کے سپرد کرتا ہوں قیامت کے دن میرا تیرا فیصلہ منتقم حقیقی کے ہاتھ ہے اس کے بعد آپنے اس کی طرف سے منہ پھیر کر ارشاد فرمایا کہ جس مقصد کے واسطے تو نے میرے اوپر یہ ظلم روا رکھا انشاء اللہ تعالیٰ کبھی تیرا وہ مقصد پورا نہ ہوگا اور تا زندگی تو ذلیل و خوار رہے گی اس کے بعد وہ الٹا دی گئی اور سب لوگ آپکے گرد جمع ہو گئے۔

الغرض آپنے نہایت سخت کرب و بیچینی کے ساتھ ۴۷ سال ۵ مہینے اور ۴ یوم کی عمر میں ۲۸ صفر ۵۰ھ کو اپنے بھائی حسین اور جملہ لواحقین و اعزہ و اقربا کو خدا کے سپرد کر کے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اس سرائے فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی جدائی کے رنج و غم سے سینے لگا۔ تھے حضرت زینب اور کلثوم و فرزندان مغموم اور تمام گھر کے لوگ اشکبار و بیقرار تھے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی بیکسی اور تنہائی کیونکر بیان ہو وہ حالت آپ کی یاد کر کے دل پھٹا جاتا ہے اور جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جاتے ہیں اور خیال کرنے سے بے اختیار رونا آتا ہے بار بار بھائی کی نعش مبارک قریب جاتے اور بحالت زار و درد کرب کچھ زبان پر لاتے جبکہ ایک شاعر نے اردو زبان میں نظم کیا ہے ؎

آپ نے نوش کیا زہر ہلاہل بھائی — اس کے صدمہ کر تو جاتے ہے میرے لال بھائی
خود تو جنت کو گئے اور ہمیں تنہا چھوڑا — آپ کے ہجر میں ہمنا ہو مشکل بھائی
کچھ تو بتلاؤ وہ ملک عدم کی خوبی — قطع کرنی ہو مجھے بھی یہی منزل بھائی
یک بیک چھوڑ دیا ہمرہ جگر انگار کو تو — دور کی راہ چلے خوب پہنچ منزل بھائی
دم بدم جبکہ تصور ترا آتا ہے مجھے — مضطرب ہوتا ہوں میں صورت بسمل بھائی

## تجہیز و تکفین

حضرت امام حسین علیہ السلام نے حسب وصیت باجازت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کو ترتیب روضہ اطہر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنا چاہا مگر مروان خبیث نے وہاں پہنچ دفن نہیں ہونے دیا مجبوراً آپ کو جنت البقیع میں قبہ حضرت عباس کے قریب دفن کیا گیا خاندان نبی امیہ سے سوائے سعید ابن العاص کے جنہوں نے بحکم حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی اور کوئی شخص شریک تجہیز و تکفین نہیں ہوا۔

## جعدہ ملعونہ کا انجام

برادران اسلام اب سرذشت جعدہ ملعونہ کا انجام بھی معلوم کر لیجئے لکھا ہے کہ آپکی شہادت کے بعد مخوف جان یہ ملعونہ کہیں چلی گئی اور کسی پوشیدہ مقام میں رہنے لگی وہیں سے یزید پلید کے پاس پیغام بھیجا کہ میں نے جو وعدہ آپ سے کیا تھا وہ میں الفاکر چکی اب آپ بھی اپنا وعدہ وفا کیجئے اسکے جواب میں یزید پلید نے کہلا بھیجا کہ جب میں پہلے ہی اس بات سے راضی نہ تھا کہ تو میرے دشمن کے پاس رہے اور تو نے میرا کہنا نہ مانا میں نے تجھ سے نکاح کی درخواست کی مگر تو نے میری درخواست کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا تو اب میں تجھ کو اپنے پاس کیونکر رکھ سکتا ہوں اپنا کام کر مجھ کو تجھ سے کچھ امید نہیں رکھنا چاہئے تو نے جیسا کیا اس کی سزا پائے گی میں نے تجھ سے کوئی بھی وعدہ نہیں کیا جس نے تجھ سے کچھ وعدہ کیا ہو اس سے جا کر کہہ مجھ کو تجھ سے کچھ واسطہ نہیں آئندہ مجھ سے کسی قسم کا سوال مت کرنا ورنہ تجھکو میں سخت سزا دونگا۔

جعدہ کی اس نامعقول حرکت کی خبر جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے بہت رنج کیا اور تمام ملک میں جعدہ کی گرفتاری کے واسطے ایک گشتی فرمان جاری کیا کہ جہاں یہ ملعونہ ملے فوراً گرفتار کر کے یہاں روانہ کر دیا چنانچہ چند روز میں یہ ملعونہ گرفتار ہو کر دربار خلافت امیر معاویہ میں پیش ہوئی امیر معاویہ نے پہلے اس کو کچھ عرصہ تک قید سخت میں رکھا اس کے بعد بعد انقطع اوسط کی ٹانگوں میں اور شام کو گدھے کی دم میں بندھوا کر ملک شام کے شہر دمشق کی گلیوں میں پھرا کر تشہیر کرانے لگے جعدہ ملعونہ اس سزا کی تکلیف سے زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہ سکی صرف چھ ماہ دنیا میں ذلیل و خوار رہ کر اور اپنے کئے کی سزا بھگت کر موت کے جبڑوں میں گرفتار ہو کر داخل فی النار واسقر ہو گئی۔

## شہید کربلا

شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے سلسلہ میں سب سے زیادہ مستند اور مفید و مدلل اور مستند کتاب ایک شخص ہی ایسا سخت دل کافر ہو گا جو پوری کتاب پڑھ جائے ایک دلت بھی موضوع نہیں ہے۔ قیمت ۸ر محصول ۵ر کل ۱۳ر حمیدیہ بک ڈپو

# کس کیلئے؟

(از مولانا عبدالماجد صاحب بی۔ اے)

اسلام میں جس قدر اعمال کی تعلیم دی گئی ہے، ان میں اسلام میں اعمال کو بہت اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔ قرآن کے سارے دفتر اعمال ہی کے فضائل اور عمدہ طریقوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ حدیث و قرآن میں بھی عبادات و معاملات کو بطریق طرح انجام دینے کی بڑی سخت تاکید آئی ہے۔ یہاں تک کہ ایک اور شے ہے اور اس کا نام عقیدہ ہے۔ کلام مجید میں جہاں جہاں عملوا الصالحات آیا ہے وہاں ہر جگہ امنوا کو اس پر مقدم رکھا ہے جس میں کی جڑ ایمان صحیح ہے۔ اگر عقیدہ درست نہیں اور ایمان صحیح نہیں تو بڑی سے بڑی نیکی اور بہتر سے بہتر عمل بھی قرآن کی زبان میں ہباءً منثوراً (گویا برباد کر کے اڑا دیا جانے کا مستحق ہے۔

جسم پر جو خوش نما لباس ہو بھی لگا ہوا ہو، جو شخص بھی اس لباس کو پہنے ہوئے ہو، بالکل مسلمان ہے باوجود اسکے ایک کو ہم اپنا مخلص سمجھتے ہیں اور دوسرے کو اپنا دشمن۔ کلمات طیبہ تسبیح و تحمید کی اور جس درجہ کی اچھی اور بڑی باتوں کے کہنے سے بتیجہ ہے بعض اوقات ٹھیک اسی قسم اور اسی درجہ کی بے حقیقت باتیں اور عبارتیں اسی کے منہ سے نکلتی ہیں۔ عمل و قول کے درمیان میں کوئی ایسا گہرا رشتہ ہے جو ہر وقت کی بات چیت سے ظاہر ہو جاتا ہے اور دوسرے کے شکر گذار ہوتے ہیں۔ زبان کی ہر بات سے ہر وقت یہ ثابت ہوتا ہے کہ عمل اپنی تمام تر صحت کے ساتھ ایک دل میں حقیقت بھی رکھتا ہے۔ [illegible] عمل کی اندرونی حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔

[illegible] کے بالکل اور اصل اور دوسری اور دراصل حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔ اعمال کی [illegible] صورت [illegible] کہ [illegible] کی جاسکتی ہے۔ عمل کی [illegible] ہے [illegible] انسان کی [illegible] عمل [illegible] قرآن میں [illegible] ایمان ہے۔ اگر ایمان درست نہیں تو [illegible] بڑی سے بڑی نیکی، انکار ہے [illegible] کرنا [illegible] اثبات سے پہلے کا دلیل ہے اور وہی ایمان وجود اسکے [illegible] عمل پر [illegible] دوسرے کے [illegible] کوئی [illegible] نہیں۔ عمل [illegible] ایمان کی مثال بیج کی ہے اور ایمان بمنزلہ شجر، مقصد کی شناخت اور [illegible] پہچان ہے۔ اگر ساد [illegible] ٹھیک پہچان لی جائے تو گو رفتار کتنی ہی سست ہو، جا کبھی نہ کبھی منزل تک پہنچ ہی جائے گا۔ یا اگر ہم کو [illegible] ہو [illegible] کی [illegible] سے راہ ہی بھولا ہوا ہے، اگر غلط سمت میں چل رہا ہے تو جس قدر چستی و تندہی کے ساتھ وہ [illegible] اسی قدر منزل سے دور اور بیگانہ ہوتا جائیگا اور تیز رفتاری و گرم روی اسکے حق میں بجائے رحمت وبال جان ثابت ہوگی۔

موجودات میں جو حقیقت اصلی حرف اگر ہے۔ اللہ تعالیٰ رب خالق اسباب ہی ایک حقیقت اصلی کے نام ہیں۔ انسان کا کام اسی کو جاننا اور اپنی بساط کے موافق پہچاننا ہے۔ مسافر جستی کا کام اسی منزل تک پہنچنا ہے۔ عدم سے وجود میں آنے اور وجود سے عدم میں جانے والی چیزیں جیسے شہود میں ظاہر ہونے اور شہود سے غیب میں چھپ جانے کی ہیں صرف اسی قسم کے [illegible] کسی مطلوب کی تلاش کی جائے، اسی کھوئی ہوئی دولت کو حاصل کیا جائے اور اسی منزل تک پہنچا جائے۔ اس کا نام ایمان ہے۔ اسی کو دولت اسلام کہتے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ جتنے فرائض انسان پر عاید کئے گئے ہیں، سب اسی منزل تک پہنچنے کے راستے اور طریقے ہیں۔ سب اسی مطلوب کے حصول کے وسیلے ہیں۔ یہ مقصود حقیقی اگر صفائی اور مضبوطی کے ساتھ پیش نظر ہے تو ہر عبادت میں لذت محسوس ہوگی، ہر حکم پابندی شریعت ایک خاص معنی و مفہوم رکھے گی۔ اور اگر یہ احساس مقصود سرے سے غائب یا کمزور ہے، تو اسی نسبت سے ہر عبادت بار خاطر معلوم ہوگی، ہر حکم بے معنی معلوم ہوگا، خود اپنا نظریہ زندگی بے ربط نظر آئے گا، اور شک و شبہ بے قناعتی اور بے اطمینانی کی چبھن اسی دنیا کو ایک دوزخ بنا دیگی۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (دلوں میں راحت، سکون، اطمینان، طمانیت) مکہ کی وادی غیر ذی زرع کے رہنے والی شے صرف یہی ہے کہ اس حقیقت کی مرغزار ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہے اور اندھیرے کی گھٹا چھائی ہوئی اور بدحواسیاں، محرومیاں اور پریشانیاں۔

مسلم کا ہر مہینہ ہونا چاہئے کہ بعض مخصوص عبادتوں کے لئے جو اعمال کو انجام دیا کرتے تھے وہ اوّل کیسے ہی اعلیٰ و پسندیدہ ہوں۔ بلکہ اعمال کے اصل مقصد اور صحیح غرض کے ساتھ انجام دینا چاہئے۔ اور وہ مقصد و غرض رضائے الٰہی اور قرب رضائے الٰہی ہے۔ عبادتیں آج جو محض کو ہوتی جاتی ہیں، اس کا بھی مسلمانوں کی ایک بھی خاصی تعداد پیدا ہو جائے گی۔ نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں کی آبادی کو بہت گھٹ گئی ہے تاہم اصل کی کمی پر نہیں پہنچی ہے کہ اس کو معدوم ہی تصور کر لیا جائے۔ البتہ جو شے اس میں غائب ہو گئی ہے وہ عبادت کی نیکی و منفعت کا خلوص اور اس کی للہیت ہے [illegible] کی [illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو

وہ متاع الدنیا قلیل کی بھول بھلیاں میں پڑ کر راستہ نہیں گم کر دیتا۔ اس کا یہ عقیدہ قائم رہتا ہے کہ وہ دنیا میں کوئی اپنی ذاتی ہستی کوئی اپنا مستقل وجود لیکر آیا ہی نہیں بلکہ محض خلیفہ نائب اور گماشتہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا سونا جاگنا بھیجنا کھانا پینا، رونا ہنسنا، اسکی دوستی دشمنی، رغبت و نفرت، صلح و جنگ اور اسکی زندگی و موت جو کچھ بھی ہے سب اپنے اسی واحد مالک اور رب نیاز آقا کی تعمیل رشاد میں ہے۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔

دنیا کی ہر شے انسان کیلئے ہے۔ لیکن خود انسان اپنے لئے ایک ذرہ برابر بھی نہیں ہے وہ جو کچھ بھی ہے، تمام تر اپنے رب کے لئے ہے۔ جب ایک مرتبہ یہ اصولی بات سمجھ میں آگئی، تو زندگی کے دو شعبے، دین و دنیا الگ الگ قرار دینے کے کوئی معنی ہی نہیں رہتے مسلم کی دنیا بھی کچھ ہے۔ وہ سب اسکے دین یعنی اسلام کی تابع و ماتحت ہے۔ دین سے علیحدہ اگر کوئی دنیا ہے تو وہ دنیا شیطان کی ہے، طاغوت کی ہے، باطل کی ہے مسلم کو اس سے کوئی واسطہ ہی نہ ہونا چاہیئے۔ جہاں اگر کلمہ حق کی حمایت حدود اللہ کی حفاظت اوامر الٰہی کی تعمیل میں ہے تو عین عبادت ہے۔ لیکن اگر وہی جنگ اپنی خواہشات پوری کرنے کے لئے ہے تو فتنہ و فساد کی شدید ترین معصیت ہے۔ علم کی تحصیل اگر معرفت الٰہی، حق شناسی، خدمت اسلام کے غرض سے ہے تو افضل ترین عمل ہے لیکن اگر یہ مقصد نہیں تو پھر جہل اور ایسے علم کے درمیان اسلامی نقطہ نظر سے ایک ذی ہوش بھی فرق نہیں

اسلام یعنی انسان کی فطرت سلیم ہر گز اسکی روادار نہیں کہ ہفتہ میں ایک یا پانچ بیس گھنٹے میں پانچ بار، خدا کو چند چند منٹ کیلئے یاد کر لیا جائے اور باقی سارا وقت دنیا کے مشاغل پر صرف کیا جائے۔ انسان کی فطرت و سرشت تو یہ کہہ رہی ہے کہ عمر کا ہر لمحہ، ایک ایک لحظہ اسی ایک دائم و مستقل ہستی کے ساتھ جڑا ہوا رہنا چاہیئے۔ مسلمان سے یہ سوال کرنا کہ وہ پہلے مسلمان ہے یا ہندوستانی؟ ہنسنے سے دوسرے سے بے معنی ہے۔ مسلمان پہلے بھی مسلمان ہے آخر میں بھی مسلمان ہے، درمیان میں بھی مسلمان ہے، کوئی وقت اور کوئی حالت اس کے لئے مسلمان رہنے کی ممکن ہی نہیں۔ وہ وطن کی خدمت کیلئے ہر گز نہیں کرتا کہ اسے ایک حد درجہ اپنے مذہب کی گرانا ہے، اور وہ دوسرے وطن کیلئے نہیں بلکہ اس لئے کہ وطن کی آزادی اور اسکا تحفظ ضرورت مذہب ہے یعنی فریضہ اسلامی، جہاد علم یعنی وطن کی آزادی کی جدوجہد بھی مسلمان کی اس حیثیت سے نہیں سمجھی جاتی کہ وہ اس کی راہ میں مرمٹنے والا ہے بلکہ اس لئے کہ وہ اسلام کی آزادی کے لئے جنگ کر رہا ہے۔ اور اس کا مقصد اسلام کی آزادی ہے۔ اسی طرح مسلمان کی ہر جدوجہد اور ہر کوشش کا مقصد اسلام کی سربلندی ہوتا ہے۔ اور یہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اسی لئے ان کے قدم کو لغزش نہیں ہوتی اور وہ لوگوں کی تائید و تحسین یا مخالفت و ملامت کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی لئے اقدام استقسام بالغرام کو الٰہی فعل قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کی مضبوط رسی سے ٹوٹنے کا بھی احتمال ہے، وہ یہی ہے۔ اسکے سوا جتنے سہارے ہیں سب کے سب بودے اور بھسوئے ہیں۔


## فقہ اسلامی کا بحر ذخار تین سو چالیس صفحوں میں عربی کی اس کتاب کا ترجمہ جو سعودی عرب کی یونیورسٹی میں داخل نصاب ہے

# کنز الدقایق اردو

فرقوں میں ہیں حسب ذیل مضامین ہیں، کتاب الطہارت، وضو، غسل، تیمم، کنویں، دریا کے مسائل، نماز، نماز کے اوقات، اذان نماز کی شرائط، فرائض و واجبات، امامت، نماز میں ہونے والے مسائل، قضاء نماز، وتر اور نفل، نماز فرائض میں شریک ہونے والے مسائل، فوت شدہ نماز کی قضا، سجدہ سہو، نماز کی خاص، تلاوت قرآن، مسافر کی نماز، جمعہ کے مسائل، عیدین کے مسائل، کسوف و خسوف، استسقاء، خوف، جنازہ کی نماز، شہید کی نماز، زکوٰۃ کا بیان، زکوٰۃ کا مال کن لوگوں کو دینا چاہیئے، زکوٰۃ وصول کرنیوالے، دفینہ کے مسائل، عشر، مصرف، صدقۃ الفطر، روزے کے مسائل، مفاسد روزہ، اعتکاف، شب قدر، حج کے مسائل، احرام باندھنا، حج وعمرہ کیلئے، حج کے مسائل، اعمال حج، میقات کا بیان، احصار، حج فوت ہونا، دوسرے کی طرف سے حج، حرم کے جانور، کتاب النکاح، محرمات، ولی و کفیل، مسائل مہر، غلام باندی کا نکاح، کافر کا نکاح، عورتوں کی باہمی، دودھ پینے کے مسائل، طلاق کے مسائل، طلاق صریح، طلاق بائن، طلاق رجعی، طلاق بدعی، طلاق حسن، طلاق السنت، طلاق معلق، طلاق بالوصف، معلقہ سے دوبارہ نکاح، ایلا، عورت کا کچھ دیکر طلاق لینا، خلع کے مسائل لعان، ظہار کے مسائل، نسب و کفو، پرورش اولاد، نفقہ، غلام آزاد کرنا، قسم کھانا، مال کے عوض غلام آزاد کرنا، قسم توڑنا، کسی کے مکان میں داخل ہونا، کھانا پینے اور کپڑے کے مسائل، طلاق دینے کی قسم کھانا، بیع فاسد کی قسم کھانا، قتل کرنے کی قسم، سزاؤں کا ذکر، وطی کا سنیہ، زنا کی گواہی، شراب کی سزا، بہتان کی سزا، چوری کا بیان، رہزنی کا بیان، شراب کے کاروبار سے لانا، جہاد، مال غنیمت، جزیہ کفار، امان دینا، خراج و جزیہ، مرتد کا بیان، باغیوں کا بیان، زندہ بچہ اگر لاوارث ملے، لاوارث اشیاء پڑا ہوا غلام، مفقود و شوہر، شرکت کے مسائل، وقف کے مسائل، بیع اجناس، شرط، ربا کا بیان، بیع کے بعد نقص ہو تو بیع فاسد، بیع کا واپس کرنا، سود کے مسائل، وہ حقوق جو بیع میں داخل نہیں ہیں، بیع میں دوسرے کے حقوق کے تعلق، مسائل ضمانت کے مسائل، دودھ دوہ لینے کا مسئلہ، قضا کا بیان، پنچایت کے مسائل، متفرق مسائل، گواہی کے مسائل، گواہی کا اختلاف، گواہی سے پھرنا، رجوع، خرید و فروخت کے وکیل، جھگڑا چلانا، وکیل بنانا، وکیل کا تصرف کرنا، ظروف کا بیان، ایک چیز کے دو دعویدار، لونڈی کی اولاد، قول و قرار، یار کا اقرار، بچے کے مسائل، دین میں صلح، نفع کی شرکت، امانت کا بیان، ہبہ کا بیان، ہبہ ہونا، اجارہ، اجارہ ختم ہونا، اجارہ فاسد، اجیر کی ذمہ داری، متفرقات، مکاتبت، غلام شریک کی ملکیت، زمین مشترک کام لینا، لقطہ، غصب کا بیان، شفعہ کا بیان، تقسیم کے مسائل، زراعت کا بیان، درخت کی پرورش، ذبیحہ کا بیان، قربانی کے جانور، عقیقہ، شکار، بچہ زمین، پانی دینا، شراب کا بیان، انکار کا بیان، رہن کا بیان، قتل کی گواہی، خربوزوں کی دیت، حمل کا بیان، جانور سے دوسرے کا نقصان، وصیت کے مسائل وراثت کا مفصل بیان، کیا آپ نے اردو میں ایسی کامل فقہ حنفی کی کتاب آج تک دیکھی ہے

**پوری فقہ حنفی کا کامل اسلامی تعلیم، مکمل مسائل کی کتاب اسوقت یہی اور صرف یہی ہے اور مستند تو ایسی کہ بس اس سے آگے کوئی سند نہیں، میرے پاس زیادہ جلدیں ہی نہیں ہیں قیمت مجلد سوا روپیہ محصول ۱۰ ارکل ۱۲ حمیدیہ پریس دہلی**

# اچھوتوں کی سعی اصلاح پر ایک نظر

(نوشتہ حضرت مراد مارہروی)

اس وقت ہندوستان میں اچھوتوں کی اصلاح و حقوق کی تحریک بڑی شد و مد کے ساتھ شروع ہوگئی ہے۔ تعجب شد و مد کے ساتھ کہ اس نے اپنے بارہ دراز سیاسی تحریکات کو یہی ثانوی حیثیت دیدی ہے۔ ارض ہند کا وہ قائد اعظم جسے عرف عام میں اس وقت پوری دنیا کے اندر مہاتما گاندھی کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جو کچھ مدت پہلے تک تنہا سیّر کر واقوام ہند کی رہبری و رہنمائی کا تنہا اور واحد کفیل بنا ہوا تھا وہ بھی تمام دیگر اور ضروری مشاغل ترک کر کے محض اچھوتوں کی اصلاح پر آمادہ ہوگیا ہے اور جیل خانہ کی کوٹھری میں بیٹھ کر بھی اگر اس کوئی چیز تمام کے لئے سب سے اہم نظر آتی ہے تو وہ یہی چیز ہے کوئی کہنے کو کچھ کہے اور کرنے کو کتنے ہی دعوے کرتا رہے مگر یہ حقیقت جس طرح ہر زمانہ میں حقیقت رہی ہے اسی طرح آج بھی ایک حقیقت ہے کہ اچھوت ہندو سوسائٹی کا جزو نہیں بلکہ ایک جداگانہ قوم ہیں اور ہزار سال تک ایک ملک میں ایک آسمان کے نیچے ہندوؤں سے دوش بدوش رہنے کے ساتھ ان کے اندر ہندو رسم و رواج کی ایک دنیا بس گئی ہے انھیں کے سے نام ہیں اور انھیں میں انہیں کے سے رنگ ہیں اس لئے دنیا کو یہ دھوکہ ہو جاتا ہے کہ در حقیقت ہندو سوسائٹی کا ایک جزو ہیں مگر ایسا ہے نہیں۔

علوم نسبت کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ کرنے سے یہ قطعیہ مستنبط ہوتا ہے کہ سنسکرت زبان لیں چونکہ دریائے سندھ کو سندھ کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور زبانوں کے چند اقتضائی خصائص و قواعد کے ماخذ لفظ اس کے سے بدلا جاتا رہا ہے اس لئے یہ لوگ ہندوستان کی سرحد سے باہر رہتے تھے وہ یہاں کے باشندوں کو ہندو ہی کہا کرتے اور ہندو ہی کے نام سے موسوم کرتے تھے خود ان کا تعلق کسی قوم اور کسی مسلک و مشرب سے رہا ہو مگر وہ اس دریائی نسبت سے ہندو ہی کے نام سے بچا رہے جاتے رہے اس کے علاوہ یہ چیز بھی مسلم ہے کہ فارسی اپنی قدامت و کہنگی میں بہت پرانی اور ہمزبان ہے اور اس کا دور دورہ ایران کی حدود سے نکل کر دور دور تک ہندوستان ایک گرم ملک ہے اور اس کے خط استوا پر وقوع کے باوجود یہاں کے باشندوں کا رنگ نسبتاً زیادہ سیاہ رہا ہے جب وسط ایشیا میں باد پڑنے کے باعث آریہ اقوام جن کے رنگ گورے تھے بھاگیں اور بھاگ کر ہندوستان میں آباد ہوئیں تو وسط ایشیا والے انھیں بھی دوگونہ احتمار سے ہندو ہی کہنے اور پکارنے لگے اس سے پہلے تو یہی اقوام ہند کہی جاتی تھیں جو سندھ کے پرے آباد تھیں اور جن کے رنگ سیاہ تھے مگر اب ان گورے رنگ والے آریوں کے لئے یہی کچھ اس ملک میں آباد ہو جانے اور کچھ بھاگ کر آجانے کے باعث حقیقتاً اور استہزاءً ہندو کہنے لگے آریوں نے جو کہ یہاں کے باشندوں پر غلبہ حاصل کر کے اپنے دوامی قیام کا بندوبست کیا تھا اس لئے ان کے اندر فی الحقیقت غرباء اور مفتوحوں سے تنفر اسی طرح موجود تھا جس طرح سامیانیوں کیلدانیوں یونانیوں اور رومیوں میں اپنے اپنے عہد اقبال میں مفتوح قوموں کے ساتھ رہا اور جس کا انکشاف برطانیوں میں آج سے کچھ عرصہ قبل ہندوستان ہی دیکھ چکا ہے کہ اہل ہند سے اتنا تنفر کرتے تھے کہ اس گاڑی میں سفر نہ کرتے تھے جس میں کوئی ہندوستانی موجود ہوتا تھا اور انکی معاشرت نہ آجتک علیحدگی کی علمبردار ہے اور فوقیت و عزوز کے جذبات ہی ابتک زندہ نظر آتے ہیں۔

## تفوق و برتری کی دوامی صورت

ایک طویل زمانہ گذرنے کے بعد مذہب کی آڑ میں انہوں نے اپنے اس تفوق و برتری کو دوامی صورت دینے کے لئے ذات پات کی تقسیم بڑی کردی اور یہاں کے اصلی باشندے یا تو اس حالت میں کر دیئے گئے جو حالت میں آج بھی افریقہ امریکہ اور آسٹریلیا کے اصلی مالک نظر آتے ہیں کہ پہاڑوں اور غاروں میں ایک برہنہ اور جانگاہ وحشیانہ زندگی بسر کرتے ہیں یا انھیں ناپاک اور مجھ فسار اور یکسر علیحدہ طبقہ بنا دیا اور صرف خدمتگاری کے کام ان کے سپرد ہوئے جس سے اس کے سوا ان کا کوئی مقصد نہ تھا کہ یہ ہندوستان کی ہندوستانی کسی زمانہ بالعد میں بھی قوت حاصل کر کے ان سے بدلہ لے سکیں یہی ان کے اچھوت پن کی تاریخ ہے ایسے برگشتہ اور پسماندہ افراد دیگر ممالک میں بھی ہیں مگر یہ مدت دراز کی آڑ میں ایک قوم کو تمدنی و معاشرتی حیثیت سے تباہ و ذلیل کر دیا گیا ہو آج کو ہندوستان کے سوا اور کہیں نظر آئیگی اور قدامت نے اسے دور رکھنے کی عطا کردی۔

اس وقت زمانہ اور تھا اور اب ہے اس عہد کے آریہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ ان کی جداگانہ ہی ان کے حق میں بدنما کر دے گی جو آج ہی انسان کے ساتھ نہیں کر سکتا اتنی بات ضرور ہے کہ ان کے افکار میں بھی شامل ہندوستان کی تقسیم آفرینی ہے لیکن ہزارہا سال کی قربت و اتحاد کا اثر کہاں تک ہو سکتا ہے آج ہندوستان کی ہر سوسائٹی انگلستان میں رہ کر انگریزوں کے اطوار اس حد تک اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں کہ پورے صاحب بہادر بن جاتے ہیں اور ان کی معاشرت ہی فریب فریب وہی ہو جاتی ہے پھر اگر اچھوتوں میں بالکل بے احساس بنکے رہنے پر کچھ ہمرنگی پیدا ہو جائے تو جائے تعجب نہیں۔

## تاریخی غلطی کا تاریخی انجام

ان کے ہندو میں جذب ہو جانے کا ایک ہی ذریعہ تھا کہ یہ انھیں ہندو ہی کہا کرتے ہیں جذب کر لیں مگر یہودیت کی طرح ہندو میت بھی ابتدا سے ایک غیر تبلیغی مذہب رہی ہے نہ یہودیت نے اپنے زمانہ اقتدار میں کسی قوم کو اپنے اندر جذب کیا اور نہ ہندو لے بدھ مت کے لوگ انہیں کے گوشت و پوست تھے مگر جب سند و جارہ کی طرف سے ان کے خلاف جہاد کی تحریک شروع ہوئی تو مہابنیہ والوں کی طرح کہ انہوں نے ہزارہا سالہ نوکن عیسائی بنالیا انہوں نے بدھیں کو اپنے اندر جذب کرنے کی ہرگز کوئی سعی نہیں کی بلکہ انہیں بیک بینی و دوگوش اکھاڑ باہر کیا اور جو اس طرح نہ ہی گئے وہ بھی علیحدہ کے علیحدہ ہی رہے قرنہا قرن گذرنے پر سوامی، یا نند پیدا ہوئے اور انہوں نے زمانہ کا رنگ دیکھکر ہندو میت کے اصل حل بدلنے اور ان میں ترمیم کرنے کی کوشش کی مگر وہ ناممکن کو ممکن بنانے کی جہد سعی میں اتنی دور نکل گئے کہ پھر انہوں نے جس ہندو میت کو زمانہ کے سامنے پیش کیا وہ ایک بالکل علیحدہ چیز تھی ہندوؤں کی طرف سے اس کی شدید مخالفت ہوئی اور بہت ممکن تھا کہ یہ طبقہ جسے آریہ سماجی کہا جا سکتا ہے سکھوں کی طرح ہندو میت سے یا تو کوئی علیحدہ چیز بنکر رہتا یا اس ریلے میں بہ جاتا مگر یہ طبقہ بھاگ بھاگ پر جوش اور اس کے اندر بڑے بڑے سرگرم اور لائق شخص پیدا ہوئے جنھوں نے بلا کسی امتیاز کے ہندو میت کی عظیم الشان حمایت شروع کر دی دوسرے مذاہب سے مقابلہ ہوا اس طرح کسی کو ان سے معاندت نہ پیدا ہو سکی اور جو خرابی تھی وہ معدوم ہوتی چلی گئی اور یہ بھی غلط طریقہ پر ہندو ہی کہے جانے لگے۔

آریہ سماجی تعداد میں تو بہت کم ہیں مگر ہیں سبھی ترقی یافتہ اور روشنخیال اور چونکہ اسکولوں گرد کلوں اور اخباروں کی باگ انھیں کے ہاتھ میں ہے اور رہنمائی ہنود کا منصب بھی از خود انہی کے سپرد ہو چکا ہے اس لئے یہ سب پر پھیلے اور سب کے ساتھ ایک چیز نظر آتے ہیں بلاشبہ سوامی دیانند جی نے اپنے اصول اسلامی شریعت سے اخذ کئے ہیں اور ان کا نکاح اچھوت پن کا ارتفاع مساوات پروزہ شدھی کی حمایت بت پرستی کے انسداد اور وحدانیت کی تائید میں انہوں نے شاندار خدمات انجام دیں اگر وہ اسلام پر تنگدلانہ اعتراضات نہ کرتے اور اس فرقہ میں تعصب کا زہر سختی و کثرت کے ساتھ سرایت کئے ہوئے نہ ہوتا تو یہ اسلام کے بہت قریب ہوتا اور مسلمان ان سے محبت و قربت کے ساتھ رہتے مگر یہ کچھ بھی نہ ہوا اسی طبقہ نے رسمی پیمانہ تبلیغی رنگ اختیار کیا شدھی کی تحریک جاری کی اور مساوات کا اصول ہندوؤں کے سامنے شد و مد کے ساتھ پیش کیا ہندوؤں نے اصلا سے اچھا نہ سمجھا اور نہ سمجھ سکتے تھے مگر جو فکر ان سے اسلام کو سیاسی اقتدار کے حصول کی سعی کے سلسلہ میں لاحق ہوئی تھی اس نے ہندو قوم کی سعی کا اور ان کی سرگرمیوں کا اثر زیادہ تر سیاسی امور پر ڈالا تھا اور صاف نظر آرہا تھا کہ ہندوؤں کی حمایت کی جارہی ہے اور وہ مسلمان ہیں اس لئے وہ بھی خاموش ہو رہے اور ادھر انھیں ان مقابلوں کنگلوں اور اردو ہندی کے جھگڑوں آبادی کے خرچوں سے ہندو مسلم سوالوں ذبح گاؤ کے ہنگاموں ذبح بقر کے قصوں اور شدھی و سنگھٹن کے جھمیلوں نے الجھائے رکھا اور یہ سب چیزیں سماجی تحریک و عصبیت کے اسباب تھے جس سے ہندو قوم میں ایسی آگ لگی کہ رفتہ رفتہ شدھی کے ناجائز ہونے کا احساس و خیال تک ہندوؤں کے دلوں سے اٹھ گیا اور وہ اسے ایک اچھے کام کے کیا ہے اس کی ترقی و فروغ سے خوش ہو رہے ہیں۔

## سماجی تحریک اور اچھوت

ہم کہہ چکے ہیں کہ سماجی بہبود ہندوستان میں بہت زیادہ انقلابت میں ہیں اگر ایک ایسی قوم جو ایک عرصہ تک ایک شاہنشاہ اقتدار کے ماتحت رہ چکی ہو اور

نہیں جو انقلاب پیدا کر سکے اگر سنسانتی مہند ہر شمند ہوں تو وہ اسے منظم کرنے میں کیسے دخل نہ کریں گے کون اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ عام ہندوؤں میں اکثریت الٰہی کی ہے پھر تو اچھوتوں کے داخلہ کی ممانعت کو خلاف قانون ہی تسلیم نہیں کرتا اگر رائے دہندوں کی اکثریت داخلہ کے خلاف فیصلہ کرے تو تمام شیرازہ بکھر جاتا ہے رائے دہندگی کی اکثریت کی حمایت بالکل ایک موہوم خیال ہے اور اس سے کوئی نتیجہ بھی پیدا نہ ہوگا۔ اچھوت اقوام تو ایک اساسی سبب چھا ہی ہیں جو انھیں اچھوت نہ سمجھے بلکہ سیاسی میں ہمدردی عطا کرے۔

ایسا مذہب تو اسلام اور صرف اسلام ہی ہو سکتا ہے لطف یہ ہے کہ اس کے یہی تمام سنسانتی مخالف ہیں (رمالوی جیسا قائد ہی ان کی صف میں کھڑا ہوا ہے اور میری دساداؤ کے حقوق تسلیم کرنے سے تو خود گاندھی جی ہی انکار صریح کر چکے ہیں) ہر ہندو دمانہ دل کی مخالفت اور چالوں سے یہ بل بھی اسمبلی میں پیش نہ ہو سکا۔ اب صرف اچھوتوں کی بلکہ پوری دنیا پر یہ واضح ہو چکا ہے کہ اچھوتوں کو فریب دیا گیا اور انھیں مساوی درجہ دینے پر ہرگز تیار نہیں۔

## ہندوئیت کی تقویت کا سامان

حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ کیا گیا اور کیا جا رہا ہے اس سے اچھوتوں کا فائدہ ہرگز مقصود نہیں ہے وہ انھیں ہندو نہیں سمجھتے بلکہ وہ انھیں ہندو سیاسی حقوق حاصل کرنے اور اپنی برہمن شاہی بڑھانے کے لیے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں اور یہ ممکن نہیں کل کی بات پر کہ مول دے غرض ہندو میں اچھوتوں کی حمایت میں کس شدت و شکوہ کے ساتھ پروپیگنڈا کے جا رہے تھے ایک صف میں ہیکڑ بیوپاری اور لاڈ آ رہے تھے اعلان ہو رہے تھے کہ آج فلاں صوبہ کا مندر ان کے لئے کھولا گیا۔ فلاں مقام کا کنواں سب جاتیوں کے لئے کھول دیا گیا۔ فلاں ہندو نے اپنے گھر میں داخلہ کی اجازت دے دی ہے مگر چھوت کی یہ بیماری جو ہندو دماغوں سے پوری نہیں ہو سکتی ہے آخر ان کی طرف سے کیسے چھٹ جائے گی اور جب تک کہ ورنا ذات کی پوری کی پوری قوم کب تک جو قومیں جاتی ہیں ان کی اولاد ان جماعت اور طبقہ اچھوت پاتی ہیں ان کو کیونکر آپ کے آلہ کار ہندو آپ کے مقاصد سیاسی کی تقویت کا سامان نہ بنا سکتے ہیں انھوں نے ہوشیاری کر رکھا ہے اور ہوشیار ہی رہیں گے اور رہیں گے کیا جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ وہ ایک جھگڑا نہ قومی ہیں نہ کسی مخصوص تعلیمی و جہالت سے ہندو نا استفادہ کرتے اور اپنا اقتدار حکومت سے منوانے رہے۔

اگر آج ہندو زعماء غور و فکر سے کام لیں تو انھیں احساس ہو سکتا ہے کہ اس تہذیب و شائستگی کے دور میں بھی زمانہ کے ساتھ اگر کوئی مذہب چل سکتا ہے اور ہر اعتبار و حیثیت سے کسی مذہب کو اگر مکمل اور صحیح مذہب کہا جا سکتا ہے تو وہ اسلام ہے۔ تو میں ہیں کہ برابر اسلامی درخت کی ڈنڈیاں کاٹتی اور اس کے خلاف گہرائی کھودتی رہتی ہیں مگر وہ ہیں کہ مکمل ہوتی جاتی ہیں وہ سوچیں تو اگر کب تک اس طرح کام چلا سکیں گے نیز مکمل و خلاف مذہب وہ ہوتے ہیں کہ فنا ہو جائے کسی دوسرے مذہب کے لئے جگہ خالی نہیں ہے یا وہ مذہب جو آئے زمانہ کے ساتھ ترقی کا ساتھ ہو گا ان تعداد ازدواج اور مساوات وغیرہ کے اصول سلام سے متفکر رہے ہیں کیا رہائی اور سچے مذہب کی کبھی کسی زمانہ میں کسی چیز کی ضرورت محسوس ہو سکتی ہے جو مذاہب منسوخ کئے جا چکے یا جو محض انسانی دماغ کی فکر کا نتیجہ ہیں ان میں ضرور خامیاں رہیں گی مگر خدا کا بنایا ہوا اور بھیجا ہوا مذہب کسی کا محتاج ہو کر نہیں رہ سکتا اسی بیسویں صدی میں دنیا کے اندر رنگ و نسل اور مذہب و ملت کے متعدد اختلافات موجود ہیں ایک ہی مکان کے اندر موجود ہیں مغرب میں غریب کو کوئی نہیں پوچھتا کوئی کالے سے نفرت کرتا ہے کوئی ہندو سے نفرت دیتا ہے اور مساوات و اخوت سے خود کے میں مکمل دستور ہے

کی راہیں جاگا تہذیبی مناقشت، معاشرتی بعد اسلام ان نقائص اور خامیوں سے پاک اور مبرا ہے۔

## اسلامی مساوات

وہاں یہ حالت ہے کہ محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں بادشاہ کی بیگم اور جہاں اور جس صف میں چاہے کھڑا ہو کر عبادت کر سکتا ہے یہ سب ایک ہی دستر خوان پر کھا سکتے ہیں سب میں باہم شادیاں ہو سکتی ہیں حج کے موقع پر سب ایک ہی طرح کا لباس پہنکر اور احرام باندھ کر طواف کرتے ہیں اور اس وقت کوئی تمیز نہیں رہتی کہ کون آقا ہے کون غلام کہاں شاہ ہے اور کدھر گدا کسی کو کسی پر فضیلت نہیں اگر غلام تقویٰ میں ممتاز ہے اور بادشاہ احتیاط نہیں کرتا تو اسلام کے نزدیک وہ اس بادشاہ سے ہر طرح افضل ہے کوئی مذہب ہے جو اس مساوات اور اس برابری کا دعویٰ کر سکے اور جس پر مراکش اور ہندوستان کے مسلمان کو ذرا بھی اعتبار ہے ہی کوئی فرق نظر نہ آئے تاریخ اس حقیقت کی شاہد ہے کہ اسلام کی تعلیم ہر زمانہ کے لئے موزوں ہوا اور اس کے آئین قوانین جس درجہ اعلیٰ اور مستحکم ہیں اتنے ہی معقول اور فطرت انسانی پر مبنی ہیں اور مسلمانوں کو کبھی اور کسی زمانہ میں بھی اپنے مذہب کے کسی جز کے تبدیل کرنے کی ضرورت لاحق نہیں ہوئی۔

حضرت بلال حبشی کا رنگ اور قبیلہ کے حبشی غلام کالے کالے تھے نکل زعفرانی رنگ نہ ہونے کی وجہ سے شریف اور نسلی خصوصیت کے مسلم نہیں کرتے ہی وہ اسلام کے پانچ وقت کی نماز میں اور عید اسلامیان عرب کی آنکھ کا تارا بن جاتے ہیں جس دن آپ کا وصال ہوا ہے اس دور کے باجبروت اور جلیل انسان پر ماتم کرتا حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ

اٹھ گیا آج زمانہ سے ہمارا آقا　　اٹھ گیا آج لقب دشمن بیگانہ

اس سے زیادہ مساوات کا منظر دنیا کا کوئی اور مذہب ہی پیش کر سکتا ہے حضرت اسامہ ہی ایک غلام ہیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاص بلا تعارف کرنے والی اس حر آزاد اسلامی فوج کا جرنیل منصب کیتے ہیں جس میں بڑے بڑے نمائندہ و خاندانی آزاد اور افسروں پر مشتمل تھی غلام حضرت زید سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی پھوپھی زاد بہن سے شادی کر دیتے ہیں دنیا میں کہاں تو وہی ان کی لگائی بجھائی اور آج کے بگڑے ہوئے سماج سے کیا کر سکتی ہے تو دنیا منظر شام کا رئیس عظیم اور نبیس زادہ صلیبی فاتح اسلامی قیدیوں کے خانہ بدوش کا دامن اٹھا کر اتنا تو التفات سے اس کے احترام کا ایک گونہ غیر مرئی سلسلہ قبول کر لے کہ ان کے پاؤں تک دب جانا ہو دنیا کے تمدنی اور دینی پیشوا محمول کر کے دیں کے رشتہ برادری تک رسید کرتا ہو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو کرتا ہو آپ بلا تکلف کہہ دیتے ہیں کہ تجھ جیسے کے منہ پر طمانچہ مار کر اپنا بدلہ لے جبلہ بولا کہ حضرت ہمارے یہاں تو ایسا شخص گردن زدنی قرار پاتا ہے آپ جواب دیتے ہیں کہ کیا جاہلیت کی باتیں کرتے ہو اسلام نے سب بات بدل دیا ایک کرنے نہیں دیتا نکل کی باری کرنی ہوگی۔

ایک شخص بار بار خلافت سے استعفا دیتا ہے کہ فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص سے بے گناہ سے سو درے مار دیتا ہے کہ جبلہ کا بھتیجا تھا اور اس کی بیٹھ پر سرخی درے مار کوئی عذر نہیں چلتا بلکہ دیوانہ فی پیکر اس سے معافی مانگ لیتے ہیں اور جبلہ کا رعب قائم کرتے ہیں۔ جب حضرت بلال کو ان کی کامیابت ہوتی ہے تو تمام اعیان و اشراف کی ایک مجلس میں کھڑے ہو کر اپنی دیانت کا اظہار کرتے ہیں کہ میں بلال حبشی غلام زادہ ہوں ولادت و حسب سے بہرہ نہیں ہے کوئی چیز کی ضرورت محسوس ہو تو میری دولت سے حاضر ہو جائے میں اور ہر طرف سے مرحبا کی آوازیں آنے لگتی ہیں یہ مذہب ہے ربانی دنیا کا ہی مذہب جو اپنے ہی جیسے انسان کو کہتے بلا ہے ہی بہتر سمجھتے ہیں مگر افسوس آج مسلمان زمانہ غفلت اور بڑے ہیں اور انھیں اپنے مذہب و ملت کی اتنی ہی پروا نہیں جتنی دیگر ہر نقائص و ہیچ مدروں کی ہے ہندوؤں کی کچھ لیجئے زبان سے سب کہہ کتے ہیں اور برابر اعلان کر رہے ہیں مگر سیاست میں مذہب کوئی چیز نہیں کہیں جب احتیاج کا وقت آتا ہے تو

---

اپنے دھرم کے مقابلہ میں سیاسی گٹھ بندھن ہو جاتے ہیں کی زندگی ہی غلط اور اخلاق سیاسیات کو ہر طرح فوقیت دیتے ہیں اور اس کے لئے جان دینے تک کو تیار ہو جاتے ہیں۔

# ہندوستان کے اچھوتو اسلام کی آغوش میں پناہ لو

از جناب مولوی سید نذیر الحق صاحب مولف کتاب الاسلام

اس حقیقت کا علم خواہ کسی کو ہو یا نہ ہو لیکن یہ حقیقت ہے اور آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسنے نفرتی اور گروہ بندی کی کیچڑ میں دھنسی ہوئی دنیا کو اخوت و مساوات اور یگانگت کا پیغام دیا جن لوگوں نے اس پیغام کو دل سے کا لگا سے سنا اور اسلام کی اطاعت کا طوق اپنی گردنوں میں ڈال لیا ان کو ایک بلند سطح پر لا کھڑا کیا شاہ و گدا کو ایک ہی صف میں دوش بدوش سجدہ ریز کر کے عملاً بھی دکھا دیا کہ ان کی اخوت و مساوات کو یوں قائم کیا کرتے ہیں اسلام کا یہ پیغام مساوات عملاً اور علماً اس شدت اور قوت کے ساتھ دنیا میں پھیلا کہ ہر قوم اس آسمانی صداقت کے سامنے سرنگوں ہو کر اس امر پر مجبور ہو گئی کہ اسلام کی کتاب حیات سے ایک ورق بھلا کر اپنی مذہبی کتاب کو زینت دے اور یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم خود ہی مساوات کی حامی بنکر ذلیل اور حقیر انسانوں کو دھوکہ دے اور اصول مساوات سے ناجائز فائدہ اٹھائے چنانچہ آج جو ہندو اچھوتوں کے ساتھ مل رہے ہیں اور اپنے مذہبی نقد مساوات و ہم شاستر کو بالائے طاق رکھکر چھوت چھات کی تفریق مٹانا چاہتے ہیں اس سے اخبار ہیں حضرات بخوبی واقف ہیں بتلائے اس ہندو مذہب میں جس میں اچھوتوں کو انتہائی ذلت پستی کے غار میں ڈھکیل دینا ہی مذہبی فرض ہو اس میں یہ نام نہاد مساوات پسندی کہاں سے آئی اگر یہ اسلامی تعلیمات کا اثر نہیں تو اور کیا ہے۔

چھوت چھات مٹانے اور مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کی جو تجویز اور کوششیں ابتک ہوئے کار آچکی ہیں ان کی کامیابی اور ناکامی کا اندازہ اچھوت قوم کے مشہور لیڈر ڈاکٹر امبیدکر کے ایک طویل بیان سے لگائیے جسکے چند جستہ جستہ فقرے ہفتہ وار اخبار نیتا سے لیکر پیش کرتے ہیں۔

"اگر چھوت چھات گناہ یا بہ اخلاق سے گری ہوئی رسم ہے تو اسے کسی قسم کے تامل کے بغیر تباہ کر دینا چاہیئے خواہ ہندوؤں کی اکثریت اسے قائم رکھنے کی حامی ہو مندروں کو اچھوتوں پر کھولنے یا نہ کھولنے کا معاملہ آپ سے متعلق رکھتا ہے اس بات کے لئے مجھے جد و جہد کرنے کی جنداں ضرورت نہیں اگر آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ انسانی شخصیت کی تقدیس و تکریم نہ کرنا برا اخلاقی ہے تو مندروں کے دروازے کھول کر اپنی شرافت نوعی کا ثبوت دیں اگر آپ شریف انسان بننے کے بجائے صرف ہندو رہنا چاہتے ہیں تو مندروں بندر کھیر اور مزے کریں میں مندروں میں داخل ہونے کے لئے بیتاب نہیں۔

اچھوت قوم میں اس ذلت کو دور کرنے کے قابل نہ ہیں جوان کے گلے منڈھا جا رہی ہے لیکن انھوں نے عزم صمیم کر لیا ہے کہ وہ ایسے مذہب کو برداشت نہیں کریں گے جو ایسی ذلتوں کا موید اور حامی ہو۔

جب تک ذات پات کی تفریق ہندو دھرم کا ایک اٹل عقیدہ ہے اس وقت تک اچھوتوں کی مخالفت کی سطح نہ بدلی جائیگی لہذا اس صورت میں اپنی اس عقیدہ کو قائم رکھتے ہوئے اچھوتوں کا یہ کہنا کہ ہم ہندو ہیں اپنے منہ سے اپنی ذلت کا اعتراف کرنے کے مرادف ہے۔

یہ الفاظ ایک دکھے ہوئے دل سے نکلے ہوئے اور ایک ٹھکرائے ہوئے طبقہ کے آخری نہاں خانہ میں جو اسلام کی قبولیت اور رسائی کی راہ نہ نکلنے کی وجہ سے بھٹک رہا ہے ہیں مگر ڈاکٹر صاحب کو کون یہ بتلائے کہ آپ جس چیز کو ہندوؤں کے یہاں تلاش کر رہے ہیں وہ اگر کبھی

تو مسلمانوں کے یہاں اگر آپ کا ہاتھ کو کبھی عزت و حرمت اور انتہائی خلوص و وفاداری کے ساتھ تھامے گا تو اسلام اگر آپ کے طبقہ کو انتہائی پستی و ذلت کی گہرائیوں سے نکال کر اوج عزت پر پہنچائے گا تو نہ نوع انسان کا سچا اور حقیقی ہمدرد اسلام جسنے کروڑوں کو اٹھا کر بادشاہوں سے اونچا کیا ہے اور لٹھکارے ہوؤں کو سینے سے لگایا ہے اگر آپ کے چھینے ہوئے حقوق کوئی واپس دلائے گا تو یہی مذہب جو سب دیکھکر انوں غضنفی کو مٹا کر ظالم و غاصب انسانوں پر ایک چمکتی بجلی بنکر گرا اور ایک جھلکی کھا کے ذلیل اور خوار کمزور اور بے بس انسانوں کے حقوق دلا گیا اور اگر آپ کو شرافت نوعی اور انسانی تقدیس کی تعلیم دیتے ہوئے ملیگی تو اس مذہب میں جس نے تمام انسانوں کو بہ برابری تفریق اور ادنیٰ و اعلیٰ کے باطل امتیازات کو بکلی مٹا دیئے کہ "عربی کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں خلقکم من نفس واحدۃ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہوئی" اور جس نے قوموں کے دعوے انانیت اور فخر شرف و فضیلت کو یہ کہکر خاک میں ملا دیا کہ "تم سب بلا استثناء خدا کے سامنے سجدے سب عاجز و درماندہ اور سراپا گنہگار ہو نہ کوئی پیدائشی گنہگار ہے نہ کوئی پیدائشی نیکوکار"

## اسلام کا پیغام اچھوتوں کے نام

اے ٹھکرائے ہوئے اچھوتو! ستائے ہوئے اور ایک کتے سے بدتر سمجھے ہوئے اچھوت! تجھے کس جرم اور گندگی کے سبب اونچی ذات والوں نے پستی و ذلت کے غار میں گرا دیا کیا اسلئے کہ تو ان کے گھروں کو نجاستوں سے پاک کرتا ہے، کیا تیری خطا یہ ہے کہ تو ان کی خدمتیں کرتا ہے اور ان کی ضروریات کو پورا کرتا ہے کیا تو خدا کی مخلوق نہیں، تجھ میں روح انسانی نہیں اور کیا تجھکو خدا نے اسلئے پیدا کیا ہے کہ تیری امیدوں کی دنیا ہمیشہ کالی رہے تجھے ہر طرف سے دھتکارا جائے تجھ پر مندروں کے دروازے بند کر دیئے جائیں تجھے خدا کی عبادت تک سے روک دیا جائے تیرے کانوں میں وید کی آواز نہ پہنچنے دیجائے بلکہ کانوں پر نہ چڑھنے دیا جائے تیری ہوا تک سے بچا جائے اور تجھے ہمیشہ پونجی ذلیل و خوار رکھا جائے۔

فریب خوردہ اچھوت اور خدا کی ستائی ہوئی مخلوق! اگر تو اس ذلیل اور پست حالت سے نکلنا چاہتا ہے اگر تو اپنی بیشمار سے نفرت و حقارت کا داغ دھونا چاہتا ہے اگر تو اخلاقی درجہ سے نکل کر انسانی شرف و اعزاز کے مرتبہ پر فائز ہونا چاہتا ہے اور اگر تو دنیا میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے تو تیرے لئے ایک ہی دروازہ ہے جہاں سے انسانی تقدیس و تکریم انسانی شرف و فضیلت اور راحت و آسائش کا قدرتی حق بغیر مانگے اور تیرے لئے ایک ہی مذہب ہے جو تجھ پر نثار ہو بلکہ برس سکتا ہے تیری کایا پلٹ کر سکتا ہے تجھ پر دینی و دنیوی آزادی و ترقی کی راہیں کھول سکتا ہے اور تیری زمین کو آسمان بنا سکتا ہے یعنی مذہب اسلام جس نے شاہ و گدا امیر و غریب اونچ نیچ اور شریف و حقیر سب کو ایک ہی سطح پر لا کھڑا کیا گورے و حبشی کو سینے سے لگایا اور گندوں کو عالم کا سلطان بنایا۔

اگر تو اپنی روح کو کفر و شرک کی غلاظت سے پاک کرنے اور اپنی باطنی آبروکیوں کا جواب دینے سے دہلے تو تیرا جسم ہی پاک ہو جائے گا تیری ظاہری نجاست کو سات سمندر بھی نہیں دھو سکتے مگر جب تو چشمہ ہدایت میں غوطہ مارے گا تو پانی کا ایک قطرہ تیری نجاست کو دور

کر دیگا۔ اگر تو آغوشِ اسلام میں آجائے، تو تجھکو وہ تمام دینی، سیاسی اور معاشرتی حقوق مل جائینگے جو ایک سچے مسلمان کے ہیں، تیری عزت تمام مسلمانوں کی عزت ہوگی اور تیری دولت تمام مسلمانوں کی دولت ہوگی تیری بہبودی اور عزت تمام مسلمانوں کا فرض ہوگا اور تیرے دکھ درد میں کل عالمِ اسلام شریک ہوگا تیرے یہ حق ہونگے کہ مسجد میں نماز کی اگلی صف میں جا کھڑا ہو کوئی سید، شیخ، مغل، پٹھان، ہندی، عربی کی تجھ سے حقارت سے نہ دیکھے۔

تو اس دائرہ میں حقوق انسانی کی جس بلندی تک پہنچ گیا، وہاں سے واپس بچنا اور گذشتہ زندگی کی طرف رجوع کرنا تجھے ہرگز ممکن نہیں، اس لئے تو مجھ سے طلاق لے کر جس طرف رجوع کرنا چاہے مجھے حلال خور کا مژدہ لقب دیا۔

اگر مسلمان دوست ہم مجھے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق و مراعات دینا ہے تیرے دکھوں کا خاتمہ ہے اور عزت کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے تو بیشک تو اس مذہب کو بصدق جان قبول کر لے اگر عدیدیت میں مجھے یہ چیز نظر آئی ہو تو حق سے دور کی اطاعت کا حلقہ اپنی گردن میں ڈال لے اور اگر سکھ مذہب تجھے بھا جائے اور اس سے تجھے حقیقی عزت ملتی ہے تو بے کھٹکے آمرت چھک لے لیکن اگر عدیدیت کی دولت اور [illegible] تیرے ذہنیت صحیح نہیں ہو چکی اور تو عقل و دانش کو بالکل بے جا [illegible] حکما تو صداقت و حریت کی جانچ پڑتال کرنے لگتی اور جواہر و فوائد اور نفع کو چھوڑ کر لعل و خزف و دُر پرستی کا پنجہ پکڑے اسی کی طرف لپکے جا۔

مگر یاد رکھ تیرا آخری سہارا اسی حقیقی [illegible] اصل خدا شفیق [illegible] عزت و محبوبیت کا دلدادہ مجسمہ امن و [illegible] حریت، مساوات، اخوت والا پیغمبر اسلام ہی ہے اگر آج تو اس عدالت اور آزادی کی نعمت سے اور اپنے حقیقی مولا اور اپنے والا پیغمبر اسلام ہی ہے اگر آج تو اس عدالت اور آزادی کی نعمت سے اور اپنے حقیقی مولا اور اپنے [illegible] تو ایک نہ ایک دن ضرور تو اس حقیقت کو تسلیم کرے گی اور اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لینے کے لئے مجبور ہوگا مجھے تیری فطری جبلت اور [illegible] کی بہتر امید ہے اور میری آنکھیں کہہ رہی ہیں کہ تو اس وقت تجھے حقیقی عزت و کامرانی کی دہلی راہ نظر آئیگی اور تیرے سامنے پیش کی جا رہی ہے

## مسلمانوں کا فرض

اسلام سے قبل الشاعت فوجیت اور وحدت [illegible] کے ہاتھوں ذلیل خوار اور [illegible] حقیقی خود غرضی اور [illegible] کی آگ ہر طرف شعلہ زن تھی اور خانہ جنگی لوگوں کے ہر فرد کی عادت ثانی بنی ہوئی تھی اسلام نے [illegible] کے لئے مخلصانہ کوشش کی تھی ایسی حالت میں اسلام دنیا میں آیا اور [illegible] خود انسان کے بالمقابل ہوئے، رشتوں اور [illegible] کو ایک ہی جھٹکے میں توڑ دیا قبیلہ کی [illegible] اور قومیت وغیرہ کے بتوں کو پاش پاش کر دیا اور دنیا میں عالمگیر اخوت و مساوات کی بنیاد ڈالی انسانی اخوت اور عزت و حرمت کی بنیادیں استوار کیں اور اس راہ میں جو چیزیں بھی مزاحم ہوتی تھیں ان کو اور کر دیا حتیٰ کہ اخوت و مساوات اسلام کا ماہ الامتیاز بن گیا اگر اسلام دنیا میں نہ آتا تو انسانی شخصیت کی تقدیس و تحریم ایک بے معنی چیز اور خواب پریشان ہوتی۔

اسلام دنیا میں اتنی جلدی پھیل گیا اور انسانی قلوب و ارواح کو متحرک کرتا چلا گیا اس کی واحد علت وہ تڑپ تھی جو ہر چیز سے زیادہ مژدہ [illegible] میں تھی اور بے بناہ جاذبیت تھی وہ اسلامی اخوت و مساوات تھی جو ایک ایسا جادو اور سحر تھا جس نے اقوام و ممالک کو ایک قلیل مدت میں مسخر کر لیا اور اسلام انسانی قلوب میں گھر کرتا چلا گیا مگر مسلمان اخوت و مساوات کا پیغام اقوام و ممالک تک [illegible] اس جوش اور سرگرمی کے ساتھ پہنچا تی رہتے ہیں کہ [illegible] اسلام دنیا میں [illegible] آج ایک [illegible] نظر آتا ہے [illegible] مسلمان کی تعداد بجائے اٹھگنی ڈبل کے سوا کروڑ ہوتی، مسلمانوں کا [illegible] فرض تھا کہ اسلام کا یہ پیغام گھر گھر پہنچاتے، اس جادو کے ذریعہ تسخیر دل کرتے، [illegible] دلوں کو اٹھا کے [illegible] کو عزت بخشتے، [illegible] کی [illegible] کو عزت [illegible] اور [illegible] کرتے رہتے۔

آگیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز — قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز — نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

جب تری راہ میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

## ہندوستانی مسلمانوں کا فرض

اس وقت ہندوستان [illegible] ہے اس وقت ہندوستان کے [illegible] ہندوستانی باشندوں کی اصلاح دنیا کا کام اور [illegible] کے فاضل لوگوں کے لئے پریشان نہیں ہوں کی امید دنیا کا کام اور اسلام کے لئے سوچ ہے کہ وہ اچھوتوں [illegible] اور ان کے قوائے فکری پر اپنی حکومت قائم کرلے وقت آگیا ہے کہ اسلام اقوام عالم کی [illegible] جائے [illegible] آپ کو [illegible] کر سکے اقوام میں اپنی اشاعت کا ایک وسیع میدان [illegible] اور [illegible] کے ہاتھوں کی [illegible] تعلیم کے [illegible] اسلامی [illegible] کا ایک بڑا میدان ہموار ہو گیا ہے اور اسلام کے پیغام مساوات کا انتظار کر رہے ہیں کہ عنقریب ہماری جماعتیں انجمنیں کب بیدار ہونگی اور اچھوتوں کے پاس یہ پیغام لیکر جا بیٹھیں۔ مکرر


## تاریخ القرآن

قرآن مجید کی معلومات اور اسلامی تاریخ کے متعلق اپنی جامع کتاب جو کسی زبان میں آج تک نہیں لکھی گئی ہوگی شروع کر چکا ہوں [illegible] شائع ہو چکا ہے [illegible] بہت بڑی معلومات کا ذخیرہ اور [illegible] مضامین ہیں [illegible] قرآن [illegible] [illegible] [illegible]

# مصر میں محمد عربی کے غلام

(از جناب علینا سید نذیر الحسن صاحب مؤلف کتاب الاسلام)

جب اسلام کی تبلیغی مہم دولت اخلاق قوت و شرکت اور فضائل و محاسن لئے ہوئے محمد عربی کے غلام سرزمین مصر میں پہنچے اور مطلع مصر پر بادر رحمت بنکر نمودار ہوئے تو مقوقس بادشاہ مصر ان سے بالمشافہ ملا ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مسلمان جہاں بھی جاتے ہیں فتح و نصرت ان کے قدم چومتی ہے اور وہ اپنی شوکت و عظمت کا جھنڈا گاڑ دیتے ہیں اسلامی فتوحات کا سیلاب کسی کے روکے نہیں رکتا اور وہ جہاں بھی جاتے ہیں کامیاب ہی ہوکر رہتے ہیں چنانچہ اس نے حضرت عمرو بن العاص کے پاس پیغام مصالحت دیکر چند سفراء روانہ کیا جب وہ سفارت واپس آئی تو بادشاہ نے مسلمانوں کے حالات دریافت کئے اس نے کہا۔

وہ ایک ایسی قوم ہے جسکو موت زندگی سے پیاری ہے وہ اپنے مذہب کی حفاظت و اشاعت میں مرنے کو جینا تصور کرتی ہے، اس کا تواضع و انکسار دیکھ شان و شوکت سے زیادہ عزیز ہے فخر و نمائش اس میں نام کو نہیں اس کو دنیا کی طرف ذرہ برابر بھی رغبت نہیں وہ لوگ خاک پر بیٹھتے ہیں اور سواریوں کی پیٹھ پر بیٹھے بیٹھے کھانا کھا لیتے ہیں ان کے سردار اور ایک عام آدمی میں کوئی فرق و امتیاز نہیں ان کا سردار بھی دوسروں کی طرح مساوات کے ساتھ بیٹھتا ہے ان کے جہاں اس بات کا اخلاقی نہیں بلکہ قانونی اصول ہے کہ سب برابر ہیں چھوٹا بڑے کو اور بڑا چھوٹے کو اپنا بھائی سمجھتا ہے جب ان کی نماز عبادت یعنی جماعت کا وقت آتا ہے تو کوئی شخص ایسا نہیں رہتا جو باقاعدہ وضو کر کے عبادت الٰہی کے لئے مسجد نہ پہنچا ہو۔

مقوقس نے بغور اس تمام مفصلات قوم کے حالات سنے بامعان نظر ان پر تنقید کی تحائف ڈالی اور اپنے درباریوں کو مخاطب کر کے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ایسے لوگ اگر پہاڑ سے بھی ٹکرائینگے تو اس کو اپنی جگہ سے ہلا دیں گے کوئی قوت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی مسلمانوں کے حالات سنکر مقوقس اس نتیجہ پر پہنچا اس لئے کہ اس نے مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کا راز معلوم کر لیا کہ جب وہ موت سے نہیں ڈرتے اور اپنی مذہبی عبادات نماز کو تلوار دں کے سایہ میں بھی نہیں بھولتے تو واقعی دنیا کی کوئی قوت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی حقیقت بھی یہی ہے کہ جو قوم مرنا جانتی ہے اس کے راستہ میں دنیا کی کوئی قوت حائل نہیں ہو سکتی۔

## مقوقس کے دربار میں حضرت عبادہ کا نورانی وعظ

حضرت عمر بن العاص نے مقوقس کے پاس دس آدمیوں کا ایک وفد روانہ کیا جس کے رئیس حضرت عبادہ بن صامت تھے یہ سیاہ فام تھے مقوقس نے ان کو دیکھا تو سہم گیا اور کہا کیا مسلمان ایسے ہی ہوتے ہیں یہ کیا جنگ کریں گے مقوقس کی باتیں سنکر حضرت عبادہ نے یوں تقریر شروع کی۔

تو نے کہا تمہاری پانچ لاکھ فوج ہے اب ان کا جواب سنو تم ۲ آدمیوں کے پاس سے میں آیا ہوں ان میں ایک ہزار گائے ایک ہزار بھیڑ ہیں موجود ہیں جن کی رنگ، جسم، بچے کالا ہے اور صورت مجھ سے زیادہ قبیح ہے اگر تو ان کو دیکھ لو تو تمہارا کیا حال ہو سنو اگرچہ میں بوڑھا ہوں اور میرا شباب وقت سے پہلے ڈھل گیا ہے مگر میں کسی سے تنہا ہی نہیں ڈرتا یہی حال میرے اور ساتھیوں کا ہے اسکی باعث یہ ہے کہ ہمارا مقصود اصلی اور مرغوب ترین چیز خدا کی راہ میں جہاد کرنا اور اسکی رضامندی حاصل کرنا ہے ہم خدا کے دشمنوں سے ایک گیری کسی دنیوی لالچ یا غلبہ حاصل کرنے کیلئے جنگ نہیں کرتے ہم تو صرف خدا کی راہ میں اپنے جہاد کرتے ہیں کہ دنیا کو خدا کا پیغام پہنچا دیں خدا نے ہمارے مال غنیمت کو حلال کیا ہے ہمیں دنیوی تمول کی کوئی پرواہ نہیں ہمارے پاس لاکھوں درہم ہوں یا صرف ایک یہ دونوں حالتیں ہمارے لئے برابر ہیں ہمیں زیادہ سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اتنی غذا ہے جس سے بھوک رک جائے لباس میں ایک چادر ہمیں بس ہے لہذا ہمارے پاس اگر کچھ ہو تو ہمیں اس کی پرواہ نہ ہوگی اور اگر لاکھوں روپے ہوں تو ہم انہیں خدا کی خوشنودی میں صرف کر دالیں گے ہمارے لئے دنیا کی نعمتیں اور آسائشیں کچھ وقعت نہیں رکھتیں ہماری اصلی نعمت اور راحت آخرت ہے ہمارے رسول نے ہمیں عہد لیا ہے کہ ہم کو دنیا سے اس قدر کمی ہے کہ ہم بھوک کو روک سکیں اور ستر کو چھپا سکیں اس کے بعد ہماری ساری ہمت اور کل کوشش خدا کی رضامندی حاصل کرنے اور دشمنوں کے لئے وقف رہیں گی۔" مقوقس نے یہ بلوا لگیٹ تقریر سنی اور کہا کہ جو کچھ تم نے اپنے ساتھیوں کی نسبت کہا میں نے سن لیا بیشک تم اپنی خوبیوں اور کمالات کے باعث ہم لوگوں پر غالب آتے رہے ہو کہ دنیا کی کوئی قوم تم سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتی مگر تم اس وقت سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہو کہ میں نے اس قدر رومی فوج جمع کی ہے کہ تمہارا انتخاب ناممکن ہے وہ شجاعت اور دلیری میں مشہور ہیں اب تمہارے حق میں بہتر ہے کہ میں تم میں سے ہر شخص کو دو دو دینار اور تمہارے طیلسان کو ایک خچر دیتا ہوں یہ تحفہ لو اور اپنے ملک کو واپس چلے جاؤ۔

## حضرت عبادہ کی دوسری تقریر

حضرت عبادہ مقوقس کی یہ لالچ دینے والی تقریر سنکر غیرت سے بھر گئے اور جوش و طمطراق والی تقریر سننے کے بعد کہا:۔ تم اور تمہارے ساتھی دیکھ کر میں راضی نہیں ہوں کیونکہ تمہاری ڈھنڈی دل خوش ہے اور تم سمجھتے ہو اپنی آنکھ کی قسم سے کہ ہمیں اس کی ذرہ برابر پرواہ نہیں بلکہ تمہاری گفتگو نے ہمارے جوش جنگ کو اور زیادہ ابھارا ہے اب ہم یہاں دو چیزوں میں سے ایک برکت حاصل کرنے کے لئے رہیں گے ہم فتحیاب ہوئے تو مال غنیمت کثرت سے ہاتھ آئیگا اور اگر تم غالب ہوئے تو ہم شہید ہوں گے اور ہمارے ہاتھ دولت آخرت آئیگی ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو جمع دنیا کی خواہش رکھتا ہو ہم میں سے کوئی شخص اپنے اہل و عیال میں جانے کی مشتاق نہیں ہم سب اپنے اہل و عیال کو خدا کے حوالہ کر چکے ہیں تمہارا یہ کہنا کہ تم لگی جس میں غلط ہے ہم نہایت آرام میں ہیں اگر ہم کو ساری دنیا مل جائے تو ہم اس سے صرف اپنے لئے اسی قدر لینے جس قدر اس وقت تمہارے پاس موجود ہے ہم تمہارے سامنے نہیں بلکہ تمہیں پیش کرتے ہیں:۔

اذل اسلام قبول کر یہ پاک دین ہے جسکے سوا خدا کے نزدیک کوئی دین مقبول نہیں یہ خدا کے نبیوں رسولوں اور فرشتوں کا دین ہے جو شخص اسکی مخالفت کرے ہم اس سے مقابلہ کرینگے اگر وہ دین میں داخل ہو جائے تو اس کا نقصان ہمارا نقصان اور ہمارا مال اس کا مال ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ذلت کے ساتھ جزیہ دے اس صورت میں تمہارا بھائی عزیز نہ ہوگا مال تمہارے ساتھ نہ بھیجنا پڑیگا جس کی ہم ہی پسند کرتے ہیں جو تم پر حلال ہوگا ہم اس سے راضی ہونگے تمہارے ملک تمہاری جانوں اور تمہارے مال کی اس وقت تک حفاظت کرینگے جبتک تم ذمہ داری ہم پر عاید ہوگی۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اگر تمہیں جزیہ سے بھی انکار ہے تو پھر ہمارا تمہارا فیصلہ تلوار کریگی۔"

آخر یہی ہوا کہ خدا کی بنی ہوئی قوم مصر پر قابض ہو گئی جو کچھ کہا وہ کر دکھایا یہ تھی پیشتاز مجاہدین کی بہادری اور ایثار و قربانی کی قوت جس کے بل بوتے پر وہ سلطانوں سے ٹکراتے تھے یہ دبدبہ یہ رعب خدا کے بعد سے جس سرزمین میں بھی قدم رکھتے تھے اور جس قوم کو اپنی آغوش محبت میں لے لیتے تھے ان کے وطن جسموں پر قبضہ کرتے تھے بلکہ دلوں تک کو مسخر کر لیتے تھے۔

# استبداد اور علم

(ترجمہ از جناب مولوی عبد الہادی خاں صاحب شاہجہاں پوری)

(بسلسلہ گذشتہ)

مستبد کو اپنی رعایا کے ساتھ وہی نسبت ہے جو ایک خائن ولی کو مالدار یتیموں کے ساتھ ہے جب تک وہ یتیم خود لائق نہ ہو جائے اس وقت تک ولی جیسا چاہتا ہے ان کی ذات اور ان کے مال میں تصرف کرتا ہے۔ جس طرح ایسے خائن ولی کا فائدہ اسی میں ہے کہ یتیم خود تصرف کرنے کے قابل نہ ہو سکیں اسی طرح مستبد بھی کسی طرح نہیں چاہتا کہ اس کی رعایا علم کی روشنی سے مستفید ہو۔

مستبد اس سے ناواقف نہیں ہوتا کہ اس کا تحکمانہ اور جبر و ظلم اس کے بغیر کسی طرح فائم نہیں رہ سکتا کہ رعایا جاہل اور بے وقوف ہو دنیا کی اسے مطلق خبر نہ ہو اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ مستبد اگر کوئی پرندہ ہوتا تو وہ ہمیشہ گھڑ ہوتا کہ جہالت کی تاریکی میں عوام حضرات الارض کو مارتا کھاتا ہے اور اگر کوئی چوپایہ ہوتا تو بھیڑیا ہوتا کہ رات کی تاریکی میں بھیڑ بکریوں کا جیتا جاگتا گوشت کھاتا ہے۔

علم اللہ تعالے کے نور کی ایک چنگاری ہے اور نور کو اللہ تعالے نے اچھی ہوئی چیز بنایا ہے کہ نور کھانے والا نہ معلوم کیا دیکھنے والا حرارت اور قوت کا بھید ا کرنے والا نہ جانے کہ اسی طرح علم کو اچھائی کو واضح کرنے والا برائی کو بدنام و رسوا کرنے والا نہ جانے کہ علم سے دل میں حرارت اور مردوں میں دلیری و جرات کا خیال پیدا ہوتا ہے۔

مستبد ان علوم لغت سے جنکی غرض صرف زبان کی اصلاح ہے اس وقت تک نہیں ڈرتا جب تک کہ زبان کے ساتھ وہ جادو بیانی شریک نہ ہو جو اپنے ہم نوا پر آمادہ نہ کرے کیونکہ مستبد کو معلوم ہے کہ زمانہ اس سے زیادہ بخیل ہے کہ ماہیں کمیت اور حسان بن ثابت خزرجی انصاری رضی اللہ تعالے عنہ جیسے بچے بہت زیادہ پیدا کریں۔

مستبد ان نہ بھی علوم سے بھی نہیں ڈرتا جن کا تعلق صرف ہیئت و آفرینش سے ہے کیونکہ ان عوم سے رعایا کی جہالت دور نہیں ہوتی نہ ان کے دماغوں میں روشنی پیدا ہوتی ہے ان علوم سے صرف علم کے برائے نام مشغلہ کرتے ہیں لیکن اگر اسی اجازت میں سے کوئی کامل آدمی نکل آتا ہے اور عوام میں شہرت حاصل کر لیتا ہے تو پھر اپنے بندوں کو اپنے مستبدانہ کی خدمت میں لے لیتے ہیں کہ ذرائع موجود ہیں استبداد کے دستوں کی بھی بھی مدد میں سے ان کا منہ فوراً بند کر دیتا ہے۔

ان مستبد علوم حیات کی ضرورت کو اس لئے محسوس کرتا ہے کہ حکمت نظری فلسفہ منطق قانون سیاست ملی تاریخ اور خطابت ادبی وغیرہ علوم سے اس کو ڈر لگتا ہے کہ ان علوم سے کہ ذریعہ ہیں لذت کے بازار چلے جاتے ہیں اور دلوں میں محبوبے حریت سما جاتا ہے۔

غرضکہ مستبد عام علوم سے خوف زدہ نہیں ہوتا بلکہ صرف ان علوم سے ڈرتا ہے جن سے عقل قوی ہوتی ہے اور جن کے ذریعہ انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کیا ہے اور اس کے حقوق کیا ہیں اور فضائل کیا ہیں اور ان کے حاصل کرنے کیونکر طلب کئے جا سکتے ہیں کیونکر حاصل کئے جا سکتے ہیں اور کیونکر محفوظ رکھی جا سکتے ہیں؟ مستبد نہ صرف ان علوم سے ڈرتا ہے بلکہ علماء کو اس لئے ذلیل کرتے ہیں مستبد حریت

دشمن کا باز ہے اور علماء اس کو تنبیہ کرتے ہیں اور انجام سے ڈراتے ہیں۔ مستبد کی بہت سی کوششیں اور مصلحتیں ہیں جنھیں صرف علماء تباہ و برباد کرتے ہیں۔

مستبد علم کو نتائج کے اعتبار سے بھی برا سمجھتا ہے اور علم کو علم ہی کی وجہ سے بھی برا سمجھتا ہے کیونکہ علم کی تسلط ہر تسلط سے زیادہ قوی ہے اسلئے یہ ضروری ہے کہ جب کبھی اس کی نظر اپنے سے زیادہ عالم پر پڑے اپنے کو حقیر سمجھے اسی لئے مستبد اس کو بالکل پسند نہیں کرتا کہ وہ کسی ہمہار عالم کا منہ بھی دیکھے اور اگر کسی وقت ضرورت سے مجبور ہو کر کسی طبیب یا ہندس (انجنیر) کی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے تو یہ خوشامدی اور چاپلوسی کو پسند کرتا ہے مورخ ابن خلدون کا یہ قول کہ خوشامدی کامیاب ہوتا ہے اسی قاعدہ پر مبنی ہے اور یہ تمام متکبرین کی نظرت الارض کی اسی لئے وہ ہر گمنام اور خاموش شخص کی تعریف کرتے ہیں جو بڑے بھلے کسی کام نہ آئے۔

بیان ماذکرہ بالا سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آجاتی ہے کہ علم اور استبداد کے درمیان ایک دائمی جنگ اور مستقل مخالفت ہے۔ علماء چاہتے ہیں کہ علم پھیلے اور مستبد کی کوشش ہوتی ہے کہ نور علم نہ پھیلنے جائے اور فریقین عوام کو اپنی طرف کھینچتے ہیں عوام کون لوگ ہیں؟ وہ لوگ ہیں جب وہ جاہل ہوتے ہیں تو ڈرتے ہیں اور جب ڈرتے ہیں تو تسلیم و رضا پر اتر آتے ہیں اور وہ لوگ ہیں کہ اگر ان کو علم ہوتا ہے تو کہتے ہیں لڑتے ہیں تو کرتے بھی ہیں۔ عوام مستبد کی قوت ہیں اور انھیں سے اس کو قوت حاصل ہوتی ہے اگر یہ پردہ دست تعدی دراز کرتا ہے اور انھیں کے ذریعہ روسیوں پر ظلم و جبر کرتا ہے۔ مستبد ان کو قیدی بناتا ہے مگر وہ اسے اس کی شوکت سے پھر خوش ہوتے ہیں ان کے مال غصب کر لیتا ہے مگر وہ اس کی تعریف کرتے ہیں کہ ان کی جان محفوظ ہے وہ ان کو ذلیل کرتا ہے مگر وہ اس کی بڑائی اور برتری کی تعریف کرتے ایک کو دوسرے سے لڑاتا ہے مگر عوام اس کی سیاست پر فخر کرتے ہیں اور اگر ان کے مال میں اسراف کرتا ہے تو اس کو سخی کہتے ہیں اور اگر کسی کو قتل کرتے اور لاش کا مثلہ کرے تو اس کو بڑا رحیم و کریم کہتے ہیں خطرات موت میں لجاتا ہے تو نہ کے خوف سے تعمیل حکم کرتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی غیرت و حمیت والا ان لغویات پر نکتہ چینی کرے اور تسلیم الحکام سے انکار کر دے تو پھر اس سے اس طرح دست و گریباں ہو جاتے ہیں جیسے وہ کوئی باغی ہے۔

غرضکہ عوام اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں اس لئے ذبح کر ڈالتے ہیں کہ جہالت کی وجہ سے ان کو خوف ہوتا ہے اور جب یہ جہالت دور ہو جاتی ہے تو خوف دور ہو جاتا ہے یعنی مستبد تقاضائے طبیعت کے خلاف ایک امانت دار وکیل بنجاتا ہے جس کو بازپرس کا خوف ہے ایک انصاف پرست حاکم ہو جاتا ہے جس کو مواخذہ کا خطرہ ہے اور ایک بردبار والد بن جاتا ہے جسکو اولاد کی اس کی محبت میں لذت حاصل ہوتی ہے قوم کو اگر یہ حالت حاصل ہو جائے تو پھر اس کی زندگی رفاہیت و فلاحیت ترقی و کمال عزت و سعادت کی زندگی ہو جاتی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں ایسے وقت میں سب سے زیادہ لطف آتا ہے جبکہ دنیا کا مستبد اور وہ دنیا کا بدنصیب ترین انسان تنہائی میں سر بزانو

گھرا ہوا تھا لوگوں کی نظر میں ذلیل و خوار تھا اور ایک لمحہ کے لئے جان کے خطرہ سے مطمئن نہ تھا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ مستبد کو اپنی رعایا سے جو خوف ہوتا ہے وہ رعایا کے خوف سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ رعایا اگر مستبد سے ڈرتی ہے تو جہالت اور نادانستگی کی وجہ سے اور مستبد حقیقت حال کو سمجھ کر خوف کرتا ہے مستبد کو خوف ہوتا ہے کہ اگر اس سے انتقام لیا جائے تو وہ بالکل جائز اور حق ہوگا اور رعایا محض وہمی ذلت سے خوف زدہ ہوتی ہے مستبد کو اپنی حکومت اور اپنی جان کا خوف ہوتا ہے اور رعایا کو چند سکوں کا خوف ہوتا ہے یا خلاء ملنی کا خطرہ ہوتا ہے اور دل جوں مستبد کا ظلم بستر پر بڑھتا جاتا ہے اسی قدر اس کا خوف زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اس کا یہ خوف اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ رعایا سے ڈرتے ڈرتے کو رکن جاکر وہ سے ڈرنے لگتا ہے خود اپنے حالات و توہمات سے ڈرنے لگتا ہے یہاں تک کہ ضعیف القلب تو پاگل ہو جاتے ہیں اور اس طرح ان کی زندگی ختم ہوتی ہے۔

اسی لئے مختلفین و مدافعین کا ایک متفق علیہ طریقہ یہ ہے کہ جب وہ کہیں دو مستبد اور ظالم بادشاہوں میں مقابلہ کرتے ہیں تو دونوں کی جبر و زیادتیوں شمار کرانے کے بجائے صرف اس کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دونوں میں کون رعایا سے زیادہ چوکنا اور ہوشیار رہتا ہے علی ہذا القیاس اگر وہ انصاف پرست اور عادل سلاطین کا مقابلہ کرتے ہیں تو یہ نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دونوں میں سے کس کو زیادہ امن و اطمینان حاصل ہے۔

اور چونکہ اکثر جابر مذاہب عقیدہ خیر و شر پر مبنی ہیں جیسے عقیدہ روشنی و تاریکی سورج داخل عقل شیطان اس لئے بعض قدیم اقوام نے خیال کیا کہ انسان کے لئے سب سے زیادہ مضر شے جہالت ہے اور جہالت کا بدترین اثر خوف ہے اس لئے ان لوگوں نے خوف کا ایک بت تراش لیا اور اس کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے اس کی عبادت کرنے لگی مگر کسی سماج نے مصنف کا خیال ہے کہ کسی زمانہ میں کسی قوم نے خوف کا بت بنایا ہو تو بتایا ہو مگر میرے نزدیک خود مستبد ہر وقت ہیکل خوف ہے مستبد معبود ہے اس کے اعوان و انصار کا ہنوں کے قائم مقام ہیں دیوان خانہ قربان گاہ قلم جھیاں تسبیحیں الف خوانی و عبادات دعائیں اور لوگ وہ ضعیف دل جو قربانی پیش کرتے ہیں۔

میرا سکین کا یہی خیال ہے کہ کسی زمانہ اور کسی قوم کے متعلق یہ معلوم کرنے کیلئے کہ اس کی حکومت کس قسم کی ہے مستبد ہے یا عادل سب سے اچھی صورت یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ آیا بادشاہ کے متعلق لوگوں کے جذبات کیسے ہیں؟ تمام حکومت معمولی و مختلف ہیں یا عالیشان محافل و مجالس دربار اور دیوان سادہ ہوتے ہیں یا نمائش و تفتیش کا دخل ہوتا ہے اس صورت سے بھی حکومت کی حالت دریافت کی جا سکتی ہے کہ وہاں کس حد تک احتیاط تعلیم کی نازکی کی طرح ہے یا عربی کی اس خیال پر۔

غرضکہ استبداد اور علم ایک دوسرے کی ضد ہیں جس کے درمیان ایک مسلسل حالت جنگ قائم ہے ہر مستبد اسی کوشش میں ہوتی ہے کہ نور علم پھیلنے نہ پائے اور عوام جہالت کی تاریکی میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہیں اس کے برخلاف علماء کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کے دماغ زیور علم سے روشن اور انکی عقلیں معلومات کی روشنی سے تابناک ہو جائیں مستبد کو ان کی یہ کوشش ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اس سے وہ علماء کی آواز کو خاموش کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور قید و بند کی ہتھکڑیوں سے ان کو معطل و بیکار کر دیتا ہے وہ علماء ایک حد تک کامیاب کئے جا سکتے ہیں جو مستبد کے دست تغلب دل سے نکل کر ملک سے ہجرت کر جائیں اور یہی سبب ہے کہ تمام انبیاء و اولیاء اور علماء کرام مختلف ممالک میں مارے مارے پھرتے رہے اور غریب الوطنی میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے دنیا سے سدھارے۔

محققین اہل سیاست کا خیال ہے کہ مغربی مستبد سے زیادہ اس علم سے ڈرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ آزادی زندگی سے زیادہ بیش قیمت چیز ہے بفرض کیا ہو عزت نفس کسے کہتے ہیں؟ عزت بعظمت کس چیز کا نام ہے؟ حقوق کیا چیز ہیں اور ان کی حفاظت کس طرح ہو سکتی ہے؟ ظلم کیا چیز ہوتی ہے اور اسے کس طرح روکا جا سکتا ہے؟ انسانیت کیا چیز ہے اور اس کے اعمال و وظائف کیا ہیں؟ رحمت کس کو کہتے ہیں؟ اس میں کیا لذت ہے؟

رہے متقشف مستبد سو وہ علم سے اس طرح لرزہ براندام ہوتے ہیں کہ وہ گویا وہ مادہ ہیں اور علم آگ کی چنگاری ہے ان کے پاس آئی اور وہ بھک سے اڑے علم سے ان کو اتنا خوف معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو (لا الٰہ الا اللہ) کے معنے کا معلوم ہونا بھی ان کو گوارا نہیں ہوتا ان کو یہ پسند ہے کہ لوگ اس کے افضل الذکر ہونے کی وجہ معلوم کر سکیں یا یہ جانیں کہ لا الٰہ الا اللہ پر اسلام کی بنیاد ہے کیونکہ قائم ہے حالانکہ اسلام ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کا مبنا اور مدار لا الٰہ الا اللہ ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت اور پرستش نہ ہو اور عبادت کے معنے ہیں اظہار عجز و انکسار اس طرح لا الٰہ الا اللہ کے معنے یہ ہوئے کہ اللہ کے سوا کوئی اور اس کا مستحق نہیں ہے جسکے سامنے عجز و عبودیت کا اظہار کیا جائے اور اسی کو مستبد کسی طرح گوارا نہیں کر سکتا کہ اس کے غلام اس حقیقت سے آشنا ہو جائیں اور واقعتاً بہ کرار حقیقت کے مطابق عمل پیرا ہوں کہ اس موقع اسکی موت ہے اس حقیقت کا علم تو چھوٹے چھوٹے مستبدین کو بھی گوارا نہیں ہوتا مذہب کے قوی یا ہیبت ناک قلعوں کو جیسے انگلستان و جاپان کو نادان اور بیوقوف شہریوں اور تمام کمزور مجالس کے رؤساء کو کسی طرح گوارا نہیں ہوتا کہ ان کے متعلقین اس حقیقت سے آشنا ہوں یہی وجہ ہے کہ جب کبھی کسی قوم میں کسی حد تک بیداری پیدا ہوئی اور غلامی کی زنجیریں کسمسا کر الگ ہو جانے لگیں تو ان کے ساتھ ہی ان کے اندر کی تعلیم یافتہ جماعت نے کوشش کی کہ اپنے نفس اور اپنے ابنائے جنس پر سخت ظلم کرنا شروع کر دیا ہے اسلئے وہ اس الٰہی عقیدہ کی قدر نہیں کرتا۔

## نماز کے عقلی فائدے

نماز کے متعلق ایک مختصر فاضل علامہ رشید کی کتاب مرصاد العباد کا ترجمہ جس کو جب یہ پریس خالی ہیں میں شائع کیا ہے اس میں حسب ذیل ہدایات دی ہیں مقدمہ نماز کے دنیوی اور اخروی فوائد اذان کے امور اذان کے کلمات کے فوائد وضو کے فوائد کانوں کو مسح کیوں کیا جاتا ہے نماز کی فضیلت نماز اور خدا کا قرب نماز کی قربت نماز کا تعلق خدا سے نماز کے ظاہری ارکان نماز فجر کی طوالت قرأت نماز ظہر میں بلند قرأت کیوں نہیں ہوتی نماز کی دو سو ارکان اور اس کی خلافی سجدہ کی خلافی دونوں سجدوں کی رکعتیں کیوں ہیں؟ جلوس کی خلافی نماز کے معنے تشہد کیوں ہے؟ جلوس کی خلافی نماز کے باطنی ارکان نماز کی روح کیوں کیا جاتا ہے نماز کی کوشش تعظیم و تکریم ہیبت اجلال امید و بیم شہر التعیین اوقات کی خلافی پانچوں نمازوں کی خلافی نماز کے تمام واجب سنت و نفل چار نفل چار سنت ظہر کی نماز اوابین کی نماز ہے کیوں ہے نماز جمعہ کی نماز جمعہ کی نماز عیدین کی نماز عید الفطر عید الاضحیٰ کی نماز نماز تراویح نماز شب شعبان کی نماز نماز شب برات نماز تہجد نماز وتر نماز استسقاء کی نماز نماز کسوف نماز خسوف نماز تسبیح رجوع الی اللہ سنتیں کیوں پڑھی جاتی ہیں سنتوں کی کمی بیشی کی وجہ نماز کی سات رکعتیں ہیں تہجد کی گیارہ رکعتیں

# برتھ کنٹرول

(نوشتہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ رسید دہلی)

نئی تہذیب نے ہمیں کچھ اور سکھایا ہو یا نہ سکھایا ہو لیکن اتنا ضرور سکھا دیا ہے کہ اب ہم اپنی کمزوریوں اور اپنے عیبوں کو بھی خوش آیند اور خوبصورت ناموں سے موسوم کر کے اور اپنی خرابیوں کو بھلا ہیروں کا لباس پہنا کر بلا تکلف سب کے سامنے پیش کر دیا کرتے ہیں مغرب کو اس فن میں بڑی مہارت حاصل ہے طبعی امداد کے نام سے شراب خوری عصمت آزمائی کے نام سے قمار بازی اور ظالمانہ کے لباس میں توسیع سلطنت اور اشاعت تہذیب کے بھیس میں آزاد اور حسن قبائل کو غلام بنا لینا تو مدتوں سے رائج تھا اب کچھ عرصہ سے برتھ کنٹرول یعنی (منع اولاد) کے نام سے قتل نسل یا قتل اولاد کی ناپاک اور شرمناک رسم بھی ہمارے سامنے پیش کی جا رہی ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے بڑی مراد صرف اتنی نسل تو توالد میں رکھنا ہو اس ثبوت میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ اگر کسی غریب آدمی کے چھ یا آٹھ یا دس بچے ہونگے جب کہ اس کو اتنی سوجھ بوجھ تو ہو نہیں سکتی کہ وہ ان کی صحیح پرورش کر سکتا اچھی تربیت اور عمدہ تعلیم ان کے لئے مہیا کرنا تو بڑی بات ہے اس سے تو یہی ممکن نہیں ہوتا کہ وہ ان کو اچھی خوراک پہنچا سکے اور بیمار پڑنے کی صورت میں ان کا علاج کرا سکے اور مرنے کی صورت میں ان کو کفن دفن دے سکے ایسی حالت میں ان کی تعداد برابر بڑھتی چلی جاتی ہے جو بدحالی اور بے تربیتی کے علاوہ ان سے غاری بوجھ ہی نہیں بلکہ ان پر تعیب نوجوانوں کی صحت بھی بہت ہی کمزور اور غریب ہوتی ہے اور وہ آگے اس قابل نہیں ہوتے کہ ضرورت کے وقت قوم ان پر بھروسا کر سکے یا وہ قوم کے کسی کام آ سکیں ایک عجیب اور غریب دعویٰ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ اگر اعلیٰ نسل کو اگر باغوں کی طرح قابو میں نہ رکھا جائے تو چند صدیوں میں ملک کی آبادی اس قدر بڑھ جائیگی کہ زمین پر ان کے رہنے کے لئے جگہ نہ رہیگی۔

یہ بجا ہے کہ یورپ اور امریکہ کی سرزمینوں کا رقبہ اس وقت تک تو ہمارے اس کی بہت زیادہ توجہ کا نا ضروری خیال نہ کیا لیکن اس مرتبہ خاص کنجوسی میں جو زنانہ کانفرنس ہوئی تھی اس کی روداد پڑھ کر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی اس کانفرنس نے منع اولاد کی تجویز پاس کرنے کی اور معلوم ہوا ہے کہ اس بھری محفل میں صرف سات اصحاب ایسے تھے جنہوں نے اس تجویز کی مخالفت کی اور اس کے لئے ہوٹ تھے ہی ہیں کہ آہستہ آہستہ یہ وبا ہندوستان میں بھی پھیل گئی اور بغیر تعلیم کے بابرکت اثرات سے بغیر تہذیب کے بھی مفید ظاہر ہو سکتا ہے۔

مغربی سرزمینوں کے ان بہت سے زرخیز پرت جس طرح اس ملک میں پھیل چکے ہیں اسے دیکھتے ہوئے ماننا پڑتا ہے کہ منع اولاد کا طریقہ یہاں بھی کامیاب ہو گیا ہے یہ بھی ضرور پر خلاف پڑے گا اور ایک زمانہ ہندوستان کی عورتیں بھی اپنی مغربی بہنوں کی طرح اولاد کو ایک ناقابل برداشت مصیبت خیال کرنے لگیں گی اور آنے والی بڑی پوڑھیاں اپنی بچپن کو بددعا دینے کے بجائے کہ وہ ہمیں اتنے اور پوتوں بھتیجے یہ دعا دیا کریں گی کہ اللہ تجھے دودھ اور پوت کی مصیبتوں سے محفوظ رکھے، لیکن قبل اس کے کہ ہم اس قبیح رسم کو اختیار کریں کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ان دلیلوں پر جو اس کی حمایت میں پیش کی جاتی ہیں ایک نظر ڈال لیں۔

ہم سنتے ہیں کہ ہوتا ہے کہ جو ایک غریب آدمی اپنے چار یا چھ یا دس بچوں کی پرورش نہیں کر سکتا اس لئے اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ بچے پیدا ہونے نہ دے لیکن، سمجھنے میں یہ آتا ہے کہ اس تدبیر سے نہ تو غربت ختم ہوتی اور نہ افلاس بلکہ وہ تعداد اور عیش پرست اکٹھا ہو جاتے ہیں اگر فی الحقیقت یہ تدبیر مفلسوں کو پرورش اولاد کی مصیبت سے نجات دلانے کے لئے نکالی گئی تھی تو ضرورت اس بات کی تھی کہ اس کی تبلیغ غریبوں میں کی جاتی اور انھیں افزائش نسل سے باز رکھنے کی ایسی اور وہ تعلیم یافتہ اصحاب مردم شماری کی کمی پوری کرنے کے لئے اپنے گھروں میں زیادہ سے زیادہ اولاد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ایسا نہیں ہوتا اور غریبوں کے بجائے امیروں کو اس تجویز پر عمل پیرا دیکھ کر مجبوراً یہی خیال کرنا پڑتا ہے کہ اس تجویز کا اصلی مقصد قوم کی خدمت نہیں بلکہ نفس پرستی ہے اگر فی الحقیقت اس تجویز کی محرک کا یہی خیال تھا کہ غریبوں کے گھروں میں پیدا ہو کر قوم کے بہت سے ہونہار بچے مناسب تعلیم و تربیت اور اچھی خوراک سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ قوم کا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے تو اس کا یہ علاج کسی طرح بھی معقول نہیں کہلایا جا سکتا کہ ہونہار بچوں کی پیدائش ہی کو روک دیں اور اس طرح قوم کی بیداری میں رکاوٹ پیدا کر کے قوم کو اس سے بھی بڑا اور اس سے بھی زیادہ ناقابل تلافی نقصان پہنچا دیں اس کا بہت ہی آسان علاج یہ ہو سکتا ہے کہ قوم کے امراء جنھیں خدا نے اس کی ضرورت سے بہت زیادہ دے رکھا ہے اپنی تین سو میں سے محض دس کی آمدنی میں سے صرف کچھ رقم کی آمدنی اپنی عیش پسندیوں پر لٹانے کے بجائے اپنی قوم کے غریب بچوں کی تربیت و اصلاح پر خرچ کر دیا کریں اور غریبوں کے ہر محلے میں ایسی تربیت گاہیں کھول دیں جہاں ان کے بچوں کو عمدہ تعلیم اور معقول تربیت مفت مہیا ہو سکے ہزار امیر اور متوسط غریب بچوں کی پرورش اور تربیت اپنے ذمہ لے لیں تو قوم کا ایسا بچہ ہی نہ رہے جو تربیت یافتہ یا خاصا قابل نہ ہو سکے بلکہ خود اس قسم کے انتظامات کرنے میں کچھ دشواریاں نظر آئیں تو ہم یہ بھی کر سکتے ہیں کہ حکومت وقت کو مجبور کریں کہ وہ تمام غریب بچوں کو ابتدائی اور ثانوی تعلیم مفت دے اور اس طرح حکومت پر خرچ کا جو بار پڑے اس پر ہم ایک نئے ٹیکس کی صورت میں ادا کر دیا کریں یہ کہاں کی دانائی ہے کہ درد سر کو دور کرنے کے لئے اس سے محفوظ رہنے کے لئے ہم اس سرچشمہ کو دور کر دیں کہ جس میں کبھی بھی درد پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے اور یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ علاج معقول ہے یا نامعقول اس پر عمل درآمد غریبوں کا نہیں بلکہ امیروں کا ہی ہو سکتا ہے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس قومی خدمت اور قومی ہمدردی کی نیت کیا اغراض پنہاں ہیں۔

ہم سنتے ہیں کہ قوم اور ملک کے بہی خواہ اعداد شمار کے ذریعہ ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ قوم کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے اور اگر اس ترقی کو روکا نہ گیا تو بہت جلد وہ وقت آ جائے گا کہ ملک کی زمین ہمارے لئے تنگ ہو جائے گی اور ہمیں کہیں رہنے کو جگہ نہ ملے گی ان محتاط اور دور اندیش بہی خواہوں سے خود سے کوئی یہ پوچھے کہ آپ نے گذشتہ دس میں یا بیس سال کی پیدائشوں کا حساب لگا کر یہ تو معلوم کر لیا کہ آج سے ایک ہزار یا دو ہزار سال بعد قوم کی تعداد ہماری موجودہ تعداد کے بہ نسبت دس گنی یا بیس گنی ہو جائے گی لیکن کیا آئندہ کے متعلق یہ حساب لگانے کا بھی کوئی ذریعہ آپ کے پاس ہے کہ اگلی ایک صدی میں ملک میں کون کون سی اور کتنی وبائیں آئیں گی اور ان میں سے ہر ایک کتنے لاکھ نفوس کی جان لیگی یا آنے والی ایک صدی کے اندر ہماری دوسں استعمار یا نیل کے چشموں پر قبضہ کر کے

ہماری مردم شماری کو کتنے سال پیچھے پہنچا دے گی اہمی تک ہمیشہ انجام کی صلح جو یا دکو کبھی بار آور ہوتی ہیں۔ تخفیف اسلحہ کی تجویز پر عملدرآمد ہوا ہے اور نہ ماہرین سائنس کی ہلاکت آفرین ایجادات میں کسی قسم کی کمی ظہور پذیر ہوئی ہے پہلا یعنی اور مہلک اندیشے کیوں لاحق ہو رہے ہیں کہ دنیا سے ملاکت اور خونریزی معدوم ہو جائے گی اور کسی ملک کی آبادی کی مل امن صلح اور صحت و عافیت میں رہ کر اتنی ترقی کر جائے گی کہ ملک میں کہیں ایک چپڑاسی لینے کی بھی جگہ نہ رہے۔ رہیں غیر مہذب قومیں تو اول تو ان کی آبادی کا توازن قائم رکھنے اور کثرت آبادی کی مصیبت سے انہیں نجات دلانے کے لئے مہذب قوموں کی اڑدر دہاں تو ہیں زہریلی گیسوں کے بیچے اور آسمان سے آگ برسانے والے ہوائی ہی بہت کافی ہیں اور اگر ان سے کام نہ بھی چلے تو قدرت کا وہ طاقتور اور زبردست ہاتھ جس نے لاکھوں برس سے اب تک ایک دن کے لئے بھی توازن کو بگڑنے نہیں دیا ہے اب بھی اپنا کام کرتا رہے گا ہم دیکھتے ہیں کہ جنگل کے جانور ہی کہ جنہیں کبھی کوئی نہیں مارتا اور جو یقینی طور پر افزائش نسل کے متعلق ہم سے زیادہ صحیح القوی ہی ہیں ابتدائے آفرینش سے ابھی تک کبھی اپنی نسل کو اتنی ترقی نہ دے سکے کہ جنگل کا جنگل انہی سے بھر جاتا یا دنیا میں ان کے لئے جگہ نہ رہتی اس کے برخلاف ہمارا مشاہدہ گواہ ہے کہ انہی جانوروں کی بعض نسلیں جنہیں انسان اپنی خوراک کی خاطر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں بدستور ہلاک کیا کرتا ہے ان کی تعداد میں اتنی زیادتی ہی کبھی آج تک نہیں ہوئی ہے کہ ان کی قسمتوں میں دوسری چیزوں کے تناسب سے پانچ فیصدی کی بھی اضافہ ہو جائے تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ نسل کی افزائش یا نسل کو فنا کرنے کے متعلق ہماری تمام کوششیں بے سود ہیں یہ کی مقدرت کے اپنے ہاتھ میں رکھتے اور اسے ہمارے ماہرین سیاسیات کے مشوروں کی کچھ زیادہ ضرورت نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ جس وقت تک دنیا میں نئی نئی کے چشمے سونے چاندی کی کانیں گیہوں اور کپاس پیدا کرنیوالی سیر حاصل زمینیں سورج کی صحت بخش شعاعوں سے مستفید ملک اور ان تمام چیزوں کو لانے کی بحری نگاہوں سے دیکھنے والے ماہرین سیاسیات موجود ہیں اور جب تک انہیں ماہرین اقتصادیات کے مفید مشورے اور ماہرین سائنس کی دلچسپ ایجادات کی امداد حاصل ہے اس وقت تک نہ جنگ و خونریزی کے کم ہونے کی کوئی امید ہے اور نہ انسانی آبادی کے بڑھنے کا کوئی ہمارے لئے سب سے زیادہ مناسب ہے کہ اپنی ترقی یافتہ عقلوں کو اس سے بہتر اور مفید تر کاموں پر صرف کریں اور ان انتظامات کو قدرت ہی کے ہاتھوں میں رہنے دیں جو کبھی ماہرین سائنس کی گیسوں اور برقی شعاعوں کے ذریعہ سے اور کبھی ماہرین طب کے نئے نئے ٹیکوں اور رسم آلود دواؤں کے وسیلے سے کبھی جنگ و خونریزی کا بازار گرم کر کے اور کبھی نئی نئی مہلک وبائیں پھیلا کر انسانی آبادی کو اپنی مقررہ حدود سے آگے متجاوز نہیں ہونے دیتا۔

ہزار دو ہزار برس پہلے سے بڑھی ہوئی آبادی کا شمار لگانا اس کے رہنے کے لئے مربع یا مکعب گزوں میں ملک کی زمین ناپنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے جبکہ ہمیں کسی طرح بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس وقت تک کتنے جاندار لائڈ پیدا ہوں گے جو سمندر کی تہ توڑ توڑ کر نئی نئی زمینیں نکالیں گے یا کتنے آتش فشاں پہاڑ پھوٹ کر زمین کو سمندر اور سمندر کو زمین بنا ڈالیں گے۔

برتھ کنٹرول کی ایک بہت بڑی ضرورت یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ اس کے ذریعہ سے ماؤں کی ملکیوں کہا جا سکتا ہے کہ ان عورتوں کی جو مائیں بن سکتی ہیں صحت درست حالت میں رہ بھی سکتی ہے دعویٰ یہ کیا جاتا ہے کہ کمسن الجثہ اور کمزور عورتیں زچگی کی بار اس کے بعد رضاعت یعنی بچہ کو دودھ پلانے کی مصیبتیں برداشت نہیں کر سکتیں اس لئے ان کے لئے بھی بہتر ہے کہ وہ اس قسم کی آزمائشوں میں نہ پڑیں اور مختلف آلات اور دواؤں کی مدد سے ایسی صورت پیدا کر دیں کہ ان کے ہاں بچہ ہونے ہی نہ پائے اس سے زیادہ غلط دعویٰ اور قدرت اور انتظامات قدرت کی اس سے زیادہ توہین اور کسی طرح نہیں ہو سکتی قدرت نے عورتوں کے خون کی صفائی اور ان کے جسم سے مادہ ہائے فاسد کے اخراج کا ایک بہت ہی ہلکا طریقہ بھی رکھا ہے جسکو حیض اور رضاعت کے ذریعہ سے مختلف قسم کی طالتیں اور مضر صحت مادے ان کے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں جیسے یعنی ہیں کہ زچگی اور رضاعت عورتوں کی صحت کو خراب ان کے جسم کو کمزور کر دیتی ہیں بجائے ایک بڑی حد تک ان کی صحت میں مدد دیتی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ آتا ہے کہ ایک کمزور اور بیمار المرض لڑکی ماں بنتے ہی اچھی خاصی مضبوط اور تندرست عورت بن گئی اس حیرت انگیز تبدیلی کا باعث زچگی اور رضاعت کی مصیبتوں کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا قدرت نے بھوک اور پیاس کی طرح ماں بننے کی خواہش بھی ہر عورت کی میں داخل کر دی ہے اور ماں بننے کو روحانی مسرت اور دلی اطمینان کا باعث قرار دیا ہے یہ مفروضہ اور سفلی دعاؤں کی سینکڑوں بوتلوں سے زیادہ ہے جن عورتوں کے بچے اولاد نہیں ہوتی ان کا دوسروں کے بچوں پر ٹوٹ ٹوٹ کے گرنا اور پرندہ دار زمانہ کے گرد پھرنے کو دیکھا ہے جو اس خواہش کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ بچہ پیدا کرنے اور ماں بننے کی خواہش کو کچلنے کے متعلق عورتوں کے دل میں موجود ہے اور اس شوق اور اس خواہش کو کچلے ہوئے بالارادہ ترویدہ کیا جا سکتا ہے کہ انھیں حصول اولاد سے باز رہنا ان پر ظلم ہے۔ آخر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ساتھ ان ماں سامان منع اولاد سے کیا یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اگر شادی کا مقصد افزائش نسل نہیں ہے تو پھر شادی اور خانہ آبادی کی ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے اور اگر واقعی وہ بچوں کی پیدائش کو قوم کے لئے ایک خطرہ اور ماں باپ کے لئے ایک مصیبت خیال کرتے ہیں تو دنیا میں سے بیاہ اور دوسرے قدیموں سے ایک جاندار شے کو ہلاک کر کے قتل اولاد کے مرتکب ہو سکتے ہیں جبکہ وہ لوگوں کو موت العمر کنوارا رہنے کی تبلیغ کیوں نہیں کرتے کہ حصول اولاد کی بجائے منع اولاد کا مقصد ہے تو ہر ایک مرد یا ایک عورت میں کوئی تعلق اور واسطہ ہی کیوں ہو جبکہ ایسا نہیں کیا جاتا اور ہر جانتے ہیں کہ کبھی نہیں کیا جا سکتا اس لئے اگر ہم ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے نہ ہمارے دینی قوم کی بنا پر ہو رہا ہے نہ صحت ماں کے لحاظ سے بلکہ اس کا مقصد صرف اس قدر ہے کہ ہم بے غل غش خط نفسانی حاصل کرتے رہیں اور کبھی کبھی خاموش نہ ہونے والے بچے کے رونے کی آواز ہمارے عیش و مسرت میں خلل انداز یا ماؤں کے کلب جانے اور ہوٹل میں جانے میں حارج نہ ہو سکے عجیب اگر بچوں کی پرورش اور عہدہ برداشت سے گھبرا کر اس قسم کی کوئی کوشش کرتے تو اس کے خلوص اور صداقت پر اعتبار کیا جا سکتا تھا لیکن امیروں اور دولتمندوں کی جانب سے اس قسم کا کوئی عذر کیونکر سنا جا سکتا ہے کمزور اور ناتوان عورتیں ہی زیادہ تر غربا ہی کے طبقہ میں پائی جاتی ہیں اور انہیں اگر یہ اندیشہ لاحق ہو کہ وہ ان حمل میں کافی غذا میسر نہ آنے کے باعث نہ اور زیادہ کمزور ہو جائیں گی تو یہ عذر کسی حد تک قابل سماعت ہو سکتا ہے لیکن ان عورتوں کی طرف سے کہ جنھیں غذا کی کمی نہیں بلکہ زیادتی اور افراط بیمار ڈالا کرتی ہے یہ عذر عذر لنگ سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اس کے بعد ہمیں اس بات پر بھی غور کرنی ضرورت ہے کہ آیا حیل ہماری کم تعلیم یافتہ رہ رہے ہیں اسمٰعیلی مگیر بننے کی صلاحیت بھی ہو یا نہیں منع اولاد کا اصول اگر عام طور پر تسلیم کر لیا جائے اور ساری قوم اس پر عمل پیرا ہونے لگے تو اس کا نتیجہ کیا نکلیگا ابھی کہ ہم اس سے زیادہ سے زیادہ سو برس کے بعد قوم کا ایک بچہ بھی کہیں باقی نہ رہے سرے سے پوری قوم ہی فنا ہو جائے اور یہ یقیناً قوم کی سب سے بڑی خدمت ہو۔ قدرت اپنے مقرر کئے ہوئے اصولوں اور ضابطوں کی توہین گوارا نہیں کیا کرتی جو قومیں اپنی عقل کی فوقیت کے زعم میں اس کے اصولوں کا مضحکہ اڑانے

---

کی کوشش کرتی ہیں وہ انہیں فنا کر کے چھوڑتی ہے اور غالباً کسی قوم کے لئے یہ کوئی ننگ و عار کا انجام نہیں ہے یہ بھی ممکن ہے کہ قدرت ہوائیوں کو انسانی مادہ اب بچے پیدا کرنے سے جان چراتی ہو اور یہ محسوس کر کے کہ انسانہ

# اشرف بانو بیگم

(از جناب مرادصاحب مارہروی)

اب تک سمرہ بہادریاں ہم نے بھرے میدانوں میں، شفق رنگین کی چھاؤں میں دیکھی تھیں، اور ہر بہادر کی تلواریں نظر آتی ہیں ان میں عجب چمک پیدا ہے دل میں ولولہ سا موجزن ہے کہ کب یہ بیٹھے لوگ وہ معرکے تیار کرتے ہیں کہ ہم کھائے پیئے کا مزہ لیں، اندھیری رات کے اور مباحثے چھڑے ہوئے ہیں دیکھتے دیکھتے آفتاب عالمتاب کی چمکتی ہوئی سرخ شعاعیں آجاتا ہے اور یکایک یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا پر کسی نے اپنے سرخ دوشالے کا گھونگھٹ میں جب لمحہ بھر میں نہیں گزرنے پاتے کہ شفق میں ایک لہلہاتی تھال تیرتا ہوا نظر آتا ہے اور دیکھتے دیکھتے نظروں سے غائب اور نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی تاریکی کی ایک چادر فضا میں تن جاتی ہے اور یہی شفق دکھانے پینے سے فارغ ہونے فاتحہ خوانی نہیں کرتے بلکہ ایک بڑا اور ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے جس کی آواز اور شور بلند ہوتا ہے ایک چیخ سے ایک ہزار چیخیں نکلتا ہے اس کے چہرہ پر امیدانہ سب دوڑ پڑتے ہیں اور نگاہیں سے غیظ و غضب کی جھلکاریاں ابھر آتی ہیں چہرے سے آگ برستی ہے اپنے اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار ہوتے اور کمر کا تنگ نگاہ نعرہ مارتے ہیں اور فوج کے جانبازوں کو گھوڑے ہوا کی طرح اڑاتے ہیں دشمن پر ٹوٹ پڑتے ہیں، بگولہ بڑھ جاتا ہے بڑھتا ہے دیکھو دیکھو شمال کی طرف دیکھو علیہ اس طرف جا رہا ہے اور بڑھ رہا ہے کہا اور جواب کا انتظار کئے بغیر اپنا گھوڑا اس طرف ڈالدیا۔

میدان والے بھی راجپوتانے تھے بہادر تھے جو کٹنے تھے مگر شجاعت و بسالت کے اس پیکر کو دیکھ کر گھبرا گئے اور اگر ان کی سردار نہیں روک نہ لیتا تو اسی وقت ان کے لشکر میں بھگدڑ سی پڑ گئی ہوتی ایک تنہا جوان دس میں سانجھی ہی ساتھ رہ گئے تھے اس نے بڑی غایت اور مردانگی سے جھٹ ایک دستہ فوج اس سے بھڑنے کے لئے علیحدہ کر دیا اور باقی آدمی غافل اور بے خبر سپاہیوں سے لڑانے اور بھڑنے میں مصروف رہے نور الدین تنہا سہی راجپوتوں کی دیدہ کی بھی سہی مگر نور الدین پھر اس تو دکا فرزند تھا جس نے تلوار کے سایہ میں نشو و نما پائی ہو، جس کی پیدائش و بہادری کی شہادت آسمان و زمین و آسمان کی مرغزہ اور میدان دے رہے ہوں، جس کے گھوڑے کے پیر رکاب پر نہیں بلکہ اور پیر رکاب پر رہتے ہوں، جس کے ہاتھ میں تلوار ہو اور سامنے دشمن، جس کے وجود میں گرمی ہو اور سامنے سرد، جس کی رگوں میں خون کی بجائے بارود ہو، جس پر دائیں بائیں سے وار ہو رہے ہوں اس کا تو دم مارنے لگا ہو جانا کوئی قابل تعجب نہیں ہے انہوں نے کمر توڑ دی کہ ایک گھوڑا ہوا ہو جاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے، ایک سوار گرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے، ایک تلوار ٹوٹتی ہے تو دوسری تلوار اس کی جگہ لے لیتی ہے، ایک ڈھال ٹوٹتی ہے تو دوسری ڈھال اس کی جگہ لے لیتی ہے، ایک تیر ترکش سے ختم ہوتا ہے تو دوسرا تیر اس کی جگہ لے لیتا ہے، ایک نیزہ ٹوٹتا ہے تو دوسرا نیزہ اس کی جگہ لے لیتا ہے، ایک بندوق کی گولی ختم ہوتی ہے تو دوسری بندوق کی گولی اس کی جگہ لے لیتی ہے، ایک توپ کی گولی ختم ہوتی ہے تو دوسری توپ

جلد چھوڑ دے۔ عجیب منظر تھا سب حیران تھے جیسے کوئی مکتہ کے عالم میں ہو اقتصار حالات کو دیکھ کر تمام بخیریں کاٹ لی گئیں اور نورالدین اور باقی کو لیکر سب لشکر اسلام میں داخل ہوئے اور شادیانے دفن ہائے بشکر دہلی کی جانب روانہ ہوا چند منازل طے کرنے کے بعد ایک شب کو لشکر کے افسروں اور امیروں کا جمعیت میں اجتماع ہوا اور اس سے اس درمیانی عرصہ کی سرگذشت کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ بھائی خدا کے فضل سے میری اب تک زندہ بچا رہا اور نہ ابتک میری ہڈیاں بھی تھیں یہ باتیں کئی مرتبہ میری موت کے نصیبے ہوئے اور یہ سنتا رہا کہ فلاں صبح کو میرا سر تن سے جدا کر دیا جائیگا فلاں روز مقتل میں میرا خاتمہ ہوا ہوگا اور فلاں تاریخ کو مجھے شکار گاہ میں بنا دیا جائے گا مگر خدا معلوم کیا اسباب تھے جو اب تک میں زندہ رہا۔

جب مجھے گرفتار کیا گیا ہے تو ہم سے زیادہ خون بہ جانے کے باعث میں بیہوش ہو چکا تھا آنکھ جو کھلی تو میں نے خود کو دامن کوہ میں پایا میرے ساتھ مجھے انتہائی اذیت کے ساتھ قریب ترین اور نامور گزشتہ معرکوں کا انتقام تنہا ایک میری زندگی سے لینے کے مشورے ہوئے کسی خیال سے کہ اسلامی لشکر میری گرفتاری پر نہ اڑ بیٹھے کوئی مجھ پر حملہ کیا جائے۔ کوہستانی راجاؤں میں سے ایک راجہ کے ایک خاص دوست کی حراست میں پہنچا دیا گیا اور جب بہادر شاہ سے یہ اطمینان دلا دیا گیا کہ میری موت کا یقین ہو گیا ہے تو مجھے وہاں سے قلعہ میں لیجا کر قید کر دیا گیا کچھ روز بعد مجھے خفیہ طور پر دربار میں طلب کیا گیا وہاں سے پھر مختلف اذیتوں کے ساتھ مارڈالنے کا حکم دیا مگر مہاراجہ نے کہا کہ یہ بہادر اگرچہ دشمن ہے مگر ہے بہادر سپاہی اس طرح مارنا اور ایک بہادر کو اذیت دینا ہمارے آئین و روایات کے منافی ہے میرے لئے خلاف حکم اس قدر تعزیر اور سخت سزا کو کہا جا سکتا ہے مجھے اپنی خواہش سے کوئی آرام نہ پہنچانے کا حکم ہوا کہ میری جان بچ گئی ان کے اذہان نے البتہ بڑی بڑی مکالیف پہنچائیں آنکھ کی روشنی کا تصور ہی انسان کو لرزہ براندام کر دینے کے لئے کافی ہے مہاراجہ اس دوران میں مجھے دو مرتبہ دیکھنے آئے ایک مرتبہ جب میں قید کے باعث ہو اور اسی تشنجی کی بیماری میں تم عمر بھر ہمیں تنگ کرتے رہے ہو گے اور ہمیں سخت تمہارا لاستہ کیلئے کا لقب تم پہاڑ ہو اگر وعدہ کرو کہ تم میرے لشکر کے ساتھ ہو کر اسلام سے مقابلہ کرو گے تو تم کو ہر طرح رہا کر دیا جائیگا بلکہ بڑی عزت کے ساتھ رہو گے اور اس وقت میں تمہارے ساتھ تمہارے شایان شان سلوک کر سکوں گا۔ ظاہر ہے کہ میں ایسے کو کیا جواب دے سکتا تھا میں نے ہر مرتبہ انکار کر دیا۔

(۴)

اس قید و اذیت میں یادگار دین اور شریف پارتی میری انیس و غمخوار رہی گو یکا نہ ہے اور ایک دوسرے مذہب سے تعلق رکھتی تھی تاہم اس کا دل ایک اسلامی دل تھا جس میں شرافت، دردمندی اور انسانیت و محبت سب کچھ تھا یہ گھٹنوں میرے پاس آ کر بیٹھتی رہتی گو اس نے کبھی مجھ سے اوپر نظر کر کے بات نہیں کی ہے اور میری ہمدرد اور بیاس کی زیادہ تر اسی کے خیال رکھا ہے جس نے خانہ زین میں قید تھا وہ ایک طرف کو جا کھل کا دروازہ بھی ہے جس کے برابر والانوں کی ایک قطار ہے یہ اسی راستہ سے آتی ہے میرے پاس آ کر رکتی تھی غریب مجبور تھی کہہ کر نہ سکتی تھی پھر بھی جو امکان میں تھا کیا اور کرتی رہی ایک دن رات کا وقفہ تھا مجھے تکلیف کا اثر زیادہ تھا کیا ایک میری آہ نکل گئی یکبیں قریب تھی راستہ معلوم تھا یہ سن کر دروازہ کھول کر میرے پاس بھاگی آئی بہ کہا نے کی اشیاء لائی اور کہنے لگی تجھے تمہارے دکھ درد مصیبت سے دلی ہمدردی ہے مگر میں اس کے سوا کر کبھی بھی آتی اور امکانی خدمت کرتی رہوں اور کیا کر سکتی ہوں۔ اس درجہ بلند و اعلیٰ خاتون

کو بیٹھے دیکھا تھا جو اس نے بلا ناغہ گھنٹوں میرے ساتھ باتوں میں بسر کئے تھے تسلی دی ہے اور میں اس توقع پر رہا کہ سکتا ہوں کہ اگر میرے ساتھ یہ معاملہ اور سلوک نہ ہوتا تو میں اس کو ضرور اپنے آزاد ہونے کے بعد بہت ہی اچھا صلہ دیتا۔ اس سے بے انتہا محبت ہو گئی ہے اور میں اس خالی نہیں ہوں کہ اس کی محبت زور نہ تھی صرف اس کی طرف سے ہی ہو بہر حال حقیقت یہ ہے کہ اگر میں اس سے دور ہو گیا تو میری یہ ساری زندگی اجیرن ہو جائے گی اور اندیشہ ہے کہ شاید میں زندہ ہی نہ رہوں اور غفلت میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤں یہ کہتے کہتے نورالدین کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں اور رستے اس نے تھا ہمدردی کیا کچھ لوگ کہنے لگے کہ یہ بڑے ظالم ہیں جب تک ان کا قلع قمع نہ کر دیا جائے اس وقت تک کون نصیب نہیں ہو سکتا۔ نورالدین کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور یہ نے تڑپ کر کہا کہ کیا کہتے ہو کچھ خدا کا بھی خوف ہے آپ تمام ہندوؤں کو ظالم نہیں کہہ سکتے میرے ساتھ جو کچھ ہوا اس میں مہاراج کا قصور ہے نہ عوام کا یہ سب کچھ اور کی شرارت کا نتیجہ تھا اس میں بیچارے ہندو کیا کر سکتے تھے جنہیں میرے وجود سے اپنی جانوں اور اپنی تہذیب کے لئے خطرہ ہی پیدا ہو گیا تھا کیا ان کا حق نہ تھا کہ اپنی جانوں کی حفاظت کے لئے ہاتھ بڑھاتے میں نہیں ان کی عداوت بیجا نہیں اور مجھے بجز اذیت پہنچانے کے کوئی اور کام کرنا ہو تو بتلائیں اگر یہ صورت نہ ہوتی تو یہ ضرور قابل ملامت و ملامت تھے میں تسلیم کرتا ہوں کہ دشمن کو بھی اپنی اذیت نہ دینی چاہیئے لیکن یہ ان کے مذہب کا تصور ہے نہ کہ اس کی بنا سے اور جو اسلام سے بیشتر ہی دشمنی اور ہر قسم میں بڑھ چڑھ کر دشمنی کرتا رہا ہو اس کو کیا کہا جائے تھے وہ اس طرح بھی نہ کرتے اور محض ان کی اور دوسانی دوستی میں یہ سفیہانہ حرکت نہیں کرتے تھے بہادر دلی تو یہ حالت تھی کہ جب انہوں نے زنجیروں میں جکڑ کر بھی مجھ کو نہ چھوڑا تھا اور یہ کہا تھا کہ ایسے شخص کو ہم ہتھیار سے کاٹ کر ہلاک کرنا پسند نہیں کرتے ہم تو اس کو آخر دم تک زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔

ایک صاحب نے کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں سب کچھ کریں نماز میں پڑھتے ہیں کلمہ پڑھتے ہیں یہ کوئی کافر نہیں ہے چند آوازیں صداقت کی سنائی دیں۔

نورالدین نے کہا کہ نہیں ہم مسلمان ہیں اور ہمیں کوئی چیز کسی کو خون ناحق کی اجازت نہیں دیتی ہے حالت اور حق گوئی سے نہیں روک سکتی اور نہ ہمیں اس کے اظہار میں باک ہو سکتا تھا میرے ساتھ یہ کہہ سکوں بہادر ایک سچا آدمی کے ساتھ ہمیں اس پر افسوس نہیں ہونا چاہئے ہم مجبور نہیں کر سکتا اور نہ ہمارا یہ کام اور یہ منصب ہونا چاہئے۔

(۵)

منازل سفر طے کرتا ہوا یہ لشکر دارالسلطنت دہلی پہنچ گیا۔ وہاں فتح و ظفر کی اطلاعیں پہلے ہی پہنچ چکی تھیں اور اس خوشی میں آج دہلی میں جشن ہو رہا تھا اس کی دہلی میں جس پر ابتک گویہ میدانی پر ہے اور جس کے متعلق میں یہ کہہ چکا ہوں کہ ہندوستان جیسا وسیع و عریض ملک اس وقت اس کے کوچہ و بازار میں ہلاکی و خونریزی کی مثالیں نہیں ملتی تھیں اور دور دور تک سناٹا تھا ہو کا عالم تھا ہر طرف سے آنے والے لشکر کی قطاریں گنی نہیں جا سکتی تھیں لشکر کی کثرت ہی نظر آتا تھا دولت کے ڈھیر بالا خانوں اور دیواروں سے سجائی دیتے تھے ہر طرف سے ان کے ہنر مند اور صناع بلائے گئے تھے دہلی کے گلی کوچے اور بازار سجائے گئے تھے ہر طرف سے ناچنے والیاں اور گانے والیاں بلائی گئی تھیں اور دور دور تک ان کی قطاریں لگی ہوئی تھیں کہیں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی ہر طرف سے آنے والے لشکر کے ساتھ ہی ہندوستان کے مختلف علاقہ کے راجہ اور مہاراجہ اپنی اپنی فوجیں لے کر آ گئے تھے دہلی ہی میں موجود تھے جس وقت نورالدین دہلی میں داخل ہوا ہے اس وقت عجب سماں تھا ساتھ نے تخت سے اتر کر اپنے اس بہادر اور جانباز ترین کو سینہ سے لگا لیا اور سلامت رہنے پر مبارکباد سرفراز فرمایا دیگر سرداران لشکر کو بھی انعامات تقسیم ہوئے اس کے بعد بادشاہ دربار میں

عزت و احترام کی جاتی سلطان کو تمام حالات کا علم ہو چکا تھا اس نے اس سے بہلا طفت گفتگو کی۔ فرمایا تم بہت شریف اور نیک دل خاتون ہو اگر اپنے اعزہ کے پاس جانا چاہتی ہے تو ابھی زمانہ امن تک انتظار کرنا پڑے گا اور اگر یہیں رہنا منظور ہے تو میں رفیقہ تاجالیہ سے مشرف کرتا ہوں جہاں اور جس مقام کو پسند کرے وہاں زندگی بسر کرو اور رہ!

بارتی پولی۔ جہاں پناہ خدا معلوم میرے اعزہ و اقربا پر کیا گذری وہ زندہ رہے یا مرگئے اب ویرانے اور اجڑے ہوئے دیار میں جا کر کیا کروں گی جہاں پناہ کے الطاف خسروانہ نے بار بار سب بنیاد دی ہے اور اس سے ہمت پا کر صرف اتنی استدعا کرتی ہوں کہ میرا ایک جوان بھائی اور بہن ہوں ان کی تلاش کرا دی جائے اگر یہ زندہ ہوں اور کسی باوا شش میں فیلہ کر سکے گئے ہوں تو انہیں رہائی بخش کر میرے ساتھ رہنے کی اجازت دی جائے کیونکہ میں عزت ہو کر تنہا زندگی بسر کرنے سے عاصر ہوں اتفاق امر کہ دونوں زندہ تھے اور ان کی آمد میں دربار میں حاضر کئے گئے اور حکم ہوا کہ انہیں جمنا کے کنارے ایک محل رہنے کو دیا جائے۔

(۶)

آفتاب یہاں تابہ غروب ہو چکا ہے اور گہٹا ٹوپ ظلمت و تاریکی کے عارضی غلبہ کے بعد ماہ منور اپنی پوری حاشیوں اور درخشانیوں کے بعد افق سے طلوع ہو کر فضائے لبیط پر نہری چادر بن کر چھا رہا ہے اور دور۔ عالیشان تک پست و بلند پہاڑیاں عمارتیں کھیت باغات اور سڑکیں اس کے نور سے جگمگا رہی ہیں جمنا لہریں ہے اور اس کی بیتاب اور اٹھتی ہوئی لہروں میں چاند کی شعاعیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے پریاں نہانے کے لئے اتر آئی ہیں اور شفاف پانی میں غوطے لگا رہی ہیں دریا کا پانی پارتی کے پائیں باغ کی مرمری سیڑھیوں تک آیا ہوا ہے پارتی اپنی سیڑھیوں پر تنہا اداس بیٹھی ہوئی ہے ایک محویت کا عالم طاری ہے بیخودی میں اسے اتنا بھی ہوش نہیں ہے کہ رات کے لمحے برابر گذرتے چلے جا رہے ہیں اور چاند اپنے سفر کی نصف منازل طے کر چکا ہے جاندنی اس کے نورانی چہرہ کو اور بھی نورانی کر رہی ہے کالی کالی شب تابدار نصف فنتہ اس کے رخسار و پیشانی پر ہوا سے اڑ رہی ہیں وہ بیٹھی سر سے سرک گیا ہے وہ سوچ رہی ہے کہ میں کتنی ہی مسلمان بڑے ظالم ہیں خوشحال ہیں سفاک ہیں ہندوؤں کی بہو بیٹیوں کو گھر میں ڈال لیتے ہیں جب میں نے نورالدین کی آواز سنی ہے اس کے پاس گئی ہوں تو میرے دل میں خوف تھا اور بادل نخواستہ فرض ضرور اس میں حیا کے جذبہ کا بھی اثر تھا مگر میں کہہ سکتی ہوں کہ حیا سے زیادہ خوف مسلط تھا وہ بھی شریف بھلا شریف ثابت ہوا اور دربار سلطانی تو۔ خیال تھا کہ جاتے ہی سزا ملے گا حکم دیا جائیگا یا کسی مسلمان کے پلے جھڑا باندھ دی جاؤں گی۔ بالکل توقع خلاف کا مجسمہ نظر آیا پھر یہ سلوک دوستوں سے نہیں دشمنوں سے ہے اچھا میں دشمن سہی نورالدین کی تیمارداری تھی میرے بہن بھائی تو دشمنوں کی صف میں قید ہوئے تھے ان کے ساتھ کیوں مراحم خسروانہ سے کام لیا گیا کتنا بڑا دل ہے انہیں ملا ہوا ہے انسانہ زندگی اور وہ بھی دشمنوں اور ان کی طرف سے جنھیں ہمارے یہاں مجھ کہا جاتا ہے کتنی دل میں گھل جانے والی بات ہے پاس پڑوس میں اور ہر زیادہ تر مسلمان امراء ہی کے مکانات میں گرفتار کیا مجال جو کوئی سیدھی نگاہ بھر کر دیکھے سب جھوٹ! سب غلط! محض بدنام کرنے اور لڑانے کی باتیں ہیں ان کے طریق نرالے تو ہیں مگر ہیں کتنے دلکش بھئی ہمارے یہاں ہوتا تو صبح ہوتے ہی آنکھ بند کر کے بیٹھ گئے اور یہ جا کالی سندر میں گئے تین ٹاٹ سرد سرد اور نرم نرم سے جا بجا کر پوجا ہو رہی ہے اور اتنا شور ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی عبادت بھی یا پوجا کرتے مسلمان ہی ہیں مگر کتنی دلکشی اور کس درجہ محویت و خموشی کے ساتھ آواز بلند سے کچھ پڑھتے ہی ہیں تو اس میں بھی جمنا کی موجوں اور خنک موزوں کا نغمہ ہوتا ہے

اور ایک وقت نہیں پانچ وقت جھکتے ہیں پانچ وقت سنہ ہاتھ دھوتے ہیں روز نہاتے ہیں کہتے جاتے ہیں مجھ اور اپاک! میں نے تو یہ عالم دیکھا ہے کہ چھینٹ تک سے دامن بچاتے ہیں اور گندگی و نجاست سے انتہا درجہ بچتے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ پھر انھیں مجھ کو کیوں کہا جاتا ہے میں اپنے طریق پر سنہ دھیا کرتی ہوں کوئی وجہ سے کچھ نہیں کہتا نہ کہ ذکر ہی اور نہ کسی گرفتہ کا خیال خلاق میں اعلیٰ اور سلوک میں شریف مجھے تمام کا شش اور آمائن اپنے ہرم سے کہیں بہتر نظر آتے ہیں عورتوں کو پردہ کے گمان میں۔ یعنی کا قصہ اور نہ پردہ رکھنے کا ڈھونگ اور ظلم!

(۷)

پارتی انہیں خیالات میں مدہوش پڑی ہوئی تھی اور رات گذر رہی تھی کہ ایک نگاہ چوڑی تو دس سپاہی سر پر کھڑے ہوئے ہیں اور اسے للچائی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں یہ اٹھ کھڑا ہونا چاہتی ہے مگر اٹھ نہ سکی گھبرا کر بے ہوش ہونا چاہتی ہے مگر ہوش نہ بند کیا اور تہمد دیکھ کر اٹھا کہ چلا دے پارتی بیہوش ہو گئی اور آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک گاؤں کے خس پوش اور غار مکان میں پایا وہ چیخ مارنا چاہتی تھی گر منہ سے آواز ہی نہ نکلی اور پھر آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔ صبح ہوتے ہی ایک شور برپا ہو گیا کہ پارتی فرار ہو گئی عام خیال یہ ہوا کہ وہ یقیناً جاسوس تھی اور یہ سارے ہنگامے حالات کے علم اور اندرونی رازوں کے جاننے کے لئے اختیار کئے گئے تھے ہر طرف تعاقب میں سوار دوڑا دیئے گئے مگر کہیں کوئی پتہ نہ چلا اس کے بہن بھائی نیسہ میں نظر بند کر لئے گئے جاگیر ضبط ہوئی نورالدین اس خبر پر سب سے زیادہ مضطرب اور پریشان ہوا اس کی سمجھ میں آتا تھا کہ پارتی جس نے اس کی اتنی مدارات کی تھی اور جاسوس ہونا اتنی حسین اور نیک طالع اور جاسوسی پیشہ مگر پھر یکایک غائب ہونا کیا معنی! جس قصہ میں اس کا مسکن تھا اس کے متعلق یہ گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ وہاں کسی کی دستبرد کا شکار ہو سکتی تھی کچھ اس وقت ایک نورالدین ہی تھا جو اس شبہ جاسوسی کے ارتفاع میں کوشاں تھا سلطان کے استفسار پر اس نے کہا کہ میں اور اس بعضوں کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ پارتی کچھ ہو گئی جاسوس نہیں ہو سکتی اور نہ آپ کو ضرر پہنچا سکتی ہے وہ شہزادی سازش کا شکار ہوئی ہے حضور مجھے اس کا پتہ معین کریں اور کچھ مہلت دیں میں اس کا پتہ لگاتا ہوں اجازت ملتے ہی نورالدین سراغ رسانی پر تیار اور آمادہ ہو گیا اور اس نے بڑی گرمی کے ساتھ کام شروع کر دیا۔

وہ ایک روز بہیس بدلے ہوئے سائیسوں کے ایک مجمع میں پہنچا اس کے ساتھ کئی ادلی اس کا گھوڑا دوڑ کرتے ہوئے وہ بھی ایک سائیس کی حیثیت سے وہاں پہنچا ان میں گفتگو اس موضوع پر ہو رہی تھی ان میں سے ایک بولا بھلی زبان کہو تے ہو معلوم ہوتا ہے غیاث الدین کا زمانہ ہے جسکے رعب و داب سے لوگ میٹھے گھروں میں لڑا لیتے ہیں کسی کو حوصلہ ہے کہ اسکے زمانہ میں کوئی حرکت و شرارت کرے رہا ہے سے لٹھے تھے مگر جس لیس کر کے کھدیڑے نکال میں شورش ہوئی سب بھاگ نکلے گئے مگر ہمارا آقا دلاور خاں کھلا ہوا رہا کوئی غیر ہوتا ہے نہیں ہم چار پانچ آدمی ہیں راتوں رات پارتی کو محل سے اٹھوا لیا اور تعجب ہے کہ آہٹ کسی کو پتہ ہی نہیں لگا بادشاہ کی بادشاہی ہی رکھی رہ گئی اور پتہ کیا کسی کو یہ خیال نہیں گذرتا کہ پارتی اغوا کی گئی ہے دوسرا بولا یار تو نے بھی مگر غضب ہے کہ بیحد حسین و شریف چھوکری ہے بھلا سائیس کہنے لگا مجھ کو ہو جو چند سکہ آفتاب اور چند ماہتاب ہوا دن بادشاہ میں کے محلوں میں رہنے کے قابل ہے۔ دوسرا۔ یار محلوں میں سے اڑا لایا کس طرح بھلا۔ ادھر ادھر دیکھکر۔ بات یہ ہے جب وہ دربار میں آئی تھی تو ہمارے میاں نے اسے دیکھ لیا تھا اور اسی وقت سے بیچین تھے بس نہ چلتا تھا آخر اس نے دس ہزار جوانوں کو ایک ایک ہزار روپیہ انعام پر اس کام کے لئے متعین کیا کہ جس طرح ہو اسے اڑا لائیں گرا لائیں کس طرح یہ بڑا ٹیڑھا سوال تھا ان میں ایک شخص علی محمد تھا وہ بار بار اسی بھلا اور مرثیا آدمی کا

اس نے سوچتے سوچتے یہ تدبیر سوچی کہ سب آدمی بہروپ اور سوانگ بھروں کا روپ دھار کر کے ادھر کا گشت لگایا کریں ہو سکتا ہے کسی وقت رات کو جمنا پر آگئی تو بیڑا پار ہے کئی روز متواتر گھومتے رہے ایک روز داؤ لگ گیا ہاتھوں ہاتھ لائے۔ دوسرا۔ تو کیا وہ سرکار رہی کے یہاں ہو؟ پہلا۔ بس مجھے تو اتنا ہی پتہ ہے سرکاروں دربار وں کی باتیں بھلا ہمیں کہاں معلوم ہو سکتی ہیں، نورالدین پہلے تو سب کچھ سنتا رہا پھر اندر پہنچا اور اتنا پتہ لگا کر باہر آگیا اور گھوڑے پر سوار ہو دلنواز خاں کے محل کی طرف روانہ ہوا اور تین روز تک فقیر زنبھیس میں یہاں گھوما کہ کوئی پتہ نہ لگا کہ پارتبی محل میں ہو یا کہیں باہر چلی گئی ہے روز اسے معلوم ہوا کہ دلنواز خاں بنگال کی طرف جا رہا ہے اس کا دل ٹوٹ گیا اور اس میں اطلاع کرنی چاہی مگر پھر کچھ خیال کر کے رک گیا جس شب کو کوچ ہونے والا تھا نورالدین بھی بھیس بدلے ساتھ ہو لیا اس کے آدمی ہی لگے ہوئے تھے ہزاروں روپیہ تلاش و سراغ میں خرچ کر رہا تھا مگر اس کا چہ بنز تک پہنچ گیا اور کوئی پتہ نہ لگ سکا۔

ایک روز شام کے وقت سنا کہ بیگم صاحبہ کا ڈولا آرہا ہے؟ دیکھا نہ تا دسید ہا اس طرف روانہ ہو گیا اس کے ساتھ پچاس مسلح جوان تھے نورالدین کے ساتھیوں کی تعداد بیس جوانوں پر مشتمل تھی جونپور سے دس میل کے فاصلہ پر اس نے ان جوانوں کو روکا اور اس دستہ کے سردار سے کہا کہ تم سب جہاں پناہ کے حکم سے گرفتار کئے جاتے ہو اس جرم میں کہ تم نے شاہی مہمان پارتبی کو اڑا لیا ہے میرا کوئی حرج نہیں میں تو شاہی ملازم ہوں مزاحمت کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اختیار ہے میں کچھ نہیں بولتا جہاں چاہو چلے جاؤ میں ابھی صوبہ کڑے صوبیدار کو سوار بھیج کر اطلاع کرتا ہوں آج نہیں تو کل گرفتار ہو جاؤ بھاگنے چلے ہو گے مزاحمت کا جرم ہی عائد ہو گا کہ بزدل سپاہی ہے یہ سنتے ہی ہو بغیر مشہور ہو ہی گئی تھی سر نہ ار ڈ گیا اور گڑگڑا کر بولا کہ ہم بے قصور ہیں ہمیں جیسا حکم ملا کیا ہمیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کونسی بیگم ہے۔ نورالدین نے پروانہ دکھا کر ڈرایا جو دیکھا تو واقعی اس کے اندر پارتبی موجود تھی دیکھتے ہی جناب ہو گئی اور آبدیدہ ہو کر کہنے لگی نورالدین میں نے تیرے بڑے وقت میں ساتھ دیا اب تو میرے کام آ۔ نورالدین نے کہا کہ آپ مطمئن رہیں میں آپ کو بحفاظت منزل مقصود پر پہنچا دوں گا۔

نورالدین منزل بہ منزل طے کرتا ہوا الہ آباد پہنچ گیا اور وہاں سے صوبیدار کی امداد لیکر دلنواز خاں کو خود حراست میں لے لیا اس نے مزاحمت بھی کی مگر کوئی چارہ نہ چلا اور یہ پورا لشکر جو اب دونوں فوجوں سمیت کوئی چھ ہزار پر مشتمل تھا دہلی پہنچا نورالدین نے دربار میں پہنچکر زمین ادب چومی اور عرض حال کیا غیاث الدین نورالدین کی اس کارکردگی پر اچھل پڑا مناصب میں اضافہ کیا خلعت سے نوازا اور انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا دلنواز خاں کو معزول کر کے قید میں ڈال دیا گیا کہ اس کے ایک عزیز کو اس کی طرف مرضی ہونگا نے اور اس سے نکاح کرنیکی سعی کی اور اسکے لئے غیر موزوں طریق اختیار کیا جو لوگ اٹھا کر لائے تھے ان کے شاہراہ عام پر درے لگوائے گئے اور پارتبی کی داستان الم اور شرافت و عصمت مآبی کے حالات سنکر اس کی جاگیر و وظیفہ میں اضافہ کر کے اسے پھر وہی محل عطا کر دیا اور فرمان صادر کر دیا کہ اگر آئندہ ہندوستان میں سے کسی کو بھی اس قسم کے جرم کا مرتکب پایا گیا تو تہ تیغ کیا جائے گا۔

(۸)

پارتبی اپنے محل سے ایک گاؤں میں پہنچائی گئی وہاں سے اسے ملتان روانہ کر دیا گیا اور اس کے ایک بھائی کے یہاں رہی اور شوہر دغا کم ہونے کے بعد وہ دہلی بلائی گئی۔ دلنواز خاں ایک اونی قوم کا فرد تھا مسلمان ہوا فوج میں کارنمایاں انجام دینے کے باعث ترقی کر گیا اور امارت کے درجہ پر سرفراز ہوا طبیعت میں عیاشی کا عنصر تھا اور مجھے چوری

# ایک مرتبہ سنجیدگی سے غور تو فرمایئے

کہ ایک روپیہ سالانہ میں مولوی کا خرچہ پورا ہو سکتا ہے، اور کیا اس کی ساری ذمہ داری نہایت درجہ آسان نہیں ہے؟ قبل اس کے کہ آپ اس پر غور فرمائیے کہ آیا مولوی نے آج تک سال کے عرصہ میں مذہب و ملت کا کوئی کام کیا یا نہیں، اس نے ۸ سال میں سوا دو سو ہزار دو ہزار نہیں لاکھوں مسلمانوں کو اوامر و نواہی اسلام سے آگاہ کیا، قرآن پاک کے حقایق حکم کرائے، احادیث سے مطلع کیا، اور دنیاوی سررشتہ کے بہت سے شعبوں میں ہم مشورے دیئے اور حق یہ ہے کہ اس کا تنہا کام، ہندوستان کی جمعیتوں اور اصلاحی، تعلیمی اور اخباری انجمنوں کے مجموعی کام سے زیادہ ہے کیونکہ اس کے پیچھے ایک لاکھ مسلمانوں کی نظم ہے گذرتا ہے،

پھر کیا بحیثیت خریدار مولوی نہیں بلکہ بحیثیت مسلمان ہونے کے آپ غور فرمائیے کہ مولوی کا وجود اس کی ذمہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے یا نہیں، اور پھر اس پر غور فرمائیے کہ آپ نے اپنے ذمہ کس قدر اور کیسی خدمت کو لیا ہے،

**میری کوشش** اس پرچہ کے ۱۸ ماہ مولوی کے آٹھ سال ختم ہو جائیں گے، اس مدت میں کے مولوی میں نے جس قدر کد و کاوش کی وہ حاضر و ناظر ہے علاوہ اس کے کہ زیادہ گفتگو کا کام کرنا نہیں چاہتا، میں نے اپنے دل پھوں کی ضروریات کے لیے جاتا پڑا ہے تا ہو سے زیادہ نہیں لیے حالانکہ صرف میں ضرور دیتا ہوں، یہ ضرور دیتا ہوں، تو سو روپیہ سے زیادہ کی یہ فقط محنت بحیثیت اجیر ضرور کے ہوتی ہے، اس کے علاوہ میں آپ کو پرچہ، کتابت اور کاغذ کی بحیثیت سے مختلف نمبروں اور مطالبوں میں سنہ ۱۹۰۱ء سے کام کر رہا ہوں اور اس سلسلہ کا خود اندازہ سے باہر تھا، میں نے اپنی ذاتی کاغذ کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کر لیا تھا، اور مولوی کو کہلا بھیجا تھا کہ ہم اس کی محنت اور قیمت نہ لیں گے، اب یہ دونوں چیزیں ختم ہو رہی ہیں، محنت نے مجھے کمزور کر دیا ہے، تجربہ نے یہ سکھایا ہے کہ اندر نہ جمع کرنے کے زمانہ میں میرا کم صرف دو آدمیوں پر مشتمل تھا، اور جمع کرنے کے دنوں کی حالت یہ ہے کہ اب میں چار آدمیوں سے سات ہو گئے ہیں، اب اگر میں اپنی بیوی کا ذکر نہ بھی کروں تو مولوی کی نذر کر کے ہر سال اپنے پیچھے ایک نادار اور بے کار لڑکا چھوڑنے کے لیے مجبور ہو جاؤں گا، لہٰذا میں نے

**فیصلہ کر دیا ہے** کہ اپنی تمام کتابیں اور ان کا حق اشاعت اپنے پانچوں بچوں کو دیدیا ہے اور ابھی اب اس کے مالک ہیں تاکہ کم از کم ان کے خورد و نوش کے لیے کوئی تو سبیل باقی رہے اور آئندہ مولوی کے لیے جس قدر بازار کتابیں خریدتا ہوں ان بچوں سے بھی خریداروں کا، اور جو کچھ ان سے نفع ہوگا وہ ان پانچوں پر بحصہ مساوی تقسیم ہوگا، اور یہ ان پر کوئی احسان نہیں ہے گا، اور نہ میں آئندہ کوئی کتاب چھاپوں گا، چھاپی گا کاغذ ان بچوں کا ہی ہوگا

**اب آپکی ذمہ داری** اور ہی رہ گئی ہے اس لیے کہ سال کے آخر میں قرضہ کو چکانے کے لیے ان کتابوں سے جو کچھ ہی مدد ملتی تھی وہ بھی بند ہو گئی،

اب آپ کو اپنے مولوی کی خدمت اپنے ذمہ لینا ہے، اس کے لیے میں آپ کی خدمت میں چند باتیں عرض کرتا ہوں،

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ خریداری کو تصور کیا ہیں ضرور تا پڑھتے ہیں کہ اس کل مذہبی رسالہ خریدا دو سو سال اپنی، دوسرے سال سیاحی بلکہ مولوی کو خریدنے کے بعد جب تک وہ زندہ رہے اس سے نہ توڑیے، اس کو تو آپ نے اپنی خریداری کی سیاحی میں ضرور دیکھ لیا ہوگا کہ مولوی سے زیادہ سستا، موقت، اور مفید مذہبی، اصلاحی، سیاسی معلومات سے پر کوئی چیز ہے اور نہ ہو سکتی ہے، اگر یہ چیز التزاماً ہو جائے تو ۱۵ ہزار کی اشاعت ضرور ۲۰ ہزار سے زیادہ ہو جائے گی، لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہر سال ۴۰ فیصدی خریدار کم ہو جاتے ہیں، اور وہ کمی گو انہیں پچھڑے ہوئے بھائیوں یا ہمدردوں سے پوری ضرور ہو جاتی ہے لیکن جب کہ روپے کے دس آنے رہ جائیں، کیونکہ ہر نئی خریدار قدر واپسی کا نقصان بھر نمونہ کاغذ، خط و کتابت، اپیلیں اور بیسیوں المضاعف اخراجات اس طلا کو پورا نہیں ہوتے ہیں، جاتا ہوں کہ یہ عملاً پاس فیصدی بھی نہیں ہوگا، لیکن مجذوب کو تو اپنی پڑ سے کام ہے

(۲) اگر آپ کے نزدیک مولوی عام اسلامی اور تبلیغ اسلام کے لیے مفید ہے تو پھر ہر بھائی بالغ خریدار مہیا کر دے اور ہر سال اپنے حلقہ تعارف میں بالغ خریداروں کا اضافہ کرتا رہے، ہمیں قادر اور غیر قادر بھائیوں میں سے ایک کا اوسط بھی رہے تو ایک ہی سال میں ۴۰ ہزار اشاعت ہو جائے اور مولوی کی موجودہ پوزیشن نہ صرف مضبوط ہو بلکہ اور ہزاروں من میں پیدا ہو جائیں (۳) نقصان کی تلافی بڑی حد تک خاموں کی بکری پر ہے، جب بھی آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہو بالقصد اور بالعادت صرف مولوی کے دفتر سے منگائیں، ویسے بھی مولوی کے دفتر سے کتابیں ہر جگہ سے سستی ملتی ہیں اور یہ کہنے کی بات نہیں ہے، آپ میں سے ہر شخص کا تجربہ ہے بس اتنی بات ہے کہ وہ تجربہ ہو جاتے، آپ میں سے ہزاروں نے محسوس کیا ہوگا کہ جب کبھی اور جہاں کہیں کتابیں منگوائیں تو مجموعی طور سے مولوی کی نسبت کچھ نہ کچھ نقصان ہی رہا، یاد رہے تو سب کچھ ہے اور ہو جائیں تو کچھ نہیں،

(۴) مولوی کے خریداروں میں سب کے سب نہ تو ذی اثر ہیں، نہ سب مالدار ایسے بھی ہیں جو خود بھی مشکل سے ایک روپیہ فراہم کر کے اپنا وقت، اور مطبوعات اسلامی پورا کر سکتے ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ وہ پڑھے لکھے ضرور ہوتے ہیں، اور وہ اپنے محکمہ اپنے دائرہ اور اپنی معلومات میں ہزاروں مستعد حضرات کے ماموں اور پتوں لو نوٹ رکھتے ہیں، کہنے میں اتنی ہی بات ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے پتے ہی کہہ کر بھیجدیں جو مسلمان ہیں اور اسلام سے تعلق رکھتے ہیں میں خود انکو آمادہ اعانت کر لوں گا، یہ صرف پوسٹ کارڈ کا خرچ ہے، اور ذرا سی لکھنے کی زحمت گوارا فرمائیں،

غرض یہ کہ آپ سب مل کر چاہیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے اور میں اکیلا ہزاروں ہم خرچ کروں تو کچھ نہیں ہو سکتا اور نتیجہ سوائے میری محنت کے میرے پاس ایک پیسہ بھی نہیں،

خدا کرے آپ میری گذارش کو اسی اہمیت سے قبول کریں جس تشویش اور مستقبل کی نا امیدی کو میں محسوس کر کے لکھ رہا ہوں، آپ کا خدمتگزار عبدالحمید ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء

## اجر بیش دہد خدائے کہ کردہ یاوری

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

خدا ان بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے مولوی کی اشاعت میں مدد دی، جی وہ لوگ ہیں جن پر مولوی کو ناز ہے اگر سب بھائی اسی طرح مولوی کو لوٹاتے رہیں تو یہ کس قدر اس کو پلانے میں آسانی ہو جائے،

اللھم حصل مرادھم بالخیر، اللھم نور قبورھم، نور مھم فلک دھم تسلیما دائما

| اسماء معاونین | تعداد | اسماء معاونین | تعداد |
|---|---|---|---|
| جناب حاجی عبدالوحید صاحب برادہ ری | ۱ | جناب عبدالغفور صاحب فیض آباد | ۲ |
| مولوی محمد یحییٰ صاحب کرور | ۲ | مولوی الٰہی صاحب گھوسو | ۲ |
| حضور وجی نورجی صاحب بمبا ہیڑہ | ۲ | اکبر علی صاحب انصاری غازی پور | ۲ |
| عبدالسلام صاحب اگرہ | ۳ | اکبر علی صاحب ہشنڈہ | ۲ |
| سید مصباح المصطفیٰ صاحب جہانسی | ۲ | محمد حسین صاحب بزاب گڑھ | ۲ |
| علی صاحب اسٹریجی | ۲ | محمد یاسین صاحب زرگل | ۲ |
| رحمت علی صاحب جہانسی | ۲ | ڈاکٹر محمد عظیم صاحب لاہور | ۲ |

| اسمائے صاحبان | تعداد | اسمائے صاحبان | تعداد | اسمائے صاحبان | تعداد | اسمائے صاحبان | تعداد |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جناب قاضی علی محمد صاحب ایسی (ایسی) | ۴ | جناب سید محمود صاحب اسسٹنٹ کلکٹر (کاری) | ۱ | جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب چمبہ | ۲ | جناب مولوی نیاز احمد صاحب ملاکنڈ | ۳ |
| " فیروز الدین صاحب اسسٹنٹ کموٹ | ۲ | " مولوی محمد ہاشم صاحب اورنگ آباد | ۱ | " غلام مصطفےٰ خاں صاحب رائے مراد | ۱ | " ذکیر حسین صاحب سامانہ | ۱ |
| " خلیل احمد صاحب حیدر آباد | ۲ | " مولوی فضل الرحمن صاحب مدینہ پور | ۲ | " چودھری عبد الحکیم صاحب جیوال | ۱ | " عبد القادر صاحب تسم | ۲ |
| " حافظ احمد نور خاں صاحب قیصر گنج | ۱ | " عبد المجید عبد الغنی صاحب چالیس گاؤں | ۱ | " ڈاکٹر اشرف خاں صاحب آگرہ | ۲ | " عبد الرحیم صاحب وزیر کاٹھم | ۳ |
| " سید محمود علی صاحب پڈروٹہ | ۱ | " سید محمد حسن صاحب وارثی بیاوہ گرنٹ | ۱ | " سید محمد حسن صاحب وارثی بیاوہ گرنٹ | ۱ | " محمد حبیب اللہ صاحب کوہیری | ۲ |
| " عبد الغفور صاحب مستگری کالپی | ۲ | " ملک علی محمد صاحب آوان خانیوال | ۱ | " ملک علی محمد صاحب آوان خانیوال | ۱ | " محمد اسحاق رضا صاحب فتح گڑھ | ۲ |
| " مولوی غلام زین العابدین صاحب گلبرگہ | ۵ | " احمد نور الدین صاحب بانا واؤ | ۲ | " احمد نور الدین صاحب بانا واؤ | ۲ | " عبد الرحمان صاحب مدناپور | ۱ |
| شیخ عبد القادر صاحب پروفیسر | ۱ | " مولوی عبد الکریم صاحب نمبر ۳۰۳ | ۳ | " مولوی عبد الکریم صاحب نمبر ۳۰۳ | ۳ | " عبد الواحد صاحب ڈرگ روڈ | ۱ |
| " محمد ولایت حسین صاحب بنگال | ۳ | " ابو الحسن صاحب گورکھپور | ۱ | " ابو الحسن صاحب گورکھپور | ۱ | " محمد روشن صاحب بالاپور | ۲ |
| " منشی مہدی حسن صاحب کلکتہ | ۲ | " عبد الغنی صاحب بھوانہ | ۲ | " عبد الغنی صاحب بھوانہ | ۲ | " محمد یاسین صاحب بڈانہ | ۱ |
| " ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کرائے پرسرسا | ۱ | " محمد شریف صاحب سامانہ | ۴ | " محمد شریف صاحب سامانہ | ۴ | " محمد دانشاہ صاحب سرگودہ | ۲ |
| " خان بہادر مہدی حسن صاحب اکبر پور | ۲ | " نبی حسن صاحب کہنگریہ | ۱ | " نبی حسن صاحب کہنگریہ | ۱ | " ڈاکٹر محمد احسان صاحب مصطفےٰ پور | ۲ |
| " کریم اللہ صاحب ناگپور | ۴ | " رحمت اللہ صاحب کیمپ عدن | ۲ | " رحمت اللہ صاحب کیمپ عدن | ۲ | " شیخ رحمت اللہ صاحب جے پور | ۲ |
| جناب شیخ شیر علی صاحب اسسٹنٹ جک | ۲ | " شیر حیدر صاحب گورکھپور | ۱ | " شیر حیدر صاحب گورکھپور | ۱ | " قاضی عبد الکریم صاحب نمل پورہ | ۵ |
| " منشی غلام احمد صاحب ہوائی مرزنگر | ۶ | " محمد ایوب بیگ صاحب نمبر ۱ | ۱ | " محمد ایوب بیگ صاحب نمبر ۱ | ۱ | " حافظ بشیر احمد صاحب شیلانگ | ۱ |
| " بابو محمد یوسف خاں صاحب جیول | ۲ | " سید اختر علی صاحب آگرہ | ۲ | " سید اختر علی صاحب آگرہ | ۲ | " سید نائب محمد میران صاحب نرنور | ۲ |
| " قدیب الدین صاحب بہرام پور | ۱ | " محمد علی صاحب جالندھر | ۱ | " محمد علی صاحب جالندھر | ۱ | " محمد عبد العلی صاحب حیدر آباد | ۲ |
| " محمد نعیم صاحب محمود آباد | ۳ | " خاطر زماں خاں صاحب بابی گو | ۱ | " خاطر زماں خاں صاحب بابی گو | ۱ | " ضیاء الحسن صاحب انصاری | ۲ |
| " محمد علی صاحب جاورہ | ۱ | " سید محی الدین صاحب رستم بھرتپوری | ۱ | " سید محی الدین صاحب رستم بھرتپوری | ۱ | " سید اسمٰعیل صاحب پلاسا | ۲ |
| " سید محمد علی صاحب صدیقی گنجور | ۲ | " مولانا فضل حسین صاحب بیگووال | ۳ | " مولانا فضل حسین صاحب بیگووال | ۳ | " عبد الرسول صاحب اسسٹنٹ | ۲ |
| " محمد افضل حسین صاحب وکیل جھنجھنو | ۱ | " محمد شمس الدین صاحب سعید پوری | ۴ | " محمد شمس الدین صاحب سعید پوری | ۴ | " محمد وزیر خاں صاحب میرٹھ | ۲ |
| " ریاض علی صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہرائچ | ۴ | " عبد الرحمان صاحب گنج ریڈر میاں چنوں | ۱ | " عبد الرحمان صاحب گنج ریڈر میاں چنوں | ۱ | " محمد الہ صاحب کھوا | ۲ |
| " مختار علی صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہرائچ | ۱ | " جناب مولوی نور قیم صاحب مقام | ۲۶ | " جناب مولوی نور قیم صاحب مقام | ۲۶ | " سید حسن صاحب حیدر آباد | ۴ |
| " محمد تقی الدین صاحب بدایوں | ۱ | چار سدہ ضلع پشاور | | چار سدہ ضلع پشاور | | " محمد اسلام صاحب فتح پور | ۲ |
| " محمد ظریف خاں صاحب جنڈولہ | ۲ | " سید علی حیدر حسین صاحب خانپور سیداں | ۱ | " سید علی حیدر حسین صاحب خانپور سیداں | ۱ | " ایس محمد سلطان صاحب ملاں | ۱ |
| " عبد الصمد خاں صاحب بالاگڑھ | ۲ | " جناب محمد افضل صاحب بھون | ۱ | " جناب محمد افضل صاحب بھون | ۱ | " سراج الدین صاحب بالاسور | ۱ |
| " بابو حامد علی خاں صاحب کالا گنج | ۵ | " عبد المجید صاحب بانکی پور | ۱ | " عبد المجید صاحب بانکی پور | ۱ | " محمد عظمت اللہ صاحب اسسٹنٹ گنج | ۱ |
| " محمد اسحاق عبد الرزاق صاحب کھنڈوہ | ۲ | " غلام محمد صاحب پٹواری | ۲ | " غلام محمد صاحب پٹواری | ۲ | " محمد احسن صاحب حیدر آباد | ۱ |
| " فاور علی صاحب دفتر قانون گو سیتاپور | ۲ | " محمد یاسین خاں صاحب کریما | ۳ | " محمد یاسین خاں صاحب کریما | ۳ | " سید محمد ادریس صاحب سیتاپور | ۲ |
| " دین محمد صاحب پیس دی منشی فاضل | ۲ | " ڈاکٹر عنایت خاں صاحب ترپاتور | ۱ | " ڈاکٹر عنایت خاں صاحب ترپاتور | ۱ | " عبد الرحمان صاحب امروہہ | ۱ |
| " عبد اللطیف خاں صاحب پاتر گنج | ۲ | " عبد الرشید صاحب منڈی پولور | ۳ | " عبد الرشید صاحب منڈی پولور | ۳ | " حاجی محمد صاحب شیخوپورہ | ۱ |
| " کپتان سلطان حسن خاں صاحب لشکر | ۱ | " مجو ڈوگی صاحب ہیڈ کانسٹیبل پڑھیا | ۱ | " مجو ڈوگی صاحب ہیڈ کانسٹیبل پڑھیا | ۱ | " محمد صاحب کنجاہ | ۱ |
| " امیر شاہ صاحب تمام چوکرہ | ۱ | " منشی عبد الصمد صاحب سترہی ہرسارل | ۲ | " منشی عبد الصمد صاحب سترہی ہرسارل | ۲ | " محمد اسحاق صاحب ڈسکہ | ۲ |
| " سید جہانگیر صاحب سلطان آباد | ۲ | " محمد یٰسین صاحب لکھنؤ | ۲ | " محمد یٰسین صاحب لکھنؤ | ۲ | " محمد اسحاق صاحب ڈسکہ | ۲ |
| " مولوی عبد الصمد صاحب فصیہار اکالا | ۳ | " محمد شفیع صاحب گلبرگہ | ۱ | " محمد شفیع صاحب گلبرگہ | ۱ | " محمد اسحاق صاحب ڈسکہ | ۲ |
| " ملک ہلاخاں صاحب ملک آنگ | ۱ | " محمد عنایت علی صاحب کھاروہ | ۱ | " محمد عنایت علی صاحب کھاروہ | ۱ | " محمد اسحاق صاحب ڈسکہ | ۲ |
| " فتح خان فتح خاں صاحب دیپ مکمہ | ۲ | " محمد یوسف صاحب سہسول | ۱ | " محمد یوسف صاحب سہسول | ۱ | " محمد اسحاق صاحب ڈسکہ | ۲ |
| " مولوی حبیب الرحمان خاں صاحب | ۲ | " حبیب اللہ خاں صاحب علی گڑھ | ۲ | " حبیب اللہ خاں صاحب علی گڑھ | ۲ | " محمد اسحاق صاحب ڈسکہ | ۲ |

**ابھی بہت باقی ہیں**

# مقبول عام دین محمدی حنفی خطبے

مجلد دوم

یہ خطبات میں جنکے پڑھنے اور سننے پر اہلسنت کے سب عالم متفق ہو گئے کیونکہ ان میں پہلے عربی خطبے ہیں پھر خطبہ کے متعلق وعظ ہیں اور آخر میں نظم پھر خطبہ ثانی اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد مسلمانوں کی بہت ہی بڑی ضرورت رفع ہو گئی وبذہ جمعہ کا بغیر اجتماع عربی خطبوں سے کچھ بھی نہ سیکھا اٹھتا تھا۔ نیز مکالمات خطبوں کو اور بھی دلکش بنا دیا ہے تاکہ سامعین پر غنیمہ غالب نہ ہو پانچوں اسی صفحوں کی ضخامت قیمت مجلد ڈھائی روپے رعایتی مجلد ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک ۱۳ رکل ۱۶ فہرست عنوانات اردو خطبات۔

**محرم** نمبر۱ توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت نمبر۲ ماہ محرم کی فضیلت اور عاشورہ کے روزہ کا ثواب نمبر۳۔ ایمان اور ارکان ایمان کا بیان نمبر۴۔ نماز کی فرضیت تاکید اور اسکی فضیلت نمبر۵ وضو طہارت، فرضیت و فضیلت نماز۔

**صفر المظفر** نمبر۱۔ توکل کا بیان اور یہ کہ سب کچھ مقدر ہے نمبر۲ جھوٹ کی برائی سچائی کی خوبیاں، تالیف قلب نمبر۳ بغیر خدا کی فضیلت آپس کی پیروی و اطاعت نمبر۴ حضور قلب کی نماز باجماعت کی تاکید نمبر۵ جمعہ کی فرضیت اور فضیلت و آداب۔

**ربیع الاول** نمبر۱۔ ذکر موت اور سول کریم کی وفات کا بیان نمبر۲ حضور کی ولادت باسعادت مجالس میلاد نمبر۳۔ رسول کریم کی بعثت کا مقصد دنیا کی اصلاح نمبر۴۔ رسول کریم کی ہجرت اور اسلامی مفتوحات نمبر۵ گناہوں کی مغفرت اور توبہ کی ضرورت۔

**ربیع الثانی** نمبر۱ موت کے بعد کے حالات اور دنیا کا اثر نمبر۲ عاصی و غافل اور غنی اعظم کی حالت نمبر۳ شیطان کا قصہ اور دینی تعلیم نمبر۴۔ مسلمانوں کا شاندار عیش کی بدولت کی بیان نمبر۵ اسکی بدی

**جمادی الاولیٰ** نمبر۱ عبادت کی عادت اور سونے و وقت کا ذکر نمبر۲ صبر و شکر کے ثمرات اور قصص ان میں نمبر۳ قرآن مجید کی تلاوت اور سمجھ کے ذکر کا بیان نمبر۴ اتباع سنت نبوی کا لزوم نمبر۵ آداب مساجد و فضائل۔

**جمادی الثانی** نمبر۱ اصلاح خویش اور یہ اور اپنے بچے کے آداب نمبر۲ صبر و شکر کے فضائل نمبر۳ قرآن مجید کی تلاوت نمبر۴ اتباع سنت نبوی کے لزوم اور دنیا کی بے ثباتی نمبر۵ آداب مجالس و علم عزیز کی قدر و فضیلت

**رجب المرجب** نمبر۱ عبادت کے سہولے اور فضائل بیانات نمبر۲ قرآن مجید سے تدبر اور ہدایت پر چلنے کی آیات نمبر۳ توبہ نمبر۴۔ نماز کے فضائل، معاش کا بیان نمبر۵ ذکر موت، صدقات اور زکوٰۃ

**شعبان** نمبر۱ اخلاق حسنہ اور کبر و خود پسندی کی مذمت نمبر۲ آیات کے بلند رجات نمبر۳ اسکے تدبر کی فضیلت کے بارے میں نمبر۴۔ بہت کی تکلیف اور نزع کے حالات نمبر۵ نفاق کی قسمیں، علامتیں، کا تفصیلی بیان۔

**رمضان المبارک** رمضان کے روزہ کی فرضیت و فضیلت نمبر۲ روزہ کے آداب اور صدقات نمبر۳ رمضان کی عبادتوں کا ثواب نمبر۴ لیلۃ القدر اعتکاف اور روزہ سے جھلکتا ہوا بعضاں میں ہوئی نمبر۵

**شوال المکرم** نمبر۱ عید کی خطبہ نمبر۲ عید الفطر کی خوشی نمبر۳۔ دنیا کی بے ثباتی اور قبر کی کالی رات کا ذکر نمبر۴ بعض بری عادتوں کا بیان اور انکی تخلیق و انسان کی عداوت اور دنیا کی نمبر۵۔ آخرت کا کبھی ذکر نہ کرنا

**ذی قعدہ** نمبر۱ اللہ کی عبادت ہر کام اور ہر مکان میں ہو سکتی ہے نمبر۲ ہر عمر میں موت آنا بہتر ہے نمبر۳ نفاق کی علامتوں سے بچاؤ کی تدبیریں ہیں نمبر۴ عذاب نمبر۵۔ اللہ کے بندے کیسے ہوتے ہیں اور ان کا حال کیا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے کام بھی بہت ہیں کوشش کرنی چاہیئے۔

**ذی الحجہ** نمبر۱ عشرہ اول ذی الحجہ کے فضائل و آداب نمبر۲ عرفہ و ذی الحجہ کی قربانی کی فضیلت نمبر۳ عید الاضحیٰ کا فلسفہ نمبر۴ گناہ دل کو زنگ کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت نمبر۵۔ اختتام سال کے ساتھ نیکی کرنے کا ایک سال کم ہو گیا۔

یہ سب کتابیں ملیجر حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

---

تکلیف سے بچنے کی دنیا میں

# صرف ایک ترکیب ہے

اپنی روح اور اپنے جسم کو غیر جنس سے بچائیے

صحبت ناجنس عذاب است الیم کیا آپ نے کبھی کہیں سنا روحانی تکلیف بھی جب ہی ہوتی ہے جب کسی ناجنس شئے کا روح پر تسلط ہو جاتا ہے اور جسمانی تکلیف بھی جب ہی ہوتی ہے جب کوئی ناجنس چیز جسم کے اندر دخل پا لیتی ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ دانتوں سوزش کی تکلیف سے نجات مل جائے تو ہندوستانی جڑی بوٹیوں کا بنا ہوا

## واحدی صاحب کا منجن اکسیر دندان

طلب کیجئے اس منجن کا نسخہ واحدی صاحب کو حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم نے ۱۹۱۷ء بتایا تھا جبکہ واحدی صاحب اخبار طبیب کے اڈیٹر تھے یہ منجن ہندوستانی جڑی کے لئے ہندوستان سے باہر کے منجنوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ مفید ہے کیونکہ ناجنس نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ ملک کے رہنے والوں کی تکلیفوں کا علاج ان کے اپنے ملک میں رکھا کیا ہے دوسرے ملکوں کا محتاج نہیں رکھا ہمارے ملک کی بعض بوٹی جس کے چھو جانے سے ایسی جلن ہوتی ہے جیسے بچھو نے کاٹ لیا اس کا تریاق دریاؤں میں نہیں ملتا اللہ تعالیٰ نے وہیں ہمارے بچھو بوٹی کی جلن کو آناً فاناً دور کر دیتا ہے لہذا فیشن پرستی کو چھوڑیئے اور اپنے ملک کا منجن استعمال کیجئے۔

## واحدی صاحب کا منجن اکسیر دندان

دانتوں اور مسوڑھوں کی ان تکلیفوں کی تریاق ہے جو کسی ہندوستانی کو ہوتی ممکن ہیں ہندوستان میں رہ پڑنے والے انگریزوں کو بھی جن کی دوا ایک نہیں ہندوستان میں گزر چکی ہوں واحدی صاحب کا منجن اکسیر دندان فائدہ دیتا ہے مسوڑھوں کا درد تو اللہ کے فضل سے دانت آنا ہر دانت اور مسوڑھوں سے پیپ نکلتی ہو جسے پائریا کہتے ہیں اس کی یہ بہترین دوا ہے دانتوں نے جڑ میں نہ پھوڑی ہوں تو دانت جڑ جاتے ہیں غرض عجیب خصوصیت ہے ایک دفعہ منگا کر تجربہ کر لیجئے پھر اس کے سوائے کوئی منجن آپ کو اچھا نہ معلوم ہوگا کیونکہ جن منجنوں کا اب تک آپ نے استعمال کیا ہے وہ آپ کے لئے ناجنس تھے اور یہ قدرت کی طرف سے خاص آپ کے لئے مہیا کیا گیا ہے رنگت بھی اس آپ پسند کریں گے ادا سے بھی حتی المقدور سلیقہ سے جاتا ہے بعد پیکنگ کے بھی ہر طرح خوبصورت ہے۔

ایک شیشی کی قیمت آٹھ آنے ہے محصول ایک نیشی پر پانچ آنے لگتا ہے دو یا تین شیشیاں اکٹھی منگائی جائیں تو سات آنے کے محصول کافی ہوتے ہیں

پتہ

**منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۱۷ کوچہ چیلان دہلی**

# بے شمار خوبیوں والا قرآن سبحان اللہ کیسا مقبول ہوا

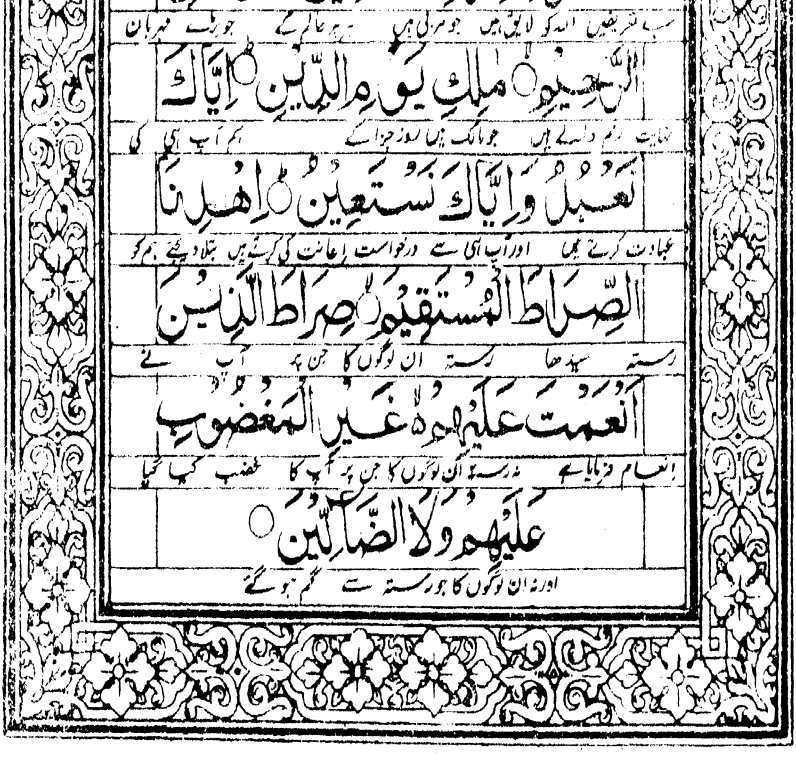
کاش میرے پاس روپیہ ہوتا، اور میں سب قرآن شریف خرید لیتا مقبولیت کی وجہ سے اس کا ہدیہ بڑھنے والا ہے جب تک میرے پاس ہے اسوقت تک تو یہ ڈھائی روپے میں ہی ملے گا اس مرتبہ ایک مفید ترین مقدمہ بھی منسلک ہے، اور

## کاغذ تو بہت ہی عمدہ ہے

یہ تو آپ کو یقین ہو گیا ہوگا، کہ مولوی کے طرز کے لیے عمدہ پریس دہلی کی بہترین قرآن شریف چھپا کرتا ہے، یہ قرآن شریف تو ایسا ہے کہ اس کے پڑھنے اور دیکھنے کے بعد ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے اس کی خریداری کی سفارش کرنے پر مجبور رہے اس اڈیشن کے ختم ہونے کے بعد ایسا خوشنما کتابت کا قرآن شریف، دوبارہ نہیں ملے گا، کیونکہ ہندوستان ہی نہیں دنیا بھر کے خوشنویسوں کے سرتاج مولوی منشی محمد قاسم صاحب جنہوں نے یہ قرآن شریف خاص طرز سے لکھا تھا وصل بحق ہو گئے اسمیں بے شمار خوبیاں ہیں، حروف الگ الگ ہیں، ترجمہ واضح ہے، کتابت کی ہوڑی سی شان کا اندازہ تو آپ کو مونہ زیرنیت ہو سکتا ہے، واقعہ یہ ہے کہ جس کے پاس یہ قرآن شریف آگیا وہ تاریخی یادگار ہوگا جس طرح پیرت، نا قرآن شریف اب ہیں، ویسے ہیں نہیں ملتا، یہ قرآن شریف بھی نہیں ملے گا، اس کے ترجمہ اور حاشیہ کی کتابت ہی بے مثل ہے اور پھر تو سبحان اللہ دیکھنے دکھانے کے قابل، کاغذ نہایت نفیس چکنا اول نمبر کا ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولوی اشرف علی صاحب محدث تھانوی کا ہے جو بامحاورہ ہے اور نہایت سلیس ہونے کی وجہ سے عام پسند ہے، حاشیہ پر شان نزول ہے، مقدمہ میں فضائل و آداب تلاوت اور قواعد تجوید اور رموز اوقاف درج ہیں، اور ایک بڑی فہرست مضامین ایسی درج ہے کہ جس آیت کو چاہو ایک منٹ میں نکال لو، اس کے علاوہ مندرجہ ذیل بیانات و حالات و ادعیہ درج ہیں،

کلام مجید میں کن کن انبیاء کا ذکر ہے، فرشتوں کے حالات جو کا ذکر قرآن میں آیا ہے، قبائل جنکا ذکر قرآن مجید میں ہے، دنیا کی اماکن و مقامات جنکا ذکر قرآن مجید میں ہے، قرآن مجید کی تعلیم کے فضائل قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہیے، قرآن مجید کے وہ مقامات جہاں اعراب کے فرق سے کفر لازم آتا ہے، سب سے پہلی اور سب سے آخری وحی، قرآن مجید کی مشہور اور ہر مشکل کو آسان کرنے والی دعائیں، سرورق مہنت رنگ بہت خوشنما آرٹ پیپر پر نقشہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ جامع مسجد کا اعلیٰ درجہ کا خوشنما چھپا ہوا، اور ہر پارہ نئے صفحہ سے شروع ہوتا ہے تقطیع مولوی سے لمبائی میں ایک انچ بڑی، اور چوڑائی میں برابر، کچھ لمبے کے طرز پر قرآن شریف دیکھ لیجئے اس جزو میں اصلی شان پیدا نہیں ہو سکتی، کاغذ ایسا ہی سفید دیکھنا ہے جیسے مولوی کا ٹائیل،

**عمدہ مجلد خوبصورتی یشتہ بلا خانہ ڈھائی روپے محصول ڈاک ۱۴ چھیائی سیاہی حمدا منیجر حمیدیہ پریس دہلی**




ورقہ نے نشانی کہا کہ اے محمد تم خوشخبری کرو بلکہ کان لگا کر سنو وہ کیا کہتا ہے اس کے بعد جب آنحضرت صلعم صحرا کی جانب تشریف لے گئے اور جب دوبارہ محمد کی آواز کان میں آئی تو آنحضرت صلعم نے لبیک کہا، آواز آئی کہ اے محمد میں جبریل خدا کا فرشتہ ہوں اور تم اس امت کے نبی ہو اول کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ع اب پڑھو۔ الحمد للہ رب العالمین

# یہ حمائل شریف آپ نے دیکھی تو ہوگی؟

اور ضرور دیکھی ہوگی، کیونکہ اس کا انتہار ایک مرتبہ مولوی میں بھی ہو چکا ہے، اچھا اس کے نہیں دیا کہ اس کا بدیہ حمیدیہ پریس دہلی کے معیار سے زائد تھا، خدا کے فضل سے اب مین سستی وسائل خریدنے میں کامیاب ہوگیا، آج بہت ہی مسرت کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ اب اس کا بدیہ نصف ہوگیا ہے یعنی

## ڈھائی روپے کی بجائے سوا روپے میں مجلد چرمی

[illegible] آپ کے سامنے موجود ہے اس کی نہایت ملاحظہ فرمایئے کتنی خوشنما ہے، آج سے [illegible] اس سے ہے کہ اس سے کوئی بھی کارڈ سائز حمائل اتنی خوشنما بدیہ زیب حمائل نہیں کی گئی [illegible] اور اتنی سستی تو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی کیا آپ میری اس سعی کی داد نہ دیں گے اس کے مرغوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا کر دیا ایک اسٹار کے تراشے ہوئے گئے ہیں [illegible] ہے بچہ آسانی پڑھ سکتا ہے، نیز متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت [illegible] الحاج شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام علماء کے مسلمات میں بلا اختلاف مقبول ہے، اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتائے ہیں حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ہے اور ضروری مفادات پر نقد نزول ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسائل اور ان کا حل احادیث سے دیدیا گیا ہے، تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کہ دینی ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں مضامین تفسیر کی فہرست کا سب سے بڑا نبت یہ ہے کہ کتب تفاسیر و احادیث سے حضرت مولانا حافظ الحاج سید شیخ [illegible] سید حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے الیف کیا ہے ہندوستان کے مشہور ترین خوشنویس استاد کاتبہ جناب منشی عبد الغنی صاحب خلف منشی محمد مختار علی صاحب نسیم رقم حاجرہ کی نے اپنی خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے، اس کی صحت کا یہ حال ہے، کہ ایک ایک حرف پر نقد ثانی کی گئی ہے، دلی کے بڑے بڑے علماء باہر حفاظ سے اسکی صحت سے داد دی گئی ہے اور جو [illegible] ہونے کے ملی قلم اور عربی اردو ہر دو خوشنما نہایت صحیح زبردست دیدہ زیب لکھے ہیں آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں، جیب میں آسانی سے آجاتی ہے، مضامین مجلد کی دیدہ زیبی سے بھی پڑھنے کو جی چاہتا ہے، یہ صفحہ پہلی بار دنوں نے اس شان کی حمائل نہیں چھاپی ہے ہندوستان میں اس شان کی حمائل کبھی نہیں چھاپی

**ہدیہ مجلد چرمی نقرئی کا رسم ۱۲ محصول ڈاک ۱۰ کل ۱۲ ۱۰ پانچ جلد مجلد چھ روپے میں، دس جلد گیارہ روپے آنہ تین میں محصول ڈاک بذمہ خریدار**

# شرح مثنوی مولانا رومؒ

از مولانا عبد السلام سولوی محمد صاحب الرحمان صاحب الشیخ، مثنوی شریف کی جلالت شان محتاج بیان نہیں یہ وہی روح کتاب ہے جو آج عالم تصوف کی جان ہے، یہی وہ کتاب ہے جو تشنہ کام طریقت کو جام معرفت پلاتی ہے، یہی وہ کتاب ہے جس سے دنیا نے تصوف شرق سے غرب تک استفادہ کیا ہے [illegible] ہو رہی ہے، کوئی صوفی یا صوفی مزاج انسان ایسا نہیں جو اس کتاب سے مستغنی ہو، صوفیوں کو اس کی ضرورت عالموں کو اس کی ضرورت فاضلوں سنجیدہ دلوں، ذہین دماغوں کو اسکی ضرورت عامی سے عامی تر لوگوں کو غرض ہر کسی کو ہر وقت اس کی ضرورت رہتی ہے اور ہر شخص اپنے اپنے مذاق اپنے اپنے خیال کے مطابق اس سے [illegible] ہے، یہ اسی عملی خصوصیت کتاب کی وجہ تھی کہ ایک نہیں متعدد اہل اور عالم نے مثنوی جو تصوف کے اسرار سے واقف نہیں بلکہ محض رسمی حال و قال بھانے لکھانے جس کی شرح شرح نہیں بلکہ مولانا روم کے اسرار صدریہ کا تفصیل ہے اور واقعہ یہ ہے کہ حضرت روم کا تصوف ہے جو شاعری کی صورت میں منزوا ہوا، زبان کی سلاست پر محل استعارات کیف تصوف، اسرار ادبیا، تذکرۃ الصحابہ، اور احادیث کا خزانہ سب اس شرح میں موجود ہے، مثنوی کا ہر شعر علی قدرے معنی [illegible] کا کوزہ زیر لگا کر لکھا ہے ہر شعر کی صرفی و نحوی ترکیب کی گئی ہے ہر شعر کے اندر علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات مضمر ہیں ان کو ظاہر کر دیا ہے ہر شعر کا مرجع بھی خوبی سے کیا گیا ہے کہ تحت اللفظ ہی ہے اور بامحاورہ بھی، اور ہر شعر کا مفصل مطلب لکھا گیا ہے اور عجیب و غریب عرفانی تشریح کی گئی ہے جس کا انداز اس قدر دلنشین ہے ریاضیوں کے تحقیق یہ صحیح معلوم ہونے لگتا ہے کہ بہت فراں در زبان پہلوی، جا جا کہ بلکہ فارسا نہار کو قرآن و حدیث کے حوالوں نے مطبق کیا ہے بڑی تطبیع کے ساتھ موضوعوں کی حقانیت ہے ثابت ہوتا ہے، قیمت رعایتی ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک ۱۲ کل ۱۲ منیجر رسالہ مولوی حمیدیہ پریس دہلی سے طلب فرمائیے

طبع حمیدیہ پریس بالتہرنے محمد یعقوب انصاری دہلی میں چھپوایا

## تفسیر موضح القرآن

اردو تفاسیر کی صورت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کی عاجزی کا نذرانہ کا نام اور اس تفسیر جیسا ہر خوبی سے پہلے کسی نے نہیں لکھا ہے اب جن ویسی ہی مقبول ہے جیسے پہلے تھی اب تک تاروان ایسا ہی اسی کو لوٹ ہوتے ہیں لاکھوں چھپ چکے ہے اور سب ہاتھوں ہاتھ ہو جاتی ہے اس سال کی طباعت بہت اچھی ہے ہر صفحہ آئینہ ہے قرآن کی تفسیر اور کوئی نہیں ہے، مولوی دوسری بڑی تفسیر کے ۱۴۰۰ میں آئی ہے، پہلے اس کی قیمت بارہ روپے تھی اب مجلد کی قیمت تین روپے ہے محصول ڈاک ۱۱ پیسہ علیحدہ ہے

## تفسیر ام الکتاب

الحمد شریف کی تفسیر ہے اسلامیوں کی ابتدائی تعلیم اسی سے شروع ہوتی ہے، کوئی مسلمان ایسا ہی بدنصیب ہوگا جس کو یہ صورت یاد نہ ہو لیکن اب نئے یہ سوجھا ہی نہیں کہ کیا کیا معارف ہیں اس آیت میں الحمد شریف کے متعلق اس قدر بیانات ہیں، کہ پورے دو سو صفحے میں آئے ہیں دلیل الرائد کی زبردست علمیہ اور بکثرت بلیغ میں کہ آپ رہ جائیں آجائیں گے حضرت مولانا مولوی احمد سعید صاحب کی علمی ہر حنفیہ خانقاہ کی ۱۰۰ صفحہ کی کتاب پر قیمت کی ہوتی ہے لیکن یہ مجلد ۱۲ پیسے میں ملتی ہے،

## تفسیر سورہ فاتحہ

یہ کتاب بظاہر اگرچہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن حقیقت میں مذہب اسلام سے متعلق ایک جامع تفسیر ہے اور اس میں حسب ذیل مضامین ہیں، نبی روشنی میں قرآن کی تفسیر، شیطان اور سائنس، خدا کی ہستی کے عقلی دلائل، اسلام عقائد کی روشنی میں، عالم اور حیات، انسان کا دل ہے، اور مجرد ہی انبیاء کرام کی فضیلت، عذاب قبر کا عقلی ثبوت مرنے کے بعد زندہ ہونا، وحی اور سائنس، وحی کی حقیقت نجات کا راستہ، صداقت رسول، قرآن مجید، آخر تک کیوں محفوظ ہے، خوشخبری ایسے مسلمانوں کو علامہ رشید مصری کی تفسیر ہے قیمت ۱۰ محصول ڈاک

## تفسیر بیس سورہ مجلد

نماز پڑھتے ہیں، خدا کی حضوری پانچ وقت نصیب ہوتی ہے سوا سے راز نہ ہوتے ہیں لیکن ہم ہر کہ جز ہیں جب کہ ہم نماز اور اس کیا سا ۱۸ مقررہ دفعہ کیں، نہ پڑھا تو پھر پیسے اور صلی تو کر دیا، نماز میں عام طور پر جو غلطیاں پڑ گئی ہیں، یہ ان کی تفسیر ہے، یہ تفسیر پڑھنے کے بعد نماز کا لطف آجائے گا کیونکہ ہر دو کلمہ نماز پڑھنے میں ذہن نشین ہوگا جو اس کتاب میں ہے، واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی نماز نماز ہو جائے، تو پھر یہ بہت ضروری ہے، منگائیے، قیمت مجلد ۸ محصول علیحدہ ہے

## تفسیر سورہ یاسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جبکہ بدعات طبیعتا کا زمانہ ہے، قدم قدم پر ناخوشگی کے لیے حنفی دلائل ملتے گئے ہیں، یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا ہے، تفسیر ملا عبد صمدی کی تفسیر القرآن سے مستند ہے اور بہت خوب ہے یہ بیس سورہ کے اعمال کو ذہن نشین کیا گیا ہے، کہ بالآخر مجلد بھی بیان دے آئے ہے صرف تفسیر کے لحاظ سے بھی یہ تفسیر بہت اہم اور مفصل ہے ایک ایک آیت کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے گویا بہت سی تفاسیر کا مطلب اس میں آگیا ہے صرف ۱۳۱ صفحہ پر بہت خوب چھپی ہے قیمت ۸ محصول ۱۵

## جواہر القرآن

قرآن کریم وہ کلام ہے جس سے اطمینان دو دنیا کی فلاح وابستہ ہے قرآن شریف سے بڑا کوئی وظیفہ نہیں اور جو کچھ دنیا و دنیوی ہے حصول ہے اس سے بڑا کوئی ذریعہ نہیں تمام مطالب عالیہ دعا میں آنحضرت صلعم نے قرآن شریف سے ہی نکال کر مانگے ہیں اور فلاح حاجات کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی طریق نہیں بتایا ہے تہجد کے وقت سے شروع کرے جب تک دن نہ نکلے قرآن میں ہدایت کے لیے استخارہ کی آیات، اور توکل منگنے کے لیے تسلیمات بندگی کے تعلیمات حاجات کے لیے دعوات، ان کا ایک لفظ قرآن میں ہے، قیمت مجلد ۸ محصول ۱۵

## مناجات مقبول

ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دعاؤں کی مقبول کتاب ہے اول سات دن کی اوراد لکھی ہیں بہت ہی موثر مناجاتیں ہیں، دعا مانگنے کے آداب اور اوقات، مقام کی خصوصیت دعائی حکایتیں ہیں قرآن شریف کی اور دعاؤں کی، اور بہت سی مجربہ دعائیں شامل ہیں، آخر میں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کی دعاؤں کا ترجمہ ہے، اور مولانا اشرف علی صاحب تقطیع مولوی ہے نصف ہے، کاغذ چمکیلی، خاص طبع علی، اہل میں ہے، ذیل تصریحوں میں ہو یا سیر، فتح، رحمان، واقعہ ملک منزل، کہف خلق اور ناس، ہفت، جلیل، شمس، فجر، ضحیٰ، الم نشرح، والتین، علق، قدر، بینہ، زلزال، عادیات، قارعہ، تکاثر، عصر، ہمزہ، فیل، قریش، ماعون، کوثر، کافرون، نصر، تبت، اخلاص، فلق، ناس، دعائے یونس، دعائے کرب، دعائے ہفت، دعائے عرش، درود مستجاب، وغیرہ قیمت مجلد ۱۲ محصول ۱۰

## معجز نما بارہ سورہ مجلد

عدد اول ثمن، ورہفت اخزاب یہ نیا اڈیشن بھی تیار ہوا ہے، پہلا چھپا ہوا ۱۸ صفحہ کا تھا، اور اب ۲۲۴ صفحہ کا ہے، اس میں ہفت روزہ مناجات مقبول بہشتی کے علاوہ اور بہت سی مجربہ دعائیں شامل ہوئی ہیں، ترجمہ لفظی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دعوات و نضائل و اعمال سورہ ہے، ان از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تقطیع مولوی ہے نصف ہے، کاغذ چمکیلی، خاص طبع علی، اہل میں ہے، ذیل تصریحوں میں ہو یا سیر، فتح، رحمان، واقعہ ملک منزل، کہف خلق اور ناس، ہفت، جلیل، شمس، فجر، ضحیٰ، الم نشرح، والتین، علق، قدر، بینہ، زلزال، عادیات، قارعہ، تکاثر، عصر، ہمزہ، فیل، قریش، ماعون، کوثر، کافرون، نصر، تبت، اخلاص، فلق، ناس، دعائے یونس، دعائے کرب، دعائے ہفت، دعائے عرش، درود مستجاب، وغیرہ قیمت مجلد ۱۲ محصول ۱۰

## دلائل الخیرات ترجمہ

دلائل الخیرات مسلمانوں کے لیے بڑی اکسیر چیز ہے لیکن ترجمہ کے اس کے مندرجہ شرائط کا پتہ نہیں چلتا ہے اس کے اوصاف نہ ہونے کی وجہ سے کہ کوئی دفتر درکار ہیں جو شخص دلائل الخیرات کا پورا فائدہ اٹھانا چاہے، اگر آپ بے اولاد ہوں تو اولاد ہوگی، صاحب اولاد ہوں تو دکانیں چمکتی ہیں، نوکر دار ہوں گے یہ یا رہیں تو دولت کا ہیں گے دائمی شفیع ہوں گے، تو صاحب عیال ہونگے پریشان ہیں تو مطمئن ہونگے، غرضکہ آپ کے ہر ارادی کنجی قرآنی دعائیں ہیں کہ آپ کی طرح دعا کے ساتھ قرآن پاک کی بہت ہی خوب دعائیں ہیں، بہت ہی معقول و موثر کتاب ہے قیمت ۸ محصول ڈاک ۵ کل ۱۳

## قرآنی دعائیں

آپ کی دعا کیوں نہیں قبول ہوتی اس لئے کہ آپ دعا مانگنے کے طریقوں سے ناواقف ہیں، اگر آپ اس سے واقف ہو جائیں تو پھر خدا کے فضل سے آپکی ہر دعا قبول ہے، اگر آپ بے اولاد ہوں تو اولاد ہوگی، صاحب اولاد ہوں تو دکانیں چمکتی ہیں، نوکر دار ہوں گے یہ یا رہیں تو دولت کا ہیں گے دائمی شفیع ہوں گے، تو صاحب عیال ہونگے پریشان ہیں تو مطمئن ہونگے، غرضکہ آپ کے ہر ارادی کنجی قرآنی دعائیں ہیں کہ آپ کی طرح دعا کے ساتھ قرآن پاک کی بہت ہی خوب دعائیں ہیں، بہت ہی معقول و موثر کتاب ہے قیمت ۸ محصول ڈاک ۵ کل ۱۳

## پیغمبری دعائیں

اس کتاب میں قرآن شریف سے رسول پاک کی دعائیں سلف اور بزرگان دین کے مجرب معمولات سے بڑا ذخیرہ دعائیں لکھے گئے ہیں، جن کے مقبول ہونے میں کچھ کسی کو شبہ ہو انہوں کہ آمین دعائیں ہیں بلکہ خود باری تعالیٰ نے اپنے رسول اور نیک بندوں کو تعلیم فرمائی ہیں یا وہ دعائیں ہیں جو آنحضرت نے مانگی ہیں اور صحابہ و ازواج کو ضرور تلقین کیں، خدا کی اپنے رسولوں کی تعلیم کی ہوئی دعائیں ہیں جو آنحضرت نے ہمیں اور صحابہ و ازواج کو یہ تلقین شدہ دعائیں مبتلا ہیں، ہو نہ ہوں کم ہیں قیمت ۸ محصول ڈاک

## دوائیں دعائیں

غلط تعویذ اور آجکل اسوقت آپ کی تاثیر ہو یا وہ کے ساتھ نہیں دعا کے ذریعہ تک کہ ہر دنیوی مطالبہ ہے مرض دفع نہ کیا جائے اس کی مثال ایسی ہے کہ بچہ ہونے کے لیے آپ ہر ہری کو جا ہے تعویذ کرا لیں لیکن بغیر قربت ہر تعویذ بے کار ہے ان لوگوں کے لیے جو قطعہ دعاؤں کے قائل ہیں وہ دعائیں فائدہ ہیں ہوں گی، ذکر ہ بالا کتابیں طبع کی گئی ہیں اس لئے وہ جیسے ہیں جو ایران فن کے تیار کردہ ہیں بہت نفیس کتابیں ہیں قیمت ۸ محصول

## مجموعہ اعمال قرآنی

آیات قرآنی سے تحریر ذات لاثانی از علامہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب حضرت مولانا کے تبحر علمی اور واقفیت اسرار ربانی کا کون قائل نہیں ہے آپ نے قرآن شریف کے مخصوص اعمال کو یکجا کیا ہے اور دینی دنیاوی ضروریات میں ایک ہی ایسی چیز نہیں جو نہ ہو، امراض کی شفا، بلیات کا دفع، مقدمات کی جیت ہے کشائش رزق ہے، جب کے وظیفے ہیں، تبحر کے تعلق ہیں، ۱۶۰ صفحے کی کتاب ہے، مجلد ہے، کاغذ اعلیٰ ہے اصلی قیمت ۱۲ ہے اب رعایتی ۶ ہے اور محصول ڈاک بھی ۶ ہے

## رسول اللہ کے عملیات

یوں تو عملیات کی بے شمار کتابیں ہیں لیکن یہ کتاب اپنے رنگ کی دو بے نظیر کتاب ہے جس کی ضرورت ایک مدت سے تمام روحانی دنیا محسوس کر رہی تھی اس کتاب میں سرور کائنات سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کرکے لکھدیئے ہیں ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے جنانچہ اسمیں ہر مقصد میں کامیاب ہونے ہر درد کو مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے عملیات نبوی ہیں، عملیات کے سلسلہ میں بڑی مجرب کتاب ہے قیمت عمدہ ۵ ر اور کتابوں کے ساتھ بھیجنے کا

## عملیات مشائخ

اس مجموعہ میں حسب ذیل مشائخ عظام کے چند عملیات ہیں (۱) حضرت محبوب سبحانی (۲) حضرت خواجہ حسن بصری (۳) حجۃ الاسلام امام غزالی (۴) امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبندی (۵) امام ربانی مجدد الف ثانی (۶) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (۷) حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری (۸) شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین گنجشکر (۹) خواجہ علاء الدین علی احمد صابر (۱۰) حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱) حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب، ہر شیخ کے عملیات درج کرنے سے قبل ان کے حالات کا حوالہ دیا ہے، قیمت ۲ ر (دوروں کے ساتھ

## اوراد و وظائف

مذہبی جانبازی ہماری گرفت، جب سب طرف سے مایوسی ہو جاتی ہے اور دنیا کے اسباب شکستہ ہو جاتے ہیں انسانی دو دو مجبور ہو کر بیٹھ جاتا ہے اطمینان کی گھڑیاں مفقود ہو جاتی ہیں، پھر انسانی ہستی ایک دوسری طرف رجوع کرتی ہے اس کا نام اوراد و وظائف ہے وہی انسانی تکان کا آخری ذریعہ ہے، یہیں سے وہ شاہراہ ملتی ہے جسمیں مجبور انسان اور شہنشاہ زمان سب ایک حالت میں ہوتے ہیں، فقر کی کرامات اور اوراد میں مضمر ہے انہیں بہت خصوصیت محذوم جہانیاں جہاں گشت کے وظائف کو ہے جنہوں نے ایک عالم کا چکر لگا کر لکھے ہیں، قیمت دس آنے، محصول ۶ ر

## تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جسے آپ قابو چاہتے ہیں وہ دل کسی کا ہو، مرد کا ہو، عورت کا ہو، خاوند کا ہو بیوی کا ہو، عالم کا ہو، دوست کا ہو دشمن کا ہو جس نے کا ہو، بزرگ کا ہو، ہم دعوے کہتے ہیں آپ ہمارا قابو حاصل کریں گے، اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جسمیں لکھا ہے اس کے عامل بن جائیں، احباب کا سحر کرنا، زبان دوسرا کا مسخ کرنا، آقا و افسر کا قابو پانا، مقدمات کا اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا اس کتاب کے عامل کے لئے معمولی بات ہے ایک نہایت دلچسپ بے نظیر کتاب ہے ہزارہا فروخت ہو چکی ہے قیمت عمدہ محصول ۵ کامل ۱۳ ر

## زیارت رسول کریم

مدینہ منورہ کی دینی صورت دیکھنے کو کونسا مسلمان ہے جو شیدا نہ ہوگا، پھر بہت ہی کم لوگ ہیں جو سعادت زیارت حبیب سے مشرف ہو چکے ہوں گے خوشا نصیب ہے ان کے جناب حضرت مولانا احمد سعید صاحب فاضل جلیل علمائے مہاجر کو خدا جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے زیارت رسول کا طریقہ عام کر دیا، اور درود شریف کے وہ اوراد و وظائف بتلائے ہیں جس سے زیارت حبیب یقینی ہو جاتی ہے، چنانچہ انہی نام سے حضرت ممدوح کی ایک کتاب شائع ہوئی ہے جسمیں درود شریف کی برکات و سعادت اور اس کے فضائل ہیں، قیمت عمدہ محصول ۵ ر ۱۳ ر

## احسن الوظائف

اسمیں حسب ذیل مضامین ہیں، خدا تعالیٰ کی قربت کی راہ تصوف کیا ہے پہچان کامل، ارکان تصوف اولیاء اللہ کی قسمیں بیان وظائف ستہ بیان پر، سیر سالک، مراقبات فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اسماء الحسنیٰ و اسماء النبی، فضائل کلمہ شریف طریقہ کلمہ شریف، توجہات سبعہ اسماء، فضائل درود شریف، درود دیگر بر آخر شریف، درود سمنجات شریف درود تاج، درود لکھی، درود سیوطی شریف طریقہ ضرب البحر، طریقہ ضرب البحر سبعیات عشر، اوراد دواعی و سیاسیات مریدان دسیاسیات پیران طریقہ بیعت، مجدد شریف، تعویذات قیمت ۱۲ ر

## مرنے کے بعد

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا حل معلوم کرنے کیلئے ہر انسان بے چین ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صحیح معلومات اس کتاب میں ہیں، اور مختصر مضامین کی فہرست یہ ہے، فلسفہ موت، تناسخ، حقیقت موت، جہادت، سکرات، موت، آلتین جسم سے روح کی پرواز حضرت آدم کی وفات، ایمان و کفر نیک روحیں علیین، ابرار، مقربین، براءت، بری روحیں سجین، کفار کی ارواح، سوال و جواب نکیرین عالم برزخ، عذاب و ثواب، قبر کا عذاب، تجہیز و تکفین نماز جنازہ و غیرہ اور سب سے بہرہ حصہ ہے جو اولیاء بعد وفات کیفیات اپنے دوستوں کو بتاتی ہیں، قیمت ۱۲ ر

## تازیانہ غفلت

یعنی آخرت کی خبر، یہ کتاب پڑھ کر پھر کون کافر بڑے سے بڑے فوت ہستی کا کام ہوگا، اللہ کی عبادت سے غافل کا پڑھ جاتا ہے، اسمیں حسب ذیل بیانات ہیں تارک ایمان، تارک نماز، تارک سنت، شرک کی قسمیں، تقدیر کا بیان، علم اور عالم کا بیان، دنیا کی دوستی اور اس کی محبت، قیامت کا بیان، رمضان کا بیان، حج کا بیان، خاوند بیوی کا بیان، جھوٹ کذب حسد، دشمنی، کبر، عجب، نیک بد میں فرق نیک لوگوں کے قصے تو پڑھ کر، سود کھانیوالوں کی مختصر شراب کا بیان، جنت و دوزخ کا بیان، بہت ہی عبرتناک کتاب ۲۴۰ صفحات مجلد رعایتی ۱۲ ر

## تازیانہ شیطان

یعنی فتح لغوذ، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم نہایت ضخامت کے ساتھ اسمیں درج ہے شیطان کے بارے میں قرآن شریف میں جتنی آیات آئی ہیں انکی تفسیر اور مطالب کا بیان، شیطان کی سوانح عمری آدم علیہ السلام کی تخلیق، شیطان کی دشمنانہ قوت، شیطانی، کاریاں اور فنون سازیاں تخلیق آدم سے تا ایندم اسمیں جا بجا تفصیلی حکایات ہیں جس سے مطلب عام فہم ہو گئے ہیں، آنحضرت اور صحابہ کے اقوال سے بیان کو ایسی قوت و گہرائی ہے جس سے خاص کیفیت پیدا ہو گئی ہے ۱۲۰۰ صفحات از حضرت مولانا احمد سعید صاحب مجلد قیمت عمدہ

## خواب نامہ صدیقی

آپکے خواب کی تعبیر کیا ہے یہ بات دریافت کرنے کے لئے آپ کس قدر پریشان رہتے ہیں، جب آپ کے گرد و پیش کوئی صحیح تعبیر بتلانے والا نہیں ملتا، اول تو لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ایسا کامل ہو، جو صحیح تعبیر یا خواب کے مفرد و مفید انذارات سے اطلاع دے سکے اگر آپ اپنے خواب کے صحیح انذارات معلوم کرنا چاہیں تو خواب نامہ صدیقی ساتھ رکھئے عجیب و غریب فن تعبیر خواب میں ہے، اسمیں خواب کی قسمیں قابل اور ناقابل تعبیر خواب، دنوں کے اثرات وقت کے اثرات پیٹ کی خرابی، تخیلات کا اثر فلسفہ خواب کے متعلق مضامین، قیمت رعایتی سوا روپیہ

## فالنامہ ناصری

ہر کام شروع کرنے سے پہلے من طریقہ یہ ہے کہ استخارہ کر لیا کریں تاکہ اس کا انجام اگر بہتر نہ ہو تو اس کو ترک کر دیا جائے، اسمیں حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کی کتاب استخارہ خزانہ کا ترجمہ ہے، اس کے علاوہ قرعۃ الانبیاء، فالنامہ پیغمبران، فالنامہ اولیائے کرام، فالنامہ غوث الاعظم، فالنامہ دیوان حافظ، فالنامہ مثنوی شریف شامل کر دیا ہے یہ فالنامہ بہت ہی مقبول ہے اور اب تک اسمیں ایسے ٹھیک جواب ملتے ہیں جو شاید اور فالنامہ میں نہ ہوں، اس لئے بھی بہت زیادہ مکمل ہے قیمت ۸ ر محصول ڈاک ۵ ر ۱۳ ر

یہ سب کتابیں حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

## بڑی سوانح رسول مقبول ﷺ

یہ کتاب اپنی جامعیت اپنی سلاست زبان محبت تاریخ، خوبی کاغذ، صفائی طباعت کے لحاظ سے بہت ممتاز ہے۔ تاریخ عرب اور سیاد، رسول سے لے کر وفات تک کے حالات بتشریح وربط اس کتاب میں عاشق رسول مصنف نے ایسے والہانہ انداز میں لکھا ہے کہ اس کا مطالعہ ایمان بصیرت افروز ہے، کتابت کتنا دلچسپ ہے، یوں تو آپ نے رسول مقبول ﷺ کی صدہا سوانح عمریاں پڑھی ہونگی، لیکن اس کا مطالعہ آپ کی جات دینی میں خاص جوش پیدا کرے گا، ضخامت ۲۷۶ صفحات، قیمت ہدیہ رعایتی مجلد ۱۲ر محصول ڈاک ۱۱ر

## نبیوں کے قصے

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول کریم صلعم تک جس قدر نبی مبعوث ہوئے ان کا قرآن شریف میں ذکر ہے، سب کی مکمل سوانح عمری اس کتاب میں بڑی مستند احادیث سے مرتب ہے ۴۷۶ صفحوں کی کتاب ہے انبیاء کے حالات ظاہر ہے کہ جیسے خوب معارف سے پُر ہونگے۔ سب سے اہم ترین پہلو اس کتاب کے مطالعہ کا یہ ہے کہ دیگر اسلامی کے سخت ترین ریاضیات کے مقابلہ میں امت محمدی کی ملکی عبادتوں اور اعلیٰ اجر سے عبادت کی تفویض ہوتی ہے، اتنی ضخیم کتاب اور ہدیہ بہت کم یعنی مجلد ۱۲ر محصول ڈاک ۸ر

## چھیانوے اولیاء اللہ

کے حالات انکی کرامات ان کے فوائد، انکی تعلیم انکی الہامات تبلیغ اسلام ان کے اوراد و وظائف ان کے اسرار باطنیہ انکی الوہیت کا اثبات اس کتاب سے ہوتا ہے اس کا نام ہی تذکرۃ الاولیاء ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس میں اکابر اولیاء اللہ کے حالات ہیں اس میں ہندوستان کے ہی ہیں اور ایران کے ہی، عراق کے ہی ہیں، اور شام کے ہی حجاز کے ہی ہیں اور یمن کے ہی، مشرق قریب کے ہی ہیں اور بعید کے ہی، یہ کتاب خدا رسیدہ لوگوں کا مجلی آئینہ ہے، بڑی تقطیع ضخامت ۴۰۰ صفحات رعایتی قیمت ہدیہ مجلد محصول ۱۴ر

## پانچ مقدس ہستیاں

سرتاج انبیاء یعنی رسول کریم کی موضح عمری آسان زبان میں دلچسپ انداز بیان میں ۹۶ صفحے صدیق اکبر رضی رسول یعنی حضرت ابوبکر صدیق کے حالات نہایت دلچسپ مختصر ضخامت ۶۴ صفحے فاروق الاسلام حضرت عمر فاروق کی پرتاثیر زندگی کے دلچسپ حالات، عورتوں اور بچوں کی سمجھ کے لحاظ سے جامع القرآن، عورتوں اور بچوں کی ذہنیت کو ملحوظ رکھ کر حضرت عثمان کے حالات لکھے گئے ہیں سرتاج شہداء حضرت علی اور حضرت خاتون جنت کے حالات اور ان میاں بیوی کی پر اخلاص محبتوں کی یہ نگارش مجلد ۳۴۰ صفحات قیمت بابی ۱۴ر

## سیرت معین الدین

حضرت خواجہ اجمیری کے حالات زندگی آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کا عدیم النظیر مجموعہ، ساحروں کا اپنی روحانی قوت سے مقابلہ کر کے بچانا، کہنا اور مہندوں کا جوق جوق اسلام میں داخل ہونا، آپ کی کرامات، ریاضات، مجاہدات کا والہانہ تذکرہ، آپ کے دربار میں شاہجہاں کی باریابی، اجمیر شریف کے تاریخی حالات اور بہت سے نادر واقعات آپ کی مجالس حسنہ اور پر معرفت اقوال اپنی طرز کی انوکھی کتاب ہے، قیمت فی جلد چار آنے اور کتابوں کے ساتھ منگانے پر علیحدہ نہیں لگتی

## سیرت بابا فرید گنجشکر

اس کتاب میں آپکے خاندانی حالات واقعات ولادت مولد، لقب گنج شکر کے چھ واقعات، مالک جیدہ میں تربیت، طریقت کی تعلیم حاصل کرنا، خواجہ بختیار کاکی سے ارادت، مجاہدہ، چلہ معکوس خواجہ اجمیری کی جانشینی، قاضی شہر کا بوجہ حسد آپ کو قتل کی سازش کرنا اور خود ہی مرنا، تبلیغ دین کرنا ایک یوگی کا نیکیوں پیلوں ہمت سلطان ہونا، صابر کلیری اور خواجہ سلطان نبی محبوب الٰہی کا خلافت حاصل کرنا، آپکا وصال، کرامات، مکاشفات، عبادت عقائد علیہ، علم وفضل، سخاوت، اوعیہ فضیلت ملفوظات وغیرہ وغیرہ قیمت آٹھ آنے

## سیرت صابر کلیری

کون ایسا شخص ہے جو سرزمین کلیر میں آرام فرما کے والے خواجہ علاء الدین علی احمد صابر کے نام نامی سے واقف نہیں، اس کتاب میں آپ کے خاندان کے حالات، ولادت، تربیت، مجاہدات، اپنے مرشد بابا فرید گنجشکر کا بار دوبرس لنگر تقسیم کرنا اور خود کھانا، لقب صابر پانا، خرقہ خلافت حاصل کرنا، کلیر تشریف لے جانا، اہل کلیر کی بدباطنی آپ کے کرامات کا ظہور، کلیر کا تباہ ہونا، حالت جذب میں ایک مدت تک گولر کے سایہ میں کھڑے ہونا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کا آپ سے خلافت حاصل کرنا، آپکا وصال علیہ، لباس، تصانیف رعایتاً قیمت ۶ر

## جنید بغدادی

صوفیائے کرام، بغداد کے روحانی بادشاہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی کی زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج ہیں، صوفی کی بڑی پڑھی سنی کتابوں سے انتخاب کر کے تمام حالات جمع کئے گئے ہیں ابتداء میں آپکا مولد نسب بیان کرنے کے بعد آپکے خاندانی حالات لکھے گئے ہیں، اس کے بعد آپکی ولادت، بچپن، تعلیم و تربیت، حج کرنے فتویٰ دینے کے واقعات تلمذ کے لئے مرو میں زمان بعد جہاد دین اسلام کی تبلیغ، وعظ کی ابتداء، آپ کی عالمگیر شہرت، جمیع خلق، مخلوق خدا کا فیض صوفیا کرام، آپکا وصال، قیمت ۵ اور کتابوں کے ساتھ

## پانچ برگزیدہ صوفی

امام غزالی فی نصوف کے سب سے بڑے علمبردار، ۱۱ر

واقعات رابعہ شانی بزرگ کے حالات، حالات قیمت ۱ر

مولانا روم جنکی مثنوی سب قرآن در زبان پہلوی، انتخاب شرح مثنوی قیمت علیحدہ ۸ر

حافظ شیراز کی وہی بخیر از کا صاحب خان نام جس کے دیوان کا فارسی صحیح ترجمہ، عاشق ۳ر

شیخ سعدی جن کی گریا گلستان اور بوستان آج تک ویسے ہی مہک رہے ہیں رعایتی ۳ر

امیر خسرو خوانزاں صوفی شانی جن کی زندگی غریب پرعرفان تھی، قیمت ۳ر

سب ایک جگہ رعایتی قیمت ہدیہ محصول ۱۴ر

## امام ابو حنیفہ

کے حالات پڑھنے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہیں کیونکہ جن کی نسبت پردہ فخر کرتے ہیں ان کے حالات سے بے خبر رہنا بہت ہی نامرادی ہے سیرۃ النعمان علامہ شبلی مرحوم کی تصنیف ہے امام صاحب کے حالات علمی کارناموں مناظرہ اور دقیقہ رس مسائل کے معلوم کرنے کے لئے سب سے بہتر کتاب ہے، فقہ کی تدوین کے سلسلہ میں ایسے ایسے نکات علمی بیان ہوئے ہیں، جس سے آدمی مشدر رہ جاتے ہیں، اور حقیقت یہ ہے امام موصوف کا یہ الامتیاز ہی فن ہے قیمت رعایت در رعایت ۷ر محصول ۸ر

## بہشتی زیور کامل

**مجلد چہرحی** یہ فقہ حنفی کا پورا نصاب ہے اس کے آٹھ حصے ہیں حصہ اول سے چہارم تک حصہ پنجم طہارت اور نماز کے مسائل حصہ ششم زکوٰۃ و حج حصہ ہفتم قرآنی حصہ ہشتم اخلاق و کلمات دینی حصہ نہم عادت و غیرہ حصہ دہم معاملات حقوق و معاشرت حصہ یازدہم و دوازدہم اصلاح تہذیب اخلاقی حصہ سیزدہم اصلاح رسوم مروجہ شادی حصہ چہاردہم بیک ہیویوں کی بکائیں حصہ پانزدہم (دعا) اور متفرقات حصہ شانزدہم زیادی (دعائیں) حصہ ہفدہم مردوں کے لئے خاص خاص مسائل۔ یہ سب ایک جگہ جلد میں ضخامت ۶۰۰ صفحات قیمت صلی ہے۔ عامتی مجلد عام محصول ڈاک ایک روپیہ کل تین روپیہ

## نماز کے پورے مسائل

آپ کو ایک ہی جگہ اگر کسی کتاب میں مل سکتے ہیں تو وہ صرف رکن دین مجلد تو ضرور ہے جس کے پڑھنے سے نماز کی ذرہ ذرہ کیفیت معلوم ہو جاتی ہے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ بھی ایسا نہیں جسکا حال اس کتاب میں نہ ہو۔ غرضکہ نماز پڑھنی ہے تو یہ کتاب ہی منگائیے ایکبار ترجمہ پڑھ لینے کے بعد آپ نماز کے ہر جزو سے بخوبی واقف ہو جائیں گے کتاب کی تعریف کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ہر سال دس ہزار چھپتی ہے یہ اور مصنف مصنف موصوف نے تمام علماء سے پاک کرکے چھپوایا ہے۔ نماز کے لئے اس سے بہتر شاید ہی کوئی کتاب ہو ۲۵۶ صفحات۔ باقی مجلد ۱۰ محصول ۱

## نماز کے عملی فائدے

نماز پڑھنا بظاہر ہر مذہب کے حکم کی پابندی ہے لیکن باطن میں اس کے ہزاروں فوائد پنہاں ہیں جو ایک انسان کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیتے ہیں اس کتاب کے پڑھنے کے بعد آپ حیرت میں رہ جائیں گے کہ نماز جیسے انسان کی اچھی خاصی زندگی کو کس حد تک پورا کرتی ہے اس کے علاوہ وہ مسئلہ کتاب میں ہر ضرورت کی علیحدہ نماز درج ہے اور بتایا گیا ہے کہ نمازی عمل مشکلات ہے، اور نہ نماز ہی ہے دینی و دنیاوی فائدہ الٰہی نصیب ہوتی ہے ایک جدید الحال ہندی عالم کی کتاب کا ترجمہ ہے ۱۰۰ صفحات قیمت ہر محصول ہی ۷

## نماز کی پانچ کتابیں

یہ کتابیں نماز جماعت کی اہمیت اور ہندی بھائیوں کو مدنظر رکھکر لکھوائی گئی ہیں اور اس قدر مقبول ہوئی ہیں کہ سال بھر میں دو ایڈیشن ختم ہو جاتے ہیں (۱) نماز کی حقیقت و فلسفہ غریب و خوبصورت ہے (۲) ترغیب نماز۔ اس میں نمازیوں اور بے نمازیوں کی سزا اور جزا ہیں (۳) نماز کی کتاب اس میں تمام نمازوں کے پڑھنے کی ترکیب ہے (۴) نمازیوں کی کہانیاں یہ کتاب پڑھکر نماز پڑھنے کی خوب ترغیب ہوتی ہے (۵) نماز کی کتاب اس میں سنت باللہ کی تفسیر ہے یہ سب کتابیں ہیں ہی ہیں اب پانچوں ایک جگہ ملتی ہیں اور رعایتی قیمت ۱۱ ایک روپیہ محصول ۸

## سلسلہ تعلیم الاسلام

جس کو مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے علامہ حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے تالیف فرمایا اس کے پانچ حصے ہیں اول قاعدہ ہے اس کے بعد پہلا حصہ اسمیں عقائد کا ابتدائی حصہ اور طہارت۔ دوسرا حصہ میں اقامتی تفصیل اور نماز کا بیان تیسرا حصہ اسمیں نماز کی دیگر باتیں اور روزہ وغیرہ چوتھا حصہ اسمیں حج و حقوق العباد وغیرہ ہے اب تک ان رسالوں کی تعداد تقریباً لاکھ چون ہزار شائع ہو چکی ہے اور شاید ہی کوئی مکتب ایسا ہو جہاں یہ رائج نہ ہو۔ پانچوں حصے ساتھ ساتھ چلتے ہیں، قیمت ہر پانچ جلد ایک روپیہ محصول پچھ

## بارہ مجالس

وعظ کی آسان اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے یہ (۱) فضائل و اخلاق (۲) معاشرت (۳) اسلامی دعوت (۴) اسلام میں عورت کے حقوق (۵) واقعات کربلا۔ یہ جب ہی مقبول کتاب ہے اور آسان دفتروں میں سب سے بہتر ہے، اس کی خوبی یہ ہے کہ بہت ہی تھوڑی اردو جاننے والے بھی بہت آسانی سے پڑھ لیتے ہیں مجلد رعایتی ۱۲ محصول

## اسلامی زندگی

مسلمانوں کو دینی و دنیاوی ترقی کے ساتھ دینداری و تعلیم سے آگاہ کرنیوالی اردو میں اپنا نظیر کتاب ایک مسلمان کی زندگی کے دونوں پہلو دینی اور دنیاوی پہلو اس کتاب میں دکھائے گئے ہیں اس کے علاوہ اسلامی تمدن، اسلامی معاشرت اور زندگی میں روزانہ پیش آنیوالی اسلامی ندوریات خواہ انکا جواز ہو سے تعلق ہو یا معاملات سے تعلقات سے ہو ناظرین سے خواہ کچھ ہی ہو اس کتاب میں موجود ہے مکتب مسلمان کے پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک اور مرنے کے بعد تک جن باتوں کا جاننا ضروری ہے وہ سب اس کتاب میں ہیں قیمت عام رعایتی ۱۲ محصول

## امتیازی معاشرت

ہر وہ قدم جو خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر اٹھتا ہے عبادت ہے روزہ نماز حج زکوٰۃ کا یہی مقصد ہے کہ انسان اچھا انسان بنے، اور دنیا کے پیسنے والوں کے لئے خدا کی رحمت ظاہر ثابت ہو اسلامی معاشرت ہی عبادت کی طرح تمام ادیان سماویہ سے نہ صرف افضل ہے بلکہ دنیا کے لئے ایک رحمت ہی ہے کاش مسلمان اسلامی احکام کے صحیح منشا سے واقف ہوتے اس کتاب کے پڑھنے کے بعد انسان بہترین انسان کامل مسلمان بنیا شہری، شریف ہمسایہ مخلص محب وطن بہترین شوہر بیوی اچھا باپ اچھا لیڈر بن جائے قیمت رعایتی ۱۰ محصول ۷ عمر

## میاں بیوی کے فرائض

آپ کو جب کامل مرد بن سکتا ہے۔ اگر آپ کی بیوی سلیقہ شعار، اطاعت گذار ہو اور آپ کی گھر داری میں سلیقہ ہو اور آپ بیوی کے ذاتی حقوق سے واقف ہوں اور آپ بیوی کے ذاتی حقوق سے واقف ہوں اور آپ بیوی کے ذاتی حقوق سے واقف ہوں

## شرح کریما

حضرت خواجہ سعدی شیرازی کی مقبول کتاب گلستان کریما کو کون مسلمان ہے جو نہ جانتا ہو، اخلاق پند و موعظت کے مضامین اس سے بہتر اور جامع کسی نئی کتاب میں نہیں، شرح کریما میں پہلے فارسی لغات ہیں اس کے تحت میں عام فہم اردو نظم میں ترجمہ ہے اس کے بعد نثر میں الفاظ کے معانی، پھر لغات مشکلہ کی تحقیق درج ہے، پھر مضامین کی شرح آسان اردو میں ہے اور پھر قرآن و حدیث سے تقابل اور ساتھ ہی اولیائے کرام اور صلحاء کی حکایات درج ہیں، بچوں کو نیک چلن اور عالی خیال بنانا ہے تو یہ کتاب ضرور پڑھائیے ۲۰ صفحات قیمت ۵

## اسہل القرآن

یہ قاعدہ جدید ایجاد ہے اس کے ذریعہ سے جاہل سے جاہل بچہ چھ چھ مہینے میں صرف دو تین گھنٹے کی محنت سے قرآن شریف اور اردو کی کتابیں پڑھ سکتا ہے اس قاعدہ میں ہجے کی طرح سے پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ حروف کو ذہن نشین کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں ابتدا میں حروف تہجی کے لحاظ سے پچاس اشیاء کی رنگین تصاویر ہیں، اس کے بعد الف سے یے، پھر دو حرفی، سہ حرفی، چہار حرفی اور پنج حرفی الفاظ اور ان کے معانی دیئے ہیں تاکہ الفاظ کے ساتھ ساتھ معانی پر بھی عبور حاصل ہو آخر میں قرآن شریف کی چند سورتیں ہیں قیمت ۴

## ختم القواعد

یہ عربی داعی زبان کا قاعدہ ہے جس الف بے سے پڑھ لینے کے بعد مرکبات، صرف ایک مرتبہ ذہن نشین کرانے پڑتے ہیں اور آگے بچہ خود پڑھنے لگتا ہے مؤلف نے کچھ ایسی پڑھانے اور سمجھانے کی کنجی اس میں رکھی ہے اور کچھ ایسے گر بتائے ہیں کہ نہ استاد کو گمان نہ شاگرد کو، اب شاید ہی کوئی بچہ ایک فولیو سیزدہ لینے کے بعد دوسرا کسی قاعدہ میں پڑھا گیا ہو کہ یہ قاعدہ مقبول عام ہو گیا اب کے جی ۲۰۰۰ چھاپے ہے ایک روپیہ سیکڑہ اور پانچ روپے کے سو میں، محصول ڈاک ۱۰ جلدوں پر ۱۰ اور سو جلدیں ریل کے ذریعہ منگائیے

## یسرنا القرآن

قرآن شریف پڑھانے کا وہ مقبول اور بہترین قاعدہ جو پچاس سال تک چار لاکھ کی تعداد میں چھپ چکا ہے اور جو مدارس اس کی خوبیوں سے واقف ہیں وہ اسی کو منگاتے ہیں، بہت ہی آسان قاعدہ ہے اس سے بڑھ کر کتاب کی خوبی کیا ہو سکتی ہے یعنی نقطے، زیر، زبر اور حروف مفردات کے پہچان لینے کے بعد مرکبات کو بتانے کی مطلق ضرورت نہیں رہتی مصنف کا دعویٰ ہے کہ قاعدہ پڑھ لینے کے بعد صرف چھ مہینے میں بچہ بغیر استاد کے مدد کے قرآن شریف پڑھ لیتا ہے، ضخامت ۴۰ صفحات قیمت فی جلد ۳ ہر ایک روپیہ کی آٹھ جلدیں، حمیدیہ پریس دہلی

## فارسی بول چال

بلا استاد کی مدد کے چند روز میں فارسی سیکھنا چاہیں تو اس کتاب سے فارسی بول چال ہے جسے پنجاب یونیورسٹی سے علم فارسی کی اعلیٰ ڈگری حاصل کئے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد فارسی زبان کو اردو میں ڈھالا ہے شروع کتاب میں فارسی کے حروف الفاظ کو گرامر کے لحاظ سے اردو تحریر کے ساتھ درج کیا ہے، اس کے بعد مرکب الفاظ فارسی کی تعداد میں لکھ کر ہر ہفتہ کے کاروباری خط و کتابت مزنے، عریضیاں، چٹھیاں، تجارتی مراسلہ جات، تقریرات وغیرہ کے نمونے اور دو ہزار جملے کے ساتھ رعایتی قیمت ۱۲

## کریم اللغات

فارسی زبان میں ۲۰ ہزار الفاظ کے لغات کی سستی کتاب آپ کو نہ ملی ہوگی، جو ذی، کہ آپ کی زبان اور روزمرہ بول چال میں کتنے فارسی کے الفاظ ایسے ہیں جو بار بار روزمرہ بولنے کے ہی ان کے صحیح معنوں سے آپ واقف نہیں اور بعض تو ایسے ان کا محل استعمال غلط ہو جاتا ہے اور پڑھے لکھوں کو جس کی وجہ سے نرمندگی ہوتی ہے تو یہ لغت آپ کی اپنی ضروریات کے لئے زاسی تکلیف گوارا کیجئے جو ہدیہ ۱۲ روپیہ منگا کر اپنے گھر میں رکھئے دو چار مہینے میں کی فکر جل اور تقریر میں بہایت برجستہ اور برمحل ہو جائیگی ۲۰۰ صفحات قیمت مجلد ۱۲ ہر محصول ۸

## اسلام کی آٹھ کتابیں

ہر کی مذہبی معلومات بڑھانے کی بہ نظر آسان کتابیں ہیں پہلی، اللہ کی تین صفتیں مالک، وحدہ، تیسرا ان وغیرہ (۲) دوسری ایمان، مفصل، دہ، تیسرا ان وغیرہ (۳) تیسری، نماز کی پوری تفصیل اور آسان کا بیان (۴) چوتھی مرنے کے بعد اور پہلے کے حالات قبر کا بیان (۵) پانچویں، زکوٰۃ کا بیان، اور روزہ کا بیان (۶) چھٹی، حج کا بیان، اور حقوق کا بیان مفصل (۷) ساتویں، ارکان ایمان، ارکان اسلام و محرمات (۸) آٹھویں، حقوق العباد، توکل اور گناہ بھی ہیں کر ان آٹھوں کی ضخامت ۶۴ صفحات ایک ہی جگہ مجلد رعایتی قیمت ۴ ہم محصول ڈاک ۱۰

## زنانہ بستہ مجلد

دس ملی ہوئوں کا کلیتہ یاد میں بنی ہماکتوں کا مجموعہ ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) گنتی کی کتاب، نماز کی کتاب (۶) الجھا بجھانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) آداب (۱۰) پہیلی کی کتاب، (۱۱) اسی قسم کی چیزیں، جو کتاب جس مضمون پر شروع کی ہے اس کو مکمل کر دیا ہے، اپنی بچی کو ضرور اس کتاب کی تعلیم دیجئے تاکہ وہ گھر داری کے تمام کاموں سے واقف ہو جائے اور ساتھ ہی مذہبی معلومات سے بھی بیگانہ نہ رہے، ایک ہی جگہ مجلد ہیں، قیمت فی جلد مجلد ایک روپیہ محصول ۶

## چار تعلیم النسواں

عورتوں اور بچیوں کے لئے بے ربط اخلاقی اور مذہبی مسائل، اللہ پاک کی صفتیں، نعمتیں، پیغمبروں کے حالات، مقدس عورتیں، مشہور خواتین ۲۰ صفحے دوسری، اللہ پاک کے احسان، نبیوں کی تعلیم، عادات و کارنامے، عورتوں کی خصوصیات ۴۰ صفحے تیسری، ایمان، اسلام، قرآن، موسم کے حالات، زمین سے اگنے والی چیزیں اور اخلاقی مسائل ۴۲ صفحے چوتھی، تعلیم، طریقہ زندگی، لباس و زیور، مہمان نوازی، دیانت اور صحابیات کا طریقہ زندگی یہ چاروں کتابیں ۲۵۶ صفحات کی ہیں، ایک ایک جگہ مجلد ہیں قیمت رعایتی مجلد ۱۰ ہر محصول ۸

## سات تاریخی کتابیں

یہ سات مذہبی و تاریخی کتابیں ہیں جن میں بیسیوں برگزیدہ مذہبی خواتین کے حالات ہیں، اور بیشمار مشاہیر خواتین کی اخلاقی زندگیاں جنہیں مذہب کی عورتیں تامل ہیں، خصوصاً مسلمان شاہزادیوں کے حالات بہت نتیجہ خیز ہیں، زیب النساء، نورجہاں، شہزادی جہانیں کے حالات بہت مفصل، چند مخصوص اخلاقی خواتین کے قصے بھی ہیں، جن میں ضابرہ بیوی کا قصہ بہت مفید اور موثر ہے یہ سب کتابیں ۲۵۶ صفحے میں آئی ہیں، زبان بہت شیریں ہے مجلد میں، قیمت رعایتی ۱۲ محصول ۷

## سات اخلاقی کتابیں

ان میں سب فیل سات کتابیں ہیں اور ہر کتاب عورتوں کے لئے بہترین اثاثہ ہے۔ پہلے ہدیۃ النسوان عورتوں کی مذہبی معلومات بڑھاتی ہے ادب نسواں بچیوں کو آداب سکھاتے کے مضامین انتظام خانہ داری، مضمون نام سے ظاہر ہے کھانا پکانا، سینا پرونا سکھانے کے بڑے بڑے کھانوں نہر آموزی، مخلف نہر کڑھائی، سلائی رکھائی وغیرہ لیڈی ڈاکٹر ان میں مختلف نسوانی امراض کا علاج اخلاقی کیت، مضمون نام سے ظاہر ہے یہ سب کتابیں ۴۸۲ صفحوں میں آئی ہے ایک جگہ مجلد ہے قیمت مجلد ۱۲ محصول ۱

## زنانہ مردانہ خطوط نویسی

لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کتابیں ہیں بلحاظ دل کا حال ہر شخص لکھ سکتا ہے لیکن زبان مشکل ہے اور مضمون کو اردو لکھنا ہر آنا آتا ہے گر خط لکھنا نہیں آتا، یہ کتاب لڑکیوں اور لڑکوں کو خط و کتابت بتاتی ہیں اور خط و کتابت کا ایسا انداز تحریر میں موجود ہے کہ بڑے دفتر کے چھوٹے سے خط میں بند کر دیا جائے ایسا ہی سے خط و کتابت کی بچوں کو عبارت ہو جائے تو آئندہ آسمین خوب چلا ہو جاتی ہے، زنانہ خط و کتابت کی قیمت ۶ ہر مردانہ خط و کتابت کی قیمت ۶ ہر دونوں ساتھ منگانے پر ۱۰ محصول ۶ کل ایک روپیہ

یہ سب کتابیں حمیدیہ پریس دہلی سے منگائیے

## عورت باتصویر

یورپ کی صنعتی ترقی دیکھنے سے پہلے مجھ نیاز کے تمام پوشیدہ رازوں سے واقف ہو جائیے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ کتاب عورت کی نسوانی زندگی کا مکمل نوٹ ہے، عورت کے پوشیدہ اعضائے جسم عورت کی فطرت، عورت کی تربیت، عورت کے بناؤ سنگھار کی خوشنما صفتیں، غرضکہ عورت کی زندگی کے متعلق کوئی پوشیدہ بات ایسی نہیں ہے جو اس کتاب میں نہ ہو، اس کتاب میں دو سو کے قریب رنگین فوٹو بلاک اور قلمی تصویریں ہیں قیمت فی جلد دو روپے، محصول ۱۰ر

## شب ناچہ عروسی

ایک مست شباب دوشیزہ کا شب ناچہ ہے اور سہاگ کی چند راتوں کا وہ سرشار اور کیف انگیز الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ پڑھتے پڑھتے مسکیاں بھرنے لگتے ہیں، یہ صرف چند نشاط افزا الفاظ کا مجموعہ ہی نہیں ہے بلکہ ازدواجی مسرتوں کے پوشیدہ رازوں کی کتاب میں ہیں، اتنی دلچسپ اور معنی معلومات سے پُر شاید ہی کوئی دوسری کتاب ہو، اس مجموعہ ہوسی میں لیپر کے پرکیف گجونوں کے ساتھ ساتھ گیارہ علمی فوٹو بھی ہیں نازک دل دوشیزاؤں کے ساتھ انھیں بھی ہرگز نہ دیکھیں، قیمت ایک روپیہ محصول ۱ر

## لذت شباب

شباب جاودانی کی جستجو ہو تو لذت شباب یعنی ایرانی کوک شاستر کا مطالعہ کیجئے، اس سے آپکو معلوم ہوگا کہ شباب کو عرصہ دراز تک کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں، عورت کے تاثرات کیا ہیں حسن کی ملکہ کے کس طرح لطف اندوز ہونا چاہئے گلزار شباب کس طرح وقف خزاں ہوتا ہے شباب کی روٹھی ہوئی دیوی کس طرح منتی ہے عورت اگر عورت سے اور مرد اگر مرد سے اپنی خواہش پوری کرے تو کیسے خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں، الغرض شباب میں سرستان شباب کو حیات تازہ بخشنے کے لئے صدہا مجرب نسخے ہیں قیمت ایک روپیہ محصول ۱ر

## شاہی کوک شاستر

جوانوں کے لئے تو ہاہ ایام ہے اس کتاب میں رجوع الشیخ نے لذت کے سرچشمہ عورت کو ایسے انداز میں پیش کیا ہے کہ وہ لذتیں جو ایک جوان آدمی کے ذہن میں عورتوں میں ہوتی ہیں شاید وہ اس کے پلنگ بھی نہ ہوں اور ایسے نقش نے عورت کے روم روم سے لذت ہی لذت ثابت کی ہے اور اسی طرح مرد کی قوت نہانی کو مزید طاقتور بنانے کے نسخے لکھے اور ہزاروں گرتا ہے ہیں، اور اسی علاج کے سلسلہ میں حکایات وصل جو بیان ہوئی ہیں وہ صدا سمعونوں اور لاکھوں مقوبات سے تقوی اور لذیذ ہیں، بہت کامل ہیر محصول ۱ر

## کیف موصلت

دنیا کے الف و مسرت اور لذت و کیف کا انحصار ہی چند ایک امر و اور جہاں مرد کے لئے عورت سب سے اہم چیز ہے اور یہی وہ حرف افزا سرور ہے جسے دنیا کی اکثریت کا مدار ہے یوں تو فطرت کی بسیط دنیا میں ہر ایک شے اپنی جگہ پر فطرتی طور پر دوسرے کی ضرورت ہے اور اسی پر اس کا وجود قائم ہے لیکن انسان کی زندگی کا تو جزو لاینفک ہی یہ ہے کہ اس کیف پرور شعبہ حیات سے اس کا تعلق مکمل کیا جائے جو دنیا کی ہی حیات ہے، اسی لئے ہر جگہ میں یہ کتاب موصلت کے اس پہلو پر بحث کرتی ہے جو انسان کی لذت

إِنَّكَ لَفِي ضَلَٰلِكَ ٱلْقَدِيمِ ۝ فَلَمَّآ أَن جَآءَ ٱلْبَشِيرُ أَلْقَىٰهُ عَلَىٰ

تحقیق تو البتہ پیچ اپنی پرانی محبت ہے پس جب کہ آپہنچا خوشخبری سنانے والا (یعقوب) کو ڈالا

کہ شاید آپ اپنے اسی پرانے خیال میں مبتلا ہیں پس جب کہ آپہنچا خوشخبری سنانے والا یعقوب کو ڈالا

وَجْهِهِۦ فَٱرْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مِنَ ٱللَّهِ

اوپر منہ اس کے پس پھر آنکھوں والا ہو گیا کہا کیا نہیں میں نے کہا تھا تم کو کہ میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے

مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ قَالُوا۟ يَٰٓأَبَانَا ٱسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَآ إِنَّا كُنَّا خَٰطِـِٔينَ

جو نہیں جانتے تم کہا انہوں نے اے باپ ہمارے بخشش مانگ ہمارے لئے گناہوں ہمارے کی تحقیق ہم تھے

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ۝ فَلَمَّا

کہا عنقریب بخشش مانگوں گا تمہارے لئے رب اپنے سے تحقیق وہی ہے بخشنے والا مہربان پس جب

دَخَلُوا۟ عَلَىٰ يُوسُفَ ءَاوَىٰٓ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ٱدْخُلُوا۟ مِصْرَ

داخل ہوئے یوسف پر جگہ دی اس نے پاس اپنے ماں باپ کو اور کہا داخل ہو مصر

إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ ۝ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى ٱلْعَرْشِ وَخَرُّوا۟ لَهُۥ

اگر چاہے اللہ امن سے اور بٹھایا ماں باپ کو اپنے اوپر تخت کے اور گر پڑے واسطے اس کے

سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَٰىَ مِن قَبْلُ قَدْ

سجدہ کرتے اور کہا اے باپ میرے یہ تعبیر ہے خواب میرے کی پہلے سے تحقیق

جَعَلَهَا رَبِّى حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِىٓ إِذْ أَخْرَجَنِى مِنَ ٱلسِّجْنِ

کر دکھایا اس کو رب میرے نے سچ اور تحقیق احسان کیا مجھ پر جب کہ نکالا مجھ کو قید سے

وَجَآءَ بِكُم مِّنَ ٱلْبَدْوِ مِنۢ بَعْدِ أَن نَّزَغَ ٱلشَّيْطَٰنُ بَيْنِى وَبَيْنَ

اور لایا تم کو گاؤں سے بعد اس کے کہ بگاڑ دیا شیطان نے درمیان میرے اور

إِخْوَتِىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ

بھائیوں میرے کے تحقیق رب میرا تدبیر کرتا ہے جو چاہتا ہے تحقیق وہی ہے

ٱلْحَكِيمُ ۝ رَبِّ قَدْ ءَاتَيْتَنِى مِنَ ٱلْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِى مِن تَأْوِيلِ

حکمت والا اے پروردگار میرے تحقیق دی تو نے مجھ کو بادشاہی اور سکھایا تو نے مجھ کو

---

ان کے لئے دعا کرنا

یعنی ایسے وقت میں تمہارے

کی معافی چاہوں گا جو قبولیت کا

ت ہے یعنی سحر یا تہجد کے وقت یا

جمعہ میں یا یوسف کے سامنے معاف

نے کے بعد کیونکہ مظلوم کی معافی

غفرت کے لئے شرط ہے۔ غرض

ی کیا۔ یعقوب نے دل سے قبول ہونے

ں کا تصور معاف ہونے کی امید سے

ی زور ہو صاف دل سے جس کی سامنے

ہوئے حضرت جبریل نے فوراً

ی تو قبول ہونے کی خوشخبری سنائی۔

تنبیہ آیت کے لفظ سے ایک بار

م استغفر لنا ذنوبنا (ہمارے

سولی والنعم النقمۃ کے

و شفاعت کرے گا

وسف کے بھائیوں نے

ں اختلاف ہے ہم حال کی

ی نا شناسائی کا

حضرت یوسف نے اپنے

ا کی خبر سنتے ہی

اور اس خبر سب کی

نصب کر دیا جس

اور وہیں کی تھکاوٹ

ہے کہ یوسف کی والدہ

بعض کا قول ہے کہ

کے مال کے بدلے

یعنی ابوبکر فرما دیا

یعقوب اور حضرت یوسف

رہتے ہوئے گذر گیا

دس سال بعد جناب حضرت یعقوب

منتقل ہوا اور تیس سال کے بعد

حضرت یوسف کو خواب میں دکھایا

دیا کہ اے یوسف جاؤ ان کو دیکھئے

ہے آفتاب اور چاند کے

سے ملاقات کریگا

کے تیسرے دن

حضرت جبرئیل نے

سے اللہ کے

ہے اور فرزند

ال کی پیر کرکے

کی پیر کہیئے

ب حضرت جبریل نے آپ کو ایک سیب جنت کا سونگھایا جس کو سونگھتے ہی آپ نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ مستدرک حاکم و تاریخ دیلمی جلد اول ۱۲ منہ

# سیدہ کا لال

مصنفہ علامہ راشد الخیری

افسانوں میں سخت سے سخت دل کو موم بنا دیتے ہیں تو یہ تو واقعی اپنی جگہ درد ناک ہے اس کے مضامین جتنے ہی اندوہناک ہوں کم ہیں اس کتاب کے دو حصہ ہیں پہلا حصہ اول میں حضرت خدیجہ کے اسلام لانے سے حضرت عثمان ولی کی شہادت تک دردناک مرثیے، جنگ جمل، جنگ صفین کے واقعات، بنی امیہ کی کرشمہ ساز حکومت، امام حسین علیہ السلام کی شہادت، یزید کی حکومت دوسرے حصہ میں امام کربلا، حضرت مسلم اور ان کے بچوں کی شہادت، مسلم کے لال کی دستان، شہادت حضرت عباس، شہادت حضرت قاسم، شہادت حضرت علی اکبر، شہادت حضرت علی اصغر، کربلا کا میدان شہید، بیمار صغرا کا کاسہ سیدہ کے لال کی شہادت، خاندان ہاشمیہ کی اسیری، اور یزید کی ملعونہ کے اشعار پر مشتمل ہے، واقعات کربلا کے متعلق جس قدر دردناک ہے کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جاتی، مگر نثر میں جو تشبیہ علامہ موصوف نے لکھنے میں کی ایک ایک سطر کلیجہ کو پارہ پارہ کر دیتی ہے اب طبیعت کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کا اس قدر مفصل اور کامل دردانگیز اور موثر بیان کسی کتاب میں نہیں تعلیم یافتہ مرد اور حزین شیعہ ہوں یا سنی شہادت کی یہی کتاب اب پڑھتے محلہ والوں میں پڑھ چکے اور سنتے ہیں، ضخامت تقریباً ۲۵۰ صفحات قیمت ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک ۴ ہر کل ۴ ہر

پتہ ملنے کا — حمیدیہ پریس دہلی

# حرم نامہ

مؤلفہ خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ

ابتدا رسول اللہ صلعم سے اور خاتمہ حضرت حسین علیہ السلام کی شہادت پر ہوا ہے، جس میں سال بسال رسول کے بعد سے شہادت حسین علیہ السلام تک تمام حالات بالبسط و التفصیل درج ہیں، یہ وہ کتاب ہے جس نے تعصب کو ذلیل و خجل کر دیا ہے، اور شیعہ سنی ہر دو فریقوں میں یکساں مقبول ہے، یہ وہ کتاب ہے جو پچھلے چند سال میں بارہ ہزار سے زیادہ چھپی اور اب تک ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئی حضرت خواجہ صاحب کی تصانیف میں اس کتاب کا بڑا درجہ ہے اور بہت ہی مقبول کتاب ہے، اس کی زبان اس قدر سادہ ہے کہ ہندو مکاتب کے سرمایہ میں جہاں اردو فارسی پڑھائی جاتی ہے اردو بولی پڑھی جاتی ہے اس کتاب کو بے تکلف داخل درس کیا جا سکتا ہے پڑھایا جائے گا، بلکہ مرثیہ خوانوں کو اس کے اثر انگیز بیانات سے بہت طریقے سیکھنے ہوں گے، ۴۴۰ صفحات قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۴ ہر

پتہ — حمیدیہ پریس دہلی

# یزید نامہ

مؤلفہ خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ، اغلب اھلی کی کتاب ہے جہاں تک صاف کا تعلق ہے اعلیٰ درجہ کا ہے، حسب قبل بیانات میں بھی بہت کی دیباچہ کو اپنوں نے کچھ مزید میں کیا فرقان حسین سے اتمام اور بخاری کی حکومت ابن زیاد کا اظہار ربط اور کیا چیز تھی، محمد حنیفہ کی حراست بخاری کی شہادت، عبید اللہ بن زیاد کی شہادت کو پڑھنے ایسے کی دوسری یورش، حضرت زید کی شہادت حضرت یحییٰ بن زید کی شہادت، امیر معاویہ کا حال، یزید کا حال معاویہ بن یزید، مروان بن الحکم، عبد الملک بن مروان، ولید بن عبد الملک سلیمان بن عبد الملک، حضرت عمر بن عبد العزیز، یزید بن عبد الملک، ہشام بن عبد الملک، ولید بن یزید بن ولید، مروان بن محمد، نماز میں بنی امیہ کا حال اور بنی امیہ کی سلطنت کا خاتمہ، قریب ۳۰۰ صفحات قیمت ۴ ہر

# خاتم الشہادتین

مؤلفہ علامہ حاج مولوی سید محمد صاحب مدیر اخبار مدینہ بجنور

سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا نام سے بڑا ہے، حضرت علی علیہ السلام و حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم کی مختصر سوانح عمری، حضرت رسول خدا صلعم کی وفات، حضرت صدیق کی شہادت، حضرت عمر کی شہادت، حضرت عثمان کی شہادت، حضرت علی علیہ السلام کی خلافت، کوفیوں کا پیام امام کے نام، حضرت مسلم کی روانگی، کوفہ کی فضا کی تیاری، مسلم اور سفیر کا قتل، امام کا کربلا میں تشریف لانا، کربلا کی زمین کی قدر و قیمت، فرات کی تندی پانی پر اعداء کا قبضہ، امام وقت عالیمقام امام، قدامت کربلا، کربلا کے باشندوں کے حالات سے وقت کربلا کے قریب میں آنا، حر کی شہادت، عبد اللہ بن حسن کی شہادت، قاسم بن حسن، علی اکبر بن حسین کی شہادت، شہادت حضرت علی اصغر، شہادت حضرت عباس علمدار، شہادت حضرت امام حسین، شہادت حضرت امام زین العابدین، شہادت حضرت امام محمد باقر، شہادت حضرت امام جعفر صادق، شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم، شہادت حضرت امام علی رضا، شہادت حضرت امام محمد تقی، شہادت حضرت امام علی نقی، شہادت حضرت امام حسن عسکری، شہادت حضرت امام محمد مہدی، قریب ۴۰۰ صفحات قیمت ۴ ہر

# شہید کربلا

مؤلفہ علامہ راشد الخیری

شہادت حسین و اصحاب و انصار کا ذکر ہے جس کی ایک سطر بھی بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جاتی، رسول پاک کی روح مقدس کا کیا حال ہوگا جب خاندان نبوی کربلا کے تپتے ہوئے میدان میں بے یار و مددگار بالوں کی طرح کٹنے جا رہے تھے اپنی اس کتاب میں سیدہ حسین ہے اور ترتیب کے ساتھ شہادت علی کے پوتے واقعات ہیں، یزید کی تخت نشینی، حضرت الامین کو زہر دیا جانا، مکہ و مدینہ، اور بصرہ کی کہ کوفیوں کی بغاوت، ظالموں کا حصہ سوں تک کہ جن جن کو جام شہادت پلایا، اہلبیت پر مظالم کربلا کی بے آب و دانہ کی تاریخ ہے، جگہ جگہ رلاتے کے درد ناک مراثی بھی لے کے ہیں اور آخر میں تو حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے مرثیے اس قدر المناک لکھ کر بھی بند دیا جاتی ہے، دو ہزار صفحہ کی سے زیادہ دردناک کتاب ہے قیمت صرف ۴ ہے، کچھ محرم میں سب سے زیادہ یہی کتاب بکتی ہے، قیمت فی محصول ڈاک ۴ ہر

# خون ناحق

مؤلفہ علامہ راشد الخیری

شہادت حسین کا بیان ہے، شہادت کا ہر ایک سطر کلیجہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہے، کچھ ایسے پیرایہ میں لکھا گیا ہے کہ ہر شخص کو رلاتی اور سخت دل کو بھی پگھلا کر رکھ دیتی ہے، ۳۲۰ صفحوں کی کتاب ہے لیکن تقطیع بڑی ہے، جلد و متعدد تصویریں کاغذ کے ساتھ لگا دیئے ہیں، سب ضروری مضامین ہیں، سیرۃ حسین، شہادت امام حسن، لوازمات یزید، فاسقہ خاندان، اسباب عادات، یزید تخت نشینی، دعوت شہادت، ولید کی ناحق طلبی، مدینہ کی بلند پروازی، کربلا کے واقعات، تفاوت اعلیٰ، آب کا مالک پانی کو ترسے، شب عاشورہ، صبح قیامت، قیمت ۴ ہر

# خون کربلا

مؤلفہ مولوی سید محمد صاحب مدیر اخبار مدینہ بجنور

خون کی ندیوں کی روانی اور تڑپتی ہوئی لاشوں کا منظر آنکھ کے سامنے آتا ہے، خیمہ و ہودج میں قید و مسلسلوں کی جمع و رنجور می، قتل و غارت کے صحیح مرقع کا عالم کا نظارہ ملاحظہ کرنا ہو، اگر اپنے درد والم کی چیخیں آہ و فغان کے نالوں اضطراب و التہاب کی صداؤں کو سننا ہو، اگر آب کو دیدہ اے آنسو فشاں، جگر اے سوختہ قلب اے دوچیم اور زبان آہ و فغاں سے کام لینا ہو، اگر آپ کو یہ دیکھنا ہو کہ کربلا کے ریگستان میں کیا ہوا اور حضرت کو کہاں کہاں کیا کیا صدمے پہنچے، کس طرح دشمن دین نے ظلم و ستم کی انتہا کر دی

مولوی ۱۶ ۲۹۷۵-۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۶ مطبوعہ
۲۹۷۵۰۵
D91 C01-9-M1
Siddiqui
313

